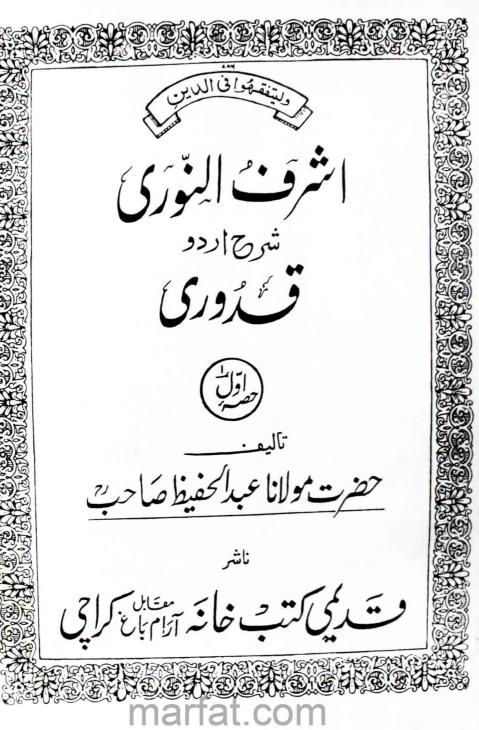
ريسان في الدين الترق اليوزي شرح اردو 51920 معرت مولانا عبد الحفيظ صاحب وت كي كتب خائه آلام باع كراجي





© استران انوری شرح ارد دو استران انترائی استران انترائی استران انترائی استران انترائی انترائ										
صغح		صنح		صغ	عنوان					
144	نماز کے مستحب اوقات کا ذکر	مره	محيون عنسل كاذكر	4	دىياچە					
174	بابالاذان	04	یا نی کے شرعی احکام	4	مقدمه					
	نمازی ان شرطو <i>ن کا ذکر حو</i> م	40	میم طب کے دہائوت دینے کاذکر	^	موصنوع نقه					
10-	نماز پر مقدم ہواگرتی ہیں ک	44	مخبوئي کےمٹائل ریم	^	علم فقه کی مُزض					
121	نمازی شرائط کی تفصیل	41	جا توروں کے جموٹے کے احکام	^	فقه کے بارئے میں شرعی حکم					
124	بأب صفة الصلوة	40	ما بالتيم تاريخ المناسم	٩	عظمتِ فقيه					
127	نماز کے فرائفن کا ذکر یہ مردرہ میں ان براز	٨١	ىتىم كوتور ئىزوالى چېزون كابيان ئاگەن ئارىمان	1.	خيرالقرُون مين تفقه كا درج					
144	جهری اورمتری نمازون کاذکر منانب تاکمان	74	ما بالمسعم على الخفين مسه على الخنب كرين	1.	سات فقبهار					
10.	نماز وتر کا ذکر ایم کی سے تا	^4	مسح علی الخفین کی مرت کا ذکر کو سال میت	1.	ادلیت کا شرف . تا زیریه ن					
104	ا الم کے پیچیج قرارت ما مب الحساع <i>ت</i>	97	باب الحيض مي <i>ن كرنگ</i>	Н	امتیازی حیثیت فقهار کے سات طبقے					
104	۶ ب الجبها عث د ه لوگ خعیس اما بنا نا مکرده بح	90	معیں ہے رہاں احکام حیض کا بیکان	1111	فعبار کے سات سبعے کتب مسائل کے طبیقات					
	ره وت مین ۱۹۲۸ ما مرده از تنها عورتو سی مجاعت کزیکا عکم	99	مبر متخلل کا د کر	14	منتیٰ برمسئلوں کے درجات					
141	صفول كى ترتيب اور محاذاة	1.4	استحاضه کے خون کا ذکر	10	منون کی ترجیح					
144	كابيان.		استحاصنه دالي عورت اورم	10	نغبى احكام كى تسسي					
144	تنازمين وصوروث جانكابيان	1.2	معذورول كے احكام	14	بوض بعض اصطلاحی باتوں کی وضا					
	نما زكوفاسد كرنيوالي جيزون	1.4	نفاس کا ذکر	14	صاحب قدوري كم مختفر حالات					
14.	ابان ا	1-4	بأبالا يجاس	1^	فقهي علامه قِدوريٌ كامَقام					
144	باره سنكے اوران كا حكم	1-9	نجاست مغلظه <i>د مخف</i> فه کا ذکر	19	المختفر الفدوري كي مسامحات					
14	باب قضاء الفوائت	112	استنج كا ذكر	۲۳	المحواشي وشروحات					
124	ان اوقات کاذکر حن میں ک	110	عتا بُعالصّلوة قي مناذ فركان	۲۳	الطهائة كاب الطهائة					
14	نمازمکردہ ہے۔ بام النوافل	114	101/2 1010 10	۳۳	وصوکوتوژنیوالی چیسنری فراکفن عسل اواسکی سنتونکا ذکر عسل کے موجبات کا ذکر					
i Int		114	(1/1 in 11:	49	ا فرانض عسل اورسکی سنتواکا ذکر عسار کرموسی از برکازکر					
3 "	بب جوداستو	144	رې مارك د بارز	٥٢	م المسلام وبات الرام					

marrat.com

88	رورى جلداول عكسى	رت	3)7	ں شت	# 30 ★ الشرك لنورة				
مخ کی	عنو ان	امنى	عنوان	هنئ	عنوان عنوان				
000r.1	طواب زيارت كإذكر	444	باب صدقتالفطي	144	و با ب صَلَّوة المَريض				
од 2 г. г	تین جمروں کی رمی کا ذکر	440	كتأبِ الصّوم	191	وَ بَأْبُ سَجُودُ السَّلَادُ وَ				
8 r. r	طواحب صرركا ذكر	744	جانرد تحيف كے احكام	190	﴿ بَابُ صَلَوْةَ الْمَسَافِي				
gr.s	بأب العِيرًا نِ	742	روزه نه توژنوالی چیزون ۲	4.1	وَ بَابِ صَلَّوْةِ الْجَمِعَةِ				
8 r.4	قران کا تفصیلی د کر	1 10	کابیان ا	1.1	🕱 سرائطِ جعه کا تغصیلیٰ د کر				
gr.A	بأبالتمتع	749	قضار کے اسباک بیان	41.	و بأب صَلاة إلعيدين				
00 P.9	مج تمتع كاتفضيل كيرائة ك	14.	قضار وكفاره واجب <i>كرينو</i> الي _{كم}	114	إُبابُ صَلَّوةَ الكسوبِ				
Ø'	$\int \int $	12.	جيسزون كابيان	110	و باب صَلوة الاستسقاء				
ĕ rıı	تمتع کے باقیماندہ احکام		وه عوارض جن می <i>ں روز</i> ہ منہ _ک	44.	و باب قيام شعرارمضان				
ğrır	بأب الجنايات	74	ر کھنا جائزہے	777	و با ب صَلوة الخَوب				
11 (S)	السيى جنايات كدان ميس فقط بحرى	460	روزه سے متعلق متغرق مسکیے	110	كا بائب الجنائز				
80	یا صدته کا د جوب ہو	460	بابالاعتكاب	774	میت کو منبلانیکا بیان				
ä	مج كو فاسد كرنبوالي اور نه فاسدى	YAY	كِتَابُ الحج	444	مردا ورعورت کے کعن کاذکر				
Q TH	كر شوالى جيزول كابيان	22	منج کی شرطوں کا ذکر	۲۳۲					
2 714	وہ جنایات جن کے باعث منتز کم	40	احرام کے میقانوں کا ذکر	100	بابالشفي				
Ö.	ادر بجری واجب ہے	144	احرام كى كىغىت كاذكر	۲۳۸	وبأب الصلوة في الكعبة				
Brr.	شكارى جزار كاذكر	444	تلبيه كأذكر	۲۲.	والبالزكوة				
200	وه جانور خنگه ارسنسه عرار ا		احرام باندسن واسلكيك منوح	۲۳۲	وباب ذكوة الابل				
Brrr	كيرواجب سبي بوتا	149	چیزوں کا بیان	700	وبأب صَدُقة البقي				
ğrrr		791	محم کے واسط مباح امور	444	و باب مدك قبرالعنبم				
Q rra	بأب الاحصاب	797	طوائب قدوم كازدكر	444	و باب زكوة الخيل				
œ.	مج وعمرهسے رک جانیکا ذکر		کوہ صغا ومردہ کے بیچ میں م	101	فَقُ بِأَبُ مِن كُورَةِ الفضيةِ				
Q rra	,	444	سعي كا ذكر	101	وَ بَابُ مِن كُوةِ الدَّهِبِ				
g rre		794	عرفہ کے وقوت کا ذکر	101	و باب مركوة العروض				
S rr	,	799	مزدَلفہ میں تقہر سے اور رمی ک	400	و باب زكوة الزمروع والنمار				
ğrr	كتأب البيوع إ		SiV	TOA	عباً ب مَنُ يُجِونُ دفع الصّدة مُرَا في ومن لا يجون .				
900	<u>, ,</u>	a a a	<u> </u>	a a a					



ت يى كتُب خَانة - مقابل آرًام باع كرايى



اردوت دوري 🚁 يد اشرفُ النوري شري جارشمار ہوتے ہیں دا، قرآن کرنم د۲، حدیث cmاجماع cm، قیاس . ذکر کردہ تعربین کے دو جزر ہیں . آول فروعی احکام شرّعیہ کا علم اس جزیر کی روسے وہ احکام جواعتقاد سے متعلق ہیں مثلا وخیر باری نتبالی ، رسولوں کی رسالت ، قیامت کا علم وغیرہ انتفیں اصطلاحی مضمون فقہ سے الگ قرار دیا جائے۔ گا۔ دو سرا جز د۔ تفصیلی دلائل وا حکام کا علم بعنی عملی اور فرعی قضایا میں سے ہر سر قضیہ کے متعلق تفصیلی ادا سے وا قفت ہو، مثال سے طور برجس و قت کسی نے یہ کہا کہ سود کی مقدانا ور زَا مُدوونوں حرام ہیں، بو حرام ہونین کی دلیل میں کتا ب اللہ یا سنت رسول اللہ یا صحابیّۂ کے فتو ہے وعمل کا حوالہ دیا جائے گا۔ خلاص یہ کہ علم نقہ کی نبیا در وضع کا تقاصنہ یہ ہے کہ اعمال کے بہر برجزو کے حرام ، حلال ، واجب ومحروہ دفیرہ ے میں مکر بتایا جلئے اور دلائل ذکرکئے جائیں ؟ موضورع فقتر | اس کا موضوع البے شخص کا فعل وعمل ہے جے شرعی اعتبارے مکلف قراردیا گیا ا ہو، مکلف کے حالات اس علمیں زیر بحث آسنے ہیں۔ مثال کے طور براس کے فعل وعمل كا درست بهونا نه بهونا ، حلال بهونا يانه بهونا ، حرام بهونا يا نه بهونا ، فرص و واحب بهونا يا نهرونا وعیرہ ۔ مکلف سے مقصود ایسا شخص ہے جو عا قل بالغ ہو ، لہٰذا علم فقہ کے موضوع سے یا مکل ادر اسی طرح نا بالغ بچرالگ تما رسوں گے ؛ اس لئے کہ فقہ میں جیاں ان دُدیوں کے اِ حکام سے بحث ہوتی کیے وہ ان کے مکلف ہونے کے اعتبار سے منہیں ہواگرتی ۔ مشلاً چیز کے ضالع ہونے ہم صّان کالازم ہونااور ہیویوں کا نفقہ توان کے اداکرنے کے مخاطب ان کے ادکیار ہواکرتے ہیں یہ خود نہیں ہوئے ، رہا بچوں کو " اقبواالصلوم "کے تحت نماز اور منلیصمہ" کے بخت رو زے *کا حکم جگرا* کے نحاطب نہیں تو وہ اس بنار پرہے کہ بیجے نماز روزے کے عادی ہوجائیں اور ہاگغ ہوسے ا^ک علرفقہ کی غرصٰ | وَین و دنیا کی سعادت حاصل کرنا کہ فقیہ کا جہاں تک تعلق ہے و ہ جہالت کے اندم سے نکلنا آور روشنی علمسے خوذ فیفیاب ہونا نیزلوگوں کو اسے سکھاکر مرتبۂ عالی پر فائزِ ہوناہیے، اورآخرت میں وہ ان لوگوں میں سے ہو گلجے حق شفاعت حاصل ہو گا ۔ عز عن کی تعمیر یوں می کرسکتے ہیں کہ اس کا مشارشری ا حکام کے مطابق فوت عمل د مہارت کا صول ہے۔ ما خنبِ فقتم الما الفريا چاربنيادی اصول - پيه چارمې دا، کتاب انگر د ۴، سنټ رسول الله د ۳، م ما خنبِ فقتم ابجاع د ۴، قياس - علام دين اورائمهٔ مجترين سے شری مسائل کی تحقیق اورا حکام شرعه کے استنباط میں پوری عرق ریزی و کاوش سے کام ليکرکتا ک الله ، سنټ رسول الله ، اجماع ان ان مينول لى روشنى ميں قياس ليني ان چاروں كى بنياد براصول وقوا عدمرتب كئے ۔ فقرك باريس شرعى حكم ارسول اكرم كاأرشاد مبارك ب من يودالله به خيرا يفقه في

الثرث النوري شرح المعلم الدد وسر وري المدين "كه الله تعالى جس كے ساتھ خير كا ادا د و فرما تلہ ہے اسے دمين كا فنم عطا كرديتا ہے۔ يہ د مين كا فهم يا بالفاظ دير علم فقه بي آدمي كواسيت مهتصول مين ممتاز كرياسي، يبي د جهسي كم علم فع كيطر وين خاص اعتبار کیا گیا، ابہت سی طویل دمختصر بیش قیمت کتا ہیں انکمی گئیں ، علم فقہ کا حصول فرص عین کے مرے میں بھی داخل ہے اور فرمن کفا یہ کے بھی۔اس قدر دین معلوماً کی احصول جن کی ہردم حزدر رسی ہے یہ فرض عین اور اس سے زیا د ہ کا حصول کساس سے دوسرے لوگوں کو فائدہ پہونچے یہ وزمز کفایه قرارد یاگیا ٔ علم فقه کیساری نوعوں یعنی تمناز روزه زکوه علی وغیره کی معلومات ۱ وراک میں مهارک ہے دائرہ استجاب میں دا خلہے حرام وحلال میں املیاز کی خاطرا ور حرام سے حفاظت کے بیش نظراج لئے لازم ہے کہوہ یع وشرار کے مسائل سے واقعت ہو، صاحب نصاب مسائل زکوہ ورج سے ادر نکال کرنیوالا کا ق وطلاق کےمسائل سے آگا ، ہو۔ | ارشادِ بارى تعالى ب يَمَنُ يَوْكُ تَ الجِكمةِ فَقُدُ أُ وَيَ حَيْرا كَ عَبُرا دالاية الفظِ مَكُمت كي تغسير مين مختلف بيان كي محيية بين تغسير محر محيط مين جوتماً اقوالِ مغسرين جمع كئے من وہ تقريبًا تنس ميں ،كسي كله اس سے مراد قرآن ،كسي ملك علم صحو، كبس قول صادقٌ، کہیں عقلِ سلیم اور محہیں فقہ فی الدین اور کہیں اس کے علاوہ ہیں۔ ترمزیٰ اور ابن مآجہ میں حفرت ابن عباس رصی النترہے روا یت ہے کم شیطان کے لئے میزار عابدوں کے مقابلہ میں یا یک فقیہ مجاری ہوتاہے ،اس کے کہ فقیہ اس کی گمرا ہی قبول منہیں کرتا اوراس کے علاوہ وہ لوگوں کو راہ راست دکھا آا وراس کی مرابی کی نشا ندی کرکے لوگوں کو اس کے شرسے بھا اسے۔ علادہ ازیں فقیدا ورزاہدمیں فرق میر ہے کہ زاہر کی عبادت تو بھیرت کے بغیر سواکرئی ہے۔ اس واسطے شیلان پریہ بات مہت سہل ہوت ہے کہ اسے راہ سے بھٹا دہے اور شکوک وشیبات کا ایساجال بھائے كم اس كيليج اس بي كلنا وشوار بوجائي اس كرمكس فقد بصرات ا ورمسائل سے الكاه موسے کی بنا پر اکٹرومیشتر گراہی سے محفوظ رہتا ہے اور شیطان کے متر و قریب کے جال میں نہیں ښا مام شا فعن کاارشا د سېه که علم تو دراصل د وېي. ان ميںسے ايک تو علم نقه ہے ، که اس بغیرا تکام مشرعیہ سے لاعلمی رہتی ہے۔ دوم طب کا علم کہانی صحب کی بنیا داس پر ب طرت مام شافعی کے اس ارشاد کا متار دراصل یہ بتاناہے کہ ان دو کا حاصل کرنا ناگزیرہے اور مر الک کے داسطے اس کا درجہ وا جب کا ہے اور ان دو کے علاوہ دوسرے علوم وا جب کے درجہ میں سہیں - اگرانھیں حاصل کیا جائے تو بہر حال مفید ہیں لیکن اگر حاصل نہ کریں تو دینی ا درجیمانی فزر مجي مهين.

الشرفُ النوري شرح الله الدُود وسيروري الم خيرالقرون مين تفقة كا درجكم | صحاب كرام رضى الشرعنهم و وطبقوں يرتقب يم سقے . صحابة كل امك جماعت تو وہ متی جو دن رات احادیث کے حفظ اور روایت میں شنول رسى تقى، گويايهي ان كااو ژهنا بچيونا تها - ان صحابه مين حضرت ابو بريره ، حضرت ابوسعيد خدري ا در حفرت انس رضی النّدعنهم و غیره منتسهورې ب - د وسری جماعت اړ باب اکتتار د فقها رکی تقیی يو عوروفکر و تدبر کے ساسمہ جزوی احکام کلاً م انتِرا ورسنت رسول التُرم کی ردستی میں مُستنبط فر لمنے ُ اور روزوسب اسى مي مرت فرات - مثال كي طور مرحزت على محرت ابى بن كعب مضرت ابن عباس م محرت ابن مسعود اور مفرت زیر بن نابت رضی الترعنی و عزه .
عباس م م محرت ابن مسعود اور مفرت زیر بن نابت رضی الترعنی و عزه .
تا بعین کا زمان اسم م در بن اسے مبنع علوم بنوت بوسے که وہ رسول الترصلے الترعلیو تلم کا دارالہوت تا بعین کا زمان اسم ہے دہیں اسے مبنع علوم بنوت بوسے کا انتیاز کمبی پیسر سے . خلفا برراشدین میں سج تين كا دِالالخلاف ا ورعالم اسلامتها مركز مرميذموره ربا ا ورخليفهٔ را بع ميرالمُومنين حفرت على كرم التدوج بسياتها خلافت کے کچہ بعد کو فہ کو دار الحلافة بنایا، دورِ صحابہ میں تو بیشہر علوم بنوت کا مرکز تھا ہی مگر تابعین کا دور بھی آس لئے مشہورہے، فقہارسبعہ جو دورِ تابعین میں علم فقہ وحدیث کے مرجع تقے وہ مرینہ طیبہ ہی میں قیام حفرت عبدالتزابن مبارک فراتے ہیں کی کسی اہم سے لائیں یہ ساتوں فقہا ر ملکر و ز فرمایا کرتے اور جب تک يه حفرات عوروفكرك بورمسئله كأحل طے مذ فرملينة قاصى اس كے بارسويس كسى فيصله كا نفاذ مذكيا كرتا۔ سَات فقهار ایه جلیل القدرسات فقها رجو فقها رسید کے نام سے معروف بیں ال کے اسلیے گرامی سات فقهار ایم بین ۱۱ معزت قاسم بن محربن ابی برصدیق من ۲۰ معزت خارجہ بن زید بن ثابت ۳۰ مرس سالم بن عبرالشريب عرم ويه ومن عرف عروه بن زبير بن العوام دهى هرت سعيد بن المسيدين د٢٦ حفزت سلمان بن يسار (٤) حفرت كبيدالترين عدالترين عتبرين مسودة. ا وليت كا نشروت السلام كيسائق سائمة الرَّج علوم اسلاميه كاآغا زبوجِكا تما اوروحي نازل بوينيكم ا د درې سے تعلیم فقه و حدمیث د تفسیر و عقائمر کا نجی آ غاز ښو چکامخا مگر د در رسالتمآب ا ورز ما نه م خلافت را شدہ میں ان علوم کی تدوین محصوص ترتیب کے سامقہ شہیں سودی متی ا ورنہ ہی انتخبیر شیت فن حاصل ہو ٹی کتی اسی بنا پران کا نتسا ب کسی مخصوص شخص کی جا نب یہ بہوسکا ، بھر پہلی صدی ہجری۔ اختام اوردوسری صدی کے آغازسے باتا عدہ تدوین و ترتیب کے کام کی ابتدا ہوئی تو وہ حزات جمنوں نے محصوص ملوم کو جدیدا سلوب فکرسے مرتب کیا ، ایمنین کی جانب بانی و مرون کی نسبت ى كى الى الى بنياد برحفرت المام الوصيفة في بان فقه كهلات كيَّ ـ بھرائمہ ارتبہیں جوشہرت و ہردلعزیزی الشرتعالے نے حفرت امام الوصنیفہ م کے مسلک مذہب کو 🕱

🗯 🖈 انثرت النوري شرح 🔠 الدد وت روري 💥 بخش اور جو امتیاز اس کو عطام واو و ان تین انمه کونجی امام موصو ت سے کم ملا۔ امام الو صنیفه رئیسیا شخص ہیں جمیل نے چالیس ممتاز علمائے مجتمدین کی ایک مجلس بناکر علم نقرمیں تصنیعت و تالیعت اور تدوین نقه کا آغاز کیا۔علمار احنا ف کوہی فقہ واجتہاد اور رائے وحدیث میں ادلیت کی نفسیلت ماصل ہے۔ نقبہائے احمات سے مختلف شہروں اور ممالک مثلاً عراق ، بغداد ، بلخ ، خراسان ، سمر قند ، بخارا ، رُسے ، شیراز ، طوس ، زنجان بمدان ، استراً باد ، بسطان ، مرغینان ، فرغان و غیره مین مجیل کرفقه و مدسیت کی اِشاعیت کی اور تیمینیفات و تالیفات سے خدمت انجام دیں ۔ فقہا رکے اس جلیل القدر طبقہ سے بیشمار لوگوں سے استفادہ کیا ۔ يه افاده اورامستفاده كالمسلسله درجه بدرجه خوش اسلو بي سے چلتا رہا اور فيته ما تا رتك يرحس اتطام امتیازی حیثیت اس عزان پر ملامه کو تری مفری مقدمهٔ زیلی میں تخریر فراتے ہیں کہ نقبہ حنی دراصل استیازی حیث استیا استیازی حیثیت مرت ایک شخص کی رائے کا نام نہیں ملکہ چالیس سند دمماز علماء کی جما عب شوری کے مرتب کیاہے، حضرت ا مام طحا و کامسے مع السند منقول ہے کہ حضرت امام الو صنیف^{رم} کی آل کملس میں کل افراد کی تعداد جالیس تھی ادریہ اس دور کے ممتاز فقہار ومحدثین تھے۔ مثال کے طور پر حفزت الم الولوسعَك ، المام زفر ، دا وُ د الطاوي ، لوست بن خالدالتيمي ، اسد من عمرو ، يحييٰ بن زكر ما بن إني زائدُ ه، عافیہ از دی ، ملی بن مسہر ، مندل حبان اور قاسم بن معن اس کے متاز افراد کے . طريقه يرتماكه ادل حفرت امام صاحب كي سلمن ايك مسئلها وراس كے بہت سے مختلف جوايا بيش بوسعة اورميرا خرمي اس مسله كمتعلق الم صاحب ابنا انتها في محق جواب بيش فراسة ا وراوری جمان کھنگ ا ورعث ، مباحة کے بعدوہ مسئل کو لما ما ا حیری کابیان ہے کہ امام صاحبہ کے شاگر دمسائل میں ان سے بحث دمیاحہ کیا کہتے ، اسری کے موقع پر اگر قاصی عافیہ بن پزیر ما صربز ہوتے تو امام صاحب ارشاد فراسے کہ انجی اس سے لہ کے بار سے میں فیصلہ کو آخری فنکل مذود بھرقاصی عافیہ کے اِتفاق کے بعد آپ کیجنے کے لئے ارشاد فراتے حضرت يحيى بن عين التواريخ والعلل من من تحقيم بن كم الم الوصيفير الك ون المم الويسف سے فرایا زائے بیقوب : جو کم مجرسے سنا کرو فوڑا زبھے لیاکر دکیوں کہ کہمی ایک سے لہ کے متعلق میری را ائع کو ہوتی ہے اور کل کر ہوجاتی ہے ، اس روایت سے موفق می کے بیان کی تائید ہوتی ب كدامام صاحب كامسلك شوراني سبير اس سے يرتمي ژابت بهو تاسبيح كدام صاحب سخ لب تلا فره پرائینے سے کال سیام کرسے متعلق کہی جبر نہیں کیا ملکہ ہمیٹ اس کی پوری آزاد نی دی کدہ بہت خوشی سے اپن اپن رائیں میش کریں تھر اس پر نوب برح قدح ہواس کے بعد ارسم میں

الشرائ النوري شرح اللها الدو وسروري المه الله نرکورہ بالا بیان سے بیمبی ظا **برہو ماہے کہ امام صاحب کی اس مجلس کونقلی ا** ورعقلی دِ ولؤںا عتبارسے مكل كباجا سكتاً تها - اس ميں اگرا يكب طرف حفاظ حديث اور ما ہرين تغسير وعربيت كى جماعت مقى تو د وسری مبانب عقل کی کسو ف**ی بر بر کھنے و**ا۔ ، جب من ارکے ہاتم بخت و مباحثہ اور تباد لؤ کنے الات ہی گئے نیتجہ میں ہرسئلہ پو ماہرین علما رکے ہاتم بخت و مقصوان کے ہر سر پیلو کی متمل رعایت پیشِ نظر ہو تی تھی۔ ہے آتا اوراس میں نطع و نقصوان کے ہر سر پیلو کی متمل رعایت پیشِ نظر ہو تی تھی۔ حة اور تبادلة تخالات مي كے ميتحرمي برمئلد يورى طرح یخی من ایی زائرہ ، حفص من غیاث ، حیا اور قاسم من معن جیسے لغت و عربیت کے جاسے وائے ۔ داورد ص ، ررسیس ن پر س ہر دمتقی سٹامل ہوں ، اگرد ہ غلطی کھا میں گے تو کیا یہ لوگ انٹی اصلاح نہ کریں گے ۔ در ہر دمتقی سٹامل ہوں ، اگرد ہ غراطی کھا میں گے تو کیا یہ لوگ انٹی اصلاح نہ کریں گے ۔ در بل ہے کہ نقہ حنی کے اہتیازی اصول کیا کیا ہیں ۔مثال کے طور مرب نے کے بعد بقہ حنفی کی گرائی کو بی معلوم سوت کہ رزماً بھی آشان ہوجائیگا کہ محدثین کی فقہ حنفی سے برہمی اور حنفیہ کی ا ام شاطی ٔ ابن عدالبر مسے نقل کرتے ہیں کہ مبت سے محدثین امام صاحب پرطعن کر نا اس کے نز دیگ آپ نے بہت سی صبح اخبار اجاد کو ترک کر دیا تھاجالاً ا مام صاحت کا ضابطہ یہ تھاکہ آپ سے خروا حد کا اس بارب کی دوسری حدسیت کے ساتھ موازنہ کے بیان سے بھی انکو ملاست ، اگروہ قرآن کریم اوران احادیث کے بوران احادیث کے بوران میں میں انکو ملاست ، اگروہ قرآن کریم اور علل نہ کرتے ، در عمل نہ کرتے ، در کا مبئل ہے کا الفت کے کا مبئل ہے ہام طور براجادیث سے بما زمیں بات کرنیکی مخالفت ہے ۔ قرآن کرکم میں بھی یہاں کسی استشار کیطرف او ٹی ا شارہ نہیں یدینام کی حذمیث ہے جس سے معلوم ہو تاہے کہ انگ مرتبہ نماز میں کسی کو سہوا اور اوعنر ا بات کرے کی نوبت آگئ تھی اس کے با وجودیان کی تمازوں کو فا سرمنیں سمھاگیا ب جز نیٔ دا تعیر کیوجہ سے اصل قاعد ہ ہی کی تحضیص دلوجیہ شروع کردی۔ حنفیہ الله يمال بهي قاعده مين كوني تخصيص منبيل كى ملكه اس كو مرستور البني عموميت برقائم ركها اور اس ائي وا قعه بي كي يو جيه يا تاويل مناسب خيال كي -

الرف النوري شرح السيال الدو وسيروري 🚜 اب اس كانام ترك مدميت ركھئے يا عمل بالحدميت ركھئے . اس قسم كے التياز ات ہيں جن كي بنار بر ہردور میں امت کا نصف تصداس نقد پر عمل بیرا رہاہے اوراسی اصولی نظر کیوجہ سے حنفی نقہ میں . مِتنی لیک ہے اتن دوسری نقه میں منہیں۔' فقهارکے سائٹ طبقے | علامشمس الدین محریب سلیمان سے جوابن کمال باشا کے نام سے شہرہ مجس<u>قے</u> ہیں وقعت البنابت میں قوت تخریج اور بھیرت و درایت کے لحاظ سے فقہار کی تعسیر شات طبقات کی ہے ان کی ترتیب یہ ہے۔ دا، سنب سے اعلیٰ طبقہ محتہدین فی الشیرع کہلا تاہیے، مثلاً ایمکہ اربعہ اورتوری اورا وزاعی اور این بی لیلیٰ و غیرہ -ان حزات کے کسی تقلیکر کے بغیرا دلۂ اربعہ سے استنبا طاحکام کے تواعد واصول س فرہا کے اور نہاصل میں انھوں لے کسی کی تقلید گی اور نہ فروع میں کسی کے مقلد سبنے ۔انھیں مالفاظ در محرمجته رمطلق نجى كها جايا سهيه ـ د٧٠ مجتهدين في المذبب - مثلاً امام الويوسف ، ا ما م محدا ورسارے ا صحاب الوصيفة على يه صرات سے اسٹنا ڈیکے *مقرر کر*دہ توا مدک رومشنی میں ا دلۂ اربعہ سے احکام کا استنباط کرتے ہیں ۔اگر حیذ دوئی ا مُكَام مِن لَبِصْ جِكُوا خِلَاف بِعِي كُرِكَ إِين مكر اصول مِن استِ الستاذ كا اتباع كرت بن _ د۳۷ 'مجتبدین فی المسائل - میر حفزات ان مسائل میں استنباط سے کام لیتے ہیں جن کے بارے میں لو تئ هر پر که روایت صاحب مذرب کی موجو دیه مهو، مثلاً خصاب، ابوجیفر الطحاوی ، شمس الائر۔ السيرضي الشمس الائمة الحلواني الخرالا سلام البردوي الوالحسن الكرحي ا ورفيز الدمين قاضي خان دغيره يەلوك اسى زمرىيى داخل ہيں ـ دم، إصحاب التَحْرَيج - مثلًا الرازي اوران جيسے وومرے حزات - ان حضرات كو اجتهاد يرتو قدرت منہیں کیکن اصول اُ ور با خدر انکی موری نظر ہونے کی بنا ریراس بر صرور قادر ہیں کہ کسی مجل قول کی وضاحت وتغصیل بیان کردیں، یا ایسے حکم میں جس میں د وبابوں کا اُحمّال ہو ان میں سے ایک کی تعیین کردیں - ہوایہ میں جہاں کذا فی تخریج الكرخی اور تخریج الرازی ہے اس كا يہي مطلب ہے ده) الفحاب الترخيج - مثلاً الوالحسّن القدُوري اورصاحبُ مرايه وعيره - بيرصرات ابن وسعتِ نظرا وروسیع مطالعةً مذبهب كى بنا ريراس برقا در بي كه بُعض روايات كابعض يرا فضل بهونا - نزا اوليُّ، 'بذا اصح ، 'بزاا وضح ، 'بزاا دفق للقياس أ ورابزا أ رفق للناس كه كر ثابت كرديس . د۲) اصحاب تمیز - بیاس پر قادر ہیں کہ اقویٰ ، قوی ، صعیف اقوال میں املیاز کرکتے اور طاہر 🖔 مزسب، فأمرالرواية اورروايات نا درِه ميں ايك سے دومرے كو ممتاز كر کيے ہيں اس زہرے یں اصحاب متوکن معتبرہ مثلاً صاحب الکنز، صاحب الوقایہ ادر صاحب الجمع آتے ہیں۔ ان ھزات ع

ازدو سروري کی شان یہ ہے کہ یہ اپن کتابوں میں بزرد شدہ اقوال لاتے ہیں اور مذصعیف روایات ۵۰) طبقه مقلدین - یہ تحضات اوپر ذکر کر دہ ماتو ں میں سے کسی بر قادر شہیں اور انھیں قوی وضیف قول میں انتیاز پر قدرت مہیں ملکہ را ب میں لکڑیاں چننے والے کی طرح ہرطرح کے اقوال نقل ریے ہیں ۔ ان تصرات کے صرف نقل براعتماً د کرنے ہوئے عمِل گرنا دائستہ ملاکت مول لینا ہ^ی ت_ا مسأئل نقبرا حناب كى تقسيم يين طبقو*ں پر كى كئى۔* ان بيں طبقهُ اول سائلٍ] ظاہرائروا یأت کا کہلا بلہ ہے۔ اتھیں کا دوسرا نا م مسائل اصول بھی۔ راد حضرت ا مام محرح کی ان تیمه کتا بوں میں ذکر کردہ مسائل ہیں جو کتب ظائبرالروایۃ یوسوم ہیں بعنی جا ج صغیر، جا ج کبیر، سیر کبیر، سیر صغیر، زیا دا ت، نیسوط انھیں کتک ظاہراروایا بِ اصول بجنے کاسببَ یہ ہے کہ اُن میں اُن مُسائل کاا ہتمام کیا گیا جوا صحاب نذہب لیکنی حضرت امام الوحنيفة، امام الولوسعيُّ ا درامام محرُّست بطريق يو إِبْرَمنقول مبن، ان كتَّالول كأمتدعاً ہونا دکوں میں جاگزیں ہے اور بیمسائل عموم اعلمائے احافت کے نز د مک سلم میں ۲۶> دَوَم ۔مسائلِ بوَادر ۔اس سے مِرا دالسے مسائل ہیں جوانھیں تینوں امام محروم کی ذکر کردہ ان چھ کتا بور کے علا وہ یکن مروی ہیں ۔ مثلاً کیسا نیات ، ہارو نیات ، جرجا نیات اُ در رقبات میں موجود ہیں «٣› ستوم . فتا وي اوروا قعات - يه ايسے مسائل كہلات عبي جنھيں متا خرين مجتهد فقها رہے متقدم اصحاب سي روايت نه طيخ كي بنايرمستنبط كيا - مثلاً عصام بن يوسف ،ابن رستم ، محرين سماعم بنیمان الجوز جانی اور الوحف بخاری کے تیمال اس طرح کی تبہت سی مثالیں ال جائنیں گی۔ اِس طرح کی سب سے مہلی کتا ب فقیہ ابواللیٹ انسم زندی کی یکتاب انواز ل ہے۔اس کے بعد اسی مج بي سلف أنيس مثلاً الناطعي كي "جموع النوازل" اور صدرالشهيد كي "الواقعات"-مفتی بہر ملوث کے درجا دار وہ مسائل جن کا شوت ظار الروالیت سے میں دا، وه مسائل جن كانتوت ظا برالرواليت في بولو ببرصورت قابل قبول ہوں گے خوا ہ انکی تقییح وضاحت نہ بھی ہومگر شرط بیہے کہ غیرظا ہرالروایہ سے مفت بہ ہونے کی صاحت مذہو ۔ اگر روا ۃِ شاذہ پر فتو یٰ ہولۃ ا می برغمل ہو گا . دی وہ مسائل جنس بروایت شاذہ روایت کیا گیا ہو ۔ انفیں اصول کے مطابق ہونے کی صورت میں قالم قبول قرار دیا جائے گا وریہ قابلِ قبول منہوں گے۔ دس› مِیّاً خرمین فقہار کے وہ اسٹینباطات جن پرجہورفقہار بھی متفق ہوں، ان پر بہرصورت فتویٰ دیا دم › فقها مرمتاً خرین کی ایسی تخریجات جن پرجمهور فقهار کا اتفاق نه مهو - ان میں بید دیکھیں گے کہ پیتقدمین چ

الرفُ النوري شوع الله الدو تسروري الله کے کلام اوراصو کے موافق ہیں یا نہیں ۔ موافق ہونے کی صورت میں قابل قبول قبرار دیں گے درز نہیں متوں کی ترجیح اشہادات آلیزیہ میں ہے کہ اصاب متون بے ظاہرالر وایات کی نقل کا اہماً) زمایا متوں کی تربیعے اس واسطے ان میں جوروایات بیان کی کئیں وہ متد ہیں اوران پر عمل ہے اہما اگر متون ا درمسائلِ نتا ویٰ میں تعارض بیش آسے تو متون میں جو ہوگا اسے قابل اعمّاد قرار دیں گے يتون معتره مص مراد بدايه ، مختصرالقدوري ، مختار ، النقايب ، الكنز أ ورالملتع الين -ستونِ معتبرہ سے مراد برایہ ، محصرالقدوری ، محیار ، النقایہ ، الکنز ۱ درالملتقی ہیں ۔ فقہی احکام کی قسیس | احکام شرعیہ کی دوقسیں ہیں دا ، مثبت ۔ بین جن کے کریے کا حکم فر ایا گیاد ۲ منفی فقہی احکام کی قسیس | یعن جن سے رد کا گیا اور جن کی ممالغرت کی گئی ۔ تنبت کی دوشکلیں ہیں ۔ دا ، رخصیت. د۲، عزیمیت - فقهار کی اصطلاح میں عزیمیت اسسے کہا جا پاسسے جس کی طلب اصا کہ ڈیرا و راست مور د۲، کسی طار کے باعث سہولت کے لئے کسی امریں تغیراس کا مام رخصت سے۔ عزيمت حسب زيل جارمسمول برستبل سے . دا، فرمن ۲۰) دا جب ۲۳) سنیت ۴۰) نفل - علامه مین فرماتے ہیں۔ شریعیت کی اصطلاح میں دھن وہ کہلاتاہے جس کا نبوت ایسی قطعی دلیل سے ہور ہا ہو کہ اس میں کشی طرح کا شک دسشہ باتی نہ رہے، مثلاً قرآن کریم یامتوار حدیث سے نابت ہو۔ واحبّ وہ کہلا تاہے جس میں باعتبار دلیل اس طرح کی قطعیت مذہو۔ مثال کے طور پروتر کی نماز ر یه بزرایه خروا مدنا بت ہے۔ باعتبار عل جس طرح فرض پر عمل کر نا حروری ہے تھیک اسی طرح واب يرمى عمل لازمس مُنتَ باعتباً دِلغنت إس كِمعنَ بين خصلت، طريقه ، طبيعت - ا در ا صطلاح بين سنت استركية میں جس کا شوت رسول اگرم کے قول یا فعل سے بھور ما ہو، نیزید نہ وا جب ہوا ورند مستحب اصطلای ا عتبارسے اس کی تعرلیت مختلف طریقوں سے کی گئی ہے۔ میا حب منا یہ کے ز دیک سنت ہے مراد ندسمب اسلام کا جاری طریقہ ہے کیکن اس تعرفیت کے زمرے میں تو فرض اور وا جب بمل جلتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ" کشف " نامی کتاب میں یہ قید مُوجود ہے کہ بُورہ فرض ہوا در مذواحب علامہ عین براید کی شرخ میں چند تعرفیس بیان کرسے بعد فرمائے ہیں کہ سنت کی سب سے ایمی تعرفیت ده سب جو خوا برزاده سب فرما تی که سنت اسب کام کو کها جا ماس جس پر رسول اکرم نے ہمیشکی فرا ئي مهواور بيركه اس كاكر نا بأعبْ تواب بواور ند كر نيوالا مستحق ملامت ندمو. سنت دونسول پرمت تمل ہے (۱) بہلی قتم سنت بدی کہلا تی ہے (۷) اور دوسری قسم کا ما مسنت زائدُ ہے، سنتِ مِنْ تعلقِ عبا دارت ہے ، ا در سنتِ رائدہ متعلق عادات ہے۔ سنتِ مہریٰ بھی دقہ موج يرمشتمل عداول سنت مؤكده ، دوم سنت عيزمؤكده - مُعاحب بحرفر مات بين سنت بري

الدو تسروري الم اسلام کے اس مرو ج طریقہ کا مام ہے جس پررسول اکرم واحب قیرار دینے بغیرعمل ہیرا رہیے ہوں،اس براگر رسول اگرم کی مدا و مت رہی ہو تواہتے سنت مؤکدہ سے تبییر کرنے ہیں آور گلبے گا۔ کیتے ہیں کہ با عتبار لغت نفل کے <u>معن</u> ا صَافِہ کے آتے ہیں آ ورسترعی اصطلاح کیں لفل اسے کہا جا تاہیے جو فرض و واجب سے زائد ہو۔ پیمنعی دونسموں پرمشتمل کے ۔ اول حرام ، ووم مکروہ ۔ حرام اسٹے کہتے ہیں جس کی مالنت بذراحیهٔ دلیل قطعی تا بت ہو۔ مثال کے طور پرسو دو عیرہ کی حرمیت ۔ اسی طرح منجر و ، دو قسموں پرمشتمل ہے زا، مکردہ تخری د۲، مکروہ تنزیہی - مِنْحروہ بخرتمی اسٹ کھتے ہیں جس کی ممالغت طیٰ دلیل کے ذریعیہ ^ٹا بت ہو۔ حضّرت ا مام محرّ*ر گئے نز* د مک مکردّ ہ تحریمی حرام ہی کی امک بوع سے ۔ محروہ تنزیهی اسسے بعض ا صطلاحی باتوں کی وضاحت استقدمین کا اطلاق آن لوگوں پر ہوتا ہے ہو تفرت الم کے دور میں ہوں اوران کے فیض یا فتہ ہوں۔ جو حضرات ان بیئوں ائٹہ کے فیض یا فتہ مذہبوں اٹھیں مِنَاخِرِين كَهَاجًا لَكِ مِيزَانَ الله عَدَال مِن علامه ذِيمِنُ عِنْ كَهَاكِ كُمْ مِيرى صَدَى سِ قبل تك کے علماریر متقدمین کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور تبسری کی آبتدار سے متائخ میں کا دور بشروع ہوتا۔ ت دین نشین رسیے کہ انکہ اربعہ کینے کی صورت، میں چارمعرد مسلکوں کے بائی یعیٰ حفرت ، حفرت الم مالك ، حفرت المم شا فعي اور حفرت المم احمر مراد بوا كرت بي اور جس وقت ائمُهُ ثلاً ثهُ كِها جليحٌ تواس كب حضت ما ما ابو حنيف رجم ، حضرت ا مام ابولوسف، اور ت ایام محدُرُ مراد کے مجلتے ہیں ، اور شیخین سے مقصود تصرب امام ابو حنیفرُرُ اور تصرب امام آبوا تِ گرامی ہوتی ہے۔امام الوصنیفی کے علاوہ امام ابویوسف کے سامنے بھی امام محد کے زالنہ کیاہے اوران کاشمار امام محدکے اساتذہ میں ہوتاہے ۔ صاحبین سے مراد امام ابوضیع کے ممتاز شاگرد امام ابولیوسوج وا مام محرج ہوتے ہیں ۔ طرفین سے مراد امام ابو صنیفرج اور امام محرج ہوا كملس اگراليسا بهوكمهام الوصنيفة كقول كى ردايت كے بعد ائمہ نلا نه كها جلئے تواس تقصود ا مام الکرے ، امام شافعی اور امام احرام موسے ہیں ۔ نقبار کے درمیان ایک اصطلاح بریمی معروف ہے کہ حضرت امام ابو حذیفر ^وسے لیکر حضرت امام محر^{وم} تک پڑتو سلف کا اطلاق ہوتاہے اور حفرت ایام محروث کے بعدے لیکر شمس الائکہ حلوا تی کے دور کک ج يرخلف كااطلاق بهوتاسيء

يد اخرتُ النوري شريع الله الدُد و تشروري الله الله مسأئل کے سائھ سائمہ فقہار کی ان معرو صنو اصطلاحا کو بھی ڈس کشنین رکھنا جاہے ہاکہ مطالعہ کتیہ کے دوران حب بیا صطلاحات سامنے آئیں تو کسی دشواری کا سامنانہ ہو، نیقبی مسائل ا درکتب فعتہ کے مطالعہ کیلئے نقبی ذہن بنانا اوران مروجرا صطلاحات سے دا قعت ہونا بھی ناگز پرہے صاحب قدوري كے مختصر مالات نام ونسیکی ابواکسین احمر بن محد بن احمرالبغدا دی القدوری * قدوره * بندا دی ایک دیبات کا اُا نام ونسیکی اسی جس کی جانب نسبت کے باعث قدوری کہلاتے ہیں۔ایک قول کے مطابق بانڈیاں فروخت کرسے کی بنایر قدوری کے جانے ہیں۔ الانسِاب" بیں ہے کہ علامہ قدوری ملاسم میں پریوا ہوئے اور صاحب دفیات الاعیان کے ولادت ولك عطابق ٥ررجب بروزالة ارسيسية من انتقال موا ل علم العلم عديث وفقه ميں علامہ قدوری کے اسستاذ ابوغ دانٹر محدر بحيٰ الحرجانی ہيں ۔ا کاسلسلا مسلم الشاگردي جھزت المام محروم تک اس طرح ميونجيات کہ محودین نحيٰ کے اسستاذ والو بحراحمہ جصاص، ان کے استاذ مشیح اُبُوالحسن عبدالشر، ان کے استاذ علامہ کرخی، آن کے استاذ شح ابوسید بردعی ^{، ا}ن کے استاذ موسیٰ رازی اوران کے امستا فر حفیرت ایام محز^و ہیں ۔ اس طرح علامہ قدوری بے نقهیں مرف بالخ واسطول سے حضرت امام فروسے فقہ کی تحصیل کے ہے۔ علم حدمیث میں ان کے استا ذعبیدا نشربن محد جوشنی اور محد بن علی بن سوید میں ، علامہ قدوری کے تلاؤہ میں بڑنے بڑے بڑے جلیل القدر علماء نظراتتے ہیں جس سے آپ کی جلالت علمی کا بخو بی ا ندازہ موک تاہے ان کے شاکردوں میں ابوعبدالسر محدین علی بن محدوامغانی ، قاصنی مفضل بن مسود بن محدین کور بن کوی بن ابی الغرج تنوحی ا ورابوبجرا حمرب علی بن نیابت خطیب بغدادی جیسے پوٹ شا مل ہیں یہ علامهٔ قدوری پراعتما د ایک بین آب رواری می کابیان سے کمیں نے علامہ قدوری سے احادیث ں ہیں۔ آپ روایتِ حدیث کم کر نیوالے اور صدوق کتھے علا سمعانی علامة قدورى كے بارے ميں ليكھتے ہيں كہ آپكا شمار فقيه صدوق ميں ہوتا ہے - آپ كے دورميں عراق میں غربب احناف مرکمال تک بہوئیا ۔ لوگوں کے دلوں میں آپ کی بڑی قدر تھی ، آپ کو حسن تحريروتقرير كى دولت عطامو فى مقى - تلاوت قرآن كريم آپكامعول تقا. اہل علم کی عزت افزائی اسلاف کا یہ طریقہ رہائے کہ وہ بجزوی اخلافات کے سوتے ہوئے بماہل علم کی عزت افزائی میں اہل علم کی قدردانی میں بخل سے کام شکیتے تھے بلکہ کھلے دل سے انکی عز ت افزائی فرملتے اور ان کے کمالِ علی کاا عرّات کرتے تھے بہنے ابو حا مراسفرائن اور

الرفُ النوري شرط الم الكرد وت روري الله علامہ قدوری ہمعصر ہیں اور ان کے درمیان علمی مناظرے اکثرو بیشتر رہے لیکن اس کے باوجود علامہ 🧟 علامہ فارور کا استرین ارزاں کے دیا ہے۔ قدوری ان کے ساتھ عزت وتکریم کا بر تا وُ فرمائے کے۔ فقہ میں علامہ فدوری کا مقام ا فقہ میں علامہ فدوری کا مقام ا پانچویں طبقہ میں بنی اصحاب تر بیچے میں شمار ہوئے ہیں۔ رسم المفتی میں الخامسة اصعابُ الترجيح من المقلد الرجعاني الحسن القدوري وصَاحب الهدائِة وشانهم تفضيل بعض الووايات على بعض اخربتولهم طذا اولى، هذا الصر روائية، وهذا ا دفق للتياس وها الرفق للناس . د فقبار كا يا يخوال طبقه اصحاب لتربيح كاسب شلاً دعلامه الوالحسن القروری اور صاحب ہا می^و عیرہ -ان کی شان المتیازی می*ے کہ یابعض روایا ت کو بعض پر یہ کہہ کر ترجیح دی*یتے ہیں کہ یہ روابت ُرومسرے کے مقابلہ میں اُولی ، اور زیا دہ صبح اورزیاد ہ واضح اورزیادہ قیاس کے موافق بتے اوراس میں لوگوں کے لئے زیادہ مہولت ہے صدة اریم اعلامه قدوری کی متعدد جلیل القدر تصانیف ہیں، ان ہیں سے چند کے نام بیہیں ۔ دا، کتاب ا انقریب - اس کتا ب میں علامہ سے مسائل ڈلائل کے ساتھ بیان فرائے تہیں،۲۰مسائل الخلاف -اس كمّا بِ بين علامه ب علل ودلائل ذكر كئے بغیر فحض میر بیان فرمایا ہے كہ حضرت امام ابوضیفیر اور ا صحابِ ابوِ صنیفہ کے درمیان فروعی انتقلات کیا ہے۔ دمری مجرید تیر علامہ تّدوری کی بڑی بیش قیمہ تیضیف ے ۔ اُس کی کل سات طدیں ہیں اوراس میں علا مدینے احناف وشوا فع کے در میان جوس اُلخ لف فيه بي ان يرمر ي محققا مذ نظرةً الى اور عالما مذبحت وتجزيه كياسي -مختص القدوري كا مقام ا يدانتهائي قديم اور معتبر ترين من بعد اس مين علامه ي بري عق ديزي الخص القدوري كا مقام ا فراسئے - اس انتخاب کے معتمدا ور ہر دلعزیز ہونے کا سب سے بڑا تبوت یہ ہے کہ زمانہ الیف لیکراً ج تک اس کا درس دیا جار ما ہے ۔ ضغی مسلمانوں میں اس کی مقبولیت کااندازہ اس سی و سكتاب كه صاحب مصباح الوارالادعية بيان فراق بي كه اس كتاب كو حفظ كرس والله كي رط برامیری علامه مین ملامه قدوری کا برواقعه سان فرائے بس که به مخقوالقدوری کی تصنیف سے فرا عُنت کے بعد ج کے لیے تشریعین لیے گئے اور یہ کما ب ان کے ساتھ تھی طوا ون سے فرافت 🕏 کے بعد اُ تھوں نے بارگا و رہانی میں دُعاً کی کہ کما ب میں جہاں کہیں بھول چوک ہو گئی انھیں الیّند تعالے اس سے مطلع فرما دے۔ اس کے بعد اکفوں نے کتا ب کا ایک ایک ور تی ازاول تاآخر

🖁 🧩 اخرفُ النوري شرح 📑 🗓 ارُد د مسروري 🚜 کھولا ہو کل کتاب میں یا پرنخ یا چھ جگہیں ایسی تقیں کہ ان کامضمون مٹ گیا تھا۔ اے علامہ کی بڑی کرامتوں میں شمار کیا جا تا ہے ر سوں یں ساری ہوئی۔ مخصرالقد وری کے مسانح ا محصرالقد وری کے مسانح ا کے حصرالقد وری کے مسانح ا کے حصرالقد وری کے مسانح ا یہ درست سنس بلکہ اگر بجلئے تین و ن تین رات کے تین دن اور دورات خون آیا ہے تب بھی ا سے حیض ہی قرار دیا جائیگا واس کاسب پیسے کر دنوں کا عتبا رہو تلہے مذکہ رابوں گا۔ اِب رہا صاحب قدوری کا قول بو اس کی تاویل یه کی جلیئے گی که" ولیالیھا شے مرادیہ صورت ہے کہ عورت نے دن کے بعض صدمیں خون دیکھا ہو، کیونکہ ایسی شکل میں تین روزوشب کا ہونا ناگز ریہے۔ د۲> اسی طرح قدوری میں ہے کہ میجز فٹیر الا السماء و قدوری کے بعض نسنے ایسے ہیں کر جن میں اس کے بعد ادالیکا نگم "کا بھی اضافہ سے اسافہ ا مام ابو صنیفہ حما درا مام ابو یوسوٹ کے تول کے مطابق تو درست ہوگا ، امام محروث کے قول کی روسے نہیں ،اس لئے کہ یا نی ا مام محروث کے قول کے مطابق متعین ہو دس، قدوري يسب اذا لبوالخفين على طبه أربة الإ قدوري ك بعض نسخور مين ايسا بمي ب كه اس كر بعد الملة كي تيد لكان كئ ب - جبكه مع درست موسيك لئ يه لازم بنين كه موزب ينت موت طهارت کامله بو، بلکه درا صل صروری میرسے که بوقب حدث طهارت کا مله بوحیٰ که اگر کونی تخص حرب یاؤں و موکرموزے مین لے اوراس کے بدوضو مکل کرے پھردہ بے و صوبو جلے تو اس کے ومنوكو بوقب حدث كابل قراردي مح كيونكم بوقت موزب بينك كي وضو نا قص بوس كي باد جود اس كامسح كرنا درست بو كا. ديم، تدوري ميس سية وينقض التيم ك شيء ينقض الوضوء الى وقايه وغيره مين بمي اس طرح بيان كيا لبلہے کہ ہراس چیزہے تیم توٹ جا تکہے جس سے د صوبو مماہے ۔ لیکن شرح کفایہ دیزہ میں یہ ہے کہ يم براس جرب لوسط كاجس، كه اصل لوث جائے ، جاہے به اصل وضو ہو یاعس كرح نقابه كا قول الحِيلسة - وجه بيسيه كرتيم بعض اوقات وضوكا بهواكر تلسيه ا در بعض قائنا كابوتاس للنداتيم د صو کا ہونے کی مورت میں بقدر و منویا تی مہیا ہوئے براوٹ جائے گا اور تیم غسل کا ہونے کی صورت مِن تا وَقليكه بقدر غسل با ني ميسرنه بوتيم منه لوسط كا ١٠س اعتبار سے يمكيه بمي درست نه رباكه وصو كوية راك برده بيزے جسسے وضوروٹ جائے. دهى قدورى ميرس الأيجون الا بالتراب والومل خاصة الا قدورى كے اكثر نسخور ميں عبارت اسى طرح ب مكر صاحب جو بره " والدمل "بيان نبي فرياسة ا دران كابيان يذكرنا بى بهترمعلوم ہوتا ہے،اس کئے کہ حفرت اہم ابو یو سعت پہلے تو متی گے سائھ ریت سے تیم درست ہوئے

الثرفُ النوري شرط الله الدُو وت روري ﴿ الله الدُو وت روري ﴿ الله کے قاُئل سکتے لیکن بعد میں امام ابو یوسع^{ین}ے اے اسپنے اس قول سے رحو ط*اکرتے ہوئے ک*ہاکہ تیم محصٰ فج اس کے کہ لفظ امام کا بھال تک تعلق ہے اس کا اطلاق مذکر ومؤنث دونوں پر ہوتا ہے دى علامه قدوري فرانت ہیں صلی علّی ف بر الرف الرف الدانت ایام الدینی ترفین کے بعد تین روز تکر قبر رنماز پڑ ھے سکتے ہیں۔ تین دن کی قید بعض فقہار کے قول کے مطابق سے لیکن زیادہ قیمح قول کے مطابق تین دن کی تعیین نہیں ملکہ جس درت مک پہ ظن غالب ہو کہ میت بھولی تھیں نہ ہو تو نماز پڑھ کتے ہیں کیونکہ موسم اور جگہ دولؤ لکے اعتبار ہے اس میں فرق ہوسکتاہے۔ د^) قدوري مين ہے" إذ ااشت بالخوب الذكافي ، كنز اور قدوري كيب برائے صلوۃ الخون جوخو ب کی شدت کی تیدلگانی گئی اس کے قائل بعض نقهار ہیں۔اکٹرکے نز دیک بیر شرط نہیں، تحیط و عیر ہ میں صلوق الخوف کے جواز کے لئے محض یہ شرط ہے کہ دشمن مقابل موجود ہو۔ ر٩) قروري ميرب " اجزأت النية ما بين وبين النوال الد جمع وغره مير بعي اس طرية سي بيان لیکسے مگراس کا بہترعنوان و ہہے جو صاحب الکنزے اختیار فرما یا ہے بینی نفیف النہارے <u>یہ۔</u> يك بحالهُ رَجاحُ صغيرُ صَاحَبِ بِدِانِهِ نقل فِر ارتِ بِينَ كه زياً ده فيح قول كم مطابق تصف النهارَ شي قبل نيت كى جائے - وج يہ سے كه دن كے اكثر صدييں نيت پائى جاتى چاسے اوريداسى صورت ١٠٠) قروري ميس مير" دراد إ تغيرت العير. المغصوبة إلى ملكما الغاصب لا اس كے بار سي شيخ بخمالدين النسفي مجتمة ہيں كہ ہمارے محققين اصحاب كى تحقيق ورائے كے مطابق عصب كريے والله کو غصب کرده پنجز بریکست حاصل نہیں ہوتی ۔ البیۃ صمان ا داکرتے وقت یا اس صورت میں کہ قاصِی تا دان کا حکم کر ڈے یا یہ کہ صنمان پر فریقین راضی ہوجا ئیں تو غصب کر نیوالا مالک ہو گاوڑ «II» علامه قدوريٌ فرالةِ بين وَلَا يجون ذ جه هدى التطوع والستعة والقران الا في يوم النواط اس سے یہ معلوم ہو تاہے کہ برئ تطوع بھی یوم مخرسے پہلے ذبح کر نا جائز نہیں حالانکہ طحطا دی اور مسوط وغیرہ میں اس کی حراحت ہے کہ بدی تطوع (نفل بری) یوم نخرسے قبل بھی ذیح کر نا درست ہے صاحب برایه سے اُسی قول کوزیادہ صحیح قرار دیا ہے۔ ۱۲۶ قدوری میں ہے" ان شائر جھو داسمع نفسہ الن اس عبارت میں جمری حدیہ بتائی گئی کہ پڑھنے والاخودسن کے لیکن اس کے متعلق سٹینے ابوالسن کرخی کے فول کی روستے شیخ ہندواتی جہر

يد الرفُ الورى شرح الم الأدد وت رورى الم کی حدیہ قرار دیتے ہیں کہ آواز دوسرے شخص تک بہویخ جائے اور دوسرا شخص س لے۔ دار) قدور كي مين سيخ ديستحب له ان يراجعها الآ" بعن فقها رمستحب قرار دسيته مين اورزياده صیح قول کے مطابق رجوع مستحب منہیں بلکہ واحب ہے۔ ريم ان قروري ميرسيع ويقع الطلاق آذا قال نوميت به البطلاق الأ "اس عبارت كا حاصل يرسيد كه أكر كمره بحالت اكراه ، ياشراب نوش بحالت نشه طلاق ديينے بعد كيفيت اكراه دور موسا اور نشه كا نور بوك ير سيت طلاق كا عرّا ت كرك تو علامه طحادي اورامام كرخي أس كي تصديق كرتي بوك و قوع طلاق کا حکم فرمانے ہیں۔ اس قول کی نقل سے معلوم ہو تاہیے کہ علامہ قددری کے ہز دیک بھی را نتح یہی ہے مگڑاکٹر احنات نعتباراس سے مہٹ کریہ فرمانے ہیں کہ بحالت اکرا ہ اگر زیان سے طلاق دیدے اوراس طرح شراب نوش کالمت نشہ طلاق دیدے کو خوا ہ نیت طلاق نہ ہو تہ ہمی طباق ہو جائے گی ا در پر بمی ممکن ہے کہ صاحب قدوری کا قول علامہ طحا دی ہو امام کرخی ہے مطابق یہ ہو ا ور كتابت كي علم سے كتاب بين اس طرح لكھ ديا كيا ہو۔ قدوري كے بعض نسخوں بين عبارت اس طراب " ويقع الطلاق بالكنايات أذا قال تؤست به الطلاق الإيني الفاظ كنا في بول راكرير کے کہ میری طلاق دینے کی نیت بھی تو طلاق واقع مونیکا حکم ہوگا۔ یہ بات این حکم بالکل درست ئے اس کئے کہ الفِافِا کنایات میں ہی نیت کی حزورت سہوا کرتی ہے صریح میں منہیں البتہ اس مِكْ برعبارت مكرداً فَيْ . اس واسط كه صاحب قدوري اسست قبل وضاحت كے سائھ يا كھ جِكَ كُمْ وَالْفُوبِ الشَّافِي الكنا يأمت ولا يقع بها البطلاق الا بألنيية اوبدلاليه الحيال " ين الفاظ ملاق كى دوسرى قسم كنايات ب اس بين بشرونيت يابشرودلالب حال طلاق واقع موتى ب، كے بغیر نہيں۔ اور قدوری کے بعض نسخوں میں عبارت اس طرح ہے و دیقع البطلات بالكتاب اذا قال نوست بالطلاق يني الركسي ان روج كو ديوار وغزه يرطلات الحركم كماكه يه اسك برنيب طلاق الكماس او اس كى بيوى يرطلات يرجائ كى ورمدوا فع نه بوكى . دها، قدوري من سع ولا يحل أنه الانتفاع بهاحتى يودى بدلها الد اس عبارت ساس طرت اشارہ مقصود ہے کہ خواہ قاضی تھم ضمان کیوں مذکر دیا ہو مگر اس کے با د جود عصب کرنو الے کیواسطے یہ حلال نہ ہوگا کہ وہ نصب کر دہ چیز سے نفع اسمائے البتہ صنمان کی ادائیگی کے بعد اس کے واسطے نفع اسمانا درست ہے جبکہ اصل حکم اس طرح شہیں ۔ مبسوط میں اِس کی مراحت موجود ہی لہ قاضی کے عکم ضمان کے بعد عفی کر سنوالے کے واسطے یہ حلال ہے کہ وہ اس چیز سے نفع ١٦٦) ق*دورى ين سي "ويسقب* المتعمّا لكل مطلقة الالمطلقة واحدة وهوالتي طلقها

الرف النورى شرح المراك الدو ت رورى الم میں السخول دلسد بیست لمها مهدرًا الز علام عینیؓ فرماتے ہیں کہ مطلقہ کی جارقسیں ہیں ۔ دا، ایسی مطلقہ جس سے ہمبستری نہ کی گئ ہوا ور مذاس کے مہر کی تعیین ہوئی ہو۔اس کے داسطے متعہ دقیھ را در) دینا فنروری ہے۔ ازار ' چادر) دینا فنروری ہے۔ دی ایسی مطلقہ عورت جس کے مہرکی تعیین ہو گھی ہو' اسے اگر متعہ دیا جائے تو وہ دائر ہُ استحباب ہیں داخل رسی ایسی مطلقہ جسسے ہمبستری ہوم کی ہوم گر مہر کی تعیین نہ ہوئی ہو اسے بھی ستحتے کہ متعہ دیا جائے دیم، ایسی مطلقهٔ جسسے تمبستری مذہوئی مہومگر مہرگی تعیین مہو مکی ہو۔ صاحب کتا ب د علامہ قدوری ، رکی عبارت سے اس کی نشان دہی ہو تی سے کہ اسے بھی متعہ دینا دائر کہ استجاب میں داخل ہے۔ مگر نحیط، بیسوط وغیره، دیگر معتبر کتب نقه سے معلوم بهوماہے که اسے متعه دینا نه تو واحب ہے اور پذ دا نرُ هُ استحاب میں وا خل۔ د١٤) قدوري يسب حتى تلاعن او تصداقد الإ " اوراس كے بعض نسخول كے اندر فيحد "مجي الح جس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کے خاوند کی تصدیق کریے کی صورت میں اُس پر حد کا نفاذ ہوگا لیکن یہاں لفظ "جدہ" درست نہیں اس لئے کہ حد کا لفاذ تو امک بار کے اعترات بریمی نہیں ہوتا تو محض بصديق كى صورت مي كيسے نفاذ مو كا -١٨٠> ت*رور كاين ب "* و اذا جاءت به لِمام سنتيز من يوم الفرقة لم يثبت نسبه الز علام قلار کو اس حبگہ سہو بیش آئی ایسے اس <u>لئے ک</u>و وسری کتا **بوں میں موجو دہنے کہ بجی** کی بیرانشش دوسال میں ہونے پر مجى ده طلاق دسنده سے نابت النسب موكا اور وجه طام سے كم مرت حمل دوبرس سے -را) قدوري ميريع فان جامع التي ظاهر منها فح خلال الشعر ليلًا عا ميلًا أو نهادًا فاستأالتاً عبارت میں عامدُا کی لگائی گئ قیدا جرّازی شمار نہ ہوگی بلد اتفا تی قرآر دیجائیگی یعنی مقصو دیر گزنہیں کرشب میں قصدُ اسمبستری تو کفارہ کے توق میں صرر دسان سے اور سہوّا میں کو نی تو رہ منہیں۔ قہتانی وغیرہ سے اسی طرح بیان فرمایلہے اور کشب فقہ کی معتبرو مستند کتابوں بحر، محفہ، عنایہ برائع وغیرہ میں دضاحت ہے کہ عمدُ ااور سہوًا دو تون کا حکم پیساں ہے اور اس سے حکم میں کو تی ···› قرورى يسبع ومنحتك هذا الثوب وحملتك على هٰن الدابة اذ العريود ب الهبة الح صاحب قدوري كا قول إذال مرود بدالهبة " دراصل محلتك على هذه الداجة " اور " منعتك هذا النوب وويوس مي كي جانب لوب رباي لهذا ازروك قا عده اس طرح بونا چاست تقا" اذا لسرود بهما " او اس کے جواب میں یہ کہ سکتے ہیں کہ اسسے درحقیقت ہروا مدمقصود ہے۔

₩ ♦ الشرفُ النورى شرح السياك الدد وتسروري الله ر بن ست ا عندالله مختصر القدوري كى مقبوليت كى اسسے بڑى دليل كيا بوسكتى سے كم علمار سے حواشی و شروصاً اس کی شرو حایت اور حواشی کیطریت پورا افتینا رکیا اور نیگا نهٔ روز گارعلما روفقهار محاشی و شروصا نے اس کی مفیدترین شرحیں اور حواسی پیش کررکے اس کتاب کی اسمیت کی جانب لوگوں کو متوجہ س طرح کے علما رک ایک طویل فہرست ہو۔ اس میں سے کھی نام مع اسمائے کتب ویل میں ما حظ فرمائیں۔ دا) الجوبرة النيره .. از يشخ الوسر على مدادى، به دوجلدون من قدورى كى برى جام مع شرح بد. در) الجوبرة النيرة الديرة الوسك على مدادى ، به دوجلدون عدورى كى عمده شروحات من سيسيد. در) جام مع المضرات .. از يوسف بن عرالكادورى ، قدورى كى عمده شروحات من سيسيد. وسى تقییح القدور کی ١٠ از علامه زین الدئین بن قاسم . علامه زین الدئین کی حمده ترین نُصا شیعت میں اس کاشمار ہوتاہے۔ دم، شرح القدوري - ازشهاب الدين احرسم وفندي - ده) الكفايه - از علائمه اسلعيل بن الحسين البيتي. <u>
دا دالفقبار - از علامه بها رالدين ابوالمعالى . دى التقسيري و از محود بن احمد قوانى واس شرح كى چار جلدي بي و دمى النورى تُشرط القدوري - از محد بن ابراسيم رازي - مرح القدوري - از عبرالكريم بن محر الصياعي العروف بركن الائم. دا، سرك القدوري - از ابوالعباس محد بن احد الحبوبي . (١١) ملتمس الاخوان - از عرارب بن منصور عزوى -د۱۲) السرائ الوماح - ازشخ الوبر بن على هدادى - قدورى كى بهترين شروحات مي سيشمار كى جالى ب 🧟 د۱۳ اللباب - از محربن رسول الموقاني وم ١٠ الينابيع في معرفة الاصول والتفاريع - از مدرالدين عمر من عبدالترشيل طرابلسي . دداء مرح القدوري - ازابواسخى بن ابراسيم بن عدالرزاق ارسنى ـ يشرح ابى حكم الحمي سيدم كم نامكل بـ (١٢) شرح قدوري - از احد بن محد المعروف بابن النعرالا قطع - اس شرح كي دوجلدي إن ه داد) شرح قدوری - از محدشاه بن حسن روی -١٨١٥ البحرالزاخ . از احدين فير و ١٩٠ تنقيح الفروري - از حفرت مولا نافظام الدين كيرانوي . قدوري كا بهترين ماشيد . (۲۰٫ مامشیهٔ قدوری -از حزِت مولانا محراعزاذعلی ^د یتفعیل شنتے نمونهٔ ازخروادے - مگر علامہ قدوری اورا^ن كتاب كى معبوليت كالفرازداس قدر كمي كافى ب.



پد انشرف النوری شر<u>ح الے ۲۵</u> مبائیں گے۔ شرح کتاب اللب میں ہے۔الصاق بیہے کہ ایک معیٰ کاد وسرے سےتعلق ہو کہی يىحقىقى ہوا كر تابئے مثلاً " وُالمسحوا بروُسكم" نيني اسپنے سروں پرالصاق مسح كرو ليعِضُ او قات معنی فجازَ ی ہوئے 'ہیں مثلا' کرا ذائر واہم 'یعیٰ جس وقت دہ اس مقام سے نز دیک ہوتے ہیں۔ د۲) تقدیہ کے واسطے مثلا '' ذہرَبُ التَّرْمِ بُورِ ہم '' مرا دیسے اُذھریہ''۔ د۲) لِنَهُ وَصِي لَعَلِينُهِ مِن كَهَامَا مَا كُلُ مُنْ اللَّهُ الْحُلْ أَخُلُ فَأَوِنَ نُبِهِ وَ en) بصاحب کے داسطے مثلاً المبط بسہ ده، ظرفیت کے لئے ۔ چاہے وہ زمان ہومتلا عجینا مم بسعیر یا ظرب مکانی ہومثلاً نَصَرَكم الله دا) استعلار كواسط مثلًا من إن تَامَنُيُ بِقِنْطَادٍ. (4) مجاورت كواسط مثلاً فَانْسُلُ بِم خَبِنْدُا "مراوسيم" عَنْما . دمى تبعيض كے كُنُلا عَيْناً يَشْرُبُ بِهَا عِبَادَ اللَّهِ مرادب منها. ه، غایت کے خلا دَ قُلُ آخس بی مراد ہے اِلیّ د ١٠٠ مِ عَا لِمِهِ كَسِلَةً ، يه بطور عوضِ و يجانبوالي اشْيَارِيرا ٓ ياكر تي ہے مثلاً ٱدْ خُلُواا لَجَنَّهُ بِمَا كُنُهُمُ تَعْفِهُ لُوَن داا، تأكيدكے واسطے - اسے زائرہ مبی كہا جا تاہے، يەنعبن جگہوں میں فاعل کے سائھ لازم ہواكرتی ہم اورزياده تراسكك آنا درست بوتاس . صورى مثلاً أسْمِعُ بهِمْ دَا بْعِيرُ-الد جائز مثلاً كفرياً لله داد) استعانت کے لئے۔ یہ آلۂ فعل پر آیا کرتی ہے۔ بہم اللہ میں آنبوالی بااسی معنیٰ میں ہے۔ < فَأَنْدُه > بِسِم التُّرْسُ أَنْوالي بالرقب جرس اوراس كا عال بورستيده سب - ابن القيم" الفوائدُ البدليسية الجوزية مين سكية من كداس مكر عامل بوسفيده دسابهت سي حكتول برستمل لے۔ ان ساس طرح کا تو قع ہے کہ سیاب التر تعالیٰ کے ذکر کے علادہ کا پہلے ہونا موزوں نہیں، اس لئے کہ موقع كى مناسبت كانقا مِنه يهب كه نقطالترتعلك بى كا ذكر بوا وربيان نعل اس نمشار كمانى ہونیکی بناریرا سے محذوب کیا تاکہ ہرا عتبارسے الترتعالے ہی کے زام سے آغاز ہو اور لفظا و معنی مشا کلت رہے ، اس کی نظیر بجر تخریمہ سے کہ نماز رئیسنے والا نماز کی ابتدار میں اللہ اکبر کہتا ہے۔ یعن اللہ ہرچیز سے بڑا ہے مگر دہ اِس پوسٹیدہ معنی کو اس واسطے بیان سہیں کرتا کرزبان سے الغاظ د لی منسار کے مُوا نق ہوجا کیں۔ نماز کا منشا ہرا صل میں ہے کہ دل الترتعالیٰ تی یا دے علاوہ سے ۲۶) مکرت دوم بیہے کہ مال کے محذ و ن کر دینے برکوئی فعل مخصوص ندر ہا بلکہ اس کے ذراییہ سرمل

الرف النوري شرح المالا الدو وسروري الله اور ہر قول کا آغاز درست ہوا لہٰذا ذکر کے مقابلہ میں فعل کے محذوب کردینے میں تعمیم اس مو قع کے 🕏 مشاہے تھا۔ کے۔ د۳) حکمت سوم یہ کہ بولنے والانسمیہ فعل محزوف کرکے اس کا مرگی ہوتا ہے کہ مجھے فعل کے تلفظ کی احتیاج نہیں ۔ و جربیہ ہے کہ بورلنے والے کے حال اور مشایرہ سے اس کی نشان دہی ہوتی ہے اس عل ا دراس کے سوا ہرعل کی ابتداء الشر تعالے ہی کئے نام سے ہورہی ہے اور اس صرفتہ الرحمن باعتبار لغب رحمت دل كى رقت كانا م ب اوربيجق يرورد كار مجال ب لهذا اليرتعالى ليطرف اس كى نسبت كى صورت ميں احسان وتفضل أس كے : درنيه مقصود مواكر تا ہے ، رحمَنَ ، رحم سے مِشْتَق بروزن فِعلان ہے یعنی ایسی ذات ہر چیز رجِس کی رحمت محیط ہو مثلاً غضبان، غضب سے بھرے ہوئے کو کماجا تاہیے۔ رحیم بروزن فعیل مثلاً مریض بروزن فعیل۔مرض سے۔ ربمقا بكه رخيم كے رحمٰن میں مبالغه كالبہلوزيادہ ہے۔اس وائسطے كه رحيم میں فقط ایک اضافهاور رخن میں دوا منا نے ہیں اوراس سے ہرا مکی واقعت ہے کہ لفظ کے امنا قب معلیٰ کے اضافہ برنت ان دہی ہوتی ہے ۔ رسول اکرم صلے الله عليوسلم كى دعار كے الفاظ ہيں إلى يا رحن الدنيا رحيم الآخرة "اس لے کہ دنیا وی طور بر جور حمت خدا وندی مومن د کا فردونوں کو شامل ہے اس کے برعکس رحمت آخرت ،کہ وہ مومنین ك سائمة مخصوص بوتي - علمارييمي فرمات بين كررين باعتبارت ميه محضوص به كريه فقط التري كرام بولاجاتا ہے اور منی اس میں تقیم ہے اور دھی کا حال رحمٰ کے بر عکس ہے۔ ٱلْحَمُدُ للهِ رَبِّ الْعُلْمِيْرِ ، وَ الْعُاقِبَةُ لِلْمُسَّقِيْرِ ، سب تعرفيس الترك لئے من جويالنے والا بوسارے جہان كا اورالترسے در نبوالوں كا انجام بخيرہے -چاہے یہ بعا بار منت ہویااس کے علاوہ ہو۔ الحر کاالف لام برائے منس مجمی ممکن ہے تعنی دہ است و حقیقت جوباری تعالیے ساتھ مخصوص سے اور برائے عبد بھی ممکن سے بینی ایسی حمد جوذات وصفات خود باری تعالے نے فرمانئ ہے ، اوراستغراق کے داسطے بھی ہونا ممکن ہے۔ یعی ساری تعریفیں النّرکے ساتھ خاص ہیں چاہے واسطہ کے بغیر ہوں یا داسطہ کے ساتھ بہلی سکل ملب نشان بے اختیار فرمانی ہے اس کے کرمصد موں پر آیے والے لام اصل برائے جنس ہونا ہی ا در شکل د وم صاحب مجمع نے اختیار فرما نی ہے اس لئے اصول میں یہ چیز سنم ہے کہ عہد بہر جال 🖁

الرف النورى شوق مين الدو وسيروري الم ستغراق يرمقدم بهواكر ما بسبع مجمهور فقهار كخنز دمك شكل سوم ليسند مده سهد بهرحال تعينون صوريق ب میں حمد کی تحضیص دا صح ہو تی ہے۔ اشکال :- حمدسے صفت کی نشان دہی ہوتی ہے اورلفظ" الٹیریسے ذات کی اور ذات قدر تی طور برصفت سے بہلے ہوا کرتی ہے لہذا اس کا بیان مجی بہلے ہونا چاہئے تھا ؟ جواب : حدید لانا حكر كاسمام كى با عن سے كه يه موقع حمد كامو ق ب اور بلا موقعے مقتضے کی رعایت ہی کو ہجتے ہیں۔ اشكال : - فرن يبليلاك سياختصاص كا فائده حاصل بهواب. جوات ، مها حب 'کتاب اوردوسرے وضاحت کرتے ہیں کہ الحریشر*ے بھی تحقیص* کی نشان دی بوت بنے - بفظ الله باری تعبالی کا علم سئے یہ درا صل" اللہ" تھا۔ الوہ بین معبود کے معنے میں ۔ مثلاً كتاب مكوّب كمعيّ ين . حمد كي اقت ام علامه داور وقي من كزديك حمد من قسمون يرشمل يددا، فعلى ٢٠ مالى ٢٠، قولى. قو کی حمدا سے کہتے ہیں کہ الٹریعالی نے ابنیار کی زبان سے اپنی ذات عالی کی جو تنا فرما تی ہوا تنفیں الفاظ سے اپنی زبان میں حرباری تعالیٰ کی جائے اور فعلی حمد السے کتے ہیں کہ مدنی اعمال افتر تعالیٰ کی رضیا جوئی کے واسطے کئے جائیں اس لئے حمد باری تعالیٰ جس طریقۂ سے ان ان پر بواسطیۂ زبان صروری ہم اسی طرایقہ سے ہر مرعضوا ور مرحالت سے اس کی حمد ناگز برہے ۔ اور حمد حالی آسے کہتے ہیں کہ جو نبر لحاظ قلب وروح سے مثلاً اخلاق ربانی کے ساتھ اتصاف اور اس کے ساتھ یں ڈھل جانا۔ رَبِتِ العالمينَ - امام راعنب اصغباني فراستے ہيں كه رب كالفظ در حقیقت تربیت کے معیٰ میں آیا ؟ لینی کسی شے کی آستہ آستہ اس طریعہ سے برورش کہ حدِ کمال تک باقی رہے لہٰذا باری تعالیٰ رب اتنا میں کر بقائے وجود و حیات کے سارے اسباب کیسا کہ برورش فرائے ہیں۔ طا ہری پر درسی بواسطر بنعت، باطن کی بواسط و رحمت، عابد مین کے نفوس بواسط و اکرام شرع ، مشتا توں کے ولوں کی بواسطرم آ داب طریقت اور بحین کی بواسطهٔ الوار حقیقت کرتے ہیں۔ لہذا کرب کو لفظ مصدر جو فاعل کے واسط بھی استعمال ہو تاہیے اورجس وقت یہ مطلق آئے تو باری تعالیٰ کے ساتھ فعر موكا - البة بصورت ا ضافت دومرو ل كلية مجي اس كااستعمال موتاب - مثال كطورير إ رُجعُ إلْ زُبِّكِ ، دبت النَّوب، دب العُوس . عالم کا اشتقاق علامت سے ہوا ، بروزنِ فا عُلِ اس کا استعمال برائے آلہ ہوتا ہے۔ مثال کے طور برخاتم کیوں کہ ساری کا کنات بنانے والے کے وجود کی نشان دی ہوتی ہے۔ اس واسطے اسنے عالم کہا جا تاہیے ۔ حضرت وبہب فرلمتے ہیں کہ انٹرتعالیٰ نے انتظارہ ہزار عالم بنائے اور



يد الثرفُ النوري شرح بي ٢٩ ارد و تسروري الله علامه ابن قتيه اين موضور كماب كماب المعادف " مين ان تين ك نام بيان فرائع اليابين محرين حمران بن ربعيه (٢) محرب سفيان بن مجاشع ٣٥) محرب الحيحه. قا نظابن سیدالناس عیون الاتر " میں فر لمنے میں کہ حق جل شا نہ سے عب درع کے دلوں اور زبانوں پرایسی مہرلگانی کرکسی کو محمدا ورا حمام سطنے کا خیال ہی نہ آیا اسی وجہ سے قرایشاں سے متعیب ربوری پر مان ہمرک ماں کہ ہمری ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہو آپ کی قوم میں کسی ہے ہیں کما ہوکر عبدالطلب سے میسوال کیا کہ آپ نے ہم نیا مام کیوں بچویز کیا جو آپ کی قوم میں کسی ہے ہمیں کما لیکن دلا دِت باسعاد ت سے کچے عرصہ پہلے لوگوں نے حب علما سے ہوا سرائیل کی زبانی میسنداکہ ب بغیرصلےالتّرعلیہ درنام محراً دراخ کے نام سے بیرا ہونیوا لے ہیں تو چندلوگوں نے اسی امیہ يراين ادلاد كانام محرر كمها - تقصيل كيك و يحفي فتح الباري صابع ج ١ قَالُ النَّيْزِ الامامُ الاِجَلُّ الزَّاهِدُ الوالحِسن بن احمد بن محمد بن جعفوالبغدادي اسے وقت کے سنے توم کے مقتدیٰ ، نیک خوابوالحسٰ بن محد بن جعف البغدادی جوقدوری الهَعروفِ بِالْقِل وَمَهِ يَ كيسائة معروف بي أنكاارشاد بي. قَالَ الشَّيْخِ · شَاخَ يشِخ شَيْخًا وشَيوْخةً وشَيْوْخيةً · لنت مِن اس كِمْعَنْهُ بوڑھا ہونے كے آتے ہي کریم ہے ۔ کریم کئے ویاشین " استعمال کیاجا ماہیے ۔اصطلامی طور پرشیخ استاذ ، عالم، سردار قوم ا ورہم غفو کے لیے ہو تاہے جولوگوں کے نز دیک فضیلت علمی اور باعتبار مرتبہ بڑا ہو تکہے۔الشیخ بورها بمع غيورخ ، اشياخ ، شخان ؛ جع ألمع مناعج أور اشابيع - ايساننحص جو السياع علم و نفل میں متاز ہوگر اہلِ نفل کے زمرہ میں شامل ہوجائے اسے بطورت بیدواستعارہ اُظہارِ لفظ کی عرض اوراستحقاق تعظیم تاہت کرنے کی خلطر شیخ ہمجتے ہیں۔ تنسين ما ﴿ فلاسفُه وحكما مبلاكسي قبير كغظ شِيخ بوكين تواس سے مقصود بوعلى ابن سينا ہوتے ہيں اور اہل معتانی پر لفظ مطلقًا استعمال کریں تو اس سے عبرالقا ہر جرجانی مراد ہوئے ہیں۔ ا دراہلِ سیر لفظ شیخین بولیں تو انکی مراد حفرت الویجر صدای اور حفرت عمر من الخطاب رضی الند عنبهاسے ہوئی ہے۔ اور محدثین کی اصطلاح میں اس سے مراد امام بخاری و امام مسلم ہوستے ہیں اور فقہار صنفیہ کی اصطلاح میں اس سے مراد حفرت امام الوصفی^{ور} اور حفرت الم الوہوسوج مہوسے ہیں۔ علامہ سخاوی فریاسے میں کہ لفظ سیستخ عُہدا سلام میں سب سے قبل حفرت الونتج صدیق رضی الٹرعذ کے لئے استعمال ہوا۔ الا ما م · بروزن آلہ بیٹیوا کو کہا جا ماہیے ۔ بینی جس کی اقتدار کی جائے ۔ ارشا دِربانی ہے ؒ اِن جَاعِلُكُ فَيْ





marfat.com

الرفُ النوري شرح السيال الدو تشروري المد وا مسحوا : ترا مه بهرلينا - برؤسكم - جمع دأس ، سروار حلكم - جمع رخبل : بر - الى الكعبين - تشنيه کعب ، بلریوں کا بور ، ترم کے اوپر المبری ہوئی بلری ، شخنے - جع کعاً ب، کعوب ، اکعب الکعب : دو پوروں کے درمیان کی گرہ ، بر بلندوم تفع چیز ، بزرگ وشرف - کہا جاتا ہے" اعلی الله کعیم، دائٹر انکی شان بلند کرے) اور معلی عالی الکعیب "دمرد بزرگ والا) . تہ کے و **تو ضی**ج | قال اللہ اتعالیٰ - طہارت دوقسم*وں نیٹ تمل ہے ۔ طہارت صغریٰ . بینی وضو۔اور* طہارت کبری ۔ لینی غنسل ما حب کتاب سے وضور ا ذیر عسک سے میلے فراہا ۔اس کے با رکے میں آیت مبارکہ اُ ور حفرت جبرئیل کی تعلیم میں پہلے ڈوننو کے علاوه ازیں غسل کے مقابلہ میں وضو کی ضرورت زیادہ ہواکر تی ہے۔ اور علامہ قدوری ا لی خاطر بحث کاآغاز آیت مبارکہ سے فر مایا ۔ بھر با عتبارِ مرتبہ کیونکہ دلیل <u>مہلے</u> آیا کر تی۔ سکے آیت کریمہ بیان فرائ ، مجروضو کے فرض ہوئے دعویے کاس برتر تب فرایا ر س د سیست به این مرسی بیران و رسید این این این این این سے ہرایک متنیٰ ہے ، دولمها رئیں آ آیت مبارکہ میں اس طرح کی آس کھ استیام بیان فرمائیں کہ ان میں سے ہرایک متنیٰ ہے ، دولمها رئیں گئی وضوا در عنی د یعیٰ وضوا در عنسل در دولیان کی در میان کی در میان کے ۔ دومیان کے ۔ دومیان کے ۔ بعنی سفرا در مرض د۲) دورلیانی سے عنسل یا وضو واحب ہولینی جنابت اوروضو تو شنا دھی دومیان کے ۔ یسی غسل اور وضو کے وجوب کی دلیلیں دی دواشارے قائط کداس سے کشری فرورت کی ملائست کم اس سے میبستری کی جانب اشارہ ہے دمر دو کراً متیں یعنی گناہو كے پائے جانيكاليتين ياطن غالب ہو تو و ہاں اذا" استعمال كرتے ہيں - يبي و جہتے کہ وضو کے بارے میں ا ذا " استعمال ہوا اوراس سے اس کی جانب اشارہے کہ نماز کما جہاں تک تعلق ہے وہ امورلازم ثما بتہ میں داخل ہے ، اوراگر شرط کے پائے جانے کا یعین نہو ا فراس کے یائے جانے یا نہ یائے جانے میں سفبہ ہوتو وہاں وان استعمل ہوتا ہے۔ اسی استعمال بواجس سے ادھ اشارہ مقصود سے کہ اس کا یا یا جانا کم ہے۔ ا شکال ، ذکر کردہ آیت پر یہ انسکال کیا گیا کہ مفترین اس کے مدنی ہوئے اور لعد ہجرت اس کے نزول برمتغق ہیں اور نماز نزول آیت سے بہت قبل مکہ مکرمہ میں فرطن ہوگئی تھی۔ اُس سے یہ بات معلوم ہو ت ہے کہ آیت کے نازل ہوئے تک آپ وضو کے بغیر نما زیر ہے ۔ اس كا خواب يه و يا گياكه اسسة آب كابغير وصنو نماز يرهنا برگز والصح خبين بو تااس ليح كه ممكن سے وصو بواسط؛ وحی غرمتلو نا ست نہوا ہو یاا س بارت میں سابق شربیت برعل رہا ہوا ور

الرف النورى شره السيال ارد وت رورى 🚜 🍔 اس کی دلیل وہ روایت ہیے جس میں رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلمنے وصنوکے اعضار تین مرتبہ دھوئے اور ﴿ ارشاد ہواکہ یہ مراا ورانبیاءِ سابقین کا دصوہے۔ مار حبلہ میں اس عربی کسائی ، لیقوبِ اور قرارتِ حفص سنصب اللام ہے۔ لین " وَارْحُبَاکُمُ اور دوسے قرار کی کسرہ کے سائٹ یعن و اُرجلِکم ، قرارت اولی میں بیروں کو دمونیکی فرضیت کا کی ظا ہوتا ہے کیونکھ اس صورت میں ارجلکم ، وجو ہکم پر معطوف ہو گا اور دوسری قرارت سے مسلم کی فرضیت ظاہر ہوتی ہے کیونکھ اس صورت میں اس کما عطف دؤ سکم پر ہوگا ، تجترت احادثيث ومونيكي فرصيت اور مسح كے ناكما في ہوسے پر دلالت كرتى ہيں اہل سنت والجما کاسی پُراجمارہ ہے۔ اجماع کے خلاف ہا تھوں ، پا ڈس اور چرسے کے حرف مسیح کا قائل جماعت ہے تحلنے والا ا در کمرا ہی کے گراہے میں گرنبوالا شمار سوم ، بہرحال ا حادثیث صحیحہ سے یہ بات روز روش کی طرح واضح سے گربرول كا دهو ما بحى بائتما در جيره كيطرح لازم سي . ۔ مسلم تربیب میں تکفرت ابن عرض سے مروی سے کہ ہم مکہ مرکمہ سے مرینہ منورہ رسول الترصلے اللہ علیہ پہلم کے ساتھ لوسے یا راستہ میں اکیب جستمہ پرگذر ہوا تو لوگ عجلیت کے ساتھ عصر کے واسطے وضو کرکے لوج ا در پان ان کے تخنوں مک بنیں بیونجا تھا۔ رسول الترصلے التدعلیہ وسلم سے اکسے ملاحظہ کر کے ارشاد فرايا ويل الاعقاب سرالينار أسبغواالوضوء حضرت عائشه صدیقیرم فراتی ہیں کہ میں پاؤں کاٹ ڈالنا اس کے مقابلہ میں بیٹند کرتی ہوں کہ یاؤں برسم موزے نہینے ہوئے ہوت کی صورت میں کرول۔ حزت على كرم التروج بسيم وى ب كما نحول ب وضوفر مايا وردونون بروهونيك بعدارات د ہواکہ میرامنشار بمبین یہ دکھا ناسماکہ آنخفرت کا طریقہ وصوکیا تھا جس طریقہ سے میں وصوکر کیا ہوں ہی اس طریقہ سے بواسطۂ حضرت کادت جعمرت علی سے مردی سے آ تحفرت سے ارشاد فرایاکہ جس طرح ہیں دونوں بر دمونیکا حکم ہوا ہے اس طریقہ سے دمویا کرو۔ ایک واقعه ، تماحب التنقیج الفروری ابنی کتاب میں به دا قعه مخریر فرماتے ہیں که روانض کا ایک جہرت ات كى منهوركما ب مكليني "كا درس دے رہائما ، طلبا بركا اس وقت كا في مجمع تقارا جا نك حضرت على م لى يه روائيت كليني مين نظل أنى مساري طلبه خيرت سے الك دوسرے كو د مجينے لگے كه يه روايت مذمرب بلِ سنتِ والجاعت كے عين مطابق تمتى . سارے طلبار سے مجتبد کے اس کے متعلق ہو جہانو وہ بولاسكی شرُر ك كرا أو شرح مين باب نكمي وكم اس وقت حفرت على القيد كئ بوئ كق مع وجمة داس جا پر خود حیرت زدہ ہوا اور سر حبکا کر فور و فکر کرتے ہوئے کو لاکہ میرے خیال کے مطابق اس کا جواب 🕱 σοσοσοσο σο σοσσο

الشرفُ النوري شرح المسلط الدو وسيروري الم صرف یہ بوسکتا ہے کہ اس روایت کے را ویوں میں کلام کیا جائے (نوز باللہ) ففَرَضُ الطهاءَ ﴾ خَسُلُ الاعْضَاءِ النَّلْتُةِ وَمَشِيُ الراسِ وَالسرفِقانِ مِالكعبانِ بِيرِخلانِ وضومی اعضار تلا نه کا دھو نا اور سسر کا مسیح فرض کہے ۔اور سمارے علمائے تلا نہ کے نز دیکھیے فِي فرضِ الغُسُل عند عَلماً مُناالتُلْتُةِ خُلَافا لُزِفرَ _ كَهِنياں اور شخنے دھونتيكي فرصنيت ہيں داخل ہيں امام زُفروم كاس ہي اخلاف ہو۔ شريح ولو صيح | وضوكے فرائض ففدض الطہ أيمة . وضوميں چار چيزيں فرض ہيں ١٠ ، چېره كا يك بار ا دھوناد۲) ہائھ مع کمبنیوں کے ایک بار دھونادہی دوبوں بیرمع تخنوں کے دھونا ۔ رے چوتھائی حصد کا میے - شرح و قایہ اور برایہ وغیرہ میں چرہ کی صداس طرح ذکر کی گئی ہے کہ ول میں مسرکے بالوں کے منتہ ہی سے تھوڑی کے نیچے تک اور غرض میں بالوں گی جڑوں سے کا ن مکہ غسل الاعضاء التين عضار سے مقصود ہائتہ ، پيرا ورجرہ ہيں۔ اشكال - وہ اعضار جنھيں د ھويا جا ماہے دراصل ان كى تداد يا يخ ہے، مين نہيں۔ ب - علامہ قدوری کے انھیں تین شمار کرنیکا سبب یہ سے کہ دوّیوں ہاتھ اور دولو ب ہیرا کیہ ئے حکمیں ہیں اس لئے کہ حب متفرق چیزیں ایک خطاب کے بخت آر ہی ہوں تو وہ ایک ہی چیز والموضِّقات - آيتِ مبَّاركم وايد مكم إلحال وانت " من إلم الوحنيفة" الم الويوسف الرام محرَّ تے ہیں کہ ہاتھ اور سروھوسے کے حکمیں کہنیوں اور مخنوں کو بھی داخل واردیاجائے گا - اورا مام دفر تے ہیں کو انتخیں داخل قرار نہ دیں گے ۔ کیونکہ خایت مغیامیں داخل نہیں ہوتی ۔ بین جب کسی کی انتہاء ذکر کیجائے تواس میں خود انتہاء کو داخل قرار نہیں دیا جاتا ۔ مثال کے طور پرارشا ج فماتمواالصبام الالليل كراس مين رات روزه مين دا فلنبير وریہ تینوں ائمہ فرمائے ہیں کہ ذکر کردہ دونوں غایتوں کے درمیان فرق وا صح ہے دونوں بھیا نہیں کیو بچہ اگر غایت پر کوئی آیسا کلمہ نہ آتا جوصد ور و آغاز کلام کی نشاں دہی نہ کرتا تو غایت بنیا میں داخل نہ ہوتی۔ اور اگر صدور وآغاز کلام کوشائل ہوسے والی آیت تنازع فیہ ہوتی تب بھی مغیا کے تحت داخل ہوتی۔ ایک کو دوسرے پرقیاس کرلینا درست نہ ہو گا۔ وجہ بیسے کہ ہا تھ پاؤ ک کااطلاق فی سارے اعضاء پر ہونیکی بنا پر حد کا بتا نا فتر وری مقا۔ حدید بتائے کی صورت بین سازے ہی اعضاء 🖁 مراد کئے جائے۔ اس واسطے کہ اس ملکہ اِلّی غایت کے اسقاط کے واسطے منہیں ہے بلکاس کا 👸

الرف النوري شريع المراب الأدد وت روري مقصہ غایت کے علاوہ کا اسقاط سے بینی دھوسے رکے حکم میں تخنے ا در کہنیاں دوبوں ہیں ا دران کے علاوہ دھونے کے حکم سے خارج ہے۔ اس کے برعکس روزیے کا اطلاق اس پر بھی کیا جاسکتا ہ کہ درا دیرکے لئے کھاکنے بیٹے سے رک جائے کیو نکہ اس قبد الی حکم کی درازی کے واسط آیا ہے، برائے اسقاط نہیں بینی روزہ کا صبح سے شام کک حکم ہے اور رات اس میں داخل ہیں۔ فلنب پنے : اس بنیاد پر آلی کے متعلق چار مذہب ہو گئے دا، الی کا مابعد ما قبل میں مجازا داخل ہوگا۔ ۲۰) ممازهٔ واخل نه بهوگا (۳۰) اشتراک دم باگر مانبد ما قبل کی جنس <u>سه م</u>بویوّ و اخل بهو گاا در مانبد ما قبل یہ چوتھلذرہ اسکے موافق ہولیل درات، اور المرافق کے متعلق بیان کیا جا چکا۔ امام زفری^م کے استدلال کا حاصل یہ ہے کہ مرفقین اور کعبین عسل کی غایت ہیں اور غایت مغیا کے تحت داخل منہیں ہوتی اگراس سے کلیہ مرادکیں تو الشرتعالے کے ارشاد " سعات النبای اسویٰ بعبد الله من المسجل الحدام الحالسيجلوالا تصى سياس كاباطل بونا ظ برب يوكما جائ كاكه اس سعمراد كليمقيره ہے ین دلیل اس کے خلاف نہ ہولو کلیہ مرادلیں کے ورنہ نہیں وَالْمُفُووخُرُ فِي مُسْحِ الرُّاسِ مَقُلُ الرالْنَا حِيدَة وَهُوَ رُبُعُ الواسِ لَمَا دوى الْمَعْيِرةُ بِرُرُ ا درسر کے مسیح میں مقدار نا صیابین جو تمانی سسر کا سے فرض ہے اس کے کہ حضربت مغیرہ بن شدیہ سے روہ شُعُبُهَ أَنَّ النَّبِي صَلِّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَم أَى سُبَاطَةً قُوْمٍ فَبَالَ و تُوَضَّأُ وَمَسَعَ علِالناصِيرُفَ ہے کہ بن معلی اللہ علیہ دسم نے ایک قوم کی کو ٹری پر آئے تو بیٹیاب کے بعد دخو فرایا ادر لبقدر با صیرمر کا ادر موزوں کا سے فرایا لغات کی وضاحت ؛ النا تحمیم ، بیشان یا بیشان کے بال جبکہ کے ہوں ، سرکا اگا حصر میں بال أَسِكُ كَي جانب نطلته بهون المعنيرة ، حفزت مغيره بن شعبه معروب صحابي به مع عزده الزاب كم موقع براسلام لاسئ كوفه من قيام فرايا ورومين سنفيم من بعمر، عسال وفات يان. سباطة اكورا كركث بكوزًا خانه - فبال : بيشاب كيا - عفين ، يه درا صل منتُهُ خف ہے . حفين كانون كانب ضیراضا نت کے باعث گرگیا۔ والمفدوض : مرکے سے میں بقدر نا میدسے فرمن ہے اور اس اسرال صرت مغیرہ بن شعبہؓ کی بیر روایت ہے کہ رسول الٹر <u>صلے ال</u>تر علیہ دسلم الگی توم کی کوڑا کرکٹ کی جبگہ 👸 آئے اور میشیاب سے فارغ ہو کرو صوفر مایا اوراس میں مقدار ما صید د بیشانی ، سرکا مسِ فر مایا اور موزد ا برمسع فرمایا میروایت بالاتفاق صبح اور مصرت امام شافعی کے خلاف دلیل کیے گران کے نزدیک تین بالوں پر مسے کر ناکا فی ہے اور اسی طرح تضرت ا ام الکت پر فجت ہے جن کے نزدیک سارے 👸

ا مکھے اشر کا ک ' پہ حضرت مغیرہ رضی الٹرعہٰ کی روایت کا شمارا خبارِ ا حادیس سے اور خبروا حد سے کتاب لٹر برا ضافہ درست مہیں بیس کیہ درست منہیں کہ اس کے ذریعہ چونکھائی سرئے مسے کا خرض ہونا گابت جواً ب « درحقیقت بیرکتاب الیٹرریا ضافہ نہیں ملکہ کتاب الٹرمیں اس بارے میں اجمال سے اور ذکر کردہ روایت اس کے واسطے توضیح ہے۔ ضروری تنبیه ؛ عندالاحناب *مرحمه ی مق*دار سے متعسلق تمین روایات ہیں۔ روایتِ اولِ *بوسیے* بڑھ کرمعرو ب شہیے اور عب کا ذکرمعتبر متو آپ فقہ میں لمتاہیے وہ چو تھائی سرکا مسح فرص ہونیکی۔ دوسری روایت بقدر ناصیه کیہے۔ ملامہ قدوری اسی کورا ج فرائے ہیں اور علامہ رقدوری یز صاحُب ہدایہ اسی کو جو تھائی مسرقرار دیتے ہیں مگر حقیقۂ ناصیہ کی مقدار تو تھا گئے سے کم ہوتی ہے ۔ تیسری روایت میں انگلیوں کے بقدر کی ہے ۔ بر آئع میں اس کورواتیت اصول قرار دیاہج ا ورظهر بديس اسسے مفتیٰ به کہاہے مگر خلاصہ میں اسے روانیتِ ا مام محرُ شمار کیاہے۔اس بنیاد ' پر تعض مُتَّا تَرْین کِیتے ہیں کہ یہ امام ابوصیفہ کی منہیں ملکہ امام محدہ کی طا ہرالروا یہ ہے۔ د فیا سے لا) دکر کردہ روایت سے یہ چھ با تیں معلوم ہوئیں - دا، دوسرے کی ملو کہ جگہ وہ ویران وخراب ہو ملاا جازتِ مالک بھی دا خل ہونا درست ہے ۲۰)ایسی حکمہ بیشاب کر نادرست ہے ، یا خانہ کر نا درست نہیں اس لئے کہ زمین پیشیاب کو جذب کرکنتی ہے ا وراویر اس گاا ٹر برقرار نہیں رہتا دس، بیشاب سے وصولا مٹ جا تاہیے "دم، بیشاب سے فارع ہوکر وصو کر لینا باعثِ ستجاب ہے (۵) سرکا مسے بقدر ناصیہ فرحن ہے (۲) موزوں پر مسے درست ہے لما دوى المعنوية -اس برا شكال كيا كياكياكه دليل اوردعوے ميں مطابقت منہيں اس لئے كه دعو یں بقدر ناصیہ ہے اور دلیل سے مسبح عین ناصیہ پرمعلوم ہو تاہیے۔ جواب یہ ہے کہ مقصود تو تھالی سرب ا درناصیه پر مسح بظا ہر ہوچھا فی سرکے بقدر ہو تاہیے بس دولوں میں مطابقت موجودہے وَسُنْ الطهاسَةِ غَسلُ المدار تُلْفا قبل ادخالهما الإناء اذااستيقظ المتوضى من نومه اورسنن وضو ما يمة برتن ميں و النے سے قبل تين مرتبہ و حونا ہے جبكه وضو كرنيوالا سوكر الحل موء لغات كي وضاحِت ، سنن - سنت كي جع ، وستور وطريقه - ا دخال و النا - الاناء ، يا ن كا برتن - استيقظ : جاكنا - يوم : نيند - نائه كي جمع يا اسم جمع - دحل يوم ويوّامة دببت سونيوالام و)

ازدو تشروری وسنن الطهائرة مسنن بجع سنة لنوى اعتبا رسيه اس كا اطلاق مطلق طريقه برسوتا چاہے میستحسن ہویا غرمستحس ۔ رسول التبر صلے التر علیہ دسلم کا ارشا دِ گرا میں۔ بے اچھا طریقہ ایجا د کیا تو اس کو اس کا تو اِب اوراس لمّار سے كا ادر حس كے براطريقه ايجاد كيا تو اس كا گذاه ا دراس برعل كر شو الے كا گذاه قياً مت تك ربيت كي اصطلاح بيرسنت وه طريقه كملا ماسية كرحس كورسول الترصل البيرعليه دسل ہے عبا دنت کے طور کرمہشہ کیا ہوالبتہ کہمی کمبی اسے ترک کیا ہو۔ قیدعبادت کی بنیا دیروہ طربقہ کل گیا گرج يربطور عادت مرادمت فرماتي بو مثلاً وأليس جانب كاخيال كراس كإ فائره ا سُ کے فرض ذکر کرسے سے بعد سنتیں بیان کرے اس جا نب اشا ہے، کیونکہ وا حبب بمقابلۂ سنت زیادہ تری ہو تاہیے ریمرصاحب لعِين صيغة بَحِع استعمال فرايا اس واستطے كەسىنت حكم ا ورولىيل دولۇل ا عتبار سے الگ ہے۔ ٰارکا کی دلیل تو محض ایک وضوگی آیت ہے ا درسنتوں کے دلائل یعی ا حادیث الگ ہیں۔ علاوہ ازیں ہم ت كانتچه ولوّاب تمي الگ سے كه اگر ايك سنت كوا داكياا ور دومهرى كو ترك كرديا توا د اكر ده كا الحان اس كے برعكس اركان وضويس سے كوئى ساترك ہوگيا كو تواب ہى مالے گا۔ وصوى بهت سى سنتين دا، آغاز ومويس مينجول مك دولون ما تقريب مرتبه دهونا ئے کہ اہتمہ باک کرنیکا آلہ ہے بس آغاز اس کی طہارت سے کیا جائے۔ حضرت ابو ہر کر ہے۔ ہے آنحفرت میلی الشرعلیہ وسلم لیے فرما یاکہ حب ہم میں سے کوئی شخص میند سے ہیدار مرورۃ ہا تھ میں دھولے کیوں کہ تم میں سے کوئی یہنیں جانتاکہ رات بن اس کا بائت كمال رباء علامة قدوري سے اس ميں حديث كے مطابق نيندسے بيدار موسے كى جو قيد لكانى ج ل اخترازی نہیں بلکہ اتفا تی ہے، اس لئے کہ یہ ہاسموں کا دھوتا نیندسے بیدار ہوئے س میں ملک ہروہ شخص جو وضو کرے اس کے واسطے مسبون سے اسی بہ وسلم کا وضوین دست مبارک مبلے دھونا نیندکی قیدے بغیر منقول ہے۔ بعض کے روحون نااستنجاء سے تبل مسئون ہیں مگرماجب وربعض استنجاء کے تبدیکتے ہیں مگرماجب ن سے توب اکثر فقیار پہ نقل کیاہے کہ دونوں صور ہوتی میں مسافون ہے۔ قاصیٰ خاں اس کی م مِع فرائع ہیں ۔ مرا صح رہے جمہور فقہار اس کے قائل ہیں کہ بیند سے بریار ہونا خواہ شب میں ہویاً دن میں ہو حکم یکساں ہے ' البتہ حضرت امام احروث کے نز دیک دن میں نیندے بیداہو۔ مر برمستحب سے اور دات میں میندسے میدار ہوکے پر و جوب کا حکم



يد اشرفُ النوري شريع الله و الرود وت روري الله ہیں۔ دا،مسواکسین وضومیں سے ہے ۔ احنات کی اکثریت اسی کی قائل سے د۲، سنن نماز میں سے ہے ۔ شوا فع میں کتے ہیں دسی سنن دین ہیں۔ سے بعد حصرت الم الوصنیفہ میں فرمائے ہیں۔ روایات ، فضیلتیں آئی ہیں۔ بہتی ہیں ہے رسول الٹرصلی الٹر علیہ وسلم کے ارشا پڑھی جائے اس نما ز کے مقالمہ میں جومسواک نہ کرکے پڑھی گئی ہو۔ صدیقة شسے بخاری ، نسانی ، دادی ، م لم کے ارشاد فرمایا کہ مسواک سے منہ صاف ہوتاہے اور خوشنو دی رب حاصل ہوتی ہ کے جھٹیل ؓ نوائد بیان کرتے ہوئے مخر پر فرایاہے کہ اس کا ا دنی در صا سے منہ کی بدبو دور ہوتی ہے ا ورا علیٰ فائرہ یہ سے کہ بوقب انتقال تذکیر ہمات والمضمضة والاستنشاق ركلي اورناك ميں ياني يبونيا نا دوط لقه سب بيوتلب داءتين باركلي كرے ا در ہر بارنیا یا ن کے الیے ہی ناک میں یانی سو کانے۔ احنات اسی کوافضل قرار دیتے ہیں ر کیوئے یا ن سے کلی کرے اور ناک میں یا نی میونجا سے ۔ مزنی کی روایت کے مطابق حفرت ا م شافعیؓ اِسی کوا فضل قرار دیتے ہیں۔ کلی ا ور ناک میں یا نی بہوئجانا دولوں کو سنتِ مؤکّدہ قرار مالك توالمنس فرص قرار دستة بين بين صنحيم ترک کردینا با عب گناہ ہے کیونکہ سنت مؤکدہ بدرجر واحب ہواکر ہی ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ دسلمکے وصوکے بارے میں روایت کرنیوالے صحابۂ کرام کی نقداد با میں ہے جوآ تخصور کے وضو میں ان دونوں کو بیان فرماتے ہیں - علام عین سے ہا یہ کی شرح میں ان بائیں صحابہ کرام کے نام لناسئے ہں جن سے بدروائیت نقل کی سے۔ ومسح الاذابين - اور كانون كالمسحاس يانى سے كرے جومر كے مع كے لئے لياكيا ہوكونك ورث مشرلیت میں ہے۔ الا ذنان من الواس (کان سری میں سے بین ، ابن ماجہ ، وارقطن ، الوا بی ، الو داؤد ، ترندی ، شرح معانی الا تاریس بسے کم نبی <u>صُلے اللہ وسلے نیا مالی ۔</u> تے ہیں کہ اکثر علمام کا حفرنت الواقة رنمایا بی لیکر کالؤ ک کے مسے کومسنون فرائے ہیں ا دراستدال میں بن زید رضی الترعه کی یه روایت بیش کرتے میں که انھوں کے رسول الترصلے التر علیہ وسلم کو و صو تے دیکھا تو آپ نے کا بوں کے مسے کے لئے نیایاتی لیا ۔ا مناف اس روایت کا جوائب یے مي كم يه عمل بيان جوازك لي بي - احناف كاستدل يني حديث الاذنان من الواس "صحح

ازُده وسروري الشرفُ النوري شريح سندکے ساتھ آجھ صحابۂ کرام سے مردی ہے۔ وتخلیل اللحت ، الرامی کے خلال کے بارے میں فقہار کے یہ جار تول منقول ہیں دا، خلال کرنا سنون ہے ۔ امام ابولوسف اور امام شافعی میں فرمانتے ہیں ۔ امام خرج سے بھی اسی طرح کی روابیت ہے اور زیادہ صحیحے یہی ہے اس لیے کہسترہ صحابۂ کرائم کی رو! یات سے رسول اکرم صلے النتر علیہ وسلم کی خلال پرمراوت ں یہ ہوئی ہے ۔ ابو داؤ دمیں حضرت انس سے روا میت ہے کہ رسول الٹر <u>صلے ا</u>للّہ علیہ و کے حب وضوفر ا تو ت<u>ت</u>صیل میں یا نی لیکر تالوکے نیچے دائول فرماتے متھے د۲) خلال مستحب ہے۔ امام ابوصنیف^{رد ا}میسی فرماتے ہم دس، فلال واجب سے - اس کے قائل حضرت سعید بن جبرا ورحضرت عبدالحکم الکی ہن دس، خلال ما ترب اس كمعظ يه هين كه خلال كرسوالا مرعتي منهس كملات الله ضروري تنبيه به ابوداؤد كى حديث أكرج بظا مرخلال كاواجب بهونامعلوم بورباب اوردوفقي سعیرین جبرا در عدالحکم مالکی اسے واجب ہی فرائے ہیں لیکن آبیتِ وضوع ڈاڑھی کے ظاہر۔ د صورے کی فرضیت نامت ہوری ہے اور رہا خلال تو یہ خروا صدسے نابت ہے اس کئے اگر واجب ہونا د صورے کی فرضیت نامج ہوری ہے اور رہا خلال تو یہ خروا صدسے نابت ہے اس کئے اگر واجب ہونا ^{ٹا} ب*ت کریں تو حکے ک*تاب الٹر ریاضا فہ لازم آنے گا اس واسکط موزوں یہ ہے کہ اسے سنت بی کراجا گ والاصابع - يعني دولؤب ما تقول اور دولؤ ل ياؤل كي أنكليان - خلال كي كيفيت بيرسي كه ايك ما توكي انگلیاں دوسرے ہائتو کی انگلیوں میں بھنسانی جائیں ۔ یاؤں کی انگلیوں کا خلال اس طرح ہوکہ بائیں ہاتھ کی خنفرسے خلال کیا جائے۔ دائیں پیر کی خنفرسے شروع کرکے بائیں پیر کی خفر برخم کو میں ہو ہو ہو خلال کے بارے میں رسول الٹیرصلی الٹیرعلیہ وسلم کا ارشا دِ گرامی ہے کہ انگلیوں کے جنم کی آگسی حفاظہ یہ کی خاط ان کیا خالا کہ کا ۔ حفاظت کی خاطران کا خلال کیاکرد۔ وتكواوالغسل الحالثلك وتستحب للمتوضحان يبنوى الطهكارة ويستوعب واسدبالمشج ا در تین مرتبه اعضار کا دھونا اور و صنو کرنے والے کے لئے نیت طہارت باعث استجاب اورسار سرکامیے وتكوا والغسل اورتين مرتبه دهونا سنب مؤكده سے اكثر فقهارى فراتے ہيں - اصل اس يس ابوداؤد کی یہ روایت ہے کہ رسول الشرصلے انشر علیہ وسلم سے تین ٹیمین بارا عضار کو دھوکرار شاو فرمایا کہ یہ وصو ہے۔ جس لے اس پراضافر کیا یا کم کیا تواس سے براکیا اور ظلم کیا۔ منہ آیہ یں ہے کر اگر ایک باراعضاء د هوئے تھنڈک یا پانی کی کی کیو جہسے یا خرورت کی بنا پر تو مکروہ نہیں ور نہ مکروہ ہے۔ ایک قول مير بهي سبع كه اگر عادت بناتي مبولو گناه سبع وريذ منبين -اور * خلاصة " ميں بيان كيا گيا ہے كه مین بارسے زیادہ برعت ہے۔

الشرفُ النوري شرح الم الأدد وت مروري الم نيزرسول الترصلي الشرعلية والمسك الكلك باراعضاء وصودهوكرا رشاد فرمايكه اس وضوب بغيربار كاورباني میں تماز قبول مذہو گی اور دو دو باراعضام د معوکرارشاد فرمایاکداس وضو پر منجانب اللہ د و سرایؤ اُب عطا ہوگا اور تین تین بارا عضا ر د حوکرارشا دہواکہ یہ میراا کورا نبیائے سابقین کا وصوب اس میں کمی بیشی کرنموالا ظلم و لغدی کاار تکاب کریگا۔ تت بسائے ، وضولیں دھوئے جانبوالے اعضام کا ایک ایک مرتبہ وھونا فرض، دوباردھونا مساور ا ورمن بآر دهونا كا لرترين وصوب بعض علماء دوسرى باركومسنون اليسرى باركونعل قراردسية بس اور تعض کے اس کے برعکس فرمایاہے سٹیج الوسکرا سکا من کے نزد مک تین بار دھونا فرص ہے۔ وصنوكي مستحيات : ان يُنوكَ الطهائمة - اس مكس وضوك مستحيات ذكركيٌّ جاربيُّه ا علام قدوری کے نستحب تیہ بیان فرا رہے ہیں دا، نیت طہارت ۔ اذروسے گفت نیت قلب کے بخہ ارادہ کو کہا جاماہے اور شرعی اعتبارے اطاعت ربانی یاتغرب خداد ندی کے ارادہ کا نام ہے ۔وضویس کس بات کی میت کی جائے اس کے متعلق تبیین میں سخر مرکبے کہ ایسی عیا دہ جو بلاطہارت درست مراوق مواس کی یا ازاله مرت کی نیت مقصود ہے یہ فتح القدر میں مذکور ہے کہ ومنو میں ازالہ مات کی نیت ہونی چلہ ہے ۔ ملاوہ از میں احنات ،او زاعی ،سفیآن نؤری ا ورصن نیت وصو کومپ ذن قرار دیتے ہیں۔ امام مالکت ، امام شافعی ، امام احمد، رہیر ، ابو تؤر ، اسلی ، لیٹ ، زہری ، داؤد ظاہری که ابو عبید سیت وصوکو فرمن قرار دیتے ہیں - رسول الٹیرصلے الٹرعلہ کے لم کے اس ارشا دھرائی کی بنیا دیڑا غا إلاعمال بالنيات دُ اعمالُ كا مراد مُتيوں پرسېھى اخناف كے نزد مي دصود و جهتوں پرسنتمل يو ا کمی تو میرکه وصور مستقل عبا دت ہے ۔ دوم میرکہ در سیار نما زہبے ، باعتبار عرا دت وصو نیت ر بغير درست منهو كايني وصوكر نيوالا نيت كيغير تؤاب وصوست محروم رسب كالمنكر وسيلة بماز برنكا اس بر مار منیں بلکہ ممہارت کا حصول نیت کے بغیری بروجائے گا اس لئے کہ پانی میں نود پاک رے کی صلاحیت ہے چاہئے اس کا قصد ہو یا قصد نہ ہو ۔ حکم نیت میں تغصیل یہ ہے کہ برائے عبادت نیت فرض قراد دی گئی - ادشا دربانی ہے * یَ ما امرواالِا لیعید وااللّٰہ) مخلِصین لِـ که الـ دین'ادر اخلاص کسے مراد نیت ہے اور عبادت کے علاوہ میں یہ کس حکہ مبنون اورکس حبکہ مستحب سے مقام نیت ول سے اورزبان سے اس کا اظہار مسؤن سے ۔ نیب کا وقت عادت کا قاریح. مكرنيت كى شرط يسب كمنيت كرنيو الامسلمان اورصاحب تميز وشعور مواور نبيت كامقصديه ہو تا ہے کہ عباداتِ اور عادات میں امتیاز ہو جائے مثال کے مکور مرکبی مرائے اعماً ن مسجد میں بعضا جا تاہے اور کبھی اسراحت کی خاطر تو ان دولوں کے درمیان آ متیاز بذریعہ نیت ہی ہو σοσσσσσο σσισσσσο

عد الشرفُ النوري شرح المها الدو وتسروري المه علامه قدوریٌ نیتِ وضو، سارے سرکے مسے اور وضومیں رعابیتِ ترتبیب کومستحب قرار دے رہے ہں۔اس تعربیت پرصاحب فتح القد مراشکال کرتے ہوئے فرمانے ہیں کہ نہ واثبت سے اس بات کی کوئی ا ندہے اور منہ درایت کے ملکہ روایات مشارمخ سے اس کامپ نون ہونامتفق علیہ ہے مگر اس کے جواب میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ دراصل یہ فرق متقدمین ا ورمتاً خرین کی اصطلاحات کے اعتبارسے ہو مِتاً خرین کی اصطلاح میں مستحب بمقابلهُ سنت مراد ہوتاہیے آ وراصطلاح متقدین میں استخبار كمعنى عام بس كه اس كے زمرے ميں سنت اورواحب بي آ جاتے ہيں . <u>ں و ابت</u> ۔ صبح قول کے مطابق سادے سرکا انگ مرتبہ مسے سنٹ مؤکدہ ہے تو علامہ قدوری ا دیک معنیٰ استحاب متقدمین کے معنیٰ عام کے اعتبارسے ہیں۔ پورے سرکا مسح ایک بار ت سے نا بت ہے۔ اِس کی کیفیت یہ ہے کہ ہتھیلیاں اور انگلیاں سرکے اسکے حصد ررکھ میں سیجے کیطرف اس طرح کھنچے کہ یورے سرکا استیعاب ہوجائے ، کھرانگلیوں سے کا نوّل ے - سنن أبن ماجه بين حضرت عثمان ، حضرت على اور حضرت سله بن الأكو كار سسم وى سب الله عليه وسلمك امك مرنبه مستح فرمايا ت ا مام شا فعی کے نز دیک جیسے اعضائے وضو تین بار نئے یا نیسے دھونامسنوں ہول کیے ون سے لین انھوں نے سرکے مسے کو دوسرے اعضارو فنو سرکالمسح بھی تین بارنئے یا نی ہے م يرقياسَ فرمايات، حالانكه مسح كئة جان واليكومسحكة جان واليرقياس كرنا حاسبَّة. بعوئے کہا نیو الے اعضا ریر۔ حفرت امام شافعی کا مستدل حضرت عثما ن کی مسلم اور ابوداؤر بس مردی یه روایت ہے کہ انھوں سے سرکامٹے تین مرتبہ فرمایا اور بعرفرمایا کہ میں سے ایسے ہی آنخف احنا ن کا مستدل تضرّت انسن کی بیر روایت ہے کہ انھوں بے اعضاء وضوّین میں باردھوکر کے فرمایا کہ آنحضرت کا وضومیں ہے۔ ایسے ہی حفرت عبدالشرمین ذیر سے صلے اللہ علیہ ولم کے سرمارک کا مسے مرت ایک مرتبہ فرایا-کے بارے میں نیمی ہے کہ اس کا آغاز سرکے اگلے تصد نسآئی بین ام المومنین حضرت عائشہ صدیقیہ رضی التٰرعنہ آئی روایت اور عام نقہاء کے قول سے اس کی تا ئیر بہوتی ہے کہ حضرت عائشہ سے اس طرح مسیح فرمایا اور حضرت طلح من مطوب کی حدیث بر آغاز سرکے اگلے حصہ سے کرتے ہوئے گدی بک لیجائے بعد ہاتھ کا نوں کے نیجے سے 'کالنا ذکر کیا گیا ہے۔ اور زیاری میں حضرت عربالتٰرین زیر سے مروی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکا مسح کرنے ہوئے اول ہاتھ آ سے لیکئے بھریتھے لاکر انھیں گدی تک کھینجا اس کے

الرف النورى شرح السي الدد وسري الله بعد گدی سے سرکے بچھلے حصۂ سرنگ انھیں لوٹایا ۔ لیکن الوداؤ دکی روایت سے معلوم ہو تاہے کہ اول پیچھ سے سے کیا اوراس کے بعد آ گے سے کیا ۔ احنا ن کے نزدیک حضرت عبدالنٹرین زید ہو کی روایت رانج قراد دی گئی ۔ وَيرِتَبُ الوضوءَ فِيسِتِلُ يُهِمَا بَكُ أَ اللهُ تَعَالَ بِإِلَى وَبِالْمِيامِ وَالْتِوالَى وَمسح الرقب، و ادرومنو مع الرتب للذاس سے آغاز كرس بصالتر سے اول بيان فرايا ورا بتراردائي هنو كرك ا درب درب دموے اور کردن کا مسے کرے۔ إِمام شافعي، الم احر، اسخق ، ابو تو رَّ ، ابو عَبَيد ادر قباد ه تُرتيب كو فرض قرار دَسيت بين ليني ان گزريك اگررعایتِ ترتیب کے بغیروصوکیا تو وضو ہی نہ ہوگا ۔ احناف کے نزدیک وضوِ تو ہو جائے گالیک ترتیب ک رعایت کے بغیر دصو کی صورت میں او اب مذیلے گا ۔ لہٰذا مستحب یہ ہے کہ وصوبی اسی ترتیب کی رعایت کی جائے کے حضرت رسعیہ،زمری، عطام ، مکول، الک، اوزاعی ، نوری اور کیف رحم التریمی و َ بَالْمَهِياْ مَنَ . مُستَحِباتِ ومنو مِين اسے شمار کيا گيا کہ اعضاء وضو د حوتے وقت وائيں جانب سے ابتدام مو ابود إ دُد ، ابن تزيمه ، ابن ماجه اورابن حبان بين روايت سب رسول الشرصل الشرعليه وسل ن ارشاد فرایا کرجب تم وصو کرواتو دائیں جائب سے شروع کرو۔ والتوالى بيئ اعضائے وصواس طرح بے دربے دھوناك كدو مراعضو خشك نہ ہو سنن ابودا دُرس ہے کررسول الند صلے انتد علیہ وسلم سے ایک شخص کو اس حالت میں نماز بڑھیے ہوئے دیکاکہ اس کے عضو کا کھ صبحتیک رہ گیا تھا تو آپ سے اسے وصوا در نماز لوٹانے کا حکم فرمایا علامة قدوري ذكركرده اصطلاح كے مطابق اسے مستحب فرارسے میں مگر ریمی عزرالا حا مسنول ہے۔ حضرتِ امام بالکتِ اس کے فرض ہونیکے قائل ہیں ۔ ان کا مُستدل حضرت غرقہ کا یہ ارز ہے کہ المغول لے اکسے شخص کو وضو کر سے بوسے وسکھاا وراس کے پاؤس میں ناخی کے بقدر خشکی رہ گئ تخمى تو حضرت عريضيك ا عاد هُ وصنو كا حكم فيرما ما ا خا و کا مستدل مو طا " میں حضرت ابن عمرہ کی یہ روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عرض فے دخو کیا تو چمرہ اور ہائتہ دھوسے ، سر کا مسیح کیا ۔ بھر مسی میں داخل ہوتے ہوئے جنازہ آگیا تو آپے

🛱 🧩 انشرفُ النوري شرح 🚾 📆 ارُد و تشکروري 🚜 موزدں پرسے فرمایا - اس سے توالی کا فرض نہ ہونا تا بت ہو تاہے ۔ شرح مہذب میں علامہ بؤوی کے 🖁 اس اٹر کو صیح فرمایا ہے۔ و مسیح المرقب ، گردن کے مسے کو بھی مستحبارت وصوبیں شمار کیاگیاہے . صاحب محیط کہتے ہیں کدگردن کے مسے کے باریمیں امام محروب لو اگرمیانی کتا ب میں کچے میان منہیں فرمایا متح حضرت ا مام ابو صنفہ ہے گردن کے سے کو مسبون قرار دیاہیے اکثر فقدار کا دانے قول میں ہے - نقیہ ابو بجر کن سعیر اکسے مسنون قرار مہنی دیتے علماء کی ایک جماعت اسی کی تحائل ہے۔ خلاصہ میں علامہ عصام گردن کے مسے کو ادب قرار دیتے ہیں۔ فتح القد ترمتي لنخواہے كەمسى رقبہ دولؤں مائتوں كې پشت سے كرنا باعثِ استحباب ہے اور حلق كے مسح كوبرعت شمار كرت بهي - حضرت واكل بن جرم كى روايت بين صراحت ب كه آنخفرت صلى التعليه وسلمنے مسے گردن کے ظاہری حصہ پر کیا۔ غِرُورُی تنبیع ﴿ عَامُ طِورِیرَمتُونِ مِینَ مُستَجَاتِ وضوکے دیل میں تیامن اور مسح رقبہ کا بیان مِلاّلہے أُ مرگواس کامطلت بیرمنیں کدو تصنو کے مستحبات محض یہ دو ہیں ۔ تنو ترالا بصار کے مصنف بے ان کی تعاد ج يندره لتحى ب اورصاحب در فرارك ان برام كا اهافه فرمايا ورطحطاوى يربروده شمار الرائي اس طرح مستجات كى مجموعى تعداد مسيساليس موكني. وَالمَهُ عَا فِي النَّاقضةُ الوضوء كُلُّ مَأْخُرِج مر السَّينيلين . ادر وضويشاب يا خامذكى دا مس تكلف والى برجيز سے وات جاتا ہے. -»: وضو کو تو طرنیوالی چیزیں 👡 توضيح لغات ، <u>التهعاني</u> . معاني ناقضه معمود علتين بي مگرعونا فقهار فلسفيوب كي اصطلاح سے اجتماب کرتے ہوئے لفظ" علل" کے استعمال سے بچتے ہیں، یاس کا سبب برہے کہ حدیث کی يروى مقصود موتى سبع. مديث شريف ين الايحل دم امريمسلم الا باحد ثلث معان آياب. النا قضة - صِفت كا صيف لقص سي شتق س يعن الور النوالي است اما وت القص جموب كي ما ہونے پران کے اجز اسئے مرکبہ کو الگ کردینا مقصود ہواکر تاہیے ا در بجانب معانی اصافت کی صور میں مثلاً نعفن عبدد عیرہ تو اس سے مقصوریہ مہو تاہیے کہ اس کے ذریعہ جس فائدہ کا ارا دہ کیاگیا تھا وه باتى ندر با مثلاً نقض كوضوك صورت ميل فائرة وصويعى مناز كا درست بونا باتى مذربا-بلين المقعود بيتاب يا خانه كالاستها تشريح ولو صيح والمعانى - صاحب كتاب فرائض، سنتون ا وروصوك مستيات سوفارع في

ہوکراب وصوکو بوڑنیوالی چیزیں بیان کررہے ہیں ۔ وضو بوڑنیوالی چیزیں تین قسم کی ہیں ۔ دا، صبہ <u>ہے</u> بحکنے والی چیزیں دیر، جسم میں تیکنچنے وآلی اسٹیا مر د۳، انسانی حالات بیہلی قشم کی دوشکلیں ہیں دا محص سے وق پیری کر ہے۔ پیشاب یاخا نہ کی جگہسے تکلئے والی ۲۰) حبم کے کسی جوسہ مثلاً منہ اور زخم وغیرہ سے نکلنے والی تھے انتکا نکلناً عادِت کے طور پر ہو مثلاً پیشاب یا خانہ ، یا عادت کے خلاف ہومثلاً بہیں اور کیڑا وغرہ دوسری شکل کی بھی دوقسیں ہیں (۱) بیشاب پا خانہ کے لاستہ ہے داخل ہوں مثلاً خفنہ (م) پیشا کے پاخا نہ کے داستہ کے علاوہ سے اندر سپونجیں مثلاً کھانا - مھرتیسری شکل کی بھی دوشیں ہیں دا، عادت مرب ہے۔ کے طربعۃ سے ہو مثلاً سونا و عیرہ ۲۰) عادمت کے طور پر نہ ہو مثلاً مغلوبالعقل ہوجا نا۔ علامہ مدوری کا طربعۃ یہ ہے کہ وہ اول ایسے مسائل ذکر فرمائے ہیں جن پرسب کا اتفاق ہوا در کھر اخلانی مسائل بیان کرتے ہیں۔ پیشاب پا خانہ کے راستہ سے سکنے والی چرکے وصوبوٹ مانے پرسب کا اتفاق ہے۔ اس واسطے اسے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کر مبلین سے تکلنے والی ہرچر کی بع وضورة من جامات - ارشادِ ربان بي " أَوْجَاءَ اكن كعرم الفائط " (يا تم ين مع فِي آ شخص استنجارے آیا ہو) اس ملگہ سکنے سے مقصود محض عیاں ہو جا آیہے ۔ بعنی بیشا ب یا خاند کے است سے نجاست ظاہر ہونے برخروج کا اطلاق ہو گا اورومنو باتی نہ رہے گا خوا ہ سیان مذبهی ہوا ہوا ور عبارت بک آیا ہوالفظ مل اس بیں عموم سے اوراس کے زمرے میں متاد اور عزر معتاد دونوں آیے ہیں۔ سبلین سے بقید حیات شخص کے یا خانہ بیٹیاب کارا سکتہ ہے اس تعرفیت 🅱 سے مردہ خارج ہو چلے محاکہ اس سے نکی ہوئ بخاست سے اس کا وصور او الیگا بلانجاست کی معتآد کی تعربیت میں ، مذی ، ریح ، ودی ا ور پیشاب یا خانه آ ماتے ہیں ادرسب کے نز دیکے 🖁 بالا تغاق ان كسے وضوروں جا آہے۔ عرصقاد كى تقرفيت من كيرے وغرو آجاتے ہيں ، احان کے نزدمکی ان سےوضو ہوٹ جا تاہیے۔ حصزت امام سّنا فعیؒ ، امام احدُ ؒ ، ابن المبارکؒ ، اوزائیؒ ﷺ سغیان ؒ ، اسخیؒ ، ابو بوز ؒ میبی فرمائے ہیں مگرا مام الکٹے اور حضزت قیاد ہ 2 کے نز دیک عزمقادسے ﷺ وضومہیں پوٹٹ اِ ۔ امام الکٹے کے نز دیک بووضو ہوٹے شنے کے لئے معتاد ہونیکو شرط قرار دیاگیا ہے۔ صاحب کتاب کی عبارت اس شکل میں باعث انشکال ہے زیادہ صبح قول کے مطابق مردیا عورت كى پينياب كا وسے كيرانكلے يار يك خارج 'موتو وصو نہ نوٹے گا۔ صاحب فتح القدير اس شكل كو كليه سے مستنیٰ قرار دَستے ہیں۔ واللهم والقيح والصّديل إذا خرج من البرب فتجاون الل موضع يلحق حكم ادر نون ا دربيب ادري لهو جب جم سے نظے ادراليے مقام كى جانب بہ جائے ہے باك كرك

الرفُ النوري شرح المحم الدو ت روري الم

الدو تسروري التطهيرُ والقي عمرا في اكتابُ مسلاًّ الْفُسم . کا حکم ہواً ورمنہ تعبر کر ہوسے والی تے۔ لغات كي وضاحت ﴿ الْكَهَم : بعني نون -القيَّح : بيپ جس بين نون كي آميزش مز هو . ملاً : يرُ ہونا ۔ ٺتم ؛ منہ ۔ ریح و تو جنیح ا<u>وال آم</u> - بیسبلین کے علاوہ نکلنےوالی چیز کا بیان ہے کہ اگر بیشاب یا خانہ کے رکح و تو جنیح اراستہ کے علاوہ جسم کے کسی حصہ سے نایا کی جیسے خون وغیرہ بہرکر ایسے حصر کیجانہ بيورخ جائے جسے وحنويا غسل ميں وحوالے كا حكم مونو اس كى وجہ سے بھى وحنو جأ تار بريگا- رسو الاثر صُلے التّرعليه وسلّم كاارشاد كرا مى سبے" وفوضوء من كل وم ساعل" (وضو برسنے والے نون كے خرون سے صروری ہے، اس جگہ نکلنے کا مطلب نا پاک کا محض عماں ہونا تنہیں ملکہ اُس میں ہے کی بھی شرط مع - للذا مثلاً نون رخم كے مندير موم كربها نه موقواس كو قدست وصوسا قط نه موكا - البترسيلان و بهنيئيں په شرط شہیں کہ وہ بالفول سہائم في ہو ملکہ اگر وہ آتنی مقدار میں ہو کہ سبہ سکتا ہو ا و رکھ ی طریقه *کسے جینے سے روک* دیا تب بھی وضو ہر قرار مذرہے گا۔ ا مام محز^{مر} اپنی معروف کتاب ں اُس کی مراخت فرمائے ہیں کہ خون بتدریج نکلنے ۱ ور بار بارصاف کرنے کی بُناء پر ك صورت يس بهي وضوباتي منه رسيع كا -نتو عربی منه بهرکرتے سے بھی وضو لوٹ ط جا ما ہے۔ حدیث شرایت میں سے کہ جسے تے ہوجائے لیر کا عذر بیش آگیا ہو یا متلی کے بغیرتے ہوگئ یا مذی نکل گئ ہو اسے وصوکے واسطے سط راز سر کو وضو کرکے نماز بڑھنی چاہئے ۔ حضرت امام شا فعی کے نز دیک خروج من غزالسبیلین سے وضو منہیں نوطنا۔ امام زفرام فرمائے ہیں کہ تے سے وضو بوط ب جاتا ہے نوا ہ وہ مذ بھر کرم یا نہ ہو۔ منہ تجری حدیہ بتائی گئی ہے کہ اسے بلا تکلف منہ میں روکنامکن نہ ہو۔ صاحب بینا. پیم ت قول کے مطابق منہ مجرقے اسے کہا جا تا ہے جسے روکنے پر قا در ہی نہو بف کے نزدیک اسے کہتے ہیں کہ اس کے ہوتے ہوئے گفتگو ممکن نہ ہو۔ حروری تنبیہ ، سے کیا یخ قتمیں ہیں دا، بلغم کی تے ۲۰) پت کی نے دس، صفراک تے۔ رس ، خون کی تے ده) کھانے کی تے ۔ تے یان ، کھانے یا پرٹ وصفرار کی ہونے کی صورت منه تحبر کرمہو تو اس ہے وضونوٹ جائیگا ورنہ باقی رہے گا، بلغم کیتے کے متعلق ا مام ابو صنیفت اوراام محرد فرات بي كماكره منه مركركون نه مواس مع وضونه لواف المم الولوسف فرمات على كما أرمنه بمركر مورة وصنورة في جائيكا مركز فقهار كاس اخلات اسى صورت مين بي كماس تح كا

الشرفُ النوري شرح المرابي الدو وسر روري الم تعلق میں ہے ہو، اوراگر اس کا تعلق و ما س سے ہو تو کسی کے نز دیک بھی اس سے وضو نہ لڑئے گا۔ خون بے کی تے منہ تھر ہونیکی صورت میں وضو لو ٹ جائے گا۔ امام محروث کے نز دیکے سے لے خُون کی تے میں یہ شرط ہے کہ وہ منہ مجر کر ہو - امام ابوصنیفرہ اور امام ابویوسف مے نز دیک یہ قید شہیں ہے دفیا عل لا) اگرنے تھوڑی ہوا در جع کرنے پراس کی مقدارمنہ بھرتے کے بقدر ہودۃ اہام ابولوسف جمے نز دیک اتحاد مجلس کاا عتبارہے کہ اگر ایک محلس میں ہوئؤ اس سے وضویو ہے جائيگا درمذ بنه پولے ہے گا۔ لویہ چارشکلیں ہوئیں دا، ایجادِ مجلس ا در غینیاں دمتلی، لوِ اس میں بالا تغاق جمع كريں گے ۲۶٪ مجلس ا ور غنيان آلگ الگ ہوب تو بالا تفاق جمع نہيں كريں گے جع كريس كا ورامام الويوسون ك نزديك جع منين كريس كا . وَالنَّوْمُ مَضِطَجِعًا اومتَكِئا اوُمستندُا إلاِستَعَ الوأَن مِيلَ لَسَقَطِ عنه والغلبَ تُأ اور کودے سے سونا یا ٹیک لگاکر یا ایسی نے کا سمارا لیکرکد اے ہٹانے پر یا گریٹرے اور بیہوسی عكالعقل بالاعماء والجنون والقهقهة فحيك صلوة دات ركوع وسجود کے سبب مغلوب العقل موسے پر اور پامل بن سے اور رکوع وسجد ، والی مناز ہیں تہتہ سے لغِات كي وضاحت ، مضطيعاً ، كرداس مسكاناً ، شيك لكانا . اعماء بيوش ، جنون اكلين . قهقهم : زورس نسنا-و تو چنہے النوم ، حدیث شرایت میں ہے کہ ہوشخص کردٹ سے سوئے اس پر دعنو دانب و تو چنہے کیوں کہ سرین کی میں سروط فی جدا کیا ۔ است ہے کموں کہ سونے کی وج سے جوڑ ڈ مصلے پڑجائے ہیں۔ یہ دوایت تریذی دار نظنی میں موجود ہے اور بہتی کی روایت کے الغاظ اس روایت کے قریب قریب ہیں ۔ اس باب میں دوسری ا حادیث ہیں اس سے معلوم ہو تاہیے کہ ہر دہ میں حب میں انحضار و کصلے پڑ جائے ہوں نا قض وطنو ہے اور میہ وضو تو شنے کا حکم رہے ُ خار ج ہونے کے منطنہ و کمان پر ہے ۔ پس ہروہ ہیئت نا قض ہو گی جس میں جوڑ ڈ عصلے ٹر جائے ہوں ، اس حکہ صاحب کتاب ان چیزوں ہروہ ہمینت ماحس ہوں بس بر بر دسیے پر بات ہیں۔ سونے کی حالت کی تقداد کل تیرہ ہے۔ گا کا ذکر فرمارہے ہیں جو باعتبار حکم دضو کو توڑنیوالی ہیں۔ سونے کی حالت کی تقداد کل تیرہ ہے۔ گا (۱) یعن کروٹ سے سونا ۲۰) ٹیک لگائے ہوئے سونا ۲۰) جہارزانو سونا ۲۰۱ ایک رقم من کے 00000000000

الشرفُ النوري شرح المراك الدو وسيروري المدين سہارے سونا دہ، یا وُں پھیلائے ہوئے سونا دم، بیٹھے ہوئے سونا د، مھیک کرسونا دم، بیرل سونا د۹، کتے کی ہیئت پرسونا د۱۰، بحالتِ سواری سونا (۱۱) بحالتِ قیام سونا (۱۲) بحالتِ رکوع سونا دام بحالت سجدہ سونا ۔ مرمن کے سہارے یا ٹیک لگا کر سوسے یا کروٹ سے سوتے میں وضولوٹ جائیگا،اس لئے کہ اس طرافیہ سے سونے پر جوڑ ڈھیلے پڑجا ہے ہیں۔ وَالعَلْبَةَ عَلِالْعَقِبِلِ بِالإعْمارِءِ وه قوي كَمُرور بوسنر كَ بأرعت بيماري بي كى امك ق اس میں عقل حتم شہیں ہوتی ملکہ مرستور ہو جاتی ہے ۔ اس کے برعکس جنون ویامحل میں میں عفالنا ہ ہو جاتی ہے۔ ان دونوں کا حکم اختیارا ورقدرت کے فوت ہوئے میں بیند کا ساہے ملکہ اس ک تھی سخت ہے کیو بچرسونیوالا ہیدار ہو کر ہوسٹ یار ہو جا تاہیے۔اس کے برعکس مرہوش اور مجنوب بھ تجيي پومشيار نه بيوگا -والقهقية - عاقل مالغ نماز برصف والے كى نما زمين قبقه سے اس كا وضو يوٹ جا تاہے خواہ قبيسلام كهرك كيوقت بي كيون نه بهو - في كل صلوة ذات ركوع وسيود "كى قيرس مازخازه سكل بچئى كەاس ئىں قىقىدىپ وھنومنىي بۇشا - قىقىدىمى تقا ھنائے قياس بۇ دھنو كايە بۇشباپ راس كى وجه مسے كوئى إياك جيز منهين تكلتي - ارسى بنيا رپر حضرت ا مام مآلك ، حضرت ا مام شا فعي اور صرت امام احد است ما تفق وضوتنهي ماتنة ليكن قبقه كا نا قض وضو بونا جوصحابه كرام في موقع ردایت سے استسے اس وجسے احاف قیاس سے احراز فراسے ہیں۔ طرآتی میں حضرت الوموسیٰ اشعری اسے روا پرت ہے کہ اس دور ان کہ رسول آنٹر صلے اوٹر علیہ وسلم آگ فرمارے سے ایک شخص آ کر سجد کے گواہے میں گر گیا۔اس کی بھیارت میں کی نقیس تھا، بہت سے لوگ بحالت نما زنبس پڑسے تو رسول الٹرصلے التر عليہ وسلمنے فرما پاکسٹنے والا تنحص وصو ا و يماز دونوں لوٹائے۔ دار قطنی، عدارزاق اور الو داؤد سے اسی طرح روایت کی ہے بنساتین قسموں پر شمل ہے (۱) اسقدرزورسے بنساکہ اینے علاوہ آس باس کے دور اوگو سے بن اور دو مروں ماہے درد) فعک الیسی بنہی جسے وہ خودسنے اور دو مروں مک آواز نہ سنے کک اس کی آواز سبور کے جائے درد) فعک الیسی بنہی جسے وہ خودسنے اور دو مروں مک آواز نہ سنے اس سے نماز باطل نہو جائیگی مگرو صونہ نوٹسٹے گا دس بسم الیسی بنہی جس سے محض دانت کھئے يون ا درآ وا ز قطعًا مر مو اس سے مد وضو تو متا سے اور ند نما ز باطل ہوتی ہے۔ وَفُوضُ الغسل المضمضة والاستنشأو و غسل سأ سُوالسه ن وسنة الغسل ان اور عسل میں کلی کرنا اور یا نی ناک میں ہو کیا نا اور سارے برن کا دھونا فرض ہیں اور سنون طریقی عسل اس يَبِلُ ٱلمَعْتَسِلُ بِفُسِلِ يَدُابِ وَفُرِجِهِ وَ يَزِيلُ النَّحَاسَةُ إِنْ كَانِتَ عِلْ بِهِانِ ﴿ طرن ہے کہ سلے عسل کرنوالا بہنجوں تک ہائے اور شرمگاہ دھوتے اور آیا کی برن پر موالا اسے دور کرے

نتربتوضاً وضوءَهُ للصِّلوة إلَّا عَسلَ دِجُلَيِه نُتَّم يَفيض العاءَ على دَاسِه، وَعلى سائِر اس کے بعد نماز کا سا و صو کرے لیکن یا وُں انبی مد د موئے مجرسرا در سارے بدن پر تین باریانی بدنه تلناً شمستنی عرف الث المكان فيغسِلُ رِجلَيْهِ. بها سے ، مهر سل كى جله سے مثر كر بير دمو سے ـ تغات کی تو چنیج ؛ یزمِلِ ، زائل دصان کرے . رجلیہ ۔ تثنیہ رِجل ، پاؤں ۔ بتنی ی ، ہٹ الگ ہوکر ۔ وفوض الغسل - عسل کے مقابلہ میں احتیاج وضوریارہ بیش آتی ہے ۔ اس کئے الترتعالے ہے فرآن شرايت بن وضو كإبيان عسل مسيلي فرايا - ارشاد رباني عن قران كنتم جنبًا فأطَّه ووا" علاکہ قدور کینے اسی کے مطابق سبلے وضو کے متعلق بیان فرایا. حیض ، نفاس یا جاہت کے عسل فرض کی تعداد تین ہے دا، کئی کرنا ۲۰، ناک میں یا نی پیوٹخانا ۲۰، سارے بدن کو ایک بار ومونا ، كلى اور ناك ميں بانى وينا - حضرت امام شافعي كے زر و مك سينت ميں - اس اختلات كى رعايت كرت بوسية ما حب كما بكي فرائض عسل كى الك الك مراحت فهائ. تكنسك + احنات كے نزد مك كلى كرنا اور ناك ميں بانی دینا وصویں مرسؤن ہے اور شل اندرية فرمن سيران دواؤل كے درميان فرق كاسبب يہے كه وصوكے متعلق ارشا دربان سيه ! فأعسلوا وجوهكم ! وجه : اسے کما جا آہے جس کے اندر مواجت یا فی جائے ۔ مذاور ناک کے اندر کے صدس نوا ا نہا جا ماعیاں ہے اس واسطے وصویں ان کے دھونے کو فرمن قرار منہیں دیا۔ اس کے ن عسل كم مسلسله مين ارشا دسيم" وَإِنْ كنتم جِنْبًا فاطهرواً " يه ارشا و مبالغركي طور ہے۔ بس میں قدر صفے دھوئے جاسکتے ہوں ان کے دھونے کو واجب قرار دیا گیا کیونکہ منها در ناک کے اندر کے حصوں کو د حویا جا سکتاہے ۔ پس عنسانی ان کے د حونیکو واجب کہاجائگا بشرمیتوصهٔ وضوء کا - نماز کا ساوصو که گراس جانب اشاره مقصود ہے کہ ظاہرار دایة کیمطابق وضوكرت بوسة مركامسع بمي كرنا چامية ١١٠ الم الوصيغة كي إيك ردايت حفزت حسن يخ مع شرکسنے کی مجی نقل فرائ سے کہ سارے جسم پر یا بی بہلنے کیصورت میں سنے کالعدم ہوجاً ؟ گا وراول مسبح کا کوئی فائدہ نہ ہوگالیکن صبح قول کے مطابق وہ مسح بھی کر ریگا۔ فتاوی قاضی ؟ فال وعيره بين اسى طرح سے . ασοσορος ου ρασοσοσοσοσο σο σοσοσο

الرف النوري شري المراق الدو وسري المد

الرف النوري شرط من ها الدو وسروري الله الاغسل رجليه - اس صورت ميں پراستنارہ جبکہ وہ یان کے بہاؤ کے مقا) پرمٹھا ہوا بنہ ہو جيسے كه ام المؤمنين حفرت ميمونه رضى التُرعنها كى روايت ميں تقرر محسب ليكن اگرعنىل كرنيوالا تخذ ً ياكسى ر دغیرہ پر ببیٹھا ہوا ہُو تو سہلے ہی بسر دھولے اور اس صورت میں یا وُں دھونے میں تا خیر کی الا غسل رجليها سے اس كى طرف اشارہ ہے كەغسل كے بعد وصنو كا إعادہ نه ہو گا جسسا كه المؤننين حضرت عائشه صدلقه رضى التنزعنها سيروايت سبحكه رسول التنرصلح التنزعلية وسس غسل جنابت کے بعد وصوکا ا عادہ منہیں فرمانے تھے ۔ یہ روایت تر ندی شریف ا ورابن ماط ترلیف میں موجودسے۔ ولير على المرأة أن تنقض ضفاً مرُّها في الغسل اذا بلغ الهام الصول الشعم. اور عنل من عورت بر ابن مين مين ميون كا كمو لنا واحب نبي جبر الدين بران كم بان بنج جلك. لغات كي وضاحت ، ضفاتر - ضفيرة كي جع النده بوئ بال انضفر الندها بوابوا أ بٹا ہوا ہونا - احکول : اصل کی جمع - اصل : برط - وہ چیز جو فرع کے مقابل ہو- وہ توانین جن پر کسی 🕏 علرونن کی بنیاد ہو تی ہے۔ ريح ولو ضع إوليس على المرأة : وه ورت جس ي بال و نده ركع بول درست ول کے مطابق غسل میں اس بربال کھول کر جرطوں تک بہونچا نا لازم منہیں کہ اس میں مشقت ہے ۔اس کے برعکس اس میں کو نئ مشقت منہیں کہ ڈاڑھی کے بالوں کے درمیان پان 🕏 بوی یا جائے ۔ تر ندی شرایت میں ام اکوئمنیں حضرت ام سلم اسے دایت ہے . میں نے عرف کیا ے الترکے رسول میں مصنبوطی سے بینڈ ھیاں باند سے دالی عورت ہوں ۔ کیا میں انتخیس عنسل 🍔 جنابت كيليّ كمولول ؟ آب ك فرايا سنبي - ملكه ترس كيّ تين مرتبه جلوس بان والناكا في رُ-بعراب سارے بن بریانی ساکریاک موجاؤ۔ جمور نقهار ك نزديك يه حكم برغنل كاب نواه حض كيوج سي بويا نفاس كيو جس بو حضرت عائشية ، خصرت ابن مسعود ، حِفارتُ ابن عمراً ورحفرت إم سلمه رحنی الشرعنم سے سنن دادمی میں منقول ہے کہ مینڈ ھیوں میں عور لوں کو کل بال کھولنے میں بڑی د شواری ہے اور اسی لئے دھو نے کاحکم ان سے ساقطہ بے۔ امام احمد کے نز دیک عورت کے حائضہ ہونے پر بال کھول کر یا نی پنجانا لازم سے اور جنابت کی صورت میں لازم مہیں علامہ قدوری سے عورت کی قیدے درنیہ بی تادیا

الرف النوري شرح المالة الأدد فت روري الم له مر د برمین تر صیوں اور گیسو وُں کا کھولنا اور سب کو دھونا واحب ہے۔ غساً تنگی دس فتهمیں : عسٰل کی دس تسمیں ہیں ۔ سبلی قسم فرص . جار حالتیں ایسی ہیں کہ ان میں عسٰل فرصن ہوتا ہے دا، آلۂ تیناسل کا ختنہ والا صبہ پاخا ننہ یا پیشاب بے راسستہ میں واخل مہوجائے ية دُولُوْں پرعسُلِ فرضِ ہوگا۔ اس بیں اس طرف اشارہ ہے کہ نغیں ادخال موجب عسل مخوا انزال ہویانہ ہو کیونگہ مدمیت میں ہے کہ جب دوبوں شرمگا ہیں مل جائیں اور حشنہ ما سُر ہوجا لوعسل واحب موكيا ٢٠) مع الشهوت انزال - جاست يدبشكل احتلام مويا بزريد مست ري الرجه پس وگنارہو دس نفاس کیوجے عسل دم، حصن کے باعث عسل مسنون عسل کی تھی چار قتمیں ہیں داء جمعہ کے دن عسل دی، عیدالفطروعیدالا صحی کے دن عنبل ۲۰۱۰ احرام کے لئے عنبل ۲۴۰ عرفہ کے دن عنبل - تجد کے لئے غمسل سنت مؤکدہ ہو اصل اس باریمیں احمد وطبرا بی وعیرہ کی یہ حدسیت سے کہ رسول التیر صلی انتر علیہ دسے محمدے در عیدالفطرکے دن ا ورعیدالاصنی وعرفہ کے دن غسل فرملتے متھے اور تر مذی مشرفیت ہیں ہے کہ رسول التُّر صلى اكثر عليه وسلمان احرام كے لئے عسل فرما يا -نسَل کی تیسری قسم واحب سہے بینی میت کونشل دینا ۔ چومتی قسم ستحب عنسل ۔اس کی متعدد شکلیں ہیں ۔ مثال کے طور بر کا فرکے دائر ہ اسلام میں داخل ہوئے وقت عسل سخب ہے۔ اسی طرح بچہ کے حد بلوع پر بہونچنے پراس کے لئے عسل ستحب ہے۔ایسے ہی پاگل کو حب پاکل بن سے افاقہ ہو تو اس کے لئے عسل مستحب ہے۔ وَالمَعَا فِي الموجِبِةُ إِنْزَالُ الْمَنِيِّ عَلَى وَجِهِ اللَّهُ فَي وَالشَّهُوةِ مِرِ السِّرِجِلِ والمِراَةِ اور می کے کو د کر شہوت کے ساتھ کلنے پر 'خوا ہ مرد ہو یا عورت غسل واجب ہوتا ہے اور و رون ل والتقاء الختانير من غيرانزال والحيض والنفاس ك خرسكايس لمف برجاب ازال مروا وجيف دنفاس كے خم موندير وتوصيح والمعكاف الموجبة وسن كالخلواء شريكا بون كالمنااور حيض ونفاس دراصل غسل كاسباب ببي ميح مسلك مع مطابق ان كاشمار جنابت كواسبا میں ہوتا ہے۔ اسلے کہ اِن سے نو طہارت راکل ہوتی ہے بیس ان کا موجب طہارت ہونا کھے مکن سے - مگرانزای اس کی تا ویل کرئے ہوئے گئے ہیں کہ ان چیزوں سے و جوب عسل کا مطلب یہ ہرگز منہیں کہ ان کے ہوئے ہا عث عسل داجب ہو تاہے یعیٰ انکا شمار موجبا ت

martat.com

الشرفُ النوري شرط من الله الدد وت روري الله وجودِ غنىل ميں نہيں بلكہ پيخسل كے واجب ہونيكے موجيات ہيں۔ خلاصہ بيكہ انزال وعيرہ كاشمار موجب جنایت کے اسباب میں ہے اور جنابت کے باعث غسل داحب ہو تاہے۔ لأبذاان ا موركو علت كى علت ياسبب السبب كما جائيكا . غسل کے موجیات کا ذ انزال السنی عسل کے اسباب میں سے من کا مع الشہوت کو دکر بمکنا بھی ہے یہ من خوا ہ مرد کی ہو یا یہ عورت کی ہو۔ اس میں دولوں میں سے کسی امک کی خصص نہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ من نه به روت و منطق المنظم المنظم و المنظم و المنظم ا فر ما الدعورت ياني دسيكم لواس يرعسل واحب بوكا-ا حنات کے نزدمک آبیت کرمیہ و کیات محینہ جنبا فاظھوا "کے حکمیں جنبی داخلہے اورازرو کے لفت جنابت مع الشبوت خرورج من كوكم اجار البيا عسل جنابت كي الالت من واحب برواكاء اور جنابت رمع الشهوت مني شكلنه برثابت مهو گي · ا ور ذکر کردہ حدثیثِ اسینے عموم بر محول مذہو گی ورمذاس کے ذیل میں ندی اور ودی بھی آجائیگی اور لے سکلنے پر کوئی بھی عنسل کو واجب منہیں کہنا ملکہ اس سے مخصوص یا بی مراد ہے اور آیت مباراً سے اسی کی تائیر سو تی ہے ۔ تعنی مع الشہوت شکلنے والی منی . علاوہ ازیں بی میمی مکن ې كەھنرت ابن عِباس رضى الله عنه كى رائے كے موافق قولماء من ولماء موس احتلام كے س ہی خاص ہویا پیچکم آغاز اِسلامیں رہاہو اس کے بعد نسوخ ہو کریہ حکم باقی مذر ماہو۔ جنائجہ تین واضح ت سے مکم نے معدوم ہو تاہیں ۔ ابوداؤ دوغرہ میں تصرت الی بن کویٹ سے روایت ہے ۔ اباداؤ دوغرہ میں تصرت الی بن کویٹ سے روایت ہے ۔ اباداؤ دوغرہ میں کئی ۔ اباد کئی ت را بع بن خدرتج رضی الترسے روایت ہے کہ اول آئخ فرت صلی اللہ علیہ سلم نے الماء بللا بلاا نزال تمبستری پرغسل وا جب نه مو یخ کا حکم فر کایا در *کیر حکم* ام المؤمنين حفرت عائث صدَيقه رضي الترعنيات روايت سے کم مُعِد فتح مكر مكر ، لترعليه وسلمك بلا نزال مبستري برعنل فرمايا اور ددسرب لوگوں كوتمبي اسى كا حكم ديا-علوحبه الدونق - ابن بخيم اس كے اوپر مياشكال قرمائے ہيں كم اس ميں عورت كى من داخل سہیں اس لیے کہ اس حبّہ قیار دنق موجود ہے اورعورت کی منی میں دنق سہیں ہوتا اور وہ ملادنق سينه سيشرميًا ه كي جانب جاتى ہے علامہ شاى اس كا جواب ديتے ہوتے منحة الخالق ميں فراتے ہیں کہ وقت اگر چ عام طور پرمتعدی مستمل ہوتا ہے لیکن اس حکد دفوق کے معیٰ میں الم

استمال ہواہے ا دریہ کہناکہ عورت کی منی کا خروج کو د کرمنیں ہو تا بعض حضرات کو اس تعریف سے اتفاق سنیں ۔ متعالم انتیز مل، جا مع ، تنایۃ البیان اور بعض دومری کتابوں میں یہ قول لیا کئیا کہ عورت کی من کا خردج مجی کو دکر ہو تا ہے یہ الگ بات ہے کہ کٹیا دگی مقام کے باعث یوسوس منہو ۔ نقایہ کے معروف رشار رح چلی کے اتباع میں آیت کریمیہ خُلِق مِن ما پر حافق مرکو د کسیل میں بیش کرتے ہوئے کہاکہ آیت میں عورت کی منی کی جانب بھی دفق کا اِبتساب ہے مگرصاص راسے تعلیب برمحول کرتے ہیں۔" واسعایہ " میں بیم سیک سبت تعصیل کے ساتھ علام وألشِهوة و حضرت المام الوحنيفية وحضرت المام محريج كونز دمك من كے اپنے مستقرے جلام ہے شوت ہونا مگر طہے اور حضرت اہام ابو پوسوٹ کے نزد مک می کے آلا تناسل سے ص ہونیکے وفت ہوت ہو نا شرط ہے حتیٰ کہ اگر اپنی حکہ ہے شہوت کے ساتھ حدا ہواور آلاتنا سا ے سے کو وہ شخص جے شہوت ہوئی ہو پیرانے بیمال تک کہ شہوت دورموجلنے اور کھرمی بلا کے نکلے تواہم ابو چنیفہ واہام محری کے نز دمک عسل واحب ہوگا ا دراہام ابولوسف کے کے مک داحب نه بوگا ا در اگریشاب کرسے تبل عسل کرلیا کپھر باقی منی نکلی بوّ دوبارہ عسام ابب - امام الوصنيفية وامام محيرت نز ديك بي حكيب امام الولوسف كنزديك دوياره عسل وجب نېږيو گا اوراگر بيصورت نيند کې حالت يس بيئي اسځ تب نجي يېې حکم رسيے گا۔ په حکم مرد ا درعورت 👺 -----بربربر والتقاء الختاً مین . عنل کے دا جب ہونیکے اسباب میں سے سبب دوم شرمگا ہوں کا مل جا ماہر ب میں اس بات کی طرف ارشارہ ہے کہ نعتیں إد خال موحب عسل ہے خواً ہ انزال ہویانہ ہو حديث سريف ين سي كرجب دواون سرمكاين ساجاً مين ادر حشفه غائب بوجائ و یں وہ بہب ہوں۔ نیزرسول النٹرصلے النٹرعلیہ دسلم کاارشادگرامی ہے کہ مردکے عور ت کے ہائھوں پا دُن کے درمیا نیے اور مہبتر ہونے پرغسل واحب ہوگا چاہیے انزال نہ بھی ہو، حثفہ سے مراد آدمی کاحشفہ بے پس اگر کوئ کسی جانور کی شرنگا ہ میں دخول کرے تو تا وقتیکہ انزال نہ ہو عسل واجب نه بهو کا . نهایه بین اس کی مراحت سے۔ ترندي اورابن اجريس ام المؤمنين حفرت عائشه صديعة رمني الترعيبا سع روايت بركحب شرمگاه سرمگاه سے سالمی توعنل داجب بوگیا بخارى كترليف ومسلم مترليف مي حفرت ابو بررية سے روايت ہے رسول الترصل الشرعلية

الرف النورى شرح من من الردو وسرورى الم یے ارشاد فرمایا کہ جب ہم میں سے کو ٹی عورت (بیوی) کے مانھوں اور یا دُن کے در میان بیٹھے تھے ہمستری کرے تو عنس واجب ہوگیا آگر جہ انزال بھی نہ ہو۔ رتنب ہے) التقا برختا نین سے ان کے معنے حقیقی مقصود نہیں بلکہ انکا ملنا مراد ہے لہٰذااگر مرد و عورت ختنہ شدہ نہ ہوں تب بھی مرد کے حشفہ کے عورت کی شرمگا ہیں د اخل ہو اسے ہمراا مرکزہ غسل دا حب ہموجائیگا ۔ دخول کے بغیر محض القبال سے عسل وا حب سہیں ہوتا ۔ اگر کسی تخص ے جنتہ سے صحبت کی توجنتیہ برعنسل وانحب ہوگا ۔ "آ کام المرجان فی احکام الجان میں اس کی وَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وسلم الغسلُ للجمعة والعيلان وَ الْحرامِ ا در سول الترصلي الترعليه كم لي تجمعهم ا ورعيدين ا ور الحسسرام اور عرفه كے دن عسل وعرفة وليرف المنى والودى غسل وفيعا الوضوء كومسون فرما يا اوعس خرى اور ودى مي واجب منى - فرى اور ودى مي وخوس -لغات کی وضاحت به سن ، دستور،طریقه ، عدفته ، یو ذی الج به ملای :ایک طرح کارنیز ا ورسفید ما ده - اس کاخروج اکثر بری سے منہی مُذَاق کیوقت استھط بغیر مُوتاہیے . وحق : مُنی سے مشابهت سطف والا كارها اده- اس كے الكي ده قطره كا فروج بيشائب كے بديموا ہے-مسنون عنل كاذكر شريح و لو خينج و سن الخ: جمهور علما و جمعه كے دن عنسل كومسنون فرماتے ہیں۔ صاحب بلایہ سم منقول ہے کہ حزت امام مالک اس کے وجوب کے قائل ہیں اس لئے کہ رسول الشرصلے الشرعليه وسلم کا رستًا دگرامی ہے کہ جمدین آینوا بے شخص کو چاہتے کہ غسل کرے۔ نیز بخاری ڈسلمیں حفزت الوسو خدرئ سے روایت ہے کہ ہر بالغ شخص پر جمعہ کا عنسل لازم ہے ۔ احنا ب کا مستدل رسول الترصلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشا دگرای ہے کہ جمعہ کے دن یہ بھی کافی ہے کہ وصور کیا جائے۔ البتہ عنب کرنا افضل سے ۔ اس روایت کے راوی سامت صحابہ کرام ی جماعت سے ۔ البذا و جوب والی روایت کے بارے میں کہاجائیگاکہ اس سے مقصود اظہار فضلیت بسے اور وجوب والی روایات میں مقصود معنی لغوی ہیں، اصطلاحی معنے مرادمہیں یا یه کها جائیگا که ده دو سری روایات سے نسوخ ہیں - حضرت ابن عباس سے مروی روایت الوداؤد

ازدو تشروری فاَ مَعْلُ لا خيروس بيني : حفزت امام ابويوسون فرملتة بين كيغسل عجه برائع نما ذعبعرس ا ورحفزت ئے روز جعد سے فقبار کے اس اختلاب رائے کا نتیبہ ایسے شخص سن من زماد کتے ہیں کہ عنسل برا۔ نے جور کے دن عسل کما ہو مگراس کا وضو ً باقی ندرہا ہو اوراس۔ بے جور کے دن عسل کما ہو مگراس کا وضو ً باقی ندرہا ہو اوراس۔ کے نماز پڑھی ہو۔ کہ اہام ابویوسف کے قول کے مطابق اس صورت میں سنت ق ہوگی اور حسن بن زیاد ؓ کے قول کی روسے سنت عسل اوا ہوجائے گی۔ فتاویٰ خانیہ میں۔ ل کرے تواماً) ابو پوسعن اور حسن بن زیاد و دیوں فرماتے ہیں کر پیخسرا یا عتبارنہ ہوگا۔ صاحب بحراس عنبل کے حسن بن زیاد ؓ کے نز د کمک معتبر نہ ہونیکا کسب یہ ہ تے ہیں کہ حمد ہے عنسل کا حکم اُس بنیاد پرہے کہ آدمی کے جہم سے میل کچیل زائل ہو جس _ بهما عت لوگوں کو اذبیت ہو تی ہے اوربعد نما زجمعہ عنرل کی صورت میں یہ مقصدی فرت تاہیے جسن بن زیاد "اگرچہ یہ فرمائے ہیں کہ غسل جمعہ کے دن کے واسطے برائے بنجى نمازسے قبل ہو نے کے سائقہ مشرو طاہے۔ تی ضمی و آس می : ملامه قدوری کے اس کی صراحت فرائ کہ غسل جد، عیرین، احرام ادروفه و ن بیں ۔ و قاید ا ورخلاصه وغیرہ میں بھی ان کے مسئون ہوسکی د صاحت ہے ، مرکع معن حضر مارون كودائرة استماب من داخل كرتم و ي مستحب قراد ديت بين. علامه ابن البهام "في القدير" من زياده ظا هرمستب بوك بي كے قول كو قرار دياہے. حضرت المام ميرة إي معرد ف كتاب مبتوطيس جعد ك عنسل كم متعلق لفظ حسن ور مات بين اس منون ہوناہیے اورمسخب ہونا بھی محتمل ہے . دجہ یہ ہ احسن معنی عموم میں مستمل ہے اوراس کے مخت مسنون دم ا المائة بن بلك اس بن واجب معى آجا ماسي لا تعنبيها : مفرت الم مالك كما قول صاحب بدايه في عنس كم واجه ناقابل اعتماد كتاب سے نقل فرماد ماكيونكر ابن عرال مالكي استدراك ميں بخر بركرتے ہيں ك ی مخص کا جعد کے عنل کو دا حب کہنا میرے علم میں نہیں سوا۔ ہب سے منقول ہے کہ امام مالک ہے جمعہ کے عنبا کے وجوب ون اور خرکی بات ہے کہالیاکہ حدمیث میں تو اسے واجب قرارد یا ہے ۔ ارشاد ہوا بدلاز) منہیں کہ جدست میں آنیوالی ہربات واجب ہی ہو۔ علاوہ ازیں حضرت اشہب سے بھی منقول ہے کہ امام مالکٹ جور کے عنسل کو واجب منہیں ملکہ حسن فرمائے تھے

الرفُ النوري شرط الله الدُو وت روري الله والعبدين بعدالفطرا ورعيدالاضخ كحيلئج بهي عنسل مسنون سيع حضرت عبدالتدابن عباس سومروى بو ول السُّرِصِكَ السُّرعكيه وسلم عيرين كے واسطے عسل فراياكر التستے اسى طرح احرام بانر سے كنة كرسول الترصل الترعليه وسلم احرام باند سفي نبل عنیل فرماناکرتے تھے اور ایسے ہی وقویب عرفہ کیلئے عنیل کرنا <u> التُد کُسَلَ</u> التُدعليه وسلم حمجه کے دِن ، عَدالفطرو عَدالاصلی و عرفه کے دن غسل فرما<u>ت کم</u> رحس اتفاق سے جمعہ، عیداور خبابت اکٹھے ہوجائیں تو ایک مرتبہ کے عسل سے فرض کھی ا دا ہو چائے گا اورسنت نجمی تجس طرح کہ حیض اور جنا بت جمع ہمو جائٹیں لؤ اکیپ مرتبہ غسل کرنا دولؤا کے داسطے کا فی موجلیئے۔ان دولوں کے بیجا بہونے کی شکل یہ ہے کہ حیض حتم ہونے کے بعد مبستری ہو یا احتلام ہوگیا ہو۔ و المئن ي والودى الزيزي اورودي خارج بولو انكي وجهس عسل فرص نه بوگاملك د صو کا فی ہے۔ بخاری وسلمیں حفرت علی شسے روا بت ہے کہ میں کثیرالمذی شخص تھا اور ہول کے اللہ علیہ دسلم سے دریا فت کرتے ہوئے جمعے شرم آتی تھی کہ آپ کی صاحبزا دی میرے نسکار ہے ۔ ب. مَين كَ مقد الزَّس كَها - المفول في آتِ أس إديها لو ارشاد بهواكه آلهُ تناسلُ دهولے ا یک اشکال :- مزی و دری کے با عیث وصو کا واجب ہونا صاحب کیا ب کی عبارت مکل مئا خُرِجَ مِنَ السَّبِيلِينَ مِعلوم مِوجِهَا تواس عبَّه اس كَذِكْرُ كَي كياا حتيائج عتى ؟ جواب ، سابق عبارت سے وضو كا واجب بونا ضمنا معلوم بيوا اور اس جله الگ بواس بيانِ فرايا اشکال ، و دی کے باعث وضومیں فائدہ کیاہے جبکہ پیشاب کی بنار پر و توب وضوم ہو ہی جگا، جواب ،۔ بیشاب کے باعثِ وجوب وصو اس کے منا فی ہرگز نہیں کہ و دی کے بعد وجوب وظ نہ ہو بلکہ وجوب وصو دونوں کے باعث ہے اِس کی مثال پیشاب کے بعد نکسہ آنا یا نکسر کے ابب یشا ب آناہے۔ اُڑکوئی یہ حلف کرے کہ وہ تحمیر کموجہ سے وطنو نہ کریگا ، پھراسے نگر آئے اور ا۔ بعددہ بینیاب کرے یاس کے برعکس صورت ہوتو اس کی قنم اوٹ جائے گی اور دو تول کے باعث وصنوكرنا ثابست بوگا-والطبكارةُ مر الاخلات حَائزةٌ بماءالهماء والاودب والعُبون والأبار وَمُهاء ادر برطری کے حدث سے صول طہارت بارش کے یائی اور دادیوں ، کنوؤں اور حیموں اور سمندوں کے البحارولا تجون الطهاس لأبماء اعتصرمن الشجر والتمرولا بماء غلبع يا نى سے درست ې ا در حصول طہارت اسيسے يا نىسے جائز سېيں جو درخت اور تعبل سى نورا ہوا ہوا در ذاليسے ياتى سى م

الشرفُ النوري شرح المحمية الدد تشكروري 🚜 واخرجه عرطبع المماء كالاشوب والخبل والمسرق وماء الباقلاء وماء کسی اور جیسنرے غلبہ کر کے اس کی طبیعت بدل دی ہو مثلاً شربت ا ور سرکہ اور شورہا ا ور لوب یا کا عرق اور الوىء ومساء الزيءج ملاب كاعرت ا در كاجر كاع ق. لغات کی وضاحت . <u>احدات</u> - حدث ک*ی مع - مراد* نایاکی . م**اءالسمآء : بارش کا مان** -الادثی جع وادی ۔ ازروبے لغت وہ وسعت کہلاتی ہے جو سیا طرو ارا ور شیاوں کے . یع میں ہوا ترق ہے اس جله مقصود مارش کاره یان ہے جو بارش کیوجے سے مبہر کر اکٹھا ہو جا ماہے - عیون عین کی يتع ، حيثمر . أبار - بارك بع - بعني كنوال - بعار - بعدى بع : سمندر - ويه و ، كلاب - زروج یان کے شرعی احکام 💴 ولو سي الطهارة من الاحداث الز - طهارت ك ذكرس فارع بوكراب ان مانون کی تفصیل فرمارہے ہیں جس کے دریعہ حصولِ طہارت ویا کی درست ہے۔ ہارش کے پان کیمتعلق الشرتعالى فركمة بي وانولت من السماء ماء طهوم أورالايه ، جواس بان كي باك موسد ى دليل ب يزرسول الترصل الشرطليدوسلم كاارشاً دسي كرياني اكب اسي كوني شي ناياك سنیں کرت - سندرکے با دسے میں رسول التر صلے التر علیہ وسلم کا ارشاد سے کہ یاتی پاک ہے اسے وی سے ناپاک سنیں کرتی سمندر کے بارسے میں رسول الشرصلے انشر علیہ دسلم کا ارشاد سے کاس کا پان پاک اوراس کا میم د مجعلی طال سے یہ روایت ابوداؤدا ور تر ذی دعزو سے. ایک اشکال علامه قدوری کنوس، چنمه اسمندر اوروادی کے پان مارالسکار د بارش، س الكُّ تتمار فرارس بي- جبكه ارشاد ربان بي السير السيران اللهُ انزل مِن السماء ماءٌ فسلكما ينابيع في الأرجن" دالاً بي أيت كرمير سه بية چلتاب كه سارك پانيون كانز و ل در حقيقت آسا جواب ۔ ذکر کردہ پانیوں کی جِنتیم کی کئی وہ بہ لحاظِ حقیقت نہیں ملکہ ظاہری مشاہر وکے لحاظ ہے ہے ۔ لہٰذا یہ اسکال درست نہیں۔ بها واعتصومن الشجوالي: ايسايانى جوكسى درخت سے حاصل كياگياياكسى مجل سے بخوا كرنكالا کیا ہو تو متغة طور پرسب کے نز دیک اس سے وضو جا نئز منہیں ۔اس لئے کہ یہ مطلق یا نی کے زمرے میں داخل مہیں - امتقہ مجہول کے صیغہ سے بتہ چلاکہ ایسایا ن جسے بخو ڈانہ کیا ہو مثلاً

الرف النوري شرع المهم الرد و سروري الم انگور وعزہ سے خود ٹیک گیا ہو تواس کے ایک بوع کا قدرتی یا بی ہوئے اور کر آئے گی منابراسسے دضو درست ہوگا۔ صاحب ہرایہ اس کی دضا اسي طرح بو آخ أبولوسف ميں پير ئله ملتا ہے۔ البئة نبر، كا في، محيط دعزه معتبر فقبي كتابور ے ہوں۔ سے بیتہ چلتا ہے کہاش سے بھی وصودرست نہیں ۔ جائز نہ بھوسے ہی کو شرح منیہ میں اس مِنْ ارْجُ عَلَامَهُ قَسِماً فَيْ كُونِرُ دَيْكَ بَعِي مِنِي قُولَ مُعْمَدِ سِي اُوراشي آءِ غلب عليه، غير لا اورنه اس پاني سے دصو جا نُزہے جس کی طبیعت د بینی رقت دسیلان؛ کے غالب اسے کیوجہسے زائل ہوگئ ہو مثلاً مشروبات اورسرکہ وعیرہ کدان برع ف اعتبارت يان كا اطلاق منهن بوتا- غلبه فركى قيد لكاسك كاسب يرب كم أثرياني غالب البة اس باركين فقما ركا أخلاف ب كداد صاف في لحاظت غلبه كاا عتبا ركما حابيًا ارکے لحاظ سے - صاحب ہدایہ و برایہ میں فرائے ہیں کہ غلبہ برلحاظ ابر ارمعتر ہوگا اور ت یی ہے۔ امام محد کے متعلق قبادی ظہر ہیں لکھاہے کہ وہ رنگ کو معتبر قرار دیتے ہا مام ابولوسف من کے نزدمک اعتبار اجزار برگام علامہ قدوری کے کلام سے اس طرف اشارہ ہے کہ لحاظ اوصاف کا ہوگا مرزیادہ صبح قول کے مطابق اوصاف کا مہیں بلکہ اجرائی کا ہو گا نہذایان میں محلوط ہونیوالی سفے سیّال آور آدمی سے کم ہونیکی صورت میں اِس ہوگا دِرآدعی یاآ دمی سے زیادہ ہوسے پر دضو درست نہ ہوگا۔امام محرم ا دمیا ن کو معتبر قرار د۔ ہیں کہ اگر مخلوط ہونیوالی شے کے ماعث یانی کے تینوں یادو وصف برل کئے تواس سے وہ ت نہرگا اور مرف ایک وصف کے مدلنے ہر وضو درست ہوگا۔ ان دولوں قولوں۔ ن مطابقت کی شکل بہے کہ اگر مخلوط ہو نیوالی شی م کے طور پر تربوز کا بان تو بلجا ظا جزار غلبہ کو معتبر قرار دینگے جیسے کہ امام ابو یوسعت فہلتے ہیں . اور یا نی تی جنس سے نہ ہونیکی صورت میں مثال کے طور پرددد میہو تو غلبہ باعتبارا وصاف معتبر ہوگا جیسے کہ امام محررت کے نزدیک علامہ قدوری کے امام محررت کے قول کو لیا ہے۔ فائدہ صف رورہ ، اس برسب نقبار کا آنفاق ہے کہ مطلق یا ن سے صول طہارت جائز سے اور مطلق یان کے علاوہ سے درست مہیں اب یکہ پان کا اطلاق کس شکل میں برقرادرہما ہے اورکس صورت میں باتی نہیں رہتا اس بارے میں نقباء کی عبارات میں اختلات ہے -

يد الشرفُ النوري شرح الله ١٥٠ الدد وت دوري بحوالهُ شارح كنز صاحب فتح القدير ايك ضابطه سيان فرما تے ہيں جس كے دربيه ما برمطلق ہونے ا در مذہ ہوئے کے معیار کا بیۃ چلتا ہے وہ یکہ در حقیقت پا ٹی تے اطلاق کے ختم ہو بے کے دیسے ہیں ۔ایک تو انتہار درجہ اینتزاج اور ہا ہم ملاکر شناخت کا زائل کردینا إور دوسرے فلوط کا غل انتهائ امتزاج کی دو صورتیں ہیں اول یہ کہ کسی ایسی شے کو ملا کر نیکا یا گیا ہو کہ کہ اس کے ذریعہ نظائت مقصود نرمو مثلاً تو بياكوياني من جوش دينا - دوسري صورت يه كه نياتات من يان س طرح جذب بهوجائے کہ بخور اے بغیر نہ نکل سکے مثلاً تربوز کا یان ، تو ان پر مطلق یا تی کا اطلاق نہیں نہو تأ بلکہ ان اسٹیار کی جانب اَضا فت کے ساتھ بو لئے ہیں۔اس طرح کے یابی سے وضوِ درست نہ ہوگا۔ دو تبرے ملنے والی شئ رکے زیادہ مقدار میں ہو بے کے باعث یا بی پر غالب آناہے ہو اگر کوئی سوکھی چنریا نی میں مل تکی اور اس کی بنا پراس کی صفت رقب و مسيلان باقئ نه رہے تو اسے مطلق يا تئ نه کہیں گے .اور سيال شفر ملنے کی صورت ميں يہ دکھیں گے کہ پانی کے سارے اوصاف اپنِ جائم باقی ہیں یا نہیں ۔ اگر باقی ہیں تو باعتبار اجزار دیج کرخالب کے اعتبارے نیصلہ ہوگا اور پانی کے اکثراً وصاف میں تغیر ہو گیا تو دہ مطلق یا نی کی تعربیت سے فارج ہوجائے گا۔ وَجُونِ الطِّهَارُةُ بِمَاءٍ خَالِطِمَ شَوْمٌ طَاهِرٌ فِعَارًا حِلُ أُوصاً فِبِ كَمَاء السَّمَدِّ وَ ا در اس یا ن سے حصول طہارت درست ہوجس میں باک سی نے ملوط موکر اس کے ایک وصف کو مدلدما موسلاً الماء النَّ يَخُتُلُطُ بِمَ الاشنانُ والصابونُ وَالزعف ان وكل ماء دائم أذا سلاب كاياني اوراب ياني كه اس مين اشنان اور صابون اورز عفران مل كيا بواور سراب ركا سواياني حب بس وقعَت فيه نجاسةٌ لمرعزالوضوءُ به قلسلاً كأن ا وكَثَالًا لأن النَّهُ صَلَّم اللَّهُ لِهِ الماكِ اللهُ اللهُ اللهُ على اللهُ على اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ على اللهُ علي وسل اللهُ على وسل عليه وسلم امر بحفظ السماء من النجاسية فقال لا يبولن احد كم لم في الماء نایا گی ہے یان کی حفاظت کا حکم فرایا ہے آئی تھوڑ کا ارتبادے کہ تم میں سے کوئی رکے ہوئے یان سین الْ وَإِئِمْ وَلَا يَعْسَلُنَّ وَلِيهُ مِن الْجِنَابَةِ وَقَالُ عَلَيْهُ السَّلَامُ ا ذَا استِقْظَ احداً بیشاب ذکرے اور زاس میں زایاکی کا عسل کرے اور آنحفور کا ارسیادے کہ جب تم میں کوئی نیزرسے مَن منامه فلا يغسنُ بيه و الأَناء حتى ينسلها ثلاَّما فِي نه لاَ بياري إير بأت بيدار سولة وه تين مرتبه المئه د مو ئے بغیر برتن میں مرق الے اس لئے که اسے تجرب میں کہ اس کا ماتھ را

الشرفُ النوري شرح الله الدو وت روري لغات كي وضاحت خالطه و فالطه مخالطة وظافلا : من الما يكزنا . سائة رسنا -اوصات - وصف كى جمع - السمل بسيلاب - جمع مدود ، نتهى . الاشنان ، الكينتم كى نبأتات جمع مدود ، نتهى . الاشنان ، الكينتم كى نبأتات جس كو مائة وهوك بين استمال كرت تم تقد - باتت بشر بسركرنا . صنیح ا و جونزالطهای ، اس طرح کے پانی سے وصور نادرست ہے جس میں کوئی سال شے اتن مقدار میں محلوط ہوئی ہو کی اس سے پانی کے مین اوصاف لین ، بوا درمزه میں سے کوئ ایک وصف میں تغیر کردیا ہو- اگر کاسے ایک کے دو وصف بدل كَنْ بهول او علامه قدوري كي اس طرف اشاره و مادياكه اس سے دعنو درست مذہوكا مكر تصفیٰ میں ہے کہ درست قول کے مطابق بھر می وضو درست ہوگا - اور بڑت جوا کے موسم میں رخست کے بیتے گر جائے کے با عث یا بی کے سادے ہی اوصات متغیر ہوگئے ہوں تو عام لے نز دیک زیادہ صبحے قول کے مطابق وضو درست ہو گا نیکن محرین ابراہم فر اُلے ہیں ن کارنگین ہونا ہقیلی میں انتھائے ہے دکھا نی دیتا ہو تو اس سے وصور کر نابو کھائز یہ ہوگا لبتہ بی لینا درست ہوگا۔ منہایہ میں نقل کیا گیاہے نقبار تھی نگیر کے بغیراس طرح کے یا تی ہے لے رہے ہیں جسے بت جوا کے موسم میں سے تالاب یا توض کے یا تی کے مُشخر كردسية بين بلكه رقت ومسكلان ياني كما باقي رسبن كي صورت بين امام طحادي بھی اس کے درست ہوت کی جانب اشارہ فرماتے ہیں۔ والساء السنى يختلطب اوراليايان جس من استنان گاس مل كئ بواس سے وضوكرنا رست ہے ۔اس واسطے كم معورى مقدار ان جيزوں كے يانى من مخلوط موجلن كى كوئ اميت ا در کونی وزن میں ۔ علا وہ ازیں اس طربقہ کی معمولی آمیز شوں سے احتراز نجمی دشوارہے ۔ حضرت امام شافعی کے نزدیکہ فران وغیرہ اس طرح کی اشیاء کی آمیزش سے جنھیں زمین کی جنس سے شمار منہیں کیا جاتا، موکر نا درست نہیں ۔ اس لئے کہ انھیں مطلق پانی منہیں کہتے بلکہ مقید کہتے ہیں۔ جنامچہ آپ ہذان وہ نزد کی اساسال ورود. نزان و غیره کماجا تا ہیے۔ اس کا جواب بید دیا گیا کہ آپ زعفران بھی مطلقاً پانی ہی کماجا آا ورسم اجا آلہے۔ رہ گیااضا کا معاملہ تو محض اضافت کے بانوٹ اس کو مقید مہیں کہتے، بلکہ اس کی اضافت مفیک آسی طرح سے جس طرح کنویں کا پانی تو اس افعا ى براريريانى كومقيد مبين كهاجا ما-وكل ما و دانقدا ذا دقعت و و يان جوركا بوا بوا وراس مين نجاست ركم كي بويواس

الرفُ النوري شرط الله الدو وسروري وصوكرنا جائز نه بوگا چاہے اس كى مقدار كم ہويازيادہ بور البته اگردس بائمة لا نبا اور دس بائة چڑا ہوا ورجلو سے یانی لینے وقت زمین نظرنہ آئے تو اس کا حکم جاری پانی کا ساہو گا اور اس سے رسول اگر مصلے الشرعليه وسلم نے يا ني كے نجاست سے تحفظ كا امرفر ماياہ ، ارشاد ہواكہ ئر نخص طرب بوسط یان میں میشاب نه کرے۔ یه روایت ابودا و و ویزه ستدلال برکما کی کہ جنابت کے عسل سے حتی کہ اگر بیشا ب بھی کہا جا۔ ہا تی ۔ بس اگر یا نی کسی صورت بھی بخاست کیوجہ سے نا پاکٹ نہیں ہو تا تو بھرآ تخضیم کی مالفت با فائرہ فلہور پزیر ہوا۔ اور جسوقت تک کوئی اور دلسل اس کے خلاف پیش نہ ہونہی۔ بحرمت بی ابت ہوگی اور اسے تنزیبی مالغت براس واسطے حمل سنبس کہ اور اس یان کی قید کے ذرائعہ جاری یا نی کا تھکم اس سے بالکل الگ ہوگیا للّذا اگر ترمت مقصور پنر ہوئی جاری اور غرجاری دونوں پانی پیکسال ہوجائے اور دائم کی قید کمی کے فائرہ ہو تی ترک شار ماکے کلام میں اس طرح کی کوئی تنجائش نہیں ہوئی۔ علاوہ ازیں رسول انٹر صلے انٹر علے وسلم کا ارشا دہیے کہ جب تم میں سے کوئی نیندستے ہمدار ہو تو مین مرتبہ ہا تھ د حوسے سے لِ عَالَفْتِ كُرِدِي كُنَ وَوا قَعَةً بِا نَ مِن كُرك بِرو بان بدرج اولى نايال بوجائ ال الشكال + دوبوں روا يات ميں رسول الشرصلے الشرعليه وسلم كا ارشاد كشكل مالفت ہے و به کیونکه عمومًا نعتبار مح تزریک کسی چیز کی مالغت ہے مقصود اس کی ضدا ورخلان کا نا بہواکر تاہیے۔ طلاو ازیں مہرے ہوئے باتی کا دیر ذکر کردہ حکم عزالا حاب۔ ایا لکھے کے نز دیک اگر نجاست کے با عث پائن کے اوصاف ثلاثہ میں کے کسی وصف میں تبدیلی ں ہوئی تو اس سے وصو کرنا درست ہے۔امام شافع کے زدیک اگریان دو ملکوں کے حفرت إلى الك كامترل يدروا يتسب كر" الساء طهوى لا ينجسك شيئ (ياني إكسب اس روایت کا تعلق بیر بیضا عرسے ہے کہ اس کے جاری پانی سے باغات سیراب ہوئے سکتے اور جاری پانی میں مجاست گرجائے پراس کے ناپاک نہ ہو نیکا حکم عیاں ہے۔ امام شافعی حدیث

الشرفُ النوري شرح اللها الدد وسروري الله " اذا بلغ المهاء قلتین لا یحمل خبشاً "سے استدلال فرماتے ہیں تو اس روایت کا متن وسندها مل ضعف اضطراب سے اور درست تسلیم کرسے پرمعنی میں ہوں گے کہ قلتین ‹ دو مثلے › کی مقدار متحمل نجاست تنہیں ہنوسکتی۔ وَامَّا السَمَاءُ الْجَارِي إِذَا وَقَعَتُ فِيهِ عِجَاسِكٌ جَازَ الوضُوءُ مِنْ مُراذَا لَهُ مِنْ ادر بخاست جاری یانی میں گرنے براس سے اس وقت یک وضو درست ہے جب تک کہ خاست لَهَا أَنُو الْأَنْهَا لَا تُستَقَرَّ مَعْ حَرِمانِ الْمَاءِ وَالْغَبِ يُوالْعَظِيمُ الَّانِ يَ لا يَتَح الشَّاء انزاس میں دکھائی نہ دے اس لئے کم بخاست پان کے بہاؤ کے سے تعد نہیں تھرتی آورایسابڑا تا كَلِّ فُكِم بِيِّي مِكَ الطُّرِفِ الْأَخُرادُ أَوْقِعتُ فِي أَحُل حَانِكُمْ نَجَانُكُمْ كَازَالِهُ جسَ " اَيُكْ مِأْتُ كُو اللّه بِينَ و دمرى مُآتِ سَلِم توجبِ اسْ كِرُكُسِ اَيكُ مِاتَبُ نَجْاتَ كُرُكُى ابُولة وُومَا مِنَ الجَإِنْبِ الاَّحْولاَ فَ الظاهِرَ أَنَّ النّجَاسَةُ لاَ تَصِلُ اِلنّبِ وَمَوُ تُ مَالْيُسِ لَهُ وضوكر بأ درست سے اس لئے كه بطا مر نجاست دوسرى جانب منيں بيرو بخ كى اور باني من ايسے جالزركى نَفْسُ سَأَمُكُمَّ فِي الْـمَاءِ لَا يُفْسِلُ الْـمَاءَكَ لَبِيٌّ وَ النَّابِأَبِ وَالْـنَّانَا بِلْرِوالْعَقَارَةِ موت سے جس میں بہتا ہوا خون مر ہواس سے پانی خراب مر ہونگا مثلاً محمرا در محمی اور مجرط اور بی ہو اور اُ یان بی میں زندگی گذا رُنیوالا جالور مرجائے تو پانی خراب نہ ہوگا سٹ ا مجملی اور الضفارع والشرطان . فات کی و ضاحت : اِنْکَ اینی یان کے تین وصف درنگ ،بو،مزه - جَرَبان ، جاری بونا ، بهنا -الغديد : مر ، تا لاب ، يان جس كوسيلاب تيور جائد . عقارت ، عقرب كى جمع : بحيو - السرطان : كيكرا - ال قرب الما ربعی كها جا نكب ا ورعواكم است السلطِيون كيتے ہيں - السترطان ·ايك برج ،آسمان كا نام ،ايك ے كانام جس مس كيا الله الكوں كيطرح وكيس وكماني دي ہيں۔ صبح وتشرّر کے ، واماالساءالجاری ، جاری پان میں اگر نجاست گرملئے تو اس سے وضو کرلنا درست ہی ط سے کاس ما پاک کاکوئ اور طاہر نہوا ہو وج یہ سے کہ پائی کے بہاؤکے مقابلہ میں وہ آپاک رکٹ کے گئے رہی یہ بات کہ جاری یا ن کے کہا جا آ ہو۔ اس میں متعدد قول میں (۱) جاری پانی وہ کہلا آہے جے عرت کے اعتبارسے رواں و جاری کہا جا تا ہو دائ جاری وہ ہے کہ جس میں سو کھے تنکے بہم جائیں دسیانی وہ کھا تا ہے جے

marfat.com

اس قدر موکہ وضوکر نیوالے کے دوبارہ چلومیں پانی لینے پرسیلے پانی کے بجائے رواب کے باعث نیایا نی باتھ لگ مرائع اور بحروظره میں قول اول كوزياده ظامرا ورووسي كوزيا ده مشهور كها كياہے علامه ابن سمام جارى کے منبر و حتمہ و نخرہ کے تعاون کی شرط لکائے ہیں کران کے تعاون سی مانی جاری رہا ہوا ور لے نز دیک فحاً رقول میں ہے مگرمیا حب تجنیس اور صاحب سان آن کے معاون ندینے کی شر عاکو صحیح ارد ماس و تواس جله دونون اتوال كي تفيح يا في محري -ہا اثر دیاں تک نہ سوسننے ۔ایسے تالاب یا حوض میں کو دم نخاست گر گئی ہوتو اس کی کیجانب سے وضو کرلینا درست ہو گا۔اس کئے کہ ایک جانب کی حرکت سی دومبری جانب کا سخرک نہ ہونا اس کی کھیلی علامت ہے کہ نجاست کا اثر دوسری جانب نہ بیونے گا۔ وجہ ہے کہ اثرِ حرکت نجاست کے مقابلہ میں ہے بہوئیآہے۔ بھیرا ہام ابوصیفہ جم اورا مام ابوٹیوسف جھکے بز دیک غسل کے باعث جو حرکت ہوگی اس کا عتبار ہو گا اورا مام مچرکی ایک روایت کی روسے محض مانچھ کی اور دوسری روایت کے لحا ماہے وضو ہے جو حرکت ہوگی اس کا عتبار ہوگا ۔ پہلے قول کا سبب یہ ہے کہ حوض کی احتیاج بمقابلہ وضوبرا یا دہ ہواکرتی ہے۔ بعض فقباء لوگوں کئ سہولت کی خاطرانس کی بیمائٹش دس باتھ لانیا ا در تَ جِورُ ا (ده در ده) قرار دیئے ہیں اور مفتی بہ قول ہی ہے۔ ا در گہراتی کی حدیہ قرار دیتے ہیں الوضوء من الجانب الأخور - صاحب بوايه كي وضاحت كے مطابق اس عبارت سي اس طرف مقعود ہے کہ نجاست گرنے کا مقام 'ایاک ہوجائیگا چلہے یہ نجاست نظرآ نیوالی ہویالنکا) ہو رعراق کے فقبا رنیز کرخی میا خب ہوا رئع وغیرہ کے نزدیک تا وقتیکہ اثر نجاست ماك منه موكى - ابن مها اسى قول كوصيح فرار ديت بين الدّر من فتو ی قول کو زیادہ را ج قرار دیا ہے۔منتقیٰ کی عبارت نجبی اس قول کی مؤید ہے۔ فقہا كے نزديك بخاست اگرنظرندا نيوالى مولو تجاست كرنے كى ملك وضوكر نا درست ا دراگرنظر آنیوالی ہوتو وصوکر نادرست نہ ہوگا . اسی قول کوصاحب سراج الوباج سے زیادہ صبح یاہے۔ علامہ امیرحاج کی دائے کے مطابق اسی طن غالب کا اعتبار ہو گاکہ نجاست یا نی میں آ وموت ماليس لها نضب ساملة - ايسا جانور كرجس كے اندر سنے والا خون موجود نہ ہردیا نی میں اسكی و یا تی نا یاک نہ ہو گا۔ مثلاً چور مکمی وغرہ ۔ علام عین می کمنے کے مطابق امام شانعی کے اقوال سے الكِ قول اخما ف كاسلب، ورجم ورشوا فع اسى كومعتر قرار دينة ميں . دوسرے قول كے مطابق بان

مد الشرفُ النوري شرح الله الدو وت روري

الشرفُ النوري شرط المها الدو وتر دوري ک ناپاک کا حکم ہوگا۔ دیا تی و محامل سے اسی قول کوران مح قرار دیا ہے۔احناف کا مستدل رسول الشر صلے الشرعليہ وسلم کا پرارشا دیو۔ آبُ نے حضرت سلمان سے فرمایاکہ اے سلمان ؛ کھانے بیئے کی اشیار میں بلاخون والے جانور کے مرجلہ نہے اس نے کاکھاناً بيناً وراس ب وضورنا ورست بعد اورياني ايسه جانور كاس مي مرك نا باك بهونا به حس من بهينه والانون مود ا درا دیر ذکر کرده جا نوروں میں خون (بہنوالا) منیں ہوما - امام شا فیج کا مستدل بیسے کرحرام ہوئے کے واسطے یہ لازم منبس كدوه جيزنا پاك بهو- جيسے كە كوئلا ،منى وغيره كاكھانا جائز منبس حالانكدان كے حوام بهونيكى بنيادان كااحترام منس كرجس كے باعث انكو ناياك قرار ديا جائے۔ ایک انشکال . و کرکرده صریف کے ایک راوی بقیہ کو ابن عدی ، داقطی ، اور سیدابن ابی سعید مجبول قرار دیتے ہیں ۔ جواب : - ابن ما) اورمين فرمات بيركه بقياب الوليداس بايد كتفس بي كه ان اوزاى ، وكيع أوراب المبارك و ابن عين جيمناز علما مردايت كرت بي جوان كي نقر بيني دليل سع - لبذا يطعن قابل اعتبار منهي -وموت ما يعيش في المهار الزبيان بي من زندگي گزار نبوال جالوز مثلاً مجلي، منذك اوركيرا وغروان كياني یں مرتے پر پان نا پاک نہ ہوگا۔ امام شافعی کے نزدمک بجزمچھلی کے اور جانوروں کے پان میں مرتے بر پائی ناپاک ہوآگا وَالْمَا عُالْمُسْتَعْمَلُ لَا يَعُونُ اِسْتَعَمَالُهُ فِي طَهَا مَوْ الْإِحْدَافِ وَالْمَاءُ الْمُسْتَعَمَلُ كُ ا ورستعل بان کااستعال طہارت احداث میں درست مہیں۔ اور ستعل بانی وہ کہلا پلہے جے از الا بخاست کیلئے استعال کیا گیا یا حَلَاثُ أَوُاستَعُولَ فِي السِّدِي عَلَى وَجُبِرِ العُمُ بَرِّرِ. حصول قربت (عبادت) كى خاطسىدن ين استعال كياكيا بو وَالمِماعُ المُستَعِمَالَ الاِ مستعل بان كم باريس چار بالوق من بحث كافئ وا، وجراستمال و٧، استعال كروت كاتبوت و٧٠ اس بانی ک صنت رم، اس بانی کا حکم مبلتی بات کی وضاحت یہ ہے کہ امام اِبوصنیفر وابام ابو یوسعی کے نزد کی قربت دعادت، ك نيت يا ازالة حدث كرك استمال كري سياني مستعل بروجا تاب بس اكرب وصوشخص بلانيت معى وصوكر ووياني مستمل موجائيگا اوراگر با وطنوشخص نيت وصو (مازه) وطوكرے تب بھي يانى ستمل بروجائيگا اورام مورك نزد كي محض نيت عبادت سے يانى مستعل بوكا -الما زفر كية بي كد مض ازاله حدث بي إنى مستعل بوجائي اخواه نيت قربت بويانه بو - دوترى بات كى دهنا اس طرح ب كرنقها راس برمتفق بير كرجس وقت يا ني عضو سے الگ ند برواسوقت تك است تعمل ند كبير كے البتہ فقها ركى رائے اسيس فرلمن بي كوفو الكر بونيك بعد الصمتعل كيدي بانبس. توفقها ، بخارا وبلخ ك نزديك بان حبوقت تك عضو سالك بونيكے بعد كہيں رك زجائے اسے ستعل زكريں كے -اس سے تعنع تظركه ده برتن ہو يا زمين يا وصوكر نبوال كى تھيلى -ا براسم خنى م، الم الوكوسف والم عند ،سفيان توري كا مسلك نيز صدرالشهيدا ورصاحب كنز كا داع قول ب. اورظهر الدين مرغينا في اي

martat.com

الدد تشروري 🚜 👯 اشرف النورى شرح المراي المراي 🕏 قول كيمطابق فتوى دياسيد - صاحب خلاصه كالبسنديده قول مجى مبى بيه مگر درست قول كيمطابق عضوسے عليى كى كے سايق ہى پائىتىل ہ ہوتا ہے۔ نظمیر میہ اورمحیط وعیرہ میں اسیطرح ہے۔ تیستری بات کیمتعلی تحقیقی امر بیسے کھٹن بن زیاد کی روایت کیمطابق امام اس ابوصنیفیڑکے نزدیک پیخس مغلط ہے۔ اہام ابو یوسف کی روایت کیمطابق پرنجاست خفیفہ اورامام محروث کی روایت کے اعتبارے يه طاهر شمار بوتا ہے مگراس میں پاک کرنیکی صلاحیت نہیں۔ فقہا مردوایتِ امام محرد کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ شرح جامع صغیر فزالاسلا ف فرات بی که بم اسی کو دانع قراردیت بین مکتب امام مخترین عوا اسیطرت دکر کیاگیاہے کسا حب محیط فرائے بین که اسام ابوصنیفة کا یہ قول مشہورہے ۔اگٹرکت میں منتی بریمی قول ہے ۔ تیر متی بات کی تشریح اسطرح ہے۔ امام محرث کے مسلک اورامام ۱۱ ابوصنیفهٔ کی ایک دوایت کیمطابق یه بابی خود طا هروپاک سیم لیکن اس میں دوسرے کو پاک کرنیکی صلاحیت نہیں لہٰذا اس سے ، دوباره عنسل یا وضوکر نا درست مذہو گا. البتہ نجاستِ حقیقی اس سے زائیل کرسکتے ہیں۔ ابن نجیم کتے ہیں کہ ایام الک کی ایک روایت استِقرح کی ہے۔ اورامام شافعی واما) احمد کا ایک تول اسی قسم کا ہے۔ امام زفر اور آیام شافعی کے ایک تول کیمطابق باوضوکر نیوا کے کا مستعمل بائی خودمجی پاک ہے اوراسیس پاک کرنمکی صلاحیت بھی ہے ا وربے وضو شخص کاسمس لٍ يا بى خود نو طاهر بو كالكن اس ميں دوسرى چيزكو باك كرنكي صلاحيت نه بهوگي. علامه نووي كُي نزد يك الماشا فعي كايه ة خول درست ب أيك تول الم م الكتَّ ، المام شَا نعيَّ ، او زاعيَّ اورابولور كايه سبع كه وه خود بمي پاك بيم اوراس ميں پاك ارنی صلاحت بھی ہے اوراس کا سبب یہ ہے کہ طہور مبالغہ کا صیغہ ہونی بنار پر اس کے معنے ہوں مے باربار یاک کرنیوالی فتے ۔اس کے جواب میں کہاجا ما ہے کہ مشک یانی دوسرے اشیاء کو پاک کر نیوالاہے مگر اس کا سبب بیمنیں کہ طہور سے · مرادمطرب بلكاس بنا يركه آيت مباركه ي لفظ طبورلا كرمعني مبالغركيجا نب اشاره فرايا . وكل إعاب دُبخ فقيطم رجازت الصلوة فيه والوضوء من الاجلد الخنزيروالادي ا ورمروه برط بحصه دباعت دری گئی وه باک بوگیا ابرنماز بر صنام می درست برادراس کے ذراعه و منوکرناد می درست بر برخزرادرادی وشعرالميتة وعظمهاطاهر ك حلدك اورسته كع بال اوراس كى بدى يأك ، پھڑے کی دیا عنت دینے کا ذکر شرت وتوضيح و کل اهاب ، تین مسأس کاتعلق بجراے کی دباغت سے بدا، پڑے کے پاک بہونیکا تعلق کتاب الصیر سوب ۲) کمال وعزو پہن کرنماز کا درست ہونا، یہ کتاب الصالوق سے متعلق ہے ،س ، چراسے کی مشک یا ڈول وغیرہ یں بان لینے اُور کھراس سے وضو کے درست ہونیکا تعلق یانی کے اُمکام سے ہے۔اس مناسب کے باعث کے اُمکام سے ہے۔اس مناسب کے باعث میلوں کے تحت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ د باعث کے بعد

الشراك النوري شرح الم ١٤٠١ الرُّد و وت روري الم ہرطرح کی کھال پاک ہوجاتی ہے اورشرعااس سے فائدہ اٹھانا درست ہوجا تاہے ،اس پرنماز پڑھنا بھی م^{رس} مروری می می شکف فرول بنا کروضو کرنا مجی درست ہے۔اس کے کرسول انٹر صلے انٹر علیہ وسام کا ارشاد کرای ہے کہ جو چٹرا دباعت دیا گیاوہ پاک ہوگیا۔ البتہ آدمی اور خز بری حلد نا قابل انتفاع ہے۔ خز رکی ہو اس بناء پر کیخس العین ہے اور دیاعنت کے بعد معی اس کی کھال پاکٹے ہنں ہوتی ، اور آ دمی کی کھال اسک اکرام کے باعث طلال نہیں۔ علا وہ ازیں وہ انتہانی بتلی ہونیکے باعث یا قابلِ دبا عنت ہے۔ د بغ ، دباغت کی دوقسیں ہیں دا، حقیقی دباعنت کہ وہ مختلف مصالحوں کے ذرکعیہ سرو نی ہے در) حکمی دباعنت جس میں بیر مصالح استعمال نہیں ہوئے بلکہ محض نمک، دھوپ اور نہوا ومٹی سے ہوجاتی ہو۔ علامہ قدور ٹی کی مرادعوم دباعنت ہے۔ لہٰذا حکی دباعنت کے بعد تھی چراہے کے یاتی میں گرجائے سے روایات اس برمتفق ہیں کر آباک بہیں ہوگا۔ مہند میں اسکی صراحت ہے کہ دبا عنب حقیق کے بعد ماین لگنے کیوجہ سے بقینی طور پر جمرًا نا پاک منه موگا منگرزیاده ظاهر قول کے مطابق علی دبا عنت کے بعد تھی جیرائے نا پاک نہ ہونا موز وں ہتے۔ غلامه شامی فراتے ہیں مضمرات کے حوالہ سو علامہ قبستانی سے اسی کوزیا دہ صیحے کہا ہے اور نجزی نے اسی کوزیاد 🕏 <u>جازَمت الصلَّوة في</u>لغ ، ق*دوري كے بعض نيغوں بين* فيه "كى حكِّه" عليه" آيلستے ليكن پرنجى باعثِ انسكال نہيں فج یہاں بیبتا نامقصود ہے کہ جب دباعث دی ہو تی کھال بین کریہ درست ہے کہ نماز بڑھ لی جائے تواس 👸 ئے مصلے بنانیکو بدرم اولی درست قرار دیں گے ۔اس واسطے کہ طہارت لباس نص قطعی وتیا باف فطعی سے نابت ہورہی ہے۔ اور مصلے کا پاک ہونا بزرایة ولالة النص م الاجلى الخانز مير - علامه قدوريُّ استشاريس اول خزير كوبيان كررسيه بي -اس كے بعد آدى كا ذكرہے ﴿ وجہ یہ سے کہ مقال تدلیل سے بعنی نجاست کے اظہار کامو قعیدا وراس مناسب اول خزرر کا ذکر بلافت كاتقا ضاسيے۔ وشعرالمستاة مية دمردارى كى يه چزى ياك بى دا، بال دى، بديال دى، كمر دى سينگ ده، ادك دى افغ د› پر (٩) بَوْ پُخ - حاصل یکه سرایسی شئے بائر سے جس میں حیات نہ ہو ۔البتہ خزیرِاس حکم سے مستثنی ہے الم شافعی ان سب کو ناپاک قرار دیتے ہیں ۔ اِحنا ب کا مستدل بیر دایت ہے کہ رسول الٹرصلی الشرطلیم کم نے حضرت فاطری کے لئے ہاتھی دانت کے دوکنگن خریدے۔ وَإِذا وقعتُ في البيريخِ أسمُّ نُزَحَتُ وكانَ نزحُ ما فيهامن الماءطهارةُ لها فأن ما تتَتِ اوركنوي ين نجاست كر كمي بولو اس كاتمام ياني كالدياجائ اوركنوبي كاياني كالنابي كنوس كايك بونابي - اور اگر فيها فأريٌّ اوعصفوي قُرُّ اوصعوةٌ اوسودانيةٌ اوسامٌ ابرص نُزِحَ منها ما بان عِشرين اس مين جوبا يا جرايا يا مولد يا بمجنگا يا چيكلي مرجائ يو بين ور ل

اردو سروري الله دلوًا إلى ثلَّثين بحسب كبرُ السلاو وصغرُها وَ ان مانتِ فيعاحمامة ا و دجاجة ا وسِنُّورٌ تیس ڈول کک ڈول کے بڑے اور مجوٹے مونیکے اعتباری کلاے جائیں اور کموتر یام بی ایل مرجانے بر نزح منها ما بين اربعين ولوًا إلى خِيمسين قران مارت فيها كلبُ اوشًا لا أو أُدميُّ نُزحَجميهُ چالیس سے بچاس ڈول مک کالدسیئے جائیں ، اور کتا یا بکری یا آ دمی مرد برکل پانی نکالاجائیگا ما فيهامن الماء وان انتفخ الحيوان فيها اوتفسّخ نزح جميع ما فيهاصغ الحيوان اوّكبُر اور ما بذر كنوس مين كركر تعبول يا تعبث كيا بهو توخواه جابذر تعبيرًا بهويًا برًّا تمل يا في نكالا ما تميكا -لغات کی وضاحت ، د نزحت ، گدلاپانی کنوان جس کا زیاده یا کل پان کیالدیا گیا ہو ۔ جمع انذاح عصّفُوں لا ، چڑیا ، کبوترسے بھوٹا ہر ریزدہ ۔ جع عصافیر-صّعَوۃ ، ممولا ، بھوسے چڑے ہے ۔ جع صعوات سّو دانیتا - السوادیت ، بحشگا ۔ شا ہ : بچری ۔ ۔ کنوس کے مسائل ،۔ نزحت ؛ یا بی سے کنویں کا تعلق ہونیکی بنا پر اس کے احکام کابیان بھی علامہ قدوری کے پانی کے احکا ساِ تمہ فرما دیا ۔ نزحکت کی نسبت کنویں کی جانب موقعۂ بیان اور تعصیر حال مجازی کی گئی ہے ۔ مثال کے کہتے ہیں۔ سال المیزاب - ارشادِ ربانی ہے واسٹل القریت یو کنویں کے دہ در دہ سے کم ہوسکی مرت فاست کرکئ توسلف اس پرتفق ہیں کہ ساما یاتی نکالیں گے - اور بابی کے نکالے ہی کو اس کا پاک ہونا حشروری ، تمنویں کے احکام ومیائل کا مارقیاس ورائے پرنہیں ۔ ملکہ سلف ا ورآ نار ونقول پرہے لہٰذا لنوش میں بجری یاا دنٹ کی ایک دومینگنی گرہے ہرا زروئے قیاس تمنویں کے نایاک ہونیا حکم ہونا چاہئے مگر سویں کو استحساناً نایاک قرار مذریں گے ۔ وجہ میں کہ عمو کا جنگل کے کنویں کی مُن سنیں ہوتی کہ نجاست کے روک بن سکے اور مُولیٹی آس ماس مینگنیاں اور گو ہرکرتے رہتے ہیں اور بذرلعہ ہوا ان کے ننویں میں گرنسکی بنا پرمعولی نجاست کو نظر ازما ز کرتے ہوئے نقہا مربے کنجائش دی ہے ا درسہولت کا ب رِنِفررکماہے۔ بس اگر کمنوس میں جڑیا یا کہوتر کی ہیٹ گر گئی ہو تو اُس کی وجہ سے بھی کنویں کی نا پاکی کا حک ۔ حضرت اہام شافعی ہے نز دیک کموس کی نایا کی کا حکم ہوگا۔ اوراس کے بد بواور فساد وخرا بی کیجانب نتقل ہونے کی بنا پراس کا حکم مری کی بیٹ کا سِا ہوگا جومتفقہ طور میرنا پاک ہے۔ احات فراتے ہیں کیمواً مسلمالوں میں بیطرنیقہ مروج ہے کہ سبحہ دل میں کبوتر پلے ہوئے ہوئے ہیں اور کسی نے بھی اس دستور بحيرنه بي فرمانئ · ا وَرابو دا وُ دِ مترليف بين ام المونين حضرت عائشة صدلقة " كي روايت ا ورحصرت سيرة كي روا جي σοσσσσσσσσσσ

اشرف النوري شريع الممري الرُّد و فت الرُّد و فت الرُّد و فت الرُّد و فت الله میں ہے کہ گھروں میں سجدیں بنا ؤاورا تھیں پاک صاب رکھو۔ توفعلا اس اجماع سے انکی بیٹ کا پاک ہونا آبت یں وہا۔ ہوتاہیے ، رسی میمولی سی بدلولو یہ ٹھیک اسی طرح <u>سبعیے ک</u>سی حد ٹک کیچڑا میں ہوتی ہے اور وہ امام شافعی^{رو} کے نز دیک بھی پاک ہے۔اسی پراس کو قیاس کرلینا چاہئے ۔ مرسین بن بھر ہے۔ فان مانت فیصا فارۃ ۔ پر ہایاس کے مانند کوئی پڑیا کنوں میں گرجانے پر رہے عکم ہے کہ ہ چرط پانھی چوہیے کیطرخ ہوتی ہے۔ بس پڑا ں حکواسی طرح سے - اگر کنویں میں کتا یا بحری یا آ دی گر کر مرکبیا یا کوئی جانو آبانی میر ما توسارے یا بی کے نکالنے کا حکم ہوگا ۔ مکہ مکرمہ میں زمز مے کنویں میں ایک جشی فی ش اور صفرت عبدالشرابن زبررضی اِنشر عنبهائے سازاً یابی نخالے کا حکم فرمایا یا ہوتے بھی سارا یا بی تکالنے کا حکم ہوگا ۔ دحہ یہ ے یا نی میں بیٹیاب کردیگا اور میٹیاب نا پاک ہم۔ ایسے ہی اگر ملیٰ کئے۔ لنے تما حکم مبوگا - علامہ قدوری ان جالوروں ا ورخز رکے علاوہ اگرجا بورزندہ نکل اس ہوتو کنوس کی نایا کی کا حکمہ نہوگا ۔ پھرکتے ہوتو رد تھیں گئے کہاس کےمنہ کے پانی تک سنچنے اوراس کے تھولے کے ناپار -اورمڪروه ٻوتا ٻويو ماني مڪروه برگاءا ور بشمار مو گاجبکه آخری دول یا بی سے الگ نی نخالیں کہ امام ابولیوسف اسسے ناپاک اور امام محرّ پاک قرار دسیتے ہیں بھرعندالاصاف وا بے دریے نکل آنے کی شرط نہیں البتہ حسن من زیاد شط قرار دیتے ہیں ۔ و ان مات فیھا کلب : مِلامِہ قدوری کے کے ہاریمیں اگرچہ مربے کی قیدر ککارہے ہیں مگرکتے اور ایسے جانوز کے بارے میں جس کے جموعے کو بخب کہاگیا مزا فزوری نہیں۔ زندہ مکل آئے کی صورت میں بھی سارایان

ارُد و مشروری اید مد انشرفُ النوري شرح الم ٢٩ وعكدة السدلاء يعتبومإلى لوالوسط المستعسل للأباريى البُلداب فِأَنْ نُوح منها بدالوعظيم ا در ڈ و لوں کی تعداد اوسط درجہ کے ڈ ول کے اعتبارے معتبر ہوگی جس کا ستعمال شہروکے کنووں پر ہوا کرا جراہزاار شے قلاماليسع من الدلاء الوسط أحتسب به وان كان البيرمعينًا لأيزح ووحب نزح ما فيها ہے وسط درجہ کے ڈولوں کے بقدریانی نخالد ہاگیا توا وسط درجہ کے ڈول دھنا لگائیگے۔ اُکرکیوا حثید دار (اورجاری) ہوکہ سارایانی نہ نخالاجات اخرجوامقداركا فيهامن المهاء وعن عهماب الحسن رحمه الله تعالى انه قال ينزح منها توپان کی دجوبی مقدار نکالی جائے گی ۔ عضرت امام محسمدر حمة الشرعليہ سے منقول سے کہ دوسوسے تين سو مأستأ دلوالى تلثماأ كأ ڈول تک تکلے جائیں گئے لغات كى وضاحت . معين ، بها بواياني كهاجا لبية ما رُمعين ماري يان سفارٌ معينُ ، بيت بوت يان والاستكيزه- أبار- بيرى مع بحنوال - مبلك آن - بلك كي جع : شهر اس كي جع بلاد بهي آت سٍ - الله لافي دلو کې جمع : د ول ـ ته جينير إ حصد دالمد لآء بيني وتوبي مقدار رئل لنے صورت میں اوسط درجر کا ڈول معتبر سو گا-ایساڈول فج تن اجس كاستعمال عمومًا شهرون مي برواكرمًا برواوركسي كنوي كالدول مِقرر نه موسكي شكل مَنْ ده معتبه ہوگاجیں بیں ایک صاح یا نی آجا ما ہو۔ اور صارع سے کم زیادہ والے ڈول کا حساب ایک صاع والے ڈول سے ک یں گے۔ المذااگر سبت بڑے ڈول کے بیس یا جالیس ڈولوں کے مساوی ہونے پر محض ایک ڈول کالدینا نی ہوجا ئیگا کہ اس طرح بقدروا جب یانی نکل گیا- بھرڈولوں کی مقدار میں بھی اگراکٹر ڈول بھرے ہوئے ہوں للاكتر حكم اكل كے اعتبار سواے كافی قرار دیں گے۔ وان كان البيرمعينالا بنزح الز - إركنوس كحيثم دارموسكي وجس يوراياني نديكالاجاسك تواس قت موجودیا نی ہی تکالنے کو کافی قرار دیں گے۔ اور موجودیا نی کی مقدار کے باریس چہ فول منقول ہیں دا، کنوس کے حال سے واقف لوگوں کے قول کا عتبار ہوگا جبکہ وہ یاتی کے نکالنے بعد سے کہتے ہوں کہنوی میں باتی کی مقداراس سے زیادہ نہی دی اس طرح کے دوآ دمیوں کو کنویں میں اتارین جنمیں یا تی کے بار میں پوری بھیرت وواقفیت ہوا وروہ جتنی مقدار یا بی کی نکالنے کے بعد یہ کہتے ہوں کہ اس سے زیادہ یا تی گی مقدار نه تقی اسے معتبر قرار دیں گے ۔ امام الوصنيفة سے به دولوں طريقے مروى ہیں ۔ صاحب بدايہ دوسرے قول كو اِ شبه بالفقدا درمبو کا کے شارح اضح قرار دیتے ہیں اور در نحار میں اس کامفتی برم و کا منقول ہے د کم ان کنویں کے قریب گڑھا کھود کرکنویں سے پانی نکا کتے اور تعبرتے رہیں دیم جگنویں کے اندر بانس ڈالیں اور پانی کی پمائش 🕏 کرکے نشان لگادیں۔اس کے بورکنویں سے دس ڈول نکلتے جائیں اور دوبارہ بانس ڈال کریا بی <u>گھٹے ک</u>انداز 🗞

الثرث النورى شرح المناه الدو وسروري الله كياجك اسىطرح اندازه سے دس دس دس ول كاليس الم ابويوسون سے ان دونوں طريقوں كونقل كيا كيا كيا كيا كيا كيا د۵) دوسوسے تین سوڈول تک سکالدیں د۶) ڈھائی سوڈولوں سے مین سوڈول تک نکالدیں۔ تخیینہ کے یہ قول ا مام محرات منقول ہیں۔ درخمار میں انکھلہے کہ سہولت کے باعث مفتی برامام محرام کا قول ہے۔ واذاوجلانى البيرفأى ةُ ميتةٌ اوغيرُها ولائيل باونَ متى وقعتُ ولمرتنتفي وُلويَنفسخُ اوراگر كنوي مين مرابوا چو با وغيره ملے اور گرساك وقت كابية نسيط جبكه وه بهولا بهيا نه بهولو ايك اعَادُواصَلُولَةً يُومِ وليلَيْ أَذَاكِ إِنْ الْوَضَّوا مِنْهَا وغسلواكَ شَيٌّ أَصَابِهُ مَا وُهَا وان اسْغَنْتُ ر وز د شب کی نمازیں و ه لوگ د مېرانکس جواس سے وعنو کر چکے مهوں اور مېروه مننی دعو کني جس کک به پاني پېنج گيا ېواور جانور کوچ اوتفسَّخُتُ اعَادُواصلوةً تلتُ تايام ولياليها في قولِ ابي حَنيفة رحَمه الله تَعالَىٰ وقال الويو یا پھٹنے براہام ابوصنیف رجمت الشرعلیہ کے قول کے مطابق تین دن رات کی نمازوں کا عادہ کریں اور اہام ابوسط بھ وتحملاً بحمها الله تعالى ليس عليهم اعادة تشي حتى يتحققوا متى وقعت -اورامام فرو كية بين كم جب تك كري كا وقت معلوم نه بهوان يركسي جيز كا عاده لا زم نهيسي . ى صورت بين تين روز وشب يبل كنوي كونا ياكتسليم كياجا أيكا وراس درميان مت بين جن قدر منازين اس كنوي كي يان سے عسل يا وضور كرك يرسى بول ان تمام كالو الالام بوكا حضرت الم الوصيفة ميى فرملة بي حضرت الم الولوسف اور مصرت الم محرك نرد مك صبوقت تك لقين طور يراس كا علم نموكديه جالوركسوقت كراس اسوقت مك ى چيز كالواما نالازم ند بهو كا - وجديه ب كه سياراسابق كام يا تى كويقينى طور مرياك سبحة مهوست مهواب بو" البيقين لايزول 👺 بالشك يك قاعده كے مطابق يدلقين اس كمان وشك كيوج سے ختم نہ ہوگا ، ١١م الوسنيفرن كے نزديك كسى شى كے ﴿
سبب حقيقى كے بوشيده ہوت براسے سبب طا ہرى بر تمل كرتے ہوئے اس كيمطابق حكم ہوگا اس حكم جا الارك م کے ختیقی سبب کا اگرچہ علم نہیں مگر یا تی میں گرجانا اس کے مربے کا ظاہری سبب یا یاگیا بس اس کی موت کا نتساب 👸 اسی کی جانب ہوگا۔ رہا پیکہ ایک دوزوشب یا تین روز وشب کی قید کیوں لگا ہے گئی تو اس کاسب یہ ہے کہ اسکے بچوسلنے اور نہ پھٹنے سے قریبی وقت میں گرنیکا اندازہ ہو تلہے اس واسطے ایک روز وشیب کی مقداد متعین کی گئی اور 👸 مچھولنا یا بھٹنا زیادہ وقت گذر جانیکی علامت ہے بیس اسکی ادنیٰ مرت تین دن رات آسلیم کی گئی۔مثلاً اگرکو فی میت نماز پڑسے بغیرد فن کردی گئی تواس کی قبر برتین دن تک نماز پڑھنا درست ہے اس کے بدرہنیں بحوالہ منا یہ 🖁 البیان نہرالغائق میں امام ابوصنیفہ حکے قول کوا حوط اورامام ابو نوسٹ وامام میڑ کے قول کو زیادہ آسان کہاگیاہے 👸

ارُده وت روري المد ا ﴾ ابويوسعتُ وامام مُحَدُّ كِ قول كو "فياً وي عمّا بيه " بيس راجٌ قرار دياً گيا مُكّر قاسم بن قطلوبغا اكتركتب بين اس كے خلاف ہونے اورامام ابوصنیفہ کے قول کی دلیل رائج ہونیکی بنا پرصاحبین کے قول کور د فرملنے ہیں ۔ علامہ صباعی مسائل ملُوۃ میں امام البوحنیفی کے قول پراوران کے علاوہ میں امام البویوسف حرام محراتے قول پرفتویٰ دیا کرتے تھے۔ وُغسلوا كل شيئ اصابه ما قُرِها ُ يهجم اس صورت ميں ہے جبکہ عنسل يا وضو حدیثِ اکبريا اصغرے ازالہ کی خاطر کرے یاکسی شخصی بخاستِ حقیقے کے ازالہ کی خاطریا تن استعمال کرے۔اورا گرصرت کے بغیر غسل کرنے یا وضو کرنے یا بلانجاست کیڑا دھوئے تو بالاتفاق سب کے مزدیک اعاد ہ لازم مزہو گا۔ <u> وقال ابولوسفَ و محمه ل</u> بہلے امام ابولوسف جھوا مام ابوصنیفہ کے قول سے اتفاق تھا مگرا تھوں نے ایک بارایک برنده دیجماکداس کی چونخ میں مرداً رجو ہا تھا۔ وہ کنویں برسے گذراتو دہ چو ہاچو پڑے سے بچوٹ کر کنوس میں جاپڑا اس کے بعد امام ابو یوسف سے امام محرز کے قول سے اتفاق کر لیا۔ وسُوبِ الأدفي ومايوكلُ لحيمُهُ طاهِرٌ وسومٌ الكلبِ والخازيدِ وسيأع البهانتُم بخسٌ وَ ا در آد می کا جمو الا درایسے جانوروں کا جموٹا طاہر کرجنا گوشت کھایاجا ما کوادر کتے کا جموٹا اور تخزیر و در ندوں کا حموثا مخس جان سُور الهرّة والسّجاجة المخلّاة وسباع الطيور ومايسكن في البيوت مثل إلحيّة وأ بلی ا در آزاد بهرنیوالی مری اور شکار کرکنودالے برندوں اور گھروں میں رہنے والے جائوروں مثلاً سائپ اور الْفارة مكر ولائد چوہے کا تجوٹا محروب لغات كى وضاحت - سبآع . سُبع كى جع : دِرنده - اس كى جع أسبع اوراسبوع "اتى ب - البها تقد بهم ك جع : يويايه - البعمة : بروه شخص جس مين قوت كويائ نه بور المتخلاة : آزاد - طيوس - كير كرجع : يرند ه اس كى جمع ألجع اطيار آتى ہے۔ جالورول كے جھولے كے احكام وسُوى الأدمى ومايوك لحمية - مطلقاً جانورون كي إن ين رُكريان كونا پاك كرك اوراس کی تعصیل سے فراعنت کے بعداب استحے بیس توردہ و حبوے کے ایکام بیان فرمارہے ہیں پس خوردہ یا کا قسموں پڑشتمل ہے دا) مُتفقہ طور پرسپ کے نز دیک پاک دین متفقہ طور پرسپ کے نز دیک نا پاک ، بتوّب نه بمونے میں بقیمار کا اختلات بنہ، اسکا جھوٹا محروہ (۵) ایکا جھوٹا مشکوک ۔ سویمالاد ہی بیلی تے ہوئے فرائے ہیں کہ آ دمی اور وہ جانور جو حلال ہیں اور جنا گوشت کھایا جا تاہے بالا تفاق سب کے سزریک انکا تھوٹا طا ہرہے اسواسطے کہ اس کے تعویے میں منے لعاب کی آمیزش ہوتی ہے اوراس کا ج

الُدو تشكروري 🗽 🖁 💥 انشرفُ النوري شريح 📑 ۲۲ بنيا ياك گوشت سوم وملسع -حدميث شريف ميں ہے كه رسول الشّرصلي الشّرعلية ولم كي خدمتِ اقدس ميں دود ھ كاپيـاله بیش ہوا تو آئے بینے اس میں سے تھوٹرا یونٹ فراکر باقی آپ کے دائیں طرف بیٹے ہوئے ایک گاؤں والے کو عطافرایا بُسك كُيْرِي كُرِ با قى تصرت ابوسجرة كوديديا - آدى مين مسلم و كا فراحيض و نفاس والى عورت اوروه جييخسا چیر منطق بھر ہی سرمے ہر برو کر در میں۔ جنابت کی حزوزت ہو سارے شا مل ہیں · بخاری شریف وغیرہ میں حضرت ابو ہر رزم کے سے روایت ہے کہ میں رول تُنْرِصِكِ التُنْرِعليهُ وسلم سے ملاقارت بہوئی ا قرمیں جنبی تھا۔ انتخصور سے میرا ہائھ نیحوا آا ورمیں آپ کے ساتھ جلائیاں كُد آب بنيه كن الويس في محراكم عسل كيا- اس كي بعد جا عزبهوا تو آث تشريف فراس - آب دريافت رمایا اے ابو ہر رہ کا کہاں <u>صلے گئے کتھے</u> ؟ میں نے وا قعہ عرض کیا تو ارشا دہوّا سبحان اللّٰہ موْمن نا پاک سنیں ہوّا ام الكومنس حفرتٌ عاكشه صديقة رضيه روايت ب كهيس جنا بُت كي حالت بين يي كريحاً بهوا يا بي آيي كودي تو آنخفه لا هُ منه لَكَائِيُّ بهو بيُ حَلَّه سے دمن مبارک لگا كريوش فرماليتے - علاوہ ازيں حضرت ثمامہ بن اُ اَل كو دائرُہُ اللَّ یں دا حل ہوسنسے قبل آنحضور کا مبی نبوی سے با ندھنا تابت ہواس سے بہت چلا کہ بطا ہر کا فریمی تجس نہیں ہوتاا دراس کی نجاستِ عقیدہ مرادہے۔ د ۱۰ بروس می جانب سیندهٔ طریع و به بنید صروری . . دکرکرده تعییمی اس می شرط کنانی جائیگی که اس کامنه بظا هزمایاک نه هو پس مثلاً شراب بوشی کے فور ابعد ساہوا مانی نا ایک شمار ہو گا۔ وسوس الکاب والخنزید -اس حگرسے دوسری قسم ذکر فرما رہے ہیں کہ کتے اور خزیر کاپس خور دہ نجس ہے ۔ بض بے کتے کے باریمیں حضرت ایام الکر کا اخترات سیان کیا کہ ان کے نزدیک کتے کاپس خور دہ یاک داسلے ں السُّرصِلي الشُّرعَلية وَلم يَع فرماً ياكريم مِن سِيح من <u>كرير مِن من كتب من أوال ديا تو اسے گراگر بر</u>ئ تين د صولینا چاہے۔ سیاب کتے می زبائن یا بی ہے لگنا ہالکل عیاب ہے۔ تواس کے منڈا لنے کی بنا پر *برتن کے غیب ہو* كاحكم بهوا بة پانى كے مدرجيرا ولى مخس بيونيكا حكم بيونا جلميتے اور خزىرىكے بخس العين ميونىكى بنا برمتفقة طور برسب كے نزديك س کاپس خورده نایاکه باع البهائم - اب اس ملّه ما بورول كي تيسري قسم ذكر فرمارس مين كما محى، شيروعزه درندول كايس وردہ نجس ہے۔ حفرت امام شافعی بجر کتے اور خیز بیسے دوسرے در نکروں کے بس خور دہ کو باک قرار دیتے ہیں مسدل یہ ہے کہ رسول النرصلی الفرعلیہ وسم اس طرح کے الاب کے باریمیں یو بھاگیا جہاں کتے اور در مدے تے اوراس کاپانی پتے ہیں۔ آئخضور کاارشا دہواکہ توان کے شکمیں بہو تخ گیا دہ تو ائکاہے اور باقی ماندہ ہمارے پنے کے قابل ہے یا فرمایا کہ وہ پاکے بیروایت دارتطی ، ابن ماجہ اور دیگر کتب حدیث ہیں موجود ہے۔ احناف کے نزدیک درندورکالفاکیو نکرنجس ہے اور لعاب کی تولید گوشت سے ہی ہو تی ہے اس کئے باک ہوئے ؟ اور پاک نہ ہوئے کے باریمیں گوشت ہی قابل اعتبار ہوگا ۔ روگئی یہ روایت نؤ اس میں کتے کے متعلق تبھی ہے جسے ؟ امام شافعری مستنیٰ قرار دے رہے ہیں ۔ لہٰذا روایت سے جہاں تائید ہو رہی ہے وہیں تردید بھی ہوتی ہے قبل ؟

الثرفُ النوري شرح الله الدو وتر مروري 🛪 🐯 نہا یہ نے لکھاہے کہ امام محدٌ میں تو ذکر فرملتے ہیں کہ درندوں کالیس خوردہ مجس سے مگراس کا نجاست غلیظہ باخفیفہ ہؤ نا بیان سٰہیں فرمایا۔ امام الوصنیفۂ کئے اس کا نجاستِ غلیظہ ہو نانقل کیا گیا اورا کا م ابویوسعٹ سُرنجاست خفیفہ فج بوما - ومشور المهرة والدجاجة الح⁻ بوكتى قسم مه ذكر ك*النئ كم* لم بلى اوراً زاد وك**على بهرنبوالى مرغى اوراس طر**ر شكار بر نبوالے پر ندَے مثلاً باز ، چیل وغیرہ اور سانپ و چوہیے وغیرہ گھروں میں رہنے والے جانوران سب کا يس خورده مكروه سه - بلي كے بارىمىن مەتول ا مام ابوصنيغة اورامام محد كاسب - رسول ارسار صلے الشرعليه وسلم کے ارشا دِگرا ی " البرة سبع " ‹ بلی درندہ ہی کیطابق اس اس خور دہ نجس ہونا چاہیئے تھا لیکن گھروں میں اس ی کثرت کے ساتھ آئد ورفت کے باعث حکم نجاست ساقط ہو کرمحض حکم کرا ہت رہ گیا۔ اہام ابو پوسٹ ا درا مام شا فعی بلی کے بس خوردہ کو بلا کرا ہمت پاک قرار دیتے ہیں۔اس واسطے کہ دار قطن میں روایت ہے کہ آنخفرت یا ن کے برتن کو بلی کے آگے کردیتے اوراکس کے ب<u>ی لینے کے</u> بعداسی یا ن سے وضوفر اتے صروری فیا مکره ؛ بلی کاپس خورده امام ابوصنیف^{رد} اورامام مح*ورت کے ن*زدیک میکرده تینزیمی ہے یا مکرده مخرنجی کی يوَاسُ كَمِ متعلق جامع صغيري امام الوحنيفة وسي اس كالمخروة تنزيبي بهونانقل كياكيائب بيني زياده صحح ا ورآ تارکے موانق ہے۔ صاحب ہوا یہ سے سبب کرا ہت کے با رئیں ُ دورائیں منقول ہیں۔ایک تو یہ کراہت اس بنا پرہیے کہ اس کا گوشت ٔ حرام ہے - امام طحادی میں فرمایت ہیں جو حرام کے قریب (محروہ مخری بہنگی جانب اشارہ کرتاہے۔ دوسری یہ کہ کراہت کاسبب بلی کا نا پاکی وگندگی سے عدم احتراز ہے۔ ا مام کرخی میران س تول کی نسبت ہے اوراس سے مکروہ تنزیمی ہونیکی جانب اشارہ ہے۔ واللاجاجة المخلاة وآزاد كيرنوالي مرئ كابس تورده اسك لنزكي مين الوده رسن كابنا يركروه ہے البتہ بندرسے والی مری کروہ گندگی سے بچی رسی ہے اس کا پس خوردہ مکروہ منہیں۔ وسُورُ الحمارِ والبغلِ مشكوكُ فان لريجلِ الإنسان غيرُ ؛ توضّاً به وتيمّم وبايّهما بل أجَائِ اور گدے ونچ کاپس خوردہ مشکوک ہے بس اگر کسی کو اس کے سوایا نی میسرنے ہوتو ومنواورتیم کرے اوردونوں میں اول جے جاک م و توجیح وسوی الحیمار والبغل الزیهاں علاقدوری بانویں قسم ذکر فرمادہ ہیں کہ پالتو گدھے کاپس رس سرس خوردہ اور گرمی کے شکرسے پیدا ہونیوالے نچر کا پس نوردہ مشکوک ہے۔اس تعرفی کے اس تعرفی کے اس تعرفی کے اور اوپر ابوطا ہر دباس نے بیرانسکال کیاہے کہ اسے میر درست منہیں کہ مشکوک کہا جائے اس واسطے کہ احکام ربانی ين مريب كوئي مشكوك حكم بيه منهي - للهذا انكابس خورده پاک قرار ديا جائے - ايسے يا بي ميں اگر کٹرا گرگیا ہوئو اس کبڑے سے نماز کڑھ لینا درست ہے ۔البتہ اس میں احتیا کا کا پہلوا ختیار کیا گیاا دراس بناً

اددو سروري پر وضوا در تیم دوبو ل کا حکم ہوا۔ اور دومرے پانی پر قادر ہورتے ہوئے اس کا استعمال ممنوع ہوا۔ فقہار کی سے ابوطا ہر دباس کئے انسکال کا جواب یہ دیا گیا کہ مشرکوک سے مرادیہ ہرگز منہں کہ اس کے شری حکم کے کے کہ استعمال کے حزوری ہونیکا حکم نجاست کے منتفی ہوتے اوراس۔ رمعساوم ہے بوشک کا مطلب دلا^ائل میں تعارض کے باً عث توقف سے کہان کے ہام اور صلال ہو تنگے مارکمنٹ اِحاد میٹ میں تعارض سے ۔ مثلاً حضرت جائز رم روی سے کہ رسول التّر<u>ص</u>ا ے عزوہ نیر نے موقعہ سریالتو گرھوں کے گوشت کی ممالغت فرمادی تھی ۔ اورالو داؤ دگی روا س لتا ہے کہ زمانہ فخط میں آنحضور کے بعض لوگوں کو بالتو گدسے کے گوشت کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ ب اس انسکال کاسبب اختلاً من صحابةً کو قرار دسیتے ہیں ۔اس لئے کہ حفزت ابن عرف کی روایت سے کے پیس خوردہ کا پاکٹ ہوناا ور صفرت ابن عباس کی روایت سے پاک ہونا معلوم ہور ماسے ۔ شیخ الاسلا نواہرزا دہ کے نز دیک یہ دوبوں قوی سنب نہیں *کیونکہ حکم ہ*وام وحلال کے اجتماع کی صورت میں حرام *کورجیج* ہو تی ہے۔ علا دہ ازیں پانی کی طہارت اور علم طہارت اختلات سبب اٹسکال مہیں۔مثلاً کسی سے ایک برتن کے متعلق اس کے ناپاک ہونے اور دومرسے نے پاک ہونسکی خبر دی توایسی شکل میں، دونوں خبروں را کا درجه برابر کاہیے اورا عتبارا صل کا ہواکر تاہیے۔اس وجسسے یہاں بھی اسی طرح ہوگا۔بس مہترسباشگار احتیاج ہے کہ یہ جانوراکٹر گھروں کے دروازوں میں باندھے جائے ہیں اورانھیں کو نٹروں میں پائن مُلاتے يين ا وربو جراحتياج حكم نجاست ساقط مهوجا تاہے جس طرح كه بلي ا ور پوہے كے متعلق حكم- البته گرھے كنيتعلق عزدرت کا درجہ بلی ادر چوہے سے متعلق احتیاج سے کم ہے کیس اگر احتیاج کا تحق کتے اور در ندوں کیطرح ان میں نہوتا تب تو بذیر کسی اشکال کے حکم نجاست لگادیا جا گا اور بیراں ایک اعتبار سے احتیاج ہے اور ایک لحاظ کے اسباب برابر میں یس دونوں کو ساقط کرکے اصل کی جانب رجوع کی اعتبا بوئى - اوراصل اس حكمه دواشياء بي طهارية ماء ورنجاست لعاب اوران مي الكسيد ومرك واول نہیں کہا جاسکتا۔ اِس واسطے معاملہ دشوار ہوگئیا۔ علاوہ از میں مشکوک کے سلسلہ میں دوقول ملئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ خود اسطرے کے پانی کے طاہر ہونے میں مشبہ کہ اس بانی کے طاہر ہونے پر دوسرے پان میں مخلوط ہو کم بشرطِ منلوسیت بھی پاک کرنیوالا ہونا کیا ہے تھا چیکہ رصورت نہیں ۔ دومسرا یہ کہ اس کے پاک کرنیوالا ہونے کے سعلی سندہے۔اس کے کہ اگر کسی شخص نے گذھے کے بیس خوردہ پارٹی سے سرکا مسے کرلیا آورانس. بعدات مطلق یا بی ملا تواس بر وا جب تنهیں کہ سردھوئے اس کے باک ہونے کیں ستبہ برسردھوالفروجی وباً پیفه ما الد وصور نیوالے کو اگریس خوردہ پانی کے علاوہ مذیلے تو وہ وصوا ورتیم دولوں کرے اور صرب کو مقدم کرنا چاہیے کرے ۔ امام زفر سے نزدیک اول وصو کرنا لازم ہے اس لئے کہ اس پانی کا استعمال خود

يد الشرفُ النوري شرح الله ١٥٠ الرُد و وسري ہے۔ تو یہ مطلق یا نی کے مشا بہ ہوا۔ دیگر فقہارا حناف کے نز دیک ان دو نوں میں سے مطہرا کیے ہوئیکی بنا پر دو لؤں کا اجتماع مفید تو ہوگا مگر ترتیب حزوری نہ ہوگی۔ ہے۔ لے قائم مقام ہونے کی بنا پرصاحب کتاب وصوکے بیان سخت كےنزدكي ورشرائط توتيم كأذكر أئنده تفصيل كيسائق أدباب اس حبكه اجمالا ميرات مغلوم بوبي جائي كرتيم نی دعیره پر د د بار با تقول کا مارنا ۲۶، چیرے اور با تقوں برمنمل ہے ۲۰ مسح ۔ لینی جبرے اور ہا تقوں پر منی وغزہ کا کچھیزما دسا ، کمسے کم نین انگلیا نادهی زمین وُغِره میں باک کر شوالی صلاحیت مونادہ، پانی کا میہ ماں ہونا۔ ابن وہربان اسلام کی شرط کا تجمی اصافہ فرمائے ہیں۔ علاوہ زیں انقطاع حیض دنغاس اور پہرے پر چربی دغیرہ کا ملاہموا نہ ہونا شرط سے کہ وہ صحب تیم میں مانغ ہیں۔ تیم کی سنتوں کی تقداد آ مرط ہے۔'' المارِ بتدارُ نسم البَّرِ كا يَرْهُنا ٢٠) دونول تِقبيكيول كِياندرك مصر كي زين يرهزب ٢٠) النفين زين يرر كِف ك کمینچنا دهن انفین زمین پر در کھے رہے کی صورت میں لوٹما نا ڈہ ، انتھیں جھاڑ لینا تاکہ زا مَرُ لگی ہر ج^ی مظ ا در تیم مُثله کیطری نه بهوجائے دوی انگلیاں کھول کرزمین پر حرب تاکہ غیار مونسکی صورت میں ان کے ترتیب برقرار رکھنا بین پہلے چرو اس کے بعد دائنیں ہائتہ اور ہائیں ہاتہ کا مسح د۸، مسح میں اب إدر كهناكه با تنسب اعضار دهونمكي صورت مين استنه وقت مين عضوا ول سو كھنے مذيا تا ہو-فروريد بيتيم كامشروع بوناامت محدييك سابمة محصوص بعيد رسول الشرصط الشرطليرد سلم كاارشادي د گل، روئے زنین خصوصیہ بمارے واسط مسجدا دریاکی کا ذریعه بنانی گئی۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ِ المُصطَّق مِينِ والبِي كيوقت نجهِ رحضُ عائشَةُ فِي كا بِأَراكُمْ بِوكُيا ا وراس كي تلاش مِن قافلہ پانی نه تھا۔ اس وقت آیت تیم نا زل ہوئی اور دیگر علما سے بحققین کا قول ہے کہ آیت بمر كا نزول عزوهٔ بنوالمضطلق مين نبس بلكه اس عزوه المح بعد كو ماكه طبراني میں حضرت عائشتہ مست مردی سے کہ ایک ماد فعه میرا مارگر مهو گیا جس برایل افک_

الشرفُ النوري شرح الله الدو وسروري الله جوکچے کہا۔اس کے بعد مجھر دوسرے سفر میں میں رسول الشرصلے الشرعلیہ وسلم کے ساتھ گئی اور میرا ہار گم ہوااوراس کی تلاش ميں ركنا يرا او ابو سر صديق شي عارت صديقة شب كها كما الماسية في توم سفرس لوگوں كركئ مشقت بن جاتى ہے۔ اسی و قت اللّٰر نقلط نے نتیم کی آیت نازل قرمانی کہ پانی نہ لینے کی صورت میں نیم کرکے نمازا داکرو۔ نیم کی قصت اور سہولت نازل ہونے سے ابو ہجرہ کو خاص مسرت ہوئی 1 ور عائشتہ صدلقہ شسے نخاطب ہو کر تین باریہ کہا ۔ انکِ لمبارکہ ، انکب لمبارکہ ، انکب لمبارکہ ۱ داسے مبیٹی تحقیق تو بلا مشبہ بڑی مبارک ہے۔ ومن لمرجي الماء وهومسافر اوخارج المصروبين وبين المصريخوالميل اواللراوكان اور جے بانی میسرنہ و حالانکہ وہ مسافر ہو یا بیرون شہر ہو ا دراس کے اور شہر کے بیح میں ایک میل یا ایک میل ڈیا دہ نشتا ہو 🕃 يجِكُ المَاءِ الأَانْ مولِينٌ فَعَافُ انْ أَسْتُعُمَلَ الْهَاءَ اشْتُلُ مُرْضِمٌ ٱوْحَاتُ ٱلْجِنْبِ آن با پائی تومیسرمومگرده مربض موا ور به خطره مبوکه پانی استعمال کرنے پر مرصٰ میں اضافہ ہوجائینگا یا جنبی کوخطرہ مہوکہ پانی استعمال اغتسل بالماء يقتله البرداويرض فانهيتهم بالصعيد كن ير مفنظ سے مرحاتيكا يا وہ سردى سوممار مرحائيكا تو ده ياك مى سے تيم كرك كا -و أو صبح ا ومن لم يج به المهاء الز- جن تفس كوسفرس بونيكي بنا بريا بردن شهر سونيك باعث پاني ميسرنه ا موا در شهر کے اوراس کے درمیان کمسے کم ایک میل یا اس سے بھی زُیادہ کی مسافت ہویا ہو کہ یا بی تو مل سکتا ہو لیکن ٹبیکار مرو نسکے باعرے یا بی استعمال کرتے پر مرحق میں اضافہ کا قوی اندلیٹیہ ہویا جنبی کو یہ قدی خطرہ ہوکہ اگراس نے عسل کیا او وہ سردی کی شہرت سے مرجائیگا یا ہمار برطبحائیگا تو دو تو ب موروش میں اسے باك على سي تيم كرنا درست ب- ارشاد ربان ب فلمجل واماء فيتموا صعيدًا اطيبا "ديمريم كويان سط قرم ب زمن سے تیم کر لماکرو) رسول الترصل التر عليه وسلم كاارشا درا مي سے كه من مسلمان كيلے حصول طہارت ذرلیه سیم خواه دس برس بھی یا نی میسرمز ہو۔ وهو مساف الزاد - ایک اشکال آب کرمیر و اِن کنتم موصلی ادعلی سفر میں الٹرتعالی بے مریض کاذکرمساری سے بہلے کیا تو علامہ قدوری کے اس کے برعکس کیوں بیان فرمایا ؟ جبکہ موز دب یہ تفاکہ قرآن شرای کی ترتیب کے مطابق ذکر فرلتے - جوآب - براس بنا پر کرمریض کے مقابلہ میں مسا فرکے بیان کی احتیاج برا می ہوئی ہے اس لے کہ سفر عموما واقع ہوتا دہ ہتا ہے اور آبت کر میمیں مریض کے ذکر کو بیلے لانیکا سبب یہ سے کہ وہ رخصت کے بیان کیواسطے نازل ہوئی اور دخصت کی مشردعیت بندوک کیواسطے مخصوص رحمت ہے اور دحمت خصوصی کا 🤶 ا وخادج المص كال اس يرظرفيت كم باعث نصب آيليدا صل عبارت او في خارج المعرب مجربرون

الشرفُ النوري شرح الله الدُود وت روري الله ہر سونے میں نتیم ہے خواہ تجارت کیواسط ہو یاز داعت و غیرہ کیواسط علام قددری اس سے یہ طاہر فرمانا علہۃ ور نون کے سوایاتی میسرنہ ہوئے برتیم درست تنہیں اور وہ استَشا تی اگر جریش سلمی کیت ایس که اندرون شهر سوت برد نے بھی پائ میس نہ ہونے پر سم درنست ہے ۔مگر درست نہلا قول ہے ۔ بچہ الیسل ۔الٹیرتعالیٰ بے قرآن کریم میں تیم کی شرط یا نی کے نہلنے کو قرار نہیں رہا ملکہ بشکل ہ نة علماراً مكسيل كي م ہے کہ حمال کے کا ذان کیآ داز پذسنی جاہے سے دومیل کی مسافرے ہو الازم سے اوربعض کے نزدیک ہرجانب دومیل کی مسافت ہو مصرت ا مام ابویوسط بیخ فرملتے ہیں کہ اگر یا نی استعدر مسافت پر مہوکہ اس کی جستجو میں کارواں اور سفر کے ساتھیٰ بگاہ سے اوتجل بهوجائيں اوراس کے باعث مان ومال کے حزر کا خطرہ مہولة یہ مسا فت بعید سمجھی جائیگی ا ورتیم کرماا ت ہورگا۔صاحب ذخیرہ اس قول کو بہت عمدہ قرار دسیتے ہیں۔حصرت امام زفرہ فرالے ہر بهی تیم کرنا درست سے خواہ پائی ایک میل کی مسافت سے کم پرکئیوں نہ د مگرما حب ہوایا ووں خوت الفوت خر آکرا مام زفرائے اس قول کی تر دید فرمارہے ہیں۔ دجہ یہ ہے کہ اس عل میں قصور و کوتا ہی کامریحب وہ خود ہے تو اسے معذ در قرار دیکر ا جازت تیم یز دیں گے۔ الا ان مربض الإبماري تين طرح كى حالتي بين دا، مريض كيلةً يا بي كا ستعال حزر رسال بومثال كه طور برجو بخارِيا جيڪ ميں متلامو- اليسے مُريضِ كے لئے بالاتغانِ سب كے نز ديك تيم كرنا درست ہے ـ ۲۰۱۱يـ کماس کے لئے بانی تو صرررساب مذہرولیکن اس کے لئے حرکت نقصان دہ ہو مطلاً دستوں میں متلاشخص ى مِتْلاشْخُصِ -اُس شكل بِي اس كے معاون بنہونے پر بالاتفاق سب كے نز ديك تيم درست سر*ہونیکی تشکل میں بھی*ا ما**م ابو صنیفہ ''کے نز دیک تیم درست سے خواہ یہ م**عاون اس ک ولادُ یا خادمِ وغیرہ - ایام ابولوسف ؓ وا مام محدؓ کے نز د کیک نہیں مگر تخیط میں موجو دہے کہ اسے مانخت مدد گا رمیہ بہوں تو بالا تفاق سب کے نز دیک تیم اس کیلئے جائز نہیں دس بهار کو د صویر قدرت نه بهوند ده خود کرسکتا بهواور ندکسی اورکی مردکے ذریعید - تو اس شکل میں بیض امام ابوصینفیرم کے قول پر قیاس کرتے ہوئے فرملتے ہیں کہ جس وقت اسے دو یوں میں کسی ایک چیز پر تدرت حاصل نہوا س وقت مک ممازی مزرسے امام ابوروسف النے نزد کی نماز پڑھے والوں کی مشاہبت آ متیار کرتے ہوئے نماز ہے ؟ ا ورقا در مونیکے بعد نماز لوٹلئے ۔ امام محروث تول میں اس بارے میں اضطراب ہے وہ زیا دات کی روایت کے مطابق ج

مع الدوس وري امام ابوصنيفرشك مهنوا بين اورروايت ابوسلمان كے مطابق امام ابو يوسف بيك سائح بين آشتن مرضی دوا و د فاهری و غرو کے نز دیگے معولی مرض و تُسکایات کی صورت میں بھی تیم درست ہے مگرون الاخاب مطلقاً بیماری کے باعث تیم کی اجازت نہیں ملکہ حرج کی صورت اس کے جواز کے لئے لازم ہے۔ امام شافی کے نزدیک تیم اس صورت میں جائز ہے کہ ہلاک بہونے پاکسی عضو کے ملف ہونیکا اندیشہ ہومگڑ ' و اُن کنتہ موصلی" ظاہرالنص سے اس کی تردید مرور ہی ہے اس واسطے کہ اس میں اس طرح کی تقیید شہن ۔ ا یکے اشکال ، تفسے مرض کے طویل ہوجانے یا شدید ہونے کی بھی تید نا بٹ منہیں ہوتی وجدا حنا صفالا ى قيد كيوب لكاني؛ جواب آيتِ مبارك كافيرس سيه" مَا يُرديهُ اللهُ ليجعَلَ عليكم مِن حَرَجٌ " أس سيرً معلوم ہوئ کہ تیم کے جوازے مقصود دراصل دفع کر جہتے اورمرض کے طول یا شدید ہونے میں حرج عیال ہے ا در علامہ عینی کی صراحت کے مطابق حصرت ا مام شافعی کا ضبح ومشہورا ور قدیم قول احمات کے قول کے مطابق ہو۔ سراج الوجيز کی تحریرُ کے مطابق حفرت ا مام الوصيغة جم ،حضرت ا مام مالک اور عام طور پر اصحابِ الوصيفه به کا تول پم ہے اور صاحب ملیہ اسی کو زیادہ صحیح قرار دیتے ہیں۔ لہٰذااسی پرعمل مبرصورت موز دل ہے۔ والتيم ضوبتان يسح باحد لهما وجهم وبالاخرى يديه الي المرفقين. اورتيم ي دومربي بي ان يس سے ايك اپنے چېرے بركھرسے اور دومرى سے دوبا تقول كا كمنيول تك مسے -یا سرائ کی روایت کئی طریقوں سے روایت کی گئی - بخاری ومسلم نیزستن میں جو کھن ابوموسیٰ اشھری کی کی روایت اسے اس سے فقط ایک فراسی میزب کا پہتہ چلتا ہے - علاوہ ازیں بعض روایات میں '' کفین'' و کر کیا گیا اور تبعض مِيس "يدين الى المرفقين" كے الفاظ بین - اور بعض روایات میں مطلقاً " يدين "بيد - اختلاب روایات ہی کی بنیا در ائر کے اُقوال میں بھی اختلاف ہے - حضرت امام مالک اور حضرت امام احمر کی ایک روایت کی روسے نعطامک حزب کانی ہوگی ا ورائھیں سے امکِ اَ ورروا بت میں ہے کہ اُ یک با رہرے پر ملے اور دومری کی ہار بنجوں مک ہاتھ میں برسلے ۔ عُلامہ ابن عبدالبرمالگی کہتے ہیں کہ بنجوں مک تو ہاتھ میفیز ہا 'وُص بیے اور کہنیوں کک ہاتھ تھیے لینالپ ندیدہ ہے۔ ابن ندامہ"مفتی" میں فرمانے ہیں کہ حضرت امام احمار کا ایک صرب کو ﴿ اِلّٰ مِسْ اَور مسنون اور دو حربوں کو کا فی قرار دیتے ہیں۔ اور قاضی کے مؤل کے مطابق دو حربوں کا شمار کمال تیمیں ﴿ ہے ۔ حضرت ابن سیرن ؓ فرماتے کتھے کہ تیم ؔی مین صربیں ہیں۔ ایک صرب چہرے کے لئے اورایک ہاتھ

💥 الشرفُ النوري شرح 🚅 و و الرُد و تشكروري 💥 كسلة اورايك حزب دويون كيواسط ممرًاكثر فقهار وإحزات دوهزيون كونحبّار قرار دسية بيي اس لهُ كم لمرانی ، دارقطنی اور حاکم میں حضرت جا برم سے مروی ہے کہ تیم کی دو صربین ہیں ۔ایک صرب چہرے کے لئے اور کیپ صرب کہنیوں تک ہا تھوں کے لئے۔ حاکم اس روایت کو صبحے الاسناد اور دار قطنی اس کے سار راویوں وثقة فرمات بين -ابن الجوزي فرمات بين كماس كے ايك را وي عثمان بن محرالا نما طي ير جرح كي كئي ہے مگر صاحب تنقیم نے کہا کہ یہ ناقابلِ قبول ہے اس واسطے کہ اس میں جرح کنندہ کا نام سہن ذکر کیا۔ بهیه صروری . اکثر کتب فقه میں لفظ" صرب" آیاہے -اور مبسوط میں لفظ" وضع " ذکر کیا گیا ۔الحفیق طلب بات یہ ہے کہ حزب رکن تیم قرار دیا جائیگا یا نہیں توسعیدا بن شجاع کے نز دیک یہ رکن تیم ہے۔ حتیٰ کہ اگر بعد هزب اورتيم سے قبل تيم كزئو الے كو حدث بيش آجائے يا وہ بعد هزب نيت بيم كرك أو تيم ورست زہوا سے ٹھیک اسی طرح سمجھیں گے جس طرح اندرون وصوبعض اعضار وصوبے ابدر حدث لائن ہوکہ اس ِعونيكو كالندم شماركياجًا ماسيح - امام اسبيجا في عرب كوركن قرار منهي دسية ا ورسجية بين كه ذكر كرده صورت تیم درست سے اور یہ اس طرح کہ مثلِلاً الم تھ میں یا بی ابیااور اس کے استعمال سے قبل حدث بیش آگیا مگر فت^ا القديراورغاية البيان كے مطابق تحقيقى بات بەھ كەاندرون تيم ازروئے دليل حزب كااعتبار نەم**وگا** کیونگر قرآن کریم میں محص حکم مے ہے اور حدیث میں ذکر حزب عاد ب اکثر میر کے طور پرہے۔ الی ال مرفقین ۔ یہ قید لگاکر امام زہری کے قول سے اجتناب مقصود ہے کیونکہ وہ موند طعوں تک سے کے لئے فرمانے ہیں۔ اورا مام مالکٹ کے قول سے بھی اجتناب مقصود سے کہ ان کے نز دیک بضع ذرا عین مگ سے کا فئ ہے علادہ از میں بعض نسخوں میں شرط استیعاب کی صراحت بیے اور درست تھی مہی قول ہے۔ والتيمم في الجنابة والحدن بسواءٌ ويجون التيم عند ابي حنيفة ومحمد رحمه ماالله كبل اور جنابت وحدث میں تیم برابر ہے ۔ ایام او منیفام و ایام محب مدر حہیا النتر ہرائٹ ہے ہر تیم درم ماكان من جنس الارض كالتواب والرمل والجو والجص والنوق والكول والزين في وقال ابو فر ملتے ہیں جو کہ جنب زمین سے شمار ہو مثلاً مٹی ، رمیت ، تیمر ، کچ ، چو مذ ، مسبرمہ اور ہڑتال اور اما ابو یو سف يوسف دحمه الله لايجون الابالتواب والرمل خأصّة والنية فهن فى التيمم ومستعبدُ فى الخضّ كيزديك خصوصيت كم سائمة من اورريت سي مي تيم جائز بيد. تيم كے لئے سيت فرض اوربرائ و صوفرض سيد والتيمم في الجنابة الإنت اورفعل كي لحاظت مدبث اورجنابت كيمين كوى فرق ا ننهس ادر تعض دنفاس كاالحاق جنابت كيسائت بيد يشخ الوبجر رازيٌ فرمات بي كه بزركيم نیت اس کا متیاز لازم ہے بینی جنابت کا تیم ہوتو جنابت کے ازالہ کی اور تیم صدت ہوتو صدت کے ازالہ کی نیت

الرف النوري شرح من الدو وت روري 🚜 کرے ۔ مگر صیح تو ل کے مطابق اس کی احتیاج منہیں ۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک قوم رسول الٹرصلی الشرطیب لم کی خدمت ِاقد س میں حا صربہو ئی اور عرض گذار ہو تی کہ اے النٹر کے رسول ہم لوگ رنگیتان کے باشندے ہیں ۔ ایک دود دِماہ یا بی میسرنہیں مہوتا اوراس دوران مہیں جنابت دُحیض و نفاس لاحق ہو ناہیے تو آُنج غضورٌ بنارشاد فرما ياكه به توگوں كو زُمّين سے احتياج پورى كرنى چاہئے۔ يہ روايت طرانی وغيرہ مَين خوّ ت — ---دین التیمه آلز - امام ابوحنیفهٔ اورامام محرز همرایسی شفسه تیم درست فرملتهٔ میں بوجنس زمین سے شمار بوتی بپور د آگ ایسے جلاسکے اور مذیاتی میں گل سکے ۔ مثال کے طور پرمٹی رست ، پیقر بپویذ ، سرمه ویز و مگر را کھراس حکم ے سے مستنیٰ کی گئی کہ اس کے مذیبائے اور مذیکھلنے کے باوجود اس سے تیم کرنا درست نہیں اور وہ اشیار جو جلنے بعد راکھ بن جائیں مثال کے طور پر گھاس اور لکڑای وعزہ یا پگھل کر مزم ہوجاتی ہوں مثلاً بیتیل ، چاندی ،سونا وعزہ توانھین می کی جنس سے شمار نہ کریں گئے ۔ چونہ کوستٹنی قرار دیتے ہوئے اس سے تیم کی اجازت دی گئی۔ ایام ابویوسٹ کے فیج اس بارسے میں دو قول ہیں۔ایک قول کے مطابق وہ رہیت اور می سے تیم جائز قرار دیتے ہیں اور انکا دوسراا درآخری تول یہ سے کو مف می سے یتم جائز ہے۔ امام شرافعی میچین اگا نیوالی می کے ذریعہ تیم درست ہے۔اس لئے کہ حفرت تول یہ سے کہ محض می رسے یتم جائز ہے۔ امام شرافعی میچین اگا نیوالی می کے ذریعہ تیم درست ہے۔اس لئے کہ حفرت ا بن عباس است مبارکر و فقیمه واصعیراً طیبا "کی مین تغسیر فراتے ہیں۔ اس کا جواب دیاگیاکہ معنی صعیدروئے زمین فی اور بالائی مصدکے آتے ہیں۔ ابن الاعرابی اور تعلب وعیرہ سے اسی طرح نقل کیا گیاہے۔ اور معروف نخوی زجاج ممال فی القرآن بُري حريفرمات ہيں كم معنے صعيد زئين كے بالائي حصد كے ہيں اس سے قطع نظر كوريت ،من يا بتھر ہو۔ اثر ألفت کااس پرانفِاً ت سے اور لفظ طیتب کا جہاں تک تعلق ہے اس میں پاک صاف ، حلال اور اگا بزل تمام معانی کا حمال کی موجود سید مگراس جگه ابواسخی کے تول کے مطابق اکثر قرینهٔ مقالیہ کے اعتبار سے اس کے معنی طامر کے کرتے ہیں۔ اب رہ گئے اس کے اگانے کے معنیٰ تو پہلی بات پر کہاس حگہ یہ معنیٰ موزوں منہیں۔ دوسرے برکہ زیادہ ضیح قول کے مطابق امام شافعی اس کی شرط منہیں لگائے۔ اس واسطے کہ تیم بزراید پاک می درست ہے۔ خواہ وہ انگانیوالی ہویا منہو۔ منہوں م فرض فی التیمیم و مستحب فی الوضوء الا - امام زفرہ فرباتے ہیں کہ وضو کا قائم مقام ہونیکی بنابرتیم میں بھی نیت فرض نہیں - دیگر ففہائے احماف کے نز دیک تیم کے معنی ہی ارادہ کے آتے ہیں ۔ پس بلانیت اس کا تحقق ممکن نہیں اور معنی سرعی میں اس کے اس ذاتی جزیر کی رعایت ملحوظ رکھنالا زم ہوگی -ومنتغضُ السيمهُ كُلُّ شَيِّ ينقض الوضوءَ وينقضهُ البِصَّا دِويةٌ المماءِ اذا قلهُ على استعالِه ولا يجزي ا ورتیم براس چیزسے نوٹ جا آہے جس سے وضو توٹ جا آئی و اور پانی کو دیکھتے سے تیم پوٹ جائیگا بشر طیکراس کے ستمال کرنے پر تذریح ہج 🕏 التيميم الابصعيلِ طاهرونستي كمن لمريجل الهاء وهويرجوان يجله في اخوالو اور بحز باك مَنْ كي تيم جائز نبن اور بنے ياني نه لے مگر لئے كي تو ق آخر وقت نماذ تك ہوتو اس كواسط م عصصصص تا معموم معموم معموم معموم معموم معموم معموم معموم معموم

ではないないないののではない

اخرفُ النوري شرح المالية ارُدد وسروري أن يؤخِرَ الصلاةَ إلى اخوالوقتِ فأنْ وجَلَ الساءَ توضّاً وَصَلَىٰ وإلاتَ يَمَّمَ . كردينا مستحب بولا مجسر الربان ل كيا لا وضو كرك نساز برم ك درن تيم كرس. فيمم كوتوطنيوالي حيزون كأبيان ا مسترک روسی استهم الم جن چیز وں شنج وطوبو شاہیدان سے تیم بھی ٹوٹ جا ہاہے اس واسطے کہ تیم وضو کا قائم مقام ہے تو تیم کا حکم بھی وصوب کا سا ہو گا اور پانی کی اتنی مقدار ہرِ قدرت سے بھی تیم توٹ جائیگار اس کی مزدریاتِ اصلیہ سے ریا دہ اور برائے وضو کا بی ہواس واسطے کہ یا نی کایا یا جا نا جے مٹی کی پاک کیواسط غایت وانتہار قرار دیا کیاہے اس سے مقصور قا در ہوناہے۔ ور می : ۔ علامہ قدوری ؓ ، نیزصا حب کنز فرملتے ہیں کہ جن چیزوں سے وضولو ٹر اُسےان سے تیم می تا م کسی وقت وصنو کا ہُواکر تُاہیے اورکسی وقت حیصؓ ونیفاس اورکسی وقت جنابت اُکا ّ۔ بناء پرشارح انقانیه اورصاحب تنویرالابصار فرمائے ہیں کہ جواصل کیلیے ناقص ہو گا وہ اس کیواسط قض ہو گا ۔ نبی قول عمدہ سے ۔ اس لیے کہ جوغسک <u>کسات</u>ے نا قض ہے وہ برائے وصولازی طور پر نا قض وكوبة رانبوالي مرچركا ناقض غسل بهونا حزورى منبس لهذا تيم رائع وصوموسكي صورت بين انك لوط ا رپوسے پرتیم باقی نئرسٹگا ورتیم برائے عسل ہو تو وہ پان کی اتنی مقدارسے نہیں بوسط گا البتہ ہمہ یک یّا حَلام کے باعث دونوں تیم باقی مذر ہیں گے۔ وینقضرالیصیّا روبیّا المماءِ - دراصل یا بی کے دیکھنےسے تیم مہنیں ٹوٹٹاکد بخاستِ کاس وقت نکلنا ہم پیر قیقت میں ابق حدث ہے تو طنبوالا ہے مرکز نا قض کے عمل کاس وقت عیاں ہونیکی بنا پرمجازی طور ریا تفل ب پانی کے دیکھنے کی جانب کردیا گیا۔ علاوہ ازیں لفظ " روبیت "کے ذریعیہ اس جانب اشارہ کیا گیا با بن كى اتني مقدار و تيجينے كيسا تقربي تيم باقى نەرىبەكا- پانى كااستىمال كرنالازم نېيىي - ابن بهام تركيتے ہيں كہ مربقيم ہے خوا ہ اندرون نمازية فدرت حامل مويا بيرون نماز بېرصورت تيم اق مرب كا، ميگر بفيره الم الويوسف اورأمام محروم فرمات مين كرنما زكر بئح قدرت حاصل بوزيكا عتبار نهو كااورتيم رستور برقرار رس كا علامه بنوي اكثر علما ركايبي تول قرار ديتة تبي ويستحت كمين لع يجد المهاءَ الزار الساتنحص جس كِّ باس في الحال با في موجود منهو مكرية توقع مهوكه ين كا تواس كيلة مستحب يديي كه نما زك آخر وقت تك بان كانتظار كرے بعر يا في مسر بويو وصو كرے ور نہ تیم کرکے ہی نماز پڑ مولے تاکہ اوائیگئ نماز باطہارت کا ملہ ہو ۔ علامہ قدوری مستحب ٹی فر ملئے ہیں امام ابو صنیع ہو اورامام ابویوسٹ کی اصول کے علاوہ دوسری روائیت میں تا خیرکو واحب کہاگیاائس لئے کہ طن غالب مراہی اور مراہا میں تاریخ کا حکم لقین کا سا ہوتاہے اور فا ہرالروایت کے مطابح حقیقتا اس کے عائج بہونیکا نبوت ہوتو یحکم برقرار رہنا چاہئے

الغرب النوري شرح المراح الأدد وت روري آ<u>ک یؤ خوالصّلام</u> ۔اس تا خ<u>ر</u>کے حکم میں نمازِ مغرب بھی داخل ہے لہٰذا عزوب شغق تک تا خروانتظار کرے ۔اکثر فقهار یمی فرملتے ہیں۔ بھرتا خیروقت جواز تک ہو یا استحباب تک ۔ تو تجندی کے قول کے مطابق وقت جواز تک تا خرکرے مرُّ صِحْ قول کے مطأبق مُستحب وقت بک تا خِر کرے ۔ ويُصِلّى بتيمه مه ماشاءً عَنِ الْفُرَائِضِ وَالنوافلِ ويجون التيم م للصحيح المقيم في المصيراذ احضوتُ ا دراس تیم سے فرائض ویوافل میں سے جو بڑھنا چاہتا ہو پڑھے ۔ادر تیم مقیم کیواسطے کسبی جنا زہ کے آجائے اور ادراس تیم سے فرائض ویوافل میں سے جو بڑھنا چاہتا ہو پڑھے ۔ادر تیم مقیم کیواسطے کسبی جنا زہ کے آجائے اور جَنَادَةٌ والوليُّ عَبُوكٌ فَخَاتَ ان اشتغل بالطهارة ان يفوته صلوة الجنازة فلما ان يتميم ويصلي وكذاك ولی اس کے علاوہ ہونے مورست ہو کہ اسے وصنوعی مشغول ہونے پر حبازہ کی نماز فوت ہونیا خطرہ ہو تو دہ نماز جازہ تیم کیساتھ پڑھ من حضوالعمد كم فخائ ان اشتغل بالطهارة ان يفوته العيدة وان خائ من شهد الجهد ا ودالسياي و تخف جرائے نمازىدائے اورومنوس مشول مون بريما إزعيدوت بوزيا خطره بو داوراگربرائے نماز جداً بوالے برخطره بوكم ان اشْتغلُ بْالْطَهْ أَرَةِ أَنْ تَفُوتِ الْجِمعِيّ تَوضّا أَفَانُ ادركِ الجَمعِيُّ صُلّاها وَالاصلى الظهر ونسوس شغول برسے برنماز مجد نرل سے گی تواسے وصوبی کرنا چاہئے اگرنماز جد لگی تو بڑھ نے درنہ چار رکھات طہر بڑھے -اربعًا وكذ الك ان ضأق الوقت فخشِي ان توضًا كنات الوقتُ لمريتيمم ولكن يتوضّاً ا لیسے ی اگر وقت نماز منگ ہونیکے باعث برخواہ ہوکہ وضو کرنے پر وقت خستم ہوجائیگا تو وہ تیم ذکرے اوروسو کر کے ويصلى مبيمه ماشأة الإرابك بي تيم سع بهت فرائض وبوافل وقبي اور عزوقي اواكزنا تقرت ابن المسيرج ، تفرت تختی^{م ، حفر}ت حن بھری اور تھزت مزن ² کے قول اور علام نودگا وت كيمطابق درست سبع - حضرت ا مام شافعي فرمات ميں كه برزمن كے داسط الگ تيم كرے البت ز فرالض شما رمول کی -اس کا سبب یه سے که ده تیم کو طهارت هروریه قرار دیتے ہیں _ا ورد و فرصول کیواسا کی اُحتیاج نہیں ۔ علا وہ ازیں حضرت ابن عباس شے مردی ہے کہ مسنون یہ ہے کہ ایک تیم سے ایک سے یا ده تماز ندیر می جائے۔ دار قطنی اور طبرانی میں بیردایت ہے۔ احمات تیم کو طبارت مطلقہ قرار دیتے ہے ہنڈا تیم کاعمل وصنو کا ساہو گا اور یہ حدیث بیان کی جاچکی کہ پاک مٹی مسلمان کے دانسطے وصو کے درجہ میں ہے چاہیے دس برس بھی یانی میسر نہ ہو۔اوپر ذکر کردہ حضرت ابن عباس فن کی روایت دوا عتبار سے محلِ كلام ب اكي تواس كى سندتين ايك را دى حسن بن عماره ، حصرت شعبه ، احد ، ن اي ، سفيان ، داوطني ا بن المدئيني اورا بن معين مجرجا بي وساجي وعيزه النفس صنعيف اور مُتروك قرار دسيتے ہيں اس واسطے په ردایت قابل استدلال منہیں۔ دوم میر کہ اس میں محص سنت کا ذکر ہے۔

و الشرفُ النوري شريع المراك الأد و تشكروري الم للصحيح البمقيم في المهرصي ببنازه كي نمازنوت بهونيك خطره كي صورت مين مقيم ترندرست كيليُّر بهي تيم درسة ہے۔ وجہ بیہے کہ تماز جنازہ کی قضار تہیں بلکن یہ ولی جنازہ دوسرا ہوئے پرہے اگر خودولی ہودہ کیوں کہ نما زلوٹا نیکائتی حاصل ہے ایس کے واسطے ننا زجنا زہ نوت شمار نہر کئی اوروضو میں مشنو لی کی بنا پر ہما ز عید چھوٹنے کا خطرہ ہوتب مفی تیم درست ہے کہ اس کی بھی قضا نہیں ہوتی مگریہ درست نہیں کہ دقتی نماز ا ورحمه کی نماز چیوسٹے کے اندنشاہ سے تیم کرے۔اس واسطے کہ حمعہ کی نماز کا بدل قبر موجود ہے اور وقتی نمیار کی قضا ہوسکتی ہے۔ والمسكا فيراذانبى السماء في رحله فتُيَمُّم وصَلَّى شِم ذكرالهاءَ في الوقتِ لم يُعد صلوت عند اورما فراگر سامان میں پانی مجول کرتیم سے نماز پڑھ کے اس کے لبد وقت کے اندر اندر پائی یاد آجائے تو وہ نماز ندو ہرائے ابیحن نیفتہ و محمد پا وقال ابو یوسف یعید ولیس علی المحتیم ماذالد دیغلب علی ظنبهات یعید ب ا مام الوصنفة أورامام محدِّيمي فرملت من أورامام الوليوسفة كتيت من كم نماز وسيراً - ا دراكر بالى نز ديك موسن كاظن غالب موتوتيم كرك مأءً ان يطلبُ الماءَ وَانْ غلب على ظنه اتّ هناك ماء له يجزله ان يتيمهم حتى يطلب، والعرباني كي جبحولانم منهي اوراً كربطن غالب وبال باني مولو ملاش سے قبل تيم كرنا ورست سنسي وان كأن معرفيق ماء وطلب من قبل ان يتيمم فأن مَنْع ما من تيمم وصلى. ادراگراس كارفيق بان ركھنا جوتو تيم سے قبل اسسے طلب كرے اگردہ من كردے توتيم كرك اور بناز بڑھ لے۔ مسافراب سامان میں میمول جلے کم یا ن بھی ہے ادر معرتیم کر کے تمازیرہ چکنے ا بعد یا دُاتِ جائے تو اس صورت میں ایم ابو صنیفه اورا مام محرُّ فرمانے ہیں کہ نماز دوبارہ نہ سِ واسطے کہ جس وقت مک بان یا د منہوا وراس کا علم نہواسے بانی پر قادر قرار نہیں ریاجا سکت انھی أوريا بي كے بيونيكامغېوم يەسپے كمەاس برقادر مېوا مام ابويوسطى ادرا مام نشانعى نمازلو كانتكا حكم فراتے ہيں جي ب نے کہ بان کی موجود کی میں تیم درست بہیں ہوسکتا۔ فائدہ صروریم معلامہ قدوری اس مگہ کر قیود بیان فرارہے ہیں ایک قید مسافری ہے ہو جامع صفیر میں اس قید کا کمپن ڈنٹر منہیں بلکہ ہراس شخص کے لئے یہی حکہ ہے ہو کھول جائے ۔ شرح فو الاسلام میں بھی اسی 8 طرح سے - میں ہوسکتاہے کہ اصل کے اعتبار سے یہ برائے مسافری حکم ہو مگری مسافر کو بھی اسی زمویں 8 شمار کرلیا گیا ہو۔ یا غالب ادراکٹر کے اعتبار سے یہ قید لگائی گئی ہو کہ عام طور پر مسافر کے ساتھ ہی پانی ہوتاہے۔ دوسری قید مجولنے کی ہے اس واسطے کہ مسافر اگر ہانی کے ختم ہوجا نیکالن یا شک کرتے ہوئے تیم کرلے تو ج بالاتفاق سب کے نزدیک نماز دہرائیگا ۔ میسرسی قیدا سباب کی ہے اس نے کہ پانی کی مشک گردن میں نگی ج



الرف النوري شرح من من الدو وت موري الله یں نقل کیا گیاکہ سنٹر بدری صحابۂ کرام م کومیں ہے دیکھاکہ وہ مسح علی الخفین کے قائل سکتے۔ فتح الباری میں ابن تجرم فرملتے ہیں کہ تعصل کو گوں سے ملی الخفین کے متعلق روانیت کرنیو الے صحابۂ کرام^{رما} کی لقداد گئی تو وہ استی ہے۔ بی بری ہوت کی۔ عین مراستے ہیں کہ میں سے مسے علی الخفین کی روابیت کر شواسلے سٹر سٹھے صحابۂ کرا مرمن کی روایات ہم کی ہیں اور س کے علاوہ تخریج کنندہ محد مین کا تذکرہ کیاہے۔ بېرمورت خوارئ اورر دافض کو تيوو کر ساري امت مسح على لخفين کے نبوت پرمتفق ہے اور سوائے ان دد فرقول کوکسی کواس بارسے میں ذرا ساشک ومشبہ بمی نہیں ۔ اسی اجماع واتفاق است کی بنا پرصا حب محیط تصرت المام الومينيفية سي نقل كرت بين كم مسم على الخفين كان كاركر نبوال كيواسط خطرهُ كفرسي "درختار" بيس سے گا نکار کر نیوالے کوبرعتی کہاہے۔ اور امام ابو یوسونے فرملتے ہیں کہ انکار کر نیوائے دائرہ کعزمیں داخل ہو جاکیں گے۔لیکن زیادہ فلا ہریہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اگر کسی تا ویل کے بغیراً تکار کرے تو اس کا قتلی تبرت ہو نینے ہا عث انکار کر تنوالا دائرہ گفزیں داخل ہوگا۔ حضرت شیخ الا سلام کا بیان ہے کہ کسی شخص نے ا مام ابو صنیفرج سے پوجھا کہ اہل سنت دالجماعت کیے کہتے ہیں توار شاد ہواجیے حضرت ابو بجرصدیق ہے اور حضرت عرفاروق كشك افضل مبونيكا اعترات بهو- مصرت عثمان إور مصرت على كرم التروجم كما ندائي نيز قائلِ مسح على كفيزة تنځيب او سرح ملي النفين کې روايات حرتوا ترکومېو رخ گئي مين ا در حد مينې متو اُترسے کتاب انترېر اصافا نه ازردے اصول جائزے۔ المسح على الخفين جائز بالسنة من كل حلاث موجب للوضوء ا ذالبِسُ الخفين عيل مسج على الخفين سنت سے جائز (دنابت بہے اس طرح کے حدث کیو قت کدوہ دخو کاسب بوجیک موزے بحالت طهام بة شعم احل ث. لمادت يستم إلى اسك بعد مدت بين لك. م<mark>نرویح و لو مخ</mark>تیج موزوں پرمسے رخصت میں داخل ا در سرد موناعز بمت ہے۔ رہایہ کہ ان دونوں برانضل ری و و کسی اس انتخار دیا جلے تواس بار یمین فقہار کی رائیں مختلف ہیں۔ بعض اختیار مسے م تے ہوئے اسے انتخال قرار دیتے ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ الیسے موقعہ پر کہ مذکر سے اس کے روافض یا خوارج میں سے ہونیکا شرک ہو۔ " فتح الباری " میں اسی طرح سے مگر صاحب برایہ کے نزدیک افضل یہ ہے کہ بیردھوئے۔ مبسوط کی شرح میں خوا ہرزادہ اس کی صراحت فرماتے ہیں۔ علامہ قدوری جائز کہہ کر اسى جانبُ اشاره فرمارسبے ہیں۔

الرفُ النوري شرح بيم الرُدد وت روري الم بالسنطة . بعض لوگوں کی رائے کیمطابق موز وں میرسے کا جائز ہونا آیت " وا رحلکم" میں میر کی قرار ہے کے ربعہ نا بت ہو تا ہے مگر عینی اور صاحب فتح القد سراسے درست قرار نہیں دیتے اس لئے کہ آ<u>یت ک</u>ے ارحلکم"کے ساتھ"الی الکعبین" بھی ذکر کیاگیاہیے جبکہ موزوں کامستے متفقہ طور پرسپ کے نزدیک تکا ار، تک برونسکے محص بیشت قدم کر ہوا کر تاہیں۔ علامہ قدوری کے سے سالت نہ کی تیدیے ساتھ اس جانہ فرما یاہے کہ موزوں پرمسے کے جائز ہونیکا نبوت قرآن کر بہے تنہیں ملکہ سنت سے ع وری " بالحدمیث کے بجائے " بال: "کہدرہے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ سنت کے زمرے میں قول و عمل دولؤں آسے ہیں موزوں پرمسے قول وعمل دولون ہی کے ذرایہ تابت ہورہاہیے۔ مصنقت ابن ابی شیبه میں تصرت مغیرہ ابن شعبہ فرسے روایت سے کہ میں بے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سل لود کھھاکہ آٹےسے بیشاب سے فرائونت کے بعد وصوکیا اور موزوں پرمسح فرمایا اور دایاں دستِ مبارک دائیں موزے براور بایاں وست مبارک اپنے بائیں موزے پر رکھا۔ اس کے بعد دو نون موزور اعلیٰ ‹ پنٹرلی ٔ کمیفرف ایک بارمشی فرمایاحتیٰ کہ میں نے موزوں پررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیا یں - مسلم شرلیت می*ں حفز*ت شرکتے تن کہاتی سے روا برت ہے کہ میں لئے حضرت علی ابن ابی طالد مخت سے علی الخفین < کی مدت ہے کے بار سے میں پوچھا تو فرمایا کدرسول الٹرصلی الٹیر علیہ وسلم نے مسافر ا مين دن تين دات ا درمقيم كيلة اكب دن الك دات مقرد فرمات. وحبب للوضوع الا- يه قيدلگالر جنابت سے اجتناب مقصود سے کہ اس شخص کے لئے موزوں پر مسح ت تنہیں جس رغسل وا ح هارة سفر أحداث - قدوري ك بعض ننول مين كاملة "بمي موجود سے اور تعض ميں محض على طہارہ " مگریہ لازم منہیں کم حبوقت موزے مین رہاہے اس وقت ملہارت کا ملہ ہو بلکہ یہ لازم ہے کہ حب حدث ہوا ہواس وقت طہارت کا ملہو۔ احناف میں فرماتے ہیں ۔ حتیٰ کہ اگر کو ٹی محص ببردھو ہے کے بعد موز سيسن اور كيرطهارت مكل كرا اس كے بعد حدث واقع بهو تب مجى مسى درست بوگا-فان كان مقيمًا مسكح يومًا وليلةً وان كان مسافرًا ثلثة ايّام ولياليها وابتلادُهُ برالرُّ مقيم بولة الكَ روزوشب تكسي كرے اور مساخ بولة تين روز و شب اور تسح كاآنا ز عقيب الحدد ف والمسح على الخفين على ظاهم مما خطوطًا بالاصابع يبتدا أمن حدث کے بعدسے سوناہے اورسے علی الحفین ان دواوں کے ظاہر برخطوط کی صورت میں ہوناچاہتے ، غازانظیوں سے کرکے الاصابع الحالسات وفرض ذلك مقدار تلث اصابع من اصابع السيد بنٹر لیوں سک کے جائے اور سے کی مقدار ہاتھ کی تین انگلیوں کے بقدر ف من سے۔

مسح على الخفين كي مدت كا ذكر گریز کیا۔ مالکیہ سے متعلق مشہور سے کہان کے نز دیک مسح علی گخفین وقت کی کسی تحدید کے بغیر درست شئے ۔ اما شاقع الك تول كيما ابن بحب علامه الاوى قول قديم نيز صعيف قراردية إلى برائ تسيح عدم لو قيت ب مراع صحا بِرُكُوامِ مَنْ تابعین عظامُ اور دیگر علما مرکے نز دیک تحدید و قت سے ۔ خطابی کے میان سے مطابق عمو ًا فقهارسی تے ہیں۔ ابن ٹوئمیہ اور دار تطنی میں حضرت الو بحر دختسے روامیت ہے کہ بنی سے مسا فرکوتیں و ن اور تین رہ۔ هیم کو ایک د ن اور ایک رات کی رخصت مرحمت فرمائی ۔ ا يکڪ اشکال ۶۰ دارقطنی اورابو داؤر وہیعتی وغیرہ میں سات روز اور سات روز سے زیاد ہ کی روایت مرزعاً مروّیہے. جواب به ابو دا دُ دیے خوداس روایت کی تضعیف کیسے اور دارتعلیٰ اس کی سند ثابت کسلیم سنس كركة ادر بخارى اس روايت كوعبول قراردية بير. واببتداؤها - آغازِ مسح اس وقت ہے ہوتا کہتے جبکہ حدث واقع ہو۔ اس لئے کہ موزہ سرایتِ حدث اس رکادٹ ہواکر تاہے۔ بیس مسے کی مرت وقتِ منع سے معتبر ہمونی جاسئے۔ جمہور علماء اور امام شافعری ، کوڑی اور احمد جمہی تے ہیں اور دادُر کے قولین میں سے زیادہ صحعَ قول میں ہے ۔ ابو تقررا و راوزا عی کے نز دیک بعد *حد* ث كة غازى مرت مسح كا غاز بو گا - الكي روايت حفرت المام احد كى معى اسى طرح كى ب علی خلاه رهه آ اس میں اس شخص کے رد کیطرت اشارہ سبے جوالیک ضعیت روایت کی بنیاد برمیج باطن اور نیچے کے مصبہ کے مسے کا کمی قائل ہو۔ تر مذی ابن ماجرا ورابو داؤد وغیرہ میں حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے لرسول الترصل الترصل وسلمك وصوكيا اورموزهك بالائ اورمخ كصدير مسى فرمايا مشهور حا نظر عديث ادر حدیث واسما رالر جال حفرت ابو زر عدائے اس حدیث کی تضعیف کی ہے۔ صحابر کرا مرسے بحرت روایات موی میں کہ انحفرت اورصحابہ کرام سے موزہ کے بالائ حصد کے مسے پراکتفار فرمایا۔ حفرت علی کا ارستاد سے کہ اگردین رائے کی بنیاد بر سموتا تو موز ہ کے نیلے حصد برسے بالا فی حصد کے مسے سادا متر تمام م من الله و الله صلى الله عليه وسلم كو مرف بالا في حصد مر تمي كرات ديجما - ابو داؤر وعيره من يه روایت موجودسے اس سے معلوم ہواکہ اگر محض کیلے حصہ یا ایر می یا بین کی کی مسح کیا ا در موزے کے بالائی مصہ كوچيوڙد يانومس جائز نه بوگا" درڙيس اس كي فراحت ہے۔ وَلا يجونِ السهُ على خف فيه، خوق كشيرٌ بيتبيّن منه، قدل ُ تلك اصاً بع الرِّجل وَ انْ كِيْ اورا لیے موزے برم درست نہیں جس میں مجٹن اس قدرزیادہ ہوکہ اسسے بیرکی تین انگلیوں کی مقدارنظ آسے اور

الرف النوري شرح المداد وسروري كاك اقلُّ من ذلك جأم ولا يجومُ المسحُ عَلى الخفين لمن وحبب عليه الغسلُ وينقفوا لمسحَ بھٹن اسسے کم مہولو درست ہے۔اوراس شخص کیلئے موزوں پرمسے درست نہیں جس کے اوپر عسل داجب ہواور مسے بھی آس ٹوٹ مأينقض الوضوء ومينقضه الضأنزع الخفت ومضى المداق فأذامضت المداة نزع خفيه جا آسے جس کو دصور و الی اور ایک موزہ کے نیکھنے سے مجی مح کوٹ جا آ ہوا ور مدت کے گذرجانے سے مجی ۔ لوّ مدت گذرسے پرموزے نکال کر وغسل رجلكيه وصلى وليس عليه اعادة بقبيت الوضوء بر وصوعے اور اکس پر باتی و صو کا اعاده لازم سُنس آ لغات کی وضاحت ، خرق ،سوراخ ،کشادگی، پھٹن -جع نزدق ۔مضی ؛گذرمانا ،پوراکرنا۔ تشريح ولو جنبي ولا يجيز المسه -اس طرح كموز يرمس درست من بوكا جواس تدريسا بوابوكما کے ایس برکی تین چھوٹی انگلیاں نظرا کئیں ۔البتہ موزہ اسسے کم پھٹا ہوا ہو یو مسے درست ہ ا مام شافعی اورامام زور مراستے ہیں کہ موزہ خواہ کم ہی بھٹا ہواکیوں نہواس پر سے درست بنہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ السى صورت مين حب طامر مونيوالا دهوما حائ أو باقى الده كوممى دهولينا جائ والمناح على موزد عام طور برعمولی طرایقہ سے بیسے ہوئے ہوئے ہیں اوران کے نکا لنے میں جرج کا از دم ہو گا دربعتور من شری طور پراس كُكُنْجَاكُشْ بِينِ مِنْهِ مِنْ مِنْ مِنْ وَلَا سِلَامَ مِنْ عَولَ بِيهِ كَهُ مُعِنْ كَمِلْدِ مِنْ يا دُن كَي تبين التَّلْيُون كاأورس کے باریمیں ہاتھ کی تین انگلیوں کا عتبار کیا جائیگا۔ جب عليه الدايسا شخص حسر روس كاد جوب بهواس ك واسط بعي يرجا را منبي كه وهم كرك اسلة كم اج، ترمذى، نسانى وغيره ين صغوان بن عسال سے روايت سے كه الخفرة بمين سفر من مين روزوشب موزے د نكالنه كا مكم فرات تم مكر يركم جناب لاحق بوكئ بوليكن نينديا بإخانه بيشاب كے باعث انھيں نه نكاليں- علاوہ ازیں کیونکہ ازروئے عادت بار بار سنیں ہواکرتی اس واسطے موزے نکالدینے میں کسی حرج کالزوم بھی منیں ہوتا ومضى السهاقة الارجب مسعى مدت يورى بهوجك تومسع برقرار مذرب كالديو مدت يورى بهوني بريه جاسع ك موزے نیکر نے جائیں اور بیرد صوکر نماز بڑھی جائے البتہ وضو کا اعادہ لازم بہیں۔ حضرت ایام شافعی اعادہ کا کل فرائے ہیں مگریہ حکم پانی لنے کیفتوریں ہے ادراگر مانی ندیسر ہوتو پھر پیردھونیکی احتیاح نہیں حتی کہ اگرنماز پڑھنے کی حالت میں مسمح کی مرت محمل ہوجائے ، مثال کے طور پر کوئی شخص با دصو موزے بہنے ادر پھر لوقت ظہراہے عاشوالاتی مواورده وصنوكرك مسح كرل اوردوس ون اسى وقت جبكه است حدث بيش آيا تعاشا بل تماز موجك عميراس یا دائے کہ بوتو مرت مسم کے مکل ہونیکا وقت ہے اور پانی میسرند ہو تو زیادہ صبحے قول کیمطابق اسے نماز پوری کرلئین چاہئے۔ فتا دی قاضی خان محیط بوہرہ و عیرہ میں اسی طرحہ اکبتہ بعض فقہا داسکی نماز فاسد ہونیکا حکم فرمائے ؟ ہیں اوراسی کواسٹ بہ بالفقہ قرار دیاگیا ہے۔ تبدین اور فتح القدیر میں اس کی صراحت ہے۔

martat.com

🖹 اردو سروري 😹 الثرفُ النوري شريع المعرفة ومين ابتدأ السسة وهومقيم ضيا فرقبل تعام يوم وليلته مسة تمام تلنته ايام ولياليعاوي ادراً كمقيمس كا فازكرت مجرايك روز وشب مكل مهية في مسافر بموجل توه محل مين روز و سنب مسيح ك ادراً ابتدا المسة وهومسافر شم اقام فان كاك مسة يوماً وليلة اواك ولزم انزع خفيدوان سافراً فاز سے کرے بھرو مقیم ہوجائے کو اگراس ایک دوز وشب یا اس نے زیادہ مے کرلیا تب تو موزے نکالنالازم ہو سےان اقت مسئم مسیح یو چم ولسلی ا اوراکی دوز دشیسے کم کیا ہوتو ایک روز وشب کی مت محل کرنے . وهومقيم فسأفر الويجوتنحض سفركاآ غازمقيم ببوت بهوئ كرسے ا در كيرايك روز وشب كح رت کے اختیام سے قبل سفر کا آغاز کردے تواس کے لئے درست سے کہ تین روز وشب ک رتِ مسح پوری کرلے اس کا یہ مقصد مرکز منہیں کہ نئے کمر مسے تین روز وشب پورے کرے بلکہ مدت مسح آغاز مسح كِيوفَت سن شمار بوگ حضرت الم شافني است درست قرار بنين دسية - احناف كامستدل ايك تويُه سن كرمست لی حدیث مطلق ہے۔ دوم میر کرجن احکام کاتعلق وقت سے ہو تاہے ان میں ضابطہ یہ ہے کہ آخرِ وقت معتبر ہو شال 🕏 المورير مناي صلوة كراكم كحي من زكم آخر وقت من آغاز سفركياتو وه فرص نماز بجائ جار دوير محيكا. إدراً خروقت مي معيم بونيكي بجائے دوركعات كے چار پڑھيگا-ايسي پاگراً خروقت ميں نابالغ حدِ ملوع كوميو كي جائے ياكسى كا فرن اسلام قبول كرليا لو ان پرنماز كاو جوب بهوگا. مسح كے مسئله كانعلق و قت سے بيونيكي بنا پُرانس 🕃 یں بھی آخری وقت معتر ہو گا۔ فائدة صروريمه علامة قدوري وبوقيم فراكرس من حالب اقامت كى قيد كارسم بي كيوني اكرده اس حال على موزے سینے کروہ مقیم ہوا در مجرحدت بیش السینے قبل سفرکی ابتدا مردے تو متفقہ طور پراس شکل میں انا شافع ہے بھی اس سے متنفق ہیں۔ مرت سفراور مرت اقامت کا باحم کوانوں ہوگا۔ علادہ ازیں علامہ قدوریؒ نے "قبل کا يوم وليلة "كى قيد مبى لكانى ب اس لي كدار اقامت كى مرت كى تحيل كے بعد سفرى ابتداء كرے بواس تسكل میں متفقہ طور پرسب کے نزدیک مرت سفر کے مرت اقامیت میں عدم تداخل کا حکم ہوگا۔ وجہ بہے کا سوقت پاؤلئ حدث كا أثر موچكاس، ورموزب مِين حَدث رفع كرنيكي طاقت منہيں. يو لازمي طور پر حدث كے ازالہ كامل 👸 پیرموزوں سے نکال گردمو نے ہوںگے اور حدرت پیش آئے سنے بعد مسافر کے مقیم ہوئے یا مقیم کے مسافر ہونسکی صورت میں صرت امام شافعی کی رائے الگ ہے اوروہ احناف سے متفق تنہیں۔ وهومسافونهم اقام الد . سفرشروع كرنيك بعد الركوي شخص بعرمقيم بن جلئه تويد ديكيس كے كراس سے فق ميح كى مرتب اقامت پوري كرلى تقي يا نهيں بوري كركينے كى صورت بي اسے موزے نكال دينے جا ميس اس في لية كد خصتِ سفراسي وقت مكسبة حبّ مكّ كدسفر باقى موا ور درتِ اقامت بورى م بهونيكي صورت ميل 👸

الرف النورى شرح المرف النورى شرح المرف الرف وت مرورى الم ده مرت پوری کرلینی چاہئے اس لئے کہ اقامتِ مرت اس کی انجی باقی ہے اور پیمسا فرہنیں رہا ملکہ مقیم ہوگیا ومَن لبس الجرموقُ فوقُ الخُفِّ مَسِرعَل م ولا يجونُ البيسحُ عَلَى الجريه بن الإ إن مكو سُا ا وربوزے پر جر موق سیننے والا اسی پرمسے کرے اور جرابوں پرمسے درست منہیں مگر یہ کہ وہ بوری چراہے عِلْدُنْ أُومَنْ لَكِنْ وَقَالاً يَجُونُ أَذْ الْكَانَا تَخِينَانِ لا يَشْفَّانَ ى بهوں يانچا حصير جمرا لكا بهوا بهو مام ابولوسف وامام محد كے نزديك اگراسقدر كا ژهي بهوں كه ان سے يانی ندخينيا بهوتو درست ہے۔ لغات کی وضاحت ، حرموق : ده چیز جوموز سے ادیراس کی مفاطرت کی خاطر بہنی جات ہے عوالے كالوش كها كرتي الجوي بين مثنيه مورب بائرابه تغييني مغن انتنيه موايكونا سخت بونا -لا يَشَفَان - الشف : باريك برده ، إس حِكْه يا في كالمحِفنا مراد سد و قضیے اجرموق وہ موزے کہلاتے ہیں جفیں اصل موزوں کی خاطرموزوں کے اور بہن لیاجا آباہ و تو ت ایک نابالی دکندگی سے موزے محفوظ رہیں موزے کی ساق کے مقابلہ میں ہر موق کی سات چھوٹی ہواکرت ہے۔ موزوں پر جرمو ق بیننے والے کیلئے اسی پر مسح کرلینا درست ہے۔ ابو حامد فرہانے ہیں کہ ارے علما رسی فرملتے ہیں اور مزنی کے قول کے مطابق سب ایمہ اس پر متنق ہیں۔ اس سلسلہ میں صاحبہ ہوایہ امام شافعی کا اختلات نقل فرماً یہے ہیں مگر یہ اختلات ان کے جدید نول کی روسے ہے۔ وہ فرمانے ہیں ک برموق دراصل موزے کا بدل قرار دیا گیاہے ا ور رہاموزہ وہ یا وُل کا بدل شمار ہوتاہیے ۔ بس جرمو تی پرمسے ترار دینے کی صورت میں برل کے برل کو معتبر قراد سینے کالزوم ہوگا جبکہ اعتبار محض بدل ہواکر تاہیے برل البدلكانبيس- احناف فرمات بهن ابن خزيميه اور أبو داؤ و وعيره مين روايت سے كه آنخفرت صلے النزعليه وسلم ك موقين د جرموقين > برمسح فرمايا - علامه بودي كيم بي كم موقيي كي درايي خفين مراد لي كيم بين جرموقين نہیں مگرشرح ماییس علامسرد کی مطرزی ویزه کا توالہ دیتے ہوئے موق وجرموق کے موزول پرسے جاتے كى ترديد فرمانى سب - اس سے يہ بات واضح مولى كم يه دونوں چيزين خفين منہيں ملكه اس كے علاوہ ميں -بو نفر بغدا دئ و عِزه کہتے ہیں کہ موق موز دن پر پہنے جانبوالے جرئوق ہی کو کہتے ہیں۔ صا غانی مخر پر فہاتے أي كرجر موت كويموزك برسينة بي إور لكفة بين كر موق موزك برسينية بني - اس كي درا صل فارسى لفظ ' موکہ'' بمعنیٰ یا 'تماہ سے نقریب کی گئی ہے۔ علی الجو ی بین - فارسی سے جورب کی نقریب کی گئے ہے۔ اہل شام سخت سے دی ہیں بیٹے ہوئے سوت علی الجوی بین - فارسی سے جورب کی نقریب کی گئے ہے۔ اہل شام سخت سے دی ہیں بیٹے ہوئے سوت کی جراب پادیں سے نکنے تک پہناکرتے ہیں۔ اما م ابوصنیفرج فرماتے ہیں کہ حس دفت تک پورے پیمڑے کے جراب پادیں سے نکنے تک پہناکرتے ہیں۔ اما م ابوصنیفرج فرماتے ہیں کہ حس دفت تک پورے پیمڑے یہ انھیں ڈیعانب نہ لیا ہویا جوتے کے مساوی ان پر چیڑا نہ چڑھا ہوان پر مسیح کرنا درست مرہوگا۔

مد الشرفُ النوري شريع الها الدو وت موري ميد یہلی شکل مجلد کی کہلات ہے اور دوسری شکل منعل کی شمار موتی ہے۔ امام ابو یوسف وامام میر میرا بیراسے کوشرط پې د ساجندن الدان کااسقدرموٹا ہونالازم ہے کہ پانی مذہبیئے ۔ جمہورصحابیخ ، تابعین ، ابن المبارک ، نؤری قرار نہیں دیتے بلکہ ان کا اسقدرموٹا ہونالازم ہے کہ پانی مذہبیئے ۔ جمہورصحابیخ ، تابعین ، ابن المبارک ، نؤری ا اسیٰتی ، احمدا ور داؤد میں فرماتے ہیں ۔ حلیہ میں نکھا ہے کہ امام شافعی جمبی وہی فرماتے میں جوا مام ابو حینفیز ہے۔ اہام احمدٌ کا قول اہام ابولوسف واہام محریث کے مطابق ہے۔ اس لیے کہ ٹریزی وعیرونیں روایت ہے کہ آخہ صلے الشرطليہ وسلم سے جورنبين پرمسے فرمايا ' صاحب مبسوط فرماتے ہيں کہ امام ابو صنيفة کے انتقال سے سات دل بیلے امام کرخی کے قول کیمطابق تیں د ن پہلے جو رئین پرمسے فر کایا اورار شاد ہوا کہ میں جس سے روکتا متعا خود اس 🎖 برغل كركيا واسس امام الوصيغة وحرورة فراسيَّ بْراستدالَّ ل كياجا للب. ولايجوئ المهشيخ على لعبهَ أمَةِ والقُلُنسوة والبُوقع والقُّفَأذُين وَيجِنِ على الجُبَائِرُوان شَدَّع ادر عامه اوروه في ادر دستانون برسم كرنا درست سنيس - اورزخ بر باند من كي كرون برسم كرنادرت على غلاج ضوع فيأن سقطت من غلابرع ليحريب الكشيم وان سقطت عن برع بطل-ع ب خواه بد وضوبا ندهی فی بون اوراس کے زخ ا بھا ہوئے بغر گرملے سے مع مند برکا اور زخ ا بھا ہونے برگرے تو مسے توٹ جا کیا۔ لغات كى وضاحت د العمامة الروي ، خود كاده حصه جوسرك براربنا رُوني كيني بهناجا آب. جع عَماريم. قفازين - القفاز ، وستام - جع تفافيز - برء : شفاياب بونا-معاري العقار المصري من من المرابع الم ابدالدردار، حفزت ابوا مامه رضي الترعنيم اور محول او زاعي ، قدّاد و ، حسن ، عربن عبرالعزيز ، وکیع ، دا ؤ دبن علی اورابولوْرد هم النّرع امر پرمنے کو جائز قرار دیگتے ہیں۔ اس کے کداس کے باریمیں حضرت ابولوک ﷺ اشعری ، حضرت بلال ، حضرت النس ، حضرت عروبن امیر ضمری ، حضرت ابوا مام ہے ا ور حصرت مغیرہ رضی النّرینم ﷺ دیث مردی ہیں۔ حصرت امام احمد کے بھی اسے جائز چند سٹر طوں کے ساتھ کہاہے۔ حصرت امام ن كے نزديك مستح عمامه مستعلّا جائز بنيں البته يرمكن ہے كہ اول بالوں كے مقور كے حصر يرمسے ہواو مسع عمامه رم وجائے مگر شرط یہ ہے کہ عمامہ کھولنا یا عب اذبیت ہو۔ علامہ ترفری کہتے ہیں کہ الم سُنْ بھی اسی فرخ فرمایلہے۔ احنا فرنٹے کے اصل مذہب کے مطابق اس سلسلہ میں کو بی قبل بقل بند المف حضرت المام مورس استدر نقل كياكياب كمرشي عمامه بيبط تقااس ك بعديه حكم نسوخ بوكيا الام ابوصنیفی اور عمو ً ما فقهائے اخات بلکہ علامہ خطابی کے قول کیم طابق جمہوریسی کہتے ہیں اس لیے کہ آیت کرکہ ا " دامسحوا برؤسکم "سے سروں پر مسے کرنا تا بت ہوتاہے اور یہ بات عیاں سے کہ عمامہ پر مسے کر نیو الے کو سربر مسم کرنیوالا کمبنا ممکن نہیں ۔ رہ گئیں دہ روایا ت جن سے مسیح عمامہ معلوم ہوتا ہے اوّا ن سے مقصود ہی



marrat.com

الرف النورى شوي الم الأدد وتشروري الم ہے اس واسط عنوان محض حيض ركھا گيا۔ فی مکری حفروریہ - ابن المنذرا ورحاکم سے بسند صیح حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت توا وکو حض کا آغاز جنت سے زمین پر آمارے جانیکے بعد ہوا - بعض روایات میں ہے کہ اللہ تعالیات بنات آدم میر حض مسلط کردیا اور بعض سلف کے خیال کیمطابت اس کا المہورا ول بنوا سرائیل میں ہوا ۔ اس کے معنے یہ ہوئے له احکام حیض کا نز دل اول منوامرائیل بر بی ہوا عبدالرزاق سے بسند صیحے حضرت عبدالله بن مسود سے روا كسبة كمبوا سرائيل كمرد وعورت أكمي منأز يرصف مقاوراسي بين مردوغورت بين بالم تعلقات بهوجات بوالتربغ لسلائ بزربية حيض عوربو ل كومسجد دن مين آيي يرروك لكادي وإم المومنين لحصزت عائشة مشايغ كى رداميت سے مجى اس كى تائيد موتى ہے وصاحب شرح وقايد بنا بالحيض كے آغاز ميں ہى " الدما والمحيصة بالنسار ْنَلْتَة حيض واستحاضة ونِّفائس ‹ تَنْن خون غُورتوں کے سائم مخصوص ہن حیض، استحاضہ، نَفَاس، کہم لِران مین خولؤںکے عور توں کے سائم مخصوص ہونٹ کی و صاحب فرمادی ۔" ا یک انشکال ،- اگر کو دیج په کچه کرمبی چیض کا نفا س پرنجی اطلاق نهُو تاسید ا ورا حادیث میں اسکی تالیو بهت ہیں اورامام بخاری ہے بخاری شرایت میں مستعل الگ باب با غرج کسے لہٰذ انفاس برحین کے اطلاق میں مضالقہ بہیں۔ اس کا جوآب بیے کہ اس طرح کے اطلاق میں کوئی مضالعہ سہیں مگردو ہوں کے درمان فرق وآمتيان كاستقل ذكر فرايا -اقل الحیض المزحیض کے باریمیں دس امور تحقیق وجبہوکے لائق ہیں جی*ض کے مترع معنیٰ دہ*ء باعتب اِ لغت اس کے معنے دسی حیض کارتن دہمی رنگت دہی شرط د4، مقدار ڈی شوت کا زیانہ دمی اس کا حکمہ باعیا لفِت مني حيض سيلان كي أيكري بس كما جالب و حاصت المهوا لا حيضا " (عورت كاسيلان ون بوكيا ، بلحاظ لفت حيض عور يول بر كيسائة مخصص منهيں بلكم مؤنث جايوروں كو بھي آتا ہے اوروہ بھي اس تعربیت میں داخل ہیں۔ علم الحیوانات کی تحقیق کی روسے او مٹنی ، گھوڑی ، بجو ا درخرگوش کوحیض آیا کرتا ہے۔ حیض کو اہل عرب دوسرے الفاظ مثلاً طمت اور ضحک وغیرہ سے مجی تجریر کرتے ہیں۔ م ماحب کنز دغیره شری اعتبارسے حیض کی تقرافیت پر کرتے ہیں" ایسی عورت کے رخم سے آینوالا خون جو مز ماحب کنز دغیرہ شری اعتبار سے حیض کی تقرافیت پر کرتے ہیں" ایسی عورت کے رخم سے ۔ لفظاد م کی حیثیت عنب ریض ہو نہ صغیرانسن ۔ مؤنث سماعی ہو نیکے با وجود حیض عام طور پر نذکر ہی ستم ل ہے ۔ لفظاد م کی حیثیت عنب لی سی سے کراس کے زمرے میں ہر طرق کا نجوان آئا ہے اور " رحم امراہ ہ" فضل کے درجہ میں ہے جس کے دراید رگ ، زخم اور بطور نکیے ہیں والا نوان نکل گئے ۔ اور حیض کی تولیف " ہودم " بنغضہ رحم امراہ سلیم با عن دارو خز" ایس سیم بتا عن دائر کی تیدسے نفاس نکل گیا اس لئے کہ نفاس والی عورت کا حکم مرکیف کاسا ہو اسے ۔ بھر رحم کے اندرزخم نہوئے کے باعث سکتے والے خوتی بھی اجتماب ہوگیا ا و رصغر کی قید کے ذریعہ یو برس کی عمرسی كم من أنبوالاخول نكل كياكه وه حيض كي تعربيف سيه خارج سب اوروه استحاصَه كي تعربيف ميں واخل ہے.

خلاصہ بی*کہ حیض وہ نون کہ*لا کاسبے جو تن*درس*ت اور ہالغہ عورت کے رحم سے بہتا ہو۔ تعب*ض حصر*ات فرہا*تے ہیں ک*ے بین سطرح کے خون پر بیش آنیوالی کیفیت کا نام ہے تو اس صورت میں خیص کی تقریب اس طرح کی جائے گی کروہ ب شرعی رکاوط کا نام ہے جوبیدائش کے بغیررحم سے نکلنے والے خون پر بیش آئی ہے اوراس کی بنا پرعورت یک سری رہ رہ بات وہ ہوئی۔ کے لئے بعض امورشرعیہ کی ممانعت ہوجا تی ہے۔ رح سے خون کے آنیکو رکن کہا جائے گاا در شرط یہ ہوگی کہ س خون سے قبل طہر کے بندرہ روز پورے ہو گئے مہوں نیزیہ خون تین روزسے کم نہ آئے۔ رہی مقدار کی ہات میں کمی زیاد نی مُہو تی رہتی ہے اور وقت نؤ مرس کی ءَرکے لبدیہے۔ اور نبوت و حکم کا آغاز خون کے <u> المعيض</u> - احناف فرملتے ہیں کہ مدت حیض کم از کم تین روز و شب ہیں اور صدرالشہریہ کے تیم ہیں فتو یٰ اس قول ۔ امام شافعی وامام احرکہ اس کی کم سے کم مرت ایک دن رات قرار دیتے ہیں۔ امام مالک کے نز دیک کم مرت نْي كُو بْيُ تَدِيْرِينَهِينَ-اورزِياً دەسے زيادہ مرت دس د ن ہے۔اورامام شافعيؒ زيادہ سے زيادہ مدت پندرہ دل فراردسيقيهن- اخناعب كامسيتدل دسول الترصلے الترعليہ وسلم كابدارشا دسے كرعورت تواہ شادى شدہ مہويا غيرشادً شده اس تے حیض کی کم سے کم مرت بین دن اورزیا دہ سے زیادہ دس روز ہیں۔ یہ روایت طبران اور دار قطع میں موجود ہے بھزت عطا رو تیرہ بعض ایسی توریق کے دا قعات بیان کئے ہیں جنوں سے ناعر حیض میں روز مریبہ سے کم آسے اور دس روز سے زیادہ کا نیکو بیان کیاہے۔ علام عین مجتے ہیں کہ اس طرح کی مجبول عور تو سے واقا بو شرعی مقدار کی بنیاد رہنیں بنایا جا سکتا۔ وماتوالا المهرأة من الحمرة والصفرة والكلة في ايام الحيض فهوصي حتى ترى البيامن اودورت كايام عن كرده خالص فيدى اددورت كايام عن من كرده خالص فيدى د کھے ۔ التهوة اسرخ رنك - الصفية ازردى اسيابي - الكنتماة المثياله و توضيح ما تراه الموآة الد : حيض كنون كي يدرنك بوتين سرخ ، زرد، کے ٹلیالہ، گڈلا، سبز۔ علامہ قدوری فرمانے ہیں کہ غورت کو حیض کے دلؤں میں ان ذکر كرده رنگوں ميں سے جس رنگ كا بھی نئون نظراً ہے وہ ساراحیض ہی قرار دیاجائے گا ، حتی كہ خالص سفید رطوست آ جلسئے ۔مرادیہ ہے کہ ایسی سفید ر طوسُت دیکھے جس میں کسی ا وَرِ دَمُکَ کی آ میزش نہویہ رطومِت



الشرفُ النوري شرح العام الأدد وت مروري الم کی کل تعداد گیارہ ہے۔ ان میں سے سات کا اشتراک توحیض و نفاس دو نوں میں ہے اور چار کی تخصیص حص کے ساتھ ہے۔ علامہ قدوری کے جومت ترک احکام ذکر فرملے ہیں وہ حسب ذیل ہیں دا،حیض نماز يوروكنه والاسب اس سے قطع نظر كه بيرنماز ركوع وسيده والي بهو يا يه نماز جنازه بي كيوں تنهو ملكه اس حالت مين سيرة "للاوت وسيرة مُشكر سي معى روكاكيا - علامة قدوريٌّ " يسقط" لاكراس طون اسشاره فرمار ہے ہیں کہ حاکف پر نماز کا وجوب لو ہو تاہیے مگر س کے عذر کے باعث اسسے ساقط ہوجانیکا حكركية ُ الشَّمْسُ بُله مين درحقيقت الهلِ اصول في مختلِّف رائين مهي كه حالفنه ، پاكل اور تحييك حق مين ترجة الحكام نهوتا ہے یا نہیں ہوتا۔ ابوزید دلوسی ثابت ہونیکوا ختیار کرتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ہرشخص میں حقوق کے واحب ہونیکی صلاحیت ہے۔ اِسی بنار پر بالاتفاق اس ٹی زمین میں وجوب عشر و خرائج ہوگا اماً شافعي اس بروجوب زكوة كانبى حكم فرملة من علامة قدوري كي كلام كى بنياد كمي سي بعرسيخ بردوئ مجتے ہیں کی ایک مرت تک ہماری دائے اسی کے مطابق رہی مگر بھری ر آئے ترک کرکے عدم و يجرم عليها الصوم الد- حيض روز على والاسم مكر لبديس روزون كي قضار واجب ا ور نماز کی واجب منہیں ۔ حصرت معادہ عدویہ سے ام المؤمنین مصرت عالت صدلقیون سے دریافت کیا کہ حالف عورت کے روز وں کی قصا اور نماز کی قضار نہ کریے کہا سبب کیا ہے ؟ حضرت عالتُ بونسے قرمایا۔ تو حروریہ ہے ؟ ﴿ خارجیہ › حفرت معاذہ ہے عرصٰ کیا نہیں ملکہ میرامقصد دجہ پو تجینا ہے۔ یو فرمایا کہ ہمیں محض بیجا سوتا سراکہ روزوں کی قضارکریں نما زگی سپیں۔ علادہ ازین روزے تو پورے سال میں ایک باہ کے ہو ہیں۔ تو اگر حالفند محمل دس روزے مذر کھ سکتے تب بھی وہ گیارہ ماہ میں شہولت کے ساتھ رکھ سکتی ہے ہراہ ایک رکھ لے تب مبی یہ اورے ہوجائیں گے -اس کے برعکس ہراہ دس دن کی تمازوں کی تعداد بنچاکس ہوتی ہے اور بچاس نتی ماہ کے صاب سے پورے سال کی نماز وں کی تنداد بچے سوہوجاتی ہے۔ اس طرفیتہ سے مردوں کی برنسبت عور توں کو ددگن کے لگ بھگ نمازیں پڑھنی ہوں گی اور یہ صورت آپۃ رئمیہ" و مایر مدالتر لیجعل علیکم من حرج " کے مجمی خلاف ہوتی ہے۔ ولا تل خل السسكوں - يعنی بحالت حيض مسحد ميں جا ما بھی حالفنہ کے لئے ممنوع ہے - ابوداؤد اورابن آبا کی روایت میں ہے کہ سے بھنی اور حالفنہ کے لئے حلال نہیں ا درا طلاق میں اس طرف اشارہ ہے کہ داخل ملقاً منوعہ بخواہ فیا کے موربر ہویا مسجد سے گذرا جائے اور تمام سجدوں کا حکم برائرہے۔ امام شانعی سے زدیک مرورجا کرسے - بدروانیت اس کے خلاف مجت ہے۔ ولا تطومت بالبيبيت - اور لوات بمي تمنوعب نواه فرض بوجيسے طواب زيادت يانفل اس واسط طوات مسجد حرام میں ہو کا اور سجد میں حالقنہ کے داخلہ کی ماندت تا بت ہو حکی۔



الرف النوري شرح المها ارُد و مشروري طرانی مبیمقی مسندا حرا وزمسند حاکم وغیره میں موجود ہے البنه غلات کیسا تھ بے وضو بھو کے تو درست ہے علامه قدوری سے حرف" للی بٹ کہا ۔ جُنبی ا ورحائضہ ونفسارگوبیاں نہیں کیا کیونکہ اُن کیلئے بغیر تھو ہے بھی ملادت فرآن جائز نہیں ۔ اوربے وضو کو تبغیر چھوئے ملادت فرآن جائز شیعے ۔ ان کے اور بے وصورتے درمیا • تاہر درب فرق کرنیکا سبب بیرسنے کہ حدث کا اثر محض ہاتھ میں اورا تڑ جُنابِت با تھ میں بھی ہوتاہے اورمنہ میں بھی۔ اسی بنا ریرجنی کر بے، عنسل میں واحب ہے کہ وہ ہا تھ اور منہ دونوں دھو ہے۔ حیض کے ہاتی ماندہ چار محضوص ا حکام حسب ذیل ہیں، ۱) بذریعیہ حیض عدت کی تکمیل ۲۶ رحم کا استبرار ۲۳۰ بالغ ہونیکا علم ۲۶) طلا تی سنی اور طلاقِ برعیٰ کا فرق ۔ فأذا انقطع دمُ الحيضِ لاقتَّ من عشرة ايام لعريجزوطيها حتى تغتسل اوتيضى عليه پس اگرحیض کا خون وس روزسے کم میں مقطع ہوا ہوتو اس کے سائقہ ہمبتری اس کے خسل سے پہلے یا ایک نماز کا دقت وقت صلوة كأملي وان انقطع دم هالعشرة ايام جازوطيها قبل الغسل. كذر جلسن قبل جائز نهي اوراكر وين روز مي خم موابوية أس كي سائة عنس قبل مبتري جائز بيد. مريح وتوضيح فأذاانقطع دم الحيض الز-اكريض كانون دس دِن بِهلِ فتم بواتوجس وقت مك حِالفَه عسل نه كرك اس كي سائق مبستري درست نه بوكي - و جريد سي كرخون كبعي آف لكما ا در کبھی رک جاناہے۔اس وا سطے جانب انقطاع کی ترجع کی خاط عنسل ناگز برہے۔ اور اگر عورت عنسل ہونہ' کرسے مگر اس پرا دنی وقتِ نماز اس طریقیہ سے گذر جائے کہ اس کا اس بی عنسل کرکے بجیریحر بیہ کہنا ممکن تھ تب بھی اس کے ساتھ ہمبستری درست ہوگی۔اس داسطے کہ نمازاس پر فرض ہوجاسے کے باعث وہ حکمایا کہ واردی جائیگی - علامہ قدوری مخصوصیت کے سامقہ کم یجز وطیبها " فرماکراس جانب شارہ فرمارہے ہیں وفت گذر نیکے واسطے حالقنہ کیلئے حکم طہارت محض محق مہیت کی ہے نہ کہ بحق تلا دہ قرآن ۔ محی اللہ میں) طرح سب اور صلاة ك سائق" كاملة "كي تدكيسا تقائس شكل سے اجتناب مقصود سے جبكر حين كامون صلوة نا فصد كيوقت ك اندر منقطع بوابو - مثال ك طور رصلوة الضي كم اس شكل مين تا دفتيك عنسل مذكر ا یا نماز ظهر کاوقت نه گذر جائے ہمبتری درست نہوگی۔ کچھریہ ذکر کردہ حکم ایسی شکل میں ہے کہ فون کا انقطاع . . مطابق عادت ہوا ہو۔ لیکن اگر حیض کا خون تین روز سے زیادہ مگر اس کی عادت سے کم میں رکا ہوتو تا وتتیکه اس کے مکمل عادت کے دن یہ گذریں اس وقت یک عورت سے ہمبستر سونا درست نہیں خواہ و پیسل بھی کیوں نہ کرلے ۔اس واسطے کہ بمطابق عادت حیض کے خون کے آجاہے کا ظن غالب ہے ۔پس احتیا ترک ہی ہیں ہے۔

martat.com

ارُدو تشروري 🚜 الشراك النورى شريط المعرفة وقت صلوة كاملة - وقت بع مقصود اس كا آخرى حصد مقالوعسل وتخريمه - اسسهاول حصد مقصورتهي اس واسط كداس كإحاصل اس كے دمہ وجوب نماز سبے اور اِس پرنماز كا وجوب خرد رج وقت برسوكا مدا عازير وان القطع - اگرحیض کا خون مکمل دس دن کی مرت گذریے پرختم ہولة عورت کے غسل کرنے سے قبل بھی اس سے ہمبستری درست ہے ۔اس واسطے کہ حیض دس دن سے زیادہ نہیں آتا ، البتہ اس کے غسل کے بغير مبسترى فلأ استجاب محفزت امام زفزع ا ورحفرت امام شافعي فرمائة بهي كمراس كے بغيراس سے مهبت ہر ہا ہے۔ لعنہ وہ آیام الز -اس میں لام بعد کے معنیٰ میں ہے ۔ بین د س دن گذر سے کے بعد ۔ منب صرور می ، ۔ بحالت حیض ہمبستری علال سمجتے ہموئے صحبت کرنا کفر کا سبب ہے اورآ دمی دائر ہ سلام سے ایک جا تاہے۔ صاحب فتح القدر کرا ورصا حب مبسوط و فیرہ نے اس کی عرا حت فرما تی ہے۔ اور حرام جانتے ہوئے ہمبئتری کر کی نو اس بر تو بہ واستغفار صرفرری ہے اور با عب استحباب یہے کہ ایک آ دھا دینار صدقہ کر دے یعیٰ کسی عزیب ومستحق زکوٰۃ کو دیدے ۔ وَالطَّهِرُ إِذَا تَحْلَّلُ مِينَ الدَّمِينِ فِي مِدهِ الْحَيْضِ فَهُوكَالْمُ الْجِأْرِي وَإِقْلِ الطِّهِرِ حُسَدَعِثْم وررت حيض من دوخولوں كے بيح كى باكى كا صلم جارى خون كاسلبے ۔ اور باكى كى كم سے كم مت بندرو يومًا وَلَا عَاكِتَ الاكْتُرَا ردزمي اور زياده كى كونى تحديد منس طرمتخلال (درمیانی یا کی) کا ذکر لو میلی دالطهداد اتخلل الا - ایسی پاک جودو تونوں کے بیج میں آجائے اس کا حکم مسلسل او آنیکاسا ہوگا اورصین کی مرت میں اسے حیض اور نغاس کی مرت میں اسے نعانس ہی شمار کریں گے۔ طہر کی اقل مدت بیندرہ دن ہیں جس برصاحب کا مل و تہذیب کے مطابق سب کا اتفاق ہے ۔الاؤر ؓ فرمانے ہیں کرمیرے خيال كم مطابق إس باريمين كسى كاكونى اختلاف نبين - علام عين فرات بين كه حضرت الم شانعي ا ورحفرت تؤری مجمی میں کتے میں - علامہ بؤوی کے اس باریمیں حفرت ایام مالک وحفرت اسخیٰ دحقر الم احمدُ كے اختلاب كو بيان كياہے تو مكن ہے كه اس بيرا جماع واتفاق كہنے والوں كا مشاء يہ موكم صحابہُ كرام والبعين عظام كے درميان اس سلسله مين كسي طرح كما اختلات نہيں . رہي طهروياك كي اكثر مدت نو اس كى منكوى تحديدسے اور نه تعيين - تمام عربهي اس كى مُرت بوسكتى ب البته اگر كسى غورت كومهيئه خون عج σσοσο σσισσα

الثراث النورى شرح النايط الأدد وسيروري آ تا رہے اور اس کی کوئی عادتِ مقررہ کھی ہو تو اس شکل میں اس کی عادت کے اعتبارے تحدید کرلیں گے۔ مل ب طهر اوس صِاحب شیح وقایم و صاحب شرح وقایه فراتے ہیں کہ طری کمسے کم برت بندرہ دن ہیں اور زیا دہ مدت کی کو دیم تحدید تنہیں۔ البتہ معتادہ کی مدئت طہراسگی عادت کے مطابق ہو گی اس لئے کہ طہر کی اکثرمدت اس کے حق میں بہی متعین ہے۔ بھرطہر کی مدت کے اندرا خیلات ہے اورزیادہ صبحہ قول کے مطابق چیرماہ ایک گھڑی کمہے۔ کیونکہ عادۃ عیرحاملہ کے طہر کی مدت حاملہ کی مدت طہسے کم ہواکر تی سبے اور حمل کی کمسے مدت چیرماہ سبے۔ بس عیرحاملہ کی مدتِ طہرامک ساعت کم چیرماہ ہوگی۔اس کی شکل یہ ہے کہ ایک عورت کوسیلی مرتبہ قیض آیا اور دس دن تک آیا اور کچھاہ پاک رہی۔ نیمر مرابر اسے خون آتار بالو اس کی عدت تین ساغت کم انیس ما ہ ہو گی کیونکر تین حیض کا ایک مہینہ ہوا اور فی طرحے ماہ کے حساب سے تین ساعت کم الحفارہ ماہ ہوئے اور جوخون حیض کم سے کم مدت لین تین روزسے کم ہوا وراکٹر مدت لینی دس روزسی زیا ده بهو یانفاس کی اکثر مدت بعنی چالیس ون سے گذرجائے جین کی مقررہ عادت معلوم ہواور بینون دس روزسے بڑھ جائے یا نفائس کی مقرہ مدت معلوم ہوا ورجالیش روزسے زیادہ خون آئے لین جبکہ حیض کی عاد متعین ہواورہم سات دنِ فرض کرئے ہیں بس خون بارہ دن دیکھے تو پارخ روز سات دن کے بدیکے استخا شمار مہوں گے۔ اور مثلاً اس کی عادتِ نفاس تیس دن تھی اور خون اسے بچاس دن آیا ہو تیس دن کے بعد بيش دن استحاصد كے قرار ديئ جائيں گے۔ يہ حكم معتادہ كاہے۔ فأكرة ضروريد وطرت كالك سلسليس الم الوصنيفة سيصب ديل جارروايات مروى بين دارام الوصيفة يسي حضرت امام الوكوسف وايت كرت بين كماكر ماقص طركو دولؤن جانب يخون ك كمير ركها بوتو چلسے بدایک دن مو با ایک دن سے زیارہ - نیزدس روز کے اندر بویا اسسے باہر بہرصورت اس طہر تخلل كوحيض قرار ديا جائيكا - اگرغورت مبتدئه مهوا وراسيحيض آنا انجمي مشروع مهوا مهوية يورب دس روزحيض ك شماركس كا ورمعتاده مونيكي صورت مين عادت كدون كوحيض قرارديا جائيكا. دى امام صاحب سے امام محرر كى روايت كے مطابق اگردس روزيادس سے كم حيض كے اندر دونون فون كھيرے موسئ موں تو دس روز حیف کے شمار موں گے ۔اس سے قطع نظر کہ خورت متدر کہ مہو ما وہ معتادہ مومنالاً مبلی ا وردسویں ناریخ میں خون آیا ہوا ورنویں تاریخ یا ساتویں تاریخ تک طہر سے بھر آٹھویں ناریخ کوخون آ توسیلی شکل میں دس روزا وردومری شکل میں آ کھودن حیف کے شمار ہوں گے۔ رم عضرت المام الوحنيفة وسي صفرت أبن المبارك كى روايت كے مطابق ذكر كرده كيفيت كے ساتھ ساتھ يرهزوري كي ہے کہ مجبوعی اعتبار سے دوبوں جانب کے خون کا نصاب حیض کے ادبی نضاب بک بیمو ریخ جائے یعنی کم از کرتنی رِوز، کمپندایمل در دسویں تا ریخ کوخون مہونے اور بیج میں طرکی بناپران میں سے ٹیسی کومبھی حیض قرار ندد ك اوراگريد بهوكه ابتراترين ميلي اور دوسري كوخون آسة اور كير دسوس كو آجائ يويه تما دم جين شماريكا في

الرف النوري شرح اللها الدو تشروري ، » ، حضرت الم الوصيفة مصحرت حسن بن زيادكى روايت كم مطابق اليساطر حويين ون يااس سن رياده كا ہواسے فاصل قراردیں گے اور میں دن سے کم تبویے پر میردن کھی ایا جیس میں شمار ہوں سکے۔ ها المام عُرَدٌ قول سوم كى شرائط كے سائھ سائھ بي شرط بھى لگاتے ہيں كہ سے كے طہركى مرت دونوں طرف سے ایام حض کی مت کے بقدر ہو یا اس سے کم ہو۔ تاج النہ بیشرح ہواییں اس طرح کی جامع و محمل مثال بیان فرملتے ہیں جو پانچوں اقوال کو حادی ہو بیسے میت ہو کو مہلی تاریخ میں خون آئے بھر تو دہ دن طرکے گذریں۔اس کے بعد سولہونی دن خون آئے اس کے تبدالیے دن خون اور آئے دن طرکے ،اس کے بعد ایک دن خون سات دن طرکے ، بھر دودن خون میں دن طرکے اس کے بعد ایک دن خون میں دن طرم ہو، بھرایک دن خون دودن طراور ایکدن خون بیڈوی طور پرستالیہ ہے؟ ا ما ابو یوسعن کے قول کیمطابق اس کے اندر سیلے عشرہ اور جہام دمانی مین سات دن والے طرعی سے ایک دن کون تین روز فراکب روز خون بحرتین روز طری مرت حص قرار دیجائیگی بین چوتھائی دبائی کا آغاز بھی طرسے ہوا، اوراختام بھی طری پر ہوگیا - اورامام محری کی روایت کی روسے سیلے کے طرسے چودہ روز کے وہ دس روز جن میں اول و آخر خون ہے ایام حض شمار ہوں گے اور ابن المباری کی روایت کی روسے سات دن طرحس کے شروع میں ایک دن اور تعدیے دودن خون شامل کر کے مجوعی طور پر دس دن ایام حیض شمار ہوںگے ا درامام فرو کے مبلک کے بخت آخرد وون خون سے لیکر مجھ خون مک میں سے زیادہ صبح قول کیمطابق بجدون ایام حض شمار موں رکے اورحسن بن زیاد کی روایت کی بنیاد پر محض اخیر کے جار دن ایام حیض اور ماتی استحاضہ شمار موں کے۔ وَدِمُ الْاسْتِعَاضِةِ هُوماً تَرَاهُ الْمِراُ ﴾ أقلُّ من ثلثة ايأم اواكثْرُ من عشرة ايأم نجكم؛ اوردم استحاصہ وہ خوان جو عورت تین روز سے کم یادس روز سے زیا د ہ د سکھے یہ نکسیر کے حکمیں حكم الرعاب لا يمنع الصلوة ولا الصوم ولاالوطى واذا زاد اللهم على العشيرة وللمواكة عادةً ہے کہ یہ ن نماز یں مانغ ہے اور دروزے میں اور جستری میں اوراگرون دس دوزے زیادہ آئے درانحالیک عورت ک معروفة رُدُّتُ الى ايام عاديها ومازاد على ذلك فهواستعاضة وان استدأت مسك مقرره عاقة بهوتو استعاس كى مقرره عادت كن مبالوثادينيك اورمقرره عادت سے ذائد استحاضه كمهائي كا ور بحالب استحاضه ب بالذبهو ئي تو البلوع مستعاضةً فعيضها عشرةً ا يام من كل شعر والباقي استعاضمً -اس کا حین ہر بہینے وس ون شمار ہوگا اور باتی استحاصے ہوگا۔

marfat.com

اشرفُ النوري شرح الماليا الدو وتشروري استحاضه کے خون کا بیان لغات کی وضاحت : الرّعاف بحیربهت بارش - الوّعلی بتنبتری بست ، نرم ، آسان به تشریح و تو ضبح الاستا ضد هو ما نترا کا الا جسطر تنکیر کیوجر کے نمازروزہ وغیرہ میں کوئی رکاد ط تشریح و تو ضبح النہاں ہوتی اسی طرح استحاضہ کے خون کیوجہ سے ندنماز روزہ کی مما نفت ہوتی ہے ورنه عورت سے مهبستری کی -اس لئے کدرسول اکرم صلے الشرعليه وسلم نے حضرت فاطمہ بہت بحش سے فرمایا تھا کہ د صنوکر و اورنماز مڑھتی رہو نواہ نتون بوریہ پر کیوں نہ سپکتار سیے۔ یہ روایت ابن ما جہ و عیرہ میں موجود سے حکم نمازکے علم کے بُعدر روزہ اور سمبتری کا ثبوت بُزریبہ انجماع دلالہ مردگیا۔ <u>وا خدا زاد السلام الإ - اگر کسی عورت کو دم حیض دس روزسے زیادہ آیا حالا ن</u>یجہ اس ِعورت کی حیض کی عادت مقررہ ہوتو اس صورت میں اس کی مقررہ عادِت کے مطابق مدتِ حیض شمارہو گی اوراس سے زیادہ دبن آنیوالا خون استحاصه قرار دیاجا نیگا - اس لی*نکارندی شرلین ا درابو د*ا ؤ درشرلین وعیره می*ن روایت ک*استها والىعورت مرت حيض مگ نماز نەٹر ھے وان ابت أن الا - الرحد بلوع كويمونخ ادر بالفهونيك سائمة بى عورت متحاضه بوجائ تواس صوت یس ہر ماہ اس کی مرت حیض دس دن شمار ہوگی اور باقی استحاصلہ کہلائیگا کہ دس دن جو زیاد مسے زیادہ حین کی مرت ہے یقینا حیض ہے۔ فائترة صروربه : عورت كين حال بن ١١، مبتدأه لين السي ورت جس كے حيض كى إبتدار انجى موئى مو (۲) معتاده- وه عورت كرحيض كے متعلق اس كى مقررہ عادت بو يجريد دوتسموں پرشتمل ہے -ايك لورہ وس كى مستقل ایک مقرره عادت بردا دراسی کے مطابق حیض آتا ہو۔ دو سری دہ جس کی عادت مدلیتی رستی ہومشلا کبھی جیا دن نون آنا ہوا در کبھی سات روز۔ اگر مبتدا کہ مے حیض کی مرت دس دن سے بڑھ گئی تو متفقہ طور برسب کے نزدیک دس روز حیض کے شمار ہوں گے اور باقی استحاصہ قرار دیا جائے گا۔ اور مقررہ عاد ت والی کا خون اگر دس رو رسیے برط مد جلنے لو احداث متفقہ طور پراس کی عادت کے لوٹا نیکا حکم فرملتے ہیں مثلاً عادت بچەدىنِ نونِ آنے كى تقى اوراس مرتبہ گياره دن آگياً تو چەدن حيض كے اورياً نخ دن اتتحات کے قرار دیئے جائیں گے ۔ا *درحین د*س دن میں ختم ہوجانے پر متفقہ طور میر میر دس دن خیض میں شمار بهو كا - اس سے قطع نظر كه به عورت معتاده محتلفه بهويا متفقه يا مبتدأه - ا در به خيال كباجاً بيكا كه اس مرتبعاً والسُّستة عندة وص به سلسرالبول والرَّعافُ الدائموالجرحُ الذي لابرق أيتوضُّونَ ا وزستحاصد عورت اوروه جعے ہروقت بیشاب آبار تا ہویا سنقل تحبیر تو یا ایسا زخ ہو کم برا برسبار ہتا ہو یہ لوگ ہر منسا دیم

الدو تشروري الشرفُ النوري شريح السان لوقت كل صَلَوة وليصلّون بذلكُ الوضوء في الوقت مأشاءٌ وا من الغرائض والنوافل دقت د صنو کرکے اسی وصویے و تت نماز میں جس تبدر جا ہیں فرصٰ و نفسیل بنیا ز بڑ عبیں اوروقت فأذا خرج الوقت بطل وضوُّهم وكان عليهم استيناً ف الوضوء لصلوة الحرى . نما زخم برجانے برانکا وضویمی اتی شربیکا اورائفیں دوسری نمازے واسط دویا رہ وصو کر نا ہو گا۔ استحاصنه واليءورت اورمعندوروں کے احکام لغات کی وضاحت مسلس البول ایسامرض جس میں برابر بیٹیاب آتار ہولہے اوراس میں بیٹیا روكے كى قوت فتم ہوجا تى ہے۔ الريحاف الله اعمر الهيشه رسيے واكى بحير لا يوقاء : زنم كا برابر بہتا ربنا - آستیناف : دوباره سن مرسے -ضیح اوالستهاضتا کوه ورت جے برابرخون آتار ستا ہویاایسا شخص جے برابر بیشیاب آبارا نک میو، یا وہ جے سلسل بک پرآتی ہوا وروہ ستقل اس مرض میں مبتلا ہویا ایسا زخم ہو لهبمه وقت رستاريتها بهولوان تمام معذورول كيو استط يه حكم سه كه برنمازك ليح أزه وحنو كرك ورض ونفسل جتنی چاہیں نمازیں اس وقت نماز کے اندر بڑھ لیں ۔ ا مام شافعی کے مزد کیب ہر فرض نماز کیواسطے الگ ہے وضوكرك اس واسطے كه ابودا دُر وغيره ميں روايت سے كم استحاضه والى عورت سرنماز كيواسط جديد وضوك علاوه ازین مستحاض کمواسطے اعتبار طہارک احتیاج فرض کے باعث سے بس فرمن نمازسے فراعنت کے بعد المهارت برقرار ندرمني جلبيئ - احنات كاستدل رسول الشرصلي الشرعليه وسلم كايدا رشا دسي كدام تحاصة مي باللا عورت کوچاہے کہ سرنماز کیواسطے وضوکرے وراصل روایت اولی کا مقصود میں سے اس لئے کہ اس کے اندرلام وقتية آرباب بـ مثال كے طور بركتے ہيں " آميتك لصلوة الدهر" تو اس سے مقصود وقت عصر سواكر تاہے۔ ازين سبولت كي خاطرة المرمقام اداوقت كوبنا دياكيا - پس نفاذِ حكم بهي اسي پرېونا چله ايخ بهروزت براز ختم بوجانیکی صورت میں ان مُعذرورول کا وضویجی باقی ندرسے کا اور دوسری نماز کی خاطر حدید وضو کی خردرت سو کی - امام الوصنیفی^م ا درامام محرومیسی فرماتے ہیں - امام زفر^{رہ} فرماتے ہیں کرمحصٰ وقت کے داخل ہو<u>ں سے د</u>صنو با في مررسيم كا- الم م ابويوسف بن فرمات مبي كه وقت كے خروج أور دخول دو يوں سے دصوبوط عب صاكبا۔ اس اختلاب فقهار كالثراس معذور شخص كے حق ميں مرتب ہوگا جو فجركے طلوع ہونے كے بعد وصوكرے -اس كے بعد سورج طلوع ہوجائے كراس شكل ميں الم م ابو حنيفة الم الديوسف اور إلم محرا كے نر ديك خروج وقت کے باعث وصولو شنے کا حکم ہوگاا ورا مام زفرشے نز دیک وضو لوٹ نے کا حکم نہوگااس لئے کہ وقت روال کا ذحول مہیں ہوا۔ ایسے ہی وہ شخص سے ملوع آفاب کے بعد وصنو کیا ہوتو امام ابوصنی وامام مرد کے نز دیک اسے اسی وضوسے نماز ظہر بڑھنا درست سے اور زوال آفیاب سے اس کا وضو نہ لوٹے گا۔ محمد سے نز دیک اسے اسی وضوسے نماز ظہر بڑھنا درست سے اور زوال آفیاب سے اس کا وضو نہ لوٹے گا۔ aga**gggg**ggg

الشرفُ النوري شرح المالي الدو تشروري الم اس لئے کہریہاں وفت آیا ہے، وقت نکلانہیں اورامام ابو پوسف ؓ اورامام زفرنشے کے سزدیک زوال آفیا کے باعث اس کا وضوبا تی نہ رہے گا۔امام زفر میہ دلیل پیش فرماتے ہیں کہ طہارت کے منافی بابور کی مودوگی نیں اعتبار طہارت فقط ادائیگئ فرص کی احتیاج کے باعث ہے اورکیونکہ سارا وقت اس عذیں گھا ہواہے اس واسطے میذر کے با وجود طہارت معتبر مان کی گئی اوروفت آئے سے قبل کو ڈی احتیاج نہیں ہو طہارت بھی معبّرنہ ہوگی امام ابو نوسع^ئے نزد کیک حزورت کی تحدید وقت کے ساتھ ہم لہٰذا وقت کے بكليه اورآك سے وضولوط جائيگا۔ وَالنَّفَاسُ هُوالِيهُ ٱلْخَارِجُ عِقِيبَ الولادُ بِوَ والسَّهُ السَّانِي تَوَالُو الْحَامِلُ ومَا تَوَالُهُ اورنفاس ببيدائش كے بعد نتكلنے والا خون كہلا تاہے اور وہ خون جو حمل والى عورت ديكھے يا وہ خون جوعورت المرأة كُفي حَالِ ولادتها قبل خروج الولب استعاضةً واقِلَّ النفاس لاحَلَّ لهُ وَالرَّوْهُ بچه کی پیدائش سے قبل دیکھ وہ تبیاری کا خون ہے اور نفاس کی کم مدت کی تحت مدہنیں اداسکی اگر أربعونَ يومًا ومأزاد عَلَى ذلكَ فهواستحاضتُهُ واذَ إِنَّهَا وَمُ اللَّهُ عَلَى الأربعينَ وقل مدت چالیس دن بین جوخون اس سے زیادہ آئے وہ ہماری کاہے اوراگر خون چالیس دن سوزیادہ آئے درانخالسیکہ كَانْتُ هٰذَ وَالْمَرَأَةُ ولِد تُ قبلَ ذلك ولها عادةٌ في النفاس رُون إلى أيام اس سے قبل عورت کے بچیر بیدا ہو چکا ہوا ورنفاس میں اس کی مقررہ عادت ہوتو خون مقررہ عادت کی جانب عَادتها وان لمرتكن لها عَادَةٌ فنفاسها أربعون يومًا-لولما باليكا اوراسكى مقرره عادت نبهوني يراس كانغاس جاليس ون يه ولو تيني النفاس هوالملهم الإنفاس بحيريراً بونيكه بعد آنيوالا خون كميلاً السيراس لي كه نفا يا توم خروج النفس "سے ليا گياہے جس كرمينے ہيں خون يا تجير كا نتكلنا، يا اس كاما خذ "تنفس الرحم بالدم "سے جُن كَمِعَظُ رَحْمَكَ خُونِ الْكُلِيْرِ كُي مِن الْرَحْلِ وَالْي عورتُ ووانِ حَلْ يالوقتِ بِيوالسُّن بحير كي بيدالسُّ سے قبل نون دکھا نی دے تو اسے استحاصہ کہا جائیگا۔اس سے قطع نظر کہ وہ ممتد ہویا نہ ہو۔ آیام شافعی ہو اسے حیض ہی قرار دیتے ہیں اور زیادہ صبح قول ان کے مسلک کے مطابح سبی ہے۔ انھوں نے اسے نفا پر قیاس کیاہے اس معنے کے اعتبارے کہ دولؤں کا خروج رہے ہے، ہو اپنے۔ اخاب یہ دلیل دیتے ہیں کہ عادت کے مطابق تمل کے باعثِ رحم کا منہ کھلامنیں رستا وہ بند ہوجایا کر تاہے اور نفاس کا خون اس وقت آ تلب جبك يجربيا بوك كى بنايردم كامنكل جا تابيد.

الشرفُ النوري شرح من الله الدد وت موري فَأَكُدُةُ صَرُورِيهِ . أَكْرِيجِهِ بِيهِ بِهِ مِنْ عِيكِ بعِدعورت كوخون نظرية آسئة تواس يرعسل كا وجوب نه بوكا البته وضو ما وجوب ہوگا۔ آیام ابولوسف^ج اورا نام محروث اسی طرح متقول ہے اور صاحب صادی و مفید اسے ضحیح قرا رہتے ہیں مگرا نام ابوصنیفی^و اورا نام زفر^م احتیاطًا عسل کو واحب قرار دیتے ہیں۔ صاحب محیط فرائے ہیں کہ اکثر و بیشتر فقہار کا قول بہی ہے اور صدرالشہیداسی قول برفتو نکی دیاکرتے بیچے۔ ابوعلی وقات سے ضرات میں اِسی قول کوراج شمار کیاہے۔ صاحب جو هرہ کے قول کے مطابق فتاوی <u>کے لئے</u> میں قول جع اورامام مالک وامام شافنی کے قول کے مطابق زیاد و کھیجے سبی ہے۔ كاقل النفاس لا حداله الإنفاس كاندركم مت كى كوتى تخدير نبي وصاحب سراجيه كى مراحت ك مطابق آیک ساعت کانفاس بھی قابل اعتبار سے اورمفتی برقول یہی ہے۔ وجہ یہے گرنجہ کے ٹون آنے سے پہلے بیدائش اس کی دلیل ہے کہ میر خون رحم ہی سے آیا ہے بیس اس کی احتیاج نہیں کہ اسراد کو دلیل بنایا جائے اس کے برعکس حیض کا معاملہ ہے کہ وہاں اس کے دم حیض مہویتی سے کی ی دکیل نہیں ہوا کرتی اس واسطے تین دن کے امتداد کی قیدہے تاکہ اس کا رہم سے آنا واضح ہو جائے۔ اکثر علماء اس یرمتن*ق بین که مر*ب نفاس زیاده سے زیاده چالیس دن ہے۔ابوداؤر ۱ ابن ما جہ اور تریذی وغیرہ میں حضرت المسلمة كي اسى طرح كي روايت ب- ابو عبيد كنزديك اس برمسلمانون كالقفاق ب- الم شافعي مرت نفالس سائم دن فرات بي . وَمَن ولدت ولدت ولدنين في بطي واحد فنفاسم ما خرج من الدم عقيب الولد الاول عينا ا در بوعورت ایک بلن سے دو بچوں کو جُنم وے تو پہلے بچہ کے بیدا ہوئے کہ بعب آئے و اُلا نوں ا المار۔ ابیحنیفت وابی یوسی رحمصہ اللہ تعالی وقال محداً ون فررحه حالات تعالی من الول الشا ابوصنفة واما الوبوسعة كنزمك اس كانفاس وكاورا مام ويع وزفره ك نزدمك دوسر بيك بدا برنسك ببدآ نيوالا خون نفاس كم ومن ولدن ولدن وللان الخ و الركوني ورت ايك مى بطن سے دو كول كوم دے توالم ا ابوصنفه اورا الم ابولوسف فرمات مي كرنفاس كا آغاز يبط بحير كي بيدائش كے بديسے بوجائيگا خواه ان دولوں بحوں كى بيدائش كى درميائى مدت جاليس دن بى كيوں نه بو مركاما محد اور امام زفرہ خرائے ہیں کہ نفاس کی ابتدار دومرے بھی پیدائش کے بعدسے ہوگی اس لیے کہ پہلے بجہ کی بیدائش کے بعد بھی وہِ بیستور حا ملہ ہے تو اس حال میں اسے حالفنہ قرار نہیں دیے سکتے اورانٹی طرخ اسے نفاس والی بھی بہیں کہ سکتے اسی سبب سے بالا جماع وبالا تفاق عدت کا آغاز آخری بج سے ہوتا سے امام ابوصنف والم م ابولوسف فرملتے ہیں کہ رخم بند ہوسکی بنا پر حالمہ کوخون آنا مکن سہیں اور سے

اشرفُ النوري شرح الماليا الدو وتسروري بحه کی بیدائش کے سبب رحم کا منہ کھلنے کی بنایر آبنیوالاخون نفاس ہی شمار کیا جائیگا۔ رہ گیا عدتِ کامعابلہ نَّةُ وضَعْ تَحَلِّ سے متعلق ہے اوراسی کی جانب اس کی اضا نت ہے اوروہ مجتوعی حمل کو شا مل ہو گی ۔ آ ہے ک وا ولات الاحمال اجلہن ان بضعن عملهن "سے اسکی تائید بہوتی ہے کہ بعد وضع عمل ہی عدت پوری قرار دی جائيگی اور یہ بات بالکل عیاں ہے کہ حمل محض سیلے بجیر کا نام سنہیں ملکہ دویا تین بیجے سارے ہی اس میں دا ہں۔ خلاصہ پیکہ اس تفصیل کے مطابق عدت اُسی وقت پوری ہوگی جب کہ اُن سب کی پیدائشر . فا مرئ صروريه ؛ الرئين تحول كى بيدالئن مثلاً اس طريقة سے بهوكر سيلے أور دوسرے بحي كى بيدالئن. ن کی مرکت تچھ ماہ سے کم ہوا ورد و مرے و میسرے بجیری بریدائش کی درمیانی مدت بھی جی مہتنہ سے کم بلے اورتبیٹرے بچہ کی درمیانی مدت پچہ ما ہ سے براہ گئ تو درست قول کے مطابق یہ بینوں ہے ا ورایک ہی بطن سے شمار ہوں گئے۔ اورا مام ابو حنیفر ہو امام ابو یوسف کے قول کے مطابق نے اِلسَّنَّ سنے ہی نفاس کا آغاز ہوجائیگا۔امام مالکٹ اورامام محروم کی روایتِ اصح اورامام شافعی ڈ کا زیادہ قیمح قول امام غزالی اور امام الحرمین کی تقیمح کے مطابق نیمی ہے۔ امام شافعی اور امام احرکا آیک قول امام غزالی اور امام الحرکا آیک قول امام غزائی تول کے مطابق ہے کہ کفناس کا آغاز آخری بجیسے ہوگا۔ تغذیبہ صروری ، ۔ بچوں کے برطواں اور ایک بطن سے ہونسکی شرط یہ قرار دی گئی کدوونوں کی درمیا بی مرت چھ ماہ سے کم ہو۔ چھ ماہ ہوسے کی صورت میں یہ ایک بطن سے شمار مذہوں گے۔ كأش الأنح د مخاستون کا ذکر) تطهايُ النَّجَاسَةِ وَاحِبُ من بدن المصَلّى و وُبِهِ وَ المكان الذي يصِلّى عَليهِ نخاست یاک ہونا وا جب نمازی کا بدن اور اس کے بھڑتے اور اور نماز بڑھنے کی مبگر اور مقالم کا یجو ن تطهیر النجاستی بال کہ او و مبلل مائیج طا هی میکن ازالتھا بہ کالخل و ماء الوس ج لوپاک کرنا اور ہرایسی بہنے والی پاک <u>شم سے</u> پاک کرنا درست بحب کے ذریعہ نجاست رائل ہوسکتی ہوشاہ مرکد وعرق گلآ لغات کی وضاحت انجاس بخس کی جمع : نایا کی ،گندگی ۔ ماء آلویرد ،گلاب کاعق ،عق زعفلان جمع - ورود ۱۰ ورداد - ورد و فراء : ایک قسم کا کپول -قشری حقومی باب الانجاس - علامه قدوری حض ، نفاس ، جنابت اوراس کے زائل کرنیکے گا تشریح ولومی طریقوں نیز عنل ، وضو ، تیم اور مسے کے بیان سے فارع ہوکراب نجاست حقیقی گا

ہے کہ اس کی تعتوری مقدار بھی نما زکورو کئے والی ہے۔ انجاس۔ جن بخس یا عتبارا صل مصدروا قع ہوا ہ مرُّاس کااستعمال بشکل اسم بھی ہے۔ارشادِ رہا بی ہے " اناالمشرکون بخس د اے ایمان و بوجه عقائد خبیثه، نرب نایک بین ، علامه تاج الشربعیه فرماتے بین کدائخاس بخس کی جمع بو ن بائحة نا پاک شی کےمعنےٰ میں ہے اور نؤن اُ ورحم کے فتح کے ساتھ خو د نایا کی دگندگی مقصود ہں۔مثال کے طور ہر نا پاک جبم دعرہ ۔ • کا فی میں صاحب کنز فرماتے ہیں ت بخاست حقیقی کو کها جا ماہے اور حدث نجاست حکمی کو کہتے ہیں اورنجس نجا ست حقیقی وحکمی <u>تطه</u>والنحاكة الإ- اس سے سبالوگ آگاہ ہیں کرعین نجاست یاک نہیں ہو کتی ۔ بس اس مگر مضا . بیدہ مانیں گے یعن تطریحل النجاسة " < مقام نجاست کی یاکی › مثال کے طور ر آیت مبارکہ میں ہے ا بل الفرّية " نماز روصف والبي كم لية لازم سي كماس كريش ياك بول ارز ب بوزیکا بھی علم بیوگیا اس لئے کہ بجالت نمازان سب کا استعمال بیوزایے <u> بن تنظه برالنجا سکت الز - مقام نجاست یا لی اوراس کے علاوہ ہرائیبی شے سے باک کیا جاسکتا</u> ر سے درنعہ ازالہ مخاست ہوسکے مثال کے طور برسرکہ اور کلاب کاعرق و بنیرہ . امام هن^ج مینی فرملتے بنی اورا مام مورح ،ا مام مالک واما م شاکعتی کے نرز دیک مقام نجاست محص یا بی کے ذا بموسكتكہيں۔ وجہ بیسے کجس سے پاک کررہے ہیں وہ ناپاک شی کی آبیزش کے سابھ ہی ناپاک ہوجاً بات عیاں ہے کہ نا پاک چیزیں کسی چیز کو پاک کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ رہا یا تی تواس کے یمیں بدرجۂ محبوری یہ قیانس ترک کیا جائیگا۔ امام ابوصنیفہ ۴ اورا مام ابو پوسف ہ کامت دل نہ ہے کہ والى اشيار ميں ازالة بجاست كى صلاحيت ہے اور طہارت كالمخصار ازالة بخاست برہے - رہا يك كرنيوالى اشیارنا پاک ہوجانیکامعا لمہ تووہ نجاست کے قرب کے باعث تمامگرجب نجاست کے ابرزارسی باقی نہ رب تو باک کرمنواتی اشیار برستور ماک ریس- اس بات کی بالکل واضح و بیتن دلس نخاری میں مصرت عار شرق کی میروایت ہے کہ حمارتے پاس بجرا کی کی اسے دو سراکی انتہونا اگراسی میں حیف کی نوبر آجاتی اور خون اس پرلگ جا با تو تھوک لگائر مذرائیۂ ناخن کھرترح دیتے۔ وَاذَِا اصَابِتِ الحنتَ نَجَاسِتُ لِها حِرمٌ فَعِقْتُ فِل لَكُمْ بِالارضِ جَازِتِ الصَّلَوٰةُ فيه والمُبْقُ ا دراگر موزے پر دَلدار نجاست لگ کرسو کھ جائے کھراسے زمین سے رگڑ وے بو اس میں نما زورست ہے اور تن 🕱

الرف النوري شرح المالية الرُدد وت روري الله الله الله المرك المالية

ا وراس کے ماک کرنے کے طریقوں کو ذکر فرمارہے میں بخاست حقیقیہ برنجا سے حکمہ کو مقدم کرنسکا

الشرفُ النوري شرح ملايا الدو وتسروري بخسُّ يَجِبُ عَسَلُ رَطِيهِ وَإِذَا حَقَّ عَلِمِ التَّوِبِ الْجِزالِافِيهِ الفرك والنِجاسَةُ اذااَحَها مَت نس ہے ترمٰی کودھونا حروری ہے ا درکھڑے پرسوکھ جائے تو یہ کا فی ہے کہ اسے ل دیاجائے ۔ اورا کیسنے یا تلواد لِرُجِدُ اللّٰهَ اَ وِالسَّدِیْفَ اکتفیٰ بِهَسُرِجِهِ ہَا وَانْ اصّا بَتِ اِلْإَدْضَ نِجَاسَہُ بِجَفَّتُ بِالشَّهُسِرِ وَ برلگی ہوئی نجاست کو یونچہ دینا کا فی ہے اوراگر ناپا کی زمین کو لکھنے کے بعد دھویتے سو کد گئی ہو اوراس کا آخ ذَهَبَ أَ تُرُهَا جَازَتِ الصَّلَوةُ عَلَ مَكَانِهَا وَلَا يَجُونُ السِّيمِمُ مِنْهَا. ربا ہونو اس جگریناز پڑھنا جائز اوراسسے تیم کرنا ناجائر اسے ۔ كاكي وفحت إلى حَجْرَم مِ جِيم كُسرم كے ساتھ، دُلدار بجسم دار ۔ دَلَك ، رُرُّو نَا ، ملنا ـ دَطَبْ : گيلي َ ئنتم . يونخهنا ، صاف كرنا -سے ہی موزہ استحسانًا یاک شمار سروگا۔ آور دلدار مُذہبونسکی صورت میں اسے دھو نا واحب ہوگا۔ اما محسمہ ا تے ہیں بخاست خواہ دلدار مو یا عزدلدار دولوں صور توب میں دھونا وا جب ہے اس لئے کر بخاست موزہ) سامیت کر گئ اوروہ نداس کے سو کھنے سے دور ہوگی اور ندر گرائے نے امام ابو صنفی^ر وامام آبولو^ٹ سندل ابودا دُدویز و کی پیروایت ہے کہ اگر موزوں پر مجاست لگ گئ ہوتو اتھیں چلہتے کہ زمین پروٹولو دس کەزبىن الخبیں ماک کر دے گی - مهنى بخس^ئ - عندالاحنات منى بخس ہے جميلى بونونكى صورت ميں اسے دھونا داجب سے - اور سوكھى بوتو ريم كافى كج است كفرة دياجات اسلة كميح مسلمين أم المونين حفرت عائشه صديقة سعروايت بي كررسول لتُسْرِ صلى التُسْرِ عليه وسلم كے كمٹروں بر منی تر ہونے بر دھو دیتی اور سو تھی ہونے بر کھرح و متی تھی۔ شوا فیع کے نزدہ سی پاکسے اس کے کہ روائیت ہیں ہے کہ رسول الشرصلے الشرعلیہ وسلم سے منی کے بارے میں پونھا گیا توارشاد فا ہواکہ منی ناک کی ریزش اور مقوک کے مانن سے اوراسے اذخر لگانا یا چہ تھے ہے یو تخہ دینا کا فی ہوگا۔ لیکن باریس فرائے ہیں بیرمرنوع نہیں بلکہ حضرت ابن عباس میں موقوت ہے۔ اگرمرنوع مان بھی ج تضرت عن حضرت عالئے ، حضرت جابر بن سمرہ اور حضرت ابو ہر مریہ درضی الشرعنہم اور دیگیر صحالیہ ج ماتھ منی کے دھونیکے حکم سے معلق روایات ہیں۔ دارقطنی اور بیہ بھی میں حضرت عالشہ ہے ج يت ب كرمين رسول الشرصلي الشرعليه وسلم كے كيار سيسمني اس كے ترب ونسكي صورت ميں دھوتي تھي ورختك ببونيكي شكل مين ركرًا ديتي تقي <u> اوالسیوت</u> اک<u>تیمیٰ</u> الو یعنی نلوار اور آئینه پرنگی ہوئی نجاست اگر پونچے دی جائے تو یاک قرار دیئے جائیں گے 🕱

س لئے کہ نجاست ان کے اندرسرایت نہیں کرتی اور زمین کی نجاست اگر دھوپ سے سو کھ کراس کا اڑ زائل ہوجائے تواس پرنماز پڑھنا بو درست ہے مگرتیم اس سے درستِ نہ ہوگا. علامہ بزویؒ اورامام ر من اوبات شافعی ایک قول کی روسے احباً عنب کے سمبنوا ہیں ۔ امام شافعی ووسرے قول کیمطابق اورا مام زور کی یہ زہاتے ہیں کہ اس صورت میں بخاست کو زائل کر میوالی تو ٹی شے نہائی جانے کے باعث اس پر نماز درست نہیں ا تخات فرماتے ہیں کہ تجاست رائل کر نیوالی دھوپ کی حرارت ہے اور تیم میں مٹی کا پاکٹ ہونا نص قطعی سے وَمَن اصَابَتُهُ مِن النِجاسَةِ الْمُغَلِّظَةِ كَالدَمْ والبولِ وَالغَائِطُ والخدرِمِقَ لَ ارُالدّرهم وَه وربجے بخاستِ غلیظ مشلاً خون اور پیشابِ اور پاخسانہ اورسشراب بعتبدر درم یامقداد درہم کے کم دِونَهُ جَأَزَتِ الطَّبِلُولَا مُعَمَّا وَإِنْ زَادِلَم يَجُزُوانَ أَصَابَتُه غِياسَتُهُ عَفَقَهَ كَبول مَا يوك إ لگ جلئ تواس كے لكے رست بريمى نماز ہوجان ہے اور مقداد درج سے ذيادہ بوتو درست بنيں اوراگر ناست نفيغه لک گئي ہوشاؤ كحك مك جا زيتِ الصّلوةُ معكم كا كے متبُلع رُرُبع المتوب _____ اليسع مالورون كالميشاب وكالوشت كما ياجا آب واسطح وتقاني كرسست كم يركك رسخ تك نما زجائز ب. نحاست مغلظه ومخففه كاذكر رِوُمن اصابته من الغاسكة الإمارٌ بخاستِ عَلينطه سي كوني سي بجاست لكر محمّی ہو، مثال رکے طور برخون، یا خانہ، پیتیاب وعیرہ تو بقدر در مم دسط ماشہ لگی رہنے کی مورت میں بھی نماز درست ہوجا میکی اصار یہ نجاست درهم کی مقدار سے بھی زائد کئی ہوئی ہوتو نماز درست نه ہوگی۔ایا م زفرہ اورامام شافعی فرملتے ہیں کہ نجاست خوا ہ کم ہویا زیادہ دولوں کا حکم برا برہے اسکئے کہ نفسسے بلا تفصیل دھونیکا حکم نابت ہے۔ا حنایت فرملتے ہیں کہ ذرا سی بخاست سے اجتماب عادِ ۃُ نامکن ب واسط اتنى نخاست كى معانى كا حكم بوگا- نجاست اگرخفيفه بو. مثلاً ان جانورو ب ميس سے كسى كا پیشاب لگ جلئے جنگاگوشیت کھایا جا آہے تو چوتھائی کیڑے سے کم پرسکنے کی صورت میں معان ہے لین اس کے ساتھ بھی نماز ہو جائیگی۔ مِنَ الْعِجَاسَةِ مَا المعَلَظَةَ الْهِ- المم الوصيغة ع نزديك بخاست معلطه اس طرح كي نص ك دريد مابت بي ہے جب کے معارض دومری ایسی نص موجود نہوجب کے زریع طہارت تا بت ہوری ہو۔ باہم اس طرح كى دولفَ مِتعارض بونيكي شكل مين يه نجاست خفيفه شمار بهوگى - ا مام الويو سعتْ واماً م فحرَث نز ديك اليي في نجاست جومتفق عليه بهو وه تو نجاست غليظ كهلاتى ب ا ورجس كے درميان اختلات برو اسے خيفہ كہتے ہيں

فقها رکے اس اختلاب کا نیتے گوبرکے باریس عبا*ں ہوگا ۔*اما الوصن*فیر توع*دالٹرین مسعور کی لیلتہ الجن کی روا۔ لئے کہ امام مالک^ھ ا ورابن ابی لیلی اس کے پاک *ہونیکے* قا^ا ے ۔ اورامام الوبوسف وامام *خراجے مسلک کا نق*اص*نہ* یہ۔ س کی پاک و نا پاک کے درمیان اختلاب فقہار ہے۔ امام شافعی می نے وامام نحريه بمعى منى كونجاست غليظه قرار دسيقهر س ہیں۔ غلطریں چوخون شمارکیا گیاہے اس سے مقصودانسان یا جانور کا وہ خون بح لىاڭىلىسےان كى تقدادھ ل دهى تلي دي لا يؤ كوشت دي ركول كانون دم كلفمل كانون دوي عمر فون د١٢٠ مجمل كانون -ا یا جا ما - ان جانوروں میں بھی خوجے اور میگاڈر کا استشا رئے ہیں کہ بیشہ بی کی گبرائی کا اعتر کیتے ہیں کہ فقیا مِ ما ورا رالنہراسی قول کو راج قرار دیتے ہیں۔ صاحب جامع کردُری مجلی اسی آکی محار واردسیتے ہیں، زبلی اور میط میں اسی قول کو صبح فرمایاً ہے۔ تجازت الصلوری معمای الح برواز نماز کے معنے پیم ہیں کہ نماز باطل قرار نہیں دی جا الذمه مهوجاً بيگا، البته نمازيخراسب تحري ا دام وگي آوراتن بخاست كو دهولينا حزوري

اشرف النوري شريع اللها الدد وت مروري اگرنماز کی ابتدار کردیما ہوتو اس کے دھونسکی خاطر ہے جائز ہے کہ نماز تو ڑ دے۔ طحطا دی میں اسی طرح ہے۔ وان اصابته بنجانسة مخففته الزام ابوحنيفة فرائع مبي كداكر نجاست وطهارت كي نصوص متعازن لر تو وہ نجاست تحففہ ہوجات ہے۔ مِتَال کے طور پرغزنیین کی روآیت سے تو اونٹ کے بیشاب کا یاک ہونامٹلکے ہوتاہے اور دوسری مدست " اِسْتَنْبُر حُوا بُنَ البُولُ" ﴿ مِشَا بِسے اجتمابِ كُروبِ اِسْ اسْ كِنْجَ کی نشاین دہی ہوئی ہے۔ لہٰذااگر نجا کست محففہ مثال تے طور پراس جانور کا بیشاب لگ جلتے جس کھایا جا ملہے و چوتھائی کیڑے سے کم برلکا ہوا ہونا معاصب کہ آس کے لگے ہوئے ہونے برنماز ہوجائیگی بھراکول اللج سے مقصود میرہے کہ بداتہ انکے گوشت کوحرام قرار نہ دیا گیا ہو توا ام ابوضیفی وایا مابولوسف سے مجرواکول کا اللج سے مقصود میرہے کہ بداتہ انکے گوشت کوحرام قرار نہ دیا گیا ہو توا ام ابوضیفی وایا مابولوسف سے نزد مک گھوڑ کے کا بیشاب نجاست مخففہ میں داخل ہوگا اسوائسطے کہ امام ابوصنیفی کااس کے گوشت کو سکروہ کہنااس کے سامانِ جہاد میں سے ہونیکی بنا پرہے۔ گوشت نا پاک ہونے کے باعث نہیں۔ مرتبلغ م بع التوب و بعض ا تكام ك ا ندر تو يو تعانى كوكل ك درج مين قرار دما كياس. شال ك طور طور برجوزتما ئي سركے شبخ كوڭل كے درجه میں شمار كيا گيا مخييك اسي طريقہ سے نجاستِ مخففہ میں تو تھا ئی ھے کریے درجین قرار دیاگیا۔ رہا یہ معاملہ کر پورے جہم یا پورے کرجے کے چرتھائی مصد کاا عتبارہے یا تعض شخ مگے ہوئے مصدکے چوتھائی کا اعتبار ہو گا تو اس کے متعلق فقہار کاا خیلات ہے۔ ابن ہما پہلے قول کو عمدہ قرار دیتے مِي اور تعض فقها ر دومسے قول كو-وتطه توالنحاست التويجب غسلها علارجه بن فهاكات له عين مرسكة فطهارتها زوال عينها ا وروه تجاست جے دعزا واجب اسے حصول طہارت کی دوموز میں ہیں۔ جونجاست بعینہ دکھائی دی ہواس کا ک عین نجا ہم إِلاَّاتُ يَنْقِيٰ مِن الرِّها مَا يَسْتُ إِزَالِتُهَا وَمَا لِيسَ لِهَ عَيْنُ مُرسِّية، فطهارتُها إِنْ يَغُسِلُ حتى دور بوناب الايركم النانشان ره جلئ كراس كا زائل كرنا وشوار بواور وبخاست بعينه وكماني مدد استعاكى اسدا سقدر دهونا يُغُلِبُ عُلِ ظُنَّ الْغَاسِلِ انهُ قَل طَهُرٍ. بيرك ياك بروجات كاظن غالب بروجائ عَلِّ دِجِهَايُنِ الدِ بخاست دوقِسموں برشمل ہے ۔ ایک دکھانی دسینےوالی اور دوسری دکھا ندوسے والی ۔ اول میں مقام مجاست نے یاک مونیکی صورت یہ ہے کہ بعیہ وہ نایا کی زائل اردی جلئے البته اس نجاست کا تناا ترونشان برقرار رہنا کہ اسے دور کرنامشکل ہو حرج میں دانمل اور شرعا قابل درگذرہے۔ دوسری صورت میں مقال بخاست کی پاکی اسے قرار دیا گیا کہ اسے اسقدر دھوئیں کہ فود دمونیوالے کواس کے پاک ہوجانیکا طن غالب ہوجائے اور یہ تدین بار دھوناہے اس لئے کہ تدن بار دھولینے

الرفُ النوري شرح المالي الدو وسروري الله سے طبن غالب کا حصول ہوجا بہتے۔ توسیب طاہری پاکی کا قائم مقا) قرار دیاگیا۔ البتہ بر مزوری ہے کہ ہرباریخوڑا جلسئے اور جنے بخور انہ جاسکے مثال کے طور مرکی لحاف و غیرہ تین باراس طرح دھو لنسے کہ قطرے ٹیکنا سَن ہوجائیں ماک ہوجائنگا۔ کے بعد دکھائی دے . مثلاً یا خانہ ویزہ - اور حوتجاست سو کھنے کے بعد دکھائی نہ دے وہ نظرنہ آئیوالی شمار ہوگی ا <u> فطهارتها زوال عَدینها آل</u>- اس کی اس جانب اشاره سے که اگر ایک ہی بار دهویے کے باعث عین بخاتا د وربهو جائے تومحرر دھونا خردری نہ ہوگا ،ا دراگرتین بار دھوسے پر بھی عین نجاست دور نہ ہوئی ہو تومزید دهونا وأجب قرارد مأجائيگا حتی کرعین نجاست باقی نه رسیے اس لئے که دکھائی دی جانیوالی نجاست اصل مقصر اسكازائل كرنكي للبذاتين يا يائخ كي عدد يربيموقوت نهين - مخيطا ورسراجيمين اسي طرح ب-ا ما مطاوی اور فقیه ابوجوفر کے نز دیک اگرایک بار د هوسنے کی بنا پرنجاست دور ہوگئی بہوتو دوبارا و ر د صولینا چلسے اس نے کہ اسوقت اس کی حیثیت نظرنہ آنیوالی بخاست کی بہوجاتی ہے بعض نقها ، فرمات ہیں کہ زوال عین موجائے تب بھی تین باردھوئیں۔ شیخ حریفی فرماتے ہیں طاہر قول کے مطابق تین مزمبہ دھوسے ير عين بخاسب اوربوزائل بوجانيكي صورت من مقام بخاست ياك قرارد ياجائيكا اورميض بوم برقراررسخ براسے زائل کردیں مگر اس کی احتیاج نہیں کہ تین بارسے زیادہ دھویا جائے۔ مایشتی ازالتها الزمشقت کے معنے پرہیں کہ یانی کے سائھ ساتھ صابون دعیرہ کے استعمال کی احتیاج فی ہو یا یہ کہ گرم یانی کی حزورت پڑے ۔ تر مذی وابو داؤ د میں روا بیت ہے کہ حضرت خولہ بنت بسار سے رسول البر صلے اللہ علیہ وسلم سے حیف کے خون کے باریس بوجھا تو ارشاد ہوا یا ن سے دھوکو - وہ بولیں اے اللہ کے رسول ِ صوبے پراس کانٹِ ان زائل منہیں ہوتا۔ ارشاد ہوا مضائقہ منہیں ۔ صرت عائشتہ کی روایت سے یا نی <u>ک</u> سائه جوا وراشيارك استعمال كاتبة جلماس ومحض بطوراستجاب ، والاستنجاء سنتأ يجزى فيمالحجرُ والمكلى وما قامَ مقامَهُما يمسحهَا حتى ينقيَّهَا وليس فيه ا وراستخار مسنون ہے اوراس کے واسطے پھر 'ڈھیلا اور انکی قائم مقا) اسٹیار کانی ہیں۔مقا) نجاست کولو پخے متی کہ استفارہ عَلَ دُ مساوتٌ وَعَسُلُمُ بِالمَاءِ أَفْضُلُ وان تَجَاوِنَ بِ النِعَاسَةُ مُعْرِجُهَ الْمَرْجُزُ في الاالما ا وراس کے اندرکوئ مخصوص عدد مسنون نہیں ا درافضل یہ ہے کہ یا نی سے دھوئے اور نجاست مخرن سے بڑھ جانے براس ایں یا فی اوالمائم ولايستنجى بعظيم ولائ ويث ولا بطعام ولا بيمينينما -بهنوالى شى كى علاد كاستمال جائز نهي اور لإى اورليداوركاك اوردائي بالقس استجار ذكرك.

marfat.com

الشرفُ النوري شرح اللها الدُد و تسروري الله ل**ٹ ات کی وضاحت ؛ الآستنجاء؛ یا نما**نہ اور بیٹیا ب کے راستہ <u>سے نکلنے</u> والی نجاست کو مقام ہے صاحت كرنا بخواه بواسطة با بي بويا بواسطة مني وغيره - المتحجر: بتقر جمع المجار اورججار اورالج كهاجا باسيد بل الحروالمدر " يعنى درميات كرب والے توك و كوت : كيد جع اروات . ر قریخ و قرض کا و الاستنجاء سنتا پیخری الز - علامه قدوری شند احکام استنجار وصوکے دیل پر انتشری و قرض کا در کہیں فرائے الکہ امام محرا کی بروی کرتے ہوئے اس باب میں بیان فرار ہے ہیں لیونکو استنجار سے مقصود تقیقی نجاست کوزائل کرنا ہو باہے اوروضو کی سنتوں کا شروع ہونا نجا ست حکمیہ ودور كرنے كى خاطر ہوتاہے۔ علامہ قدورى فرملتے ہيں كہ استنجار مسنون ہے۔ اس ليے كرسول الله صلى الله علا سِلمے اس پر مادمُتِ فرما ئی۔ " اصل " ہیں اُستِنجار توسنتِ مُؤکدہ قرار دیا گیا تعِنی اُگر کوئی اِسے ترک کردے تا تب بھی نماز ہوجائے گی ۔ رُخرت امام شافعی استنجار کو دا حب خرار دستے ہیں بعبق صرات کے نزدیک نہ مطلقًا استنج وا جب ہے اور نہ مسئون ملکہ کبعض او قات استنجا رفرض بیض وقت واجب ، بیض وقت مسئوں اور بیمن وقت برعت ہوتاہے لہٰذا بخاست مقدارِ درهم سے زیادہ لنگی ہوئی ہونیکی صوبت میں استنجار کرنا ذرض ہوگا اور مقدار درهم ہونیکی صورت میں واجب اوراس سے بھی کم ہونے کی شکل میں سنوں ہوگا اور بیشا ب کے ادر استن مند کر در ایر رہ تا میں دونیا بعداستنجار بذر ملیه با نی دائرهٔ استجاب میں داخل ہے اور محصٰ خرورج ریجے دیچرہ کے بیداستنجار برعت میں بجزى في الحجود المبلى الز- استفاري ويعل ادريقرك استعال كوكافى قرار ديا كياس يااليي شيكا استعمال كافئ قراردياكيا جوان كے قائم مقام شمار ہوتی ہو یعن خود پاک ہوا دراز الریخاست كرنيو آلی ہو، نیزدہ بیش نیمت نه بود مثلاً منی اور کبرا وغیره - صاحب جو**حره فرات بین که به خ**رخارج بهونیوالی نخاست تے متیاد برنسکی صوب يس بوكا اورده خون يابيب بوتو بجزيات كسي اورجيز كااستعمال كافي شمارنه بهو كا البته ندى كي صورت مين يقر تجمى كفايت كرنتيًا · نيزاً رُيافا مُكااسُتنجار سوتواسْ مَيْن بتجرهرت اس صورت مين كا في قرار ديا جائييًا جبكه وه سو کھا نہوا وراستنجا رکز سوالا تضار حاجت کے مقام سے کھڑا نہ ہوا ہو در نہ مردری ہو گاکہ بانی ہی استعال کے اس داسطے کواگرڈ مصلے سے استنجار نہ کیاا دریوں ہی کھڑا ہوگیا تو باخانہ محزجے سے بڑھ کر دورے تھام پرلگ جا كا-اوراكر بإخانه سوكه كيالو محص ومصيلے استعمال سے وہ زائل نه بهوسکے كا. لېذا يائي كاستعمال ازالهُ نخاست کی خاطر حروری ہوجاً میگا۔ فا علالا أسيُقرون كم استعال اورياكي كے بعد مزيد صفائي و نطافت كى خاط يابى سے پاک كرلينا ستھ ہے۔ اہلِ سجدِ قباراسی طرح کرتے تھے اور ان کے طرزِ عمل پرالٹدتعالیٰ سے بہندید کی کا اظہار فرمایا۔ و مستحماحتی بینقیک الد صاحب جوہرہ اور دوسرے نقها ریخ ریر فرمانے ہیں کہ استنجاراس طرح کرے کہ

الرف النوري شرط المالي الردو وسروري الم بوقت استنجار مائيس مانگ بر دبا وُ ديتے ہوئے منطح - نيز منطح ميں اس کا خيال رکھے کہ نہ قبلہ رہے ہواور نہ ہوا كُرُخ بِراور آفتاب وماسمًا بنك مقابل سے شرمُكاہ بوشيرہ كركے بيٹھے اس كے بعد مين ڈھيلوں كيساسے اس طريقة سنة استنجار كرب كه ميسك و هيل كو آم كرسته يحق كيطرف اور دوسرا وهيلا يتحقيه سي آبِك كي جانب اور مسرا ڈھیلا آ<u>ئے سے سمھے</u> کیجا نب لائے - ابوحبفرے نز دیک استنجار کی بیرصورت حب ہے کہ گرمی کامیسم نبو۔ اور سردی کا موسم ہوتو <u>سبط</u> تیتجھے سے آگے کی جانب اس کے بعد آگے سے پیچھے کی جانب ، مچھر سیچھے سے آگے کیجان سردی کا موسم ہوتو <u>سبط</u> تیتجھے سے آگے کی جانب اس کے بعد آگے سے پیچھے کی جانب ، مچھر سیچھے سے آگے کیجان اے'۔ امام سرخبی تجینے ہیں کہ ڈیصیلے میں کسی خاص کیفیت کی تعیین نہیں بلکہ مقصود مقام کی صفائی ہے۔ رہا ہوت كامعامله تو وه دائمي طور رأشي طريقه سے استنجار كرے جس طريقه سے مرد موسم گرما ميں كرتے ہيں۔ وليسر فيس عك دالز - أستنجا رسي مقصود كيف كم مقال نجاست كى صفائي سي اس بنايراس كے واسط دصياؤ كى كوتى مخصوص تقدادمسنون نتهيس حضرت امام شافعي تين يانخ اورسات بعني طاق عدد كومسنون فراردسيقے ہں اس واسطے کہ ابوداور داورنسانی وُغیرہ میں رواتیت ہے رسول الٹر صلے الٹر علیہ وسلمنے فرمایا استنجسا حاشی*ے کت*نین *پتھرد ک سے کریں* - اضاف^{ری} کا *کشتر*ل ابودا وُ دابن ما جہ اورابن حبان ویخرہ میں مردی آنحفرت -كايدارشاد كرامي سبي كه استنجار مين طاق عدد كالحاظ ركفنا جلسة. وعسلم بالماء أفضل الو وصيلون ساستنجار كرست كي بعد مائ ساستنجاء ك بارس فقهار كالضلات بعض كے نز ديك يه وائرة استحابين وافل سے علامہ قد ورئ اسے افضل اور صاحب بايداوب راردىيتى بىل اس كئے كە آيت كرمير" فيدرِ حَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتُطُرِّرُوْا "دالاً يْهِ) اہلِ قبار كے متعلق نازل بورى جن کا معمول ڈھیلوں کے ساتھ یائی سے بھی استنجا رکا تھا بعض فقہا راسے مطلق سنت قرار دیتے ہیں اور درست يبى سے بخارى وسلم ميں حضرت انس سے روايت سے كەرسول انترصل الترعليه وسلم سبت الخلار تشريف ليجلت اورسي اورمير عسائقا لك علاكم يانى كابرتن الهلئ بوق توات يانى ساستنام فرات سق يعفن صرات دورِ قاظر میں یا بی سے استنجاء کو مسنون فرماتے ہیں ۔ حضرت علی کرم انٹر وجہدسے منقول ہے کہ سابق دور میں لوگ بحری کے مینگنیوں کی طرح پاضا نہ کرتے تھے اورات بتلا کرتے ہیں لہٰذا یہ چاہئے کہ ڈھیلوں کے بعد پانی سے بھی <u>دان تجاوین ت</u>الز اگرنخرج اور مقام سے نجاست ٹرھ گئی ہوتو تھیر پانی کااستعمال لازم ہے ۔اس میں اما الوضیفاور مادید است نشخیا میں انتہار کی میں است کا البیاد کا استعمال لازم ہے ۔اس میں اما الوضیفاور ا ما الولیسف فرملت ہیں کر استنجار کے مقام کو جیوڑ کر مقدار مانع کمعتبر ہوگی اور اما محکر فرماتے ہیں کہ مقال سنجا شامل کرے یہ مقدار معتبر ہوگی ۔ ولا بستنجي بعظمه الز الركوني بثرى اورليدس استنجار كرية تومحروه تحرمي كامرتك بهوكا بهضرت سلمان كي روات ﴾ میں اسکی نمانغت فرانی گئی۔ بیر روائیت بخاری و بخرہ میں ہے ادر سلم شرکیٹ میں خفیزت عبرانشرائن مسعودہ سے روابیت ﷺ ہے کہ پڑی اور لدیسے استنجار مت کرو کہ ان میں تمہار سے بھائیوں جنوں کی غذا ہے۔

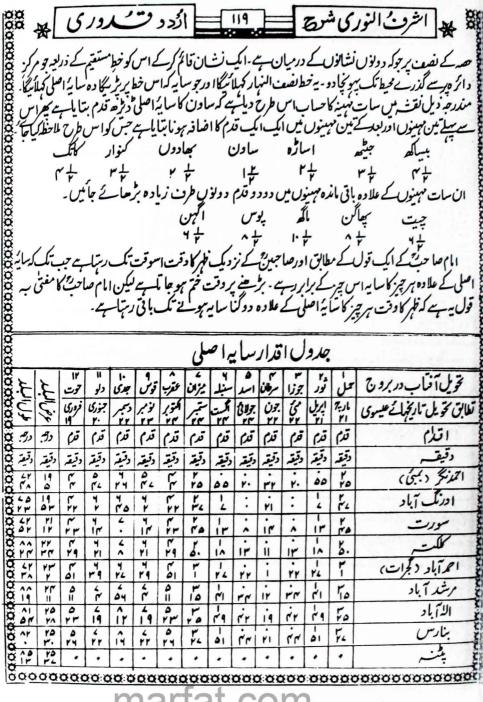
النورى شريع عتاك الصَّ كتاب الصَّلوة : شرطِ صلوة الروريعة صلوة يعن دكر طهارت سي قارع بهوكراب مسائل واحكام صلوة كي اترا ار رہے ہیں۔ نماز ایک اکسی قدیم اور پہنٹیہ کی جانبوالی عبادت ہے کہ بیر رسولوں میں سے ہررسول کی شریعیت میں موجو دہیتے۔خاص طور پرمعانشرہ اسلامی کی میروح ہیے۔میبی وجہسے کہ قرآن کریم میں جہار کوگوں کو دعو ہے اسلام دی گئ وہیں نماز کے قیام کی انتہائی تاکید فرمائی گئی اورا حادیث میں اسے اسلام و کفر کے درمیان ا متیاز کی علامت قرار دیا گیا- اس سے یہ بات معلوم میوئی کہ تاریب نماز دائر ہ اسلام سے نمل جا^ہ اسے ۔ اسی بناريراما مشافئ فرمكة مي كمقصدًا تارك نما زمرتدم وبلها أوراس كاقتل عزورى موجا تاس البته احاف فرملتَّة بين كه ايسانشخص جويماً زكا انخارتو مذكرتا بهومگر تارك بهوتو وه دائرُ هُ اسلَام سينهين كليّا البته فاسق صلَّوة كاشَّقاق دُومِل صلى "سے جس كے معنے خميرہ الكوا ى كوآ كے سے تاب كرسيد هاكرنے كے آتے ہيں۔ نماز بذر ہب اسلام میں اہم ترین عبادات میں شما رہوتی ہے ا ورصلوٰۃ کوصلوٰۃ کفینے کا سبب ہیں ہے کہ اس کے *ذر*یسے نفس کی وه خامیان دور میوتی بین جو فیطرت اینسانی مین داخل بین - علاوه از مین اس <u>گرمخن</u>هٔ د عاا ور *رحمت ک* بھی آستے ہیں۔ ارشاً دِ رہا نی ہے " اُولیک کے عَلیْم صلوات مِنْ رَتَبَم ی یہاں صلوات رحمت <u>کے معنے میں ہے</u>۔ اور ارشادِربان مين وصل عليهم ان صلو تك سكن لهم" بيهال صلوة معنى د عايب اليسه بي صلوة معنى تناريمي آتا ہے مثلاً ارشادِ باری تعالی ہے "ان اللہ و ملئکة بصلون علی البنی" اس حکمه صلوة تنا رکے معنے میں ہے۔ اور ارشادِربان بع "ولاتجرلصلو كك" إس مي صلوة سعم او قراء تب منازك اندر بحالب تعود وقي أ قرارت وتنارك باعث أسع صلوة كهاجا ماسي علام عيني تخرير فركسة بي كمشروع نماز كوصلوة كين كاسب بيرس كديشتل برد عام واكرتى ب اوراكر ابل لغت اسے درست قرار دیتے ہیں۔ تبوت نماز نصوص قطعیۂ قرآن وا حادیث واجماع سے ہے قرآن کریم ہیں ارشادسية النّالصلوةُ كانتَ على المونينَ كتا أباموقوتُنا " صلوةُ خسه كا اجمالاً حكم آيتِ كرميه" حافظواً على الصليآ وُالصّلوةِ الْوُسُطَى بِسِيةٍ مَا سِبِسِهِ - حِدِيثِ شريبِ مِينِ ارشاد بِسِهِ مُبِنَى الاسلامُ عِلا خيرٍ » اسلام كى بنياد يا يخ جيزول برس نيزارشادس وأقم الصلاة طرفي النهار وزلفًا من الليل ان الحسنات ميزهبن السيئات ذ ل*ک د کری للذاکرین*۔ بنواحدا ورترندی میں حضرت ابوایا مرشے سے روایت سے رسول انٹرصلی انٹرعلیہ وسلمنے ارشا د فرمایا کہ صِّلوا خسكَم وصومواً شهركم وا دِّواً زِكوْهَ اموالكم واطيعواا ذأا مركم يُدخلوا جَنة رَبِكم دَياتِجوْل نمازي برهموا دررضا کے روزے رکھوا ورائے کالوں کی زکوۃ ا داکر و اور جب تہیں حکم کیا جائے تو اس کی ا طاعت کرو تو اپنے

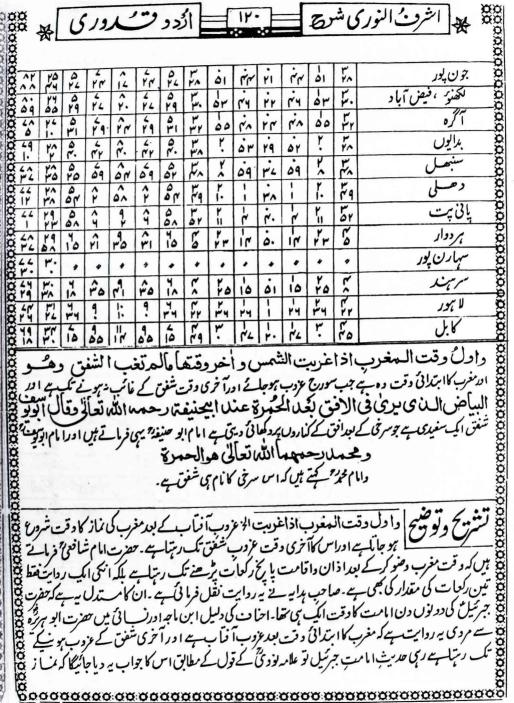


پر انشرفُ النوري شریح 🔃 ۱۱۹ یر ورد گار کی جنت میں داخل ہوگے، نماز کی تعیین آیتِ کرئمیے فسبحان الٹرحین تمسون وحین تصبحون ؑ ہے ہوتی ہو۔ . فأيتريّ هنروربيه « ايمان بلاواسطه وذربعيه عبادت شمار هو ناسبے اور نماز ميں قبله كا واسطه سے يس نماہ اصل وحكم كے لحاقات ايمان كى شاخ شمار موق ہے كيونكر ايمان دراصل سارے ارشادات قطعه نبویہ کی تصدیق کا نام ہے۔ غایۃ الاو طار اور دیگر کتب عتبرہ میں اسی طرح ہے۔ أوّلُ وقت الفجراذُ اطلع الفجرُ الثّاني وهو البياض المعترضُ في الأفق و أخِرُ وقبَهَ نماز فجرکے دقت کی ابتدار صبح صادق سے ہوتی ہے اور صبح صادق و ہ سفیدی کہلاتی ہوجو آسمان کے کناروں سرچھیلتی مالىرتىطلع الشميس ك ادراسكا آخروقت طوع آفات بون كك میں اول وقت الفجر اذاطلہ او نظم از کے اوقات کا شمار کیونکر اسباب نماز میں ہے۔ اور ہرچیز کا سبب طبعی طور پرمسبب سے پہلے ہواکر تاہے بس اسے باعتبار وضع بھی پہلے ہونا چلہئے۔اس بنا پرعلامہ قد درگی ؓ اول بنا زکے آوقات ذکر فرمارہے ہیں۔ علاوہ ازیں نماز فجرکے اول وفتہ اورآ خرو قت میں امنت متفق ہے اوراس کے برعکس نماز ظہروعصروعیْرونے اوقات کے باریمس اختلاف ب وأسطح اول نماذِ فجر كا وقت ذكرفها رسيه مين - نماز فجر كومقدم كرنيكا دومراسبب بيرسي كم نمازِ فجرا والتخ على السلام في رهمي تكيسر سبب مقدم كرنيكايه بي كم يا تيكون بما زين معراج كي راب مين فرص بوئس بو مراج کے بعداول نماز کنے مقررمونی - چوتھا سبب مقدم کرنیکا یہ سے کہ میند حس کی تعبیا توالموت سے كى كئى ب، اس كے بعداول بناز بفرى الى البتہ حضرت امام محرة اين معروف كتاب جامع صغير كيس اول نماز وسان فراق بي اس كة كداما مت محرت جرس المكاني كماريس زياده مشهور دوايت يسب كداس كالم غاز ظرب ا ذاطلع الفجرالت عن الإ. فبرك وقت كاآغار طلوع صبح صادق سے بهؤاسے اور بی سمان کے كناروں میں جیلی في موتى سے اوراس كا اخروكت سورج كلف سيسل كك رستاہے اس لئے كر حزت جرئيل في رسول رصلے السّرعليه وسلم كوسيلے دكن نماز فجر طلوع صبح صا دئت كے نورٌ الب رطّ هائى اوردوسك دن حبكه اليمي طرح روشنی بھیل گئی اور فلورغ آفتاب کا دفت قریب ہوگیا اور فرمایا کہ اُن اول دآخرا د فات کے بیچ کاوت آب اورآب کی امت کیواسط و قت ہے یہ روایت ابو داؤر، تر ندی و غیرہ میں حضرت جابر رضی النروز سے مردی، وهوالبياض المعترض في الافق الا في دوقتمون عرشتمل اول ، ثاني و فيراول جو صبح كاذب



الرف النورى شوع المال الدد وسروري میں بڑھوکیونکہ گرمی کی شدت دوز خ کے ہوش کے باعث ہے ،اور یہ بات عیاں ہے کہ ص طور ترگرم ملکوں میں شدید گری رستی ہے۔ اس بربیا شکا ں ریبیہ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ ایک شل بیت اللہ کے۔ ل آبلہے۔ تو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ ایک شل بیت اللہ کے ت دومپرسایه ی نهیں ہو نامگر حمان تک شمالی ملکون يه بهوتليه اورز وال نے ساتھ اس میں اضافہ ہو تار مبتاہے ۔ البذا سد يهنهين بوتاجس وقت امك مثل بروگانو اليسے ملك کے ساتھ لِقینی طور ہر دومثل ہوں گے۔اہام ی ، امام زفر^{دم} ، امام احر^و اورسن کی روایت کی روستے امام ابوصنیفر سم وقت ط لكسيم. بريّان مين اسى قول كوزيا ده فلا هر كماكيا - صاحب فيض فرما م برسی تول ہونا چاہئے۔اس کی دلیل حدیث جرئیل ہے جس میں عصر کی نما ے۔ اِس سَیے یہ بات واضح ہو دی کہ وقت طربا قی تنہیں رہا اورا مود كا محاب كونماز عقر الفرس برطعة ديكا. کی خاط ذیل کی اصطلاحوں کو ذین نشین کر نالاز م ہے۔ دا، قدم - ہر چیز المدوقيقرب د٢) الك وقيقالي مقدارسا المه أن سعوما الا کیں دہی ساعت :ایک ساعت میں ساتھ رہز ہ چڑکے گا۔ سایہ کم ہوتا ہوا دائرہ کے اندر داخل ہونا شروع ہو جائیگا داؤہ کے بابر جب سایہ بہونخ اوراندا داخل ہونا شروع ہوتو محیط پراس جگدا کی نشان لگادہ جہاں سے ساید اندر داخل ہور ہلہے کیر دو ہمراب یہ سایہ بڑھر دائرہ کے محیط سے محلنا شروع ہوگا جس جگر محیط سے یہ سایہ باہر سکتے اس جگر نبی محیط پر نَشَانَ لَكَالُو كِيمِانَ دُولُونَ نَشَالُونَ كُو الْكِ خَطِ مُستقِيم كَمِينَ كُمُ مِلا دُواوراب محيط دائرُه ك





marfat.com

الشرف النوري شرح الا الله الدد وسيروري الم بواول وقت سے مؤخر کرنا کیونکر کرامت سے خالی نہیں اس ولسطے حضرت جرمُل شے: تا خیر نہیں فرمائی مثال کے اور پر عصر کی نماز میں غروب تک گنجائش ہونیکے با و جود اس میں تا خیر نہیں فرمائی۔ اس کا جواب میر می دے سکتے ہیں کہ امام شافعی فعل سے استدلال فرمارہ ہے ہیں اور احماد بحق قول سے اور تول فعل پر مقدم ہو تا ہے۔ ایک اشکال :- اوپر ذکر کردہ قولی استدلال پر بخاری اور دارقطنی کلام فیرائے ہین اسے را دی محمد مرفیضیل ایک اشکال :- اوپر ذکر کردہ ہوں سے استدلال پر بخاری اور دارقطنی کلام فیرائے ہین اسے را دی محمد مرفیضیل تو بخوالہ اعش ابوصلاح سے مرفو عاردایت کرتے ہیں اوراعش کے ایک اور المریزنے اعش کے داسطہ سے حفرت مجا پرخسے مرسلًا روا میت کی ہے۔ اس کا جوآب یہ ہے کہ ابن القطان وا بن الجوزی کے قول کے مطابق ا دل کو بمحد من فضیل کاشمار تُقه علما میں ہے ۔ دوسے می*کہ ہوسکتاہے حضر*ت اعشرے سنے و دایت حضرت مجا بر^{ہم} لْأَسِنَى بِوا ورابوصلا حسك مرفوعًا-اس طرلقة سع يه حديث ووطرات سدروايت كي كني اوراس مين كلام <u>ی بی با</u> یا خزی البانی الز - حضرت امام ابو صنیفه کے نزِ دیک شغیق سے مراد ظا ہرالروا یہ کی ُرو سے سفیدی ہے ظہور سرخی کے بعد ہو تاہے لہٰ ذاسفیدی عزوب ہو کرسیا ہی آنے تک وقت مغرب رہے گا اور نمازعشار درست نذیمو گی قصحا بر کرام مین سے حضرت ابو سمر، حضرت عائشتہ، حضرت معاذ ، حضرت انس ا ورحفر ت عبدالشرین زبیر رضوان الشرعلیهم الجعین بهی فرماتے ہیں- حضرت ابو ہر مربی ا ورحضرت ابن عباس رصنی الشرعنیم ا لیب اسی طرح کی روایت ہے۔ علادہ ازیں حضرت زفر ، حضرت اور اعی ، حضرت مزنی ، حضرت عمر ن والحزم ؛ ماہن المبندر ، حضرت محمد بن محیٰی ، حضرت خطابی اور حضرت داکا دیمی فرمائے ہیں۔ اہل لغت میں سے فرار ، اور مبرد بھی *یبی گئتے ہیں-ابن بخیر مھری جگتے ہیں کہ* لفظ شفق بیا من <u>طحہ ل</u>یم زیادہ موزوں ہے کیو نکہ کے معنی مہرباً بی اور رقتِ قلب کے ہیں۔ کہا جا تاہے '' اُفَذُ بی مِنْه شعقۃ ' داس پر مجھے ترس آیا ، شغق دا، اُبودا وُد شُرُعَتِ مِن ردایت بے کر خورت جرئیل نے آگر فرمایا کہ وقت نماز عشارا فتی پرسیا ہی آجائے بعد ہے۔ یہ روامیت میحے ابن حبان میں بھی موجود ہے۔ ۲۷) نساقی ، ابوداؤ دا ورمسندا حرمیں حرب لغمان بن ہم الترعنہ سے روایت ہے کہ رسول الترصلی التر علیہ وسلم نمازِ عشارتمیسری مار کا کے چاند تھی جائے! روضی الترعنہ سے روایت ہے کہ رسول الترصلی الترصلے الترعِلیہ وسلم نے نمازِ مغرب میں سور کہ اعراب کی ت فرائی بیات عیال سے کہ اگر طویل سورہ مسنونہ قرارت کی رعایت کرتے ہوئے پڑھی جائے توا بہوگا دم، روایتِ مسلم شریف میں ہے کہ نمازِ مغرب کا وقت یو رشفق کے غائب رہوا ہے ۔ اس سے بھی بیاں کا تبوت ملیّا ہے اس لئے کہ وزر بیامن ہی کے لئے بولا جا یا ہے سرخی کیلئے نہیں ؟ غرت انس سے روایت ہے کہ انفوں کے آنخفزت سے دریا فت کیا کہ وہ نما پزعثا رکس وقت پڑھیں ورارشاد بواكر حب انق برسيابي آجائے.

يد اشرف النوري شرط المها الدو ت موري المد ابام الديوسف ادرابام عيرٌ شفق سے شفق احم د مسرخی > مرا دليتے ہيں بيني ايسی سرخی جوسور رہے <u>تھينے</u> کے بعد بجانر مخ ہواکر نی ہے۔صحابۂ کرام^{ون} میں سے مھزت عمر ُ حفزت علی ُ مھزت ابن مسعود ، حفزت ابن عمر ، حضرت شداد بئن عنهراسے بھی ائسی طرح کی روایت ہے۔ حضرت اتم کا مالکتے، حضرت امام نساختی اور تحضرت امام صمی ، خلیل اور جو ہری کاراج قول ہی ہے ۔ از ہری کئتے ہیں کہ اہل عرب شا د سرخی کیتے ہیں۔ شروح مجمع و عنیرہ میں منقول *کیے کہ حفر*ت امامُ الدِ صنیفہ ہے۔ اسی کی جانب ر*جورع فر*الہ - تدل تحضرت ابن عرض کی به روایت میگر دسول الشرصلی الشرعکه وسلم نے فر مایا ا < شفق سرخی ہے) یہ روایت دارقطنی میں موجود ہے مگرسنن میں بجائے مرفو ت _ بهيقي" المعرفه" بين لتحقيم إي كه به رواتيت حفرت عر، حفرت على، حفرت عباده بن صامت ، حفزت ابن ے، حضرت ابوہرمرُہ، اور حضرت شدا دین اوس رضی اَلنّہ عنہُ سے روابیت کی گئی لیکن رسول النّہ صلی اللّٰہ علیہ ت نهنن - علامرنو ويُن مجي مين فرملت هي - مهاجب درر" اور" و قايه" آبام ابويوسك و أبام محرر ومعتمدعليه قراردسيته بين اورصاحب تئويرك شفق في مادسرني كوندس شمار كياب محرش أبن ری کیتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ مرکا قول ہی صبح ہے اوراسی پر فتو یٰ دیا کیا ہے ۔ فتح القدیر " میں علامہ ابن مرحبمي امأم ابو صنیفة طرح قول کوراخ قرار دسیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ شفق سے مرا د سرخی لینا نہ امام ابو صنیفة ةُ تَا بِتَ ہے اور مذورایة - اول تواس وجہ سے کہ بیرا کام الوصنیفرد کی ظاہرالروایۃ کے موافق نہیں ۔ دو وايت خربن ففل بيان موجيكاكمة خروقت مغرب كاافق غائب بوجلنة تكسيداوراس كاغائب بونا ك اختمام يرموكا مشيخ كے الميز علام قاسم بن قطلوبغا "تقييم القدوري بين ام ابوصنغة كے قول ميكو يت بي اوراس كرباريس اصح فرات بي و ت افندى كر تول كرمطابق الم الوصنيفر مىك في اعتب كالا ﴿ علامه شائ تِ نَهُ مَا كُنَّى مِي اكب ضابطه بيان فرماياكه عادات مِين مطلقًا اما ايوصنيفة م برفتوی ہو گاب طیکہ دوسری روالیت کی ان کے مقابلہ میں تقیع یذکی میو۔ اس ضابط کی روسے بھی اما ابوصنیفر می تول شفق کے بارے میں راج قرار دیا جائیگا۔ واولُ وقت العشاء اذا غاب الشفقُ واخروقتها مالمديطلع الفجوالثاني واولُ وقتِ الوتر ا درعشار کا ابتدائی وقت و صبے جکہ شغق عزدب ہوجائے اور اس کا آخری وقت صبح صادق کے طوع نہونے تک بجا اور وتر کم بعد العشاء واخروقت ها العشاء واخروقت ها مالعربطلع الفحر ۔۔۔ ابتدائی وقت بعدعشاء اورآخری دقت صبح صادق کے طلوع زہونے تک م

الشرفُ النوري شريط المات ازده وسروري 🙀 وقت نمازعث اركاذكم ر و و الله الما وقت العِشاء اذا غاب الشفق الذبه عثار كاابتدا بي وقت عروب تنعق كے بديسے ہم <u> ورُستَّب وقت تہائی رات تک اور بلاکراہت وقت آدھی رات تک اورا دائیگی کا دقت صُبع ُصادق کے طلوع '</u> اور قب وس بال رسال من من من من من المنظمة عنه الشاد فرما ياكه الرميري امت برشاق نه موتا يو من المغير نك مرقوا درستاسيد - حديث شرميف بيس به آنخفرت بين ارشاد فرما ياكه الرميري امت برشاق نه موتا يو مين المغير نمازِ عِتَارِ مَتِمَا فِي رَاتَ مُكَ مُوَ خِرُكُرُ نِيكا حَكُم دِيتًا اورا مُكِ روايت مِن نصف كے الفاظ بيں بير وايت ترمـزي ابن ماجہ، ابوداؤد اور ہزار و عیرہ میں ہے۔ صاحب برآیہ فرائے ہیں کر حزت امام شافعی ہے آ خری وقتِ عشار دو تہائی تک منقول ہے مگر صبح قول کے مطابق اس سلسلہ میں فقہام کے درمیان کوئی اختلات نہیں۔ علام عینی بحوالهٔ حلیہ امام کا مید مُرمب ذکر فریلتے ہیں کہ ان قدیم قول اور ایک روابیتِ امام احمدُ کی رُوسے عمدہ ترین و قتِ عشا رتضعت شب تک ہے اور قول امام مالک اور دوسری روابیت امام احدِ مُ اورامام شافعی کے قولِ حدید کی رُو سے عشار کا عمدہ ترین و قرب ایک ئہا نی شب مک ہے اور جائز طلوع صبح صادق کیک ہے۔ شرح برایتی علا سروحی اس براجماع نقل کرتے ہیں. واوُلْ وقت الوِتر الله المابويسف ما ما محرة فرات بي كه وتركا إبدائ وقت بعدعتا را ورآخر طلوع صبح صاد نگ ہے۔ نمازِ دہر اگر خود پر اعتماد ا در جاگئے کا طبینان ہو ہو آ آخر دقت تک مؤخر کرنیکو مستحب قرار دیاہے . قاشے شریعت میں ہے کہ اپنی دات کی آخری نماز و تربناؤ ۔ یہ حدمیث بخاری وسلمیں موجود ہے اور حدمیث میں ہے کہجتے آخ رات میں نه انجھنے کا مدلیته مولو اسے رات کے اول حصمیں نماز وٹر مڑھنی جاہئے اور جو آخر رات میں اسٹھنے کافیا مندم واقو دات کے آخر میں وتر بیٹے اوراس طرح و تر طریقنا افضل ہتے یہ روایت سلم شرکف اورسندا تر میں موجود ہے الم الوحنيفة والمستر بي كم عشارا ورورتر ووكول كاليكسال وقت بي عزوب شفق سے طلوع صبح صادت مكروجوب ترتيب كے باعث وترعثار سے يہلے يرمنا درست سبيں مكر سبوا امام الوضيف وركز ديك وتر واحبب الم الونوسعة والم محرُ اورائمهُ ثلاثهُ وتر كوسنت قرار وسيّة بن اس اختلابُ فقهار كانتيج السِّيّف كے حق میں سامنے آنیکا كرجس نے سہوا نما زعشا بغيرو صوكے بڑھ لى اورو تروصو كركے بڑھے اوراس كے لبديماز عشار بغروصنوكے يرمنايا دآيا ترا ام ابوصنيفة كے نزديك اعادة وتر واحب نه ہو گااور امام ابولوسعة وامام ے اعادہ داجت ہوگا کیونکہ بمول **جانسکے باعث ترتب ساقط ہوجا یاکر تی ہے**۔ اسی وجسے مب بنخ الاسلام میں لکھاہیے کہ جان بوجھ کرو تر عشارے قبل پڑھنے پرمتعنہ طوربرا عاد ہ وا حب ہو گا۔ اما) ابصنف^{ور} كنزدمك لوّاس دانسط كه داجب ترتيبه كے ترك يرد و باره يُرضّى يُر تى ہے ۔ اور امام ابويوسف و امام فرق ﴿ وتركوسنت شمار كرنيكي با وجود تا بع عشار قرار دسيت من اس وجهسه وه كسي صورت مي مقدم منهو كأكيونكر اس لے نماز در بڑمنی شروع کر دی تھی المارا قضار کا از دم مونکا ۔ فاید و صرور میں ، التر تعالے نے قرآن کریم میں او قاتِ نماز پنجگانہ بالا جال ذکر فر لئے ارشادِ رانی ہو ج

الشرفُ النوري شوع ١٢٣ ادُد د وت روري " وأقم الصَّلَوْةُ طَرِقِ النهار وزلفًا من الكَيلِ" طرفى النهارسي مقصود نمازِ عقر فجرب - زلفًا من الليل سير مقصود نمازِ مغرب وعشائر - 1 ورارشاد بي" اتم الصلوة لدلوك الشمس" اس سيمقصود نمازِ ظهر بي -وَبِيتِجِبُّ الاسْفامُ بِالفَجُر وَالإِبْرادُ بِالظهرفِي الصَّيْفِ وتقديبُهُ ها فِي الشَّنَاءِ وَمَا خِسارُ نماز فجریس اسفارا درگری کے موسم میں کلبر تصنفرے وقت میں اور وسیم سرما میں است دائی وقت میں پڑھنام العَصُرُوالمرتِتغيرُ الشمسُ وتعبيلُ المغيبِ وتأخيرُ العشِياءِ الى ما قبل تُلتَّ الليلِ ويستحبُّ اورعفراسوقت تك يؤخركنامستحب بي كمآنياب من تغيره أسئه اورمغرب يتعبل اورعشارتها في شب سي قبل كم يؤخركم الوسولكمن يالف صلوة الليل أن يُؤخر الوسَرُ إلى أخو الليل وان له مينْ بالانتباء اوترقبل النومَ ادر نمازِ تبجد كاجوشائق بواس وتر آخر شب كم مؤخر كرنام تحب بوادر الرجاك برمجروسه نهوتو سوف تبل بي وتربُّعِهِ إ كى وخت الآسفار ، روشن بونا- السفى الوجيد: چېره نوبطورت ومنور بونا- الصيف: كرى كاموسم السَّتاء : سردى كاموسم - ينتيَّ : بمعروسه بهؤما - اللَّباه : جَالُنا - إِنَّوْتُو : مَمَازُ وتربرُ صنا -اس سے قبل جُواد قاتِ نماز بیان کئے گئے وہ جواز صلوٰۃ کے کتمے ۔اس حکمہ وہ اوقات بیان کئے جارہے ہیں جن ہیں تمازیڑھنا وائرۂ استحیاب میں داخل ہے۔ علامہ قدوریؓ فجرى نمازاسفارس برمناستحب باوراس كأمعياريه واردياكيا كذطوال مفسل كيسائة نماز فج ئے اگر کسی بنا پر تماز فاسد سوکئی تو آفقاب کے نکلنے سے میکے تک مسنون قرار ت کے ساتھ دوبارہ يرصى جاسكے مسترل رسول اكرم صلى الشرعليه وسلم كا ابودا ؤد ونزندى وغيره ميں مردى بدارشا دہے كہ اسفوا اغطر للا بر" دنماز فجراسفار مين يرط هاكروكه بيرزياده باعث الجرسيي. حزت ا مام شافعي مناسر داندمير ھنے کو استحب قرار دیے ہیں ملکہ ان کے نز دمک ہر نماز میں ستحب یہ ہے کہ اول وقت میں پڑھی جانے ک ، ترندی وغیرہ میں حزت عبدالشرین مسودہ سے مروی بیروایت ہے کہ افضل یہ ہے بڑا زاول وت ئے۔اس کا بجواب یہ دکیا گیاکہ اول وقت اس آخر وقت کے اعتبارے بولا گیا جوم کروہ کے زم يَّ أَ حِائِے لِينِ مُستحب وقت بناز مؤخر كروبنا با عب كرابت ہے۔ الابداد بالنظهوالا - يني موسم ركم مايس كرمي كى اذبيت سير بحي اورسهولت سے بماز يرسف كى خاطرتا نير مستحب سے جس کی حدیہ قرار دی گئی کہ ایک مثل سے قبل نماز آختا) بذیر ہوجائے۔ بقوہرہ ، سراج الوہاج اور شرح مختر القدوری میں تا نیز طرد وصور تول میں مستحب قرار دی ہے دا، با جماعت نماز مسجد میں ادا کی جائے دین قیام گرم ملک میں ہوا در شدرت گرمی کی بنا پر بریت ای بھو لیکن صاحب بحرو عیرہ سے ان

الثرت النوري شرح المال ارد وت روري الم تبود کے بغیر مطلقاً موسم گرمامیں تا خرمستحب قرار دی ہے کیونکہ روایات مطلق وبلاقید مہیں بمسلم ابن ماج، نسانی ا اور ابن نوزیمہ وغیرہ میں بھی اسی طرح کی روایت موجود ہے - بخاری شریف میں بھی یہ روایت ہے رسول النہ صلی النہ صلی النہ صلی النہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ گرمی شدیر ہوتو نماز تھنڈے ہے وقت میں پڑھوا ور سردی شدیر ہوتو نمساز بیون ت امام شافتی ہر دوسم میں تبحیل کومستحب قرار دیتے ہیں ۔اس لئے کہمسلمیں رواست سے کہ ہمنے رسول کی النز علیہ وسلم سے حرارتِ رمضا رکے متعلق عرض کیا تو آئی بے اسے قبول نہیں فرمایا ۔ اس کا جواب تی بوکھی۔ حزرت مغیرہ سے روامیت ہے کہ عجلت اور ابراد کے اندر رسول اللہ وتأخير العصر الزيعني عوكي نمازخواه سردي ببويا گرمي دويون موسمون مين سحب يه بيري درا ماخرك شرح تحب وقت کی تعیین میں مغالط بھی ہوسکتاہیے اوراس کا احتما ل لئے تعبیل ہی ہبتر ہے۔ ایام محرور کتیاب الج میں <u>لکتے ہیں</u> ایام ابوصنیفرم ہے۔ تماز اینے وقت بڑھو کہ آفاب صاف چمک رہا ہوا وراس میں تغیر ک ب عدانٹرین مسورڈ کااس پرعمل تھا اس نا خیروں ایک مصلحت پیھی ہے کہ نمازِ عقہ بار و نفلیں بڑھی جا سکیں اس لینے کہ بعد نماز عصر بوا فل کی تمالغت ہے۔ حضرت عبدالشّار ق حفرت امام آخریج مینی ذیلتے ہیں۔ اسکامتکدل حفرت را کنے بن خدت کو مائی پر روایت ہے کہ رسول اللہ رعلیہ سِلم نماز عصر میں علم آئیر فرمایا کرتے ہے ۔ بیر روایت بخاری اور دار قطنی میں موجود ہے۔ ب حاكم مين بحوالهُ حضرت زياد من عبدالتر مخني امك التر حضرت على ما يدمنقول سي كه بم حفرت على ا ك ما مزمبوكر عرض كميا الصلوة بالمسير المؤمنين! حفزت على السير نے میں شبہ ہورہا تھا۔ اہام شافعی ،اسکتی ، اورزای اورلیٹ تعجیل ر قول اسی کے مطالبی ہے اس نسل قراردیتے ہیں۔ امام الر کھافلا ہر قول اسی کے مطابق سے اس کئے کہ تھزت را فع من خدیج ہی گی ۔ ت میں ہے کہ ہم رسول النٹر صلے النٹر کے ہم اہ نماز عقر اداکرتے اس کے بعد اونٹ ذیح کرکے ان کے ہی حصوں کو ہانٹ کر سکایا جا آبا اور کھر آفتا ب عزوب ہونے سے قبل ہم انھیں کھالیتے تھے۔ ابن ہما آ کے جواب میں فرماتے ہیں کہ کھانے پہلے نے ماہرات نے ہی وقفہ میں ساوے کام بے سکلف انجام ہے الیتے ہیں علاوہ ازیں رمیمی کہر سکتے ہیں کہ اس روایت کا تعلق کسی مخصوص واقعہ سے ورمذیر اس

الرف النوري شرح المالي الرُدد وت روري الم ظا هرم که روزم ه بندعه اونٹ ذبح تنہیں ہوتے تھے۔ وتعجب<u>ل المه</u>غرب - مغرب کی نمازین مطلقا تعجیام تنجی سیے . حدیث شرفین میں ہے کہ میری امت اس وَقت مُك خِير مُرد ہے گِي جب مُك مَغْرِب كي مَاز مَوْ خِرمَهِس كُرُ عِلَي ـ <u> وتاخیرالعشباً ۽ - تعشار کي نماز کو تهائي رأت مک بلار عاتیب موسم مؤخر کر استحب پر کيون که صرت</u> شریف میں ہے اسمنی خورسے ارشاد فرمایا کہ اگر میری امت پرشاق نہ ہوتا تو میں انھیں نماز عشار تہائی رہت ے 'تو نُر کر نریکا حکودیتاً ۔ اورائیپ روا بیت میں نصف کے الْفاظ ہیں بیروایت ترندی آورابن ماجہ وغیزہ میں بو <u> ونستحث فی الوت</u>والز-نمازِ وتراگرخود براعتمادا *ورجاگنے کا اطبینان ہوتو آخر دات تک مؤخر کرنے کوشتے* فرار دیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آپنی رات کی آخری نماز وتر ساؤ یہ حدیث بخاری وسلم میں موجود بر ا ورُ حدیث میں ہے کہ جئے آخ ِ رات میں ندا کھنے کا آندیشہ ہو یو اسے رات کے اول حصہ میں کماز و ترزمو کی چاہئے اور جوآ خردانت میں استھنے کا خواہش مند مہوتو رات کے آخر ہیں وتر طریعے یہ روایت مسلمُ شرافیّ ورمندا ترس موجودس مائع الاذاك اس باب میں اذان کا ذکرہے الإذاكُ سنةٌ للصَّلوات الخمس والجمعة، دون ما سواها ولا ترجيع فيب. اذان یا بخوں منازوں اور جو کے واسط مسنون ہے۔ان کے علا وہ کیواسط نہیں اوراذان میں ترجیم نہیں۔ ریح و تو چنبیج | باب الاذان - علام قدوری ارقات نماز کے بیان سے فراغت کے بعد اب نماز کے ا علان كے طریقہ اللہ اللہ فرما رہے ہیں۔ شرعا پہ طریقہ ا ذان كہلا لہے۔ علامہ قدوري كے اوقا کے بیان کو مقدم کرنے کاسبب یہ سے کہ اوقات کی حیثیت اسباب کی سے اور سبب اعلام واعلان سے قبل آیا ر السبے اسلے کرا علام کامقصد جس کی اطلاع دی جارہی ہے اس کے وجود سے آگاہ کرنا ہو تاہے تو برائے اطلاع اول حس کی اطلاع دی جاری ہے اس کایا جا الازم ہے۔ علام کردری کیتے ہیں کہ سلمان کے مسلمان کیو كالقاصة تويب كروه وقب نماز آسے يرخود عود متنبه وتيار بوجائ اوراگروه متنبه في بوسكالوا ذان كے ذرايدوه متنبه وجأئيگا - ادان زمان کے وزن پر مصدر واقع ہواہے اور نعبی اسے اسم مصدر قرار دیتے ہیں ازر دیے لغت اس کے معنیٰ مطلقًا خبروار و آگاہ ومطلع کرنے کے آتے ہیں اور شری اعتبار سے خاص لفظوں کے سیاتھ مخصوص ساعتوں میں نماز کے اوقات مشروع ہونے سے مطلع کرنا ہے ۔ ا ذان جہاں کتاب اللہ سے ثابت سبے وہیں احادیث سے بھی اس کا نبوت ہے۔ ارشادِ ربائی ہے" اذا نودی الصلاۃ" نیزارشاد ربائی ہے" وَإِذَا

الرف النورى شوح المالية الدو وت رورى ﴿ كُ نَادُيتُمُ إِلَى الصَّلَوْةِ يُ الاخان سنة الز-ازان كي اصل يهب كدرسول الشرصاء الشرعلية وسلم في مديية طيه بجرت فرما في تؤمسلما نور كيبلغ اوقات تماز بہجاننے کاکوئی ذریعہ نہ تھاکہ اس کے مطابق ا وقات نماز بہجان کر نماز کیلئے عاص ہوسکیں توصیت عبدالتنرين زبداتضارى رضى الترعذب نواب مي الكيشخص كوا ذان اورا قامت كم كمات سكمات ويما الفور نے خدمتِ بنوی میں حامِر ہوکرا پنا خواب بیان کیا رسول الٹر<u>صلے ا</u>لٹرعلیہ وسلم نے ارشا دفرایا کہ خواب سچاہے ا در تخضورٌ کے حضرت بلال می کو اُ ذان کا حکم فرمایا تو ایمنوں سے ا ذان دی ۔ بیروا قعہ طویل ا ور مختصر طور پر ابودا دُر د ترندی ابن ماجه ، نسانی اورطحادی وغیره میں مرکورسے۔ یا بخوں نمازوں اور حمد کیو اسطے اذان کو سنت مؤکدہ قرار دیا گیا تعض حضرات اس کے دحوب کے قائل ہیں . س كئے كه آنحفرت صلى الله كارشاد گرائ فاذ ناوا قيما "بشكل امرہے عمرصاً حب سهر فرماتے ہيں كه دوبوں تول ا کیب دوسرے کے قرمیب قرمیب ہیں اس لئے کاسنت مؤکرہ مجمی واُجب کے درجہ میں بھو تی ہے اس معیٰ کے ا عتبارسے کہ اس کے ترک سے گناہ لازم آ ٹاہیے حفرت اما م محزم فرملتے ہیں کہ اگر اہل شہرا ذان چیوڈ سے پر ستغنی ہوجائیں توان کے سائمۃ قبال جائزہے۔ اما ابو کو سفٹ کے نز دیک وہ اس قابل میں کہ انھیں مارااور ولا ترجيع في - عندالا منا ت إذا ب كاندر ترجع نهيب - حفرت امام شافعي مسنون فرات بي ترجيع کی شکل بہ سے کہ شہاد ہیں آ مسیۃ کھنے کے بعد معرز ورسے کھے۔ ان کا مستدل بہ سے کہ رسول الشرصلي الشرعلية ول ا حضرت ابو محذوره رصی التّرعه کو اسی کیفیت ہے ا وان کی تقسلیم فرا تی ا ور ا منا و کا مستدل حفرت بلال کی اوان ہے کیونکہ حفرت بلال مستفراور حفر میں رسول الشرصلی الشر علیہ وسلم کے سلمنے بلا ترجیع کے اُ دان ج مقع - حضرت عبدالترين زيرومني الترعه كي دوايت سے بحي يبي نابت ہے۔ وَيزِيُهُ فِي اذان الفَجُوبَعِد الفلاح الصلوة خَيرٌ من النوم مترَّاينِ والاقامِمُّ مثلُ الإذَانِ اور فجر كى اذان مين بعدى على الغلاح دوم تبه الصلاة فيرمن النوم" كااضاف كرك اور تجير إذان كى طرح ب مكر يدكر إلَّاانَهُ يزيد فيها بعد يتى على الفلاح قدة أمَتِ الصلوة مرِّين ويتَرَسِّل في الاذابِ وَ اس میں بعدی علی الفلاح دوم تبر قد قامت العلوة " برط حائے - اورا ذان دک رک كر كے اور تجي رسال يحلكم في الا قامة ويستقبل بهما القبلة فأذا بلغ الى الصلوة والفلام حوّل وجهد يميناً بغيرهم وسنمجير اوداذان واقاميت قبله دوموكر كجي اورى على العبلؤة وحى على الغلاح برميو بخ يو اينا جهره داكين وشَمَالا ويؤذن الفائتة ويقيم فأن فأتته الصلوات اذِّن اللاولي واقام وكان مَختِرًا اور مائیں بھرے اور نوت شدو کیلئے ا ذان وا قامت کے اگر کئی نمازیں جیوٹ گئی ہوں تو پہلی کیوا سلے ا ذان وا قامت کے ج

الرفُ النوري شرط الممال الدو وسروري الم في الثَّانيَة إنَّ شَاءَ اذَّن وا ن شَاءً إقتصى على الا قامة وينبغي انٍ يؤذن ويَقيمَ على المهــــــ اور باتی میں اگر جلسے ا ذان دا قامت دونوں کے اور اگر جلسے تو محض ا قامت کے اور موزوں میسے کہ اذان و فأنا ذن علي غيروصوء بجاز و يصره ان يقيم على غير وضوء أويؤذن وهوجنب و ا قامت با دضو کچے اگراذان بغیر وصو کچی بہوتو درست سبے ا وربغیر وضو ا قامیت مکروہ سپے ا وربحالت جنابت ا ذان کہنا لا يؤذن لصلاة قبل دخول وقتها الإفى الفجر عندابي يوسف. مكروه ب اوركسى نمازك واسط اذان قبل ازوقت ندكمي جائر بجز فجرك امام ابويوسف كزردك. لغت کی وطف الفلاح ، درسی ، کامیا بی - کہا جا تاہیے جی علی الفلاح ۔ یعنی کامیا بی اور نجات کے داستہ کی طرت آوا - يتول ، ارداكرد - تحوَّل ، معرجانا - جنت : ناياكي كي حالت ـ ت و و و منديا في الفران الفجر الخ - ا ذان فرس مى على الغلاح كے بعد اس كا عل ہدا ور روز ؟ منتر من و و من اللہ عند كے فعل اور رسول الترصيح التر عليه وسلم كے ارشاد سے نابت ہے - ابن ماجہ ؟ اورطبراني وغيره مين يه روايت موجودسيم- حديث شريف ميسيم كم حضرت بلال العداد ان فجررسول الشرصل الشرطليد وسلم کوئماز کی اطلاع دینے کی خاطرحا صربہوئے تو میۃ چلاکہ آنحفرٹ سورہے ہیں تو صفرت بلال دمنی اللّٰرعنہ نے فج عرض کیا" الصلوة خیرمن النوم" انحفرت صلے الله علیہ وسلم نے بیکلمات سنے تو بیندیدگی کا اُظہار کرتے ہوئے اذانِ 🕃 فجرئس شال كرنے كيكي فرمايا۔ والأقامة مثل الاذان الإ - ا ذان كے مانز يجير كے كلمات بمي دو دوبار ہيں البتہ عرف التر اكبرابتداريس چار بارہے۔مصنف ابن ابی شیبہ میں حصرت عبدالترا بن زیدرضی التّرعنہ سے جوروایت سے اس میں ا ذا ن و بخیرے کلمات دو دوباری روایت کئے گئے ہیں۔ حضرت امام شافعی سے حضرت بلال رضی الشرعیہ کی روایت سے بیاستدلال فرمایاہے کہ بجیرے کلمات مفردہ ہیں۔البتہ حرف قد قامت الصلاق " دوبارہے بلکہ بخاری وسلم ک ا كي روايت كي روسية قد قائمت الصلوة أنمجي مستشى منهي واسى بنيا د پر حفرت ا مام مالك ا قامت مين مكيل 🤮 کلمات مفردہ کے قائل ہیں۔ اس کاجواب احنا من یه دیتے میں کر سماری اختیار کردہ روایت میں عدد کی صراحت ہے اوراذان کے کلمات منقول نجی ہیں تو اس بنا پراس کے علاوہ کا احتمال ہی موجو د منہیں۔ علاوہ از میں روایتِ ابوداؤ دہیںِ حضرت ا بو محذوره رمنى الشرعنه فرنكت بي كدرسول الشرصلي الشرعليه وسلم في مجمع كلمات ا قامت دو دوبارسكملاك ا ورمصنف عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ حفزت بلال رصنی اللّٰ عند دو د و بار کلیات ا قامت کیے تھے تبجیر سے اس کی ابتدار فرماتے اور تبجیر سی پراختیام فرماتے تھے۔ موام ب لدنیہ میں ہے کہ رسول النّر صلے اللّٰہ علیہ وسل وسلم کے چارمؤ زن سمتے۔ حضزت بلاک معزت عبدالنّر ابن ام مکتوم شم حضرت سعدالعرّ ظاور حضرت ابو محذورہ ہے

الشران النوري شرح المراب الدو وسروري الله ابو محذوره اذان مين ترجيع كرت سقط اورا قامت دقدقامت الصلوة) مين تكراد كرت سقط اور حفرت بلال قا یں کرار نہیں کرتے تھے اورا ذان میں ترجع نہیں کرتے تھے۔ حضرت المم شافعي عن بلال كي اقامت كوا نعتيار كيا اورابل محرية ابومحذوره كي اذان اور بلال كي اقامت لی اور حزت امام ابوصنیفیژ اوراہل عران لخصرت بلاک^{یز} کی اذان اورابو محذورہ کی اقامت کو اختیار کیاا ورحفر_ت امام احم^{ور} واہل مدمینہ بے حضرت بلاک^{ور} کی اذان واقامت کو ترجیح دی۔ ونترسل فی الاذان الد. ترسل کے معنے دوکلوں کے درمیان فصل کے آتے ہیں یعنی جلدی سے گریز کیا جائے نرسیل ا ذان کی شکل یہ ہے کہ ایک سانس میں وہ بارالٹزاکبر کیجے اور میجردک جائے اس کے بعد د وسرے سان کے اندر دوبار الٹزاکبر کیے میجر ہرسانس کے اندرالکیہ ایک کلمہ کیے جائے اس کے برعکس ا قامت کا جہاں تک نعلق ہے اس میں سرعت و حلدی مسنون قرار دی گئی - حدمیث شریف میں ہے کہ جس وقت تو ا ذان دے تو ٹمر المركزوس اورحس وقت اقاميت كحي توجلدي كررسول الشرصلي اكشرطيه وسلمي حضرت باللاضي يدارشاد ما ما۔ یہ روایت تر مذی سرلین کی ہے۔ وزن للفائسة الز- مُنازار تضار رصى الوتواس ك واسط مجي جاسية كرا ذان واقا مت كيراس کے گرسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم نے لیلۃ التولیس کی صبح کو حب بنما زِ فجر قصّار ہوگئی تو مع ا ذان و تحبیر اس کی ا دائیگی فرمائی ۔ یہ واقعہ عزوۃ نیجبر کا ہے ا در علا مدا بن عبر البر بھی یہی فرمائے ہیں۔ اس واقعہ کے را دی صحا برّ لرام هي سي حضرت ابن مسعود ، حضرت عمران بن حصين ، حضرتُ الوقتُ اده ، تحضرتِ الوم بره اور حضرت بلال ر منوان الشرعليم المجعين مين و اور مرصحاني كى روايت مين ا ذان وا قامت دونون كا ذكر موجو دسے وحفرت امام مالگ اور حفرت امام شافعي ا قامت كو كانی قرار دستے مين - انكامت رئ سلم شرايت ميں حفرت الو مرروس كى روايت سے جس كے اندر محض إقامت كو ذكر كيا كيا ہے واس كا جو آب يد دياكيا كہ را دى حديث لے اذان رومان ترک کردیا ہو ور منر دیگر روایا ت صیحه من ذکرا ذائع۔ لہٰذا جن روایات میں اذان کا نہی ذکرتِ ان يرعمل برا مونازياده مهر موكا-اخان للا وَلَىٰ -اَرُّمِ مَي مُنازُس قضار موكَّىٰ بهوں تو ا ذاب وا قامت و و نوں کہی جائیں اور ما محض ا قامت کہہ لی جائے اس لئے کہ اذان تما مقصد غائبین کواطلاع کرنا ہوتاہے ا دریہاں سب کے موجود ہونے وج سے اس کی احتیاج شہیں رہی ۔ حفرت عبدالترابن مسعو درصنی التیرعنہ سے روایت ہے کہ عزوہ امز اب میں رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم کی چار نمازیں قضار ہو گئیں تو آ پ نے حضرت بلال می کو ا ذان و ا قا کینے کا حکم فرمایا -اس کے کبند آپ نظیم نیاز خار طریعی کیو بعد بجیر غصر طریعی الج حضرت امام محد اس طرح کی روایت بھی ہے کہ اول نماز کے بعد کی نماز و ل کے واسطے یہ عزوری ہے کہ اقامت کمی جائے اور فقہ ار فرماتے ہیں کہ امام الوصنیفہ ''اور امام الولوسف' اسی کے قائل ہیں حضرت الو بجر رازی ایسی روایت کی تھے

الدد وسروري الا ولا يؤذن لصلوة قبل دخول وقتها الزام ابوصنيفه ادرامام محراك نزديك برجائز نهس كدوت مسرميل ذان کہی جائے اس کئے کہ رسول الشرصلی الشرعلیہ ولم نے حضرت بلاک سے فرمایا آنے بلاک آسوقت مک آذار نه دے جب تک فجر د صبح صا دق> عیاں نہ وجائے ۔ علاوہ از میں ابو داؤ دیڑ بھیٹ کمیں تھزت ابن عمر منسے رہاتے ہے کہ حضرت بلال ﷺ نے قبرے قبلِ ا ذات دی تو رسول التر صلے التر علیہ وسلم نے فرمایاکہ تین ہار پکارد درکہ مجھے مین آئی تھی۔ امام ابولوسعٹ راکت کے اخیرمیں ا ذانِ فجر کو درست قرار دیتے ہیں۔ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ یہ اذان يَأْ مُنْفِّ شَكُوطُ الصَّلَوْةِ الْتِي تَتَقَالًا مِمَا : نماز کی ان شرکوں کا ذکر جو بناز پر مقدم ہوا کرتی ہیں :-با ب تنروط الزنشروط صلوة كي دوشكلين بين يعنى بالووه داخل ما سيت شمار سور كي ياس مع فارج ہوں گی۔ داخلِ ماہیت شمار ہونیکی صورت میں اسے رکن کہیں گے ۔ مثلاً رکوع وسجدہ وعیرہ ۔ اورخارج ہونکی شکل میں بھی دوقتموں پرشتمل نہوگی یعنی یالو وہ اس بے اندرِ اثر انداز ہوگی۔ شال نے طور برحکت کی خاطرنکا ح ا دِرِیا اس کے اندر اکر انڈاز نرہوگی بھروہ دوقتموں پُرشمل ہوگی بعنی یا بو وہ کسی حدِیک اسِن کک موصل تُنہار ہوگی مثال کے طور پر وقت کہ اس کی تغیر سبب سے کی جاتی ہے یا وہ موصل نہ ہو گی اس کے بعد مجروہ دفیمو برمشمل ہے یا تو اس شکے اوپر شے کا انصار ہوگا-اس کو شرط کہا جا نگہے مثلاً وصویا اس پر شے کا انحصار یہ ہوگا ، اسی کا نام علامت ہے۔مثال کے طور براذ ان - منجۃ الخالق میں اسی طرح ہے - مشرط در حقیقت مصدرہے لینی کسی نے کولازم کولینا۔ جن شروط آئی ہے اور شرط را رکے ساتھ اس کے منظ علامت کے آتے ہیں جمع اشراط آئی ہے ارشادر بانی ہے " فقد جا را شراط ہا۔ رہ گیا شرائط کالفظ تو وہ دراصل جمع ہے " شریطة" کی اور سریطة یکے منی ئے کان والے اونرٹ کے آتے ہیں۔ ذکر کردہ تفصیل کے مطابق دوبالوں کا علم ہوا ایک تو یہ کہ ن حفرات بے اس جگہ متعلقات مشروع کی تعبیر شرائط سے کی ہے وہ لغت کے بھی مطابق منہیں اس کئے کی جمع شرائط آتی ہے اور وہ اس جگہ مقصود نہیں اور قوا عرص نے بھی موافق نہیں اس لئے کہ جمع بروزن مِفَاعِل مُفوظ منهي اس كم برعكس فراتقن كه مفرد فريضة آتاب، دومرب صاحب منزكا كہناكہ شروط شرَ ط كى جمع ازروئے لغت علامت كے معنی میں ہے یہ انكاسہوہے اس لئے كہ شرط جوعلاًمت ، معنیٰ میں ہے اُس کی جمع شروط سہیں اشراط آتی ہے ۔ شرط بھر دوقتہوں نیٹ تمل ہے دا، شرط حقیقی دمی شرط جعلی - حقیقی شرط اسے کہاجا آہئے کہ حس پر واقعۃ وجو دشی کاانحصار ہو یہ جلی شرط پھر دوتسموں پرمشتیل ہے ‹١› شرعی عِس کے اوپر شعری اعتبار سے شنی کا انحصار شومتُلاً برائے نکائج گوا ہوں کا یا یاجا کا ۔ اور تر ائے نمازُ

الشرف النورى شرح الالها الدد وت روري الله وجود طہارت ۲۰) غیر شرعی جس کے اندرا یک مکلفت خص شریعیت کی اجا زیت سے کسی شی کے پلئے جلنے کہلیق اپنے تفرفات مرکر کے مثلاً " اگر تو مکان میں داخل ہوا تو ایسا ہوگا ۔ اس جگہ علامشمنی کے قول کے مطابق شرعی شروط مقصود مین کیمرشروط صلوة تین قسمول پرشتمل بین دای انعقاد کی شرط د۲) دوام کی شرط د۳) بقار کی شرط نبرطِ انعقادیں تچارانتیار داخل ہیں۔ دائنیت نماز دین تبکیر تحرمیہ دس وقت نماز دین خطبہ کہ دوسری قسم بھی جا اِنیا ر از مرت سے دا، مدت سے باک ۲۰، نجاست سے پاک دس، مِنتے کھٹ برن کا چھیانا واجب سے اس کا چھیا نا دہ قبلہ ج رخ ہونا۔ تیسری قسم میں محص قرارت داخل ہے۔ مجرات مینوب شرطوں کا با حم مُداخل ہے اس لئے کہ انکے درمیان عموم خصوص مطلق کی نسبت بیے - شرط دوام کی حیثیت خاص کی ہے اور شرط بقار و شرط انتقاد کی حیثیت عام کی ۔ مِثَالِ كَوْلُورِرِ لِهِ البِيتِ وَكُورُ شِرُو دُوامِ مِن سَسِبِ الرِّنمازكَ أَفَادُ مِن اس كُرُ يَائِ وَالْحَ الْوَكِيا مِكَ لَوْ شرط انعقاد كم للَّنْ عُرُى ا ورمالت بقاري اس كے بلے جانے كوشرط قرار ديں تو يہ شرطِ بقار كہلا ئيگى۔ بجبُ على المصَلَّى أن يَعَدُّم الطِّهَا مِهَ مِنَ الإحداثِ والإنْجَاسِ على ما قدَّ مناه وبسِيرَ نماز پڑھنے دالے پر وا جبسے کہ نجاست حقیقی ا ورحکی سے اس طریقہ سے پاکی حاصل کرے جہم پہلے بیان کر بھے اور عويمته والعويمة من الرجل ما يحيت السهة الى الركبة والركبة عومة دون السترة بناسر چهائ مروكيك نامن كرنيج علي منان واجب به أوركمنا سرين داخل م ناد بني - اور المناسر على المراكة الحرة كلما عويمة الإوجهما وكفيها -آزاد عورت كاسارا برن بجز جره اور تقليون كے مستريس داخل ب. نماز کی نثرانط کی تفصیل لغات كى وضاحت واحداث وحدث كاجمع بإخانه ، ناياكى وعورة وانسان كواعضار حن كوحيار سے تھیایا جا الب - جع عورات - سرة : ناف -عجب على المصلى الإ- تماز درست بوي كرك صروري محكر تماز راسي والحركايدن حدث اكبرس بهي باک ہوا در حدث اصغر سے بھی اس طرح یہ بھی حزوری سے کہ اس کے کیٹے یاک ہوں کیٹے کی اتن مقدار کاپاک ہونا حروری ہے جس کا تعلق نمازی کے بدن سے ہولہٰذا جس کیڑے میں نمازی کی جنبش ہے حرکت ہوتی ہو دہ بنازی کے بدن پری قرار دیاجائے گا۔ وليساتر عويه تها الز- نماز يرسط واليرأين ستركو جيسانا بمي واحبب - احناف مشوا فع ، حنابله اور عام طورر نقها مارسے شرط قرار دسیتے ہیں - الشرقعائے کا رشاً دہتے " خذوا زینتکم عند کل مسجد" اور رسول الشر<u>صل</u>ے المترعلی سلم کاارشاد گرای ہے کہ بالغہ عورت کی دوبیٹہ کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی کی یہ ردایت ابودا وُ دسترلیب میں موجود ہے

الشرفُ النوري شرط المالي الدو وسروري <u>ا ورتر مذی</u> وغیرہ کی روایت میں ہے کہ اللہ تو اللہ قبول نہیں فر لمستے ۔ والعوس یا الدِ- شرعًا مرد سے سترکی حدِ ناون کے نیچے سے کھٹنے تک قرار دی گئی ۔ یعنی ایم شلانہ کھٹنے کو ستر میں داخل قراردیتے ہیں اور ناٹ کوسترسے خارج شمار کرتے ہیں اس لئے کدرسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد کیو اسط نات ا در گفتون کا درمیانی مفد عور قبیع اور دوسری روایت کی روسی کفنے تک عورت دواخل ستر کہے اس سی نامنے داخلِ ستر نہ ہونیکا پتہ چلار ہا کھٹنے کامعاملہ کو اخات إلیّ معنیٰ تح قرارِ دیتے ہیں پاکہ دوسری روایت میں آ نیوالے لفظ تحتیٰ برعمل ہوسکے اوراس کے ساتھ اس روایتِ بریمی عمل ہوسکے جس میں کھٹنے کوستر ہیں واخل قرار دیاگیا ہے ۔ حضرت امام شافعی و حفرت امام انگرناف ا ور <u>گفتنے</u> کوستہے خارج قرار دیتے ہیں۔ حفِرَّت اما مالکئے اورامام احزیر کی ایک روایت کے مطابق عورت محض شرمگاہ اور مقعاب اور دوسری روایت کے اعتبا مام احدُّ كِي نزديك اندرون نماز كانده كوتچياماً بهي شرطسيد وبلب المكوائي الز-آزاد عورت كاسالا بدن بخرج وادر تعمل كرستري داخل بير-التاتعالى كاارشاد بي ولايبدين زينتېن الاما فلېرمنها " دالاية) اس أبيت كى تفسير كرت پريئه ام المومنين حضرت عائشه صديقة حفرت عبدالشرابن غمر اور حفرت عبدالشرابن عباس رضی الشرعنبم زماتے ہیں کہ" الا ماظر منها " کیں عورت کے چېره اور پېقىپليان داخل قراردى تى نېي سېب ظامېرىيە كە دىنى دردىنوى بېټىسى ھزوركۇن كى بنا رېران كفيك رسين كى مجورى سبع فقياراسى برقياس كرت برسة ودين كوتجى مستنى قراردية بي. وماكان عوم لا من الرجل فهوعوم لا من الامم ولطنها وظهرها عوم لا والسوى ذالك ادر مرد کاجو حصه سترمین داخل سے باندی کا بھی ہے۔ اور اس کا پیٹ اور میٹھ بھی سترمین داخل ہے اس کے سوار اس کااد مِن بدنهاليس بعورة ومن لمرجيل مأيزيل به الناسئة صلى معها ولمريع لله صة بدن سترمي واخل منبي اورخس تحص كو تجاست دوركر يز كونى چيز في الدوه اس كيتما نمازيره لي اور ميرنماز كا عاده كا و و چنبی از ما کان عویم قام من الد مجل الزیمرد کے جتنے حصر جسم کوستر میں داخل قرار دیا گیاہے اتنے بی باندی کے صدیح جم کوستر شمار کیا گیا البتر باندی کے پیٹے اور میٹے کو کبی ستر میں داخل کیا باقی باندی اور حصر مین ستر میں شمار نہیں کا بھر گئے یہ حکم برطرح کی باندی کیلئے سے چاتے وہ ام ولد ہویا مکا تب ا در مربره - امام ابوصیفه حمستسعاة کو بھی مکاتبری طرح قرار دیتے ہیں - بہقی صفرت صفیہ بنت ابوعبیہ سے روایت كرت بين كم الكبر عورت اس حال مين تعلى كه وه جا دريا ووبيثر أوريض مهوي تمتى - حفرت عرض له اس كمبار میں بوچھا تو بتا یا گیاکہ آپ کی اولاد میں یہ فلاں کی باندی ہے تو حضرت عرص نے حضرت مفصر کے کہلایا اس کا کیا سبب ہے کہ ہمے اسے جادریا دو بیٹر اڑھا کر آزاد عور تو *ں کیطر*ح بنا دیا <u>ئیں نے</u> اسے آزاد عورت سمج<u>ے ہوئے گی</u>

يد اشرفُ النوري شرح السال الدو مت روري 🚜 🍔 یه اراده کیا تھاکہ اسے سزا دوں۔ آگا ہ رمبو کہ این با نرماں آزاد عورتوں کی طرح < وضع قطع) میں نہ بناؤ ۔ با ندی کے بیٹ ج اور میش کوستریس داخل قرار دینے کاسب یہ بے کہ یہ اعضار شرمگا ہ کے زمرے میں ہیں اوراس کی دلیل یہ ہے کہ اگر نسی شقص نے اپنی المبیہ کو مُحربات میں سے کسی عورت کے پیٹ یا بیٹید کے سائمۃ تشبیہ دی ہوتو وہ خلمار کرنیوالا شمار مراگا ومن لعريجيل مايزيل الاد اگر موت بخس كيراموجود مواوركوئ ايسى جيز موجود ند موجس سے پاك كرسك و اس كي دوشكلين بول كل دا، كير مكا جومقائ يا نوئها في سے زيادہ پاك بوگا - اگراتنا پاك بولة أسے جائے ك اسی ناپاک کیٹرے میں نماز بڑھے اور متعقہ طور پرسب کے نز دیک اس کے لئے ورست مذہو گاکہ وہ برہز نماز برسے اگر بڑھے کا تو نماز درست نہوگی و جربیہ کرچوتھائی کی اکل کیرے کے قائم مقام شمار ہو الب توبہ سجهاجاً بيناكر ساراكيرًا ياك ہے اورياك كيرا ترك كركے مرسنه نما زيرهناً ورست منہيں اوراگر دوسری شكل ہو ایسی بو کھائ سے کم پاک ہو تو امام ابو صنیفة وامام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اسے بیری صاصل ہے خواہ برمز نما ز برائ اور خواه نایاک کورے میں بہتریہ ہے کہ نایاک پرے میں نماز بڑھے اس نے کہ جہاں تک ستر سے کھلے ا ورنجاست کے ہوئیکا تعلق ہے اس میں دونوں ہی نماز کے درست ہونے میں رکا دیٹے ہیں بس بحکم نما ز دونوں ی چینیت مساوی ہے۔ امام محر فرائے ہیں اسے بیتی ماصل نہیں بلکہ اس شکل میں بھی اس کے لئے صروری ہے کہ وہ اس نایاک کیرے میں نماز رکڑھے۔ امام مالک مجی میں فرماتے ہیں اور امام شافعی کے دو قولوں میں سے اكت تول بعى انسي طرح ككب - ان مح وور ب تول ك مطابق وه بربه تما زير سے - ١١ م شافع ك ظا مر مرب یں دوسرے قول کی مطابقت ہے۔ معزت امام می کا ستدل برہے کہ نا پاک کی اے میں نماز بڑھنے برمعنی الکیا فرض بین یا کی کے ترک کالزوم ہوتاہے اور برہنہ نماز بڑھنے کی صورت میں ایک سے زیادہ فرصوں کے ترک المرتك بوتاب للذالحس كراف من مناز برمنان بنا ابون ب-ومن لعريج بى ثونًا صلى عُرِيانًا قاعدًا إيرً مى بالركوع والسجودِ فأن صلِّ قاربُهُ البراكُ الاول اورص کے پاس کیڑا ہی نہو تو وہ برمنہ نمانیتھے ہوئے برسے اور رکو نا وسیدہ اشارہ سے کرے اوراً کولی ہو کرٹیے تب ا فضل وسنوى للصّلاِة الى يد خل فيها بنية لا يفصل بينها دبين التحريمة بعمل. مجی نماز ہوجائیگی اور نفسل بہلی شکل ہے اورجونماز بڑھنی جلہے اس کی شیت اس الاقد سو کرے کدکوئی عمل اس کے اور مخریسے درمیان فاصل نہم جنيح ومن لم يجل او فاالزجس كياس مرس كراي موجود نه بوتواسي برچائي و کے واقع جیسے اس میں او باز بس بے ہاں سرے برات رابیتے کا الله تو لبض کے زدیکہ رکے واقع جیسے نماز پڑھے اور رکوری وسیرہ مرت اشارہ سے کرے ۔ رابیتے کا الله تو لبض کے زدیکہ اسی ہیئت پر منطح جس طرح نماز میں میماکر تاہے اور معن کے نزدیک اس طرح منطے کدونوں کیر قبلہ کی جانب ہوں اور شرنگاہ پر ہائم توریحے مگر دانج شکل اول ہے کہ اس کے اندرستر مجی زیادہ ہے۔ دوسری جانب یہ

الشرفُ النوري شريع السيسا الدد وسروري احتياطی مپېلو بھی ہے کہ پاؤں قبلہ رخ نه ہوں بھر میٹیم کرنماز پڑھنے میں قتیم ہے خواہ دن ہویارات ہو۔ نیز ریے گرمیں پڑھ بيشي بمازير بضكا مستدل حفرت عبدالله ابن عمراً ورحضرت النس ابن مالكي في يررواً بيت عليم گئے ، کشتی تو کی تو یہ لوگ دریا کے برئے آئے ا درا مفول نے اسی حالت میں کے مطابق اس کے مقابلہ میں ا دراس کے خلاف کوئی الر ليالكيا - حزت اين غِباسٌ ، حزت عبالعُرب عررٌ ، حوزت عكرمهُ ، حفزت قياده ، حفزت اوزاعيُّ ادربِحزت ے ، پی بیات سرے ہیں۔ حُدِّ سی فرماتے ہیں۔ البتہ اگر کوئی بحالت برمنگی کیٹرانہ ہونیکی صورت میں نماز پڑھے تو حائز ، مگر خلاف افغال ہو وينوى للصلاة التي ملاخل فيها الزيماز درست بوك كرائع يريمي شرط سي كذنيت كرس - ابن المن تے ہیں کہاسی پرمسلمالوں کا اجماع ہے ۔معروت کتا ب[«] در فخیار [»] میں اسی طرح ہے ۔ علامہر سندی مغنی کی شرح میں اس پرارشادِ ربانی " و کا مُرمُوا إلا کِیغُدُ واللهٔ مخلصین که الدین "سے استدلال فرماتے میں کیکن بعض سے: اس سے آنعا ق مہنیں کیا اس لئے کہ نظا ھربیان عباد ت سے نو حیر مقصود ہے۔ وجریہ سبے کھِلوہ اس کے بعداسی پرمعطوت ہے۔ رسول السّر صلی السّر علیّہ وسلم کے اس ارشاد " انما الاعمال بالنیات " کے گیا ساحب ہدایہ اور بعض دومرے حفرات استدلال کرتے ہیں۔ علامہ ابن بخیم مصری اس استدلال کے ردیس تے ہیں ۔ اہل اصول نے بیان فرمایا کہ اس روایت کے خردا صربوتے کے باعثِ اورظی الدلالة وظنی لثبوت بہونیکی بنا دیراس سے استحباب ُ دسنت ہونے پر لوّ استدلاً ل کیا جا سکتاہیے مگر فرص پراستدلال ہوتے نہیں۔ شیخ اسکیل ابن بخیر حمے جواب میں فرماتے ہیں گذان کے اس اعترامن کو درست نہیں تما جا سکتا۔ آلا لئے کہ یہ حدیث مشہورا در متفقہ طور پر صبح ہیے۔ ہاں اس میں پر گفتگو خرد ہوسکتی ہے کہ اس کے اندر مقصو د صحت سے اس میں تعرض نہیں کیا گیا۔ طحطاوی میں اسی طرح ہے۔ منیت کے معنے یہ ہیں کہ نمیاز يرصف والاتلى طور برم جانبا موكده وكون سي تنازاد اكر ربليه اس تنازك يراوي مسنت ونفل مونيكي صورت میں تو بر معی کا فی ہے کہ مطلق سنت کر لے اور فرمن کی صورت میں یہ ناگز بر سے کہ فرمن کی لقیہیں مثلاً ظهر کی فرص نمازے یا فجروغیره کی بھرمنیت میں اس کا لحاظ رکھا جائے کہ نبیت اور بحجر تحریمہ۔ ن کوئی عمل فاصل نہ بنے اور دونوں کے درمیان القبال ہو۔ ظاہر الروایة کے مطابق تبدیخ کیر نہیت معتر تہیں - الم مرتی تبدی تربیر نمی نیت کو درست قرار دیتے ہیں اور تعض فقہار ثنار اور تعفن رکوع اور تعفن رکوع سے اٹھ جلنے تک نیت کے جواز کے قائل ہیں لیکن زیادہ ضیح پہلا تول ہے۔ وكيستقبل القبلة بالآ أن يكون خائفا فيصلى إلى أى جهة قدام فان اشتمهت عليه القبلة و لُهُ، عَنْهَا إِجْتُهَا وَصُلَّى فَانَ عَلِيْمُ أَنَّهُ أَخُطاً بَعِنْ مَا صَلَّى فَلَا ان كريك تو غزر ون كر ك نازيره له بحرىب منازاً الرعلي كا على موتوده

الشرفُ النوري شرح المعلق الدد مسروري اعادة عليك وان علِمز والمص وهوفى الصّلوة استك ايرالى القبلة وبنى عليها اعاده ذكرے أوراكراس كا علم نمازي ميں ہوگيا توقيله رخ بوجائے اورباقى نمازقبدرخ مكسل كرے۔ جنسي ويستغيل القبكة الأأن يكوك الإصحب نماذي إكيت شرط قبلدرخ به ذابعي بدراتا د اربان بيد فولوا وجوه كم شطرة "داورتم سب لوك جهال كبي مبي بواين يمرون كواك سجد حرام ، کی طرف کیا کرو) علاوہ از میں رسول الشر صلی الشر علیہ وسلم نے ایک جلدی حلدی تمازیر صفحے والے سے ارشاد فرایا کہ تو نمازی خاطرا معے تو تارہ طریقہ سے مضوکراس ملے بعد قبلہ کی جانب منہ کرکے بخیر کیہ . یہ روایت الم شريف مين موجودس - اس ك اويركوني يا تركال نرك كم عبادت الشريعا لي كيلة موت ب أورالشرتعالي والسط توئی جہت اورکوئی سمت متعین نہیں بھر کعبہ کی جانب رخ کرنیکی احتیاج کس بناریر۔ اس کا جواب یہ ' دیاگیاکه سرطک وقوم وآدمی کا دلی میلان اوردجان بلع مهواکر ناسیداوراس کاتعاً صنریه مهواکر تاسید که وه اسس جانب متوجه بروية شرغا لمبت ابراسيمي كي بردى كرنيوال كو دومروب سے امتياز عطا كرنى خاطراس كے لئے يہبت تعین فرادی کی یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس طریقہ سے بندے کو آز مانے کا ادادہ کیا گیا اس کے کہ عامل با نغ نخص جس كے نزديك الله تعالى كيواسط متين جهت محال سے اور اس كا تقاضل نے فطرت بيہے كدوه نماز كے اند مسي خفوص جانب دخ نركے سے اللہ لقالی سے السيے کام کا حکم فرمایا جوفطرت انسانی کے خلاصہ تاكيہ ہا مل جائے کہ دہ تقیل حکم کر تاہی یا تہیں بہرصورت قبلہ رخ ہونا' ناگز برہے چکہے یہ حقیقاً ہوجیے باسٹندگان 🕃 مح محرم کیواسطے عین کفید کی جانب رخ فرودگ ہے جاہے درمیان میں ویوار وغیرہ حاکل بن رہی ہویا نہ بن يى ہويا حكا ہو مثلاً كعبة التارے دوررہے والوں كے واسط محص جبت كعبركي شرط ہے جمهورعلماء أبن المبارك، حراً استى واورد مزن أن ورع ، شافعي اورا حنات سب يهي فرمايا ب- علام تريدي موس عر، حرب على ورحفرت ابن عباس رمنی الشرعنهم سے میں روایت کرتے ہیں۔ فیا نگر آ کے خرور میر ؛ تعربیت جبت میر کافئی کرجب کعبہ وہ جانب کہلاتی ہے کہ آدی اس جانب رخ کرنے برکعبہ یا نفیار کھیے گئیتی یا تقریکی طور پر مقابل آجائے۔ تحقیقی کی صورت پرہے کہ چیرہ کی سیدھ سے خطاکوئی انتی مور ر کھنچے تو اس کا گذریاً نو کعبہ برہے ہویا فضائے کعبے۔اورتقری کی شکل بدہے کہ ذکر کر دہ خطاکسی قب رو تخرات كرتا ہوا گذرب كى اس طريقے كہ چروكى سطح برستوركعبہ يا فضائے كعبہ كے مقابل رہے ۔ جہت کے پیئۃ چلانے کی سہل شکل یہ ہے کہ نماز طریقے واکے تی آنکھوں کے درمیا بی نقطہ سے دوخط اس طرح کھینی س کہ وہ باہم مل کرزاویہ قائرے کم رہیں - لہذا کعباللّٰران دونوں خطوں کے سے میں ہوسے پر تقابل کعب باتى رب كا ورواقع مربونے براتى مرب كا-الآان ميكون خاكفاً الم عناز بوضف والا اكركسي جيز عنون زده بوشلاً كسى درنده ك نقصان بينجك

شرفُ النوري شرح المال الدو تشروري المد ما ندلیته به تواس کی نماز کی صحت <u>که ای</u>خ قبله رخ هونا شرط نه هوکا بلکی*ص جانب رخ کرکے نماز بڑھنے بر*قدرت ہو كے ۔ خوت كے سلسلة يكتيم ہے خواہ جانى اندليشہ بويا مالى اوركسى درندہ يادشمن كى جا سب خطرہ ہو . صل ا تے ہیں کہ اگر کشتی نوٹ شاجانے کی بنا پر کوئی تختہ بررہ جلئے اوراسے قبلدرخ کرنے ہیں ڈو ب بین سریر ما نبکا اردشه به دنوجس طرف نماز ترجیع پرقیدرت بهو اسی طرف پرطوع لے۔ <u>غَانانة تعمت عليه القبلة الزِّ-الرُكسَّى شخص رِتبله شتبه بهُونے كى بنا ديروہ اس كى جم</u>ة متعين نہ ك<u>رس</u>كے او ہاں کوئی رمبری کر نیوالا بھی موجود نہ ہوتے اس صورت میں وہ علامات ویزہ سے انچی طرح عزر و فکر کر کے کہ قبلہ س جانب اس کا قلب قبلہ ہونیکی شہادت دیتا ہوائی جانب رخ کرکے نمازیر زاڭرغلطی کا علم مورد رہے نما زکے ا عادہ کی حزورت نہیں۔ امام شادنی کے نز دیک بخری اورعور ڈوکر کے بعد نما زیرسنے کی صورت میں اگر میرین ما بت ہوجائے کہ پیٹھ قبلہ کی جانب تھی تو غلطی کا یقین ہوسکی بنا پر دوبارہ نماز برهناً فروری بوگا-ا حناف کے نزدیک اس کے بس میں مرت اس قدر تھاکہ وہ تخری وعورو فار کرلیتااور شرَّی حکم کے مطابق یہ تحری ہی اس کے لئے بمنزلہ قبلہ کے بیے لیک اس سے بمطابق شرعُ پڑھی اور لوماً ہے کی ا حتیاج منہیں اور تخری کرنے والے کو اندرو نِ نماز ہی سمت کی غلطی کا بیتہ چل جائے تو نماز کے اندر ہی قبلہ رخ بوجات، اس كن كرجب بيت المقدس سر كعبه كي جانب رخ كرك اور فتله مدل كاحكم بواتوا بل قبار بحا ركوع بن كعب كى جانب بروكي عقد اور آنخفرت في اسع باقى ركها تها . بخارى دسلمين اس كى تفريح يه -ناك صُفر الصّ بأب صفة الصَّلُوة الخ علامة ورديٌ نمازك مقدمات سے فارغ بهوكراب مقسدكى ابتدار فرماد بياس - صفة ہے ۔معنیٰ ہیں تغمت ، خوبی ، ہروہ چیز جوموصوت کے ساتھ قائم ہو جیسے علم وجمال وعیرہ کے علامت جس ين بيجانا جائے - مثال كے طوربر كرا جا آہے عرد عالم - اس جكر صفت سے مقصود كمنا زكوه أدفيا ہیں جن کا تعلق انس کی وات سے ہے اورائش کا اطلاق قیام ، رکوع وسود و غیرہ تمام برہوتاہے۔ صاحب سران ﴿ فرائے ہیں کر کسی جیز کے نابت ہو نیکے لئے چواشیار ناگزیر ہیں دا، میں (۷) رکن یا جزیر ماہیت دس مکم - ﴿ دمى سبب دهى شرط داى محل - تاوقتيكه يه تيمواشياء مذبهون كوني چيز نابت منهين موسكتي - لېذااس جگرمين سے مراد نماز اور رکن سے مرادر کو رط سبور ، قرارت اور قیام ہیں آور ول سے مراد شرعاً مکلف اور ما قل بالغ شخص ہے۔ اورشرائطِ نماز وہ ہیں جن کابیا ک پہلے ہو چکاا ور حکمے مرا دنماز کا صیح ہوناا ورضیح نہونا 🖁 ہے اورسیب سے مرا دا د قاک ہا ز ہیں ۔

mariat.com

الدو تشروري المد فَواتَضَ الصَّلَوْةِ سِتَّتُمَّ التحريميةُ والقيام والقراءة والركوظ والسجود والقعِدَة الاِخيرَةِ نازمیں جو چزی فرمن ہیں۔ تخریمہ اور قیا اور قرارت اور رکوع اور سحدے اور قعب و اخب مقلَّه الالسَّقْلِ ومأزاد على وٰ لكَ فهوسنة تشبدى مقدارا دراس سے زیادہ امورسنت ہیں۔ فوالتُضِ الصّلاة الإ فرائض نما زكي كل تعداد يصب دا، بجيرتريم نے آتے ہیں کیوکیلیڈ بحریمتریم نما زیڑ کھنے دالے پر گفتگو دعیرہ جائز چیزیں بھی حرام ہوجا تی ہیں۔اس م موسوم کیا گیا- ارشادر با نی ہے "ورتک فکتر" اس مگرمفسری سے اجماع کے مطابق تج تحربيها ورتجيرا فتاح ب- رسول الشرصل الشرعلية وسلم ك ارشاد فرما ماكر نما زك كمني ما كي سب ا دراس كي بحیراوراس کی تحلیل سلام ہے بیر روایت تر نری وغیرہ میں ہے اور تحربمی کا فرض ہونا ارشاد ربانی «وربکہ لی الله علیه و اللبت سے تا بت ہے۔ علامہ قد ورئ اسے ارکان نما زمیں قرار دیتے ہیں اور ا كم الوصيفة وألم الولوسعة اسے شرطشمار كرتے ہيں۔ حاقى اسے زيادہ جع روايت فراتے ہي اورصاحب رائع کتے ہیں کہ تول محقین نقهار کا ہے اور صاحب غایۃ البیان کجتے ہیں کہ عام طور پر فقها برکا یہی تول ہے کیو بھر اس کا تصال ارکان نماز کے سائھ ہے اس واسطے ارکان کے ہی زمرے میں شمارکیا گیا۔ امام محرح ، طما دی ا در عصام بنِ لوسف اسے رکن می قرار دیتے ہیں دم، قیاتم - ارشاد رمانی ہے * وُتومُوا بِنْرِ قَانِینَ "دالآیہ ، مفسرنِ کے اجماع کے مطابقِ اِس سے قیام نماز مقصود ہے اور رسول النر صلی النر علیہ وسلم کوارشا در گرامی ہے کہ بمناز مرے بور بر موادرا ار کھوے ہونے برقدرت نہوتو بیٹو کر بڑھو۔ قیام متفقہ طور بررکن نما زہے بشر طیک تیا وسجدور قدرت حاصل مو رس قرارت - ارشاد رماني به " فاقرروا المسترمن القرآن ديم لوك جنا إقرآن î سان سے پڑھا جاسکے پڑھ لیاکرو) کہٰذا فرمن اِس تدرمقدارہے کبس قدر کی سہل ہو۔ زیادہ صحیح قول کیطابق اس کی مقدار ایک بڑی آیت ہے۔ جمہور اسے رکن قرار دیتے ہیں دس ۵) رکوع وسجدہ ۔ ارشادِ ربان ہے وارکووا واسجدوا مرکوع وسجدہ کارکن و فرون ہونا متفق علیہ ہے دائی مقدار تشہد قعدہ اخیرہ - رسول السّرصاليّ لیہ دسلم نے عبداللوابن مسور اس فرمایا کر ایر کو تو تمهاری نماز منمل ہوگئ ۔ بیروائیت ابوداؤ دیس اس ک ية چلاكناز كى تحيل اس برمو تون ہے ، چاہے تعدوٰ انچرویں كچوبڑھے یا نہ پڑھے ۔ فرص اس قدر كەپڑھنے رئیستا ی مقدار مبٹیر جائے اور رہا پڑھنا تو وہ وا قب کے درجہ میں سے ۔ حصرت اہم مالکٹ محصرت رسری اور حصرت ابد بحر اسے مسنون قرار دیتے ہیں مگر قول اول و حوب کا زیادہ صحع سے مجمونیس تعدہ کا جہانتک تعلق سے بعض اسے رکن اور بعض شرط قرار دیتے ہیں اور بعض اسے رکنِ زائد شمارکر نے ہیں۔ برانع کے

الرفُ النوري شرط المما الدو وتري اندر رکن زائد کے قول ہی کی تصبیح کی ہے ۔ مرآجہ میں انکھاہے کہ اس کا انکارکز نیوالا دائر ہ اسلا کہ سے خارج یہ ہور ہے۔ علامہ شاتمی کہتے ہیں کہ اسکار کر نئیو الے سے مراد اس کے فرض ہونیکا انگار کر نئیوالاہیے۔ اصل شرقیۃ کا منکر مراد نہیں کہ مشرد عیت کا منکر اس کا ثبوت بالا تفاق حق ہونے کی بنا پردائرۂ اسلام سے نکل جائیگا۔ فهوست و علامة قدوري مي هي وراك علاوه كوسنت فراري بين جبكه علاوه مين وإجبات بهي داخل بين شلا عيدين كي تبكيري دعزه توميان تتنك كين كے معنى يہ ہيں كدائ كے واجب ہونے كا تبوت سنت سے يے۔ وَا ذا دخلَ الرَّحُلُ فِصِلْوتِ كَبْرِي فع مِل بِيه مع التَكبيرِ حتى يُحَادَى بِإِجْاَمَنِهِ شَعِمْ أُدْنَيُهُ ا درجب آدى نمازى ابتداء كرك و ترجير كردونون ما تم اس قدر الملائ كردونون انگوسط كانون كى لودن كے مقابل آجائين -كَانَ قَالَ بِهِ لاُّ مِنَ السَّكِبِيرُ أَنَتُكُ إَجَلُّ أَوْا عَظِمُ اوالرِّحِمْنُ الْكِرُ اجْزا لا عندا بي حنيفة ا دراگر التراكبرى حكه التراجل، يا التراخط، يا الرحن اكبر كم و امام إبو حنيف، و امام مسبدر عميا وهجتُّلِ رَحْمِهُ مَا اللَّهُ تَعَالَىٰ وَقَالَ الولِوسَعَ رَحِمُ اللَّهُ تَعَالَىٰ لَا يَجِرِهُ والَّا أَنْ يقولَ اللَّهُ اسے کا فی قرار دیتے ہیں ا در امام الویوسف رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بجسنر اللہ اکب أكبرُ اوائلهُ الأكبرُ اوائلُهُ الكُنْرُ یاالله الأكبر یاالله الكبير کے جا تر منهیں الله وصف علام عاد كان عداد كان الله على المام المام المام الما الله المام الما بوليا- اتبعام ، الحوصا- أذ نيكم - أدن كاتشيه - اذن ، كان-و کو تو میں الا مناف ہوتہ بھیر تحریمہ ہائتوں کو کا نوں تک اٹھائے۔ یہی اس کی مدہے۔ حفرت رکے و تو میں امام شافعی کے نزدیک کا ندھوں تک اٹھائے۔ حفرت امام مالک سرک اٹھانے کے ي َ كِيتَهُ بِي - اور حفرت طاؤس من كيت بن كرمرس اوير مك المفات عن بوتبره بن اسى طرق سب - أمام شافعي م عرت الوحمد ساعدي كى روايت ب كرالوحم رفي صحام كرام كى الك جماعت كے سامنے فراياكم ميں سَتِ بِرْعِكُ ٱلْحَفِرِثُ كَي نماز محفوظ رکھی ہے ۔ ہیں نے آنخضور کو دیکھا کہ بحیر کم میہ کیوقت دستِ مبارک ئے ۔ یہ روایت بخاری میں ہے ۔ ا حنات کا مستدل حفرت مالک بن توبرت رصنی اللہ عنہ کی روایت 🕏 ہے۔ یہ روایت بخاری وسلم میں موجود ہے ۔اور حزت واکل بن جوز کی روایت مسلم شرکیت میں ہے۔ ان سب احادیث ؟ میں مطالبت بیدا کرنیکی خاطریہ شکل اختیار کرتے ہیں کہ تعمیلی کا بد حوں کے مقابل ، انگو کھے کا بوں کی لو وں ﴿ یں جا ذاہ میں اور انگیوں کے سرے کا بورک ہے آخری تصوی تک بہونخ جائیں ۔ کی نحاذاہ میں اور انگیوں کے سرے کا بورک آخری تصوی تک بہونخ جائیں ۔ فان قال بلد لامن التکبیر الخ اگر بوقت تحریمہ کوئی الشراکبر نہ کچے بلکہ اس کی بلکہ وسرے اسمار ربانی مشال کی

الرف النوري شرح المالي الرد وسيروري الم کے طور رالشراجل ،اللہ اعظم ،الرحن اکبر میں سے کوئی کیہ لے تو اس صورت کو ایام ابوصنیفہ ہے ا درا مام محمدہ تو جائز قرار دیتے ہیں آ درامام ابوبوسم بی کے نز دمکی اگردہ تبحیر تحنے پر قادر ہوتو بجزاللہ اکبر یا السّرالا کبریا البرکے کہنا جائز نه ہوگا۔ امام شانعی کے نزدیک اس کے لئے محص النتراکبریا استرالکبیر کہنا جائز ہے ادرا کم مالک کے نز دمکی ناز كاتفاز لمف التيراكبركي سائته مخصوص ہے علامه شائ كي نزديك اس سلسله ميں درست تول ام البقيفةً وامام مورد کاہد - مرز آلفائن میں اس کی مراحت ہے. "منب مرحر وری :- اگر کسی شخص سے محض الله یا فقط اکبرلوقت تحریمہ کیا تو وہ نما زشرد ع کر نیوالا نہ ہوگا۔ علا شاميع كم مراحت محيم مطابق الم محرويهي من فرات بن اورا أ) الوصيغة كي ظا برالرادية اسى طرح سي للبُذَا مقدَّى الر محض التُّد المام كيم راو كچه اور اكبر" الم كي فرا عنب ما رسة قبل كهدك يا ده الم كو بحالتِ دكوع ياية اوروه الله بحالت قيام مجميه اور اكبر بجاكب ركوع كو ان دونون شكلون مين اس كى اقترار درست منه بوكى ببلى شكل مين درست منهو ميكي وجربير سي كه امام ين المير المتراكم ركورا مذكيا مقاا وركويا وه ابعي نماز كاشروع كُرْنُبُوالا نهرُوا مِقاكِمِ مُقتَدِي كِي أَس كَي اقترامِ كَي توبيا قدّام نما زبينة خارجٌ شما رموكي و دوسري شكل بين درست نه بونيك وجربيب كد شرط محل جله بحالت قياً كمناب اوراس شكل بي ندكوره شرط سنبي باي كي كي -وَيَعْتِمُ لُ بِيلِهِ الْمِمَىٰ عَلِي السِيمِىٰ وكَضِعهما تحت السُّروة وشعيقولُ سُبِعا ناف اللهُمَّ وجعمدات وَ ا وردائیں القرم بائیں القر كو برائے اور القیں اسكے نيچ ركد كر كيے اسے اللہ بم ترى باكى كے معرف بي اورتري م تبارك اسمك وتعالى حَلُّ ك ولِا إلى غيرك ويُستَّعِينُهُ با للهِ مِنَ الشيطانِ الرَّحِيم ولَقَرْأُ كرتے ہيں اور تيانا بہت با بركت اور تيرى بزرگى برتر ہے اور تيرے عاوہ كوئى عبادت كے لائن نيں اور شيطان مردد والتركى بناه طب بسُم اللهِ الرحمن الرحم ويَبِرُّ بهما شم يقرأ فاتحكة الكتاب وسُوم لا معها اوتلث ايات کوے ادرسم السرار عن الرجم بڑھے اور بدولوں آ ست بڑھے اس کے بدرسورہ فائخہ اورکوئی سورہ یا تین آیات جس سورہ میں۔ مِن أَى سُورَةٍ شَاءً كَا وَاقَالَ الامامُ وَلَا الضَّالِينَ قَالَ أَمِينَ وَيُقُولَهَا الْمَؤْتُم ويُخُفِيُكَا عِلِبِرِّحِ ادرالم دلاالفالين كربر آين كج تومقت دى آسته آين كجه -ولو صلح وليتمل بيل الماليمني الإربعن روايات يسب كدرسول الشرصل الشرعلية واياب وستِ مبارک بائیں دست مبارک بر رکھا۔ یہ روایت ابوداؤد و عزہ میں ہے اور بعض روایا میں ہے کہ دائیں وستِ مبارک سے بایاں وستِ مبارک بکڑا۔ یہ روایت نے ای میں ہے اور بعض میں ہے کہ بایاں 👺 یا تروا میں باتم میں لیا یہ دوایت ابودا وُردا وراب حبان میں ہے۔ تعین فقہار نے ان دوایات میں اس طرح تطبیق دی 🕃 کر دائیں ہاتھ کی تعیلی بائیں ہاتھ کے اوپر رکھی جائے اور میونچ پر خصر اور انگو سطے کا حلقہ بنالیا جائے تاکیجٹ 👸

على الشرفُ النوري شرح المناسط الدُد و وسيروري الله اورر کھنے دونوں کا عمل متحقق ہوجائے۔ بنآیہ میں ہے کہ یہ قول زیادہ صیح ہے اوراسی کی تائید حضرت واکل می اس روایت سے ہوتی ہے کہرسول الشرصلے الشرعليه وسلم سے اپنا دایاں ہاتھ بأنیں ہاتھ اور پہوسنے اور کلائی پر رکھا۔ ليضعهم المتحت السوية الا-مصنف ابن أبي شيبه لمين حضرت وأنل أبن جريف روايت بي كُرمين ن ويجاكرول لی الشرعلیہ وسلم سے تما زمیں دستِ مبارک بائیں وستِ مبارک پرنا ک کے نیچے رکھا۔ یہ روایت عمرہ ہم س کے سارے راوی تقدیں۔ اہام شافعی کے نزدیک ہاتھ سینٹر باندھنے چاہئیں ان کامتدل ابن یہ میں مروی حضرت واکل ابن جون کی بروایت ہے کہ میں نے انتخارت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی تخفور سے دائیں دستِ مبارک کو ہائیں دستِ مبارک برکرتے ہوئے سینہ پر رکھا۔اس کا جواب یہ دیا پیاکه اس روایت میں بقین کے طور پر محض ایک بار کا ذکر براور اس کی وجہ سے مسنون ہونا تا بت نہیں ہوتا اس کے برعکس ابوداؤ دمیں مروی حفرت علی کا ترکہ اس میں مسنون ہونیکی صراحت ہے اس کے علاوہ حفرت واکل ا كى روايت جس سے بائمة ناون كے نيچے باندونما أما بت بورباہے ۔ حضرت إمام مالك كے مشہور زرب كے مطابق ہاتھ چپوڑ دینے چاہئیں۔ ابن المنزرع ، امام مالکے سے ہاتھ با ندھنا مجمی نقل کرتے ہیں۔ یعنی ان کے نز دیک دانج بائ میمور سے رکھے اور کوئی باندھ لے تو یہ مجی ورست ہے۔ امام اوزاعی کے نزدیک دولوں یکساں بين خواه كوئي باَنْد ه يانه بانده - ذكر كر ده انران تما) يرحجت سے - نيز بائمة باندهنا د وسرى يسمح روايات تَحْدِيقِولُ سِعَانِكَ اللَّهِمُّ الاِ اس كِ بعد ثمام يره صاس ليَّ كدارشادِ رباني بِي وَسَبِّح بِحُدْ رَبِّكِ مِنْ لَقُومُ ادراگر کوئی مقتدی ایسے وقت امام کی اقتدا مرکسے کہ امام سے قرارت کی ابتدار کردی ہوتو اب شار نظری چلسے بلکواسے چاہتے کہ خاموش ہوکرا ما کی قرارت سنے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے و اِذَا قُرِی القُرآن كانتيوًا لَهُ وَأَنْفِتُوا " بعض حفزات المام كے سكتوں كے درميان ايك الك كلمه ياره كر ثنا مكل كرنے كى اجازت ديتے ت بأكله الزاس كے بعد خواہ امام ہو یا منفرد اعو ذیالتہ بڑھنی چاہئے۔ حضرت امام مالک کے نز دیک امام کو ر رَّرُعنی چلَسِے اور مذاعوذ بالسَّر- اس لئے کہ حضرت انس رفتی السَّرْعن سے روا پُست ہے کہ ہم آنخفرت اور حفرت وضرت عمر و صرت عمّان رضی السَّرعنهم کی اقتداء میں نماز ریّر ہے تو یہ نماز کی استدام الحد مسِّر رب العالمین کو تقے۔ اجاکٹ کامسندل حفرت ابوسعیدالحذری رصی النٹرعہ کی ردایت ہے کہ آنخفرت برائے تمار کوٹ وکر ‹ اول) نما ریڑھے اس کے بعد اعوز بالٹرانسی العلیم ۔ بھر حفرت الم ابولوسف ؒ استعادہ کو نما رکتال ﷺ راردستے ہیں اور الم ابوصنیفہ ؓ والم محدؓ فراسے ہیں کہ یہ قرارت کے تا بع ہے اور را ج قول یہی ہے۔ فقہا رﷺ کے اس اختلات کا حاصل میہ ہے کہ مقد تمی امام ابوصیفہ ؒ اورامام مجرؒ کے قول کی روسے اس کے قرارے ﷺ نرکرنے کے باعث وہ اعوذ بالتّریز پڑھے کا اور امام ابو یوسٹ کے قول کے مطابق مقتدی کے ثنا ، پڑھنے ﷺ

ادُده وسر الموري المد كى بنا بروه بمي اعوذ بالشرير مص كا . وليسترده ما الا - امام الوصيف، امام احد ابن المبارك اوراسى رجم الله فرات بي كما ود بالله اورسورة فالخر كم آغازيس سم الله رطيصفي سنون يه سي كه آسته براسع - حفرت عمرا ورحفرت على رضى الله عنها سعمدى ہے کہ وہ دوبوں نسبم النّٰد اور آبین میں جر نہیں فرما۔ رمين اخفارك - ارشادِر باني ك أدعو أرتبكم تضمُّ عا وخفيةً " حفزت ابن مسورة كته بين كمرا ما كَمَاكُرِ بَلْبِ ان مِينِ سَعَيْنِ تَعُوذُ الشميه أوراً مين مِن بيردايت مِصنف عبرالرزاق مين به الم و آسطے اس طرح کا تکہب تو مقتدی کے واسطے بررجرا ولی پر حکم ہوگا۔ ا ما مالکٹ فرماتے ہیں کہ فرصٰ نماز ما تقریسم الشر طرمنا درست منہیں امام شافعیؓ کہری نماز دں میں ^ب ا پڑھنے قائل ہیں اس لئے کہ دارقطنی کی روایت بی*ن کہ نما زمیں رسو*ل الٹر<u>ھ</u> تَّ تُنَعِّ جَرًا بسمالتُّر كَ سلسله مين ام المؤمنين حفِرت عالسُّهُ هِدِيلِقِهُ ﴿ ام المؤ منين حفرت أم سلم الم جابرین عدالتگا در حزت بریری ہے روایات ہیں مگر ہرامک میں کچونہ کو ملا ہوسکی سنا ریرکوئی بھی روایت ف ابل ل نہیں۔ اسی بنا ریراً حناب سزا کے قائل ہیں۔ احناف کامتدل نسانی ویزو میں حزت انس کی پیرا ر وایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جفرت الو سجر ، حضرت عمرا و رصرت عُمّان رضی اللہ عنم کے يَعِي تَمَازِيرُ مِي مُكُوّان مِن سَهَ مَن كُومِ إلْهِم اللّرْرِيصة منهي سنا . ويقولها السؤنة ويخفيها - نفس آين كوسب بي سنون قرار دينة مِن اس ليح كه اس كا ثبوت إحاديثٍ ہے -البترام مالک فرملتے ہیں کرآ مین محض مقتری کوکہی چاہتے اس لے کرروایت میں ہے کہ ا سی واسطے بنایا گیاہے کاس کی مروی کی جائے ہیں اس کے اندر اختلات ذکرو۔ امام بجیر کے تو تم بمی بج إدروه قرارت كرے توسكويت اختيار كروا وروه ولاالفالين كجے توئم آين كہو. يه روايت سكم ويره يں ہے مالك اس روايت كے دريية تقسيم خيال كرتے ميں كه الم كے دمہ قرارت كى تكيل ہے اور تقتدي كے ذكر آئين كہنا اس كا جواب ديالياكروايت كے اخريس فان الا مايعو لها "كے الفاظ بي . اس سے يہ بات معلوم مولى كم مقصورتقتيمني يبس سورة فانخدك النتام برامام ومقتدى ومنغردسب بحاكوة بن كهني جلهة بيمرعندالاحنات یہ ہوں مطلقاً مسنون ہے۔ امام شا فعی کے حدید قول اورا کام الکٹ کی روایا ت میں سے ایک روایت یہی ہے مگر شوا فع کا قول قدیم جوکہ انکا ذہب ہے وہ اہم دمقتدی سب کوآمین بالجر کہنا ہے۔ اہام احرام مجی ہی منت بن اس كا جواب دياكياكه شعب نعمى بروايت كى ب اوراس من وخفض بهاصوته ك الفاظ بن لیس إِذَاتعارُ صَالَسَا قَطَاكِ قا عدمك مطابق كوئى اور قوى روايت ديمجي جائے كى ، جركے قائلين كے پاس دراصل قوی روایت موجود نہیں اور احنات کے پاس حضرت ابن مسور کی کا اثر ہے جو تو ی ہے۔ οσα**σσα**σα ασισα

marrat.com

الشرفُ النوري شرح الماليا الدو وتسروري تُشْرَثُكَارٌ ومَركَعُ ويَعُثِمُكُ بِيكَانِهِ عَلَى دُكُبُتُتُ، وَيُفَرِّجُ اصَا بِعَهُ وَيَنْسُط ظهرَه ولا يَرفع دَاسة رتجيتر نجيه اوردكوغ كرب اور باتح محشوں پراس طرق رکھے کہ انگلیاں کشادہ ہوں اور کیشت برا مربیکھے اور اینا سرنا کھائے وَلَا يَنَكِّسُهُ وبِقُولٌ فِي ركوعُه سُبِحُأَنَّ رَبِّي الْعَظِيمُ ثلثًا وذ لِكَ ادناً لا شَعْرِ رُفَعُ رأسَ كادتول ا ورنت مكائے اور ركوئ بن سبحان ربى العظيم بين مرتبه كے اور يد كين كا اوني ورجه سے اس كے بدر سرا را الله الله من حمده سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَلَى وَلِقِولُ الْمُؤتَمَّ رَبِنا لِك الْحَمُلُ فَإِذَا اسْتُوى قَاسُمًا كُتِروسَعَكُ وَ كم ادرمقت يورب الك الحد - ميرسيف كمرب بوكر بحب كما بواسيده بي جائ ادر إلى اعُمَّلَ بِيلَ يُهِ عَلَى الدَهِن وَوَضَعَ وَجَهُمْ بَأَن كَفَيْهِ وسَعِلُ عَلَى أَنفه وَجُبُهُتِهِ فَإَن زمین پررکھے اور چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے بیج میں رہے ادر سجدہ میں ناک اور میشانی دونوں رکھے اقتِّصَرِعَلَى أَحَدِهُ هُمَا حَمَامَ عندا فِي حَنيفةٌ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَىٰ وقا لا لَا يَجُومُ الاقتصَارُ عَلَى ا دراگر دونوں میں سے ایک پر اکتفا مرکرے تو ا مام ابوصنیفر حمرماتے ہیں درست ہو۔ امام ابویسٹ دامام محرث ناک بر بلعظ الْاَنفِ الْآمِنُ عُلْ بِي فَإِنْ سَحَلَ عَلَى كُومِ، عما متهَ اوعَلَىٰ فا ضِلِ ثَوْبِهِ، جَازِ ويُبُلِي عَسَبَعُ ٱكتفارَ جَارُ تَرارَ نَهِى وَيَخِ - أَكُرُ بِكُرُ اللهِ مِنْ عَلَى اللهُ مَا اللهُ مِرْكِ بِرَسْدِهِ كِرِبِ وَدرسَتَ بِ اوربنلس كشأده ادريكَ ويُجافى بطنئوعَ فَ فَذِنَ فِي مِنْ وَيُوحِينُ اصَامِعُ رِحْكَيْهِ عَوْ الْقِبْكَةِ وَيقولُ فِي سِجود ، سُجُاكِ كَافِ الون سے الگ رکھے اور یا و کی انگلیاں قبلار خ رکھے اور سیدہ میں تیمن مرتبہ سبجان ربی الاعلی " کھے یہ الْاَعُلَىٰ ثَلِثًا وَوْلِكَ أَوْ ثَاكَةُ مُعَرِيرَفَعُ رَاسَتَهُ وَيَكِبِّرُوا ذَا اطْمَأَ ثَنَّ جَالِسًا كَيْر وْتَعَيِلَ فَإِذَا كمن كا إدى درج ب - اس كي بعد يكير كيت موت سراهات ادراطينان مينيف كي بعد يكير كيت موسة دوسرا الطمأ ف سَاحِدُ اكَ تَرُو اسْتُوى قاممُا على صُدُ وم قل مَيْم ولا يعتمِد بيك أير سیرہ کرے اوراطمینان سے سجدہ کرسے بعد تکبیر کہتا ہوا بنجوں کے بل سیرحا کھڑا ہونہ وہ بیٹے اورنہ بائد علىالامخرع زمن ر في . ت كى وصف درميان علل كاده كرنا - الفرج ، دوييرون كدرميان علل كاركى -ويسبط ط - نفرسه - تجييلانا - بسط السيل : إنه كشاده كرنا - بينكسة ، اوندها بهونا - الناكس ، سرعها نيوالا - ضبغيها لفَهِيَع ؛ إِذْ وَكِي وسط - بازو ـ بغل - جانب ـ كناره - جع اصباح - اس حكِّد تثنيه كا يؤن بوج اضافت ساقط بوكمياً يطَن إسكر عنك اران مریح و رو جیسی او خالف احتا او الزینی کم از کم تین بارتسیع طرهنا به تسبیع کی ادن مقدار سے ادرا دختل میم کی مور مریح و رو میسی کی کمین سے زیادہ پارخ یا سات یا لؤ مرتبہ پڑھیں ۔ تین سے کم ہونے کی صورت میں منت کی

nanal.com

الرفُ النوري شوع المال الدو وسيروري الله کا ترک لازم آئیگا سجدہ کا بھی میں حکمہے ۔ رحدیث شریف میں ہے کہ حب بم میں سے کوئی رکوع کرے تو تین بار رسحان ربی العظیم کے اور یہ اس کی کم سے کم مقدار سے اور حب سجدہ کرے تو سحان ربی الا علیٰ تین مرتب كم اوريه اس كى الم سے كم مقدار سے اور جب سجره كرے توسيان ربي الا على تين مرتبہ كنے اور يه اس كادني مقدارس - بدروایت ابورا در اور زنری میں سے نعنی کال سنت کا دنی درجہ یہ ہے کہ کسیے کی سے کم تین مرتب کے تین سے بھی کم کہنا مکروہ تنزیمی وخلاب اولی ہے اور نما زیر ہے والا منفرد ہوتواس کے واسطے انضل یہ ہے کہ طاق عدد کا لحاظ رکھتے ہوئے ' میں بارسے زائر مرتبہ بینی یا پنج یاسات یا نومرتبہ نجیسے ۔ حصرت ا ہم احرا ایک مرتبه تسبيح كيخ كوواجب قرار دسيته بهي ا ورجلي كاميلان نجى اسي طرف معلوم بهو تاسب - ا ورركوع بين بيني اس قدر برابرر سے کہ اگر بان سے کبریز بیالہ میٹھ پررکھ دیا جائے تو وہ مظہر جائے۔ ابن ماجہ میں روایت ہے کہ رسول ایٹر علے الترعلیہ وسل کی پشتِ مبارک بحالب رکوع برابررستی تھی ۔ نیز دورا نِ رکوع سرکوزیادہ نہ جھائے بضرت عائشة رصى الشرعلها فرمانيَّ مِن كه رسول الشرصل الشرعليه جب ركورع فزمات تونه سرمباً رك كورزياده ، بلندكركَ اورنه (زباده) تفکلت کے ويقول المؤسم الزاما الوحنيفة فرلت من كراما فقط مع التركن حدمك اورمقتدي مرت رتبنالك الحركي الم الويوسف وا ما محريث نزديك إلم كونمي آسة رمبنالك الحد كم لينا جائية اس ك كربخاري شريف يرجفزة ابوبريره رصى الشرعية سے روايت ہے كه رسول الشرصلے الشرعلية ولئي و ونوں كو اكتما فراليتر تحے - اما البوصيفة وسكا ستنك رسول الترصلي الشرعلية وسلم كأيرارشا وكرامي سي كدا الم تحسم الترلمن حدو كجفيريم ربنالك الحدكموواس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اما محض سمع السّر لمن حمد صفحے گا اور مقدی محض ربنالک الحد الماشافي كنزديك امام اورمقتدي دونون كوسمع الشرلمن حده اورربنالك الحدكم ناجابية ىنىپىرىغىرورى . منفرد كے سلسلەي فقېرايرىكىيىن قول بىر، دەمنفرد مون سىم اللىرلىن حرە كىچە يەروايت مالى بحوالة الما الوكوسف الما الوصنيفة سروايت كي كني مع - صاحب سراج كية بي كرشيخ الاسلام شيف اس روايت كي تصيم كى ہے دي منفرد فقط رُتبالك الحركج - صاحب بسوط أبسوطاً ورصاحب كنز "كا في" بين اس روايت كي تقيم تے ہیں- اکثر فقتہار کا اسی روایت کے اور عل ہے- طحادی اور حلواتی بھی میں روایت بیند فراتے ہیں ہا ہنفود سع الشركمن حمده مجى كمجها ورر بنالك الحريمي - خطرت حسن يهي روايت كرتے ہيں - فعا حب برايه اس قول كوزياده صحع قرار دسية مين اورصدرالشبية خرك اس كے بار سے میں فرایا ہے وعلی الاعتماد "صاحب مجمع كى اختيار كرده روايت بمي یمی ہے اس کے کہ تیس و تحمید کو اکٹھا کرنا رسول الٹر صلے اللہ وسلم سے نابت ہے ا در اس کو حالت الغراد ہی پر محول كماجاسكتاب فائرةً خروس ، تحديك كلمون من افضل اللهم ريناولك الحدكم السيداس كبيد اللهم رينالك الحد اس ك اللهم اللهم والكورائد اللهم المعد عبر رينالك الحد - اور وَ لك كم المعرسات المعربات المعرسات المعربات المعرسات المعرسات

الأدو فتسروري قرار ديتي اور بيض عطف كيلير. وتسجد على انف الخ سجره ناك سے بھی ہونا چلسے اور مبنیانی سے بھی اس لئے كدرسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم ہے الر برمواظبت البسب بيج جيسي كم حضرت الوحميد نسإ عدى ، حضرت ابو دائل ا در حفزت ابن عباس رضي الترعنه بركي رواياً يس تفريح سي البِيّة الرُنُونِيَّ د ويوْل مِن مرّف ايك ‹ ناك › پرسىده كرے توا ما البوصنيفة شخ نز ديك بحرام الم ہے مگرشرط بیسے کہ سجدہ ناکے محض نرم ہی تھد برنہ ہو درنہ متفقہ طور برسیدہ درست نہ ہوگا ادرا ام ابولیس والما محرَّ فراً نة بن كه عذرك بغرمص ماك ترجيده جائزية بهوكا - درفيار من لتحاسب كه الما الوحنيفة حما المالوك والما محد الله على المناب رجوع تا مبتدية أورمعنى بديري بيدا ما شافي فرات بي كرسجده فاك اورميشاً تى دونوں پر فرص ہے اس لئے کەرسول الشرصلي الشرعليه وسلم كاارشاد گرامى ہے" لايقبل الشرصلوة من لم يمس تبهيته على الارض ‹الشَّراس شخص كى نماز قبول منهي كرّاجس كى يدلّانى زمين كو مذجهدية ، عندالا حنا ف اس معتقمود في كمال بيد مثلاً ألى خصور كما يدارشا و لاصلوة لجارالمسجد الآفي المسجد" (مسجدكيروس بيس سيضوال كى نمازمجد مشدك ونع داست الزاماً محرُ فراق مي كسيرة نماز مرا يطاف بري كسل بوله عنى برقول بي ب- المابو پوسم^ج فرماتے ہیں کہ محض سرر <u>کھنے سے</u> محتل ہوجا تلہے لہٰذا اگر کسی شخص کا بحالت سحدہ وصوحا ما رہے تو اما محمد^ح ر اتے ہل گدید وضورہ سجرہ کا عادہ کریگا اور اما) ابو پوسے فرماتے ہیں کہ اعادہ نہ کریگا۔ طحطاوی میں اسیطی ت وإذا اطبَعُ أَنَّ الإ- الما الوصيفة اوراما محر فرمات بين كم نمازك سارك اركان بين اطبينان واحبب الم رخی کا تول بھی یہ ہے۔ اما) ابولیوسعن اسے فرض قرار دیتے ہیں اور علام چرجانی اسے مسنون قرار دیتے ہیں۔ جوہرہ یں اسی طرح ہے۔ وَيُفْعُلُ فِى الْرِيْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلُ مَافَعُلُ فِي الأُولِي الدّانِ لَا يَسْتُفُعْ وَلَا يتعق ذولا يُوفَعُ يُلا: اورددسری رکعت میں سب لی رکعت کیفرہ کرے سوائے اس کے کاس میں نشنار بڑھے اور ندتعود اور باتھ إِلاّ فِي الْسَكِيدُةِ الْأُوْلِ موت تجير اولي بن المائے. ر کے والو جنبے کلایرفع کیکی الع عدالاحات سوائے بجیر تحریب کے نماز میں کسی اورموقع رہا ہم منہال تھا



marfat.com

الرفُ النوري شرح المال الدو وت دوري المد شه بيشقًا لُ والتشف لُ أَنُ يقولَ الْعَيَّا لِلْهِ وَالصَّلَّو وَالطَّيْبُ السَّلَّا مُ عَلَيْكَ ايعا النبيُّ وَمِهمة پڑسھے ا درتشہر میں کئے ۔ ساری قولی عبادات ا درساری فعلی عبادات اورساری بالی عبادات البُری کیواسط میں سلااُتم پرا أُنْتُهِ وَمِرِكا مُتِمَا وَالسَّيلامُ عَلَيْنا وعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينِ اشْهَا ان لاَّ إلَّا اللّهُ وَ بنی اورانشری رحت اوراس کی برکات سلام بویم براورالشرکے نیک بندوں پر گواہی ویتا ہوں میں کہ الشرکے علاوہ کوئی سب اشملُ أنّ محمّلُ اعبل لا مسولم ولا يزنك على خذا في العدل لا الأولى -اورگوای دیتا ہوں میں کہ محدّ الشركے بنيك ادر اسكے سِغبر مِي اور تعدة اولى مين اس سے زيادہ نبرِ سے ـ و و صبیح <u>افترش</u> الخ - عندالاحنات بائیں بیرکو بچھانا اور دائیں یا دُ^ن کو کھڑاکر نامسنون ہے۔ حضرت ا ابو حميد الله کی روايت ميں پيسے کہ بيسلے تعدہ ميں تو بچھائے اور دو سرے قعدہ ميں تورک کر۔ ا ما شافعی میں فرماتے ہیں۔ ا ما کالکھے کے نز دمک مسنون یہ ہے کہ دونوں قعدوں کے اندر تورک کرے اور الما احراثية تفصيل فرملت مين كمنماز دوركعت والى مبوية يا دُن بجهائے اورجار ركعات والى بهوتو تدرؤاولى یں پاؤں بچھلئے اور تعدوم نانیہ میں تورک کرے کہ یہی مسنون ہو بندالا حیات افتراش اور یا وُن مجھانے واختیار کرنامتعدد روایات کی بنیاد برسها وراسی کوتشهدی مستون قرار دیاگیاهد مسلم اورنسائ بن ام المؤمنين حفزت عائشته صديقة رضى الشرعنهاس روايت سيح كمرسول إيشر صلىالشرعليه وسلم بإياب ياؤب بجيات ا در دایاں پاؤک کھڑار کھتے ہتھے ۔ مھزت ابن عمر ضب منقول سے کہ نماز کی سنتوں میں سے گیر ہے کہ دایات پاؤں يرط اركه ا دران كلياب كتبلدرخ ربس ا در باكيس يا يُن يربيطي - يورسول الترصلي الشرعلية وسلم تعدة ا ولي ا وم قدر کو تا نیہ کی کیفیت کے اندر کسی طرح کا فرق منقول جیں۔ ریس وہ احادیث جن سے رسول الترصلي اللہ عليه وسلم كالورك فرمانا ديعني بائيس سرمن يرمبطيم كردولوس يأموس وآميس جانب مكالناء نابت بهوتا ہے وہ آتھ کے زمانہ صنعت و کبرسی کے دورسے متعلق ہیں۔ والتشه الزردايات مين تشهر مختلف لفطون كے ساتھ روايت كيا گيا۔ علام عيني في أنكى تعلاد سيان كى ہے۔ سلم دابوداؤ دیں ہے کہا اگا شانعی کے نزدیک تشہیرا بن عباس اولیٰ قرار دیا گیاا ورصحاح ستہیں حفر ہے عبدالترابن مسعودً سے روایت ہے کہ انھیں رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلمنے سکھا یا کہ وہ حلب ہیں دیعیٰ مبلیم کم يرهين يه التحيات تشروالصلوة والطيبات الشّلام عليكَ ايتبهاالّبني ورحمة الشرو بركما ته؛ السُّلام علينا وعلى عبا الترالصالحين اشهدان لااله الاالتروا شهدان محذا عبد هٔ درسولهٔ ته علامه تریزی فرمای بین که تشهد کے با میں رسول النّد ضلی النّرعلیہ وسلم سے مرونی روایات میں برسب سے زیادہ صیحے ہے اوراکٹر اہلِ علم لینی صی ابر ارام رصی النّرعنهم اوران کے بعد کے اکثر علماء کااس پر عمل رہاہیے۔ اسی تشہد کو را جح قرار دینے کی صب ذیل وجوه میں ۔ الله ترمذی ابن المنذر ، خُطا بی اور ابن عبدالبراسے زیادہ صیح قرار دیسے ہیں د۲ اسکے

الرف النورى شرح المال الدو وسرورى الله اندرصیف امرآیاہے جس سے کم از کم استحباب مغہوم ہوتاہے دس اس کے اندرالف لام استغراق کا ہے اوروا و کااضا فہ ہے جو برائے کلام جدید آیا کراہے دس تشہدا بن مسعود کے متعلق روایات میں کیس اضطراب نہیں دھ، اکٹراہلِ علیم کا عمل ابن مسعود سے منعول تشہدریہ اس کے برعکس تشہد ابن عباس پرمحض امام شافعی ور ان كے متبعين عمل برا ہيں۔ ويَقِرَأُ رُفِي الرِّكُعتَيْنِ الْأُحْرِيَانِ بِغَاتِحَهُ الْكُتَّابِ خَاصِةٌ فَاذَا جَلِسَ فِي الْجِرالصَّالوة جَلْسَ اور آخری دورکعات میں محص سورہ فاتح بڑھ ورنماز کے اخریں معید ؛ اولے کی طبرت بیٹھ کر کئے۔ كَهُا حَلِسَ فِى الْاُوُلِى وَتِسْقِد وصَلَّى على النبيّ صلى اللهُ عَلَيْهِ وسلم ودَعَأَ بَمَا شَاءَ حا يشبُهُ پڑے ۔ ' اور بی صکے انٹرعلیہ وسلم پر درود کیسے ، درالغاظِ انسران کے سٹنا ' ہ اَلْفاظالُقُ اِن وَالْاَ دُ عِیْدَ، الْسَا ثَوْمَ ہَ وَلاَیکُ عُوْسِمَا یِشْبُہُ کلاَمَ النَّاسِ شُہَّ کُیسَلِ عَنُ اورمنقول د عاؤں کے سٹ برالفا فاکے سائتہ جود عا مانگرا چاہے مانگر اور د عا اُن الفا فاسے نہ انگے جوارگر سائے کا يمينه وَلقول السّلام عليكم وَم حُمَة اللّه وَ يسكّمُ عَن يسأم الله مثل ذلك . شابهون بعردائي مانب الم يعرق بوك السلامليم ووقة الله كي اسكر بعد بائي حان اس طريق سرسلام بعرك . رِيُقِراً فِي الرِّكِعَتُيُنِ الْاِحْوِيُكِيِّ الإ- اور ٱخرى دِوركعات مِين محض سورهُ فالخريرُ سِصِيب ارت فانحرکے دجوب کی روایت ہے مرگز درست قول کیمطابق واحب نہیں بلکہ اُگرین مرتبر تسبیح کہ لے یا آتی در ما كوستى اختيار كرك تب بمى درست ب اورنماز بوجائيگى عتني بس اسى طرح ب -وتشهدا وصلى - نمازس تعدة اخره فرض اوراس كے إررتشهد مرمنا و احب ور درو و شرايت برهنا سنون ہے اہا شافعی تشہر طیصے اور درود شرکیف بڑھنے دونوں کوفرص فرار دیتے ہیں کہ ان کے نز دکی ان کے تارك كى سازى نبوكى جوبره بساسى طرحب مِمُنَايِشِبُهُ الفاظ العمان والادعية الإ-مثال في طوريرٌ رُتبنا ظلمنا الفُسنا" رُبّنا أتنا في الدُّنيا حنة وفي الأ حَبِنةً وَقَنَا عَدَابِ النّارِ" رُبِنَالا تَوَ اخذ نا ان نُسينا اوا خطأ نا " يَا ان كَهِم معنى دومرى دعا مَين يا ما نوَّره وعا مَين شَلاً اللّهم عا فنى في بدنى اللّهم ما فنى في سمى اللّهم ما فنى في بصرى لا الدّالا انت - يا " رصْنا بائتُر رَّبا وبالاسلام وينا وبمحمّر رسُولا " يا " اعوذ بحليات النّداليّا ماتٍ من شرما خلق حسبى الله لا الدّالا بموعليه تو كلت وبهورب العرش العظيم ادر **فائرهٔ حروریه** ،-اب یک جو کمیربیان بوا وه توم دون کا طریقهٔ نمازیه - صاحب خرائن الاسرار تحریر فرمات

الرف النورى شرط المراك الدو وسرورى الله ہں کہ نما زکے بارہے میں عور کی بحیث چیزوں میں مردسے الگ عسا ہے۔ اوروہ یہ ہیں دا، بوقت تحرمیہ ہاتھ کا ندھوں تک اٹھانسکے سلسلہ میں دم، یہ کہ د ہ کہاتھ آستینوں سے باہر نہ نکالے 'دم، دائیں تھیلی کے بائیں تھیلی مررکھنے کے بارے میں ۲۶، ماتھ چھاتی تے نیچے با ندھنے کے متعلق د۵، رکوع کے اندر بمقالمہ مرد کے کم جھکنے میں ۱،۲۱ ندرون رکوع ہا تھوں کا سہاراً سلینے کے بارتے میں دے اندرونِ رکوع ہا تھوںِ کی انگلیاں کشادہ نہ کرنے کے باریمیں دہی ا ندرون رکوع با نمة گھٹنوں پر رکھنے کے سلسلہ میں دورا نکررون رکوع کھٹنے کے تبجالے نے بارے میں دار اندرون رکوع سُمْظے رہنے کے سلسلہ میں داای اندرونِ سجدہ بغلیں کشاً دہ نہ رکھنے میں د۱۲ء اندرون سجدہ مانھوں کے بچھاکنے کے متعلق د۱۳۰ اندرونِ التحیات دو بوں بیر دائیں جانب کال کر سرین پر بیٹھنے میں ۱۳۰۰ اندرونِ التحیات باتھوں ی انگلیاں ملائے رکھنے میں دور) اندرونِ نمازکسی بات کے میش آئے تیر تالی بجانے کے سلسلمیں داوں مردوں ی امام نمنے میں د،۱۷عورتوں کی جماعت مکروہ ہونے کے سلسلہ میں د،۱۷عورت حریب جماعت کریں تو اماعورت کے صف کے بنے میں کھڑے ہوئے باریمیں ۱۹ ہرائے جماعت عورتوں کی جا حزی مکروہ ہونے کے سامیں د. ۲) مردوں کے بتمراہ عودتوں کے بیچے کھڑے ہونے کے بارہے میں دائی نماز جمعہ کے عورت پر فرص نہر نے بارے یں ۷۲۶ عورتوں پر تما زعیدین کے عدم وجوب میں د۲۳ تبحیرات تشریق کے عدم و جوب میں ۲۲۶ اندھیرے د ابتدائی وقت ، میں نمازِ فجر مرقب سے کا ستجاب میں د۲۵ ، قرارت جبڑا نہ کرنے کے بارے میں - طحطاوی کے سیدکے اندرا عما ت ناکرکے اوراد ان نہ دسینے کا اضافہ کیاہے۔ ويجه حَرِمالقواءَة فى الفجروفي الركعتين الأُوُليَيْنِ مِنَ المغربِ والعشِاءِ إِنْ كَانَ امامًا ويَخَفى ا در فجریں قراء سے اخرج کرکرے اورمغرب و عشاء کی بہلی دورکعیات بس جرکرے بشرطیکہ یہ امام ہوا ورمیلی دورکعات الْقِهَاءَةَ فِي مَا بَعِدَ الْأُولَيَانِ وَإِنْ كَانَ مُنْفَهَادًا فَهُو عَنَدٌ إِن شَاءَ جَهَزَ واسمَعَ نفسَهُ وَإِنْ شِاءَ ك بعد كى ركعات مين قرارت مزاكر، اورتنها نماز كرصف والانواه جركر، اورخواه آم، تربيط كه ابناآب كو خانَت ديُخفي الاما القم اءة في الظُهُروالعَصْرِ سنك اور ظرو عفرين الم قسراءت سراكرك جهری اورسری نمازوں کا ذکر تشری و توجیع این از فج کی دونوں رکھات اور مغرب وعشار کی بہلی دور کھات اور اس طریقہ سے نمازِ جمد وع این میں قرارت جزا کرنی چاہئے۔ درخمار اور طحطاوی وعزہ میں لکھا ہے کہ مثر وع میں رسول الشر صلی الشر علیہ دسلم میں قرارت جزا فر ملتے تھے اور مشرکین استحضور کو ایذار بہو نجائے سے کہ شانِ باری تعالیٰ اور ساری نمازوں میں قرارت جزا فر ملتے تھے اور مشرکین استحضور کو ایذار بہو نجائے سے کہ شانِ باری تعالیٰ اور مشرکین کا مفتور کو ایذار بہو نجائے سے کہ شانِ باری تعالیٰ اور مشرکین کا مفتور کو ایذار بہو نجائے سے کہ شانِ باری تعالیٰ اور مشرکین کا مفتور کو ایذار بہو نجائے سے کہ شانِ باری تعالیٰ اور مشرکین کا مفتور کو ایذار بہو نجائے سے کہ شانِ باری تعالیٰ اور مشرکین کا مفتور کو ایڈ اور مشرکین کے مفتور کی مفتور کو ایڈ اور مشرکین کے مفتور کی کے مفتور کو ایڈ اور مشرکین کے مفتور کی باری تعالیٰ کے مفتور کی کے مفتور کی کے مفتور کی کے مفتور کے مفتور کی کر کے مفتور کی کے مفتور کے مفتور کی کے مفتور کی کے مفتور کے مفتور کی کے مفتور کے مفتور کی کے مفتور کے مفتور کی کے مفتور کے مفتور کی کے مفتور کے مفتور کی کے مفتور کے مفتور کی کے مفتور کی کے مفتور کی کے مفتور کی کے کے مفتور کے مفتور کی کے مفتور کی کے مفتور کی کے کے مفتور کی کے کہ کے مفتور کے کے مفتور کی کے

رح المال الدوس ورى المد رسول الشرصله الشرعليه وسلم كى شاك مين گستاخيال كرت اور نازيرا كلمات كيت تع تواس پرانشرتعالى في اس آيت كانزُول فِراً يا سَّوَلا تِجْرِبْصِلوَ مَكَ وَلَا تَخَافَتْ بِهِا وَابْتِغِ بِينَ ذَ لِكَ سَبِيلا "داورا بِي بِمَازْ مِي عَنه تسبيكار ار را سے اور نہ بالکل چیکے حیا کے بر راسے اور دونوں کے درمیان ایک طریقہ اختیار کر لیجئے یعنی رات کی مُسَاوَدِ مينٌ تو قرارت جرُ اکر وَ أورّدن كَي نماز و ب مِن سرُ اكرو تو رسول التُرصل التّرعليه وسلم نما زِ ظهرو عصر مين قرارت سرًا فرمائة واس كن كركما فران ادقات مين ممكل طور رايز ادكيك تيار رس<u>بت سقّع اور نمازٍ مغربُ م</u>ين كيوبح بيركما فر لمكسنيف بين نتك رستيستم أورنما زفجر وعشار كاوقت ان كيمونيكا تقااس واسطحان اوقا سُة مي رسول التشر صلى الشُّرِعَليه دِسلم قرارت جَبُرا فرملسق عُمُّ برم مُمَّيْن نما نِهجه وعيدين تو محيونكه أسكاقيام مدينه منوره مين بواجهال كدكاذك كإزورى مذتمقالس ولسط أب ان يس بهي قراءت جرا فرات تحق بعدين اكرم ندكوره عذر باقي ندر بالمرحمايي عگہ برقرار رہا تن کہ اگراما جمری نمازکے اندر سڑا قراءت کرے یا نماز سری ہوا در قرارت جمراکرے تو سی و سہولما وان كأن منفردا فهو عند الزينها نماز يرسط والع كويتى ماصل ك فراه وه قرار ت جرا كرسه ما مراكب مگراس كے اع جرافضل سے تاكہ اجاعت تمازے مشابهت بوجائے بشرا کيد دومنفر د جري تماز برا موراً ہو۔ ا دراگر بجائے جمری کے سری بڑھ رہا ہو تو اسے بہتی حاصل نہ ہو گا ملکہ فا ہر مب کے مطابق سری میں اس کے لئے آسته پڑھنا دا جب ہوگا کہ جڑا پڑھنے کی صورت میں سجدہ سہووا حب ہوجکے گا۔ درنزار ا درجو ہڑ میں اسطین وأسمع نفسكما واس معلوم بوتاب كرجرى صربة فراردي كمي كدابن قرارت فوداس مك بهويخ سط ويم اس كے مطابق بركى مدتقيم ورون بونى چائے۔ شيخ الوالحن كرفئ فرائے ہيں۔ مگر صبح قول كے مطابق براور آسة كاون درم فودسناا درم كاون درم المع علاوه نزديك كے الك دوآ دميوں كاسناہ. اس واسطے کے جن مسائل کا تعلق نطق سے ہاں کے اندرا می درجیکا عتبار ہوگا۔ مثال کے طور پر ذریح كئ جانيوالے جانوريربسمالشريرمنا، تلاوت كے سجده كا وجوب، ملقة غلامىسے آزادكرنا، ملاق واقع كرنا، ا درانشا رالتروعيره كهنا-وَالْوِتُولِكُ رَكِعَاتٍ لِايَفْصُلُ بَلْيَهُنَ بِسَلَامٍ وَلَقِنتُ فِي إِلْتَالَتُ وَقَبْلَ الركوع في جميع السَّبَةِ ا دروتر تین رکعات بین ان کے بیچ میں بذرائیہ سلام فعمل نکرے اورتمیسری رکعت میں رکوع سے قبل تعنوت سارے سال وُلِقِراً فِي كُلِ رَكِعَةٍ مِنَ الْوِتُرِفاتَحَهُ ٱلكتاب وسورًه أَمْعِهَا فَأَدَا اتَهَادَ أَنُ يَقتتَ كَ بَر دمستقل، پڑھے وترکی بردکست میں سورۂ فائخہ بڑھے اور اس کے ساتھ کوئی اور سورہ طلبے اور جب دعا ہ تونت بڑھے کاخد وَمَ فَعَ يَكُانِهِ شُمَّ قَنَت. بوتونجيركه كر دولان إنتون كوالملك اس كالبدقنوت السع.

تمازور كاذكر ری واق میسی کالوتر تلک تکعاب الا ورک باریس الم الوصنف سے مین قسم کی روایات ہیں دا، وزوش رف من المراحد الما الما الما الكيميرات حفرت سحنون احفرت ابن العربي ا ورحفرت اصبغ رحمين فرمات حفزت حذلفیه، حفزت ابن مسعود رضی التُرعنهماا در حفرت ابراسیمُخریجے سے اسی طرح روایت کر۔ مر علام سخاديٌّ اس كو دانج ومخار قرار دسيق بي ٢٠ و ترسنت مؤكد ه سبي - امام ابويوست و امام محريم اوراكثر وبيشرَ علمار تے ہیں وہر واجب بے۔ حضرت الم ابوصنیفرہ کا آخری قول سے جے صاحب محیط اور صاحب خاند زیاده میچی قول قرار دستے ہیں ا در مبسوط کے اندر اس کو ظا هر نزم ب شمار کیاگیا ہے - حضرت پوسف بن خالد سمیتی ہی كا اختيار كرده توك بيى ب يعف فقبار ان تينون اقوال مين اس طرح مطالقت بيراكر ين مرار على وترعم ل کے اعتبارسے فرض اعتقادی لحاظمہ واجب اور شبوت کے اعتبارسے سنت ہے۔ جولوگ وتر کے سنت ہونیکے قائل ہیں انکا کہنا ہیہے کہ اس میں علا مات سنت موجود ہیں۔ مثال کے طور مراس کے واسطے اذا واقامت نېيى -نېزاس كامنكردائر ، اسلام سے خارن قرار نېيى ديا جاما - اورو تركي وجوب كى دليل ميروع حدیث ہے کہ ویر ایک واحب حق ہے اور ویرا دانہ کرنیوالا مجھ سے نہیں ہے۔اسی جلد کو آنخضور کے تین بارارشاد فرمايا- بيروايت ابودا ودونيزه مي موجود بيم قال كالقيم فرمات بي اورفرات مبيك رادي مریت ابوا کمسیب ثقه ہیں اور ابن معیَن و غیرہ لے بھی انھیں تقیہ قرار دیکہ ہے دوسری مرفوع میسٹ حضرت ابوسعید انخدری رضی النتر عندسے تر مذی وسلم وغیرہ میں سے کہ وتر صبح سے قبل بر معلو-اس کے ر کے صیغہ سے خطاب فرمایا گیا جس کا تقاضایہ ہے کہ داجب بہو۔ اسی بنار پر بالاجماع اس کی قضار م بوئى بيد - دليل سوم بهى مسند مزادس حفرت عبدالشراب مستود كى مرفوع روايت بي كروتر كا یل جهارم تریزی وابوداؤد وغیره میں روایت ہے کہ رسول الترصلے التر علیہ دسلے ربیت لاکر آرشاد فرایا کہ باری تعالی آ کی نماز کے ذریعہ تنہاری ا مراد کی جوئم لوگوں کے لیے سرخ اونوں ا ر کرے تو یہ نماز کم لوگوں کے لئے عشار وطلوع صبح صادق کے بہے میں رکھدی۔ روگئ یہ بات کہ رو المسلم المرائزة اسلام سے خارج ہوگا یا منہ و اس کا جواب یہ دیا گیا کہ حدیث شہوریا متواتر المرائزة اسلام سے خارج بند ورائی کا انکار کرنیوالا دائرة اسلام سے خارج بند ورائی الله میں منہون کی بنیام پر اس کا منکر دائر اور اسلام سے خارج بند واسط اذان نه بونيكا سبب يرسع كرعشارك وقت بين اسيرط صعة بين يساذا ب عشاروا قامتِ عشارکو کا فی قرار دسیق ہیں دوسرے یہ کھنے کہ دا جب کے داسطے ا دان نہیں ہوتی مٹلاً غیرین میرود. تلک رکعیاب مغرب کی طرح و ترکی تین رکعات مہیں برسند حاکم وغیرہ میں ہے کہ رسول الٹر صلی الشرعات کی ا تلک رکعیاب مغرب کی طرح و ترکی تین رکعات مہیں برسند حاکم وغیرہ میں ہے کہ رسول الٹر صلی الشرعات میں ا وتركى تين ركعات يُرْسُصِيمَ اورا خِرمي سلام بِعِيرتِ سَقِّ - صَيْحِ بِخارَى شريفِ وعِيْر ومِين اورر وايات

الرفُ النوري شرح الما الدو تسروري الم ہیں جن سے تین رکعات کی نشان دہی ہوتی ہے۔ ایا ابوصیفیۃ کے نزدیک وتر کی تین رکعات واجب ا ور ا مَمَ الويوسفيُّ ، اماً محرِّر ، اما شافعي مُح نزديك سنون مِين ا وروتركي مين ركعات ايك سلام سه بن اما شا فغی *تک نز* دیک دوسکلاً <u>سے تین ر</u>کھا ت ہیں _زمخیار ورا ج قول کیمطابق اس کی تین رکھا ت ہیں اوراحا آد وآثار سے اسی کی نشان دہی ہوتی ہے اس کے برعکس وترکی رکعت کا ایک یابا نے ہوناکہ اس کی تظیر نہیں ملتی ا ورحس حدیک طنی روایت کی قطعی سے موافقت ومطابقت ممکن برواسی کوزیادہ توی اوراولی قرار دہا مائے با بی میں ام المؤمنین حفرت عائشة صدیقة رصی النته عنراسے روایت ہے کہ رسول النترصلی النه عکیہ وسیا و ترکی دورکعات پرسلام نہیں بھیراکرتے تھے ۔ نیز حفرت عاکشہ منسبے یہ روایت بھی کی گئی کہ رسول الشر<u>صلے</u> الشرعلیة سا وترکی رکعتِ او آلی میں سورهٔ فاتح اور سج اسم رنگ الاعلی ، اور رکعتِ ثانی میں سورهٔ کا فردن ، تیسری رکعت تیں اخلاص ادر معوذ تین بڑھے تھے۔ یہ روایت تر مذی اور ابو داؤر و دیزہ میں ہے۔ کی وی اسی کیطرح حفرنت عدالترمن عماس اور حفرت سعيدين عدالرحل شد روايت كرسته بي اوراس كي طرح نساني ، ابن بأجه ورتر مُذي حفرت على كرم الله وجهه كسير وأيت كرت بي -ابن ابي شيبه بي بي حضرت حسن بفريٌ فرملة بن كه وتركى تين ركعات يرصحا بونا كالبرازع سب- ابوداؤ د كواله عرالترامن قيس روايت كرئ مبي كرمي ك ام المؤمنين *حضرت عائشہ رضی انٹرینہاسے پوچھاکہ رسول الٹرصلے انٹر علیہ وسلم کتنی رکعتوں کے ساتھ و تر فر*لہ تر بھے تو انعوں نے میں فرایا کہ چار و مین مجدونین آ محدونین اور ندآپ سات سے کم و تر فرملتے اور نہ تیرہ رکعا ت سے زمادہ تِ سے وترکی رکعات کا تین ہونا حراحة معلوم ہوا۔ علامہ عین عفر اتے ہیں کہ اکثر اس کو اختیار زباتے ہر ابن بطال ﷺ کیتے ہیں مرینہ منورہ کے نقبہا رسعہ نے بھی یہی کہاہے۔ تر فدی گئے ہیں کہ صحابہ گرام منا ور تابعیر عظام اا کمپ گرده بین کمبلسے ادروتر کی مین رکھات ہونے میں کوئی کلام دیشبہیں۔ آمام شافعی ایک قول بھی اسی قرن بيا دران كو قر أنان ك مطابق دوركعات يرسلام كيمركر الك ركعت يرمى جائي اوراس طراية سي تين متيم محل كرك اماً الكيم الكي تول اسى طرح كات تجوابرالكية من وترايك ركعت قرار دى كئ بير. رت ہے۔ صاحب ماوی ور کوسنت قرار دیتے ہیں اور ابو سکرکے قول کے مطابق واحب ہے اوراس سے کم مین رکعات اور زیاد ہ سے زیادہ گیارہ رکعتیں میں ۔ ان سب کے جواب میں احنات کے لئے ام الموسنین حفرت عاكشه صديقه رصني الشرعنها كي روايت حجت ب ويقنت في التالت الزود وعلة قنوت تيسرى ركعت كورع سريط يرمنارسول الرصل الترعليدوسل كفل ہے۔ سنن نسِائی " اور ابن ماجہ میں اس کی مراصت ہے۔ میا وب شرح ادشا د فرماتے ہیں کہ ہے بارسے میں الما شافعی سے کسی طرح کی صراحت نہیں بلکہ اصحاب شافعی کے درمیان اس سلسلہ میں اختلاب سے نبع*ن رکو را سے سپلے کے قائل ہیں* اور تعبض کہتے ہیں کہ رکو رہے کے تبدیر پڑسے مگر مذہب شافعی کے مطابق رکوری ؟ کے بعد درست ہے امام احمد سے دولوں صور توں کا جوار نقل کیا گیا ہے ۔ امام شافعی کما مستدل و وروایت ہے ؟

الشرفُ النوري شرح المالية الدوري سے نابت ہو تلہے کررسول اللہ صلی اللہ علیہ نے وترکے اخبر میں قنوت پڑھی بیر دایت تر زی ، نسائی ، الوداد ؟ اللہ میں اللہ میں اللہ علیہ نے اللہ میں اللہ می ما الوصنيفة له كامستدل يرودا يات صحيحه مين دن حضرتُ ابى بن كذبِشِ سے مردی ہے كه رسول النام ميں ما الوصنيفة له كامستدل يرودا يات صحيحه مين دن حضرتُ ابى بن كذبِشِ سے مردی ہے كه رسول النام سے یہ بہلی رکعت میں سبتح اسم، دومری میں قل یاا بہاالکا فردن، میں باحفرت عامم الاحول مسے روایت ہے کہ میں بے حضرت ال ہاں ہیںنے پوئچھا رکوع سے پہلے یارکوع کے بعد۔ فرمایا۔ رکوئ۔ ہے۔ رکوع کے بعد- فرمایا اس نے علطا طلاح دی۔ اس لئے کہ رکوع کے بعد رسول التّرصلي نے مرت ایک مہینہ قنوت بڑھی تھی ۔ رہ گیا اما شافعیؓ کا بداستدلال کہ وہ لفظ" آخر سے رکوع کے بسر لے *ہے ہیں* تواس کا جواب بیر دیاگیا کہ ہرشئ کے تضعنہ سے زیادہ ہونے پڑتا خر" کا اللاق ہوتا ہے ک<mark>ج</mark> کے رکورعسے قبل بھی اس سے مراد کینا درست ہے۔ جمبور فرماتے ہیں وترکے اندر قنوت ہیشہ ٹرھی جلائے گی اور شوا فع کے نزدمک محض رمضان لى نصف ميں ُ -اخات كام ل يرب كررسول الترصلي الترعليه وسلم في حضرت حسن كوحب تنوت كي رمایاکہ اسے اپنے وتریس شامل کراوراس میں رمضان شربیب ا میرانگو منین حفرت عرفاره قرام بوگو*ں کو حفر*ت ابی ^بن) ـ نمازیرُها یُ اوْرمحض ؓ خری نُضعتُ میں قنوت ٹیر می ۔ یہ روامیت ابود بي كه رسول الترصلي الشرعليه وسلم دمضان شركيف -صروري بصيم قول كےمطابق اندرون وتر قنوت عندالجمبور واحب سے حق كداگر ب كُرِقنوت دعارم اوردعا مُرِن كاسرًا بُونامسنون ب- ربامنفر روا له و ه توسمُ الرِّحيكاء البقه الما بول كى صورت ميں ده سرا برِّع يا جرّ اس ا بیرا در فحرین نَصْل کار بحان ا مام کے سرًا ٹرمنے کی جانب ہے۔ صاحبِ سبوط کا اختیا ليَّ كُدر سول السّر صلى السّر عليه وسلم كاارشاد رُكراً في سيكم مبترين وكرده سي جو بوشيده مو" ست کے اندرسورۂ فائحہ ا در اس کے علاوہ کو نیُ سورۃ ٹرھے اس لئے کہ حفرت روایت بیان کی جا چکی که رسول الترصلی التر علیه وسلمے و ترکی رکعت اولیٰ میں

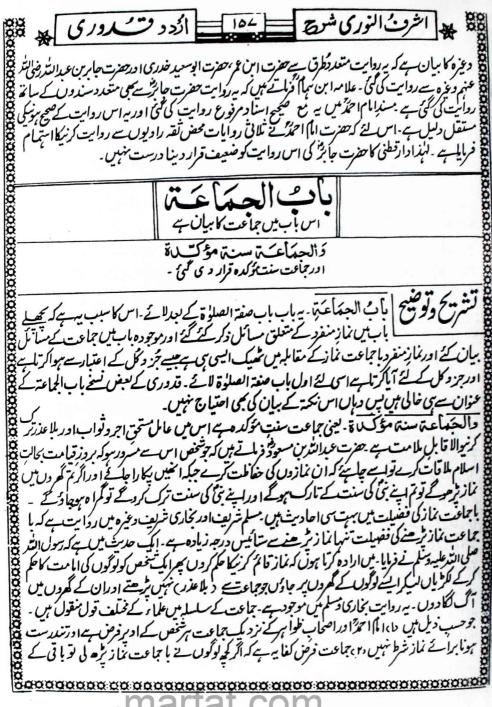
و اخرت النوري شرح المصليات ارُد د مت مروري المد سبّج اسم ، دوسری رکعت میں قل یاا پہاالکا فرون ،ا ورتعیبری رکعت میں قبل ہوا لٹر طرمی بھیرا ما) ابویوسفٹ واما) محدٌ کے فج تول کیمطاب*ی توبی* بات تطفاعیاں ہے اس *گئے کہ* وہ تو و *ترکؤسنت فراتے ہیں* اورسنتوں کی ہررکعت کے اندر قرارت کے دیوب کا حکم ہے۔اسی طریقہ سے اما ابوصیفہ کے تول کے مطابق حکم ہے اس واسطے کہ دہ اگرچہ و ترکو دا دب فراتے بن مگر اس کا مجی احتمال ہے کہ وہ سنت ہوئیں احتیاط کا تقاضہ اس کی ہر کعت میں قرارت کا ہے۔ کی فع میآی الخ · وترمیں جب قنوت پڑھے تو اول تبحیر کہہ کر ہاتھ اٹھائے اور بھیرخوا ہ با ندھے خواہ تھیوڑ دے -اہا طحادیؓ اُدرامام کریؓ تو ہا تھ جھوڈے کے لئے فرملتے ہیں اُدرابو سجراسکاف مائھ با ند<u>سٹ کے لئے</u> فرملنے ہیں۔ امام الدِصنيفة اورامام محرة بمبعى ماتحة بالمدسف كے لئے فرملتے ہيں اس کے بعد اندرونِ قنوت رسول الشرصکے الشرعليہ وسلم دردد پڑھاجلئے یا نہیں؟ ابواللیٹ ج در در پڑ<u>ے سے گے لئے</u> فرانے ہی اس لئے کہ قنوت دراصل د علہے اور معالد عا عِاسِيَّ كددرود مومكر الوالقاسم الصفاك نزديك قعدة اخيره درود كامو قعب. فَا نَدُهُ الرُّ مَ حَرُورِ بِيرِ قَنُوت مطلقًا دِ عِلْبِ إِدروجِوب دراصل مطلق دعا مركيك بي سے درخصوصيت كيتيا * اللَّهُمُّ إِنَا نستعینک الوئیر هنآ برسنون ہے۔ اگراس کی ملکہ دوسری قنوت بڑھ کی جائے تو بیمی درسیت ہے مصر جھیں میں ملاعلی قارئی فرماتے ہیں کہ وترکے قنوت میں حصنہ رہت عب الشرا من مسعود ہے روایت کردہ دعا اللَّهِمانا نستعينك "يُرْمِناا ورُسول السُّرُ صلَّى السُّرعليه وسلم كي حطرت حسن كي تعليم كرده و عا "اللَّهم ابرين فيمن بريت الز يجاكر لينا باعت استجاب سيده ماابودا وُدوعِزه مين مردى سية -وَلايقنت في صلوة عيرهاً. اورتنوت مجرد تركىكى دوسى نمازس نىرچە. عبير كلايقنت في صلوة غايرها و ترك سواكسي دوسرى نماز مي قنوت ندير مي مائ اس ك كا كه عندالا حناف و ترك علاوه كسى دوسرى نماز مي قنوت منهي - امام شا نعي نماز فجرس دعا قنوت کے قائل ہیں اور نمازِ فجرمیں د علے قنوت خلفاءِ راشکدین ، حفرت ابو توسیٰ اشعری ، حفرت ابی آب کوب حفرت عمار بن یاس و حفرت ابن عباس ، حفرت انس بن مالک ، حفرت مہل بن سدد ، حفرت برا دبن عازب ، حفرت ا در حفزت معادیه رُضی النّر عنبه سے ٹر کھنا تا بت ہے ۔عبدالرزائ میں حضرت انس سے مردی ہے کہ رسول النّہ برسلمُ نے متوا تر فحر میں قنو کی ٹرٹی متی کہ آپ کا وصال موگیا۔ یہ روایت مسند اس ، دارتعلیٰ ا درمصنف عبدالرزاق وغیرہ میں موجود ہے۔ حفرت اسلی بن را ہو نیہ اسی سندسے روابت کرتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت انس مج سے عرض کیا کہ رسول الٹر صلے الٹر علیہ وسلم سے عرب کے ایک قبیلہ پر بدد عا فر بانے کی خاطر ایک مہینہ تک قنوت بڑی ب فرادی تو انفوں سے اس کا انکار طرتے ہوئے کہاکہ رسول انٹر صلی انٹر علیہ وسلم نے متوا تر فجر میں قنو ت

الشرفُ النوري شرح المالة الدو وتر روري پڑھی حتیٰ کہ آ ہے کاد صال ہوگیا۔ صاحبِ تنقیح فرماتے ہیں کہ بیر دایت شوا فع کی دلیلوں میں بہترین دلیل ہے۔ . صمیح روایات میں ہے کہ خلفائے راشد تن اور صفرت ابن مسعود ، حضرت ابن عباس ، حضرت ابن تم ، حضرت ابن آخر، رصی الشرعنہم ا ور حضرت عبدالشرین مبارک ، حضرت ا ما احمد ، حضرت ابن را ہویہ رحمہم المثرا ور علا مہ تریزی کے قول ليمطالق اكثراً إلى علم نماز فجرت بغرستب قنوت من طريصف كے توائل ہم ۔اس لئے كهٔ حبارا حادیث سے فرمین قنوت يرسف كاية كيلاب وه حقيقة تنوت الزارمتي بونسوخ بوكي-سسلم شریف بیں ہے رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلّم نے آیک ما ہ تک قباً کل کفار کیلیئے بر د عافرما نی پھرترک کوی ا ورطحا دکی دَطِرا نی وغیرہ میں حضرت عبدالشرائن مسعود سے مردی ہے کہ رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم نے فجرمی ایک مہینہ مک نئوت بڑھ کر کھیرترک فرمادی اور نہاس سے قبل آپ لئے بڑھی تھی اوڑا س کے بعد اطر ھی۔رہ گیا حفرت انس کا نکار فرماناً تو اول تواس کی سندمیں ایک را دی ابو جنفررازی کے بارے میں کلام کیا گیاہے ا بن المدين ابوزرعه، إما احدا وريحي رجمهم الشرفي اس كے بارے میں كلام كياہے مگر صاحب تنقيم كے مطابق ، وسرے تفرات نے تقدیمی قرار دیاہے بہر حال اگر میر دوابیت حسن کے در حرمی بھی ہوتب تھی تو در حرات النون سے بخاری وسلم میں ایک مہینہ کا ذہر میں تو توت پڑھنا روایت کیا گیا ہے تیزنسا تی ا درابوداؤ دی روایت یں ایک بہینہ بڑھنے کے بعد ترک فربالنے کی مراحت ہے۔ دوسرے بدکہ بحوالہ قیس بن رسع حضرت عام بن اسلیمان سے مروی ہے سلیمان سے مروی ہے کہ ہمنے حضرت انس سے پوچھا کہ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بے نماز فجر میں ہمیشہ قوف ترمی ہے۔ تو آ ہے ہے فرمایا۔ غلط کہتے ہیں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والم ایک مهینه نک عرب کے چند مشرک قبیلوں <u>کے ای</u>ر برد عا فرمانی محتی ۔ علاوہ ازیں ام المؤمنین حضرت ام سارانسے ابن ماجہ میں مروی سے کہ رسول التر صلے اللہ وسلم نے فر میں قنوت سے منع فرمادیا تھا۔ طرانی میں حصرت غالبؓ سے مروی سے کہ میرا قیاً) دومہینہ تک حضرت النس کے پاس ر بالیکن انھوں نے فجر میں کبھی قنوت تہیں بڑھی۔ اس سے خود ٔ حضرت انس کا فجرمیں قنوت نہ بڑھنا واضح ہو گیا۔ وَلِيسَ فِي شَيٌّ مِن الصَّلَوٰةِ قراءة سُورٍ يَعِينِها لا يجوز، غلاُ هاو مكرةُ ان يتَّخِل قراءةً سِوعٌ بعينها ا در نمازیں کسی معین سور ہ کے بڑھنے کی تعیین نہیں کہ اس کے علارہ سورۃ بڑھنا نا جائز ہوا در نمازیں قرارت کیلے کوئی فعیں للصَّلَوْة لايقرَّأُ فيهَا غيرُهَا وا دِنَّى مَا يجزى من العماءة في الصَّلَوْة مايتنا وله اسم العم ا سورة متعین کرلینا مگروه سے که اس کے علاوہ کسی دوسری سورة کی تلا دت بی ذکر اور نمازیں بقدر کفایت قرارت وہ سرجسے قرآن عندا بي حنيفة رحمَه الله تعالى وَ قالَ ابويوسع وعهدنٌ رحدهُمَا اللهُ تُعَالَىٰ لا يجوئُ ؟ كها جاسط بدا) ابوصنیف، رحمة التر علیه فرلمات بین - ادرا ما ابویوسف ح و ا مام محدد حدالتر علیه کے نز دیک تین کی اقل مِن ثلث أياب قصار إواب طويليا. جمو في آيات كم يا الكبر في آيت كم كي تلاوت جائز تنبي .

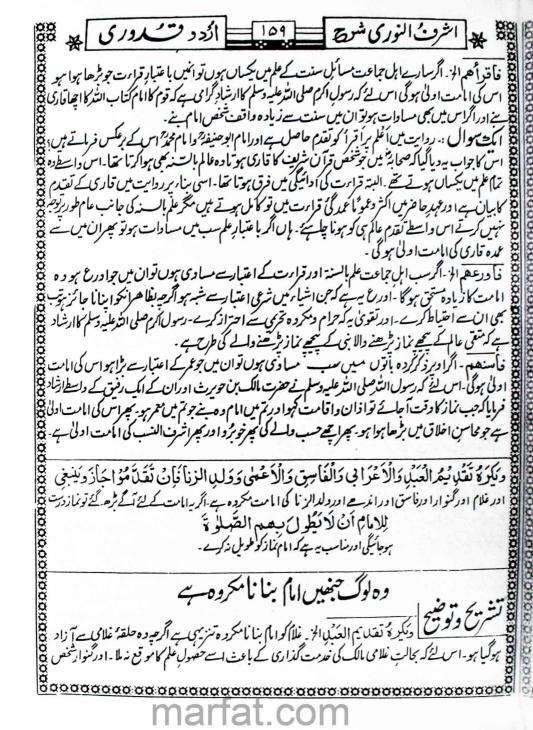
الشرفُ النوري شرح المحملة الدو وتسروري الله الله الله المحمد المح و فضیح الکی فی شی مین الصلاة الهزوا حب سے که برنمازیں سورهٔ فاتحه بڑھی جائے مگرسورهٔ ولو شیح فائخ کے سواقرآن شریف کی کوئی بھی سورہ اس طرح متعین نہیں کہ اس کا بڑھ اوا جب ہو ملكه اختيار سي كه جوسورة يرمني چاہيے ترسے -و کروان بیخن قراء قرسوم الج آناز کے واسطے کسی مخصوص سورہ کی تعیین مثال کے طور سر ہمدے روز نو کی رکھیت اولیٰ میں اتم شجرہ اور دوسری رکعت میں سورہ و حرکی تعیین با عیثِ کر است ہے۔ اسبیجا تی ا در طحاد ی اس کے اندریہ تید کیاتے ہیں کہ اگرِدہ اس تعیین کو لازم وحروری خیال کرے اور دوسری سورہ بڑھنے کو درست سمحے تواس طریقہ کی نتیبن محرّدہ ہوگی البتہ اگررسول التّرصٰلی التّرعلیہ وسلم کے اتباع کی خاطرمتعین سورۃ کی تلا وت/ ا ورکبھی کبھی ا درسورتوں کی قرارت بھی کرے یا یہ کہ سوائے معین سورۃ کے دوسری سورۃ اسے یا دنہ ہوتو اس صورت میں گراہت نہ ہوگی۔ صاحب ہرا یہ کرامہت کا سبب یہ تحر مرفرماتے ہیں کہ اس سے متعین سورة کے دوسری سورتوںسے افضل ہونے کا ابہام ہوتاہے۔ مادتی مایجزی الز اندرون نماز فرض قرارت کی المالوصنیفرے نز دمک کم سے کم مقدار ایک آیت قرار دی گئ خواه وه آیت مجود فی بومار کی- اما ابولوست واما مرز کمسے کمین مجبوق آیات یا ایک بڑی آیت کوفرص قرار دستے من اس ك كماس كم قرارت كرف يروه قرارت كننده شمارنه بوگا- الما البوضيفيَّ " فاقروُ المتيسرن القرآنُ (الآية) ب استرلال فرملتے ہیں۔ صاحب محیط فرملتے ہیں کہ اندرون نماز قرارت یا یخ قسموں پیشتمل ہے ۱۰ بقدر فرض قرارہ - ا ما ابو صنفة اس كى مقدارا كي مكل أيت قرارديت بين بيماس ك دو كلون يرضم بنوي صورت بي مثال ك طورترة ادبر" تودرست سے اورد من ایک ملمه مثلاً مُرهامتان یا محض امک حرف مثلاً تی ، من برسی صورت من فقهار کے درمیان اختلات سے اورزیادہ صبح قول جائز نہ ہون کا ہے د٧) واجب قرارت بین سور و فاتحہ اورکسی ایک سورہ کی قرارت رسمسنون قرارت - نماز فجروظ می سوره مجرات سے سوره برو رئح مک کی سوراق میں سے قرارت جنسی طوال معسل كماجا آہے۔ نماز عفروعشار ميں سورة بروج بسورة لم يكن مك قرارت انفيں اوسا طِ مفصل كيتے ہیں۔ اورنماز خرب میں سورۂ زلزال سے آخر قرآن تک قرارت بیقصارِ مفصل کہلاتی ہی ہم، قرارت ستحیہ ۔ وہ یہ ہے کہ فجر کی رکعت اولی میں میں آیات سے چالیس آبات مگ قرارت اور رکعت ثانیہ میں میس آ بات سے تیس آبات مک سورہ فاتح مے سوا قرارت د۵) مکروہ قرارت مکروہ قرارت بیرہے کم محض سورہ فاتحہ یا مع الفاتحہ ایک آ دھ آیت بڑھی جائے یا بغیرسورهٔ فا تحرکے کسی سورہ گی ملاوت کی جائے یار کعت اولیٰ میں ایک سورہ بڑھی جائے اور تھرر کعت نا نیہیں اس سُورة سے اور والی سورة براھے بینی طلاب ترتیب "جو ہرہ" میں اسی طرح ہے۔ وَلَا يَقِرُا الْمُؤْتَةُ خُلُفَ الامَامِ وَمَنْ أَدادال خُولَ فِي صِلْوَةَ عَلِامٌ عِمَاجِ إِسِلْ دونیتیں کرنا لازم ہے۔ ادرا ا کے بیمیے مفتدی کچے زیرے ۔ اورکسی کے بیمیے نماز بڑسنے والے کو

marrat.com

وث النور في شريع الما نيتَدُنِ نية الصَّلَوٰة ونِسِيَّتُ الْمُتَا بِعَسَمِّ الْمُتَا بِعَسَمِّ الْمُتَا بِعَسَمِّ اللَّهِ اللَّهِ المُتَا اللَّهِ المُتَا اللَّهِ اللَّهُ اللَّ اماً کے س<u>مھے</u> قرارت شريح وتوضيح وتوضيح كالمقرأ المؤتم خلف الاها الخريمة بمري وبيلية كداما كرسي يمين المرورة فاتحد را المساورة كوتي اس سے قبطع نظرکہ مینما زچرًا ہو یاسرًا۔اکابرصحابۂ کام منیز حضرت عروہ بن آزبیر حضرت ابن السید روده، مصرت عنی محفرت سعیرین جمیه محفرت اسود ، محفرت اوزاعی ، محفرت توری ، حزت ابن ابی رُت تعبی ، حفرت محفرت احمدا و رحفزت عبدالتاراین المیا رک بهی فرمات مین البته امام مالک ، محفرت ، حرب الكرب مصرت ابن عيينه ، حفرت احمد اور تصرّت عبرالترا بن المها رك ِ السّرا بن المبارك اورُحفرت اوزاعی فرنجری نماز میں اس کی مالغت فرائع ہیں۔ اہم شا فعی کے قد اَبَق محض مری نما زمیں ' اور حدید قول کئے مطابق جمری اور مہی و د نوں نما ز د آمیں مقتدی کو جا ھے۔ علامہ رافعی ، الم شافعی کی ایک روایت یہ تمھی نقل کرتے ہیں کہ سری نماز ہوا سے اما) اور مقتری کی دوسرے رکنوں رکوئ وسیدہ و فعود کوفیا میں برابر کی شرکت ہے آیے بى ان كوچلەسنے كەركن قرارت ميں بھی شرمك بہوں ا درما عتبارنقل دليل بخاری دسلم میں تحزت عباد و بن صلّ لی مرفو غاینروایت ہے کہ حب سے سورہ فائخ نہیں بڑھی اس کی نمازی نہیں ہوئی۔ اس کے اندراس بِلُ بَهِي كروه الما بهويا مقتدى يامنفرد ملكه مطلقًا سورة فاتحر كى قرادت كا ذِكر كما كياب احزاف كالمتدل يه ین کثرہ نح بر فرمائے ہیں کرانٹر تعالی بے قرآن شریف کی ٹلاوٹ کر قر موش ر<u>سنے کے حکم کی</u> ام<u>ا کے ج</u>ر کرنسکی صورت میں زیادہ تاکسید کی " كه حرت على بن ابي طلحة محرت ابن عراس سي نقل كرسته بين كه مزكوره بالأأبيت ثمار و حفرت مجابدا ورمفرت عبدالميرين منعك سيمني اسى طرح روايت كي تلي و مفرت سيى، حفرت قيا مل سے بی اس برت درسدی تمام میمی فر کمتے ہیں کہ آیت نماز سے معلق سبے بلا اس سکے اوپراجاع نعل فر ہاتے ہیں۔ علاوہ ازیں دارقطی ،ابن ہاج سکے اوپراجاع نعل فر ہاتے ہیں۔ علاوہ ازیں دارقطی ،ابن ہاج



الرف النوري شرط المما الدو وسروري ِمهے باجماعت نماز نہ ٹرسفنے کاگناہ سا قط ہوجا ٹیگا۔ا اگاشافٹیؓ اوران کے اکٹروبیشتراصحاب یہی فراتے ۔ ہیں دسے باجاعت نماز واُحب سے عمو مافقها ما حنا دسین فرماتے ہیں اور صاحب تحفہ وغیرہ اسی تول کو معتبہ قرار دیتے ہیں۔ صاحبِ بحالرائق فرماتے ہیں کہ اہل مذمہب اسی روامت کو قوی شمار کرتے ہیں۔ بحوالہُ نہرالفائق لحطاوئ فرماتے ہیں کہ سارے اقوال کے مقابلہ میں مین قول صیح اور زیادہ قوی ہے اسی بناء بر صاحب اُجناس کیتے ہں کہ جس شخص نے ہما عن بسبب حقارت اورانس کی اہمیت کم سیمتے ہوئے ترک کی وہ معبول اکشہا دہ نَهُن رَبّا - اس كے بعد وا جب كہنے والے آيت كريمة وا داكتوا مع الراكعين "سيئمي استدلال فراتے ہيں ليني اس یں شرکت جماعت کے متعلق ارشادہے دمی جماعت سنت مؤکد ہے۔ بعض حفرات یہی فرماتے ہیں۔ علام قدورِی کااختیاد کرده قول مین سے علامه زامری فرماتے ہیں کہ فقہار مؤکد سے مراد و حوب کیتے ہیں ۔ در مؤكده كينه والوں اور واجب كينے والوں كا توال كي درميان كوئ فرق نبيرل سلتے كه مؤكد كي مقصود و توب بو تاہيے نمازِ عيدين وجمعه كے لئے جماعت مشرط قرار دى گئى بمسنون ہونىكى دليل رسول الترصلے الترعليه وسلم كايرانشار کہ جماً عت سنن ہریٰ میں سے ہے۔اس سے بیم<u>ے رسنے وا</u>لا منافق ہی ہوسکتاہے دیعیٰ بلا ع*ذر*شرعی جماعت *رک کی* وَاُولَىٰ النَّاسِ بِالْامَامَةِ اَعُلَمُهُم بِالسَّنَّةِ فَانْ تَسُاوَوُافَا قَدَ أُهُمُ فَإِنْ تَسُاوُوُ افَاؤُرُهُمُ ادرا امت كيكِ سُتِ افضل ومبِ جِرسِتِ بِرِّيدِ مِمَام بِلَسنة بِوِ الْهِمَامُ الوَّسُ بِابِرِكَ درَصِ كَبِون تِمَامِ ايِهَا قادى المنت فَإِنْ تَسُا وَوْا فَا سَنَّهُمُ مُ كا زياده ستى بوا دراگراس مير مجى سبكيسال مون توست بخره كرمتنى اوراس ميرى مسادى مون توانين ست معمرا مامت كازياده ستحت ب ولو ولي المائي الناس بالاما مُبالز الم مت كمنصب كاست زياده حقدارده سيجوعم بالسنة میں سے متاز ہو۔ جمبور سی فراتے ہیں۔ سنت سے مقصود مساتل نماز کا علہے مگر شرط ہے کہ وہ بقدر جواز صلاۃ انجی قرارت کرسکتا ہو۔ اہام ابویوسے فرماتے ہیں کہ سے عمرہ قرارت کر نیوالا الم ہے بشرطیکہ وہ حزورکت کے مطابق مسائل نمازسے آگاہ ہو کیونی قرارت کی حیثیت رکن نمازگی نمازکے اندراحتیاج علم نماز میں عیرمعمو لی واقعہ رونما ہونیکی صورت میں ہوگی ۔ کلام عین ⁸س قول کو دور ا ائمُهُ كا قوِل بتاتے ہیں۔ پھر عالم بالسنۃ آبامت کا زیا دہ حقدِارہے۔ بھروہ حس نے ہجرت ہیلی کی ہمواس کے بعدوہ جو <u> پہلے</u> دائرۂ اسلام میں داخل ہوا ہو۔ اما الوصنیفی^ر وا**ما محر کتے ہیں ک**ہ احتیاج قرارت بحض ایک رکن کے باعث ہج ا درا صیاح علم سارے رکنوں میں ہوتی ہے۔اس اعتبار سے سادے ارکان کی احتیاج کو تقدم حاصل ہوگا - دلیل میں بیش کی گئی کہ اُسول الشّر صلی الشّر علیہ وسلم نے جھڑت ابی بن کعیش کے باریمیں ؓ اقرآ کم آبی "ارشاد فرایا مگران کی ۔ موجود گی میں امامت کا حکم تصرب ابو سجر صدالتی محمور مایا۔



پرعمويًا جهالت غالب بهوتی ہے۔ارشا دِربابی ہے "اَلاَ عرابُ اَشدُ کِلفرُا ونفا قا وا حدر اَلاَ تعلمُوا صدود ما انزِل الشّرعل له" د دیهای لوگ کعزا ورنفاق میں سبت ہی سخت ہیں ا درانکواپیسا ہونا ہی چاہیۓ کہان کوان انزکام کا علم نہم جوالتّارتعالي<u>ّ نے اپنے رسول بر</u>نازل فرمائے ہیں)پس ایسے دیمانی گنوار کی امامت بنی محرو ہ قراردی گئی۔ <u>جالفاً سبق</u> الزن فاسق کوا مام بنا نامجی مگروہ سے اس لئے کہ وہ نسق کے باعث دین کے سلسکہ میں کوئی استما ر سيك كانيزاس بنادير بهي اسيام بنا نامخرده ب كه منصب آمامت شرى اعتبار سية قابل عزت واحترام ۔ ہے۔ اور فاسق کا اگرام شرعًا مکروہ و نابسندیدہ ہے ۔ حضّت اما) مالک تو اس کی امامت سرے سے ہم قرار سنہیں دیتے۔ اور نابینا کو اما بنا نامجی مکروہ ہے ۔ سبب گرامت یہ ہے کہ نابینا ہونیکی بناریر مکل طا سے یا کی ، نایا کی تیں احتیاط مذکر سبکے گاا ورکہ و بحہ نایا کی کا محض احتیال دا مکان ہے اس واسطے اسے آنام سنا ۔ وہ تنزیبی وخلاف اولیٰ ہوگا۔لیکناگروہ نایا کی وغیرہ سے احتراز میں پورامحتاط ہوا ورنیایا کی سے احتراز کا مجملے م کرسکتا ہوتواس صورت میں اس کی امامت بلا کرائیت درست ہوگی۔ علادہ ازیں اگر نابینا شخص قوم کے ے افراد سے بڑمد کرعالم ہوتو اس کی امامت اولی ہوئی ۔اس لئے کررسول الترصلی الشرعلیہ وسلم نے حصر سے عبدالترابن ام کمتوم نوجها دیل تشرلیف لے جاتے وقت مدریہ منورہ میں نائب بنایا تھا اور یہ نا بیناتھے اور حفزکت عبدالتر فرائفن نیا ہب المت وغیروا دا فرماتے تھے۔ اور ولدالزنا دِغیر ثابت النسب) کی امامت محروہ ہونیکا ب یہ سے کہ آپ نہ ہونے اور کوئی اور عزیمیز نہ ہونیکے باعث اس کی نقیلم و ترمیت صیحے طریقہ سے نہیں ہویا تی اورلوگ عمو گالسے شخص کونفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اگر حیاس میں اس کے اپنے تصور کو دخل تنہیں تہوتا حفرت الم شافعی کے قول اور حفرت الم الکت کی امک رواتیت کے مطابق یمی حکم ہے اور دوسری روایت کے اعتبار اس میں کاست بنہیں الما احما ولا بن المنذر می فراتے ہیں۔ مضر ورکی ،- اورز کر کردہ لوگوں کی امات ایسی سکل میں محروہ سے کہ ان برجمالت غالب بواور قوم کو في انجى المدت ناين تبو- نيزان كے علاوہ ان سے بہتر شخص موجود كھى بهوور ندائفيں الم بنانا بلاكرايت درست بهوگا البتیز فاسق کا جهانتک تعلق ہے اسے اما کبنا ہے سے احراز ہی چلسنے اوراکر منا دیا تو نماز سبت) ہوجائنگی ۔ اس لینے کہ رسول الٹیرصلی التیرعلیہ وسلم کا ارشا دیہے کہ نما ز ہڑ سک و بدشخص کے پیچے ير ها و عبر دائيت دار قطني ميسے-اور صحابۂ كرام ميں سے حضرت انس و حضرت ابن عمر رضي التّرعنهم النّح عجاج وَينَغِی الا ما مان لا يطول الا - امام کوجائے کہ نمازطویل نہ کرے اس لئے کہ حدیث ترایت میں ہے کہ پیخفر قوم کا ام سنے تو ان کے کمزور ترین کا لحاظ رکھتے ہوئے نماز بڑھائے کیونکہ مقد یوں میں عمر بریار اور مزور تمند دسب طرح ،کے ہوئے ہیں -



الرفُ النوري شرح المالي الدُد وت روري الم حفرت اسودکو نمازاس طرح بڑھائی کرخو دان کے بیچ میں کھڑے ہوئے۔اس کا جواب یہ دیا کیا کہ حضرت ابراہم نحنی کے فرمانے کے مطابق ایسامکان کی سنگی کے باعث ہوا۔ ولا يجون الكوتجال الخند بيجائز نهين كمرد عورت كى اقتراء كرك اس لئة كه اما كح واسط شرط يسب كه وه مرد بو - رسول الترضلي الترعليه وسلم كاا رشاد سبح اتفيس مؤخر كروجه فين الترني مؤخر كيا - ا وربيهي درست بنس كُهُ بَا لَغَ نَابَالِغَ كَى اقْتَدَا مِرَيْكِ اسْ لِيَحَ كُهُ مَا بَالْغِ كَي نَمَا رُتُولَعَنَل بِوكَي اورَ فرض بِرُ يَصْفِي والْكِرُ نَفِل بِرُ مِضْواً ک اقتدا جائز نہیں - امام شافعتی بچہ کی امامت کو درست قرار دیتے ہیں ۔ ' وَيَصُفُّ الرِّحالُ تُمَّ الصِّلْهَاكُ ثُمَّ الْحَنتَىٰ تُمِّ النَّهَاءُ فَانُ قَامَتُ إِمْرَأَةٌ ۚ إِلَىٰ حَنْب رَحُيل درصف داول) مردوں کی قائم کی جلئے اس کے بعد بحوں اس کے بعد ختی ،اس کے بعد عورتوں کی ۔اگر عورت مرد کے برائر کھڑی ہوگئ وَهُمَامَشَارِكَانِ فِي صَالَوْةِ وَاحِلَةٍ فَسَلَ تُ صَالُوتُهُمَّا بشرطیکه آن دونون کی ایک بی نماز سوتو نماز مردکی فاس سروجائے گی۔ صفوك كي ترتيب اور محاذاة كابيان ن ربی و و مینی استان الربی المراق در الله می المردول کی المردول ک صف مو،اس کے بعد بچوں کی صف ، میم ضنی کی اور میر ورتوں کی صف کاس لئے کہ رسول التّرصل التّر عليه ولم كااشّ گرای ہے کہتم لوگوں میں سے اہل علم وعقل مج<u>ر</u>سے نر دیک رہیں اس کے بعد وہ جوان لوگوں <u>سے ملتے جلتے</u> اور اپنے مشابه موں - بیر دوایت مسلم میں حضرت عبدالنٹرین مسعود مسے مردی ہے ۔ علاوہ ازیں جب رسول اکرم صلی النزعلیہ صفوت قائمُ فرملتے توم دوں کوصعبُ اول میں اور لڑ کو ںسے آگے رکھتے اوران کر سیھے لڑکوں کو رکھتے اور ل^{وا}کوںکے <u>سم</u>ے عور ہوں کو فرماتے تھے۔ فأ<u>ت قامت اً الرأة</u> الزيكسي عورت بي اگرنما زكي نيت مردكے برابرآ كربانده لي اور مرد وعورت دولو كا انترا ایک نمازکے تحریمیں ہو تواس شکل میں مرد کی نماز فاسر سونیکا حکم ہوگا۔ اس سلام بنی استحسان ہے؛ از روئے قیاس توعورت کیطرح مرد کی نماز بھی فاسدنہ ہوتی چاہتے۔ اہم شافعیؓ فرماتے ہیں کہ فاسد نہیں ہوتی استحسان كامستدل بدارشادِ گرا مى ب " اخرِ داىن من حيث اخر سن النّر" د انفيل مؤخر كر د جنفيل النّري مؤخرة ا اس حدیث کے قطعی الدلالة اور شہور ہونیکے باعث فرصیت نا بت ہوسکتی ہے۔ بھرخصوصیت کے سائم مرد کی نماز فاسر سونیکا سبب بیرسے که اس حکم کا مجاطب مرد ہی ہے ا ورمرد دن میں کو یہ حکم کمیا گیا کہ دہ عورتوں کو کؤٹر کریں اورمرد کے خلاف حکم کرنیکی بناء پر بورت کی ننہیں ملکہ اسی کی نما ز فاسد سوگی ۔ علاوہ ازیں عورت کے عاداة كى صورت ميس تماز فاسد مهونا خسب ديل شرائط پرموقوت بهير.

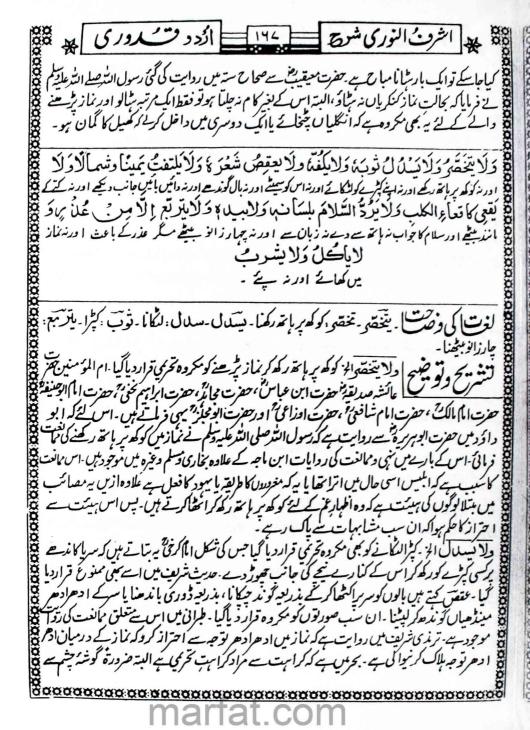
martat.com

و اشرف النوري شرح المسلم الدد وسر روري ا) یہ مجا ذا ہ مرد وعورت کے درمیان ہو اگر عورت اور (نا بالغ) بِرطے کے درمیان ہو یا مرد و (نا بالغ) لڑکی میں ہو یا به مردا در خنتیٰ مُشکل کے درمیان ہو تو اس سے نما ز فاسد نہ ہوگی «۲» جس عورت سے محافزاۃ ہو وہ شتہاۃ ہو۔ تبض حضرات بے اس کی تعیین نوسال سے کی ہے لیکن درست تول کے مطابق بالغہ یا ہمبتہ ی کے لائق ` مراہمةً ہو د۳) عاقلہ ہو۔اگریا گل عورت سے محاذا ہوتو تماز فاسد نہ ہوگی دم، د دبوں کے بیچ کوئی ایک انگل موثی ا چیز حائل نه بوده > د د یون کی پینٹرلیاں ا در تخینے محا ذاۃ میں ہوں دبی نمازایسی ہوجش میں رکوع وسجدے ہوں البِّذَا نمازِ جنازه میں محاذا و سے نماز فاسد نہ ہوگی دے محاذا ہ مکمل ایک رکن کے اندر مبو دہری اما نے غورت کی ا مأمت کی نیت کی ہو۔ اما کی نیت کے بغیرمحاذا قسے نماز فا سد نہ ہوگی دو، ارکان کے اندر دو بوں کااشراک ہو۔ مرد و بورت تیسری رکعت کے اندر اگرا مام کی اقتداء کریں تھیرا بھیں حدث بیش آئے اور وہ وصو کرنے بعد ا كما كي سائمة نماز يركيصنه لكه ا ورعورت مردك محافراة مين آكئ - للبذااگرا كما كي تيسري اوري يخي ركعت كماندر عورت محاذاة میں ہوجو ان دونوں کی رکعت اول و دوم ہے تومرد کی نماز کے فاسد بہوئیکا حکم ہوگا ا دراگرعورت دونوں رکعات پڑھنے کے بعدا بنی تبسری و چو بھی رکعت کے اندر نجا ذاہ میں آئے تو مرد کی نما زفا سد ہونے کا عكم نه بهوگا داى مكان مين اتحاد نهو. وَيكُوكُ للنسَاءِحضورُ الْجَمَاعَةِ وَلا بأسَ بأَنْ تَحْرِجِ الْعَجِيْءُ فِى الْفَجُرِوَ الْمُغُرِبِ والعشَاءِعِنْك ا در عورتوں کی جماعت میں شرکت بحروہ ہے ا درا اکم الوضیفة عمر اتنے ہیں کہ بوڑھی عورت کے نماز فجر دمُخرب وعشار ہیں آنے ابى حنيفتَ دحمه اللَّهُ وَقالَ ابوبوسفَ وعملٌ وحمَّهُ اللَّهُ يَجُونُ حُروجُ العَبُونِ فِي سَارِّدِ میں مضالقة نہیں اوراماً ابوبوسعت واما محر اور می عورت کے تما نمازوں میں آسے کو جائز فرآرد سے ہیں -القُلُواتِ وَلا يَصِكِّ الطّاهِمُ خَلْفَ مَنْ بِهِ سَلْسُ البولِ ولا الطّاهِ في خلفَ المستَّحَاولا القارى ادرماک شخص سلس البول میں مبلا کے پیچیے نماز در مرجے ۔ اور نہ پاک عورت مستجاحنہ کے پیچیے نماز رقیعے اور نہ طرحا ہوا خلف الأهي ولا المكسى خلف العُريان -أن يره كيجي اورز كرام يمنغ والابرمند كريمي تمازرك _ ت كى وخت ؛ عتجوم ؛ مُرهيا - جمع عِائز - سُلسَ البولِ ؛ سلسل بيشِا كِلْ قطره ٱنبوالى بيارى - آهَى ؛ يرها بوا-مكتسى : كيرك سنفوالا - عربان : برمنه -و تو طبیح آ دیکر کاللنستاء الز بروان عورت کی جماعت میں صاخری میں فتنہ کا عالب خطرہ ہے ۔ اس کئے انتی صاخری مگروہ قرار دی گئی بہت سی ا حادیث سے عور تو ں کے اپنے گھروں میں نساز پڑھنے کی فضیلت ٹابت ہوتی ہے مسندا حدیثی مصرت امساریٹ سے روایت ہے رسول الترصلی التر عکیہ دسلم نے

الشرفُ النوري شرح الماليا ارُد و وت روري الم ز مایا کہ عورتوں کیلئے بہتر میں مسجدان کے گھروں کے اندرو نی <u>حصہ ہیں</u>۔ رسوب اکرم کے عبد مبادک میں عورتیں یا جماعت نماز كے كئے حاضر ہواكرتی تحقین بھرا مرا لمؤمنين حصرت عرفا ردق شنے اس كى مالغت فرمانی تو عورتیں اس كی شكایت في ليكرام المؤمنین حضرت عائِشتہ صدیقیرہ كی خدمیت میں چاخر ہوئیں ۔حضرت عالسّنہ شنے فرما یا كہ اگر رسول السّرصلی الثر في عليه وسلم آج كايه حال ديجية توسبوا سرائيل كي غورتون كيلرح تمهين هي مالغت فرمائي. وَلاَّبائسَ الو٠- امام البوصنيفةٌ فرملت بيُن كه اكرنماز فجرومغُرب وَعشار مين معمر لِورْهي عورتين جما عت مين حا عز ہوجائیں تواس میں حرج نہیں۔ اُ ما) ابو یوسعہ وا ما محرم فرمائے ہیں کہ بوڑھی عور بو پ کی ہرنماز میں حاضہ ی کج درست ہے اس لئے کہ بوڑھی عورتوں کا جہال مک معاملہ ہے ان کی جانب رعنت میں کمی کے باعث فتنہ کا خطرہ نہیں مگر فساور مانہ کے اعتبار سے مفتیٰ بہ تول کے مطابق اب مطلقاً حاصری منوع ہے۔ ولا يصلے الطاھ خلف من بهاالا عظر معزور كى نماز معنرور شخص كے يحيے درست نہوكا - اس لئے كرينزي ہے کہ آنام کا حالِ مقتدی کے مقابلہ میں اعلیٰ یا کم سے کم مساوی ہو۔ اوراس خَلِّم صورتِ حال برعکس ہے۔ انا شافی ج ئے زیادہ طبیح قول کیمطابق غیرمعذور وصحت مند کی نما زمعذور کے سیمھے درست ہے۔ آئریم اضاف میں سے اما) زفر ہو ج ولاالقاري خلف الاهي الزعن الاحناب استحييج فارى كانمازير صنادرست نهين ووس المرتهي يبي فرما ہیں اسی طریقہ سے دہ شخص جس کا ستروا جب کیڑے سے جھیا ہوا ہو۔ اس کے لئے کسی برہنہ تحص گی اقتدا مرکز نا اور اس کے پیچھے نماز بڑھنا درست نہیں اس لئے کہ اُن بڑھ اور برہنے کے مقابلہ میں قاری اور بعدرِ واحب کیڑ یمننے والے کا حال توی ہے ا درحب کا حال توی ہو وہی اہا بننے کی صلاحیت رکھتا ہے ۔ اگر اُن ٹروہ قاری اور <mark>ا</mark> ائی دولوں کا ماکسے تب می سب کی نماز فاسد سو جلنے گی۔ قاری کی تواس وجہ سے کہ اس نے قدرت کے با دجود قرارت ترک کی اوران طرحه کی اس بنا دیرکه اکفیں با جاعت نما زکی رفیت کی صورت میں قاری کو ا ما بنایا عاسية مقاً تأكراس كى قرارت ان دولؤن كى قرارت بوجاتى -وَيَجِزُ ٱلْنَ بِوَ مَرَ المستمِّمُ المُتوضِّرُينَ والمأسِمُ عَلى الخفينِ الغاسلِينَ ولصُلَّى القائرُمُ خلف القا ا درتیم کرنیو الے کو دخوکر نیوالوں کا اما بننا ، ا در موزوں پرمسے کرنیوالے کو بیرد صونے والوں کا بام بننا درست ہے ا ورکھڑے ہوئے وَلَإِنْصِطَ الَّذَى يَرِكُمُ وَسُيْعُ لُ حَلَفَ الْمَوْفِي وَلاَيْصِلَى الْمَفَادُضُ خَلَفَ الْمَتَنَقَّل وَلا مَنْ يَصِيبُ والے كيك بيطين والے كي سي نماز برهنا ورست ب اور دكورا وسيره كرنوالے كواشاره سونماز برصف والے كي سي مناز براهسي فُوضًا خلفُ مُن يصلِّ فَرضًا أخروبصِلَّى المتنفل خلفَ المفترضِ ومُنِ اقتلانَيَ بأمامُ أَثُمُّ چاسيخ ادر فرض نما زير معنه والانغل نما زير معنه والمسركي يحيم و روض برمعنه والادوسري فرض نما زير معنه والمركي يحيم نما زير معنه والمركي يحميه نما زير معنه عَلِمَ انْمَاعِلَى غِيرِطِهُ أَرَةٍ أَعَادِ الصَّلَوْةُ برصنے والے کو فرض بڑھنے والے کی اقد آ درستے ، اور توخص کسی ایا گی اقد اکرے کیمراس کے نایاک موسکا بتہ چاتو وہ اپنی نماز کا اعادہ کرے

مع الشراك النوري شريع المراك الرود وت روري المع ولو میسی و میجون اکن یوم المستیم الزیه درست سے کہتیم کرنوالا وضو کرنے والوں کا امام سف اما يد ، انام ابويوسمن اورائم للا تدميمي ميي فرماتي بن واما محد است درست قرار نبي وسية -اس لي كدوه تِ صروريه فرماتے ہيں اورا ما الوصنيفير كوامام الويوسوے طہارت مطلقہ قراردسيتے ہيں حضرت ور لعاله دخ نی روایت کے امام ابوصیفهٔ وا مام ابویوسع بی کے ندمیب کی تائید سوتی ہے۔ بیردامیت بخاری اوراکوداؤگر يس موتودسي كدرسول التُرصلي التُرعليدو للمي الميرات الميرات كر سناكر رواند فرمايا . واليسي يرا تخفرت عن عرو سرت بتایا مگر کیمبی عرض کیاکه ایک دن انفوں نے بحالت جاکہ ں السُّصلِی السُّرعلِّيهِ وَسِلْمُ نَے عروسے معلوم فرماً يَا قد النموں نے عرض کيا- اے السُّر کے رسو محصردی کی شب میں احلام ہوگیاا در مجھ غسل کرنے کیر ملاکت کا اندلیشہ واس واسط میں نے ارشاد یاری تعالی ولا يلقوا بايديم الى التهلكة "كي روس تيم كما اورنما زيرها دى- اس بررسول الترصل الشرعليه وسلم في تيم ف وايا ر نبوالے شخص کیلئے ورسبت ہے کہ وہ پیر دھونیوالے کا اما بن جلئے اس والماسيرال اسيطرح موزدن يرسح لئے کہ موزہ یا دُن تک اتْرِ عدت نہیں بہونچنے دیتا ۔ پس بوجہ حدث یا دُن کی طہارت ختم نہ ہو کی اور حدث کا حولجھ اتر موزوں برا ترانداز ہوا وہ بزریعہ سے ختم ہوگیا ۔ بس موزہ والے کی طمارت بھی تھیک اسی طرح باقی رہی جیسے یا وُں دھونیوالے کی طہارت ۔اسی طراح کھڑے ہوکر ٹریضنے والے کے لئے یہ درست ہے کہ وہ بٹیج کر بڑ سض وألے کی اقدار کرنے امام محرور است ورست قرار نہیں دیتے - تقاضلئے قیاس بھی عدم جوانہ ہے اس لئے کا حال مقتدی حال _{ان}ا کے سے علاوہ ازیں صحوروایت میں ہے کہ ایام اگر بیٹو کرنماز ٹرور رہا ہو تو تا کو بھی بیٹھ کرسی نما زیر موسکر جمبور مرتک نفس کی بناریر قیاس ترک فرمادیتے ہیں۔ بخاری وسلم میں روایت ہے ک رسول الترصيط الترعليه وسلمه له اپني ستيم آخري جونما زبرها ي وه مبيم كريرهاي اورصحا بين بحالتِ قب ا تترارى ره كئ ذكر كرده مرسي توامام بخارى اس كمينوخ بوسكي فراحت فرات مين لا بصلی الله ی بوکع ولید به آالو رکوع و محده کر نبوالے شخص کیلتے یہ درست نہیں کہ وہ اشارہ کر نبوالے ے اس کے کریماں مقدی کی حالت حالت ام سے زیادہ بلند ہوجائیگی البت اشاره كنندؤ كاتبينے طرح اشاره كنيذه كيم يحييے نما زيڑھنا درست ہے اس لئے كہ اِس شكل ميں دونوں كئ حالت يحسان مونى -اوراقتدارى درستى كين دونون كاحال يحسان موناكاني قرار دياكياس ولابصلي المفاترض الإفرض نماز بإهنه والمصلئ يددرست نبين كدوه نفل نمازع - *حفرت زهری ، حفرت نجایه ، حفرت یخ*ی من سعید ، حفرت سعید من المسیب ا ورحفرت ا براهیم تخعی *ا* يهي فرماتيني المام الكينك يمي اسى طرح مروى سبة الما الحريم كاكثر اصحاب كادان ومختار قول ليي بح لے کو دوسرا فرکن ب<u>رط صفے</u> والے کی اقتدار درست نہیں۔اس کئے کہ افتدار ασασσισσισσο 000:00000000000000

الرفُ النوري شرط المالي الدُو وت روري المد الله كى شرائط مىں سے اما ومقتدى كى نماز ميں اتحا دىھى ہے اوراس حكّە اتحاد سرے سے ہى نہيں ـ لىپ يەتتلا مألت مقتدى سے يہاں قوى سے۔ <u> حمن اقت بی با ما می الزیما زئی نارسے فراغت کے بعد اگرا ما کے حالتِ حدِث میں نماز طرحانے کا علم ہوتو نماز</u> كالوطانا لازم بهو كالماورا فرترا برست قبل معلوم بهوجلت برمالا تفاق سيئج نزديك افترار درست نهروكي بيهلي شکل میں اہام شافعی مقیدی کی نما ز درست قرار دیتے ہیں اس لئے کہ ان کے نز دیک ہرائک کی نماز الگیا ہے نیز تفرت عرض سے منقول ہے کہ جنابت کی حالت ہیں دُسہوًا ﴾ تماز طریعا دی اس کے بعد اپنی نَماز لوٹائی اورلوگوں سے اعادہ کے لئے نہیں فرمایا-احناف کامتدل آنجفرت کا بیارشادہے کہ امام نمازِ مقتدیان کا ضامن ہو ہے۔ یہ روابت ابوداؤ داور ترکزی میں حضرت ابوہ بریوٹ سے مروی ہیں۔ اس سے یہ بات دا صح ہوگئ کہ ا اُما مقد یوں کی نماز کا بلحاظ صحتِ و فساد ذمہ دارہے اور آ دمی کے محدث ہونسکی صورتِ میں بالا جماع اس کی نماز باطل ہوگی۔بیس امام جن کی نماز کا ضامن تھا ان کی نما زمھی فاسد قرار دیجائے گی۔رہ گیا اِمام شافعی کا ستدلال تھزت غرض کی روایت سے تواس کا جواب یہ دیاگیا کہ امرہ فرمانے یہ لازم منہیں آتا کہ لوگوں نے اعادہ نہ کیا ہو۔ اس لئے کہ ہوسکتا ہے کہ لوگوں نے صفرت عرض کو نماز لوٹاتے دیجھ کر اپنی نمازوں کا اعادہ کرلیا ہو۔ وَمُكِرِهُ لِلْمُصَلِيّ أَن يَعُبُثُ بِتُوبِهِ اوجِسَل إِلاّ يَقَلِّبُ الْحُصلِ إِلَّا أَنْ لا يمكن السّجودُ ا ورنماز پڑھنے والے کیلئے اپنے کپڑے مااپنے برن سے کھیلنا محروہ ہوا ورنروہ کنکر اِں ہٹائے البتہ اگران پر عجدہ مکن نہ ہوتوا کی مرتبہ اتفیا عَلَيْهِ فَيُسَوِّدِهِ مَرَّةً وَاحِلَانًا وَلَا يَفِرَقِعُ أَصَابِعِمًا وَلَا يُشَبِّكُ. برابركك ادر نماز مرسف والاابى الكليال نرفخات اور نداكك أعلى دومرى مين واخل كرك لغت اكى وفتت ـ يعبّ - عبث عبنًا - سمع به كميل كود كرنا - مزاق كرنا - الحقيلي . كنكري جمع حقية لفُرَقع . فرقعة فرقاعًا. فوقع الاصابع : أسكليان يخامًا . تفوقع : أسكليون كالجُخاا. ر كو و أوضيح ولكرة للمصلى الز- نمازير صفى والمسكرية بيمروه ب كدوه اب مرن ياكم في سيت كھيلے - رسول الشرصلي الشرعليه وسلم كاارشا د كرا مي ہے كہ الشرتعالیٰ تمہارہے ا واسطے تین باتیں نالیند فرما ہاتیے دای نمازکے اندر کھیل کو د ۲۷، بحالتِ روزہ گندی بات چیت۔ رُسی قبر مِين پونچېرښنا - علاوه از ي ايک نماز پڙينے وانے کو اپنے ڈاڙھي سے گھيلتے ديچھا توارشا د تبواکہ اگراس 🥈 کے قلب نیں مُشوع ہوما تو اس کے اعضار میں بھی ہوتا ولايقلب الحصلي الز - نمازير صفوال كرائي يهي محروه سدكه وه كنكريان سِلتَ البية الريخ بي سيره من ﴿



الرف النوري شرح الممالة الدو وت روري الم التفات مكروه نبين جيساكة تريزي، نسائي اورابن حبان في حفرت ابن عباس معردايت كيب كدرسول التري صلی الشرعلیہ وسلم گوشتہ چنیم سے گردنِ مبارک گھائے بغیرالتفات فرماتے تھے۔ ولا یقعی کا قعاءِ الکلب الخ نماز میں کتے کی ہیئت پر مبٹینا بھی مگروہ تحرمی ہے۔ مصرت ابوذر شسے رہے ہے کہ مجھے میرے خلیل رسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرما یا ۔ ایک یہ کہ مرع کی طرح تماز میں مطموننگس ماروں (جلدی جلدی کیر حمول) اور میاکم میں کتے کیطرح مبیلیوں اُور پیکہ یا وی گوہ کے بچھانے كيطرح بحيما وكرا وكتع كى طرح بنطيفنا بيرسي كم دولؤن سرسنون براس ُ طرح سبيط كر تصنيخ كو مسلط عرك اوردولو ہا تھوں کوزمین میرر کھسلے - امام کرخی ہوں کی ہمیئت یہ مبالے ہیں کہ دونوں بیر کھٹے کرلے اوران کی ایران يربيني جلنير - اما م زبليني كے قول كيمطابق ذكر كر ده دومرى صورت محروه تنزيني ہے اورمكرده مخرى قرار منهیں دیجائیگی - طحطاوی میں اس طرح سے -مسلم، تر مذی، مسنداحد، بہیقی اورا بن ماجہ دینے و میں گئے كى مىيىت يرسيط كالمنوع مونىكى روايات موجود مى . فَأَنَّ سبقهُ الحديث إنصروبَ وَتَوَحُّنًّا وُبِي عَلَى صَلَوْتِهِ إِنَّ لِم يكِن إِما مَّا فَأَن كَان إِمامًا بعرا گرحدث بیش آیا مهوتو والیس مهو کر وهنو کرکے اپنی نماز پر بنا مرکے بشرطیکہ دے امام ندلہوا درایام ہونے برقائم مقام بنائے راستخلف وتوضاً و بنی علی صلوته مالد مینکلم و الاسکینات افضل ا اورص وتت مک کانعگونری مووضوکرکے ناز بر بناد کرے اور افضل یہ ہے کہ دوبارہ بڑھے۔ نمازيس وضواؤط جانيكابيان ستركح ولو صبح فان سبقه الحدوث الزرائر بماز برصة بوت مدت بيش آكيا تو به خرورى نبين كمازم بونماز برسم ملکجاں وضور ما ہو وصور کے دہیں سے باقی نماز پوری کرسکتاہے۔ شرعًا اسی کا نام بنام ہے ا وراماً ہونیکی صورت میں اسے چاہئے کہ کسی کو اپنا قائم مقام بنادے۔ امام شافعی کے نز دمک قیاس کی رُو سے بنا درست تنہیں اس کئے حدث نماز کے منافی ہے ۔ علاوہ ازیں وضو کے واسطے جانا اور قبلہ سے انخراف د د بزں سے نما ز فا سد سوجا تی ہے ۔ لہٰذا اس صدیث کومشا ہرعمد قرار دیں گے ۔ دلیل نقلی تر مذی وابو دالوداؤ وغيره مين رسول الترصلي الشرعليه وسلم كايدارشاد كراى ب كرئم مين سے كسى كى ديج خارج بهو تو اسے لوط كروضُو كرناا وراعادهٔ نما زكرنا چاسيا - علاوه ازىي حصرت ابن عباس سے دارقطني وغيره ميں مروى ب كهتم ميں سے كسى تخص كۆنكىيرآئے تو وائيس ہوكر تون دھونا ؛ وضوكر ناا ورا عاد ؤنما إز كرنا چائے۔ اخرا ف مستذل دارقطني اوراتين ما جركمين ام المؤمنين حفزت عائشة كى رواميت بي كه ايسا شخص خصير في بهويا نكسير

شرف النوري شرح العالم الدو وتشروري <u> چو</u>لے یا مذی کل آئے تو واپس ہوکر وضو کرکے اپنی نما زیر بنا برکریے تا وقتیکہ اس نے گفتگو نہ کی ہو۔ رہ كَمَا تَصرَتَ امَام شَا فَعِيٌّ كا استدلالَ فرما نا تواول روايتِ او لي نينِ اس كي صراحت سنهي كه نما زكي جانب كوطيخ یر تناکرے ما بنانہ کرے۔ دوم ہے ابن قطان کہتے ہیں کر طلق بن علی کی یہ روایت صحبت کے درحہ کو نہیں میونخی آں نے کر اس میں ایک راوی عبد الملک مجہول ہے۔ اب رہ کئ و وسری روایت تو اس کی سند میں ایک راوئی تعریب سلیمان بن ارتم کے بارے میں بخاری ، ابوداؤد ، نسانی اوراحدو غیرہ کھتے ہیں کہ میروک ہے ۔ مه صروری به بنا درست بونکی تیره شرائط ہیں دای به حدث سمادی و قدرتی ہو۔ اِ حکیاری ہونے کی صورت میں بینا صحے رنہوگی د۲۶ اس کا تعلق نماز رکڑھنے والے بدن سے مہو-اگر باہر سے نماز کورو کنے والی نجا ست لگ کمی تو بنا کرنا درست نه بهوگا دمیرا > ایساحدث نه بهوجی<u>ن س</u>ے غسل واحب بهو ملسے ور نه بنا کرنا درست نه *و*گا دیم> په نا درالوقوع شمارنه مهومایو - اگربے موشی طاری موکنی یا ده کھیل کھلا کر منسے تو بنا درست نه مهو گی د۵، حکث کی حالت میں مکمل رکن کی ادائیگی ندم ہوتی ہودای کسی ایسے فیعل کا وقوع ندم وا ہو جو نماز کے خلاف ہودی کو تئ اس طرح کا فعل نذکرہے جس کے ندکرنسکی نماز بڑھنے والے کو گنجائٹ ندہو۔اگریانی قریب ہوا وروہ اسے ترکپ کرکے دور حلاکیا تو بناصیح نه مروگی ۹) عذر کے بغیر تا خیر نہ ہو تئ ہواگرا ژدھا) نہ ہوتے ہوئے بھی ایک رکن کی ا دائیگی بقدر نوتف كرير تونماز فأسد سوزيكا حكم تبوكادا ، كسى سابق حدث كاظهور نه موابو- الرموزه يرمرت مسخم مولكي تونیا درست نهموگ داری صاحب ترتیت کمف کونوت شده نمازیا دیدا آگئی موراس کئے کہ صاحب ترتیب واسطِ فوت شده نمازيا دا مَا نمازكو فاسِدكر نبوالاسه - ۱۲٥ مقدِّي اين حكَّه كو تيوو كرد وسرى نما زمكل نركب البت منفرد کویرتن حاصل ہے کہ نبوا ہ سابقہ ملکہ آئے اور نبواہ وضوبی کی ملکہ نماز لوری کرلے دموار) الم کسی ایسے تفس يوقا بمع مقاكنه بنيائج جواما كبننے كے قابل نه بوشلا اگراس نے كسى ما بالغ يورت كو قائم مقام بناديا يوسب لوگوں كى نماز فاسد سوكى -وَانُ نَامٍ فَاحتُلُمُ الرُّجُنَّ اَوْ أَعِمَى عَلَيْهِ اَوقَهُ عَلَى إِسْتَانِفَ الوضوءَ والصَّلُوةَ وان سَكَلَمُ سِن ا دراگر سوجانے پر احلا) ہوجائے یا پاکل ہوگیا ہو یا جہوشی طاری ہوگئی یا کھل کھلاکرینس ٹر الو دوبارہ وضوکرے اورنماز بھی دوبارہ ٹرے اورگرنیا صلوت ساهيًا أوعَاملُ ابطلَتُ صلوت كو ان سبقه الحدثُ بعدماً تُعَلَى قُلُ م السَّفه توض يس سبوًا ياعمدُ النتكوكرك تواس كى غاز باطل سوجائكى - اوراگر مقدارت سبد مبيم جانيك بعد حدث ميش آتے تو وضوكرت اورسلام مجرح وسُلَّمُ وان تعمَّد الحدث في هذه الحالمة اولكُلَّمُ أَوْعَمِلَ عملًا بِنَافِي الصَّلُوةَ مَت صَلُوتَهُ اوراً راسٍ مالت بي منذا مدت رك يا تعتلورك يا مناز ك مناني الم كرك تواس كي مناز محسل موكن اور الرّ وإن رأى المتيم الماء في صلوت بكلت صلوته و أن رأى بعدماً قعل قلر م التشقُّ لِ تيم كرنبوالا دوران نماز باني ديجها تواس كى نماز باطل موجائسكى اوراگر مقدارتشهر بينيف كے بعد بانى ديجے ياسى كرنبوالے كى

الثرث النوري شرح المناها الدو وسروري ا وكان مَاسِعًا فِأَنقَضَتُ مِل لَا مُسجعِهِ أَوخَلَعَ خفَيْنُرِبعِ مِلْ قليلِ أَوْ كَانَ أُمِّيًّا فتَعَلَّم سوءاةً أو مرتِ مسى بورى بوگئ يا تقورت عمل كے درىيد موزے ركالے - يا وه كان يرا ه تھا اوراس نے كسى سورة كوك كيد لسايا عرباً نَا فُوجِبِ ثُوبًا أُومُوميًا فَقِل مُ عَلَى الركوع والسجود اوتِل كُرِاتٌ عَلَيرصلولاً قبل هٰ أَهِ برسنه تقاا وراسے كيرا ميسرسوگيا يااشاره كرمنيو الےكوركورع وسجده برقدرت حاصل بوگئي يايديا دا جائے كهاس كے دمراس وأحلات الامام القارى فاستخلف أمتيا ا وطلغت الشمس في صلوة الفَجْرِ او كَخَلُوتَ تبل کی نماز باتی ہے یا قاری ا مام کا وضور وسط جلتے اوروہ ان ٹرھ کو قائم مقاً بنادے یا نماز فجرس طلوع آفیا بہرجائے یا و تہتے عم الْعُصِرِ فِي الجمعَةِ أَوْكَانَ مَاسِمًا عَلَى الجمارة فَسَقَطَتُ عَن بُرْءٍ اوكَانَتُ مُستَعَاضَتًا فالرآت جمعه کی نمازئیں آجائے یا کھیجیوں پرمس کرنیوالے کا زخم اچھا ہو جکتے یا کھیجی گری یا مستحاصہ تندرست ہوگئ تو ا مام الوصیفہ ہے کے بطكتُ صَلِوْتهُم في قول إبي حنيفة وقال ابويوسف ومحمدٌ تمت صلوتهم في هلاه المُسَائِلِ تول کیمطابق ان کی نماز 'باطل موجائیگی ۱ ورامام ابو پوسعه ج و امام محدان سارے مسأل میں کھتے ہیں کہ کماز مکسل مہوگئی تمازكو فاسركر نبوالي چرون كابيان لغات كى وضاحت ـ نام .سوجانا ـ جتّ ، پا كل بوجانا - اعنى عَليه .سيوشى طارى بوگئى - آستانف دوباؤكرنا - في مرسب كرنا - بساهيا ، سهوًا - بلااراده - عَاملًا ، قصدًا - ارادة - تَعَلَع ، اتارلينا - عَدِمان برسم - موهى : استاره كرسوالا تخص - الجنباية ، لوق بوق بلرى كے باند سنى ككوى يا بلى - جع جباتر -برء ، شفامات ہونا۔ روم کے واقع میں اور اسے احتام الخ ، اگر کوئی شخص بحالت نماز سوجائے اور اسے احتلام ہوجائے یا وہ استر کی کے واقع میں استر میں کا کا ہوجائے یا اس پر ہے ہوشی طاری ہوگئی یا وہ کھل کھلاکر ہنس پڑے تو ان تمام شکلوب میں وہ دوبارہ وضویمی کرے اور نماز بھی دوبارہ پڑھے۔ اس لئے کہ یہ جزیں نا درالوقوع اور سب کم بیش آنے والى ہيں۔ بس انھيں ان عوارض كے زم ہے ميں شامل مذكر سنگے جنكے باريميں نقص مو ہود ہے بلكہ ان سے الگ ہم ثمار ہوں گے اوران کے لئے حکم تھبی الگ ہو گا۔ وان تكلم في صلوتها الخ - نما زمين كلام كرنے سے نماز فاسد مهوجا تی ہے اس سے قطع نظر كه كلام تقورًا ہوما ذيارٌ ا ورقصدًا مو ياسهوًا ، اوربنرديهُ مجبوري مويا بالانتيار- نيزكسي معلمت كي بنا برمويا مصلحت كي بنيراصلاس باريسي رسول الترصلي الشرعليه وسلم كأير ارشاد سب كرمهاري اس نماز مين لوگون تے كلا كى گنجائش كنهي - نماز عرف تشبیع و تحبیرا ور قرارتِ قرآنِ ہے۔ یہ روایت مسلم ابو دا دُ داور طبرانی و عیرہ میں موجود ہے اور کلام کے اطلاق ا در عام نفی سے معکوم ہواکہ کلائم کم ہو یا زیادہ مطلقا مفسیوصلا ہے۔ کیس دو حرفوں کا نطق ہوتب ہی نماز 😸

🔫 اشرف النوري شرح 💳 فاسد ہوجائیگی ۔ بجالزائق میں اسی طرح ہے۔ اہام شافعی کے نزدیک اس کسلمیں مقوری تفصیل ہے۔ علامہ بذوری م مہذب میں میتفصیل بیان فرا فئ ہے کہ کلام کے قصد اور مصلحت کے بغیر ہونیکی صورت میں بالا جماع کماز و جائے گا ۔ اور اگر کلام مصلحت نماز کی خاطر ہو مثال کے طور برچو تھی رکعات کے لئے اسھتے ہوئے اما ن ہوچکیں تو اس سے بھی نماز فاسد ہوجائیگی ۔ جمہور فقہار سہی فرمانے ہیں اور اگر کسی کے زبر دستی کرنے پر لے تو اہام شانعن کے زیادہ ضبح قول کیمطابق بتب نمبی تزاز فاسر سوحائیگی۔ اور سوابو ر مبت بوری بیت می البته اگر کلام طویل به و تو قاسیه می ان کامتدل رسول اگرم صلی التّر علیه رسلم کایرارشاد که نز دیک نماز فاسد نه به گل البته اگر کلام طویل به و تو قاسیه می جان کامتدل رسول اگرم صلی التّر علیه رسلم کایرارشاد والشريخ ميرى امت سيمعول وخطا اوراس جيزكوم تقغ فرماليا جس براس محبور كيا گيامبود كه يرقا بل گرفت نبي ير روايت ابن حبان ۱ ورابن ما جه وعره مين محرت ابن عباس فنست مروى ب ١ حراف كام میرویک بن مجاری است. علیه دسلم کا بدارشاد سے کہ ہماری اس بناز میں کلام کی کونی گنجائٹ شہیں، نماز حرب تبییج ویجیراور قرارتِ قرآ ن - ا مامسلم به روایت اندرون نما ز کلام کے نسوخ ہوسنگے سلسلمیں حضرت معاویہ ابن الحکم سلم خ سے روایت ہیں ۔ حفزت عمداللّٰدا من مسعودا ورحضزت زیدین ارقم رضی النّرعنها کی رواست میں اس کی صراحت ہے کہ لوگ ا نررونِ نما زُ کلام کر لیئے تھے بھراسے منوع قرار دیا گیا۔ رسی اہام کنٹرا فوج کی متدل روایت ہو اول نو اس لسله میں محدثین کلام فرماتے ہیں ۔ ابن عدی اسے منکرات حجفر بن جبری قرار دیتے ہیں۔الو ما جہاس روایت کوع ئیب قرار دیتے ہیں۔ابو حاتم کے نز دیک یہ موضوع سی روایت۔ على اسے صاف طور مرموضوع كتے بي ليكن اگراسے درست تبى مان ليا جائے تب مبى احزاف كى دليل زياده ميم اوراعلى اور كلام كرمنوع موتيمي بالكل واصحب اوراس كرمقابليس امام شافعي كي استدلال كرده ت منبس أسكتي -الرمراري مان ليس تب مجي الماشا في ك تبوت مرعى كيو اسط يركما في منبي اس لية ك" إنّ التُرُوضَع " مين وطنع سے مقصود ازالة معصيت سے يعنى سهوا ورز بردستى كى صورت ميں اس برگنا ه رفع كردياك ء ن الشرمواخذه نهموكا ميه مطلب تنبي كدامت سے سہو اوراكراه كوختم كرديا كه ندكسي كوسهو موكا اور ندز بردستى كيائے لئے کہ رسول الٹرصلی الٹر علیہ سیم کو نماز میں سہو ہونا تا بت سبے بتہ حلاکہ لفظ سے اِس کی حقیقت کے بجائے تصود ہے اور وہ ہمی آخرت کے اعتبارے دنیا وی کھا ظرسے نہیں۔ ورنہ یہ عیاں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو خطارً ے تونف قطبی کی روسے اس برکفارہ ودمیت کا وجوب ہوگا اوراسی طرح اگرسہواکوئی رکن نماز ترک نع تو بالاجماع نما زفاس بوجائيگي اوراكركوني تيراندازي كي مشق كرتے ہوئے تيرن ناند پرلگار ا هوا ور سی کے لگ جائے تواگڑھے اس برعمٰدالٹرمواخزہ گناہ نہ ہونے کے با عیت نہیں ہو گا مگر کفارہ ورت إمام الكث فرملت بهي كدمصليًّا كلاً سينما زفا سدنه بوكى ا وربعول وحبل كا الحاق قصدُ اكے سابع مروكا ما ما احراث کی ایک روایت کے مطابق مصلحتاً کلام سے نماز فاسر نہیں ہوتی ا دردو سری روایت کیمطابق فاسد ہوجاتی ہے۔

اردو وسر روري ك كذ ذائص محل بونيك باو حوداك واخب بعنى سلام كيرنا باتى روكيا اورطبارت كے بغرنماز درست نہیں ہوتی - امام شا فعی فرمّاتے نہیں کہ اس شکل میں اسکی کمنا ز فائسہ سہوگی اس کئے کہ وہ لفظ " اکت لام " کو فرضَ قرار دیتے ہیں اِ در بعبد ستنہدارادۃ کا کام وصدت یا نمازے منا فی کوئی کام کرنے پر نمازیوری ہوجائے گی۔ س کتے قصدًا فعل کے باغت نماز کوری ہوگئی حضرت ابن مسور کی روایت ان قلت ابزا " کما تقاضا یہی ہے مزت امام شافی کا اس شکل کے اندر تھی اختلات ہے۔ **حزوری** ؛ مقدارِست*بد بیتیفیز کے بعد جان بوجو کر*نما زے منافی کام کرنے کے باعث اگرحه نمازمہ خُاگی رکڑ نٹاز دو کہارہ پڑھی جائیگی اس لئے کہ سلام جو کہ واحب تھااس کے تھپوڑ دینے کی بنا پرنماز ناقض ہوگی ۔ <u>واٹ دا می المبتحیہ</u> الز - اگروہ شخص حب نے تیم کرکے نماز کا آغاز کیا تھا وہ نماز کے اندری یا نی دیکھ لے تعنی پراسے قدرت حاصل ہو ولتے تواس کی نما زکے اباطل ہوں کا حکم ہوگا ہے جائے کہ نما زیرک ٹرکے وضو کرتے۔ ا دراس كى بعد نما زطر مع اس ك كم مقدار وصوياتى يرقدرت حاصل بوجان يرتيم لوط جا ماسيدا وراس كى طهارت جوتيم كيوجه سنے تھى ما قى تنہيں رستى ۔اسى طرخ اگر تيم كر نيوالا لبقار تِستهر مليطة دنيا ہو كيواسنے يا ني نظرا ٓ تے اور وه اس كے استعمال برسلام بھيرتے سے قبل قا در يمني برتو تيم وقت جانے ئے باعث اس كى نماز باطل بو جائتيگى -» كاره مسئلے اور انكا احسب وان رأة بعده ما قعل الخ - اس فكرسة آخر كم ما ره مسئل بيان كريخ البن كم انين مقدارتشهر مبيع جانب كرب رحدث بیش آنے برا الم الوصنیفر تو نمازے باطل ہوجانیکا حکم فرائے ہیں اور آمام ابو یوسٹ وامام محر الطل ند موسکا ﴿ بي بي - يه باره مسائل حس ديل بن. ی شخص نے تیم کیا اسے مقدار رُوضو مانی کے استعمال پر قدرت حاصِل ہوگی ۲۶ موز وں پر مدت مسح کی ئ دس، موزول كو مقور المعلى كي سائمة سكال ليا دسى أن يره بقدر جواز صلوة قرآن سيكه في ده، ر چھیا نیوالی چیز میسر سوجلئے دور اشا رہ سے نماز پڑھنے والے کو رکوع وسجدہ پر قدرت حاصل ﷺ ئے دے صاحب ترتیب توفوت شدہ نما زیاد آ جائے دمی اہم کسی اُن پڑہ کو قائم مقام بنادے دو بناز فجرس سورج طلوع ہوجائے دا، ماز جعہ میں عصر کا وقت آجائے داا، زخم اچھا ہوجائے کے باعث بٹی - تحاصنه وغیرهٔ کاعدربا قی نه رسیم . ان *د کر کر د*ه سارے مسئلوں میں امام الوحنیف م کے د۱۲ءمعذورلعنی مس نما زکے باطل ہونیکا حکم فرماتے ہیں۔ آل کئے کہ ان افعال کا وقوع دورانِ بنا زہواہے اورا ن سے بنیا ز فاسد بوجا تی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آبھی نماز کاایک واجب بین سلام باقی رہ گیاہیے جو کہ نماز کا آخرا دراس کا اُلما اختیام ہے۔اس بنا پراگر مسا فرنے دورکعات کے نعد ہ اخیرہ کے بعد نیتِ اقامت کی ہوتواس کافرض کی



الشرفُ النوري شرح المالي الدو تسروري ہونیکا خطرہ ہو۔ مثال کے طور پرنماز عشار نہیں پڑھی اور بوقت فجر سورج نسکلنے میں حرف اسقدروقت ہے کہ عشار کی قضار پڑھنے پرنماز فجر کا وقت ختم ہوجائیگا تو ایسیِ شکل میں پہلے وقتیہ نما زیڑھ کے اس کے بعد فوت شدہ نمازیڑھے ومن فاسته صلوات الزياليون نمازون ك درميان ترتيب فرص في السرباب مي حضرت ابن عرض کی به روایت سے کہ حوشخص اپنی کوئی نما زنجول جلنے اوراسے اس وقت یا د آئے جبکہ وہ امام کے ساتھ نماز يره ربا بهوتو امام كے سلام بھيرك كے بعدوہ اول بھولى بوئى نما زيرے۔اس كے بعد دوسرى نماز رباھے. يروآ مؤطاامام مالکت، دارقطنی اوربهه قی کمین موجود ہے۔ تر مذی میں ہے کہ عزوہ خندق میں مشغولیت اور کا فردن کے مہلت نه دينے كى بناء بررسول الترصلي التر عليه ولم كى مين نمازى ظروع هرونخرب قضار بوكئيں تو الخضور ك عشار كے وقت اول بالترتيب به نما زين يرهين ميم نما زعشا ربره هي عضرت ابرا بيم نوج ، حفرت امام مالك ، حضرت امام احمره ، حضرت ليث ح، حضرت المحن من اور حضرت ربيع سب بهي فرمانة بين - حضرت امام شافعي ترتيب كومستحث قرار دیتے ہیں۔ حضرت طاؤس من محضرت ابولؤر ویز مین فرمائے ہیں۔ وہ دلیل پر بیش کرنے ہیں کہ ہرفرض کی میشیت ؟ ابن داستیکے اعتبارسے اصل کی ہے کیس اسے دوسرے کے واسطے شرط قرار نہ دیں کے لیکن دلیل کے ساتھ مثلاً ؟ عام عبادتوں کے داسطے ایمان اور برائے اعتکات روزہ شرط قرار دیاگیا۔ اس کا جواب اضاف بیدیتے ہیں کہ ہمارے زدمک کہ ہم وقتیہ نمازے صبح ہوسے کے لئے فوت شرہ کو شرط قرار نہیں دیتے بلکہ ہم فوت شدہ کوتقام واحب اوروقوتيه كويمو خريختي بي- دليل رسول الترصلي الترعليه ولم كايه أرشاد گرامي ہے كہ جوشخص سوجائے يا نماز بمول 🎖 حلتے بھرامام کی اقتدام کی خالت میں اسے یا دائے توجس نماز میل وہ اقتدار کررہا ہو وہ پڑھ کر بھر ما دائی ہوئی نماز مع اس كے بعد الم كے سمجے بڑھى ہوئى تما زلوملئے -البتہ چندصور ہيں السي ہيں كدان بيں ترتيب ساقط ہونيكا ﴿ را، نماز کے وقت کا تنگ ہونا دی، وقتیه نماز طرصے وقت نوت شرہ کایا د ندر سنا دس، فوت شدہ نمازوں کی تعدا کی بهوجائے۔ ترتیب بہاں سا قط ہونیکا سبب یہ ہے کہ وقتیہ نما زکو قصدًا وقت سے نیوت نہ کرنیکو ف مِن ﷺ قطعی قرار دیا گیا اور فوت شذہ کو پہلے بڑھنا اس کا شمار فرض عملی میں ہے۔ لہٰذا اگروقت میں گنجائش نہ ہویا فوت شده نمازی سبت سی بهوب حتی کمران کے باعث و قتیه نماز کو فوت کرنیکالز وم بہوتا ہولو اس صورت میں فرض قطعی اوروقتیه نما زکومقدم کریں گے اوراگر فوت شدہ نمازوں کی نقدا دیجہ سے کم ہوا دروقت کے اندرسبگو پڑھ لینے کی گنجائش موجود نہ ہو تو جتنی نمازوں کی گنجائش ہوا تنی پہلے پڑھ کر دقتیہ نماز پڑھ لینی چاہیۓ۔ بأب الاوقات التوتكري فيقاالطلوة دان اوقات کا ذکر جن میں بنیا زمروہ سے) لَا يَجُونُ الصَّلَوٰةُ عندَ طلوع الشمس وَ لاعند غروبهَا إلا عَصِرَ يومها و ج نیکلنے کیوقت نماز بڑھنا جا ٹر نہیں ا در نہ بوقت عزوب جائز سے لیکن اسی روز کی

الرف النوري شرح الموالي الدو تشروري المراقة فِ الظِّهِ يُرة ولا يُصَلِّ عَلِ جَنَأُ وَ إِ وَلا يَسُجُدُ السَّلَا وَلا يَ کے وقت درست ہے اور نداس وقت نمازِ جنازہ پڑھے اور نہ سحیر ہُ تلاوت کرے۔ تشريح وتوصيح إباب الزقياس كراعتبار سيتويه إب بإب المواقيت ميس لإياجا ما جيساكه صاحب بدايد وغيزه فربلت بي ليكن علامه قدوري اس حكراس واسط لائ كركراست كاتعلق بمي عوارض ہے ہے لہٰذا یہ مشا بہ فوات ضرور کیے۔ علاوہ ازیں باب میں لفظ تکرہ لاسے اوراس کی ابتداء عدم جواز کیساتھ کرنے کاسب يهب كدوه غالب اوراكثر كالاعتبار فرماري بين اورعدم جوازك مقابله بين محروه كاوقوع اغلب واكترب اس ك كركابت كاندر عموم جوازكى برنسبت تعيم سے-لا يَجُونِ الصِّلوٰةِ الزِّرِ أَنْ فَأَبِ طلوع بهوكِ أورنصف النهار كيوقت فرائض ويو افل، نما زِ جنازه اورسجد هُ تلاكِ ﴿ کی مانغت ہے۔ ان اوقات میں نماز کامنوع ہونامتدر روایات سے نمامت ہوتا ہے۔ حضرت عقبین سے روایت ہے کہ رسول انٹر صلی انٹر علیہ سلم ہمیں اس سے منع فرماتے تھے کہ ہم مین اوقات میں نماز بڑھیں اور ہم ہینے مردو^{ں کا} كود فن كريي ۔ جب سورج طلوع ہو، حتى كه روشن وملبنكر موجلئے اور نصف النهار كيوقت حتى كه زوال مړوجلئے ' ا ورغروب أفيا بكيوقت يهال تك كهسورج عزوب بوجائے سنن اربعه ا فروسلم شريف ميں به روايت ہے -البن اسی دکن کے عصر کی نماز بوقت عزوب جائز سے مگر اس کے علاوہ تنہیں حتی کہ دور کے دن کی قضار بھی اسوقت جائز نہیں کیونکہ کا مل واجب ہوئی لہٰذااس کی ناقص ادائیگی درست نہیں جھزت امام شافعی مکرمکر مکر سائقه فرائفن كى تخضيصِ فرماتے ہيں أور صرب امام ابويوسون جمعہ کے دن بوقتِ زوال ديضف النهار ، فعلوں أ لومبان نُركة بن مرًان كحرات كے خلاف وه حدیث جت سے جس مین ممنوع ہونیكی تقریح ہے · ومكرة أنُ بَينفّل بعلَ صَلاقة الفَجُرِحتى تطلعَ الشمسُ وَيعِلَ صَلِا ةِ العَصْرِحتَ تغربَ الشمسُر اورلبديناز فجرسودن بحلنة تك نفل پڑھنا محروہ ہے ۔اورلبدیمٹ ازعصرے آفیاب کے عروب تک نفل پڑھنا محروہ ہے وَلَا بِاسَ بِأَنْ يَصَلِّى فِي هٰلُ يُنِ الوقتَ يُنِ الفوائتَ وَمِكْرَةُ أَنْ يَتَنفَّلَ بَعِدَ طلوع الفجر ماكثر وران دونوں وقتوں میں فوت شرہ نما زوں کے بڑھنے میں مضائقہ مہیں اور طلوع جبع صادق کے لعبد دور کعات سنت فجرسے زیادہ من ركعتي الفجرو لايتنقل قبل المغرب. نفل يرهنا مكروه ب اورنمازمنرب سي قبل نفل مرسم. ويكره ١١ يتنفل بعل صلوة الفجرحتى تطلع الشمس الز بعر تماز فجرسورة نكلف تك ا وربعدعفرسورة عزوب بوك تك نفلين برمضا مكروه قرارديا كيا اس كن كه رسول الشر

اشرفُ النوري شريع الماليا ارُد د وسروري الم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشادگرا می ہے کہ نمازِ فجر کے بعد طلوع آفتاً ب تک اور نمازِ عفر کے بعد عزوب آفتا ب تک کوئی نما سنیں ۔ صفرت امام شافعی کے نزدیک دور کعات طواف اور تحیۃ المسجد درست سے مگر ذکر کردہ روایت انسحے ضلاف بدر من ورمى : - ذكر كرده نفل كے مكروه بونے بي قصر كى قيد سے دين ان اوقات بي بالاراده نماز برسے كومكروه قرار دیا گیا۔ اگر کوئی شخص مثلاً عصر کی نماز کی جو تھی رکعت کے بدر سہوًا پانچویں رکعت کیو اسطے کھڑا ہوجائے تواسے محروہ قرار نہ دیں گے بلکہ اس صورت میں ایک اور رکعت سے منحل کرلینی چاہئے۔ <u> کلا</u>ماس مان یصلے الد- ذکر کردہ اوقات میں اگر قضار نماز ٹرھ کی جائے یا نماز جنازہ پڑھ کی جائے یاسی ہُ للاوت كركما جائے توشر عاجرج نہيں. وَيكونان بِينفل بعد طلوع الفجر الزصيح صادق كے طلوع كے بعد فيرى نمازے قبل يو. فرى سنوں كے دوسرى نفلیں پڑھنا متحروہ ہے۔ ابودا کو د، تر مذی میں حفرت عبدالنٹرا بن عرض سے مرنوع روایت ہے کہ فوکے طلوع کے بعد سواگ دور کعت سنت فجرکے دوسری کو تی نماز منہیں۔ علاوہ ازیں ام المؤمنین حضرت حضائلے سے مسامنہ لیف میں روایت ہے کہ فجر طلوع ہونیکے بعدر سول النہ صلی النٹر علیہ کو لم محض دوم کملی رکعات پڑھاکرتے تھے۔ لیے الاسلام کہتے ہیں کہ بذاتہ اسوت كے اندركسى طرح كى خرابى نہيں بلكه يہ كراست فجركى سنتوں كے حق كے باعث بير حتى كداگركوئى شخص بعد طلوع فجرنيت نفول کرے تریجی وہ سنت فجرس شما دمہوگی اگرحہ اس سے تعیین نہ کی ہو۔ وجہ بیسے کہ اس وقت کی تعیین سنتِ فجسہ يتنغل قبل المعغوب - أ فياب عزوب بوسف كے بعد فرض سے قبل بمی تعلیں پڑھنا باعث كراب سے اس لئے جے سے نمازِ مغرب بنی ماخیرواقع ہوگی اور نمازِ مغرب میں ماخیر خلاب اولی ہے۔ لعت کی فیضیا کتے ،- مدیثِ شریف میں ہے کہ جوشخص دن اور رات میں فرض نمازوں کے علاوہ بارہ ر کھات بڑھ کے اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائیگا۔ جارر کھات فہرسے قبل اور دور کھنت اس کے بعدا وردور کو ب کے بعدا در دورکعتیں عشام کے بعدا در دو رکعت فجرسے پہلے۔ یہ رُدایت تر ندی سرلین میں ہے مسلم شرایت سأم المؤمنين حفزت عائشة رضى النزعنباليسه روايت سيركه رسول النثر صلح النزعليه وسلم ميرك كلوبي جارركوك إئت يرص كق تجر بالبرتشركيب لاكفهر رفي سق ، تجر كلري تشريف لاكرد وركعات برصف تقى ، كيربا برتشريف لأكر لوكون كونما عصر پڑھاتے اور مھرمنحرکب کی نماز کڑے سعتے ، اس کے بعد گھرکتشر بیٹ لاکر دور کھانت بڑے سعتے نچھر کو گؤں کو عشار کی نماز بڑھا گرتشرلف لاتے اور دورکعات ادار فرماتے اور حب فجر طلوع ہوئی تو دورکعات پڑھے یہ ابوداؤ داور سراحم میں مجن ہے



رع الدر تروري ﴿ فَا مَدْةٌ صَرُورِيمٍ . سِنتِ فِرِالرَكسي كَ فُوت بِوكَيْ بِول تَواماً الوصيفةُ اوراماً الوبوسويُّ فرمات بين كمآ فباب يج إ طلوع ہو نے سے قبل انکی قضاء مذکرے ۔اس لئے کہ یہ دورکعات فقط نفل رہ جائیں گی اور ُفقط نفل بعد فجر مڑھنا کا اُٹ ت ہے۔ اور مصرت اما الوصنيفر و محرت امام الولوسيون كے نز دمك آفتاب طلوع ہونيكے بدر كھي انكى قضّا برزكر ِ فرض کے تابع ہوئے بغیر نفلوں کی قبضار منہیں ۔ حضرت امام محری^م وقت زوال تک ان کی قضاف ندیده فرماتے ہیں۔ شیخ فصل اور شیخ حلوا تی فرماتے ہیں کہ امام الوصنیفی وامام الویوسف جمجی فرماتے ہیں کر بنے میں حرج تنہیں۔ علامہ مزن "اسی کوراج و مخیآ ر قرار دستے ہیں۔ امام محری اس سے استدلال فر اتے ہیں کہ ا التُنرصلي اللهُ عِليهِ وسَمَّ في سنتين ليلة التعريس كے دن كے اُغاز ميں آ فتا ب بلند سوچانے كے بعد برط ھيں۔ اور بوصنیفة وا مام ابوبوسف فرماتے ہیں کرسنتوں کے اندراصل انکی عدم قضارہے کہ قضار واحب کے ساتھ خاص ن ره گئی ان دورکعات کی قضار جیساکه حدیث شریف میں بیان کیاگیاہیے ئۆ وہ تا بع فرض ہوکرہے۔ محض فجر کی سنتوں ض کے بغیر قضام نہیں ہوگی اور تا بع فرض ہو کرانجی قضاء کے بارے میں فقہا کر کی رائیں مختلف ہیں یہ <u> وارتبعًا قبل اَلْظهرال</u> ظهرسے قبل چاررکوائٹ اوربعید ظهر دورکعانت سنتوں کی تاکید کی گئی ہے اوراگر جلہ طِرِ بھی چاررکعات بڑھکے اس لئے کہ تر نری شرایت میں ایک مرفوع روایت ہے کہ جس نے ظہرسے قبل لا چار رکعات اور فہر کے بعد کی چار رکعات کی حفاظت کی کو انٹر تعالے اس پر دوز ن کی آگ کو حرام کر ڈے گا۔ لا ظِهر سے قبل چاررگعات نہ پڑھ سکے تو بوا در میں بیان کیا گیا۔ ہے امام ابوصنیفیر اور امام ابویوسے فراتے ہیں ک فر مِن كرادل دوركعات برسع اوراس كے بعد جموتی ہوئى جارركعات برسے اورامام فراح فرماتے ہي كراول! بات بيرُسے اوراس كے بعدد وركعات يرشے - صاحب حقّائق فرماتے أبن كم مفتىٰ برہيٰ تول سے ـ بِغَا قَبَلَ الْعَصِى الْحِزِ عَصِ عَبِل حِيارِ رِكْعَات بِرُهِنَا مُستَحَبِ بِهِ - اس كَنْ كُرْمَفِزت عَلَيْ سُر روابيت سِي كُرْسِ التُرعليه وسلم عصرسيمُ بليجار رخعتين رط-هتبه بقيح . علاوه ازس آنخفز هي كاارشا دسه كه جس نه خصيصة قبل بعات پڑھیں اسے دوز خ کی آگ نہ تھوٹر گئی اور ترندی شرقین ہیں سے کہ الشرتعا کی اس شخص بررحم فر ملسک چاررگعات عھرسے قبل مڑھیں۔ امام محری اختلاب آثار کے باعث چارا وردوکے درمیان اختیار دیتے۔ بغرمغرب دورکعائت سنت مؤکرہ ہیں اور ان کے اندر طول قراء ت ستھے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ روالہ ب الشرعلية وسلم ركعب اولى مين الم تنزيل اور ركعب ثاني مين سُورهُ مُلك تلاوت فرمات سكف-عشامه سيقبل جارركعات اوربعدعشاء جارركعات برهفنا باعث استحبار ن حضرت عاكشته صدلقة ﴿ اورحفزت عردالسُّواسِ عرص البيت كم جس في عشاء كے بعد جار ركعات نے لیلۃ القدر میں جاررکعاک دیا عتبار تو اب ، پڑھیں اور خواہ لبیرعشار دورکعات پڑھھے کہ 🌜 فَأَنْكُرُهُ هُرُ وَرِبِيرٍ ﴾ فرض نمازِ فجرسة قبل دوركعات ، ظهر سے قبل چادركعات ا در بعدِ ظهر دوركعات ، بعد منتُ

فرف النورى شريح ارُدو مشروری ایم دورکعات اودبعبرعشار دورکعالت - با عتبادتعداویه باره رکعات سننب مؤکده بین اودان کےمتعلق دسول الشرصلے الثر علیہ وسلم کاارشادِ گرامی سے کہ جس سے دن درات کی ان بارہ رکعاًت پرمواظبت کی انٹرنعالیٰ اس <u>کر ہے کہ شہب</u> میں ایک محر بنائیں گے۔ ان میں سب سے زیادہ تاکرید فجر کی سنتوں کی سے جن کے بارے میں روایات ذکر کی جام کیں اوران کے بعد درست قول کے مطابق فہرسے قبل کی چار رکعات مؤکد ہیں۔ اس لئے کہ روایت میں ہے کہ جس شخص نے ظهرگی سنتیں ترکب کیں وہ میری شفاعت د برائے ترقئ درجات بہتے دوم رہے گا۔ علاوہ ازیں فرائض سے قبل سنوں کا مشروع ہونا تو بہ طبح شیطان کے خم کرنیکی خاطر بھی ہے اس لئے کہ ان سنبتوں کے بڑھیے پرشیطان کیے گا کہ حب اس ية وه چيز بمي ترك ندكي جواس پر فر طن شهيل تي كو وه فرض كهال جيور بيكا اوربعد فرائض سنتول كاسب يه ب کہ اگر فرائقن میں معبول وغیرہ کے با عث کوئی تعصان آجائے توسنتوں کے ذریعہ اس گی تلافی ہوجائے ۔ وَلُوَافِلُ النَّهَا بِهِ إِنْ شَاءٍ صَلَّى لَكَتَنُنِ بِتَسُلِمُ يَا وَاحِلَةٍ وَانْ شَاءَ ٱرْبِعًا وَكَيرَ ﴾ الزّيادَةُ اوردن کی نوامل میں اگر جاہے دورکعیات ایک سلام کے ساتھ بڑھے اور افر چاہیے جار رکت ایک سلام سے ٹرمعے اور عَلَى ذَلِكَ فَامَّا نُوافِلُ اللَّيْلِ فَقَالَ أَبُوحِ لِنَعْمَا إِنْ صَلَّے ثَمَا فِي رَكْعَابِ بتسليم واحل لا جَازَ اس بے زیادہ ایک سلام کیساتھ ٹرھنا مکردہ ہو رقمئیں رات کی نوافل توا مام ابعضنے دیر کیتے ہیں کہ اگر ہمٹر رکھات ایک سلام سے بٹرھ لے فَكُونَا الزَيَادَةُ عَلَى ذَلِكَ وَقَالَ الولوسفَ ومحمَّلُ رحمهما الله لا يزينُ بالليل عَلِ كعتين تودرت بواوراً الله سازياده الكيسلام كے سائد مكروه إلى اورا ام بويست وا مام در كيتے بيس كرشب ميں دوركمات سوزياده بتسكيمتم واحكاتج اكسام كسائة ذيرم سلم کا ارشاد گرامی ہے کہ دات کی نماز دورکوت ایس اور دن کی نعلوں میں چارچار رکوت ایک سلام کے سائم پڑھنا افضل ہے اورائفیں وہ فلمری سنتوں برقیاس فرملتے ہیں۔علاوہ ازیں رسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلمنے چار کوتزل پر مواظبت و مداومت فرمانی - امام شافعی فرمات مین که نقلین خواه دن کی بول اور خواه رات کی دولو در انفار پر سیم کم دود و رکعت پڑھے - امام ابوصنیفی^{ور} فرماتے ہیں کہ دن اور رات دولوں کی نفلوں میں انفنل یہ ہے کہ چارچار ركعت الكسلام سے رئيسے اس كے كرسول الني بعد عشاء چار ركعات ايك سلام سے بڑھتے تھے اور برام المؤمنين حفرت عارئة صديقة ومسوم وى باورآ نحضور جاست كى جارركعات بعى اكيسلام ت برها كرتيم -موی کر مراح ہے۔ اور ماتے برکے تعمل کے قول کیمطابق صاحبیر کا قول مغی بہتے معراج میں اس فتوے کی نسبت عیون کی جاب کی گئے ہے

مگر نبرالفائق میں علامة قاسم کے قول کی روسے اما الوصنیفة می کے قول کو ترجیح دی گئی۔ شامی میں اسی طرح سے **غ**ائمرُهُ **حزورِم** . دن کی نفلوں کی مبنسبت رات کی بوافل کی فضیلت زیادہ ہے۔ اس کئے کہ ارشا دِرُبانی بیٹ . في جنوبهم عن المضاجع مدعو*ن أبهم خو* فأوطعًا وتمارز قنهم مُنيفقو بن فلاتعهمُ نفسرٌ مأأخفي لهم مِن قرةِ أغيُن جزارً ا کا بزالیکلوئ ۔ دالاً یہ ، نیز رسول الناصلے الله علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی۔ کہجن شخص نے رات کے قیام کوئو ترندی میں محضرت ابوا مامضے روایت سے رسول الترصیکے اللہ علیہ وسلم نے ارشا د فرمایا کہتم رات میں قیام کسا و د نفل طرهوی اکس لئے کہ یہ صالحین کا طریقہ اور متمہارے رسسے قربت کا دربعہ اور کفارہ سینات اور گنا ہوں و کنے والاہیے ۔ حصرت ابوسعیرالخدری شے روایت ہے کہ تین قسم کے لوگوں سے انٹریف الی راضی ہوتا ہے ۔ ا كي اوده جورات مين نماز كرك لي استط اور دوسرے وه لوگ جو نماز كر لئ صفين باندهين -اورسير ف لوگ جود شمنان دین سے قبال کیلیے صف آ راہوں ۔ یہ روایت شرح الشے نہیں ہے ۔ حفزت ابوہرریو کے سے روایت ہے ہیں نے بنی صلے انٹرعلیہ وسلم کو یہ ارشا د فرباک سناکہ ہمارا پر وردگار ہردات ہیں سماء دنیے کیفائٹ نز واثبات رات کے آخری تہا ڈئ میں فرائے ہوئے ارتبراد فرماناہے ج_ھے کون انگراہے کہیں اس کا سوال پوراکروں مجھ سے کون مغفرت طلب کر تا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں < بخاری وسلم والقراءَةُ فِي الفرائضِ وَاجِبَةٌ فِي الركعة بِن الأُوْلِينَ وَهُوَ عِنْرٌ فِي الاحْرَبُسُ إِنْ شَاءَقُرأ ، در فرض نماز دن کی میل دورکعات میں قرارت فرض اورا نیر کی دورکعیات میں یہ اختیاریے کی فواہ سور ہ کا تحکیب بڑھے اور الفاتِحَتُ کو إِنْ شَاعَ سَکَتَ وَ إِنْ شَاعَ سَبِّحَ وَالقَوَاءَةُ وَالْجِبَةُ فِي جَمِيعِ کَكِعَاتِ النَّفَاق چلہے چپ رہے اور خواہ تبیع پڑھے اور قرارت نغیل اور ویز کی سیاری رکٹ ت میں واجب ہے۔ و والقراءة في ولفرود فض الد فرض نمازوں كي قراءت كے باريس تفصيل يہ ہے كه فرض نماز الد کی پہلی دورکعیات میں قرارت فرص قرار دی گئی۔ اورا مام شافعی مررکعت میں واجب قرار ا -ان کے اس استدلال کاسب یہ سے کہ ہررکعت نماز ہونیکی بنا پراندرون ہروکعت قرارت واجب ہوگی ۔ امام مالکائے کا قول بھی اسی طرح کاسپے اوراننی دلیل بھی جوں کی بوّ ں بہی ہے۔ فر ق محض اسفقدر۔ ان کے نز دمک میں رکعات میں قراءت کا فی ہے اِس کئے کہ اکثر مکل کی حاکم شمار ہوتا ہے اس اعتبار مح انڈرون ہ کی سے دورکعت کے اندر ہی قرارت کا فی قرار دی جائیگی۔ احمات کا کستدل یہ ارشا دُربائی ہے " فاقر کُوا مائیکٹر سے من القرآن" دیم لوگ جتنا قرآن کسانی سے پڑھا جاسکے ٹڑھ لیا کروی آیٹ اقرؤ ا" امرہے اوراس کے درلیہ سے فرضیت کا نبوت ہوتا ہے اور قاعدہ کے مطابق کسی فعل کا حکم دسینے پرایک بار کر لینے سے تعمیل حکم ہوجاتی ہے۔

بار بار کی احتیاج منہیں ہوتی ۔ اس سے تو یہ بات ^ناب*ت ہوتی ہے کہ قرارت کا ج*ہانتک تعلق سے وقع ص ایک *رکع*ت میں فرص ہو بحضرت امام ز فرح اور بصفرت حسن بصری میمی فرملتے ہیں تو تھے رسوال یہ سبے کہ احزاب دوسری رکھت یس قرار کت کے فرخن ہونیکے قائل کہاں سے ہوئے ؟ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ احما ن دوسری رکھت کے اندر قراءت کا وجوب بذریعہ دلالۃ النص نابت کرتے ہیں اس واسطے کردونوں دکھات ہرا عتبارے ایکے صبی ا ور اصل ارکان میں برا برہیں ا دراس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جسطرح مرکعیت ا ولی مراد ہے اسی طرح رکعیت ما سے بھی رہ گیا اہام شا فیج کے استدلال کامعاملہ توہیلی بات یہ کہوہ ا کادکی قئم سے ہے اور اس کے دریعہ فرمنیت تا سبنیں ہوسکتی، محض وجوب تا بت ہوسکتا ہے مگرو ہوب بھی ہردکعت کے اندر شہیں۔ دومری بات یہ کہ اس عدریت بسے اضاف ہی کی تا ٹیر ہورہ ہے اس کیے کہ اس کے اندر صلاۃ کا بیان مطلق ہے اورصلاۃ کومطلق بیان کرنیکی صورت میں اس سے مقصود کا مُل نماز ہوگی اور کامل نماز دورکعات ہیں ۔ وَهو عنید فی الاخور میں الزنماز پڑسے والے کو فرض کی دورکعات میں بیا ختیار دیا گیا کہ خوا ہ وہ سورۂ فائخہ رط مسلے یا تقبیح اورخوا ہ خاموشی اختیار کرے سبب یہ سے کہ انچر کی دورکعات کا جہاں تک تعلق ہے وہ حسب دیل بانوں میں بہلی دور کعات سے الگ ہیں۔ ۱) اندرون سفر دولؤں کے نزیر سفنے کا حکم ہے، ۲) بہلی دورکعات میں جم سو تاہیے ا وراخیر کی دورکعات میں انتقاد اور قرارت آ ہے۔ تہ ہوتی ہے ۲۰۰۰ قرارت کی مقداد میں نبمی فرق ہو تاہیں ان بالوں میں فرق کے باعث اس میں داخل نہیں کیا گیا ملکہ اس سے الگ رکھا گیا۔ وَمَنُ ءَخِلَ فِي صَلَوْةِ النِفلِ ثُمَّا أَفُهِدَكَ هَأَ قَضَا هَا فِأَنْ صَلَّى إُرْبُعَ دِكِعَاتٍ وَقَعَلِ فِي اورجونماز کے آغاز کے بعد اسے فاسد کروے بو آن کی قضاء کرے لہٰذااگر جار رکعات کی نیت کرے اور پہلی دورکعات میں الْأُولَيْكُنِ ثَمَ ٱفْسَلَ الْأَخْرَ مُكْنِ قَصَلَى رَكْعَتَكُنِ وَقَالَ ٱبُونِوسِ عَن يَعْضِى ٱدُبِعًا وَيصِلِّي النإنلَة بیٹھنے کے بعد آخری دورکعات فاسر کر دیے تو وہ دورکعات کی قضاء کرلے ۔اورا مام ابویوسے جم چار کوت کی قضار کیلئے کہتے ہم قَاعِدًا مَعَ القُلْمَ وَعَلَى القيامِ وان أَفْتَتَعَفَا قائمًا شِعقَدِكَ جَازِعِنْكُ أَبِي حنيفةً رَجِتُهُ ا ورنفل قیا) بر قادر بوسیے با وجود میٹر کر برمنا درست سے اوراگر ابتدا کھوے ہو کر کرے کے بعد میٹر جلے ہو الم) ابوصیفدہ اللهُ وَقَالَا لَا يَجُونُ إِلاَّ مِنْ عُذَى وَمَنُ كَانَ خَارِجِ الْمَصْوِينَفَالُ عَلَى دابِتِهِ إلى أَيِّ کے نز دیک ناجا رُنہے البتہ عذر کی بنا بر جا رُنہے ۔ اورشہرسے باہرشخص کو اپنی سو اُری پرنفل پڑھنا درست ہوج ما نب ہی جهُدَةِ تُوكِيْهُ تُ يَوْجِي إِنْهُمَاءُ سواری جاری مہوا شارہ کرتے ہوئے۔ وَمن دَخل فِي صلولاً النَّفلِ الإجوتِنحُص قصرُ انْفل نما زكا ٱ غاز كرك كيراسي فامد

الشرفُ النوري شرح المحمل الدو وت روري ر دے تو نماز کی قضام کا وجوب ہوگا۔ چلہے اس کے فعل کے ذریعیہ فاسد ہوئی ہویا اس کے فعل کے علاوہ سے مثمال كركوماني نظراً حائي، ماعورت كوصين أنيكي ابتدار بوكئ تواس صورت مي قضار كا وجوب بوگا-ے عوریہ ہم سیافتی فرماتے ہیں کہ قضار واحب نہ ہوگی ۔اس لئے کہ وہ اندِرون نفل نما زمتبرع ہے اورمترع برلزوم بس برواكرتا اس كئة كدارشاد بارى تعيالي بيع ولا تبطلواا عِالكم "مجرقصدًا كي قيداس بناير لكا في كركسي تتحص <u> فان صلے ادبع دکھانتِ الز کوئی شخص جارز ک</u>وات نغل تی ابتداء کرے اور پھر فقد ہ اولی کے بعد انٹر کی دورکوات ُ فاسر کردے تواس صورت میں امام ابوصنیفی^ج وامام محر^ج دورکعات کی قضار واحب ہونیکا حکم فرملتے ہیں اس لئے کہ اس بارسے میں اصل بات میں ہے کہ نفل نما زکے ہرشفو کوستقل نما ز قرار دیا گیا ا ورمقد ارسیر بیٹھ تھی کے باعث ا ول محل موگیاا ورتبیسری رکعب کیواسط کوار برنیکوستقل تحربید کے درجہ میں رکھا گیا بس شفعہ نانیہ ہی کالزوم ں کے قاسر کرمکی بنار کراسی کی تصار کا وجوب ہوگا۔ امام ابو پوسفت احتیا کیا چار رکھات کی قضار وا حبہ راردستے ہیں اس لئے کہ دہ ایک نماز کے درجہیں ہے۔ ويصلى النا فلهًا قاعلًا الم قياً كرقاور مبوية يهوية بهي ورست سي كديثه كرنماز يُرسع - اس ليَّ كروب نياك طور راصل نماز نفل مذیر مصنے کی گنجائش دی گئی تو بررجهٔ او لی ترکب وصف کی مخبائش بیوگی اوراگر نفل کا آغاز 🤶 مرطت موكركرك اس كي بعد مع جائ الما الوصنيفة استحسانًا است محى جائز قراردية بي اس الت كردب روئ بى بىل بىلىم كرير هنا درست ب يوبقاء بدرج اولى يرهنا درست بهو كا . أمام ابويوست وامام محرَّا ام ج بلا عدر درست قرار منس ديق وقياس كاتعا ضار معي مي ب من کان خارج المصوالي مفيم تخص اگرشېرسے بابرليني ايسے مقا) پرمېوجېاں کەمسا فرنماز قفر کرتا ہوتو ايسی جي حگه نفل نمازسواري پرپڑهنا درست ہے جس جانب کوسواری جاري ہواس طرف پڑھے لے۔اس لئے کہ عزالاتنا جي سواری پرنما زبر مفتی صورت میں استقبال قبلہ کی شرط مدر سے گی و موت عرفارو ی فرملتے ہیں کہ میں بے رسول الشرصف ان مسافقی میں استواری پرنماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور آنخفور کارخ خبر کی جانب تھا۔ امام شافقی فرماتے ہیں کہ بود وری سے کہ قبلہ رخ ہو۔ فرماتے ہیں کہ بوقت سنت بھروری سے کہ قبلہ رخ ہو۔ سُجُودُ السَّهُو واحبُ في الزيادة والنقصاً بن بعب السَّلام مَنْ مَنْ البَين تم يَسْهُ الوليَكِمُ الْ نازس كى بني كى شكل بن سہوكے سجدے واجب ہيں . بيدسلام دوسجدے كركے تشہر بڑھ ادرسلام مجرف في

🖹 ازده و سروري 😹 کاب شجودِ السکوُ الز-علامة قدوری فرضوں، نفلوں اورادار وقضار کے ذکرے فارغ ہوکر ابسجد اسہوے بارے میں ذکر فرماد ہے ہیں کہ اس کے ذریعہ نما زمیں آنیوالی کی بوری کی سنجودالسهوة احبب الزيمصلي كيلئ دوسجرت نمازك اندرسهوكي صورت بين واجب بإي اس سة قطع نظرك وه نزاز فرض ہو یانفل تاکہ جروتلا فی نقصان ہوجائے صحاح ستہ کی روایات اور بحالاائی وغیرہ کی مراحت سی رسول الته صلى الترعليه وسلم كي اس يرمواظبت نابت سع اورجب اس كا واجب بهونا نابت بهوگيانو ترك واحد پرتلافئ نقصان واجب وگی پس ترک شمیه ولقوذ و تیام پراس کا وجوب نه ہو گاکیونکہ وہ خود بنفسہ واحت نہل اس طرح ترک رکن پری سجدهٔ سهر واحب نه بهوگاکیونکه ترک رکن سے نماز باطل بوجاتی سے ۔ اگر دا جب عبر ا ترک کر دیا تب بھی سجد ہ سہر واحب نه بهوگا اس لئے کہ صدیث شریف میں سیے کہ سجد ہ سہو کی بنابر ہیں پورٹر ترک کی صورت میں نماز کا اعادہ لازم ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے ہرسہو کیلئے سیلام کے معد دوسی سیاری گا یہ روایت میں راحی، ابوداؤ داوراین ما جرمیں ہے۔ اور ثابت ہے کہ بنی صلے الٹرعلیہ وسلم نے مثلام کے بعد سہوکے گا ے۔ کے نز دمک سلام سے پہلے سجد ہوسنت ہے ۔ امامشا فعی مہمی فرملتے ہیں ۔ سلام سے پہلے سجدہ سپوجائز ہے۔ اختلات حرف اولوست میں ہے۔ احفاف کے نزدیک بعد سلام سجدہ سہو کامقام ہے اس سے قطیع نظر کہ مہورکعات میں اضافہ کے باعث ہویا تمی کی صورت میں - امام مالک فرانے ہیں کہ کی کی شکل میں سلام سے معمل میں دوری شکل میں اسلام سے اسلام س يهل اوراضافه كي شكل مين سلام كربعر - " واقعات " مين ب كرا مك مرتبه اليسام واكر مصرت امام الولوسف يح خلیفہ وقت بارون الرمت برعباسی کے بہاں بنطے ہو کے تقے کہ امام الکائے بھی ہو رکے گئے ۔ باک چیت کے دوران سجرة سهوكا مستلرم أكيا توام ابولوسف يحية الم الكهيس اس كياري أن كى رائع معلوم كى لوالم الك اے اپنے مسلک کے موافق اس کا جوآب دیا۔ امام ابولوسف بھرنے پو چھا**کہ اگرکسی شخص کو میک** وقت اضافہ اور لى دونون طرح سبوبوگيا بيوتو ده كياكريكا ؟ اس سوال برامام مالك حيرت زده ره كي - امام شافعي كامت مرك رسول الشرصة الشرعلية وسلم كايفعل ب كم أنحضور بن نما زهر ك قعده أخره ك اندر تجركم كر دوى بسالام س قبل کئے ۔احنان کامستدل انتخارے کم یارشا دہے کہرسہو <u>کے لئے</u> سلام کے بعد دوسجد میں علاوہ ازیں صحاح میں حفرت دوالیدین صی التر عندے روایت ہے کہ اُنخفور سے دوسیدے بدرسلام کے لہذاآ ہے گی فعلی ردایات میں تعارض بیدا ہوگیا اور تولی حررث سے اخذ دعمِل برقرار رہا، اجناف بے اسی کو اختیار فرمایا. في كرو صروريم : - اكثر فقهار الكيسلام ك بدرسجد أسبهوك فأكل بين شمس الائمه اورصدر الاسلام بعدد وسلام کی میں اور خواہد میں اور صاحب ہرا یہ اسی قول کی تقیعہ فرماتے ہیں اور فز الاسلام ایک سلام کے سیری کا میں اور صلام ایک سلام کے بعد سیرا کی اس کے سیری کی میں میں کی میں کہتے ہیں کہ سامنے کی جانب سلام کرے مگریہ قول مشہور کے خلاف ہم

ا <u>در زیادہ درست بیبلا < اکثر ف</u>قہاوکا) قول ہے ۔ کرخی اورنخنی یہی فراتے ہیں ۔ <u>تنح</u>یقیش<u>ھ میں وسیسک</u> ۔ کیونکر سجرہ سہو کی بنیا دیر مہلا تشہیر نہ پڑھنے کے درجہیں شماریو گا۔ لہٰ ذااس کے بیدا ور تشهر ودرو د شرلف بالمره كرا ورد عایره كرسلام تجیزلیگا. گ وَكَلِزَمُ سُجُودِ السَّهُواذَا زَادَ فِي صَلَوتِهِ، فعلَّا منجنسهَ اليسَ منهَا اَوَتَرَكَ فعلًا مَسنونًا اَ وُ ا در نمازیں اضافہ کرنے برسجدہ سپولازم ہوگا جبکہ نماز کے اندر کوئی الب افعل کرے جونمازی صنت ہواوروہ اس نمازیں ف ترك قرُاءة فاتحة الكتاب اوالقنوت إوالتشهل اوتكبيرات العيُدين أوجَه والامامُ فيماييكَ شامل زبهو ياكسفون لمسنون كوترك كردم يا قرارت سورة فالخه يا قنوت ياتشهد ياعيدين كي بجيرس ترك رويح يادا) جبرى نمازك اندرس ٱوُخَا فَتُ فِيمَا يُجُهُرُ وَسَهُوالا مَا مِ يُوحِبُ عَلَى المُوتَم السَّجُودَ فاَنَّ لِمِ يَسِجُ لِ المَامُ لِم يَسِجُ لِ باسری نمازیں جزا قرارت کردے اورا ا) کے سپوسے مقتدی پرسجد ہُسپو واحب ہوگا لہٰذا اہم کے سجدہ مُرکزنے پرمقت کی نبعی المُوتِمُ فَأَنْ سَهَي الْمُوتِمُ لَم يُلْزِمِ الامامُ وَلَا المُوتِمُ السِيمُودُ وَمن سَهِى عَن الْعَكْ الأولَى سجده نكرك اورمقتدى كسبوس مذام برسجد أسهو والجب بوكااور نتقدى براور بص قاعدة اولى ياد درس اسك تنم منكر وهوالى حال القعود اقرب عاكم فجلس وتشهر ك وان كاك إلى حال القيام اقرب لم بعدوه بسطف کے زیادہ قریب بہو کہ یا داکئے او لوٹ جائے اور بیٹے اور آشپر دیاہے اور کھڑے ہوئیکے زیادہ قریب ہونٹی ملوت بن دہ زاوٹے ىعُى وَكِيْسُجُلُ السَّهُو وكلزم ستجود السكوالخ اكرنماز يرصف والسي تبادى منس سيكوي فعل زيادة وكيا یا دِه کونی واجب ترک کردے مثال کے طور رسورہ فائحہ کی قراءت نہ کی یا قنوت یا قنوت ى جير ماتشهديا عيدين كي تجيري ترك فردك يامام تفاا وراس في جرى نماز مين ميرًا قرارت فردى ياسرى نماز میں جہڑا قرارت کردی توان ذکر کردہ تمام صورتوں میں سجد وسہو کا وجوب ہوگا اور مقتدی بر محض امام کے سہو بحدة سهوكا وجوب بوكا - اگرمقتدى كوسهو بوجائے تو اس كى وجرسے ندام پرسىدة سهوكا دجوب بوكا اور وال : سجدهٔ سهوتلافی نقصان کی خاطر ہوتا ہے توزائد فعل کی صوتر میں اس کا وجوب کیوں ہوتا ہے تجبکہ اضافہ کمی کی صدواتع برواہیے برجوات ، اس کاجواب یہ ہے کر اصافہ بے موقع ہونے پر اسے نقصان مي قرارديا جاتلب للمزامتلا أكركسي تخص في ايسا غلام خربيا جس كي جم أنكليان تمين تو خيارعيب ک بنا پر شفیک اسی طرح اسے نوٹانیکا حق ہوگا حس طرح انگلیاں چار ہونیکی صورت میں نوٹانیکا حق تھا۔ ومن سهمي عن القعلة الاولى الوكوئ نمازير صف والأسمول أر مُعراً الوسة لك اوراليد وقت اسم ياد

martat.com

الرفُ النوري شرح المراك الرُد و تسكروري الله آئے کہ ابھی بیٹھنے کی حالت کے زیادہ قریب ہو تو اِس صورت میں بیٹھ جلنے اور بیٹھ کرتشہر بڑے اس لئے کہ برنے کا حکم اس کے قریب کا سا تہو ہائے تو اس جگہ بھی پی کھٹر ابہونا گویا حکماً بیٹھنا ہی ہے ا ورزّ مادہ صبحے قول کے مطالق اگرنجلا دهط نضف سيدها ورمني هاي موتوه م بيضي ك قرب شمار سوكا اوراس صورت مين زيا ده صحح قول کھیطابق اَس پرسی آہ سہو وا جب نہ ہمو کا اس لئے کہ شرعا کرہ کھڑا ہو نیوالا قرار نہیں دیا گیا ا وراگر قبام کے زیادہ قریب ہوتو بجانب قعدہ نہ لوٹرنا جاسیئے۔اس لیئے کہ دہ اب کھوٹے ہونے کے حکم میں ہے اورانسی اُنٹو يس بالا تغاق أس يرسحبرهُ سُهوكا وسجوب بهو كا ا ورظا هرندستب مطابق اگرائجي سيدها كه از الهواموكه با دا حات تو والیس ہوجلئے ورنہ والیس نہ ہو ۔ رہی وہ حدریت جس میں ہے کہ رسول الٹر صلے الٹر علیہ وسلم کھڑے ہو گئے ہ ا ور پھرلوگوں کے تسبیح بڑھنے پر مبتلہ گئے تو اسے آج کے سیدھا کھڑے نہ بونے پر محمول کریا گے ا دریہ جو دوسری حدمیت میں بنے کہ آنحضور منہیں بنیٹھے اورلوگوں کو کھڑے ہونیکا اشارہ کیالو اسے آپ کے سیدھے كفرك بموجل يرمحول كياجا كيكا-وَإِنْ سَهِي عَنِ القَعُلُ وَالاَحْارُةِ فَقَامُ إِلَى الْخَامْسُةِ رَجْعَ إِلَى الْقَعُلَةُ عَالْمُ كَسُحُلُ وَالْغَ إدِرِاً رُتعدهُ آخِره بمولنے کی دجے یا بخویں رکعت کیواسطے کمڑا ہموجائے تو تا دفتے کسحدہ مذکرے قعدہ کی جانب اوٹ آئے الخامِسَةُ وَسَجَدَ لِلسَّهُووَ إِنْ قَيْلَ الخامِسَةُ لِسَجُلِ لَا لَا خَمُنَ كُورَةً لِلسَّا لَهُ لَا وَ ا وربا پخریں رکعت ترک کرے اور ہور کا سہوکرلے اور ایخویں رکعت کاسجدہ کونیکی صورت میں فرمن باطل ہوجاً سکا اور پر نمازنفل ہوجا کیگی اور فخ كَانَ عَلَيْهِ أَن يَضُمُّ اليِفَارَكُ مَّ سَأْدِسَةً وَإِنَّ تَعَكَ فِوْالْرَامِحَةِ شَمْ قَامُ وَكُمُ يُسَلِّ بُطَنِّهَ] ب اس پرلازم ہوگاکہ وہ ہی میں تعبی رکعت ملالے اور اگروہ جو تھی رکعت میں بیٹنے کے بعد کھڑا ہوجائے اور فقدہ اولی خیال کرتے ہو قَعِدَةَ الأُولَىٰ عَادَرالَىٰ العَعُودِ مَا لَحُرِ لَسُحُكُ الغَامِسَةِ وَسَكَّمَ وسَعَيْدَ لِلشَّهُووَإِن قَيَّلَ الخَامِسَةُ سلام ذبهير وتاد قتيكه بالخوس ركعت كاسجره وكرم قعده كى جانب لوق اورسلام بعير ادرسيرة سهوكر له إور بالجوس كالمعجد سِيَجِكَ يَوْضَمُّ إِلْمِهَا رَكِعَةُ أُحْرِي وَقَلُ ثُمَّتُ صَلِوتَ الْرَكِعَتَانِ نَافِلُمُ وَمَن شَلِكَ فِي صلوتِهِ فلم كريطية كى صورت من جيعى ركعت مزيد ملالے اوراس كى نماز مكل موقعى اور دوركعات نفل موجاً ينكى اور و فخص جے اپنى نماز مي شك يَدِي أَتَلْتُكَ صَلَّا أَمُ أَرُبِعًا وَذُلِكَ اولُ ما عُرضَ لهَ استأنفَ الصَّلَوٰ فَأَنُ كَأَنَ يعرض لهُ تَبْلأ ہوااور دھیان نرہے کتین رکعات بڑھیں یا جارا وریہ سہواسے اول مرتبہ مجواتو نما زددبارہ بڑھے اورا گر برسہواکٹر بیش آتا ہوتواپنے بَىٰ عَلَى غَالِبَ طَنَّهِ أَن كَانَ لَدُطنُّ وَإِنْ لَمُكُنِّ لَدُظنُّ بَيْ عَلَى الْيَقْينِ كن فالب يول برابوب وليك فالب كمان بو ورنه يقين بر بن ام كرك-تنبرز كو **وثو ت**ثبيح | <u>وَانْ سَهِلَى عَنِ القعلة الإخارة</u> الخ الرّنمازيرٌ عنه والـ يُوتورُهُ اخِره ياد ندرب ﷺ

arrat.com

الثرفُ النوري شرح الماليا الدُد وت روري الله ا در وہ سہوًا یا بخویں رکعت کیواسطے کھڑا ہوجائے تواسے چاہئے کہ پابخویں رکعت کے سی وسے قبل قبل ملیط کہے اور تعده کرے اور سجدهٔ سهوکرے نماز محل کرلیے ۔ واپسی تو ا صلاح صلاق کی خواط ہے اور سجدہ سہوا سوانسطے کہ اس ے داخب قطعی بعنی تعیری اخرہ میں ما خربہوگی اور یا بخوس رکعت کاسجدہ کر چکے گی صورت میں عندالا حاف اس کی فرض نماز باطل ہو جائئے گی ۔ حضرت امام محرَح ، حضرت امام شافع ؓ اور حضرت امام مالک کااس میں اختلات ہے فرض باطل ہوسکی دلیل یہ قرار دی تھی کہ اس سے فرض ممل کرنے سے سیلے نفل فعلی کا آغاز کرکے اسے بذریو سی د ئخکم کیا اور فرض مکل کرنے سے قبل فرض کے خرور جسے اس کا باطل ہونالازم آئیگا لہٰذا فرصیت کے باقی ندرہے وراصل بما زکے پائے جلنے کے باعث اُ مام ابوصنیفیر وا مام ابوپوسف اس نما زکے نفل ہو جانیکا حکم فرماتے ہیں بس اس زیاده رکعت کے ساتھ ایک رکعت مزیر شامل کرنے تاکہ نفل طاق نہرسے اور نہ ملانے کی صورت میں بھی مضائقہ نہیں اس لئے کہ اس نے عمدُ ااس کی ابتدار نہیں گی ۔ علادہ ازیں اس پرسجہ ہو مہمی واحت برگزا وان قعك في المرابعتها تم قاكم الخ اوراكر ويمني ركعت يرقعده تؤكر بدم تحريم ول كركم الهوجائ تواس صورت یں مایخوں رکعت کے سیرہ سے قبل اگر ما دائے کو ملیط آئے اور سیرہ سہوکرے اور سلام پھیردے اور ما بخویں کوپت یں با چوں دست میں ایک رکعب اور شامل کرنے خواہ یہ نماز فجر وعود مغرب ہی کیوں نم ہو۔ اس شکل میں اس ک رُض نماز کی نبی بھی میں ہوجائیگی اور دور کعات نفل ہوں گی۔ فرض کی بھیل تواس واسطے ہوگئی کرکسی رکن یا فرض کاترک لازم نهين آيا محض سلام باقى رە گيا تھا جو كمروا حبب سبے اوراس كى تلافى وتكميل بزرىيە سجد ة سبوم و گئى اور ايك ركعت پرشال کزئیا حکم اس واسطے ہے کوفی ایک رکعت پڑھنا منوع ہے۔ فَأَ يَكُرُهُ صَرُورِيم : يسهوى صورت الربيلي باربيش آنى مولة منازد برانيكا حكم وكا يسلم الودادداوراب ماجرين م فور ارت كية كرجب م من سيكسي كو نماز مين شك بهوا وربيها د مندسي كرتين ركوات برامين يا چار ركوات نو شک کو دورکرے کیفین یعنی اقبل رکعات کو اختیار کرو-اور تھزت ابن عرضے روایت ہے کہ مجھے اگر یا د ندرہے کہ میں نے کتنی نماز بڑھی تو میں لوٹا دول گا۔ یہ حکم پہلی بارسہو کا ہے۔ یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے۔ ح مریقن کی منساز کا ذکر به إِذَ الْعَلْيِّ مَا عَلَى الْمُرِيضِ الْقيامُ صَلَّح قَاعِلُ ايركُمُ ويَسُحُلُ فَأَنْ لَمُ لِسِتَطِع الركوعُ والسجود حب ريف كے لئے كمرا بوا مشكل بوجائے تو وہ بیٹ كر ركوع وسيوه كے ساتھ نا زار سے ادراكر ركوع وسيره كر الجي مكن أوعى إنيماً ءُوَجَعَلَ السجودَ اخفض مِنَ الركوعِ وَلَا يَرِفَعُ إِلَىٰ وَجُهِم سَيِئًا كَيْحُدُ عَلَيْ نہ ہوتو اشارہ کرے اور سجدہ کا اشارہ رکو ع کے مقابلہ میں زیادہ نسبت کرے اور سجدہ کی خاطراب نیجرہ کی جانب کوئی شی نہا گھا <u> AAAAAAA;AA;AAAAAAAA</u>

الرفُ النوري شرط المراب الرُد و وسروري فَإِنْ لَحَرَيَسَتَطِعِ الْعَعُودَ اِسْتَلْفَ عَلَىٰ قَغَاهُ وَجَعَلَ رِجُلَيْهِ إِلَىٰ الْقِبُلَةِ وَأَوْهَىٰ بِالركوعِ وَالسَّحُود اوراگر بیچه کرمین نرام سکے توجت لیٹ کرانے بربجانب قبلے کرکے رکوع وسجدہ کا اسٹایہ ہ کرے۔ اور اگر سپلو وَإِنِ أَضُكُ حَبَّ عَلَى جَنْبِم وَوجهم إلى الْقِبْلَةِ وَأَوْمَى جَان فَإِن لَمُ رَسُتَطِع الاسْماء مَرَاسِم پرلیٹ کرمن قبلہ کی جانب کرکے اشارہ سے نماز بڑھے تو یہ ممبی جائز سپے اوراگراس سے اشارہ مجی ممکن نہ ہوتو پر اَخُوالصَّلَوْةَ وَلَا يَوْجِي بِعَيْنَكِمِ وَلَا بِحَالِمَ الْمَارِهِ وَلَا بَعَلَمِهِ وَلَا بَقَلَمِمِ مؤخركردك ادر آنحوں ، مجوزوں ادر تلب سے اشارہ نرکے۔ ت الى وَصَلَ : مِنْ تَعَلَىٰ ؟ بِمُسْكِلِ بِهِ جِلْ عُنْ السَّارِهِ مِهِ الْخَفْضَ خَفْضَ مَرْبُتِ ، بِبِت مُرنا. إخفَضَ : زِياده بست كزما - رِسْجَل : پاؤں - وستجما : چهره - بحاً جبکیما : ابرد - اصل میں تنزیر کا صیفے ہے - نون اضافت نبیح إباب صَلَوْة المهريض - انسال كے دوحال بيوتے بي - ايك تو دہ جيكه صحت منداور بياريون سے بچا بهوا بهو ملب - د وسرايه كه اسے كوئى مرض لاحق بروط ئے - علامہ قدورى كما معست کے احکام سے فارع بہوکراب دوسراحال بیان فرما رہے ہیں بھرخواہ مرض لاحق ہویا سہوہو دونو بکو عاصِ ماد^ی كِهَا جِالَّابِ الراسي كِيمِطا بِق حكم بهو المبيد مرَّسُبو بنسبتِ مُرصَ كِي زياده بَيْشِ أَ البي اسواسط صاحب كتاب أول موكا حكام بيان فرائے اورم ص كا حكام كابيان اس كے بعدكيا۔ اذا تعك العلى المكريين الخ اكر بماداس قابل ندرب كه كمطر يهوكر تما زيره سك ما كمطر يهوف مريمارى من اضا ں صحت یا بی کا قوی خطرہ ہوتو اسے چاہئے کہ نما زیلیٹے مٹھے طرحہ نے یہ مزوری نہاں کہ وہ سک لگا کرا درسہار۔ ے کھڑا ہو۔ اور رکوع و سحبرہ بٹیمہ کر کرنا ہمی مکن ندرہے تواس صورت میں بیٹھ کر اشارہ کے ساتھ نماز طرہے اور رکورنا کے مقابلہ میں سجدہ کے اندر سرورا زیادہ تھیائے تاکہ سجدہ رکورناسے ممتاز ہوجائے اوراگر بیٹھ کرنما زیر هنامکن مِيةً يُرُون اللَّهُ قيامًا وتعودًا على جنوبيم كم باريس حضرت ابن عمر ، حضرت جابرا ورحضرت عبدالشرابن مسعود رضی التّرعنبم فرملتے ہیں کواس کانزول نماز کے بار نمیں ہوا یک بی اگر قیام پر قدرت ہوتو نماز گواہے ہوکر اورقب ا د شوار موتونینا کر، ا در مبطینا مجمی مکن نه مروتو اینے سیلوژن برلیٹ کرنماز بڑھتے ہیں علادہ ازیں حضرت عمران بن حصیر است روایت ہے کہ انھیں بواسیر کا مرض تھا انھوں نے نمازکے بارے میں رسول المترصلے المتر علیہ ولم پوچهالو ارشاد مواکه نما زبحالتِ قياً) برهو - اوراگر ميمکن دمويو نماز بيند كر پرهواور مربعي ممکن مدمويو ليك كرپومو به روایت بخاری شرلیف وغیره مین موجود ہے ۔ یہ عذر خوا ہ حقیقی ہوکہ اگر کھرا ہوجائے تو گر جانیگاا ورخواہ حکمی ہوکہ قیا م کی صورت میں صرر وازیا دِ مرض کا قوی اندلیث ہو۔ نہا آیہ مب اسی طرح ہے۔

الشرفُ النوري شرط المراك الدو ت روري الم صَلَى قاعدًا الزييني الركم طب بوني يرقدرت منهو توبيط كرنما زيره والركوع رسجو دير قدرت بوتوركوع و سی ہ کرے در نداشا آرہ سے پرطسے ۔ حدمیثِ شراعت میں ہے کہ اگر رکوع وسجدہ پر قادر ہو ورند اشارہ سے پڑھے یہ روایت سند مزار وغیرہ میں ہے۔ منطقے کی کسی خاص ہیئت کی تعیین منہیں بلک جس طریق سے مبد ۔اس واسطے کہ حب ہماری کے باعث نمازے ارکان ساقط ہو گئے تو اس کی وقہ اونی ساقط ہو جائیں گی۔امام زفرہ کے نز دیک اس طریقے سے مبیٹھے جس طرح اندرون قعدہ برائے تشہد مبیٹھا کر تا ہ سى قول يرفتوى د ما كياسي اس واسط كه مرائع مريض اس طريقه سي منطق بأن سهولت ب يرعلت محل بني اسواسط كرسهوات تواى كے اندائ كركم تحضوص بيئت كى قدرز لكائ ببلائر -ولايرفع آلى وجهب شيئا الزء اكربيمار مزريعه اشاره نماز يرسط تواس كى بيشانى كيجانب كوملبذ حير سجده كي خاط ندائها في جلئ واس لئ كه صريت شركيت مين اس ممنوع قرار دياكيا ومسدر زادي او ديه قي مين معزّت جابم روایت ہے کہ رسول النٹرصلی النٹرعلیہ وسلم ایک ہمیار کی عیادت کی خاطرتشرلیٹ نے گئے تو اسے تیچے پریماز پوسے وا توآنخصورٌ ہے وہ تکیریھینکدیا تھراس نے تنازیر سے کی نعاط انکرا ی لی تو کو مکمی آٹ نے بھینکد ہا اور ارشاد ہوا کہ اگر بحميل قوت بوتوزين يرىماز بره دسيده كر > ورمز اشاره كراس طرح كداينا شيده ركوع سياب كر- علا نسائی ؒکے نز دیک برائے سجدہ توئی چیز اٹھا ناتو مکروہ سیدلیکن اگر دہ نئی زبین بررگئی ہوئی ہو تو اس ایں گڑا۔ نہیں ۔اس لئے کہ ام المؤمنین جفرت ام سارہ سے بوجہ مرض ایک تکیہ برسے برہ کرنا ا درآ محضور کا منع نہ فسرما نا ت سرے وار و خرہ میں ہے کہ سیرہ کرنیکے لئے کوئی چز سامنے ندر کھنے کیونکہ یہ بنی و مالغت کی بنام پرم کروہ تح ى ب لين الريحية كين ير ركها بوابوا وراس يرسحد الرك تو جائز ب اخرالصلای الز-اگرانشاره نوبمی البیکی دشوار موتو تأوقتیکه طاقت آئے کمکسی صورت سے اداکر سکے نماز مؤخر کردے التُّرِيعَ الله عنفس كونقدراستطاعت مي مكلف بناياسے آنكھ مايمبوري يا قلب سے اشارہ كى احتياج بنج یا دہ صبح تول کیمطالق میں حکمہے۔ امام ابوصنیفہ مسے ایک عیرظا ہراروایۃ محض مبعوثوں سے اشارہ کے جا مُز ہونے کی ذک ک تئی ہے۔ ام محد سے اُنکھ سے اِشارہ کے جائز ہونیے بارسی شک اوراشارۃ بالقلب کا عدم بواز روایت کیا گیا ہے اور معبودُ ل کے سلسلہ میں کوئی ذکر نہیں - امام الویو سف سے مختلف قسم کی روایات ہیں - امام الک امام شا فعي اورا مام الرئيسيمنقول سے كم انكموں سے كير كھوۇں اور كير قلب سے اشاره درست سے -امام زفر واور ىن بن زيادً مجمى ان سے اشارہ كو جائز قرار ديتے ہيں مگر حب سركے ذريعہ اشارہ بر قادر ہو جائے تو لوٹا أنا صروری سے میکن ظاہر الروایت کیمطابت یہ عندالا کنا ہے جا تر نہیں اس کئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم کا یہ ارشاد كراى بيان كيا جا چاكه جب ركو يط وسجود برقادر نه يوبو سرك دربع اشاره كر. سوال به اس ارشادین سرکے سوا دوسری چیزوں کی مالفت موجود منہیں. 🥞 جواب : - دوسری چیز دں کے درکعیہ اشارہ ٹائٹ ہو کا چاہئے اور پیکسی روایت سے ٹابت منہیں ۔ علامہ قدور گا <u> Χασαιασιασορορορορορορορορορορορορορορο</u>

الرف النورى شرق المراك شرق الدو وسيرورى ﴿ ا ترالصارة ك دريد اس جانب اشاره فرارب اي كرنما زكلية معات نه موكى بلكرفورى ادائر كى سے عاجز بونيكى بناريرمهات دى كئي بيد الرصحتياب موكر وقت بالنه كالوان ترك شده نما زون كي قضالازم موگي . فائ قَدَىٰ مَ عَلَى الْقِياْمِ وَلَمُرِلَقَ بِمَ عَلَى الركوع والسجود لَمُ مِلزَمُهُ القيامُ وَجَازَان يصَلَّى ادراكر قيام برقدرت بوادر كون وسِجده برقاور نهوتو اس كاو بركم إبونا لازم نهوكا اور مِيْم كراشاره كرساية بناز تَاعِدُا أَيُوهِي إِيْمَاءٌ فَإِنْ صَلَّى الصِّحِيمُ بعضَ صَلَوْتِهِ قَائِمُ الْتُمَّا شَمَّ حَلَاثِ مرضُ أَتَهُ هَا پڑھنا درست ہوگا وراگر کالب تندرس کھ نماز پڑھی ہواس کے بعد کوئی بیماری بیش آگئی آدرکوں وسحدہ کے ساتہ بیٹ کر قاعدًا يُركَعُ ولَسُحُولُ ويُورِ فِي إِسِمَاءٌ إِنْ لَحُرَيْسُتِطِعِ الرَّكُوعُ والسجودَ أَوُمُسْتَلقاً إِنْ لَمُ نماز مکن کرلے اور اگر رکوع دسجد و کرنا ممکن نہ ہوتو اشا رہے ساتھ پڑھے اگر بیٹنا ممکن نہ ہوتو جب کیٹ کرپڑھے اور كَيُبتَطِع الْعَدِدُ وَمَنْ صَلَّے قَاعِلُ الرُّرُكُعُ ولَيُحُبلُ لَمُوضِ شَمَّ صَوِّ بني عَلَى صلاته قائما فإن جو تخص بین کرمن کے باعث رکورا وسیده کے ساتھ نماز بڑے رہا ہو مجر ترندرست ہو گیا تو کھے بڑے ہوکر مکل کرے۔ اگر چکھ صَلَى بَعِضَ صَلَوْتِهِ بَايِمَاءٍ شِعرتَ كَامَ عَلَى الركورَ والسجُودِ إِسْتَا نَفَ الصَّلَا لَا وَمُن أُعِنى نمازا شارہ کے ساتھ پڑنے اس کے مبدر کو بطرو سجدہ پر قدریت ہوجائے تو دوبارہ نماز پڑسے اور وہ شخص جونم ازوں عَلَيه حَسَ صَلُواتِ فِيهَا دُونِهَا قَضَاهَا إِذَا صَحِةً وَاكُ فَاتِتِهِ بِٱلاعْمَاءِ ٱللَّهِ مِنْ ذَلِكِ لَمُ لِقِضَ یایا کی نمازوں سے کم سک بیٹوش رہا ہو وہ تزرست ہونیکے بعدانی قضا کرے اوراگر بیوٹی کے باعث اسٹی زیادہ نمازی ترک ہوگئ ہوں تو قضا نرک ہوکر بڑھے اور نواہ مبیمہ کر مگر افضل بیسیے کہ وہ بیٹھ کر بڑھے اس واسطے کہ کھڑا ہونا اس کئے لازم ہوتاہے کہ اس كے ذرائع ركوئ وسجدہ ا داكرسكے ا وراسے اس قيام پر قدرت منہيں جس كے بكر سجدہ مكن بوتواب قياً ذرائعة ركوع دبنور بني بنا اس واسط نماز پرسے والے كوقيا) اور عدم قيا، دونوں كا حيّ حاصل بروكا بس اگراس لے كورك 🥻 ہوکرا شارہ کے ساتھ نماز پڑھی تو برنمی درست ہے۔ تحیط میں اسی طرح ہے مگر واقعات میں لکھاہے کہ اس کے لئے لحرب بهوكرسيره فيواسطها شاره كافى منهوكا اورمبي كرير صفكوا فضل قرار دسيغ كاسبب يرسيح كهبيم كرسجدم ك واسطَ اشاره كرف من حقیقی سجدے زیاده مشابهت ہے۔ اس كے برعكس كمطرے بهوكراشاره سے سجده، كم اس میں زمین سے بہت بعُ رہو تاہے۔ فأذاصل الصحيح نعض صلوتها الزكوئ تندرست شخص كعراب بهوكرنماز ترحدما بهوادردوراب نمازكوني مرض میش آگیا تو اس صورت میں باقی ماندہ نماز جس طریقہ سے ہوسکے مکمل کرسلے مینی بنیٹے ہوئے رکوع وسحدٌ

شرفُ النوري شرح المالي الدو وسيروري تے ہوئے یا نے الاشارہ پالیٹِ کر، قابلِ اعتماد قول کیمطابِق یہی حکمیے۔ اسواسطے کہ باقیما ندہ نمازاد بی ہیے اور اد ن کی بناراعلیٰ پر درست ہوگی۔ بخریں اس طرح ہے مگرامامُ الولوسف ؓ کے نز دیک تماز دوبارہ پڑھنی چلہے۔ <u>ب کی مسلوتی</u> الزیکوئی بیمار <u>مبٹھے بیٹھے رکوع وسی</u>رہ کیساتھ نمازیر مدر باہوکہ نما زکے دوران صحتیات ئے توامام ابوصنیفی وامام ابولوسمین فرماتے ہیں کہ باتی نمازی اسی برنار کرے اور کھڑے ہوکر باتی ماندہ پر رکا تے ہیں کمبیلی شکل میں بھی°د وہارہ نماز بڑھے گا اور امام زفر^ر فرملتے ہیں کہ ا ے کلہ کی بنیاد بیرہے کہ نمازے ا<u>خ</u>رصے کااول پر نمبی ہو^ا جسِ طرح کہ صلوٰۃ مقتدی صلوٰۃ امام پر مبنی ہواکرتی ہیے۔ لہٰذاجن شکلوں میں اقتدار درسہ بنارکوبمی درست فراددیں سکے اورامام ابوصنیف^{رد} وا مام ابوبوسف *شکے نز* دیک بیٹھنے والے *کے پیچھے کھڑے ہ*ونیوا۔ ہے۔ پیس میصورت او لی میں بنام کوتھی درست قرار دیتے ہیں اورامام محرُر اس و کر کر کرہ ہ اقتدام کورکٹ یتے رہ گئے امام زفرہ تو وہ اشارہ کر سوالے کے سمجھے رکوع وسجدہ کر سوالے کی اقتدار کو بھی درس ، پس ان کے نز دیک دونوں شکلوں میں بنامہی درست ہوگی ۔ مگر حدیث متربعت کی رُوسے اماً ابوصیفاً <u>ومن اغنى عَلِيماغس صلواب</u> الزيانساشخص جومانخ نمازوں يا يانخ نمازوںسے كم تك بهوش رہيے تو ِ انِ نمازوں کی قضار لازم ہوگی ۔ اوراگر یا نخ نما زون سے زیادہ تک بنیموش رہایۃ اس پران نمازوں کی قضا ازم نه ہوئی۔ یہ استحسان پر مبنی اوراس کے اعتبار سے حکم ہے۔ قیاس کا تقاطباریہ ہے کہ ایک پنا زکے وقت ہے والے بریمازی قضاء لازم نرہو۔اس واسطے کہ اس کا عابز مونا ثابت ہوگیا اوراسب کا گل بن کے مشاہر ہو گیبا۔ حصرت امام شافعی میں فرماتے ہیں۔ استحیان کا سبب یہ ہے کہ مبہوشی کا نے پر قضا نمازوں کی بقدا درزیادہ ہوجائے گئی اوروہ انکی قضار کے باعث حرج میں مبتلا ہوجائیا ا ورمرت كم بهونسكی صورت میں قبضات ده نما زو ل كی تق راد كم بهو گی اوراننی قضا رمیں كو فئ حرح وتنگی بیش نیراً عبگی زياده ك مِقْدَار قضا نمازون كا ايك دن رات سے برام حانا ہے۔اس لئے كه وه محرر كے زمرہ ميں آجائيں كى -له امرالمومین جھزت علی جارنما زوں مک بیوش رہے تو آپ سے ان نما زوں کی قضاء فرمانی اور اً مرم پرامک دن رات بهیوشی طاری رئی تو ایخوں بے ان نماز وں کی قضار کی - حضرت ابن عرف تسب زیادہ بیہوشی طاری رہی تو ایخوں بے ان نماز دن کی قضامنیں فرمانی -بصروری دو کرکرده مسئله چارصورات پرستل ایدایک به کریماری ایک دن داک سے زیاده ندی وراش پر کے مہوشی طاری رہی تواس شکل میں متفقہ طور پرسب کے نز دیک بیماری کی حالت کی نمازوں کو قفیا



الشرفُ النوري شرع المالي الدو وت روري ینی حارث بن سعید کلابی اورعب الترین منین مجبول شمار موتے ہیں ۔ دوسرا قول بیسے کہ انکی کل بتداد ہودہ ہے حضرت الما شافعی کا جدید قول اور حضرت المام اُن کوئر کا ایک قول ایسا ہی ہے۔ عزوالا منا ن بھی ان سی وں کی کل تعبداد ہودہ ہے۔ فرق محض یہ ہے کہ امنا ہے کے نزدیک سورہ الج میں محض ایک سجدہ ہے۔ حضرت الما مالک^ے اور حضرت سفیان توری تیمی ذراتے ہیں۔ حضرت ایام شافعی طرز دیک سورۃ انج میں دوسی ہیں۔ علادہ ازیں عندالاحنان سورۂ صن میں بھی سجد ۂ تلاوت سے اوران کے نز دیک سورۂ صن میں سجدۂ تلاوت سنس - انتکاستدل الودا وُدشرلیف میں مروی حضرت ابن عباس می کا به قول ہے کہ سورہُ ص مواقع سجدہ میں ہے ہیں ا دراحنان کامستدل ابودا وُر، بیمق، دارمی اور دارقطنی وحاکم میں مردی تھزت ابوسعیہ خدیج کی یہ رواست ہے ر رسول التُدصِلي التُرعِليه وسلم نے منبر ریسورہ ص کی ملاوت فرمائی اور میراً بیت سحرہ پر مبرو تیجے تو از بر رسجدہ فرمایا اور ے بھی آپ کے سا مذمبیرہ کیا ۔ علاوہ ازیں نیا تی شریف میں خطرت عبدالٹرین عباس *طُ ہے ر*واست ہے رسول التُرصِلِ التُرعِليهِ وسلمَ سن صَّورةُ حسَّ مين شجره كياا وزفر ماياكه التُّركِّ نبي دا وُد نُه به كأسجده كياا ورم سجًّا سكر كرتے ہيں - درآيہ ميں جا فظا بن تج اس رواميت كے باريميں قر ماتے ہيں كہ اس كے سارے را وی ثقہ ہں 'جھتا ا بو تُورِ کتے ہیں کہ سحدوں کی کل تعداد جو کہ ہی ہے۔ مگرسورہ البّج میں سحدہ نہیں ۔ مالکیہ بحد وں کی کل تعداد گھیا، بتاتے ہیں۔ اہام شافعی مما قدیم قول بھی اسی طرح کا ہے۔ مائکی تے نز دیک شور کا ابنم ، سور کا الانشقاق اور سور کا ق میں سجدہ نہیں اور یہ دلیل تین حضرت ابوالدر دارم کی روایت مبیش کرتے ہیں۔ابن ماجہ و تریزی ہے اس کی ترین در در این اور یہ دلیل تین حضرت ابوالدر دارم کی روایت مبیش کرتے ہیں۔ابن ماجہ و تریزی ہے اس کی ری فرانی مگری روایت قطِفاضیمنسیے ابوداؤد کے نزدیک اس کی سندبالکل نا قابلِ اعتادہے علا اس روایت کی تخریج کے بید کہتے ہیں کہ محدیث غریب ہے اوریہ حرف سعید بن ابی ہلال نے عمر و سے روایت کی ہے جمروالد شقی نے اس کی روایت اس طرح کی ہے کہ میں سے خرویے والے سے سنا مجمے خبردی اول تو عموالد شقی ہی جہول سے علاوہ ازیں حس شخص سے اسفوں نے روایت کی وہ مجی جہول ہے ۔ رہی ابن ماجہ کی روایت تو اس کے را دی عثمان بن نا کدکے بارے میں ابن حبان " لا یجتے بہ وزیا بن ا درانبن عدى اسے دابى قراردستے بن . قى ا<u>خوالاعوا</u> ق الإ-ان سجدول تے سلسلہ میں تفصیل اس *طرح سے کہ سورہ اعرا*ف میں " ولد سجدون "پر ي" وللنرسيومن في السلموات" يرسحده واحبب-ا درسوره تحل مين آيت ون الهُ مرون " يرسجره واجب اورسوره بن اسرائيل مين يخرون اللاذقان " يرسيره واجب اورسورة مركم مين ستجداقه تبليا 'پرسخده واجب اورسوره مجين سجده او لي اکم تر ان الله ليبېدله '' آيت نے ختم پروا ' ق اورسوره فر قان مين " وا ذا قبيل لېم اسجدوالله من "پرسجده واحب اورسورهٔ النمل مين "رب العرست في العظيم" پرسجده واحب اورسورهٔ ځم" السجده مين " و مېم لايستکېون " پرسجده واحب اورسورهٔ حق مين مزلفي في وحسن ماب " پرسجده واحب اورسورهٔ النج مين فاسجروانله واعبروا "پرسجده واحب اورسورهٔ الانشقاق في

الرف النوري شرح الموالي الدو وت مروري الله الله الرود وت مروري الله الله میں واذا قرئ علیم "آیت کے نتم پرسحدہ واحب اورسور کا العلق میں واسجدوا قترب پرسجد کا تلاوت وجب ہے۔ بعض حفزات فرماتے ہیں کہ سور کا خم اسجدہ ان کنتم ایا ہ تعبدون "براورسور کا صیبیں" فخر راکعًا وا نا ب فی کرد م ضرورید . جو برنیره کے مصنف فرماتے ہیں کہ این جودہ سجدوں کو نعنی ازماتا ملا اورمذا کو فرض قرار دیاگیا اور یک ، مل اور ملا یه عدب واجب قرار دینے گئے اور رہے چارسحد سے بین مثر ، ملا ، ملا ، میں میسانون بين ا ورعلامه قدوريٌ كي اس عبارت والسجود واحب في لنزه المواضع " تحيحت ليهمة بين كه ان ساري حكم وساي سجده عملی طور برواحب ہے اعتقا ڈ اسہیں۔ عجزہ سمی عور پرواجب ہے۔ والسجود واحب الز۔ عِذالاحنامت ذکرکر دہ حکہوں ہیں علی طور پرسجدہ واجب ہے۔اس واسطے کہ سجدہ کی ساد ہمات سے سب کے دجوب کی نشان دہی مہور ہم ہے کیونکہ سجد ہ کی آیات نین فسم کی ہیں۔ اول وہ آیا ہے جن میں حراحت کے سائمۃ امرہے اوراس کا تعا صنہ وجوب ہے ۔ دوسری وہ جن میں انبیار علیہ آلسّلام کے فعل کاذکر کیا گیا اورانبیا رعلیم التلام کی اقبرار لازم ہے۔ تیسری وہ جن کے ائدرسجدہ ند کرنیو الوں کی زمت فرائی گئ اور ذرمت کامشتی واحب ترک کرنسکی ښار پر مواکر تائیے ۔ علاوہ ازین مسلم شریف میں حصرت ابو ہررہ کی مرفوع روایت می ہے کہ جب ابن آدم آیت سجدہ پر سجدہ کر ماسے توشیطان روکر الگ ہوتا ہوا کہا کہ انسوس ابن آ دم کوسجدہ کا حکم کیا گیا اوروہ سجدہ کرکے جنت کامستی ہوگیا اور مجھے سجدہ کاحکم کیاگیا اور انکارکر کے دوزخ کا مستحی ہوا ۔ ائڈ بلا تر سیرہ کوسسنت فرائے ہیں . انکی دلیل بخاری دسلمیں حضرت زیدین نابرے کی یہ روایت ہے کہیں نے بی کے سامنے تلاوت کی اور آنخضور نے سجدہ نہیں کیا مگر اس کا حواب یہ دیا گیا کہ فوری طور پر نہ کرنے یہ سجدہ کے واجب ہونیکی تفی مہنیں ہوتی اس لئے کہ ہوسکتا ہے کہ اس وقت آب سے کسی سبب سے سجدہ ندکیا ہو - ابوداؤد شریف ہیں حفرت ابن عمرض آ محفرت کا یمعول منفول ہے کہ رسول اللّٰ صلے اللّٰ علیہ وسلم ہارے سامنے تلاوت فرماتے اور جب آست سجدہ آئی تو سجدہ فرماتے اور ہم آپ کیٹھا سی کرکے۔ فأذا تلا إلامام أيتم السَّجِد وسحره ما وسحب الماموم معم فان تلا الماموم لم ا ورا ۱۱ سجدہ کی آسے بڑھے تو وہ سجدہ کرے اور مقدی بھی اس کے ہمراہ سجدہ کرے اور اگر مقدی نے سجدہ کی آیت كانزم الامام وَلاالمَامومَ السَّجودُ وانْ سَمِعُوا وهُمُ فِي الصَّلَوةِ أَيِهَ السَّجِيلَّ مِنْ رَجُلِ لَيْسَ ر می نونه امام برسیده وا حب ہو گا اور منتقبری پر اوراگر لوگ بناز کے اندر سیده کی آیت ایستخص سے سنیں جوا مَعَهِم فِي الصِّلُوةِ لَمُ يَسْمِينُ وَهَا فِي الصَّلُوةِ وسَعَنُ وَهَا يَعْدُ الصَّلُوةِ فَإِنْ سَجِدُ وُهَأَ فِي الصَّلُوةِ بِمراه نمازین نه بهوتو ره اندرون نماز سجده نرکری اور بعد بماز سجده کرین - اگر وه منازمین سجده کرلین گے تو کا فی نه بهو گا لُمُجِزِعُهُمُ ولَمُ تَفِيْدُنُ صَالِحَتُهُمُ ومَنُ ثَلًا أَبَيَّ سِجِل يِخارِجُ الْصِلْوَةَ وَلَم يَسُجُل هَا

الشرف النوري شرح حَتى دَخَلَ فِي الصَّالَوة فتلا هَا ويَجَلُ أَجْزِأَت مُ السَّجِلُة عَنِ التلاوَلُنِ وان تلاها فِي عناز كرك اور كيروبي أيت بره كرسجده كرية ويعجده دولون تلاولوس كيواسط كافي بوركا ادراكر خارج نماز غُهُ إِلْصَّلُوةِ فَسُخُبِهُ هَأَ شَمِرَ خُلُ فِي الصَّلُوةِ فَتِلاهَا سَيَجِكَ هَأَ ثَا نِنًا وَلَمُ يَجَزِيْ السَّحِيلةُ ت سیره برم کرسیده کرلے اس کے بعد تماز کی ابتدار کرے اوراسی آبت کی تلاوت کرے تو اب دوبارہ سجدہ الْأُونِكَ وَمَنْ كُرِّى تَلْا وَةً سَجُل يَةٍ وَاحِل يَا فِي عَلِسِ واحدِ اجزأته سجدة واحدَة وَمَنْ كرے اس كيواسط سبلا سجره كا في ز بروكا اور و تخص باربار آيت سجده ايك بى عبلس ميں تلاوت كرے تو اس كے لئے محض ايك سجده أزادالسِّجودَكُبِّرولَـمُ يُرُفَعُ يَكِانُهِ، وَسَحَبَلُ ثَمْ كَبِّروَدِفَعُ راسَّهُ ولاتشْقَلَ عَلَيْ، وَلاسْكُمْ الم في بو كا اورجب كااراده مجدة تلادت كام مو ده ما تقرام التقائية بغريجي اور مجده كرے اور بحير كتيم موستے سرا تقاتے اور سيرنتشم و اجتب اور سال رے ولو صبیح | فان مَلا المهَاموم الإ کوئی مقدی اگر اندرون نماز سجرہ کی آیت بڑھے توا مام ابوصنیفیم ا در الم ابولوسط فراتے ہیں کہ اہم اور مقیدی میں سے کسی پر بھی سجرہ واجب نے ہو گا۔ نہ نماز کے اندر واجب ہو گا اور نہ نماز سے فراغت کے بعد۔ امام محدؓ کے نزدیک ان پر نماز سے فراعت کے بعید ى ده وا جب بوكا وجريه ب كرسجده كا سبب يعي ظاوت نو نابت بوهي اور نمازك اندراس كالزوم اس واسط بن بواكة قلب وضوع ندبهو أمام الوحنيفة اورا مام الويوسف الكف نزديك مقدى كيونك شرى طورير قرارت سدوكا ات اوررو کے گئے کے کوئی کام کرنے برکوئی حکم مرتب منیں ہوتا اس واسطے سجدہ واحب نہو گا۔ وان سمعوا وهم في الصّلوة - الخ - نما زرّ عنه والا الرّ نمازنه يرْ هنه والم سرّ أيت سجره سند تو اس نما زس فرا لے بعد سجدہ کرنا چاہئے اس سے قطع نظر کہ وہ سننے والا امام ہویا مقتدی ۔ نمازے اندراس واسطے سجدہ نہ کرے کہ اس يت كالرحاس كاسننا نمازك افعال مي سيمني ليكن سبب ين تلاوت متحقق مونيك باعث إس يرسيره كرناوً ا واگرنمازے فارع بوكرىجدہ كركے بجائے تمازك اندرى سجده كرك توسيد ،كى ادائيكى منبوكى وجبير ہے کہ یہ ادائیگی نا تصب ہے اور ما قص اوا ہونیوالی جیز کا اعادہ لا زم ہوتا ہے۔ اس وجہ سے بعد نماز روبارہ سجدہ النالازم بوكا ورسجده كيونكم منحلها فعال صلاة كيساس واسط الم الوصيفة وإم الويوسعة كزديك ناز فاسد موسكا حكم نه موكا - " نوادر" مين الحماس مورت مين نماز فاسد موجاتيكي - امام محريس فرات ہیں مگرزیادہ صحح کول امام ابوصیفر حوالم ابو نوسوج کاسے۔ وسن تلا أب سجبة خارج الصلوة الز - الركوني خارج صلوة سيره كي أيت يرس اورسيده نه كرے حتى كم فرص یانفل نمازگی ابتدار کرے اور وہی سجد و کی آیت نما زمیں پڑھ کرسجد ہ کرلے توسجد ہ اولی بھی ادا ریگا خوا ہ پہلے سجدہ کی نبیت نہ بھی کرے ۔ اوراگر اندرون نمازیہ آیت پڑھنے سے قبل سجدہ کر حکام ولو ذمر نوسجره کرے اسلے کہ عبس برا مکی اور عزماز والے سجرہ سے نماز کا سجدہ قوی ہے نس اس سجدہ کو سجدہ اولیٰ کے تابع

رع الأدو كام صكلوة السافئ ر صلاة مسافر كابسان ، الشفوال فاى يتغايريه الاحكام هوان يقصك الانسآن موضعاً ببيه وبين المقصد مسيو جس خرسے احکام میں تغیر سو تاہیے وہ یہ ہے کہ آ دمی ایسے مقام کا قصد کرے کہ اس مقام اورائس مقام کے درمیان تین رو تلفتها ماً م بسكوالا بل ومشى الاقل ام ولامعتبر في ذلك بالسير في المماء كسافت اور بابياده كى رفتار سے مواوراس من دريائى دفيار معتبر منه موگى كَهُ جَيْسِيحٍ | بَاكِ حَسَلَاةِ الْمَسَا فَر له جهال مُكَ للادت اورسفر كالعلق بيد دويون بي عارض بي مثم <u> اصل تلاوت کے اندر سے کہ وہ عبا دت سے۔ اس سے قطع نظر کہ وہ اگر رہا و کمودیا جایت</u> ی خاط ہوتو عبادت شمارنہ ہواوراندرونِ سغراصل کے اعتبارے اباحت ہے اگر حدورہ برائے ج وغرہ ہے تواسے عبادت کے زمرے میں داخل قرار دیا جا تکہے۔ تو جو جز اصل کے لحاظ سے عبادت ہواس کی امر مباح پرنو قیت اوراس کا مبارح سے مقدم ہونا بالکل عبال ^تے نیمی وجہے کہ پیسلے الماوے کا ذکر کیا گیا ا ور اس كُنبدا حكام سفركابيان صاحب كتاب يه شروع فرايا . <u> السفر لانتي الإسفر . نقرَ اور مزبّ سے سفرًا و سَفارة . باعتبار بغتِ اس كے معنیٰ لوگوں میں لے كرا اور</u> روشن مونيكي آت إلى كالسَّفر: مسأفت كوط كُرُنا - عزوب أفياب كي كيد بدكا وقت - جن اسفار سفرسفوًا سفر كرائع روانه مونا - سقرالمراكة عورت كاجره كمولنا - بدراد سفركمونكم اخلاق انسان كااظهار موتاب يااس كروركيه زمين كاحال عيان مواكرتك اس واسط است المراج الب يحرض سفرك ورايد شرعي احكام يس تغربو اب وواتی مسافت کے قصر کا ما م ہے جس کے طریو نے کے لئے عاد ہ تین روزوشب کی مت درکار ہو۔ کوہ اونٹ کی رفیار ہویا یا بیاد ہ شخص کی اور دن بھی وہ معتبر ہوں کے جواس ملک کےسب سے تھوٹے شمار ہوتے ہوں مثال کے طور پر مہاں سردی کے دن، علاوہ ازیں مردن از صبح تا زوال مرمزل برآ رام كرتے موسة من روزوشب كي مسانت كاسط كياجا نامعتبر بوكا لبض فقهار شرعي سفر كا اندأز وجهتيس هزار قدم لین تین فرسخ کے درامیہ کرتے ہیں اس لئے کہ ایک فرسخ میں میں میل ہوتے ہیں اوراکی میل میں بارہ ہزار قدم . بعض نقبار سفری مقدار سندرہ ، بعض اکتیا اور ایش ورس فرس قرارد سے ہیں۔ ہوایہ کی شرح "درایہ" یں اٹھارہ فرسخ پرفتوئ ہے۔ اور صاحب مجتبی تحریر فراتے ہیں کہ خوارز کم کے اکثر وہشتر ایک پندرہ فرکسخ پرتوثی دیتے ہیں۔ صاحب ہدایہ ان سارے تولوں کو صعیف قرار دیتے ہوئے فراتے ہیں کہ در اصل قصر کا انحصال سی سافت برہے جواوسط درجہ کی رفیارسے مین د ن میں ملے ہوتی ہو۔ اہام شافعی کے نزد یک اس کا اندازہ

الشرفُ النوري شرح المالي الدُو وت مروري المد د وروز ا درایک قول کے مطابق ایک روز وشب ہے ۔ امام مالکھ کے نز دیک اس کا اندازہ چار مرید ہے۔ یعنی میل کے اعتبارسے اٹر تالیش میل اورا کا ابویوسف کے نز دیک اس کا اندازہ دوروز مکمل ہیں اور تنسیب دن کا ا فی آمری **حزور ب**ر - سفر میں دوامر عتبر ہیں دا) ادادہ ونیت سفر د ۲ شہرسے با ہزیکلنا ۔ لہٰذا اُکریو کی بلانیت سفرش سے باہر سکل جائے ' یا سیافت سفر*سے ک*م کا قصد کرے تو شرعی سفر نہ ہو گا - بنا یہ میں اسی طرح ہے ۔ وفرضُ المسَافرعندناني كلِّ صَلَّوة رُباعِيَّة رَكِعتان وَلا تَجِيزُ لِهَ الزِيادةُ عَليها فإن <u>صَ</u> مسا فرک فرض نما ذعندالا حنامت مبرجار دکعات ٔ والی نماز مین و درکعات بین ا دراس سے زیاد ہ بڑھنا اس واسطے جا گزمہیں ب أدبعًا وُقَدُ تعك في المثانية مقد إر الشنه في أَجْزُ أَتِهُ الركعتاب عن فَهْم وَكَانتِ الاُخْرَانِ اگراس نے چاررکھات بڑھیں اور قعدۂ تانیہ میں تشہد کی مقدار مبیطہ گیا تواس کی دورکھا ت سے اسکا فرص ادا ہو جائیگا ورا خیر کی دورکھات لَهُ نَافِلُمُّ وَانُ لَمُ يَقِعُكُ فِي التَّانِينَ مِقِدِ اللَّيْهِ لِ بَطَلَتُ صَلَّوتُ مُ وَمَنُ خرجَ مسّافرًا كے لئے نفل بن جائينگي اور قعد ہم تانيہ بيں مقدارِتشبر رنه بيٹھا ہو تو اس كى نماز باطل ہوجائيگى 1 وربقصدِ سفر يكلنے والانتخص تهر كِعتين إِذَا فَارَقَ بِيُوتَ الْمِنْصُووَلَا بِزالُ عَلَى حَكُم الْمِسَا فِرحَتَى بِنوىَ الاَقَامَـةَ ـ ی سے نیکتے ہی دورکھات بڑھے اور تا وقتیکہ یکسی مہرس بیٹ روہ دن یا زبادہ تھرنے کی بنت ذکر ہے مسافری رہے گااور خُسُتُهُ عَشَوَ يومًا فصاعدًا في لوم الاتمام فأن يوى الاقامة إقلَّ مِنْ ذ إل مت کریے بر بوری نماز پڑھنا لازم ہوگا۔ اور پندرہ دوز سے کم تھرنے کی بنت کرنے بردہ نماز کوری لم يَتُمَّ وَمَن وَخُلَ بللَّ اوَلَمُ بينواكُ يقيمَ فِي مِ حَسْمَة عَشْرُ يومًا وَانما يقولُ عَنَّا آخُوجُ ى شهرين داخل مواور سندره دن قيام كى نيت منرس ملكه كما رسي كل يا برسول جلا جادن كاحتي ككئ حَتَّى بَقَّى عَلَىٰ ذَلِكَ سِنِينَ صَلَّے زَكِعَتَيْنِ وَاذَا دَخَلَ الْعَسُكُو فِي أَرْضِ لِكُنِّ ں گذر جائیں تووہ دو ہی رکعات بر متارہے گا۔ اور کوئ ك كر دارالحرب ميں داخل موكر سندره دن قيام كي نيت فنُووُاالاقائميُّ خُمُسَةً عَشْرَ يومًا كُمُريتِوَّاالصَّلُولَ وإذَا دَخُلَ المسَافِمُ في صَلَّوة المُعَيم بمجها بهب شکر بوری نماز مربر هیس اورکوئی مسافروقت نماز باتی رستے ہوئے کسی تیم کی اقتدا کرے تو دہ پوری نماز مُعَ بِقَاء الوَقُتِ أَتَدُّ الصَّالُوةَ وَإِنَّ وَخَلَ مَعَمُ فِي فَائْتُةِ لَمُ يَجُزُ صَلَّوتُ مُ خِلْفَهُ وَإِذَ ھے گا۔ اور اگر اس کے ساتھ قضام شدہ ناز میں شرکت کرے تو اس کے سمھے اس کی نماز درست نہ ہو گی۔ اورمسام صَلِّ المُسَا فِرُ مَالْمُقِيمُ إِنَ صَلِّ رَكَعَتُ إِن وَسَلَمَ تَمَّ المُقِيمُونَ صَلَوَ مَهِم وَيَسْتَحِبُ لِمُ إِذَاسَكُمَ ف مقيمين كو نما زير ما يرم نو وه دوركوات برسع اورسلام بعمروب بمرمقيين ابى نماز بورى كري اورمسافرامام كيليح لبدسلام أَنْ يَقُولُ لَهُمْ أَيْمُوا صَلُوتُكُمْ فَإِنَّا قُومٌ سُفَيٌّ ! يكېنا با عبْ استحباب سے كم مسافر بين آپ لوگ اين نماز يورى كركسي -

الشرف النورى شرح المالية الدو وسيروري 😸 🚟 لغت کی و حت ا . آنتهام ، تحل کرنا ، پوری جار رکعات پڑمنا ۔ سنین ۔ سنتہ کی جمع ، برس ۔ العسکو، نشکر جھ ر جمع عباکر : ہر چرکابہت - کہاجا گاہے انجلت عنہ عبارًا اہم دعم کی کثرت اس سے دورہوگئ ، آتش کے وقو تصنیح اوف صلح المسکافوالز - عنرالاحاث ہرچادرکعات والی فرض نما زمیں مسافر پر دورکعات آسٹر سرک وقو تصنیح افرض ہیں ۔ صحابۂ کرام میں حفرت عمل ، حفرت ابن مسعود ، حفرت ابن عمر ، حفرت ا بن عیاس، حضرت جا بررضی التُرعنهم ا درعلامہ نو وئ کی ، وبغوی وخطا بی کے قولَ کےمطابق اسلاب میں اکترو بنیتَ علام اور نقها به امصار سی فربلتے ہیں - ایخیا^ل کا مستدل ام المؤمنین حصرت عائشتہ صدیقیہ رضی الشرعنها کی روایت *سیے ک*ھ نماز دأول > د در کوات فرص کی گئی بیس سفر میں و دور کعات بر قرار رہیں ا در حفر دمقیم ہونے کی صورت میں ان برا صافه سوگیا د چادسوکئیں) به روایت بخاری وَمسلم میں موجود سبے اور حضرتِ ابن عَباس *شیدر* وایت *سبے ک* التُّرِ تَعَالَظِينَ تَمَيارِ مِن كَي زَبِاني حَفِر مِن جِارِرُكُعا تَ اور سَغُر مِن وركعا تَ فرض كين ونسائي اورا بن ماجه مين حفرتَ عِرضِ سے روائیت ہے کہ سغر کی دورکھا ت ہیں اورنما نرعمیاضخی کی د و رکھات ہیں اور نمازِ فطر کی د ورکھیں ہیں اور نما زئمجه کی دورکتیں ہیں محمل بلا قصرکے محرصلی الشرطیہ وسلم کی زبانی ۔ وارتعلنی میں حضرت ابو مہر کیے ہ رضی الشرعیٰ سے مرفو عًا روایت ہے کہ سعر کے اندر نما کر پوری پڑھنے والا حضریبی قصر بڑھنے والے کیطر کے ہے۔ حضرت امام شا فعی ح حفرت امام احمدٌ اورا كيت تول ك مطابق حفرت امام مالك قصركورخصت قرار ديتے ہيں . اُورجار ركعتين كيرم كوافسل فرمائے ہیں۔ اس لئے کہمسلم شرایف وعیرہ میں تحضرت عمرونسے روایت ہے کہ یہ صدقیہ ہے حوالنٹر بے تہمہیں عطا فرمایا ہے کو اس کا صدقہ قبول کروٰ۔ اس کا جواب یہ دیاگیا کہ اس میں قبول کا امرو حوب کیوا سطے سے کہ اس کے بعث شری طور بربنده کولوٹانے کاحق منہیں رہتا اورا تمام کا درست ہونا اس نغب کالوٹا لمہے۔ <u>فان صلے اُربغ</u>اً الخ اگر کسی مسافرنے دورکعات کے ب<u>جائے چاررک</u>عات بڑھیں اوراس نے قعدہ اولیٰ کیا تواس کی فرض نماز پوری ہوجائیگی اور مید دوزائد رکعات نفل شمار ہون کی مگر تصنی اس طرح کرنا ندموم ہے۔اس لئے کہ اس صورت میں چار خرابیوں کا اردم ہوگا دارسلام کے اندر تا خیر دی واجب قصر کوترک کرنا دسی نفل کی بحیر تحریم کا چوڑنا دى، نغل كا فرضٍ كے ساتھ ملاناً - ا ورمسا فرقعد هُ او لیٰ نه كرے تو فرض قعده كو ترک كرنيكے باعث مسا فرگی فرض نماز ومَن خوج مسافزًا الا - قفر كا أغازاس وقت بيهوجا تلب جبكه مسافراين جلئة قيام سي بمل كرشهرول كاآباد ے آگے بڑھ جائے ۔اس لئے کر ُرسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم سے بیٹ ا بت ہے کہ آپ سے بربیہ طیبہ ہیں نماز طہر کی جاررکعات بڑھیں اور بھر دوالحلیفہ میں عصر کی دورکعات ۔ بیر روایت بخاری وسلمیں حضرت انسون سے مروی ہے اِس کے بعد مسا فرمسلسل نمازِ قصر ہی پڑھتیا رہے گا حتی کہ وہ سفری مرت محمل *کرنے سے قب*ل وَ اَسْ لوٹ آئے یا دوم جگریندره روزیایندره روزے زیاده قیام کی نیت کرلے مگر شرط بیسے که ند سنت میں کسی طرح کا ترد دموا ورند اسی کے تا بع ہو۔ اس لئے کہ حصرت ابن عمرا ور مصرت ابن عباس رضی الترعنها سے روایت ہے کہ جب تم کسی

الشرفُ النوري شرح الممالي الدو تشروري الله ہریں بحیثیتِ مسافراؔ ؤ اِوروہاں ببندرہ روز قیام کا قصد ہوتو نماز پوری پڑھوا وراگر استے قیام کا قصد نہ ہوتو قھرکرو۔ اام اُوزِاع ی کے نزد مک اگر بارہ دن قیام کی سنت ہولة پوری نماز پرے کا -ابن راہوئی فرائے ہیں کہ انیس دن سے ، تظهر نیکی نیت بہوتو قصر کرے اوراس سے زیا دہ تظهر نویکا ارادہ مہوتو پوری پڑھے گا۔ امام مالکے اورا مام شافعی فرما من كم عاردن عمرنيكي نيت بولو بوري يرسع - علمار كاأس من اخلاف بن كه دوران سفرنمازي قورخصت بن ۵۶ بین که جارون همرسی سید 20 یا عزبیت - امام شانعی فرما 20 دو لؤل جائز ہیں اورافض 20 بڑھے گالو گنا سکار ہوگا-ہیں تہ چاروں ہمریں کیسے ہوئی ہوں ہوں۔ یا عزبیت - ۱ مام شانعیؓ فرماتے ہیں کہ مسافر رپر چار رکعات فرض ہیں اور قصر رخصت ہے ۔ اورا حناف اس طرف گئے ہیں کہ مسافر کے حق میں دورکعتیں فرض ہیں اور قصر عزبیت ہے۔ پس امام شافعیؓ کے نزدیک اتمام اور قصب دو نویں جائز ہیں اور اِفضل اتمام ہے اور احناف کے نزد میک قصر کر نامسافر رپر ضروری ہے لہٰذااگروہ چار رکعات واذادخل المسك فوفى صلوة المعقيم الز - اكركوئى مسا فروقت كاندرك يمقيم كى اقتدار كري تواس كااقتدار كرنادرست ب- ادراس صورت مي وه مقيم كي اتباع كي باعث يوري جار ركعات يرب كامكر اقتراك درست ہو الے کے لئے نماز کے اوا وقت کا ہونا ناگر برہے۔ اگروقت نکلے کے بدرسا فرمقیم کی اقداً رکرے گا تواقبرار درست نه بوگى اس كے كه وقت نماز گذرك كيدمسا فركے فرض ميں تغير نه بهو كا - اورا گرصورت والی دا رواست میر ہوتی اس کے برعکس ہولئی مع صور تو ل میں اقترار درسہ اگرامام مسافر ہواور مقت چوں اس لئے آپ لوگ کے خلجان میں مبتلانہ ہو۔ اس کے برعکس ہوئین مقیم نے مسافر کی اُقتدار کی توبیا قتدار خواہ وقت کے اندر بہویا وقت کے بعد دولؤں 🛱 صوِرلوّ ل میں اقدّار درست ہوگی اور مسا فرد ورکھات پڑسے اورسلام پھیرد بیگا اورمقیم اپنی نماز کا اتمام کرے گا اگراهام مسافر ہوا در مقدی مقیم ہوں تو اسے چاہئے کہ دور کعات برسلام بھرنے کے بعدیہ کہدے کہ میں مسافر ﴿ اِلَّا ا ہوں اس لئے آپ لوگ اپنی نماز پوری کرلیں۔ اس طرح کہنا مستحب قرار دیا گیا ہے تاکہ کوئی مقدی کسی طرح ﴿ وَا ذَا دَحْلَ الْمُسَافِرُمْ مِي كُلُ اتُّمَّ الصَّلَوةَ وَإِنْ لَمُ يَنُو الاقامَةَ فِنْ وَمُنْ كان لَهُ وَطن ا ورجس وقت مسافرات شهري آگيا تواب نماز پوري پرهيكا أكرج و بال قيام كي نيت نهي بو - ادر ص كا ايك وطن موا وروه فَانتقل عنه وَاسْتُوطنَ عَيْدَةُ تَحْرَسَافُو فَل خَلْ وطنكُ الدَّوَّل لمُعْمِّ الصَّلاةَ وَإِذَا لا عل اس جگر سے متعل ہو کر دوسرے مقام کو وطن بنالے اس کے بدرسفر کرکے وطن اول میں آئے تو اتمام صلاق مذکرے - راور اگرمت افر المُسَاَفُواكَ يقيمُ بمكةً ومنى خَسَةً عَثَى يومًا لَمية الصِّلَا } وَ الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الْمُسَافِيرَ محسكرسادرين مي بندره دن تيام كاسنت كرے تو وه اتماع صلاة ذكرے اورمسا فركيك ير درست بىك ده دو نمازوں كو دفتاً يجونُ فِعُلْا وَلَا يَجُونُ وقَدًّا وَجُونُ الصَّلَوةُ فِي سَفِيْتَةٍ قَاعِدًا عَلَى كُلِّ حَالِ عنل أبي حنيفةً سن نعلاً اکتفی کرلے۔ اورامام ابوصینفی^س کے نز دیک نمازکشتی میں بیٹھ کر مبرصورت جا نزیجے اور امام ابو بوسف بیٹے اورامام ہے۔ وعند هماً لَا تجوئُ إلاَّ بعب ني وَمَنْ فَامَّتُمُ صَلَوْةٌ فِي السَّفِي وَضَاهَا فِي الْحَفَرُوْتَيُكِ نزديك بلا عذرجائز منين - اورجس منفس كي نماذ دوران سفر ترك بولي ميوية وه حفرين دو بي ركف ات كي فضائر

الرف النوري شرح المالية الدد وسروري وَمَنْ فَأَ مَّتُهُ حَمَلُونًا فَي الْحَضَرِ قِضَا هَا فِي السَّفِرِ أَ رِبِعًا وَالْعَاصِى والمُسْطِيعُ فِي السَّفرِ فِي كرے اور مِنْ فَعَن كى نماز معزيں ترك ہوئى ہو وہ مغريس جادركم ات كى قِضادكرے ۔ اور گنا ہگاد وملين كا حكم مغرى تصة الزُّخصَةِ سَواءٌ یں بحساں ہے ۔ ت كى وحنت ما استوطن - وَطَنَ يُطِنُ : إِمَّا مت كُرنا - استوطن : وطن بنا ما يه وطن نِفسهُ على الا مر: خود كو كام پر آماده كرنا- برانگیخهٔ كرنا - كهاجا مّاسعه توطنت نفسه عَلَى كذا واس كانفس فلاں پربرانگیخهٔ كياگيا، حَفر وشهر مِيں يم بوار عاصى : معصيت كرسوالا -خطاكار . . صبيح كذاذادخل المسكأ فومصي الخ-اس حكرسه احكام وطن ذِكرفرارس من وطن كي دَوْ ري و و تصبيح المسكا ومصرة المسكا ومصرة المسكا ومصرة المسكرة ا آدى كى بيدائش بوئى بواور اسے بھى دطن اصلى كہا جا ماسے كرجس حكماس نے نكاح كركے زندگى بسر كرنيكااراده كرليام و - اوروطن ا قامت وه كهلا الب كرجال دوران سفر بندره دن يابندره دن سے زياده كى ست سے قيام ارلیا ہو۔ وطنِ اصلی کاحکم وطنِ اصلی سے ہی ختم ہو تاہے، سفر کنوجہ سے ختم منہیں ہو تالینی حسِ معنی کے اعتبار سے ا مك مقام اس كاوطن اصلى بهواگراسے ترك كركے اسى معنى كے اعتبار سے دوسرے مقام كووللن بزلے تواس صورت میں پہلا وطن اصلی باتی نہ رہے گا ۔ مثال کے طور رکسی شخص کا وطنِ اصلی دلو سند سہوا ورمعروہ اسے ترک کرکے اللہ اومنتقل م وجائے اوراسی کو اینا وطن سالے اس کے بعد وہ اس نئے وطن سے پہلے وطن کی جانب سف السعةوده بيبا وطن مين بيو ي كروطن باقى ندرين كى بنا برقع كريكا ورسول الترصلي الترعليد وسلم مدينه موره بجرت كبعد مكرم وتشركف لائ توخود كومسا فروس كزمرك مين ركها ا وربعد نماز ارشا وفراياكم مكد والوتم لوگ اپنی نماز پوری کرونم مُسافرہیں - اور وطن اقامت کا جیاں تک تعلق ہے وہ دطن اقامیت اور وطن اصلی اورسفرسب كے دربعہ ختم موجا مائے لہذا اگر کو فئ دورانِ سفركسي حكم بندره دن طفرك كى نيت كركاور اسے وطن اقامت بنالے، اس کے لبداسے ترک کرکے دوسرے مقام پر سندہ روز تھرے یا اس ملہ ہے سفر کرے یا یہ کہ اس مقام سے اپنے وطنِ اصلی میں انجائے تو ان سب صور توں میں اس کا وطنِ ا قامت باتی ندرسے گا اوراس حكم جائے گا تو وہ مسافرى شمار ہوگا اور قفركر سكا۔ والجبّهُ عابن الصلوَّاين للمسَافوالز- نواهُ كُوني عزري كيون نهوم كريه منوع بيركد دو فرضون كواكب فرض کے وقت میں جن کرلیا جائے ۔ چاہے یہ عذر سفر کے باعث ہویا بیماری و بارش کی بنار پر البدَ ج میں عزفات ومزدلفه كى دونماز ول كواس حكم سيمستننى كياكيًا ولهزا مسا فركه لئ يديو ورست بي كدوونمازين فعيلاً المعمى كرك . فعلاً كى صورت يدا كم الك ما زاس كے آخرى وقت ميں برسے اور دوسرى نمازكواس كے <u>ασασασασιασιασασ</u>

الرف النوري شرح النوري شرح الرد و مسروري 🚜 ابتدائی وقت میں - اسےصورۃ جمح کرنا کہا جا ہاہیے۔ گرحقیقی اعتبارسے اکتھا کرنا برگر درست نہیں کہ دویوں نمازیں ایک ہی نماز کیوقت کے اندر طربعہ لے - حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعیؓ اسے جائز قرار دیتے ہیں۔ اس کئے کہ بعض روایات سے ایساہی مفہوم ہو ماہیے۔ احنا نے اس کا جواب یہ دسیتے ہیں کہ جن روایات میں اس طرح آیا سے مراد محض صور تُہ جمعے سے حقیقی اعتبار سے جمع نہیں۔ حقیقی جمع کے با رہے ہیں حضرت عمدالبّدا ہن سے ہیں اُس اکٹارکی قسم حس کے علاوہ کو تک عمادت کے لاکتی سہیں کہ رسول الٹیرصلی الٹیرعلیہ وُسلم نے کہھی کوئی نماز وقت کے علاوہ دوسرہے وقت میں نہیں پڑھی البتہ دونمازیں لین عرفات میں نماز ظہرو عصراور مزدلفہ وتتجونها الصلاة في السّفليئة قاً علَّ الذير حضرت امام ابوصيفه حفرمات بين كمّشتى أكّر عبل رسي بهولو بلا عذرو مرض بعي بليمه ت ہے۔ البتہ افضل یہ ہے کہ کھڑے بہوکر طبیعے ۔ا مام البوبوسویج و امام محرور فرماتے ہیں کہ عذر کے لریرِ هنا درست نهبی - حصرت امام مالکتے ، محصرت امام شافعی اور حضرت امام احراقیمی کہتے ہیں ۔ اور دلیل ۔ قیام پر قادر ہوتے ہوئے بلاسبب قیام ترک کرنا درست مہنیں ۔ تحصرت امام البوصنیف^{رد} قرباتے ہیں کہ اندر اكثر چكراني كرت بي اور حس جيز كا و قوع اكثر بووه نابت ك حكم مي بو قب مثال كے طور برد وران ں آنے کے ماعث ہے۔ اب اگر کسی کو پریشانی بیٹین مذآئی ہو تر بھی حکم قفر برقرار ے اسی طُرلقہ سے اکثر کشتی میں حکر آ ماکرتے ہیں اس واسطے ہرایک کے حق میں اسے ^نابت و^م ت میں بیٹھ کرنما زیڑھنا درست ہوا۔اور کھڑے ہوکرٹرسے کو افضل قرار دینے کاسبب علمارکا اس يهي اخلات سي كم ملا عذر فيام زكرنا درست سيريا نهبك للنذاآ خلات سي يحيز كي خاط كور يربوكر وخاانضل كم فِي اللهُ فَ صِرُورِيهِ . وَكُرُرُده حَم كَ اندرتقيم بِ جِلْبِ كُشَّى سِي بِالبِرنكل سِكَ يانهُ فَكل سِكَ البتر أكر بالبَرنكل ا ر مرسع الديورك اطمينان وسكون كے سائمة نماز برطی جاسے سكن اگر تھلنے کشتی میں ہی پڑھ کے تب ہمی درست ہے۔ ابن حزم عملی میں معزت ابن سیری ؓ سے وہ بھحابی نے کشتی میں ہماری امامت کی دراں حالیکہ ہم بیٹھے ہوئے تھے اوراگر ہم کشتی ہو فر*کیو جہسے عطاکردہ رخصت کے زمیے میں سب شامل ہیں* اس سے قطع نظر کہ سفر لَنْهُ كَارُوعِيْرِ فرما نبردَار - لهٰذا جسِ طريقة سے ج كيليئ سُفر كر منوالا يا علم كى طلب بين سِفر كر نبوالا يا حلال الا دوران سفر مقركر سيكا وردوركعائت يرسط كااسي طريقة سيمعصيت كحيلة سفركر نيوالامثلاً جودي ی برظلم کی خاطر سغرکر نیوالا سُری مُسافت طے کرنے برقصر کر سگا۔ امام شافعیؓ فرماتے ہیں کہ نافران کے وا کو منہ میں اس کئے کہ رخصت توالک طرح کاالغام رہائی ہے اور نافران عذاب کا مستی ہے۔ المامالک حراث میں کہتے ہیں۔ ا حراث مجمی یہی کہتے ہیں۔ احناف کا مستدل تضوص کا مطلق ہوناہے۔ آبیت کر میسہے «فمن کا ن منکم

اشرف النوري شرح المرابع الدد وسرور مربیغاً اوعالی سفر" ا ورروایت میں ہے" فرض المسا فرکعتان" ان میں مطبع کی کہیں بھی تحضیص موجود نہیں ۔ بیس ہر مربیغاً اوعالی سفر" اورروایت میں ہے" فرض المسا فرکعتان" ان میں مطبع کی کہیں بھی تحضیص موجود نہیں ۔ بیس ہر كالمصحيلوة الجمعكتي د جمعہ کی نماز کا سپیان ہے کے اندر با عتبارتنصیف مناسبت موجود ہے کہ جس طریقہ سے نماز مسافر دورکھ ٹھیک اسی طریقہ سے بنا زحمبہ ک*ی بھی دورکع*ات ہیں ۔ البتہ ا*س حاکۃ تنصیف ایک مخصوص بن*ا زیبی ای*زرل^ن* ہے اور جہاں تک مسافری نیاز کاتعلق ہے ہرجار رکعات والی نماز میں تنصیف ہے۔ لہٰذا پھیلے ہا ۔ یہوئ اوراس باب می*ر بخصیصِ اور* قاعدہ کئے مطابق عام خاص <u>سے پہل</u>ے آیا کر ایسے نہذا باے صلوٰ ہ ا فر<u>سلے</u> لا یا گیا۔ ابضا میں وشوا فع کے نز د مکی ہی نمازِ جمہ فرض نہیں ملکہ کل مسلکا بوں کے نز د کیٹ یہ فرض ہے ں کے ذوئوں تبوت کا تبوت کتاب اللہ اسٹ رسول اللہ اوراجماع سے ہیجاں تک کہ اگر کوئی اس کا انکا ے تو دائرہ کو بیں داخل ہوجا نگا ملکہ ہمارے ائر تو اس کی صراحت فرملتے ہیں کہ جمعیہ 'فرض فارسے بھی زی^ا دہ مؤكدسيه اس والسط كربرائ نماز حبه طرك فرض ترك كرسيكا حكميه - ارتشا دِرباني بيه 'يايهاالذين امنواا ذا للصِلاةٍ مِن بوم الجعة فاسعُوا إلى ذكر التَّرو ذروا البيع مر اسے ايمان والو حب جعد كے روز نماز (حجد) لئة ا ذان كمي جاياكرسے بوئم الشركي يا د لايغني نماز وخطب تحيطرت فورٌ اجل پڙاكر و ا ورخريد و فروخت جيوڙ ديا کروی ذکرسے معصود نماز لیا جائے توعیاں ہے اورخطبہ معصود بہؤسکی صورت میں استمام مرا دہے گہ الیے وقت چنا چلہ ایک فطبسنا جلسکے - اورخطبسنیا حروری قراردینے کی صورت میں نما زبررج اولی فردری ہوگی -ابوداؤ دستراب بن روایت ہے کہ سرسلم رہے جماعت کے اندرواجب وحروری حق ہے بحر چار کے سیسی غلام، عورت، مربض اور نابالغ علام تووی فراتے ہیں کہ اس کی سند بخاری وسلم کی سند کے موافق ہے ت تمیم دارئ رضی الٹرعہٰ کی روایت میں بھی حقِ واجب کے الفا ظہیں ۔ اورمسا فرکو بھی اس حکمسے مستشیٰ پر سرا گیا - ترکب جعه پرشرید وعید وارد ہے - یہاں تک کہ بلا عذر حجه چھوڑ منو الے کو داکر ہ منافقین میں داخل ۔ سب سے پہلے جمعہ کے ون جمعہ ہونیکا طرابقہ کعب بن لوی نے جاری کیا ۔ کعیب بن لوی جمعہ کے روز لوٹوں ٹوجنع کرنے خطبہ روشقے۔ اول خدا کی حمد و ثنائر بیان کرتے اور مجرمیدو تضایج کرتے۔ان سے پہلے لوگ جمد کو عرب کہا کرتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے خصاب خیراس میں کثرت کے ساتھ لیجا فرادیے ؟ اس لئے اسے جمعہ سے موسوم کیا گیاا ورمیمی کہتے ہیں کہ مہشت میں حصرت آدم و حضرت حوام کے جلا ہونے ؟

الرف النوري شرح المراك الدو وسروري کے بعداسی دن بہلی مرتبہ حفرت حواتر محفرت آ دم سے ملیں اس لئے اسے حبعہ کہاگیا۔ علام طبیح فرماتے ہیں کہو حمّعه رَسْكِيم جأنْيكا سُبب يُسبِ كه اسَ دن عظيمالشان باتيں رونما ہوئيں يا رونما ہونگی اوراس دن كی زیا دہ فضیلتیں ا حادیث سے نابت ہیں۔ رکسول التر صلی التر علیہ کی کے آیت کریمیں شایدًا ومشہود بریه فرمانی که شاتبسے مراد حجه کا د ن ۱۰ ورمشهو د سے مراد عرفه کا د ن ہے۔ یہ روائیت بہتی میں حضرت ابو ہر رژہ سے مروی سبے ۔ علاوہ ازیں رسول الشرصلے الشرعلیہ وسلم کے ارشاد فرمایا کہ مہترین دن جس کے اور طلوع آفتاب سوادہ مجد ہے۔اسی دن حضرت آدم کی سرائٹ مہوئی ، اسی دن سرشت میں داخل ہوئے ۔ طلوع آفتاب سوادہ مجد ہے۔اسی دن حضرت آدم کی سریائٹ مہوئی ، اسی دن سرشت میں داخل ہوئے۔ سی روز انفیں بہشت سے زمین پر آ مارا گیا ، اسی دن قیامت آئیگی ، اسی دن حفرت آدم کی دعاقبول فرائی ئَیُ ؛ اسی دن حفرت آدمٌ کی وفات ہوئی ۔ ادرسوائے جنا ت اورانسالؤں کے کوئی جاندار اس طرح کا تنهیں کہ جو جعہ کے دل صبح سے آفیا ب سکنے تک قیامت کے خوف سے درتا نہ رہتا ہو یہ ردایت ابوداد دئیں ہو۔ لُاتصِم الجمِعَة إلافي مصرِجامع اونى مصلى المصرولا يجُون في القرئ. جعددرس منهن ليكن شهرجاً مع يا عيد كاه كاندر اور جعب ديبات بن جائز بنين. لانصح الجكمفة الخرائ برائي جد شرائطى تعداد باره ب- يه شرطين وبرائ دجوب واحب بونیکی شراکطیه فرار دی کمکی دای آزاد بونا دی مرد بهونا دی مقیم بونا دیمی تندیس بونا (۹٬۵) نکھوں اور بیروں کاسلامت ہونا - اور جمبہ کے درست ہونیکی یہ شرائط ہیں دایا دشاہ یا اس۔ فائح مقام کاہونا دی وقت کاہونا دس جماعت ہونا دمی خطبہ ہونادہی شہر ہونا دہی اونِ عام۔ حجد کے درست ہونیکی شرطا ول مصرحامع وشہر ہوناہیے۔ لہٰذا دہمات اورشکل میں جمعہ کی ادائیگی نہ ہوگی ۔حضرت علی محضرت ن بقری محرت سفیان بؤری ہیں ۔ اُس واسطے کُہ روایت میں بیہ آیاہے کہ تجمعہ ، تشرکتی اور نماز عیدین شہر حامع کے علاوہ میں نہیں ۔ ابن حزم اس تے ہوئے کہتے ہیں کہ مفرت مذکیفہ رضی الشرعہ سے بمبی اسی طرح روایت کی گئے - حصر ت لت میں بھی وجوبِ جعہ کے قائمل ہیں اس لئے کہ حضرت ابن عباس کی روایت میں آیا ہے کہ مسجر مين جعم كے بعد بحرین کے قریبہ جواٹا میں پملا جمعہ ہواہے۔ اس كا جواب بر دیا گیا كدلفظ قریبہ جس طرح بمغنی ديهات آتاب اس كم متنى شهر كريمي آت بين - جيب آيت كريمة لولا نزل از القرآن على رجل من القريتي فظم» محرمه اورطالف كى تعبير قريب كى كنى اسطرة آيت كريمة "تلك القرى نعص عليك" اور آيت كريمة تلك دربهات الهاس كمعنى شهركم بهي آت بين - جيه آيت كريمة لولا نزل ازالقرآن على رجل من القريق فظم " في المسلمة القريق القريق المسلمة المسلم الرف النورى شوق المراي شوق الردو ت رورى الله الله الردو ت رورى الله الله يتما ابل شهر سمقه معاح مين اس كى حراحت سے كه بحرين كا اكب مصن جوا أما تما اس سے جوا تلك معرِ جا ح م يزيكا فی مکرہ صرور میں ، مربح ت سرایسے مقا کو کہا جا آہے کہ ص کے اندرا میروقا صی موجود ہوا ورا حکا کانف اذ ا در حدو دِ شرعی منزازُ ن کاا جرا رکر تا ہو۔ یہی امام البویوسفٹے سیے منقول اور امام کرخی کا اختیار کردہ ا در ظاھ مذہب ہے ۔ یا مصرِ کا نع ہرایسا مقام کہلا اسے کہ اگر اس مقا کے سا رے لوگ جن پرججہ کا وجوب ہو اسکی جائع ادرسب سے بڑئی مسجد میں اکتھے ہوں تواس میں نہ آسکیں ۔ یہ تول ا مام ابویو سف جے سے منقول ا در محد بن جاں ، بر جب برا مجدیا نسجاع بلی کا ختیار کردہ ہے ۔ صاحب ولوالجیہاسی کو درست قرار دیتے ہیں ۔ یا مقرِ جامع ہرایسا مقام کہلا ہا ہم جس کے اندر گلی کوسیے ہموں ' بازار ہموا ور ظالم ومظلوم کے درمیان انضاف کرسکے اورعالم ہوجوبیش آنیوا لے وافعات بن سوں دھے۔ اونی مصلی المعصی بیا مصرحاح کی عیرگاہ - اس سے مقصود دراصل فنارشہرہے - فنائے شہروہ سے جوشہرسی متصل شہرے فائرے کی خاطر مقررومتعین ہومثلاً **کموڑ**ادوڑ اسنے اورنشکراکٹھاکرنے اورتیرا ندازی <u>کے لئے نسک</u>نے اورمردے دفن کرنے اور نما زُجا زُمکے لئے ہو۔ فائدُه صروریہ ایک شہرکی مہت مسجدوں میں نمازِ جعہ درست ہے مفتی بہ تول مہی ہے۔ امام الوصیفة ا کی ایک روایت متعدد جگر قام مرکزے اور عدم جوازی مجی ہے ۔ طحاوی وعیرہ اسی روایت کو اختیار کرنے ہیں امام شافعی یہ امام مالکت کا شہورتول اورا مام احرام کی ایک روایت بھی اسی طرح کی ہے۔ وَلَا يَجِونِ اقَامِتِهَا إِلَّا للسِّلطَانِ الْوَلْمَنُ امرِهِ السلطانُ وَمِنْ شُواتُطُهاَ الوقتُ فتَصِحُ في دِقْب اور درست نہیں جمد کا قیام لیکن بادشاً ہ کیواسطے یا جس کو با دشاہ امر کرے اور جمعہ کی شرطوں میں تحطیر کا وقت ہج اس کے بعد الظهر وَلاتصِة بعدة ومِنْ شوائطها الخطبة قبل الصلوة عنطبَ الامامُ خُطِبَيْن يفصُلُ جمعه میرم نربوگا . ا ورجعه کی شرطوں میں سے نماز سے قبل خطبہ سے امام دوخطے بڑھے گا اوران کے درمیان بنتھنے بينهما لقعداة ويخطب قائما على الطهامة فأن اقتصوعلى ذكرالله تعالى جازعنداني سے فصل کر سکا اور خطبہ کھڑے ہوکر اوضو دیگا لہٰذا اگر محص الترتعالیٰ کے ذکریر اکتفیاء کرے تو اما ابو صفیہ کے صنيفة رحمه الله وقالا لابلامن وكراطويل يسمى خطبة فأن خطب قاعِل إ أوعلى غير نزدیک درست سے اورامام ابویوست وا مام فرو فرملتے ہیں گرایسا طویل ذکرلازم سے صفط کریسکیں اگر بیٹے کریاب وصفو ظَهُ أَرَةٍ جَازُونِكُورٍ ﴾ ومن شوائطها الجماعة وأقلهم عند أبي حنيفة ثلثة سوى الامان المنظم المراكم الم وقالا أنساب سوى الأماج ويحب والامام بقراء تدفى الوكفتان وليس فيها قراع لا سورة بعينها

النورى شرح المراك الرود وت رورى الله الخ ۔ صحتِ جمعہ کی شرطِ ثانی بادِشاہ یاا بیں کے نائب کا ہونا۔ پر مہیں عظیم جماعت سے اور جماعت کے اندر سخص اپنی را۔ ت کرانا چا جمعه کا قیام چاہیے گا ا ور دوسراگرو ہ^{کس}ی دوم ہوکہ جمعہ ظرکے وقت میں ہی ما بہو کہ نماز حمعہ بڑھی جار نئی ً تقی که ظهر کا وقت ختر نبوکیا ۱ وراماً ارشأ د فرما ماكةحد ل کریںگے کہ اس سے مراد اس اِ وق با یہ نہ ہو ہاتھا کہ اس میں چلا جا <u>سک</u> ا منتوا لکطہا الخطبیکة الز صحب جمعہ کیلئے مترطِحیا رم خطبہ ہے بہتنی میں روایت ہے کرس نٹرعلیہ وسلم نے تاحیات کوئی بھی نما زِ جمعہ بغیرخطبہ کے نہیں بڑھی . خطبہ کے اندر دوجیزیں

را النوري شرح المراب ارد و سروري قرار دی کمیّن دا_ن خطبه نمانی<u>ہ سے</u> قبل ہوا ورخطبہ بعید زوال ہو خطبہیں ان دو کے علاوہ باقی سنن و آ داہب ہیں۔اگر نا زُحمة خطبہ کے بڑھ لی تمی ماہ کہ خطبہ بڑھا مگر زوال سے قبل یا بب رنما ز تو نماز جمعہ درست نہ ہوگی ، ہی خطبہ نَدر ذَرَّرَابِشْرِ مو - أَمام الوصنيفَةُ كُـ نَزِدُ بِكِ أَكْرالحَدِيشْرِ ما لاالدالاالنَّتْرِ ماسبحان الشُخطيه كي نبت سے كہيہ ا دا ہوجائے برسکالیکن مع الحرام سے ۔ امام ابو یوسف ؓ وامام محرہؓ کے نز دمکیب مترط یہ ہے کہ ذکرمیں طاہم ا وربه کم از کم مقدرالتحات مبو- امام ابوصنیف^{رج} دلبیل ته میان فرمانے ہیں کہ آیت مبارکہ میں ذکرمطلقًا تی اور اطلّاق میں کم اور زّیادہ دوبوں آئے ہیں اور رہام کروہ ہونا کو بیسنت کی مخالفت کے باعث۔ یت کوبعض بخرتی ریخمول کرتے ہیں اوربعض منزیمی پر ۔قہستا نی کے طا حرقول سے معلوم ہو تاہیے کہ یہ بارت َ دِن خطبہ کھڑے ہوکر دس، دولوں خطبوں کے بیچ میں بیٹھنا دین خطبہ اس قدر آ وازے ٹرھے کہ لوگ ئن كنين د٥) الحولتْرسيه استرار د٧) شهادتين برطيهنا د٧) ورُوو ستريف برهنا د٨) وغطو رنضويت د٥) قب آن ربین کی کمسے کم ایک بڑی آبت یا تین جھوٹی آیات پڑھنا۔امام شکافعنی اتنی قرارت کوفرض قرار دیتے ہیں ۔ سرانطها المجمداعة الا-صحب جعرى شرط بنج جماعت ب-اوراس كا كمس كم عدد الم ابوصنية ك ب امام کے علا وہ تین آ دمیوں کا ہونائے بھرت امام زفر، حضرت مزنی، مضرت لیٹ اور حضرت اوزاعی رحمہم ر رہیں۔ انٹریمی فرائے ہیں۔ امام ابولوسون وا مام محرکتے نزدیک کم سے کم عدد امام کے علادہ دوآ دمیوں کا نہو ماہے۔ حفر بفری کمی میی فرماتے ہیں ۔ حضرت سفیان توری ؓ ، حضرت امام احمد ؓ اور حضرت ابو بؤر ؓ سے وویوں تولوں کی رَدُّ ام ابولوسف وا مام محد یه دلیل بین فرماتے ہیں کہ تنتیہ کے اندراجتما کے کے معنے یائے جاتے ہیں۔ لہٰذا کے ساتھ ووآ دی ہوں بوجاعت یا ٹی کہائے گی۔ اوراہام ابوصیعہ جمیہ دکیل بیش فرمانے ہ*یں کہ ج*اعت را مام کے موسکی شرط الگ الگ ہے۔اس واسطے یہ صروری ہے کہ امام کے علاوہ تین آ دمی ہوک اس لئے کہ بتِ كرمية إذُالوُّدى "كاِتَّقاضايه ہے كُه وَكُر كرنيوالا ايك المُ ہوا ورمين ساعى تثنيہ كے اندر اگر حيث وجہ اجماع مِعنے یائے جاتے ہیں مگر وہ علی الاطلاق جمع منہیں ۔ شیراح ا مام ابوصنیفیرے کے قول کوراج قرار دیتے ہیں ۔اما شافعی ّ ہے کم چالیس آ دی ہونیکو شرط قرار دیتے ہیں .اس لئے کہ ابن ما جہیں حضرت کعریش سے رواکیت ہے کہ حصر ت نرمنورہ میں میںلا جمعہ بڑھا تو چالیس آ دمیوں کے ساتھ بڑھا.اس کا جواب یہ دیا گیا كە حفزت اسعدىن زرار أن كى تىرجىد رسول التر صلے الله عليه وسلم كى مدىية تشريف أورى سے قبل بر ها . دور ت يەكداس سے يېنېي معلى براكه چاليس سے كم كے سائھ جود جائز نهيں . وَلا تجبُ الجمعَةُ عَلَى مُسَافِرولا إمرأَةٍ وَلا مَريض ولاصبي ولاعبي ولا اعلى فَإِنْ

اور مهدنه مسافر برواجب ہے اور ندعورت برا ور نه مربض پر ا ور نه بحیبه ا ور نه غلام پر اور نه اندھے بر- لیکن اگ

ارُدو سروري يد اسرت النوري شرح حَضَرُوا وصَلَّوامَعَ الناسِ أَجْزَأُهم عَن فرضِ الوقتِ وَيُجُون للعَبْلِ وَالمسَافِي وَالمَريضِلُ بُ يه لوگ آگرلوگوں کے ہمراہ نماز پڑھالیں تو اس وقت کا فرض ان کا ا دا ہوجاً نٹیگا آ در غلام ا ورمسا فراد درمین کیلئے جعہ کا امام منسا بَوُمتوافِي الجمعَكُ بِوَمَن صَلِّي الظهرَفي مَنزلِم يومَ الجعدَة قبل صَلَّوة الإمامِ وَلاعُن المَ جائزے اور جو شخص ماز ظہر اپنے گھریں جسہ کے دن امام کی نمازسے قبل بڑھ لے اوراس کو کوئی عذر میں مو ہو كُم لا لا ذالك وَ حَازِتُ صَالِتُ مُ فَان بَدال اللهُ ان يَحْدُ والجمعة فتوكيم اليها بطلت مکروہ ہے اوراس کی نما زمومائی میمراگراسے جعمین حاضر ہونیکا خیال آئے اوروہ اس جانب بطے ہو امام ابوصیفیرم صَلْوِةُ الظهرعنداني حَنْيفة رحبه الله بالسُّعُي إلَيْهَا وَقالَ ابويوسفُ وَعَمْلُ لِاسْطُلْ حَتَّى کے نزدیک اِس جانب چلنے ہی سے اسکی نما زخہر باطل ہوگئی ۔ اورا مام ابو یوسف مجھ امام محریہ کہتے ہیں کہ آ و قتیبکہ يَلْ حَلَّ مَعَ الْأَمَامِ وَمَكِرِهُ أَنْ يَصَلَّى الْمَعْنَ وَمُ الظهريجَاعَةِ يَوْمُ الْجَمَعَة وَكَالَكِ أَجُلُ و وا ما کے ساتھ شرکت نکرے اسکی نماز ظرباطل منیں ہوئی اور معذورین کے لئے جد کے دن با جماعت زاز ظریر عنا مروہ ہے السِّجُن وَمَنِ أَدَى كِ الا مامُ يومُ الجمعِ عَرْصَكُ معَما ما أَدُركَ وَبَيْ عَلَيها الجبِعُمَّا وَإِن أَدْيَكُ ا درايسے بي قيديوں كيوا سط مكروم سے اور جمد كے دن اما) كيسائ جتنى نماز لے بڑھ لے اور باقى نماز جمد كى اس پر ساكر لے اور اگرا ما تشہد فِي السَّنَّقُ بِاوفي سِجُود السَّهُوبي عَلَيها الجمعَة، عندَ ابي حنيفة وابي يوسفِ وَقَالَ هِمَّكَّ إِنْ یا سجد وسبومیسطے بوا مام ابوصیفرج وامام ابویوسف کے نزدیک اس پر نماز جمد کی سزاکر اورامام فرز کہتے ہیں أَدْمُ لَكَ مَعْمَ الْمُو الركعة التأنية بني عليها الجمعة وان أدُمُ ك معد اقلها بني عليها الظهر كارًا أكم بمراه ركعت أن كاكتر حصد طابوتواس برجيدكى بناكر اوركم بافك كاصورت بين اس برنماز ظرك بناكر ا وَلَا تَجِبُ الْجُمعَةُ عَلَى مُسَافِمً اللهِ واس جَدُ دراصل جدر في وجوب في شرائط ذكر كزيكا اراده في كياگياہے عبد كے واجب بونيكے لئے چوشرائط اين دا، و مقيم ہو۔ مسافر پر مَازِ جمد واجب ك كئ كداس كا جورك لي ما هر بونا با عب حرج بوكا ٢٠، مرد بو - عورت ير ما زجد وا جب نبي ك الى اس کے کراس پر ازروئے دیانت خدمتِ شوهر ضروری ہے اور شوہر دالی نہوتہ بمی غورت کے لئے جماعت میں ا آئیکی مالفت ہے دسی تندرست ہو۔ مریض پر نما زِجمعہ واجب نہیں دسی آزاد ہونا۔ غلام پر نماز جمعہ واجب سہیں کہ اس پر خدمتِ آقالازم ہے۔ البتہ آقاکے اجازت دینے پرجمیہ واجب ہوجائیگا۔ بعض فقہار کے نزد یک اس صورت میں اسے حافر ہونے اور نہونیکا اختیار حاصل ہوگا۔ د۵) بینا ہونا - نابینا پر نماز جعبہ واحب بني فواه اسے كو في الساشخص كيوں نه مل جائے جواسے سرائة ليجاسكے - امام ابولوسف وامام محدرا فرمان این که دا بسر للجانیکی شکل میں نابینا بر می نماز خمعه واحب ہوگا ، ۱۶ عاقل بالغ ہونا - نماز حمد بحیر فرا سنیں ۔ دا حب نہ ہوئے ہوئے بھی اگر ان تو گوں نے نما زجمہ بڑھ لی تو دقتی فرض بعنی انکی نماز ظہرا دام وجانگی ۔ ﴿

الشرفُ النوري شرح المرابع الدو وتسروري الم و پھون کلعبُدُو ڈاکسسافورالا مربض یاسیا فریا غلام جو کے الم بن سکتے ہیں۔ حصرت الما زفر ہے نز دمکیاں پر جو فرض ہوئیکی بنا پران میں سے کوئی اِمام جونہیں بن سکتا۔ بس ان کے نز دمکی عورت اور بچوں کے مانند انگامام بنیا بھی جائز نہ ہوگا۔ اخاب کے نزدیک اصل کے اعتبارسے جمعہ فرض عیں ہے لیکن نامنا ا مسا فروغزہ کیوا<u>سطے کر ہ</u> ویریشا نی کے باعث عدم ما حزی کی اجازت دی گئی۔ لہٰذاان لوگوں کی حافری کی صورت میں انکی نماز فرض ہی ا دا ہوگی ۔ رہ گئے بچے اور عورتیں تو انھیں ان لوگوں پر قیاس کرنا درست واسطے کہ بچیر کا جَہاں تک تعلق ہے وہ امام بننے کا اہل ہی تنہیں ۔ اور رسی عورت تو وہ اس کی ہا ہے۔ اگر کوئی شخص بروز جعہ نما زِظرِ حمعہ کی نماز سے قبل پڑھ کے اور اسے لوئی عذر می ندم و تو اسے ایساگر نامیروہ محریمی ہے البتہ نماز برکرا مہت ہوجائیگی۔حضرت اما ابوصنفة اور ر ما الما الولوسفي وحفرت امام موريم كافلا هرااروايت كيطابق سي قول سع - وحزت الأم شافعي كات يم عفرت امام الولوسفي وحفرت امام محريم كافلا هرااروايت كيطابق سي قول سع - وحزت الأم شافعي كات يم قول بھی اسی طرح ہے ۔ مصرت ا مام زفور ہم فرماتے ہیں کہ اس کی نما زبھی درست منہ ہوگی ۔ امام مالک ا ورا مام احمد میں فرماتے ہیں اور غیز ظاہرالروایت کیمطابق ا مام محرور اور حدید قول کے مطابق امام شباف در میں فرماتے ہیں ۔ ایکامستدل بارے نوٹوں کے حق میں اصل فرص نما زِ ظہرہے مگر جو قا در سواس کے داسطے حکم سواکہ ا دائیگی جمعہ ك ذريد ظهر دمه سے ساقط كر وے للذا ظهر ساقط كرنى كى خاطرا دائيگى جمعه سرخص ير قدرت كے مطابق فرص ہوئی۔ اب اگروہ جمعہ کی حاضری کا خیال کرے اوراسی قصد کیسائھ وہ نمازِ حجعہ کے لئے رواز ہوتو امام الوصنيفہ اس کے ارادہ سے نکلتے ہی اس کی نمازِ ظہر باطل میونسکا حکم فرماتے ہیں ۔خواہ جھہ ملنے کی تو قع نہوا ورا مام ابو کوف والمام محرات كے زومك اس كے الم مے ساتھ شريك جماعت موت اور تبحير تحريم كرد اخل موتے بغيراس ى نماز ظر باطل مذبو كى - وجديب كسى كاورج فلرس كم ب اوراس سى كيوج ك نماز ظرم او شكى اور مناز يركا درجه طرس برها بواب للذاجعه ل كيالواس كي وجهد فرك وف المانكاهم بوكا - أمام الوصيفة راتے ہیں کہ اکام کے نماز جمیدسے عدم فراعت تک اس بر صروری ہو گاکدوہ اسے حل کراد اکرے - لہذا جب س تے اع جلاتواس کی بڑھی ہو گئ نماز ظرم فرصف کے در صبیں ہوگئ ۔ بعان بصلی المنعن دی الد - مسافروں ، ویدیوں اور معذوروں کا جد کے دن نماز ظربا جماعت بڑھنا مکروہ کتے یمی فرار دیا گیا مگر اس کے واسطے دومترطیں ہیں۔ایک تو پیکہ وہ شہرمیں ہوں جہاں تجعہ بڑھنا فرض ليه جهان كرجمه فرض تهن فله ما تماعت يرطيصنه من كرآمت منبي . دوسري يه كمه تمانز ىنېن بڭدادا ہواس دا<u>سط</u> كەن بو*گون گے لئے خېر كى قضار باجماعت ب*ر ھنا درس هرئس کراست کا سبب پیسے که معذوروں کو با جماعت پر کسھتے دیکھنے کی صورت میں ہوسکتا ہے کوئی عیزمعیزدر بھی سُرِکت کرلے اوراس طرح جماعت جمد میں کمی واقع ہو۔ علاوہ ازیں جمعہ کے روز حجعہ قائم کرنیکا حکم فرمایا گیا

الرف النورى شرح المدر وسرورى الله اور دومسری جماعت کے قائم کرنے میں ایک طرح کا معارضہ اور حکم عدولی کی شکل ہے اس لئے منع کیاگیا . طحطاوی میں اسی طرح ہے۔ وصن ادیماے الا مام الز ۔ کوئی شخص برائے جمعہ تاخیر سے آئے توخواہ امام تشہیری میں کیوں نہوشریک جماعت بہوجائے ۔ اورا مام ابوصنیفہ وا مام ابولوسف کے نز دیک وہ اپنی دورکعات پوری کرے مگرامام فی فرماتے ہیں کہ اگراہے امک رکعت سے کم ملے تو وہ نمازِ ظہر بوپری کرے ۔ مفتی برا مام ابوصنیفہ اورامام ابولوٹ میں سرمین اور میں ہے۔ صاحب طریبہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسافر شخص تشہیر جمعہ میں شریک بہوتو وہ چار رکعات ٹیرسطے مگر تنہر میں انکھائے کہ اس بارے میں مسافرا در غیرمسافر کے در میان کسی طرح کا فرق نہیں اور دویوں کا حکم برا بر' ہے۔ امام ابوصنیفی^{م ا} ورامام ابو پوسٹ کے نز دیک مسا فرا *در غیرمسافر کے فرق کے بغیرسب جمعہ ہ*ی محمل کر رکھے۔ فی مزر کر میں اخرار ہیں ہے کہ تمبہ کی پہلی رکعت ہیں سورۂ جبعہ اور دوسری میں ا دُا جائرک المنافقون '' یا حکل آناک حربیث الغاشیہ طربھے - یا پہلی رکعت میں نئج اسم ربک الاعلی ۔اور دوسری رکعت ہیں حک آماک حَدَمِثِ الغابشية كي تلا وت كرت ليكن الركوني ان سورتو ل ك علا وه تلاوت كرت سب تجي مضائقة منهن -وَا ذَا خَرَجُ الَّهِ مَا هُمُ يَوْمُ الْجُمْعَةِ تُولِثِ الْنَاسُ الصَّلَوْةُ وَالْكُلَّامُ حَتَّى يَفُرُع مَن خُطبتِ م در حبب المام جعه کے دن نیکے تو لوگ نماز اور گفت کو ترک کردیں حتی کہ وہ خطبہ سے فراعنت حاصل کرنے ک وَقَالَا لَابَاسَ بِأَنْ يَتَكُلُّمَ مَالِكُرِينَ أَبِالْخُطْبَةِ وَاذَاِ أَذِّنَ الْمُؤَذِنُونَ يُومُ الجمعَةِ الْإِذَاتَ ا ام ابولیوسف وا مام محرُد کے نز دمک تا وقت کہ خطبہ کی ابت ار نہ ہوگفتگومیں مضائقہ منہیں اورجب مُوّ فی پی جُمّہ کے روز الَا قُلَ تَركَ النَّاسُ البيعَ وَالشِّمَاءَ وَتُوجَّهُوا إِلْحَ الْجِمِعْةِ فَإِذَا صَعِدَ الْإِمْا ٱلْمِنْبُرَ حَالِمُ اذ إن اول دين لو لوگ خريد و فروندت جيوار مرجه كيواسط جل بري اورجب امام منرر حراه كرمين وائ تومؤون منركم وَاذَّنَ الْمُؤَّذِ نُونَ بَكِينَ مَلِ وَالْمِنْ بِرَثِمْ يَعْطِبُ الْأَمْأُ وَاذَا فَرَعْ مِنْ خَطِبتُم اقامواالصَّلَاةً سامنے اذان دے اس کے بعد امام خطبہ راسے اور خطبہ سے فراعنت کے بعد لوگ مناز سندو ع کریں۔ سنهين اسواسط كه خاموشي كأحكم خطبه سننظى خاطرس اوران دوبون صوريق ب مين خطبهنهي سناجار باب

الرفُ النوري شرح المرب الرُد و وسيروري الله الماشا فعي فهاتي بي كدا گرخطبه بورما بهوتواسوقت جواب سكلام اورتحية المسجد درست بين -اس لئے كه حضرت جائز کی روایت میں ہے کہ رسولِ الٹر <u>ص</u>لے الٹر علیہ و لم کے خطبہ دینتے وقت ایک تخص آرگیا تو آت نے اس <u>س</u>ے پوخها که نماز پڑھ لی ؟ وه عرض گذار ہواکہ تنہیں پڑھی ۔آنخصور کے ارشا دفرمایاکہ ابھاکہ دورکعیات نماز بڑھ آحناً ف کی دنیل صحاح سته کمیں مردی حضرت ابو تبریری کی بیر روایت ہے کہ رسول الشرصلے الشاعلیہ سلم نے آشاً د فرمایا کہ جب تونے اپنے سابھی سے کہا ۔ خاموش بہوجا! تو توسے لغو کام کیا ۔ اس روایت سے بطور دلالۃ اِنض اس کی نشاندی مورتی ہے کہ ایسے وقت میں نمازی بھی مالغت ہے ۔ وجرمیرے کہ حب امرالمحروت کی جوكه تحية المسجد نسع اعلىٰ ب ممالغت سب يو ب*درجرًا و*لي تحية المسجد كي ممالغت بهوكي . ا یک سو ال :-معارضه کی صورت میں عبارة النص کو دلالة النص پرتیقدم حاصل ہوتا ہے اور ذکر کر دہ روت ين تحية السجد كي صرحة اجازت نابت بروري بي - اس كاجواب بية ديا كياكه اس حكَّه دراضل معارضة كأبي بيك كربهوسكتاك أتخضورك اس وقت مكخطبه موقوف فرمادما بهود وآرفطني مين ان لفطول كيشا تطريح ہے" قم فارکع رکعتین واسک عن الخطبة حتیٰ فرع من صلونة" ﴿ اسْطِه اور دورکعت پڑھ اور آنخفور نے اس کے نما زسے فارع ہونے نک خطبہ مو تو و ن رکھا) یہ روایت اگرچہ مرسل ہے لیکن عذالا حنا ن مرسل بھی حجت ہے۔ بہرحال ذکر کردہ وقت میں نہ نما زیر مینے کی گنجا کش ہے اور نہ گفتگو کی یشوا فع میں سے علامہ بؤدی نیز حضر ا ما مالكَثِّ، محرِّت ليتُ اور محرِّت توريُّ ا ورحم وصحابةٌ و تالعين مي فرماتے ہيں۔ محرِّت عز، محرِّت عمّال ، حضرت على ، حضرت ابن عمرا ورحضرت ابن عباس رضى الترعنهم اورحضرت عروه ان تمام سنه اس كامكروه بهوما واذااذت المؤود نوت الزيجعه كون بوقت اذان برائح نماز تياري لازم اور خريد وفرو خت مين شنو منوع سب - ارستا دربا في سبع يا يهاالذين أمنواً ا فرا بؤدى للقبِّلله ة من يوم الجمعة فاسبوا آلى وكرالله ودروا لبيع " (اسے ايمان والوجب جمعه ع روز نماز (جمعه) كيلة ا ذان كهي جايا كرت تو تم الشركي يا د ديني نماز وخطبه) كيقرف فورًا جِل يرًا كروا در خريد وفروخت (اوراسي طرح دومرے مشاغل جو حليے سے مانغ ہوں) جيوڑ ديا كا مگراؤان سے مقصود میلی اذان ہے یا دوسری - امام طحا وئ کے نزدیک اس سے مبز کے سامنے دیجا نیوالی اذا مقصود بيع- حفزت المم شافي ، حضرت المم إحرا وراكثر فقباريبي فرات بي وصاحب فتا وي عمّا بنداي كورانج اور جوام الفقه بن اسي قول كو درست كهلب - اس كيركم أيب كرميين نداكے وقت حكم سعى كياكيا ا وررسول اكرم صلے الله عليه وسلم كے عهدِ مبارك ميں صرف مي اكب ا ذان تقى ما حب بدايه فرماتے ہيں كه زياده صیح قول کے مطابق وہ ا ذان مقصود ہے جوا میرالمؤمنین حضرت عثما ن کے دورِخلافت میں بہلی ہوئئی مگر شرط یہ سبے کدوہ بعد زوال ہو۔ علامہ سرختی کا اختیار کرد ہ قول یہی ہیں۔ بیسوط میں بھی اسی طرح ہے اور علامہ قدوری² ے اسی قول کولیاہے سبب یہ ہے کہ آیتِ مبارکہ میں ندا سے مقصود مطلع و خردار کرنا ہو کہ جس دقت تہیں 🔅



الرف النوري شرح المالي الدو وت روري الم وَمُلِبَنِ أَحْسَنَ ثِيابِهِ وَمِتُوحَبِهِ إلْحِالِمِ صَلَّى وَلَا مِكَةِ فِي طُرِينِ الدَصِكِي عندِل البحنيفة دحمه اپنے کیڑوں میں سے عمدہ کیڑے بہن کرعیر گاہ کی جانب جائے ۔ اوراما ، ابو صنفہ فرماتے ہیں کہ عید گا ہ کی راہ میں بجیر سرج الله تعالا وَيكتر عنك هما وَ لايتنفّل في المصلى قبل صَلوة العيدِ فا ذَا حَلَّتِ الصَّلوةُ بَارَهَا ہ ۔ امام ابویو سف ؓ وامام محدُرؓ کے نز دیک بجیر کچے اور عید گا ہیں عید کی نمازسے قبل نفل نیز بھے ۔ آ نما ب اونچاہو ' الشميح وخَيْل وَقتُهَا الحِ الزِيالِ فَاذًا زالَتِ الشمسُ حَرَجِ وَقُتُهَا وَيُصَلِّي الامَامُ بِالناسِ . نماز پڑھنا درست ہوا س کا وقت شُروع ہوکر زوال تک رہتلہ ہے اورزوال کیشا اسکا وقت ختم ہوجا ہا ہوا اس کا رُكِعَتُرُ. يكنُرُ فِي الاولِي تَكبيرةَ الاحرام وتُلنا بعِدَ هَا شميقراً فاتحمَّ الكيّاب وسورةً معها رگوں کو دورکوات بڑھائے۔رکعت اولیٰ یں بعد بخیر تخریر کم ہرکر سورۂ فائخہ ، اوراس کے ساتھ کسی اورسورہ کی تلاوت شقر کی برتکب رہ ہوگئ جھا تم ببت ہا گخ الوکعیۃ الثانیۃ بالقام عَرَّ فاذا ضرع من القراءۃ کی ب کرے اس کے بور تیج رکھتے ہوئے رکوع کرے اس کے بعد دوسری رکھت میں قرارت کا آ مّا زکرے ا ور قرارت سے فراعت کے تُلْكُ تِكْبِيراتِ وَكَابِرِ تَكْبِيرُةٌ رَابَعِتُ يَرِكُعُ بِهَا ويَرِفَعُ بِنَا ثُيه فِرْتِكْبِيراتِ الْعَدِينَ يُنِ-بدئين بجرس كبر كرج تق بجر كميا مواركوع من جائے اور عيدين كى تجرون ميں دولوں مائه المائ الله الله ال ضيع ايستيت يوم الفطم الز- صاحب تنيه فرماته من كدعيرالفطرك مستجات كى كل تعدا دباره اسے - خارگا ڈکرمتن میں کیا گیاہے ۔ وہ بارہ مستحیات ذیل کیں درج ہیں۔ دا، عبدالفطرك دن نما ز<u>سے بيلے</u> اورعيدگاه جاتے سے قبل كي كھائے دى، غسل كرے دہي، خوشبولگائے دى، اپنے كِيْرُوں مِن بُوسَتِ الْمِيمِ بُونِ وه بِهِنِي ده صدقة الفطر نمازكے واسطے جانے سے قبل اداكرے دارع مار بازھے د، عضي سوري التع د٨، عيد كاه طلاحات و٥، مسجد محلوس نما ز فجر راسط ١٠٠ عد كاه ما ساده جائے (١١) مسواك كرك درور الك داسته سے جلئے اور دوسرے داستہ سے آبے ۔ ان امور كومستحب قرار دينااس لحاظ سے ہے کہ سنت کوستحب کہناا ورستحب کوسنت کہنا درست قرار دیاگیا - شاتی میں اسی طرح ہے۔ سیر کہ سنت کوستحب کہناا ورستحب کوسنت کہنا درست قرار دیاگیا - شاتی میں اسی طرح ہے۔ ولا مك برفى طويق المصلى الزعي الغطرى منازك الح جائع بوت بجري مائ يأ ندي جائے -اس بارے میں حفیزت امام البوحنیفیرا ورامام البولیوسف وا مام محمد کا اختلاف ہے اور اسس اختلات كو دوطرلقة سينقل كياكيا - ايك بيكه امام الوصنيفة واسترمين بحيرنه كجنه كيليع فرمائ بين اورامام الولوسعين وإمام محيرٌ كيتي بين كة يجيراً ست يتمكي - صاحب خلاصه كا اختيار كرده قول مبي ب - علامه ابن بخیم هری تھی ان کے سمنوا ہیں۔ دوم یہ کہ ان کے درمیان اخلا من نفس بجیر میں تو تہنیں مگرصفت بحيركے درمیان اختلاب رائے ہے تین حصرت امام الوحینیفترہ تنجیر آس بتہ کہتے اورا مام الوپوسیوج و ا مام مُحرِيرًا وَكِني آواز<u>سے كنے كے لئے</u> فرماتے ہيں۔ تا آار خانيہ، نہاييہ ، بدا نئے وغيرہ ميں بيني ذكر كيا گيا ہے۔

الشرفُ النوري شريح المالا ارُد و وسروري ا دراسی قول کو درست قرار دیا گیاا و رمفتیٰ بریمی قول سے۔امام ابوپوسف ؓ وامام محرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت الشرابن عمرضي الشرعنه مليندأ وانرسة بجيركم إكرية تحقه اوراسي طرح بلندآ وازسه كهنا إميرالمومنين حصرت على كرم التُّرُوجبهـسے بھی روایت كياگيا ' علاوہ ازیں عبدالاصلیٰ میں متفقہ طور رحمرٌ انجمر گھيلئے فرمائے ہیں بواس اَ عتباریسے بکیرجبُراعیدالفطرمیں بھی بہونی مناسب ہے ۔حضرت اہام آبو حنیفی^{ر ک}ئیتے ہیں کہاصل ذ گرکے اندر اخفار ہے البتہ مُرک وہ مقامات مستثنیٰ ہیں جہاں شارع نے جرکیا ہو۔ توشیار ع۔ عيدالاضي مين جرزابت سے عيدالفطرمين مهين-<u> وَلا يَتِنْفِلَ فِي الْمُصَلِّيِّ قبِلَ صِل</u>اَ ءُ الْعِيلَ الزِّ-اصل اسْ باب ب*ين به بيه كه رسول التُرصلي التُدعلية ول*م ا در نداس سے قبل کو ئی (نفل) ٹر مصریقے اور نداس کے لید۔ صحا توجودسیے - نیز بخاری ومسلم*یں حفرت عیدالٹرین عب*اس*ٹ سے روایت ہیے کہ دسو*ل الٹر<u>صلے</u> اللہ وسَلَمْی الفطرنے دن عیدی دورکعات ۱ دا فرمائیں ۱ وراس سے قبل نما ز منہیں بڑھی ۔ علامہ ابن ہماً ا کتے ہیں کہ اس تغنی کی تحضیص عمارگا ہ کے ساتھ ہے اس لئے کہ ابن ما جہیں تھزت الوسعید خدر کا رضی النارع نے سے روایت ہے کہ آنخفرت عیدی نما زسے قبل کوئی نفل سنیں بڑھا کرتے کئے۔ البیہ عمد کی كے بَعِيدُ گھرتشريف لائے تو دورکعائت پڑھتے ۔ درفحاً رمیں لئمباہے کہ عمد کی نمّا زسے قبل نفل پڑھنا باعث طبه نظر که مگریں بڑنے یا عید کا ہیں بڑنے۔ البتہ بعیر تماز عیدعید کا ہیں بڑھنا درست عرین کی بحیوں کے سلسلہ میں کل اقوال کی تعبداد بارہ کے قریب ہے۔اس بارے میں ا روآیا ت کے درمیان اختلات ہے ، حضرت الما مالکتے، حضرت الم احریم فراتے ہیں کہ رکعیہ ا ولي بين سات بجير*ي بين* ا *ور ركع*تِ ابنيه مين پاريخ- حضرت امام شافعي مجي مام ما*لك كيطرح فرات مهي* البيته وه اتئ تے ہیں کرمیتلی رکعت میں سات بحیروں تبکے اندر بھر تخریمہ کوا ور رکعت نامنے میں بعیر قرارت یا یخ تبکیروں اندر رکوع کی تبحیر کوشا مل نہیں فرماتے کہٰذان کے پہا آپ کر ایک تبحیروں کی کل تقید او بارم ہے۔ مفریت عبداللہ س رصى النّرعنه كامسلّك يُركب عنه . حضرت امام الوصيفة اور آمام الولوسف ۗ وامام محرَّهُ فرماتَ بين كه برركعت وركتأب الآنارمين حفزت عمدالتثرابن مسعود ، حفزت حذلفه اورحفزت الوموسي اشعري فني ہے کیفیت نمازاس طرح منقول ہے کہ اور نماز وں کی طرح یہاں بھی افتتاح صلاۃ گیلے نجر تح پر اللہم الا کچے میمزرائد میں بجیر کہر کم فاتحہ اور ہو بھی سورہ جائے پڑھے بھررکوع کیلئے تبحیر کیے۔ ر کعب میں کراے ۔ اور دوسری رکعت میں اول فائحہ اور سورہ پڑھے تپھر زائڈ نین بجیریں کیے تھے رکوع کے

الشرف النوري شرح المسالم الدد وسروري الوداؤديس حضرت سعيد تبن العاص سيمنقول سيركهين في حضرت حذلينه ا در حضرت الوموسي الشيري رصني الشرعنهاس بو حيماكة الخضرت صلى التير عليه وسلم عيد الفطرا ورعيد الا ضغي مين جو بجير مين <u>محت بق</u>ے وه كل كتني بهوتي تعمين ؟ حصرت الوموسى نے كہا. جنازه كى مانند جا تربحيرين عيد الفطرا درعيد الاضلى ميں بھى كہتے تھے حضرت حذيفة رشنے حضرت الوموسی رضی النترعنه کی تصدیق فرما فی کیسنی رکعت اُو کی میں قرارت سے قبل جاریجیرس مع تکمیر کتر بمیدا و رک ركوب ان مي بعد قرارت ع تجير ركوع جارت جيرس -علاً مه تميني فرمائة بين كه حفرت حذليهٔ حضرت ابو تموسی اشعری، حضرت ابومسعود بدری، حضرت ابوسعد دخدری حضرت ابن زہیر، حضرت تم بن الخطاب، حضرت الوہررہ اور صفرت برار بن عازب رضی اللہ عنہ ہمی فرائے ہیں اور ان کے سواحصرت توری اور صفرت حس بھری میں کہتے ہیں۔ امام احمد کا ایک تول بھی اسی طرح کا ہے۔ احما ت کے نز دیک صحب سند کے اعتبار سے صفرت عبداللہ ابن مسعودہ کا قول اقویٰ ہے اور دیگر سارے اوال وآ یارسندکے اعتبارے صعیف و مجروح ہیں۔ فا نکره صروریم: - جمهور ذیات بین که عیدین تی بجیرو*ں کے بیج بین ذکرمسنون کوئی نہیں -۱*۵ شافع وامام احمد^{رم} نبحیروں کے درمیآن * والباقیات الصالحات خیرعندر مکٹ تو ۱ با وخیرا ملا ،سجان اللروالحریشرولا الا الا اللرواللر کا سرکرنا مستر تميخطب بعد الصَّلوة خطبتَين يُعَلَّمُ الناس فيهاصدقة الفطي واحكامها ومرب بمرىدىغاز دو خطيه دے اوران ميں لوگوں كوصدة فطر اور صدة وفطر كے احكام بتائے اور جو شخص المام فَأَتَتَ يُصَالُوهُ العيْلِمَعَ الامَامِ لَمَرِيقِضِها وَان عَمُمَّ الهلالُ عَنِ الناسِ وشَهداوا عندَ الاما کے سائمتہ نماز عید مذیر مدسکا وہ اس کی تعنار نہ کرے اگر کسی کو جاند مذد کھائی دے اور امام کے سامنے رویت ہال برُومِية الهلالِ بَعَد الزوالِ صلّى العيدَ من الغَد فأنْ حدثُ عذمٌ منع الناسَ من الصَّلَّا کی شہادت بعدزوال دیں تو دوسرے دن نماز طرحی جائے۔ اگر کوئی اس طرح کا عذربیش آ جلئے کہ لوگ دوسرے دن فى الْيُومِ التَّاني لَمُ يَصَلُّها بعده وَيستعبُ فِي يومِ الاضحى ان يغتسلُ ويتِطيبَ وَيؤُخرَ نمازنه پڑھسکیں تواس کے بعد نماز عیدنہ پڑھیں۔اور عیدالاصلی کے دن باعثِ استحباب سے کہ نہائے اور خوشبو لگائے اور ممازس الأكارحتى يفرغ من الصّلوة ويتوجه الى المصلى وهويكبر ويصلى الاضحى ركعتين فراعنت تک کمما نامؤ خرکرے اور عید کا ہ بجیر کہتے ہوئے جائے اور عیدالاضیٰ کی دورکعات عیدالنظری طرح پڑھے اور لب دنما ز كصَلاة الفطرِ ويخطبُ بعدَ هَا خطبتَيْنِ يعلم الناسَ فيهِمَا الاضعيَّة وَتَكبيراتِ السِّراتِ دو خطبے دے جن میں لوگوں کو قسر ہان اور تبکیراتِ تشریق کے احکام بتائے اوراگر کوئی ابسا عذر لوگو ں کومیٹن فَان حَدَثَ عَدْمُ مَنعُ النَّاسَ مِنَ الصَّلَوةَ يَوم الاضحى صَلَّاهَا مِن الْفَدو بعد العَدْدُ العُدُودُ العُدودُ العُدُودُ العُدودُ عَدِدُ العُدودُ عَدَدُ العُدودُ العَدْدُ العَالَقُولُ العَلْمُ العَدْدُ العَلْمُ العَالِمُ العَلْمُ العَلْمُ العَلْمُ العَلْمُ العَلْمُ العَلْمُ العَالْمُ العَلْمُ العَلْم

الشرفُ النورى شوع المالا الدد وسرورى الله لايصليهابعد ذلك وتكبيرالتشمايق اولم عقيب صلوة الفجرمن يوم عرفة واخرة عقيب ا دراس کے بعد نہ پڑھیں اور بجیرتشریق کی ابت دار عرفہ کے دن کی نماز فجر کے بعد سے ہے اور آخسر امام ابوصیفیم 🖟 صَلَّوة العَصْرِمن يوم النحرعُنل ابي حنيفةً وقال ابويوسفُ وعِمنٌ إلى صلوة العصرِمن أخر الله كے زديك يوم نخ كى نمازِ عصر كے بعد ہے اور امام الويوسف و آمام محدُّ كے نزويك ايا ؟ كشنديق كُم ٱخرى " اَيَامَ الْتَشَرُيْنِ وَالتَّكُبِيرُ عَقِيبُ الصَّلُواتِ المَفُروضاتِ اللَّهُ اللَّهُ الكُّرُ اللَّهُ الكرك الله الله الله دن کی نماز عفر تک سے اور تیجیہ رفرض نمازوں کے بعد اس طریقہ سے ہے اسٹراکسیر الله اکسال الااللہ وَاللَّهِ أَكُورُ اللَّهُ الكَّبُورُ وَ لِلَّهِ الْحَمُلُ -والتراكبر التراكبر و رمتر الحسمد لغت كي وضت عبية بعينا انظرنه أنا والغف الأنوالى والمهملي عيدى مازير صفى مُراعيُّه 🕟 الآضعيد، قربان - جع اضاى - يوم الاضلى ، قربان كادن - عقت : بيرو ، تيمية أيوالا - كما ما ماس برعقيد ا ده اس كيسيم يسيم أتاب - يوم عرفة : يؤذى ألجر - يوم العنو : قربان كا دك ، وس ذالجر -ضيح تميخ بعد الصلوة الز-اس سے اس طرف اشارہ سے کہ المائی کا خطب مونا انفل اور اولی ہے۔ بعنی امام نما زیسے فارع ہو کردو خطبے دے اورلوگوں کو صدقہ قطرا دراس کے احکا ا بتائے ۔ لوگوں کو اس سے آگاہ کرے کہ صدقہ فطر کس شخص پر واجب ہوتا ہے اوراس کے واجب ہونیکا سبب کیاہے اورکب اور کتنے صدقۂ فطر کا وجوب ہوتا ہے اوراس کی ادائیگی کس چیزے کی جائے۔ اگر خطبہ بجائے کے ا نما ذکے بعد کے نمازے قبل پڑھے توجا کڑنے مگر ایسا کرنا قباحت سے خالی نہیں کہ اس میں سنت کا ترک ۔ لازم آ تا ہے جس کا برا ہونا ظا ہر ہے بیر جن چیزوں کو جمد کے خطبہ میں مسنون ا ورمکروہ قراردیا گیا شیک اسی ن ا طرح عیدین کے خطبہ میں بھی مسنون و مکروہ قرار دیجائیں گی۔ البتہ طحطاوی کے قول کے مطابق محض دوجیزوں ن کا فرُق ان کے درمیان ہے ۔ ایک تو یہ کرعیدین کے خطبہ سے قبل بنجیر کہنے کومسنون قرار دیا گیا اورخطبۂ جمعہ میں 🕠 اس کرح نہیں ہے ۔ دوسرے یہ کہ جمعہ کے خطبہ سے قبل بیٹھنا مسنون شمار ہو تاہیے اور عبیرین کے خطبہ میں آگ آا فَإِنْدُه فَمْ وَربِير : عِدْكًاه ياميدان مِن مُكل كرنما ذِعيد سِرْ حِيَاسنتِ مُؤكده ب بنواه شهر كي مساجد مي گبخائش 🖟 ہی کیوں نہ ہو۔ البدا اگر بلا عذر شہر کی مسجدوں میں نماز بڑھی گئی تو نماز درست ہو جائے گئی ۔ لیکن ترک سنت 🕒 كاڭنا ہ ہوگا ۔اصل اس میں یہ ہے كہ رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم عبدگا ہیں نماز عیدین كيلئے نتکلتے سمتے اور مسجد سنوی کے شرف کے باوجود اس میں نماز سنیں بڑھتے تھے۔البتہ ایک مرتبہ بارش کے عذر کے سب سی جہ مسجد میں تماز بڑھی ۔ زادالمعاد میں اس کی تفصیل ہے۔

martat.com

الشرفُ النوري شرح المالي الدُد و تشروري الم فَأَنُ عنه المهلا لعن الناس الخ وشوال كيهل تا ريخ كي زوال آفيا ب سے قبل تك عدى بنا ز كا وقت إتى رستاہے۔ اگر کسی عذر کے باعث لوگ بچم شوال کو نماز نہ میڑھ سکیں۔ مثال کے طور پر رویب بال کی شہا د ت بعدُرُ وال ملے يا شديد بارش وغِره كاكو بي عذر بهوتو اس صورت بيس نمازِ عيدالفطر اسطِّ دن روال آ فتأب سے قبل مک بڑھنا درست ہے۔ اور نماز عیدالاصلیٰ ملا عذر بارہویں تاریخ ٹک مؤخر گرنا با عب کراہت ہے۔ ر کے باعث یہ تا خیر ہوتوکس کراہت کے بغیر درست ہے۔اس کے برعکس عیدالفطر کی نماز کہ ملا عذر مُؤخِرُ کرنا درست ہی نہئیں ۔اس کے بعد اسکلے دن اداکر دہ نما زقضار شمار ہو گی ہااد آبو اس کے ہا میں علامہ قبستانی و وقول نقل فرملتے ہیں۔ امک قبول کی رُوسے دوسرے روز پڑھی ہوتی نماز قضار شمار ہو کی اور دوس تول کی رُوسے اُ دا قرار دیجائے گی۔ وَتُكْبِيرانِتَ اللّهَ شَهِقِ الإِ تَشْرِكِ كِي بَجِيرِ مِنِ المِكَ قُولَ كِيمِطابِق مُحْبِيونِ اورزياد ه صحح قول كيمطابق والله ہیں ۔ انکا آغاز تومتفقہ طور پر ایوم عرفہ کی نما زُرِ تجر کےلبدے ہو گاا ور روکیا اختتام توحصرت امام ابوصیفه میں ہیں کہ دس ذی الحجہ کی نماز عقبر کے بعد ُ تک اس کا وقت ہے ۔ یبی حصرت عیدالندا میں مسبودُ شسے تابت ا ور مین حزت حسن بھریؓ سے نقل کیا گیاہے اورا مام ابو بوسف وا مام محریہ فرمانے ہیں کہ اس کی انتہار تیر ہویں تارزگخ کی عقر نک ہے۔ ھزت عمر ، حفرت علی ، حفرت ابن عباس ، حفرکت ابن عمر، حفرت زید بن تا بت ، حضرت عثمان عُنى ، حضرت عمار ، او رمُحفِرت الوسج الصدّيق رضى الشرعنه سبّ مين فرمكته بأي اورسفيان بن عيينه ،سفيان تورى، الوثور، احركامسلك اورامًا شافعي كاايك قول بمي اسى طرح كاب حفرت امام الوصنيفه و كنزديك وه نما زي جن ك بعد يجرات تشريق إي التي تعي ركل آعظ بوي - اما کے نزدیک انبحی تعِیادکل تیئیٹ سی لہٰڈاا اُم الوصیفیرہ اس با رہے میں آفل کوا ختیا ر فرماتے ہیں اس کئے کہ جرا بکیرا بک طرح کی برعت اور شرعانی سی بات ہے بس اس برعمل کم سے کم کے او پر کرئن گے۔ امام ابو پوسفٹ وا مام محکہ کے اکثر والے تول کو کیاہے کہ اس کے زمرے بیں آفل کا تول بھی آجا آ ہے آ دراحتیاط اسی کے اندرہے ۔ صاحبین ہی کے قول پر اعتما دکیا گیاا دراسی پرفتویٰ دیا گیا۔ عقيب الصّلوات الز-امام الولوسف وإمام محر وراسة بين كرّنزي كي نجري مطلقًا فرص كم تابع ہیں الہذا ہرفرض پڑے نے والے حتی کہ دیہات کے باشندول ،عور توں اور مسافروں پر بھی بجیرات تشریق ب بهوں گی- خصرت ۱ مام ابوصنیفهٔ حمان بر واحب قرار شہیں دیتے - مفتٰی به صاحبین رَحمها التّٰد کا

إِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ صَلَّے الاِمَامُ بِالنَّاسِ رَكِعتينٌ تُمْهِيثُةِ النَّافِلَةِ فِي كُلِّ ركِعَةِ رُكُوعُ حب آ فياب گېن موټوامام نفل کې مانندلوگو ل کوډورکعات پڙهائي - '' ہررکعت مين '' انگ ہي 'رکو ج وَاحِدٌ وَلَطِولُ القراءةَ فِيهِمَا وَيُخْفِي عِنْكَ أَبِي خَنيفةً وَقَالَ ابويوسفَ وَمَحَمُنَّ يُحَهِرِثُه کرے اوران رکعا ت بیس لا بنی قرارت کرے ۔ امام ابوصنیفاح فرماتے ہیں کہ آ سبتہ بڑھے اوراماً) ابوبوسف وامام محراث يكاً عُوْ بَعِلَ هَا حتى تنجلَى الشهرسَ ويصلى بالناسِ إمامُ النى يصلے بهم الجمعة فاك يحتر بن كر قرارت جرًا كرے بعرب دنمازاس وقت تك و عاكرے كرسورج روشن بروجك اورلوگوں كوجمبر برط ها نيوالا بى يہ نيا لَمْ يَخْتُوالِاماً مُ مَلِلًا ها الناسُ فرادى وليسَ في خسُوبِ القمرِ جَمَاعَة وإنها لِصُلِّ بڑھائے ۔امام نہ ہونے برپوک تنہا تنہا بڑھیں اورچاند کے کئن میں باجماعت نمٹ زنہیں ۔ ملکہ ہرشخص تنہر كُلِّ واحدًا بنفسه وَليْسُ فِي الْكُسُونِ خُطْبَةً . ننہا پر مدلے آور نہ آفتاب کے کہن میں خطب ہے۔ غي في و صفت الكسفت الشمس بسورج كهن بهونا - كسفت وجهم : تيوري يرط هنا ، متغرسونا عَ املُهُ : أمير منقطع موا - تنجلي ، روشن بونا - فوآدى : الك - خستون ، جا ند كين بونا -ينيح الب صلاة الكشوب عيرى مازساس بابى يانة يركما جلك كرتضادك الحاظ سے مناسبت باتی جاتی ہے یا یہ مناسبت اتحادیکے لحاظ سے ہے۔ اتحاد سے مقصود کرچس طرح عمد کی نماز میں جماعت کیلئے نہ اذان میونی ہے اور نہ بجیر تھیک اسی طرح کسوٹ کی نماز میں َ اورَ تَجِيرَ نَهِينِ بَهِوتِي اورُنْصْا ديسِهِ مقصود بير سِيحُهُ آدَى كي دوحالتين بين ايك حالت امِن واطينان کی اوردوسری حالت خوف وغ کی عید کا موقع اطینان وسرور و شاد مانی کا بوتاب اورکین کاموقع خطرہ وعم کا ہوتاہے۔یا یہ کہا جائے کر عرین کی نماز میں جماعت ا ورجرُ ایرطفنا واجب ہوتا ہے اوراس کے عكس كسوف كراس مين جماعت سے يرط هذا اور جر واحب نہيں -لنوی معنی کے اعتبار سے عموما آفیا بی تہن ہوتو اس کیو اسطے کسوٹ کا لفظ آبا ہے اور جاندگین ہوتو اسکے واسطے لفظ خسوف استعمال موتاہے مگر تعبض اوقات دونون لفظوں کا استعمال ایک دوسرے کی حکم موتا ہے۔ علام عین فرماتے ہیں کہ فقبار کی عبارات سے واضح ہوتا ہے کہ کسوف کا استعمال سورج کے سا کہ خاص بے اور لفظ خسوب کا استعمال کیا مذکے ساتھ زیادہ قصیع یہی ہے۔

الترفُ النوري شوع المالي الدو وسيروري الله آذً [انكسَفتِ الشّهيش الخ - آفياً ب كن سونيكي صورت مين جمه كاامام لوگون كونفل كي مانند امك امك ركوع ے دوکوتیں طرھادے یا وہ کسی اورسے نما زیر ہولنے <u>کیلئے ک</u>ے اوروہ پر ھادے عندالا حنا ف جس طرح جمہ ورنما زغیدین کی دورکعات ہیں تھیک اسی طرح کسوت کی اوراسی طرح خسو ف کی دورکعات ہیں اورحس طرح دوسری تمازوں میں ہررکعت کے اندراکی رکوع ہوتا ہے بالکل اسی طرح اس میں ہوتا ہے۔ آمام مالک ا امام شافعی اور امام احد اس کی بررکعت میں دور کورع کے قائل ہیں۔ انکا سترل ام المومنین حضرت عائشہ صدلقة رضی الشرعنها وغیرہ کی روایات ہیں ۔ان میں یہ ہے کہ رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلمنے و ورکعات کے اندر چار رکوع فرملئے کیے روایت بخاری وسلمیں ام المؤمنین حضرت عائشتہ رضی الشرعنبا ا ور دیگر حیز صحابہ ہے مروی ہے أُحنا بُ تُحضِرُت عبدِالتَّرْ مِن عروابنِ العاصَّ وغيره كي روايات كے استدلال كرتے ہيں۔ ان روا يات ميں ہے كہ رسول التُرصلي التُرعَليه وسِلْم نِهِ ايك بُي ركوع فرمايا - يه روايت ابو داؤ د اورنساني وغيره ميں ہے ۔ درحقيقت اس سلسله میں رسول اکرم صلے الشرعلیہ سِنم سے نحِملُفُ اورمتعدد احادیث مروی ہیں۔ ان میں سے بعض روا پاتِ میں محض ایک رکوع اور بعض میں دو، بعض میں تین رکوع، بعض میں چار رکوع، مُعِض کے اندریائ رکوع میا تنگ کہ اس حبگہ اختصار کے ساتھ انکی جانب اشارات ملاحظ فرائیں ۔ ایک اور دورکو ظروالی روایا ت کے بارسے میں توسیاں کیا جا چکا۔ جہاں مکتبین رکوع دالی روایا ت کاتعلق ہے وہ سلم شرلیت میں حضرت عائشہ صدیقہ ، محفرت حا ہرا ورحصرت ابن عباس صی الله عنه سے روایت کی گئی ہے۔ اور چار رکوع کی روایت کے راوی حضرت علی اور حضرت ابن وہاں رضی الله عنها ہیں ۔ لیکن محضرت علی سے الفاظ و کر منہیں کئے گئے یا بخ رکوع کی روایت ابوداؤ و شریف میں حضرت ا بی سے روایت کی گئی۔ علاو کہ ازیں ابو داؤ کہ ایسی روایت بھی لائے ہیں جس سے ہر رکعت کے اندر دس رکو گ وردو مجدت ابت بهوتے ہیں ۔ ابن حزم " محلی" میں برساری روایات وکر کرنے کے بور انفیل منہایت صحح کہتے ہیں اور فماتے ہیں کہ انگا ثبوت صحابُهٔ کرام اور مابعین کے عمل سے ہوتا ہے۔ جیرت ہے کہ شوا ُ نعے نے مض دورکوع کے ہیں اور دوسے زیادہ کووہ درست قرار نہیں دیتے . حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک ایک رکوع سی زیادہ والی روایات کا معاملہ ہے ان سے اس تحضور کے فعل کی حکایت ہور ہی ہے اوراس کے اندر مشاہرہ کی غلطی کا بھی امکان ہے اور واقعہ کی خصوصی نوعیت نیز آنحضور کی ذات گرامی کے امتیاز کا بھی احتمال ہے لہٰذا اً تخضور کی وہ قولی روایا ت جن کے اندر استخضور کے دولوں رکعات ایک ایک رکوع کے ساتھ بڑھنے کا م فرمایا ضابط م فقهی کی روسے راج شمار ہونگی اس لئے کہ حدیثِ قولی میں برائے است حکم بالکل وضّاحت کے سائق بوتا بين جي حكة قولي اورفعلى روايات مين تضاد بو كااس حكه برائ امت حديث قولى كواتباع کے قابل شمار کریں گے۔ ويخيفي عند ابي حنيفة النزام ابوصيفة وونون ركعات من سرا قرارت كے قائل ميں امام مالك اوراماً شا فعیؓ بھی یہی فرمانے ہیں۔امام ابویوسعتؓ ،امام محرؓ اورامام احرؓ جبرٌ ا کے قائل ہیں۔ بخاری ادرابو داؤ د

narrat.com



الشرفُ النورى شرح المالي الدُور وسيروري الله منحلہ دسگر خصوصیات کے ایک خصوصیت ہے۔اس کا آ غاز سکتہ میں ہوا۔ علاوہ ازیں استسقارایسی ح*گہ ہواکر* تا ہے جس جگہ جھیل اور دریا و غیزہ سیرا بی کی خاطر موجو د نہوں ، یا بیہ موجو د تو ہوں لیکن انتحی صروریات کے اعتبارے كأنى نه بهون- استسقاركتاب ايترسه ورسينت رسول الشرا وراجماع سه ثابت بدك قرآن كريم مين حصرت نوح عليالسُّلام كا واقعه ذكركرت بهوئ ارشاد بهوا " فقلت استغفرواا نه كان غفارًا مُرسِلُ السمائر عليكم مدارًا" د أور ميں كے دان سے يه ، كهاكه تم اپنے پرورد گارسے گڼاه بخشواؤ، بيشبك وه برابخشے والا ہے کثرت سے تم پر ہارش بھیجے گا ، رسول اکرم صلے النّرعلیہ وسلم کا استسقار کی خاطر نکلنا نا بت ہے اور خلفا یہ راشدین رصوان الترعلیهم اجمعین اور امت کا ملانکیراس پرعمل ریا ہے۔ قال ابو تحنیفته الزاس بارے مین فقهار کا اختلات سے که استیقاری نمازمسنون ہے یامسنون نہیں ۔ الم ابويوسف بخسك امام ابو حنيفير فسي اس كے مُرتعلق دريافت كياتو فرماياكماس كى نماز باجماعت بنيس كر ميحض استنفارود علب البته لوگو س كے إلگ الگ برصف میں حرج منہیں۔اس واقعہ سے نمازِ استسقار کے سينون يامستحيب قراردسيئ جانبكي نفى بهورمي بني البته تنها يليسصة كما جوا زمعـلوم بهونابيه متحرصا حب سحف وغره بیان کرتے ہیں کہ ظاہرالروایت کی روسے نما زاستسقا برشیع سی منہیں اس سے مطلقاً اس کے مشہورع ہونے گی تغی ہوری ہے۔ صاحب در مختار کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ استسقار کا جہاں کے تعلق ہے س میں نماز با جماعت مسنون تنہیں - امام محری کے نز دیک امام یا اس کا نائب حمیہ کی مانٹد اس کی دور کھات پڑھائے۔ امام ابوبوسع^{ینے} کی بھی ایک روا بہت امام محرو^{م کے}مطابق سپے جیساکہ بخندی میں ہے۔ اورا میک رواہت انتی امام الوصنيفية كےمطابق سے جسياكرمسوطيس كھاسے ـ حضرت المام الكات بمي السيمسنون قرار ديتر بين - حضرت المام شافعي وحضرت المام احدٌ تو اس سے آگے بڑھ کراسے سٹنتِ مؤکدہ فرار دیتے ہیں ۔ اس لیے کرعلا میں نے کے قول کیمطابق نماز برط صفے سے متعلق روایات کے راوی سترہ صحابر کرام منہیں۔ یہ روایت سنن اربعہ دار قطنی اور ابن حبان و عیزہ میں ہے۔ امام ابوصنی اربحکے نزدیک سنت سے مقصود وہ فعل ہواکر تاہیے جس پررسول الشرصلی الشرعلیہ دسلم نے مواطبت فرمائی ہوا در کاہے گاہے جحاز بتانے کی خاطر ترک فرمایا ہمو۔ استسقاء کی نما زکے بارسے میں ایسا کہیں نہیں ملتا اس لئے متعدد روایات كى روسى حض د عاكوكا في قرار د باكيا -غز دهٔ تبوک کے لئے روائعتی تے وقت حصرت عرف کی ایک طویل روایت میں ہے کہ رسول الترصلی الترعلیہ وسلم نے محرت ابو محروضی الشرعند کی درخواست بر مرا کے د عام میارک باسمة المطاسے توا چانک ایک بادل کا لکو^{وا} ظاہر ہوا اور اس سے اچھی طرح یا نی برسادیا۔ ، نخاری و کمسلم میں حفرت النس فنسے روایت سے کہ جمدے روز ایک شخص ضرمت میں حا عز ہو کرع من گذارہوا کہ اسے النٹر کے رسول مولینیوں اورا ونٹوں کا گلہ ملاک ہوا اور راستے بند ہوگئے تو آنخضور سے مبارک ہاتھ

الحَمَّا كراس طرح " اللَّهِمَّا غِنْنَا الح د عا فرما تي _ <u> - - بخطب الم بخطبه دراصل تا بع جماعُت ہواکر تاہے اوراستسقار کی نما زمیں امام ابوصیفی^{ور} فرماتے ہیں کرجمات</u> ہی تنہیں بیس وہاں سوال خطبہ بھی پریا تنہیں ہوتا۔امام ابوپوسف وامام محریم اس میں خطبہ کے قائل ہیں۔ ا مام ا بو یوسف فرماتے ہیں کہ اس کے اندر محض ایک خطبہ ہے اور امام محمد فرماتے ہیں کہ دو خطبے ہیں اور ان خطبول بينترحصه استغفارود عامك مضمون يرشتمل ببوكار وَيُقِلَبُ الاهام رِداء ﴾ الخ بعفرت امام ابوصنيفة فرمات مبن كما ستسقار مين جا درمنبس ملي حائسي كمه يمحض ا کیت د علہ توجس طراحیۃ سے دوسری دعاؤں میں چا در تنہیں بلطی جاتی تھیک اسی طرق اس کے اندر بھی جا در نہ لیٹن چاہہتے مگرا مام محدیر اور صاحب محیط کے قول کے مطالب ایل مالکت ، امام ابو پوسویٹ ، امام شافعی اورا مام علامشامي المريخ كياب كممفي بهامام محرية كاقول بدير ميا دراس طرح بلطي حائ كى كدودون ما مقول كوبيطه كى طرف لیمائے اور دائیں ہائے کے ذریعہ ہائیں بلو کے نیجے کا کونہ اور مائیں ہاتھ کے ذریعہ دائیں بلو کے نیجے کا کیڑا ورئير دونوں ہائھ اس طرفقہ سے گھمائے كرداياں ملوتو "بائيں كاندھے برآ جائے اور باياں ملو دائيں كا تدھے اش طریقه سے چا در کی ہمیئت مدل جائے گی ا ور یہ ایک طرح اس کا شکون ہے کہ میزخشک سالی دور ہو کر ولا يحضي الهالمن المن المن المن المنسقاء كواسط ذي وكا فرنه أئين اس لئة كماس مين مسلمان برائ وعا سُطِحة ہیں۔ خودرسول الشّرصلّی الشّرعلیہ وسلم نے بھی ان سے علیٰ رنگ کے داسطے ارشا دفوایا۔ ارشا دہوا میں ہرائس سلمان سے بری الذمہ ہوں جومشرک کے ساتھ ہو-ام مالکٹ کے نزدیک اگریم آ کی تو منع شکریں گئے۔ < رمضان شرایت میل تراو ترکز کرط سفے کا ذکر > تِعِبُ أَنْ يَعُتَمِعَ النِّاسُ في شَعْمِ رَمَضِاتَ بَعِلَ الْعَشَاءِ فيصُلِّي بِعِهُ امَامُهُهُ بے کوگ دمضان کے مہینمیں بعد عشاء استھے ہوں اور امام انھیں یا بخ تر و فِي كُلِّ تَرويعِةٍ تَسُلِمُنَانِ وَيَجْلِسُ بِين كُلِّ تَرويحَنَيْنِ مِقِلَ أَرُنْرِوجِةٍ ثَمْ يُوترُ بههُ ہر تر دیجے اندر دوسلام ہوں اور ہر دو تر ویوں کے بیج میں لبقدر ایک ترویجے کہ بیٹے اس کے لبعد انھیں وہر



مسيموقون منيس كباكرا ملكراس بھی لازم نہ آئے اور اس کے س ن كونجى غالب آ قرينول سے به همجھتے ہیں کہ بہ حکم محف سفہ کی تے ہوئے دو سراا مامنہیں ہوسکتا تھا مگر آپ کے بعد یہ مکن سے کہیجے بعد دیگیے دوامام نما نے فتح طبرستان کے موقعہ برا بیرنشکر حفزت سعید بن الع ب رکعت پرط صافی میسیم میں ہے کہ حضر کت علی کرم التروج، للوة الخوب ابك ابكه کے موتعہ پرصلوٰ ہ الخوف پڑھائی اوروہ مغرب کی بنا زمھی ۔' وال :- صلوٰۃ الحوٰف درست ہونیکی صورت میں غروہُ خندق کے موقعہ

الرف النورى شري المراق الرود وسروري الله کی نمازیں قضا ہونیکا کیاسببہ، اس کا ہوآب یہ دیاگیا کہ غزوہ خندق صلوۃ الخون کا حکم نازل ہونے - سربیلے واقع ہوا اورصلوۃ الخوف کے بارے میں حکم نازل ہونیکے لبد نما زکا مؤخر کرنا نسوخ ہوا۔ واضح رہے کہ بسوط شرح مخفرالکرخی وغیرہ کی تقریح کے مطابق امام ابولوسف جے نے اسپنے تول سے دجوع فرمالیا تھا الہٰ زا عندالاً حناف صلوة الخوف متفقه طور يرجا تُزسيه -إذَا اشْتَلَّ الخُوفُ جَعَلَ الإمَامُ النِاسَ طائَفتُنِ طائَفتٌ إلى وَجِلِ العَدُوِّ وَطائَفةً خَلفَ مَ ۔ جب خون بڑھ جائے تو ا ما) کو چاہیے کہ لوگوں کی دوجهاعتیں کرد ک ایک جماعت دشمن کے مقابل رہے اور ایک اسکے پیچیے فِيُصَلِّعَهُ مَا لِإِلْطَالَقُوْدَ لَكُنَّةُ وَسَجُكَ تَيْنِ فَإِذَا كَفَعَ راسَمٌ مِنَ الشَّجُدَ ةِ التأنيةِ مَضَبُّ وہ اس جماعت کو ایک رکعت دوسجدوں نے ساتھ پڑھائے مجرا مام کے دوسرے سجدہ سے سرا کھانے پریہ جماعت دستین هٰن وَالطائفَتُ إِلَىٰ وَجُوِالعَدُوِّ وَجَاءَ تَ مَلَكَ الطائفَةُ فَيْصُلِّى بِهِمُ الْا مَامُ رَكَعَةً وَسَجَلَاكِ کے مقابل مبلی جائے اور دوسری جماعت اجلئے اور امام دوسری جماعت کو ایک رکعت دوسجدوں کے ساتھ پرطعلیے وَيَبْتُقَا ﴾ مِسَلَّمَ ولَهُ بِسَلَّوُ ا وَ ﴿ حِبُوا إِلَىٰ وَجُهِ العَلَىٰ وَ حَجَاءَ تِ الطائفَةُ الْأُولَىٰ فَصِلُّوا فَحَ اورتشهد بڑھ کرسلام بھیرڈ ہے اور یہ لوگ بغیر سلام بھیرے دشمن کے مقابل جنے جائیں اس کے بعد پہلی جماعت آگر کھیا وُحُلُواْنَا دِكُعَةً وُسِجَداً يُنُنِ بِغَيْرِ قَمُ اءً ﴾ وَتَشَقَلُ وَا وَسَلُمُوا وَمَضُوا إِلَى وَجُهِ الْعَدادِّ وَجَاء ا كيل ايك ركعت مع دوسيرول كر قرارت كرنير وطرم اورلد تشهر سلاً كيمبرك اورسمن كي مقابل جلى جلت أو ر الطَّائِفَةُ الأَحْوَىٰ وَصَلِّوِ اركِعةً وسَجُلُ تَيْنِ بِقَرُاءَةٌ وَتَشْكُفَّالُوا وَسَلَّوُا فَانَ كَانَ مُقيمًا دومری جماعت آئے اوروہ ایک رکعت مع دوسجدوں کے قرادت کے ساتھ بڑھ کر تشہدر سے اورساا کھیردے اور صَلَّى بِالطَّائِفَةِ الأُولَى رَكِعتين وبالنَّانِيةِ رَكِعتينَ وَيُقِطِ بِالطَّائِفَةِ الأُولَى دَكَعتَ بَنِ المام كم مقيم بونيكي صورت مين مبلي جماعت كو دو ركعات برط هليك اوردوسرى جماعت كوبهي دوركعات اورمغرب من برسلي مِنَ الْمُغُرِبِ وَبِالتَّا نِنْيَةِ رَكِعَةً وَلَا يِقَا يَلُونَ فِي كَالِ الصَّلُوَّةِ فِأَنُ فَعَلُوا ذَٰ لِكُ بُطَلُتُ سِبلی جماعت کود ورکعات اوردوسری جماعت کو ایک رکعت برطعائے اور محالت بناز قبال نرکریں اگرایساکریں گے توابحی نمازی بالمل 🕃 صُلُوتُهُمُ وَرابِ اشْتَاتُ الْحُونُ صَلُّورُكُمانًا وُحُدَ أَنَا يَؤْمُونَ بِالركوعِ والسُّجُورُ دِ ہوجائیگی اور نوٹ بہت زیا دہ ہونے پر بحالت سواری الگ الگ رکوع وسجد ہ کا اشارہ کر کئے ہو ہے جس سمت أُكُنَّ أَيْ جَهَا جَهَا مِهَا وَإِدالَهُم يقدِي مُواعَلَى التوجد إلى القبلة چاہیں نماز بڑھ لیں بشرطیکہ انھیں قبلہ رخ ہوسے بر قدرت نز ہو^ہ لغات كي وضاحت : مطالَّفته: رُره - العَلَاو ، رشن - جع اعدار ـ وُحَدانًا : تنها تنها-

الشرفُ النوري شرح المهري الرُّد و مشروري اَ ذَا اسْتَكَّ الحوفُ الزنه نها يمين ب كما حناف كے نزديك شدت نوف شرط نہيں بلك ن کا قریب ہوناسبب جوازہے ۔ صاحب محیطا ورتھفہ رعنہ و صلاۃ الخوف کے لار نے کو شرط قرار دیتے ہیں۔ شدت خوف کی شرط علامہ قد دری اور بعض دوسرے حفرات ز كے نزدمكيتا، كام علمار اسے شرط قرار نہيں دريئة ۔ شيخ الاشلام فرمائے ہيں كه در تقيدًا نصو دنہیں بلکہ دشمن کی موجودگی خوف کے قائم مقام قرار دی گئی۔ مثال کے طور مرفعری نٹری رخصت رکے سابھے متعلق ہے،حقیقی اور واقعی مشقت سے متعلق نہیں کیونکر سفرسٹرقت کا سبب ہو تا ہے لطے اسے مشقت کے قائم مقام قرار دیا گیا۔ لہٰذااسی طریقہ سے دشمن کی موجود گی خوت کے قائم مقام قرار جَعَلَ الاَّمامُ النَّاسُ الإِ الرَّوْمُن كِيمانبسے اندليثيه رَّرُه حِلئے تِوامام كو اليسے موقعه يريماز اس طرح پڙهاني ڇَآ ں کے کشکرکے دو حصے کرکے ایک کوتو دشمن کے مقابلہ میں کھڑا کردے اور دومرے حصہ کو ایک رکھیے ے بشرطیکہ مسافر ہو۔ اور میر مصد نصف نماز پڑھکر دشمن کے سامنے جاکھڑا ہو اور کھُراہام دوسے حصتہ کو طرح نضف نماز برُصائے اور امام سلام بھیردے اور برلوگ سلام بھیرے بغیر دسمن کے سامنے بہوئے جا بلا حصه حوا سرّدارٌ الک رکعت پڑھ کر گیا تھا آ کر ہا تی ماندہ نما ز مبغر قرارت کے مکمل کرے اسوانسط یہ شرعُالا حق تھے اور لاحق قرار ت نہیں کر تا اور تھریہ وشمن کے س ملسف ميهو كخ حاكئين اوردومها حصة كرباقي نما تق مكل كرك اس واسط كريه لوك مسبول بين اورسبوق كاحكم برسي كراس كيليم قرأرت احر حدیث کی کتابوںسے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ رسول الٹر صلے الٹر علیہ دسلم نے مختلف موقعوں ہر آسانی کی خالم مختلف طریقیوں سے صلاق الخوف کی ا دائیگی کی ہے۔ ابو داؤ داور حاکم اس بار بے ہیں آ چھے شکلیں ، صبحے ابن جہان محتلف میں میں سائر سے اللہ میں اسلام سے البو داؤ داور حاکم اس بار ہے ہیں آ چھے شکلیں ، صبحے ابن جہان بوشکلیں اوراکمال کے اندر فاضی عیاض نے اس کی تیرہ شکلیں بیان فہائی ہیں اور للخیص نامی کیاب کے ندر حافظ ابن جرح فرماتے ہیں کہ صلاۃ الحو ف کا جہاں مک معامکہ ہے وہ چود ہ طریقی سے روایت کی گئی ہے۔ علامہ نو وئٹ سے این صورتوں کی تعدا دسولہ میان فرمائی ۔ علامہ قدوری ؓ اور ابولفر بغیرادی بھی اس کی عراحت فرماً جافظ عراقی نظرج ترمذی میں تحریر فرمایا کہ صلوۃ الخوف معلق روایات اکٹھی گائیں تو ان صور تو ن دي كئ اوران صورتو كيس سے برصورت درست سے . فقطران اورم ج بالارق علاِمہ قدوریؓ کے بیانِ کردہ طریقوں کی بنیا دابو داؤ د وہیمقی میں مردی حضرت عبدالتّراب مسعوّرٌ کی حدیث ہے مگراس حدیث میں ایک تو یہ ہے کہ را وی حدیث خصیف قوی شمار مہیں ہوئے ۔ دوسرے یہ کہ ابوعبیدہ كأحفرت ابن مسعود صلح سننا ناتب منهين وصاحب ببسوط وغيره كامتدل دراصل مصرت أبن عراض سيصحاح سته مین مروی روایت ہے ۔ ذکر کردہ شکل کے متعلٰق ا مام محدیثہ " کتا ب الآ نّار" میں فریاتے ہیں کہ یہ داصل 🗟

الرفُ النوري شرح المراي الدو وسروري ﴿ حفرت عبدالشرابن عباس كا قول مع مكر بفا هراس طرح كى جيزول مين دائے كا دخل شہيں ہواكر تا بس اسے . منزلهُ م فوع حدمت کے قرار دیا جائیگا۔ تان کان مقیماً الز-امام کے مقیم ہوسکی صورت میں دونشکرکے دونوں حصوں کو دودو رکعات پڑھا ٹیگا۔ اس لئے کہ امام مقیم ہوتو مقیدی خواہ مسافری کیوں نرہو امام کے تالج ہوکراس کی نماز بھی چار رکعت ہوجایا كرنى ب ادراگرىي نمازمغرب كى بهويوا مام يميك مُقتربوں كو دوركعات پرها ئيگا اور دوسروں كوانگ ركعب اس لئے کہ سبلاحصہ آدمی نماز کا حقرارہے اورایک رِکھت کو آ دھاکر نامکن تنہیں اورد و سرے حصہ کو اکر کھنے رط ھائرنگا۔ جھزت تو رئ اس کے برعکس فرملت ہیں کہ ان کے نز دیک دومرے حصہ کو دور کھات بڑھائرنگا ا ڈرسیکے کوامک اس کنے کہ قرارت بہلی دورگعات کے اندر فرض سے اوراس میں دولؤں حصوں کی شرکت ہوتی عائدة ادراكر نمازك يح يرتمال كريك تونما زفاسد بونيكا حكم كيا جائيكا -وَإِن الشَّتِلِ الْحَوْمِ الَّهِ وَالْمُرْكِبُ مِن مِن صِي كُذْرِجاكُ اورْدُكُرُكُرد وصورت سے نمازنہ مرجعی جاسکے تر کیمرانگ الگ یا بیاره نمازیر هیں اوراگر سواری سے اتر نامجی نه ہوسکے تو بھراسی پرا شارہ کے ساتھ نمساز برطهین اوراگریه بهی مکن نه مولونماز قضا مردی جائے۔ كائت الجنائز ر باز المُحْتَخِمُ الرَّحِلُ وُ حَبِهِ إلى المُعْبِدُ الْمَعَلِي اللَّهِ عَلَى اللَّهِ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ اللَّ میں اب الزاحکام نما زاوراس کے متعلقات سے فارغ نہوکرمیت کے غسل، دفن اورنمازِ کے جناز ہ کا حال بیان کرنا شروع کیا۔ البنائز جیم کے دبرے ساتھ جنازہ کی جعہادر جنازہ میت کو کہتے ہیں اور حم کے زیر کے سائھ وہ تحت یا جاریانی کہلاتی ہے جس پرمیت کوا بھاتے ہیں۔ خوت اور جنگ بساً وقات موت سے ممکنار کر دیتے ہیں اس مناسبت سے صلّٰوۃ الخوف کے بعد منازِ جنازه کا ذکر فرمارہے ہیں۔ عِلاوہ ازیں ابتک جونمازیں بیان کی *گئی*ں وہ حیا ب انسانی سے متعلق تھیں اس^{سے} بدرایسی منا زا این مجی ناگزیر تھا جواس عالم سے رخصت ہونے کے بدر زیزان تا قیامت پوشیدہ ہونے سے قبل ضروری سے - مجم موت کیونکہ عوارض میں سے آخری ہے اس لئے ما ز جنازہ سے تعلق باب انیرس الے اورباب الصَّلوة في التَّحْبِتُمَام كَ بُور بالكُل أَيْرِس لانكاسب يسب كه اختام كتاب الصلوة مبرك بوجات.

الرف النوري شرط المعلم الدو وسروري را خِ النحتضي الذ موت كا وقت قريب آن برعمومًا اس كه آنا ز ظهور يذير مروبة بي ا دران آناريسه اس كة زير المرگ ہونے اور بہت تم میات جکد منقطع ہونیکا بیتہ چلباہے ۔ حب موت کے آنار ظاہر ہونے لکیں تواس کار کے دائين كروث پرقبله كى جانب كردينا چاست او رحا خزىن كوچاستے كە قرىب المرگ كو كارشُرادت كى تلقىن كرس ر میں آر مسی پر جبان ہے۔ ہور ہور ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہور ہوں ہے۔ ہور ہوں ہے۔ اوران کا ستدل یہ اور بینلقین کرنامتجب ہے منز کر تی سخب کھا ہے اور قنیہ " میں ہے کہ تلقین واجب ہے اوران کا ستدل یہ حدیث کہ اپنے موتی (قریب المرک) کو لاالہ الاالتیری ملقین کیا کرو۔ ہرروایت مسلم اور سنن میں موجو دہے بلقین لی شکل میرے کہ لوگ بلنکر اواز سے خود یہ کلمہ پڑھیں تاکہ وہ سنکر اسے دہرانے لگے بنود نہ پڑھنا اور قریب لن كمنامناسب بس كنونك تكليف اس يرغالب بوئى ب. رسول اكرم صلے الله عليه وسلم مدينه منوره تشرلين ك آئے توحفرت برا رہن معرود كے بارے بيں معلوم فرايا لوگوں نے بتایا کمان کا مُتقال ٰہوگیاا وروہ انتقال کے وقت تہائیؑ مال اور مرتے ُ وقت چہرہ قبلہ رخ کرئے كى وصيت كريك من تخفرت صلى الترعليه وسلم بي فرمايا" اصاب الفطرة " كيفرنجض فرملت مين كم محض لاالدالا إلتاري ملقين كرما كافي بيد - اس لية كه حديث شريف مين أياسيد كەحس شخص كاآخرى كلام لاالدالاالىتە موگا و ە داخل بېشت بپوگا- يەر دايت ابودا ۇ دىيى سىچ-ا درىعض فرماتے ہیں كەاس كے سائقە سائتە محدرسول اللەژى بېمى تلقىن كرنى چايىئے اس لىغ كە تا وقتىك رسالت كا قرار نه بهو تحص توحيد قابل قبول نهي - علامه طحطاوی كيته بين كه اس تعليل كاتعلق كا فرسے - مسلمان كيواسط توحيد كا قرار كا في بهو گا - علامه شائ كواله نهرالفائق فرمات بين كة للعين متفقه طور رست -وَاذَاماتَ شَكَّا وَالِحِيْسَيْءِ وَغُمَّضُواعَيْنَيْءِ فَاذَا أَرَادُوا غِسلَمَا وضِعُوه عَلَى سَرِير وجَعَلوا على ا ورجب انتقال ہوجائے تو اس کے جڑے باندہ دیئے جائیں اور تنکیس منرکر دیجائیں اورجب اسے نہلانیکا ارادہ ہوتو تختہ پر کھ کراسکے عَوْمَ تِهِ خِرِقَةً وَنَزَعُوا ثَيَأَبُهُ وَوَضَّئُوهُ وَلاَ يُمْضِمُضُ وَلاِيُسُتُشِنُّنُ ثُمُ يُفيضُونَ الْمَاعَ اور کون کٹرا والیں اوراسے کرانے امار کر بغیر کی اور ناک میں یا نی دیئے وضو کرائیں اسے بعد یا نی اس پر بہا دیں ۔ عَلَيْهِ ذَيُجُمَّرُ سَرِيرُهُ وِتِرُا وَيُغْلَى الْهَاءُ بِالسِّلهِ اوْبِالحِرْضِ فانْ لَمُ مَكِنُ فَالْهَاءُ الْقَرَامُ ورتختہ کو طاق عدد کے ساتمہ دھونی دیجائے اور بُیری کے بتوں یااُ شنان کے ساتھ یانی گرم کیا جلئے اوران دونوں کے نہویے ويُغْسَلُ رَاسُهُ ولِحُيْتُهُ بِالْخِطْبِيِّ ثُمَّ يُضُجَعُ عَلَى شَقِّهِ الْآيْسُرُ فِيغُسُلُ بِالمَاءِ وَالسّدِيمِ بر مالص باتن لانى بوكا اوركل تفروف مر و دار كى و وي بعر بائيل روث برك أربي كرية ما موئ بان منها با مائ - محتم يكون أن المباع قل المراع حتیٰ کہ پانی کے میت کے نیچے تک بہونچنے کا بہتہ جل جائے اس کے بعد دائیں کروٹ پر لٹاکر پان ہے دھوئیں می کہ پانی میت کے بالبِمَاءِ حَتَّى يُرِي أَنَّ الْمَاءَ قَدُهُ وَصَلَ إِلَى مَا بِلِي التحت مِنهُ ثَمْ يُجُلَسِهُ وَيُسْنَدُ لأ إلَيْهِ ﴿ بہویخنے کایتہ چل جائے ۔ اس کے بعد اسے کہی سہارے کے سابھ ٹھاکر اس کے بٹ برآ

الشراف النوري شرح المراي الدو تسروري وَ يَسِحُ بَطِنهَ مِسِحًا رَقِيقًا فَا نَ خَرَجَ مِنهُ شَيٌّ غَسَلَمْ وَلَا يُعِيُدُ غسلما تَمْ يُنشِّغُمُ في تؤب ا تم بھیریں - اگر بکھ نکلے تو دھو دیں اورغسل از سرلؤنہ دیں - تھے۔ بکڑے سے پونچہ دیں ادر اسے وُكُنُ رَبُّ فِي ٱلْفَانِمِ وَيُجْعَلُ الْحَنوط عَلى رَاسِم وَلِحِيته وَالْكَافُومُ عَلَى مَسَاجِدِهِ-لفن سِبنائين اور حنوط اس كے سسر و ڈاڑ مى برملين اوراعضارسجد ، بركا فوركل دين ك میت کو نہلانے کابیان لْ أَتُ كَى وَصَاحَت * شَدْ وَهُ أَبِيرُهُ دينا لِيَسَيْنِ ، جربُ عِنْ تَفَيُّوا : بندكرنا عَوْمَ ة : شرِطاه خِرَقَة ، كُولْ كالكرا - نزعوا : اتاروينا - تيات ، كرك - إس كا واحد توب آتاب - ولا يمضمض : كل زگرانا _{- وَ}لاَيَسَتنشْق - إستنشاق ، ناك ميں پائى دينا - *يعن ناك بين* پائى بنر ديں <u>- يېتم</u>ز ، دھو بی دينا -َ وَتَوْا ؛ طاقِ عدد - رِقَيْقاً؛ نری کے ساتھ ، بهآ ہستگی ۔ مُیں یہ ج فی اکفانہ، بمغن پیزانا ۔ اکفان بمفن کی جمع الحسوط :اك طرح كي نوشبو مساجل : ايسا عضارجن يرسجده كرت بي مثلاً ماتها وغره <u> اجراوں کو ہاندھ دینا چلہے تاکہ منھ کھلا مزرہے اور اُنکھوں کو ہند کردیا جلئے اس لئے</u> کہ مسلم شرافیت میں روایت سے کہ رسول البیر صلی التی علیہ وسلم حصرت الوسلے میں کے انتقال کے بعد ان کے یا س شریف لائے تو ابوسلی کی آنھیں کھلی رہ کئیں تھیں ،آنھیں ورسے انٹی آنکی آنکھیں بندکر کے ارشاد فرمایا کہ رو ج قبض کئے جاتے وقت بینائی اس کے ساتھ ہی جلی جاتی ہے۔ لہٰذابے احتیاج آبھیں کھلی رہنا کے فائدہ ہے بلكه تبض ادقات يمجى بهوتلب كهاس طرح ديرتك آنتحيس كهلى رسبغ سےميت كى تىكل ڈراۇي اور وحشت ناك رسول انٹرصلی البرعلیہ وسلم نے حصرت ابوسلیر کی آنکھیں بزر کرکے ارشاد فرمایا کہ میت کے لئے خیر کی دعاکر و اس ليه كمه طائكر جوم كم وسط اس بيراً مين كميس مح واس كے بعد سيار شاد فرمايا" اَللَّهما غفر لا بى سلمةُ وار فغ درجةً ' فى المهديين واخلف فى عقبه فى الغابرين وأغفرلنا وله يارب العالمين وافسح له فى أقرم وكؤرله فيه" (الماليُّر ابوسله کی مُغفرت فرما إورا نکاد رجه مهدتین میں بکند فرما اورا نکی ا ولادیں، نکا قائم مُفام بنا اور اے رہے ً العالمین بهاری اورائنی مغفرت فرماا وراً نکی قبرکشا ده فرماا ورانکی قبرمنو رفرما ، فأذ اارإ دوإ غسله؛ وضعوءٌ الزُّ حب ميت كوعسل دينة كااراده بهوئوّ السي تحنت پراسے ركھيں جے طاق مرتبہ خوشبوکے ذریعہ دھونی وی گئی ہوا ورمیت کے سترکو ڈھانپ دیا جائے کہ سترعورت بہرصورت مزورد بِ يحضرت على شب رسول الشّر صلى البشّر عليه وسلم كما به ارشأه منقول بيه " لا تنظراني فخذ م وميت " (زنده إدر مرده کی دان مت دیجموی اورمیت کے کبوے اتا رکوعسل دیا جائے کہ مرائے کی بعد معبی زندگی کی حالت کی

الرف النوري شرط المراك الرد وسروري طرح عنسل دیاجاتاہے۔اس طرح بخو بی تنظیف مہوجائیگی۔امام شیا فعی کے نز دیک کیڑوں سمیت عنسل ریا جائے اصُل اس بارسے میں ام المؤمنین حصرت عائشتہ صدیقیہ رضی الشرعنبا کی پیروایت بیے کہ حب صحابۂ کرام نے زموا على التنز عليه وسلم كوغنسل دسينه كااراده كيالو كجيف لكه كمريمين نهين معلوم كدم رسول الترصل الترعليه وللم محرج سے کیڑے آبارین جس طرح ہم اپنے موتی کے آبارتے ہیں پاکٹڑوں سمیت آپکوغسل دیں جب صحابہُ کم درمیان اختلات بواتو الشرنع الی نان پرنمیند طاری کردی بھرسب گر کے گو شرسے پر کھنے ہوئے اعظے کہ اً نحضورٌ کو کی^طروں سمیت عنسل دو ۔ آن نحض**ور کو آ بے کے کی**طروں میں عنسل دیاگیا۔ یہ روایت ابو داؤ دی<u>ں ہے</u> مگر عندالاً حَناف بِهِ تَخْفُورِصِلَى الشّرعليهِ وَلَم كَى خصوصْيت بِي ـ يَّة وْال كُرْحِيشْ دِيا بهوا يا ني ما اشنان كلماس وال كرجيش داده ما بي بها يا جلائ بخاري وسلم مي خفرت ام عظمه رصی التیزعنها کی روایت سے اسی کا حکم معلوم ہوتاہیں۔ وجہ یہ سے کہ بیری کے بتوں سے عفونتِ دورمو تی ہے بزمیت جلد خراب بنیں ہوتی ا ورمیل کی صفائی بھی اچھی طرح ہوجاتی ہے۔ اس کے علاوہ بیری کے بیوں ادر کافو کی نئوشبوسے قریس میت کو ایذار دسینے والے جانو روں سے مفاظت رستی ہے کہ وہ اس نوشبو کیوجہ سے پاس تے۔ لیکن اگر سرچیزیں مہانہ ہوسکیں تو اس صورت میں خالص یا نی بھی کا فی ہوگا۔ اس کے بعد میت بائیں کروٹ برلٹانی جائے تاکسیدیان اس کی دائیں طرف بڑے۔اس کے بعداسے بہلائیں حق کر پانی میت کے جسم کے اس حصہ مک میرونخ جلنے ہوتخت سے متصل ہوا ور مجراسی طراعیۃ سے دائیں کروٹ پر میت اسانی جائے اور مانی بہادیا جائے اس کے بعد عنسل دینے والامیت کو ٹیک لگاگر بٹھائے اور پرٹ پر ملکے ملکے ہاتھ ا وراس کیوجہ سے جو نجاست وغیرہ نکلے اسے دھوڈ الے ، از سرنو سہلانیکی احتیاج منہیں اما شانعی وضولُوٹانے اورابن سیرین معنل کے اعادہ کوخروری قرار دیتے ہیں۔عینیل کے بورکوئی کیڑا ہے کراس کا جسم خشک کردیں اورمیت تحے سروڈ اڑھی پر حنوط لگائی جائے اور سحدہ کی جگہوں بینی بیٹیانی ، ناگ ، ہا تھ، دولو لمُشنوں اور دوبوں یا وُں پر کا مُورمل دیں ۔ ان اعضا رکی خصوصیت انکی گرامت وعِظمت کی بناپرہے"، سی طرح سے ان اعضاء برکا فور ملنا بیمقی میں مردی حضرت عبدالتر ابن مسورہ کے انٹر سے بھی ثابت ہو ہاج مرحزوري بمت كوغسل دينا حدث كي بنارير سے يا بخاست كے باعث ؟ بعض فقبار يہلي بات و قرار دیتے ہیں اس لئے کہ موت کے باعث بیدا ہونیوالی ناست کا ازالہ بزرایی عسل مکن نہیں اس سُ جِدِث كُرجس طرح زندگى ميں بزردية عسل اس كا ازاله ہوتا ہے بحالت موت بمي اس كے دريعيہ ا زاله بهو جائيگا اور فقِهائے عراق ابو عبدالله حرجا بی وغیرہ د ورسری بات کوسیب قرار دیتے ہیں اس لئے کسی مسلمان کے گنویں میں گر کومرمے پر پورے پانی کے نکالنے کا حکم ہوتاہے۔اس سے سپۃ چلاکہ میت کو سہلانا اس کے بخس ہوجائے کے باعث ہوتاہے۔ σσσσσσσσσσσ

martat.com

الشرائ النوري شرح المرائ الدو وسر مروري وَالسُّنَّهُ أَنُ يُكُفِّنَ الرَّجُلُ فِحُ تُلْتُ مِ أَوَّا بِ إِنَ ارِ وَقَمِيْصٍ وَلِفَا فَمِ فَإِن الْتَضِرُواعِكَ إور مسنون يه سي كم مرد كوكعن ميل تين كيراك ازار اور قيص اورلفا فه دسينت جائيں . اور دو بر اكتف اركيا جائے تو تُؤِبَانِ جَأَزُوْ إِذَا أَرُادُوْ الْفَتُ اللغَافِي عَلَيْهِ ابتَكَ وُا بِالْجَانِبِ الايسَرِفَالقومُ عَلَيْرِتُ يرتمى درست سے اور حب ميت كولفا فديس ليشنے كا قصد مونة بائيں بطانب سے ابتدار كريں بواس پرلغافہ ڈاليں بِالْأَيْمُن فِإِنْ خَافُوااَ نُ يَنْسَرُ الْكِفرِ مُ عَنْهُ عَقَلُ وَهُ وَتَكَفَّنُ الْمُوْاتَةُ فِي خَسُرَ اتُواب ائس کے بعد دائیں جانب ڈالیں اور کفن کھلنے کا خطرہ ہونے پراسے با ندھ دیا جائے اور عورت کو کفن میں بائخ کرٹ رازاد وتقبيص وحسكاد وخورقت تربكط بها فلاياها ولفاضة فاب اقتضوا على للتراثواب ینی از ارا ورقسی اور دوبٹہ اور جہاتی با نرسے کا کبڑا اور لفافہ دیئے جائیں اور اگرتین بر اکتفار کریں ہویہ کہی عِادَوَيكُونُ الْخَمَارُ فُونَ القميصِ تَحَتُ اللِّفا فَتِو وَيُجُعُلُ شَعْمَ كَاعَلَى صَدُرِها -درست ب اوردویڈ قسیس کے اوپر لفا ف کے نیچ رہے گا اور اس کے بالوں کو اس مح مسید بر رکھا جائے۔ م دا ورعورت کے کفن کا ذکر لغات كى وضاحت ؛ الآنهار : جادر، تبيند ، ياكدامن ، بروه يجزعونم كوجمياك - جع اذع وأنه قميص إرتابهم اقصة ـ خماً ما وورثير ، اورايس برده - جمع اخرة - كما جا تابيط ماشم خمارك يوني كيا جزيجة كولاحق مونى جس سيترى حالت برل كئ - اللفافة وجوجير سي چيز ركيبي مائ - ميت ك يورف كى چادر-كورف كى چادر-كورن في خارس كالسّنة أن يكفنَ الإ عندالا حنات مرد كيك مسنون كفن بين كبرس يعنى ازار و في من الشرع الله عنها كالمرود الله في المرود الله في الله والله والله في الله والله صلے الیرعلیہ و کم کے گفن مبارک بیں ہم وی ہے اور تصرت ایم المؤمنین کا قبص کی نفی فرمانا اس کے معنٰ یہں ؟ کہ وہ نمیص بغیرسلاتھا اس واسلے کہ دومبری روایتوں میں قمیص بہونیکی تقریح سبے ۔ابو داؤ دیے حصرت ا بن عباس اس اورابن عدى ك حضرت جابر بن سرواس دوايت كي اوراس بين قيص كي مراحت موجود ب عورت کے گفن میں دوجیزیں مردسے زیادہ ہیں بعنی دو بیٹرا ورسینہ بندا درمرد کیوا سطے گفن کفایہ ازار ا ورلفا فه بين ا ورعودت ك واسطے ازار ، لفا فه اور دوریٹر ۔ ربام د وعورت كيواسطے كفن حرودت توجومى يستر بوسط بينا يخرعزوه احدمين حضرت مصعب بن عمير شبه ربوسية توالخين ايسي ايك جادر كالفن دياكيا جواسفر رحمون مقى كرسرادها نياجا تأيوبر كطلة اوربير حهيات نوس كعلتا مقاآخر رسول الشرصلي الشرعلية نے سرطح مصانبینے اور بیروُں پر اُ ذخر گھانس ڈالسنے کے اُلئے ارشاد فرمایا بخاری وسلم وغیرہ میں حضرت خبات ﷺ

۲۳۰ ازدو وسروری سے بہ روایت مردی ہے۔ وَ كُكِّرَةً حِرْ وَرِبَيْهِ ؛ مِسِلمِ شريف مِين مِصرَمت جابرِ شِسے مردی ہے دسول النُّرصلی النَّرعليہ سِلم نے ارشا دفرايا کہ جس وقت اسینے تنجعائی کو کھن دیا کروتوانچھا دیا کرو۔ ایچھے نے معنے پر ہیں کہ میت کا کفن اس کے قدرو قامت کے اعتبار سے موزوں ہو ہا تھاا ورسفید ہو بحض نام دیمود کی خاط عمدہ کفن دیا جانا شرمانا پیندیو ب اس واسط أ تخضرت كارشادٍ كراً ي ب ككفن ك اندرغلوسيكام منه لوكه ومبهت جلد فيا بهوجًا يُدِيًا. وأ ذا ارا دوالف اللفافتر الخ مردكوكفن اس طرح يهنايا جائ كداول يوط كي عادر محماين، أسيك اوپر دوسری چادر بین ازار نچرمیت گوقمیص میهنا کراز از پر رکھیں بھیرازار اول بائیں جانب اور کھر دائیں جا نَب سے کیٹیں۔اس کے بعداًسی طرح لفا فہ لیٹا جائے اور عورت کو اول زنا نہ قیص پہنائیں اوراس نے بالوں کے دو تھے کر کے اس کے سینہ پر قسیص تے اوپر ڈال دیں پھراس کے اوپر اوڑ ھنی رہے پھرلفا فہ وَلَا يُسَرَّحُ شَعُرُ الْمُيَّتِ وَلَا لِحَيْتُ وَلَا يُقَصَّى ظَفَرُ ﴾ وَلَا يُقَصُّ شَعُرُ ﴾ وَجَمَّرُ الاكفاكة لِ اورمیت کے بالوں اوراس کی ڈاڑ می میں کنگی مذکیجائے اور شاس کے ناخوں کوٹراشاجائے اور زبالوں کو کا اجائے اور کفن سینا ٱڬ يُكْ ٧٦٪ فِيْهَا وِسَّرَا فِإِذَا فَرَعُوا مِنْهُ صَلُّوا عَلَيْهِ وَ ٱوُلِى النَّاسِ بِٱلْامَامَةِ عَلَسُ بِيَ سے بہلے اسے خوشبومیں بسالیں طاق عدد کی رعایت سی مجرات فرافت کے بدراس برنماز بڑھیں ادرا امنت کاسب بڑھ کرمستی بادشاہ السُّلْطَانُ إِنْ حَضَرُ فَإِن لَمْ يَحْفَرُ فَيسْتِي مِنْ تَقَلِى يَمُ إِمامُ الْحَيِّ ثُم الْوَلِي فَإِن صَلَّ عَلَيْهِ عَلَيْ ہے بشرطیکہ وہ دہاں موجود ہوا ور موجود نر ہوت کا کہا ہام کی امامت مستحب سے اس کے بعدو لی میت ۔ اگر ولی اور بادشاہ کے الْوَلِيِّ وَالسُّلُطَانِ أَعَادُ الْوَلِيُّ وَإِنْ صَلَّا عَلَيْهِ الْوَلِيُّ لَمُ يَجُزُ أَن يُصَلِّي أَحَلُ بَعُلُ فَأَن دُفِنَ سوائے نماز جنازہ بڑھادی تو ولی کولوٹا نیکا حق ہے اور دلی اس پر نماز پڑھ جیکا ہوتو اس کے بدر کسی اور کا نماز پڑھنا درست بہیں وَلَمْ يُصُلُّ عَلَيْهِ صُلِّي عَلَى قارِ إلى تَلْتُهِ آيام وَلَا يُصَلِّى بَعَلَ ذلك وَيقومُ الْمُصَلِّم اوراكر نماز يرسع بغيروفن كروياكيا تواسكي قرريين دن كك نماز برهي جائيكي اورتين دن كے بعد فرطيس كے اور نماز جازه بعِن اء صَلْم المُست كاامام ميت كيسيذ كے مقابل كھڑا ہو۔ لغايت كى وضاحت ؛ لآتيسة - سيح الشعر : بالون مي كنگماكرنا - قص يقص ، كاثنا - دور مونا -عليجد كي اختيار كرنا . قص الاظفام : ناخن تراشنا - تحتن اء : برابر - مقابل - كماجا ماسيم و داري حذاء دارم " میراگھراس کے گھرکے مقابل ہے۔

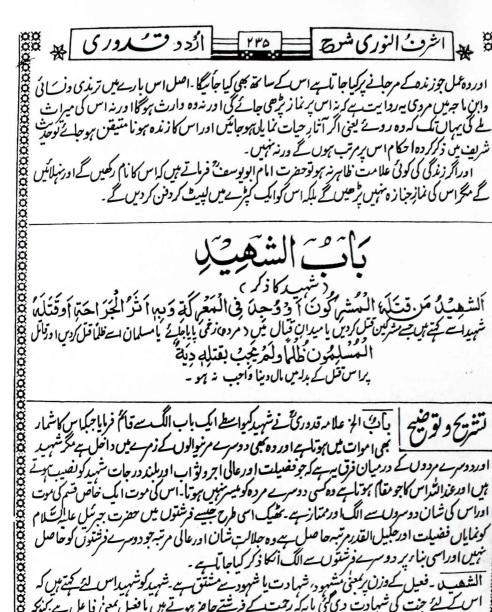
narrat.com

الرف النوري شرح المالي الدو تسروري تستريح ولوضيح كذكا يسكر الزينة الزينة ومت كي بالون اورد الأمي يس كنكمي كرني چليخ اور ماس كناخن لم تراشنے اور بال *کاشنے چاہئیں اس لئے کہ*ان تمام چیزوں کاتعلق زینت ہے۔ اور رد^و کواس کی احتیاج مہمیں رہی ۔ صاحب نہر فرمانے ہیں کہ انتقال کے بعد میت گی تزئین اوراس کا سنگھار درست سنیں .اگر کسی نے اس کے ناخن تراش دیئے کا بال کا ط دیئے ہوں تو وہ کفن میں رکھ دینے چاہمیں قہتا نی میں اسی طرح ہے۔ <u>وَاُوْ لِيَ النَّاسِ بِالإِمامَةِ بِالإِبادِ شاه إِس كاستِ زياده متى بِركدوه نمازِ جنازه كااما مب بشرطيكوه</u> وہاں موجود ہو۔اس لیے کہ جب حضرت حسنؓ کی وفات ہوتی تو حضرت حسین ؓ نے امیرمدینہ منورہ حضرت سعیدؓ بنُ العاص كونمَا زِجنازہ كيك آئے بڑھاتے ہوئے فرمایا تھاكہ آگر بہطرلقہ مسنوں نہوتاً نؤكيں آپ كو اما مت كے ك آك نربرها أنا - حفرت امام مالك مجي يمي فرمات بين اور حفرت أمام البويوسف فرملت بين كدولي الم مت كا ست زیادہ ستی ہے بھزت امام الوصنیفروس بھی محزت جس کے اسی طرح کی روایت کی ہے اور اس کے بعد نماز جنازه کی امامت کامسجد محله کا امام زیاده متحق سبے الکبته اگرمیت کا لوام کا عالم موتو و موتیق ہے۔اگر ماد شاہ اور ولی کے سوا دوم سے لوگ نماز طرحہ لیں تو ولی کو لوٹا نیکا حق ہے اوراگرو لی بڑھ لے تو لوگوں کو لوٹائے اور دوباڑ نماز بڑھنے کاحق مہیں ۔ فَإِنَّ دَفْنَ الاِ الرَّمْتِ نماز رَطِيط بغير دفن كردى كمي توتين دن مك اس كي قرر بماز طرصنا درست سے اسك له رسول الشرصلي الشرعليه وسلم كا أيك الضارى عورت كي قرر ينماز يرهنا أبت تبيه بنخارى ومسلمين حضرب ابوہررہ رضی الٹنرعنہ سے روایت ہے کہ ایک سیا ہ فام عورت منجدمیں جماڑو دیا کرتی تھی یا کو لئی توجواں تخفر مجها ڈو دیتا تھا اسے مسی میں نہ دیچے کر رسول الٹر صلی الٹر علیہ وسلم نے آس عورت یا جوان کے متعلق دریافت فرمایا تولوگوں نے عرض کیاکہ اس کا انتقال ہوگیا ارشا دہوا تم لوگوں نے مجھے اطلاع کیوں نہیں کی ِرادی کتے ہیں **گ**و مالوگوں نے اس عورت یا اس جوان کے انتقال کو اتنی اہمیت ہنر دی ۔ ارشاد ہوا مجھے اس کی قبر بنا و تو بنا ہے گئی آ بے اس پرنماز طرحی اور مجر فرمایا یہ قبرسیا ہل قبور پر باریک تھیں اورالٹرے انھیں میری نماز کے باعث روشن فرما دیا۔ امام ابوبوسٹوج کی ایک رُوایتِ سے مین روز کی تحدید معلوم ہوتی ہے - ہوا میں لکھاہے کہ میت کے نہ مجو کنے اور نہ تحقیقے تک نماز بڑھی جاسکتی ہے۔ درست یمی ہے۔ وَالصَّلَوٰةُ اَنُ كُلَةٍ تَكبِئِونَ ۚ يَحُهَدُا اللَّهَ تَعَالَىٰ عَقِيهَا حُدٍّ مِكَرِّتَكبِوةٌ بِصَلَّى عَلَى الله كال ادر نما ذِجنَازه كاطرِيَّة بَهِ بِهِ كُمْ ايِّي بَجرِ <u>كِينَ كَ بِعِرَ ال</u>تُدْتِعَالِيٰ كَى حَدَوْنَنَاد كرے پَترَبِحُبِرَانی تَجَهَ كَ لَبِد بَنَ مِرَ وَدوْدَ السَّدَلاَ مُ ثَمَّ كَلِكَ بِرُّ تَكِب يُرَةً قَالَتَ مَّ يَكَاعُون يِهَا لِنَعْسُدِ وَلِلُهُ يَبِّتِ وَلِلْهُمُسُلِ لِيُنِي ثَمْ كُلَ بِرِ تَكْبِ بولسرى بجر كنے كے بعد است اور ميت كے واسط اور سادے مدانوں كيواسط و عاكر اس كے بعد وقتى

كَالِعَتُهُ وَلَيْسِكُمْ وَلَا يَرِفَعُ يَكَ يُهِ إِلَّا فِي السَّكِبِينَةِ الْكُورِكِ وَلِلَّا فِي السَّامِ بَعِيرِدِك اورسوائة بجراو لا عَالِمَةً مَا اللَّهُ السَّامِ بَعِيرِدِك اورسوائة بجراو لا عَالِمَةً مَا اللَّهَا اللَّهِ اللَّهَا اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهَا اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّالَةُ اللَّهُ اللللَّا الللَّاللَّاللَّا لَهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الل جنازه کی نماز کاطئے بقہ کیا۔ والصّلوة أَنْ مُكلّرالإ جنازه كي نماز جارتجيرون يُرْتُنْتمل سِير اورسِرَج کی حگہ سے ۔متعبر دا جا دیث سے رسول الٹار صکے انٹرعلیہ میم کا جناز کے میں جار بجبریں ہے۔ دارقطنی ، بیرقی دیخرہ میں بردایات موجود ہیں۔ یا رکخ تبکیریں ا ورسات بحیریں بھی کہنا تا ہے۔ لئع چار بجيري قهين اورتيحرا وصال ميى معمول ربا ـ اس سے بير بات واضح بوني وایات جن سے چارسے زیا دہ بخیری کہنا نا بت ہو تاہے وہ رسول الٹر صلے النٹر علیہ وہ کے آخری معل کے ب اور موسور بونیکی دلیل اس طرح ب کر بخاری دسلمیں بخاشی کے انتقال کے واقع کے راوی ع يمين وآئرهُ اسلام مِن واخل بوئ اورنجاشي كانتقال حضرت ابو هرريُّ أح قبولِ سلاً ب*غد میو*ا - علا دہ از میں صحاب^{ین} میں سے حفزت عمر محزت جابر محفزت ابن عباس ا در حضرت ابن ابی او فی رضی اللہ عنهم کی روایات کے اندروضا حب تا خرہے کہ ب الله تعالى عقيبَها الزجنازه كي نَما زاس طرح يُرهي جلئے كرميلي مرتبه الله اكبركم بركما نون تك دويوں بإ لوا تقایا جائے کیم عندالا خاف ہاتھ نہ اٹھائے جائیں فل ہرالر دایت کے مطابق میں حکم ہے۔اس لئے دار قطنی کی ت سے رسول اَنشرِصلی الشرعلیہ سلم محض مبلی بحیر مریا ہم اسمعانا ثابت ہے۔ ایم بنا نہ اورمشائج بلخ کے زدیکہ بربريا تتما تفالسفائي وجفرت امام ابوصنيفه وكيجي انك روايت اس طرح كي سيماس ليح كم جفزت ابن عمير من را بیر چرا میں اس کا جواب دیا گیا کہ حصرت ابن عرض کی اس روایت میں اضطراب ہے۔اس وا سطے کہ حضرت علی اور کا یہی عمل تھا اس کا جواب دیا گیا کہ حصرت ابن عرض کی اس روایت میں اضطراب ہے۔اس وا سطے کہ حضرت علی اور محض مہلی بیجیر بریائتھ انتمانیکی بھی ردایت ہے۔ نیجیرا ولی کے بعد ثنار مڑھیں تیجیر أتبجر ثالث ك بعد دُعا ربعي ٱللَّهِ ، اعفر لحينا وُميتنا الإيرُهي جائے اور كيم حويمتي تبجير بجيراولي كي بعد سورة فالحدير سف كي تتين سع وعدالاحات سور که فا تحد دعاء کی نیت سے پڑھنا درست ہے اور قرارت کی نیت سے پڑھنا مکروہ مخر می قراردیا گیا اس لئے لرم سول الشرصلي الشرعليه وسلم سے تمازِ جنازه مين قرارت فالتحري بنوت تمنين .

الرف النورى شرح السيس الدد وسرورى الله اسلاً اوراس كى ياكى اورميت كاماك سلم الدرمين برمونا شرطيس مبي - اور مدو تنار و دعامسون بي . وَلَا يُصَلِّعَلَى مَبِيتٍ فِي مُسْحِدِ جَاعَةٍ كَا خَمَلُوهُ عَلَى سُرِيرٍ الْخَلُ وُا بِقُوا بِمُهِ إِلْأَمْهُ عِ وَيُشُونَ ا درنمازِ جنازہ جماعت والی مسجد میں نہ بڑھیں بھر میت کو تخنت پراٹھاتے وقت اس کے چاروں پائے بچڑ لیے جائیں اورتیزی بِهُ مُشْرِعِينَ دُونَ الخبِبُ فَإِذَا بَلِغُوا إلى قابر إلى كرة للناس أن يجلبُ وا قَبُلَ أَنْ يُوضَعَ مِنْ کے ساتھ کودے و دوڑے بنیرلیکر چلیں اور قبر بربہ محکر میت کے کا ندھوں سے امّاد کر دیکھنے سے پہلے لوگوں کا مبیھ جا مامکرو اعْناقِ الرجَالِ وَيُحْفَرُ العَابُرُ وَيُلِكُلُ وَمُلْ خُلُ الميتُ مِمَا يَخِ العَبِلَةَ فَإِذَا وُضِعَ فِي لحيهِ إ ہے اور قبر کھودی اور لحد مبنائی جائے اور میت کوقبلہ کی جانب سے اتارا جائے اور میت کو رکھتے وقت رکھنیوالا" بسمال كَالَ الْكَذِي يَضِعُهُ سِمِ اللَّهِ وَعَلَى مِكْرً وسُولِ إِللَّهِ وَيُؤجِّهِ ﴾ إلى القبلةِ وَ يُحلُّ العُقُلَةٌ وعلیٰ ملة رسول الله "کھے اورائے قبلہ رخ کردیاجائے اور کفن کی گرہ کھولدیں۔ اور فتسسبر کی امیٹوں سے وَيُسَوِّى اللِّبِنَ عَلَى اللِّحِدِ وَبِكِرِهُ الأَجُرُّ وَالْخَشُبُ وَلَا بِأَسَ بِالْعَصَبِ نُهُمَّ فِهَاكُ الْرَابُ عَلَي برا برکردی جلئے اور یکی اینٹیس اور مکرا ی مکروہ ہیں اور بانس کے استمال میں مضائقہ منہیں اس کے بعداس برمٹی ڈالی وَيُسَنِّمُ القَابُرُ وَلاَ يُسَطَّحُ وَمَرِ الْسَعَلَ لَا بَعِلَ الولادةِ سُمِّى وَعَسُلِ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَإِنْ لَسَهُ ا ورقبر کو بان کی شکل میں بنائیں جہار کوشہ ز بنائیں ، اور پیدائش کے بعد بچرسانس لے تو اس کا نام رکھ کر اور سبلا کراس پر نماز يستمل أدى برق فرقة ود فن وكم يُصل عكيه پڑھی جائے اورسانس نہ لینے بر کھرے میں اسٹیس اور اخر مناز بڑھے دفن کردیں۔ غت كى وص السريد بخت، جاربان وقائم وقائمة كى جع ، يايد مسوعين : تزل جلنا -بلغوا : بهونيا - يلآخل الميت ، ميت كوامًا را ، قرين ركها - آستهل ، جلانا ، سان لينا -و لو خييح ا وَلاَيصِلِي عَلَىٰ ميتِ الرِّينِي ايسَى مسجر مِن نمازِ جنازه بِرُصنا حِس مِن جماعتِ ہوتی ہو كالمرّوه تحرّميب. علامه قاسم ابن قطلو بغيّاً اكيه مستقل رساله اس موصوع برسكهة بهيئ اس کی مراحت کی ہے منا فرین کامیلان اسی طرف ہے اس کی تائیداس سے ہوتی ہے کہ رسول اللہ صالات علیہ وسلم کی عادتِ مبارکہ مسجر بنوی کے مترف کے باوجوداس میں نمازِ جنازہ پڑھنے کی نہیں تھی ملکہ میران میں اس کے لئے تشریف لیجلے کئے۔ بیکراہت اس صورت میں ہے کہ کوئی عذریہ ہوا دراگر ہارش دعیرہ کا نی مسجل جماً عیة بینیایسی سجرحبان با جماعت نمازین *ہون دہاں نما*ز جنازہ مکر دہ ہے۔ یہ کہرکراس جنازہ گاہ سے احتراز متصود ہے جونما زِجنازہ ہی کے لئے بنائی حلیجے۔

الرف النوري شرح بيس ادُد و وت رور . نَا ذا حَمَدُلُوعُ الزِمَا ورحنازہ چارا دمیوں کو اٹھا نامسنون ہے۔اسطرح کمیں اس کے آگے کے پائے،اور کھ ئے کو اسنے دائیں کا ندھے پر رکھے مھردوسری طرف کے آگے کے یائے کوا ور مھر <u>سچھے کے</u> یا۔ كا ندسے پر دكھوليں اورا تھيلے و دوڑے كغير جنازہ تيز لے جليں اور جنازہ ركھنے سے سيلے بيٹھنا مكروہ ے۔ دنفعت قدمے لقدرگری کھو دکرمیت کو قبلہ کی جانبسے رکھیں گے اور رکھنے ما منھ کیلدرخ کرکے گفن کی گرہ کھول دی جائیگی۔ ب حلدی میویچے گا اوراً مایا کہ خنازہ تیزلیکر حلولیں اگروہ صالح۔ ہے تو خریکہ گے ۔ نیزُ حنا زہ زمین پرر۔ ہے کہ حب تم جنازہ کے ساتھ چلو تواس کے زمین برر کھے ۔ قبض ہوتی ہے۔ یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ میں سے جنا بخہ اسی حکمہ نات کا اب ہوالیکن باہم اخلاب ہواکس متم کی قرکمودی جلتے - مہاجر من لے کہا کہ مکرے ئ -الضارك كماكه مرين كوالعة مراى تمارى جائدا بوعبيره بغلى قبرا ورابوطلى ليمودي يس الوطارة بهيلية يبويخ اوراً ص كيليج لحدتباركي - يرتف ساکہ بخاری تربیت میں ہے۔حصرت امام شافعی کے نزد مک باتس پرعمل ہے۔ اس کا بواب یہ ک_{ویا}گیاکہ اہل مرمینہ منورہ کا یاع ى بى تىگى تقىي علامەنبېينىي آن ايندوں كى تعداد بۈيتاتىرىيى - علاو ە ازىي إمىرللۇنىين حضرت الوسجرم الترعنه اورا مرالمومنین حضرت عرفاروق رضی الترعنه کی قبور کرتی اینٹیس ہی لگائی گئی تھیں۔ حضرت سعیدین العاص منے نے بھی کو قتِ انتقال اِسی کی وصیت فرمائی تھی۔ وان استممل الخدار بجربون كے بعدائس ميں زندگى كى كوئ علامت عيان بو مثلاً برزنده کا حکم لگائے ہوئے اس کی نماز جنازہ تھی پڑھیں گئے۔اسی طرح سنبلائیں گے اور نام رکھیں گے۔



اس کے لیئے جنت کی شہادت دی گئی یا یہ کہ رحت سے فرشتے حا عز ہوتے ہیں یا تغیل مبنی فا عل ہے بمویج و ه عندالله حیات ہے لیں وہ شا عدہے۔ ارشادراً بن ہے "ان الله اشتری مِن المؤمنینَ انعکبر واموا کہم بات کہم الجنه کیقابلون فی سَبیٰ اللہِ فیقسلون ولیقسلونِ وعدُا علیہ حتُفا فی التوار ۃ والانجیل والقرائ مَن ادفیٰ بعہدہ مِن النیْر فاستبیرُوْ ابنیکِمم

الشرفُ النوري شرح المراك الدو وت روري الله الذی با یُعتمُ به وزُ لک ہوالفوز العظیم ‹ التوبتاليِّ › ‹ ملا مشب التُّرتعالیٰ نےمسلما بؤں سے ایکی جابؤں کوا وران کے 🔟 مالوں کواس بات کے عوص میں خریدلیا ہے کہ ان کو حیت ملے گی۔ وہ لوگ الٹر کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں قتل ک کرتے ہیں اور قبل کئے جاتے ہیں اِس پر سچا وعدہ کیا گیاہے تو رہت ہیں بھی اورانجیل میں دبھی ، اور قرآن ہی کھی اِڑ کرتے ہیں اور قبل کئے جاتے ہیں اِس پر سچا وعدہ کیا گیاہے تو رہت ہیں بھی اورانجیل میں دبھی ، اور قرآن ہی کھی ا دراللرسے زیادہ کون اپنے عہد کو پوراکر نیو الاسے، توتم کوگ اپنی اس سے برحس کا تم نے د اللہ تعالیٰ سے بعالمہ 📗 عظم ایا ہے خوشی منافرا وریہ بڑی کامیا ہی ہے، بچرشہد کی دوقت میں ہیں دا، محض باعتبار آخرت شہریجیے مبطون کی وغیرہ علما رسے اخروی شہیدوں کی تقراد ستر کے قریب تک بیان فرما کی سے دہی دینوی اعتبار سے می شہید اس کا حکم یہ ہے کہ اسے بغیر غسل دسیتے انھیں کپڑوں میں دفن کیا جائیگا۔ اہلِ خرب دکفار ، جسے قبل کرین خواہ ما کسی بھی المرکے ذریعہ کرس مثلاً اس پر دیوار گرادیں یا آگ میں جلا دیں وغیرہ - بہرصورت وہ شہیدہے ۔ صحیح بخاری اور سنن اربعبہ میں ہے کہ رسول اکرم صلی الشرعلیہ وسلم نے شہدائے احد کوان کے خون یا یود کیٹروں میں ۔ غِسل دیئے بغیرد فن فرما یا اور بیمعسلوم ہے کیا ان بیں سیب کے سب تکوار اور د صار دار آ کہ سے قبل نہیں گئے 🔣 کے بلکہ بعض بھر اور بعض عصاء و عیرہ سے قبل کئے گئے۔ " بنایہ" میں اسی طرح ہے۔ کئے بلکہ بعض بھر اور بعض عصاء و عیرہ سے قبل کئے گئے۔ " بنایہ" میں اسی طرح ہے۔ کتاب میں حرف حقیقی شہراء کے احکام ذکر کئے گئے اور حکمی شہراء کے ابخرو تو اب کو تفصیلی بیان نہیں اپ فَيُلَقُّنُ ولِيُصَلُّ عَلَبُ وَلِا كَيْسَلُ وَإِذَا استُشْهِلَ الْجُنُفُ عُسِلَ عِنْكُ أَلَى حَدِيْنَا وكالله ف كوكفن دينيك ادراس يرنمازيره جائيكي ادينيلا بإنيها وازيب كوني بجالت جابت شبيد بهوتو ١ ما الوحينفة وفرلمة بين كريس مبنها ياجائيكا الإ الصِّبِيُّ وَتَعَالَ ابِويوسَفَتُ وعِمِكُ لَا يَغْسَلا بِ وَلا يَغْسَل عِنِ الشَّهِيلِ دَمُمَا وَلا يُنزعُ عَنْ مُا مام ابویوسف واماً میر فرملتے میں کربچ اس کی مانندہے کا بعیس منہلایا مہیں جائیگا اور نشہید کا خوب شہادیت دھوئیں گے اور ایک کوپ آماریسا ال نْيِاكُبُ وَيُنزعُ عَنْهُ الفَرُو وَ الْحُشُو وَالْخُفُّ وَالْيَتْلاحُ وَمْنَ اذْتُثُ عَسُولَ وَالْإِرْتَثَاثُ فَ برکی پوستین اورو نی والے کیرے اور موزے اور تیسیار آبارے جائیں گے اور مرتث کو منہلا یا جائیگا-اور ارتثات اسے متین ایس أَنْ مَا كُلُّ أَوْ يَشَرِّبُ أَوْ يُلُا دِي آوُ يَنْفِي حِيّا حَتَى يَمْنِي عَلَيْهِ وَقَتْ صَلَاةٍ وَهُو يَعِفِلُ لَ کروہ کوئی چیز کھانے یا کچھ بی نے یا علاج کرائے یا اپنے وقت مک جات رہے کہ اس کے اوپر بحاکت ہوٹش ایک وقت نماز گذرگیا ہو جوالیا أَوْسُفَالُ مِنَ الْمُنْوَكَّةِ كَيَّةِ كَيَّا وَمُنْ قُبِلَ فِي كُلِّ الْوَقْصَاصِ غِبْلِ وَصُلَّى عَلَيْهِ وَمُنَ ياميدانِ قيال سے زندہ لايا كيا ہواور وہ شخص جے كسى جديس يالبلور قصاص قتل كياكيا اسے سلايا جلئے اوراس پناذيراس قُبِّلَ مِنَ الْبُغُنَّا وَ أَوْ قُطَاعِ الطُّرِيِّيِّ لَـُمُرُيُّهُ لَ أَعَلَيْهِا ۖ صاف اورمائ ياد اكو قتل بوجائ تواس يرين از نه بر صيب

الرفُ النوري شرح المرابي الرد وتروري لختاكى وخت المنب بخنب دفع سمع ادر خبه الماك بونا - الفرو : بوتين جو بعض حيوانا كى كمال سے تياد كرسة بين - جع فرار - إرتفات : برانا ، شرى اعتبار سے ارتفاف يہ ہے كہ منافع حيات سے صَنِيح | فيكفن ويصلاعك بالإ جس شخص كى شهراديت اويرذكركرده صغت كيمطابق بهواس ككفن لا یا اور نه اک کے اوپریماز ہی پڑھی۔ علاً وہ ازین تلوار گنا ہوں کو خم کر نبوال ہے تہ پیرے اوپر نماز کی سرب سے احتیاج ہی نہیں نیزاس واسطے بھی کہ نمازِ خیازہ مردوں کے واسلے تی ہے اور شہید شہادت قرآنی کے مطابقِ حیات ہیں۔ ارشا دِربا نیسے ولاتحسبق الذین قبلوا ہی سبلے السّراموا أنابل احارم عند زيم مُرز كون " (جولوك الشركي راه مين قبل كيُّ كيّ ان كومردة مت حيال رو ۔ زنرہ ہیں، اپنے پر ور د کا رکے مقرب ہیں۔ ان **کو رزق بھی ملتا ہ**ے _{کہ}ا ورحن روایتوں میں شہیدوں با رہے میں آیاہے وہاں صلوٰۃ کے معنے باعتبار لغت یعنی دعاءُ کے ہیں ۔ احنات کام لمابن عام رضی انترعنه کی به روایت ہے کہ رسول الترصلی التر علیہ تیکم نے احدے شہدا ریر جنا زمکے مانند نمناز پڑھی۔ یہ روایت بخاری وسلم میں ہے۔ حضرت عبداللہ ابن زبرا در حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنهاس معى اسى طرح روايت بع-اس روايت كى موجود كي مين ابن حبان كا قول كرصلوة ن طرح قابل سماعت بوسكتاب و اورى حضرت جابر كى روايت نو اس كا جواب يددياليا كشبرداء احد حضرت جابرة وبال موجود نه تقع بلكروه مدينه منوره والبس تشرلف ليربر موں حضرت عمروین جموح رصی الندعنها کی شہا دے کے ماعت آک دور عِلادهٔ از من شہید کے گما ہوں سے ماک ہونر کا تقاصہ یہ ہرگز نہیں کہ اس پر نماز بھی نہ بڑھیں ا جوگنا بهون سے پاک صان بہوائے بھی د عاکی احتیاج رئی ہے اور یہ کہنا درسیت نہیں کہ وہ د عا۔ نياز بهوجا بالبيء مثلاً انبياء كرامٌ اوربير- رسي حيات شهداً ، تؤوه باعتبار احكام آخرت بعد. باعتبار احكام دنیوی شہید کا حکم میت کا ساہو تاہے لہذا شہیدے مال میں میراث کا نفاذ ہوتاہے اوراسی طرح اس کی ى كشهيد عاقل بالغ اور پاك بهو حتى كه اگر ما كل ما بچه كاايسا شخص بهوگيا جس برعن

سَهِلایا حاُریکا ۱۰ ما) ابویوست وامام محرِّ فرمات بین کِقِتل بطریقِ شهادت بوما بھی غسل کی حکسیے جس طرح کہ کھال پاک ہوئے: 'کے لئے دباغت کو قائم مقام ذکا ہُ قرار دیاگیا۔ بس ایا آبونوسٹ وامام ٹحکڑ عدم عسل کا حکم فرمائے ہیں۔ حفرت ایا ابوصنیفہ کا مستدل یہ واقعہ ہے کیم غزو ہ احدیں حضرت حنظلہ بن ابی عامرضی الٹرعنہ کی شہادت ہر رسول الٹر صلی انتگر علیہ وسلم بے ارشا د فرما یا کہ ملا کر خیطلہ کوعسل دیے رہے ہیں۔ اس کے بارے میں صحابہ کرام سے انجی المج سے پوچھا تومعلوم ہواکہ وہ بحالتِ جنا بت جنگ کمیلئے نکل پڑسے تھے۔رسول الٹرصلے الٹرعلیہ وسلم نے فرمایا کہلائکر بریمنی عند بریمنی عند مىبب ئېي ہے۔ سد کے جبم سے اس کے خون آلود کی اس نہیں آباری گے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالہ مجتمع سے اس کے خون آلود کی اس میں اباری کے جیسا کہ رسول اللہ علیہ والم علیہ والم تغييران كيخون آكود كإون مي ليبين كيلئه فرمايا البته وه أشيار جو كفن ميت كي جنس سے نه ٻوں مثلاً تبحيار وغيره' رسول الترصلي الشرعليه وسلم في شهراء احد كے بارىمين اسى طرح كا ارشاد فرايا - ابن ما جربه يقي ، ابودا ؤ دا وُرسند فرغاار تنات اسے كہاجا كم مقول في منا في حيات ميں سے كوئى نفع الحمايا ہو- شال كے چز کھیا پی لی، یا بحالت بہوش وحواس اس پرا کیٹ مَنّاز کا وقت گذرگیا ہو یا بحالت ہوش فحوا اِنِ قبال سے لاَیا کُیا ہوتو ان ساری شکلوں میں اسے نہلایا جا میگا۔اس لئے کہ امیرالمومنین حفرت بُنِوي مَين زخميّ بروّب أورنا ذك حالت مَن انحني المُعلِي أيّا . اسى طرح إميرالمؤمنين حُفرت علي وخرى حالت من گرا سئے گئے اوربعد میں ان حضرات فے وفات پائی تو اتفین عسل دیا گیا حالا نکہ یہ شہر کھے۔ اس ح حضرت سعُد بن معا ذرصنی النوعه غزوم مُخندق مین زخمی بهوئے اور بعد میں اسی زخم کے باعث انتقال ہوا قتل في حل آلي - إور حديا نصاص من قتل كيم جانبواك كوعنس ديا جأيكا اوراس شهيد شمار نه كري الأربي كيونكراس كى جان طلما منهي لى كئ ملكه الفائے حق كى خاطر موت واقع بهوئى . ا دربائ يا الو الو للاك بهوية اس برنماز حبازه نه پڑھيں گے ۔ اس لئے كه امبرالمومنين حفرت على كرم النير وجہدے سہروان کے خوارج کی نماز جنازہ سہیں طرمی - توگوں نے آپ سے دریافت کیا۔ کمیا وہ دارواملا ا سے نحارج نہیں ؟آ بسے فرمایا" اخواننا بغوا علینا" دمسلمان اورہم سے باغی ہیں، یو آ ب نے نما زر سے پڑھنے کی علت نینی بغاوت کی طرف اشارہ فرمایا۔ مَأْنُثُ الصَّلُولَا فِي الْكَعِيدَ



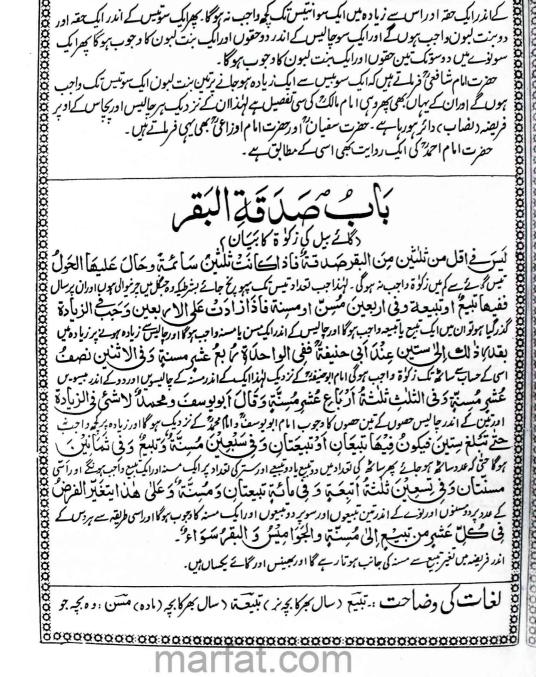
الرف النوري شرط المراي الدو وسروري الله ابن عباس عساروایت ہے کہ رسول الترصلی الترعلیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوکرستون کے نز دیک کھڑے ہوئے اور دعا بی نگان کی نکاز دہاں منہیں بڑھی ۔ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ مسلم شریف میں حفرت ابن عباس فی سے حفرت اساکیے سے یہ روایت فرائی سپے اور حفرت اسامہ سے مسندا حمراد رصح کے ابن حبان میں اس کے برعکس روایت موجود ول اُنتر صلی التدعِلیہُ وسلم نے دوستو نو ں کے بیٹے میں نماز ربڑھی ۔ علاوہ اذبیں حصرت بلال ہیں الت عزكى روايت سے نمازير طفا نابت بو الب بس وہ مقدم قرار ديجائے گا۔ غِ عَلَى بِعضِهِ فِطْهِ } الرَّجس شخص كى تعبر مين نماز مِرْسق بهوئ نيشت امام كى جانب بهو كنى تواس كى بهي نماز ت ہے۔ اس کے کہ توجہ بجانب قبلہ ہے اور وہ اپنے امام کے متعلق غلط سمیت کھڑے ہوئے کا اعتقاد ں رکھتالٹیکن اگر وہ اپنی بیشت امام کے چیرہ کی جانب کر سگاتو نماز درست نہ ہوگی اس لئے کہ اس صورتہ میں وہ امام سے آگے نرط حد حائے گا ومن صلى على ظهر الكعبة الخزير يربعي درست سيح كم كعبه كي حبيت برنماز برمعي جائے اس لئے كه عذ الاتنا عمادت كعبه كا نام قبله نهيں ملكه اس بقعه سيم آسمان خلائي فضاكا نام قبله سيم البته ايساكر ناكراست سوخالي منهيں اس لئے كم اول تو يہ خلاف ادب وتعظيم سيم - دومرے ترمذي وغيره كي روايات سے اس كي ما دخت بھی ٹا ب*ت ہو*تی ہے۔ تناك الزكلة كتأب الزكوة الزاسلاك ايكدكن نماذ سيفراعت كحبود ذكوة كابان شروع ىيا- دوبۇ^ن كومتصلاً ب<u>يان ك</u>رنىكى دجەرىيە<u>سە كە</u>خۇرقران كرىمىي ان دوبۇں ركنو<u>ن ك</u>ومتصلاً ب سے معلوم ہو باہیے کہ نماز عبا دت برتی اورز کو ہ عبادتِ مالی میں ایک حاص ربطہے۔ مثلاً ارشا كريم اقيموالصِلوة وأتواالزكوة " (الآية) اور نما زكوزكوة پرمقدم كياكه وه اركان اسلام بي سب سي مل واحم زگن ہے۔ زکوءَ اصل میں راھوتری اوراضافہ کو بچتے ہیں۔ زکوٰۃ ذخیرہ انزت اور تواب آخرت میں سبے اور دنیوی اعتبا رہے بھی زکوٰۃ کی پابندی مال میں ترقی کا سبب بنتی کیے اِس لیے زکوٰۃ کا نام زکوٰۃ اگیا۔ قرآن کریم میں بنیس جگہیں ایسی ہیں جہاں نماز کے ساتھ ساتھ زُنُو ہ کا ذکر کیا گیاہیے۔ علما رکا اس میں اختلاف ہے کہ اِل کی سالا نہ زکوہ کرف رض ہوئی۔ جمہور کا قول پر ہے کہ بعد بچرت فرض ہوئی۔ بعض کہتے ہیں کہ سلستی میں اور بعض کہتے ہیں سے پیمیں صوم رمضان کی فرصیت کے بعد فرض ہوئی کسنداحمہ اور صغيح ابن خزيميه اورنساني وابن ما جرمي حضرت قيس بن سؤن سيم اسنا دِصيح مروى بيد كه رسول الترصلي الترواييم

الشرف النورى شرط المستال الدد وت رورى نے زکوہ کا حکمازل ہونے سے بیٹیتر ہم کوصدقہ الفطردسینے کا حکم فرمایا۔ امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں کہ زکو ہ ال ہجرت سے ہیے فرض ہوئی جیساکہ ہجرت عبشر کے دا تعبریں صورت ا**م س**یم م^ن ان صدیث میں ہے کہ جب نجاشی نے صفرت جعفر رصی الناہ ہے دریا نت کیاکہ تمہارے بنی تم کوکس چیز کا حکم کرتے ہیں تو حضرت جعفر ضنے پیرجواب دیا" را نتریام الصلوٰۃ والزگوٰۃ والعیا ر بختیق وہ بنی ہمکونمأز اورزگو ہ اورروز ہ کا حکم دیتے ہیں؟ اورائسی سال میں رمضان کے روزے اور زکو ہ انفطو عی الاضخ ک نمازا ورعد کی نمانیک بعد دوخیطیه اور قرمانی اور مال کی زکو^ا ه مجمی اسی سال شروع بهوی اوراسی سال بخومل مقبله کا ا کوئے اسلام کا رکن سوم اورکتاب الٹر وسنت ا دراجاع تینوں سے ہا بت سے ترندی شرکیے ہیں ہے رسول الٹر صبے اللہ علیہ پسلمنے ارشاد فرمایا " ادّ وارْ کو ہ اموالیم ہواپنے مالوں کی زکوٰۃ ادائروں اس کا اُنکا رکر شوالا دائرہ اسلاً ہے خاریج ہے ۔ اِسی لیج امراکومنین صفرت الو سجر صلایق رضی الٹرعینہ سے آئی محضور صلی الٹر علیہ وسلم کے وصال کے بعد مانغینِ زکوٰۃ سسے جہادُ فرمایا۔ اَلزكُوٰة وَاحِدَةٌ عَلِم الحرّ المسِّلِم البَالِغِ العَاقِلِ إِذَا مَلَكُ نَصَائًا كَامِلاً مِلكًا تَافًا وَحَالَ زكرة أزادمهم، بالغ، عاقل برجيه وه مكتلل طور كر مالك تضاب مهو واجبب سبع بشرطيكه اس برسال محر گذرگيا بهو-عَكَيْهِ الْحُولُ وَلِيسَ عَلَى صَبِي وَلِالْمَجَنُونِ وَلاَمْكَاتِبِ زَكُولًا وُمُنْ كَانَ عَلَيدَ دُنُنُ فِينُطُ اورز بجُب بِرَ زَكُوٰ وَ وَاحْبِ ہِمِ اوْر مَا يَا كُلُ وَمَا اَتْبِ بِرِ لَهِ اوْرُجُو الْ كِ برابر قرصَ كامقروصَ بُواسَ بِر بَمَاكِم، فَلازَكُوٰةٌ عَلَيْهِ، وَإِن كان مَاكُ، اكْثُر سَن السَّائِفِ ذَكَى الْفَاجِن لَ إِذَا بِلَخَ مَضَا با وَلِسَرَى بھی زکو ہ وا جب بہیں اور اگر مال قرض سے زیادہ ہوتو قرض سے زائد مال بقدر نصاب مونے براس کی زکوہ دے اور مالٹر دُوبِ السكئي وتيابِ البُدنِ وإِنَّا بِ السَهَ وَلِ وَدُوَاتِ الركوبِ وعَبْيِدِ الحِدْمَةِ وَسَلَّاحِ کے گھروں اور پہنے جلنے والے کبڑوں اور گھرکے سامان اور سواری کیواسطے جانوروں اور خدشگار غلاموں اور استمال کئے الُاستَعِمَالِ زُكُومًا وَلَا يَجُومُ أَدَاءُ الزَكُومَ إِلاّ بِينَتَى مُقَادِثَةٍ لِلاَدَاءِ أومقارنَةٍ لِعزل جا بنوالے متعیاروں میں ذکو ہ واجب منہیں اور درست منہیں اوائیگی ذکو ہ لیکن انسی نیت سے جوا دائیگی سے مصل مو یا بقرر مِقُكَ الِالْوِاحِبِ وَمَنْ تَصَلَّ قَ بَجِمِيْعِ مَالِمِ وَلَا يَنُوىُ الزَّكُولَةُ سَقَطَ فَرَصْهُا عَنُهُ -واجب على وكرنيك سائة مقل موا ورجيتحص ابناكل مال بلانيت ذكوة صدقه كردي توزكوة كي فرصيت اس سے ساقط مهو كئ -لغت كى وصت ؛ حَال عَلَيهِ الحولُ بعني اس بريوراسال گذرجائه . ذكَّ : زكوٰة اداكري الفَاهَل إ زياده ابرها بوا - دُوس : دار كى جع ، كر مكان اسكى ، سكونت اربائش امّان المهزل : كمركا أناف گُفر كاسامان - دوآب: چوبائے اسكاواحد - دآبتر كم تابع - عزل الگ كرنا - سقط اساقط بهونا - حتم بهونا -



الرف النوري شري المستعلق الدد وسر الروري خَمْسَ عَشَرَةً ففه هَا تُلْكُ شَيَا ﴾ إلى تِسم عِشرةً فأذَاكَ أنتُ عشرينَ فنهُ هَأَ أَرْبَعُ شيأَ ﴾ إلى اربه یندره بروحانے پر مین بتح ماں امیس تک و احب بہوں گئ پھر لغدا د بیس تک میبو کینے پر جا رسکر یاں چوہیس تک واجب رہین گج وعشرين فأذا بلغتُ خمسًا وعشوس ففدها بنت مخياً ض اللي خيس وثلثين فإذا بلغتُ ستَّ اور تدادیجیس ہونے پرایک بنت نحاض پنتیس تک واجب ہوگا کھرنٹ راد تھتیس ہونے برایک منتالیون بینہ وتلتين ففهابنت لبوب إلى حس واربعين فأذا بلغت ستأوار بعين ففهاجقة إلى واحب ہوگا ۔ نمیسے رہت او چھیالیس تک پہونخے بر ایک حقہ سیا تھ تک واجب رہے گا۔ پھم سِتَين فِا ذَا بِلِغَتُ احِدًا مِي وستين ففيها جَدَا عَمُّ إلى خسٍ وسبعين فا ذَا بِلغَتْ ستُّنا لتبداداك مل بموسانير ايك جذعه بجيت رنگ واحب بهو گائيم سرتيت عدد بهو پخته بر وسبعين ففيها بنتا لبوب إلى تسعين وَا ذَاكانت احلَى وتسعين فَفِها حَقْتَانِ اللَّ دوبنت لبون ہوہے تک واجب رہیں گے اور بقی اداکیا ہوسے ہونے پر دوستے لیکیٹ سومبیس نگ ما ئَبِّهِ وعِثْدِينَ ثَمْ تُسْتَانَفُ الفَي يضَمُّ فيكوثُ فِي الخمسِ شَاكٌّ مُعُ الْحِقْتَانِ وَفِي العشمِ واحب رمیں گے اس کے بعد فریفنہ نئے سرے سے ہو گا لبلیذا پاری میں ایک بحری اور دو حقے واحب ہوں گے شاتان وفي خس عثيمةً تُلكُ شيا بإ وَ فِي عشَرَنَ أَرْبُحُ شياً بِ وَ فِي خَسِ وعشَرِينَ مِنتُ ا وردس میں دو بحریاں واجب اور پیندرہ میں تنین اور مبس کے اندر جارا ورمجیسی کے اندر کا مکیب بنت مخاص الکیب سو مخاض الى مائمة وخمسين فيكون فيها تلث حقاق تم تستانف الفريضة فعي الخسر ں تک واحب ہو گا تھے۔ راس میں تین حقے واجب ہوں گے ۔ پھر فریقنہ نئے سرے سے ہو گا لانے أ شَاةٌ وفي العِنْيرشا تانِ وفي حس عشرةٌ تلث شياءٍ وفي عشرينَ اربعُ شياً إوفي خير قُ یا بھے کے اندرایک عجری اوروس کے اندر دو سکرماں اور میزرہ کے اندر تمن مگر ماں اور مبس کے اندر حار بحریاں واجب موں گ غِيتْدِينَ بنتُ مخاضٍ وفي سِبتٍ وتُلدُّينَ بنتُ لبونِ فأ ذا ملغت مائمةٌ وستًّا وتسعين ففيهَ ا در مجس کے اغرا کی بنت نحاص واجب ہو گا اور مجتس کی تعداد میں ایک بنت لبون واجب ہو گا بھرات الکسوچمانوے اَ رَبِعُ حِقَاقِ إِلَى مَاسُلِينِ تَمْ تَسَتَانِفُ الفَر يَضِمُ أَبُدُاكُمُا تُسْتَانَفُ فِي الْخِيسِينِ الْت ہونے پرچار محق و وسویک وا جب رہیں گے اس کے بعد فراہنہ ہمیشہ سنے سرے سے ہوتا ہے گا حسطرے کہ ایک سوکیا س تَعِلُ الْمَائِمَةِ وَالْخُمُسِيْنَ وَ الْبَعْثُ وَالْعِرَابُ سِوا عُنْ ـ کے بعد والے اونطوں میں موا تھا اوراس کے اندر کنی اورع فی اونط کیسال ہیں۔ لغت كي وصت إنه ذو د: اونث سَاتِمَة ؛ جُلُامِن برنبواله . شَابِ ؛ شاة كي جع ؛ بكرى -بنت مخاص ؛ وه اوملى جواكيك كى بورى بهويكى بو اور دوك رسال كا أغاز بهو چكابو . بنت لبون ؛ وه بجه σασσασασασασο

سرف النوري شرح الدو تشرور مراسال لگ حکا ہو۔اس کا بینا) ا SOCIORESCOSOSSION سوبس کے بعد ہر حالیس کے اندر ایک بنت ابو ر کیاس فی



شرفُ النوري شرع المراكب اردو و

سرفُ النوري شرح المراك الرُدو تشروري يورك دوسال كابوكيًا بهو، اورْمينة اسى كامؤنث سد الجواميس وجاموس كى جع بمعين . التشريح وتوضيح البيس في اقل من تلكين الزيكائي الربيس كي اندرز كوة اسوقت المتشريح وتوضيح اندرز كوة اسوقت راس کی تعدِاد تبیس مک میورخ جائے۔ اگرانکی تعداد تبیس سے کم ہوتو یہ نضاہے کم شأر بونگى - اورنصاب، كم بهونىكى بنارىران يركيه واحت بهوگا قالبته حب نقداد تيس تك ميمورخ جائے يو سال بجركے بجي كا وجوب بوگا اس سے قطع نظر كه وه نركر بهو مامؤنث بز مهو ياما ده ، بمرحب تعدا دبر ه مُرّ خاليس تك تواس صورت میں دوسالہ بحہ بطورز کو ۃ واحب ہوگا۔خواہ وہ نز ہویا مادہ - اور پھرچالیس سے ساتھ نگہ ہواس کے اندراسی حساب سے ذکوہ کا وجوب بھی ہوگا بینی ایک عدد مرط صفیرمسن کے جالیسویں حصہ اور ب*ېوگا يحفرت* امام ابولوسو^چ ، حضرت امام ابوحنيف*رسيسي ر*وايت *كرت*يېږ ہے۔ فقہار میں سے حصرت کمول من حصرت ابراہیم تحقی اور حضرت حماد حمی وراتے ہیں۔ ت كمطابق جاليس سے زياً ده يں يكاس تك كيدوا جب نربو كا ، اور كير تعداد يا سبون بن اوراس كريو تفاني حصر كاد جوب بوكارام ابويوسف وام محرة اورائد ثلاثه فرمات بن كه زياده _ کچے داحب نہ ہو گا۔ حصرت امام الوصنیفر کئی بھی ایک روایت اسی طرح کی ہے۔ بھرسا مھے تک بہو پخنے پر دو بنیع اور منز تک ہونے پر ایک مسنہ اور ایک تبیع اور اُسّی ہونے پر دومسنوں کا دبوب ہوگا - اور کیر یہ ہو گاکہ ہر دس کے اندر فرلصندیں بنیع سے مسنہ کی جانب اور سندسے بنیع کی جانب تغیر ہوتا رہے گا ۔ مجر فرماتے ہیں کہ گلئے اور بھینس کا حکم باعتبار تضاب کیساں ہے اور اس میں دونوں کے درمیان کوئی فرق منہیں۔ بريوں كى زكۈة كابيان > ب مك بيورى جائ بشرطيك يبخل بن برنوالي ون اور تُ فَاذَازَادَتُ واحِلَةً 'فَعْنَهَا شَامَانِ إِلَى مَا مُثَيِّنِ فَاذَا زَادَ تُ وَاحْلُاةٌ فَفِيكُا تُلْتُ شَيَاعٍ فَاذَا بِلَغَتُ ارْبَعِما ۚ وَفَيْهَا ٱرْبَعُ شَيَاعٍ ثُمْ فِي كُلِ مَا تُرَا شَا لاُوالضَا بهردوسوسے ایک زیادہ ہونے پر تین کر ماں وا جب ہونگی بھر لقداد جارسو ہونے پر جار سکر یوں کا دجو ب ہو گااس کے بعد مرسوس ایک وَالْمُغُـزُ سَوَاعٌ كرى داجب ميدگى ا در معطر د كرمان كيسان مين .

الشرفُ النوري شرح الماليك الدو وسيروري الله لغت كى وصف إرالضان بجير المتعز برى بياسمنس بيد واحدماعز جم امعز ومعزر المعَعز زين ك سختي- التهاعز - معز كا واحد بعني بجرا ، بجرى - اور كبعي بجرى كو ما عزه كبيته بين - جمع مواعز - الكماعز ، بجرى ، بجرى کی کھال۔ مرد تیز طبعیت ۔ حالا کی۔ ر کے وقور میں است مسلقة الغنم الإعلام *قدوری کے گھوڈو* ایران کے بارے میں تعصیل بیا ت کرسے سے بہلے بحربوں کی زکو ہ کا ذکر فرمایا اور بحربوں کی زکو ہے بیان کو گھوڑوں کی زکو ہ کے ذکرسے مقدم فرمایا۔ اس کاسب ٔ دراصل میسید کد گھوٹر وں کے مقابلہ میں بجربوں کی کتر ت ہوتی ہے اس لئے اس کے بیان کومقدم فرمایا۔ علاوہ از میں مجربوں کی زکو ہ کا جہاں کِستعیلی ہے اس پرسب کا اتفاق ہے اور فقهار کے درمیان اس بارے میں کوئی اخلاف منہیں اس مے برعکس کھوڑوں کی زکوہ کے متعلق فقهار کا اخلا ہے ٔ۔ عبر اصل اسم جنس ہے اوراس کا اطلاق نر کرو متو نث دونوں بر مہو تا ہے بعنی کرا ہو یا بحری دونو ^م کو عنم باجا المبائيه عنبة غنيمة سيمشتق بيونعي بجري يابحرك كحياس اسيغ دفائ كاآله نهبين بهوتاا وربرطلبگار است <u> والضأن والمعزسواء وين جهال تك وحوب زكوة كاتعلق سے اس ميں خواہ بھيڑ ہو يا بحرا بحري ان كامكمكسا</u> ہے اور باعتبار و ہوب اور تفصیل زکوٰۃ ان دو نوں کے درمیان کو بی فرق نہیں۔اسی طریقہ سے ان کے قابل ذریح اور طلاں ہوئے میں کوئی فرق نہیں۔ان دونوں کے مساوی فی الزکو ہے ہونیکا سبب یہ ہے کہ لفظ عنم سب کوشائل سے اور نفس میں لفظ عنم آیا ہے۔البتہ حلعت کے اندر دونوں کے درمیان فرق کیا گیا مثلاً کسی سے یہ حلف کیا له وه مجيز كا گوشت نہيل کھائيگا اوراس کے بعداس بے بحرے یا بحری کا گوشت کھالیا تو وہ اس صورت ہیں حانث مذہوگاا وربحے یا بحری کا گوشت کھانے کو بھیر کا گوشت کھانا منہیں کہا جائیگا۔ اربعین شأی الز - بشرغًا بریون کانصاب یعنی جن مین زکو و و احب بروچالیس سے بچالیس کی تعداد ہو۔ ا کس بحری واجب ہوگی اوراس سے کم میں کچے واحب نہ ہوگا۔ ماك زكوة الخيل ﴿ كُورُونِ كِي زَكُوةَ كَا بِيَانِ ﴾ إِذَا كَانْتِ الْخَيْلُ سَائِمُةٌ ذَكُومُ اوانا ثَأْوَحَالَ عَلَيْهَا الْحُولُ فَصِاحِيُهَا بِالْخِيامِ إِنْ شَاءَ أَعْطَىٰ جب کھوڑے اور کھوڑیاں تمام خبگل میں جرنوالے ہوں اوران کے اوپر سال گذرگیا ہوتو ا ن نے مالک کو یوٹ سے کہ خوا ہ ہر مِن كُلِّ فرسٍ دِينانُ اوَإِنْ شَاءَتَةً مَهَا فَأَعظى عَنْ كُلِّ ما مَنْ وَثُرَ هِمَ خَسة كَمَ اهُمَ وَلَيسَ محوثات كى جانب الله دينارد اورخوا والتى قيت لكان كابد بردوسو درا بم ير بايخ درم دے . ادر محض

نرثُ النوري شرح في ذكوبه ها مُنفى دَمٌّ زكوةٌ عنْ لا أبي حنيفة وقال الويوسُف ينوالون اورگفرسه جاره كهامنوالون برزگوة حاب نهين اورزكوة وصول كرنوالانه سبرين مال كه اور باكل كفتيا ملكها وسط : - الحنك : كُلُورُون كأكله : ذكوتم : مُركر نر - انات : مُونث - باده - دينام : سونے ت لكامًا - بَغَال يغل كي جمع - مراونج - فصلان وفصيل كي حمع . اونش كاسال ملان مل كى جع ، بحرى كے يكركو كت بين عياب عبل كرم يو اين كيوا - فضل : ره کھانیوالے جانور - المصلِ ق :حکومت اسلامی کی جانب رکوۃ کی ص عمده بهترين - رد الس ، كفيا . سب كم درجه كأ - الوسط : اوسط درجه كا . يني نه ٹ شرلف میں ہے کہ س - باوہ علوقہ اور گھر مرجارہ کھانیوالے ہوں گے یا تجارت کیواسطے ہوں گے یا تجارت کیلئے نہ ہوں گے۔ان کے تجارت کیواسطے ہونے کی صورت میں متفقہ ασσασασα:σα:σασασασασσασα

الشرفُ النوري شوط المراي الدد وسر موري الله طور برسب کے نز دیک زکوٰۃ واحب ہوگی۔اس سے قطح نظر کہ وہ سائکہ د جنگل میں چرنتر کیجیوں) اوہ علوفہ د گھر پر کھانیوا ہے ، ہوں ا دراگر یہ تجارت کیواسطے نہ ہوں تو ہی ماسا مان انطمائے اورسواری وجہا دیے واسطے ہوں پاکسی اور ّ فائرُہ کے واسط بسلى صورت مين متفقة طوريرزكورة واحب نه بهوكى اوراككسي دومرك فائده كيواسط ببون مرعلوفه بهون ت بھی زکو ہ واجب نہ ہوگی ۔البتہاگر نیسائمہا ورحبکل میں جربے والے ہوں تو مالک کو برحق حاصل ہے کہ خواہ ہرگھوڑ ہے ے سے بطور زکوٰ ۃ ایک دینا ردھےاورخواہ تمام کی قبیت لکا لیا ورہر دوسو دراہم میں سے یا کخ درم دے جھزت چنیفه *شیخه مسلک کے اعتبارسے قیاس تواسی گومقتضی تھاکہ زکو*ہ کا دیجوٹ ہواس لئے کہ آیام طاحب گھرڈا راکولاللو فرمانے ہیں مگر امام صاحب نے اس حدیث شریف کی بناء پر کہ ہرجنگل میں چرسے والے گھوڑ وں میں ا کی دئینار دا جب ہے یا دس درہم۔ قیاس ترک فرمایا اور مالک گوا ختیار دیسنے کا سبب پیسپے کہ امیرالمؤ منین حضرت ع فاروق ﷺ خصّرت ابوعبیده محمّ کونخ بر فرما یا تھا کہ عمدہ یا ت بویہ ہے کہ مالک ہرگھو ڈے کی حانت ایک دینار دیں ور نہ قیمت لگاکر ہر دوسو درہم میں پانچ ورحم اداکریں۔ علامہ شامی خرالتے ہیں کہ تعض فقہارا مام ابو صنیفہ وسکے تول پر فتوی دیتے ہیں اُوراسی کوظیمے وار دیا گیا ہے۔ علامہ سختی کے نز دیک امام ابوصیفہ مرحما قول زیادہ بہتر ہے علامه ابن الهما المحق القدير مي اسى كوترجي ديت مين ا ورصاحبين كى دليل كرجواب مين كبته مين كه حديث شراعيت ليس علىالمسلم في عرَّه إلخ " مِن فرس سے مقصو د محاہرین کے گھوڑ ہے ہیں کہ اسے گھوڑ وں پرزکو ہ واجب نہیں کہ ذكوتما وانا تا الز مخلوط كى قيدلكك كاسبب يرب كم محض كمورون كي سلسله مي دوطرح كى روايات بن اوران میں درست بہی ہے کہ زکوۃ واجب منہیں اسلیح کہ حرف گھوڑے ہونیکی صورت میں نسل منہیں جل سکتی۔اس کے ں دوپر کے جانور کہ ان کے تنہا ہونے پراگر حیاسل تو نہیں جل سکتی مگر انحیس کھا نیکا فائدہ حاصل ہوسکتا ہو اوراكرتها كموريان بون تواس مين مبي وجوب اورعدم وجوب كى روايات بين مرتح صيح يهب كه زكوة واجب وكر اس لئے کہ تنہا گھوڑ اوں سے سل اسس طرح جل سکتی ہے کہ کسی دوسرے کے گھوڑ ہے کو عاریۃ لے لیں . ولاشى فى البغال الدنولة فجوب نيز كرموس يرواجب نه بوكى اس كي كرسول الترصلى الشر عليه وسلم كارشاد گرای ہے کہ ان کے متعلق محمد برکسی گم کا نزول نہیں ہوا یہ روایت بخاری وسلم میں تھزت ابوہر بررہ ہے مردی ہے میکن یہ عدم وجوب ان کے تجارت کے واسطے نہ ہونیکی صورت میں ہے ورندز کو ہ وا جب ہوئے میں کو ٹی تر د کہ ہی اس لي كه اس تسكل ميں دوسرے تجارت كے مالوں كيطرح زكوة ماليت سےمتعلق ہوگی-ولیس فی الفصلان وَالْحیلان الزنب حفرت الم الوصنیفریر کے "خری تول کے مطابق اونٹ، گائے اور بحری کے بحوں میں زکوٰ ہ واجب نہ ہو گی ۔ حفرت تعبیح اور حفرت توریح یہی فرماتے ہیں یہ محقّہ " میں اسی قول کو در ست <u>سرعت البوامل</u> الوكھيتي *وغيرہ كے كام كرنيوالے جانوروں ميں ذكوة نہيں مگر حضرت* المام مالك^ح واجب قرار وسيتي بن اس كيئر كه روايت " في خس دود " نيز " في كل ثلاثين من البقر "سے بنطا مروجوب طوم بهوتا ہے -

الرف النورى شرح المدود وسرورى الله احنات فربلتة بي كدهما دامستدل أتخضرت صلى الشرعلية وسلم كايرار شاديد كمراسينه كام كرسوا السبلول مين زكوة واب نہیں۔ بیروایت ابو داؤ دمیں ہے۔ وَمَن كَانَ لِمَا نَصَابٌ فَاسْتَفَاد فِي الشَّاء الحول مرجنس، خمَّمًا إلى مالِم وَمَ كَا لا بم والسّائميّ ورجوشخص اكي نصاب كامالك مهو اورسال كي بيح مين اسي طرح مزيد مال كمك تووه اين مال مين است شامل كرك كل مال كي هِيُ الرَّةِ سَكِيْفِ بِالرعِي فِي أَكُ ثِرَالِحُولِ فَأَنْ عَلَيْهِا يَضِفُ الْحُولِ أَوُ أَكُورٌ فَلازُكُونَ فَيْهَا وَ زگوہ دے اورسائر وہ جانور کہلاتے ہیں جوسال کے مبشر حصیف باہری چرنے پراکتفا رکرتے ہوں بس اگر انفیں جے مہینہ باج مہینہ سے زیادہ الزكوة عِندُ أبي حنيفة وَأَ بِيوسِفَ فِي النصابِ دونَ العفووقال عِمدًا وَمَا فَرُجِّبُ كمري كعلائ توان يرزكوة واحب زبوكي اورام ابوصنيفة والم ابويوسع فرات مين كدزكوة نصابيس واجب س عفوس بنيس ادراما فيقِمَا وَإِذَا هلك المَالِ بعِدَ وُجوبِ الزكورِ سَعَطَتُ وَإِنْ قُدَّم الزكوة على الحولِ ويُرُّ وَا مَا زَفْرُ وُونِ لِين واجب ببونيكا عَلَم كرت بن اورز كُوْة واجب ببونيك بعد مال تلعت ببوكيا توزكوة ساقط بوكمي الرمالك نصاب دُهُوُ مالكُ للنصاب عَانَ سال بورا موس سيدي ذكوة دس توريمي درست بـ فت كى وضت إراتيناء بي - الحول بسال ضم الله الله الله عنو ، وونصابون كاورمياني عدد -سقطت: نتم بوكئ - ساقط بوكئ - قلام ، بيط بيشكي من و تو خبیر ایک یکه اضافه و و این کان که نصاب الا و اصح رہے کہ اضافہ شدہ کی دوسیں ہیں۔ ایک یکه اضافہ موجود ہ منتر کر کے و تو خبیر کے نصاب کی منس سے ہو۔ اگر اس منس سے ہوتو یہ اضافہ اصل نصاب میں ضم ہو مائیگا و تر بالآلفا صم نہو کا بلکہ اس کا دوسرا صاب ہوگا۔ سال کے بیچ میں سائر جا بؤروں کی بڑھوتری اور تجارت کے مال میں نفع یہ تمام اسى عكم كے تحت اجائے إي. دون العفو الإدامام الوصنيفة أورامام الولوسعة فرمات بين كم عفوس زكوة واجتب موكى معزت امام الك اورحفرت الم احد يمي فرملة بي أورحزت الم شافعي كا جديد فو ل مجى اسى طرح كاب حضرت الم مورد وحفرت الم زفر وعفو میں بھی زکوٰ ۃ واُحب ہونیکا حکم فراتے ہیں۔ وجہ میر ہے کہ زکوٰ ۃ کا وا جب ہونا اس کے شکرانہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بے نعمت ال سے بو ازاا درمال کا جہاں تک تعلق ہے سارا ہی مال زمرہ تغمت میں داخل ہے لہٰذا عفوریمبی زکوۃ وجب ہوگی ا مام أبوصنيفة اورامام الولوسون مطور دليل يه حدث بيش فرملة بي كما يائخ جنگل مين جرك واله أونول مين اكب بحری دا جب ہے اور زائد میں کچہ وا جب تنہیں تا دفتیکہ ان کی تقداد وس تک زیبو رخ جائے لہذا یو اونٹوں میں ہو 👸 چار کے ہلاک ہونے پر بھی پوری ایک ہری کا دجوب ہوگا اورا مام میر وامام زور کے نز دیک اس اعتبار سے زکوٰہ 👸

الشرفُ النورى شرح المحالي الدُد و تسرورى الله وإذا هلاه المهال الز اگرمال زكوة واجب بونيك بعد تلف بوكميا تواس كى روسے زكوة ساقط بوزيكا حكم كيامائيكا ا ما منا فعي كي نزديك أكرا داكرنے برقادر مونيكے تعدّ لعت بهوتو مالك يرضمان آئيگا - فقهار كايه انتقلات دختيت اس بنیاد برسبے کہ غزالا مناف زکوۃ غیرب شی سیے تعلق سے اورا ام شافعی اس کا تعلق در سے قرار دستے ہیں۔ نلا مرتصوص سے احماب کی تا تید ہوتی ہے البتہ اگر سال مکمل ہوسے پرخود تلف کردے تو بوجہ تعدی جس کا ظہور اس كى طرف سے بوا زكوة ساقط شبيں بوگى -اس کی طرف سے ہوا زنو ہ سافط مہل ہوں ۔ <u>حان ق</u>ل م الزکو<mark>ۃ</mark> الز ۔ اگر کو ئی مالک ِ نصاب سال بھر یا کئی سال کی پہلے دیدے یا کئی نصابوں کی زکو ہ نکالہ بة ادائيگي درست بهوگي اس ليئے كه زكورة واحب بهونيكا سبب جوكه نصاب بينے وه يا يا جار باب ره كيا حولان حول ا ورسال بعرگذرنانو به شرعًا ذکوة ک ادائيگي کے داسطے ایک طرح کی مبلت دی کئی ہے۔ باتث تزكوة الفضاة ﴿ چاندی کی زکوہ کا بیان کی کر کوہ کا بیان کی کر دھیم و کا کے کا کہ کا بیان کی کر دھیم و کا کا علیها الحول کر دھیم کے کا علیها الحول کر دوسودر ہم سے کمیں زکوہ واجب بنیں بسرجب دوسودرا مسیم ہوکر ان پرسال کذر گیبا ہوتو ان میں ج فْفِيُهَا خَمْسَةً وَكَاهِم وَلَا شَيْ فِي الزيادةِ حَقِّ شَبْلَغَ أَرُلِعِينُ درهَمُ اللَّهُ فَيكُونُ فيهارِهُم بائخ درمسسم واحب بهوں گے اور زائد میں کچے واحب منہوگا تا وقت کے بیجالیس زبوجائیں بھرجالیس دراہم پراکیہ تُم فِكُ لِيَّ أَرْبُعِينَ دِرهُمُ أَدِى هُم عِنْنَ أَبِي حنيفةً وَقَالَ ابويوسُفَ وَمَحَلُ مَا (ا < عَكَ دريم واجب بوكا - بيمرا مام الوحنيف رحدالله كزويك برجاليس من أيك درم واجب بوكا اوراماً الويوسف واما لخذ كيت الل المُما تُمتُيُنِ فَزِكا يَثُمَّ بَحِسَابِهِ وَانْ كَانِ الْغِ الْدِبُ عَلَى الوم قِ الفَضِمُ فَهِ فِر سَلِم الفَضمَ دوسو در حمے نے زائد کی زکو ہ اس کے صبات تھا لی جائیگی اورا گرکسی شنی پرجا بذی غالب ہوتو و ہ جا ندی کے حکم میں ہو گا وَإِذَاكِ أَنُ الْعَالَبُ عِلْمِهِ الْغَشُّ فَهُو فِي حَكْمِ الْعُروضِ ويعتبُرُ أَنُ تَبَلَّغُ قَيمتُها نَصِا بًا ا وداكراس بركموط كا غلبهوتو اس كا حكم سامان كاسا سوكا اوالي اشيار من قيت بقدر نعماب بو يخف كاا عبار كياجائيكا-صبح فاذا كانت مائمي در في مم الد دوسودهم چاندې كانصاب قرار دياليا اوردوسو دراېم ين إيائ درهم واحب بول مراس لئ كررسول الشرصلي الشرعليه وسلم في حضرت معاذبن جبل كو تحريفرايا بهاكه دوسو دراهم من بأبخ درسم زكوة وصول كرد بميرجاكيس دراً مم سيم من كي واحب نهين -

الشرفُ النوري شرح المعلاط الرُدد وت روري چالیس دراهم *ہو جلنے پر* ایک درهم زکو ة کا داحب *ہوگا اس لئے کہ حضرت عمر*فا روق <u>میں نے حضرت ابو</u>موسی اشعریؓ کو ر نفرمایا تھا کہ دوسو درم سے زیادہ میں ہر حانیس برا مک درم واجب سے یہ روایت ابن ابی شیبہ ہیں ہے ۔ یہ رحزت امام ابوصنیفر مفرک ہیں اور رحزت امام ابولیوسٹ ، رحزت امام محمد محمد اور رحزت امام شافعی کے بزدمک بو دراهم سیجس فدرزا کدیموانس کی زکورة اسی کے حساب سے ادا کرنیکا حکم ہے۔ اس کئے کہ ابوداؤ در شریعین المحفرت على كرم الشروجميس رواميت سيرسول الشرصلي الشرعلم يترارشاد فرماياكه دوسو درابم سع جوز ماده حضرت امام ابوصنيفر كامستدل دار قطني مين حضرت معاذف ي بدروايت سے رسول السّر صلى السّرعلية ولم نے ارشاد فرما یا کهکسور میں سے کچھ نہلو۔ نیزآ تخصرت صلی الٹرعکیہ سلم نے ارشاد فرمایا کہ حیالیس سے کم میں زگوۃ واجب نہیں ی حفرت علی کرم الله وجهه کی دوایت تواس کے بارسے میں حضرت امام سخری فرماتے ہیں کہ یکسی نقہ را دی سے روعا سرون میں ہے۔ وان کان الغالب علی الوس ق الدیم کرمیا ندی کا اختلاط کسی اور چیز کے ساتھ ہو تو ان میں سے ص کا غلبہ ہوا سی کا عبارکیا جائیگا ۔ اگرجا ندی غالب ہوگی تواس کا حکم چاندی کا ساہوگا درنہ اسے سامان کے درجہ میں شمارکزیں کے ۔اس مسئلدی کل بارہ شکلیں ممکن ہیں جس کی تفصیل معتبر کرتب فقہ میں موجو دہے ۔جسے مزید تفصیل اورا کا ہم مقصود ہو وہ کنزالد قائق ویزہ اورانکی مستند شروحات سے رجوع کرکے آگا ہی حاصل کر سکتاہے ۔ بائع ذكوة الذهب ﴿سونے کی زکوہ کا بیان کے تُ فِي عَلَيْ عِشْرِينَ مِتْقَالًا مِنَ الذَّهِبِ حَبِدَ قَاةٌ فَاذَا كَانَتُ عِشْرِينِ مِتْقَالًا وكال بس متقال سے کممونا بوتے ر زکو ہ واجب نہ بوگی بمرجب بین متقال سونا ہو اور اسس برسال گذرگیا عَليها الْحُولُ فَفِيها نصِف مَتْقالِ ثَمْ فِي كُل أَرْمَعِمْ مِثَا قِيلَ قاراطان والبِين في ما دون بهوتو اس میں نصف شقال زکوۃ واحب موسی اس کے بعد ہر جار متقال کے اغر دوقیراط دا جب بول کے اوراسے بعد جار متعال أدبعتهمثاقيل صكاقتة عندك أبى حنيفة وقالا مازاد على العشيهي فزكامة بجسابها سے کم یں زکوۃ واجب نر ہوگی . امام الوصنيفرومين فراست بين اورامام الويوسف وا ما مرد كے ترويك تبس سيجس قدر زائد بواس وَ فِي الْبِوالِينَ هَبِ وَالْفَضِيِّ وَمُعَلِيِّهِ مِأْ وَالْابِنِيِّةِ مِنْهُمَا يَهُ كُولًا يُر کے صاب زلوۃ واجب بوگل اورسونے جاندی کی دلی اور انتے زیوروں اورسونے جاندی کے برتنوں میں مجی زلوۃ واجب بوگی۔

الرفُ النوري شرط المعلق الدُد و تشروري ﴿ لغات كى وضاحت : مشقاك : چروك توليخ كامك محضوص وزن . قيراً ط . نصف دانق اورنقو ل بعض دینارکا ؟ اوربقول بعض دینامے دسوین تصمیکا آدھا۔ کسی چیز کا چوبسیواں تصبہ۔ تابی :سونے کا بغیرڈھلا بوايترا - الفضية : جاندي -ر کے قاصیٰے اسٹ کانٹرغانصاب کرجس پرزگوۃ واجب ہوہیں متقال اورہا عتبار وزن ایک متقال ایک رک ولو سے رک ولو سے این ایک برابر ہوتاہیے ۔اس اعتبار سے پیجی کہہ سکتے ہیں کہ سوسے کی زکوۃ کانٹری نصاب بیس دینارہے۔ایک متقال میں بیس قبرا طاہوتے ہیں ادرا یک قبراط یا نیخ جو کا ہوناہے۔لہٰذا ایک دینار سوحو کا ہوگیاا ورمحققین کی تحقیق کےمطابق یہ ۲ ہے کاشہ کا ہوتا ہے تواس طرح سبونے کا مشری نصاب ساڈھے سا ت توله ہواا وراس کے چالیسوں حصہ کی مقدار دو ماشہ دورتی قراریا تی کہٰذِ اجس خص کے پاکس بیس دینار ہوں لیسنی سُارطے سات تولہ سونا ہوا س پرآ دھا مُتعالِ بعنی دوماشہ دورین کے بقدر زکوٰۃ کا دَجوبہو کا اُس کے کہھفرت معا ذرصی الٹرعهٰ کی روایت میں رسوّل الٹرصلے الٹرعلیہ سِلم کا ارشا دِگرا می ہے کہ ہربیس مثنّعال سونے میں نصف کے مثقال سوما زکو تہے طور روا جب سے۔ وَ حليه مَهَا وَالْاَمْنِيمَ الْهِ : سون جاندي كے خواہ بغیر ڈھطے بترے ڈیکر طبے ہوں یازیورات اور برتن ان سب میں زگوہ کا وجوب بڑو کا حضرت امام شیافتی خراتے ہیں کہ وہ زیورات وغیرہ جن کا استعمال مباح ہے ان میں زکو ہ واحب نه ہوگی ۔احناف کامشدک یہ ہے کہ رسول ایٹڑھلے الٹڑعکیہ دسلم سے دُوعورلوں کوسوسے کے کنگن بہن کڑھوجتے ديكمانو آمين<u>ك ان عورتو ل سع</u>دريا فت فرماياكم كيا وه أي زَلِية اداري بي ؛ اسمو<u>ل ، عرض كيا كهنبين - آنمف</u>ير بے ارشاد فرمایا کیاتم برپسند کرتی ہوکہ ایٹر تعالے تمہیں نارِجہنم کے کنگنِ سِبنلٹے ، انھوں نے عرض گیا کہنہیں تورسول الشُّر صلى الشُّر عليهُ وسلَّم له ارشاد فرما يا كه أكرتم يرسيند منبيّ كرنتني أوّ انهي زكوُّ ة ا داكرو-سوناچا ندى باعتبادخلقت برائع نمنيت وضع كئے گئے ہيں بس ان دونوں ميں بہرطور زكو ة كا وجوب ہوگا . باب ذكوة العيرون داسباب کی زکوٰۃ کا بیان) الزكوة واجبئة فوعروض التجائمة كأئنة عاكانت إذابلغت قيمتكا نضابا مثن سامان تجارت بن زكوٰة واجب بهوگی جائيد كئي طيره كاموجبكه اس كى قيت چاندى يا سورة كه نفاب الوي قِ أوالذ هب يُعَوِّدُهُ كَمَا بِها هُوَ أَنْفَعُ لِلْفَقِي آءِ وَالْمَسَاكِينِ مِنْهِما وَقال ابويوسف مُ کے بقدر ہوجائے اوراس کی الیسی چیزسے قیمت لگائی جائے گی جوفقرار وساکین کیلئے زیادہ سود مندم واورا ما ابولیسعی

الشرفُ النوري شرح ملاهم الرُدد وت موري الم يقوّمُ بهَااشْتراهُ به فان اشترى بغيرالمن يقوّم بالنِعد الغالِب في المصروعًا ل کتے ہیں کہ حس کے ذریعہ خریدا مہواست قیمت لگا تی جائے لہٰذااگر خریداری رویٹے پیسے کے علاوہ سے کی ہونوشہر میں مروج سے قیمت عَمِنٌ بِغَالبِ النقِيهِ فِي المصمِعُلِي كُلِّ حَالِ وَاذَا كَانَ ٱلنَّصَابُ كَامِلًا فِي طُوفَى الْحَوْلِ لگا ذئر جائے اورا ہا) محرا کہتے ہیں کہ ہرصور نقد غالب ہی سے قبیت لگا تی جائے اور سال کے دو بوں حصوب میں نصاب بو را ہورما فنقصان فيما بأين خالك لايسقط الزكوة ويُضم فيمُتُ العُروضِ إلى الداهب والعُضم ہوتوسال کے بیچ میں نقصان دکمی کیو *جسسے ز* کو_رۃ ساقط نہوگی اور سونے چاندی کے ساتھ قعمتِ سامان اوراسی طرائیہ سے سونا وَكُنْ لِكَ يُضَمُّ النَّهُ بُ إِلَى الفضَّةِ بِالقَيْمَةِ حتَّى نِيمَ النصَابُ عِنكَ ابي حنيفتًا وَ ياندي كيسائ بلحافظ قيمت بضاب كابل كرسك كي خاطب رطاليس - امام الوصيفة حيبي فسبرمات يي - اوراماً عَالاً لَا يُضَمَّمُ الله هُب إلَى الفَّضِيّ بَالْقِيمَةِ وَكُفِّم بَالاَجْزِاعِ الْمُعْلِمِ بَالاَجْزِاعِ الْ كَعَاتَ كَى وضاحت . عرَوَض ، متاع ، سامان ـ انفَعَ ، زيا وه مفيد - النَّقَل : قيمت بونورًا اداك جلائه كِها جاليه ورم نقد عده كمرادرهم-النقلان : جانري وسونا-الزكوة واجبتا وه سامان تجارت جوباعتبارقيت سون ياچاندى كے نصاب كے بقدر سوت ت اس پرزگوه کا وجوب بوگا- ابوداو وشرایت مین حفرت سمره رضی الشرعندسے روایت سے کہ رسول الشرصلى الشرعليه وسلم بهني اسباب تجارت كى زكوة واداكرنيكا حكم فرمات تم -به ما هو انفع للفقي اء الإرسامان تجارت كى قيت باعتبار سونا وجاندى لكائين كے اب اگرايسا بوك دونون بين سے ہرایک کے اعتبار سے قیمت بقد رِ نصاب ہورہی ہوتو اس صورت بیں حضرت اہام ابویوسٹ فرماتے ہیں کہ تیمتاس نثن کے لحاظ سے معتبر ہوگی حس کے بدلہ اُسباب خریدا ہو۔ اگر نقدین دسونے وچا ندی ، کے *بد*لیزمیلانا کی بوا ور خریداری نقدین کے علاوہ سے کی ہوتو اس صورت میں نقد غالب معتبر ہو گا- امام خراج فرماتے ہیں کہ بہر صورت نقدِ غالب ہی معتربوگا اور آگرالیسا ہو کہ سوسے اورجا ندی میں سے محض ایک کے اعتبار کے نفیاب بورا بهور با بهوتو بجرمتعفة طور راسي كا اعتبار كياجائيكا - حفرت الم مابو حنيفية فرمات بي كربرصورت وه شكل ا ختیار کی جائے جو فقرار کے لئے زیا د ہ مفید ہو۔ مثال کے طور پر اگرا سباب تجارت کی قیمت کیا ندی سے لگلنے كى صورت ميس ٨٥٦ لوكه مهوا ورسوك سكاك كي صورت مين مين يادو تو لمسونا - تو اس صورت مين قیمت جاندی کے لحاظت لگائیں گے اوراگرورہوں کے اعتبارے لگانے میں قیت مثلاً دوسو کیاس در حم بیٹھ رہی ہوا ور دینار کے اعتبار سے بیس دینار تو اس شکل میں قیمت در سموں کے اعتبار سے لگا میں گے۔ کہ اس نیں فقرار کا زیادہ نفع ہے۔



الرف النوري شريع المدين الرور وتسروري دیما اخر جنا ایکم من الارض " میں آنپوالا ما عموم کے باعث کم اور زیادہ دو نوں کوشامل اور دونوں اس کے تحت داخل *بين - نيز رسول الترص*لي الشرعلية وسلم كالرشيا ديسے" ماانحو حبت الارض فغيد عشي" (زيين كي بيداوا ر يس عشروا جب سيء اس مين جي كم اور زياده كي كوني تفضيل موجود نهين -الاالحظف الود لكوطى اورمالس وكلماس اس حكم مص مستشى بين كم ان مين عشروا حب منبس وَقَالَ أَبِولُوسُ عَن وَقِحِمُّ لا يَحِمُ اللَّهُ لا يَجِبُ الْعُشْرُ إلَّا فِيمَالَمَا مَثَرَةٌ باقِياةً إذا للغنَ امام ابوبوسف في واما) محدُّ كنز ديك عشيران مين واجب بهو كا جن كا كيل برقبسرار وبا في رسيم جبكروه بأيخ وسق بك حُمُسِيَّةَ أَوْسِقِ وَالْوَسَقُ سِتُونَ صَاعًا بِصَاحِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَيْسُ فِي الْحَيْمَ اوَ با بهو -اوروسق صارع بني صلى الشرعليه وسلم سع سالط صاريح صاريح بقدر بهو تاسيد . اور امام ابو يوسف وا عِنْدُهُ اعْشُرٌ وَمَا سُمِقَى بِغُرْبِ أَوْ دَالِيكِمْ اوساً بِينَ فَفِيهِ بِصُعْفُ الْعُشْرِ عَلَى الْقُولَيْنِ فراتے ہیں کرسزلوں میں عشرواجت ہوگا اور جے چڑس یا رہ ا یاسانڈ نی کے ذرید سینیاگیا ہواس کے اندر نصف عشر واجب ہوگا دون لْ أَبُولُونُسُفُ فِيمَالًا يُوسَقُ كَالزعفرَ انِ وَالقَطْنِ يَحِبُ فِي الْعُشْرِ إِذَا بَلَغَتُ قِيمَتُهُ کے مطابق ا ورا ۱۸ ابویوسعت کیتے ہیں کہ بذریعہ وستی فروخت نہ ہونیوالی چیز مثنایا زعفران ا ور رو تی آن میں عشراس و قب قَمْ مَا خَمْسَةِ أَوْسُقِ مِنْ أَدْسِ فَمَا يَنْ خُلُ مَحْتَ الْوَسَ وَقَالَ عِلَمَانُ يَحِبُ الْعُشُمُ إِذَا اِ جب بوگا جبکان کی قیمت اونی درجه ایسی چیز کے پانخ وسق کی قیمت تک بہو کے جائے جے بذرید وسی نایاجا کا بوا اانور کے زویک بَلِغُ الْخَارِيْحُ خُمُسَةً أَمُتَالِ مِنْ أَعْلَى مَا يُقَلَّا مُ بِهِ نُوعُهَا فَاعتُ الرَّحِ القَطْنِ خُسُمَةً أَحْالِ س وقت واجب ہوگا جبکہ مداریا تلخ ایسی اعلی چیزوں کی مقدار مگ مہور کے گئی ہوجس کے ذریعہ اس جیسی انشیاء کا اندازہ کرتے ہیں وَفِي الزَعْفُرانِ خَمْسَتُ أَمْنَاء وفي الْعَسْلِ العُشْمُ إِذَا أُخِلاَ مِنْ أَمُون الْعُشْرِ قُلَّ أَوْ لبنذا رونئ كحا مذريا بخ كونون كااعتبار كماجلة مح اورا مذرون زعفران يابخ سيركما ورشهدين عشرى زمين سيرحصول كاصورت ميرعش كُتْرَ وَقَالَ أَبُوبِوسُ عَنْ فِيهِ حَيْ تَبَلَغَ عَشِيرةً إِذَقَاقٍ وَقَالَ مَعَمِّدًا خَسِيمًا أَفُواقٍ وَالفَقَ وا جب بوگا خواه اس کی مقدار کم بو یازیاده ۱۱م ابویوسف کے نز دیک اسوقت واجب بوگا جکدده دس مشکروں کے بقدر میواددالم سِتَّةً وَثَلَثُونَ دَطِلًا بِالعِماقِي وَلِيسَ فِي الخارج مِنْ أَدْضِ الخراج عُشيرٌ. ورجك نز دمك بالخ مشكنزوں كے بقدر مرد نے برعشروا جب موگا اور فرق جتيس دهل واتی كے بقدر مرد ما برا دروہ بيدادار و فراجي دين ميں ہوعنہ والب لْغَاثْ كَى وَصْاحَتْ : - انتسَق - وُسَقٌ كَى جَع - انوَسَق: سائط صاع -اوربعُولِ بعض إيك إوضا كالوجه. جمع أوساق بمي آتى ہے۔ الخفه واقت : سبزیاں ۔ غزت : بچم ، ہر چرکا اول . نشاط . ئیزی ۔ کم اجا ماہے اِن اُفا علیک عزب الشباب " یعنی جوانی می تیزی اورنٹ اط کا مجھے متہارے اوپر خوف ہے . بڑا ڈول ۔ آنکھ کی دہ رگ جو مہتیہ

الشرفُ النوري شرح المحمد الرُد و وت روري الله جارى رسع-السكالسية : رمبط - زمين جس كو دول يارم طسسسنها حلئ بيم دُوال - از قاق - رق كي منكيزه - افراق - فرق كى جمع ، حصيس رطل ك ايك يمانه كاناً -مریح و قصیح <u>از دابکنت خسسته اوسق الز- حر</u>ت آنام ابوپوسف ٔ اور حزت امام محرهٔ ذماتے ہیں کہ رک و تو سیح عزی کا وجوب ان اشیار میں ہوگا جو پورے سال دعوث عیرہ میں اگر نہ بھی رکھا جائے تو مرطب کے سنتا یر تک تقهرسکیں . مثال کے طور ریگندم اور جاول و ما جرا و بیرہ کہ بیر دیر تک تقبر سکتی ہیں ۔ اس طرح کی اشیا پر پاتی وسق کے بقدر ہونے کی صورت میں ان میں عشر کا دجوب کہو گا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ ستام کا آرشا دِگرا می ہے کہ پایخ دسم کی مقدارسے کم کے اندر زکو ہ واحب ہیں۔ یہ روایت بخاری وسلم اور ابو داؤر وغیره میں موجود سے اور دیریک باقی رہنے کا متدل میہ حدمیث شرافین ہے کہ سبزیوں پر کی واجب نہیں بیروایت تر مذکی شرافیت و غیرہ میں ہے۔ حضرت امام الوِحنَيفةُ ميلِي روايت كے جواب ميں فرملتے ہيں كہ اس ميں مقصود عشر تنہيں بلكذركوٰ ۃ تجارت ہے اس لئے کہ عرب میں بواسطۂ وسٹن خرمدو فروخت کا رواج تھا اورا کیے وسق چیز کی قیمت چالیس درھم ہواکرتی تھی لڑنے ا اس لحاظت یا نخ وسق کے دوسو دراحم مورع اور بہترت عیاں ہے کہ دوسو دراحم سے کم کے اندرز کو ہ کا دہوب نہیں ہوتا۔رہ گئ دوسری روایت تو و ہ انتہائی طنعیف ہے اوراس سلسلین علامہ تر فری کے نز دیک کوئی روایت تا سینیں عَلِيَا لَـقُـولِينَ الاُِرْيِعِيٰ ایسی زمین جے بذریعیہ رم شایا مانڈنی یا چڑس سیراب کیا گیا ہو۔ اس میں دو مختلف تول ہونے كى بنياد يرك صف عشر كا وجوب بو كاحضرت امام ابوصيغة شك تول كم مطابق اس مين بهي يه شرط نهين كريدا وارتقدر نصاب اور دیر تک عمرُ منوالی ہو۔ مھزت ابام ابویوسف ؓ اور مھزت امام محدؓ ان دویوں بھر ول کومٹر ما قرار دیتے ہیں ً وفي العسل العقبي الوية عدالاحات ده شمريوع خراجي زمين مين بهواس مين عشر كا دجوب تهو كالمصرت أمام كالك ادر حضرت الم مشافق في كنزدمك كيونكم اس كى بيدائش حيوان سى بوتى ب لبذالس أرسيم كرمشا برقراردسية بوك اس میں مجمی عشرواجب منہوگا - اخاف کا ستدل رسول البیرصلی الله علیہ ویلم کا یدارشادہے کے شہدکے اندر عشر واحب ہے۔ یہ روامیت ابودا کر دویزہ میں ہے علاوہ ازیں روامیت کی گئی کررسول انتراصلی التر علیہ تولم کو فتوم بن شبا برشبر کے ہروس مشكيزول بين سے انك مشكيزه كى بطور عشرا دائيگى كرتى تقى ا وررسول الله صلى الله عليه وسلم ابنى وادى كانجفظ و ثمايت فريائے امیرالمؤمنین حفرت عرفارو ق کے دور نکلافت میں ان پر حضرت سفیان بن عبدالله تفعی کو گورمز مقرر کیا گیا توانخوں نے تُرب کے عشر کی اوا کیگی سے امکار کیا حضرت سفیان نے حضرت عرض کو مطلع کیا تو انفوں نے انفیس بخر پر فرایا کہ نحل محمی الشرتعك لے محم سے جس حكم سے جاہے شہر مہاكرتی ہے۔ كو اگر يدلك ادائيكي عشر كرت ہول تو ان کی تمایت کرو ورند انفیں ان کے حال پر تھوڑ دو۔ ان لوگوں کواس کا علم ہوا تو بھر عشردسینے لگے "الہمایہ" میں اسی طر*ں ہے۔ حفرت عرف کے* ارشا دِگرامی کے معنے یہ ہیں کہ شہد کی بھی معیلوں سے رس بخوار تی سے اور بھیلوں کے عشری زمین میں مروئے پر وجوب عشر ہواکر تلہے توجس جرز کی تو لید تعبلوں کے زریعہ ہوان میں بھی عشر کا وجوب ہوگا

الرف النورى شرح المحمد الدو وسروري الله المحمد اس سے یہ بات واضح ہیوئی کہ شہد کوابرلشیم کیطرح سمجھنا اوراس کےمطابق حکم لگانا درست نہیں۔اس لئے کہ ابرلیٹ کے کیٹرے کا جہاں مک تعلق ہے وہ سیتے کھا یا کر ناہیے اور تیوں میں کسی جز کا وجوب نہیں کیر حضرت امام ابو صنیف ج كمومبيش كومعتبر قرار منهن دسيتے اورامام ابو يوسف يا ريخ وستى كى قيمت اورا كي روايت كى روسے دس مٺ كيزوں برقرار ديتے بي اور امام محروم يا يخ افراق كومعتر قرار ديتے بي اور ايك فرق ميں جيتيس رطل بوتے ہيں ـ سر من الخارج الز- عندالا خناف خراجی زمین مح ا ندر عشر کا و توب نهیں ہوتا اس واسطے کہ عشروا حب ہونے لئے جس طرح دیگر شرائط ہیں ارس کے ساتھ ساتھ محلیت بعنی زمین کا خراجی نہ ہونا بھی شرط ہے اس لئے کہ رسول الله عليه وسلم كاارشاد كرامي سے كەعشرا ور خراج الشطيخ بنين ہوتے. يه روايت تھزت امام شا فعن م خلاف ججت بنتی ہے کمیونکر کوہ اس کے اندر عشر کو واحب قرار دیتے ہیں۔ بَاكُمُ نُ يَجُونُ وَفَعِ الصَّلَاقِرَ الدِّرُومَنُ الدِّجِيرَ (وه جنمیں زکوٰۃ دمینا جائز اور جنمیں نا جائز ہے) قال الله تعالى إنها الصّد قات لِلفق اء وَ المَسَاكين الأيم فِهُذ و مُمَانِيةُ اصنابِ فقد ارشادِرا بی ہے صدقات تو مرف حق ہے عزیبوں کا اور مختاجوں کا ﴿ اللَّيةِ ﴾ للبنداية المحظ قسم كے لوگ بي كه ان ميں سے سُقَطَ مِنهَا الْمؤلَّفَةِ قَلِو بُهُم لأنَّ اللهُ تَعَالَىٰ أَعْزِ الاسْلامُ وَأَغْفَعْهُ وَالفَّقِيرُ مُر بُ مؤلفة القلوب لوساقط بو سكة - اس لي كمالتر تعاليات اسلام كو قوت سے سرفراز فرما يا اوران سے بنياز كويا اورفير أدى شَيَّ وَالمِسْكِينُ مَن لا شِيَّ لَهُ وَالعامِلُ يَدُ فَعُ البِدالامامُ إِن عَلى بِعلى علم وَفِ وہ کہلا اسے جس کے پاس محورا مال ہواورسکین وہ کہلا اسے جس کے باس کچر بھی نہوا ورخلیفہ عال کوعطا رکرے اسکے کام کے بقدر الرِقابُ إَن يُعانَ المكاتبون في فله رقاً عهم والغارم من لزمدَ دينٌ د في سبيل الله منقطع بستطيك وهكام كرسا ورفى الرقاب سي مقصود يرميكه مكاتبول كاتعاون انحية أزاد كرافيس كياماً ورفارم وهم لا كاسير كم جومقروص بواور فيسيل الغزاة وَابن السبيلِ مَن كان له ماك في وطندو هوفي مكان اخولاشي لدفيد فهله بيها الزكوة-الشرسة مراد وه عزيب مجابد بحرجو كجابهن سو محيط كيامهوا وابن السبيل مومراد وه بحرس كما لل تووين مين مهوا وروه خود ا درسته مقام برم ا وراسك باس كوتى جيز ت کی وضاحت؛ ۔ فقیآء ۔ فقیرک جمع : غریب - احتیاف ۔صنف کی جمع : قسم ۔ اغتیٰیٰ ؛ بے نیاز فلَكَ ، بَيْراناً - الفاريم : معرض - ابن السبيل : مسافر يجهمات : مصارف -و کو و تاہی ا اللہ من بیجوس الح - زگو ہے کھنگف قسموں اورا تکام بیان کرنے اوران سے فراونت کے إ بعداب علامة قدوري زكوة كم مصارف وكرفها رسيدين اس سلسليس بنيادي آيت

الشرف النوري شرح المعلم الدو وسروري " انماالصِدقاتِ للفقرار" الخِربِيحِ .اس آيتِ مباركهي مصارِت آ مُعْ ذكر كُيْرُ كُيْرٍ مِينِ دا، فقرار ٢٥، مساكين ٢٠، عالمين ینی وه لوگ جو حکو میت اُسلامی کی جانب سے صد قات وغیره کی وصول یا بی کی خاطر مقرر یہوں رہم، ایسے لوگ جن کے قبول اسلام کی تو تع بہویا انتا اسلام انجھی کمزور میوده> فک رقاب یعنی غلاموں کے حلقہ غلامی سے آزاد ہو رہے کا مقررہ معاوضہ اداکرکے حلقۂ غلامی سے آزاد کی عطاکراما دہ، غارمین ۔ دہ توگ جوکسی حادثہ کے باعث قرضہ ارہو کئے پیوں د^کے ، سبیل الٹر ۔ یعنی جہا دکی خاطرجانیوالو س کی امداد د۸> ایسا مسافر حج بجالتِ سفرنصاب کا مالک نہ رہا ہو۔ <u> عَقَىٰ سَعَظَ مِنْهَا الرِّ- بِشِتْرِعِلَما رِيهِ فراتِ ہِي كەرسول الترصلي التِّرعلية للم كوصال كرب</u>يد مؤلفة القلو<u>ال</u>ل مر با قى سنيں دى اس كئے كم يەزگوا قە قوت اسلام وغلبہ كے لئے دى جايا كر تى تقى كھرجب بتدر نج اسلام خود توى ہوگيا تواب اس کی سر سے احتیاج ہی باقی منہیں رہی اس بنار پر کمران لوگوں کو عطاکر کا ارشادِ رسول ان کے اغیار سے لیکران کے نفر ارکو دیدو سے دربعیہ نسوخ ہوجیکا۔ ولانفقيري لنج الو فقرشر عُاده كهلا السب جس كے پاس مال كى مقدار نصاب سے كم موجو د ہو۔ اور سكين وہ كهلا ما ہے جوابیتے یاس سرے کیے رکھتا ہی نہ ہو- امام ابو حنیفیر ، امام مالکیے ، مروزی ؓ ، نقلب ، فرار ؓ ، اخفش ؓ یہی كيَّته بن أورَّد رست يكي ہے۔ ارْ شادِر ما تی ہے" اومسكينًا ذا متربۃ ﴿ مِاكسی خاك نشین محاج كو ﴾ امام شافعیّ ، الم طجاً وی اوراصمعی اس کے برعکس فرماتے اس کئے کہ بت کریمیر ہو اِ ماانسفینۃ وکانت لمساکین، میں کشتی کے ' الك رمبوت موسية بمعي النفيل مساكين فرمايا -اس كالبحاب ميرديا كياكرا تفيس مساكين فرما ارا وترج سب يابه كهان كم باس جوئشتى تقى اس كوره مالك ند مقع ملكه عارية مقى يا يدكه وه اجرت بركام كياكرت تعط وَلِلْمِبَالِكِ أَنُ بِيُهُ فَعُ إِلَى كُلِّ وإحبِهِ منهم وَلَمِ أَن يَقْتَمِهُ عَلَّا صِنْفِ وَاحِيه وَلا يجوزُ أَنْ ا ور مالک کویرجی سے کم خواہ اُن میں ہے ہرا مک کوعطا کرے یا ایک ہی صنف کے نوگوں کو عطا کر دے ۔ اوریہ زکو ہ زی کو كُنُ فَعُ الزَّكُولَةُ الْخِرِقِي كَالْاَيُتِ فَي مِهَا مُسُجِدٌ وَلِا يَكُفَّن مِهَا مِتِّيتٌ وَلَا يشترى مِهَا رَقَبَةً وینا درست بنیں اور ناس ہے سجد بنا اور سُرت اور نُراس و قمے میت کو گفن دینا جائز ہے اور ناس سے آزاد لِيُعْتَقُ وَلَا تُسُافَعُ إِلَا عَنِي وَ لَا مَنِي فَعُ المُمَزَكِّ ذَكُوتُهُ إِلَا أَسِيرٍ وَحُبِّةٍ ﴿ وَإِنْ عَلَا وَلَا مُمَيِّكُ خاطر عَلامُ خريد نا درست بنے اور نہ برصا حیب نصاب کو دبیٹ ا درست بنے اور نہ زکوٰۃ دبینے داسے کو زکوٰۃ اپنے باپ ایٹ إلى وَلَهُ مِ وَوَلَهِ وَلَهُ أَوَاتُ سَفُلَ وَإِلَى أُمِّهِ وَجُدُّ اتِهِ وَإِنَّ عَلَتُ وَلَا إَلَى إِمْرًا دادا کواوپریک دینا درست ہے اور ناپیے رائے اور پوتے کو نیچ تک دینا درست بوا ور نا ابنی دالدہ اور نانی کوا ویزیک دینا درست اور ن وَلَا تَكُ فَعُ الْمَوْا ۚ ثَا إِلَّا رُوجِهَا عِنْكَ إِنِي خَسْفِتًا رَحِمُ اللَّهُ وَقَالًا تَدَفَعُ الكَّيرَوَ لَائِكُ فَعُ شوه کابیوی اور نبیوی کا شوهر کودنیا جائز امام ابو صینهٔ جبی فرلمت بین ۱ مام ابویوست و امام فریش فراست بین که بهوی این

پد انشرفُ النوري شرح إلىٰ مكاتبه وَلا ملوكه وَلا مُمُلولِّ عَنِي وَولْبِغْنِي اذا كان صغيْرا وَلا مِين فَعُرا لَيْ بِجِ هَأْشِيم وَ منتوبركو دمے سكتى سبے ۔ اورزكو ۃ اپنے مكاتب اورا پنے غلا) اور مالدار كے غلا) اور مالدار كے ما بالغ بچړ كو د بيا جا كز نهيں اور منوبا كم كوز كوة د نيا لُ عَلِيّ وَ أَلُ عَبَاسٍ وَ الْ مُجعفى وَ الْ عَقِيلِ وَ الْ حَادِثِ بنِ عبد السطلب ومواليهم وقالَ یں بنوباشمے سے مراد آل علی آل عباس آل جعفر آل عقیل اور آل حارث بن عبد المطلب اور ان کے غلام میں اور امام ابوطیع ٱبُوكَنيفتَ وَعِيمَ لا تُحْمَه ما اللهُ إِذَا دَفَعَ الزكولة إلى رَجُلِ يظنهُ فقيرًا شم بَانَ انتَهَاعني أَوْ وا ما محراث کیتے ہیں کہ اگر کسی نتحص کوفقیر سمجھتے ہوئے ذکوۃ دے اس کے بعد بیتہ جلے کہ وہ صاحب نصاب یا ہاشمی یا کافر هَاشَّمِيُّ اَ وَكَافِرٌ اَوْهَ فَعَ فِح نُظلَمَةِ إِلَىٰ فَقِيْرِتْ مِّ بَاكَ أَنَّ ابْوَهُ اَوْ إَبْنُهُ فلا إعَادَةً عَلَهُ تقاياتا ريكي مين كسي فقيب ركو زكواة وسے اس كے بعدائس كا باپ لجونا يالوا كابہونا معلوم ہوتو اس پرزكوۃ كااعادہ لازم سہيں رَقَالَ أبوبوسُفَ رَحِمَهُ اللهُ عَلَيهِ الإعَادَةُ وَلُودَ فَعُ إِلَى شَغْصِ ثُمَّ عَلِمُ أَنَّهُ عَسُهُ أَوُ ہے اوراماً ابو یوسف اعادہ کیلئے کہتے ہیں۔ اوراگر وہ کسی شخص کو رکوٰۃ و سے اس کے بعد اس کا علام یا اس کا مکاتب ہو مُكَامِّتُ لَمْ يُحُزُ فِي قُولُهِم جَمِيعًا وَلَا يجوزُ وَفَعُ الزكوٰ قِرالي مُنْ يَمِلْكُ نَصِابًا مِنْ أي كَانِتْ بِطِنْوْزَكُوْقُ ادا زَمُوكَى سب بني كِية مِن اورَكْسَى مالكِ نصاب كُوزُكُوْةَ دِينادرَست بنين بِعاب وه كسى بمي الأسے عَالِ كَانَ وَجِوْنَ وَفَعُهُما إِلَىٰ مَنْ يَمُلِكُ أَقَلَّ مِنْ ذِلِكَ وَرَانَ كَانَ صَحِيْعًا مُكتسِبًا وَ به مودبا بهوا ورنصاب سے کم مال والے کوزگرہ عطاکرہا ورست بیے خواہ وہ کما بنوالا تندرست ہی کیوں نہر ہو ۱۰ و ر ككرة نقلُ الزكوة مِن بليرالى بليداخروراتها يفرق صَدَ قرُكُلُ قوم فيهم إلا أنْ باعث كرابت بوكدا كيشمرى ذكوة ووسر عظهر ميد لع جائى جليح بلك مرقوم كى ذكوة انفيل ميل بانث ديجائ البية اكر ذكوة خنقل كرف عِمَاجُ أَنْ يَنِقَلْهُ الانسَانُ إلى قرابِيتِهِ أَوْ إلى قومٍ هُمُ أَخُوَجُ الْيَهُ مِنْ أَهُل مَلْ ال ک استع عزیزوں کے لئے احتیاج ہو یا اس طرح کے لوگوں کے واسطے جواسکے اہل شہرسے زیادہ صاحب احتیاج ہوں تومضا لفة مہیں إ - صِنْفَ بَوع ، توع ، تعبيم : غلام - عنى ، صاحب نصاب ـ مَوْكَي ، زكوة دين والا ب اكتساب كر شوالا ، كهان كما نيوالا - قرآبها : عزيزداري - الحوج : زياده احتياج و وَ لَلْهَ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ وَلِينِي والسِّلِ كوريت وإنتيار شرعًا حاصل بي كدوه زكوة نواه ذكركرده ول میں سے ہرامک پرمقسیم کردے اورکسی کو اس سے محروم نہ کرمے اور خواہ دوسرول صرف ایک می صنف کو دسینے پراکتفار کرے اور ساری ایک ہی کو عطا کر دے صحابۂ کرام میں صرت عمر، حضرت علی ، حضرت معاذ ، حضرت حذیفه او رحصرت ابن عباس رصی اند عنهم وغیز ه بی فرملتے بیں اوراس کیخلات ؟ کسی صحابی کا قول نہیں ملما گو یا اس برا جماع ساہے ۔ امام شافعیؓ فرملتے ہیں یہ لازم ہے کہ ہرصنف کے کم سے تم تین

الرفُ النوري شرح المالا الرد وسروري الم افراد کوزکو ہ وی جائے بعنی انکے نزدیک یہ لازم ہے کہ ہرزکوۃ دینے والا کم سے کم اکیش لوگوں کوزکوۃ کی رقم دے ان کے نزدیک آیت مبارکیں لام برائے تملیک اور واؤ برائے تشریک اوراصنات کا بیان جمع کے لفظ سا کھ ہے۔ اورجع كاكم سے كم درجة مين افراد ہيں - احناف كامتدل بيآيتِ كريمية سے بعني " إن تبرُو الصدفاتِ فنعا بِيَ " اوراس کے بعدارشا دہے واِن تخفو ہا وتو' تہاالفقرار'' اوراس سے یہ بات عیاں نہوتی ہے کہ زکوٰۃ کا مصرف محف فقارین علاوہ ازیں ہروصف کے افراد بے شمار ہیں اُور بیشمارا فرادگی جانب اضافت برائے تملیک مہیں ہواکرتی بلکہ دکر جہت کیواسطے ہواکرتی ہے لیں اس سے مرادحبنس ہو کی اوروہ واحد سے بعنی فقرار ۔مثال کے طور براگر کسی نے سک ِ صِلْف کیاکہ وہ نہر فرات کا یا بی منہیں ہے *تا گا اس کے بجد وہ اس میں سے ایک گھونکٹ* بی لے توقسم نوٹ جائے گی اس لئے کہ وہ نُہُر فرات کا سارا یا نی بینے پر قادر مہیں ۔ ولا بیشتوی لمهار قب آیعتق اله به درست شهی که زکوه کی رقم سے طقهٔ غلامی سے آزاد کرانے کی خاط کوئی غلام خریدا جلسے اس لئے کہ آزاد کرنے کو تملیک قرار نہیں دیا جا سکتیا اوراس میں تملیک شرط ہے آزاد کر کالق مرت این ملکیت خم کرنا ہے لہٰذا غلا) آزاد کرنے <u>سے ز</u>کو تا کیا وائیگی ندمہوگی . حضرت امام مالکے وغیرہ اسے درست قرارُ وسينة بين اس ك كدوه أو في الرقاب كي ناويل مين فرملة بين -و لا ميل فع إلى بنى ها يشم الديرورست نهيل كربنو بإشم كو زگوة دى جلستے اس لئے كه بخارى شرعي ميں رسول الله <u>صلے ا</u>نٹر علیہ وسلم کاارشادِ گرا^لی ہے کہ ہم اہل *بہت کے لئے صدِ قب*طال نہیں۔ علاوہ ازیں رسول الٹر<u>صل</u>ے الٹرعلیہ وسلم نے ارشا د فرما یا '' اے بنو ہاشم الٹارنے لوگوں کے مال کا میل کچیل د زکوٰۃ وصدقہ واجب بم پرحرا م فرمایا اوراس <u>ک</u> بدله تهبیں ال کا تخسالخس عطار فرایات بیر بھی جائر بنہیں کہ بنویا شم کے آزاد کردہ غلاموں کو زکوۃ دی جائے اسلے كررسول الشرصلى الشرعليه وسلم كارشادىك كوقوم كاغلام الحييل مي معيد. إلى رجيل ينطن فقايرًا الوكوئي سخف اندازه سے ايستخص كوزكوة عطاكرے صب كے بارىمى اس كاخيال اسك معرف زکوٰۃ ہونے کا ہومگر مبرمیں اس کے صاحب مضاب یا ہاشی یا کا فرہونیکا پہتہ چلے یا بعد میں بہتہ چلے کوہ ہس کے وُالدِستھے یا نوداسی کالڑ کا تھا تو ان سب صورتوں میں زکو ۃ ا داہوجائے گی اس لئے کہ مالک بنا نا اس کے ı ختیار میں بھا اوراس بے الیسا کرلیا - رہا ہے کہ وہ تاریخی میں به دربافت کریے کہ وہ کون سے اوراس کاسلسلا بنسب نس سے ملتا ہے تومفیتی ہر قول کے مطابق اِسے اس کا مکلف قرار نہیں دیا گیا البتہ اِگرا ندازہ کے بغیر ہی حوالہ کردے توزكوة درست نهوكى - ابام ابويوسعن وكركرده دولؤ ب صورتول مين اعاده كاحكم فرلمة بي اس داسط كم علظى لقيني طور سرنا بت برحلي . ا مام البوصنيفة وامام محروم كاستدل مصرت معن بن يزير كا مي مدميت سے كدان كے والدسے إسى طرح كے واقعہ ك متعلق رسول التوصلي الترعليه وسلم ف أرشا و فرما يا تها " اله ييزيد تير مدين وه سيحس كي توسيخ نيت كي ا ورات معن تیرے واسطے و ہے جو تو سے لیا یا یہ کروایت بخاری شریقی میں بوجود ہے۔ اور اگر ز کو ہوالم

بنے بعد سیۃ چلے کہ بیاس کا غلام یا مکا تب تھا تو بالا تفاق امام ابو صنفیۃ اورصاحبان کے نز دیک زکوہ کی ا دائیگی نه ہوگی کیونکہ اس کا غلام ہونے کی بنیاد پرز کو ہ کا مال اس کی ملکیت سے نہیں نکلا۔ رہا مگانب تواس کی کما ئی کے اندر مالک بھی حقدار ہوتا ہے اس واسطے ملکیت محمل نہیں ہوئی ۔ صدقه فطه کا ذکر صَدَقَةُ الفِظ وَاجِبَةٌ عَلَى الحُوالمُسْلِم إذ آكِاتُ مَالِكًا لِمِقْدُ اللَّصَابِ فَاضِلِّ عَنُ للاجه وَعُلِيلِهِ لِلْخِدِهُ مِنْ يَغْرِجُ وَ لِلصَّعْنُ لَفِيهِ وَعَنْ أَوْلادِهِ الصِّعَامِ وَعَبِيدٍ ﴾ المخدمة، وَلا يؤدِّي عَنُ زوْجِتِهِ وَعَنْ أَوُلادِهِ الكيار ہاما کنے اولا د اور ضربت گار غلاموں کی جا عَنُ مَكَا مِنْهِ وَعَرُ مُ كَالِكُ لِلْتِحَامُ بِهِ وَالْعَبُلُ إِ ن بوں اوراینے مکاتب اوراینے ما جرغلاموں کی جانب سے بھی تین نکالیگا اور ہوغلا) دو بكئن لافطرة على واحد منها ويؤدى المُسُلمُ الغطرة عنُ عَبُه والكَافِي وَالْفِطرة بوتوان دولؤل يس كسى يرجى اس كا خطره واجت بوكا اور لمان اسين كافر غلام كى - أوشَعِيْرِ وَالصَّاعُ عِنْدَا بِي حَنيفتَ له تَمَاسْتُهُ أَرُطَال بِالْعِرَاقِي وَقَالَ ابْوُنُوسُفَ خَمْسَتُهُ ارْطَالِ وَتَلَتُ رُطَلِ وَ لے عُوا تی صاع کا عبرارکیاجائیگا اور آ کی ابویو سعت کے نز دیک یّا یخ رطل اور تهائی رظل کا اعبا وُ مُحُوبُ الفِطلَ يتعلق بطُلوطِ الفجرِ الثاني مِنْ يَومِ الفطي فَمَن مَاتَ قَبُلُ ذَلِكِ ورفطرہ عید کے دن صبح صادق کے طلور کے سائھ واجب ہوتا ہے۔ لہذا جس کا س سے قبل انتقال ہو جائے اسکا لَمُ أَوْ وُلِكَ بَعِدُ طلوعَ الفَجُولُمُ تَجِبُ فطرتُهُمْ وَالمُسُتِّعِيثُ فطره واحبت بوكا اور وشخص صبح صادق كي بعد اسلام قبول كرم يابيدانش موي بويواس كا فطره واجب مروكا إدر أَنُ يَخْرِجُ النَّاسُ الفطرةُ يَومَ الفطر قبلَ الخروجِ إِلَى الْمُصَلَّى فَأَنَّ قُلَّ مُوماً قبلَ يَوْمِ ہے کو لوگ صدقہ فطرعدگا ہ روان ہوسنے قبل نکالیں ۔ اور فطر وہ عید کے دن سے مبلے مجی دینا درست ہے۔ الرف النورى شوح المهام الدو وسروري الله الْفِنْطُوحِاذَ وَإِنْ أَخَرُوهَا عَنْ يَوُهِم الْفِطُولَهُ تَسُقُطُ وَكَانَ عَلَيْهِم إِخْواجُهَا۔ اورعید کے دن سے مؤ فر رانے والم ہوگی ۔ اورعید کے دن سے مؤ فر رانے پر صدق فطر سا قط نہیں ہوگا اور اسکی اوائیگی لازم ہوگی ۔ لغت كى وَصَتِ ا . ـ فاضَل ، زائر - تياب - تُوب كى جمع ، كبرك - ١ ثاث ؟ گھريلواسباب - ماليك ماك ى جمع : غلام - مَبَرَ : مَيْهِوں - صَابَعَ : ايك بيما منجس مين المعدوطل سما جائے ہيں - بالعَوَا فَي . بعن وہ صاع بلادِ عراق مثلًا كوفه بقره وغيره مين مستعل ہے۔ لتنرك وتوضيح إباب صكفة الفطوالإصدة بفطرى جهان ذكوة كياب كيسائة مناسبت ہے اس كے اً سائمة سائمة بالصوم سي على اس كي مناسبت عيال سيد. ذكوة سيرية اسكي مناسبت س طرح برہے کمان دونوں کا تعلق ال سے ہے اورصوم کے سائھ مناسبت اس طرح ہے کہ صدقہ واحب نے ہونیکی تشرط فطرسے ا درصدقۂ فطر کا وجوب کیونکہ روزوں کے بعد مہواکر تلہے اسی مناسبت کے بیشِ نظر علامہ قدورگ ا اس كاذكر دولون كے بيح يس كرديا تاكه دولون كے سائق اس كى مناسبت برشخص برعيان ہوجك كے وحد قد دراصل وه عطیہ کہلا ہے جس کے دربعہ عندالسر حصول تواب کاارا دہ ہو تاہے اور کمیونکہ صدقہ فطا واکرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صدقہ دسینے والداس طرف راغب و مائیل ہے اس واسطے اس کی تعبیرصد قدسے کی جاتی ہے مثال كے طور رصداق مهرك معن ميں آ مام كيونكم صداق كے درايد بھى شوھر كاراغب ومائل ہونا طاھر بہوتاہے۔ وه الفاظ جواسلائی شمار بوت بین اورگویا جن کی وضع اسلام کے ظہور کے ساتھ خاص ہے ان میں یا لفظ فطر بمی سے اوراس کے اور اصطلاح فقہاء کی بنیاد سے عمومالوگوں میں جوبرائے صدقہ فطر فطرہ بولنا مرد نہے ير باعتبارلغت منهي ملكه دراصل يروضع كرده سيد ایک سوال ؛ ارباب لغت ذر کرتے ہیں کہ فطر کا جہاں تک تعلق بودہ صوم کی صدیعے . فط الصّائح کا مطلب ہے كما نيين كي دريد روز ه داركا روز كولنا - اورصوم كامطلب سع كمان اورسيني سا وركفتاكي سارك جانا -قاموش میں اسی طرح ہے اس سے لفظ فطر کے اسلامی نہ ہونے کی بات معسلوم ہوئی۔ اس کا جوآب یہ دیاگیا کہ اِس لفظ کے اسلامی کہلانے کا مقصد ومطلب یہ ہر گر منہیں کہ اسلام سے میلے کسی شخص نے سرے سے یہ لفظ منہیں بولا ملکم مقصد بیسیے که اس شرعی حقیقتِ کوروزه دار کے لئے بطوراسم شمارکیا گیا اور اس کے لئے یہ اصطلاح مقروفهائی محكى مثال كے طور رصلوة كالفظ كراسلام ميں اس سے مراد الك خاص عبادت لى تى اگر جبراسلام سے قبل بھى إ اس كااستعمال الميضيض مين بهومارم. وا حبئة على المواله سلم برصاحب نصاب سلمان برصدقهٔ فطر كا وجوب بهوما سيم بشرطيكه به نصاب اس كى اورابل وعيال كى كلم ملاح و فرات مثلاً ربائشي مكان ، كبرك اور تتحييار و خدمت كا دغلام وغره سيدالگ اورزياده مو ابوداؤ د وغيره ميں روايت سے رسول التر صلى التر عليه وسلم في ارشاد فراياكه ايك صاع كندم و وادمى اداكري يا

الشرفُ النوري شرط المهم الدُد و تشروري الله ا مک صاع کھچی ما ہو ہرامک کی جانتے ا داکریں خوا ہ وہ آزاد شخص ہویا غلام ہوا ورنا بالغ ہویا بالغ۔ اس روایت کاشمار انبارِا حادمیں ہو تاہیے جس کے دربی شبوت وجوب ہی مکن سے قطعی دلیل نہ ہونے کی بنا ہ ير فرض ہونا ثابت منہیں ہوسکتا۔ حفرت الما شافيٌّ ، تحفرت المام مالك ورحفرت المام احرُّ صدَّقهُ فطركو فرض قرار دسيته بين . انكامسة بل صحاح سية یس حفرت عبدالشّابن عمر رضی الشرعندسے مروی به روایت ہے کہ رسول التّرصلی الشّرعلیہ دسلمنے صدقہ خط مُد کرو اس کا جواب دیاگیا که اس حگه فرض کے معنے اصطلاحی مقصوری نہیں ملکہ دراصل یہ قدّرا ورمقر رفر مودہ کے معنیٰ میں ہے اس کے کہ اس کے اور سب کا اجماع ہے کہ صدقۂ فطر کا انکار کر نبوالا دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا اور رضُ ہونے کی صورت میں لقینی طور مروہ دائر ہ اسلام سے نسکل جاگا ، رہی حرمیت و آزادی کی شرط تو وہ اس سزایر ہے كة تُمِليك تابت بهوسكے اوراسلام کی شرط لگائے كاسبب يہ ہے كەصد قد قربت بن جلتے . رہا ،الدار ہونا يو اس كي ترط لگانیکی وجربیرسیے کہ رسول الٹیصلی الٹیوعکیہ وسلم نے ارشا د فرا یا کہ صدقہ غنی وصاب بیسناب برمی وا جب ہے ۔ یہ روایت) حفرت ابوہر برہ سے مردی ہے ۔ حفرت امام شافعی کے نز دیکے جس شخص کے پاس اسپنے اور اپنے اہلِ عیال ی ایک دن کی خوراک سے زیادہ موجود مہواوروہ ائن مقدار کا مالک مہوبواس کے لئے صدقہ فط دینالازم ہے لیکن *ذکر کردہ روایت* ان کے خلاف ^جے ہے۔ تصف صابع اله كندمين يمقدار مفرت الوسكر، حفرت عرا مفرت على محرت ابن مسود، حفرت ابن عباس، حفرت ابن زبيرا ورحفرت ابومريره رصني الترعمنيم سے نابت بير اورري را يا جوميں ايك صاع كى مقدار يرمبي متعدد احاديث سے جوا صحاب سنن نے روایت کی ہیں است ہے۔ جھرت اسمار سنت ابی بکر ، حفرت معاویم ، معزت عطار بن ابی ، حفرت عربن عبدالعزيز ، حفرت طاؤس ، حفرت مخني ، حفرت شعى ، حفرت اسود ، حفرت عروه ، حفرت مجايد ، ابن جير و خفرت سعيد بن المسيب ، حفرت الوسلم بن عبد الرحل بن عوف ، حفرت قاسم ، حفرت سألم ، حفرت ا وزاعی ، حصرت اَبوقلاً به ، حصرت نوری ، حصرت عراشرابن المبارک ، حصرت حماد ، اور حصرت حکم رحم ماکتر تمام یهی آ فراتے ہیں ، حفرت امام مالک کے سے بھی اسی طرح کی روایت کی تئی ۔ محزت امام شا فعیم فرائے ہیں کہ ان ساری چیزول سے اکیب صاع دینا ناگزیرہے۔ اس لئے کہ حفرت ابوسعید خدری رضی النٹر عنہ سے روایت ہے کہ ہم دور رسالیم آب صلے للر عليه ملمي بطور صدقة فطراكب صاع وماكر تستم عدا وناف كاستدل محزت ابن تعلير من الترعذ كي ذكر كرده روایت ہے اور امام شافعی کا اُسترلال مقدارِ تطوع سے ہے کہ اس میں '' کمنا مخرج ''کے الغاظ ہیں مگر اس رسول انتدم صلى انترعليه وسلم كايرحكم فرمانا كحبين ثابت تنبين بهوتابه اون بيب الا - معزت الم الوصنيفية فرات بي كه صدقه فطركتمش كابعي كذم كى انذنصف صاع بدام المرام المرام المرام المرام المرام واجب بهوكا - الم

💥 اخرت النوري شرح 📜 ۲۹۵ ازد و تشکروري 💥 بحالة حفرت اسدين عرو حفرت امام الوحنيفة كى روايت ؟ اسى مرر كىب. حنرت بوالينة إس روايت كى تقييم فرمات ہیں ا ورعلامه ابن الہما کڑا ہی کتا ہے بنتے القدیر میں ازروئے دلیل اس کورانج قرارُ ویتے ہیں کم بحوالۂ بر مان شرنسلاک ا ورحقائق میں اسی کومنتی به قرار دیا گیا ہے۔ امام ابوپوسف وامام محدٌ فرماتے ہیں کم مقصور مین تفکہ کے اعتبار سے کھی ا درکشمش دو نو ب بی قریب قریب کبیں - حضرت اما م اوصنیفه وسکے نز دیک معنوی اعتبار سے گندم اورکشمش و و لوں قریب ہیں اس داسطے کہ ان دونوں کے سارے اجزار کھانے کے کام میں تستے ہیں۔ اس کے برعکس جُو کا چھلکا اور کھجور گی تُصاَنبُ آرطالِ الإيهام الوصيفة اورامام محرفه مقدارصاع آغمرطل عراقي قرارديتة بين اورامام ابويوسف اورتمنو لائمه الخ رطل اور متمانی رطل قرار دیتے ہیں۔ بعض حضرات کے نز دمک امام ابو صنیفی وا مام محروح ا درامام ابو یوسف جمیس حقیقی اعباً سے کمی طرح کا ختلاف موجود نہیں۔ اسواسطے کہ اام ابواہ ہے نمرازہ صاح مدنی رطل کے ذریعہ فرمار ہے ہیں جو تیس استار کا ہواکر تا کیے اور رطل عراقی بیس ہتار کا ہوتا ہے لہٰذا آ کھ عراقی رطل کا تقابل سوایا کے مدفی رکطل سے کرنے کی صوت میں دونوں بیسال نابت ہوتے ہیں اوربعف سے اسے صبح قرار دیاہے۔ امام محری امام ابوبوسف کے افتلاف کا د کرمہنیں فرما لیکن صاحب بنایج اسے حقیقی اختلاف قرار دیتے ہیں اور تمام رطل عراقی ہی کوموتر قرار دیتے ہیں۔ امام ابو یو سف کاستدل یہ ہے کہ رسول الشر صلی الشر علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ اے الشر کے رسول ہمارا صائع سادے صاعوں سے جیوٹا اور ممر سارے محمول سے مبرہے. آنحضوم کے اس پر تکر سفر اتے ہوئے فرمایا کہ اے انٹر سمارے صاع میں برکت عطافرما اور تمارک كم اورزياده من بركت عطا فرما-طرفین کا مستدل یہ ہے کہ رسول الشرصلی المشرعلیہ و الکیٹ مرتعنی دوصاع کے ساتھ وصنو اورانک صاع بین اعظم طل کے ساتھ فنسل فرمایا کرتے تھے۔ تعتائف الطيوج الصُّومُ صُوبابِ وَاجِبُ وَ نَفَلُ فَالْواجِبُ صَرِّبابِ منه ما يتعلق بزمانٍ بعينه كَصَوِّ مِم روزه دونسموں پرشمل ہے ۔ واحب اودنغل بجرواجب دونسموں پرشتمل سے ایک تو وہ جس کا تعلق محضوص زمان ہسے ہوشاً ارمضال رَمُضانَ وَالسَّنَ لَهِ السَّعَيِّنِ فِيجِورُ صَومُ لَهُ بنسَّيِّ مِنَ اللَّيلِ فان لَمِ يَنُوحَى أَحُسبِمُ کے اور ندر معین کے روزے تو یہ رات میں نیت کے ساتھ درست ہوتے ہیں اوراگر صنح تک سنیت ندکی ہوتو زوال سے أَجْزَأْتُ النيَّةُ مَا بِينَ مَا وَبَايُنَ الرَوالِ وَالضَّوبُ إِلتَّا بِي مَا يَتْبِرُتُ فِي الدَ مِلْ كَعَضَاء تبل سیت کرنا کا نی ہوگا۔ اور روزہ کی دوست رئ سے وہ جس کا کسی کے ذیر ہونا تابت ہومثلاً رمضان کی

الرفُ النوري شرح المراك الرُد و تشكروري الله رَمَضانَ وَالسندرِ المطلق وَالكَفاءاتِ فلا يجونُ صَوْمُ مَرْ الابنتِ مَنَ اللَّيْلِ وَكَنْ الك ۔ نضار ا درندرِمطلق ا ورکفارا ت کے روز سے تو ان میں رو**نرہ رات کو نیت کے بغیر** درست منہیں ہوتاا وراسی طریقہ سے صَومُ الظَّهَا بِوالنَّفْلِ كُلِّم يَجُونُ بِنْتِيمٌ قَبِلَ الزَّوَالِ. ظبار كاروز هسب اورتمام نفل روز ب زوال تقبل نيت كرفيردرست موجلة س م کو و منته کی مناب المهوم به ساسلام کاتیسادکن سے موزوں پرتھاکہ اس کا بیان نماز کے بعد ہوتا مگر کر میں انکو قر کے احکا کا کیونکر قرآن کریم میں زکو قر کا ذکر نماز کے ساتھ ساتھ کیا گیا ہے لہٰذا نماز کے بعد زکو قر کے احکا بتائے اور زکو ہ کے بعدر و زسے کے احکام بیان کئے جارہے ہیں ۔ بج پرروز ہ کومقدم کرنیکی وجہ یہ ہے کہ روزہ تو ہر سال فرض ہے اور جع عمر میں ایک مرتبہ فرص ہے البتہ اما مجد حجا مع صغیراً ورجا مع کبیرس بعد تماز روز سے کے احکام بیان ً فراتے ہیں اوروہ اس اعتبارے کہ دولؤ ن ہی کا دراصل تعلق برنی عبادت سے سے مگر اکثر حضرات نے ترتیب می دمی ﴿ كُونِور نماز زكوة اور كير روزه ـ فيصون صور مكابنية الأرمضان شراعين كياداروزون اورنزر معين كرروزون اوراسي طرح نفل روزون ميرات ت الكرزوال سے قبل تك نيت روزه كر لينے كى كنجائش ہے اور بيدورست موجلة ميں . حضرت امام شافعي اور حضرت الم احدُ نبت شب بی سے عزوری قراد دیتے ہیں ۔ اورامام مالک کے زویک یہ ہرروزہ کے اندرنا گزیرہے اس لئے ک رسول الترصلي الترعليه وسلم كاارشاد كرامى بي كرجوشب سيدنيت روزه مذكر اس كا روزه مذموكا - احاف كاستدل بخاری وسلمیں حفرت سلم شب مروی یہ روایت ہیکہ رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم سے اسلم قبیلہ کے ایک شخص سے فرایاکہ لوگوں کوآگیا ہ کر دوکہ دیشخص کھا چُکام و وہ دن کے باقی حصد میں رک جائے 'دکچے نر کھائے) اور نہ کھانیوالا روز ہ رکھ کے رو کئی ذکر کردہ روایت تواسے کمال کی نغی بر محول کیا جائے گا۔ فأرعب كا و رمضان شريف كي روزه مين طلق سيت كافي بي سفال يدكي كه مين روزه كي سيت كرامون وزمن يا نفل کا اظہار مذکرے۔ اسی طرح اگرنفل روزہ یا و وسرے واجب کی نیت کرے جیسے گفارہ کا روزہ تو کیوں کررمضان 🎛 🖟 فرض روزے كيلي متعين سيے اوراس كى فرضيت منجانب الترب اوريد بېرصورت تعيين عبدسے فوقيت ركھتا كر 😤 🏿 وُ لِهٰذاً مطلق نبیت کا فی ہوجائے گی۔ وَينْهِيْ لِلنَاسِ أَنِّ بِلِتِّسُوا المهلالَ فِي اليومِ التَأْسِعَ وَالْعَشْرِينِ مِنْ شَعِبانِ فأن رأُ ولا صَأْمُوا اوردوگوں کویہ جاسے کے انتیسویں تاریخ میں شعبان کے جانری جستو کریں ۔ ا درجی ندنفر ا جلائے و روزہ رکھلیں وَإِنْ عَمُ عَلَيْهُمُ أَكُمُ لُوا عَلَيْهُ شَعِبَانَ تُلْتِينَ يومًا شِم صَامُوا وِمَنَ داى هِللَّال ا دراگر با دل ہوتو شعبان کے تیس دن مکمل کرے اس کے تبدر وز ور مکیں۔ اور جو شخص تنہا ما ورمضان کا جاند

الرف النورى شرح المالات الدُد و مسرورى الله كمضان وَحِداهُ صَامَ وان لعلِقبل الامامُ شَعادتُهُ وَإِذَاكِيانَ فِي السماءِ علَّة قبِ لَ د سیکھے تو اسے روزہ رکھنا چاہیے نواہ حاکم اس کی شہا د ت قبول نرہمی کریے اور اگرمطلع نا صاحب ہوتو روہتِ ہلاک سے الامامُ شَهَادَةُ الواحِدِ العَدُ لِ فِي موكِية المهلالِ رجلًا كان اوامراً مُ حُرًّا كَا كِي متعلق حاكم ايك عادل كي شهرادت تبول كرك خواه وه مرد بهويا عورت آزا د شخص مهو يل غلام به ا دراگر أوُ عَدِيًّا فَانُ لَم يكِن فِي السماء علَّةُ لَم تقبلِ الشَّهَا و لاِّحتَّى بِرا لا جمعٌ كَثِيرٌ يقع العِلمُ مطلع صاحت ہورت تا وقتیک ایک جاحب چاندند دیکھ لے کدان کے بیان سے رویت یعینی ہوجائے قبول بخُبْرِهِم ووُقتُ الصُّوم مِنْ حين طلوط الفجر الناني إلى غروب الشمس. ر کی جائے۔ اور وقت صوم صبح صادق سے آ فیاب عروب ہوسے تک رہا سے چاند دیجھنے کے احکام شريح ولوسيح افان داوه صاموا الخياهِ رمضان ياتواس طرح نابت بوتلب كه جاند ديج لياجك ادر <u>یا اس طرح که شعبان کے مهتک تبی</u>ں دن پورے ہوجائیں۔ اس لیے کہ بخاری وُسلم میں حضرت ابو ہر ریرہ سے روایت ربے رسول الشرصلي الشرعليه وسلم بے ارشا د فرايا كه روميت ملال پر روزه ركھوا ور روميت كلال پر افطاركرو-ا ور ۔ ابر مہوتو شعبان کے میس یوم کمک*ل کرو۔ علا*دہ ازیں ہر نابت شدہ سنے میں بنیادی بات اس کا باقی رہنا ہے تا و قتیکہ اس کیا عدم دلیل سے نابت مزموا در کیو بحکے مہینہ پہلے ہی سے نابت شدہ تھا ا دراس کے اختیام میں شك واقع بوكياتو يشك اس صورت بيس رفع بوكياكم يانو جاندنظرات ياتيس دن مكل بوجائيس. زى الى هلال رمضات الزيعن الركوي عاقل بأرنغ مسلمان تنهار مضان كي جاندى شهادت دساورال لی کو آبی نا قابل قبول قراردی جائے خواہ سی بھی وجسے ہوتو اسے مغربھی روزہ رکھنالا زم ہے۔ ارشاوربانی ہے" فمزّن شریدُ منکم الشهرُ فلیصمّہ" دالاً یزی اور اس کے نز دیک رمضان سُرلیٹ کی آ مراس کی روابت کے باعث محقق ہو گئی ' اسی طرح اگر شوال کا چاند دیکھے اوراس کی شہادت رد کردی جکئے تو وہ احتیا کا روزہ رکھے گا۔ قبلُ الآمام اله أسمان ابر الود اور طلع كسى بعي وجسه ناصات بهوية رمضان شريف كم جازك واسط الك عاقل بالغ عادل كي شهادت بمي كاني بوكي -اسسة قطع نظركه وه كوايي ديين والآرزاد بهويا وه غلام مہوا وروہ مرد ہویا عورت - اوریہ نابت ہے کہ رسول الٹرصلی الٹر عکیہ وسلم نے رمضان کے لئے ایک تخص ک گوامی قبول فرمانی (برروایت اصحاب سنن سے روایت کی ہے) اور طبرانی وغیرہ میں حضرت عبدالترابن عباس رصنی اِلسّر عَنهست مروی سید. عادل برونيكي شرط ككاس بالبب يرسه كدويا نت كے سلسلدين فاسق كے قول كو قابل قبول قرار شبي

الشرفُ النوري شرح المهم الله و وسروري دياجانا - حاكم شهيدكا في مين فرمات بين كريخ عادل سے ايسا شخص مقصود سيجس كا حال يوشده بهو . صاحب معران ا ورصاحت خبنس ا ورصاحبُ بزازیه اسی کو ل کی تصیح فرائے ہیں ا ورعلامہ حلوانی م کا ختیار کر دہ قول میں ہے علامه ابن الهمام فق القدري مراسع بين كه صرت حسن سيسي مردى ب- الك قول كم لحاظ سي حفرت امام شافني كنزدمك دوشام ول كالمونا شركاسي وَالصَّومُ هُوَ الامسَاكُ عَرِرِ الأَصِّلِ وَالشَّرِبِ وَالْجِمَاعِ جَهَامُ امَعَ النيبَا فَانَ اكلَ الصَّامُّ ا درروزه دن میں کھانے بینے اور مبسری سے مالینہ رکنے کو کہتے ہیں ۔ الب زا اگر کھول کر روزه داریے اَ وُشُوبِ اَ وْجَامَعُ نَاسِيًا لَـُمُ يُفِطُونَا نَ نامَ فِاحْتَكُمُ أَوْ نَظُو إِلَيَّ امرأتَهِ فانزلَ اَوُ إِدَّهُنَ بکر کھالیا یا بی لیا یا بہستری کرتی توروزہ تہیں تو ٹتا۔ اگر نیند کی حالت لیں احتلام ہوجائے یا این بیوی کی جانب دیکھنے باعث واحْتَجُمُ أواكَعَلَ أَوْقِبُّل لَمُ يُفطرفان انزل بقبلة اولمس فَعَلَيم القضاءُ ولا كَفَّا مُالَّا انزِال ہوجائے یا تیل لگائے بلیکھنے لگو ائے یا سرمہ لگائے یابوسہ لے تو اس سے روز ہ ندوئے گااگر بوسہ لینے یا مجوبے ہوئے انزال عَلَيه وَلا باس بالقُبْلُةِ إِذَا أَمِن عَلَا نَفْسه ويكومُ إن لم يامن وَإِنْ ذَمَ عُمُ القَي كُم لَفِطمُ موصائے توامیر قضالازم ہوگی کفارہ واجب نہ ہوگا اگر خود پر مجروسہ واطینان ہوتو بوسیلینے میں مضائقہ منیں اور اطینان ما ہوسے بر باعث کراست ہے اوراگرکسی کوتے ہوجلئے بو اس کاروزہ نہیں ہو "ا۔ لغت كى وصل : الانساك باعتبادِ بغت اس كے معنے مطلقاً رك جائے ہيں قبلَة ؛ بوسه اُمِنَ المينا بعروسه - ذي عند العلى العلم العربي المرتفيط المرتبي الواما -وتو جنيح كالصوم حوالامسكات الخوت المتبارس صوم كرميغ جلغ بحرك بولن ادر كمل فين اسے رک جائے گئے آئے ہیں اور شرعی اعتبار سے روزہ صبح صادق ہے آئی قباب عروب ہوئی۔ مع النية اكل وسرب اورمبسترى سے دك جانيكا نام ہے۔ اس سے مراد السي شخص كارك جانا موكا جونيت كى المبيت بھی رکھتا ہو۔ روزہ کی پر تقریف نص قطعی لینی کلام النٹرسے لی ممی ہے۔ ارشادِرہا تی ہے وکلوا واشی بواحتی يتبين لكم الخيط الاسيض من الخيط الاسودمن الفجى تم التموا الصيام إلى الليل داوركما و اوربي د ممى إسوقت تك كريم كوسفيدخط دكروه لورس صبح د صادق كامتميز بهوجاوب سياه خطاس كمرد صبح صادق سعى رات تك روزه يو راکيا کروي۔ روزه بذتو ڈینوالی چیزوں کابیان فَأَن احَكُ الصِّبَانِيمَ الْهِ اس مُكُدِيرٌ وان ذرعم التي " تك مُن دس اشيام كابيان ب ان ميس سركسي سے ممى روزه نهيں او شالېذااس كے بعدروزه ا فطار نه كرنا چاہتے - حضرت امام مالك فرمات بيں كه اگر مجو لے

اشرفُ النوري شرح بين بين ارُد د تسروري الم سے کھا بی لے یا ہمبتری کرنے توروزہ ٹوٹ جائیگا۔ اوران مینوں کے معبوع صوم کی ضد ہونے کی بناپر ہیں قیاس کا تقا بھی بہے۔ پیٹھیک اسی طرح ہے جس طرح ووران نماز بات جیت کہ اس سے عدالاحنا مسیمی نماز فاسر مہوجاتی سے اوراستحسانا روزہ ندنوشنے کا سبب صحاح ستہ و عیرہ میں حضرت ابوہرریہ کی یہ روایت سے کہ س شخف مجو لے سے کھا بی لیا تھا اس سے رسول الشر صلی الشر علیہ وسلم نے ارشاد فر کا ایک ایناً روز ہ متمل کر اس کئے کہ تجھے یہ کھلانا پلانا مِن جا ب التّرب سبستری کا حکم کھائے بینے کا سلہے۔اس کے برعکس نماز کا معابلہ ہے کہ نماز کی ہیئے۔ ہی یا د دما نی کیو اسطے کا فی ہے لہٰذا اس کا حکم ان سے الگ ہوا - یجھنے لگو اسے اور قے ہونیکی صورت میں روزہ مذ ہوں ہے۔ پوٹنا رسول الترصلے الترعلیہ وسلم کراس ارشاد سے ثابت ہے کہ دنین جیزوں سے روزہ منہیں لوٹتا اور دہ بچھنے لگوانااورا حمّلام وسِقے ہیں نہ یہ روایت تر مذی وغیرہ میں ہے۔ تیل لگائے '، بلاانزال بوسہ ا درسرمہ لگائے پڑ روزہ مزلو شنے کا حکم ان کے منافئ صوم شہوسے کے باعث ہے۔ وَإِنِ اسْتَقَاءَ عَاصِلًا مِلْأَنْمِهِ فَعَلَيْهِ الْعَضَاءُ وَمَن ابتَلَعَ الْحَصَاةَ أوالحدثينَ أوالنواةَ ادراً عمدًا منه بحرف كرسه لو اس برقفنا وا جب بُوگى - اور صب ك كنكرى نكل لى بالولم نكل ليا يا تعمل عمل كى و أفظؤ وقضي روزہ ٹوٹ گیا روزے کی قضاکیے قضاركےاساب كابيان وان استقاع عاملاً الز - اگر روزه دار قصر امن بمرق كردي ياس في كرن مكل في يا ك لومانك ليا يا معلى نكل لى تواس صورت بين اس كے روزه كے فاسد بونيكا حكم بو كا مگر ل شکل میں محض قضار کا دہوب ہو گا کفارہ واحب نہ ہو گا ۔ اس لئے کہ مصنف ابن ابی شیبہ وعزرہ میں حضرت ابو ہررہ رضی السّرعنه سے مرفو عاردایت ہے کہ جس کو د بلاا مادہ سقے آگئی تو اس پر قضار واجب نہ ہوگی قضار قصد استے **روری** : - حصرت امام ابویوسع^{یم} اس قے کے لوشنے اور لوٹانے کو مفسد صوم قرار دیتے ہیں ۔ جو منهم ركم موني بوامام محدة فساد صوم كى بنياد روزه دارك فعل كو قراردية بي يعنى اس يزق فقد الوال في ہواس سے قطع نظر کے مزیم کر ہویا نہو۔ لہذا اگرقے مزہم نہوا دراز خود لوٹ جلئے تو متفقہ طور پر کسی کے نزديك روزه فاسركه نهو كا - امام ابويوسف و توعدم فساد كا حكم قے منه بحركر نر بونيكي بنار پر ديتے ہيں - اور ا ام محر اس بنیاد برکه اس کے اندرصا بم کے فعل کو کو ٹئ دخل می سیس اور نے کے مذیحر موسے کی صورت میں اگرلوٹا کے تومتفقہ طور پرسب کے نز دیک روز ہ لوٹ جائے گا ۔ اس لئے کہ امام ابولیو سعین کے نز دیک تے منہ <u>ασσασασιστές το σοσασσασσασσασσοσοσοσοσοσοσο</u>

الرف النوري شرح المرب الدو وسروري بحرسونا یا یا گیا جومفسرصوم ہے اورا ہام محری کے نزدیک سے لوٹا نیکے سبب روز ہ جا تاریا۔ ا ورقے مذبح جرسے کم ہو ا ورَنُو ٹائے ہو آمام محرومُ فرملے ہیں کہ اس کے تے لوٹانے کے باعث روزہ فاسد ہوجائیگا اورا مام ابو پوسط ہے۔ فاسد مذہبونیکا حکم فرمائے ہیں اس واسطے کہ تے منہ بھرسے کم تھی ، اگرتے منہ بھریقی اور لوٹ گئی لو آمام اَلوَلوْ روزه ناسر سبوسنة اورامام فحزج فاسدمنهمونيكا حكم فرماتي بين اسي قول كوصيحة قرار ديا كيا اس ليؤكرنه توافطار ک شکل یا ن*ی گئی یعنی ازخو دنگل کینا ا ور من* در *حقیقات فطرتے معن*ٰ پائے گئے ۔اس کئے کہ بذریعیہ نے غذا ئیے۔ فى مرتبي بين بين المراه المسلمين المرين المرتبي المرائد المرتبي المرائد المراه المراه المراه المراه المراه الم في مكرة صروريم المرتبي المراه الم ا ور بھر یا توسے من تھر کر ہوگی یا منہ بھر کر بنہوگی - ان چار صور توں میں یا توستے نکل جائیگی باتے لوٹے گی، یا روزه ركھنے والاعمد الوطائے كا - ميرم رشكل ميں يا توبدياد بوكاكه وه روزه سے بيے يا ياد نه بوكا -ان سارى شكلوں ميں روزه فاسد نبروگا سوائے اس شكل كے كەقے عمدًا لوائے اورروزه بمبى بجولا نه ہوا ورقے بھى مىنە فَكُوعَلَى لا : الكِيقِ كا غلبه بواور دوك يرقابون رسي اورب اختيار الل جائ يامنه كمركرة نهوى بونو اس صورت میں روزہ فاسد نہ ہوگا۔ وَمَنْ جَا مَعَ عَامِدًا فِي أَحَبِ السَّبِيُلِينَ أَوْ أَكُلُ أَوْ شَرِبَ مَا يَتَعَدُ وَسِي اوسِت اوى ا در جنف آگے یا بیجے کے داستوں میں سے کسی داستہیں قصید اسمبری کرے یا نقد الیبی چرکھا بی لے جس کے ذریعے غذا بِهِ فَعِلَيْهُ أَلْقَضَاءُ وَالْكَفَائِرَةُ وَالْكَفَائِرَةُ مُثَلُ كُفّا ثَرَةِ الظَّهَأَيِ أَرِ مامل کی جائے یا دوا کی جائے تواس پر تعبا را در کفارہ دونوں کا دوجرب ہوگاا دروزہ کاکفارہ فہار کے کفارہ کیوان ہے۔ قضار وكفاره واجب كرنبوالي چيزون كابيان ومَن مبامعً عِاملًا الرجوشخص قصرًا بمبسترى كريه اس سعقط نظركم انزال مويانه ہو جمہور قصاً و کفارہ دولوں کے واحب ہوئے کا حکم فرماتے ہیں۔ حصر تسعی ہم حض فنی ، حفرت زهری محزت سعید بن جمیرا در حفرت ابن سیرین کی نز دیک مخفاره وا تجب نه بهوگا- مگر صحاح سندی در دیک م سته کی روایت جس سے قضام اورکیفاره و و نوس کا س صورت میں پتہ چلدا ہے وہ ان حضر ات کے خلاف ججت ہو۔ اوا کل او شوب الز-اگرکوئی روزه دارعد الیسی شے کھا بی لے جہا غذائر یا دوائر ازردے عادت اتعمال فی کیا جاتا ہویا دوسرے لفظوں ہیں اس کا استعمال برن کے واسطے مفید مہولت اس صورت میں قصا رہمی واجب ﷺ

الرف النوري شريع المين الردد وت مروري الم ہوگی اور کفارہ بھی واجب ہوگا۔اس لئے کہ بخاری وسلمیں حضرت ابوہر بریاتا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قصد کا روزه بوّرًا بوّرسول الشّرصليالتّرعليه وسلم نه إس كمتعلق ارشًا دفراً يأكّه يانوّ وه كوئي غلام آزاد كرب يامسلسل د ومهینه کے روزے رکھے یا وہ سا مجھ مساکین کو کھلاتے ۔ امام اوزاعیؒ اس صورت میں قضا را ورامام شافعیؓ وامام احلا لغارہ کا حکم مہنیں فرمائے اس لئے کہ بہبستری پر کھنا رہ کی مشروعیت قیاس کے خلات ہے . وجہ یہ ہے کہ گناہ کی معافی توب کے ذریع بوجا تیہے۔ بس عرجاع کوجاع پر قیاس کرنا درست نہیں۔ عندالا حنات كفاره دراصل افطاركي جنايت سيمتعلق سيدا وربير جنايت قصدًا كعلين ييني يرتحل طريقة سخنابت مورس ہے۔ رہی بزریعیہ تو ہر گناہ کی معافی تو اس کا جوآب یہ دیا گیا کہ شرعًا ایسی جنایت کا گفارہ غلام آزا و كرنا ہے اس سے اس كما و كے بذرائيہ تو بدمعاف مرہونيكا بيتہ حيلا۔ مشل کفای ق الظهایی کسی کے قصد اروز ه افطار کرنے برجس کفاره کا وجوب مو تاہے وہ ظہار کے کفار ہ کی ما *نزدہے۔صحاح ست*دمیں روایت ہے کہ ایک گاؤں والا رسول انٹرصلی انٹرعلیہ دسلم کی خدمت افٹرس میں حاح موكرع ص گذارم واكه احد الترك رسول مين ملاك موايا ويم تحفور النافت فرمايا كدكيا بات بوي عص كيا رمضان کے مہینہ میں دن ہی میں بیوی سے ہمیستری کرلی ۔ ارشاد ہوا ایک غلام از ادکر دے ۔ عرض کیا کہ مجھے تو مرف اپنی گردن بر ملکیت ہے رایعن اِس کی استطاعت منہیں > ارشاد مجوا - دویا ہ کے مسلسل روزے رکھ کے عرض کیا۔ اسی کے باعث نواس ہلاکت میں ابتلام ہواہے۔ اِرشا دیہوا ۔ سابٹھ مساکین کو کھا نا کھلا دے ۔ عرض كياكه ميرب باس بدراك وقت كالمجي كمعا بالنبين دسائه مساكين كونس طرح كعلا دول) آنحضور النايندره صارع کھیوروں کا تو کرامنگو آگرارشاد فرایا کرمساکین پر بانٹ دے۔ وہ عرض گذار ہواکہ والنزید بینہ کے ایس كنارب سے أس كنارے مك مجے سے اور كميرے احل وعيال سے بڑھ كركونى خرورت مندسہيں آنخصور اسے بسم كستي وا خرايا خرتوى كاك. وَمَنْ جِامَعُ فِيهَا دُونَ الفِرَجِ فَأَ مَزلَ فَعَلَيْمُ القَضَاءُ وَلَاكِيقَامَ لَا عَلَيْهِ وَليسَ فِي إفسارِ ا در چوستخص فرج کے ملا دہ میں جماع کرے اور ایز ال ہو جلتے تو اس پر قضا رواجب ہوگی کفا رہ واجب نہوگا اور رمضان کے علاوہ الصُّوم فِرغُين مضان كفائم قُ و من احتقن او استعطار أقطرني اد ونها و دادى روزه توڑنے بر کفاره وا جب مز ہوگا ۔ اور جو تنخص حقنہ لے یا ناک یا کان میں دوا ڈالے مائٹکم پاسریا د ماع کے زخب كَانَفُةً أَنْ أَكُّمَّ أَنَّهُ بِلَا وَاءِ رَطِبِ فَوَصَلَ إِلَى جَوْفِهِ آوُ دِمَا غِمِهِ أَفَطَرُواكُ أَقَطَرُ فِي تے توروز ہ نوٹ جائے مل ۔ اور آلہ تناسل کے سوراخ میں إخلينه لمُنفِطِرُ عندُ ابى حنيفة وَ عَمَّدِ وَقَالَ ابويوسُفَ يُفطِرُ ومَن وَاتَ شيئًا بغَيبِه دوائميكات تو ابوصيفة و ١ مام محسفة روزوز لوشيخ كا حكم فرمات بين اورا لم ابويسفنة كرزديك روزولوط حاكيكا وووتيض

ισορούσα το σασσσσσσσσσσσσσσσσσσσσσσσσσσο

لَمْ يُفِطِرُ وَيُكُورُ المَوْرُ وَ أَن تَمْضَعُ لِصَبِيّهَ الطعامُ ا ذاكان لها منه بكُّ وَمَضْعُ العِلْبُ المناسية المراب المناسطة المراب المناسطة على المراب المناسطة المراب المناسطة المراب المناسطة المراب المناسطة المراب المناسطة المراب المناسطة المناس لالعُطِرُ الصَّائِرُ مُوكَيْكُوكُ ہے جبکہ اس کے علاوہ مدمرمکن ہوا در مطلق جانے کے باعث دوزہ ناوٹی کا مگریہ باعث کرا مبت ہے . فت كى وخت الميساد اروزه بورثا - احتِقن الإخانه كے داسته كے دربعه دواير عاما - الميَّة السازخ جوبره كرد ماع تكسيم يخ كيابور العلك، مصطلى-فومن حامم فيمادون الغرج الزياخ باخاء اوربينياب كراستكسوا أكركس دوبري مكرم شالاً اران اورميط وغيره مي كسي في انزال كيامولو اس يرصرف قضار واجب موكى كفاره واجب نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں رمضان کے علاوہ کسی اور روزہ کے لوڑ سے سے کفارہ واجب نہرہو کا خواہ ماہِ رمضان کے قضار من احتقن الوكوئي تخص حقنه كرائے يعني يا خانہ كے راسمة سے دوا بہنچائے يا كان ميں دوا كا قطرہ "پيكائے ي کے دماع میں زخم ہوا وروہ دوالگائے اور زخم بڑھ کرد ماع یا بیٹ تک بہو بخ جائے تو ان ساری شکلوں میں امام ابوصیفة ا اس كاروزه الوطيخ كاحكم فراسته مين اس كي كرسول الشرصلي الشرطيه وسلم كارشاد كرا مي الطاراس جيزين بع جوا مدرميو رئخ جائے اوراس ميں نہيں جو ماہر نكلے مير دوايت طراني دغيره لين ام المؤمنين حضرت عاكث صديقة رضى السعم عنها المعرم على المعرب مكراس صورت مين محض تصاركا وجوب بوكاكفاره واجب زبوكامفتي برقول بي ب. الم الولوسُف أورا مام محرة اس شكل مين روزه نه لوسنة كاحكم فرمات بين -وان اقطر في إحليلة لمرلفظم الوكوئي شخص الرسناس كم سوراخ مين دواويزه كا قطره ريكائي تواس ك وجسے امام ابوصنيفر وا مام عورم فرمات ہيں كه روزه منوط في كا ور امام ابولوسمت و روزه ولوگ جانيكا حكم فرماتين اس اخلاف کی بنیاد در حقیقت متانه اور جوف کے درمیان منفذہ اوراسی بنار پر دہ فرائے ہیں کدروزہ واٹ طبيع اورام ابوصنيفة اورامام محرا كزرمك منفذ تهيل سيداوره واسى وجهس فرمات مي كردوزه زال في ما وَمَنْ كَانَ مُورِيضًا فِرْ رَمضًا كَ فَا كَ إِنْ صَامَ إِنْ دَادَ مَرْضُهُ إِفْطَرَ وَقَطَى وَانْ كَابُ اور جورمضان میں مریض مجوا در روزه رکھنے سے بیاری بر حجائے کا ارتشہ ہو تو روزه نر رکھے دبیدی، قضار کرلے اورا کرمسا فرکو مسكافِمُ الأيستَضِرُ بالصَّوم فصُومَ افضل وَإِنْ أفطر وقضى جَامِ وَإِنْ مات المريض بعذه و محفے میں حررت ہو تو اس کے واسط انفسل بہدے کدوز و رکھے اوراگر دوز دنے اور تضاء کرے تو یہی درست ہے ادراگر الفن أوالمستافِرُ وَهُمَا عَلَى حَالَهِ مَا لَهِ مَلَوْمُهِ مَا القضاءُ وَانْ صَدِّ المهويضُ أَوْ اَتَامُ المسكافِ بحالمة برض اور سافر عالب موم جائزة ان پر تضاروا جب مرحى اوراكر بين محتياب بوسة اور سافر مقربوت كربعة



الشرفُ النوري شرح المحمل الدُو وت روري کے طول کا انجام بھی ہلاکت ہوجا ہاہیے۔اس بنا ریراس سے بھی احتراز لا زم ہوگا۔ <u> حان کان مسَاً فزاً الز- مِسا فرتنحص کو سفر کی حالت میں روز ہ رکھنے میں دشواری ہوتو عندالا خات اس کے </u> کئے یہ درست سے کہ پروز ہ ند پہلکھے اور کبیریس قضائر کرسے - ارشادِ رہانی « اُ وعلیٰ سفر فعدۃ من ایام اُنز ''سے اس ی اجازت عطافهای کی اوراگردوزه رکھنے میں کوئی وشواری نه ہوتو سبتر بیہ ہے کہ روز که رکھے اور روزه رکھنے کی اولویت ارشا در کمانی ﴿ وان تصویموا خیرکم '' سے نابت ہے ۔ حدیث نٹرلیک میں ہے کہ رسول الٹیصلی الٹرعلپ وسُلم الك سفرك دوران لوگوں كى ايك شخص كے پاس مجھ ديكھى اور كيك وہ اس بريانى تھو ك رسيمين ع الله المرابع المرابع المربع ہوا مفر میں روزه رکھنا (الیشیخص کیلئے) نیکی منہیں ۔ بیر حدمث بخاری وسلم میں حفزت جا برطسے مردی ہے۔ <u>وان ما ستالمه بیض الج اگر مبار کا بماری کے دورا ن اور مسائر کا سفر کے دوران انتقال ہوگیا تو ان برقضیا ر</u> واحب نهيں اس كئے كہ قضاوا حب بروسے كے لئے اتنا وقت ملنا ناگز رہے جس میں قضامکن ہو البیۃ صحتیات بروسے ك بعدانتقال بهوا توصحت واقامت كي حالت مين جتنے دن گذرے ان كي قضا ركا وجوب بهوگا. رن شاءُ فرقتی و (ن شاءتا بعکی الزرمضان شراین کے روزے قضا ہونے پراختیاں ہے نواہ متفرق طور پر رکھے اور سلسل رکھ سے اور اگرابھی قفیاء روزے ندر کھے ہوں کہ دوم ارمضان آجائے تو اول دومہے رمضان نے روز رِكُوكر بِهِر بِيكِ رمضِان كے روز بسد کھے -اس مانچر کموج سے عندالا حناف اس پر کوئی فدمہ واجب نہ ہوگا . اورا ما شافق کے نزدیک عذر کے بنم مؤ تو کرنے پر فدریا کا وجوب ہوگا یعن برروزہ کا فدیہ نصف صاع گذم بھی دے گا عرائع فائكرة صروريم: - حارقسم كے روزے ايسے ہيں جنين سلسل ركھنا لازم سے دا، كفارة طہار دم، كفارة كيين -دس، کفارہ صوم وہمی کفارہ و صلاح الطری کلیہ اس کے اندریہ ہے کہ ایسا کفارہ حس میں شرعًا غلام کی آزادی شروع ہواس کے اندر متابعت ناگزیرہے ورنہ متابعت اور مسلسل رکھنالازم منہیں "النہایہ میں اُسی طرح ہے۔ ورافيامل الإ- اگردود هديلانيوالي غورت يا حامله كوين طون سے خطره بهويا بچركے بلاك بهونيكا اندليشه بهو تو اس كمليِّ افطار كرنا وربعدين قضار ورست مع - رسول التّرصلي التّرعلية وتلم في ارشا و فراياكم التّرتعليان مسا فركوروزه مذر كهنے اور نضف نمازكى ور حاملها وردود هيلانيوالي كوروزه مذر كھنے كى رخصت مرحمت فرائ ا در شرعاً عذر قابل قبول سع يو منرسطفے بركفاره و فدرير كا و حوب معي نه سوگا۔ والمنترية والفاتي الا - اورانسا شخص جوزياده بوط معام بوسية كى بناء يرروزه ركهني قادر مزر بابهوتواس کیواسطے درست ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے اور ہرروز ایک مسکین کو کھانا کھلا دے ۔ ایام مالک کے قول اور ا مام شا فعی ٔ کے قدیم قول کے لحا طسے اس پرفدیہ کا وجوب بھی نہ ہو گا ۔ فدیہ کا واجب ہونا ' و علی الذین بطیقونہ فدیة طعام مسکین " (الآیه)سے نابت ہے۔

الرف النورى شرح المرد و من دورى الله فا على : - جارقسم كرروز السعين كرامخين برري ركهنا حزورى نبين اورائخين متفرق طور برركه المعنى درست سع وه يهين داى رمضان شراعين كى قضا ركروز سد دى صوم متعدد سى كفارة جزار به تنفاره طل وَمَنَ مَاتَ وعَلَيْهِ قَضاءُ رمَضانَ فَأُوحِي بِهِ أَطَعِمَ عندوليما لكلِّ يوم مِسْكِينًا نِصُفَ صَاعِ اورجس تنحص کا انتقال مروحلئے اوراس پر قضا ورمضان باقی ہوجس کے متعلق اس سے وصیت کی موتو اس کی جانب واس کا دلی ہر مِنُ بُرِّا وُصَاعًا مِنْ تَمْرِ ا وُشِعِيْرِوَ مَنْ وَخَلَ فِي صَوْمِ النَّطُوُّعِ سَمَّا افسَلَا فَ قَضَاكُ ـ دن اکیسکین کونصعت صاع گفتم کملائے یا کمجوریا تر ایک صاع اور ہوشخص نفل روز ہ رکھ کر تو را حد تواس روزہ کی قضا رکرے . رُوزه سيمتعِلق متِيفرق مُسِئلِ و فریسی این مات د عکیبًا قضاء زمضان الز مرض کے بعدصت یا بی کے صنے دن گذرہے ہو ولومی این مداذی مقدس و کون صنز دن گذر پر مدن ان موں سے بیرون کے عدام ولی کو اورمسا فرکے مقیم ہونے کے بعیصنے دن گذرہے ہوں ان میں سے ہردن کے بدلہ ولی کو چاہتے کہ فدیر کی ا دائیگی کردے اس کئے کہ یہ لوگ عمر کے آخری حصیبیں ا دائیگی سے عجز کے باعث واللہ میشیخ فا بی کے زمرے میں داخل ہو گئے۔ فدیہ کی مقدار مثل صدقهٔ فطر کے ہے مگریہ فدیہ ا داکر باولی کے اوپراس وقت لازم ہوگا جب كم مرسة والا إس كى وصيت كركم مرابو . ا مام شا فعي محكم زرمك وارث ريا دائيكي فديه لازم ب نواه مرسو المه خ وصیت کی ہویا مذکی ہوجھ ناما) اح الم الم الم الم اللہ علی ہی مم ہے۔ اس کاسیب یہ ہے کہ اِن حفزات سے فدیہ سدول کے ديون ك زمر ين قراد ديلب للذاجس طريق سے مندول كے قرض كى ادائيكى لازم سے مفيك اسى طرح ور تا براس ك مى ا دائیگی لازم ہوگی چلہے وصیت کی ہویا مُہ کی ہو۔ عندالا حناف فدیہ مخملہ عیادت سے اوراندرونِ عبادت یہ ناگزیر بح کہ اختیاد ہواس واسطے وصیت لازم ہے اس کے بعدیہ وصیت آغاز ہیں تبرط کے زمرے ہیں ہے اس واسطے اسے تهائ ال میں معتبر قرار دیں گے - اورامام مالک و امام احد کے نز دیک سارے مال میں معتبر ہوگی -و من وَخِلَ اللهِ يه درست ہے که نفل روزه رکھنے والا ا فطار کر کے اس سے قطع نظر کہ یا فطار عذر کے باعث ہویا عذر كتبر يدايام ابويوسعي كي الك روايت باور بلحاظ ظا حرالراديت عذر كربيرا فطار درست منين - اسى قول پر فتویٰ که یا گیاہیے" الکافی" میں اسی طرح ہے۔ صاحب کنزا وُرعلامه ابن الہام ی^م کی اختیار کردہ روایت بہلی ردایت ہے۔ اور صاحب محیط اسی روایت کی تقیمے فرماتے ہیں اس لئے کہ اس روایت کو دلیل کے اعتبارے ترجیح حاصل ہے مگر دوبوں ہی روایات کے اعتبار سے بعداً فطار قصاً رکا دجوب ہوگا۔اس کیے کہ رسول التر صلی اللہ عليه وسلم كايرارشاد لغل دوزه كسلسله مين تابت ب كما فطار كراوراكي دن كى قضاركر عضرت ابو بحرصديق، حضرت عر، حضرت على اور حضرت عبدالتّذا بن عباس رضى التّرعنهم ميي فرمانة بين ١٠ مام شافعيٌّ اوراً مام احررٌ است

الشرفُ النوري شرح المدين الدد وسروري الله اخلان کرتے ہوئے کیتے ہیں کہ وہ روزوکا جتنا حصہ رکھ جبکاہے اس میں متررع ہے لہٰذا باقی بایذہ اس کےاور لازم نه يوگا -ارشادِ ربا بي سيخ ما علي لمحسنين من سبيل " د الاكية ، عندالا صاف وه نجس قدر ادا كريچا وه درست عمل ا درزم هٔ عبادِت میں د اخل ہے میں یہ ناگزیرہے کہ اسے باطل ہوسے سے بچایا جائے اس لئے کہ ارشادِ ربا نی ہج "ولا تبطلوا اعمالكم" د الآية > قَضاً لا الزيه علا مرفدوري في نفل روزول كي قضاء كے باريميں مطلقًا بيان فرمايا ہے اوراس ميں قصرُ ا فطار كرنا أوربلا قصدا فطاركرنا دوبون آجاتي ببيء قصدًا وعمدًا فطاركرنا توعيان سيراوربلاً تضدا فطار كي شكل مثلاً يهرامك عورت نے نفل رکھا تھا کہ حیض کی ابتدا رہوگئی تو زیادہ صبحے روایت کی روسے اسے چاہیئے کہ بعد میں اس روزہ کی قضار ر المريس بات واضح بهو حکی که بغیر عذرا فطار درست منه موگا - رمایه که ضیا فت شرعًا عذر شمار موگا یا نهیں تو تعیف کرے -اویر می بات واضح بهو حکی که بغیر عذرا فطار درست منه موگا - رمایه که ضیا فت شرعًا عذر شمار مهو گا یا نهیں تو تعیف ِ فقهار اسے عذرتسلیم کرتے ہیں اوربعض منہیں مگر صیح قول کیمطابق یرمنی عذرمیں داخل ہے بعض فقہار سے نقل کیا گیاکہ ار صاحب دعوت روزه نرتو را المسادية عسوس نركرا بلكواس ك واسط محص حافري بي بأعث خوش بن جلائے لوروزه مركورك ورمانورا دسي وَإِذَا بَلِغُ الْصِبِيُّ أَوْ أَسُلُمُ الْكَافِوُ فِي مُضَانَ أَمْسُكًا بِقِيَّةً يُومِهِ مَا وَصَا مَا بَعُلَا ؤُوكِ لُهُ اور رمضان میں جب بچہ حدملوظ کو بہونج جائے یا کا فرداڑۂ اسلام میں داخل ہوجائے تو وہ دن کے باقی حصیبی رک مائیس اوراس کے لبدسے روزہ يُغْضِياً مَا مَضَى وَمُنْ الْعَبِي عَلَيْهِ فِي مَضَانَ لَمُ يَعْضِ الْيُومُ اللَّهِ يَ حَدُ تَ فِيْدِ الاعْمَاءُ ر کھیں اور گذرے ہوئے دلوں کی قضار کریں اور الساشخص حب بررمفدان میں میہوئی طاری ہوگئ ہولو وہ میہوش رہنے والے دن کے وَقَضِى مَابِعِدُ ﴾ وَإِذَا أَفَاتُ الْمَجْنُونُ فِو بِعَضِى مُ مَضَانَ قَضَى مَا مَضَى من مُ وَصَامُ مَا بَقِي وَاذَا روزه کی قفار زکرے اوراس کے بعد کے روزہ کی قفار کرے اور رمفان کے بعض حصر میں پاگل کو افاقہ ہوگیا تو وہ گذرے ہوئے ویوں کی قفار آ حَاضَتِ المَوْائَةُ إِوْ نَفْسَتُ أَفَطَى بِتَ وَقَضَتِ إِذَا كِطَهُمَ تَ وَإِذَا قُلِمَ المسِمَافِمُ أَوطَهُمُ بِ ادرا قيمانده ويؤل مي روزه ركح اورعورت حيض بإنفاس ير يردوزه مر ركح اورياك بوفي مر قطها دكرك اوردن كي كم حصر مي الرمسافير الحَائِضُ فِي تَعِصِ النَّهَابَ أَمْسَكَاعَنِ النَّطْعَامِ وَالشَّرَابِ بِقِيَّةً يُومِهِ مَا وَ مَنْ تَسَمَّعً وَوَهُ لِنَطْنَ بوط، یا یا حالفنه باک بوگئی تووه دن کے باقیمانرہ حصد میں کھانے بسینے سے باز دہیں اور مجو تشخص یہ خیال کرتے ہوئے سری کھاتے أَتَّ الْفَحْرُ لَمُ لَكِطَام أَوُ افطَم وَهُو يُرِي أَنَّ الشَّمْسُ قُلْ غَرَّبَتُ ثُمٌّ سَبَيَّ إَنَّ الفَجُر كَإِن كالجمي صحصاد ق منيس موى ياآ فياب عزوب مونيكا كمان كرتم موسة افطاركرك اس كم بعد مع صادق موجع كابته يط يا آفياب تَلَكَظَلَمُ أَوْ أَنَّ الشَّمْسَ لَمُ تَعْرُبُ قِضِي ذَ لِكَ الْيَوْمِ وَلاَكُفَّا مَا تَا عَلَيْمٍ وَمَنْ مَا أي عزدب مذبهونيكا علم موية اس روزه كي قضاكرك اوراس بركفاره واحبب مزبوكا ورجوشخص بلال عيبد تنهاديكم هِلَا لَ الفِيْطِي وَحِدِهُ لَمْ يُفْطِي وَا ذَا كَانَتُ بِالسَّمَاءِ عِلْمٌ لَم يَقِبُلِ الامَامُ فِي هِلَا لِالفِطِي تروه روزه نه توڑے ۔ اور حب مطلع نا صاحب ہو تو امام بلالِ عبد میں دو مسے دوں با آ کہ

martat.com

الرف النورى شرح المدال الدو ت رورى الله الاشَّهَادَةً مَ مُجلَيْنِ أَ وُرجُلِ وإمِرا مَّيْنِ وَإِن لَكُرْتَكُن بِالسَّمَاءِ عِلَمٌّ لَحُريقبل إلَّا شَهَا دَةً ا در دوعور تو ں سے کم کی شہادت قبول زکرے ۔ اوراگر مطلع صاصب ہوتو حرصٰ اتن بڑی مجاعت کی ضہادت قبول کڑے جَهَاعُةٍ يُقِعُ العِلْمُ عَنَارِهِمِهُ -جن کی شہادت پر یقسین آ جا ما ہو۔ یس کھانے بینے و غیرہ سے رک جائیں اوران پراس سے سیلے گذر سے سبوے و نوں کی قضا نہ ہوگی کیوں کہ یہ اس وقت نک ان احکام کے نخاطب ہی شما رنہ پھوتے تھے ۔ امام ابوبوسف ج کی امک روایت کیمطالق اِگرزدال ہے پہلے بالغ ہو یا کا فراسلام فبول کرے تو قضا رلازم ہوگی مگر ظا ھرار دائیت کے مطابق واحب نہیں رہا یہ کہ ان لوگول پردن بٹے باقی ماندہ تصدین رکنا واحب ہوگا یا باعثِ استجاب بوائن شجاع استے مستحب قرارد بیتے ہیں ا ورا ما کا صفا 🛱 کے زربک رکناوا جب ہوگا۔ واذاقدم الرسسيا فرالخ أسسلسله يكلى ضابطه دراصل يه بيدكة بستخص كورمضان كا غازيس ايسا عذر من ال ہوکہ وہ ایسا ہوگیاکہ اگروہ ابتدا ہو دن میں اسیا ہو تا تو روزہ رکھنا واجب ہوتا تو اس کے *واسطے دن کے ب*اقی حصیری کھا یے وجروسے رسالارم ہے۔ ومن نہا محصلال الفطم الز- ہلائِ میتنہا دیکھنے والے کیلئے احتیافًا روزہ سے رکنے کا حکم ہے۔ واذ کے بنت بالسماءِ علد الز-مطلع ماصات ہوئے برملالِ میدس پر شرط قراردی کئی کرکم از کم دوا زاد مزیا ایک زاد مرد اور دوآزاد عورتین اس کی شمادت دیں - ظاہر اردایت کے مطابق سی کم سے اس کاسب یہ سے کہ اس کالقبل بنيروب كے حق سے ہے لہٰ ذاجواشیار دومرے حقوَق کے اتبات کمیوائسطے ناگز مرمیں ان کا ہونا یہاں بھی ناگزیر ہوگا [،]لیسنی عادل ہونا ، آ زا دہونااورلعکاد-فی علی لا ، ضیافت کے عذرہ افطار کرنا مباح ہے بعض کے نزدیک اگر دعوت کر موالا محص حاصر سونے يرراضي ببوجائ وراسيه نر كهايئ سي كليف نربونو افطار نركرے اوراگراسپواس سے تكليف بهولو افطار كرلے ا ورروزه کی قضا رکرے ۔ پرساری تفصیل قبل الزوال افطار کی صورت میں ہے لیکن زوال کے بعد افطار کرنا درست سنبير بربإضيافت اورميزبان كودل شكني سيريجانيكي خاط انطار كرنا تواس كے متعلق ابوداد دشرلف ميں روايت ہے کہ ایک شخص نے کھانا تیار کرکے رسول الٹر صلی الٹر علیہ وسلم ا درصحابی کرام کو مدعو کیا تو ایک شخص نے اس سے کہاکہ میاروزہ ہے اس سے رسول النتر صلی الله علیہ وسل فے فر مایا بمتبارے تمبا نی تے تکلف کیا اور بمتبارے واسطے کھانا تیار کیا اور تمہیں بلایا افظار کروا ورکسی دن اس کی قصنا رکرلو۔

الشرفُ النوري شرح المدي الدو وت روري 💥 ا در منقول *ہے کہ حفر*ت سلمان محفرت ابوالدر دار^{م ہ}ی ملا قات کیسائے آئے تو حضرت ابوالدردارم سے ا<u>ن کے ل</u>یے کھایاتیار ارا با ادر تونے کھا دُمیراتو روز ہ سے حضرت سلمان کے فرمایا کیجب مک تم نہیں کھا دُکے میں بھی نہیں کھا دُ لگا۔ ير تنكر حفزت ابوالدردا رئيسة ان كے سائحة كھايا . يه روايت بخارى شريف ميں موجود ب ـ تنت من المحرك بينو كيدون ك معنى حصدين بالغربو يا كافردائرة اسلام من داخل بو وه رمضان شرليف ك احرام د غطبت کی خاطرا ورروزه داردن سے مشاہرت پیراکر کے کیلئے باقی دن کھالے بینے وغیرہ سے رکا رہے ۔ ' اصل اس کی و دروایت بعرصیح بخاری شرافیت میں ہے کہ نبی صلی التر علیہ وسلم نے جبکہ عاشورار کا روزہ رض تفا کھانیوالوں کوا مساک اور رسنے کا حکم فرمایا۔ فأكرة حنروريس: نفل دوزه شروع كرسن كي بعكر استيو داكرنا لازم سب جيساك ردايت سيركرام المؤمنين حضرت عائشة صريقيه ا درام المؤمنين حضرت حفصه رصى الشرعنها بين نغل روزه ركها - إين دوبؤن كيليئر برية كهانا أياتو دونون ك افطاركر كيا-ان سے رسول الله صلے الله عليه وسلم ك ارشاد قراياكم من كي قضار كرنا - بيروايت مؤطاً امام مالک ، نساتی ۱ در تر مذی و غیره میں موجودہے۔ باتب الأعتكابُ ٱلْاعْكَابُ مُستعبٌ وَهُوَ اللبث فِي المَسْحِلِ مَعَ الصُّومِ وَنبِيةِ الاعتِكَابِ وَجُومٍ عَلَى اعتكات باعث استجاب بحر إدروه مسجدين روزه اورنيت عتكات كيمائة كليزيكا نامهم اورمفكف بر الْمُعْتَكِفِ الْوَطِئُ وَاللَّمْسُ وَالقُبُلَمَ ۗ وَإِنْ أَنْزِلَ بِقُبُلَةٍ أَوْلَهُسٍ فَسَلَ إِعتكافَمُ وَعَلَيْهُ بمبسسترى إدر چھوسے اور بوسہ لینے کو حوام قراردیا گیا اور اگر بوسہ یا تجھوسے کے باعث از ال ہوجائے تواس کا الْتَضَاءُ وَلَا يُخْرُجُ الْمُعْتَكِفِ مِنَ الْمُسجِدِ إلا لِحَاجَةِ الانسَانِ أَوْ الْجِمْعَةِ. اعكان فاسد بوگا و رفضار لازم بوكى اور معتكف مسجد سے حرف انساني خزورت يا جمعه كے واصط نكلے . تشریح و تو صنیح الاعتکاف کیونکه اعمان میں روزہ کی شرط ہے اس لئے روزہ کے بیان کے استراری اعتباری کے اعتباری کے اعتباری کا مقباری کا میں مصل اور اس کے بعد اعمان کے ایکام بیان کئے گئے ۔ لونت کے اعتباری ا عمكات كے مضط صبس اور روكنے كے ہيں۔ اعتكات قديم شريبة س سے نابت ہے ارشاد رہانى ہے " وَعَهُرُنَا إِلَّا اِ براهِيمَ وَاسْمَيلُ اَنْ طَهِرٌ ابْنِيمَ لِلطَّا لَفِين والعُكفينَ وَالرَّ كِعَ السّجود " داور ہم نے حضرت ابراہیم اور حضرت المجل ‹ عليهاالتلام ، كى طرف مكم بهيجا كرمير داس ، كمركونوب ياك ركهاكرو بيروني أورمقا مي لوكول (كاعباد

الشرفُ النورى شرح المراد و مشرورى الله کے واسطے اور رکوع اور سجدہ کرنیوالوں کے واسطے، الاعتكاف مستعب الونية الاعكاف ك ذربعه اعتكاب كي شرطور كي جانب اشاره مقصو ويد اعكاف كي صفت کے بار میں فغترار کی رائیس مخلف ہیں ۔ بعض مالکیہ کے نز دیک اعتا ف درست ہے ۔ صاحب سوط اع کاف کو قربت معصودہ اور علامہ قدور بھ آسے سخب قرار دیتے ہیں اور صاحب برایہ سے اس کے سنت مؤكده مہونيكوصيحيح قرار دياہے۔ صاحب بدائغ ا ورصاحب تحفہ وصاحب محيط كااختيا ركر د ہ قول ميں ہے مگرعلامہ عِينٌ فرمات بين كم عناف كاجهال كك تعلق سع منه وه مطلقًا سنت سيدا ورمة وه مستحب ملكم مينون فسمر ل برُ شتمل سے (ا) اعتقاب واحب - وہ بیکہ اسے بطورنذرلا زم کیا گیا ہو د۷) سنت مؤکرہ - یہ او مضان کے عشرة انجره میں بهواكر تاہيے ، ٣٠ مستقب وه اعكاف بوان دوبؤں كے علاده بهو - رمضان شركيت ميں اعتكاف كم مسنون بهونيكا شوت اوراس كى دلىل رسول الشرصلي الشرعليه وسلم كا اس يرمواطبت فرَّ ما ما -صحاح سنة اورسنن میں روایت ہے کہ رسول الترصلی الترعلیہ وسلم نے رمضان کے انچرعشرہ کے اعمان کے انجرعشرہ کے اعمان مواطبت فرما بيًا ١ ورا حيانًا بي تركب فرما يا ـ بخارى وُسلم مين ام المؤمنين محفرت عاتشه صدكية رصَى التُرعهٰ في ہے روا بہت سے کہ رسول الٹرصلے الٹرعليہ وسلم اخرع خرہ دمضان کا اعمکاف فرماً پاکرتے تھے حتیٰ کہ آ کے وصال ہوگیا۔اورہ پیسکے وصال کے بعدا زواج مطرات رُفنی اکٹرعنین سے اعتکاف فر مایا بہ پرائ ان سن عین ہے یا برسنت کفا یہ ۔ تو درست تول کے مطابق یرسنت کفایر سے -فح الكيشيجيل الإ اعتكاف كررست بونكي شرطا ول مسجد مين بهو ما قرار ديا گيا ہے اس كئے كه حضرت عمدالشرين مسوا رهني الشرعة كسي حفزت حذيفه رصى الشرعة سي فرمايا كقا - واصح رسب كم اعماً ف حرف البيئ سحد من بوتاسي فس میں جماعت ہوتی ہو۔ بیروایت طبرائ میں حضرت تخفی مردی سے علامہ قدوری مطلقاً الفظ مسجد لا کراس طرف اشاره فرارس بي يك عناف برسحدكين درست ب يعض صرات فرمات بين كريدام الولوسف اورامام مرر کا قول ہے۔ امام ملحاوی بھی بہی تول اختیار فرماتے ہیں۔اورامام سُنافعی کامسلک بھی ہی ہے۔ صاحب غايت البيان نے اس قول كى تقيم فرمائى ہے۔اس كئے كدارشا درمانى " وائتم عاكفون في الساخد" مطلقًا آياً ہے۔ صاحب فیاوی قاصی خان فرمائے کہیں کہا وکیا ہے ہراس سجد میں درست ہے حس میں ا ذان وا قامت ہواکرتی ہو۔ خانیہ اورخلاصہ کے اندراسی قول کی تقیمے کی گئی ہے۔ اورصاحب ہدایہ کے اس قول میک اعتکات مسجد حباعت مي مين درست بع اس كانشيار كهي دراصل يي بيداس واسط كرايسي مسير حمال اذان ادر ا قا مُت ہوتی ہودیاں باجا وت نماز بھی ہوگی ۔ امام ابولوسٹ کی ایک روایت کے مطالق اعْرَات کی تخصیص اس *مسی کے ساتھ سپے حب میں با ج*اعت نماز ہوتی ہو۔ رہالغلی اعت**کان تو وہ ہرسحد میں** درست ہے۔ یہ تغصيل بأعتبار صحت اعتكان ہے۔ رہ گيا افضلت كامت كابواعتكان انفنل ترين مسجد حرام ميں ہے۔ اس کے بعد مسجد نبوی اوراس کے بعد سب المقدس اوراس کے بعد جاع مسحد میں۔

الرف النوري شرح المراي الرد وت روري الله المرد مُغَ الصّوهم الخ -اعكان كي شرط دوم روزه ہے-اس لئے كه ابو دا دُ دوغیرہ میں ام المؤمنین حفرت عائش*ة صر*بعیّ صِنى اللَّهِ عَهِ السَّهِ روايت سب رسول اللَّهُ صلى اللَّهُ عليه ولم النَّارِ شَا د فرما يأكه رُوز ه كے بغيرا عبكا ه عُمْ بني حضرت ابو بحرصدیق ، حفرت عر، حفرت علی، حفرت عا نشته ، حفرت ابن عباس رضی انشاعنهم ا در حفرت تحنیی ، حفرت قائم بن فحر، محفرت ابن المسیب، نحفرت مجاهد، محفرت نخفی، محفرت زہری اور محفرت اوزاعی رمہم اللّٰر کا مسلک یہی ہے ۔ امام مالک محفرت صرب ، محفرت نو رقی بھی ہی فرماتے ہیں اورامام نسا فور کا قدیم فول اسی طرح کا ے۔ سے۔ امام احدُشکے قول اورامام شانعی *کے حدید قول کے مطابق روزہ کو شرط قرار نہیں* دیا گیا۔ حقرت عبداللہ من مسیورڈ حفرت عمر بن عبدالعزيز حمرت طاؤس من حفرت الوثور اور حفرت داؤرة بكي اسي طرح كيتي اس ليَّ كوداركم یں تھزت ابن عباس شیے مروی ہے کہ اعتکا گرنیوالے کے لئے روزہ لا زم نتہیں مگر پیکہ وہ ہو دی رکھیے ۔اس كاجواب ئيرديا كياكه ذكركرده روائيت موقو صنسيع مرفوع روايت منين ا ورحفرت عائشة ومنى روايت كاجهال مك تعلق ہے وہ مرفوع سے رہ گیا قیاس تو وہ بقابلة نص قابل تبول تبين -في مكّرةً فِيرُورِيِّهِ: رِعْدُوالاحْنَاصْ بِراسْحُاعِكَاتْ دوزُه كي بِثُرِطْ فَحَضَ اعْكَافِ واجب ميرسيريا نفل كيو يسط بھی اسے سٹرط کر آر دیا گیا تو وا جب کے اندر تومتفقہ طور پر روزہ کی کنٹرط سے اور حسن کی روایت کی روسے نعل کے ا ندر بھی روزہ نشرط سے متح روایت اصل کے لحاظ سے اعظا من نفل ہوتو اس میں روزہ کی شرط زہوگی۔ برائع، سمایر، کافی اورد کر معتر کتب نفه مین اس کی مراصت ہے۔ وني معلى المعتلف الد أعكا ف كرنوا لے كيائے مهبترى اور مهبترى كے دوائ يعنى مس كرنا وغره حرام ہيں۔ خوا و يہ عمد الهوں يا تحفول كرمبوں اور دن كے دوت ميوں يارات كے وقت اوراكر مس يا بوسر كے باعث ازال ر وجائ لو سرت اعتكاب بى فاسد مونيكا حكم موكا ارتثا درمانى بيد ولاتباشرومن وانم عاكعون في المساحد" (اوران بيبول (كے برن) سے اينا برن مى مت منے دوجين زمان ميں كرتم لوگ اعمان والے ہو وَلاَ يَخْرِجِ المُعَتَكُونُ الزواعِكَاف كُرِيُواكِ كِيواسطِ يرجائز منبي كرب فرون مسجد سنكل والك ساعت ك واسط بهى اسطرح في التي ياعظاف فاسر سوحاً ميكاالبته الركوني شرعي فزورت بومثلاً نما زجمه كيواسط كلنايا طبعي المتاح بهمثلاً نما زجمه كيواسط كلنايا طبعي المتاح بهمثلاً بيناب ياخاب كي لينانو ان كراية اجازت بداس لين كمصحاح سترم من حضرت عائشه رضى السّرعنهاسي روايت سب كدرسول السّرصلي السّرعليه وسلم اعتكات فران كا حكّمت عزورت طبعيه كسوااور سى فرورت سے با برتشرلیت ندلاتے تھے۔ اور جمدری حوار کا میں سے ہونیکی بنار پرستشیٰ ہے امام شافعی برائے جعه تنكلنے كوبھى مغسبرا عتكات قرار دسيتے ہيں۔ وَلاَ بَأْسَ بِأَنْ يَسِيعَ وَيُنْبَتَأَعَ فِي السَيْحِدِ مِنْ عَنْدِانَ يُخْضِرَ السّلعَةَ وَلاَ يَنكُمْ إلا بخيرِ وَ مِكْوَةُ اور متلف مسجد کے اندرسامان لائے بغیر خرید و فروفت کرے تو مضا کقہ شہیں اور مرت اچی ہی بات کرے اور د بالکل) ماموش رہنا

يد الشرف النوري شري اردو وسروري بيد لُهُ الصَّمُتُ فَإِنْ جَامَعُ الْمُعْتَكِفُ لَيُلًا أَوْنِهَا ثَا اناسِيّاً أَوْعَا مِلْ الْطُلُ إِعْتَكَافَ كَ باعث كرامية سبع الرمعتكف دن يادات مين بمبستري كرميه خواه نسسيانا مهويا بمدّا نواس كا اعتكاف باطل بوجائيكا ا درمستي مِنُ المُسْجِيلُ سَاعَةٌ بِغَيْرِعُنُ مِن نُسَلُ إعْتَكَافُمُ عِنْكُ أَبِي حَنيفةً وَقَالًا لَا يفسلُ حَتى بكون عذر بے بغیراً یک ساعت نکلنے بر امام ابوصنیفرم فرملتے ہیں اعتقاب فاسد بہومبائیگا اورا کا ابو یوسف وا کا محدوث کے زدیکے أَكْتُرَمِنَ يَضُفِ يَوْمٍ وَمَنْ أَوْجَبَ عَلِي نَفْسِمِ إعتكاتَ آيّامٍ لَزِمَنَ إعتكافُهَا بِلَيالِيهُ أ نا وتتیکه وه نفسعب بوم سے زیا دہ با ہرنہ رہے اتیکا ن فاستر ہو گاا در چوشخص خود پر چیندد بوں کا اعتکا ٹ لازم کرلے بواس پران د نوں کا م وكَانَتُ مِنتَ ابعَةً وَإِنْ لَمِ يَشِرَطِ النَّمَا بَعُ فَيهَا-ا نکی دانوں کے اعبان لازم موجائیگا اور بیا عمکا صند کے دن مسلسل بونگے خواہ اس مسلسل کی شرط رہمی کی ہو۔ لغت کی وصت به بیج بیج بیبت ع بر مرازی کرے اسلعہ اساب میت ، چپرمنا لیآلی س كالجمع :راتين ـ متتانعَة :مسلسل، لكا ار-ا وَلاَ بِأَنْسَ اللهِ - الرَّاعِكَانِ كِرِنبواكِ كُوخِرِيدِ وفروخت كى خردرت بيشِلَ جلئ تو حرورة اسے مسحدمي تزيد وفردخت كرسكي كنجا كش ہے منظ يه مكروه ہے كه خريد و فردخت كے سامان كو تسجد من لایا جائے . وجربیہ کے مستجد محض الله کتال کی عبا دت کے داسطے ہے اور مال واسباب مسجد میں لا ناکو یا مبی کو بندول کے حقوق کیلئے استمال وشنول کرناہے ۔ جو طا ہرہے کہ مسجد کے خشار ومقصد کے طاف اور باعثِ قبا وست ہے ولإميتكلم الز مسجدمي يون توخراب باتين كرناكسي كميلغ بمي درست تنبين متحراعتكاف كرموا اليكيواسط خصوصيت كيسائة اس کی مما نفت ہوا ہو گئے کەمسلم شرلیت میں رسول الشوسلی الشرعليہ وسلم کاارشا درگرامی ہے کہ " انجبی بات کیے ورنه خامش ہے" هلاوهازين رسول الترصلي الترعليه وسلمك ارشاد فرمايا مدكم الشراس شخص يررحم فرملئ جو كفتكو كرسة توغيبت كاحصول بروا درخاموش رسع توسلامنی حاصل بو ومكولة لمُ الصمت الإ- اعتكان كي حالت مين معتكه بكاخا موشى كوعبادت فيال كرته بوسة خاموس رمهنا باعث كرامبت سيد اس كي كر شريعت اسلاى بيس ميوم صمت د خاموشي كاروزه ، قربت شمار منهي مهوما -ا عنكاً ن كرنبوالا قرآن كرم كى تلادت اورسنن ولوا فل وسبيع دغيره ميں اسپنے مد مخصوص اً وقات بسر كرے -اعتكان كان لمات كوعنيت جلا. ومن اوجب الإله كوئي شخص محض ديون كا ذكر كيته بوئ كيه كد" مين الترك لية جاردن كا اعتبات كرتا موں بو اس صورت میں جاردن کسیائہ جار الوں کا عما ن مبنی واحب مہو گااس لئے کہ ایام بطور حمع ذکر کرنسکی صورت میں اس کے مقابل کی راتیں تھی اسمیں داخل شمار ہونگی ۔علاوہ ازیں اِن دیوں کا اعتمان لگا اراوسلسل لازم ہوگا خواہ وہ لگا تار کی سرط لگائے یانہ لگائے اس لئے کہ مرابرا عمان تسلسل برسی ہے۔

رج ٢٨٢ اردوت وري ھے اس میں الحریب کو كتآب الحبج -اسلام كے تين اهم إركان كتاب الصلوة ءكتاب الزكوة اوركتاب الصوم سے فراعت كے ىبد اب علامہ قدوری اسلام کے چوستھ رکن کچ کا ذکر فرماد ہے ہیں۔ الجہ نے حام کے زبراور خیم کی تشدید کے ساتھ اور حام کے زیر کے ساتھ ۔ لغت میں اس کے معنیٰ قصداور شرعُا مخصوص حِلَّہ کی مخصوص اوقات میں زیارت ت عدالتّٰدا بنعمرصٰی الشّرعنه فرماسته میں رسول الشّرصلی الشّرعليه تولم سنے ارشیاد فرمایا کہ اسلام کا قعریا ک^خ ستوبوک پر قائم دکیاگیا ہے۔شہادین بعنی اس بات کادل سے اقرار کر ناکسوائے ایک انگرتعالیٰ کے کوئی اور عبود تنہیں کے اور محرصلی الکٹر علیہ تولم ملاشبہ اس کے رسول ہیں۔ اور پورے آداب وحقوق کی رعایت کرکے نماز بڑھنا زگوٰۃ دیناً ، ج کرنا ، رمضان شریف کے روزے رکھنا۔ یہ روایت بخاری وسلم و ترمذی ونیائی میں ہے۔ حصرت ابن عمره کی حدمیث مذکورسے میر توسب ہے اسے سی اکہ ارکان تنسیدا در مجموع مردین کاوہ اشبہ ہے جوالی قص ا دراس کے ستونوں کا ہوتا ہے۔اگرار کا ب اسلام نہوں تو دین کا قصری گرجائے مگر تو دان ارکان کے درمی ان رشته کیاہے اس کی طرف حافیظ ابن رجب کی نظر میونخی ہے۔ وہ اس حربیث کی متررہ کرتے ہوئے تھے ہیں کہ ارکان اسلام میں باحم كرا ربط سے اگران میں امك مذہورة بقيمي بھى ضعف نماياں ہوئے لكت ليم كيونكريد اركان حس طرح پورے قر کوسنکھالے ہوئے ہیں اسی طرح ایک دوسرے کوسہارا بھی دیتے ہیں۔ اب رہ گئ یہ بات کہ بھران بیں اہمیت اور غیرا حمیت کاکیا تناسب ہونا چاہئے ، ان میں کس کوکس کی احتیاج زیاد ہے۔ ان مال کو دسی انجینیم خوب سجوسکنا کیے حس نے بینعشہ تعمیر تیار کہ ہے اس کے بعد قرآن وحدیث پرنظر ڈالیں گے۔ مناز وزکوٰ ہ کا مذکرہ اکثر آبات میں ایک ہی حکمہ ملے گا۔ احادیث میں حیاوا بمان کا مُذکرہ ساتھ نُظر آئے ہے گا۔الشّرتعالٰ عبادات مین تفتیم کردی که کچه عبارتین تووه رکھیں حواس کی حکومت کاسکدول برقائم کریں اور کچه وه جو اس کا جذبهٔ محبت بمجرًا کائیں اب اگر ذراسوچو تو اسلام کی عبادت میں نماز اورزگوٰۃ بہلی فتیمن نظر آئیں گی اور دوزہ و ج دوسری قسم میں مناز وزکو ق میں تمام تربار کا وسلطنت و حکومت کا ظور سے اور روزہ وج میں نحبوبیت و حمال کا حبلوہ - شاید صوم و ج کے اس *ر*لط *کیوجہ سے* ما و رمصنان کے بعد می ج کے ایام مٹروع ہرجاً ہیں با حب جوبرنیره فراتے ہیں کہ عبا دات کی تین قسمیں ہیں داء فقط بدنی عیادات مثلاً نماز اورروزہ دی، فقط الی مثلاً ذكوة وس، مُركن أورمالي عماوت مع مكب اوردولون كا مجوع مثلاً ج. علامہ قدوریؓ گیے مدنی ا ور مالی عیا دتوں کے ذکر سے فراعنت کے بعد ایسی عباد پ کا بیان شروع فرمایا حوید بی -ا ورمالی د ولؤں عبا دنو ں کا مجموعہ ہے ۔ کتاب الج میں اگر جبر عمرہ کے احکام مجمی ذکر کئے گئے مہیں کیکن کجے کے فریقند رک برزی زار میں در در ایک کا براہ کا براہ کے ایک کا برائز کے ایک میں داکر کئے گئے مہیں کیکن کجے کے فریقند م محكه مونسكي بنارير عنوان حرف كتاب الجج ركعا به

عَوُالْاَحْدُايِ المُسْلِمِينَ الْسَالِغِينَ العُقَلاءِ الاَحِقَاءِ إِذَا قُلَ رُوُا عَلَى الزَّا دِ وَ عَ عَاقُلَ إِنْ أَرَاهُ تِزِيرَسِتَ مِلَالِوْلَ بِرُواجِبِ عَجِدُ النِّينِ تِرْتُ اورسوارَى بِر قدرت بور اور الرّاحِلْةِ فَاضِلًا عَرِ. الْمُسَكِّنِ وَمَالًا بُكَ مِنْ مُ وَعَنْ نَفَقَةٍ عَيَالِمِهِ إلى حِيْنَ عَوْرِهِ وَكَانَ ہر اور فرور لوں اور عبال کے لوٹے تک کے نعقہ پر قبادر ہوں اور التَّلْمُ ثُنِّ آمِنَا وَيُعَنَبُرُ فِي حَقِّ الْمَرْأَ وَ أَنْ يَكُونَ لَهَا مُحْدِمٌ بِحَبُّ بِهَا أَوْنَ وَجُ وَلَا يَجُونُ ما مون ہو۔ اور عورت کے حق میں اس کا بھی اعتبار کیاجائے گا گاس کے ساتھ کوئی فوم بھی ہوجی کے لَهَا أَنْ يَحِجٌ بِغِيرِهِمَا اخَاكَ إِنْ مِنْ اللَّهُ مِنْ أَوْ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ ا ہمراہ وہ نج کرسکے پاسا تہ میں شوہرمہوا واس کے اور مکہ کے رہیح میں تعین دوزیا تین دوزسے زیادہ کی فستا ہو تو اس کیلئے بغیر فوم ما شوہر کیج لغْت اكى وضحتًا ؛ المسلمين مسلم كي مسلمان - الاَصْحَاء - صحى كرجع : صحت ياب ـ مسكن ، رما كثر ربا ن بين ولتنز ملى الناس مج البيب " دالاً ية ، مسلم شريف مين مصرت الوهررية فسن روايت بيركه بهين رسول الثر صلى الشرطيب وسلم سنخطبه ديا اوراد شا د فرمايا المساوكو تم پرج فرص كيا كيا بس تم مج كرد ، عربس موت ايك با رفرض من رويد منظم الشرطيب وسلم سنخ مربع و المواد المواد من بيرج فرص كيا كيا بيس تم مج كرد ، عربس موت ايك با رفرض مونيكا مستدل يسب كد فركوره بالا آيت كے نزول پر حزت اقرع بن حالب رمنی الشرعند نے عرض كيا- أے اللہ ك رسولًا جج بربرس فرمن ہے یامن ایک بار۔ علاوہ ازیں بج فرکن ہونیکا سبب بیت النٹرہے اُ وروہ مرت ایک ہج ا در ط شده اصول کے مطابق سبب کررنہ ہونیکے باعث مسبب کے اغریمی تکوار و تقدد تہیں ہوا کرتا۔ فَا مُكِرَةً صَرُورِينِ : - مِسْمَعُ بِرِيشِرُغَاعَ فرصَ بهوچكا بهوتوكياية ناكز يريبه كراست نورًا ا داكيا جأيا تاخِر وسكتى ي ا ما مالک ، ا مام ابوتیوسف ، ا مام کرخی ، اما م احکرا وربعض اصحاب شافعی رجهم انتگرا ورزیدین علی ، نا هر مورید اور ہادی علی الغورا داکر نا طروری قرار دستے ہیں - صاحب محیط فرماتے ہیں کہ امام الوصنیفرد سے بھی زیا دہ صحیح روایت اسی طرح کی ہے - اس لئے کہ بیرتی اورسند احمد میں حفرت عبدالتر ابن عباس رصی التر عنہ سے روایت ہے ۔ رسول اكرم صلى الشّر عليه وسلم ن ارشاد فرما ياكه حو رجح كا ارا د و كرك وه عجلت سه كام ك علاً وه ازي سرعًا ج كيواسط ا کمیٹ مخصوص وقت معین سے بس استیاط فوری ادائیگی میں ہے مصرت الم محمر، مصرت الم شافعری مصرت الما ا حروم، حضرت امام اوزاعی اورابل بیت میں سے حضرت قاسم بن ابرا صیم اور حضرت ابوطالب علیٰ سبیالتراخی میں میں میں اور اعلیٰ اور ابل بیت میں سے حضرت قاسم بن ابرا صیم اور حضرت ابوطالب علیٰ سبیاللتراخی واحب قرار ويتع بين اس ليح كرسول الترصلي الترعكيه وسلم يرسل يمياً

δαασσασασιασιασοσασσασα

الشرفُ النوري شرح الممين الدو وسروري ے ا دائے جج کوسنانے مک مؤخر فرمایا ۔اگر علی العورا دائیگی وا حب بہوتی تو رسول الٹرصلی الٹر علیہ دہلم مُؤخر نه فرا ا عَلِمُ الاَحدِيلِ الدِيهُ زادمسلمان مُكلفُ تَندرست برج فرض سے بس غلام پر داحب نہیں خواہ مربو یا مُکاتر کے با خالص غلام - اور کافرر روا حب بها کمیونکم کا فربحق اداسے عبادات عزنحاطب میں ادراسی طرح عزم کلفت م بنهس اس کنځ کرسول الله صلی الله علیه وسلم کاار شا د سپه که جوغلام نج کرے اس کے بعد وہ محلقهٔ غلام سے آزاد کر دما جائے ،اور حوبجہ جج کرے اس کے بعد وہ بالغ ہوجائے تو ان پر نیاگز برہیے کہ دوبارہ تج کرس۔ یه روایت بیعتی می حضرت ابن عباس مسے مروی سے اسی طرح تندرست بهو ما بھی اس کیلئے شرط سے مربق ا در نا بینا دا یا بہج برج کفرض نہیں .اسی طرح کا فر پر ج فرض نہیں ا در بچ کیلئے مسلمان بہونا حرور کی ہے ۔اس کے ، كا فرزعيات كالمُخلف بي قرار نبين دياكيا - البيه ئبي ج مي*ن بيكبي شرط سبة كم عقل مو*، پاگل ريځ فرض نبين ادر وریات روزمره اوروایسی تک امل دعیال کے نفقہ سے زائد نوسنہ وسواری کا انتظام ہونا تھی سنرط ہیں۔ وریات روزمرہ اوروایسی تک امل دعیال کے نفقہ سے زائد نوسنہ وسواری کا انتظام ہونا تھی سنرط ہیں۔ ر المرابي المرابي المنظم المواد المرابي المرا ہونیکے واسطے شرط قرار دستے ہیں۔ امام ابوصنیفاری کھی بواسطہ ابن شجاع روایت اسی طرح کی ہے اور آمام احمد عج کی ادائيگي كے واسطے اسے شرط قرآردستے ہیں۔ قاضی ابوحازم جمعی می فرماتے ہیں بشرح لباب ورمنہا یہ دونوں میں اسی كوضيحہ قرارديا كياا ورصاحب فتح القدير كے ترجيح دادہ قول ميں بھی ميں ہے۔ اس لئے كرسول الشرصلی الشرعليہ وسلم ك استطاعت وقدرت كي تفسير قراق بوت محض زادوراً قلَّه كاذَّر فرمايا، داسته كم مامون بيون كوبيان وبعت بو فی حق المدوا تو الز عورت کے لئے اس کے ساتھ شوھر یا محرم ہونیکی بھی شرط ہے اس کے اورمكم مكرمه كى درمياني مسافت تين روزياتين روزرست زياده بود محم برائساعاً قل بالغ تتخص كماس عورت كرام مواس سے قطع نظركد برا بدى حر مت قرابت كے طور برم و مارضاعت ودامادى كے طورر برام شافغ رئينے فحم كى شرط منهن لكا يك ان كے نزد كي اگر رفيق سفر تفه وعتمد عورت بعي مون ت مجى بِسَا كَقَرِجَ كَى ادائيكي بوصائيكي اس لي كرآيت مباركه ولترعلي الناس ج البيت، اورالفا فا مديث، قد تدل دارتطنی و غیره میں رسول الشرصلی الشرعلیہ و لم کا یہ ارشاد ہے کہ بلامحرم کے کوئی بھی فَأَ مَرُ هُ حِرُورَيه ؛ ـ راسة كے مامون والااختلاب فقها داس جگه بھی ہے. سروجی ا درصاحب بدائع توجّا كخ قول اول كو كيم قرآردية بي اور قاصى خال دوسرك تول كو للنذا راسته ما موكن برسف فبل حركا انتفال ایئ وصیب جج ترنالا زم ہے اوراگر محرم اسپنے نان نفعہ اورسواری کے خرج کا طلبگارم واور بغیا

الرف النوري شرح المدين الدو وسروري الله اس کے عورت کے ہمراہ جلسے: برآ مادہ نرہوتو عورمت نفقہ اداکر نالا زم ہے۔ اب رمی بدبات کہ اگرعورت کا عرم کو تی بھی مذہوبو کیا ج اداکریے کیواسطے اس کو مناح کرنالازم سے تو جو حفزات قول اول کے قائل ہیں۔ ان کے مہا ان میں سے کوئی شنے لازم نہ ہوگی۔ اور دوسرے قول کے قائلین کے یہاں سب کالزوم ہوگا۔ وَالْمَوَاقِيتُ الْقَ لَا يَجِونُ اللَّهِ عِلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَرَّهَا لَا هَلِ الْمَدْنِينَ وَوَالْحُلْفَ يَ اورمیقات جن سے مرور الما حرام کسی کے لئے جا کرزمنیں ۔ مدست والوں کے لئے ذوالحلیف وَلاَ هُكِ الْعِرَاتِ وَاتَ عِرْقٍ وَلاَهِلِ ٱلشِّامِ الْجُحُفَةُ ولاَهَلِ الْعِبْلِ قَرْن وَلاَهُلِ الْهَرِب ا پل عراق کے داسطے ذات عرق ادرابل شام کے داسطے جھنہ اور مخد واکوں نے داسطے قرن ادر میں دالوں کے كُلْكُمُ فَاكُ قُلَّامُ الاَحْوَامُ عَلَى هَلْ وَالْمُواقِيْتِ جَامَ وَمَنْ كِان بِعُلُ الْمُواقِيتِ فيهقاتهُ واسط بللم سبع اوران میقانو سے قبل احرام با ندهنا تمی درست سبع اور جس کی رہائش ان میقانوں کے بعد ہواس کا مقا الجِلُّ وَمُنْ كَانَ مَكَنَّهُ فَسِقَاتُهُ فِي الْحَجِّ الْحَرَمُ وَفِي الْعُمْرَةِ الْحِلَّ طلب اور جوشفص مكم مكرمد مين مواس كاميقات برائے ج حرم اور برائے عرف مل ب. احث ام کے میقانوں کا ذکر لغرت كى وص إلى مواقيت مقات كى جع: مقرروقت بيان مقامات كيواسط استمال بون لكا جهار سے حاجی احرام با مزھا کرتے ہیں۔ ووالحلیفہ اور مرینہ منورہ کی درمیانی مسافت علامہ بو وی کے تول کے مطابق چیمیل، اورقامنی عیاص کے قول کی روسے سات میل ہے۔ ذات تعدی : مکر مہے دوم حلوں کی دوری پرمشرق ومغرب کے بیتے میں ایک مقام کا نام ہے بخف ، مکم مرکمہ سے تبوک کے داستہیں شمال و مغرب کے بیچ ایک سبتی کا نام ہے ۔ برہیلے مہیعہ کے نام سے موسوم تھی بھراس جگہ ایک سیلاب سے بستی دالے سہ کئے تواسک كانام بجحفه رِ گیا . به كمه كرمه ستین مرحلون كی دوري پرسے قرین كه به كم محرمه سے دوم حلوں كی مسافت پرا كم بهار نام ہے۔ بلملم - محمر مرسے دوم طول کی مسافت پر ایک بہار کا نام ہے۔ ریح و تو طنیع | وہ جیزیں جن سے نتج وا جب ہو تاہے ان کے اور ج کے ستراکط کے ذکرہے فارغ ہوکر علامه قدوري ان مخصوص مقامات كاذكر فرارس ميں جہاں سے جے كے افعال كى ہتداء كي ہوتی ہے۔ علامہ قدوری ﷺ نے جو مواقیت بیان فرمائے ان میں سوائے ذات عرف کے اور تمام بخاری وسلمیں ﴿ حفرت عبدانشرا بن عباس کی روایت میں موجود مکن ا ور رما ذات عرق و ه ابو دا وُ د ، مسلم وعیزه کی روایت ہے ؟ ٹابت ہے۔

الشرفُ النوري شرح المرابي ارُد د وت روري ا **یکھے سوال** :- رسول انٹر صلی انٹر علیہ ہلم نے عراق والوں کیواسطے ذات عرق کی کس طرح تعیین ذیا دی جب کہ ا پیت ہواں ہو روں منر ان مسریت عراق اسوقت تک فتح مذہوسکا تھا۔اس کا جواب یہ دیا گیا کہ حس طریقہ سے آئپ کے شام والوں کے واسطے جحفہ کی گھیین فرمادی تھی حبکہ شام تھی اس وقت کک فتح مہیں ہوا تھا۔ دراُصل وجی کے ذریعیہ آنخضور کو ان مقامات ك فتح بوجاك اود دارالاسلام بن جلك كاعلم بوتكا كقا-فان قدم الاحرام الوحوام الوحاجيون اوربرايستفس تحواسط جومكه مكرمين داخل بونيكا اراده كريان ميقاتون سے احرام کے بغیرگذرنا جائز مہیں طرانی اورابن آئی شیبہ وغیرہیں حفزت عبدانٹرابن عباس سے روابت ہے کہ ان میقالو ں سے کوئی احرام کے بغیر نہ گذرہے البتہ اگر کوئی شخص میقات سے پہلے احرام با ندھ لے تو متعقة طور پر يرسب كے نزدىك درست بع. وَإِذَا اَ رَادَ الاحْرَامَ إِغْتَسَلَ اَ وْتُوصَّا كُوالغُسُلُ اَفْضَلُ وَلَبِسَ نُوبَايُنِ حَلِيْك يُن اُرغَسِيكَيْ اورجب احرام با خرصنے كاارا ده ميوتو تبليخ ياوهنو كرے ما ورا فضل بسب كد خسل كرے اور دونيز يا دھلے بور كركور ل بعيسنى رَا مَا مَنَا وَ بِي دَاءً وَمَسَّى طِيْبًا إِنْ كَانَ لَهَ وَصَلَى زُلُعتَيْنِ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّ أَبِرَيْلُ الْحَجَّ تِهِبندا ورجادر كوبِهنِ اوروه خوشور كمنا بروية خوشو لكائة اور دبيم، كيه بدانتُه ميراج كإارا ده به توايس مِهدواسطي فَيُسِّمُ ﴾ كِل وَتَقَنَّلُهُ مِنَى شُعُّ يُلَبِّي عَقِيبٌ صَلوبَ، فَإِنْ كَانَ مُفَرِّدًا بِالْحَجِّ نوى بِتَلْبِيَّيَهِ الْحَجُّ فرادے اور قبول فرالے. بھر بعد نماز تلبیہ کے ۔ اگراس کا عج افراد ہولو ا ندرون تلبیہ سیت عج كر ے ۔ وَإِذَا اللهُ وَالاِنْحُوامُ اللهِ الرام ك فصدك وقت عسل كرنا يا وصوكرنا جلهة مكرا نفسل يري ل كرك اس واسط كربرائ اترام يه تابت ب كدرسول الشرصلي الشاعليد سلم في عنسل فرمايا - يه روايت ترغري " ترندى مين ام المؤمنين مفرت عائشه صديقة اسعم دى سب يد نظافت وصفائ كى خاط عسل بوياس المهارت وباكى كيوا سطنهي اس واسط حيض ونفاس والى عورت اوريج كواسط بمي استصنون قراردياكيا مسلم شرايف بي لمؤمنين حفزت عائشه رصني الشرعنها سے روابیت بے کہ حضرت ابو بجرصدیت رصی الشرعند کے رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم سے حضرت اسمار سے بارسے میں عرض کیا۔ اے ان رسول اسے حض آنے لگا آن محفورے ارشاد فرایا۔ اسمارسے کہووہ احرام نج سمار باندھ کے فَأَمْرُهُ هُرُورِيهِ : . ج ميں حسب ذيل مواقع ايسے ٻيں كہ دہاں غسل كرنامسنون ٻوا دا، بوقتِ احرام د٢) مكم م کرمہ میں داخل ہوتے وقت ،۳) عرفہ کے وقوت کے وقت ،۷) مز دلغہ کے وقو من کے موقع پر (۵) بوقت

الرفُ النوري شرح المديد الرُدد وت روري الم طواب زیارت د۲۰ ایام تشرکتی میں ۷۷ بوقت رمی جمرات د۸۷ بوقت طواب صدر د۵، حرم میں داخل بوتے وقت ـ ولبسَ يَوْ ببين جدا مِدا بين الْدِ: اس كے بعد كيڑے يعنى تهبندا وربيا در بينمنا مسنون ہے ۔اس لئے كەرسول الله صلى الترعليه وسلم ا ورصحابة كرام صن الحضي كويميناكسيد- بيردوايت بخارى مشركعية بين حضرت عبدالترابن عباس م سے مردی ہے۔ ملا مرقدوری حبریدین کوعسیلین سے سیلے لاکر میر فلا ہر فرارسے بین کدسنے کیٹرے ہونا انجاہے ورمذ کا فی د مطلم ہوئے بھی ہوجائیں گے ۔ اُحرام باِ ند صفے سے قبل صبم پرخوشبو ککانے تکومسنوں قرار دیاگیا اگرجہ خوشبو کا اٹرا حرام کے بعد تک برقرار رہے۔اس لئے کہ بخاری وسلمیں ام المؤمنین جھیرت عائشہ رصی الترعنہاہے روا یہ ہے کہ احرام سے پہلے میں ہے رسول الٹرصلی الٹر علیہ وسلم کے جہم مبارک پرنوشبولگائی۔ البتہ ایسی خوشبو کی ا با عنہ کرا ہے کہ احرام کے بعد بھی اس کا اثر نہیں ملکہ عین خوشبو بر قرار رہیے۔ مثال کے طور پرمشک کی خوشبو هٔ حزت امام الکت ، حزت امام زوره اور حزرت امام شافعی مبمی اسی طرح سکتے ہیں۔ اس کئے کہ رسول اللہ صلی لٹر ملیرو کم بسے ایک محرم کو دسکھا کہ وہ فوشبو لگائے ہموئے ہم نو ارشا د فرمایا کہ اپنی اس خوشبو کو دھوڑ الو۔ تو بعد احرام عين توسيوكا استمال ممنوع سے باقى مانده توسيوك اثر كا يرحكم بنيل بكورد احرام دوركعت نماز برطن جاسية اس ك له حضرت جا برشم مردی ہے کہ رسول اللہ صلی التر علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں احرام کے وقت دورکھات بڑھیں۔ وَالتَّلْبِينَ ۗ أَنُ يَقُولَ لِبَّيْكَ اللَّهُ مَّ لِلَّيْكَ لِبَّيْكَ لِا شَرُيكِ لَكَ لَكَ لِلَّهِ اورَلبيداً سَ طِرِح كِمناهِ إلى الشّر عي جا حربوں ميں حاحز ٻوں اولا عبت كے داسطے حاحز بوں تراكونى شرك نبيں مي حاحز بروں لَكُ وَالْمُلُكُ لَا شَرِيكَ لَكَ وَلَا يَنْفِي أَن يَجُلُ بِشَيِّ مِنْ هَلِهِ إِلَيْمَ فَا وَلِهِ الكُمْ بيشك حمدونفت وملك آب كي الح بين اوريه مناسب منبيل كران كلمات بي كي كيد البتراكر كي ا صافر كرد ، ورست ب مربح وتوضیح کوالتلبیتهان نیتول الا علامة قدوری رسول الترصلی التر علیه وسلم کا تلبیه بیان فرار ہے این افرار تبلید صحاح سنہ میں تصرت ابن عرض سے ردایت کیا گیا ہے۔ عندالاحناف یہی لمبييه بإايسا للبيه جواس آلمبيه كے قائم مقام قران پاجائے واحب ہے اور بحائے بلید کے تسبیح وتہلیل پااس کے مانندگوئی دوسراالٹرکا ذکر ترب ہوئے نیت اترام کرے تب بھی وہ محرم شمار ہوگا ۔ لبیلط الج اس لفظ کاشمار ان مصدروں میں ہے جن کے فعل کو حذوث کردیا جا ماہیے۔ یہ دراصل لَبَ بفم سے یاالبً بالکان سے بناہے جس کے معنے ہیں اقامت کرنا۔ بو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں ۔ حاضر ہوں میں کچ ا طاعت پربرقرار ہوں۔ تثنیہ تاکبیدے واسطے اور لقب معمول مطلق ہونیکے باعث آیا ہے اوڑ ان الحد کے اندر" ان" لغنت فصیح کے کھا ظے مع کسرہ الہمزہ ہے مشہور کوی فرا یہی کہتے ہیں ا دراس کے رعس دوس

رون بخوی علامرکسائی ہمزہ کے فتحہ کو بہتر وستحسن قرار دیتے ہیں۔ یے جواکفا فاتلبیہ سان فرائے ہیںصحاح ستہیں تھیکہ بنمس كدان الفاظ ميس كسي طرح كي كي كي جاسة ملكها ملكصاحب كنزتو كافي مين اس كے بسند مدہ س ں اور شی تلبیہ مار ہار شیسھے ۔ تھزت امام اح يؤحفرت امام نسافغي حسيه اضافه كاجائز ندمونالقيل ن کے اور ترکیبہ کو قباس فرالیا اور جس طریقہ سے ا زان وتسا اسى طرح يه درست نبي كم المبير كوان كلمات مين كسى طرح كى سرلى مود عندالا جناف يتلبيه مين اضافه جليل القرر صحابة ترام شيت ابت بيع نساني اوراين ما جه وعزه مين حظ رصى التُدعنه كى روايت آسى طرح كى ہے اورمسندا بوليسالي ميں حصرت عبدالترا بن عررہ سے اسطرح كى روايت ہو۔ فليتَّق مَا مَهَى اللَّهُ عَنُهُمْ مِنَ الدُّ فَتْ وَالْعَسُوقِ وَالْحِدُ الِ وَلِأَيْقِتْلُ كااح^{[م} مبدّه گيابس النّد كي من فرموده بخيزون جماع ، فنش كلا) او*راد اغسه* اجتما بي لامكان عكت ولايكبش فهيضا ولاسر اونل ولاعما اَنَ مِكُونَ عَسِيلًا لاَ يَنفُضُ الصَّبغُ اَنَ مِكُونَ عَسِيلًا لاَ يَنفُضُ الصَّبغُ نمبی با تی رہے تو درست۔

martat.com

الرفُ النوري شرح المراك الرُد و تشروري الم احترام باند صفوا كيليخ منوع جيزور كابريان لغات **لى و ضاحت : -** رفت <u>: بېسترى يا فحش كلام يا عورتو</u>ں كى موجو دگي مين بېسترى كا ذكر . حب آل ، لا نا تحكُرُ نا مثلاً اپنے رفیق سے روسیطے - بیا ل : نشان دہی ، بتانا ۔مضبوعنا : رنگن ہوئے کہ وس آس : ایک قتم کی نوننبُو دارگھاسُ جوتل کی مانند ہوتی ہے یہ زنگا نئ کے کام میں آتی ہے۔الصّبغ ، زنگ - الصبیغ : زنگا ہوا کے جاً اہے" نوٹ جسع" اور تیاب صبیع . رنگا ہوا کیٹرا' اور دننگے ہوئے کیڑے ي كو قر ضيبه | فأذال بي الخ تنكبيب فراغت كيد بيشرعًا وه مُحرم شمار بهو كاا در فحض با يون ا در ر ﴿ ﴿ وَ ﴿ مِنْ السِّلِّ لِمُعْكُولِ لِيهِ اورصْقِ وفجورت مكمل طور مُراجَعْنا بِ جِلْبَيْرَ. ارشًا دِربا بي بيخ نمن فرص فیہن الجے ولافسوق ولاحدال بی الجے "د سو توشخص ان میں جج مقرر کرتے تو پھر د اس کو > نہ کو ئی فخش مات جائز ہے اور نڈکو ڈی بے حکمی ‹ درست ، ہے اور ند کسی تشم کا نزاع زیباہیے ، نیز محرم کو شکار بھی نہ کرنا چاہئے کہ اس کی مِفي م انعتِ سبع - ارشادِرا بن سبع يا يهاالذين المنوالاتعتلواالصيدوانم حَرِم " دام إيمان والووحشي شكاركونسل مت کرو جبکہ تم حالت احرام میں بوء ملکہ اس سے بڑھ کراس کی جانب اشارہ کرنے اور نسان دہی کی بھی مابنت ہے۔اس کے کہائم سرستہ کے حفرت ابوقتادہ شہر روایت کی ہے کہ انھوں نے بیر محرم ہونیکی حالت میں گورٹز کا شکارکلیا ورجفرت ابوتنادة كي رفقارا حرام بايزه بهر ي مقر رسول الشرصلي الشرعلية وسلم كن احرام باند سف والول سفيلوم فرمایا که انتخوں نے شکار کی جانب اشارہ یا نشان دہی یا کسی طرح کی مدد کی تھی۔ وہ بولے بنہیں ۔ تو ارشاد ہوا تب ولا يلبسر قسيطناً ۔ موم کوسلے ہوئے کبڑے بمبی نہنے جاہئیں۔مثال کے موریرکر نا یا جامہ وعزہ ۔ علاوہ ازیں عمامہ إغرص أوي اورسف أورقبار موزك بينغ كي بعن ممانعت بعداس واسط كدرسول الترصلي الترعلية والسلط درسول الترعلية نی ممالغت فرمائی - البتہ اگراتفاق ایسا ہو کہ کسی محرم کے باس جوتے موجود نہ ہوں ا دراس کی وجہ سے اس کو موزے سیننے کی اُحتیاج ہوتو تخنو ں تک انھیں کاٹ کرمیننا درست ہے اس لئے کدروایت میں موزوں کے يمنے كوائى شرط كے سائم مستشىٰ كيا گياہيے وحدرت امام اخرا اور حضرت عطار كے نز ديك كاشنے كى احتياج نہيں اس لئے کہ حفرت ابن عباس سے مردی ہے کہ جس تحفی کے پاس جو کے موجود نہوں وہ موزے بہنے اور حس کے پاس تہبند منہو وہ یا جامہ پہنے ۔اس کا جواب یہ دیاگیا کہ حضرت ابن عرض کی روایت کی سند زیا دہ قوی اور زیادہ واضح ہے۔ لہٰذااسی کو راجح قرار دیا جائے گا۔ ولا يغطى بهاستكماً الز- قُرِم كوچاسيَّے كہ اپنے سرا درجهرےكوبھى نہ تجبيائے ۔ حضرت امام مالكتَّ ، حضرت امام شافعي ورحفزت امام احرُثُم دمح م كُ داسطے جيرہ جيانے كو درست قرار ديتے ہيں اس لئے گه دا رقطنی وغيرہ ميں حضرت عبدالترابن عرض سے روائیت ہے کہ مرد کا احرام اس کے سرمی ہے اور عورت کا احرام اس کے جمرہ میں۔

الشرفُ النوري شرح المجال الدُد و تشروري الم احنا من کا مستدل مسلم، نسانی ا ورابن ما جدمیں تصرت عبدالنترابن عباس کی یہ روایت سے کہ رسول النرصلے الترعلیہ وسلانے ایک دیمانی فرم کی وفات بریہ ارشاد فرما یا کہ اس کےسرا در چرے کو نہ چیپا وککہ اسے بروزِ قیامت تلبیہ پڑھتے ہوئے اعمایا جائے گا۔ أَكِكُ اشْكَالَ بْسَامِينِ كَالْفَاظِ" فانسِعِتْ يوم العّيامةِ ملبّياً ، (كروه بروز تيامت بلبيرط عِيّے موئے اٹھاما جائے گا ہے مفہوم پر لو احناب عمل ہیراہیں اور محرم کے سر اور چہوٹے جھیانے کو جائز قرار نہیں دنیتے مگر منطوق ہے۔ پرعمل بیرانهٔیں مُہیں۔ درین کے منطوق سے بیرہات معکوم ہوتی سے کہ موم کا متراور چرو کفن سے نہ تجیبائیں اورا کہ ا اس کے برعکس ہے اس لئے کہ یہ دومرے مردوں کی ما مند محرم میت کے بھی سرا در چرے کو گفن سے چیباتے ہیں اس کا سبب کیا ہے۔ اس کا جواب یہ دیاگیا کہ اس حدیث کا دراصیل دومری حدیث سے تعارض ہے اور وہ بیر کہ آ دی کے مربے سکے بعداس کے بجزاعمال ثلا تر کے ہاتی سارے عمل ختم ہموجاتے ہیں ا درا حرام بھی منجلہ دیگر اعمال کے ایک عمل ہے اور مرنے پراس کا بھی انقطاع ہوگا ۔ یہی سبب سے کہ ج کے واسطے مامورکو مرنوا کے اوام بالا تفاق بنا 襞 كرنا درست تنهين علاوه ازين روايت ميس بے كه اينے مردون كو وها من دوا ورمشا بهت ميود خرايناو كيروايت دار قطنی میں حضرت ابن عباشرن سے مروی ہے ۔ روگیا اعرابی کا واقعہ تووہ عام حکم سے مستشیٰ ہے اسواسط کہ اس کے احرام كأبر قرار رمنا رسول التلوصلي الترعليه وسلم كووحي كيزور ليرمعلوم مهوجيكا تحاب ولا بیس طیباً الا - موم کے لئے یہ درست نہیں کہ لبداحرام کیڑے اورجہم وغزہ میں خوشبو لگائے۔ اس لئے کہ تریزی وغزہ میں حفزت عبدالنزا بن عرض سے روایت ہے رسول النوصلی النز علیہ ولم سے ارشاد فرمایا کہ ج کرنیوالا تو براگندہ بال ہواراتا ہے اسی طرح محرم کو سروبدن کے بال مذہو نڈسے چا ہئیں۔ وَ الإيلبُسُ وَ مِأَالِ السي كَبِر عِجْسِ مُهم ، زعفران ادرورس سے زنگالگیا ہو محرم كو بيننے كى ممالفت ہے البتہ اگر انھيں و صوكرا ورزاكل كركے بينے تو درست مي كم مسندالوليكى ويخروس حضرت عبدالله ابن عباس كى روايت كى رويدليد كرف استمال محم کے لئے مباح ہے۔ وَلاَ باسَ بائُ يَعْتَسِلُ وَ يَنُ حَلَ الحِتَّامُ وليستظلُ بالسب وَالمَهْ لِي يَشُدُ وُ وسطح الْهِمُيانَ ور موم کے لئے برائے عنسل جمام میں جانے اور گھرو کجا وے کے سامنے بیٹھنے میں حرج نہیں - اور ہمیا تی کمیے میں بازھا ولا يُغسِل راسَمُ ولا لحيتم بالخطي و يُكَثِرُ مِن التلبية عقيب الصَّلَا قِ وَكُلَّمَا عَلَا شَرْفَا أو هبط رست ہے اور فراس سراور ڈواڑسی کل خرو کے ذرکیے مندھوئے اور بعد نماز کر سے ساتھ تلید بڑھے اوراد بی حک پر جڑھے وَا دِيْا أُولِعَ مَ كُلْبَانًا وَبِالأَسْعَارِ، فَإِذَا دَخُلَ بَمُكُنَّهُ إِسِتَ أَيَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَإِذِاعَا يَكَ الْبَيْبَ یا نیجی جگریں اتر سے ہوئے پاسواروں سے ماقات کیوفت اور بوقت صبح کثرت سے کبیک کھے اور منح مکرم میں واخل ہو کر كَبُّرُ وَهُلَّكَ شُمِّرًا بِسَكِ أَبُالِحُجُرِ الاسْوَدِ فَاسْتَقْتِكُ لَهُ وَكُتَّرُ وَهُلَّكَ وَمَ فِعَ يَكُنِّهُ مَعَ التكبير سے پہلے مسجد حرام میں جائے اور مبت التر شرکف کو دیچے کر بحیر تبلیل کئے اس کے بعد محراسود کے سامنے جاکر بحیر وخ

اشرتُ النوري شرط المالي الرُد و تشروري وَاسْتَكُمْ كَ قَبُّلُهُ إِن اسْتَطَاحَ مِنْ عَنْدِاً ثُنُونُ ذِي مُسْلِمًا - وون المتَعَالَ عَنْدِ اللهِ عَلَ اللهُ ال گغت کی وخت ایر المحتهآم :عنس کزئی حگر - المهتیان - یا کے زیرادرمیم کے سکون کے ساتھ - دہ چیز ہو کر سزیے دسطِ کم میں ہاندھی جائے اوراس میں رویئے رکھے ۔ حزورۃ اس کی جازت صحابۂ کرام اور العین سے کا ج ہے ۔خطبتی : معروف گھاس جے گلِ خیرو کہا جا تا ہے ۔ شرقت : او کِئی حکمہ ۔ و آدی : نشیبی اور نبی حکمہ ۔ محرم كيواسط مباح امور ب و قوضیه او کافباس الو می میواسط اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ عنس کرے مسلمتر لیت میں رک و توسیع اردایت ہے کہ رسول الترصلی التر علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں عنسل فرمایا ۔ امسیر المؤمنين حفزت عمرفادوق رصني التروعية سيجعي بحالت إحرام عنسل فرمانا ثابت بيديسكن واضح رب كه امام طحاويج کے قول کے مطابق نہا کا درست ہے نگر میل چھوڑانے میں کراہت ہے۔ بلکہ امام مالکٹ تو اس سے معی بڑھا کر یفرانے ہیں له آرمسل خابذیں میل جھوڑاسے کی خاطر بدن ملے تو اس پر ف ریہ دینا لازم ہو گا۔ محرم کیواسطے گھرا ورکحا وہ کا سا پرحاصل لرنے میں بھی مضالقہ نہیں۔اس لی^مگرمسلم شریب میں روایت ہے کہ حضرت اسکمروضی الٹریخه برکڑے کے دراہیہ سایہ کیا۔ حصرت امام مالکرشے خیمہ وعیرہ کے ذریعیہ سا یہ کرنے کو منع فرماتے ہیں ۔ لیکن حضرت اسامیہ کی روایت اس کے خلان عجت ہے۔اس کے علاوہ حضرت عرفاروق رضی النزعہ کیڑے کو درخت ہرڈال کرسا یہ حاصل فرملتے تھے۔ ورمقرت عثمان عنى رصني الشرعه كميواسط خيمه كالرااجا ياكرنا مخما ویک تورمن التلب آلان رسول الله صلی الله علیه وسلم اورصحائه کرام ان مواقع میں اسی طریقہ سے بلید بڑھاکر تے تھے بینی بیت الله شرکیف کو دیچھ کر بجیرو تبلیل کہی جائے۔ اس لئے کہ محزت جابر مناکی روایت میں رسول الله صلی الله رعلیه وسلم کااس موقع برتین مرتبہ بجیر بڑچھناا ور لاالہ الااللہ وحدہ لا شرکی له الملک وله الحروب ویموعلیٰ کل شئی قدیر مصنف ابن إبى شيبهي ب كرسلف ان حالات اوران مواقع من تلبيه كى كثرت كويسند فرمات كے -واستلهُ الز-اگرمنہ سے جو مناممکن نہ ہویا ہا تھسے جیونا ممکن ندرہے تو مثلاً عصادیزہ سے بھو کراسے جوم کے ا در ثابت سے کہ رسول النّر صلی النّر علیہ وسلم نے جراسو دکا عصار سے استیلام کیا بدروایت بخاری شریف میں وجود ہج تُكُمُّ اَخَلَ عِنُ يَمنِينِهِ مَا يَلِي الْبَابِ وَقَلُ اخْطَبَعَ رِدَاءَةَ قَبُلَ ذَلِكَ فَيُطُوفَ بِالْبَيْتِ سَبْعَ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ

الشرفُ النوري شرح بعد بعد الدو وت روري المد َلُ كُلُوا فَمَا مِنْ فَسِاءً الْحُطِيْمِ وَيَرْمُلُ فِرِ الْاشْوَاطِ النَّلْبُ الْأَوْلِ وَيُمِثِي<u>ْ ف</u> حطبہ *کرے اور پہلے تین ہ*ٹوط میس ' اکڑ کر حیلے ۔ اور با ق میں اپنی مَا بَعَیَ عَلیٰ هَیںتُرَّہٖ وَیُسْتِکِہُ الْحُحَجُرُ کُلِّمَا مُرِّرِّبِہٖ إِن اسْتَطَاعُ وَچَنْہُ ُ الطوافَ بالاسْتِلامِ ہُم یَا تِی ب سے گذر کے اسے حوصے بشرطیکہ اس پر قادر موا در طوا ک کا اختیام استیلاً) بر کر۔ الْمَقَاهُ فَيُصُلِّي عِنْلُ لَا كُلُعْتُينَ أَوْحَنْتُ مَا تَيْسَمُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُلْ وِالطواف طراف القامُو اس كے بعد مقام الراسم من آكردوركعات ركي سے يامسحد من جس حكم پر صفاعكن بروية اور يه طواف طواب قدوم كبلا باسيم وَهُوَ سنَّةٌ لَيْسَ بِواجبُ وَلَيْسَ عَلَى ٱهْلِ مَكَّةً طُواتُ القُلُ وَهِمُ اوريه واجبسني ملكمسنون سع ا ورمك والول يرطوات قدوم سنيس. طواب قدوم كاذكر لغات كى وضاحت: - اضطمة ؛ چادركودا تى بغل كے نيچ كركے اس كے كنارے اپنے بائيں كاندھے برد النا به اضطباع كهلاتاسير - الانشواط - شوط كي جمع ، غايت ، حكر، غايت تك ايك مرتبه دورٌ نا . كها جا ماسيع بري الغرس شوطا" (گھوڑ سے نے ایک حکر لگایا) . الحقطیم - حلم سے مشتق ہے ۔ الحطم کے معنیٰ ہیں نوٹا ہوا : وہ اس حگہ کا نام ہے لي مطيح كمت بن كماس ويش سن بيت الترس نكال دما. لُو صِیْبِ التَّحَدا َ حَنْ يَمِينَهُ - بَجَ اسود کوچِ م گراضطبار عُ کرتَ ہوئے ابْنَ دائیں جانب سے جس طرف کہ باب بیت التٰرہے مع تعلیم بیت اللّٰر شریف کا سات مرتبہ طواف کریے۔ اس سکل يس كعبه طواف كنزه كى بأئيس جانب رسيكا وأئيس جانب سي أغاز كاسبب يرسي كم طواف كرنيوالا كويا مقتدى ا در سبت النُّر گویاا ما م سے۔ اور مقتدی اگر ایک ہوتو وہ امام کی دائیں جانب ہی کھڑا ہواکر تاہیے۔ طوا ف کے سات ا شوا طیس سے بیلے لین میں رمل کر میکالین کا نرهوں کو بلا تا ہوا اکر قا ہوا بیطے کا جس طرح کہ مجابر صفو عب قتال میں اکر کر چلا کرتا ہے اور باقی چار شوط میں اپنی ہیئت کے مطابق سیطے کا روایات اس پر متفق ہیں کہ رسول النٹر صلی الشرعلیه وسلم بے اسی طرخ طواحت فرمایا تحقا بخاری اورسلم اورا بودا و دمیں حضرت عبدالترابن عرشے اور سند احرس حفرت الوالطفيل سياسي طرح نعل كياكيا-فَأَنْدُهُ حَزُورِيهِ: حَضِرت عبدالتُّوابنُ عباسَ مُعْ رَقٌّ وَمُصِّنون منهِين فراقي اس واسط كررل كاسب كفادِ كم يس طعن کا جواب دینا تھاکئر سلانوں کو بدسینر کی آب وہوا و تخاریے کمز ورکر دیاہے۔ اوراس کے ذریعہ نو د کو توی ظاہر كرنا تحقا اوروه سبب بعيديس باقي منهين رباله اس كاجواب نيه دياگيا كرچفزت بعابرتن كي مرفوع روايت بين رسول المثر صلی انترعلیہ دسلم کا مجمۃ الوداع میں طواف کرتے ہوئے تین شوط میں رمل فرمانا تا بت ہے۔ یہ روایت سلم درسائی 🔅 ασασ:σσ:σσο

الرفُ النوري شرط الموس الدو مت روري میں موجود ہے جبکہ اس وقت کوئی بھی مشرک ند تھا۔ پھر حکم کے لئے سبب کا باقی رہنا ناگزیز نہیں۔ ونستلم الحصبم الدسسون برس كرس وقت بجي تجراسود كياس سے گذرے اسے بوسہ دے اس لے كمائر سة اور صاكم ك حضرت عرفاروق رضى الترعمذ سے اور بخارى في صفرت ابن عرشسے روایت كى ہے كررسول الترصلي الترعليه ولم ف اسى طرح كيا البته اس كالحاظ لازم سبع كداس كي وجُه سبي كسي كمان كو ايذاء مذ بهو يميز كدروك ميس سبحه رسلول الشرصلى التبرعليه وسلم نے مصرت عمرت سے ادشیار فرمایا که تم توی شخص کر لہٰذا بوقتِ استعمام لوگوں سے مزام نه ہونا کہیں اس کی دحہ سے کمز دروں کوایڈار میں وکنے البتہ اگر مجمع نہ ہوتو استیلام کرنا در مذاس کی جانب رخ کرتے ہوئے بچیروتہلیل پراکتفار کرلینا کیہ روایت مسندالو لیسلے وعیرہ میں حضرت عرفاروق رضی التدعیہ سے مردی ہے۔علامہ قدوريٌ مُسَكَّمُ أَكَ وَربيه بيرتّا ناچا ه رسيم بي كه استيلام بردو سُوط كُنيح بين يحصون سے اور صاحب غاية البيان نے اس کی صراحت فرمائی سے اور محیط میں لکھا ہے کہ طوا من کے شروع اور آخر میں استیلاً) مسئون اور دیج فَأَنْدُهُ هَرُورِيهِ: علائمة قدوريُّ بجز جواسود كے اوركسي چيز كے استيلام كے باركييں بيان منہيں فرمار سے ہيں اس ما سبب یه کیے که رکن شامی اور دکنِ عَراحتی کااستیلام کرنامسئون منہیں ملکہ دکنِ یمانی کا جہاں لک تعکی ہے اس کے بار کمیں محص امام محرکت کی امکی روایت اس کے مسنون ہونیکے بار کمیں ہے ورنہ ظاھر الروایت کے لحاظ سے رکن یمان کے استیلا م کوئھی ہاعثِ استحباب ہی قرار دیاگیا۔ علامہ کرمان اس قول کو درست قرار دیتے ہیں۔ رکن بمانی کے استیلام کے متعلق صاحب ہدائغ فرماتے ہیں کہ میرمتعقہ طور مرسنوں نہیں۔ صاحب سراجیہ اکسے درست ترین قول قرار دیتے ہیں۔صاحب بحرنے کچواس طرح کے تائید کرنیوالے آ قوال صور تقل فرائے ہیں جن سے اس کے استیلام کا مسنون ہونامع اوم ہوتا ہے۔ وهيختم الطواف الأ- اختياً اطوات اس الملية برم وكه اول حجراسود كا استيلام اور كيم دوركعت نماز لبعد طوا ف حج اسود كا استيلام مسنون ہے اور دورگعت نماز بڑھنا واجب خوا ، یہ فرمن طوات ہویا یہ واجب اورسنون ہویالفال ان دورکعتوں کے واحب ہونے براس سے استولال کیا گیا کہ رسول الٹر صَلی الٹر علیہ دسلم نے مقام ابراہیم برسہو یخ کر آیت واتخذوامن مقام ابراهیم مصلّے ، تلاوت فراتے ہوئے اس امریر متنبہ فرمایا کہ یہ دورکعت نماز در اصلّ ° واتخذوا "امرکی تعمیل کے طور رملٰ بیروایت تر مذنک وغیرہ میں سے بچھران دورکھات کی ادائیگی کے واسطے نکو ٹی وقت خاص ہے اور ندمقام ۔ البتہ مستحب حاکہ مقام ابراہیم ہے۔ اس کے بعد کعبہ ، اس کے بعد حجر اسود کے بامس كا صدراس كے بعد سبت التركے ماس اس كے بعد مسجد حرام اوراس كے بعد مسجد حرم شركف -وهوستة الزيني يطواب قدوم ابل مكر كمواسط بلك حرث أفاقى ك واسط مسنون بلي - واجب اس ك کے بھی منہیں .حصرت امام مالکت اسے واجب قرار دیتے ہیں اس لیے کدرسول الترصلی ایٹڑ علیہ وسلم کا ارشادِ کمرمی ہے" من ابی البیت فلبحیہ الطواف" احناف کا مستدل آپیټ کرمیہ" ولیطوفوا" ہے حس کے اندر مطلقاً حکم طواف

🙀 انشرفُ النوري شريع 🚍 اردو سروري فرمايا كيا اوراس مطلق كالمصلق اجماعي طور مريثتيين بروكياكه اس سهم ادطوا بزيارت بيد للبذا طواب قدوم كاوجب ہونا ممکن سنیں۔ رو گئ و کر کردہ روایت تو بہتی بات تو یہ کہ وہ عزیب ہے اور ثابت تسلیم کرنے برکھی رسول الله صلی الله علیہ دسلم کا سے تحیہ سے تعبیر فرما نا خود اس کے مستحب ہونیکی علامت ہے۔ اس سے وجوب پراستدلال درست حْتِمْ يَحْزُجُ إِلَى الصَّفَا فِيَصُعُدُ عَلَيْهِ وَيَستقبِلُ البِّيتَ وَيُكَبِّرُ وَمُعَلِّلٌ وَيُصلِّي عَلى النبي صَلى اللهُ کھرنگل کر کورہِ صفا پر چڑسھے ۔ اور سبت النٹر کیطرٹ منرکر سے اور تبکیر سکتے اور تبلیل کیے اور ننی صلی النٹر علیہ وَسلم بردرو عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَكُ عُواللَّهَا تَعَالَىٰ لِحَاجِبَهِ تَم يَنْحَطِ خَوَالْمُرُوِّةِ وَيَشْرَى عَلَى هَيئت مِنُواْذَا بَلْغُ الْوَبُطُنِ بصیح اورالله بقنامان سے اپنی حاجب کی وعاکرے بھرار کرکو و مرده کیطرف وارین چال کیمطابق طیے مجمر بطن وادی میں الُوادِئُ سَعَىٰ بَيُنِ الْمِيْلِيُنِ الْأَحْضَىُ يُنِ سَعْيًا حَتَىٰ يَا فِيَ الْمَوْوَةُ فَيَضْعَلُ عَلَيْهَأَ وَلَقِعُلُ كُسَأَ بہوئیکر دوسبزمیوں کے درمیان دوڑے حتی کم مردہ مک آئے تو اس پر حرام کر وہ کرے جو صف بر کر چیکا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا وَ هٰذَا شَوْطُ فَيُطُوبُ سَنْعَتَ ٱشْوَاجٍ يَبْتَ بِي كُمِ الصَّفَا وَيَحْتَمُ بِالسَوُوةِ ثُمَّ - یہ ایک میرہے اس طرح سات بار طواف کرے ۔ صفاہے آغاز کر کے اختا کم مردہ پرکرے بھر يُفِيْمُ مِمَكَةً مُعَرِمًا فيطوتُ بالبيتِ كُلَّمَا بَكَ الْهَا -كالت احرام كم مكوم ي تيم رس اورست التركا دنعل ، طوا و معدر جلي كرا لوہ صفا *ومرؤہ کے بیچ*یں شیعی کا ذکر لغات کی وضاحت کی حضا در مها و مروه دومباری آبی کی در میں کعبر کاطوات کے ان کے درمیان پس دوڑت ہیں جس کوسی کہتے ہیں بچونکہ زباز مرجا ہلیت میں بھی یہ سعی ہوتی تھی ادرائس وقیت صفا و مردہ بر کیموتراں للمانون كونيت بشر لركياكه شأيديتي رسوم جابليت سيهوا ورموصب كناه مواور بعض جآبليت مِن مجمى السيم كناه سيحقة بحقة ان كوييت بيم وأكه شايداسلام مين بمي كناه بهو - الترتعالي في أن الصفا والمروة من شُعُا رُ الله مم كراس سنبه كودور فرمايا - چونكه يه دراصل سنت ابراهيي سد - يضعل جرام وينحط واترات-ي شميخرج الى الطبقا الح جب طواب قددم سے فراعت بوجائے لو كوہ صفاراس قدر چراھے كذبيت السرشرايف نظرانے لگے اورسيف الكر ريظر ريشے پر اونجي آواز کے ساتھ تکجیر کھے تبکیر قبلیل اور درو دنتر لیف بڑھ کراپن حاجات کے واسطے دعامانگے۔ مسلم اور ابو داور میں حضرت جا برز سے مردی روایت سے یہ سارے امور تا بت ہوتے ہیں . تعمین المراق المراق الزاس كے بعد كو وصفات اترے اور مروه كى جانب ملے ميلين انصرين كے بيح

الرف النوري شرح الموم المومي الدد وت مروري الم میں سعی کرے اوراس حگہ بھی سا رہے وس کام کرے جو کو ہ صفا پر کر دیکا تھا۔اس طریقہ سے سات مرتبہ طوا ن کر ہے يعى صفاسي آغاز كرك اوراختنام مروه يربهو توكوه صفاس مروه تك آجانا الك چكرس اوركو ومروه سے كوه صفاتك جانا دومرا حكر اس طريقه سي ساتوي حكر كااختيام مرؤه برموگا. وَهن الشويط الو على وي سينقل كياكياب كركو وصفات مروة تك اور بعرمروه سه كو وصفاتك آمدورفت ممكل امكي شوطاسے بحب طرح كهاندرون طواف حجراسودسے آغاز بعمراس نك كوشنا امك شوط مهوجا باسے ليكن درا قسل په درست پنهيں . علامه قدوري و نزا شوط "محير گراس پرمتنبه فرما رئيے ہيں اس کا سبب دراصل پر سے *کر حات* جارِ السيم وي روايت ك الفاظ يه بين " فلما كان آخر طوافه على المروة " كيسني رسول الشرصلي الشرعليه وسلم كے طواف كانفتام مروہ پر بہوا۔ اگر صفاسے صفا تك ايك شوط تسليم كياجا ما تورسول آلتر صلى التر عليه وسلم كے طواف كانفتاً) بجائے مردہ کے صفایر ہوتا۔ <u>ىبىت ي</u>ىخى بالصِّفا الزينى سى كاآغاز كوهِ صفاس*يهو اس ليخ كەمرو*ه سے آغاز بركوهِ صفاتك ايك شوط قرارىز دیا جلئے گا اس لئے کەرسول الترصلی الترعلیہ تولم نے طوا دے گاآ غاز صفاب کیا اوراد شاد ہوا کہ آسی سے آغاز كروجس بسے اللّٰرتعالیٰ بنے آغاز فرمایا- بیروایت دارفطن وعیٰرہ میں ہے۔ آیتِ مبارکہ "ان الصّغا والمروة ُ مِنْ شعارًاللّٰہِ میں صفاکا ذکریہا ہے۔ بسسی کا آغاز بھی اسی سے ہوگا۔ فا مگرة ضرور میرہ عندالا حناف سی واحب قراردی گئ ہے دکن نہیں ۔ حضرت امام شافعی محضرت امام مالک اورامک روايت كيمطابق محقرت امام احمر اسي ركن قرارد كية بيران كامت مل طرأني بين تحرب ابن عباس رضي الترعية سے مردی رسول النّد صلی الله علیه ویل کا یہ ارشا دم گرا می ہے کہ النّریے تم پرسعی فرمن کی بین سعی کرو۔اس کا جواب یہ دیاگیاکه روایت طن سے اورطی روایت کے در بعد رکنیت نابت قرار منہیں دیجائی۔ ت رقع به مراح الله على المراح المراح المرام مكم مكرم مين هم كالرب المراح المراسط المراح المواسط المراح المواسط كرم الله المراح طوان کے ایزرگفتگومیارج کردی۔ وَاذَاكِ أَن قَبل يُوْمِ التَّرويةِ بيُوْمٍ خَطَبَ الْأَهَامُ خطبَةٌ كِيكِمُ النَّاسَ فيهَا الخروجَ إلى اور ترویہ کے ایک دن سے سیلے امام خطبہ براسعے - جسس کے اندر لوگو ب کو میں میں جاسے اور مِنَىٰ وَالصَّلْوَةُ بِعَرَفَاتٍ وَالْوَقُومُ وَالْإِفَاضَةُ ع فات میں نماز بڑھنے اور طواب وقوف وا فاحذہے آگاہ کرے۔ لغت كى وصت ؛ يوم التروية بعني مطوي دى الجرد يؤ دى الجركوع فه ، ادردس دى الجريوم النحركها جالمبر.

خَطَبَ الامام م الخ - ، ذى الجرجب دويم وص حاكة تو بعد نماز ظراماً خطبه رفيه اوراسك اندر جيس ديية جانبوالف خطبول كى تعدا دىين بع يعنى امام اول ، ردى الوكومكر مكرم من خطب . *عد دوسرا خطه پوم عرفه کوممیان عرف*ات میں اورتعیبا نطبه گیاره دی الح*یکو*ایام منی میں دی<u>تا ہے خ</u>طبہ ءِ فات کے علاوہ دوخطیے ایک ایک دن کے فصل سے امام بعد نما زِ ظهر رکڑ معتاہے۔ البتہ عرفات کا خطبہ بعد روال نمساز ت امام زفرات کے نزدیک یہ خطبات کسل ۹۱۸، ۱۰ روی الی کوہوں کے اور عیدین کے خطبیں کی مانن ان کا آغاز نجیرا در بگیر تخمید کسیائته لازم ہے اور دومرے تین خطبات خطبۂ 'نکاح 'خطبۂ استسقانہ ا ورخطبہ جمعہ کے اندر تخمیرے آغاز ان کے نزدیک واجب قرار دیا گیاہیے ۔ طحطا وی وغیرہ میں اسی طرح بیان کیا گیاہیے ۔ نَاِذَاصَلَّ الفَحْرَنُومُ الترديةِ بَكَتَاخُرَجَ إلاَّهِ مِنْ أَوَاقًامُ بِهَاحَتَّ بِصَلِّي الفَحْرَنُومُ عَرَفَةُ صفے کے بعد منی بہو کے کروہاں رکارسے حتی کروہاں عسرفد کے دن فج يُّنِهُ إِلَى عَرَفَاتِ فَيُقِيْمُ بِهَا فَأَذَا زِالْتِ الشَّمْسُ مِنْ يُوْمِ عَرَفَكَ صَلَّ الامَامُ بِالنّاسِ هے اس کے بعد عرفات بیونچیکر وہیں رکمار ہے۔ یوم عرفہ میں بعب رز وال آفیاب ایام لوگوں کو من زعصر و فا القَّلْهُ وَوَالْعَصْرَ فَسَتُدَا أَبِالْخُطْبَ مَا وَلا فِيخُطْبُ خُطْبِتَنْ قَبُلَ الصَّلَوْةِ بِعَكْمُ النّاسُ فِيهَا الصَّ والوقوف بعَوَفَهُ وَالْمُزُ دلفَهُ وَمَ هِيَ الْحِمَامِ وَالْحَرُ والْحَلِّي وَطُوَاتِ الزِيامَ ةَ وَيَصْلِهِم الظَّهُ اور رمي جمار اور تخسير اور حلق اور طواب زيارت كاحكام بتايع إورايك اذان اور وَالْعَصْرَ فِي وَتُتِ الظهرِيا ۚ ذاب وَاقًا مُتَايِّنِ وَمَنْ صَلِّ الظهْرُ فِي مَاحْلِم وَحُلَاً صَلَّ كُلُّ وَا دوجي رول كے سسائق نوئوں كو تما ز طبروع هر برط هائے اور جو شخص تماز ظرابي قب الكاه براكيلے براھے تو فى وقتها عنن أبي حنيفة كرجه الله وقال ابوبوسف وهمل يجمع بينها المنفركم إلى المَوْقَفِ بِقُرَابِ الْجُبُلِ وَعُرُفا تَ كُلُّها مُوقِفٌ إِلَّا بُطَنَ عُرِنةً وَكَيْبِغِي الأِفامِ أَنْ يَقِعِتُ ب جائے اور بجز نطبن عرنہ کے کل عرفات موقعت ہے اورا ماکھیلئے مناسب سے بَعَرَفَةً عَلِا كَا حِلْبَةِ وَيُلْعُو وَيُعَلِّم الناسَ المناسكَ ويستحثُ أَن يغتَسِل قبل الوقوب كرع فعيس النيسواري رسيدا ورد عاكرك اورلوگول كواحكام جج بتائه اور و قوب عرفه سي قبل عسل كرنا باعث اسحيات، مِعْرَفْتُهُ وَيَحْتَمِلُ فِي اللَّاعَاءِ

الرفُ النوري شرح المالة الدو ت روري لغات کی وضاحت · ـ یوم آلترومیة به زی الجری آط تاریخ ـ کرهنگیجا م بهتمریاں یاکنکریاں مارنا. يَن قرباني كرنا، ذبي كرنا - موقف، قيام كي حكمه - التمناسك ، منسك كي مع : في كرا فعال -ضير اخرج الي مني وافام الد - آکھ ذي الي کونماز فرمکه مکرمه ميں طرحفے کے موری کے و و ت الحرك في تك والمن على المن المن المورية في الحركو المورك فتاب طلوع الموسكة ير عرفات میپوینچے۔اس حبَّہ امام نمازِ ظهرتے قبل دو خطبے خطبۂ حجمعہ کی مانرنہ رَطِّے سے اوران خطبوں میں قووْت عرفه ومز دلفه بچیران دُوبنوں مقامات سے لوشنے اور رمی جمرات اور قرباً بی ، سرمونڈ نے اور طوا و ب ریا رت وعیزہ کے ا حُکام سے لوگوں کو آگاہ کرہے اور انکی تعلیم دے ۔ تھے خطبہ مے بعد نما زُطر دعھ کو گوں کو ٹر صلنے اوران میں ایک اذان اور دوا قامتین ہوں بعنی نما ز ظرکسوا سطے اذان وا قامت دوکو ٔ ک کہی جَامَیں اور نما زِظهر مڑھنے کے بعید منا زِعقر کیواسط محض ا قامت کہی جائے ۔اس لئے کہ نما زِعقرعاد ت کے خلاف قبل از وقت پڑتھتے ہیں۔اس واسط اس سے آگاہ کرنالازم ہے اوراس اطلاع کے واسط اقامت کافی ہوجاتی ہے ۔ یہ دونمازیں اس طسرت المهى طصف كوجع تقديم كيتے ہيں اوراس كا تبوت مشہور روايات سے ہے۔ <u>باَذان دِاقا متین الله ؛ عرفات ِین برِّهی جانبوالی نما زِ فهروعفر کیواسطے ا دان وا قامت کہیں یا نہ کہیں بنیا</u> ا قامت الكيم يويا دو بول اس كے بارے يں چھ مذرب منعول بيں اوروہ حسب ذيل ہيں -دا، احنان کا ندېب جس کا ذکرسطور بالايس مېوچيکا د۲، ايک ا ذان مېوا ورامک ا قامت - اصحاب طوا هر محفرت اماً شا فني كالكيب قول، مصرنت امام زفر من مصرنت امام احمره، مصرنت عطامه امام طحاوي اورمصرت الويوَّر رحيهي فرمات كبي د۳۶ د وا دانیں اور دوا قامئیں ہوں یکھزت عمرالٹیر ابن مستور ی مھزت علی اور حضرت امام محروم بن باقرسے اُسی طرح منقول ہے دہم ، محص دوا قامتیں ہوں ۔ حصرت عرض حضرت علی اور حضرت سالم بن عبدالفرصے اسی طرح مردی ہے امام شا فعی کاامک قول اسی کے مطابق ہے۔ ا مام امری اور حصرت سفیان توری بھی بی فرماتے ہیں د^{ی محض}ل مک اقامت وحفرت ابوبكرين داؤ ديهي فرماح من ده ي دهى شاذان سبع اور نه اقامت بحفرت عربالتدا بن عمر صنى التدعم صلى كل واحل لإصفها الزبي مفرت امام ابوحنيفه وفرمات مبن كدد ونمازين المطمى طيصنا درست ببونيكي بين شرطيس ہیں دا، خود خلیفۂ وقت یااس کے قائم مقام قاصی وغیرہ ہو، اگران میں سے کوئی نہ ہو تو لوگوں کو چاہئے کہ الگ الگ نما زیر میں - ۲۰، فہروعھ دونوں کے دقت احرام جج باندھے ہوئے ہوںِ ۔اوراگرایسا ہوکہ نماز فہر ا حرام عمرہ سے بیٹے مے اور نما زعصرا حرام حج سے یااحرام کے بغیر بو دویو ں نمازیں اکٹھی بیڑھنا جائز مذہو گا۔ en) با جماعت برط صنا ۔ اگر کو تی شخص نما ز ظرتنها برط ہے تو اس کے واسطے یہ جائز سنہیں کہ وہ نما زعصب ا مام کے سارتھ بڑھے بلکہ وہ نماز عفر اپنے مُعَرْرہ وقت بربط مے کا مفتی بہ قول میں ہے ۔ امام ابو یوسعین

يد الشرك النورى شرح 🔀 وامام فحرُ اورائمُةُ ثلاثة فرمات بين اس كيك استعدر كانى بيركه احرام عج بهو-تندیتوجیدالی الموقف الا ببدیماز موقف کی جانب بنج کرجبل دمت کے نز دیک کالے کالے بیتھ وں کے قریب قبلہ رض ہور کھیم نامسنون ہے عوام کا بہادا پر جڑھ کر کھڑے بہونیکا جو معمول ہے اس کی کوئی اصل نہیں بجر بطن کونہ کے ساراع فات تھ برنیکا مقا) ہے۔البتہ لطن عرنہ میں تطہرنا درست شہیں کدابن ما جہ وعیرہ کی روایت میں وہاں قیام فِيا نَدُه قَرْوريم : عرفه كاوِقوف ع كركون مي سي غليم ترين ركن شمار موتاب يريذي وغيره ميل مردى ردايت ی درن سریر براین میراد. کے اندر وقوت غرفه کو نیج کها گیاہے ۔اس کی درستگی کی دوشراطیں ہیں دا، وقوت زین عرفات میں ہوا کہو ،دہ مقرا⁰ وقت کے اندر ُوقو کُن ہو۔ وقو تب عرف کی شرط نہ نیت کرنا ہے اور نہ گھڑے ہونا اور نہ یہ ویُوب کے درجہیں ہیں ` حتیٰ کہ اگر کوئی شخص بھاگتے ہوئے اور چلتے یا سوتے ہوئے یا بیٹھ کر د فوٹ کرلے تو بید قوٹ درست ہوگا۔ ك يجينه لفي المدن عآء - يوم عرف مين حاص طور بر دريائ رحمت بارى جوش مين بوتاسيد اس لير اس موقع سازماده سے زیادہ فائدہ انتھانا اور گڑا گرا امرانتہا ئی خشوع وخضوع کے سائھ گریہ وزاری کرتے ہوئے و عاکرنی چاہیئے ۔ یه نعمت عظلی خوش نصیبور کومیسر ہوتی ہے۔رسول النٹر صلی النٹر علیہ وسلم بے یوم عرفہ کی دعا کو افضل د عاارشا د فرایا ی مُحَدُ معظمة ميں بيندره جانہيں ايسي ہيں كہ جہاں پر مهرد عا قبول ہوتی ہے اور وہ حسّب ذیل ہیں۔ دا، كعبہ ۲۰ ملزم رس عرفه دم ، مزدلفه ره ، مجاسود رد ، طواف د ، بسعی د ۸ ، صفا د ۹ ، مروه د ۱۰ ، زمزم د۱۱ ، مقام ابراسیم ۱۲۰ ، م میزاب رحت بر مرسل میسلامی و میسی می د و قبولیت و عاکے اوقات محرت مین بهری کے اس خطامین ہیں ہو المفولُ نے مکہ والوں کو تحریر فر مایا تھا۔ وہ اوقات اس طرح ہیں۔ دار کعبۃ اللّٰر میں بعد عمر دم، ملتز میں تفسف شب دس، عرفات میں عزوب کے وقت دس، مر دلفہ میں طلوع آ فقاب کے وقت دھ، اندرون طوات مہمہ وقت د۲، سعی اور صفا وم وہ کے اوپر عفر کے وقت د۷، زمزم کے قریب عروب کیوفت د۸، میزاب رحمت کے نیجاور مقام ابراميم مين بوقت صبح وه، جمارك قريب طلوع أفتاب كوقت. فَإِذَا غِرِيبَ الشَّمسُ اَفَا صُ الَّامَامُ والنَّاسُ مِعَمَّا على هَيتُتِهِ حِيَّ يانو االموزد لفتا فَيُنْزِلُونَ ا درآ فناب عز دب بوسے بر امام ا وراس کے ہمرا الوگ اپنی رفتار کے مطابق جلیں حتی کم مزدلف سینج جائیں تو اتر برطی بِهَا وَالسَّعَتُ أَنُ يَنْزِلُوا بِعَهِبِ الجِبلِ الذي عليد الميُقِلَّ يِقَالُ لِدُقُرْحَ وَيَصَلّى الإمَامُ ا وربا عب استحاب سے کداس بہاڑ کے نز دیک اگریں جس برکہ میقدوسے اور جسے قرح کہا جالہ اورالمالوگول کو بالناس المغهب والعشاء باذاب واقاممة ومن صلة المغهب في الطهيق لَمُ يَجُزُ عِنْدُ الى بوقت عشاد، نما زِ مغرب وعشاء برهمائ اس میں ایک اذان إدرائية بجربودا درکسی كاراستدیں نماز مغرب برهمنا امام الوصنعاد ، حنیفتاً و محتمل رکسمها الله فا ذا طلع الف خر صلی الاماً م بالناس الفجر بغلب شرو قف ادرام محد کے نزدیب جائز نر ہوگا اور صبح صادق طلوع ہوئے بر ا ما ملس بی میں لوگوں کوناز قریر طادے اس کے بعد

الشرفُ النوري شرح المجال الرُد و تشروري الم الامِامُ وَوَقَفَ النَاسُ مَعَهُ فِل عَا وَ المهزدلِفةُ كُلُّهَا مُؤْقَفُ إِلَّا بِطِنَ مُعَتِّمِ تُمَّ افاص الامُأْ ا مام کھڑا ہوا دراس کے سائتہ لوگ بھی کھڑے ہوجائیں اورا آ) وعاکرے اور مزدلفہ کل مشہز کی حگرہے بجزلیلن محریح اس کے بیدا آ) لوٹے وَالْنَاسُ مِعْمَا قَبِلُ كُلُوطِ الشَّمُسِ حَتَّى يَاتُوا مِني فيبتِ أَبْجِمُوةِ الْعُقِدَةِ فَيُرِمِنُهَا مِن بطنِ اوراس کے ساتھ لوگ کوئیں سور ن<u>ے نکلنے سے بہا</u> حتیٰ کرمنی میں بہو پُنج جائیں آور جمرۂ عقبہ سے آغاز کرے اوراس پر بطن وا دی سے الوادى بسَبع حَصَياتِ مثل حَصَاةِ الحَذَ فِ وِيكَ بِرَمَعَ كُلِ حَصَاةٍ وَلا يَقِفُ عِنْهُ هَا وَ ٹھیکر جیسی سات کنکریاں تھینے اور ہر کمنکری کے ساتھ تنگیب رکھے اور جمسیرہ کے قریب کھڑا نہ ہواور يقطع التلبيئة مَعَ أوّلِ حَصَاءً تُثُمُّ يَنُ بَحُ إِنُ أَحَبَّ شَرْجِلَقُ أَوُ يُقَصِّرُ والْحَلَقُ أَفُضَلُ وَ بہلی ہی کنکری کے سائٹ بلید سے دک مبائے اس کے بعد اگر قربا نی کرنا چاہیے تو کرے اس کے بعد مال مونڈوالے یا کتروالے قَلْ حَلَّ لِمَا كُلُّ شُوعَ إِلاَّ النَّسَاءُ -ا در طن انفىل سے اوراب اس كميواسط بجرعوت كے برش علال موم أميكى . مزدلفهیں کھہرنے اور رمی کا ذکر لِغِتَ الی وَصُکُ إِ. میفَدَه ؛ یه اس مِقام کا نام ہے جہاں دورِ جا ہمیت رِ قبل اذا سلام ، میں لوگ آگ روشِن کیاکرتے تھے۔ قبہ ، مقام مزدلفہ کے قریب ایک بہاڑ کا نام۔ ابوداؤ وشریف کی روایت سے اس کا انبیارعلیہاتُ لام كى قيام كا و بونام موما سب علس ، أخر عرا - الغلس ، أخررات كى تاريكى - جمع افلاس - محسبي من إورم دلع كي ييم من واقع الك وادى كانام - يه وه مقام ب جبال اصحاب فيل عذاب فعدا وندى كانسكا ربوكر فتم بوك يخ سف -اسى وجد سے اس كا مام محتر رو كيا يعنى وا دى اصوس وحسرت و حصيات : حصاة كى جع يعنى كنكرى -فأ ذا غربت الشمس الدعوفيي سورج عزوب بوت كيعداس حكرس مردلفه ميويخ كم و و المراب اجرات المراب المربي الرجائي - اس الفي كه ابو داؤد، ترمذي ا دراب اجرب معزت على سے روابت ہے کہ رسول الٹرصلی الٹر علیہ پیلم اور صورت عرض اس حکد تشریعیت فرما ہوئے تھے علاوہ ازیں آیت کریمہ " فاذکروا الٹرعند المشعر الحرام" (الآیہ) میں مشخر حرام سے مقصود سی ہے۔ اگر تعدیم و ب آفیاب جلنے کے بجائے عزوب آفاب سے سلے روا نہ کو جلئے اور عرفات کی حدود سے آگے بڑھ جائے تواس صورت میں اس پر دم واجب ہوگا۔ وجریہ سے کہ عزفات سے رواع عی عزوب کے بعد موسے پر سارے راوی شفق ہیں - ابو داؤ د، تر ندی وعیرہ مِن محرب على رضى الله سے اسى طرح روابيت ہے۔ ويصلى الإمام الزواس كي بعدام اس علم نماز مغرب وعشار مع الك اذان والك اقامت لوكول كورهات اس واسطے که رسول الترصلی الترعليه ولم كا يه نمازي اسى طريقة سے برهنا تا بت بے بخارى وسلم ميں حفرت اساديم

۳۰۰ ازد و سروري 🙀 انشرف النوري شريع حضرت عبدالتدا بن عرض سے اسی طرح مروی ہے۔علاوہ ازیں اس حگہ نمازعشار اپنے اصرِ ب التنظیم میں اس واسطے محررا قا میت کی احتیاج سنیس .اس رد ا قامتیں ہوں گی ۔ امام طحاوی کا اختیار کر دہ قول بھی یہی ہے ۔ اس کئے کہ حضرت جاہ ى روايت كے أندر دوا قالمتيں بيان كى ترى ہيں اس كا جواب به دياگيا كہ تقزت جا بُر شسے إيك ت کی گئی لہذاان دو نوں روایتوں کے درمیان تعارض ہوا۔ اور تصرت عبد اوٹرین عرف کی ت حس میں ایک ا قامت کا ذکرہے ، اس میں کوئی تعارض نہیں ۔ <u> دَمَنَ صَلِاللهِ فِي بِ</u> الحِ: ا*گرگونی شخص مز د*لفه بهو <u>یخنه س</u>قبل راسته می می*ن نما زمغر*ر ل سي كيد حفزت الم الوكوسف اور حفرت الم شافعي است درست قراردية مي اس س كايه طرز عمل سنت كے خلاف سے - امام ابوصنيفه اورا مام محرا اس سى حلوم نهوتئ اس نماز كازمانها درحكه أورخاص دقت كيسائة تخفيص میں علامشہاری میان فراتے ہیں کدراہ میں نماز مغرب بڑھنے کے حس کم کا ذکر س صورت میں ہے کہ مزدلفہ ا سی طحے داستہ سے جاکیا جائے ور ندکسی دوسرے داستہ سے جانے پر اراستہ بالأرمغرب يره لينا بلاتوقف درست بوكار لوادى الزمني من من اكرسات كنكرمان مار. کے مرسے پردکھ کوکنگری ما دسے ۔ سِات کنگریوں سے روایت ہے کہ رسوا ربيف لاسئ تك لبيك كجية رسبها وركيم تلبيه بهاي كمئكري برختم فرما ديا. البته هرك تنبئ خصوصى يعضكا بوسيس تكهابواك كريكنكريان ياتومزدلفه سالية يامني ومزدلفه

الشرفُ النوزي شرح السبالة الدُد و تشروري الم ے بیح میں موجو دربیاڑ سے لاتے ۔ تودراصل ان جگہوں کی تعیین تہیں جس مگہسے اٹھا تی جلہے اٹھالے البتہ جمآ ے بن بڑی ہوئی گنگر یوں کو نہ اٹھائے کریہ مردود ہوتی ہیں ۔ حفرت ابن جبڑ کا بیان ہے کہ میں نے حفر ہے۔ ابن عباس سے جمرات کے قریب نگریوں کا فرھیرنہ لگنے کا سبب یو حیا تو حفرت ابن عباس فن فرائے لگے ۔ بجھے پ منہیں کہ مقبول جج والوں کی کنگر نیوں کو اسطوالیا جا ہاہے اور جج مقبول نہ ہوسے والوں کی کنگر کیوں کو وہیں دہنے تُمّ يَا بِيّ مَكَةٌ مِنُ يُومِهِ ﴿ لِكَ أَوْمِنَ الْغَكِا أَوْمِنَ لَعُكِ الْغَكِ فَيُطُوثُ بِالبّبَ كُلُو ات اس کے بعد مکر مسکرمہ اسی دن یا دومسر سے دن یا تبسرے دن آسے اور سبیت اللہ کا طواحت زیارت الزِّياحَةِ سَنْعَةَ أَشْوَاطِ فَانْ كَانَ سَعَىٰ بَنْنَ الصَّفَا وَالْهَرُوَةِ عَقيبَ طَوَاتِ الْقَدُومِ لم يُركُلُ سات شوط ۔ پھرِاگردہ طوابِ تدوم کے بعد صفا و مروہ کی سعی کرچکا مہوتو وہ اس طوان کے اندر نہ رہل کے في حاناالطواَّ ب وَلاَسَعَى عَلَيْهِ وَانْ لَهُ كَايُنُ قَلَّ مِ السَّعَىٰ دَمَلَ في حاناالطوابِ وَكِسعىٰ اور ندامس پر سعی ہے۔ اور اسس سے قبل سعی ذکر سے بر اسس طواف کے اندر رمل اور لیر طواف يَعُن لا عَلِامًا قَلْ مِنَاءٌ وَقَلُ حَلَّ لَهُ النسَاءُ وَ هَانِ االطوافُ هُوالمَعْرُوصُ فِي الحجّ وَيكُوهُ سی کرے جیے کہم ذکر کر چکے ہیں اوراب اس کیواسط عورت بھی طال ہوجائے اور رج کے اندر درطوات فرص ہے اور اسے ان تَاخِيْرُ وَ عَرْ هٰنِ وَ الاتَّامِ فَا نُ اخْرِوْ عَنْفَالزَمَهُ وَمُ عِنْدُ أَبِي حَنْيِفَةً رَحَمُ الله تَعَالَىٰ دان مور و الما عن كامت م الروو و المام الوصيف م فرات مي اس روم واجب بوكا اور وقالا لاشوء علكع ا كما او يوسعة وا كما فرد ك زدي اسك او ركوني شي ازم زموكى -طوابز ہارت کا ذکر لغات لى وضاحت : سَبُعَة : سات - عقيت : بعد وسل : ارام رطينا - مفهوص : فرض كياليا -ينيج تنمياق مكترمن يومم الزاس كعبدوس ذى الجرياكياره يا باره دى الجركومكرم] آگرطوان ز مارت گرلے اگراس لے اس سے قبل بھی سعی کی ہو بو اس صورت میں جب دہ بہ طواف کرے تواس میں رمل نہ کرے اور نہ سعی کہ انھیں محرر کرنا مشروع نہیں البتہ اگر اس سے قبل رمل وقعی نہ کرنیکی صورت میں رمل بھی کرے اور سعی بھی مھیر کر نیوالاستر کو بھی چھیائے ہوئے ہوا وراس کے ساتھ ساتھ حات ونجاست سے معبی پاک صاف ہو۔ پاک نہ ہونب کی صورت میں آمام شافعی فرماتے ہیں کہ اس کاطوا ف نہ

الشرفُ النوري شرع المرب الرّد و وت روري ہونیکے درجہیں ہوگا متأخرین احنا ف کی رائیں اس بارے میں فحالف ہیں کہ بوقت طوا منے طہارت و ہوب کے درجه میں سے ما پرسنت سے توابن شجاع مسنون کہتے میں اورابو سجردازی فرملتے ہیں کدوا جب سے . <u>ھوالمہ مؤرث آ</u>لے بچ کے اندرطوا ب زیارت فرض قرار دیا گیا اسی کے دوسرے نام طواب رکن ،طواب یوم النحاور طوا ب افاصنہ بھی ہیں۔ اس لئے کہ آیت مبارکہ'' وکیطونوا بالبیت العتیق '' دالاً یہ ، بیس اسی طواف کاامرفرمایا گیا اس طواف كرسط حار شوط كادر صركن كاسدا ورباقى تين شوط واحب ك درج بين بس -ويكيرة تكخيرة ألون خوات كيمقره دن بين يعني دس ذي الحرياكياره يا باره ذي الحرب طواف ان مين دن سه مؤخر نے م*یں کرامہت تحر*می لازم آتی ہے۔ ایساکرنے کی صورت میں امام ابوصیفو^{رم} ترکب داحب کے ہاعت وجوب دم ماتے ہیں۔مفتّی بہ قول میں ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ الٹریق اسے آبیت *کریمی*" فکلوامنہا واطعمواالمائس لفقر" کے اندروز کا ورو بچہ کے کھانے پرطوا ف کومعطوف فرملتے ہوئے فرماتے ہیں " ولیکونو ا بالبست العثيق ا ورعطب بواسطهٔ وا وُمهونكي صورت مين اس كالقاصنه بيهو ماسي كه معطوب اورمعطوف عليه كي نيخ مين أُندروكُ حكم مشاركت مهوا در ذرح كى تقيين نخركے د نؤب كيسا ئق ہے تو اس طرح طوا ف بھى كخر كے ديوں ميں متعين مرد كا .البت عورت کوحیض یا نفاس آرما ہوتو وہ اس حکم سے ستنی قرار دیجائیگی اوراس کے لئے طوا ف کوان دیوں سے مؤخ كرنا محروه نهبوكا. تُمَّرِّ يَعُودُ إلى مِنْ فيقيم بها فاذا ذالكتِ الشمسُ مِن اليومِ الثان مِنْ أيام النعرِدُ في الجِسامَ پھڑی کی جانب والیس ہو کرولیں عظرے اورایام مخرکے دومرے دن سورج فرصلے پرتینوں جمرات کی رمی کرے۔ التلك يَبْتُنِيئٌ بِالتِي تَلِي المَسْجِدَ فَيُرمِيهَا بِسَبُع حَصَيَاتٍ مُكَابِّرِمَعُ كُلِّ حَصَاةٍ تَمْ يقفُ عندها ہے آ غا ذکرے مجمواس پر سات کنگر کوں کو مارے ہرکنگری پر تبجیبہ کے تجمواس جمرہ کے ترب عُوا شمرُومي الَّتِي تلِيهَا مِثْلُ ذلك ويقِف عند هَا ثَمْ يُرْمِي جمرةُ العَقْدَةِ كَا إِكْ وَ لَا عاکرے پھراس سے تصل جرمے کی رمی کرمے اوراس کے نزدیک بھی رکے اس کے بعداسی طرح جر ہ عقبہ کی رمی کرمے اور جرق يَقِعَتُ عَنْدَ هَأَ فَأَذَ إَكَانَ مِنَ الغَبِر مِي الجِمَارَ التَّلْتُ بعِدَ زوالِ الشَّهُوكِ فَ إِنَّا إِن وَالْحَادُ اللَّهُ عِنْدَ هَا فَأَوْا وَالْمَارِ السَّالِ السَّالِي السَّالِ السَّالِي السَّالِ السَّالِ السَّالِ السَّالِ السَّالِ السَّالِ السَّالِ السَّالِ السَّالِ السَّلَّ السَّالِ السَّالِي السَّالِ السَّالِي السَّالِ السَّالِ السَّالِي السَّالِ السَّالِي السَّالِ السَّالِي السَّ عقد کے قریب نے تمہرے کھم الکے دن تینوں جروں کی رمی سور ج و مطنے کے بعد اسی طسر لیہ سے کرے ۔ اور و تعمی أَرَادُ انْ يَتَعَبَّلُ النَفَرُ نفرُ إِلَى مُكَمَّ وَإِنْ ادادُ أَنْ يُقِيمَ دَحَى الجِمَارُ التّلف في اليوم الرابع طدمانا چامتا بونة وه محمر مربه چلاملے اوروبال مقررنا چاہے تو بح محق دن سور ج بَعْدَ زَوَالِ الشَّمِسِ كُنْ لِلَّ فَانْ قَدَّمُ الرَّحْيَ فِي هٰذَا اليَّوْمِ قُبلُ الزوالِ بَعِدُ طلوع الفجر سے رمی کریے ۔ اگر کوئی اس روز زوال آفیآ جَائَمَ عِنْدَ أَبِي حنيفةَ رحمَه اللهُ وقالالا يحِنُّ ولكرةُ أَنْ يُقدُّمُ الإنسانُ تقلدُ إلى ملة وبق م^{وج} اسے درست قرار دیتے ہیں اورا مام ابو پوسے ^{جو} وا بام محر^{دج} کے نز دیک درستہ بنیں ادرکسی کو ایناسامان <u>س</u>ے

تینوں جمروں کی رمی کا ذکر لغات كي وضاحت :- ايام النحو: قرائ كردن - النلك جين كم تلى ، ياس ، قريب ، متصل - الوابع يوكفا و تقل اسباب اسامان -صبیح \ <u>تعریعود إلی مت</u>ی الخ به طواحب زیارت سے فراعنت کے بعد منی دالیس آجائے اور *کھرگس*ارہ ت الجركوبعدد والراضاب بينون جرون كى رمى كرسه وى كاجب آغاذ كرسے تومسجد خري لے قریب والے جمرے کے سے جمرہ اولی کہتے ہیں ۔اس کے بعد جمرہ وسطیٰ کی رمی کرے جو سلے جمرہ سے نزدیک ہے ان دونوں کے بیجے میں شکل سے سنتیس ہائم کا فصل ہو گا ۔اس کے بُعدری جمرہُ عقبہ کی کرنے 'جمرُہ اُ دلیٰ اور عقبہ ا درمیان فصل الم تالیس ما تقسیم تینوں جمروں کی یہ د کر کردہ ترتیب واجب نہیں ملکہ مرف سون کے ۔ تعدیقت عندا ها الزیخمرے اور نہ محمر نیکے بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ ہرائیسی رمی جس کے بعدری ہو اس مل مہر ا در على مردعاء واستغفار كرك اورايسي رمي حب كے بعد اور رمي نه موتواس ميں نه مقرر سے . ابوداؤ د في المؤمنين تصرت عائشه صديقة رضى الشرعنهاسے اسى طرح روايت كىسے-فَانَ قِده الرحى في هذا البيوم إلى الرايا كخرك جو تقدن يعن تروذى الجركوزوال أفاب قبل رى كرك يو ایساکرنا حزت امام ابوصنفه کے نزد کی مع الکرامیت درست ہے۔ حزت عبدالٹرین عباس سے اسی طرح مردی اور اما مالولوسعة وامام فيرهم اسد درست قرارتهي ديت-فِاذَانْفُرُ إِلَّى كُمَّ نِوْلَ بِالمُحَصِّبِ مُعْرَظات بِالبَيْتِ سَنْعَمَ اشُواطٍ لَا يَرُمُلُ فيهَا وَ هٰذَا مرحداً كر عصب من معرب - اس كے بعب طوا ف بيت الله كرے سات شوط اور ان كے اندر دل دكيا جائے - الل كُوُّ ابْ الصِّدى وَهُوَ وَاحِبُ إِلَّا عَلَى اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ عَلَى الْمُراكِمُ الْمُحرِمُ مکے کے علاوہ پر طواب صدر واحب ہے۔ اس کے بعید اپنے گھرلو سے مل اگر محسرم مکہ ہیں داخل ہو میلے کجا مَكَةً وَتُوحَجُّهُ إلِح عِنِهَاتِ وَوَقَفَ بِهَا عَلِى عَاقَلًا مِنَاءَ سَقَطُ عِنْهُ طَوَاتُ القَدُ وم وَلَاشَيُّ عِ فات جِلا جائے اور اس کے مطابق و قومت کر لے جس کو ہم بیان کر آئے تو طواب قدوم اسے ساتط ہو جائیگا اوراس عَلَيْهِ لِتَرْكِ، وَمَنْ أَدُى كَ الُوقُوتَ بِعَرَفَةً مَا بَيْنَ رَوَ الْبِ الشَّمِسِ مِنْ يُومِ عَرَفَتَ إلى طلوع طوات کے ترک پر کوئی شی لازم نہو گی اورجے وقوت عرف عرف کے دن سورج ڈھلنے سے یو ا النحسر کے فجر کے طلوع تک الفجرمِنُ يُوم النحرفقيم ادي ك الحجَّ وَ مَن اجْتَائَ بعرفَةً وَهُوَ نَاحِمٌ أَوْمِعْنَى عليداُوُ ىل مائے تو اسے ع مل گیا ۔ اور جو نتخص عرفات سے سوئے ہوئے یا بکالب بے ہوشی گذرمائے معموم

لَمُ يَعْلَمُ انْهَا عَرَفَاتُ أَجْزَأَ ﴾ ذ لك عَنِ الوُقوبِ وَالْمَرْأَةُ فِي جَمِيْعٍ وْ لِكَ كَالرجُلِ غَايُر أَنْهَا لَا تَكْشُفُ رَاسَهَا وَتَكْشُفُ وَجُهَهَا وَلَا تُرفَعُ صَوْتَهَا بِالتَّلْبِيِّةِ، وَلَا ترضُل فج الطواف وَلَا تَسْعَى بَائِنَ الْمِسْلَانِ الْاحْضَرُ نُنِ وَلَا تَحْلُقُ وَلَكِي تَقَصِّم مَ كرك كى اورد ميلين اخفرىن كے يہ ين سى كرك اورسرموندو انے كے بجائے مرف بال كروائے طواب صنرر کا ذکر لغات كى وضاحت - إنجتام أكذركبا معتمى بيروش تقصر قص بالكرواما-إنزل بالمحصب الزمن ب حب ميم كرم الوط ويط مقب مين ارت اورا جگر قیام کرنا مسنون ہے۔ نواہ ایک ہی گھڑی کے داسطے کیوں نہو مگر نما زخر دعھر و فرسه وعشار وبإن يرهناا جماييه اورمحصب بين ذراساس عليه وسلم أنفًا في طور يرمحصب مين تشرليف فرما بهوئے تقے -احنا ف كے نز دىك بخارى ومسلم ميں محزت ابو ہر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے منی میں یہ ارشا د فولیا کہ کل ہما راا تر ما خیف بنو کمنا نہ د محصِب میں ہ هان اطواف الصلى الزميم مكرمه سے رخصت بوتے وقت رئل وسعى كے بغيرسات بارطواف كرے است طوا ب و داع ا ورطواب صدر تعمي كها جا تاسيد - عندالا منات وامام حريماس كا و جوب محض آ فاقيوں ديا ہر سے آنیوالے جاج ، پرسپے تھزت امام مالک اور حفرت امام شافعی اسے سنون قرار دیتے ہیں۔ اضاف منا کا مستدل سے اسلام سام کا کا مستدل سے اسلام کا رشاد مسلم کے ارشاد مسلم کے ارشاد كسيكوني اسوقت تك نالو طبيك اخرس طواب بيت الشرند كرك. اگر کوئی شخص میقات سے احرام باندھ کر مکر مکرمہ جائے بلکم سیدھا عزفات بہوی خوائے تواس صورت میں اس سے طواب قدوم ساقط ہونیکا حکم ہوگا۔اس لئے کہ آغاز جج میں طوائب قدوم اس طریقہ سے مشروط ہے کہ باقی ج کے انعال کا ترتباس پر ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کے خلاف عمل کا مسنون ہونا حمکن نہیں۔ "سقط عنہ" کا مقصودیہ ہے کہ اب طوائب قدوم اس كے حق مين سنون منبي رہا۔ وَمَن ا دي آف الح - جو صحف نوذى الجريوم عرفه كے زوال سے ليكروس ذى الجركى فجرنك عرفات ميں ذرا



الرفُ النوري شرح السب الدو تشروري كامتمتع بهونا معلوم بهوتاب منظر بخارى وعزه كى بين سے زيادہ روايات سے انحفرت صلى الله عليه ولم كے قارن ہونیکا پتہ چلناہے۔ بیروایا تبخاری مسلم میں حفرت انس سے اور ابوداؤد و تریذی وابن ما جہ میں حفرت ابن قبال رضی الشرعنہ سے اور ابوداؤر ونسائی میں حفرت ابن عمر شسے مروی ہیں ان مختلف روابتوں میں تطبیق کی صوب یہ ہے کہ انحضور سے پہلے احرام ج با مذھا اس کے بعد عمرہ واخل جج فرمالیا۔ اہل عرب ایام جج میں عمرہ کریے كُورِ النّاه خيال كرت مُعَمَد المخضور في السطرة ان كاس تصور كوعملاً غلط نابت فرماياً. وَصِفَةُ القِرَانِ أَن يَعْلُ بِالعُمْزُو الْحِجُ مِعًا مِن المِسْقَاتِ وَيقولُ عَقيبَ الصَّلَوْةِ اللهُ مَرَّالِ أَرْنيلُ ا ورقران یسبے کہ لبیک کیے ج اور عمرہ کے سابقہ میقات سے "بیک وقت اور لبب برنماز کے" اے اللہ میں ج اور عمر کاارادہ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فَيُسِّرُهُمُ مَا لِي وَتَقتَلُهُ مُمَامِحٌ فَإِذَا وَخُلَ مَكَمُّ إِنْتُكُ أَيُالطُوان فَطاكَ كرتا بهول يس دونول كويمرك ليع آسان بنادك اوردونون كومرى جاب قبول فرما اوريح مركمه مينح كرآغا زبيت الشرك طوان سرك بِالبُيْتِ سَبْعَتَهُ أَشُو الْجِلْيُرْمُ لُ فِي الشَّلْتَةِ الأُولِ مِنهَا وَيَمْتِهِ بَرْجَعُ مَا بَقِي عَلى هَيئته وَسَعَى سات مرتبہ طواف کرے - پہلے تین میں رمل کرنے ۔ اور باقی میں اپنی ہدیئت پر رہے اور پھر بَعُلَ هَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرُوةِ وَهَلَا ﴿ أَفَعَالُ العَمرَةِ ثَمْ يُطُوبُ بَعِلَ السَّعْي طَوَاتَ الْقُلُومُ صفاومرده کی سعی کرے ۔ یہ تو افعال عمده رہوئے مجرب دسعی طواب ت، وم کرے -وَيَسْعِ بَينَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ لِلحَبِّ كَمَا بَيَّنَا لا فِي حَقَّ المُفْرِدِ فَإِذَا رَفَى الجَعِرةَ يومَ النحر ا دربراے علی صفا ومروہ کی سعی کرے بصبے کہم مفرو کے بارے میں بیان کرنیکے اور یوم النویس دی کرنے کے بعید وَ بَحُ شِاةً ۚ أَوُ بِقِوةً ٱوُ بَكِنَتُمْ ٱوُ سَبَعَ بَقَـوَةٍ فَهِلْنَا وَمُ القِمَ انِ فَإِنْ لَم نَكُنُ لِكَا مَا يَن بَحُ نا كائة باونت ون كريم بااون يا كائي من ساتوان تصريع بيتو دم قران بهوا أكروه ابني باس ذع كبواسط كولي صَامَ تُلْتُهُ أَيَّا مِم فِي الْحَبِّ أَخِرُهَا يومُ عَرَفَتَ فَانَ فَاتَهُ الصُّومُ مُعَتَّ دَخَل يُومُ النّحْرِ جا نورنزر کھتا ہوبورج کے دنوں میں تین روز ہے رکھ لے کہ آخری روز ہ یوم عرفہ میں ہوا وراگر روز ہے بھی مز رکھیے جاسکے حتی کہ یومالئج آگر لَمْ يَجُرُهُ وَالرَّالْ مُ ثَمْ يَصُومُ سِبُعَتُم أَيَّامٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِمِ فَإِنْ صَامَهَا مِكْمَ بَعِبُ بَ تو بجردم كاس كے اوركون يوزكانى د بوكى بحر كھروابس بوكر سات روزے د كے اوراكر دوزے جے فارع بوكرمك فَرَاعِهِ مِنَ الحَبِّ جَائَ فَإِن لَمْ مَلِ خُلِ الْقَابِينُ مَكَمَّ وَتَوَعَّدِهُ إِلَى عَرَفاتٍ فقلُ صَامَ یں رکھ لے تب بھی درست ہے اگر قارن مکریس بہو کنے کے بجائے عرفات بہو کے جلنے کو وہ و قوت کے باعث كَافْضُ العُمُرُوتِم بِالْوقوفِ وَسَقَطُ عَنْمُ دَمُ الْقِرَانِ وَعَلَيْهِ وَمِ لَلِوَفْضِ العُمُرَةِ وعَلَيْه عره کا ترک کرنے والا سو گلیا اوراس سے دم قران جاتارہا اوراس پرعرہ ترک کرنیکی بنار پردم واجب ہوگا اور قضار عرب تَضَاؤُ هُوا ﴿

الشرفُ النورى شرح المسلم الدد وت رورى الله لغتاكي وحت !. ان يمعل - إملال ببليكيسائة الالبندكرنا . مبدَّ منه - ازروئے لغت اورازروئے شرع يد لفظ اونث اور كلك دونون كم لئ بولاجا للب مدر أفضاً : ترك كرنيوالا مربح و و من القران الله الخران الله على الزية قران بيسب كرج وعمره كيساته لبيك كجيدين ال دونو مركز و و من كالرام ميقات سے سائم سائمة باندھ اور كجة اے التريس في اور عمره كاارا ده كرتا ہوں میرے لئے دولوں کو اسان فرمادہے اور دولوں کو میری جانب سے قبول فرماتہ اوراس کے بعد عمرہ کیلئے سات م تبه طوات کرے ۔ سیلے تین میں رمل کرے اور کھرسی کرے ، سرنہ مونڈ و ائے ۔ کھر ج کرے ۔ فاذا دخل ابتدأ بالطواف المن قران كرنبوا أكيواسط يدلازم سي كرميلي عره كافعال كرع حتى كما أكس نے اول نیت جسے طواف کیا تو وہ بھر بھی عمرہ می کا شمار ہوگا اوراس کی نیت نغو قرار دی جائیگی اس لئے کہ آیت رمية مَن تمتعَ بالعرةِ الى الجِ وَلا بين إَلَى "أَيا سِيرِ عايت كى انتهار كيواسط آيارَ للب لهٰ ايه نا گزيرے كرعمره كوج سے مقدم كيا جائے تاكم انتہاء واختيام ج يرمكن بو تشديطوف بعد السعى الز-عندالا حناف إول الك طواف برائة عمره بهوّاسيه ا وركيرالكِ طواف برائة ج- ا ور اسی طرح و د نوں کے لئے ایک ایک سی ہوگی ۔ حیزت امام شافعی و حیزت امام مالک اور ایک روایت کے مطابق حضرت امام احدُر في وعمره وويول كيو اسط حرف اليك طوا ف اورسى كركية فرمات بين اس ك كرسلم شرليف وغيره ئين حضرت ابن عباسُ سے روايت ہے كہ تا قيامت عمرہ عج ہى بين داخل بَهو گياا درسے ميں حضرت عائشة ہُ سے روایت سے کہ قران کے اندر بچ وعمہ دو نوں کے داسطے محض ایک طواف کا تی ہے۔ احناف کامستدل کیروایت ہے کہ حفرت صبی بن معروث کے دوطواف اوردوسی کرنے پر حفرت عرفارد ق سے فرایا" ممنے اسنے بنی کی سنت یالی"۔ اس کی تا تریزا ان و دار تطنی میں مروی حضرت علی، حفرت اکن مسعود، حضرت عمران بن خصین اور حضرت عبدالشرابن عمر صفی الشرعنهم کی روایات سے بھی ہور سی ہے ۔ مُذکو رہ بالا ردات تیا مت تک عمره تج میں داخل ہوگیا " کامطلب یہ سے کہ وقت ج میں وقت عمرہ داخل ہوگیا کہ اس سے زمانۂ جاہلیت کے باطل عقیدے کی تر دیر فرمانا مقصو دیے۔ ند بچے شاقا الا جمرُ وُعقبہ کی رئ سے حب یوم النحریس فا رہ م ہو جائے تو قران کے شکریہ کے طور پر بحری کی یا گائے ہاآت^ط ی قربانی کرے اورکسی سیسے اگر میرممکن نہ ہو تو تج کے دانوں میں میں روز سے رکھ لے . روزوں کی ترتب اس طرح بُوكه تيسرار دره يوم عرفه بين بواور باتي روزے ايا تشريق گذرنے پر رکھے۔ اور رکھنے کامقام کوئي متعین نہيں اور يوم النحرتك يتمين روزك ندر كحف كي صورت مي دم كي تعيين موج اليكي. قران كرنيوالي يرقر ما في كرنااوراس يرقأ ورد بونے برُدس روزے رکھنے کار وم آیت کرمتے فن تمتع بالعمرة الى الج فيا استيسَر من الهدي " دالاً يہ بستانا بت ہو السبے -



الرفُ النورى شرح المربي الدُود وت روري 💥 🛱 إِلاَ أَصْلِهُ وَانْ اللَّهُ مُّنَّةً مُ أَنْ يَسُونَ اللَّهَ لَى إَحْرَهُ وَسَاقَ هَدْ بِيدُ فَإِن كَانَتُ بَلْهُ سایت کھر لوٹنے پر رکھے ادر اِگرمتمت بری لیجانا چاہتا ہوتو احسرام باندھ کر لیجائے ادرا بن بری کو ہلنے ادرا گر ہری اونٹ ہوتو قَلَّلَ هَا بَمَزَاءُةٌ ٱولَعُهُ وَالشُّعُمُ الدِّب نِمَّ عِنْدَ أَبِي يُوسُفَ وَعِيلِ رَحْمِهَا اللهُ وَهُوَانُ لِشَقَّ اس کے پرانے چڑے یا جوتے کا قلادہ ڈالدے اورامام ابولوسعے وا مام محر فر لمسے ہیں کہ اسکا اشعار کرے اشعار یہ ہے کہ کو ہان سَنَاحَهَا مِنَ الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ وَلَا يَشْعِرُ عِنْدُ أَبِي حَنِيْغَمَّا رَحِمَهُ اللَّهُ فَإَذَا دَخَلَ هَذَ كَاتَ اس کا دائیں جانب سے دراسا چیردے اور امام ابوصیفہ رحمۃ الشرعلیہ فراتے ہیں کہ اشعار نہ کرے ادر وہ مکہ میں واخل ہوکرطون وَسَعَىٰ ولَمُرْ يُحَكِّلُ حِتَّى يُحْرُمُ بِالْحَبِّ يَومُ الدَّومَيْةِ فِأَنْ قَلَّ مُ الاحرَامُ قبلَهُ جَازَوَعَلَيْهِ وَهُمْ وسی كرے اور حلال زموحی كديم الترويس الرائم ج با غره لے اور اگر يوم الترويد سے قبل بى احرام بازھ ليت بمي ورت والرس المِمْتِعِ فَإِذَا حَلَقَ يُومُ النَّفِرِفَقُلُ حَلَّ مِنَ الإَحْرَامَيْنِ -دم تمت وأجب وكادر يوم خرس مرموز الف كرمديع دعره دونول احرامون سعطال موجائيكا جيمتع كالفصيل تكيساته ذكر لغت الى وحت إراشعر اشعار اليهن اونك كومان كو دائس جاس جرزا . سنام يكومان -شرك و و صبح كالمتع ان يبل أالز لنوى لحافك تمع متع يامتًا ع سي لياليا اوراس من المراس المرا جا آلے کہ احرام عرہ میقات ہے با ندھ کر برائے عمرہ طواف اورسی کرنے اس کے بعد سرمونیڈ واکر یا بال کر واکراترا عرہ سے حلال ہوجائے تبھر نوم الترویہ میں اخرام ج مشجہ حرام سے باندھ کرافعال جج کی ادائیگی کرے۔ علامہ قدُدریُ آ کی من المیقات کی لگائی ہوئی قید احترازی قرار نہیں دیجائیگی اس لئے کہ اپنے گھرسے امرام باندھنا بھی درست ہوگا اوراسے متمتع کما جلئے گا۔ . <u> وَيَقِطَعِ السّلبِي</u> الزِيرِ تَمْتَعِ كُرِسُوالا طوابِ عَمِ *هِ كُرِيّةِ بِهُو كِي* أَغَازَ بِي مِينَ تَلِيدِ ترك كردے و حضرت امام مالك كزومك بریت النوشریت برنظر برست می تلبیهٔ موقون کردے اور عندالا منا من رسول النوصلی النوعلیہ سلم نے جب عمرة القضاء سک میرمیں کیا تو بوقتِ استیلام جراسود تلبیهٔ موقوت فرمایا تھا۔ یہ روایت ابوداؤد، تر مذی میں حصرت عبرالنوابن مراید من وان اداد المنتهة ألز. منهتع دوتسمول مِشتمل ہے۔ ایک توالیسا متمتع کرجس کے ساتھ مدی نہو۔ علام قدوری کا اب مک اسی متمتع کے احکام بیان فرلتے رہے ہیں۔ دومراوہ متمتع جس کے ساتھ بدی ہو۔ تمتع کی میصورت

الرفُ النوري شرط الله الدو ت روري الله که مدی سائد بهویهای سے افضل ہے۔ اس لئے کہ بخاری و کم میں حضرت عبدالترابن عرضی الترعیذ سے روایت ہے کہ رسۈڭ اللەصلى الله عليه وسلم نے ذو الحليفەسے مېرى اپنے ساتھ لى تقى ك ايكھ انشىكال « بېرى كى حب پيصورت افضيل سے تو قاعده كىمطابق اس كاذ كرئىپلے ہونا چاہئے تھا جبكہ علامہ قدوري كاسكاميان مؤخر فراما - اسكا جواب يه دياكياكه بدى ليحاما اس كاحيتيت الك زائر وصف كي ہے ا درصفات کو مفدم کرنے کی برسکبت وات کو مقدم کرنا زیا دہ بہتر ہو تاہیے ۔ بہرحال آگر تمتع کرنوالا اپنے ہمراہ بری لیجا ناچا بتا بر تواسیه اول احزام با مزه کر کیفرمدی بانگنی چاہیئے - برنی کبری ہوسنے گی صورت میں پرمسنون ہنیں كمراس كے قلادہ ڈالا جلئے اور بر مذیعی اونٹ یا گائے ہونے كی صورت میں قلادہ ڈالنامسون ہے جس كی شكل میر ہے کہ بُرنہ کے گلے میں پرانا چمڑا یا جو تا وغیرہ ڈالدے ناکہ اس جانور کے برائے سواری نہونیکا اور ترم کو جانیکا بہتہ عِلْ جائے ائکست سے ام المومنین معرب عائشته صدیقے رضی التر عنها سے جوروایت کی ہے اس سے سی طریقہ تابت بے ۔ اس کے بعد عره کی ادائیگی کرے اور عره کی ادائیگی کے بعد رحلان نہوا در یوم الترویہ کو احرام ج باندھ الے۔ بحرده يوم النح بين حلق كي بعدج وعمره دونون كي احرامون مصطال قرار دياجائيكا-وِأَشْعَوْالْسَانَةَ وَوَنْتُ كَوَ لَهِ إِن كُودُ اللِّي يا بائين جانب سے جِرِكُر خوناً لُودَكُرْنيكانام اشعار بعد بداس لية كم لوگ اس کے ہری ہوئے سے واقف ہوجائیں ا وراس کی راہ ہیں تو کی حارج وحائل نہو۔ امام ابولیسع ہے واماً محریم اورامام شافع اشعار كومحسون قرار دسيقرين كربخارى شركي مين ام المومنين مصرت عالث صديقة كى روايت سى رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم کا استعار فرما ما تا بہت ہوتا ہے۔ علامہ قدوری کے خیال کے مطابق مفتی ہرامام اوپوسٹ مار ورور ہا والمام محمر كاتول سيماسي واستط المغول في الم الويوسف والمام محمد كوت كوتيك بيان فرمايا -ولا تستعرعن ابي حديفه الخن ماحب بداية فرملتة مين كرحفزت امام ابوصفيفة الشعاركو مكروه فرار دسية مهل كم اشعارے تمثل کالزوم ہوتا ہے اور مُثلہ کی نمانغت رسول الٹرصکی الٹرعلیہ وسلم سے نابت ہے۔ بخاری وحسلم یس حفرت انس ش کی روایت اور نجاری میں حفرت عبدالترابن عمر شکی روایت اور ابود او دمیں حفرت عبدالترابن زمیر الا تفياري كي روايت سے رسول الترصلي الترعليه وسلم كالشعاركو منع فرمانا تابت بوتابيد. علامه اتقانى كجته بس كراشعاركومتله قراردينا دشوارس اسك كرسول الترصلي الترعلية ولم عن مينموده تشريف السك برمتلكي ممانعت فرماني اور كيرحجة الوداع سنليج بين انخفرت ك اشعار فرمايا - الرواقلي يدمثله كي طرح سبوتالو انخفزت صلى الشرعليه وسلم اشعار مذفر ماتي - اس كے باريمين كشيخ ابومنصور ماكتري اور امام طحا وي تحبّع بیں کہ صفرت امام ابوصنیفروسے بنیادی طور پراستعار کو مکروہ قرار نہیں دیا ملکہ محروہ کہنے کا حقیقی سبب یہ سبے کہ ہمر آ دمی است بخوبی انجام تنہیں دھے یا تا ۔ عام طور مراس کے باعث کوشت اور ملزی متأ تر ہوتے ہیں البتہ اگر کوئی ا شعّاد بخو بي كرسيكے اورانس كى وجبرسے گوشت و نبڑى متأ تر نه بهوں تؤمضا كقة ننہيں ملكراس طرح كااشعار مستحب سوگا يستنيخ كرمان و زياده صيح قول اسى كافرمات بين -

الرف النورى شوط السال الدو وسروري وَلَيْسَ لِاَهْلِ مَكَةَ تَمَتَّعُ وَلاقِرَانٌ وَانَّمَا لَهُمُ الإنسُرادُ خَاصَةً واذَاعَادَ العمَّتَعُ إِلْمِلْهُ اورابل مكرك واسط رتمت اور خران بلكه ان كيواسط محض ج افرائسير - اوراگرتمت كرف والاعموس فارع بوكراپ بُعُنُهُ فَرَاعِهِ مِنَ العُمُورَةِ وَلَمِيكِن سَاقَ إلهَدُى كَيْظُلُ تَمْتعهُ وَمَرْ أَجْوَمَ بِالعُمُوةِ قَبُل شہروابس آجلے دراں حالیک وہ اپنے ساتھ بدی نالے ایا ہوتواس کا تنع باطل ہوجائیگا اور تجسفس احرام عُمرو رج کے مہینوں أَشُهُر الحَج فطاتَ لَهَا اقَلَّ مِنَ اربِعِي اشواطِ ثم دخَلَتْ أشهُرُ الحج فتمم هَا وأَحْرَمَ بِالحَبّ سے قبل با ندھ کے اور اس کیواسطے چارشوط سے کم طواف کرے اس کے بعد جج کے مہینوں کا آغاز ہوجاً اوروہ طوائے شوط اور کرکے كان مُمَّتعُ أَفِأَنُ كَانَ كَاكِ لَعُمِوتِهِ قَبِلَ اشْهِم الحَج اربِعِيَّ اشْواطٍ فَصَاعِدًا ثَمْ يَح مِنْ عَامِهُ ولكَ ا حرام کی با ذرجے توات تمتع قرار دیا جائیگا ا دراگروہ جے کے مہینوںسے قبل عرصے طوان کے جارشوط یاجارسے زیاد کرنے اسکے لبداسی برس جے لم تكي متمتعًا وَاشْهُمُ الحَيِّ شوالُ وَدُوالقَعُلَ لِا وَعَشَى مِنْ ذِى الْحِيرِ فَاكْ قَلَامُ الاحْرَامُ بالحَج كرت توده تمتع كرسيوالاستماية بهوكاء اورج كرمييية شوال ، ولقعده اور دى الجد كردس ون بيس - الركوني ان سے قبل احرام في باغر صل عَلَيْهَا جَازَ الْحُرَامُنَّ وَالْعَقَلَ تَجَثَّا وَاذَا حَاصْتِ الْهَزَأَةُ عِنْلُ الْاحْزَامِ اعْتَسَلَتُ وَأَخْزَمَتُ وَمَنْعَتُ تواسکے ایرام کوجائز اور نج کو درسیت قرار دیاجائیگا اوراگر بوقت احرام عورت کو حیض آنے نگے تو وہ نہا کر احرام با خدصر کے اوروہ بھی دوسرے كَمَا يَصُنَعُ الحَاجُ غَيْراً نَفَا لَا تَطُوبُ بِالْبَيْتِ حَتّى تَطَهُّرُ وَاذَا حَاضَتُ بَعُـ كَ الوُقُوب بعَرَفة حاجیوں کیبلرہ کرے البہ طواف بہت اللّٰہ نہ کرے حتیٰ کہ باک ہوجائے اور اگر عکسرف کے تو صن ۱ ور تعب کہ وَتَعُلُ كُوانِ الزيامُ وَإِنْ صَرَفَتُ مِنْ مَكُمَّ وَلَا شَيَّ عَلَيْهُ الرَّك طواب الصَّدير. طواف زیارت حض آئے تو وہ مکے اپنے گھر والیس ہومائے اورطواب صدر مذکر نیکے باعث اس پر کھے واجب نہوگا۔ متع کے باقی کانرے اُحکام صبیح ولیس الا مسل مکتبالز- مکرمکرمه اوراس کے آس پاس بین مواقیت میں رہنے والوں کیواسطے علاوه أزين حضرت عبداللدين عباس مركيزت عبدالله بنء واورهزت عبدالله بن زبير صى الله عنهم سيمنعول يدكر ابل محاسم واسطے تمتے نہیں کیکن اس کے با وجودا آرکسی مکے کے رہنے والے نے قرآن یا تمتے کر کیالتو درست ہو گا۔ اسلے کہ صاحب شرح تنویرالابصار فراتے ہی کو نقه کی کما بوں میں جویہ ذکر کیا گیاہے کہ مکہ کا رہنے والا نہتے کرے اور نہ قران تواک م مقصود نغي ملت بي نفي صحت بنيس كيونكم مكر ك رسنه والمركم لئر السياكر ما قباحت سے حالى نبيل بس اس يوجه بيداس پردم كا وجوب ہو كا ا مناف يمي فرمات ہيں اورامام شافعي كے نزدىك اہل مكە كے واسطے بلاقبارت قران دیمنع کرنا جائزہے۔ان کے نزدیک آیٹِ مبارکہ میں جو" فمن تمنع بالعمرہ الی الجو" آیلہے اس میں کائد مَن کے اندر مکہ کے رہنے والے اور عیر مکی تمام شا مل ہیں۔

🚜 الشرفُ النوري شرط 🖪 الدو وسروري عندالاحنا ف آیټ کرمیرغیر کی کے سائمہ خاص ہے۔اس لئے کہ آیت ڈلکٹ کمن کم بکن ابلہ حاحزی المسی الحرام " دیہ اس شخص کیلئے سے جس کے اہل دُوعیال مسحرِ حرام دیعن کعبہ سکے قرب دونواح ، میں ندرہتے ہوں) میں تتبع کر نیوالے کی جانب شارهب اوریه فن تمت بالعمرة "سے سموس اللہے اس سے بجانب مدی وصوم اشارہ تنہیں بصیبے کہ آمام شافعی ج ب زمایا ہے۔ اس لئے کہ انسا ہو نے کی صورت میں اس طرح فرمایا جاتا " وٰ لکے علیٰ من لم کین " اسواسطے کروا جب ہونیکے واسط «علیٰ» استعمال کیا جا آہے۔ لام ستعمل نہیں ہوتا۔ ک وإذاعاد المهمت الى بلله إلى - كوئ تمت كرنوالا مرى النيام نريبائ الديم عمره كرك الني شهروالس موجلة تواس کے تمتع کے باطل ہونیکا حکم ہو گااس واسطے کہ وہ دوعباد تو ںکے بیچ میں اہل وُعیال کے همراه اَلمام صیح کر کیااورالمام صیح کے باعث تمتع باطل ہوجایا کر تاہے۔ تابعین کے ایک گروہ لین حفرت مختی ، حفرت مجائز ،حفرت سعید ابن المسیت اور حفرت طاؤس وغیرہ سے اسی طرح منقول سے - اوراگروہ ہری سائے لیجائے اور کھر عمر مرکے اینے مکان لوٹ آسئے تو اس صورت ہیں امام ابوصنیف وامام ابو یوسفٹ اس کے تمتع کے باطل نہ ہونیکا حکم فرماًتے ہیں۔البتہ امام محرز اس شکل میں بھی فرماتے ہیں کہ اس کا تمتع باطل ہو جائيگا اس لئے كدوہ عج وعمرہ كى ادائيكى دوسفرول ميں كرراسيد - إمام ابوصيفور وامام ابويوسف في كزديك مرى لیکانے کے باعث کیونکہ وہ حلال مہیں ہوسکتا اسوائسطے تاوقتیکہ اس کی نیټ تمتع باقی رہے اس پرلوٹ جانا واجب موكا - لهذااس كا المام درست منهوكا - اس الحكم إلمام صحح كي شكل يدب كدده ابل دعيال من أكر قيام كرا اور اس کے او پر والیسی کا وجوب نہ ہو۔ اوراس حگد ایسا مہیں ہے۔ ومن احدم بالعمرة الإجمع، در راور براير وغيره فقه كى كما بول سے يه بات واضح بوتى سے كمتن كے اندر يرشرطب ا الرام عره ع کے مہینوں میں ہو مگر درست قول کے مطابق اس طرح کی شرط منہیں ہے ! ا ضیار شرح محار" اور اسی الرح " فتح اكقدير" مين اس كى عراحت ب بان يدادم ب كرعم مكر اكثر حصر كاطواف ج كي مهيون مين بوللزا الم كُونًا بِحَ كَ تَبِينِونِ سے قبل احرام عمرہ باندھ اور دہ چار شوط سے كم طوات كرے بھرج كے مہينے شروع ہوتے يربا قيمانره طواف كي تحيل كرب اوراح إم ج بانره الواسه متمتع قراره ياجائيكا اس النح كم طواف كاكثر صدج كم مهنول مين موا - ا دراگرايسا موكه جارشوط ياس سازياده تو يج كي مهيول سيقبل كرد ادر باقى لبدين تو وه تمتع شمارنه وكالاس لي كرج في مبينون بي طوات كاكم حصد باياكيا- اورمناسك كم اندراقل كاحكم عدم كاسا ہو تاہے۔ تو یہ کہا جائیگا کہ گویا اس نے کے مہینوں میں سرے سے طواف ہی منہیں کیا۔ والشهوالحج الز- ج كے مهينے يہ ہن مشوال - ذليتعده اورذي الجركے دس روز - امام ابوليسميح دس ذكالج كواس مين داخل قرار تنبي ديية اس ليح كه يوم النحر كے طلوع فجر نے ساتھ ى ج كا بقار تنبي رہتا - ا ور ظا براروايت كيمطابق وقت برقرار رسخ كى صورت مين عبادت فوت سبي بهواكرتى -ا ما ابوصیفه ا درامام محروم کامستدل به سے که حضرت عبدالسر ابن مسعود ، حضرت عبدالسر ابن عباس ، حضرت

الرف النورى شرح الساس الدد وسرورى الله عبدالشرابن عمرا ورحفرت عبدالشرابين زبير رضى الشرعهم سے اسى طرح منقول سے كہ ج كے مبينے شوال، ولقعدہ اوردس روز ذى الجركمين علاده الرس اركاب على سالك ركن طواب زيارت ك وقت كاآ غازى يوم النحر ك طلوع فجرك <u>وا ذاحاً حنت</u> الخ عودت كواگربوقتِ الرام حيض ا<u>نے لگے</u> تو اسے چاستے كه نهاكرا حرام باندھ لے اورطوا وب برت الله کے سوا باقی افعال بج کی اوائیگی کرے۔ ام المؤمنین حضرت عائشتہ صدیقیہ رضی الشرعنها کو سُرٹ ما می حکر سیونجگر حیض آن شروع ہوگیا تورسول الشصلی الشرعلیہ دیم نے ان سے ی کرمایا تھا۔ مخاری دسیم میں ام المؤمنیں بھزت عالث دیم سے اسی طرح مردی ہے - اور اگر تعدطوا ب زیارت مین کا آغاز ہوتو اسے جاستے کہ طواب صدر ترک گردے اسلے كر تجارى وسكم وعيره كى روايات سے اس كر ايم اس كى گنجائش أابت سے-بَانْكُ الْجِنَايَاتِيُّ ر جنایات *کا ذکر* ، إِذَا تَطِيَّبُ المُحْرِمُ فَعَلَيْهِ الكَفَامَ لَمُ فَانْ تَطِيَّبَ عَضِوًا كَامَلًا فَمَازًا ذَ فَعَلَيْهُ وَمُ وَإِنْ تَطِيَّبَ اگرموم خوشبولگائے تو اس پرکفارہ وا جب ہوگا بس اگر کا مِسل عضو یا عصوسے زیادہ پرخوشبولگائے تواس پردمالا پر مجا ا درعفوسے ٱقَلَّ مِنْ عَضْوِفَعَلِيهِ صَلاَقَةٌ وَإِنْ لِبِسَ نَوْتًا عَنِطًا إِوْغَيِّلَى مَا اسَمُ يُومًّاكَ ملا فَعَلَيْهِ وَمُ ۖ وَ كم بر توسولك ي توصدة واجب بوكا - اوراكرسلا بواكيراسيغ باستركومكمل ايكدن تعيل وكه تو است بردم آسياكا ادر إِنْ كَانَ إِقُلَّ مِنُ ذَٰ لِلِعَ فَعَلَبُ حَدَى قُنَّهُ ۗ وَإِنْ حَلَقَ مُهُمَّ وَاسِهِ وَصَاعَدُا فَعَلَيْهِ دَمُّ وَإِنْ بوسيدن سے مجبانے برصدقہ لازم بوئل ۔ اور اگر پوتھائ سرمنٹودائے یا اس سے زیادہ منڈوائے اس برد) کیا اور اقَلَّ مِزَ الرُّبِعِ فَعَلَيْهِ مِهَدُ قَمَّ كُوا فَ حَلَقَ مَوْضِعَ الْمَحَاجِمِ مِنَ الرَّقْبَةِ فَعَلَيْهِ دُهُ جو تمانی سے کم منڈوانے بصدقہ لازم بوگا ۔ اور اگر گردن کے مجھنے لگوائے کے مقام کے بال منڈوائے تو اہام الوصيفة عِنْدُ أَبِي كَنِيغَةَ زُحِمُهُ اللَّهُ وَقَالَ اَبُونُوسُفَ وَمُعَمَّدٌ رُحِمُهُمَا اللَّهُ صَلَاقَةً وَإِنْ فَصّ فرائے ہیں کراس پردم الزم ہوگا اورا مام ابوبوسٹ وا آم موڑ کے نز دیک مسبدتہ وا جب ہوگا۔ اوراگر اسپ اَطا فِيلَ مِنْ يُهِ وَبِمِ حُلَيْهِ فَعَلَيْهِ وَ مَمُ وَ إِنْ قَصَّ يَلْوا اَوْ بِمِ حُلَّا فَعَلَيْهِ وَمَ ' وَإِنْ قَصَّ دوں بہارتوں یا پاؤں کے ناخن کا فے تو اس روم واحب ہوگا۔ اور اگر ناخنِ ایک ہائتر یا ایک باؤں کے کافے ہوں ترجی دالازم ہوگا اور ٱقُلِّ مِنْ خَمْسَةِ اطافِيرَفَعَكُمُ مَدَ قَتُهُ وَإِنْ قَصَّ ٱقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ ٱطَافِيرَمَنَفَةً بِائِجُ اخْول سے كم كماننے پر صدف آئے تم كار و ابتقوں و يا وس مين سے متفرق طريقة سے با رنگھ ہے كم افن تراستے بر

الرف النوري شرح الماس الدو وسروري الم مِرِ وُ يَبِ مُنْ لِحَ وَبِمَ جُلَيْ لِمِ فَعَلَيْ لِمِ صَلَ قَلَةٌ عِنْكُ أَبِي حَنِيفِكٌ وَ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُمَا اللَّهُ ام الوصيف والم الويوسف فسرات بي كمي رتب لا زم بوگا وَتُعَالَ هَنَّدُا رُحْمَنُ اللهُ عَلَيْهِ وَمُ وَإِنْ تَطَيَّبَ أَوْ كَلَقَ أَوْلَئِسَ مِنَ عُدَيْهِ فَعَايَّرُ اورامام محروم کے نز دیک وم واحب ہو گا۔ اور اگر خوشبولگائے یا بال مونڈدائے یا غذر کے باعث سلا ہواکر ایٹے تواسے إِنْ شَاءَ ذَبِحَ شَأَةٌ وَإِنْ شَاءَ تَصَلَّا قَ عَلَى سِتَّةٍ مَسَالِينَ بِتَلْتُةٍ أَصُوعٍ مِنَ الطَّعَامِ وَانْ ید حق حاصل سے کو خواہ بکری ذراع کردے یا چھ ساکین بر مین صاع محند م صدقہ کردے شِاءَ صَامَ إِللَّهُ وَالْ اللَّهُ وَإِنْ قَتِلَ أَوْلِيسَ بِشَهُوةٍ فَعَلَكِمِ دُمُّ أَنزُلَ أَوْلَمُ يُنزِلُ ك ركه ك ادربوسيك ادرشهوت كے سائم حجوسة برخوا وا نزال موامویا مرموا مو و و حبب موكار لغت كى وضحت . ـ جناياً ت ـ جنايةٌ كى جمع بگناه كرنا واس كى جمع جنا ة اوراً جنار بمي آن ہے واس حكّر إيسانعل مقصود مير جس كى مالغت ياتوا وأم باند مصف كم باعث مويا من كاسب حرم بي داخل بهونام و تطيب : خوشبولگانا الطيب : خوشبو- جمع اطياب وطيوب الطيب : حلال - كهاجا ماسع - لذاطيب لك ديهمها رسيساني حلال سيح الطيت: برجيز سي انضل - غطى : جيانا - الغطار: برده - جمع اغطية - في الجمر - مجم أي جمع : يحيف لكات كاآله-اصوع - صاع كى جع - قبل ؛ بوسرليا -السي جنايت كمائيس فقط بكرئ يا صدقه كاوجوب بو شرويح ولو ضيرح البالبنايات الو-احرام كمفسل بيان سه فارع بوكراب علامة ودرئ جنايات ادر ا حصار وغیره کے بارسیس و کرفرارسے ہیں جن سے احرام با نرمنے دالوں کو واسطر برا تاہے جناياً بين اس طرح كے افعال كوكم الم الم بي جوشرى اعتبار سے حرام موں و جاسے ان كاتعلق مال سے مو يا جان سے اس حكرم اد السے افعال ہیں جن کے کونیکی احرام با مرسعے والے کو اجازت مذہور فَانِ تطيبَ عِضوًا الإ الراح ام باند من والا كامل عضويا عضوس زياده برخوشبولكا في اس صورت بن اس يرايك بحري كا وجوب بوگا-اس ك كريبال جنايت كامل درجه كي بهوكئ - اوراگرانسا بوكدمرم ابنے كئ اعضاء يرخوشبولكائے مگرامکی محلس میں لگانے کے بجائے کمی مجلسوں میں لگائے تو اس شکل میں امام ابوصیفہ اورامام ابو یوسف جم عضو ى جانب دم واجب بونيكا حكم فرمات إي و اورا مام في فرمات إلى كميل عضوى جانب سے كفاره دے ملك كى صورت میں دوسرے عضوی جانب سے مستقل طور مردم کا وجو ب ہوگا. ورنہ محض ایک کفارہ کو کا فی قرار دیاجائیگا۔ يَوْبًا عنيطاً الإ- تخيط اورسلام واكبراتين كيك بولاجاً باس دا، كرتا دم، يا تجامه دم، قبار - لهذا اگراح ام بازه والاسلے ہوئے کیوے کومینے کی عادت کے مطابق بورے دن سینے رہے یا عامدونو بی سے پورے دن سے

الرفُ النوري شوع المام الدو وسر موري الم چھیاہے رہے توان دونوں شکلوں میں اس برائے بجری کا وجوب ہوگا اوراگر بورے دن سے کم سے با چھائے رَبِّيرَ تَوْ بَحِرَى كِے بجائے محص صدقہ لازم ہوگا ۔ اوراگرسلا ہواکیٹرایپنے حزورمگر عادت کیمطابق نہیئے ۔مثال کے طورئر کرتا تتبدندکے طریقہ سے با ندھ لے یا گھٹری وغیرہ الحقانسکے باغث سُرجھیائے رہے تو ایسی شکل میں رہ اس بَرِدِم كَا وَجِوبِ بِهِوَ كَا اور نه صدقه كا-اس كِيَّ كَهُ مَنِي ارتَّفَاق اس يرصاً وقَ مَنْهِس آتِ ق وان تحلق م بعراسم الد وإگرا مرام با ند صنے والا سرتے ہوتھا فی مصدیے بالوں کو مونڈ لے تو اس بردم و اب ہوگا۔ حضرت امام مالکیے کے نز دیک پورے مرکے بال مونڈنے پردم واجب ہوگا ورمنہ دم واحب نہوگا۔ لیسی أس طرح كويا ولا تحلقوارؤسكم وإلآية ، كے ظاہر رامام مالك عمل فرمار سے میں اسكا اطلاق بورے سرر بہوتکہے۔ حضرت امام شافعی کے نز دمک خوا ہ جو تھائی کے موندے یازیادہ بہرسورت اس بردم داجب ہوگا۔ انفوں نے حرم نزلیف کی کھواس پر مالوں کوقیاس کرتے ہوسئے کہ حکم فرمایاکہ اس میں گم اورزیا دہ دونوں کا خکر نجیاں ہے ا حناف فرماتے ہیں کہ سرکے کی حصہ کو موٹٹر ناہمی عمل انتفاع ا مرمغناد ہونے کے باعث ہوگا۔ بہت سی حکہ سرکے بعض حصے کو مزیز اگریتے ہیں مثلاً ترک لوگوں میں سے بعض سرنے بیچ کے حصہ کو مونڈ تے مہیں ۔ لہٰذا ہو تھا تی سرکے بال موزر نامكل جنايت سيداوراس يردم كا وجوب بوكا-وان قص اظافیرید بیس الو-اگراح ام اندسے والا دونوں با تھوں بیا ڈسکے ناخن ایک ہی مجلس میں کا لے تواس صورت میں اس بردم کا وجوب ہوگا -اوراگرا مکے علس کے بجائے کی مجلسوں میں کلے تو دم بھی کئی واجب بروجائیں گے اورایک ہا تھ یا و س کے ناخن کاسٹے بریمی دم کا وجوب بوگا۔ اس لئے کہ چو تھائی کل کے مسا دی شمار مرواکر تاہیے ۔اور کل نعنی دونوں ہاسموں ما دونوں یا وس کے ناخن کا شیزیر دم واجب ہے توجو تھا ير من دم كا وجوب بوكا . <u>وان قص اقل الإ- اگرا حرام با ند صفح والا مائة با ياؤں كے يائخ ناخن منكاثے بلكه مثلاً دويا تين يين يائخ سے</u> لم كلام الواس بردم واجب نه بوگا ملكه صدقه ي يا في بوجائيكا و اوراز ما نخ اخنون سے كم كاسے مكر بائم باؤں ميں مع متغرق طور رکاسے ہوں تو اس صورت میں شیخین اورامام محرد کا اختلاب ہے بھرت امام ابوصیفہ وحفرت الم ابولوسف ي كنزديك اس صورت مي صدقه واحب بوكا ورا مام ويوك نزديك دم كا وتوب بوكا-وَمَنُ حَامَعَ فِواحَد السِّبدُلِينُ قبلَ الوقُوبِ بعَرَفَةَ، فسَلَ يَجْبَهُ وَعَلَيْهِ شِاءٌ وَيَضى فى البِحَبّ ا در جوشخص قبل یا دبر میں سے کسی میں عرفہ کے و قوف سے قبل صحبت کرلے تو اس کا ج فاسد ہوجائیگا ارسر بحری کا وجوب ہوگا ادرائہ كَمَا يَهِنِي مَنِ لَمَ يَعْسُلُ حَبُّهُ وَعِلَيْهِ القَضَاءُ وَالِيسَ عَلَيْرَاتُ يُفَابِ قَ إِمْزَاتَ وأَخَة بَهَا فِي ج فاسدنه ويواكيطرت في كانعال كي ادايكي كريدا وراسراس في كي قضاء لازم بوكي عندالا حيات لازم منبس كربوى شو بركے سامت كي كي القضاء عند نا وَمِن جَامَع بَعِلَ الوقوفِ بعَرفة لمدينسُد وَعليد مَدنة وَمَن جَامَعَ لَعِبْ لَا

الرف النوري شرح المالا الدو وسروري الْحُلق فعَلَيْرِشَا ةُ وَمَنْ بَجَامَعَ فِي العُموة قبل أَنْ يَطُوبَ ٱدبعِهَ اشْواطٍ ٱفْسَلَ هَا ومضحفيها کے بدر مہتری کرنوالے پر کری وہ بہوگا، در پوشخص عمرہ کے اندرچار شوط سے قبل صحبت کرلے توعمہ فاسد ہوجائے گا دہ باتی افعال عمرہ کے وقَضَا هَا وَعَلَيْءِ شَاءٌ وَإِنَّ وطَئَ بَعُدُهُ مَا طَاحَتَ ارْمَعَتُ ٱشْوَ اجِلُغُكُدُ شَا كُا وَلَا تَعْسُل عُهُوتُهُ اوراس عمره كى قضاكرے اورس يريحرى واجب يوكى اوراگر چار شوط كرنيكے بعد صحبت كرے تو يحرى واحب بوكى اور عمره فاسد منهي بوگا. وَلا يُلُومُ مُ قَضَا وُكُ فَا وَمَنْ جَامَعُ نَاسِنًا كُمِّنْ جَامَعُ عَامِدًا فَي الْحُكْمِدِ ا دراس کی قضا ، لازم نه موک ا در مورکر عحبت کرنیوا لے کا حکم عمد اصحبت کرنیوالے کا سا ہوگا ۔ اُ رج كوفا سدكرنے والى اور بنوالى جيزوركا بيان فسك حجة وعليد شاة اله بوتفص عفرك دن وقوت سقبل دولون راسوب من سی ایک بین قبل یا در میں صحبت کرکے تو بالاتفاق اس صورت میں سب کے نز دمک اس كاج فاسد بهوجائيكا - اور عز الاحناف اس كے علاوہ الك بحرى بعى اس برواجب بهوكى اور مينوں ائمہ بدينہ كے بمي ويوب كاحكم فرمات بي ان حفرات ني أسع فرك وقوت كے بعد صحبت كرسے برقياس فرمايلى واحنات كاستدل اسی طرح کے واقعہ میں رسول المنٹر صکی النٹر علیہ وسلم کا ابوداؤ و وہیم قی میں مروی بدار شادیب کرتم وونوں قضائے ج کے سائے ساتھ ہری بھی لے کر آنا۔ ہری کے زمرے میں بحری بھی آئی ہے۔ وکو کردہ دوایت اگرچے پر بدبن اینم تا ابعی سے مسلأ مردی ہے لیکن اکثر وبیشتر اہل علم مرسل حدیث کو حجت قرار دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں تھزت عبدالترابن ورنسے ہمبتری کے باعث ج کا باطک ہوجاً نا مردی ہے لیکن اس پرعمن کیا کہ ج باطل ہوجانیکے باعث کسے چلہتے کہ بیچھا رہے۔ فرا کم لہ بیٹے نہیں بلکہ اسے بھی دوسرے لوگوں کی مانند ج کے افعال پورے کرنے جا بیٹیں ا درانگے برس اس کی قضار کرئی ا در ہری لانی چاہئے ۔ یہ روایت کوار قطنی میں حضرت عبدالشوابن عمر فیسے مروی ہے ۔ صحابۂ کمرام میں حضرت عمر ، حضرت على ا در حصرت ابو برريه رصى الترعنهم المام الكك ف اليسيم فت اوى نقل فرمل كيس وَلِيسَ عَليدًانِ يِفَارَق امراً مَن الز - إيظرس جبم ووعورت دميال بوى > اس ج كي تضاكري توان ك لئے یہ لازم مہیں کہ ایک دوسرے سے الگ الگ رہیں اس لئے کہ ترکہ صحبت کمیواسطے کی قضار کی مشقت ہی بہت ہے۔ حصرت امام زفرج ، حصرت امام مالک اور رصورت امام شافعی عیکی دری قرار دیتے ہیں تاکہ وہ سابق موقع کو یاد کرسے ہوئے ان کا الگ کو یاد کرنے ہوئے بھر ہبستری کا ارتکاب نہ کریں ۔ اس کا جواب یہ دیاگیا کہ دو نوں میاں بیوی ہیں تو ان کا الگ ومن جامع بعد الوقوف الز- اگرام ابند من والا عرف کے وقوت کے بعد مہبستری کرے تو تج کے فاسد ہونیکا حکم نه کوگا-اس لئے کہ رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم کا ارشا در گرامی ہے کہ جس شخص نے عرفات میں و قوت کرلیا اس کا ج مکل ہوگیا البته بُدنه کا وجوب ہوگا- حضرت ابن عباس خ کی روایت میں اس کی هراحت ہے۔

اشرفُ النوري شرح الماس الدُد وت روري الم وَمَنْ كَاكَ مُو اَفَ القَدْرُومِ عُرُى ثَافَعَكُيْهِ صَلَاقَةٌ وَإِنْ كَانَ جُنْبًا فَعَلَيْهِ شَا لَا وَإِنْ طَاتَ ا ورجو شخص بلا دصو طوا ب قیدوم کرے تو اس برصدقه وا جب ہے اور بحالیت جناست طیاب کرے تو تکری واجب ہوگی ا دراگر ملاومنو كُوُرُاكِ الزيامَ وَعَيْدِ أَنَا فَعَلَيْرِ شَامٌ وَإِنْ كَانَ جُنِبًا فَعَلَيْ مِنْ مَدِ نَمَّ وَالأَفْضُلُ أَنْ يُعِبُ لَى طوات زیارت کرے تو بکری اور بحالت جنابت کرے تو بگرنہ واجب ہوگا ۔ اور افضل یہ سے کہ جس وقت تک الطوّات مَادامُ بمكة وَلا ذَبِحُ عَلَيْهِ وَمَنِ طَابَ طوات الصّديم عُداثًا فَعلَيْهِ صَدَاقتُ وَ مئه میں قیام ہوطواف دوبارہ کرلے اوراس برقر اِن داجتہ ہوگی اور جو شخص بلا وصوطوا ب صدر کرے تو صدقہ واحب ہوگا ، اور إِنْ كَانَ كِنْنَا فَعَلَيْهِ شَاةٌ وَإِنْ تَرَكَ طَوَاتَ الزيارَةِ ثَلْتُمَّ اشْوَاطِ فَمَادُونِهَا فعليد شَاةٌ . عالب جنابت کرے تو بحری واجب ہوگی اوراگر طواب زیارت کے تین شوط ترک کردے یا تین سے کم ترک کرتے تواس پر وَإِنْ تَرْكِ أَمُ بَعِيدًا شَوَا طِلْقِي مِحْرِمُ البِدُّاحِينَ يطوفَهَا وَمَنْ تَرْكَ ثَلَتْمَ أَشُو الطِمِنُ طَوانَب بری احب بوگیا ادر مارشوه ازک کرنے پر وہ ما وقتیکہ طواف رکر لے سمیشہ محرم ہی برقراد رہے گا اور طواب صدر کے تین شوط تھوڑ سے ^ت الصَّهُ بِ فَعَلَيُرِصَلَ قَتُأُ وَإِنْ تَرَكَ طوات الصَّلْ بِهَا وَ ٱرْبَعَتَ ٱشْوَا لِطِمِنُ كُعَلَيْهِ شَا ةٌ وَ والے برصدة واحب ہوگا اور محل طواب صدر ياس كے جارسوط جموار في بر سرى واحب ہوگى ۔ مَنْ تَرَكِ السَّعَى بَبُرِزَ الصَّفا وَالمَرُووَةِ فَعَلَيْهِ شَاةً وَحَبَّدُ مَامٌ وَمَنْ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتِ جوصفا ومروه کیسی ترک کر دید تواس بر بحری وا حبب برگی اوراس کا ج مکل بوگیا اور ا مام سے قبل عزفات سے آسے قبلَ الأمامِ فَعَلَيْهِ وَمَنْ تَرَكَ الوُقوتَ بَمُوْ وَلَفَتَا فَعَلَيْهِ وَمُ وَمِنْ تَرَكَ رَعَى الجابر دا لير دم داجب بوكا ادر جوشفس وقوت مزولف ترك كردسداس بردم لازم بوكا وربوشف ساريد دنول كى دى فِي الْاَيَامِ كُلِّهَا فَعَلَيْهِ وَمُ وَإِنْ تَرِكَ رَى إحدى الجِمارِ، الثلبُ فَعَلَيْهِ صَلَاتَةٌ وَإِنْ جارترك كردم واس بروم واجب بوكا ورمين جرون ميس ايج موكى رى ترك كرف واليرصدة لازم بوكا - إورارً تَرَكَ دَفَّى جَمْرِةَ العقبِترِفِي يَومِ النحرِفَعَلَيْرِدَمُ وَمَنُ أَخَرَ الْحَلَقَ حَتَّى مِضَتُ أيامُ النَّحُرِ یوم النویس جری عقبه کی ری ترک کردے تواس بروم لازم مولا اور جوشفس سرمنڈوا نے میں تا خرکرے می کدایا ا قربان گذرمایس فَعَلَيْدُ وَمُ عِنْدُا كِي حَنْيِفِمَا رَحِمَهُ اللّهُ وكِذَ لَكَ إِنْ أَخَّرُ طُواتَ الزيارَ وَعِنْدُ أَبِي حَنفة " نوًا ما ابومنيفة فرات بي كراس بردم داجب بروكا درايي بي أكر طواب زيارت بين تا خ كردي توا مام ابومنيفة كزدك وكالازمركا وہ جنایات جنکے ہاعث صدقہ اور بجری واجب ہے وَمن طاف طواف العلام الإ- الركون الرام بانرسن والابلا وصوطوا ب قدوم كرك الوام بانرسن والابلا وصوطوا ب قدوم كرك الواس برائ طواف شرط طبارت نبير -حضرت امام شافعي اس كے خلاف فرماتے ميں ۔ انتفوں نے صریت شریف کے الفاظ "الطواف صلاۃ "سے طہارت

الرف النوري شرط الماس ارد و مسروري کے شرط ہونے پراستلال فرایا ہے۔ احناوے فرملتے ہیں کہ آیت مبارکہ ولیطو فوا بالبیت العتیں'' (الّایة) میں قریطها، سنہیں لگائی گئی کئی کس آیت سے اس کے فر من ہوئے کا نبوت سنیں ملتا اور رہی خبروا حد بواس کے ذراحیہ سے کتاب التربراضا فه درست ننبی ورندنسخ کالزوم مهو گا . اورطواب ق دِم کو کی شخص بحالت جنابت کرالے تو طواب میں نقص آنیکی وجہ ہے اس پر سجری کا وجوب ہوگا بعرطوات قدُوم كادرج كيون كو طواف ركن كے مقابليس كمبے اس داسط محض بحرى كاني قرار ديجائيگي ۔ <u> فعلى مها قتة</u> الإنك كرسلسارس برمقاً برصدة مك لفظ سے مقصود نصف صاع گندم يا أيك صاع مج_{ور} باانک صاع جو *برواکر*ناہیے۔البتہ جوں اِ در مُلڑی کے مارنے یا چند مالوں کے اکھا ڈیے پرحس صدقہ کا دہوب ہے اسے اس سے ستنی قرار دیں گے کہ اس میں کسی مقدار کی تعیین نہیں ملکہ حسقدر صدقہ چلہے وہ دىدى نوكا فىسے تران طا<u>ِف طواف الزمام ي</u> الإ اگر كوئي شخص بلا وصنوطوا ب زيارت كرسے تواس بريحرى كا وجوب مو گا-اس لِيِّ كدوه الك ركن كاندر نقص بداكرف كامر حكب بوالهذايه جنايت طواب قدوم في بنسبت برعي بون ہوگی ا وربحالت بنما بت طوا ف کرے تو بگر مز کا و بچوب ہوگا اس لیے کہ صدت کی جنایت کے مقابلہ میں پیزایت برهی ہونی ہے ۔ علاوہ ازیں جنابت کی حالت میں طواف کرنرکا قصور دو وجہ سے بڑھ کیا ایک تو بحالت جناب طوا ف دوم مسجد مي بحالت جنابت داخل بمونا - اور ملا وصوطوات كرفي ماكيبي تصور كااركاب بوا -والا فضل ان بعيد الريعية الريد يعض نسخ ليس عبارت وعليه ان بعي الطواف "محى ب دان دونون كرميان مطابقت كى صورت يه بهوگى كه كالب بخابت طوات كرك براتوا عاده كا وجوب بهوگا ا در ملا د صوكر في مراعاد ه تحب رسيد كا كيم اكروه بلا وصوطوا من كرف كريد لوالله المحالب جنابت طواف كرف كي بوري عنسل ارکے ایام بخریس دوبارہ طواف کرلے تواس پر مذذ کا کا وجوب ہو گا اور نہ صدقہ کا اور ایام مخرکے میر لوٹانے بر ا مام البوصنيفية فرمات بين كرمًا خيرك ما عث اس بردم واحب بهوجائيكا اور بُدند كي ساقط بو نيكا حكم بوكا-وَمن توك السعى الز - الركوئ عذرك بغيرصفا ومرده كسى ترك ديد واس بريحرى اوجوب بوكا ادراس كا تج محل بوجلي كااس ك كرعندالا حاف سعى واجبأت بس شمار بوتى بيدبس أس كر ترك كرباعث وم ں اور ہوگا۔ اس کے برعکس امام شافعی زیارت کی مانندسعی کو بھی فرض قرارد سیتے ہیں۔ ومن افاص الإ - الرام المرصف والا أفتاب عزوب بوسف سيبل اورام س قبل عرفات سے اجليك تواس بردم کا دجوب ہوگا۔ یہ آنا خواہ اسنے اختیارہ ہوا ہو یا اختیار سے نہوا ہو۔ البتہ عروب آفیاب کے ىجد آن بركيردا جب نهوگا ـ امام شا فع غراب بهي كه اگرده عزوب آفياب سے قبل آئے تب بھي كسي جر کا وجوب منهو کا۔وہ فرمائے ہیں کم محص وقو ت کی حیثیت رکن کی ہے۔استرامت رکن نہیں اور وہ و ت اس کے کرلیا تواب استدامت ترک ہونی وجہ سے اس پر کھے واجب نہ ہوگا۔ اضاف فرائے ہیں کہ

يد الشرفُ النوري شرح الماسط الدو وتر مروري الم حديث ترليت فادفعوالبدع وبالشمس وفعواوا مربراسة وجوبسها ورواجب مجوط جلنير والام مواسيد من اخوالحلق الديوم النحرس جار كام ترتيب كرسائة واحب قراردين كنه دا، جمر وعقبه كي رى كرنا در) وزع دم مر منظوانا دم علوان زيارت -ان مناسك كاندرا كرتقريم وناخير بهوتو امام ابوصنيفرس امام الكثر مامام احدّ اور ا کی روایت کے اعتبارے امام شافعی و م کے وجوب کا حکم فراتے ہیں۔ امام ابویوسف والم محرد کے نزدیکے ہوا۔ نه بوگا . اس لئے کہ بخاری وسلم میں روایت ہے کہ مجتم الوداع کے موقعہ سررسول السُّرصلی السُّرعلیہ وسلم سے مختلف ا فعال کے مقدم ومؤخر ہونے کے بار بے میں پوچھا گیا تو آنخصور ہے ہرانگ کا جواب دیتے ہوئے میں ارشاد فرمایا کرے اور کو بی حرج نہیں ۔حضرت امام ابوصنیفی^{وم ک}ا استدلال حضرت عبدالتّدا بن عباس اور عبدالسّرابن مسعودٌ کی یه روایت ہے کجس نے ایک نسک دوسرے پرمقدم کیا تواس کے اوپر دم داجب ہوگا۔ وَإِذَا قَتَلَ المُحُرِمُ صَنْدِنَا اَ وُدَكَّ عَلَيْهِ مَنْ قَتَلَكَ فَعَلَيْهِ الْجَزَاءُ سَوَاءٌ فِي ذَٰ لِكَ الْعَامِلُ وَ ادراگرا مرام با نرصے والا فروشکار كرے ياشكار كر سوالے كونشان دى كرے تواس پر دجوب جزام ہوگا خوا ، وہ قصر ا كرے الناسِيُ وَالسُيْسَى وَالعَامَلُ والجِزَاءُ عِنْدُ إِلى حَنيغُمَّ وَأَبِي يُوسُفُ رَحِمُهُمَا اللهُ أَنُ يُقُومُ الصُّ بجول کر ا دربیهلی مرتبه نشاندی کرنیوالاا وردومری *ترتبر کرنی*والا دونون تخیسان بین ا درامام ابوصیّدهٔ و امام ابولیوسعت <u>دم که</u> نزدیک اسکی جزارجا نزر في المَكَانِ الَّذِي قَتَلَمَا فِيهِ أَوْفِي أَقْرِبِ المَوَا ضِعْ مِندُ إِنْ كَانَ فِي بُرِتَّمَ يَقَوِّمُ مَ وَإِعَكُ لِ كي شكاد كرنے كي جكر براس شكار كا قيت لكا نا بيصابس سے متصل جكر اس كى جو قيت ہو . اگرشكا رحنكل بن كيا ہوتو ووعا دل تنفس اسكا قيمت ثُمَّ مُوعَيَّرٌ فِوالقِيمَةِ إِنْ شَاءَ إِبْتًا عَ بِهَا مَدَيًّا فَلَ بِحُمَّرًا نُ بِلْغَتُ تِمِثُمُ هَلَيًّا وَانُ شَاءَ اسْتَرَ ط کریں پھراسے بیت ہوگا کہ تواہ اس کی قیست میری خریدے اور فر تے کرفے بشرطیکہ اس کی قیمت بری کے بقدر ہودی ہوا در تواہ اس سے غل بِهَاطَعَانًا فَتَصَدُّ قَ بِمِ عَلِي كِلِ مِسْكِيْنِ نصف صَاعٍ مِن مُرِّ ٱ وْصَاعًا مِنْ ثَمَرُ ٱ وصَاعًا مِن خريد ادرمد قركرو يركين كو أدحاصاع محت رم يا الك صاع مجور يا إلك صاع شَعِيْرِوَانُ شَاءَ صَامِ عَنْ كُلِّ بِصُعِب صَاعِ مِنْ بُرِّ يُومًا وَعَن كُلِّ صَاعَ مِنْ شَعِيْرِيومًا فَإِنْ جو - اورخواه برآ دهالع گندم کی جگر ایک روزه رکه لے ادر برایک صاع بو کے بد لمایک روزه - اگر فَضِلَ مِنَ الطِغَامِ اقَلَّ مِنْ نِصُعِبِ صَاعٍ فَهُو كُنُيَّرٌ ۖ إِنَّ شَاءَ تَصَلَّا تَ بَهِ وَإِنْ شَاءَ صَامَ غلہ آدھے مباع سے کم باتی رہے تو اسس کو یہ حق ہے کہ خواہ اسی کو صدقہ کردے اور خواہ اس کے بدلہمی عَنْهُ يَوْمَاكَ اللَّهِ وَقَالَ مُحَكَّمُ لا رُحِمَهُ اللَّهُ يَجِبُ فِي الصَّيْدِ النظِيْرُ فَيُمَا لَهُ نظِيْرٌ فَفِي الظَّيُ شَاةً ا یک روز ورکم لے ۔ اورا ای محدی نزدیک شکار کے مثل کا وجوب ہوگا بشرطیک اس کی نظیرا مکان میں ہولہذا ہرن اور بو کے وَ فِي الصُّبُعِ شَا ۚ ۚ وَفِي الْاَمْ نَبِ عَنَاتٌ وَفِي النعَامَةِ بَلِى نَهُ وَفِي الْيُولُوطِ حَفِي لَا وَكُنُّ جَرَحَ شکار میں بحری واحب ہوگی اورخرگوش کے شکار میں عناق اور شترم رہ کے شکار میں برنہ کا دجوب ہوگا اور حبائل جو ہے کشکار میں اکیضر

marat.com

الدو وسروري صُيْدًا اَ وُنَتَفَ شَعُرٌ لَا اَوُقَطَعَ عَضِوًا مِنْ كُا صَمِرَ كَانِقَصَ مِنْ تِيمُرِ بِهِ وَإِنْ نَتَفَ دِنَشَ طَائِدٍ داجب بوگا ور بوخ م شکار کوزخی کردے پاس کے بال اکھا ڑو ہے پاس کے عضو کو کاٹ دے توقیت کے نعقیان کے بقد رکا ضمان لازم آنیکا اوراکر مرتبہ أَوْ قَطَعَ قُوَ أَئِمَ صَيْدٍ فَحُرَجَ مِنْ حَيِّزِ الامتِنَاعِ فَعَلَيْهِ قِيمَتُمَا كَامِلَةٌ وَمَنْ كَسَرَا بِيُضْ صَيْدٍ كريرنون والمارك ياشكار كم يادك مل والمال والماك وه ابني حفاظت كرنے كے قابل مذر بسے تو اسكى يورى قبيت واحب بوگي اور جو توم شكار كے المرف فَغُلُكُ لِهِ قِيمُتُ مَا ذَى خَرَجَ مِنَ البَيْضَةِ فَرخٌ مَيّتَ فَعَلَيْمِ قِيمُتُ مُ حَيًّا ـ تورد العالو مل كالميت اسرازم موكى أكراندف من من مرابوا بجر فيطاتو اس كا دير زنده بجرى قيت كا دجوب وكا. شکاری جئے ارکا ذ لغت كى وضحت . يقوم : قيمت لكانا - بين بكندم - الطبيع : بحوّ - لفظ مؤنث ہے ـ زوما دہ دولوں پر الملاق بهو تأسيد - جمع صبايع وأضيع - صبع كى تصغير- آخيبع - اورتهجي ما ده كے ليے صبعة كا استعمال كيا جا تاسيع . حِفْرة ، بحرى كا بحير من يعمر عبر ما مهو - ندقت ، ير اكما رنا ، نوجنا - الفرح ، يرنده كا بحير، مجوا ا بوده يا حوان جمع فراح وافراح وافرمخ صنیح داخا قتل المحوم الز - اگر کوئی احرام باند سے والاخود شکار کرے یاخود تو شکار ہذکرے میں کوم میرجز ارکا دجوب مگر اسے نسٹا ندی کردے جوشکار کررہا ہو تو دونوں صور توں میں محرم میرجز ارکا دجوب مو گا جاہے وہ تصد ااس طرح کرے یا سہوا الیساہوا ہوا در مبنی مرتبہ ہوا ہو یا دو سری مرتبہ اوراس سے قطع ظركه مي شكارح م كا بهوياجل كأبيها شكل من جزار كاسبب تويد كما يب كرية ومن فتلا منكم معمد الجرار مجرار کے دا حب ہونے کی مِراحت ہے اور دوسری شکل میں جزار کا وجوب اُس واسطے کے مطرت ابوقت او ہو کی روایت میں ہمل اَشْرَحْم بل دَلَامُ دکیا ہے اشارہ کیا کہا ہے۔ نشان دہی کی ، میں شکار کی نشان دہی کرنے کو بھی مخطورات میں قرار دیا گیا۔ حضرت امام شافعی کے نزدیک شکار کی نشان دہی کرنے کی صورت میں کسی چرکا وجوب نہ ہو گا۔ اسلے کہ تعلق قتل سے متعلق ہے اور تشاغر ہی کوقتل منہیں کہا جاسکتا لیکن ذکر کردہ روایت امام شافعی مے خلاف تنبييك ضيوم ي دنشان دې كرنيواله پرمايخ شرطوں كے سائة جزار دا جب بوگى دا، احرام بازمنے والے نے جے شکار کے بارے میں بتایا ہو وہ وم کے حالبَ احرام میں ہوتے وقت شکار پڑھے اگر شکار کے پکڑتے سے قبل ہی وہ احرام سے حلال ہوجائے تو اس پر خزار کا وجوب نہ ہوگا رہی جے بتایا گیا دہ اس سعقبل سكادك مقام سے آگا ، نہو ۔ اگر اسے سلے بسے فلاں مقام برشكار ہونے كا بتہ ہولون الله الله لرنبوالے پر جزار کا وجوب نہ ہوگا وس سجے بتایا گیا دواس میں نتان دہی کرنبوالے کو نہ جمثلائے۔اگر دہ

الشرفُ النوري شرح الماس الدو وت موري کذیب کرے اوراس کے بعدکسی دومرے فحرم کی نشاندی پر شکار کرے توجزا رکا وجوب دومرے فحرم برموگا۔ وہم، نشاندی کے بعد جے بتایا گیا نوری طور پرشکا رکرلے دھ، نشا نری کے بعد شکاراسی مقام پر یا یکجائے۔ اگر ُ دہا ت کسی اور حکہ چلا جائے اور وہ دومرے مقام سے شکا رکرے تونشائن دی کرنے والے پر حزا از کا وجوب مذہر گا۔ والحزاء عندا بي حنيفة الإ-اً مام ابوصيغيره وامام ابويوسعن فيرلمن جي كرشكار كي جزار مي معنوى اعتبارس ما تُلبُ ناگز مرہے تعنی اس کی وہ قبیت معتبر قرار دیجائے تی جس کی تعیین دوعا دِل مسلماً ن کردیں اِ در قبیت کی حین میں اس مقام کالحاظ ہوگا جہاں کہ *تسکار گیاجائے اورا گروہ بجائے آ*بادی کے جھن ہوتو اس کے آس یاس کا اعتبار کیا جائیگا بچیزواہ اس قبیت <u>کے دربعہ م</u>ری خربدے اور محدمکرمہیں دبح کرے اورخواہ اس *سے گن*دم یا کھچوریا جو خربیسے اور ہرمسکین کو آ دھا صاح گذم یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھچے رانٹ دے یا ہرسکین کو کھاتے دیفیف صاع گندم کا ایک صاع کھجور ماجوی کے برلہ ایک ایک دن کاروزہ رکھنے ۔اور آ دیکے صاع ہے کم کینے براختیار سے کہ خواہ اسےصد قد کرد کے اورخواہ اس کے عوض روز ہ رکھ لے۔ وَقَالَ الْعَدِينَ اللهِ وَمُ مَصِرَتِ المامِ شَا فَعِيُّ اور صِرْتِ المامِ عِيرِهُ فَرِلِتَ بِينَ كَمُ ظاهري طور برما تُلث لعنى جزاء ك اندر شكارك بهشكل اوراس ميما تل بهوبا نا برير سبه پس فرلسته بين كم برن كاشكار كيا بهويو بحرى، اور خركوش کا شکا رکیا ہوتو نجری کا بحیہ، اورشترم رخ کا شکا رکیا ہوتو اس میں اونٹ کا دحوب ہوگا ۔حضرت ایام ابوصیفهٔ ادر حضرت المم ابولوسف فرنت من كم أيت مباركه بخر الرئ مثل ما قتل من البغم " مين مثلَ عكه الإطلاق سه -ا در ما ملت مطلقہ اسے کہا جا تاہے جوصورت کے لحاظ سے بھی مماثل ہوا در مکنی کے اعتبار سے بھی ۔ اور سال ما تلت مطلقہ متفقہ طور رسب کے نزدیک مراد نہیں ہے۔ بس معنوی مماثلت کی تعیین ہوگئ کہسٹ عا يىم معبودس لبذا حقوق العبادك اندرمعنوى ماللت معتبر بوتى سب وَلَيْسَ فِي قَتُلِ الغُوَابِ وَالْحِدَا أَوْ والدِّنْسُ وَالْحَيَّةِ وَالْعَقُ مِبِ وَالْفَأَى وَ الْكُلُبِ العَقُومِ إدر جيلِ اور بعراعي ادر سان إور بجو اورجوب اور كاشف داك كترك مارك بركوني جَزَاءٌ وَلَيْسُ فِي قَتُلِ البِعُونِ وَالْبُرَاغِيثِ وَالْقُرُ اوِشَىٌّ وَمَنْ قَتَلَ قَمْلُةٌ تَصَلُّ تَ بِمَا جزا رواجبت ہوگی اور نہ مجمر اور بہتو ۔ اور جیمرای کے مارہے پر کچہ واجب ہوگا اور چینحص جوں مارے توصیفدرجا سے صدقہ شَاءً وَمَنْ تَعَلَّ جَزَاءَةً تُصَلَّ قَ بِمَا شَاءً وَ تَمَرُ ةً كُنُو مِنْ جَرَادَةٍ وَمَنْ تَتَل مَا لا يُوك لِهُ کردے اور مٹری مارسے: والا جس *قدرجاہے صدقہ کرد*ے اورایک کھجور ٹیٹری کے صدقہ میں بہترہے اور غیراکول اللم ور ندوک میس لْحَمُكُ مِنَ السَّبَاعِ وَمُخْوِهَا فَعَلَيْهِ الْجَزَاءُ وَلَا يَتَعَا وَنُ بِقِيمِتِهَا شَاةٌ وَإِنْ صَالَ السَّبُعُ عَلَى عُمْرِمِ ا درنے والے پر جزار کا وجوب ہوگا۔ اور حب زا کی قیمت ایک بجری سے زبادہ نہوگی اوراگر ورندہ فرم پر حملہ آ ور ہوا ور فَقَتَلُمْ فَلا شَيْ عَلَيْهِ وَ إِن اضُطْرَ المُهُومُ إلى اكل لَحِدِ صَيْدٍ فَقَتَلَمْ فَعَلَيْهِ الْجِيزَاءُ عرم اسے اردے تو اس برنج واجب ہوگا اوراز فوم نیکار کہانے پر صفر ب دارراس نے شکار کرلیا تو اس برجز ارکا وجوب ہوگا

marrat.com

الشرفُ النوري شريع المراب الروري وہ جَانورجن کے مار<u>ے سے محرم پر کچے واجب نہیں ہو</u>تا لغات كى وضاحَت : النَّاتَب : بعيرِيا الحَيَّكُ أَسانِ بِالكلِّ العقومُ : كَتُلهَا كَتَا وبَوْنَ : بعوضدة كاجمع : مجهر - براغيث - برغوث كاجمع : يسو - قرآد - قرادة كاجمع : جيم ي - صال عمله وربوا-اضطل: اضطراري كالت، مجبور مونا-. أو صيري المست في قتل الغواب الخ - الركوني احرام ما ندسف والاكوس يا جيل اور بعط ينه وسان . کھو دیخرہ کوفتل کرد ہے بتواسکی وجہسے اس پرکسی طرح کی جزا کا وجوب نہ ہوگا۔ اس لیے ۔ حضرت عمرفاروق رضی الٹریونہ سے روایت ہے کہ پانچ جالؤ راس طرح کے ہیں کہ ان کے ہاریے میں احرام باندھنے اِلے پر کسی طرح کا گنا ہمیں ۔ بچیو، جو ہا ، کٹکھنا کتا اور کوا وجیل ۔ بخاری و کم کمی حضرت عبدالمترین عرض مروی روایت میں سانپ، حمله کرنیوالے جانورا در کھیڑئے کی بھی مرات گئی ۔ اوراگر محرم بھر بسوو عزو میں سے کسی کو مارد ہے تواس بر کچے واحب ند ہمو گاکیونکہ ندانکا شمار شکا رہیں ہو اورمذیہ آ دی کے بدل سے بیدا ہوتے ہیں۔ في كرة ضروربير . ـ مجرم كوب كومارت تواس مين هي مضائقه منهن چلينه وه نجاست كها نيوالا موا ورخواه دا نه ا در نجاست دونوں اس کی خوراک ہوں بحران انجھا ہے کہ عقعتی کو انجی موذی ہونے کے باعث اسی حکم میں اخل ہے مگر صاحب نہرا درمعراج اس کے برعکس تکھتے ہیں ۔ طہبر میں اس کے معیلی د وطرح کی رواتیس ہیں اور ظاہر الروايت كے مطابق اسے شكارس داخل فرارد ماكياتيس اس پر تجزار كا و جو ب ہوگا۔ والكلب العقوى الز- علامُه ابن بماً ٌ فرملت بين كركلب كے زمرے ہيں ہر درندہ آجا بلہے اسلنے كرسول السّرصلي السّر عليه ولم كن بحق عتبه بن الولهب يه مدد عا فرماني محقي "المان عرسلط عكي كلبا من كلافِ " دا عالبراس بركتون يس عرفي لتامسلط فرایا) اورائے سنیٹر تھا گر دیا تو بطور دلالۃ النص اس سے درندہ کے قبل کا جائز ہونا تا بت ہوا۔ وان اضطم الد اگر خرم بحالت اصطرار تسكاركر كے كھالے توجز اركا وجوب ہوگا اس ليے كركفاره كا واجب ہونا" فن كان منكم ريفنا اوبها ذي من راسم ففدية "كے دريعة ابت ہورہاہے بس مضطر ہونے پريمي جزاركا سقوط نہ ہو گا۔ وَلاباسَ بِأَنْ يَلِهِ ﴾ البِهُ حُومُ الشَّاكَةَ وَالبِقرَةَ وَالبَعِلْ والدَّجَاجَ والبُّطُ الكَسْكُرى وَإِنْ قَتُلَ درا ترام باندھنے والے کے بکری اور کا نے اور اونط "اور مرعی اور بطاکت کری ذرج کرنے ہی صالعتہی لَّأَنَّا مَسُرُ وَلَا اوظيتَ امُسْتَانِسُا فعليكُ الجَزاءُ وَإِنْ وَجَحُ الهُحُومُ صَيْدًا فَنَ. بيحَتُك مَيتِة ا دراگر ده با موز کمو ترکو مارد الے یا مانوس برن کوقت کرد ہے تواس برجزار و اجب بوگی ادراگر فرم نشکا رکو ذی کرے تو اسکر دی کومردار قرار داجا یکا لاَ يُحِلُّ أَكُلُها وَلاَ باسَ باً نَ يَكُلُ الْمُهُومِ لِحَمَّ صَيْدٍ اصْطَادٍ لاَ حَلاَ لُ وَ دَبَعِهُ ا وَالْمُو اس كاكما مَا طال زبوگا ادراس مِس مَسانَة نبس رَحْمِ اليه شكار كَاوْتَ كَوْكِلَ رَجِهِ كُونَ طال حَف شكار كرے ادرطال عَف بَكا وَكُلُ

الرف النوري شرح السبس الدد وسروري يَدُكُ الهُجُومُ عَلَيهُ وَلَا اَمَرَهُ بِصَيلِ لا وَفِي صَبِ الْحَرْجِ إِذَا ذَجَهُ الْحَلَالُ الْحَزَاءُ وَإِنْ اور محرانے داسکی نشانہ ہی کی بہوا درنہ اسے تمارکرنیکا امرکیا ہو اور حرم کا شکار طلا تشخص کے و زم کرنے پر جزار دا جب بہوگی اوراگر قَطَعَ حَشِيشَ الْحَرْمِ أَوْ تَسْجَرَهُ الْكَرْحِ لَيْسَ بِمِلُولِ وَلاهُوَ حِايُنْبِتُمُ المَالْسُ فَعَلَيْحِ قِيمَتُ مَا حرم کی گھا س کاقے یا س کے ایسے درخت کو کالے جسکا زکوئی مالک سہوا درزوہ ان درختوں میں سے ہوجے لوگ بویاکر تے م آتوا مبراسکے وُكُلُّ شَيَّ فَعَلَمَ القَاءِنُ مِمَا ذَكَوْنَا أَنَّ فِيلِ عَلِوالمُفْرِدِ وَمَّا فَعَلَيْكِ وَ مَأْبِ وَهُمُ قیت داجیب کرگی وه کا بویم نے بیان کے اور جن میں مفرد کے اوپر ایک دم کا وجوب برتا ہجان میں قران کرنوالے برودد کا واجب بونگا لِعُمْرَتِهِ إِلَّا أَنُ يَتِجَاوَنَ البِينَقَاتَ مِنْ غَيْرِاحْرَامٍ ثَمْ يُحْرِمُ بِالْعُمُرَةَ وَالْحَبِّ فَيَلْزَمُهُوهُمُ وم کج کی بنا پراودایک معمرہ کے باعث البتہ اگروہ میقات سے احرام کے بغیرا گے بڑھ گیا ہوا وداس کے بدعرہ و جج کا احرام با زحام ہوتواس برایک یا د وَاحِدٌ وَإِذَا اشْتَرِكَ عِرِمَانِ فِي قَسَلِ صَيْدِ الْحَرَمِ فَعَلِّكُ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْجَزُ اعُ داجب ہوگا اور وم کے شکار میں دو مرس کی ترکت پران دونوں میں سے ہرایک پر کامل جسز ار و احب ہو گی -كَا مِلْا وَاذِااسَّتركَ حَلَا لابِ فِي قَتْلِ صَيْدِالِحُرُمِ فَعَلَيْهُمَا حَزَاءٌ وَاحِدُّ وَاذَا الْعُمْ اور اگر دوطال شخص حسرم کے شکار میں سڑیک ہوں تو ان پر اکھیے ہی جسزار کا وجوب ہو گا اوراگر محرم شکار فروخت صُدُا اوابُتَاعَهُ فَالْبُنِعُ بِاطِلُ كرك ياشكار خريد تويخريدنا اوربينا باطل قرارد باجأريار شكاركے احكام كائتت سح لغت كى وصفى :-الشَّاة : بحرى - البعَّيْر : اونت - البَّط : بطخ - نروماده دولؤل كے لئے - جع تطوط و بطاط - حامًا مسموولا : دو كبوترجس كم يا وُن يرتمي يربوت بن -وان قتل مناقاً مسرولا الد الركوتي فرم اليه كبوتركو مارد العص كم باوس برير موتے ہیں یا مانوں مرن کو مارڈ الے تو دو نوِ ں صورتوں میں اس پر حزام کا دحوب مہو گا۔ حضرت امام الکٹ یا موز کمونز کو شکار میں شمار اس کے مانوس ہونے کی بناء پرنہیں فرملتے لہٰذ اسے بطخ کے حکم میں فرار دَسِيّے ہیں۔ اخنان کے نز دیک جزار کو وجوب میں اصل خلفت کے لحاظ سے متوحمت ہو باہے اور کبو تر کا تک تعلق ہے وہ خلقت اصلیہ کے لحاظ سے وحشی شما رہو تاہیے۔ اگرچہ وہ اپنے لقل کے باعث بہت زیا دہنہیں اراتا ۔ رہ گئ اس کے مانوس ہوئی بات تو وہ ایک امرعارضی ہے جومعتبرہیں ۔ فل بیعت مدیت الز اگر محرم شکار د را کرے تو نه وه اس کے واسطے حلا ک ہو گا اور نہ کسی دوسر سے کے واسطے مضرت امام شا فعی د و مرتے واسطے حلال قرار دستے ہیں۔ علاوہ ازیس فرماتے ہیں کداحرام ختم ہوئے کے بعد

الرف النوري شرح المعمل الدو وسروري الم خوداس کے داسطے بھی وہ شکار حلال ہوگا ۔ ان کا فرمانا پہسپے کہ ذکوٰۃ (ذنجے ،حقیقی اعتبار سے موجود ہونے کی نیار لا زی طورسے اس کا اتر وعمل ہوگا۔ البتہ محرم کیونکم ایسے امرکا مزکب ہوا جس سے اسے رد کا گیا تھا اس لئے سے ناز اس كيواسط حرام ب اوردومرك كيواسط اس كي اصل كلت برقرار رسي كي -ا حنائ یہ فرمائے ہیں کہ محرم پراحرام کے ماعث تسکار حلال نہوا اور دیج کر نبوالا حلال کرننی المبیت نے ملا گیا لهٰذااس كے نعل كو ذكاة قرار تهمین دیا جائيگا ۔ شكار كا طلال نہ ہو ناجو آيټ كريمية ترم عليكم صيدالبر" د الآية ، سے يابت ب اورد ن كرنواكمين الميت كا برقرار ندرمنا " لاتقتلواالصيدوانتم حرم "سية نابت بي كه اكانتير قبل سي كاكن إصطادة حلال الإجب جالور كاشكار بغروم نے كيا وہ احرام با ندھنے والے كے واسطے طلال ہے۔ خواہ دہ محم كے واسط كيول مذكر سيم مركم اس مين مشرط يوسيه كرام بالمرصف والفيات فتكارى نشائدي ندكي بوا ورنه اس كالمركيا بهو ورمناس میں مددی ہور مفرت امام مالک و حضرت امام شافع محرم کے واسطے اس سکار کوجائز قرار مہیں دیتے بوكه يزموم بحرم كيواسط كرك اس ليح كدرسول الترصلي الشرعلية وسلم كاارشاد كراى سيدكه تتهارا شكاراس وقت تك طلال بي جب مك كمم خوداس كاشكار ندكره ما تمبار مع كاسكا شكار ندكيا جلاع . يدروايت ابوداد و وتر مذى وغيره مين حفرت جابر منسسه مروى سے۔ کا شکارکرنا اپنے لیے منہیں ملکاحرام با مرسے و اِلے صحابع کیوا مسطے تھا اگر کیفرنجی رسول الٹرصلی الٹرعلیہ وکم کے است مباح قراردیا۔ روگئ و کر کردہ مالکیہ وشوا فع کی مستدل صریت تو پہلی بات تو یہ کہ وہ صیف ہے آبوداؤرو مینو ی روایت کے اندرا مکے را دی مطلب بن خطب سے جس کے باریس امام شافعی اور امام تر مذی و ضاحت سے فراستے ہیں کہ اس کے سماع کی حضرت جابر منسے ہمیں خبر نہیں۔ آمام نسان عمروابن ابی عروراوی کے بارے میں فرمات میں کداگر جد امام مالک اس سے روایت کررہے میں لیکن یہ قوی منہیں ۔ روایت طرانی کے اندر داوی يوسف بن خالد بي حس كے متعلق بخارى ، ابن معين ، شافعي أو رائ في شخت الفاظ ميں صعيف قرار دبيع ہیں۔ ابن عدی کی روایت کے اندر عثما نِ خالدراوی ہے جس کے باریس ابن عدی فرماتے ہیں کی اسرس کی ساری روابات نیز محفوظ ہیں اور بالفرض اگر درست بھی مان لیں تومعنی یہ ہوں گے کہ کام موم تسکار کرنے کی صوت يس حلال نه سو گا۔ وان قطع الزر الرسكي في حرم كي مكاس كاط دى ياس كدرخت كو كاط دياتواس كي او يرقيت كاو بو. ہوگا مگر شرط یہ سے کہ اس کاکوئی مالک نہوا ورنہ اس طرح کا ہوجیے عادت کے مطابق لوگ ہو یاکر ہے ہوں - بخارِی وَسلمیں حضرت ابن عباس عبار اسے روایت سے کہ قیامت مک نہ حرم کے درخت کو کا اما جائے ا در مذاس جكرك نسكار كوسستايا جلية ادر نداس ملك كي كلماس كو كالماجلة . **agaggggggggggg**

الشرفُ النوري شرح المحتلف الدُد و تشكروري الم وكالشوء فعَلِم الحوه وه بيزين جو بحالت احرام ميوع بي اگران ميس عدى مفرد بالح يريكا تواس برايك حجرا. ہو گاا ورقران کرنیوالاکرسگا تو دورم واحب ہوں گے۔ إئمهٔ نْلاَتْهُ فرمات یا بین کد قران کر نیوالا کیونی محرم ایک ہی احرام کا دراصل ہونا ہے اس واسطے ان کے نزد مک قران کرنیوالے برجمی ایک ہی دم کا و جوب ہوگا و المراب الرام المراب المراب المرب المرب المرب المراب المرام المرب المرام المرام المرام المراب المراب المراب المراب المراب المراب المراب المراب المرابي المرا ہے اور دوسری صورت میں ا مرمحرم حرم ہے جوامک ہی جیز ہے امام شافعی کئے نز دیک دونوں صور توں میل کہ ى جزاركا دېۋب بوگا۔ بأئب الحجصا چ و عمرہ سے رک جانبکا ڈکر_ے إِذَا ٱحْصِرُ المُحْرِمُ بِعَلُ يِرْاَوُ ٱحْمَابَهُ مُوحِنٌ يمنعُهُ مِنَ المُضِىّ حَازَلُهُ الْعَلَّ وَقِيْلُ لَ اگرا حرام باغیرمنے والا دشمن یا مرض کے باعث رک جائے جو کہ اس کے جانے میں رکا دٹ ہوتو اس کیلئے حلال ہونا پررست پوگا اوراس کہیں بشَاةٌ تَنْجُ فِو ٱلْحَيْمِ وَ وَ اعِلْ مَنْ يَحْمِلُهَا يُومًا بِعَينِهِ يَنْ مِحُهَا فَيْحَمَّ تَحَلَّلْ فِإ كَ كَانَ قِالْنا الميكري حرم مي ميري كرد و الدان اوران اليوالي من المي ون من و كارتها وعده ليد اس كيدوطال وقاء والنابونيك بَعِّتُ دَمِينِ وَلَا يَجُونُ وَجُ وَمِ الاحصَارِ الرِّفِي الْحَرْمِ وَيَجُونُا وَجُحُهُ قُبُلَ يُومِ النحر عنا بيحنيفة مورين دو بجريال روانكري اوروم احصار محفن حرم بي مين وزي كرنا ورست ب اورامام البوحنيفيزه فرمات بين كريوم النوس قبل اسد درج رَحِدُ اللَّهِ وَ قَا لَا لَا يَجُونُ اللَّهُ عُلِمُ لِلمُعُجِمِ بِالْحَجِّ إِلَّا فِي يَوْرِمِ الْعَروكَ يَجِنُ لِلمُعُجِمِ وَالْعُرِةِ أَنْ كرمًا ورست بيد اورام ابويوست وامًا محمدٌ كم نزويك محمر إلج ك وانسط و زع كرما درست ببي ليكن بوم النحوس ا ورمحفر بالعمر وكيوا سيط يَنْ بَحُ مَتْ شَاعَ وَالْمِحْصِ الْجِيرِ إِذَا تَحَلَّلُ فَعَلَيْهِ حِينٌ وَعِمْرِةٌ وَعَلِمَالُمُحجو بالعُمُرة القَّضَاءُ وَعَلَ درست ہے کومبوقت میاہے ذیح کردے اورمحعرکے ملال ہوسے برج وعمرہ اس پرلاز م ہوگا اور محصر بالعمرہ پر محف تضائے عمرہ واجب ہوگی الْقَارِنِ حِينٌ وَعُمرِتانِ وَاذَا بَعَتَ الْمُحْصِرُهَ لَا يَا وَواعَلَ هُمُ أَنُ يَذَ بِحِومٌ فِي يَوْمِ بعَينِها اور قران کر نیوالے براکی جے اور دوعرے واجب و ملے اور و بعر مری معیدے اور اس کا وعدہ کرا کے کہ بری طال وال فرنے کی جائے گی حُمَّ ذالَ الاحْصَامُ فَإِنْ قِدَامَ عَلَى إِذْ مَالِكِ الْهَدَى وَ الْحَبِّ لَمُ يَجُزُلُمَ الْعَلَلُ وَلِزمَهُ اس كعبدا مسارخم بوجائ لبذا أكروه برى اورج دونول باسكتا بوية اس كے داسط طال بونا درست نهوكا بكرجا ما بى المُهْضِيُّ وَإِنْ قَدَىً مَ عَلَى إِدْمَ الْ الْهَدُى وَ وَنَ الْحَبِّ عَكَلَ وَإِنْ قَدَى مَ عَلَ إِدْمَ الْ واجب رب گا اوراگر معن بری کا یا ما مکن بو ج کان برنو طال بومائے گا۔

الشرفُ النوري شرح المهما الدو وت روري المد الْحَة دُوْنَ الهُ لَى حَامَ لَهُ التَّكُلُّ إِسْتِحْسَانًا وَمَنْ أُحْصِرَ مِكَةً وَهُوَمَمْنُوعٌ عَن ری زیاسکے تو استحسانی حلال ہونے کو درست قرار دیں گے اور جس شخص کو مکہ میں احصار میٹر آئے کہ استے الُو قُون وَالطوا بِ كَان مُحُصِرًا وَإِنْ قَلَامٌ عَلَى إِذْ مَا الشَّا حَدِهِمَا فليس بُمُحُصِيدٍ. و توے اور طُوا ن سے روک و یا جائے تو وہ محصر قرار دیا جائے گا اوران میں سے سی ایک پر قدرت ہُوتو وہ محصر نہ ہوگا لغتاكي وصت إنه آحضًا من رك جانا-المهضّى: گذرنا يَعْلَل : حلال بهوجانا -احرام سے با بربوجانا -والاحصام : ركب جانيك باعث واجب بونيوالادم - ١ د م آك : بإنا-صیری اباب الد. جنایات کے سلسلیس اب تک جسقدرا مورسان کے گئے ان میں سے اکثروہ ا مور محقے جوعومًا بیش آتے رہتے ہیں۔ اب ایسے امور کا ذکر فرمار سے ہیں جن کا و توع ً بهت کم ہو اسے بینی احصارا ورفوات میا دومرے الفاظیس پر کمرسکتے ہیں کہ تحطالوا سبیں وہ جنایات ذکر کی گئی ہیں ہو حرام با ندسف والسيس سزرد مول اوراس مجكران جنايات كأ ذكرب توفرم يركوني دوسرا تنفس كريد بمواحصار كاغذ رسول الشرصلي الشرعلية ولم كوصرميم ك موقع مييش آيا وراسواسط اسع مقدم فرارب بي احصارا زروا لفت مطلقا روك دسينے كو كہا جا ماسير عطوطا وى اسے امريز صى سے مقيد فرمارسے ميں ۔ اس واسطے كرام صى كے باعث روكے كاما ؟ حصرسیے. احصار منہیں اور شرعی اصطلاح کے اعتبار سے احصار اسسے کہتے ہیں کہسی دشمن یا ہمیاری یا درزرہ وعیزہ کے عاش رکن اُ دا کرنے سے رک جائے۔اس سقطع نظر کہ وہ رکن نج ہو ما وہ عمرہ ہو ١١م شافعي كخيز ديك احصار محض وتمن كي بنادير بيوتا سب - اس كئے كه احصار كي آيت كا نزول رسول الترصلي الثر لیہ کم اور صحابہ کرام ^{من}کے بارسے میں بہواہے اور آپ کا محصر ہونا محض دشمن کے سبب سے تھا۔ آیت کا سیاق ُ فاذُ أرمنتم " اسى كاموريد اس لي كدامن وتمن سي بواكر ماسيم بماري سينين. عندالا خاائ احصار كابحال تك تعلق سے دہ بماري كيوجه سے ہوتا ہے اور حق كا سبب دشمن ہوتا ہے ۔ ابو جغم كاس اسی پر سارے اہل لغت کا اِجماع نقل فرائے ہیں۔ اور آیت کریمہ " فان اُحصر تم کی اندر حصر نہیں ملکہ احصار ہے۔ اس کے علاوہ اعتبارسبب کی خصوصیت کے بجائے لفظ کے عمم کا ہواکر تاہے اور لفظ امان سمیاری میں مجی سقط ب - رسول الشّر صلى الشّر عليه وسلم كاارشاد كراى بيه" الركام امان من الجذام" واذااحصى المعصوم الوَ- احرام باند صف والا الرئسي مرص يا دشمن كي سبب سے رك كيا مواور ج نه كرسكاموتو اس كے واسطے درست بے كروه حلال بوجلئے اوروه اس طرح كدمفرد بالج بهونيكي صورت بيں ايك بحرى آم کے لئے روانہ کر دیے اوراگر قارن ہوتو دو بھیجد ہے جواس کی جانب سے ہرّم میں ذریح کردی جائیں۔ان کے ذریح ہونے پر بیطال ہو جائیگا۔ <u> وُلا يجون خرج دم الاحصاً آلز -</u> دم احصار ميں يہ لازم ہے كہ وہ حرم ہى ميں نو زكح ہمو اس ليے كه آيت ولا كلقو QQQQQQ;QQ;QQ;QQQQQQQ

الرفُ النوري شرح المديد الدُد وت مروري رؤسکم حتیٰ ببلغ الہدی محلّہ سکے اندر ہری میں محل کی قبید بائی جا رہی ہے اور مدی کا محل دراصل حرم ہے۔ البتہ اسکے ا ندر دفت معین نبین اس لئے کہ آیٹ مبارکہ میں مل کے ساتھ بڑی کی تقیید ہے محراس کی تقیید زمانہ کے ساتھ نبیر امام ابویوسٹ و آمام محرُر فرماتے ہیں کُر محصر بالج ہوتو اس کے دم احصار کیو آسطے یوم النخر کی تعبین ہے۔انھوں نے اسے ہری ممتع اور مری قران برقیاس فرمایکسے۔ وَالمهجم اذ انتحلل الديمُعرِك إحرام مج سه صلال بمون يرج وعمره كالزوم بهوكا واس يقطع نظر كدوه تج ذص ہِویا ہے نفل ۔ ہج کا وجوب تو شرو کا کرنے کے باعث اور عرہ کا وجوب حلال ہونے کے سبب سے ۔اس لئے کہ ہے نخص ج نوبت کرنیوالے *کیطرح ہے اور ج* فوت کرنیوالا بذریعیہ افعال عمو حلال ہواکرتاہیں۔ امام شافعی کے نزدمک ج فرض ہونیکی صورت میں محض ج لازم ہوگا ا در ج نفل ہونے بر کچے داجب نہ ہوگا اوراح ام عرو سے حلال ہو' ں رہے۔ امام مالکتے وامام شا فعن کے نز دیکے عموم کے اندراحصاری ممکن منہیں اس لئے کہ عمرہ کیواسطے کسی وقت کی تعیین سنیں ہوتی ۔ احناب خرمات ہیں کہ رسول انٹرصلی انٹرعلیہ سلم اورصحابہ گرام منبرائے عمرہ نہی سکے مقے اور کفا تولیش نے امنیں رد کا تورسول انٹرصلی انٹرعلیہ کے اس منے آئنرہ برس عمرہ کی قضار فرمائی ۔ بخاری سٹرلیٹ میں حضرت ابن عباس سے یہ روایت مردی ہے۔ اورا حرام قران سے طال ہونیکی صورت کیں اس برج وعرہ کے علاوہ ایک مزید عمرہ قران کے · خرزالالاحصاد الخ اگر مری بھیجے کے بعد محمر کا احصار ختم ہوجائے تواب چار شکیس ہوں گی دا، ج و ہدی دونوں يلين يرقدرت بود دى دولول يرقدرت نهو وسى محض بري ياسكتا بو وسى محض عج باسكنا بور جا ادربرى وولوں برقدرت مولو برائے ج جا مالا زم ہے اور مری روانہ کرکے احرام سے حلال ہو ما درست نہو گا ۔ اس لئے کہ ہدی جے برل کےطور پر بہنی تھی اور اب اسے اصل کی ادائمیگی پر قدرت ہوگئ تو بدل معتبر نہ ہوگا اور سے و مس میں جانا ہے فائرہ ہوگا اور صورت مسیمیں حلال ہونیکواستحساناً درست قراردیں کے بھرا کام ابوصیفه مخرکت میں کہ بری یوم النحرسے قبل و رح کرنا درست سے بس ج پانا بری بائے بغیرمکن سے اورامام الويوسف وامام مورا كراد كي ايم المخرس قبل وزع جائز بهني كيونكروه اوراك ع كے لئے اوراك بدى لازم قرار ديتے ہيں۔ بأتث الفوات وَمَنِ احْرُمُ بِالْحَبِّ فَعَاتُمُ الوقوتُ بَعِرفَتَا حَتَى طَلَّعَ الْفَجُرُ مِنُ يُومِ الْعَيْرُ فَقُلُ فَاتَمُ الْحَبِجُّ اور جِشْخص جَ كا أَحُرام باُنْدِهِ اوراس كاو قوفِ عرف ره جلتُ حَتّى كُوبِ البخرى فجر طلوع موجائ تواس كالمج جامًا ريا -

الرف النورى شرق المراى شرق المراى الدو وت رورى الله دَعَلِيدِ أَنْ يَطُونَ وَيَسْلِحُ وَتَحُلَّلَ وَيُقْضِحِ الْحَيِّ مِرْ ۖ قَابِلِ وَلَادَمَ عَلَيْدِ وَالعُمْرَةُ لِاتَعُوبُ اوراس برطواف وسعى كرك طال بوجانا اور آئنده برس ج كي قصاء لازم بوكي اوراس ير دم داجت بوكا اورعره بجزيا يخون وَهِي جَائِزٌةٌ فِرْجَمِيتِعِ السَّنَارِةِ الرَّحَهُ سَلَّةَ أَيَامِ مَكُودٌ فَعَلُهَا فِيهَا يُومُ عَرُفَةً ويُومَ الْعَوْوَأَيَامُ کے فوت نہیں ہوتا اور تمام سال کر نا درست ہوتا ہے پانخ دن ایسے ہیں کدان میں عرہ باعثِ کراہت ہو عوز کا دن اُ در پوم النخ التشويق وَالعُمُومُ سُنَّمَ وَهِي الاَحْوَامُ وَالطوامِ وَالسَّعُي _ كَالْطُوامِ وَالسَّعُي _ كَ ا درایام تشرّلت اور عمره سنت سے اور عمره احرام اور طوا دن اور سی کو سکیتے ہیں۔ تشری و تو میں | بَابُ الفوات الز علامة ورئ باب الاحصار کے بیان اور اِس کے احکام ذکر کرنے کے بعد مات الغواست لاسے اوراسے باب الاصارسے مؤخر فرمایا ۔ اس کاسبب یسے کہ فوات کے اندر احرام اورادادواشیار ہیں اورا حرام کے اندر محف احرام اورمفرد کا جہاں تک تعلق ہے وہ مرکب سے پہلے آیا ہی کر تاہیے۔ بنایہ میں اسی طرح ہے ومَنْ احدم بالحج الد- الساننحص ص كاكسي وجهسه عرفه كاوقوت فوت ہوگیا ہوتواس كے عج كے فوت ہوجاً كا حكم بوكا-اس سے قطع نظركه ج فرص بهو يانفل يا مذراور صحح بهويا فاسد-اليسے شخص پرلاز مسبے كه وہ افعال عمر العين طواف وسعى كرف كے بعد طلال موجائے اور آئندہ ج كى قضار كردے اس كى وجہ سے اس يردم واجب نم بوگا۔ اس لي كددارقطى مي حضرت ابن عرض سيم وي روايت مين اسي طرح كاحكم ديا گيلهد للزاايام بالك اورامام شا فعي جودم داجب فرمائة مين علاده أزي امام كالك معجوبينقل كيالياكم آئزه برس كي عرف كوقوت تك يرمح م برقرار رسے گا دلیل محامتارسے ضعیف و کم ورسے۔ وَالعمرة لانفودت الوعمره كا فوت بونا مكن نبي اسك كداس كوقت كى تعيين نبي رسال بعري جب جلب كرنا درست ب البته افضل يرب كما و رمضان مي كياجائ اوربور سال مي حرف يا يخ دن يعي عرفه ، يوم النحراور ا يام تشريق اليسيمې كدان ميس كرنا محروه قرار د ياكيا به بهي ميس ام المؤمنين حفرت عائشه صديعة رضي الله عنها كي روائيت يرابسا تى معلوم تبوتاب ليكن اس كمصف دراصل يرمين كدان دنون مين ابترارٌ عره مع الاحرام باعث كرامت ہے لیکن احرام سابق سے اگر عمرہ کی ادائیگی ہوتو باعث کراہت نہیں۔ مثال کے طور پرامک فران کر نیوالے کا نج فوت اور ده ان دلون میں غره كرك تواس ميں كرامت نرموكى -والعموة سنتا الوبعض عره كوفرض كفايرا ورلعض واجب قرار دية بين احناف اورامام مالك است سنت مؤكده قراردية بي - امام شافعي ك قديم تول مي استطوع قرارديا كيلهدا ورجديد قول كيطابق فرف ب- حفزت اما احد میں مراتے ہیں اس لئے کہ دارقطی وہیم قی وغیرہ میں حصرت زید بن ثابت سے مردی ردایت کے مطابق ج كى اند عمره بمى فرص سے اسى طرح كى اورروايتيں بمى بين ككن تمام ضعيف بي - اخناف كاستدل يروايت ہے کہ بج فرض اور عمرہ نفل ہے۔ یہ روایت ابن ابی ستیبہ میں حصرت ابن مسعود سے ابن ماجہ میں حضرت طلح اسے اور

الرفُ النوري شرح المجال الدُد و تشكروري ﴿ سندا حریس ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقیرصی النٹرعنہاسے مروی ہے۔اس کے وقت کی عدمِ تعیین اور سنیتِ ج اس کی ادائیگی مجی اس کے نفل ہونے کو نابت کرتی ہے۔ بَاثِ إلهَ لَأَي ٱلْهَدُى أَدُنَا ﴾ شَاةٌ وَهُوَمِنَ فَلَتْهِ اَنُواعِ مِنَ الْإبلِ وَالبَقَ وَالْغَنَهُ يُحِزِئُ فِي ذ لك كلّ ا دنیٰ درجہ کی ہری بحری سبیے اور ہدی تین جانوروں کے ذرائیہ ہوآرتی ہے۔ اونٹ ، گائے زُن ، بحری ۔ ان تمامیں تنی یا اس سے السَّنَىٰ ُ فَصَاعِدًا إِلَّامِرِ الضَّابِ فاتَّ الحِدْعَ مِنهُ يُجُزِئُ فِيلِهِ وَلَا يَجُونُ وِ الهَدِّ ي مَقُطُوعُ زیادہ عرکا کا فی ہے البتہ دنبہ کے اندر اس کاجذع بھی کا فی قرار دیا جائیگا اور بری میں وہ درست نہیں حس کے کان عمل الْأُذُنُ وَلَا أَكْتُرُهَا وَلَا مَقُطُوحُ الذَّنْبِ وَلَا مَقْطُوعَ الْيَدِ وَلَا الرِّحْلِ وَلَا ذا هِئَةُ الْعَلْن کٹے ہوئے کہوں بازیادہ حصبہ اوردم کٹی ہو اور پائھ یا زُن کٹیا ہو ا اورآ نکی بیوٹیا ہوا جا نورلبکوری ہری درسیت نہیں وَلَا العِمَاءُ وَلَا العِرجَاءُ التِولا تَمْشِي إلى الْمُنسك وَالشَّاةُ جَائِزَةٌ فِحُكِ شَيُّ الْأَ ا در زیاده دبلا اتنالنگرا بمی درست بنین حس^ن نُرزع تک جا ناممکن دئیمواور بج_{نن} دو جگهوکی هر جنایت میں بحری کا نی بوگی مَوْجَعَايُرِ مَنْ كِلَافَ كَوَافَ الزيارَةِ مُجنِا ومَنْ جَامَعَ لَعُدُ الوقوفِ بْعَرَفْدُ فَانْدَلَا يُحِرَ فيعا إلَّا لَهُ جو شخص 'بحالتِ جنابت طوابِ زیارت کرے ا ور وینحف عرفہ کے وقوف کے بسیمبتری کرے تون دونوں میں بدنہ کے علاوہ در تنہیں لغات كى وضاحتُ : ـ هَـنْهَى ِ: وه جانور و ران كيائه سعين بو ادر رم مِن بهيما جائرِ تَنَى َابِ ا دنٹ جو یا نخ سال بورے ہوکر تھٹے سال میں لگ گیا ہو۔ اور وہ گلتے جس کے دوسال پورنے ہو گئے ہوں اور سے سال تیں لگ نئی اور دہ بحری جو سال بھر کی ہو گر دوسے سال میں لگ گئی ہو۔ ضاف ، د نبہ کو تحقیم ہیں جَنْ عَ: وه دنبه جس كى تمريج ما ه بو عجفاء : دبلًا . منسلَف : قرباني كامقاً) - ندنج-ر ا باب الهدّ بن الخرون ، احصار ، تمتع ، شكار كى جزار وغيره كِي سلسله مين سر ا دفعہ بری کے بارے میں بھی ذکر کیا گیا لگذااس کے متعلق بھی ناگز مرتفاکہ سان کیا جلئے پھرائیک اسا*پ ذکر کئے گئے* اور ہری مسبب ہے اور مسبب کا ہیان از روسے قاعدہ سبب کے بب ر مواكرتاب، بس سباب سے فراعت كے بعداب سبب لينى مرى كے متعلى علام قدورى ذكر فرمار سے ميں لفظ ہری کے اندر دولغات ہیں اور دوطرح اس کا استعمال ہے بعنی دال کے تسرو اور بارکی تن ریز کے ساتھ اور دال سے سکون اور یا رکی تخفیف کے ساتھ ۔ بدی وہ جا نور کہلا اسے جے رضائے ربانی اور خوشنو دی بروردگار

ازدو ت روري 🙀 کے صول کی خاطر حرم شرافیت رواید کیا جائے۔ مری کا دین صبیر سال بھر کی بحری یا دہنہ بھیر شمار کی جاتی ہے۔ اور ہدی کا اوسط درجہ یہ ہے کہ دوسالہ گائے یابیل ر دا مزکرس -ا ورمدی کا اعلیٰ درجه میرسیے کم یا تخ سالدا ونرط اس کے لئے بھیجا جائے - د نبهاُگرمولا آبازہ تھے ماہ کا بھی ہولو درست ہے۔اس لیز کرمسلم الوداؤ د آورنسانی کی ردایت میں ہے کرمسیۃ ہی دیج کرو۔البتہ اگر ہے تمهار ہے لئے دشوار ہوتو دنیہ کا حذعہ و زم کرو۔ <u> وَالْمِنْا لَةِ جِائزَة</u> الدِرج كِمِسلسله مِي جِس جِلَه مِي دم واحب بووبال بحرى كا في بوگى البة اگر خايت كهالت میں کوئی شخص طواب زیارت کرہے یا عرفہ کے وقوت کے بعد حلق سے قبل بہبتری کرنے نوان میں بڑی جنایت مونيكي بناءير بين الزيرسيدكم اونرط فه زمح كميا جلئ وجنايت عظيم مونيكي ملا في مجي مزريعيه عظيم كرزيكا حكم موا . كُ وُالبَقَرَةُ يُجُزِيءُ مُصِلٌ وَاحدِمنْهِمَاعَرُ: سَبِعِتْرِانَفْسُ إِذَاكَانَ كُلِّ واحِدِ مِرٍ ب ئے میں سے ہرایک سات ومیوں کی جانت کونا کانی ہور کا ہے جب کہ یہ سالوں سنسریک سے رہت الشَّرُ كَاءَ يُرِيْكُ القُرْبَةَ فَإِذَا أَرَادَ أَحَلُ هُمُ بنصِيبَ اللَّي لِمَجْزُ للباقِيْنَ عَنِ القرَّبَةِ وَيجيَّ الاُكُلّ < قربان > ي ك سنت كرس ا دراگران ميس ي كوئي ساشريك مي گوشت كاقصد كري تو باقي دگون كاتر بان مي ست زيوني - اور بدي نعال مِنُ هَلْ كَالْتَطْحِطِ وَالْمَسْعَةِ وَالْقِرَانِ وَلاَ يَجُونُهُ مِنُ بقية الهَادايا ولا يجوزُهُ وَ بِحُ هَلُ كالسَّطِيطِ وتمتع و مستسرا ن میس کهانا درست سے اور باتی ہدیوں میں سے کھانا درست مہنیاور ہری لغل ، تمتع و قران وَالْمُتْعَاةِ وَالْقِرَابِ إِلَّا فِي يَسُومِ الْعَرِوَيَجُونُ أَذَ بَحُ مُ بِقِيدَ الْهَابُ ايَافِراتُ وَقب شُأْءَ وَ يوم تخرى ين ذ كر كادرسيت سع اور باقى بدلول كو جس و فت ذ كرنا جاس ما مز سع - اور لَا يَجُونُ ذَبْحُ الهَ مَنَ ايَا إِلَّا فِي الْحَرَمِ وَعِجُنُ أَنَ يَتَصَدَّ قَ مِمَا عَلَىٰ مَسَاكِينِ الْحَرَمِ وَعِجُنُ أَنَ يَتَصَدَّ قَ مِمَا عَلَىٰ مَسَاكِينِ الْحَرْمِ وَعَلِاهُ ہریوں کو محض حسرم ہی میں و نج کرنا جا کڑ ہے ۔ اوران کے گوسنت کو حسرم کے ساکین ویز و برصدة کرنا دست وَلَا يَحِبُ التعريفِ كُما لَهُ مَا لَكَ وَالْأَ فَضَلُ بِالْسُدِ بِ الْحَرُو فِي البقر وَالْعَنِمِ الْمَاجُ والأولَى اورم يون كوعرفات يجانا واجب منين اورا ففنل اوسون كو تحركرنا اور كائ ويجرى كود رح كرناس واوراول ير أَنِ يَتُولَى الانسكانُ وجمهاً بنفسد اذاكان يُحسِنُ ولكَ وَيَيْصَلاَ قُ بِعلا لها وَخطامها ولا بىك آدى ابى قربانى اسنى التحسية و كرك جب كدده كوبى كرسك ادراس كى جمول ادر كيل صدقه كرداد يُعَطَىٰ أَجُرَةً الجِزَّ ابِي مِنْهَا ومَن سِمَاتَ بَدِنةً فِأَصْطُمٌ إلى ركوبها رُكِبها وان استعنيٰ عَنْ قصاب کی اجرت اس سے نُر دیکےائے اور جوشخص بُر نہ لیکر جلے مجمراسے سواری کی احتیاج پُروّوا کابرسوار پرخُااوراگراس کی آبیاج ذُ للِّكَ لَمُ يَرُكُبُهُا وَإِنْ تَكَانِ لَهَا لَبُنَّ لَمِ يُحَلِّيُهَا وَلَكَ سِنْفِعُ ضَوَّعَها بالماء البالْزِدِحتي ينقطِعُ نهواتو سواری ند کرے اور مری دور حدوالی ہوتو اس کا دود حدند دوسے ملک مقنوں پر طفنات بانی کے جھینے اور ماک دود مطاق



ازد و تشروري الشرفُ النوري شريط المستعلقة اردی جلئے تواس کا گوشت کھانا مجی اس کے صدقہ ہونے اور بری نہونے کے باعث درست نہوگا۔ ولا بيجوين ذبع هل ي التيلوع الز. برئ تمتع اوربري قران اورعلامه قدوري كي روايت كے مطابق مرى تطوع کے دنے کیواسطے یوم انٹی کی تعیین ہے۔ یہ درست منہیں کہ اس سے پہلے اسے دنے کیا جلئے۔ یوم سے مطلقاً وقت مقصو دہے۔ النزاسارے اوقات مخریعی دس گیارہ اور بارہ میں ذیح کر نادرست ہے۔ ان کے سواجہاں تک دم نذر، دم جنایت اوردم احصار کا تعلی آمام ابوصنیفر کے نز دیک بخرکے دلوں کے ساتھ تحضیص تنبن ملکہ دیا چاہے ذرج کرنا درست ہے مگرمگے اعتبار سے ہر مدی کی تخصیص حرم کے ساتھ فزور ہے۔ ارشا دربانی ہے ہر 'یا بالغ الکعبۃ "ثم محلہا الی البیت العتیق" اور میلازم نہیں کہ بری کا گوشت حرم ہی کے نقرار پرتفسیم کیا جا بلکر جس غریب کو تجمی دینا چاہے دیے سکتا ہے۔ البتہ افضیل فقرارِ حرم ہی پرصد قد کرنا ہو گا۔ ا حفرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ فقرار حرم کے علاوہ پرصد قر کرما درست نہوگا۔ كـ خى وسراى . ـ طحطا دى اورمسوط وغيره ميں بيان كيا گياہيے كەپ جائز ہے كەپرې تعلوع يۇالتح لے ذرج کردی جائے۔ ہرایہ کے اندِراسی کوضیح قرار دیا گیا۔ البتہ اگر یوم النخریس ہی دبح کرے ہو یا فضل ہوگا ۔ کِہٰذا علا مہ قدوری کا یہ بیان کرناکہ یوم النحر سی میں ذرجے ہدی لازم ہے یہ ردایت راج تنہیں ملکہ مرجوح واردى تى -<u>وَلَا يَجِونَ ذَبِهِ الْهُهُ مِهِ آ</u>يا الإ- دم چارقسمو*ن پُرِشتم*ل سے دا،حس میں حرم اور یوم النخرد و لؤل کی تخصیص ہو۔ مثلاً دم تمتع وقرأن -اوراِ مام ابولوسف'ج وامام فحر*ر کے نز* دمک دم احصار (۲۰) جمیس م*ن عص حکا کی مخصیص ہو* مثلاً امام الوصيفة وكي زميك دم احصارا وردم تطوع دس حس بي محص وقت كي تحصيص بو مشلاً دم العنحية ـ ,c, جس میں دوبوں میں سے کسی کی تخصیص نہ ہو۔ مثلاً امام ابوحنیفی^{ور} د امام محرز کے نز دیک دم نذریہ ' <u> کلایجبال تعربیت</u> الزیه وا حب مهمین که مدی عرفات می **بیجا**ئی جائے اس لئے بواسطهٔ درم قربت می معقود سے عرَّفات لیخانا مقصود تمیں۔ امام مالکٹ کے نز دمک اسے جل سے لیجانیکی صورت میں عرفات لیجا یَا واجب ہو گا۔ وبیتصل ق الز- بری میں پر کرے کہ اس کی جھول اور نکبیل بھی صدقہ کر دے اور مُدی کے گوشت میں سے قصاب کوبطورا جرت کچے نہ دے۔ رسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم بے حضرت علی کرم الٹرو جنبہ سے یہی ارشا د فرمایا تھا. . نخاری و مسلم وغیرہ میں یہ روایت موجود ہے نیز رہی بر حرورت کے بغیر سواری سنہ کرے ۔ اس لئے کرمسا متر ایف یں حفرت جا بر رضی الترعیز سے روایت ہے رسول التّرصلی التّرعلیہ رسلمنے ارشا د فرمایا کرجسو قت مک بجھے اصیاج مودستور کے موافق مری پرسواری کر- اس سے بیتہ چلا یہ درست نہیں که حزورت کے بغرسوا دی کی جائے ۔ علاوہ ازیں مری کا دو دھ بھی نہ دو مہنا چلہے ملک اس کو خشک کرنے کی خاط اس کے محقنوں پر مُفْتُرُكِ إِنْ كَ يُصِينِ السِّالِينَ -



بد اشرفُ النوري شرح بسه ارُد د وت روري اِس بیع کا مام تولیہ ہے۔ یا ہیلے تمن کے مقابلہ میں بیع کم پرمہو گی. اسے بیع وضعیہ کہاجا ایسے یابغرکسی فرق من براس طرح ہوگی کہ فرونعت کرنیوالاا ورخر مدینے والا دوبوں اس پرمتفق ہوگئے ہوں۔اس کا ہا میع مساز رقبية بينعقةراكز - لفط بع كاشماراصداد كے زم ہے ميں **ہو تا ہے** لينى اس كو بىع وشرار دوبوں كے لئے استعمال كية میں اور بیردونولوں سے متعدی ہواکر ماہیے ۔ کہا جا ماہیے" بعت عزا الدارُ" ، اور بعض اُدقات بہلے مفیول رتاک ب ى غرض سے بْنَ ما لاَمَ لے آتے ہیں اور کہا جا تاہیے 'بعت مِن عمرُ الدار '' بعت رلک '' علاوہ ازیں یہ مع علیٰ بھی متعدی ہوا ب كماجاً باب البيط باع عليه القاصي و قاصى باس كم الكواسكي مضى كے بغير بيجيديا ، ازروس لغنت چے دوسری چیز کے ساتھ تبادلہ کے آتے ہیں۔ اس سے قطع نظر کدوہ چیز مال ہو یا مال نہ ہو۔ ارست او رَبّا ني بيع " وَشروه بنمن بَحْسِ دراهم معدودة " د اوران كوتبهت مي مقيمت كوبيح والا تعني گنتي كے چند درهم كے وهن عف علیات لا کے آزاد ہونیکی بٹیار پر انھیں مال کہاجا نا حمکن نہیں اور شرعًا باہمی رضاہے ایک مال کے ينعقر مالفريحاب ورلفبول الزمعا مله سع كرنوالول كى طرف سے حباب جائے قبول ابت ہو جلئے تو سع درست ہوجاتی ہے معاملہ کرنیوالوں میں جس کے کلام کا ذکر میںتے ہواہے ایجاب کہا جا تلہے اور حس کا لبند میں ہواہے قبول کہتے ہیں۔ بھ کے ذرائعی سیجیے اور فرمد سف کے منے کی نیٹ مذمی مہور ہی ہو اسے ایجاب و قبول کہا جا لہے۔ جاہے یہ دونوا لفظ ماصى كے بهوں مثال كے طور بر فروخت كر منوالا كہے . بعث من رضيت ، جعلت لك ، بهولك وغيره اور خريد فيالا اشتریت اخذت وغیره آیا و ونول صیغ زمانهٔ حال کے ہوں مثلاً اشتریدا دراسیک میان کیں سے آیک کا تعلق زمانهٔ ماصی سے ہوا وردو سے کا حال سے بہرصورت سے کے منتقد ہوئیکا انفسارکسی مخضوص افغط برنہیں ملکہ جس لفط کے دربعیہ مالک بنانے اور مالک بننے کے معنی حاصل ہور سے ہیں سع کا انتقاد ہوجا میگا۔ اس کے برعکس طلاق اور عَمَّاقَ كَدَانِ مِينِ ان الفاظ كاما عتبار هوتا سِيحِ خيس صراحة ماكناية أن كَ<u>رَّنْ</u> وضع كيا كيام بو-۱ ذا کا نابلفظ المها ضی الز مطامہ قدوری کی طرح صاحب گنز اورصا حب ہدایہ بھی ماضی کے الفا ظاکیتیا مقید فرمارہ ہی لیکن یہ قید دراصل محض امراوراس مضارع کو نکالنے کی خاطرہ جس میں سوقت اورسیّن لگا ہوا ہوکہ ان کے ذراعیہ ت منیں ہوتی ۔صاحبِ شرنبالیہ وغیرہ نے اس کی حراحت فرمائی سے اورام کے صیغہ سے اگر زمان کال ك ستان دى بورى بورى موال كے طور ير فروخت كر نوالا كھے و خذ بكذا" اور خريد نے والا كھے و اخذته " لو بطريق ا قىقىار يەبىغ درست بھوجائىگى. فايهما قام من المجلس الز - عقر سِح کر منوالوں میں سے اگر ا کب کا بچاب ہوا ادر کیر دوسرااس سے پہلے کہ قبول کر ما محلس سے اکٹ کھڑا ہوالو اس صورت میں ایجاب کے باطل ہونیکا حکم ہوگا ا دراختیار قبول بر قرار ندرس_تگا كَةُ كُهِ تمليكات مِين ازُروسةُ ضابطه مجلس برل جانف عبول كاحق با في منهي رستاً وومجلس بركنا مِر اس عمل کے دربیہ تابت ہوجائیگا جس سے سیلوستی کی نشان دہی ہورہی ہو مثلاً کھانا بینا، اس عانا،

الرفُ النوري شرح الله الرُد و ت روري الله ياً گفتگو كرنا وغيره . البته ايك آ د حالقمه كلمالينغ يا ايجاب كيوقت بإلىحة بين موجود برتن مين سے ايك آ د صالكون طي بي لينے سے مجلس كا بدلنا شمار نہ ہوگا۔ سے کسی کو بجر: خیار رویت اورخیار عیب کے بیع لوّ ڑ نیکاحت با تی مذرہے گا۔ امام مالکے بھی بیبی فرمائے تیمیں آ، ا)شافق وا ما احترام کے نز دیک متعاقدین کو مجلس باتی رہنے تک اختیار حاصیل رہے گا۔ اسکے کہ ایز سنہ نے حضرت ان عرض سے روایت کی ہے کہ عقدِ سے کر نیوالوں کومتغرق ہونے سے بہلے تک اصیار رہاہے۔ اس کا جوآب یہ دیا كَياكُ اس سے دراصل مُلس كے متّفرق بونے ماتغرلتي اَبدان مقصود تنہيں۔ بلكہ مقصود تولوں كا متفرق بوناہے -لینی بعدا یجاب دوسرائے ک*ے مجھے نہیں جو*ریونا یا قبول سے قبل ایجاب والا کھے کہ میں *نہیں بہتا ۔سبب یہ ہے کہ رو*ا میں متعا قدین کی تعبیر مُتبالعًا ن سے کی گئی اور بیصیح معنٰ میں اسی وقت کہا جا سکتاہے کہ آپکیٹ کے ایجا ب کے بعد دوسرا بھی قبول مذکرکے ۱۰ یجائے قبول سے ان پر متبالغًان کا اطلاق اور ایسے عقیر سع کی تکمیل کے بعد متبالغًا كا اطلاق بطور مجازے - لهذا اچھا يرسي كه اس كا حمل حقيقت برسوماك خلا ب نصوص قرآنيد لازم مرآئ -وَالْاَعُوَاصُ الْمُشَامُ إِلَيْهَا لا يُحتَاجُ إِلَى مَعْرِفَةٍ مِقَدَ ادِهَا فِي جُوَّا زِالْبَيْع وَالْاَسْمَانُ المُطْلَقَةُ ا در ده عومن حن کی جانب اشاره کر دیاجائے تو جواز بیع کی خاطرانکی مقدارتبانیکی احتیاج سنیں ' اور بیع مطلق انتمان کیسا تھ لاً تَصِرُّ إلاَّ أَنْ تَكُونَ مُعروفَتَ الْفَكُ بِ وَالصِّفَةِ -صیح نہوگی مگریکہ صفت ومقدا رکا عسلم ہو۔ ر یک **و تو ص**یح کالاِعُوا بِ الرَّعَدِ بِسِع مِیں مِیعِ اورِشْ کی طرف اشارہ نہ کیاگیا ہوتو صحب ب<u>ے کے لئے</u> یہ ناکز برہے کہ مقدار مبینع آوراس کے وصف کا علم ہواس لئے کہ سع میں سنیم آور اُساز ناگزیر ہیں اورصفت دمقدارسے آگا ہی نہ ہونا تھیگر اے کا سبب سے۔ البتہ اگر کشن اور ہیج کی جا نب اشارہ کردیا جلئے تو بھریدا زم منبی کم انکا علم ہواس لئے کم اس شکل می خطرہ نز اع نہ رہے گالہٰذا اگر فروخت کندہ خریہ نبوالے سے یہ کہنا ہوکہ سیط گذم کا یہ طوطیران دراھم کے بدلہ بیجیا جو تیرے ہاتھ میں موجود ہیں اور خر مداراسے تسلیم آر کے اتو يه سع اس صورت من درست بو ما كے كى ـ فيا نكرة صروريين وصحتِ سِيع ، العقادِ مِع اورلفاذولزومِ سِي كيو اسطِ متعدد شراكط بين و ان كا ذكرا حضارك سائة يهان خاكي از فائرُه نه ہوگا ۔وا صح رہے كہ بع منعقد سوئے كى شرطيں چارتسموں بُرِنشتمل ہيں دا، دہ سرالط جن كاع عُن بسي كر سوالول مي يا يا جا ما ناكر برسيد وين وه شرائط جنك اين ماكر درم كد ده نفس عقد سيع مين موجود بول -دم، وه شرطئي جن كما عقدِ بيع كى حكرمين بايا جانالازم بير ومن وه شراكط جن كما مقصّو دعليه كاندربايا جانا

لازم ہے۔لہٰذا عقد بیچ کرنیو الے کیواسطے دوشرطیں ناگز برمیں ‹١› صباحب عقل ہونا ۔لہٰذا یا گل اور عیر ذی عقل کچے کی بیچ کاانعقاد مذہورگا د۲) متعدد نہ ہونا ۔ تعدد کی صورت میں طرقین کے دکیل کی بیغ کاانعقاد مذہورگا ۔ نفس عقد سع کی معت کیو اسطے بیر شرط ولا زم ہے کہ قبول مطابق ایجاب ہو یعنی فروخت کر نیوالا ایجاب بیع جس شے کے بدلہ کر رہا رِیرا راِسی کے بدلہ میں قبول کمبی کرلے ۔ اس کے خلاف بہونے یرکفرق صفقہ کے باعث بیچ کا انعقاد نہ ہوگا ۔ اور ' تحقُّد بنع كَيْ حَكَّه مِين اتخادِ مُحلِّس مترطب يع مُحلس مبرك كي صورت من نبيع كا انعقاد مذبوم ا ورحبّ برعقد بيع بهواس مين چه شرا کط بین - دا ۲ اس کی موجو د گل د۲ ۲ س کامال میونا د۳ تعیت دالی میونا دیم ، نبرا تبراس پر ملکیت د۵ ، زونوت کننده ی ملکیت بونا دوی اس کام عدورالتسلیم ونا- اورنفانو بیع دو شرطون برشتمل سے دا ، ملکیت یا والایت در ، بیع کراندر سوائے فروخت کنندہ کے کسی اور کا کئ ندہونا صحت بیج کی شرطیں دوشم کرشتمل ہیں دا صحت عامہ رہی صحت خاصه - عامُه کی شرائط حسب دیل ہیں ۔ دا اس کائوقت بہونا دی بیچی جانبوالی جیز کا علم دس علم مٹن دہی عقد سیج کوفاسد کر نیوالی شرائط کا عدم وجود دھ بیع کے ذربعیکسی فائدہ کا حصول دائی مشتری منقول اور رویت کی سے کے اندر قابض ہونا (۷) تولیہ کے مبادلہ کے اندر برل می دومعین، ہونا دم، ربوی مالول برلوں کے بیح ماثلت ده، ربو کاست برمین نہ ہوناد، اندرون بیع سلم۔ شرائط سلم كا وجود دااى اندون سيح موت جدا بهوسة سعبل قابض بيونا د١٢، سع توليه، مرابحه وضعيه اوراشراك كياندر بیہئے نمٹن کا علم۔ بیع کے منعقد و نا فذہو سے بعداس کے لازم نہونیکی شرط خیارِعیب و خیارِ شرط وعیزہ ہرطرہ کے اختیار وَالا تُمَان المطلقة الزاس كي مِع كُتْكُل بيسة كمثال كي طور بر فروخت كننده كي كيس ني بيشي تخفي بيعي جتني بحى اس كى قىمت بېولۇ تا د قتىكە فروخت كىندە قىمت كى تعيين نەكرىسە صحبَ بىغ كاحكىم نىر بهوگا. وَ يَجِونُ البِيعُ بِثَرِ. حَالِ وَمُؤَمِّلِ ا ذاكان الأَحَلُ مَعُلُومًا وَمَرُ أَطْلَقُ الْثَنَ فِي البِيع كان ادر بیع عاتمن نف وا دهاردرست مع جب كر مرت كى تعین بهو اور جوشخص . یع كے اندر من مطلق رہنے دے عَلَى غَالَبِ نقدالبَلَدِ فَأَنُ كَا نَتِ إِلْنقورُ فَتَلَفَلا أَنَالِيمُ فَاسِلٌ إِلاَّ أَنْ يُّبُينَ أَحَدَ هَأُومِجِنَا تو اس شهر کے زیادہ مروج سکر استحول کرینگے ۔اوراگر مخلف سکے موج ہوں تو تا وقتیکدان میں سے ایک کو بیان زکرے بیے فا بَيع الطعَامِ وَالْحِبُوبِ كُلِمُهَامِكَامِلَةً وعِجَازَفَنَهُ وبِانَاءِ بعينِهِ وَ لا يُعَرُ حِبُ مِقُلُ امُ فَ ہوگ اورطعام ذکند) اورم طرح کے علہ کی بیع بذریعہ بیانہ اوراندازہ اوراس طرح کے معین برتن کے سابھ درست ہے جس کی مقداد کا بُوَنَ بِ حَجَرِلِعِينِ الايعُمَافُ مِقْلَ الْمُهَا -علم نبو یا متعین تیر کے وزن سے حس کی مقدار کا علم نہو۔ لغات كى وضاحت . . حاَّلَ اس كااشتقاق حول <u>سرب</u>د : نقد كے معظیں - غالب نعت الدبد : شهر كازيادْ

🕱 🚜 الشرفُ النوري شرح 🚾 🚾 ارُّد د تسروري 🚜 🛱 م و ن سكر - النقود - نقدك جن : مرادسك - حبوب - حب كي جن : دانه ، بني - مكايلَة ، ناب كر عبارفة : المازه الأكلي م ک**ے و تو حیبی**ے | بنمز ، حالَی الا - بیح کا جہاں تک تعلق ہے وہ ادیعیار ثمّن کے ساتھ درست ہے ا در نقد بہر بھی ہے۔ کے ساتھ بھی عقد بیچ کا تقاصہ تو یہی ہے کہٹن کی ادائیگی فوری ہو گر آیت کریمیہ اصل اللہ البیع " میں صلت علی الاطلاق ہے۔علا وہ ازین بخاری وسلمیں ام المؤمنین حفرت عائشتہ صدریقہ ہوسے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے بختوط ی مرت کیوا سطے ابوالشنج میپودی سیے غلہ کی خریداری کی اور بطور رسن اپنی زر ہ اس کے پاس رکھ دی مگرا دھار ہونیکی صورت میں یہ لازم ہے کہ کد ٹ کی تعیین ہو ناکہ بعب میں کسی نزاع و تھاڑوے کا سامنا <u>ومن اطلق</u> الإ. اگرالیسا ہوکہ مثن کی مقدار تو ذکر کردی جائے مگر اس کے وصف کو میان نہ کرے تو یہ دیجھیں گے کہ جہاں ہیج ہوتی ہواس حکہ کون ساسکہ زیا دہ مروج ہے۔جوزیا دہ مروج ہوگا ہی مراد لیاجا ئیگا اِدراگراس حکررداج یا فُتہ سے متعدد دفتی آھنے ہوں اورانکی مالیت کے اندر بھی فرق ہوا وران میں کسی ایک کی تعیین یہ کی گئی ہوتو اس صوت میں سع فاسر موجائے گی۔ اس لئے کہ یہ لاعلمی اور سکہ جہول رسنا سبب نزاع بن سکتاہے۔ فا ترم صرور مہ: سکوں کی چارشکلیں ہیں دا، مالیت اور رواج کے اعتبار سے دونوں یکساں ہوں ۔ دد) دولؤں کے درمیان فرق واخلات ہو دسما، محص رواج کے اعتبارسے یکساں ہوں۔ دم محض الیت کے اعتبا رسے مساوی ہوں ' توان میں سے کے اندر سے فاسبدا در ہاتی میں صحیح ہوگی ۔ بمٹا ادر بلے کے اندر ان ہیں سے زیا دہ مروج معتبر ہوگا ۔ اور ملے اندر خریدار کو حق ہوگا کہ ان میں سے جوسکہ دینا جاہے وہ دیدے ۔ ويحبون ببيع البطعام الخز-اس جگه طعام سيمقصود فحض گذم بي نبي ملكه برط رح كاغلى مقصود سب كداگرغا كواس ك فالف جنس کے بدلہ بیچاجائے مثال کے طور رگ زم جو کے بدلہ تو نور احیابیانہ اپ کریا اُندازہ سے یا کسی اس طرح کے برتن میں بحبر کرجس کی متدا اُر کا علم نرہویاکسی ایسنے پتھر کے ذریعیہ وزن کر کے جس کے وزن کا علم نہو ہرطریقیہ سے درست ہے۔اس لئے رطرانی میں حضرت بلال رصی النرعة اور وار قطنی میں حضرت النس وحضرت عباده راصی التَّرعنها سے روایت سے که دو جنسیں تحلف ہوئے کی صورت میں جس طریقہ سے جا ہو ہیجو لکین اس کی قیمت کی برچند شرا لُط میں ، دا) بیع متاز ہوا ور اس کی طرف اشارہ کیاگیا ہو د۲ ، برتن نہ بڑھتا ہونہ گھٹتا ہو۔ مثلاً لوہے کا ہو دس بیقر ہوکتو اس کے ٹوسٹنے مجبوط نے کا امكان نرسودين راس المال يع سلمكانه رما سواس لي كداس كى مقدار كاعلم الزيريد. وَمَنُ بَاعَ صُهُوةَ كُلِعا مِ كُلِّ قفيزِ بِدِرهَمِ جَائَ البُيُعُ فِي قفيزِ وَاحِدِعِندَ اَبِي حَنيفة رَجِه اللَّمُ وَ اور ہو غلاکے ڈھیرکو فی قیفیزاکی درہم میں فروخت کرے ہوا مام ابو صنیفرہ کے نز دیک بع محض ایک قفیز میں در ست اور تَطَلَ فِي السَاقِي إِلاَّ أَنُ يُسَمِّحُ جُمِلَةً تُغُزِّلِنِهَا وَقَالَ ابْوِيوسُفَ وَعُمَّدُةٌ يَصِرُ فَى الْوَجَهُ يُنِ وَمَرْ. باتی کے اندر باطل قراردی جائیگی البتہ اگر سارے تفیز ذکر کردے تو درست ہوگی امام ابو یوسٹ وامام محکر کے نز دیک بیے دووں سکوں

الشرف النوري شريط قطيعَ غَنِمُ كُلَّ شَايَةً بِيدِ زُهَبِ مَالبَيعُ فَاسِدٌ فِجَمِيعِهَا وَكُولُ النَّصُ مَنْ بَاعَ تُونَامُذُ أَرْعَةٌ ب میں درست ہوگی اور دوشخص بحریوں کا ککہ فی بحری ایک بہے اعتبار سے فروخت کرے توسب کریوں کامع فاسد ہوگی اور اس افر ذِيُ الْبِعَ بِلِورِهُمْ وَلَمُ نُسَمَّ جُمِلَةً إلى أَي عَانِ وَمَن الْهَاعَ صُابُرَةً طَعَامِ عَلَى أنها مائة وقايز اعتبارے فی گز ایک درمم کے صنامیے فروفت کرے اور گز بیان نرکرے توبع فاسترم گی اور دوشخص غلاکا ڈھیراس شرفا کے سائتہ خریک بَأَنَّة دِنْ هَمْ فَوَخُلَاهَا أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ كَانِ المِشْتَرَى بِالْخِيارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَ المَوْجودَ بجِصِّتِهَا ں کے پلئے توخرید کے دالے کوافتیار ہو گا کہ خواہ وہ پنداس کے صبہ کی تیت ادا کر کے لے لے یہ . وَانُ شَاءَ نَسَيَخَ الْمِيعَ وَإِنْ وَحَلَاهَا أَكُتُرْمِنْ ذَٰ لِكَ فَالزِيادَةُ لِلبَائِعِ وَمَن اشْتَرِي ادرسو قفیرسے زیادہ ہوتو زیادہ مقدار فردخت کنڈج کی ہوگا ۔ ادر خوشفس دس درہم نُونًا عَلَى أَنِهُ عَشَى أَهُ أَذِي عِشْوةٍ وَمِهِ اهِمَ أَوْ أَرْضًا عَلِ أَنْهَا مَا ثَمَّةَ ذِي الطّ بما تُرّ دِيْ هُم فَوْجَهُا ں شرط کے ساتھ کیٹرا خرمدے کہ وہ دس گڑہے یا زمین سوگر ہونے کی شرط کے ساتھ سودر ہم میں خرمدے کپراہے اس فالمُشْتَرى بالخيايران شاءَ أَخَذَ هَا بِحِملَةِ الثِّن وَإِنْ شَاءً تُرِّكُهَا وِانْ وَحَبَّلًا عاصل ہے کہ خواہ بوری قیمت میں لے لے اور خواہ یہ لے ۔ اور اگر ذکر کر دہ گزسے زیادہ عَثْرُ مِنَ الدَّرِاعِ الدِّنِي مُتَمَاعُ فَهِي لِلْمُشْتَرِي وَلاَخِيامُ للبا رَبِع وَإِنْ قَالَ بِعِتْكَها عَلَى إنها عتب دار خرید نے والے کی ہوگی اور فروخت کنندہ کوکوئی می حاصل نہوگا ا دراگر کہے کہیں نے یہ مجھے سو مِائِنَة ذِيَ الْحِيماً وَ دِيهِمُ كُلِ ذِي الْحِيلِ مِلْ عِلْ مِلْ مَا فَاعْصَلَةٌ فَهُوَ بِالْخِيارِ رانِ شَاءَ أَخَلُ هَا من فروخت كياليعي في كز ايك درم من اسك بعد ده كم يائ تواس حق ب كنواه اس حصه كي قيمت ادا مِنَ الْمُن وَانُ شَاءَ تَركَهُا وَإِنْ وَحَدَ هَازَ اللهَ الْحَان المشترى بالغيارِإنُ عاورزائر یائے تو خسریدار کو حق ہے کہ خواہ أَخَذَ الْجَمِيعَ كُلَّ ذِكَاعٍ بِبِرْهُم وَإِنَّ شَاءَ فَنَعَ اللَّهِ وَلُوقِالِ بعثُ مِنْكُ هٰذَه م كا عتبار سے لے لے اور خواہ بيع ختم كردك را در اگر كچ كريس فرنجم ير كمفرى الرِّنُ مَنَّ بِمَا مُهِ دِنُ هِم كُلَّ قُوب بعشرة فانْ وَحَكُ هَا فَا فَصَلاًّ جَانَ البِّيمُ بِعَضَّتِه وَإِن اس میں دس تمان ہوئیکی شرط کے ساتھ فروقت کی بوص سو درہم نی تمان دس درہم میں البد ااگراسے کم یائے تو اس کے مصد کے موافق وَحَدَهُ هَأَ زَائِكُ ﴾ فالبيعُ فاسِكُ إِ بع درست بوگی اورزیاده یانے برسع فاسد موجا کی . غات كى وضاحت ،الصَّارة ؛ غله كالرُّهِ عرب منت تجمرُ ن كالرُّه عرب جمع صابر - كها جا مَّا بي "اخذ صبرة "يعن ن اوربمانے کے کل لے لیا ۔ تفایز آن ۔ تفیز کی جَع ۔ تفیز اکی طرح کا بیمانہ ۔ ذ ۱۲ آع : گز۔ الو آب ۔ ہو بکی

الرفُ النوري شوح المعتمل الدو وسروري ن من مرح و تو جنبی | ومَن باع صابرة الز. اگر کوئی شخص غله کاایک ڈھیرسیجے اور کچے کہ ٹی تفیز ایک درہم کے مدلہ کے اسے ادر سارے ڈھیرکی مقداراس نے بیان نہ کی ہوتو آیام ابوصیعیرہ محض ایک قفیز کی سے درست ہونیکا حکم فرملتے ہیں ا وربا تی کے موقوت رہنے کا حکم کرتے ہیں اس لیے کہ بیسے ا وربٹن د و بؤں کی اسی قدر مقدار کا علم ہے اور باقی کا علم تنہیں اوروہ مجبول کے درجہ میں ہے۔البتہ اگر کل دھیرک مقدار ذکر کر دی ہوتو سب کی سے درست ہو جلنے گی۔ اہام ابو یوسع جو اہام محروح و ولوں شکلوں میں درست قرار دسیتے ہیں۔ اس لیے کہ باقی ماندہ کے اندر دوود جہالت رفع کرنا ان کے تبضہ میں ہے۔ ہوا یہ کے فا ھرسے امام ابو یوسف کے وامام محرد کے قول کورا کے قرار دینا معسارم ومن باج قطیع الا کو کی شخص بحرایوں کا گلہ یاکٹرے ایک تھا ن کو فروخت کریے کیے کہ نی بجری ایک در حم یا فی گز ایک در ہم کے مدلہ ہے توا مام ابوصنیفار فراتے ہیں کہ ندامک بجری ہیں بھی درسیت ہوگی اور نہ گڑیں بھی درست ہو گی ۔اس لئے کہ اس حکیرا فراد میں کے اندرا ختلاک کے باعث تمام پرقیمیت برابرتقسیم ہونی مکن سہیں ۔ لہٰ ایر صورت باعث نزاع ہوگی ۔اس کے معکس پہلام سئلہ لیکراس میں آفراد گندم مینی دوبوں کے درمیان کوئی فرق نہیں اس واسطے و ہاں ایک تیفیز کے اندر بیع درست ہوگی البتہ اگر عقبہ بیع کے وقت سا رہے ربوڑ اورسارے تھا ن کی ۔ مقدار ذکر کردے تو متفقہ طور رسب تی بیع درست ہونیکا حکم ہو گاگیوں کہ جہالت جواس کے جوازیں ما گغین رہی تھی وہ باقی شہیں رہی۔ ان شاء أخذ الموجود بحيصًة إلخ الرفروخت كننده عقد سع كے دقت سب كى مقدار ذكر كردے كرير كل سوقفيز سود را ہم کے بدامیں ہیں اس کے بغدانگی مقدار کم سحکے توخرید نے والے کو یرحق حاصل ہے کیٹواہ موجو درہِ اسی صا واعتبارسے لیلے اور خواہ بیے ختم کردے اور ذکر کردہ مقدار سے زیادہ نیکنے پر زیادہ مقدار فروخت کنیدہ کی ہوگی اسلئے كەعقىرىيغ مخصوص مقدارىعتى سوقفىرىر كىياڭياتۇزيادە مقداركو داخل عقد قرارىنە دىي گےلېس دە فروخت كرىنوالے كى ہوگی ا وربیع کے کیڑا یازمین ہوسے اور کم سکلنے کی شکل میں خریدار کورجی ہوگا کہ خواہ وہ پوری قیمت میں لے لے اور خواہ نہلے .اورزیا دہ کیصورت میں زیا دہ مقدار خرمدینے والے کی ہوگی ۔ فرق کا سبب یہ ہے کہ ندر^و چروں میں درا*تا* کی حیثیت وصف کی ہوتی ہے اور قیمت بمقابلہ وصف نہیں ہواکرتی -اس کے برعکس کیلی اور وزنی چزیں کہ کیل ا دروزن انكا وصف تنيس بوت. وان قال بعتكها الخ آرُفر وخت كر نبوالا فرروع كى مقدار كے سائة سائھ بيمبى بيان كردے كرنى كزا كب درہم كے بدله میں ہے اس کے بعد کٹیراکم سکتے توخر میاد کو رہ حق ہے کہ خواہ کم اس کے حصہ کے موا نق لے لے اور خواہ نہا ۔ اور زیا دہ نکلنے برخوا ہ ایک فی درہم کے اعتبار سے سارے کیڑے کو لیلے اورخوا ہ بیع حتم کردے۔ اس لئے کہ دراع کی جیٹیت اگرمی وصف کی ہے لیکن اس حکر رقبیت وراع کاتعین کے باعث اس کی حیثیت اصل کی ہوگئی۔ هل الوين من الإ - اگر فروخت كر نبوالا كيے كديس نے يركبرے كى محقرى تحقيد بيمي اس كے اندر دس عدد مقال ہيں

الشرفُ النوري شرق المرابي الدو وت روري ﴿ ا در فی تقان کی قیمت دس دراهم ہے۔ اس کے بعد اس میں تقان کم نکلیں توجس قدر تھان موجود ہوں ان کے بقیرر سع درست ہوگی اور خریداد کو محق ہوگا کہ خواہ کے اورخوا ہ منالے۔ اوردس سے زیادہ سکنے کی صورت میں میسے جہول ہونے کے باعث یہ سع فاسد ہوگی۔ وَمَرْهُ بِاعُ دَارٌ ا دَخُلَ بِنَا وَهَا فِي البَيعِ وَإِنْ لِمُرسِمِّهِ وَمَنْ بِاعْ ارْضًا دُخُلُ مَا فِيهَامِرٍ. ا در چنخص مکان فروخت کرے تواس کی ممارها خرل منع قرار دیجائیگی نواه اس کا نا اندلیا ہوا در چنحص زمین فردخت کرے توز مین میں کمجور ویز النَّخُ لِ وَالشَّجُرِفِ الْبَيْعَ وَإِن لَمُ لِيمَّمَ وَلا يَكُ خِلُ الزَمِ عُ فِي بَيْعِ الاَمْضِ إلَّا بالسّمية وَمَنَ کے موجو ٔ دورخت داخل سے شمار ہونگے خواہ انکام نہ لیا ہوا ور زمین کی سے کے اندر کھیتی قرار نہیں دیجائیگی البتہ اس کا مرتب ہوائے تو بَاعَ يَخُلُّا إِوْسِجُزًا فِيهِ تَمُوةٌ فَتَرتُكُ للبَائِعُ إِلَّا أَنَ يَشِتَرَظُهَا الْمُبَتَاعُ ويقالُ للبائِع إَقَامُها داخل ہوگی اور ویخف کھجو وغرو کے کھلدار درفت فروفت کرے تو کھل کا الک فروخت کندہ ہوگا مگر یک فرمدار سے فرط کودی ہوا ورفروفت کندہ سے وسَرِلْم الْمَسِعُ وَمَنْ كَاعَ مُوقًا لَمُرْكِيكُ صَلَاحَهَا أَوْلَ بُلَا جَائَ الْبِيعُ وَحَبَ عَلِ الْمَسْتِرِي الهنين كاك كربيع سردكر فيكيك كها جائيكا اور ويتحف مجل فروخت كرده كاداً مرنهو يميون بابوكة بيون توسيع ورست ، اورخ مادير لازم ب قطعُها فِي الْحَالِ فَانْ شَرَطُ تَرَكُّهُا عَلِي الْعَلِ فَسَكَ البيعُ وَلَا يَجُونُ أَنْ يَبِيعَ تَمَرُةٌ وَيُستَثَّنِي که انفیس فوراً تو را سے اگرانمفیں درخوں پر بر قرار رہنے کی شروا کرلے تو بیع فاسد برجائیگی اور یہ درست منہیں کھیل فرد فت کرتے ہوئے ان میں منها أرُطالًا مُعُلُومًا ويُجُونُ بَيْعُ الْحِنْطةِ فِي سُنبِلْهَا وَالْبَاقِلْ فِي قَسْمِهَا وَمَن باع دَائل عين رطلوں كا استشاركرك ، اور كندم كى من كندم كى توشوں من اور لوسية كى بيع اس كى كھليوں من درت ہواور و تحف مكان ذرجت دَخُلُ فِي اللَّهُ مَفَا يَهِ وَإِغلاقِها وَ أَجُرةُ الكيَّالِ وَنَاقِلِ المِّن عَلَى البَّائِعُ وَأُجرةُ وَازِنِ السك توبيع كا مذر اس كے تألول كى تخيال اور سيمائش كرنوالے اور روستے پر كھنے والے كا اجرت بيع ميں داخل قرار ديكائي اور اجر فروقت كنذه المَّنِ عَلِى الْمُشْتِرِي وَمَنْ مَا عَسِلْعَةً بَمْنَ قيلَ لِلمُشْتَرَى إِدْ فِعِ المَّنَ أَوْلا فَاذَا دِفَعَ قِيل ك در مردكى اور حيت جليخ والے كا اجرت فريداد كے در مردكى اور جو تف من كے بدلسامان فروفت كرے تواول فريداد سے من دينے كواسط كميں كے . للبائِعُ سِلَّمُ المبيعَ وَمَنْ بَاعَ سلعَةً سِلعِيمَ أَوْ ثَمْنًا بِثَنَى قِيْلَ سَلِّمًا معًّا ـ اس كے دينے پر فروفت كنز كيس برد كرك كيا كم الكا اور وتنفس سامان كے برا سامان يائن كے برائن فروفت كري تو دونوں سے فورى اور سائة سائة سردكرن كيك كماجك كا بتع کے تحت داخِل ہونیوالی اور منہ داخیہ ل ہونیوالی اسٹیار لغات کی و صاحت : بناء تعمیه عارت - ارض : زمین - غنل ، کمچور کا درخت - ارطال ـ رطل کی جمع ایک رطل ميں چاليس توله ہوتے ہيں۔ حَنَطة ؛گذم - مِفَا تِيمِ - مِفَا حِي جَع ؛ چابی بِمِنی - اغلاق ۔ غلق کی جع ؛ تفل تالا -

🚜 اشرف النورى شرح 🔃 🎢 ارُده وسروري المد و مرد ؛ باع دار الز - برمستا دراصل من قواعد رمني بي داعرت كا عبارس حب تي یر بھیح کا اطلاق ہو وہ بیان کے بغیر مجمی مبت میں داخل قراردی جا تی سیے ۲۰ جس چیز کو مع البع بسع کے اٹرسے برقرار رہنے کی حربک انصال ہوتو اسے بھی واخل مبع شما رکیاً جائیگا د۳ ، جس شے ان ڈگر کردہ دوبوں قسمول کیے نہ ہوملکہ وہ مبیع کے حقوق میں سے ہوتو حقوق بیج کے بیان کرنے پراسے داخل قرار دس کے ورمنہ داحل مذہبو کی -اب اگر کوئی سمن*ی رمین یا مکا ن سبے اورسوائے زمین اور م*کا ن ک چر^ہ کو مراحت کے ساتھ میان ن*ہ کرے ت*و یا عتبار عرف مکان جن چیز وں کوشامل ہو بلہیے وہ تما) داخل ہی قرار دّی جائیں گی۔ مثال کے طور راس کی عمارت اور تاکے اور مطبع ، است تنجار خانہ وغیرہ ۔ اسی طریقہ سے زمین کے ہے میں درخت بھی تشمار ہموں گئے ۔ اس لئے کہ زمین سے درختوں کا ایصال اس درجہ میر ما*ئة رقرار بوتے ہیں* البتہ سو <u>کھے درخت ر</u>کاٹ دینے کے قابل *ہوسکی بن*اء پر داخل شمارنہ ہونگے ولايد خل الزماع الديار زمين كي ميع كي تواس مين هيتي كودا خل قرار ندوي كي- اس لي كداس كا اتضال وَارْكَ درحِ مِن مَنْهِ سُومًا ملكِ اس كُومُصْ كَاشِّني كَى خاطرى بويا جا مَاسِے - أ ومن باع نخلا الإرار فروخت كنده اليسے درخت بينے جو محلدار ہوں تو درخت كى بع كے اندر ما وقتيكہ شرط ز برونعیل داخل شمار ن*دگریں گئے۔*اس لئے کہ القبال مثمر درخت کے ساتھ ملقی ہونے کے باوجود دائمی طور *برمب*یر ہوتیا ملکا تھیں کا ٹااور ہو تواہی جا تاہیں۔ انمیر ثلاثہ کھو رکے اندر تا سرکونشرط قراردیتے ہیں تا سر کی صورت ب فروخت كنيزه كاشمار بوگا ورنه خريرار كا قرار دماجا نيگا - اس ليخ كدرسوك التكوصلي الترعليدوش رای ہے کہ توشخص کھی کے ایسے درخت کوفروخت کریے حس کی تا بیر ہوگئ ہولو بھل فروخت کنندہ کاہوگا نے شرط لگا کی ہو۔ بیروایت ایم مبتہ ہے حضرت ابن عمرہ سے روایت کی ہے۔ اسس کا جواب یه دیاگیاکهاس مفهوم کاا*ستدلال بذرایهٔ صفت کیاگیا جوابل ندسک کی نظر کیرک* اخات كامستدل ده مرفوع روايت سيجيامام محمرا من كتاب أصل مي ردايت كرت بن كهواك طرح کی زمن خرمدے جس کے اندر کھجورکے درخت لگئے ہوئے نہوں تو تھیل فروخت کر نبوالے کا ہو گا مگر یہ کہ لنے کی شرط لگالی ہو۔ یہ ہا ، سرو عدم ہا سرکے ساتھ مقید سنہیں ۔ لیس اُسے مطلق رکھیں۔ ں فرما نا خو داس کے درست ہوسکی علامت ، للبيانيِّ الزوونيت كرنبوا لير كے معادار درخت سيخے بركبونيكر معال اسى كى ملكيت ہيں اس واسطے إل کے اور خریدا رہے سپرد خالی درخت کر دے - انکہ ملا نہ فرماتے ہیں کہ اتنے عرصہ مک کھے جائیں گے کہ وہ انتفاع کے لاکق ہوجائیں۔ ومن باج تأخرة الى جومعل درخت يركك مول اللي سع درست سي جاسيده وكارآ مرموئ مول ماكار آید نه بہرئے ہوں اس لئے وہ قیمت دار مال ہے اور اس کے دربعیہ فوری طور پریا بعید میں نفع انتھا یا جاسکتا ہج

وتروري 🐇 ائمة لللة ما وقتك كاراً منهو الكي بع درست قرار نبي دسية -فامرة صروريم: كيلول كى سى كى چارشكليس بين دا، كيلول كى سى قابل انتفاع بوين سوتبل بوي بورا وريرشرط ركمي ئى ہوكە قابل انتفاع كھل بۇرلىغ جائيں گے - يەمنفقە طور بردرست ب ، ٢ ، معيل ظاہر ہونيے بعد لائق انتفاع ہو<u>ن</u> سے قبل بع ہوا ور معلوں کے درخت بررسنے کی شرط لگائی جائے۔ یہ متفقہ طور مردرست نہیں دس ، لائتی انتفاع ہونے بعد سع بود سمتفقه طور مردرست سے دم) مجلول كا برهنا مكل بونے بعد سع بود وردرخوں يربا في ركھنے كى شرط بو اس میں اما ابوصیفی والم ابولیسف اورا مام میر کا اختلاب رائے ہے۔ فان تسرط توکها : امام الوصنيفي^ر وامام الويوسوني شكل ملكو فا سد قرار ديتيمېن اس لئز كه يوعقد كے مقتضي كے مطابق نېي ا مام محرد اورائر ثلاثه لوگوں کے بعال کے باعث اسے درست قرار دیتے ہیں دے،امام طحاوی گا اختیار کر دہ قول ہی ہے قبسًا نی نہا بہ سے نقل کرتے ہیں کو مفتیٰ شیغین کا تول ہے اورصا حب مفتمرات کہتے ہیں مفتیٰ سراہام محروث کا تول ہے۔ بأتَّ خيارً الشي د خیارِ شرط کا بیان ، خيادِالشوط جَا نُزْفِى البيع للبائعُ والمشترى ولهما الخيامُ تُلتْ أيامٍ فِمَا دونها ولأيحِزْلَالْهُ يتع مين خيارِشرط فروخت كننده اورخر مداردونول كيواسط درست برا درانفين مياختيارتين يوم ياتين سے كم ربتلب اورا مام الوصينغار مِنْ ذَلِكَ عندا اليحنيفة رَحما للهُ وَقال الوبوسف ومحملٌ رحمها اللهُ يحون ا ذاسمٌ ملاتًّا اس سے زیادہ کو جائز قرار نہیں دیتے اور امام ابو یوسٹ وامام محسد اے نزدیک ترکی تنیین کے ساتھ ورست ہے۔ معلوم یہ وخیار الباریع یمنع خور و ہم المکبیع مِن مِلکہ فائ قبضہ المشتري فهال بيا في مُ فرو خت کنے اور کے اختیار کے ذریعہ بیسع اس کی ملکیت سے تکلفے سے رکتی ہے۔ لہٰذا اگر ٹریدار بیسے پر قابض ہوجاً الدوہ اس کے پاس خیار کی الخياب ضمِنَة بالقيمة وَخيام المشترى لا يَمنَعُ خروجَ المَبيع مِنْ مِلك البائع إلا أن المِشترى مرت میں بلاک ہوجائے تواکی قبیت کاضمان لازم انسکا . خریداد کاخیار بین کے فروخت کنندہ کی ملکیتے نکلنے میں انع نبنے کا مگر خرمداد کلیے بھی الاملكة عندا بيحنيفة رحمه الله وقال ابوبوسف وعمل يملكم فان هلك بيدم هلك اس كى كمكيت تابت زبهوگ الم ابوصيغة يمي فرلمسة بي اورا مام ابوتوسف وا مام محد كرز ويك فريدارالك بوجايكا للذ ااگر ميع طاك بوجائے بَالْمُن وَلَنْ الك ان دخله عيب . تو تن كے عوض ميں بلك بوگى اور ايسے بى اگر دعيث ام موجائے تب بى يى حكم برگا ـ تشريح وتوضيح البخيارالشوط الإخيار كمعنى اختيار كيهي بينى ايسااختيار جوفرو فت كرنيوا له اور فريدار

الشرفُ النوري شرح المراس الدو وتسروري ﴿ دونون کوشرط کریلینے کے باعث حاصل ہوا کر تلہے۔اس وجہ سے کداگراس طرح شرط نہوتو یہ حق بھی حاصل نہ ہوگا۔اس کے بیکس خیرًار رویت ا درخیارعیب که انکا حصول بلا شرط ہوتا ہے <u>صاحب ُ دَر رفر اتے ہیں ک</u>یعض ا دفات بیے لازم ہواکرتی ہے اوربعض ا وقات غیرلازم ملازم کسے تحتے ہیں کہس میں شراک کو بیع یا فئ جلنے کے بعد اُضیار حاصل نہ ہو۔اور غیرلازم اسے تحتے ہیں کہس کے اندراسے کہ اختیار حاصل ہو کیونکہ سے لا زم زیادہ توی ہوتی ہے اس واسطے علام قددری ہے سے لازم کوذگر فرمایا اور اس کے بعد غیرلازم کے بارمیں دکر فرما رہے ہیں اور خیار شرط مے دومبرے خیارات پر مقدم کرنیکا سبب یہ ہے کہ بیات را برحکے بانع بنماہے اور تجرخیار رویت کوذکر فرارہے ہیں کہ یہ اتمام حمیس ما نع ہوتا ہے اس کے بعد خیار عیب کا ذکر فرارہے ہیں کہ یہ حکم کے لزوم میں ما لع ہوا کر تاہیے۔ <u>خیارالشوط</u> الو خیارشرط کا جہاں مکتبلق ہے دواگر حیاس کے خلاف ہے علاو وازیں رویت میں شرط کیتھا ہی سے منع بھی کیا گیاہے لیکن اس کے صحے روا یات سے ابت ہونی بنار پراسے لازمی طور برجا کر قرار دیا جارتگا۔ لبتيهقى وغزه ميں حفزت عبرالله بن عرضے روایت ہے کہ خفرت حبان بن منفد الصا ری جنمیں عام طور پرخرید وفروخت میں د حوك بروجا ما تقا الفيس رسول الترصال الترصل الترعلية ولم عن بين روز كا اختيار دينة بهدئ فراياكه يركهد ماكرو محمد دهوكه ند ينا لو یه اسی طرخ کرتے اور خرید کرگھرلاتے تو اہل خا نہ کہتے کہ یہ چیزم بنگی ہے تو وہ فراتے کہ رسول اکٹرصلی اکٹرعلیہ وسلم نے مجھے اختیار ريد. ولا يجونها كثر من ذلك الإخيار شرط چنر تسكلون ترتمل به، ١٠ دولون عقد كرينوالون مين سه ايك كچه كم مجع اختيار حاصل به . ما کے دنوں مک یا دائن طور پراختیار حاصل ہے تواسے متفقہ طور پر فاسر قرار دینگے ، ۷، دونوں میں سے ایک کیے کہ مجھے تین روز یا نین ون سے کم کا اختیار صاصل ہے۔ یہ متفقہ طور پر درست ہے۔ دس تین روز سے زیادہ کی شرط لگائی ہو مثال کے طور برا مک مہمنہ یا دوتین مینے کی اس کے بارے میں فقہار کا خلاف بے امام ابوصندہ امام زفرج اورا مام شافع اسے درست قرار نہیں دیتے ا ما احجةُ اوراما البولوسفةُ واما م محرِّ تعيين مِرت كي شرط كے سائة درست قرار دَستے ہيں۔ امام مالک كے نز دمكِ استقدر مدت ورست ہے کہ جس کے اندر بنیج کوا فقیار کیا جاسکے اوراس مرت کے اندر حیزوں کے اعتبار سے فرق ہوتاہے لہذا یہ تا جیل بمن کی سى بات بركئ كه اس خطاف مقتضل عقد بوت موت موت بحمى اجيل من كودرست قرارديا كيا خواه يه مدت زياده مبوياكم -ا ام ابوصنیفی^م فرماتے ہیں کہ خیار شرط عقد کے مقتضا ربینی سبع لازم ہونے کے خلاف ہوسکی بنا ہرینص میں جس قدر کی مراحت ہے اسی صریک اس کا جائز ہونا محدود رہے گا بیستی مین روز ۔مصنعت عمد الرزاق میں حصرت انسرائے سے روایت ہے کہ ایک شخص ٔ ونٹ خرید کر چار روز کے اختیار کی شرط کر لی تو آنحفرت نے بیے کو باطل کرتے ہوئے فرمایا کواختیار تین ہی روزرتیا ہ و خیار البانغ آلا - اندرون سع خیار فروخت كرنواك كوم و نے يرجيع دراصل فروخت كرنواك كى الكيت سے فارخ سنیں ہوتی اس لئے کہ بین طرفین کی مکل رصا مندی کے ساتھ ہی کا مل ہواکرتی ہے۔ لہذا بصورت خیار بیع مکل زہوگی یہی سبب ہے نیز مدار کو مبیع کے اندر لقرف کا حق منہیں ہو تا۔ اب اگر خریدار فروخت کنندہ کی اجازت سے میع برقالفن 🕏 موصائ اور خیار کی مرت میں وہ ہلاک موصائے تو خریرار برمیع کے بدل کار وم موگا یعنی میج اگر قیمت والی موتو فتیت

الرف النوري شرط المست الدو وسروري اورتی ہونی صورت میں مثل کا وجوب ہوگا اس لئے کہ اختیار کے باعث سے موتوت ہوگی اور بسیع کے ہلاک ہونے سے عل سے با فی ہی نہ رہائیں یہ بیع باقی نررسی۔ و خیارالمشتری الند ا درافتیار خریدار کوحاصل بود بربیع بلک بائے سے خارج بوجائے گا۔ اب اگروہ خریداد کے قا بعن رہنے کی مرت میں ہوئی ہوتو وہ مثن کے بدلہ میں ملاک ہوگئی مبیع کیونکہ عقبہ سے لازم ہوئی شکل میں ہلاک ہوئی اورازهم عقدكم بعديبيح كاتلف بهوما نتن كاموحب بهوما سيفتمت كاموجب تنبي يمرامام ابوصيفدم فرماتي كاخريمه إركواس برملکت حاصل نبوگی اورام ابویوسعن و امام محرُم اورائمهٔ ملا نه خریمار کے مالک بهونه کا حکم فرماتے ہیں۔ اس لئے کہ اختیار خریدار کے باعث میں ملکیت بالغ سے خارج ہوگئ ۔ امام الوصنیفروٹ نے نز دیک خریدار کو مالک مانے کی صورت میں اس کی میں میں اور بٹن مدلین کا اکتھے ہونیکا لزوم ہو ہاہے۔ اس لیے کومٹن آبھی ٹریدار کی ملکیت سے خارج مہیں ہوا ا در کی شخص کی ملکیت میں برلین کے اکٹھا ہونی کوئی نظر نہیں اس کے برعکس ملکیت زائل ہونیکی نظر پائی جاتی ہے۔ شال کے اور پر کع کامتولی کعبہ کی خدمت کی خاطر کسی غلام کو خرید ہے تو وہ ملک الکسے تو نکل جائیگا مگر اس کا کوئی مالک نہ ہوگا۔ هَلا مِن الممن المن وواف عقد كرنيوا لے جس مقدار ير رضا مند بور كي مهون جلب وه ميع كي قيمت سے زيادہ بهوياكم بواي الونن كما جامات ورجوس كى اليت كا عتبار في باعتبار بازارى مرخ مقرر دوه قيت كملات بير. وَمَنْ شَرُطُكُ الْحَيَامُ فِلِكَ أَنْ يَعْسُحُ فِي مُكَامِ الْحَيَامِ ولَهُ أَنْ يُجِيزِهُ فِأَنْ أَجَامَ لا بغُيُرِحَفْرُ فِي اورجس کے داسطے اختیار کی سرواک می ہواسے یہ مرت خیار میں بجانسخ کردے یا نا فذ کردے بس اگردہ بائع کی غیر موجود گا میں بت صَاحِبِهِ جَانَ وَإِنْ فَسُنَحُ لِمُجُزُرِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْأَخْرُ حَاضً اوْ ادْاماتُ مَن لِه الحيامُ يَطِلَ نا فذكرت تو درست ب اگر فسخ كرت تو درست منين ليكن يركم فروضت كننده موجود بهوا ورجس كيواسط فيار بهوا كرم كياتو خيار باطل مهو كار خُيَامُهُ وَلَهُم ينتقِلُ إِلَا وَمَا تُبْهِ وَمَنُ بَاعْ عَمُلَّا عَلِا أَنَّهَ خَيَامٌ أُوكَا بِنُ فَوَحِلًا فَ فِلكَ ا دراس کے درتا رکی جا نب متقل منیں ہو گا اور چوشخص غلام اس مشرط کے ساتھ خرید ہے کہ دہ دد فی بنا نیوالایا کا تب بر پھراس کے برعکس پلہ فالمشترى بالخيابان شاء أخداة بجبيع التمن وإن شاء تركما توخرمدادکو اختیار ب خواہ اسے بورے متن کے مدلہ لے کے اور خواہ رسے دے -ومن شوكالم المخيام الزروون عقد كرنوالون ميس مص كواسط خيار بوالروه بع نافذ ردے نو تفافہ سے ہوجا کیگا اگرچہ دوسروں کو اس کی خرنہ ہو مگرد و سرے کی عیر حاحری میں اگزیج فسنح کرے توامام الوصنیفر وامام محرکت میں فسنح نہ ہونیکا حکم فرمائے ہیں تا وقتیکہ دوسرے عقد کر نیوالے ویار کی مدت میں اس کا بتہ نہ چل جائے بمفتیٰ بہ قول ہی ہے۔امام ابو پوسٹ ، امام زفر ہم اورا نئٹ نلا نہ بیع کے فسنح ہونیکا حکم فرمائے ہیں اس لئے کہ جسے خیار حاصل ہے اسے دوسرے عقد کر نیوالے کی جانب سے بیع کے فسنح کا حق حاصل ہے تو حب

الشرفُ النوري شرح مع المرد و وسروري طریقے سے بع کانفاذ اس پر سخص میں تو دوسرے عاقبہ کو علم ہوالیسے سی تسیح کرنیکو بھی اس کے علم رمو قوت فرار نہ دیں گے۔ ایم اکو بقار وا مام محروث نے نز دیک سیج کا ضح کرنا ع کے حق میں ایک اس طرح نما تقون ہے ہوکہ اس کے داکسطے حزر رساں ہے ہیں اسے اس کے علم برمخفر قرار دسینگے ۔اس کے برعکس سیج کا ناوز کرنا کہ اس کے اندر دو میرے عاقد کا کوئی خرز نہیں ہے۔ وا ذامات آلز و اگر وہ جیے خیارحاصل تھا موت سے ہمکیا رموجائے تو خیارِ شرط باقی نہ رسے گاا دریرخیا راس کے دارتوں کھانپ نتقل نه ہو کا لین ورنا مرکے نیج بیع سے بیع ضج مہیں ہو گئے۔ اہم مالکے اورامام شافعی فرماتے ہیں کہ خیار شرط کے اندرو رانت کانفیاذ ہو گا۔انکا فرمانا میہ سے کمنچیاد شرط کی حیثیت لازم حق کی سے بس اس کے اندرنفا دُ وراثت ہو گا۔مثلاً جس طرح درّت خيارتيبين اورخيارعيك بين ما فذبهواكرتئ ہے .عمدالاحناف ورامت كالفا ذان امور ميں ہوتا ہے جن كامتقل ہونا متصور بوسکتا بهو-مثال کےطور پر ذوات اوراعیان .اوررہ گیا خیارتو وہ توقصد وشیت *کو کیتے ہی*ں اوراس میں منتقل بزمانصور سنېن الس ليځ که قصېر مورنث اسکے مرسخت کے باعث ختم ہو گیا رہ گیا قیاس ذکر کر دہ تو وہ اس واسطے درست سنیس کہ مورت کے عیب مبیع کا حقدار موتواس کے دارے کو بھی صبحے سالم کا حقدار قرار دیں مے کیونکہ وہ دارے کا قائمُ مقاتم ہے لبُذا واربتُ كيو اسطِ خيارًا بت بهونا خلافت كے طور مرسع، وراثت كے طور مِنهيں - ايسے بي تعيين كا مابت بهوناا س واسطے <u>سِینگراس کی ملکیت دو بر</u>ے کی ملکیت سے مخلوط ہو گئی۔ ک <u>مر. باع الزيكوئي شخص غلام اس شرط كے سائمة خريد ہے كەوہ روق نبانے والايا بەكە كابت ہے بھروہ اسے اس ہنر</u> کاحامل نہ بائے توخر مدارکومیت ہے کہ خواہ وہ پوری قیمت میں لیے اورخواہ نسلے ۔ لینے کی شکل میں کامل قیمت کالزدم اس بنا رير بي كيمقا بلرا دصاف تتيت نبي بهواكرتي اوركميون كدرو في بنا نيوالا بهوماا وركما بت بسنديده اوصاف بس بس ان کے زہونی شکل میں بیع صنح کرنیا حق حاصل ہوگا۔ وَمَنِ اشَاتَرَىٰ مَالْمَدِيرُ وُ فَالْبِيعُ جَائِزُ ولَمْ الْحَيَامُ ا ذَا رَأَ لَا إِنْ شَاءَ اَخُذَ لا وَإِنْ شَاءَ رَدَّ لا وَمِن در پرشخص لغرز بھی شے خربیب تو بیع درست ہے۔ا دراسے میرخی حاصل ہوگا کہ دیکھنے پرلینی چلہے <u>لسلے</u> ا ورخوا ہ لوگا دے -ا در تو تنحص كَاعَ مَا لَمُ ثَرِيعٌ فَلاحْيامٌ لَهُ وَإِنْ نَظَرَ إِلَى وَجْهِ الصُّبُوةِ أَوْ إِلَىٰ طاَحِي النوب مَطُوتًا أَوُ إِسْك بغرد تحی جرز فروفت کرے تواسے یعن حاصل نہوگا اوراگروہ و معرکا ظاہر یا لیسٹے ہوئے کو ب کا وَحِيهِ الْحِارِيةِ أَوْ إِلَى وَحُهِ السَّالِمَ وَكُفَلُهِ الْفِيامَ لَكُما. جره دیجد لے باسواری کا اکلا اور مجیلا حصد دیجد الے اسے برحی حاصل نہ رہے گا۔ ت كى وضاحت : خاهمالتوب براكا فابرصه وحبه جره - دابة : سوارى .

الشرفُ النوري شريع المستحل الدو وت روري مآب الخز- خیارعیه حکم کے لازم ہونے میں رکاوٹ بنتہ اے اورخیار رویت اتماً) حکم میں رکا وٹ بنہ کے ا ور حکم کالازم ہوناا سوفت ہوتا ہے جبکہ حکم کااتما ہوجائے بس علامة دوری خیار ردیت کو خیار عرسے قبل سیان فرمارسے ہیں خیار رومیت کے اندر سبب کی اضافت سبب کی استے بعنی ایسا اختیار جس کا تصول خرمدار کو الديكيفك بكربواكر تلب - جارطبين ايسي بي كجن مين خيار رويت نابت بوجاً للبيدا، دوات اوراعيان ك نے میں د۲، اندرون اجارہ د۳، اندرون قیمت دمی، ایسی صلح میں جو مال کے دعوے کے باعث ِ کسی تعین جز رمیر و لہٰذا دودیون اوران عقود کے اندر خیار رویت حاصلِ نہ ہوگا جو نسخ کرنے کے باعث سنے مہیں ہوا کرتے · مثال کے طور م بدل خلع آ درمهرو عنره .صاحب فتح القَّدير فرملت الي كدكيونكه ديون كے اندر خيار رويت حاصل نہيں تواسی طرح مسلم فس میں بھی خیارر دئیت کا صل نہ ہوگا۔ ومَن الشاترَي الزز احناتُ ومالكيه اورِ خابله تمام بغيرو يحيى چيز خريد نه كوجائز قراردسيته بهي اوريه كه ديجهنه كيد خريد اركو س سے کہ لیلے یا والیس کردے۔ اگر چر دیکھنے سے پہلے وہ اس پر رضامند ہو کیا ہو۔ امام شافعی کے جدید تول کے بن بغیرد کیمی شی خردرسف کے باعث عقدی باطل فراد دیا جائے گا۔ اسواسطے کہ بنیع کے اندر جبالت ہے۔ احیا جسے کا ل السُّرِصِلِ السُّرِعليدِ وَلِمُ كايد ارشا وسي كرمِس شخص نے ایسی شی خریدی جواس نے نددیجی ہوتو بعد و پکھنے کے اسے بیعت حاصل ہے کہ خواہ لیلے اور خواہ جھوڑ دھے۔ یہ روایت دار قطنی میں حفرت ابوہر بریہ سے مروی ہے۔ ومن باع الد فرونعت كر نوالا اكر بغرو يعي جزفروخت كرا يو است فيار حاصل نه بو كار مثال ك طور ربطور و راشت كوني ملے اوروہ بغیر دیکھے فروخت کردے تو ب دیکھنے کے بع فسخ کرنیکاحق حاصل نہ ہو گا۔ صاحب برایہ وغیرہ اس کی حراحت نراتے ہیں کدا ول اَمام البوصنفه مروخت کرنے وا<u>تے کے لئے</u> خیار روست تسلیم فرما<u>ت مت</u>ے مُمکُم میموس و ل سے رجوع فرماكيا رحوع كاسبب يهب كماوير وكركره ه روايت ميں خيار رومت نر مداري طمح سَائمة مخصوص بے كَلِّذا خرميا دا وان نظرالز- دوریت کے اندر سلازم بنیں کہ ساری میں ویکھی جائے ملکہ اس قدر رحصہ دیکھنا کا فی ہے کہ اس کے ذریعی حال مبیع کا علم ہوجائے مثلاً ما بی اوروزن کیجا نیوالی اشیا رکے ظا ھرکوا ورایسے ہی پییٹے ہوئے رکڑے کا ظاھر دکھے ك توخيار روبت باقى نررب كا ورايسي استيار جنك افراد كے امذر فرق بهوا ن میں اس وقت تک خيار برقرار رہے ماجب یک ساری ہی دیچھ ندلے ۔ دَانْ رَأْى صحى الدَّارِفَلَاخِيارَ لَهُ وَإِنْ لَحُريُسًا هِلْ بُعُوتَهَا وَبُهُ وَالاَعْلَى وَشَراؤُ لا يَارُونُولَ لا ادر گمر کے صحن کو ویکھنے کے بعد اسے خیار زرہے کا خواہ اس کے کروں کو زدیکھا ہو اور نامینا کا خرید وفروخت کر نا درست سے ادراست الخيائر اداا شأرى ويسقط خيام لا باك يجبش المهيئة إذاكان يعون بالجرس أوكيتما إذاكان خرديد برخيار صاصل بوگا اوراس كا خياراس صورت بين خم بوماتيكا جبك وه بيه كوسو لكريا سونكر يا جكه كر معلوم كرا - جكير فك

الشرفُ النوري شرح المحمد الدو وت روري الله يُعرِن بالشِّمِّ أَوْمَيْكُ وُقَمَّرًا ﴿ اكَانَ يُعرِف بِاللَّهُ وَقِ وَلا يسقَط حَيَّارٌ ﴿ فِي العقا به صحَّ يُوصَفَ ا ور ز مین میں اس کاخیار زمین کا حال بیان نرکریے تک باتی رہے گا یطفے سے معملوم ہو جاتی ہو۔ لَهُ وَمِنْ مِاعَ مِلكَ غُيْرٍ إِ بغيرِ أَمْرٍ إِ فَالْمَالِكُ إِللَّهِ مِاكْتِيامِ إِنْ شَاءَ أَجَازَ البيئع وإن شاءَ فَسِوَ وَلَكُمُ ا در جوشخص دوسرے کی چیز کو بلاا مرفردخت کرے تو مالک کو موقت ہے کو خوا ہ بن کا نفاذ کرے نوا ہ خسستم کر دے اور نف از الْلِجَائِمَةُ إِذَاكَانَ الْمُغَقُّودُ عَلَيْهِ مِا قَيْاً وَالْمُتَعَاقِدُ انِ بِحَالِهِمَا وَمُنُ رَأَى احدالتُوبِسِ اس صورت میں کریگا جبکہ جس برعقد کمالیا وہ اوردولوں عقد کرنے والے برستور موجود ہوں اور جو شخص دو کیروں میں سے ایک فَا شَوَاهُمَا نُكُّرٌ زَاى الْأَخَرَجَاذَ لَـمُ أَنْ يَكُرَدٌ هُمَا وَمَنْ مَاتَ وَلَمَا جِيَارُالروية ِ بَطِل خياعٌ کو دیچه کر دونوں خرمدے اس کے بعد دومرے کراسے کو دیکھے تو اسے دونوں کو دالیس کرنے احق ہوگا ا در چھم سرحبائے درانحالیکہ اسے خیار تد وَمَنْ رَأْ مِي شِيئًا شِمَّا شَرَاهُ بِعِدُ مُلَّامٍّ فَأَنْ كَانَ كَا الصِّغْمِ الَّى رَأَهُ فَلَا خيَارُ لَمْ وَإِنْ صاصل سہونوا کی خیار باطل ہو جاکیگا اور چوتحف کوئی چیز دیچم کرتٹر کے بعد خریدے البذا آگری اسی مال پر موجب برکردہ دیچہ بچا تھا تواسے خیار حاصل وَحُدُ لا مَتَعَالِاً فَلَمَا لَخِمَامُ. ر ہوگا در آگراس میں تبدیلی پلئے تو خیار حاصل ہوگا۔ لغات كي وضاحت: الدار ، كمر بيوت بيتك جع ، كرك الله بسؤ كفنا - المعقود عليه ، بيع -خيار آلروية : ديچيخ كاختيار . متغيراً : برلا بوا . صبیح ا<u> و آن رأی الا امام ابوصنیفهٔ</u> اورامام ابویوسفِّ وامام محرُّ فرلتے ہیں کہ یہ کا فی ہے کہ دارکے ظاہر **رک ک**ر کر سک ایااس کے صحن کو دیکیر لیاجائے۔ امام زفر <u>ت</u>کے مز دمک میم میں لازم ہے کہ اس کی کو کھریاں اور دالان وعیرہ دیجھا جائے۔ا ام زفرم کا قول را جح قرار دیا گیا اورمفتیٰ برمی قول سے اوراس اختلات کاانحصار درحقیقت عا دات کے اخلا برسيئ بغدادا وركوفه كے مكانوب ميں بڑے اور جھوٹے اور برائے وستے ہونے سے سوااور كوئى فرق نہ ہوتا تھا ۔سب حزوریات کے اعتبارسے تعریبًا مکیسا*ں ہوتے تھے ۔*اسوا<u>سنط</u>ے حفرت امام ابوصیٰغی² اورصاحبینؓ نے اَوَا ہرکے دی_کے کیے لینے *کو* کا ٹی قرار دیا اور دورِ حا حرکے مکالوں میں سبت زیادہ فرق ہو الب ۔ گرمی وسردی وغیرہ کے اعتبار سے کمروں اور اوپر کے ا وربینچ کے مکانوں اور متعلقہ حزوریات با ورحی خانہ وغیرہ میں نمایاں فرق ہوتاً ہے اس واسطے یہ ناگز رہیہے کہ سب کو دیچھ وسبع الاعملى الإزيه درست بسيح كمه نا بيناخريده فروخيت كرسے خواه وه ما درزاد نابينا سې كيونن ۾ واسلئے كر مينالوگو ركيطرح رِہ بھی مکلف ہے اور اسے بھی انکی طرح خرید و فرو فت کی احتیاج ہے۔ امام شافعی کے نز دیک اگر مادرزا د نا بینا ہوتو اصل كاعتبارس إس كى خرىد وفروخت درست نبين اگروه بيع شال كر خريد ياسونكم يا يحكه كر خريد اورات شوك یا سو نکھنے یا چکھے کے درامیہ بمیع کی حالت کا علم موکیا ہوتو تبھراس کا خیارِ رویت باقی نہ رہے گا اوراگرا تبھی جیز کا وقعت

الرف النورى شريع الروث الدو بیان کیا ہموکہ نا بینا شخص بینااورد بیکھنے والا ہوجائے تو اسے خیار رویت نہ ملیگا۔ اس لئے کہ عقد کی تھیل اس <u>سے پہلے ہوگ</u> ا دراگر بینا شخص کو ٹئ شے بغیرہ بھے خریدے اس کے بعدوہ نابینا نہو جائے تواس کے احتیار کو بجانب وصف منتقل قرار آ قائرہ خرور میے: نابینا شخص سارے مسئلوں میں بینا شخص کی مانندہے بجز بارہ سئلوں کے ۔اوروہ مسئلے حسب دیل ہیں ۔ دن نامیناکس<u>ائے</u> ہجا د (کہ فرض نہیں) د۲ ، نماز جمعہ د۳ ، جماعت میں حا ضری دہم َ، جج فرض نہیں ۔ خواہ اسے کونکُ راہر کمیوں ن سرہودہ، شہادت ۷۰، تصنار ۷۰، اممت عظلی یعنی وہ باد شا ہ ہونیکا اہل نہیں ۸۰، اس کی آنکھ کے اندر و جوب دمیت نهس د۹ ، نابیناً کی اذان مکروه ہے د۱۰ نابینا کی امامت مخروه ہے البتہ اگروہ سے بڑھ کر عالم ہوتو مکرو ہنہیں داا کیطور كفاره نابينا غلام آزاد كرنا ورست نهيل و داى ناجينك ذبيح كوم كروه قرار دياليا أ فی العقابی الزر کسی زمین کی خرمیاری کے اندر نابینا کے اصیار کواس وقت ساقط قرار دیں گے جبکہ زمین کے وصف کو ذكركر دما جائے اس لئے كه زمن كے علم كا جال تك تعلق ہے وہ نہ چھو نے سے حاصل ہور كما ہے اور نہ سونتھنے اور تھے کے درایہ۔ اور وصف کا ذکر کر نا بینا شخص کے حق میں رویت کی حکّہ ا دراس کے قائم مقام قرار دیا جا تاہے ۔ لیں بع سُلْمِ کے اندر وصف کے ذکر کے بعد اسے خیار ہا تی منہیں رستا تو اسی طرح نا بینا کے باریس اسے رویت کے قائم رقام قرار دیں گے مصرت صن بن زیاد گر ماتے ہیں کہ اس کی جانہے قابض ہوئیکا دکمیل بنادیا جائیگا جوزیین دیجھ لے گا۔ یہ ابوصنغ والك تول كے زيادہ مشك برہے اس لئے كم ان كنز دكي وكيل كا ديمينا اصل كے ديكھنے كے مان اسے . وَلَمَ اللَّحِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ وَلَيْ تَعْفَى ووسك كَي جِيرِكُو بلا اس كِي اجازت كے بيح دے تو مالك كواس صورت ميں يوق حاصل ہے کہ نواہ بیے کا نفاذ کردے اور خواہ بیع ہی فنے ترکوالے ۔ اور مالک کے نفا فربینے سے قبل ٹریدار کو مبع کے اندرح ب تھر ہے حأصل نرتو گا چاہیے وہ قابض ہو بیکا ہو یا قابض نہواہوا وراگر ہالک اس چیز کی فیمت برقابقن ہوجائے توبیہ اس کے بیے کو جائز کرننگی علامت ہے مگر مالک کو نفاذ بیے کاحق واختیاراس وقت ہو گاجب کہ یہ چار این حبکہ بدر سور باقی ہوں بعنی فروخت کر نیوالا ، خرید نے والا ، ہیع کا مالک اورخود ہیں ۔ اس شکل میں اجازتِ لاحقہ کو و کالتِ سالقہ کے درجیں قراردیں گے اور ہائنے کو دکمیل کے درجہ میں قرار دیا جائیگا۔ أطِلَعَ المِسْتَرِى عَلَى عَيْبِ فِي المبيع فَهُو بِالخَيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَ لَا بِجَهِيْعِ النِّي وَإِنْ شَاءَ اً كُرِ خريدار كو مِن كِيم عِيب كِي اطلاع بُوتِو اسے يحق ماصل جند خواه اسے بورے من كے بدلر كے له اور خواه والسے رَحَ لا وليسَ لَهَا أَنْ يُمْسِلُمَا وَكِياْ خَلْ النقصاكَ وَكُلَّ مَا اُوجَبَ نِقَصِرانَ الْهُنِ فِي عِادَةٍ النَّجَازِ فِهُو رد کردے اوراسے میں رکھنے اور نعصان وصول کر نیکامتی تہیں اور بروہ چیز جس سے تا جرکے نزدیک تیکت میں کی واقع ہو وہ

الرف النوري شرح السم الدد وسروري الم عَيْثُ وَالِابَاتُ وَالْبَولُ فِي الْعُرَاشِ وَالسَّهَةُ عَيْبُ فِي الصَّبِغُ لِيمَالُكُمْ يَبُلُعُ فَاذَا بَلَعَ فَلَسْرَ عیت شمار موگی ادر معبا گئے اور مستر رکب شیاب کرنے اور جوری کونچر میں عیب قرار دیا گیا کا وقتیک وہ معرب کے اور ملوغ تے میں وْ لْكَ بَعُيْبَ حَتَّى يُعَاوِدَ ﴾ بَعَلَ البُلوغ والبخرُ وَالدَّنْ مُ عَيْبٌ فِي الجَارِكَةِ وَلَيْسُ بعَيُب فِالْغَالِ ّا وَتَعْلَى وه بُعْدَلُوخْ ووباره اليسانة كيلے عيب شمارنه موجاً - گنده دېن اورگنده بغل مبوسے كومپى عيب با ندى مِن تراد دياكيا اور فلاّ ميں اسے إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِنْ دَاءَ وَالزِنَا وَوَلَـ الزِنَا عَيْبٌ فِي الْجَارِيَةِ وُونَ الْغَلَامِ وَإِذَا حَدَثَ عِنْدَالمُسَتَّ بب شمار منہیں کمیا مگر یہ کہ مرض کے باعث بہوا درباغری کا زانیہ اورولدالز نا ہو ما نمجی عیتے بغلام میں منہیں ۔ ا غَيْبُ تُلَّمُ ٱطْلَعَ عَلِاغَيْبِ كَانَ عِنْلَ الْبِالِعُ فَلِكُ ٱن يُرْجِعُ بِنَقْصَانِ الْعَيْبُ وَلَا يُرَدُّ الْمُلْبَعَ بریدا ہو اس کے بعد اسے اس بیٹ کی اطلاط ہو جو کر فروخت کنندہ کے بہاں سہتے ہوئے تقالة وہ عیب کانقصائن وصول کرسکتاہے اُ و إِلاَّ أَنْ يَرْضَى البِّابِّعُ أَنْ يَاخُلُا بِعِيبُ مَوْانُ قَطَعُ المِشْتَرِي النَّوِبُ وَحَا طَيْ أوصَبِفَ می کونہیں او اسکتا مگریہ کر فروخت کنندہ اس معیوب تخریف پر رضامند ہو۔ اوراگر خریواد کرارے کوکٹر کری نے یا رنگ کے أَ وُلِتَ السويقَ بِسَمَرِ. نَتُمَ الطّلَعَ عُلِاعيبُ مُحَجّع بنقضاً نِهِ وَلَيْسُ لَلبائِعُ أَنِ يَأخذ لا بعيننه ستوکے اندر کمی لمآلے اُس کے بعد عیب کی اطلاع ہوتو وہ نقصا ن عیب وصول کرسکتاہے اور فروفت کنندہ کیلئے بعینہ وجز لینے کائی بہن لغات كى وضاحت : يتمسكة - امسك : روكنا - امسك عن الامر كام سه ركنا ، بازر سنا - اسسك عن عنّ الكلام : خاموش رسنا - كها جا ماسيم " باتما سك إن قال كذا " ديعن وه فلان بات كيفسينهي ركا - و مآر تماسك اس كاندركوني خرمين وأور أتسك في المبلد: وهم من علم ارما عجامة: ماجري جع : سوداكر وامات ابق. ا بإِقَا: بِهِاكُنا مِعنت آبُقُ : جمع أبِّق و أبّا ق- يجبُّ - يُجْزِالْفُم ؛ كُنده دبين بهونا -صفنت ا يجو- دقش - ا دهنز : تىزگىندەنجل بېونا -الىَّ فىما بېرىبو- د تىزالىنى بىرىنى چىز كابدېودار بېونا - سىمى ، گىمى- جىم اُسىمى وسىممۇن وسىما ب لنت مركح وله صبح الباب الزام عرب مين براس جير كوعيب كهاجا لكب جو فطرت سليم كے خلاف موريني جو و المحتلی المحتلی الم الم الم الم الم الم الم الم المتنار سے عیب دار میر دہ کہلات ہے کہ جس کے با تا جرون کی نظر میں تجارتی اعتبار سے اس کی قیمت میں کمی واقع بہوجائے اوراس کی قیمت کوہ نہ رہے ہواس کے بغر اس کی ہونی جائے تھی۔مثال کے طور رکھا گئے کا عیب،اسی طرح نستر ریستاب کر دینے کا عیب اور جوری کرسے كاعيب، ياكنده دين بونايايكه باندى كنده دس كنده نعل يازائيه بهوكمان سب كاشمار عيوب من بهوناس -اسي طرح ما ہواری نه آنا اوراستحاصه میں مبتلا ہونا وغیزہ که انھیں تھی عیب میں شمار نمیا جا تاہیے۔ آخا اطلع البیستاری الز جس شخص کو بیسے میں عیب نظر آئے تو اسے دوبوں اختیار حاصل ہیں۔ بعن اگر چاہیے تو بيه كا بورات وساورات ليا اوراكر جاب ميع نها وراكوا دي اس ال كروب مطلقاً عقد بيع كيا جاس تواس کا صیحے تعاصدیہ ہے کہمیع ہرطرح کے عیب سے ضالی ہوا دراس میں کسی طرح کا کوئی عیب مذبا یاجا سے

زدو فسروري اس خیار میں چندشرائط کی تیدلگائی گئیسے۔ دا، يرغيب فروخت كننده كے ياس رستے ہوئے اس بين ہوا ہو خريدار كے ياس رستے ہوئے يرغيب نريدا ہوا ہو۔ د۷، خریدا کو خرکیدا دی کے وقت اس عیب کا علم نہود۳، قابض ہونیتے وقت اس عیب کا بتہ نہ چلا ہورہ ، خریدا کوشقت کے بغیرعیب زائمل کرنے پرقدریت حاصل نہودہ، بوقت خریدادی اس عیب اورسا رہے عوسے بری ہونیکی بالعرف نرط نه لکائی مواورخر مدادسے اسے قبول نه کیا مبوره، ضنع موٹ سے مبلے وہ عیب خم مونوالار بور وآذا حدث عند المنترى الح بحوثي شخص كوتي عيب دارجيز خريد في اوركيم اس كياس رستي بوت اسكاندر لونی ٔ اور عیب پردا ہوجائے تو اس صورت میں اسے بیتی حاصلَ سے کہنوا ہ قدیم عیکے نقصان کے بعد ریش دایس لے اورخواہ بیعیب دارمبیع لوٹا دیسے مگر شرط بیسے کہ فروخت کر نیوالا والیس <u>لینے پر</u>رضا مزر نہو۔ فروخت کر نیوا نے کی اس لیز ناگزیرہے کہ متبع بالغ کی ملک نکلتے وقت اس نئے عیسے ماک تقی اوروہ نیا عیب اس کے اندر بعبر میں پیرا ہوا پھر نعضان کے سائحة رحوع اس طرح كياجك كي كياب عيك بغرقيمت عن لكائين اس كے تبدعيب قدم كے سائمة وتيت لگائيں اوردونو فیمتوں کے درمیان جوفر*ق ہوا س کے موا* نق نتن واکس لے مثال کے طور *رسور و سینے قی*ب والی شعے دس رویئے میں زیرے ا ورعیکے باعث اس کا دسواں مصدکم ہوجائے تو نمن کے دسویں مصنعی ایک رویئے کو والس لے۔ وان قطع المشاتري الخ - اگرزىدكرده كراك كوسى لے يا زنگ لے يا خريدكرده شي ستو بوا وروه اسكفي ميں ملالے - اسك بعداسے اس کے پرانے عیب کی اطلاع ہوتو اسے نقصان کے بقدر مثن واپس لینے کا حق ہے گربیع کو واپس کرنے کا حق بنہ ہو گاخوا ہ فروخت کسندہ ا ورخر مدار ہیں لوالے پر رضا مذکروں ہوں۔اسلے کہ اس حکرخریداری جانہے اصل بیبے ہیں اضافہ دکیا ب اس ا صَا فَدَكِ سائمة والسِّي مِين ربو كاستبيعش السِّه اورا ضافه كے بغیروٹا نا ممكن بنیں كيونكم بياضاف الگتنہيں فَأَكْرُهُ صَروريم ، بين كاندرا صَاف دوقسو ل يُرشتمل بيدا ، اصَافهُ متصله دم ، اصَافهُ منفصله كيفر متصله دوسمول ير شتمِ سے - ایک تو وہ جس کی پیدائش اصل سے ہومنلا گھی وغیرہ کہ اس میں اضافہ بینے کے لوٹلنے میں مانغ سہیں بن سکتا اس لئے کہ اس اضافہ کی حیثیت ما لع محض کی ہے۔ دوسرے وہ جس کی پیدائش اصل سے منہو۔ مثال کے طور پر کیروں کا سینا یا اسے زنگ دینا یا اسی طرح ستو میں گھی شا مل کر لینا - یہ اصافہ متفقہ طور پر بیسے لوٹانے میں مالغ منفصله بمى دوسمو سيرتمل بيراكت تووه صبى بدائش اصل بيرومثال كيطور ريتروغره-بداضا فرميع كالولك میں مانع بروالب ووسری وہ حس کی بیوائش اصل سے مذہومتلاً کمائی کہ بیاضا فرمیع تے نواک زئیں مانع نہوگا۔اس الكككسة كما في كسى حال يم يعي مال من كداس كاحصول منا فع سے مواكر تلب. ا وصبغت الزواس مكر زلك مقصود رنگ سرخ ب اكرده كيل كوكالا رنگ دے توامام ابوليست والما محرد فرمات ہیں کہ تب بھی بی کم بر فرادر مرکا کیونکہ وہ سرخ کی مانند کالے رنگ کوئھی اضافہ قرار دیتے ہیں البتہ امام ابوصنفہ مرکزے



الشرفُ النوري شرح ملاهم الدو وسروري الله فراتے ہیں کہ طعیاً کی شکل میں اسے رحوع کا حق حاصل ہوگا۔ خلاصہ اور نہایہ وغیرہ میں امام ابو یوسعت اوراماً محد ک ومُر. باغ الديمونُ شخص کسی کوکوئی چیز فروخت کرے اور کھیروہ اسے دومرے کے ہاتھ فروخت کر دیے اور کھیروہ ومراخ میارمیع می*ں عیب باعث پہلے خرمی*ا دکو کوٹا درے تواب اگر دومرے خرمیارنے اسے بحکم فاصی دابس کیا ہوتب ہو سر سر کریدادی یک بسب کے ایک اس کئے کہ بھکم قصار بنیع کالوٹا ناان تمام کے حق میں بھکم نسخ بیج ہے تو یہ کہا پہلا خرمداریہ چیز بالغ اول کووالیس کروپیگا اس کئے کہ بھکم قصار بنیع کالوٹا ناان تمام کے حق میں بھکم نسخ بیج ہے تو یہ کہا جائيگاكددرا صل تيج بهوي بي منهي و اور حكم قاصى بحر بغيرلو الت تو وه بائع اول كونهي لو ايسكتا واس كي كه ير لو ان اگر چیس اور دوم سے خرمدارتے حق میں بسچ کا فسخ ہے مگر ان کے علاوہ کے حق میں بسج بن گئ اور ہائچ اول ان کے اعتبارے غیرکے حکم میں ہے۔ بَاكِبُ الْبَيْعِ الْفَاسِكُ دبیع فابر کی بیان وہ بیع جو صحع ہوتی ہے اس کی دوشیں ہیں۔ لازم اور عزلازم ۔ ان کا ذکر علامہ قدوری اس بہلے کیا اوراب ان دونوں کے بیان سے فارد اس ایس کے بیان سے فارد اس کے بیان سے فارد اس خلاف وينب علامه ولوالجي سيخ فاسد كمعصيت اوركنا وبوسنى اوراسك خم كو وجوب كى مراصة فرلمة بن -سیع فاسرسے با عتبارع و منمنوع مقصود ہے جس کے زمرے میں بیع باطل بھی آجاتی ہے اور بیع مکروہ بھی۔ اور بیع فاسدكمونكوا سبائ تقدد كح باعث اكتربيش آتى ہے اس واسطے علامہ قدوری شئے اس باب كاعنوان ہي البيع الفاسد البيئ الفاسبة النبيع فاسددوقسمون برستمل بداه وه بع جس سدر وكاكيام و د٧ ، جائز _ كيرس سيسدر وكالياوه نین قسموں نیٹتمل ہے ۱۱) باطل ۲۰ء فاسد دسی مکورہ مخرتمی - بیغ فاسد وہ کہلاتی ہے کہ جوبلحاظ اَصل تومشروع اور بلحاظِ وصف غیرمشروع ہو۔ اصل کے لحاظ سے مشروع ہو نے <u>کہ من</u>ے اس کے مالِمتعوم ہونے کے ہیں اوراس مگر فاسد سے معصود اس كا بلحافد وصعف مشروع مذبون كب اس سے قطع نظر كدوه اصل كے لحافل سے مشروع بهوامشروع سر ہو۔ سے فاسد کا حکم بیسے کہ میعض عقر سے سے مغیر ملکیت مہیں ہواکرتی ملکہ قبضہ کے باعث مفید ملک ہو جاتی ہے۔ بهربيع فاسركا مدر فاسد موسين كاسباب مختلف بهواكرتي بي مثال كيطور يرثن يامبيع كامذراس طرح كي جهالت جس كا بخام نزائ بودى سپردگى و توالد كرنے عجز دسى فريب كا وجود دسى عقد كے مقتضى كے خلات مترط لكا ماددى عدم ماليت (٤١) عدم تقوم -. سے باطل وہ کہلا تی ہے کہ نہ بلحا فا اصل وہ مشروع ہواور نہی بلحا فِل وصف مشروع ہو۔ بیچ کی اس قسم سے *کسی طرح* 👸

الرف النورى شرح المستحمد الدو وت رورى الم بمى ملكيت كافائده نهيس بهوتا چاسبے اس برقابض بهوا ورخواه قالص نهو۔ مرح ہوہ سے کہلاتی ہے جو دولؤل اعتبار سے مشروع ہولیکن کسی دوسری جیز کی مجاورت وقرب کے باعث اس کو روک دیا گیا ہو مثلاً ا ذان جمع کے دقت بیج ۔ جائز بیج بھی میں قسموں بیشتمل ہے دا، بیع یا فذلازم د۲، بیع نا فذعیرلازم د۲، بیع موقوت ۔ بیع نا فذلازم اسے کہتے ہیں کہ جو ہر لحا طبعے مشروع ہوا ورکسی اور کے حق کالعلق اس سے نہوا وربناس کے اِندرکسی طرح کا خیار سی ہؤاور ما قَدْ عِيْرِلازْم استركتِية بين تحسِ كے سائمة نسبي دوسرے كے قق كا تقلق لونه ہوم گراس ميں نسي طرق كا خيار تهو-اورتونو وه کہلا تی ہے جس کے ساتھ کسی اور کے حق کا تعلق ہو۔ یہ بہت سی قسموں پرمشتمل ہے۔مثلاصبی مجور ، عبد مجور ، بیع رتد ، بع مسّا جر ، بعد قبضه فروخت کر نیوا کے بنیع کا خرمدار کے سواکسی دونسرے کو بیچ دینا ، بالک کا عفد بے کر دہ یھر کُو بیج دینا، مخلوط مال میں سے سی شرکی کا آپنے حصہ کو بیچ دینا ، خریداری کے دکتیل کا آ دھا غلام خرید نا جب کہ وَهُ كَمَا مَلْ عَلَامٌ خُرِيكِ كَا تَجَازُ ووكيلِ مقرركياً كيابُو، يتعمعتوه وعيره-إِذَاكَانَ اَحِدُ العِوَضِينِ أَوْكِلًا هُمَا عَكَرَّمًا فَالِبُيْحُ فَاسِلٌ كَالْبَيْمِ بِالْمُنْتَةِ أَوْبِالدمُ أَوْمَالِحِ ُجيءِ صٰين ميں ہے ايک چيزيا دونوں پُجزيں حرام سہوں تو بيع فاسمد مہو گی ۔ مثلاً مردہ يا خون يا مُسِنداب يا خنسونرير کی بيع أوْ بِالْخِنْزِيرِ وَكُنْ لِكَ إِذَ اكَانَ الْمَبْيُعُ غَيْرُ مَلُونِ ۖ كَالْحُرِّوْمِيْعُ أَمِّمُ الْوَلْفِ وَالْمُكَابِّرِ وَالْمُكَابِّر ا درا یسے ہی جبکہ بین ملوک منہ ہو مثلاً آزا و شخص اور ام ولد اور کد بر اور مکاتب کی بیع کریا فاسد ہے۔ فاسِلُ وَلا يَجُونُ بَيْعُ السَّمَكِ فِي المَاءِ قَبْلَ أَن يَصُطادة وَلِا بَيْعُ الطائرِ فِي الهَواءِ ا ورشکا رسے قبل مجھنی کی بیع یا تی میں درست تنہیں ا در نہ فضار میں پر غرہ کی بیع درست ہے ۔ بیع فاس*ڈاور بیع* فان*سٹرکے حکمولکا ب*یان **لغات كى وضاحت به يحر : آزاد - المهكّائت ؛ وه غلاً جيء ٱتلنا يه كهرياكه مثلاً اتنا مال ديغ يرّنوطلة** غلامی سے آزادہے - الطّائر: پرندہ -ا اخاصان الإ - ان سُلوں کو سمجھنے کی خاطرا ول کچھ یہ بنیادی اصول یا در کھنے جا ہمس ۔ ت ادا اگر سیے کے رکن بعن اندرون ایجاب و بوک کسی طرح کا خلل بیش آئے مثلاً عقر سیع كر منواليس عقد كى الميت نهوياً بليع من كو خلل واقع مُومنلاً كسى فرّم شي كو مُبيع بنايا جائے يا بيكه بليع معدوم مهويا بليع سرے سے ال مي نه موتو ان ذكر كرده سارى تسكلوں ميں بيع باطل قرار ديجائيگي دا، اگرا ندرون مِيع طال شي کے ساتھ ساتھ حرام شنی کا بھی اختلاط ہوتو میع دولوں ہی ہیں باطل قرار دی جائے گی د۲، اگر اندرون بمن کسی طرح

يد انشرفُ النوري شرح عليه الدُد و مشروري کا خلل واقع ہو۔مثال کےطور رمثن کے اندر کوئی حرام شئی ہو باا ندرو ن مبع کسی طرح کا خلل ونقصان ہو مثلاً اسرکا مق و لتسليمهٔ بهونايا اندرون عقد کوئي اس طرح کی شرط بهوکه نه وه عقد کا مقتصلے ہی بهوا در نهاس کے لئے موزوں اوراس شرط نذر فروخت كننده يأخ مدار كا فامدُه مهور مامهوا ورُميشرط نه مروح مواور نه شرعًا جائز بهوتو ان تمام شكلو ل مي مع فامرا بوحانيكي دسم وه شفة حوتنها معقود عليه نه بن سكه اسيئستني كين كي صورت مين بنع فإسد موجائيكي - ان ذكركر ده اصولوں کو یادر <u>کھنے کے ب</u>عداب یہ بات ستجھ کمین چلہئے کہ میتہ اور خون کی بیع باطل قرار ڈی گئی آئیں <u>گئے</u> کہ یہ دونو سال نه هو نینے سبب سبع کامحل می نهیں - علاوہ ازیں خز براور شراب ان دوبوں کی سبع بھی باطل قرار دی گئی اس لیے کہ اپنیں لیت ہے اور بذلقوتم - اور آزاد شخص کی بیع البترا ٹرا دربقائر دونوں لحاظ<u>ہ سے</u> باطل فرار دی گئی اس لے کر دہ کسی كحا فاست بيع كامحل منهي اوراسي طرح مكاتب، مدبر، أم ولدكي بيع كو بقارً با طل قرارد يا كياً - اس كي كه إم ولد كيواسط آ زادی کے سخفاق کا نتبوت روا بہت <u>سے ہے</u>۔ ابن ماجہ میں مھزت ابن عباس^{رخ} سے روایت ہے رسول الٹرصلی الٹ^{ٹر} علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اسپنے بجہ کے سبسے آ زاد ہوگئ -اور مدبر کئے اندر آزا دی کا سبب فوری طور پر ٹا ہت ہے اور رہا مكاتب لواسے آپنے ذانی تقرفات كانتی حاصل ہوجا تاسے ۔اگر مذربیؤ بیج ان میں ملکیت تا ب كی جائے ہو ا ن سارك حقوق كاباطل ببونالازم آسية كا-وَلا يجوينَ الن نسكار سَعَ قبل مجهلي كي مبع كودرست قرار منهي ديا كمياس ليخ كه اس يراس كي ملكيت بي نهي واسي طرح يرنده كي بيع اس كے فضار ميں رستة بروئے باطل فراردي كئي اس لئے كداس برملكيت ابت نہيں بوئي اور ہاتھ سى اسے چھوڑ سے نے بعد بینا یہ فاسد سے اس واسطے سے کدائس کے سپرد کرنے پر قدرت نہیں دی۔ وَلا يَجُونُ بَيحُ الْحَمَلِ فِي البطِي وَلَا النتاج وَلَا الصُّوبِ عَلَىٰ ظهرِالغَمْ، وَلا بَيْعِ اللبَنِ والفيج ا در سیع حمل شکم میں درست نہیں اور نہ حمل کے حمل کی بیع درست ہی اور منہ اون کو سجری کی بیٹھیر فروٹ کرنا جائز ہے اور مذدود ھاکو وَلا يَجُونُ بَيْعُ ذِمامِ عِنِّ بِوُ بِ وَلا بَيْعُ حَلَا عِيمِن سَقَعِ وَصَوَيْتَ الْقَانِصِ وَلَا بُيعُ المزابَتُ تقن میں فروخت کرنا ا درا میک گزی میچ تقان سے درست نہیں اور مذکر می کی میچ جمیت میں رہتے بہدئے اور نہ حال کے پھینگنے کی میچ اور مذ وهُوَ مَبْعُ الممرَعلى الغَلِ بخيرصه مِمرًا-بع مزابندا ورزابنة يهب كه وزمت برنكي مون كهجورون كونون كمجوروت اندازه لكاكر فروخت كرس لغات كي وضاحت : الغَنه بكري اللّبن : دوده الفريح بهن عبد ع بركاي القابص نسکاری _ خرص: اندازه - کها جا تلبیر مخرص ارضک " تمهاری زمین کا کیا اِنداره سے ، نشری وزون ملے اور اسی طرح حمل کے بچر کی سے کو باطل قرار دیا گیا اور اسی طرح حمل کے بچر کی بع نشری وزون کے بارے میں باطل قرار دی گئ اُس لئے کہ صربیٹ شرایت میں ان دونوں کے بارے میں مالفت

الشرفُ النوري شرح ملاهم الدو وت مروري الله کی صراحت ہے۔ ابن ماجہ اورتر مذی میں حضرت ابوسعیر شسے ممالغت کی روایت مروی ہے۔ اورا ون بھیڑ کی میٹھ میر رہتے ہوئے اس کی سیع نا جائز قرار دی گئی حضرت امام مالکت اور حضرت اما ابولیوسف اس نے جواز کے قائل ہیں۔ دو د ھ تقن میں رہتے ہوئے اس کی سع بھی جا سُر نہیں ۔اس لئے کہ طبرائی ، دا قطنی اور بہتی میں حضرت ابن عباس من سے مرفو عًا روایت ہے کہ رسول الٹار صلی الٹار علیہ سِلْم نے اِس سے منع فرمایا - نیئر ہیں تہنہیں کہ تھن میں دور کھ سے بھی یا تنہیں ۔ <u>ولا یجون بیع دیرای</u> الجریمقان کے ایک گزی بیج کوا و رحیت میں لگی ہوئی کرطری وشہتیری بیع کو فا سرقرار دیا گیا۔ اس واسط كه نقصان كے لزوم كے بغير فروخت كرنيو الے كو حواله كرنا د سٹوار سے البتہ أگر فروخت گرنتے الائتقال ميں ہے ايك کر بھا اورے یا جیت میں ہے یہ کوئی یا شہتے زکتال لے تو اس صورت میں بیج جیحے ہوجکئے گی اس لئے کہ بیچ کو نیا سادکھنے والی بات ختم ہو گئی۔اور جال بھینکنے و لگائے میں جوشکا رائے اس کی بیٹ کو بھی دبوجہ جہالت، باطل قرار دیا گیا۔ بح ہر دیرہ یں اس ماسر سے ۔ ولا بیج السیز ابن آباد یعن هجورکے درخوں پرگی ہوئی یکی هجوروں کو نوٹی ہوئی کھجوروں کے مدلہ انداز اکس کے ا عتبارسے بیخابھی درست نہیں-اس لیے کہ بخاری وسلم میں حضرت جا براور حضرت ابوسعیدر رضی الترعنها سے مردی روا کیا سے اس کی ممانعت نابت ہے۔ امام شافعیؓ فرماتے ہیں کاکھجوریں یا نُخ وسق سے کم ہُوں تو ان میں میصورت درسیت ب اس ليز كه رسول الترصلي الترعليه وسلم ليز مزاسنه كي موالغت فرماني آ وراجا زب عرايا عطا فرماني عرايا جمع عربيه كي تشترزغ ا ہام شافعی کے نزدیک وہی ہے حسٰ کا ذکرا وربروا مگریا کے وست سے کم ہوناً شرط ہے ۔ عِندالًا حیاتُ عربہ کے معسیٰ دراصل عطیہ کے ہیں۔ اہل عرب میں رواح تھا کہ وہ اپنے باع میں سے کسی درُخت کے میل کسی سکین کو مہہ کردیا رتے ۔ بھر پھیوں تے موسمیں مالک باع متا اہل وعیال و ہاں آ ابتد اس سکین کے باعث اسے دقت محسوں ہوتی اس کے بیش نظر ہالک کو آجازت عطافرہائی گئی کہ وہ اس مسکین کو ان تھیلوں کی حکّہ دوسرے روائے ہوئے تھیل دىدىاكرك تويە صورة كنير حقيقة مبب -وَلَا يَجْدِينُ النَّبِيعُ بِالْقاءِ الحَجْرِوَ المُلَامَسَةِ، وَلَا يَجُونُ مِيعُ تُوبٍ مِنْ تَوْبَيْنِ وَمَنْ ماعَ عَنْدًا ققر کیسنگنے کے ساتھ بع درست ہے اور نہ بیع ملا مست درست ہے ۔اور نہ دوتھانوں میں سے ایک کی مع درست ہوا در جوغلا) اس شرھاکیساتھ يْ أَوْنُكُ بِّرُ لِأَوْ بِكَا مِينَ أَوْمَاعَ أَمُكَ عَلَى أَنْ يُسْتُوْ لِيُ هَا فَالْبِيعِ فَاسْدُ بے کرخرمیرے والا اسے آزاد کردیکا باسے مربر یا سے مکات بنا دیکا باباندی اس شروکیتشا فروخت کرے کروہ اسے اُولد خار کا توزیع فاسکہ وَلِنَالِكَ لَوْ بِأَعْ عَبُلًا عَلَى أَنْ يَسَتَغُدِهُ مِلْ الْبَائِعُ شَهِي آوُدُا رِّمَا عَلَى أَنْ يَسْكُنُهُا الْبَاعِعُ بوگوا در اسطرح اگر غلا) اس شرط کے ساتھ فروخت کرے کو ذخت کسندہ اس مصرف سالا کھا ایکے مبینہ تک یا مکان اس شرط کی تقیافرد فت کرے کر فروخت مُثَّاتًا مُعَلُومَاتًا أَوْعَلَى أَنُ يُقِي ضَلَا الْمُشْتَرِي دِينَ هَمَّا أَوْعَلَى إَنْ يَمْلِي كَ لَهَ وَن كنده اس ميں اتنى مدت مك تيا كم ركايا اس تروك كرائة فروفت كرے كرائے فريدار كي وجم بطور قرض ديگايا اسے كچھ بديد عطا كريگاتو من فاسرم كى اور توتحف كحن جز

الشرفُ النوري شرح المعتل ارُد و وت رور عَلَى أَنْ لَا يُسَلِّمَهُا اِلْآ اِلْحَاسِ الشَّهْمُ فَالْبَيْحُ فَاسِ لُ وَمِنْ بَاعَ حَارِمَةٌ أَوْ حَارَةٌ الرَّحَيلِهَا كے ساتھ فردخت كرے كرده اسے ايك مبيذ بك بيروز كر بيكا تو بع فامير موگى - ادر چوشخص كونى با زى يا بحريا يه فردخت كرے ادرا فَسَكُ الْبِيعُ وَمُر الشِّرِي فِنَاعُلِ أَنْ يَقُطعَهُ الْمَا رُبُّعُ وَيُخِيطُمُ قَمِيْضًا أَوْقَاعًا وَ نَعُلَّا عَلِا ردے توبع فاسد ہوگی اور توشخص کیٹر ااس شرط کیٹشا فروخت کرے کے فروخت گنیڈہ اسے بیونت کر دیگااو قبیص کوسی کریا تا بارکوسی کردگا یا جرماس شرطکیسایج أَنْ يَحَنَّدُوهُا أَوْيُشْمَ كُمُهَا فَاللَّهِ فَاسِلَّا وَاللَّهُ إِلَى النَّايُونِ وَالْمَهُمَ حَانِ وَحَنُوم النصَائِي ر پرے کہ اس کورار کرکے دیگا یا تشمیلگا کردیگا تو بیع فامیر ہو گی اور نوروز اور مہرجان ا ورصوم بضاری ا درغید یہو دیک دکی برت مک بہجی وَفُطْ الدَهُودِ إِذَا لَمُركِعِرَبِ النَّمْتِيابِعَانِ وَلِكَ فَاسِلَّ وَلَا يَجِئُ الْبُعُ إِلَّا الحَصَادِ وَالدَّا يَاسِ جبکه دونون عقد کرنے والے ان سے ماوا تفت ہوں تو یہ بہتے فا سر بہوگی ۔ اور بیع کھیتی کے کہلئے تک پاس کے گاہنے تک اور انگور وَالْقَطَابِ وَثُكُومُ الْحَاجِ فَإِنْ تَرَاضَيَا بِإِسْقَاطِ الْأَجَلِ ثَنْكِ أَنْ يَاخَذُ النَّاسُ فِي الْحَصَادِ ا ترے: تک ا در جاج کی ا کو تک کرنا درست نہیں ہیں اگر دونوں اس مرت کے خم کرنے بڑاس سے پہلے رضا مند ہوگئے کو لوگ کھیتی کا ط لیس یا وَ اللَّهِ اللَّهِ مَا الْمُنْ وَمُ الْحَابِ جَائِ الْبَيْعُ وَإِذَا قَبَضَ الْمُشْتَرِي الْمُبْيَعَ فِي الْبَيْعِ الْفَاسِلِ كاهلين أور تجاج أيّن لوبير بيع درست بموجائے كى - إورجب فروخت كننده كے حكمت خريرار بيع برقائفن بموجلة بيخ فاسدين بأَمْرِالبائِع وَفِر العَقْدِ عِوَضَابِ صُلِكُ وَاحِدٍ مِنهُمَا مَالٌ مَلَكَ المَينِعُ وَلِزِمَتُهُ وَيُمُدُي ا ورعقد سے میں دونوں میں سے ہرا کی ہے عوض مال ہو تو خریدار کو بیسے پر ملکیت حاصل ہو جائیگی اوراس کی قیمت کا آز دم ہو گا وَلَكُلِ وَاحِدِمِنَ المُنتَعَاقِلُ بِينَ فَسُغَكُمُ فَانُ مَاعَمُ المُشْتَرِي نَفَلَ بِيُعْمُ وَمَن جَمَعَ بَيْنَ ا وردولون عقد كرك والول ميس سے براكيك كوخق نسج سع حاصل بوگا بس أكر خريداد اسے فرد خنت كروسے تو اس كى بىخ كانغاذ بوگا اور جوغلام اور حُرِّ وَعَنْدِ أَوْشَاةٍ ذَكِيَّةٍ وَمُنْتَةً بَطَلَ البَيْعُ فِنْهِمَا وَمَنْ جَبَعَ بَانِي عَنْبِ وَمُن بَرِاوُ آزاد ا ور مذبو حربح ی اورمردار بحری کو اکتھا کرہے تو دویوں بیت کے باطل ہونیکا حکم ہومجا اور توشخص خالص غلام ا در مد بر کو اکتھا کرے یا بَانُ عَبْ بِهِ وَعَنْ مِ عَبْرِهِ صَعِ البيع فِي العَنْ بِحِصَّتِه مِن المَّنِ عِلَي عَبْرِهِ صَعِ البيع في العَنْ بِحِصَّتِه مِن المَّنِ -البِي عَلا) اوردوسر كَ عَلاً كود بع بن المُثاكر عن السَّعَالُ كل بع السَّكِ صَدَى فَيت كَ اعتبار عد وست بولًا لغت اكى وص - الملامسة : جهونا - الملامسة في البيع ؛ كرام جهوكرسي كو واجب بمنا - يكاتبه - الكابة الرمعين كادائيكي يرغلام أزادكرنا - المدهم جأن : پارسيون ك ايك عيد القطاف : ميوه لورك كاموسم -اقطف الكم : انگوربوڑنے کے قابل ہونا۔ تشرر کے وقوضی بیا بالقاءالحجرالند بیتر پھینے کی صورت یہ ہے کہ متعدد کیڑوں پر بیقر کے کرطے بھیے اور بھران سسرر کے وقوضی میں سے جس کراے پر بیقر کا محرطا بڑے اس میں بیچ کا از دم ہو جائے۔ ملامست : کی صورت بیسے کہ ان میں سے ایک دوسرے یہ کہتا ہو کہ جس وقت تو مرے کہوے کو یا میں تیرے

الشرفُ النوري شرح المحتلف الرُد د مت روري المد کیڑوں کوچیو کوں گا بیج لازم ہوجائے گی ۔ یا اس *طرح کھے کہ میں تج*ے کو یہ سامان استے بیبیوں میں بیچیا ہوں توجسوقت میں بخە كۇچھولوں يا ہائھ لگادوں توبىيع لازم ہو جائئے گی۔ طحاوتی ہیں اسی طرح ہے۔ بیع کی پیشکلیں دورِ جا ہلیت د زمانہ تبل ازاسلام ، میں مروج تحیں ۔ رسول اکرم صلے الٹرعلیہ ولم نے انتحی ممالغت فرماً کی ۔ یہ ممالغت کی روایت بخاری مسلم میں الوهربرة ادر حضرت الوسوير من مردى ہے - دوكيروں كے اندران ميں سے بلائقيين امک كيڑے كى سع بھی درست مار هربرة اور حضرت الوسوير منے مردى ہے - دوكيروں كے اندران ميں سے بلائقيين امک كيڑے كی سع بھی درست س لئے کہاس میں بنیع مجبول ہوتی ہے ۔ عبارت میں من با *رع عدّ ا "سے* إلّا الیٰ رأس الشہر کہ <u>حقتے سُلے</u> ذکر کئے گئے ہیں ائیں سع کے فاسد ہونیکی وجہ عقد کے مقتضار و مشاکے خلاف و ہو دِستر طسیے ا ورحد میٹ ہیں اسے معدوع قرار دیاگیا . اوسط طبران میں ممالغت کی روایت موجود سے . ر بیاتیا اولف لا الزیمون شخص اس شرط کے سابھ جوتے کی خربیاری کرے کو فروخت کنیدہ اکھیں کا ط کر برا رکزیگا یاجو توں میں تسم ا و استرط میں عقد کے مقتضا رکے خلاف ہونیکی بنا پڑیج فاسکر ہونی چاہیئے تھی جیسے کہ آیام زفر^د کا قول ہے ا در علا مہ قدوری بھی اسے اختیار فرمارہے ہم لیکن گنز میں استحسانا اس سیج کے ضیحے ہونے کی حراحت ہے کیونکہ <u>وَالْبِيعِ الْيِ الْمُن وَمِنَ الْحِرِياسِ حِلَّدِسِ</u> فَاسِدُ تَك حِس قَدرُسِكَ مِن انْجَ اندربيع كے فاسر بونيكي وجرج الت ت ہے اور الی الحصاد ﷺ قدرم الحاج " تک میں بیع فاسد ہونیکا سبب بیہ ہے کہ ان چیز در میں تقدیم و تا خیر ہونی رہتی ، واً ذا قبض المشازى الزياف الزميع فاسدك اندرخ مدار فروخت كرنبوان والے كے حكم كے باعث مبيع بر قابض موج اور عقد کے عوضین تعنی مثن اور مبیع کاحال میں ہوکہ وہ مال ہوک تو اس صورت میں احنا ن کے نز دیک خریدار مبیغ بهوجلية كالموسبيع كانشمار مِشليات مِين بهومًا بهوبومثل اوراس كإشمار ذوات القيم مِين بهومًا بهوتو قيت كي ا دائيگي لازم بهو ڳي بشرطيكي بيت بلف بهو گئي بهو وريز عين مين کي واليسي لازم بهوگي - اين ثلا نه بسكار د ميك وه مالک نه بهو گا -اس ليع كه ملك كى حِنْيت الكيفت كى ب اوربيع فاسد سے روكا كيل ب اور معنوع و مخطور كمواسط سے منعت حاصل سنيس بواكرتى عن الاحنا ف عقد كر شوال عاقل بالغ بيس ا وعقد كالحل منع موجود سي البذا العقاد بيع ما ناجائيكا ربا اس کا مخطور ہونا ہو وہ مجاورت و قرب اور حارجی امر کے باعث ہے، اصل عقد کے سبب سے نہیں۔ ومن جہم الو: کوئی شخص اندرونِ عقدِ بیع آزادِ شخص اور غلام کو اکتھا کردے یا وہ ہذیو صبحری اور مردہ بحری اکتھی اردے بس اس صورت میں اگر ہرا کیا ہے کئن کو الگ الگ ذکر کیا ہو تو امام ابو بوسف و امام محرر علام اور مذبوح بجری میں سیے صیحے قرار دیتے ہیں۔حضرت اہام ابوحنیفہ ۶ دونوں صورتوں میں سے باطل قرار دیتے ہیں ۔اوراگر کوئی ستحض خالص غلام اور بدبر کواکٹھا کرے یا اپنے غلام اور دومسے علام کواکٹھا کرے تومنفقہ طور برخالص اورا پنے غلام کی سعان کے بٹن کے موافق درست قرار دینگے اس کئے کہ فسا دمفسد کے بقدر ہواکر تاہے آ ورمفسد کا تحق داصل آ زاد سخص اور میتہ میں ہورہاہیے که بختیں مال نہونے کے باعث میچ کا محل فرار نہیں دیا گیا۔امام ابوحنیفی ا نز دیک آزاد ا ورمیته کا تحت عقد بنیع آناممکن تنہیں کہ یہ مالیت ہی تنہیں رکھتے ا ورصفقہ ایک ہے ا درفروخت کرنیوالے

الرف النورى شرط المحمد الدو وت رورى الله ۔ نے غلام کی بیع کے امذرا کا داشخص کی بیع قبول بڑئی شرط لگا نئ جو کہ عقد کے مقتضا رکے بالکل خلاتے، اس کے برعکس مرتر اور دوسرے کا غلام کہ ان کے فی الجملہ مال ہونے کے باعث انھیں تحت العقد داخل قرار دیا جائیگا۔ وَنهَىٰ دَسُولُ اللّٰهِصَلِى اللّٰمُ عَلَيهِ وَسَلَم عَنِ النجَشِ وَعَنِ السُّومِ عَلَى سَومٍ غيرِ لا وَعَنَ تلقى الجَلَب ا دررسول الشّرصلي الشّر عليه وسلم سنة تحريرارى كے اراد و مكے بنير بجياؤيس اضافه اور دومرے كے بجياؤير بحياؤ كفائيلي مما نعت فرائي اور تا ہروسے مل جگ وَعَنْ بَيْعِ الْحَاضِ لِلْبَادِي وَالْبِيعِ عَنْكَ أَذَانَ الْجِمْعَةِ وَكُلُّ ذَٰ لِكَ بِيُولُا وَلا يَفْسُل بِدَالِبِيعُ وَصَرَعَلِكَ ا در دیمهاتی شخص کا مال مُسَهری کو فروخت کرنیکی مانعت فرمانی اوراذان جمه کمیوقت نزید نے اربیجینے کی بیرتما) کروہ ہی اورائی دجہ بربیخ ناسر نز گی اور جوشخص ملوكين صَغيرُني احداهما ووحيم معرم من الاخركم يُفرَّق بينهما وكِن إلكَ إذ إكان دونابا لغ غلاموں کا مالک ہوا ور فیزلوں باحم ذی رحم محرم ہوں لو ان کے درمیان تفریق نرکرے اور ایسے ہی اگر ان میں ایکے ہے احلُ هَمَاكُبِيرٌ ا وَالْأَخُرُ صِغِيرًا فَانِ فَتِي بِينِهِماكُرِهُ ذِلْكَ وَجَانِ البِيعُ وَإِن كَاناً كَبِيرِينِ بالخ اوردوسسرانا بالغ مور أكران مي جدائي كريكالو مكرده موكا - أورسع درست بموجلة كي اوراكردونون بالغ مول لو اك فلأباس بالتفريق بينه كماً -کے درمیان تفرلق میں مضائقہ نہیں۔ مكروه بيع كابريان شریح و توصیح مخود خرید الله علیدو الا بین به بات کرامت سے فالی نہیں کہ خود خرید کے تقدر شریح و تو میں میں کا ملائلہ علیدو الا بین به بات کرامت سے فالی نہیں کہ خود خرید کے تقدر بغیر محف اوروں کو انجار نیکی خاطر بہیے کی قیمت بڑھا دے حالانکہ اس کی صیحے اور تکل قیمت لگا نی جا جگی ہو۔ آسلے کر بخاری ين حفرت الومريرة سے رواكيت ہے كەرسول الشرصلى الشرعلية سلم نے اس سے منع فرمايا . اسى طريقہ سے دوسرے لى لكانى بهوى كيمت يرقمت لكانا جبكه دونون عقد كرمنوالون كائن يرالفاق بهو جيكا بهوكراست سے خاكى نہيں اسواسط لر بخاری وسلم میں حضرت عبرالترابن عمر است روابیت ہے کدرسول الترصلی الله علیه وسلم نے اس سے منع فرمایا - اسی طرح تلقی جلب یفی شہرواکوں کا آگے آ کردیبات کے اناج والے قا فلہ سے ملاقات کرکے غلاست اخریدلینا باعث کراست بع جبكه قا فله والعشرك بها وسي كاه نرمون اس لي كه حدميث سترليف مين اس سيم منع فرمايا كياب . تحدا کے زبانہ میں باہر کا کوئی شخص انا ج<u>سیحے کملئے</u> النے اور شہر کا آ دمی اس سے کے عجلت نہ کرمیں منه گا فروخت کردونگا توسیمی با عیث کرامهت سے اس سے کہ اس کے اندرشہروالوں کا حزرہے ۔ اور بخاری وسلم میں حضرت انس اور حضر ب ابن عباس سے مروی روایت میں اس سے منع فرما یا گیا۔ بیم محرورہ سے کہ جمعہ کے روز لوقت اذاب اول خرمیرو فرخت كى جائے -ارشا دِربًا نى ہے" يا يہاالذين أمنوا ا ذا يؤ دى للصلوٰة من يوم الجمة فاسعوا الى ذكر النترو ذر واالبيع" رالآية ،



اَلْآقَالُ اَلَى جَائُرُةٌ وَ الْبُعُ للبَائِعُ وَالْمُشَادَى مَعْنُلِ الْقُنِ الاَّوْلِ فَإِنْ شَكُو اللَّوْ مندا وُ اقَلَ فَرَوْتَ كُرُنُوا لِهِ الدَّرِيْ اللَّهِ مِن اقالِمَنْ اول كَمْلُكُ سائة درست ما دراس من زاده يا كم كُونُ واكر في برخوا مِنهُ فَالْشَرُ طُل بَاطُل وَ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ فَلَ اللَّهُ اللَّهُ فَاللَّهُ فَي خُونَ المستعاقل أَن بَيعُ جُدِي لِكُ فَي اللَّهُ فَي فَسَحُ فِي فَسَحُ فِي فَصَحَ المَامِعُ وَكُونُ اللَّهُ فَي اللَّهُ فَي اللَّهُ فَي اللَّهُ وَكُونَ المَعْنِ اللَّهُ وَكُونُ اللَّهُ فَي اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ فَي اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ اللَّهُ وَكُونُ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَيْ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَاللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَى اللَّهُ وَلَا اللَّهُ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَاللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللْلِلْكُونُ وَلَا اللَّهُ وَلَاللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلِلْكُونُ اللَّهُ وَلِلْكُونُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلِمُ اللَّهُ وَلِمُ اللَّهُ وَلَاللَّهُ وَاللَّهُ وَلِمُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

آثر مربح و قرضیع اباد اقاله اور سع فاسد کے درمیان ہم مناسبت اس طرح ہے کہ ان دونوں ہی کے انداد مسمری کے انداد استرسی کے انداد مسمری کے انداد مسمری کے انداد مسمری اور میں کے انداد مسمری کے انداد مسلم کے انداز مسلم کے انداز مسلم کے انداز مسلم کے اسلام کے اسلام کے انداز مسلم کے مسلم کے انداز مسلم کے مسلم کے مسلم کے مسلم کے مسلم کا مسلم کے مسلم کا مسلم کے مسلم

ہے۔ داوی منہیں آتا۔ شرعا اقالہ بنے۔ بیع تابت ہو<u>۔ نے ک</u>وبعداس کے زائل وختم کرسے کو کہا جا ہاہے۔ فان شرط الح - اگر کوئی بیع کے اقالہ کے اندر پہلے مثن سے زیادہ کی سرط لگائے یا پیکر پہلے مثن سے کم کی شرط لگائے۔

ر الے طور بر سائت میں سومہوا ورا قالہ کے اندر **حی**سو کی شرط لگائے اور مبتع بدستور باتی _ٹوچو د ہوا وراس کے اندرکسے طرح بھی نہ نہو ما اقالہ بنع کے اندرکسی دوسری جنس کی مثرط لگا دے مثال کے طور برکوئی شے بعوض درا ھم خریدی ہو۔ درا قالرُنع میں دیناروں کی شرط لکائے تو ان شکلوں میں امام ابوصنیفہؓ اقالہ سِلے مُن کے سابھ ہونے اور منہ ط ہوں کا حکم فرماتے ہیں۔اما) ابو یوسف وامام محرح بہلی اورتعیسری شکل میں فرمانے 'ہیں کہ حکم شرط کیمطابق ہوگا مگر کس کے ا ندر مترط پہ کئے کہ قبضہ کے بعدا قالہ ہو اورا قالہ کا حکم سے جدید کا کساہو گا اوردوسری شکل میں اما کابوصنیفی وامام محریہ اقالہ ئ کے ساتھ ہونیکا حکم فرملتے ہیںا ورامام ابو پوسف جمطابق مترط اقالہ کا حکمہ فرملتے ہیں۔ فنسبخ الجوبيه اقاله أفرقابض بتونيك بعدم وافلاس بي حراحة لفطا قالُ بولاكيا موتوبيه متعاقدين كيسوا رميسه يستخص بحكم لبيع حديد بهو گامنگويد كه استحق متعاقدين بع كهاجكئے يا نسخ ،اس كے اند ذعبهار كا افسلاب سب اما م الوصيفة يو ے اقالہ کا شماران انور میں جو بواسطر زنفس عقد ماہت ہوئے ہوں تکم صنح ہواکر تاہیے۔ اورا کرکسی سبب سے یہ ^مکن نه بہو توا قالہ کے باطل ہونیکا حکم ہوگا۔اگر ا قالہ قابض ہو<u>ے سے سیلے ہو</u>تو خواہ متعاقدین ہوں اورخواہ عیرستعاقدین لِحَقَ مَين كَكُمُ فَسِخَ قرارُدْيا جَانِيكا ؟ امام الويوسفة ، امام مالك إدر قديم قول كے مطابق امام شافعي اقاله كومتعا قدين کے حق میں بمزلہ سیخ قرار دیتے ہیں۔ امام محرُث امام رفزہ اورامام شافعی مجے حدید قول کی روسے اقالہ بمنزلہ ضخ مع ہر ہاتھ نائث المرابحة وا (مرابحرًا در بوليرُ كابيان) ٱلْهُوَا بِحَدُّهُ لَقُلُ مَا مَلَكُمَا مِالْعَقُدِ الْإِوْلِ مَعْ مَلَكُمُ بِٱلْعُقُدِ الْأَوْلِ بِاللَّمْرِ الْأَوْلِ غَيْرِينَايُوهُ وَحِ وَلَا تَصِيرُ الْمُواجِعَةُ وَالْتُولِتَ مداول میں منن اول کیسا کھ مالک ہوا کھا اسے بلازائر نفع کے لے ۔ اور مرابحہ وتولیہ درست سبیں حتی کہ ان وَ يَكُونَ الْعِوْضُ مِمَاكُمُ مِتُ كا برل مثلى استياء من سے سو -اكى وَصَلُّ إِدِرِيْجُ ؛ نَعْ مِ العوصَ ؛ براء مثلُ ؛ ماند -شرر کو و صلح الب الم علامه قدوری ان بیوع کے ذکر اورائی تفصیل سے فارغ ہوکرجن کا حقیق تعلق میں میں میں میں میں می بیع کے ساتھ ہواکر الب ابالی بیوع کا بیان فرارہے ہیں جو من سے علق ہیں بیسی ووسر الغاظيس اس وقت ك ان بوع كوذكر فرار سي تع جن كے اندر مين كى جانب كالحاظ بوتلب اوراب ايسى

الرف النوري شرط السب الدو وسروري الم بيوع كا ذكرية حن مين تمن كي جانب كالحاط بواكر تاسيم. أنكي تعداد كل چارسه دا، بيع مرابحه د٧، سيج توليه رس، وضعيه ۴۶، مساومه به سع مساومه میں پہلے مثن کی جانب التفات نہیں ہوتا بلکہ جتی مقدار تربھی متعا قدین متعق ہو جائیں اس قسم کارواج زیادہ ہے۔ سے وضعیہ مین متعاقدین بین اول سے کم پرمعاملر کیں۔ بیربہت کی کے ساتھ مروج ہے۔ السواجحة - مرابحاليسي بيح كوكم اجا ماسيم كم متعاقدين مثن اول سے زيادہ پرمعاماز بيع وشراء كريں وازر وك كونت أس کے معنے نفع دینے کے آتے ہیں، کہا جا آسیٹ مال رائع " نفع دینے والا مال۔ اوراسی طرح ایسی او منٹی کیلئے جوزیادہ دوھ وے اور صبح ودوم مرس جب كل دود هدو ما جلائ - كيتے ہيں " اربح الن قتم" داونٹن زياده كفع بخش ہے، اور جسے تجارت میں زیادہ نفع ہواس کے لئے کہا جا آہے ہے رائح فی تجارتہ " (آسے تجارت میں خوب نفع ہوا ، بيع بوكيك : ازروئ شرع ايسي بيع كوكها جا تابيع جوفض بثن ادب كے سائمة بهوا وراس كے مش ميں كوئي اور بین کونسی به بر بر بر این از آن کی می می به این این می به این به این به این می مثلاً دریم و دینار بهوناً یا کیلی یا وزن نهونا یا عددی متقارب بهونیکو شرط قرار دیا گیا اس کئے که به مرابحه و بیع تو لیمتنلی نه بهونیکی شکل میں مرابحت و تو لیت قیمت کے اعتبارسے ہوگی ا درقیت کا بھال تک تعلی ہے اس میں جہالت سے لہٰذا فیمت جہول ہونیکی بنا پراس کے درىيدمرا بحه وبيع توليه مى سرےسے درست منهوكى ـ وَيَحُونُ أَنُ يُضِيُعِنَ إِلَىٰ دَاسِ السَالِ الْجُرَةَ العَصّابِ وَالصَّبّاعِ والطوابِ وَالفتِل وَاجرَةَ ادر درست بدر راس المال کے سائم کڑے دھونے الے انگ کر منوالے ، کناری لگا نبوالے ، نقاشی اور علہ کے حُمْلِ الطعَامُ وَيقولُ قِامَ عَلَىّ بكُن ا وَلا يقولُ اشتريتُهُ مَكِن افان اطّلع المشترىُ عَلِخيان الممانيكي اجرت لكالي جائے اور يسكيے كديہ جيزمجھے اتنے بيسول ميں پڑئ ہے يہ سركے كدميں نے اسے استے بيسيول ميں فررا جا اور الكون فى المُواجعةِ فه وبالخيام عندا بيحنيفة رَحِمَه اللهُ وأن شَاءَ أخَذَ لا بجميع الثن وَإِنْ شَاءَ رَدُّكا خیانت کا علم بوتوا مام ابوصنی و فرمات بین که اسے بیعی حاصل بوگا که خواه بورے شن سے لے له اورخواه او الوا د ب -وَإِنَّ اتَّطَلَحَ عَلَىٰ حَيَا نَيِّهِ فِي المَوْلِيِّةِ اسْقَطْها مِنَ الثَّبِي وَقَالَ ابويوسفَ رَحمَهُ اللِّهُ يُحتَّطْفِها ا دراگرین تولید میں خیانت کا علم ہوتو تمن میں بمقدار خیانت کی کردے اور امام ابو پوسف فی کرنے کرز دیک دونوں میں کی کرے۔ وَقَالَ عُمَّدًا لا يحط فَيِهِ الكن يُغِيِّر فِيهِ هَا وَمَن اشْتَرَىٰ شَيئًا مَا ينقلُ وَيْحِوَّ ل لد يجزل البيبُ مَا اورا ہام محروث کے نز دیک دولوں میں کی زکرے مگر اسکو دولوں میں اختیار حاصل ہوگا اور جولقل ہونیوالی شی تزیر کو اسے فروفت کرا اسوقت تک حتى يقبضَك ويجُونُ بيع العقابر قبل القبض عند اليحنيفة وأبي يوسف رَحمهما الله وقال درست نہیں کروہ قابض ہو جائے ا درا مام الوصیفة و امام الو یو سعیہ قابض ہونے سے قبل زمین کی بیع جائز قرار دیتے ہیں ادر عِينَانُ رَحِمُهُ الله لا يحون امام محدّ کے نز دیک جا کر سہیں۔

الشراك النورى شوي المالة لغت إلى وصف . قصاً ، يُرك وصونيوالا ، وصوبي وصباً عن رفيك والا وطرائن الشيده كارى كرنيوالا ، نقاش يحط إلم كرنا ن و کو و و میسی حیان بیضیف الزیر درست بر کرمین کی جواصل قیمت برواس کے ساتھ دھویی ویزہ کے فرح کونجنی ملالے مگروہ یہ کھنے سے احراز کرے کہ میں نے یہ چیز اتنے بیبوں میں ٹریدی ہے ملکہ اس طرت کے کہ اتنے میں بڑی ہے کیون کو خرمدی کھنے میں خلاف وا قعہ کہنالازم آئیگا اور درست نہ ہوگا۔ <u> فاک اطلع</u> الا ۔ اگر اندرونِ مرابحہ فروقت کر نیوالے کی خیانت عیاں ہو جائے ۔ مثال کے طور پر کوئی ہےزاس نے باڈرویئے ی*ں خریدی ہوا در وہ بندرہ روسینځ بتائے تواس صورت میں خرید ارکور حق حا صل ہے کہ خوا* ہ اسے پورے نمٹن می<u>ں لیے</u> یا وٹا دے۔ اور سع تولیہ میں اگر فروخت کر نیوالے کی خیات کی اطلاع ہوتو خیا ست کے بیفر رمٹن میں کمی کر دے۔ ایام ابوریست دو بوں شکلوں میں بمقدارِ خیاست کمی کے بازیمیں فرماتے ہیں۔ اورا مام محتر فرماتے ہیں کہ مرابحہ اور تولیہ دولوں میں خریدار کو ا ضّارہے کہ خواہ پورے بمٹن کے مدلہ لیلے اور خواہ لو گا دے اس لئے کہ ا مدروبّ عقد سے معتب رسّمیہ ہو تاہے۔ بعع مرا بحیر و تولیه کا بیان تو تر خیب کی خاطرہے لہٰذا مرابحہ د تولیہ کا بیان بحیثیت صعب مرعوب کے بیے جس کے فوت ہوئی صورت یں اختیار ہواکرتا ہے۔ امام ابو پوسکھ ٹکٹے نز دکیک ان کے بیان کا مقصد فقط تشمینہیں ملکہ اس عقبہ بیع کا مرابحہ پاتولیہ ہوناہے بین دوسرے عقد بیج کو سیلے پر مبنی قرار دیں گے اور خیانت کی جس مقدار کا ظہور ہوا اس کا شورت سیلے عقد میں مذ تقااس داسط اسے دوسرے عقد میں تابت کرنا مکن نہیں تو لازمی طور پر وہ مقدار کم کی جائے گی۔ لمريجزله البيعة الإنة قالبن بوك سي قبل نقل كرده جيزون كى بيع متفقة طور برجا ترسنهي اس ليح كما بو داؤد وغيره يس مروى روايت مين اس سے منع فرمايالكيا۔ امام محرف وامام زفرہ غيرمنقول تعنی زمين کی بيع کونجی قبضه کے بغير درست قرار تنهي دية اس كئ كه حديث مين مطلقًا مالغت بعدام الوصيفة وامام الولوسف درست قرار ديتم بي. ارد مي رئيب من سيد مي الماريونيكي شكل مين سيع فسخ بهونيكا احمال سيد اورزمين كا الماك وملف بهونا بير نا درسد -كيونكه ما لغت كاسبب مبيع الماكيونيكي شكل مين سيع فسخ بهونيكا احمال سيد اورزمين كا الماك وملف بهونا بير نا درسد وَمَنَ اشْتِرَىٰ مَكِيُلًا مُكَامِلَةً ٱوْمَوزُونًا مُوازَنَةً فَاكْتَالِدَا وُرَاتَّزُنَهَ تَمَّة باعَهُ مكايلةً أَوْمُوا يَ نَةً ا در جشمص کیل شی سمارے اعتبارے یا وزن کیجانوالی چزوزن کے اعتبارے خرید پھراسے ناپ یا تول کراسے بعد اسے مما ادرون ہی کے اعتبار فروخت لَمْ يَجُزُ لِلمَسْتَرَى مِنهَ أَنُ يبيعَهُ وَلَا أَنَّ يَا كُلَّهُ حَتَّى يعِيدُ الْكِيلَ وَالْوَمَانَ وَالتَصْرِّ فَ الْمُزَرِ كرور توخر يدار كمسك اس كوخرو خدت كرنا يا كمعانا اس وقت تك ورست نهو گاجب تك كدامت دوباره ناب اور تول شل - اورش كم اغر تقرب قالبن قَبلَ القبضِ جَائِزٌ وَيجوِنُ اللَّه شَتِرِي أَنُ يزيلَ البارُّح فِي النِّسِ وَيَجُونُ البائحُ أَنْ يَزِيلَ إلليبع نے قبل درست ہے اور خریمار کیلئے فروخت کنندہ کو زیادہ نئن دینا جائز ہے۔ اور فرفت کرنبوالے کیلئے بیتے میں اضافہ کے ساتھ دیناجا گڑ وَيُحِونُ إِنْ يُحْظُّومِنَ الثِّن وبيِّعلق الاستحقاقُ جبسة ذٰ لكَ وَمَنْ بَاعَ بثِّينِ حَالِيثُمْ أَجُلُهُ اجلًا مُعلومًا ا درشن میں کی کرنا جائزے اوراستعقاق کا تعلق ان تمام کے ساتھ ہو گا۔ اور جوشخص نقد شے فروخت کرے کھولے ایک معین میعاد کے مہلت دیے سے صَارَمؤُجَلَا وُكِكُ وَيُبِ حَالِ إِذَا ٱجَّلَهُ صِلْعَبُهُ صَاءَمُوُجَّلًا إِلَّا القَهِنِ فَإِنَّ تأجيلُهُ لأ يُصِيَّحُ ، قرار دِجائِنگی اور برفوری ادا کئے مباغ والادین الک کے میعادی کرنے سے میعادی بوجا یا کرتا ہے لیکن قرض کی اس کے اندر تا جیل صحیح سنر بھوگی -

ومن الشترى الزاركيل كيجانيوالى شفكيل كے طريقه سے خريدي تو اس صورت ميں تا وقت كم بزيعيهميانه ازسرنونه مالي اس وقت تك اسبحناا ورخودكها مامكره وتحريم بهو گا - اس لئ كه رسول م نے بیع طعکا کی اسوقت تک مماکنت فرمانی جبتک دوصاع کانقناذ نه ہوگیا ہو۔ایک فروخت کرنبوالے کا _ا در دو^م خرمدے والے تکا ۔ ابن ماجہ وغیرہ میں حفرت جابر شہے اُسی طرح کی روابت مردی ہے ۔ یہ روایت اگر چیکسی قدر صنعی عب سے سگر متعدد اسنادسے روایت اورائمُ ارمجہ کے اجماع کی بنا پر میں قابل ایستدلال ہے اوراس پڑل کرنا واجہے ، وزن کیجانے والى اشياءا درعدد اشياري اسى حكم مين داخل بين كدوزن كرسة اور كنف سيحى انكى بع درست منبين ہوگئ ہو۔ مثلاً گیلِ کے دربعیہ یا تعیین نہوئی ہومثلاً نقود ۔ اور مثن کے اندرا ضافہ بھی درنست بیے خواہ خریرا رگی ہنتہ مااس کے کسی دارت کی جا نہتے یا خریدارکے حکم کے ماعث کسی اجنبی شخص کی جانتے۔ ایسے ہی مبیع کے اندرفرد س کنندہ کی جانہے اضا فیدورست ہیے۔ علاوہ ازمیں تمن اورا غرون مبیع کمی بھی درست ہیے۔ ام زفرز2ا ورا ما شآفعی کے بزد کم مبیع اورمشن کے اندر کمی اورا ضافہ اگر حیہ باعتبار ہے۔ اورصلہ ہو درست سبے مگر ان کے نز دیک کی بکیٹی کا الحاق اصل عقدِ سع کے ساتھ نہیں ہوتا۔عذالاحنات دونوں عقریع کر نیوالے مبیع اور مثن کے اندر کی دانشا فہ کے ساتھ عقریع کو اکیٹ مَنْتُروع وصف تُحرِ واسطسے دوسرے مشروع وصُفت کی جانب تنتقل کررہے ہیں اور جبکہ انھیں بطورا قالدنفُش عقد ہی ختم كزئيكا حق ہے توكمى دا ضافه كااستحقاق بدر روز إو كل بهو كا يجركى واصافه كے بدر حومقدا رعقد بيج ميں معين بهوگی فرجت لنندہ اورخر میرار میں سے ہرا کیک اس کا حقدار ہو گا مثال کے طور کر فروخت کرنیوا لے نے منبیع کے اندر اضافہ کیا تو اس برلازم ہے کہ مع اضافہ دے اوراگرعیب وغیرہ کے باعث مبیع لوٹائی جلئے تو خریدار کو تمن اصافہ سمیت لوٹا ابوگا و المنظم الماء - مرطرح كے دين كي تاجيل كو درست قرار ديا گيا-اس سے قطع تظركه سن عقر سے كے ذرايد ہو یا بواسط ۱ ستهلاک البیهٔ قرص کی تا جیل کا جهان تک تعلق سے وہ درست منہیں کہٰذا اگر ایک ما ہ تے وعدہ پرقرص ویا ہو توفوری طور برجی اس کا مطالبہ درست ہے۔ اما شافعی کے نزدیک قرض کی بانی قرض کے علادہ کی تا جیل بھی درست تنہیں ۔ اس کا جواب بیردیا گیا کہ صاحب دین کو جب یہ درست ہے کہ وہ معا ب کردے تومطالبہ کے اِندر تاخیر بررجهاولی درست بوگی- امام مالک کے نز دیک دوسرے دلیون کی مان تا جیل قرض بھی درست ہے۔ اس کا جواب ويأكياكة قرص بلحاظ انتها . معا وصه بهواكر الب اوراس مين ردمتل كادجوب بهواكر المسيح اس اعتبارية تاجيل درست نه بوگی ورند در مول کی نیع در مول سے ادھار لازم آئیگی اور بدقطعی رباد اور موجب فسادسے.

ا باب الزيشرعًا جن بيوع كواختياد كرزيكا إو دانكي مباشرت كا حكم بيدانكي نوعوں كے بيان اورانكي و صبح الماب الإسترعاجن مبوح بواصیار ربیه اور ن مب سرت و سمبه اس و رسب بین اختیار کرنے سے شرعًا منع ذمایا ور سنج الفصیل سے فارع بروکراب ان مبوع کو ذکر فرمار ہے ہیں جنعیں اختیار کرنے سے شرعًا منع ذمایا كيا ـ ارشا دِربا في سِه ـ يا يمِالذين أمنوالا باكلواار بوا " دالاً ية ، اس كِيّ كُمَانعت بعدام بواكر تي سه - اوريع ما بُحداور ربُوا کے درمیان مناسبت اس طرح ہے کہ اضافردونوں نے اندر ہواکر تاہے لیکن فرق یہ ہے کہ مرائجہ والااضافہ حلال اور دیوا والا ضا فدحرام ہوتاہے اوراشیا رکے اندراصل انکا حلال ہوناہے اسی بناپر علامہ قدوری شنے اول سے مرابحہ کا ذکر فرمایا اور ربوا كرميان مين تانير فرماني ربوا كالرام بهوناكتا ب الشراء سنت رسول انشراد راجاع ست بهو تلهد ارشا دِربابي سير" أكل التراتبيع وحرم الربوا" (الآية) اومسلم شرلف وغيره كى روايات مين رسول الترصلي الترعليه وسلم في سود كهاف اوركهلانيوال و دنوں می کولمون فرمایا- علاوہ ازیں اس کے اوپراِ جماع ہے کہ حوسو دکو حلال سیمجے وہ دائر کا اسلام سے خار ن ہیے ۔ <u> وشربمول</u> الذ ازرد سے معلق اضا فہ کو کہا جا تاہیے اور شرعًا بیاس اضافہ کا نامہے جومالی معا وصنہ کے _{اندر}کسی عوض کے بغیر موقعی متجانسین میں سے امکیسے دوسرے برشری اعتبار سے اضافہ کو ربواکہا جا ماہے . شری اعتبار ومعیار سے مقصود کیل ا وروزن لیاگیاہے۔ لہذاگندم کے ایک قعیر کے مدلہ جو کے دو قفیز فروخت کرے تواسے ربوانہ کہاجائیگااس لئے کہ اس میں وہ سیارِشری منہیں یا یاجا یا۔ بلاعوض کی قیدلگائے کی بناپرمثلا ایک بیماً ند گذم کو دوسیانے جو کے بدلہ بیخیا اس سے نکل گیا۔ اس لے کی گذم جو کے اور جو گندم کے مقابلہ میں لا سکتے ہیں لہٰذا یہ اضافہ بالعوض ہواا وربلا عوض منہیں رہا۔ فالعِلَّة فيلِمِ الكَيلُ مَعَ الْجِنْسِ أوالون بُ مَعَ الْجِنْسِ فَا ذَا بِيْعَ الْمَكِيلُ بِحَنْسِها أوالْمَوْنُ وُنُ بِجِنْه ، کے اندر علت مع البنس کیل یا سے البنس وزن ہے تو حب کیل والی جیز اس کی حبنس کے مدلہ بھی جائے یا وزن کی جانبوالی جزا کی ج مَثْلًا بَمْثِلِ جَازَالْبَيعُ وَانَ تَفَا ضَلًا لَمُ يَجُزُولَا يجونُ بِيعُ الجيِّدِ بِالردِيِّ مَا في الربوا إلا م کے بدلہ برابر برابر تو بین درست ہوگی اور اصاف کے ساتھ درست نہوگی اور عمدہ کو کھیا کے بدلہ فرو خت کرنا جائز نہ ہو گا ایسی اشیار میں جوکر ہو متُلِ وَإِذَا عَلِمُ الوَصُفانِ الْجِنسُ وَالمعنى المَضمِيمُ إِلْكُمِ حَلَّ النَّفَاضِ وَالنسأَ وَإِذَا وُحِدُا يدكه برابر برابر بهون اوردويون وصعناتين عبس اورجوشت اس كرسائة وه ندرسني براضا فداورادهار دولون جائز بوني إوردونون ومع حُرُمُ التَّفَاضُلُ وَالنسأَوَا ذَا وُجِدَ أَحَدُ هُمَا وعدم الأخرُحل التفاضل وحُرُمَ النسا موجود بوف براضا فداور دهادو نون حرام بول كے اوران ميں سے ايك وصف بوف اور دوسران بوف براضا فدورست اورادها زرام بوگا-وثو صبیح العلق الزربو کا حرام ہونا آیت کریمہ ۱۰ صل الٹر البیع وحرم الربو " اور" لا تاکلواالربو" بلاشک اوریقینی طوریر ثابت ہوچکا۔مگر دبؤی آیت بہت مجل ہے۔ یہی سبب ہے کہ حفرت عمر فادوق م احل التر البيع وحرم الربو " اور" لا تا كلواالربو" بلاشك فی مذہوتے کے باعث انھوں نے یہ دعا فرائی که" اے انٹر اُس کا کوئی شا فی بیان ہمارے

يد الشرفُ النوري شريع لئے فرہا" تو رسول الٹرصلی الٹرعلیہ سولم کی زبان مبارک پر بیشا فی کلما ت آئے کہ گندم گندم کے بدلہ ، جَوَحَو کے بدلہ ، کمچہ کھج کے بدلہ انک نمک کے بدلہ اورسوناسونے کے بدلہ اور جاندی جاندی کے بدلہ ہا تھوں ہاتھ برا ہر برا رہیجوا ورا ن میں اصاً فه ربوٰ ہے؛ یہ حدیث را دیوں کی کثر ت کے باعث متو اتر سی ہے اور اسے سولہ صحابۂ کرام یعنی حضرت ابو بحر صدیق حضرت عمر فاروق، حفزت عثمان عني، حضرت ابو مريره، حضرت معاويلين ابي سفيان ، حضرت ملال، حضرت ابوسعي خدري مُفزت عباده بن الصامت ، حفزت برار بن عازب ، حفرت زيد بن ارقم ، حفزت معمر بن عدالله ، حزت مشاه بن عام، حفرت ابن عمر، حفرت الوالدر دار، حفزت الوسجره او رحفزت خالد بن ابی عبیدرضی اُمتاعنهم نے روایت کم ا دراس کے انڈر تھا شیا مرکو برابر اربا را درمانحقوں ماہم سیجنے کا حکم موجود سے۔اب اصحاب طوار نے ربو کو بحض ان تھے، ا شیار تک محدود رکھا مگر محترین علما راس پرمتفق ہیں کہ ان وکر کروہ تھ اسٹیار کے علاوہ میں بھی ربو ممکن ہے۔ ا درانمفیں ان چھ پرقیاس کیا جائے گا ا دراس پر مجھی پہتفق ہیں کہ علت کا ما خذیہی روایت ہے لیکن حرام ہو ہے . کے معیارا درممنوع ہونیکی علت کے سلسلہ میں دائے میں اختلاف ہے۔ ضابطہ یہ ہے کہ کسی شے کو دو سری شے پرقیاس کی صورت میں دونوں کے درمیان ایک ایسا وصف یقینا دیکھاجلہ بے جس کے اندر دویوں کا اشتراک ہواسی کا نا اصولِ نقرِ ہیں علیت ہوتا ہے۔ان دکر کردہ ہجیزوں ہیں یہ دیچھنا چلسنے کہ حرمت کی علیت وراصل گیاہے؟ انا شافوج قدیم قو ل کیمطابق کیل یا وزن کی جا نیوالی چیزوں میں طعم یعنی کھانے میں آنے کو علت قراد دیتے ہیں اور قولِ جدیدکے مطابق مهلی چاراشیاء کے اندرطعم کواورسوسے اچا ندی کے اندر تمنیت اور دومبرے وصف معنی صنب کے اتحاد کو علت قرار دسنے ہیں۔ اب کیونکہ چونہ اور لؤرہ کے اینے ربیعلتیں مفقود ہیں توشوا فع کے نز دیک ان میں کمی بیشی درستِ ہوگی ۔ ایسے ہی وہ اسٹیار جوسونے جاندی کے علاوہ تبادلہ میں دیتے ہیں مثلاً تانبا اور لوہا و عیرہ ان کے اضافہ کو ر لو قرار ندیں گے۔ امام الک میلی جارا شیار کے اندر غذائیت اور آخری دواشیار کے اندر دخیرہ گرنے کو علت قرار دیتے ہیں۔ تو امام الکتے کے نز دیک مثلاً خرام مجیل کی بیع غذاا ور ذخیرہ ندمہونے کی بنار پر حلال شمار ہوگی ۔ایسے ہی سومے چامذی کے سواا وراس طرح کی اشیار جنعیں کھا یا نہیں جا ما اور نہ انھیں وخیرہ کیا جا آ ہے شلا تا نبا، لو ہا الم الوَ منيفة ان چيزول كے تعابل سے جنس كا تحا داور مماثلث كے درىيد ان كاكيلى ياوزن بهونا ربوكے حرام بوكى علت نکال رہے ہیں۔اس لئے کہ ذکر کردہ روامیت میں جھہ جیزیں مثال کے طور پر بیان فرماکر ایک کلی قاعدہ کیجانب اشاره فرایاہے کیونکہ سونا چاندی تو وزنی ہیں اورگندم ، جو ، تجھوارے ، نمک کنیلی ۔ تو کو یا ارشا داس طرح فرایا برالیسی شف کے اندر مالث ناگز رہے جوکسلی اور وزنی موا ور دوچیز وب کے اندر مالکت دولیا فاسے مہواکر تی ہے۔ ا کیٹ کو صورت کے لحاظہے اور دوسرے معنیٰ کے لحاظہے تو اس قرح کیلی اور و زنی کے درمیان صوری ما تلت کا حصول ہوا اور اتحاد جنس کے باعث معنوی ماٹلت ہوئی میں وجہ سے کہ امام ابوصینفرج فرملتے ہیں کہ ربو کے حرام ہونیکی علمت اتحادِ جنس کے علاوہ کیلی یا وزنی ہو ما مبھی ہے تو امام ابوصنیفرد کے قول کے مطابق تھیلوں اور ان

اشيار مي جعيل بيمايذ اوروزن سے فروخت منہيں کيا جا يا ربومنہيں ہو گا۔ <u>ولا یجویز مبع انجین</u> الز ربوی الو*ل میں بڑھیا اور گھٹیا کا کوئی* امتیاز نہیں ہو تابلکہ دونوں کا حکم بچسا<u>ں ہے</u> لہٰزاعم^و و بِطْ هَيا كُورِدَى وَكُمْتِياً كَيْ مِرْلِهِ كُمِي رَيادِ تَيَ كِيمِا تِمَا يَحْدِينِا جَائِزِ نَهْ بِهِ كَالس لِيَ كَرِحِدِيثِ رَبُوا بلا تفصيل على الأطلأ قَ سِے واذا علام الوصفان الوزير باب ياير تبوت كوسنجة يركه ربوا كحرام بونيكي علت مقدارا ورصس بريوجس مِكْه ان دولوْل كَا دَحِورِ بُوكًا ومإن اصِافْهُ بَعِي حرام هُوَيًّا اوْرَا دَصَا رَجِي لِهٰذَا مِثَلًا ايكِ قفيز گبند م ئے مداریجیا درست ہوگا اورا ضافہ کے ساتھ۔ اوراسی طرح ادھاریجینا حرام ہوجائیگا اوراگر ان ڈویوں کیں کے سی ایک کا وجود مور مثال کے طور مرمحض مقدار موجود مومنلا گندم جو کے بداریخیا کم گندم اور جو دو ہو ہی کیلی ہیں۔ یا محض جنس کا وجود ہمومتال کیےطور پرغلام کو غلام کے مدلہ بینیا یا ہرات کے کپٹرٹ کوہرات کے کپٹرے کیڈریڈ بیجنا . تو به دونون معنی غلام اورکیرا نیرتو کیلی نبی بین اور مدوزنی - نو ان دَونون شکلوک مین کمی زیا دی درست بوگی اوراد هاربيخا حرام شمار مو كا اورا كردو تون چيزي نهاني جاتي پروپ تو دو نو پ صورتين درست بهول كي . **یکٹ سوال : ِ**مُوَّ هَا مِسِمُوجِود ہے کہ حضرت عَلی نے ایک اونٹ کو مبیں اونٹوں کے مدِلہ اوھارہیا۔اس <u>س</u>ے پترچلا که اتحا دِصِنس سے ادھار کا حرام ہو نا تا بت نہیں ہو تا۔ امام شافعی بھی نبی فرہتے ہیں۔ اس کا جَوَاب دیا گیا له ترندی دغیره حفرت سمره بن جندر بش سے روایت کرتے ہیں کہ رسول انٹر صلی اُلٹر علیہ دستم زمیوان کو حیوان کے مدلہ بیجنے کی مانغت فراکئ -اس سے بیتہ جلا کر رہا کی علت کا آیک جزیعی جنس کا متحد مونا ارسافرونت کرنے اے حرام ہو شینے کی علت کا ملہ سے ۔ رہ گئی اباخت کی حدیث تو اس سے اباحت نابت ہوتی ہے اور حضرت سمرہ کی روایت سے حرمت - اور حرمت کو حلت برتر جیم ہواکرتی ہے ۔ وَكُل شِيءٌ نصّ رسُّول الله صلى الله عليه وسَلم عَلى حَريم التفاضُ لفيه كيلًا فهو مكيلٌ إبدًا ا در بروه ف جس كى با عتبار كسيد لى بهزيكى رسول الترصل الشرعليه وسلم في حريمت اصا فدى حراحت فرادى توه دائم طور بركسيل وَإَنْ تَوكَ النَاسِ فِيهِ الكَيْلَ مَثْلِ الْحِنطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْمُرَوَالْمِلْحِ وَكُلَّ شَي نص رسول الله صكّ ، ى ربىكى الرصالك اسد كيل كرنا ترك كردين مثلاً كمندم اورجو اور تمجور اورنك ادر برد مستے جس ميں رسول الترصل الترعلية والم اللَّهُ عَلَيهِ وسَلِم عَلَى عَويِمِ النَّفَاصِلِ فيك ومَ نَا فهومُونَ ونُ أَبَدًّا وَإِنْ تَوكَ النَّاسُ الون نَ ا عبار وزن حرمت کی مراحت فرادی ده دامی طور بروزنی می برقرار بن گی اگرج اس میں ون ترک کردیں ۔ فيُهِ مِثْلُ اللهُ عَبِ وَالفَصْلَةِ وَمَالَعُ يَنُصَ عَلَيْهِ فَهُوْ عَجُمُولٌ عَلَى عَادَاتِ الناس وَعَقُدُ الصّ مثلة سونا ورجا ندى اور حبس كياري مي كوني صراحت نبهو اسے لوگوں كى عادات برمحول كريں كے اور عقد مرف جس كَا وَقَعَ عَلَى جِنْسِ الْأَسْمَا نِ يُعتَبُرُ فِي يُوقِيضُ عِوَضَيْهِ فِي السَّجُلِسِ وَمَا سِوا لَا مِمَّا فِيهِ السَّرْبُو کا و توع جنسِ اتمان پر و اس میں وولوں عوصوں کے اندرون مجلس قابض مونیکا عقبار موکا اور اس کے سوار بوی اخیادیں

اشرف النوري شريع المهم المرد و مسروري الم يُعْتَبُرُ فِي إِللَّهُ عَلِينٌ وَلَا يُعْتَبُرُ فِي التقابِضُ. تسين كاعتبار بوكا اور جانبين سے قابض مو ما معتبر مد ہو كا كيل والى اوروزن والى بهونيكامعيار لغتاكي وحت إديض ومرحت وضاحت اشمان وشن كاجع بميت والتقابض وابض بوزار وكالتي شي وينص الخنه وه جيزين جمعين رسول الشرصل الشرعلية وللم نف فرماياكه وه كيلي بي شال کے طور ریگندم ، جو اور کھجور ونمک تو وہ دائمی طور ریکیلی ہی شمار ہوں گی ۔ نواہ لوگ یں کرنا ترک ہی کیوں نہ کردیں ۔ اورانسی چیزیں جنمیں رسولِ انٹر <u>صلے</u> انٹر علیہ وسلمنے فرمایا کہ بیروزنی ہیں و^قا اگ وربروزنی ہی قرار دئ جامئیں گئ خوا ہ لوگوں بے انتھیں وزن کرنا چیوڑ کیوں مذ دیا ہواس واسطے کرنص عوب کے مقابلیس اِ تویٰ ہے۔ اورا تویٰ کو اُدِیٰ کے باعثِ نہیں جھوڑ <u>سکتے</u> توان جیزو**ں کو اِنھیں کی جنس کے برلہ بیجنے پرمسادات ما**گز برسوگی اور ی زبادتی درست نرموگی اور برابری کمیلی میں کمیل کے لحاظ سے معتبر ہوگی اوروز نی شے میں وزن کے اعتبار سے لہٰذ ااگر کوئی شخص گندم کے مدلہ باغتباروزن برابر برا برہیجے تو بیع درست نہ ہوگی اس لئے کہ گندم کا شمار شرعی اعتبار سے کیل میں ہوتا فهو هعه والع الإرابسي اشيارين من شريب كيطرف سيكسي طرح كي حراحت نه يوتو اسيلوگوں كى عادات برجمول كريں كُلُ السِ كَنْ كَحَبُنا شَيَا رِمِي لُولُوں كَي عا دات وعرف بوان سے ان کے جواز كی نشاندې ہوتی ہے اس كئے كرسوال لِتر صلے الله عليه وسلم كا ارشاد كراى ہے مارآ ہ المومنون حسنا فہوعنداللہ حسن "دمومنین كی نظریں جوسن ہووہ عنداللہ حسج ، مدي و ما الله الفيلة الزن عقدِ صوب كے علاوہ راہ بی مال بی تعیين كااعتبار موتا ہے۔ اس میں مجلس كے اندر قالبض ہونا شرط نہیں - لہذا اگر گندم گندم كے مدل تعیین كيسا كة بیچے اور بھر فروخت كمندہ اور خريدار قابض ہوسے تعبل الگ ہوگئ توزيح درست ہوگی - حفزت امام الك ، حفزت امام شافع ج اور حضرت امام احمد جمیع طعام بالطعام كی ممكل میں اس کے خلاف ذول آریں وَلِا يَجُونُ بَيعِ الحنطَةِ بالدقيقِ وَلا بالسّويق وَكَنْ للصَّ الدقيق بالسّويق وَيجونُ بَيْعُ اللحـُـــمِ وركندم كى بي آئے اورستوكے بدله درست نہيں - اور ايسے بى ستو كے بدلہ آلے كى بيع - اور كوشت كى بيع كى بِالْحَيُوانِ عِنْدَأَ بِي حَنِيفَةَ وَ ابِي يُوسُفَ رَحِمُهُمُ اللَّهُ وَقَالَ جَمِّمُ أَنْ يَحُونُ حَقَّ حیوان کے بدلہ الم الوصنیفہ و الم الویوسف می جا کڑ فراتے ہیں اورا مام محرات کہتے ہیں کہ درست سنہیں ۔ حتیٰ کہ

يكوت اللحمُ الترما في الحيواب فيكوك اللحِمُ بمثله و الزمادة بالسَّقط وَيجومُ بيع الرّطب بالمَّر ىكونَ اللحتُرَ الدَّرِهِما فِي الحيوانِ سيون سب المستهدر سريد و الدَّرِيد المُوسِدِينَ اللَّهِ المُورِينَ المُوسِدِي گُوشت كى مقدار حيوان مِن موجود گُوشت سے زيا دہ ہو تو گوشت بمقابلہ گوشت ہو محا اورزیادہ گوشت بقابلہ فہری و بیا بمثلِ عند کا اللّهِ اللّهِ بیعنیف تو رَحِیمُن اللّه کُو کُذَا لکُ الْجِنْدُ ِ بِالزَّبْدِينِ ِ الْمُؤْمِدِ وَ كى بدار برابرا را ما الوصيفة كن زديك درست اليدي بن انگوكتمس كى مُدلًا. بوا کے ہا رہے میں تفرصیل وتو چیج احکا لَغَا كَي وَصَا : الْحَنظَة : كُنه - سَقُوط : او في شف - الوطب : يكي اورتيارشدو مجور - عِينَب اور مذمی مبنتی کے ساتھ زیادہ کے مدم حواز کا سبب تو دونوں ٹے اورستوکا ہمال تک معاملہ ہے یہ گندم ہی کے اجز اربیں ادر رابری اسواسط باركىل كوقرار د ماكياا ور نرريئه كيل مساوات نهين موسكة الیسے امام الوصنیفی^{رہ} فرمانے ہیں بیمقبی جائز نہیں کہ آٹے کوستو کے مدلہ فروخت کیا جائے نہ مساوی قد ۔ امام الوبوسف جو امام محروجنسیں محتلف ہونسکی بنار پر بہرصورت جائز ، قرار دیتے ہیں ۔ ا مام توکے مدلہ فروخت کیا جائے نہ مساوی ا يغتلف الحنس منهل ملك الني حنس الك سي كيونكه به دويون مي دراصل اجز المسئ محكزم من وفقطاس بسبخة تهوسة كندم كابحزمها وردوسرا بغبر بجنه كندم كأناحم غذائيت بين دولو ل تشريكه <u>بجونا تبیج اللح</u>ه الا - أمام الوحنیف^{رد} وا مام الوپوسف کنز دمک کتا همواگوشت حالور کے شا فعیؓ کے نزدمک گوشت جا بزر کی جنس سے ہوئے پر میلازم ہے کہ گوشت کی مقدار کچھ زیادہ ہو تاکہ گوشت تو گوشت كى زياده مقدار جالورك دل، حكر وغيره كے مقابله ميں آجائے۔ اليسانہ بہونيكي صورت ميں ديوا فالزدم ہوگا ۔ امام الکے محوطا میں روایت فرماتے ہیں کدرسول التر صلے التر علیہ وسلم نے اس کی ممالفت فرمانی کر گوشت 2 - امام الوصنيفية وامام الولوسف كزد مك اس حكر وزن وال جزى سع عروزن والى كيساته ہے اس لئے کہ عادت کے مطابق جانور کو تو لئے نہیں اوروزن والی شئ کی بیع عَروز نی کے ساتھ جائز ہے ليل برابر برازييي جلت - المام الولوسف وامام محرد اورائمه للاً منه قرارنہیں دیتے اس لئے کہ یہ فوری طور پرمساوات کے ہونے کو کا فی قرار نہیں دیتے بلکہ ان کے نز دیک انجام کے اعتبار سے بھی مساوات ناگز رہے ۔ آنکامستدل یہ روایت ہے کہ رسول الٹر صلے الٹرعلیہ وس





الشرفُ النوري شرط المالية الدو وت روري الْعَقْدِ إلى حِيْنِ المَحَلِّ وَلَا نَعِيمٌ السَّلَمُ إِلاَّ مُؤَجَّلًا وَلَا يَجُونُ إِلاَّ بِأَجَلِ مَعْدُوم وَلايَجِنُ السَّلَ ہے لیکر وقت مرت کمک موجود نہمو۔ اور بین سلم تغیرمہلت دیے درست نہوگی ادرص معلوم مرت کے ساتھ ہی در ہوگی اور بی سلم کسی بِهِكُيَالِ رَجُلِ بِعَينِهِ وَلَا بِذِي اعِ مَ يُجِلِ بِعَينِ ه وَلَا فِى طَعَامِ قَرْ يَةٍ بِعَنِهَا وَلَا فِ غس کے محضوص بیمانے ادر کسی شخص کے معضوص گڑ کے ساتھ درست مہوگ اور نکسی معضوص دیمات کے غلامیں اور نکسی محصوص ڈرٹ غَلَمْتِ بعينِهِ َ أَ ـ کھے رکے تعیلوں میں جائز موگ ۔ ایسی اشیار جنمیں ملم درست اور جنمیں درست نہیں ل**غات کی وضاحت ؛ مکیلآت بکیل اورناپ کر دیجانیوالی چیزیں - المونی ونات، وزن کرکے دیجانیوا لی** اشيار المعتكاودات : كن كرد كانوالى اشيار - قركية : ويهات ربست -وتوضيح فى الحيوان الزعد عندالاحنات جاندارك اندرستاسلم درست مديموگ اس سے قطع نظر كر جانور كوئى تعى 🖊 ہو۔ ایم تلا مُذ درست فراتے ہیں ۔ برحفرات کتے ہیں کہ رسول السُّر صلی السُّر علیہ رسلم نے حضرت اس عرض کو ایک لشکر کی روانگی کا حکم فرمایا - سواریاں باتی ندر ہی تو آن تحضرت نے صدقہ کی اونٹنیاں کینے کے ارشاد فر مایا · یہ روایت ابورادُ د د عنره میں حضرت ابن عمرضی الترعندسے مردی ہے۔ ا خان کامت دل پرسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جا ندار کی سیے سلم کی مما نعتِ فرمائی ۔ بدروایت دارفطن وغیرہ ہیں حضرت ابن عباس رصنی النزعندسے مروی ہے ۔ رہ گئ گر کر وہ حدیث تومیلی بات میرکہ اس کی اسناد میں اضطراب ہے آ وردہ صنیف ہے۔ دوم یک اس کے دورادی عروبن ترمین اورسلم بن جبر وجول الحال ہیں۔ سوم یہ کہ اس سے بتہ چلنا ہے کہ سے جوا ن حیوان کے برلہ ادماردرست ہے حب کہ صبح روایات میں اسے منوع قراردیا گیا۔ دارقطنی وغیرہ میں حضرت ابن عباس ولافى اطواف الله حيوان كے اطراف بعنى سرے، بائے وغرہ نيزاس كى كھال كے اندر بھى سے سلم كو جائز قرار نہيں ديا۔ س لئے کہ یہ تمام عددی اشیار ہیں جن کے افرر غیر معمولی فرق ہواکر تاہے۔ امام الک کے نز دیک سری اور گھال کا جہاں نک تعلق ہے اس میں ہا عتبار عدد بیع سلم درست سے۔ موجودًا الإ. ايس چزجوعوبي سلم لي ليكروقت استحقاق تك بازارين نهلتي بهواس مين مجي سيم سلم كوجائز قرار سنبي دِيا گيا۔ امام شافع اورا مام احد ميك نز د مك اگراس چيز كابوقت عقد تو وجود مذ ہو اور مدت نحم موسے كيوت وه مل سكتي موتويد بيع درست موكى -ا خان کا ستدل رسول الله صلی الله علیه رسلم کا یه ارشا دہے که معیلوں میں اس وقت مک بیع سلم سے احراز کرو

الشرف النورى شريط المسترين حب مک وہ نفع الطلائے قابل نہ ہوجائیں۔ مردایت ابوداؤ و میں ہے۔ وَلَا يَصِحُ السَّلِمُ عِنْكَ الْعِنْيَعَةُ ۗ إلَّا بَسَبُحِ تَهُوا لِبُطَ تُلْكَ كُونِي الْعَقْدِ جِنْسٌ مَعْلُومٌ وَوَعَ مُعُ ا ۱م ابو مینندد کے نزدیک بیج سلم سیات شرطوں کے ساتھ درست ہے جن کا ذکرعقد میں کردیا مائج جنس کا کام ابوء نوتا معلوم ہو۔ صفیہ ہے مَعَلُومَكُ وَمِقَدًا مَا مُعَلُّومٌ وَأَجَلُ مَعْلُومٌ ومَعْرِفَتُ مِقَدَ ارْرَهُ اسِ المَالِ إِذَا كَانَ مِمَّا يَعْلَقُ ومقداد و درت معداه مهور و اورداس اكسال كى مقدار كا عبلم ہو جب كرعقيد بيع كالتسان اس العَقِلُ عَلَى مِقُل ابِهِ إِ كَالْمُكِيلِ وَالْمُوْذُون وَ الْمَعْلُ وُدِ وَتَسْمِينَ الْمَكَانِ الْكَبْنِي يُوفيدِ بنيه کی مقب ارسے ہو مثلاً اس کا کیلی اور وزنی ہونا اور عددی ہونا ادرا دائیگی کی حبگہ کا علم جی کہ اس کے اندر آبا ر إذَاكَانَ لَهُ حَمُلٌ وَمَوْ نَتُمُ وَقَالَ ابُويوسُف وَ عَمَّلُ رُحِمُهَا لِللهُ لا يُعَاجُ إلى شَمِيمِ برداری اور مخنت ہو ۔اورامام ابولیوسف وامام محرا کہتے ہیں کہ معسین ہونے کی صورت میں راس المال رَاسِ المَالِ إِذَاكَانَ مُعَيِّنًا وَلَا إِلَى مَكَانِ السَّيْلِمُ وَيُسَكِّمُ فِي مَوْضِعِ الْعَقْدِ وَلا يَصِعُ السَّلَمُ کا نام لینے کی احتیاج نہیں اور ندا وائیگی کی جگہ کا نام لینے کی ہے بلکہ وہ مقام عُقدِ بیٹے میں سپر دکر بیگا. اور بیع سلم اسوقت تک حتى يقبض راس المال قبل أن يفارق، ورست تنس جبتك كدراس المال يرالك موض قبل قالض نترجاً -سيع سلم كى شرائط كابئيان دا ، مسلم فیہ دبیج ، کی جنس کا علم سوکہ مثلاً و اگف رم سے یا کھی روی نوع کا علم سوکہ اسے لوگوں نے سینچاہے یا بارش سے سراب ہوئ سے دس، صفت کا علم كر برها قسم ہوگى يا كھٹيا ہوگى دم، مقدار كاعلم ہوكم مثلاً دس من بوكى يابس، تيس من -اسكے كم ان چیزوں کے مختلف بڑم کی بنار برسلم فیہ دبیع ، میں اختلاف واقع ہو تاہیے ۔اسواسطے بیان کرنا ناگزیرہے تاکہ آمکذہ نزاع کی لؤبت نہ آئے ده، در کا علم ہوکہ مثلاً بیس یوم کے بور لے کا یاتیس یوم کے بور امام شافی کے نزدیک مت بیان کے بینر می بی سلم درست ہے۔اس لئے کم الفافر روایت ورخص فی السلم علی الاطلاق ہیں اوران میں کسی طرح کی قید تنہیں اس کا جواب یہ دیاگیا که دوسری روایت میں "الی اجل معلوم" کی حراحت الگئی ہے۔ علاوہ ازیں عندالا حناف اقبل مرت کے بارے ہیں حسب دا، احمرین ابی عران بغیادی کے نزدیک میں روز رہ ہے با ابو سررازی کے نزدیک و صے دن سے کم یہ کم سے کم مرت ہم وس اقبل مرت اسے کہا جائے گاجس کے اندرمسلم فیہ حاصل کی جاسکے۔ یہ امام کرخی فرماتے ہیں دہ ، اقبل مدت وس روز ہیں دہ ، اقبل فج

<u> Σασσασοσοσοσοσοσοσοσοσοσοσοσοσοσοσοσο</u>

الرف النوري شرح الموس الأدو وسر مروري الم رت ایک مهینہ ہے۔ ۱ کامحدوثے اسی طرح مقل کیا گیا ۔ صاحب فتح القدیر دیخرہ اسی کومغنی برقرار دیتے ہیں ، ۲۰ راس المال کی مقدار کا علم هوجيكه عقد سع كانعلق راس المال كى مقدار مې سے مو برشلا كحيل كى جانبوالى أور درن كيجا بنواكى استسيار - امام ابويوسف وا مام محد ح کے نز دیک آگر بجانب راس المال اسّارہ ہوگیا ہو تو م*یم مقدار د کر کرنی*کی احتیاج نہیں۔ اس کا جواب دیاگیا کہ تعین اوقات مس فیہ کے ماصل کرنے پر قدرت نہیں ہوتی تواس صورت میں راس المال بوٹانے کی احتیاج بیٹس آئیگی ا در راس المال اگر مجبول ہو تو وثانا د شوار بوگا د، به بنا امین باربرداری کی دقت بوان میں ا دائیگی کی حکم کا ذکر - امام ابوبوسف و امام محد اورائر ثلا خد فرماتے ہیں کہ اس کی احتیاج منہیں اس لئے کے جس جگہ عقدِ سے ہوا وہ حکرِ تومتعین دمقررہے ۔ امام الوحنیف^{ور ک}ہتے ہیں ک^{رمٹ} کم فیہ ا فورى سېرد كرالا زمنېي اس داسط سپردگ كے مقام كى تقيين سېير بوگ. تذ عوفي العقل الخ- اس قيد ك لكك كاسبب يرب كه اوير ذكر كرده سات شرائط كابيان بوقت عقد لازم ب وَلا يِجُونُ التَصرِّفُ فِي كَاسِ المَهَالِ وَلَا فِي المُسُلَحِ فِي عِقبَلَ القَبْضِ وَلَا يَجُونُ الشَّمَ كَكُ وَلا التَّو لَدَيَّهُ فِي ا درزداس المال مين تعرف جائز بولا ا در ز قابق بويد يقبل مسلم فيه يل و ا هسل فيه برقابض بوسف قبل توليدا در شركت المُسُدَكَمِ فِيُهِ قِبلَ قَبضهِ وَيُصِعُ السَّلَمُ فِي النِّيابِ إِذَا سُمِّى كُلُولًا وَعَرِضًا وَدفعَةً وَلَا يَجُونُ السَّلَمُ فِي . اور كراك كى مونا فى اور طول وعرض بيان كرديا جائ توييسلم الين درت اورموتون اور الْجُوَاهِ, وَلَا فِي الْخَرْزِ وَلاَباسِ بِالسِّلِمَ فِي الكِّبنِ وَالْإِجْرِّ إِذَا سُمِّى مِلْبُنَا مِعُلُومًا وَكُلِّ مِاْأَصُكُنِ طَهُ كُل جوا ہرات میں بی سا درست نہوگی ادر بی سام کی ادر بی اینٹوں کے درمیان کرنے میں مضائقہ نہیں بشرطیکہ ان کےسانے کی تعین کردیکا اور جن اشا صِفَتِهِ وَمَعْرِفَةُ مِقْدَابِ لِإِجَانَ السَّلَمُ فِيْهِ وَمَالِا ثَيْكِنُ ضَبُطُ صِفَتِهِ وَمَعُرِفَةُ مِقدابِ لَا يُحُونُ ل صغت صبط کیجاسکتی ا در مقدار معلی پرسکتی بوان میں بیت سا درست پروگ ا درجن میں صغت دمقداد معلوم نربو سطے ا ن میں بیتے سسے درست السَّلَيمُ فِيدِوَيَجُونُ بَيعِ الكَلبِ وَالفَهُلِ وَالسِّبَاعِ وَلَا يَجُونُ بَيْعُ الْحَنْهِرَوَالْحنزِ برِوَلَا بَبُعُ دُوُحٍ ہوگ . اور کے وجینے و در ندول کی بی درست ہے .اور بی شراب و خریر ناجار کے و اور ایسے کے کروں بِالْا أَنْ يَكُونَ مَعَ القَزِّ وَلَا الْعَلِ إِلَّامَعَ الكُونَ احِبَ وَأَهُلُ الذَمَاةِ فِي البِيا عَابَ كالمُسْلِماتُ ن ک بین درست منبس لیکن بدگروه می دلیستم بول اور شهد کی می دست بدلین ان مجتول ساته دورست > در دمین کام بیج اور فرید إِلَّا فِي النَّمَرِوَ المُخاذِيرِ خَاصَّةٌ فَاتَّ عَقْدَ هُمُ عَلَى الْخُمَرِكَعَقْدِ الْمُسْلِمَ عَلَى الْعَصِيْرِوَ عَقْلًا هُمَ عَلَى یں سلمانوں کاسلے لیکن خام بورپر شراب اور خرز برمی کہ آکا معالم خراب مسلمان کے شربت ویزہ کے معالمہ کی طرح ہے اور انکامعالم خزیر الْجِنْزُ مِركِعَقُلِ المُسْلِعَ لِمَ السَّأَعِ . يرسلان كے بحرى كے معالد ك فرق ہے. بيع سلم كه باقيمانه حاوكام كابيئان في لغيات كي وضاحت : - العَبْضَ ؛ قابعن بونا - التسليد فيه : لبيع - تزوخت كي ما نيوال چيز - المنتزن : موتي

اشرفُ النوري شرط المرابع الدُد و تشروري الم الجوآهر: جوبرك جن - اللَّبَن: كِي اينط - الأجَو: كِي اينظ - دود : كيرًا - القُّوز : ريشم - العُيلَ : شهدك مكى -الكوترات: يمة . العصير: يؤرا بوا -رس -مريح و لا صنيح ا وَلَا يَجِونِ المتعمونَ اله - يرجا رُنهِين كرقابض بوسف سنبل راس المال مي تعرف كياجات اسك ك كماس سے قبضه ندرسخ كالزوم بوتاب اوقبضه نفس عقد كے باعث ناگز رہے علاوہ إزيں لم فيه مين مجى قابض بروينے سے قبل تقرف جائز نہ ہوگا اس كئے مسلم فيہ دراصل ميں ہے ا ورمبع كاجہاں تك تعلق _كج اس كين قابض بوسة سي قبل تقرب جائز أنه موكاً. <u>ےل ما امکنها ال</u>و- وہ بیزس کون سی ہیں جن کے اندر مع سلم درست سے اور کن میں درست نہیں۔ اس کے واسط ہلی اور سلم ضابط بہ قرار دیا گیا کہوہ اشیآ رجن کی صفت صنبط کی جاسے مثال کے طور رکسی جر کی عمد گی ہا س کا نقصر نیزانگی مقدارکالعلم بمی بوسکتا ہو۔مثال کے طور رکسل والی اوروزن کیجلنے والی جز کی صَفْت فَسُطود محفّوظ کرنا کو اسَ طرح کی چزیل سے سلم درست ہوگی ۔اور وہ اشیارجن کی صفت کا صبط و محفوظ کر نامکن نہ ہوان میں سے سکم درست منه ہوگی۔ اس لئے کا رسول النتر صلے النتر علیہ وسلم کا ارشا دہے کہسی شی میں سع سلم کرنبوالے کیلئے لازم ہے کہ اس ككيل علوم اوروز ن معلوم يربع مسلم كرب يه حديث المرسة في خطرت عبدالشراب عباس السروايت كيد. ويجويز ببيع الكلب الخ-عندالا حناف لكسكة كربيع درست قراردي فمئ اسسة قطع نظر كدوه معلم وتربيت يأفتر بهويا نه تبو- ا ور کشکهنا بهویانه بو - البته ام الولوسف کی ایک رواکیت کے مطابق کاٹنے والاکتا بوکرتعلیم قبول ہی مہنس کر تا اس کی سے درست نہوئی مسوط میں اس کو صحح نربہ قرار دیا گیا ہے۔ امام شافع اورامام احرا کیے کی سے کو مطلقا درست قرار تہیں دیتے بعض الکیہ کا قول بھی یہ ہے۔ مگر آمام مالکہ حجمشہور قول کے مطابق درست ہے جائز نہونی کی دليك رسول الشرصلي الشرعلية يملم كاارشا وكرانى بع كرز الرف والى كالجرت، قيت كلب اور يحيف لكلن والعن كمائ جائز تنهيل ميروايت دارقطني مين لحفرت الوبريرة سعمروي سير-ا حنات كامسترل يسب كررسول الترضلي الترعليه وسكم في بيع كلب كى ما نعت فرما في اور شكاري كتر كوستشي فرمايا علاده ازیں امام ابوصنیفهٔ محمدہ سندکے ساتھ حضرت عرائشًرا بن عراس شنسے روایت کرتے ہیں کہ رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم نے شکا كزنيوا لے كتے كے بنن كوجائز فرمايا-اب اگر كوئى يبدال براشكال كرسے كەذكركرده دوايت سے استدلال درست منين اس واسطے کہ دعورے کے اندرتونتیم بے اوردلیل مخصوص ہے کیونکہ حدمیث نٹرلیٹ سے محض شکاری کے کی بیچ کا بٹوت ہوا۔ لوام كا بحاب يد دياكياك شكارى كتے كي سائھ دومرے كتوں كا اصالة " لحاق كيے دره كئ مالغت كى روايت تواس كا تعلق ا بتدائی زما نہے ہے اس واسطے کرآ غا زاسلام میں کتوں کے بارے میں جوشرت محق و دبعد میں حتم کردی تی ۔ علاوہ ازیں درندوں کی سے کوئمی درست قرار دیا گیا اس لئے کہ میمی ایسے جانور میں کہ جن سے نفع اسھایا جا سکے۔ <u> دلا بجوی بینج دو د</u> الخ بهرت الم محمدًا ورائمهٔ ثلاثه کهته بین که وه کیرا جورتشم کا بهو اس وه اوراس کیر بر کے افروں کی سے مطلقا انتفاع کے لاکن مونیکے باعث درست ہے۔ امام ابویوسف کے نزدیک اس پرریشم عیاں مونیکی صورت



الرفُ النوري شرح المالية الدو وسروري الله ف و ک در صبح الله الح بلحاظ مع بنج چارفسموں بیٹمل ہے دا، عین کی بنج عین کےسات در، عین کی بنج دین ووكان كرسائة دسى دُين كي سع عين كرسائة دسى دين كي سع دين كي سع دين كرسائة و علام قدوري ميل ذكركرده تين قسمول كوذكر فرطبط اب اس جكّد قسم جهارم بيان فرات بي اوراس كوتما م كے بعد ذكر كرنے كاسب بيوع يُن اس كاست صعيف بونا سبحتی كداس بيع يس اندرون جلس بي توضين برقالض بونانا كز برقرار دياگيا۔ ا زروئے لعنت صرف محمعنے بھے نے اور لوٹا اسنے کے آئے ہیں۔ عقد صرف میں کیو بحرعوضین کا ہاکھوں ہا کہ لین دین لازم ہے اسواسطے اس کا بام حرف ہوا۔ علاوہ ازیں ازرو سے لغت تعفی نخاۃ کے قوک کے مطابق اس کے معنے بڑھوتری ا دراضا ذرکے بھی آتے ہیں۔جیسے کہ صرَف الحدمیث کلام کے اضافہ اورا وراس کی ترکین کو کہا جا آ۔ سے۔حدیث شریف ہے ہو من انتیٰ الٰ عیر ا بمه لا يقبل السُّرمنه حرفًا ولا عدلًا "كرجس شخص نے اپنے كوباپ كے سوا دوس سے كى جانب منسوب كياتو الشريعالي اس مے حرب ا درعدل کوقبول نرفرائیک گے۔ توبمباں حرت سے مقصود درخعیقت نفل ہے۔ اس لئے کرنفل نماز فرض سے زیادہ ہواکرتی کو۔ ا درلفظ عدل سے فرض مقصود ہے۔ نو اندرون بیج حرت کیونکہ عوضین برقابض ہونا ایک ایساا ضافہ ہے جس کی شرط حرت کے علاوه يرى نبي اس بناريراس كى تعير مرف سے كي كئي كاسواسط حرف كما گياكداس ميں اضافه ي مقصود مواكر الب اس واسطے کہ عین نقود سے تو تفع منہیں اعظا یا جا تا ملکا آئی حیثیت واسطہ انتفاع کی ہوتی ہے۔ شرعی اصطلاح کے اعتبار سے سونے چا نری میں سے بعض کو بعض کے برلہ بیجیے کا نام بیع حرف ہے۔ اور اٹمان سے مقصود و مسیح بس ملق اعتبار سے تمنیت پائ ملئے مثال کے طور برسونا اور حیا ندی۔ في كره حروريد: ال حب ديل چارتسرو اليستال بيردا، وه جوبرحال بين شن بي بهوجاب بمقابل جنس بويا بعابلة غرجنس.مثلاً چاندی اورسونا د۲، بهرصورت بین مو بشال مے طور برجو پائے وغرہ ۲۰، جوالک اعتبار سے مثن اور ایک عتبار یرب می میں اور میں اور میں اور اور اسلام کہ اندرون عقد معین ہونے پر میسیع قرار ماتی ہیں۔ اور معین منہو سے اور سے بمع ہو مثلاً کمیل اور وزن کی جلنے والی اشیار کہ اندرون عقد معین ہونے پر میسیع قرار ماتی ہیں۔ اور معین منہو بے بار کلہ کے ساتھ ہوسکی صورت میں اوران کے بالمقابل بنیع ہونے کی شکل میں یہ نتن قرار دی جاتی ہیں دم، جواصل کے لحاظ سے اسباب میں شمار ہوا در لوگوں کی اصطلاح کے لحاظ سے مثن ۔ <u> ومن جنس الا تمان الإنه اگریع مرت کے اندرعوضین متی الجنس ہوں . مثال کے طور رسونے کی بیع سو سائے برا میں اور ج</u> اسى طرح بنع فضد فصند كے برلم ہو تو ان كے درميان مساوات ماكز بر ہو كى اور مجلس كے متفرق ہويے اور مدل جلسے حابض إ ہونا لازم ہوگا۔اس لئے کہ رسول النہ صلی النہ علیہ وسلم کا ارشاد گرای ہے کہ سونا سوسنے پرکہ برابر برابر ہائھوں ہائھ فودفت کرد ج وان اختلفا الإ . اگردونوں کے درمیان عرہ ہونے اور دھالنے کے اعتباریسے فرق ہوتواس صورت میں کی وزیادتی درست نه وكى - اس ك كرسول الشرصلي الشيطلية ولم كاارشاد بيكاس كاعده اوركمشيا يحسال بين -وَا وَاباع الدن هب اله وون كي جنس الك الك بوء مثال كي طور رجا ندى كي بدلسون كي بيع كي جائع ياسون في کے بدلہ چاندی کی بیع ہونو دونوں صورتوں میں کی دزیادتی درست ہوگی ترکز شرط یہ ہے کی مجلس برلنے سے نسط عوضیں کی يرقابض بهوجاكين آس واسط كدرسول الشرصلي الشرعليد وسلم كاارشا دِكراً ي كيم كحب اصناف بدل جانين توجس

ارُدو فت مروري يد الشرفُ النوري شرح طرح چاہے فردخت کرد جبکہ ما تھول ما تھ ہو۔ بدروایت سلم ادرسنداحد و عزه میں موجودہے۔ بطل العقل الأر اكربيع حرف مين السيام واكد دونون عقراميح كرنيوالي عوضين يرقا بص بوين سيط ياعوضين مين سي ا كي ير قابض ہونے سے بہلے الگ ہو گئے تو بيع حرب كے باطل ہونيكا حكم ہوگا۔ علامہ قدوري كے ان الفاظ " بطل العقد" یہ بات ظاہر ہون کہ بیع حرب میں قابص ہونا اس بیع کے باتی دہر قرار رہنے کیواسطے شرط کے درجہ میں ہے، انعقاد وصحت سع کے واسط شرط منہیں اس لئے کہ انعقاد کا باطل ہونا بھی اسی صورت میں ہوگا جبکہ سے صبح ہوئی ہو۔ ولا يجوين البقوف الخند سي حرف به درست تنهي كرقابض موسة سي قبل شن ي كسي طرح كا تفرف كيا جلائ تومثال ك طور را از کوئی شخص دینار بعوض دراهم بیجے اورابھی ان پر قالبض نه ہواکہ ان سے کپڑا خریدے کو اس صورت بیں کیڑے کی سع کے فاسر ہونیکا حکم ہوگا اس کا سبب یہ سے کہ افررون سے مبیع کے ہونیکو ناگزیر قرار دیا گیا اورباب هرن کے اندر عوضین ا ہے کسی ایک کے باعث بیع کی تعیین تنہیں کی جاسکتی تو لازمی طور پرایک اعتبار سے بٹن اور ایک اعتبار سے بیع قرار دینا ہوگا۔ ا در بیتے بر قابض بویے سے قبلِ اسے بیجیا جائز نہیں ۔ بس ما وقتیکہ دراھم پر قبضہ نہوجائے کی طرب کی خریماری ان دراھم کے ي درىيە جائز قرارىنىي دى جلىكے گى-وَمَن باعْ سِيفًا مُحَلِّي بِمَا تُبِّهِ دِيهِم وحليتُ مَا حَمِسُونَ دِيهِمًّا فَلُ فَعُ مِن ثَمْنِه خمسينَ ديم هُمَّا جَأَيْ اور چتخص زیور دارتلوار کومعوص سودرایم فردخت کرے دراں حالیکا س کا زیو زنجاس درایم کا ہوا دردہ اسکے تن سے بحاس درایم دیا سے تو سے درست البيع وكان المقوض من حِصّة الفضة وان لمرسات ذلك وكذلك ان قال خُد هذه الخسان ہوگی اور مقضر کود دراہم جاندی کے حصد کے شمار ہوں گے خواہ وہ سربیان می ذکرے -اوراس طرح اگر کے کدونوں کے نتن سے یہ کاس دراہے لے من تمنها فأن لم يتقابضا حتى افترقا كُطل العَقُلُ في الجلكة وَ انْ كان يَخلص بغيرض كالرَ لے۔ گرددوں قابص: ہوں سی کہ الگ ہوجائیں تو سے زلو رہی باطل ہوجائیگی اوراگر زلور کا بغرنقصان الگ ہونا ممکن ہوتو تلو ارس سے البَيعُ في السَّيفِ وَمِلْ فِي الحِلِيمَةِ وَمَنْ بَاعَ إِنَاءَ فَضَّةٍ سُمِّ افترقاً وقد قبض بعض تمنه بطل لعقد ورست اورزيورمين باطل قرار ديجاميكي . اوروشخص جائدي كابرتن فروخت كريه مجرالك بهوجاً دران حاليك كجوقيمت برقابض بوكبابو تو فيماكم يقبض وَصَحَّ فيما قبض وَكانَ الاناء مشاتركًا بينهمًا وان استَحِتَّ بعِضُ الاناء كان المسترى غِرْقِف کردہ میں بیع باطل اور قبضہ کروہ میں درست ہوگی اور برتن دولؤ<u>ل کے ای</u>ے اشتراک رہیگا اوراگر برتن کے تبعض حصہ کاکوئی حقدار نکل آئے کو بالخياب، انْ شِاءَ اخذ البَاقي بحِصَّت بِ مرَ النِّين وَ انْ شاءَ مَ لَا ﴾ وَمَنْ باع قطع مَا نقرةٍ فأستَحِقُّ خریدار کویر حق برگاک خواه باتی اس کے حصد کی قیمت کے ساتھ لیلے اور خواہ لڑادے اور جوشخص جانری کی ڈلی فروخت کرے اس کے بعد اس بعضُها اخذ مابقي بحصته وَلاخيارُ له وَمَن باع در مُسَمين ودينا مُابدينا رُنْ ودر مَم جان کے بعض حصر کا کوئی تحقدار نسکل آئے تواس کا باتی حصہ لے اورا سے خیار حاصل منہو گا اور توشخص دوداریم اورا مک دینار دو دینا را درا مک درہم کے بدلم البيعُ وجُعِلَ كِينَ واحدِمن الجنسَين بدلًا مِنْ جنسِ الاخرِوَمَنْ باعَ احَدُ عَشَرَومَهُ العِشْرَةِ ز وفست کویت درست بوگی اور دولون مبنسون می سیرایک کو دو سری مبنس کا مومن قرار دیا جائیط اور جوشفی گیاره درایم وس درا هم اور دوفست کویت درست بوگی اور دولون مبنسون می سیرایک کو دو سری مبنس کا مومن قرار دیا جائیط اور جوشفین گیاره درایم و

تشرف النوري شرح حَمَاهِمَ وَدينا يماجَا ثَمَالبيعُ وَكَانْتِ العَشْرَةُ بِمثْلِهَا واللَّهِينَأُ مُمَّ بِدُوهِمٍ وَيجونُ ببعُ درُهُ مَيْن ا یک دینار کے بدله فروخت کرے تو بیخ درست ہوگی اور دس دراہم بھا بلدوس دراہم ہوں گے اورا یک دینا رمبقا بلا درہم ہوگا اور ووکھرے اورانگ َصُحِیکُحینُ وَدُرهِم عَلَّهُ بِلِرهِمْ صُحِیْح وُدِثُ هِ مَیْنِ عَلَّهُ ۔ کمسِتْ دراہم کی بیج ایک کمرے درہم اور در کموٹے دیموں کے برلہ درست ہے۔ لغات كى وضاحت: - يحمّ : زير سرين - يتخلص : إلك بوسكنا . فضمّة : جاندي - قطعمة : مُكرًا ، ولي -ديناً م اسوك كاسك اشرنى - درهم اجازي كاسكر - غلية الكوما -ے کو تو صبیح ا<u>دَ منَ باع سیفا الج</u> کوئی شخص ایک ایسی تلوارجس پریجاس دراہم کی قیمت کے بقدرزیور لگاہوا مودراہم می تبحیہ اور خرمدار من کے کیاس دراحم کی ادائیگی نقد کردے تو یہ بیع درست ہوگ ا دران نقد دصول کرده دراهم کوتلوار مل موتو در بورے عوض شمار کرنن گے اس سے قطع نظر کہ خریدار اسے سان کرے ، با نہ کرے بلکہ اگر خریدار اس کی کھرا حت بھی کردے کہ میر کیاس دراہم دونوں کی قیمت سے ہیں تب بھی انھیں زیور ہی کے عوض شَمار کریں گے۔ اس لئے کرزیور کا جہانتک تعلق ہے اس میں بیٹے صرف ہے اور بیٹے مرف میں اندروں مجلس قابض ہونالا ہم ہے تو اسکانی حد مک عقد سے کو صیحے کرنے کی سٹی کریں گے اوراس کے درست بونٹی شکل سی ہے کہ اس نقدکو زاور کا عوان تقرا يا جلئ اس كرب راكر دونون عقد كرنبواك قابض بوسن مقبل الكب مو كئ تو تلوار كي سيع درست قرار د بجائيكي . ر شرط بیسے کہ تلوار کا زیوراس طرح الگ کیا جائے کہ کوئی نقصان نہوا ورزیور کی سے کو باطل قرار دیں گے اس لیے کہ زبور کے *حصہ میں علیٰد گی سے* قبل قابض مُونا صروری ہے اور قابض ہونا نہ یائے جانیاتی بنا ریز سے باطل ہو گئی اور بغیرنعصان کے ت*یوا* نہ چھڑا یا جاسکے تو تلوار اورز بوردونو س بی کی بیع باطل قراردی جلے گی اس لئے کہ سپرد کرنا وشوارہے۔ دمن باع اناء فضية الج كوئي شخص سيد يا چاندي ككسى برتن كو دو خست كرف اوراس كا كجه حصد لعدو صول كرك ا درکچہ ہاتی رہ جائے اور تھیرمتعا قدین الگ ہوجا میں بو اس صورت ہیں تمن کی متنی مقدار نقدہ وضول کر دیکاہے اسی کے بقدر بيع درست بيوكى اوراب برتن مين دونوب كااشراك بهوجائيكا اس كاسبب يرسي كديدمكل مع حرف مع توجسقا حصد میں بیج حرف کی شرط موجود ہوگی۔ فقط اسی کی بیج درست ہوگی اور میر فسیاد اصل نہونے کے باعث اس کا اثر کل میں نہو گا اس کے بعدا گر کوئی اس برتن میں حقدار نہل آئے تو خریدار کو برحق ہو گاکہ خواہ باقی یا ندہ برتن اس کے حصہ كے بدلے لے اور تواہ لوادے اس لئے كه اس برتن ميں مثركت كا بونا زمرة عيب ميں واخل ہے۔ ومن باع دی های الد- به درست بے که دودراهم اورایک دیناری سع ایک درخم اوردودینار کے بدلہ ہو۔اسلنے که عندالاحنات صابط ملی بے ہے کہ مختلف جنسوں والے ربوی الوں میں اگر ایک جنس کو اسی کی جنس کا عوض قراردینے میں عقد میں میں فسادلازم آ ماہے تو خلاب جنس کوعوض قرار دے لیا جائیگا تاکہ عقد سے میں فسادے احتراز مروجا ασασσοισσισσοσο

الرف النوري شرح الموات الأدد وسيروري 😸 لهذااس حبكه درسم دينارك مقابله مي اور دينار درهم كم مقابله مين موجائيكا اوربيع درست موجائيكي اس ليح كه بصورت اختلاب جنس عضين يس مساوات لازم تنبير. ا م فرخ اورا ئمّهٔ ثلاثهٔ اس عقدِسِج کو بالکل درست ہی قرار نہیں دیتے اِسواسطے کہ اختلابِ جنس کی شکل ہیں عقد سِع کر نورا مے تصرب کو برلنالازم آ باہے اسواسطے کہ اس نے توکل کو بمقا بله کل رکھاا دراس کا تقاضہ بہ ہے کہ تقسیم ہونا بطرتی شیرع ہو، تعیین کے طریقہ برنہ ہوا درعقد سے کرنیو ایے کے تقرف کو بدلناج ائر نہیں ورنداس کے تقرف کے مقابلہ میں یہ تقرف آنا کی . برگا -عندالاضاف عقد بریح کاتفاً صدّم طلقاً تعاً بل ہے کس کے اندرتعا بلّ جنس بالجنس اورتعاً بل جنس بخلاب الجنس اور تقابل كل بالكل اورتقابل فرد بالفردتام كااحتمال يايا جاتليج اورتقابل فرد بالفردكي صورت مين عقد بيع كاصحح بهومالازم آ رہائیے بیں عقدگونسیا دسے بچاکے کی خاطراس پر حمول کریں گئے ۔ رہا اسے دومیراتھرف خیال کرنا یہ غلط فہی پر بہتی ہے ۔ اس لة كراس شكل مين اصل عقد سيع مين كونى تغير تنبي بوا محض الدرون وصعت تبديكي بوتى اوراس مين حرج تنبي -وَمن بأعُ احد عشر الز-اس كے حكم كوبھى اسى ضا بطرير مبنى قرار ديا جائيگا جواوير سان بو حكا - علامة ورئ اسے اس واسطے ذکر فرارہے ہیں تاکہ بریتہ جل مبلے کم محص جنس الی خلات الجنس کے باریس عوضین میں سے ہرعوض کے اندر دوسور كا وجود ب حب طرح كرسئلة اولى ميسب ا ورعوضين ميس سكسى الك عوض كامو تود بونا جيساكه اس منكد كاندرب يه و ولؤں با عتبارِ حكم يحساب بي اوران كے درميان كسى طرح كا فرق تنهي للبذااس حكر بمقا بلر وس وراهم وس ورحم ربس ك ا درامک دینار بمقابلهٔ امک درهم رہے گا۔ وَانِ كَانَ الغَالَبُ عَلِى الدِينِ هِم الفضاة مُ فَهِي فِي حَكَم الفَضِّةِ وَانْ كَانَ الغَالَبُ عَلى الدِّنا نير الذهب ادراردام برجانری الملبه بوتوه مجلم باندی بون کے ادر دینارو ن پر اگر سونا فالب برور وہ بحسكم سونا فهى في مُحكِّمِ الذهبِ فيُعتبرُ في حماً مِنْ تحريمِ التفاضُل مَا يُعتبُرُ فِي الجيئَاءِ وَان كانَ الغالبُ عليها ہوں گے ۔ لہذاان میں کی وزیا دی کے حرام ہونے کا اسی طرح اعتبار کیا جائے سم احس طرح کھود لیں اعتبار کہتے ہی اوران اس الغَرْقُ فليسًا في حكم الدر اهِم وَالدنانيرِ فهما في حكم العرُوضِ فاذابيعَتُ بحِسْمِ المتفاصلاً کموٹ کا خلبہ ہوتو وہ درمہوں اور دیزاروں کے حکم میں نرہونے بلکا ان کا حکم سا بان کا ساہوگا ادرجب انغیں ان کی جنس کے بدلہ اضافہ حَازَالِبِيعُ وَانِ اشْتَرَىٰ بِهَاسِلِعَةً تُمْرَكُ نَدُتُ فَتَرِكُ النَّاسُ الهُعَامِلَةَ بِهَا قبل القبض نَظلُ البَّيعُ سے فروخت کیا جلے گا تو بع درست ہوگی ا دراگر ان کے ذراید سامان فریدے پھر بیمروج نروم یا در لوگ انکے سامتر معالمدان پر قابض ہے۔ عندا بي حَنِيفة رحمه الله كُورِقال ابويوسف عليه قيمتُها يومَ البيع وَقالَ عَمَّلٌ عِليه قيمته كَا ہے قبل ترک کرمیے ہوں تو سے باطل ہوجائیگی۔ امام ابوصنیوٹ میں فراتے ہیں اورا مام ابولیسعدہ کے زردیک اس پر میع کے دن کی قبت پاوجوب ہوگا۔ أُخرُ مَا يِتِعَامَلُ الِنَاسُ وَيجونُ البيعُ بالفلوس النافقةِ وَان لَم يُعَيِّنُ وَان كَانْتُ كَاسِنَا لَمُ يُجُزِ ا درا ا محرد کے نزد کیے لوگوں کے ایجے ساتھ معالمہ کے آخری روز کی قیت الذم بوگی اورمروج جسیو کی ڈرلید بنے درست بح اگرچنیسین نہ کی بھوا درجیے کھوٹے ĊĊĊĊĊĊĊĊĊĊĊĊĊĊĊĊĊĊĊĊĊĊĊ

الشرف النوري شريح البيحُ بِهَاحِينٌ يُعَيِّنَهَأَ وَ أَوْ إِياعَ بِالفلوسِ النافقةِ تُحركسَنَ تُ قبلَ القبضِ بَطلَ البيعُ عندَ ابي حنيفَةَ ہونے برس درست نہ ہوگی حتی کہ انکی تعین کردے ۔ اورجب کوئی شےموق چیسوس فروضت کرسے پھر قابعن ہونے سےقبل وہ مروج زم ہ توا ما) ابوضیف وَمُنِ اشْتَرَىٰ شَيًّا بنصف دِمهم فلوس جَان البيعُ وَعَليهِ مَا يُماعُ بنصف دم هِمِن فلوسٍ وَ فرائے ہیں کہ سے باطل مرجائے گا اور ترشخص کوئی شے آ دھے درہم کے مبیوں خرمیے توسی جائز ہوگی ا در نصف درہم کے مبیوں سے جوفرد خت کیا جا ما مَنُ ٱعْطَى صَارُونَيًا در ممَّا فقالَ أعطِين بنصف له فلوسًا وبنصف السَّاكِ الرَّحَيَّةُ فسكَ اللَّهِ في ہے اس لازم ہوگا .اور جو تفق مرات کو ایک دعم و سکر کے کہ مجھے اس کے آدھے کے میسے اور نصف کی رقی محرکم اعمیٰ و بد سے تو تمام ہی میں سے فاسد الجُميع عندَ إبى حنيفَةَ وَحِمَهُ اللهُ وَقالَ حَامَ البيعُ فِي الفلُوسِ وَبَطلَ فيمَا بَقِي وَلوقالَ اعْطِي موحائريگي امام ابوصنيفة يسيى فرماسته ميں اورا مام ابولوسعت واما محد کے نزدیک میسیوں میں تو سے در اور باتی میں بافل موگی اورا اگر کے کہ مجھے آدمے 👺 نصف دِيه هَم فلوسًا وَنصفًا الاحبُّ تُم كازالبع وَلُوقالَ أعْطِبي دِيه همًا صَغِيرًا وين ناه نصف درہم کے بیسے اوروق مجر کم انتفی دید سے تو بیح درست ہوگی ۔ اور اگر کیے کہ مجھے جھوٹے در مم دسے جو باعتبار وزن آدھے درہم سے رق مجر کم ہی دِرُهُمْ إِلَّاحَتَةً وَالمَاقِي فَلُوسًا جَانَ البِيعُ وَكَانَ النصفُ إِلاَّحَتَّةَ بَانِ اءِ الدَّى هِم الصَّغِ يُرِ بو ا در با ق بيسے عطاكر توبيع درست بوگ اوررق بحركم آد حا درىم بمقابل درىم صغير برد كا -وَالْبَاقِي بَإِنَ اءِالْفَلُوسِ. اور ما فی مقابل فلوسس بیع حرف کے باقی ماندہ احکام کا بریان لغات كي وضاحت - التفاصل اضافه ازيادتي . دنانكير : ديناري مجع "بوك كاسك كسكا : غيرمون نَافَقَة : مون - اذآء : مقابل - الصَّغاير : تجوال ا فلوس - فلس كى جمع : يسي -وان كان الغالب على الديماهم الا- الردر مون أوردينارون برسوك جانرى كاغلبهو اور کھوٹ کم ہوتوانکا حکم سویے چاندی کا ساہو گا۔ اور انھیں خالص سونے وچاندی کے بدلہ یا بعض لوبعض کے بدلہ کی زیادتی کے سائمتہ بیجنا درست نہ ہوگا اوراگر دراھم و دنا نیر میں کھوٹ غالب اورجا ندی سوناکم ہوتو بھیر انسكا حكم سامان كاسابهو گااورجس میں کھوٹ كا غلبہواسے اس كے ہم جنس كے بدله كمی زیاد تی كے ساتھ فروخت كرنادہہة فان اشتری بها الز کوئ شخص کموٹے دراہم کے برارسامان خریدے اور بوقت خریداری وہ مردج ہوں سکن فروت كنفره كودسين سے قبل ده مروج شربين يو امام الوصنيفرج بيح كو باطل قرار ديتے بين اور خريدار كو بين لوطانا واجب فرمائے کننده کو دینے سے قبل وہ مرون شرمیں تو امام الوصنیفدہ بین کو باطل قرار دیتے ہیں اور قریدار کو بینے کو ٹانا واجب فرائے گی ہیں بشرطیکہ بینع بر قرار ہو۔ اور بینع نہ ہو تو اس کی قیمت کا وجوب ہو گا اور امام ابو یوسعی وامام محراً بینع کو درست قرار دسیتے ہیں اور میکہ انجی قیمت کا وجوب ہوگا اور قیمت کے واحب ہونے میں امام ابو یوسع بینے کے زدمک بینع کا دن معتبر ہوگا ذخیر آہیں سے کماسی قول پر فتوئی ویا گیا ہے۔ امام محراً فر ماستے ہیں کہ انسکارو اس ختم ہونیو الے دن کی قیمت معتبر ہوگا۔

الرف النوري شرح المالي الأحدد وتسكروري الم ا مام ابوبوسعت وامام محر می نفرماتے ہیں کہ انکارواج باقی نیررہنے کے باعث میں کا سپرد کرنا دشوارہے اور سپردگی کا دشوا ر ہونا فساً د ونزاع کاسبب نہیں ہے بس بع درست ہوجائیگی۔ ا مام ابوضیفہ ؒ کے نزدیک انکارواج باقی نرر شخے سے انکیٹسیڈ ہی باقی زرمی ۔اس لئے کہ انتی تنسیت کا جہاں تک تعلق ہے وہ تولوگوں کی اصطلاح کے باعث تھی لہٰڈا اس طرح بی بش کے بغیر ہوئی اور تن کے بغیریع باطل ہوجاتی ہے۔ ے بیرورں اور بہت بریاب ہے ہوئی ہے۔ وان لحد تعین الز: مردج بیسیوں کے بدلہ بیخیا دِرست ہے اگر جیا بی تعیین نیکی ہواس لئے کہ انکا بٹن ہونا لوگوں کی اصطلا کے باعث ہے توجسوفت یہ اصطلاح برقرار رہنے گی اسوقت تک ٹننیت کے بھی باطل نہونیکا حکم برقرار رہے گا لیس تعیس بسودب البية الرمردج مربي توتعيين لازم بوكي ورنه بالعيين سع درست مربوكي -<u>ومن ایٹ تری</u> الزیکوئی شخص او**ھے درهم کے بیسیوں کے دربعہ کوئی شے خ**رمیے اور میرنہ بتائے کہ ان بیسیوں کی تعال^و کیا ہے تو خریداری درست ہوگی اور خریدار پر اتنے بیسوں کا وجوب ہو گا جینے کہ آ درھے در ہم میں ملتے ہیں - ابام زفر ^و ذاتے ہیں کہ خریداری درست نہ ہو کی اِس لئے کہ فلوس عدد ی شما رہوئے ہیں اور جب مک عدد سیان نہ ہو یہ تن مجہو کر رہے گا۔ اس کا جواب یہ دیا گیاکہ بہاں تن میں جہالہت نہیں اس واسطے کہ آ وسے درھم کے بیان کے بدیجھر آ دھے کو نلوس کے ساتھ موصون کرتے کے باعث یہ بیتہ جُل گیا کہ وہ ذکر کردہ قول آتنے ہی کا قصد کرر ہاہے جنتے کہ آ دھے درم سے جاتے ہیں بس فلوس کی تقداد بیان کرنے کی احتیاج باقی مذرہی . ومن اعظی الد کوئی شخص حراف کوایک درهم دے اور لفظ" آدھے" کو دوبارہ بیان کرتے ہوئے اس طرح کیے کہ مجھے آ د سے در م کے بیسے دیدوا وررئی بھر کم آ دھا دیدے . توا کا ابوصنیفی کے نز دیک ساراعقد فاسد ہوجائے گا ۔ ادرا کا ابوبوسٹ وامام فحریج فرملتے ہیں کہبسیوں کا عقد درست ہوگاا ورباتی فاسد ہو جائیگا ۔اگراس طرح کیے کہ اِس درهم کے بدلہ ادھا در ہم اور نی بھر کم آدھا درہم دے تواس صورت میں عقد سے صیحے ہوجائے گا۔اس اختلاب کی بنیاد دراصل یہ ہے کہ اہم ابوصنیفر فراتے ہی کہ تقسیر تفصیل کے ذریعہ ایک کی عقدیں سکرار نہ آئے گا اور اما ابو یوسف و الم محرة فرات بن ك تكرار آجائ كا. كتأث الرهين الرِّهِنُ ينعقدُ بالايجابِ والقبولِ وَمُيمَة بالقبضَ فاذَا قبض المُرتِهنُ الرهنَ مُحَوَّزُمَّا مُفَرَّ عَسَّا ربن كاانعقا دا يجاب وقبول سي بُوتلب اورائمًا م بزرليه قبضه بوتلت المذاجب مرتبن رمن يرقابض بوجك بحالب فوز، مفرزًى: ميِّزًا تمَّ العِعَلُ فيهِ وَمَالِحَرِيقُبِضِمُ فألواهِنُ بالخيأ بِما ثُ شَاءَسَكُمْ الدِروَان شَاءَرُجَعَ عَبِالرَّهِب ممیز توعقد کا تمام ہوگیا اور صوقت تک قالبض نہ ہولو راہن کوحق ہے کہ خوا ہ اس کے میر دکردے اور خوا ہ رہن سے رجوع کر لے۔

الشرفُ النوري شريع المحمد الأدد وت ہے ا <u> اتاب الرهن الخ</u>يعموم مصنفين كے يہا*ن ترتيب يه رسى ہے ك*كتاب الرسن كاذكركتاك <u> 7</u> الصدير كي بعد كرت من . دولون كي درميان مناسبت اس طرح بي كي تركار كرنا حصول ال م زربیر سے ابساہی حال رسن کا مجی ہے۔ علامہ قدوری اسے کتاب البیوع کے بعد ذکر فرمارہے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ بدر عقر سع اس کی شدرت سے احتیاج ہوتی ہے - علاوہ ازیں جیسے بین کا انعقاد بزرید ایجاب دقبول ہوجا تاہے مشک اسی طرح سے اس کاانعقاد بھی نرریعہ ایجاب وقبول ہوتاہیے ۔ بھربعض اوقات سیجے کے اندر بھی ثمن مہیا یہ ہونیکی وجہ سے ا حَتياج رمن بيش ام جاتى ہے۔ جيسے كرروايت بير ہے كەرسوك النُّرصلي النُّرعليه وسلم نے الوالشح ميروي سے بين صاع بَو خرید کراس کے بدلہ ایک زرہ بطور رمین رکھی۔ یہ روایت بخاری مسلمیں ام المؤسنین حضرتِ عالکے مصدیقے رضی اللّٰرعنبرا روی ہے۔ رہن کے مشروع ہونیکا نبوت کتاب الٹر<u>سے ہ</u>ے ارشا دِربانی ہے ^ہوان کنتم علی سفرو آم تجد وا کا نباً الرَّهِنَ إِلَى ازروبَ لِنت رسِن كِمعنى كسى شرك روكن كرات بين اس سقطع نظركدوه مال بهويا مال كےعلاوه شرِغًا کسی حق کے بدلہ میں ایسی مالی شے کورو کئے کا نام ہے جس کے ذریعیہ کا مل حق یا کچرحق وصول ہو سکے۔ مثلاً مرمون ن کی دصولیا ہی۔ چلسے یہ دین حقیقی ٔ دمین مہو یا بیعلمی مہو۔ دمین حقیقی وہ کہلا ہاہے جو طاہر کے لحاط سے بھی واجب مہو ا ورباطن کے اعتبار سے بھی یا محض ظاہر کے لحاظ سے اس کا وجوب ذمہ میں ہومتلاً کیسے غلام کا تمنی حس کا بعد میں آزاد ہونا ظا ہر ہو۔ اور دین حکی مثلاً وہ اعیان کب کے ضمان کا وجوب بزریعیمٹل یا قیمت ہواکر ملہے . <u>وستم بالقبضی ال</u>ا۔عقدِ رسن کے اندر مرسون برقا بض ہونار سن کے جائز بہونی مشرطہے یالازم ہونیکی مشرطہے ؟ سیج لام فوابرزادہ ویزہ بیان فرماتے ہیں کررس کارکن محض ایجاب اور م گیام سون پر قابض ہونا، وہ رس کے لازم برديكي شرطب مذكر جائز بروك كي تعني ربن توقابض بوت بغير بعي بروجا ياكر آب مركز اس كالزوم نهي بوقا لزوم تررع كابهال مكتعلق بعص بواسط متبرع درست بوجا تاسيداس واسط رس كامنعقد مو مام بون كے قابض ك يرمنحمرنه بو كامكر مختصر طحاوي اوركافى وغيره فقي كما بورسي بته جلتاب كدرس كح جائز بونيك واسط مرمون كة قالض بونيكي سرط ب- امام محروج كية بين رسن بغير قبضيه كي جائز ننبين - مختفر كرخي مين بيد امام الوحنيف وزفرة والولوسف ومحرة وسن بن زيادة فراسة بين كرسن بعُرقبضد ك جائز تنهير. ا ما مالکتے کے نزِ دیک رسن کا از وم نفس عقد سے موجایا کر تاہیں۔ اس لئے کہ رسن دونوں طرف سے مخصوص بالمال مولب تويدعقربع كاطرح مواكم محض أيجاب وقبول في لزوم موجايا كرناسيد اخناف كامتدل مارشادر بان ب-وان كنتم عظ سفرولم تجدوا كانتبا فرمان مقبوصنة " استدلال كي تفصيل اس طرح به كد لفظ رمان صاحب بدايه واسبيجابي لا بقول به دراصل معدر سے جس كا اتصال فلكرسا كقب اور محل جزارين أكرمعدر حرف فاكے ساكة مقرون بو ية اس . سے مقصود امر م حاكر تاہے ۔ مثال كے طور يرآيت كريمية ففر ب الرقاب اور فتحرير رقبة مؤمنة " ميں فرب

الرف النوري شرط المسمة الدد وت الدوري ا در تحریر دو نون مصدر میں اوران سے مقصود دراصل امرہے بینی " فاضر بوھا" اور فلیحررھا " لہٰذا ذکر کردہ آیت میں ر مآن اگرچەمصەرىيەمگراس سےمقصودام ہوگا بعینی" فارىبنوا ۇارتىبنوا ب <u> هومنا</u> الو[.] به تبینون فیو داحراز ی ہیں - مورز کے معنے یہ ہیں کہ مرسون چیزاکھٹی ہوا دروہ متفرق نہو تو یہ درست ر ہوگا کہ بغیرد رخت کے بھل رکھے جائیں، اور کھیتی زمین کے بغیررسن رکھی جائے۔ مفرس سے مقصود یہ ہے کہ رہن رکھی ہوآ چیز کی مشغولیت حق رابن کے ساتھ یہ ہوا وراسی طریقہ سے یہ درست نہ ہوگاکہ بلامتاع وابن گھرکور بن رکھاجائے۔ متيز كإمطلب يدب كهشے مربون تقسيم شرده بومشترك نه بو بنواه بداشتراك حكمى مى كيوں نه بو وه اس طرح كه رس رکھی ہوئی چیز بلحاظ پیدائش بلارس رکھی ہوئی چیز کے سائھ ہومٹلاً مرسور زمین کا القبال مع درخت حزت الم مالك اور حفرت الم مشافعي مشترك جيرك ربين كو جائز قرار ديت بي -المه ويمان المدهن الوبه بوتنخص كروي ركع إس اصطلاح مين دامن كهاجا ماسي - ا در ويتخص كس كم ياس كروى ركه دا ہواسے مرتبن مجتے ہیں اور صب چیز کو گردی رکھا جلنے وہ نے مرسونہ کہلائی ہے مثال کے طور پر عروب زاہرے سو دراہم کئے ا دراس کے برا ابنا باغ رمن رکھا تواس میں عمرو را بن کہلائیگا اور زاہد کو مرتبن کہیں گے اور باغ مربهون كبلايا جائي كا فاذاسَكُما الميهِ فقبضَهَا دَخُلَ فِي ضمانهِ وَلَا يَصِيُّ الرَّفِّنُ إِلاَ بِذَيْنِ مَضِمُونِ وَهُوَ مَضُونُ بِالْأَقْلِ بھرجب اس کے سپردکردی اوروہ قابض ہوگیا تو وہ چیز مرتبن کے ضمان میں آگئ اور رہن درست نہیں لیکن دینِ مضمون کیکٹھاا وروہ جزاین مِنُ قِيمتِهِ ومِنَ الدِّينِ فَاذَا هلك الرهنُ فِي بِإِلهُ رَبِّينِ وَقِيمتُهُ وَالدِّينُ سواءٌ صَارالمرتَّهنَ قست کے سائد اوردین سے کم عوض کے سائد معنمون شمار ہوگی لہذا اگرم تین کے قبضمیں رسن شدہ چیز تلف بولگی درانحالیک اس جیزی قیمت اوردین مُستوفيًا لدُينِه كَدَمًّا وانُ كانت قيمةُ الرهنِ أَكْثَرُ مِنَ الدينِ فَالفَضْلُ أَمَانَهُ وَإِنْ یکسان ہوں توبا عتبار کم مرتبن نے اپنا دین وصول کولیا اوراگرم ہونے کی قبیت دین سے زیادہ ہوتو زائد مقدار امانت ہوگی۔ اور اگر سمونہ كَانْتُ قِيمُةِ الوهِنِ اقلَّ مِنْ ذُلك سَقَطَ مِنَ الدين بقدم هَا وَم جَعَ المُرتَهِ مُ الفضلِ . نے کی قیمت دین ہے کم ہوتو اس فے مقدر دین را بن کے ذمہ نہ رہے گا اور مرتبن باتی دین کی وصولیا بی کر لے گا۔ رہن مترہ چیز کے ضمان کا ذکر لغات کی وضاحت: دنین: ترض ـ سوآء : برابر، کیساں ۔ فضک : زیاد تی ،اضافہ . وأوضيح ا وهومضمون الدع عندالا حنات رسن ركمي بوئي جيز مضمون بواكرى سے كه اگرده جيز رسن و رکھے ہوئے شخص کے پاس رہتے ہوئے بلاتعدی تلف ہوگئ تواس براس کا آا وان وضمان وہ لازم آئے گا جودین اور قیمت میں ہے کم ہولہٰ ذا فتیت دین کے مسادی ہونیکی صورت میں تو معا ملہ برا برہوجائے اور

الثرفُ النوري شرح المحمد الدُد و وت روري 🛪 رکمی ہوئی کا کچے دومسے کے ذمہ باتی ندرہے گا اورقیت دین ہے زیا دہ ہوئیکی شکل میں زائد مقدارا مانت شمار کی جائیگی کہ اس کے المين مون يركون صمان لازم من موكا - اورقيت دين سے كم مون يرقيت كے بقدردين كے ساقط مونيكا حكم كيا جائيكا - اور باقى انده دىن مرتبن رابن سي وصول كرالے گا۔ امام شافقی کے نزدیک رمین رکھی ہوئی چیز کی حیثیت مرتبن کے پاس امانت کی ہوتی ہے لہذااس کے تلف ہونے پر دُین سا قط سنهي مو كا اس لئه كه وه حديث شريع لل القبل الرمن من رم نه الدينم وعليه غرمه يم معني به مراد ليته مي كه رمن شره چيز مضمونِ بالدين منهي مواكرتي - قاصى شريح سارے دين كے ساقط بونيكا حكم فرماتے مي اس سے قطع نظر كرقيمت مرمون ا حنات کا مستدل میردایت ہے کہ مرہمونہ چیز ملعن ہو نیکے بعد حب اس کی قیمت میں اشتباہ ہوجائے اور راہن و مرتبن دونو کہتے ہوں بتہ نہیں اس کی قیمت کیا تھی تو مرتبہٰن کوانے دین کا آباوان دینا چاہئے جتنے کی وہ چیز رہن رکھی گئی تھی۔ یہ روا دار قطنی میں مرفو عا اور ابوداؤ دمیں حضرت عطا رہے مرسلا مردی ہے۔ علاوہ ازیں روایت میں ہے کہ کست خص نے کوئی محور اکسی کے پاس بطور رسن رکھ ریا در مجروہ مرتب کے یہاں رہتے موسئ مركبيا تورسول السُّرصلي السُّرعليه وسلم في مرتبن سے فرما ياكه تيراحق سوخيت بهوكيا- رسن كے قابل ضمان بونے بر اجماع صحاب بمى ب اگر مكيفيت صمان كاندرا خلاب صحابكنيد و حضرت الوسكر صديق السيم مضمون بالقيمة اور حصرت ا بن مسعود ، حفرت علی ، حفرت ابن عمرضی النّدعنهم سے دین اور قیمت میں اقل کا ضامن ہونا -اور حفرت عبرالتّرا من عباس رضی النّرعندسے دین کا ضامن ہونامنقول ہے۔ وَلا يَجِونُ رَهِنُ المِسْاعِ وَلا رَهِنُ تَمْويًا عَلَى مُؤْسِ النَّحْلِ دُونَ الْعَنْلِ وَلاَ بَهِ فِي الْأَيْرِ ض اوربہ جائز نہیں کہ مشترک چیز رمن رکھی جائے اور نہ بغیر ورخت کے درخت برائے بھلوں کو رمن رکھنا اور بغیر زمن کے اس میں موق کھیتی دُوْنَ الانْهُ صَ وَلَا يَجِونُ رَحْنُ الْغَلِ وَالاَثْهُ صِ دونهما ولِايصِةُ الرحْنُ بالأمَانَا بَ كالودائِمَ كودبن دكعنا جائزسے اور نہ يہ جائز ہے كہيل اورکھستى كے بغيرحرف ورخت وزمين كودبن رکھس اورا مانتوں كو دمہن رکھنا ورست نہ ہو گامثلاً وَالعواسى وَالمُضَام بأتِ وَكَالِ الشَّرِكِيةِ . وديستين اور عارية لي مونى استيار اورمضارب وشركت كا مال . لغات كي وضاحت ، مشآع ، شترك بس كتقيم نهري كو و ووائع و وديعت ك جع الم والتواد ؛ عارية لي و في جيز ج جن اشیار کارس رکھنا درست ہواور جن کا درست نہیں ہے۔ رض ولوجيسى العشاع الدعن العشاع الدعن الاحناف شترك چيز كور بن دكمنا ورست بنين ١٠س مع قطع نظر كدمشاع في

الشرف النوري شرق ازد و قسروري م رسن کیسیاستہ انصال ہویا یہ بعد میں واقع ہوعلاہ ہ ازیں خوا ہ اپنے ہی شر کیسے پاس بچیز رس رکھی ہویاکسی اورشخص کے یاس نیزید مشاع قابلِ تعسیم مویانه بو حضرت امام شافعی کے نزومک مشاع رمن اشیار میں درست ہے جنگی کہ سے درست ہے۔ حضرت امام بالك اور صربت امام احمرُ بمني من فرملت بين - دونول كے دلائل دراصل بين كے حكم برمنبی و منحصر ہيں . إمام شأوني کے بروی حکم رہن یہ قرار دیا گیاکہ رہن رکمی مہوئی چیز برائے سے معین ہواکرتی سے نینی اگر رہن رکھنے والا ڈین کی دائلی مر کرسکتا ہونو مرتبن رم کی ہوئی جیز بیج کر اپنے توتی کی وصولیا بی کر لیگا ا دریہ بات عیاں ہے کہ مشاع جز بھی عین ہے اور اسے بیخنا مُمکن ہے الزِدامشاع چیز تبھی حکم رہن کے لائق ہوئی بیس اس عقد کو درست فرار دیں گے۔ عن الاحنات عمرتبن به قرار د باگیاکه اس نے ذریعیر مرتبن کو بد استیفاری فراہم ہوتا ہے اور شترک جزیں بداِستیفار کا نابت ہونا تصور نہیں ہوک تیا کیونکہ تبوت پر کا جہاں تک تعلق ہے وہ عین چیز میں ہواکر تا ہے ا ورمشترک چیز میں نہیں لہٰذا یر استیفار بغیرس رکھی ہوئی جبزیس ہوگا اوراس کے باعث رمن کا حکم فوت ہوجا کیگا۔اس واسطے مَشَاع وَمُشَرِّک رَبْ کے جائز ہونے ی کوئی شکل مکن نہیں فائكرة ضروريد . مشاع ربن كوبيض مصرات باطل اوربيض فاسر قرار ديتے ہيں مگر درست قول كے مطابق رمن شاع فاسدسہے۔ اور فاتص ہوجائے برمز ہن کے اور اس کے ضمان کا وجوب ہوگا۔ اس کاسبب یہ ہے کہ رس سنقد ہوئے کے واسط اس كامال موماً شرط قرار دیا كیا . نیزیه كه اس كے مقابل معی ال منی مضمون بود اس شرط كے بلئے جلنے برر بن ھیج کاانعقاد ہو گا ور ندر مبن فاسر کا انعقاد ہو گا اور حب جگہ رمین سرے سے مال ہی نہ ہو۔ مثال کے طور پر آزاد تخص یا شرک یا آس کے بالمقابل مصنون کال نہ مولواس صورت میں اس رس کا سرے سے انعقاد ہی نہ ہوگا ۔ اسی تو باطل کہاجا آ ہے ولانصبح الوهن الح ورمن مامات ورمال شركت، مال مضادمت أ ورعاديت كے عوض ركھنا درست نہيں - اُس داسط لدرس كاسبب مرتبن كم واسط مراستيفا وكاحصول سا ورس برقابض بوجك برضمان كالزدم بوكا ورضاب نابت كا وجود فاكزيرب ماكه مضمون يرقابض بوكراستيفا بوئين ممكن بهوا ورامات كتفيضك اندر صمان لازم نهيلً ما بساس كے عوض ركھنا درست نر شوكا-وَيَهِمْ الرَّهُنُ بِوائِسٍ مَا لِ السَّلَمَ وَتَهْنِ الصَّحَونِ وَالمُسْلَمُ فَيُهِ فَأَنَّ هَلَكَ فِي عِلْسِ الْعقلِ تَدُّ ا در درست ہے دہمن سلم کے داس المال اور تمن حرف اور سلم فیہ کے عوض میں کیڈا اگر مجلیس عقد ہی میں فوت بوجائے تو عقب القَهِفُ وَالسَّلُوُوصَاءَ البُرْتِهِ نَ مُسْتَوَفِيًّا لِحِقِّمِ حُكِمًا وَأَوْااتِفِقَاعُلِ وَضِعِ الرهِبِ عَلَى مَلْ مرت وسلم يحل شمار بروكا اور ترتبن باعتبار مكم البيغ حق كوومول كرئيوالا قرار دبا جائيكا اوروب كسى عادل كي ماس رمن ركهن بردونون اللفاق عَلُ لِ جَائَ وَلَيْسَ لِلمُرْتَهِينَ وَلَا لِلواهِنِ أَخُلُ لا مِرْدِيكِ إِنْ مَلْكَ فِي يَلِه مَلكَ مِنْ بحوجلئے توددست ہے اور مرتبن ا ورائن کواس سے لینے کا استحقاق نہ ہوگا لہٰذاآگراس کے باس رہتے ہوئے چر باک ہوگئ لوّ خىمَانِ المُوْتَهِنِ وَيجِونُ وهِنُ الْدِيمَا هِمِ وَاللّهُ فَا فَاوِواْلْمَدَلِ وَالْمَوْنِ وَنِ فَأَنَّ كُرهِنَتُ يه مِنانِ مِهِن سه بِكُ سُمَارِ مِنْ اورويهوں اوروينا روں اور ميل كيما ينوالى چيزوں اورودن كرنوالى مثيا دكون دكستا و لهنوا اگر

الرف النورى شرح المهمية الدد وسروري الم بِعِنْهِ مَا وَ هَلَكَتُ هَلِكُتُ بِمِثْلِهَا مِرِ السِّينِ وَانِ احْتَلُفًا فِي الْجُودَةِ وَالصِّياعَةِ - بِوَنَ شَا بِي فِوت لا مَا بَوْت لا مَا بَوْت لا مَا بَوْت لا مَا بَوْتُ بِي اللَّهِ عِنْهِ اور كُمْ يَا بِرِيْنِ اللَّهِ عِنْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ الللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْكُ اللَّهِ عَلَيْكُ الْحَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهِ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهِ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ الْمُعْتَى عَلَيْكُ اللَّهِ عَلَيْكُ الْمُعْتَى عَلَيْكُ اللَّهِ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهِ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهِ عَلَيْكُ اللَّهِ عَلَيْكُ اللَّهِ عَلَيْكُ اللّهِ عَلَيْكُ اللَّهِ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهِ عَلَيْكُولُ اللَّهِ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ ع تنزر کو و و منبع الرهن الخدعن الخدعن الاحناف به درست به كرنش حرف تبوهن سلم فيه ادرسلم كه راس المال المتحرر من المحرف المحروب ويتم المحروب والمتحرد المتحرد المتحرد المتحرد المتحرد المتحروب المتحروب والمتحروب المتحروب حكم رمن حق كااستيفاء سبعا وران اشيار كي عوض رمن ركھنے ميں استبدال ہوگا استيفار نہيں - عندالا حماف اسع استبدال نہیں کہا جائے گا ملکہ درحقیقت میاستیفارہے اس لئے کہ بسبب مالیت مجانست یا نی جا تی ہے اوراندرونِ رہن حق کااستیفاً بلحاظ مالیت تن ہواکر تاہیے۔ وَاذَا الفقاعُلِ وَضِع الرهب الإ يكسى قابل اعتماد شخص كے ماس أبن اورمرتبن كوئى تنے رسن ركھدىي توير درست ہوگا اوراب ان دونوں میں سے کسی امک کو سرحتی نہ ہوگا کہ اس سے مرمونہ شے لئے اس لئے کہ مرہونہ شنی کے ساتمد دونوں كے حق كا تعلق سے - رابن كاحق يدسي كم اس شے كى حفاظت مواور لطورا مانت اس كے پاس رسيا ورم تبن كاحق دين کا ستیفارہے تو انک کود وسرے کے بن کے باطل کرنیکا حق نہوگا۔ امام زفرد اورابن ابی لینلی اس رسن کوی درسیت قرار سنيس دية اس لئے كەقابل أعماد شخص كما قابض تونا گويا نود مالك بى كا قابض بونلە سے اسى بنارىروه مِع ملاك _ م ي - يسب المستحقاق مالك سے رجوع كرمائے تو قالص بونا كالعدم بروگيابس اس رمن كوضيح قرار مذرين كے -عندالاحنا ف بحقِ حفاظت تو قابلِ اعتماد تمخص كا قابض بونا مالك مي كا قابض بوناسية مرجمي اليت اس كا قابض بونا گومامرتین کا قابض بہوناہے۔ و يون الدار كون شخص سوف جانري كورس ركه ياكيل اوروزن كيلف والى استا مرسن ركه تو درست اس لے کان اشیاء سے دین دیا جاسکتلہا وروہ اس طرح استیفاء دین کامل شمار ہوتی ہیں اگر ان کو ایمنیں کی جنس کے برلس رکھا جلئے اور بھرم مونہ شے تلف ہوجائے تو وہ دین مثل کے مقابلہ میں تلف شدہ قرار دیجائیگی اور اِس کے اندر مربونه شي كاعده ا ور كفتياً بهونامعترنه بهو كا اس الح كدربوي الون مين مقابله كيوقت جنس كا وصعب عمد كي ساقط الاعتبار قرار دیاجا تاہے۔ اہم ابوبوسف واہم محرو فراتے ہیں کہ اس صورت میں فتمت کے سائر ضمان لازم آئیگا۔ تفصيل اس صورت كي يرموكي كمرم ونست اوردين اكرم تحد الجنس مون نوا مام الوصيفة وملت بي كما وان مامثل بلحاظ كيل اوروزن بوگا- إورامام الونوسعت وامام محرة فرملت بي كما عتباركيل وروزن نه بوگا بلكم مرمون شخ ى قيمت كا عتبار بوكا للمذااكروس دراهم كى بدله دس درائم كى مقدار جاندى بطور رمن ركع اور بعروه مرتبن كر یاسے تلف ہوجائے تو اس صورت میں اگر قبیت چاندی بی دس درانہم ہوبو متفقہ طور میر دین ساقط قرار دیاجا كُا الدوس ورائم سهم بوني يرام ابوصيفير ك نزديك تودين سا قط بوجك كامكرام م ابويوسف والم عمد ك نزدیک مرتبن کے اور خلاب جنس سے اس کی قیت کے ضمان کے لازم ہونیکا حکم ہوگا۔



الشرفُ النوري شرح ملام الدُور وت روري اگراندرونِ عقدر من مشرط و کالت ہوتو دامن کو میرحق منہیں کہ اسے معزول کر دے اس لئے کہ شرط کے باعث و کالت کاشمار ا دصان عقد میں ہوگا۔ وَإِذَا بَاعَ الرَاهِنُ الرِّهُنَ بِغَيْرِ إِذْ بِ السُّرْيَةِ بِ فَالْبَيْعُ مُوْقُوفٌ فَانَ اجَازَةُ السُّرَةُ فَن حَيازَ وَانِّ ا دراگر را ہن مرہو نہ چیز بلا ا جازت مرتبن فردخت کردے تو یہ نبع موقوت رہے گی لیس اگر مرتبن ا س کا ففاذ کردے تو درست ہوجائنگی قَضَاً ﴾ الراهِنُ دين مَا جَازُوا نُ أعتِيَّ الراهِنُ عَدِدَ الرهِن بغَيرِا ذُنِ المُرتِهِنِ نفلَ عتق ا در را بن کے اس کا قرض ا داکردینے برہمی درست بوجائیگی اوراگر این بلا اجا زے مرتبن رہن کے غلام کو آزاد کردے تو آزادی کا لغاذ بوجائیگا فَانُ كَانَ الراهِنُ مُوسِرًا وَاللَّائِنُ حَالًّا كُولِت بِأَدَاءِ الدُّيْنِ وَإِنْ كَانَ مؤجَّلًا أُخِذَ بس رائن کے مالدارا وردین فوری موسے بروین اوا کرنیکا مطالبہ کریں گئے ۔ اوردین کے مؤمل موسے بر اسسے قیمہ مِنْهُ قِيمَة العَدُر فَعُلْتُ رُهُنّا مُكَانَى حَتى يحِلّ الدين وَإِن كان مُعسِرًا استسعُ غلام نے کر رمین کو غلام کی حبگہ کرویا جائیگا۔ حتیٰ کہ دین کی وصولیا بی کی مرت اُجائے اور راہن کے مغلس ہونے پرغلام اپن العَبُكُ فِي قيمتِ فقضى بمالدَّين شمرُ رجعُ العدبُ عَلَى المَولَىٰ وَكُنُ الْكَ إِنِ اسْتَهُ لَكَ قیمت کماکراس سے اوائیگی دین کریگا اس کے بعد غلام آقاے رجوع کریگا۔ اسی طریقہ سے اگر رائن مرہو نرجز کولف الراهن الرهن وإن استعلكما أجنبي فالمرتعن هو الخصم في تضمينه في أخذ القيمة المراهن وإخذ القيمة الراهن والمرتعن المرتعن المرتعن المرتعن المرتعن المرتعن المراكمة المرا فيكونُ القيمَةُ مُ هَذًا فِي كِرِهِ. كرسكاا وروه ميت اس كے باس بطور رسن موج ورسكى -رُکوئی رامن بلااجازت مرتبن رمن رکھی ہوئی جربیدے تو بیچ کے ہوآ شرونح وتوضيح واذابأع الراهن الز ہے کا حکم ہوگا۔ بس اگر مرتبن سے اجازت عطا کردی یا بیکد رابن سے مرتبن کے وین کی ادّال اس صورت میں بہے کا نفاذ کہوجائیگا۔ ورمہ خریدادکو بہتی ہوگاکدر ہن کے بھوٹنے تک صبرے کام نے یا قام کے بہاں یہ معاملہ رکھدے تاکہ قاضی سے کے فتح کا حکم کرے مصرت امام ابوبوسٹ کی آیک روایت کے مطابق سے کانفاذ بروجائے کا اس لیے کہ رابن کا ہر تقرف خصوصیت کے سائھ حرف ابن ملکیت میں ہے تو اس عرد مربون کے حلقہ غلامى سے آزاد كرنىكى مانىر بوگياكة زادى كانفاذ بوتلىيە مكرظا برالروايت دراصل روايت اولى بىسادىدىب یہ ہے کدا من کا تھرف ابنی ملکیت میں مونیکے باوجود مرتبن کے حق کی اس کے ساتھ وابستگی ہے اس واسطے بلا اجازت مرتبن مع كانفاذ بذموكا.

narrat.com

الرف النورى شرح المحمل الدو وسرورى الم وان اعتق الدراگر کوئی رامن بلااجازت مرتبن عبر مرمون کوحلقهٔ غلامی سے آزاد کرد سے تو آزادی کا نعاذ ہوجاً کیکا حقر ا ما مشافعی سے اس باہدے میں تعین تول نقول ک<u>ئے گئے</u> ہیں داء علی الاطلاق عدم نفاذ د۲ء علی الاطلاق نفاذ دسے *دا ہیں کے* بالدارم نسكي صورت من نفاذ اورمغلس مرونكي شكل مين عدم نفاذ بمضرت امام الكه ادر حضرت امام احرار مبي مي نولة ہیں۔ عندالا حنا ت مطلقاً اس کا نفاذ ہوگا اس لئے کہ ت*عقیرین کیوجہ سے بیک بقیر زائل منبن ہوتی ت*و اپنی آزادی کے نفاذ میں رکا وسط بھی نہینے گا۔ اب البن کے مالدارا ور دئین کی فوری ادائیگی برنسکی صورت میں دین ادر رشکا مطالب کیا جائیگا - اور دین کے مؤجل ہونے پراس سے مرہون غلام کی قیمت وصول کرکے غلام کی جگربطور رس رکھ لیسنگے ا در را بن کے مغلس ہونیکی صورت میں غلام اقل دین اور اقل قیمت کے لیے سعی کرکے دین کی ا دائیگی کرتے گا۔ اس لئے کہ دین کا تعلق اس کے رقبہ سے ہوگیا ہم تھاا وراس کے آزاد ہوجانیکے باعث رسن سے ضمان یوراگر نا دشوار بوگيااس واسط غلام كريوسعي لازم بهو كي ا وركيونكه وه بحالت اصطرار ا دائيگي دين كرد ما سي لهذا ده ا دا کردہ مقدار آ قاسے وصول کرے گا۔ وَجِنَاكِيَهُ الراهِنِ عَلَى الرهِنِ مَضَوُنتُهُ وَجِناكِتُهُ الْهُوبَهِنِ عَلَيْهِ تُسْتِعُطُ مِنَ الدَّينِ بقَلَ دِهَا ا ور رم بر رام ن کی جنایت صمان کاسب ہے ۔ اور رم ن بر مرتبن کی جنایت سے بقدر جنایت دین ساقط ہو جا تا ہے وَجِنَايَةُ الرهِنِ عَلَى الراهِن وعَلِيَ المرتهِنِ وَعَلَى مَالِهِمَا هَدِهُ ثُأَوَ الْجُرَةُ البيتِ الّــنِ ث ا ور جنایتِ رہن راہن ومرہ من اور ان کے مال پر ساتطالا متبار قرار دیجائے گی۔ اوراس مکان کی اجرت جس میں ضاملتِ يُعفظ فِيدِ الرَّهنُ عَلَى المُرتمنِ وَالْجُرَّةُ الراعِي عَلَى الراهِنِ وَنفقتُ الرهنِ عَلَى الراهنِ ربن کی جارہی ہو بندئ مرتبن ہوگی - ا در جرواہے کی اجرت ا در نفقہ مر بن بندمستر رائبن ہوگا -مربونه شئ میں نقصان پیدا کرنے اور دوسر دیجے ذمہ مربونہ کی جنایت كي بجايد كاذكر ری و توضیح الم المراهن الد مرسون کے اوپر مرتبن اور را بن دونوں کی جنایت کا صمان لازم مرتب مرتب کا مرتبون کے اوپر مرتبن اور را بن دونوں کی جنایت کا صمان لازم آئيگا يعنى مثال كے طور راگر دائين دين ركھے ہوئے غلام كومارد الے يا اس كے كسى عضو كوتلف كرد سے تو اس صورت میں راہن برضمان کا و ہوب ہو گا اس لیے کہ اس میں مرتبین کے محرِم حق کا لزدم ہے اوراس کی ملیت صورت میں راہن برضمان کا و ہوب ہو گا اس لیے کہ اس میں مرتبین کے محرِم حق کا لزدم ہے اوراس کی ملیت كاتعلق البت مسيد بس كتي ضا الكرى حيثيت اجنبي كي سي بهوكي -اليسد بي الرمزين مرسون مح سايت كوي جنایت کرے تواس کے اور بھی تاوان کا لزوم ہوگا اس لئے کدوہ ملک عیز تلف کرنیکا مرتکب ہو گا۔ اب يه ديكها مائيكا كراس فكسقدر منايت كارتكاب كيا جنايت كم مطابق دين كم ساقط موسع كا حركياً مائيكا.

الرف النورى شرح المود و الكود و المرورى الله ا در اگر مرمون غلام نے مرتبن یا را بہن یا ان میں سے کسی کے مال پر جنایت کاار نگاب کیا تو اس کی جنایت کوسیا قطالاعتبار ﴿ قرار دما حائے گاا درکسی چیز کا وجوب نه بهو گامغتی به قول میں ہے مگر مترط پیسے کدیہ جبایت سبب تصاص مذہن رہی بورك جنايت واجب القصآص بونيكي صورت مين قصاص لينه كاحكم بروكا واجدة البيت الج بو هرم ونشف كي حفاظت كي خاطر مواس كي اجرت مرتبن كي دم موكى اس ال كدرس كاجهال یک تعلق ہے وہ صنمان مرتبن ہی میں ہے اور مرسون کے جرواہیے کامعا دعنہ اور کھانے بینے کے نورج کا ذمہ وار را ہن ہوگا اس لئے کہ رسول انٹرصلی انٹر علیہ وسلم کا ارشا و گرامی ہے کہ اس کا منافع اس کے لئے ہے اوراس کا نفقہ وکیڑا اس پر بية اس مسلسليس ضابطة كلية دراصل بيد كم جس خرج كى ضرورت كاتعلق مربون بيزكى مصلحت سيمووه او بذمهٔ را من ہے مثال کے طور پر تنفقہ کپڑا اور چرواہے کا معاوصہ وَغِرہ ۔ اور السائز چر جَس کا تعلق مرمون شیے کے تحفظ ماراس تك مرسون كولو الك سي بواس كا ذمه دارمرتبن بوكا مثلااس مكان كى اجرت جومرسون كعفا كى صاطرلىيالكا موا ورنكبراشت كرك واككامعا وصدوعيره. وَنَمَا وَ لَا الراهِنِ فَيكُونُ النَّمَاءُ رَهِنًا مِعِ الْاصْلِ فَأَنْ هَلْكَ النَّاءُ هَلْكَ بِغَيرِ شِي وَان هَلَكُ ا در ربن ميں اصافه كا مالك را بن سے اور يہ اصافہ مع اصل رمن رہے كا -اگريها ضافہ بلاك بوجائے تو اس بلاكت سے كجد داحبّ بوگا اور الْأَصُّلُ وَبِقِي النَّاءُ وَافْتَكُمَّا الراهِنُ بِحَصَّبَهِ وَيَسْمُ الدِّينِ عَلَى قَيْمَ الرَّهِنِ يُومُ الْقِيضِ اگراصل ملاک موکراضافه با قی رہے تو را بهن اسے اس کا مصد دیج چیوٹرانے اور دین بانشا جائیگا 👤 قابض بوسے والے دِن کی قیتِ وَعَلَى قَيْمَة النَّهَا مِيمُ الفَكَافِ فَمَا إِصَابَ الأَصِلُ سَعَطُمِنَ الدَّينِ بقدرِم وَمَا أَصَابَ رئن اور جيرط اي والے دن كى اضافه كى تيمت برئم مراصل كے مقابل ميں آنيوالى مقدار دين سے ساقط قرار ديجائيكي اوراضاف كے مقابلہ الماءَ افتكمُ الراهِنُ بِهِ وَيجِونُ الزيادةُ في الرهن ولا يجُونُ الزيادةُ في الدِّين عن میں آنیوالی مقدار کی را ہن اوائیگی کرکے اسے چھڑ الیگا اورا غررونِ رمین اضافہ درست ہو اوروین میں اضافہ درست منہیں ۔ ا ۱ م الوصیفة ؟ ا في حنيفة وعيم الديم معمر الله ولا يصير الرهن رهنا بهما وقال ابويوسف موجائز -اورامام محرومین فراتے ہیں۔ اور رسن ان دولوں کے بدلمین مربو گا اورامام ابولیسف مائز کہتے ہیں۔ مربون چزمیں اضافہ کے احکام

الشرفُ النوري شرح المالية الدو وتسروري الله ے ون جو قبیت رہی ہواس کا عتبار کیا جائیگا ۔ مثال کے طور پرعموی ایک کلے آٹھ رویتے میں رسن رکھ ری ا وراس کی قیمت قابض ہو لئے دن اور دیئے تھی، بھراس کے بجیر ہو گیا جو تھڑا انے کے دن کی قیمت کے اعتبار سے با بخرو پیئے کا تھا تو دونوں کی مجموعی قیمت ہودہ روپئے ہوگئی بھریہ ہواکہ گلئے مرگئی اور بجیزندہ رہا تو دونوں کی قیمت کو تین نلٹ برتقسیم کریں گے تو دین کے دونلٹ تو ساقط قرار دیئے جائیں گے اورا کی نلٹ راہن کرہن ک وَيَجُونُ الزَمَادِةَ الإكونُ رَامِنِ مَثلاً الكِ كِيرًا بيس رويةٍ بين رَبْ ركع مجروه الكِ دومِ إكبر الطور ربن ركه وس تواس ا ضا فہ کو درست قرار دیں گے اوراب یہ دولؤ ک کچرے بنیں رویتے میں بطور رسن رمبی گے ۔ اوراگر کیڑا بنیں رویتے یں رمن رکھا ہوا ہوا ور کھرا ہن مرتبن سے دس رو<u>ئٹ لینے کے</u> بعد اسی کیٹرے کوئٹیس میں رمن رکھدے کو امام ابو حنيفة وامام محرث كے نزدمك يه درست نه بوگا -امام ابولوسف اس مجې درست قرار ديتے ہيں اس لئے كه رس كے سلسليس یہ دین اس طرح کاہے جس طرح کہ سے کے باب میں بٹن ۔ اور رس بٹن کی مانے مہواکر ایسے توجس طریقہ سے کے باب میں من اور مبع دولؤں کے اندر اضافہ درست سے اسی طریقہ سے اس جگہ بھی درست ہو گا بھزت امام زفرر اور رہے ا ا ما شا نعی ٔ اس اصّا فه می کو درست قرار تنبی دینے نحوا ه به اصّا فه وَ بن میں مہو یا رس اس اس کے کمبزَ راحیّه شساً ع بيونالازم أناب حس سيرسن فاسد سوجا لمب- امام ابوصنيفة حوام محرث كيمال كلي ضابط بيب كما ضافه كالحاق عقدكے سائة اس صورت میں ہوسکتا ہے جبکہ وہ کشن کے اندر مہویا مبیع میں اور دمین ان دو نوں سے الگ ہے لہٰذا اضافہ دین کے اندر صیح قرار نہ دیں گے۔ واذارهن عَينًا واحدةً عندَ رَجُلينِ بهُ يُنِ لكلِّ واحدٍ منها جَان وجميعها رهن عند كلِّ ا وراگرا کمیسی شے دوآ دمیوں کے پاس مرمون ہو ان دولوں میں سے ہراکی کے دمین کے برامیں تو یہ درست برادردہ بوری تی ان دونوں واحدمنها والمضمون على كل واحدمنه احقه وينه منها فان قضى احدها دينه كان یں سے برایک کے پاس مرمون رہے گی اوران میں سے برایک پرضمان بقدر تھندوین ہوگا بس اگران میں سے ایک کے قرمن کی ادائیگی كُلُّهارهنَّا فِي بِدَالاخْرِحِيُّ يُستُوفِي دَينَ لَهُ وَمَنْ بَاعُ عَبِدًا عَلَى ان يَرَهِنَ الْمَشترى کردے تو بوری شے دوسرے کے باس مرمون ہو گی حتی کہ وہ اپنے دین کی دصولیابی کرلے اور توشخص خلام اس مشرط کے ساتھ فروفت کرے بالنن شيئًا بعينه كَامِتْنَعُ المشترى مِن تسليم الدهن لَمُرْيُعِبُر عَلَيهِ وكان البائعُ بالخيار كه خريداد مون كوئ مخصوص في بطور رسن ر كم كا بعرفريداد بطور من ركھفسے بازرہے تواسے محبور منس كيا جاريكا اور فوخت كرموا لے كويتى ان شَاءَ رَضِيَ بِرَلِقِ الرحِنِ وَان شَاءَ فَسِحُ الْبِيعَ إِلَّا أَنُ يَكِ فَعَ الْمَشْارَى الْمَن حَا لأَادُ ہوگا کہ خواہ رہن کے ترک بررضا مند ہوا ور خواہ سے ختم کردے لیکن یہ کہ خریداد فوری طور پرقیمیت دے یا قیمت دس او بطور من كِي فَعَ قِمدَ الرهِن فيكونُ د مُناً

۲۹۲ ازد و سروري واذا رهن الج كسي تخص ردواً دميول كأ قرص بوا دروه اس كے برلركوئي في دون كے إس بطور رسن رکھدے تو بدرس رکھنا درست ہوگا اوروہ شنے دولؤںکے پائس کا مل طور سر رس رکھی ہوئی شمیا ر اس لئے کہ رسن ایک صفقہ سے کا مل عین کی جانب مضاف ہے اوراس کے شیوع مہیں - اورسبب رسن عبس بالدين سي حيك مصر بن بوسكة اس واسط وه شي دونون بي كے ماس محبوس قرار دى جائيگى اب اگر وه شير الماك بهوكتي تو دوبون مرتهبول مين سے سرامك يرحصنه دين كي مقدارك اعتبارسے اس كا صمان لازم آئيگاا وراگردا بن دولوں میں سے ایک مرتبن کے دین کی ا دائیگی کردے تو رمن رکمی ہوئی چیز کامل طور پر دو سرے شخص کے پاس رسن قرار دی جلئے گی حتیٰ کہوہ اس کے دین کی ادائیگی کردے۔ ومن ماع عبلًا الإكوني سخف الك غلام اس شرط ك سائمة بيع كمخريدار بعوض من كوئي معين شي ركه كالوازرة قیاس به سخ صفقه درصفقه کے باعث ممنوع مگراستحساناً درست ہوگی ۔اس کا سبب بیہ ہے کہ اس شرط کو مزاسب عقد قرار دیاجائیتگا-اس لئے کہ عقدرس کی بھی حیثیت عقد کفالہ کی مان داستیٹا ق کی ہواکرتی ہے البتہ اگر خریدار کے وہ شی رس ندر کھی ہوتو امام زفرے کر دمک اسے وعدہ پوراکرسے پر محبور کریں گے اس لیے کہ اندرو ب عقد بیع مترط رس لگالی ہو لودہ بھی بیے کے دوسرے حقوق کی طرح ایک حق بن جا تلہے اس واسطے اس کی تحمیل لازم ہوگی۔ ائر کُنلا نہ فرماتے ہیں کہ اسے تجبور منہیں کیا جائیگا ۔ کیونکہ را ہن کی جانب سے رہن عقدِ مترع کے درجہ میں ہواکر ہاہے اور تبرعات کے اندر جربہیں کیا جایا کر االبتہ بشکل عدم وفا فروخت کنندہ کو سے کے ضخ کا حق صاصل ہوگا اس لیے کہ اس کی رضا ذکر کردہ شروایے ساتھ تھی اور عدم د جود شرط کی شکل میں اس کی رضا کا مل بہنیں ہوئی بیں اسے بع نسے کرنیا حق حاصل ہوگا البتراكر خريدارك نقدتمن ديرما مأمشروط رسن كي قيمت بطور رسن ركه تواس شكل مين سيع فنح كرنيكا حق حاصل وللمرته بناك يحفظ الرهن بنفسه وم وجبه ووليه وخادمه الذى في عياله والحفظة اور مرتبن ربن كاخود تحفظ كرم يا ابن البسيم اور اولاد اوراس طازم كے درويكرائے جواس كے عيال بن شامل بوء بغيرمَنُ هُوَ فِي عيالِهِ اَوْ اَوُدعَكَ خَمِنَ وَإِذا تَعَكَّا ىالْهُرَيْمِنُ فَىالرَّمِنِ خَمِنَهُ حَمَاكَالْعَصَب اگروه اس سے نگر اشت کرائے جونہ اس کے عیال میں ہو یاکسی دوسے کے باس امانت رکھدے قوصمان لازم آئیگا اورجب مرتبن المردون بجميع قيمتِه وَاذَا أَعَادُ المُرتِينُ الرهنَ المواهنَ فقبضه خَرَجَ مِنْ حَمَانِ المُرتَعِنِ فَأَنْ رس تعدی کا مرتحب موتواس برعصب کی اندلین کا مل قیت کاحفان انها کی اوراگردامن مرمون چیز مرتبن کوبطورعاریت دیدادروه قابعن برجا ک هَلَكَ فِي يَكِ الرَّا إِجْرِ فَلَكَ بَغُيُرِشَيُّ وَلِلْمُوْتِهِنِ آنُ يَشْتُرْحَعِكَمَ إِلَى يَدَا فَأَدَا اخُذَا ا توده صمانِ مرتبن سے خارج برگی لہذا اگرده وا بن کے پاس ملعن بوگی تو کھ واجب بوے بغیر لعن بوگی اورمرتبن کواسے وابس لینے کا جی ہے جب ده

الشرفُ النوري شرح الميسية ارُدد وت مروري عَا دَالْضِمَانُ عَلَيْهِ وَاذَا مَا تَ الراهِنُ بَاعَ وَصِيَّكُ الرَهِنَ وَقَضَى الدِّينَ فَإِن لِمِهَل دابس لے نیکا توضمان اسی بر بلیٹ آئیگا اور جب رابن کا انتقال ہمجھائے تو اس کا دھی دہن فترت کرکے اس کا قرض ادا کردے اور اس کا له وَجِي نَصَبَ القَاضِي له وَصِيًّا وَاصِره بِبَيْعِيم -كوئى وهى د بوسى برقاصى اس كاكوئى وصى مقردك اس اسك فروفت كرنيكا مككيد -صلیح <u>کالمگر تمون</u> الز مرتن کوچا<u>ئے</u> کہ یا تو بفسہ رمن رکمی ہوئی چیزی جفاطت کے یا المیس **کو کو کتا** اولا دا وراینے ایسے خادم کے ذریعہ حفاظت کرائے جس کا اس سے تعلق ہواوراس کے عیال کے زمرے میں آتا ہو۔ اگروہ ان لوگوں کے علاوہ کسی دوسرے کے ذریعہ حفاظت کرائے اور پھردہ چیز تلف ہوجائے یا مرتبن رس رکھی ہوئی جیزا انت کے طور رکسی کو دیرے تو اس پر فتیت کا ضمان لازم آئیگا اسلے کہ امانت اور حفاظت دو بول میں لوگوں کا معاملہ الگ الگ ہوا کر تلہے اور مالک کیجانب سے اس کی اجازت حاصل منہیں تو اوپر ذکر کر دہ لوگوں کے علاوہ کسی دوسرے کے سپر دکر ناایک قسم کی تعدی ہے۔ بیس مرتبن پر صنمان لازم آئیگا۔ وافذالق كآاؤاس حكريه أشكال مهوكه اس سكرك بارمين وجناية المرتبن علي الرمن تسقطان الدين بعذر حماء میں آ چکا ۔ وجربیہ ہے کہ تجھلے قول کے اندراطراف کی جنایت مقصود ہے اوراس حکیم اوجنایت علی النعس ہے۔ لہٰذا واذا عادالخ اكرانيسا بوكمرتهن مرمونه جزرا بن كو عاريةٌ دي لواس صورت بين وه ضمانِ مرتهن سن كل جلئه کی ۔اس لئے کہ میر رمن صنمان کاسبب ہے اور میر عارمیت عیر موجب صنمان ہو قاہے ۔ا**گر** بعدا عارہ مرتبن برصمان کا دجو ہوتتے اسطرح مدرسن اور مدیماریت دولؤں کو اکتھے کر نیکالز دکم ہوگا جبکہ ان دولؤں کے درمیان منا فات ہوتی ہر لبزااگر وہ جزرانین کے باس رہتے ہوئے تلف ہوئی تو بلاعوص تلف موگی دین اس کی وجسے مرتب کے کیے بھی دین سبا قط مونیکا حکم زموگا اس ای که وه تبضه برقرار مدر با جوصمان کاسبب مقا اور اگر مرتهن سن مجرم بود چر بواکر لی اور قابض ہوگیا تو عقدر من بر قرار رہنے کے باعث مرتبن بر معرضمان آئے گا۔ ئارىمة الحكر تقرفات و كالمياب الموجيات المحتجر تلت الصغر والرق والرق والجنون ولا يجوئ تصف الصغير الآباذ ب الاسباب الموجيات المحتجر تلت الصغر والرق والبن والجنون ولا يجوئ تصف الصغير الآباذ ب محرك وجرب كامباب بين بن كم عرى اور غلاى اور با كل بن و اور بجد كالقرف جائز منهي مكر با جاز ب وَليهِ وَلا يجونُ تصرون العبك الآباذ ب سَينٌ وَلا يجونُ تصرفُ المدَجنون المغلوب عَلَى عقل بِحَالِ -ولى اورتقرب غلام ماكز مركم بامازت آقا اور معلوب العقل بالمكل كالقرف كسى حال مي ما كز منسي

الشراك النوري شرح المعملي الرُدد وت مور ا كتآب الحب الحرب الخ باعتبار لغت جم على الاطلاق روك كانام ب - اس بنيا دير حج عقل كوكها جالب. ت اس لئے کہ بزریع عقل آدمی قبیح افعال کا مزکب ہونے سے بازر ستاہے۔ اورا صطلاحی اعتبار سے ج تقرب توی سے ددکرسینے کا نام ہے فعلی تقریب روکنے کا نام نہیں۔ توی تھرفا ت جو بْردليمُ زبان ہواکرتے ہیں مثلاً خرید و فرونَحُت وبهدوغيره ، فعلى تصرفات جو ندريعية اعضام يواكرت بي مثلاً مال ملف كرنا اور قتل وغيره لو اندروب مجرمحض قوی تقرب کا نفاذ منہیں ہواکر آا ور بچکسی کے مال کوضا نے کردے توضمان کا وجوب ہوگا۔ الموجبة الز- جرك إسباب كي تتراد تين سيدا، كم عرى دد، غلاى دس، يأكل بن - بحد ك عقل ما قص بوتي یا من میں عقب میں نہیں ہوئی کردہ اپنے نفع وحزر کی شنا خرے ک*رسکے۔ اسواسطے شرغا اینے قولی نفر*فات کا قالمِ اعتبار قراردیاگیدا ورغلام *اگرحه ص*احب عل*ی بوتلب مگروه این*هٔ یاس جو کیونمی رکھتاسیے اس کا مالک اس کا آ قا ہوتلہے تو حق آ قاكى رعايت كرت بورة اس كے تقرب كونا قابل اعتبار قرار ديا جائے كا -ا یک انسکال بدہے کہ ایسامفتی جوکوگوں کوغلط حیلے بتا آ ہوا ورا سی طرح بے علم طبیب جولوگوں کو ملاک ا ور نقصان يبوي ينوالى دواد اسع معى تو مجور التعرف قرار ديا كيا اورميان أن دولون كا ذكر منهن واس كاجواب د ماكياكه سمأن دراصل اسباب كاحصر ملجا فرمعني شرعى كياكيا اوران دونون بريعني شرعي صا دق منهي آرہے ہي بسّ ذکرتم وه حصرسے انکو الگ کرنانقصان وه نہیں۔ بعال اله: السابا كل جيكسي عبى وقت موش نمات اسك تعرف كوكسي عال من درست قرار منه وماحك کا حتٰی کہ اگراس کے ولی بے اس کے تقرف کو درست قبرار دیا تب بھی درست نہ ہو گاا س لیے کہ وہ پاکل بن کے باعث تقرفات كى الميت سي تنهيں ركھناا ورايسا جنون بروكتيمى اس سے افا قدم بوجا ما ہوا ورلىجى نہيں تو وہ مميّز نبير ضي وم ري : صاحب غاية آلبيان نيز صاحب مهاتي بيان كرت بي كدايسا شخص توكيمي مجالداع اوركمي ا گل ہوجا کا ہواس کا حکم طفل ممیز کا ساہے اور صباحب زملنی اسے عاقل کی طرح تسلیم کرتے ہیں۔ علامشلبی زملی رکے نحتني ان دو يؤب قولوں ميں اُس طرح مطابقت ميداكرتے ہيں كه اس كے افاقہ كا وقت كمعين ہونے كى صورت ميں اگر وه بحالت افاقه كوئى عقد كرك توعاً قل كيطرح اس كے عقد كانفاذ بوگا اوراگرا فاقه كاوقت مين نه بوتو كم عربچه كى طرح حكم تو قف بهو كا-وَمَنْ بِاعِ مِنْ لِمُؤَلَّاءِ شَيْئًا ٱ وُاشْتَرَا لَا وَهُوَيَعِقِلُ البِيعَ وَيقصد لاَ فَالولَى أَبالخياب إِنْ شَاعَ اوران لوگوں میں سے جوشحص کو فی سے فروفت کرے یا خرمید اوروہ سے کوسمجدرہا ہوا دراس کاارادہ کررہا ہوتو ولی کو بیت کہ خواہ ان کا اَجَائَ لا إِذَّا كَانَ فَي لِمِ مُصلِحَة وَانْ شَاءَ صَحَكَ فَهُ لا إِللَّهُ عَالَىٰ الثَلْثَةُ مُ تُوجب الحج في الاقوالِ نفاذ کردے جبکہ اس کے اندرکسی طرح کی مصلحت ہوا ور خواہ نسج کردے لہٰذاان تین حالتوں میں اقوال کے اندر حجرواجب ہوجا کہے

الشرفُ النوري شرح الموسي الدو وتشروري الله ِّدُونَ الافعالِ وَ إِمَّا الصِبِيُّ وَ المَجْنُونَ لَا تَصِبِّ عُقودُ هُمُأُ وَلاَ اقرارُهما وَلا يقع طلا قهمُها ا فعال میں مہنیں اور مبر صورت بحیہ اور پا گل کا مذکوئی عقد درست ہو گا۔ اور نہ ان دونوں کا اقرار درست ہو گا اوڑ انے طلاق دینے وَلَا إِعْتَافِهُمَا فَاكَ اللَّهُ اللَّهِ عُلَا لِمِهُمُ اصْمَاحِهُ وَ امَا العَبُدُ فَا قُوالُمُ نَا فَلَ لا في حَقَّ نَفْسِبُ پرکوئی حکم ہوگاا ورنداننے آزا دکرنے پر البتہ اگروہ کوئی شے تلعن کردیں توان دونوں پرصمان لازم ہوگا اورد با غلام تواسکی دات کے حق میں اسکے غيرُنافُ لَهُ إِنْ حِينَ مُؤُلًا ﴾ فإنُ أقَرَّبِمَ إلى لزِمَ هُ بعدَ الحُرْثَيْةِ وَلَمُرَيُلُوْمُهُ في الحال وَانُ اقرَّ قر ان فذيو نظ اوراس كم آ ما كم حق مين ما فذنه مونظ لهذا أكروه اجداً زادى اقرار ال كرّام يحولو اسكالزدم بوگا ورفى الحال لازم نه موكا و دُوه صدما بِحَيِّ ٱوْقْصَاصِ لزمَ مَا فِي الْحَالِ وَيَنفُنُ طَلاقُ مَ وَلَا يَقَعُ طلاقُ مَولا ﴾ عَلَى إِمْرَأ تِب تصاص كاعترا كري تو في الحال اس كالروم بوكا اوراس كى طلاق نا فذووا قع بوكى اوراسكي روجريراس كرا قا كى طلاق وا قع منبي بوكى مجورين كے تصرفات سے تعلق احكام میں کے وقو میں کے الا ۔ ان در کررہ مجورین میں سے اگر کوئی اس طرح کا عقد کر عیب میں نفع دھزر ر رسے وقو میں کے بہلو ہوں اوردہ عقد کو خوب سجے بھی رہا ہوتو اس صورت میں ولی کو یہ حق حاصل ہو گاکہ خواه وه يه عقدنا فذكرك يا نا فذكرك كي بجلئ اس فنع كردك اورائم نلا تسك نزويك اس كي اجازت صيح نهوكي. ولی سے مقصود باب، دا دا، قاضی اور ولی و آقا ہیں۔ امک اشکآل میرکیا گیاکہ ہوکا ہڑسے کم عمر بجیرا ور غلام کی جانب اشارہ کیا گیا یا گل کی جانب نہیں تو بھرازروئے قاعدہ جمع لا ما درست منهوا - اس كا جوآب يه رياكياكه علامه قدوري كے قول الجنون المغلوب كے ذريعير عَرَ مُغلوب سجمه مين أيك اس كا حكم غلام اورجيك ما نندمو كالبذا يهان صيغة جمع لانا درست بوا. <u>فی الا متو ال</u> الح - أقوال مین قسم مُرَّسَمَل مِوسے میں دا، جس کے اندر نفع و صرر دو نوں میں لوموں مثلاً خرید و فروخت دغیرہ دى، جس مي مضَ نقصان بو- مثلاً طلاق اور آزادى دسى جس مين فقط نفع بو- مثلاً بديه اورمبه كا قبول كرنا- اس جدًا توال مع مقصود يبلى اوردوسرى قتم كے اتوال بى يى - لېذابېلى قىمى جولۇقت كاسىب بوتاب اوردوسرى قىم يىسىب وون الافعال الزاس كاسب دراصل يرب كرتولى تقرفات كاجهال تك تعلق بي خارج كاعتبار الكاكمين

وقال الوحنيفة لايح جَرُ على السّفيدِ إذا كان عاقلًا بالغّاحرّا وتصرّف في مالم جائز وَإِنْ

و حود منہیں ہواکر تا بلکہ محض شرعًا ان کا اعتبار کیا جا بلہے۔اسواسطے موزوں یہ ہے کہ ان کے عدم کومعتر قرار دیاجائے اس کے برعکس فعلی تصرفات کہ بہ خارج میں ایک طرح پائے جاتے ہیں مثال کے طور پر مال کا ضائع کرنا اور تسل دیخرم

توان تفرفات فعل كے عدم كومعتر قرار دينا موزون منين

🐙 الشرفُ النوري شرح 📃 ٢٩٤ كَانَ مُنْذِي مِنْكِ المنسِدُ أيتلف مالكه في مالاغرض له هيه وَلامَصلحة مثل أن يُتلفه في البَحْدِ دس گے خواہ وہ فضول خرجی کر نیوالا مفسد ہم کیوں نہ ہو کہ مال ایسی اشیار میں تلف کر تا ہوجن سے نہ اسکی کو ٹی عرض والبستہ ہواور مصلحت جیسے أُوْ يُحُوفَ ﴾ فِي النابر إلاّ ان مَا كَا أَوَا كِلغُ الغلامُ غيرَى شيدٍ لَمُ يُسَكِّم الكِي مَاكَ، حتى يَبُ كغ وه مال سمندر من لف كروب يأة ك كي ندر كرد مرس كام البصنغة فرمات إين كم الغ الوكابيوتون بولوتاً وفتيكه ويحيين برس كانهوال اس خَمسًا وَعَشَّرِينَ سَنَةٌ وَانَ تَصَرَّفَ فيلِ قَبلَ ذَ لِكَ نَفْنَ تَصُرِّفُهُ فَاذَا بَلْغَ خَمسًا وَعَشْرِئنَ مرد ذكيا جائ . " وراگر اس سے قبل وہ مال كے اندركوئى تقرف كرك تواس كا تقرب الكا اوراس كي بس سال كا بو جات بر سَنَةً سُرِّمَ الرَّبِهِ مَالِكُ وَانْ لِعِرْدُلِينَ مِنْ الْرِشْدُ وَقَالَ ابويُوسُفَ وَعِنْ لَأَنْ وَجِمَعَ اللّهُ مال اس کے میرد کردیا جا کیگا اگرچہ اسکی سمجھ داری کے آ ٹار کا طہورہ ہو۔ امام ابو پوسعت و ا مام محدر حمیما النز کے نز دیک بیو توت يحُجُرُعُلِ سفيهِ وَيَنْعُ مِنَ التصريبِ في مالم فان باع لَمُ يَنفُنُ بيعُم فِي مالم وان كان و كرس كے اورائے تقرف في المال دوكيں كے ۔ اوراس كركسي چيز كے بيجة يراس كے الل كے اندرس كا لفاذ مر بوگا ۔ ضَاءُ مُصْلِحَةٌ اجَانَهُ الحاكمُ وَإِنْ اَعْتَى عَبْدُا نَفَدُ عِنْقُمُا وَكَانَ عَلى العَبْدِ اَنُ يسعِلِ البة أكرنفاذيس كسي طرح كى مصلحت بوتوماكم اسكانفاذكرو ب اوراكروه غلام آزاد كرد ب يو آزادى كانفاذ بوگا اورغلام يرحزورى بومكاكروه فى قيمت وَانْ تَزَوَّجَ إِمْرَأُ لَا جَائَ نَكَاحُهُ فَانْ سَى لهامعم الجان منه معدام مَعْدِ سی کرے این تیت کی ادائیگی کردے اور اگروہ کسی عورت سے نکاح کرے تو نکاح درست بردی اور اگردہ بمرستین کرے تو مہرسل کی مقدار درست متلِهَا وَ يَطِل الفضلُ وَقالَ رَحِم هُمَا اللهُ فيمن بلغَ غيري شِيْدٍ لَا يُهافَعُ الكِّيهِ مَالدًا اللهُ ا اورزا مكر باطل بوكا - اورامام ابويوسعت وامام محر كية بي كه بيوتو ف بؤي مالت بن بالغ بونيوا لي كواس كامال اس منس دين كا حتىٰ يُونس مسنهُ الوشكُ وَلا يجُونُ تَصَوفُهُ فِيْدٍ وَتَحَرَّجُ الزَكُوٰةُ مِنْ مَالِ السّعنيه، دينِفَقُ تا وتنيك عقل كي آثار ظا برنهون اوراس كے نقرت كو درست قرار نديس كے اور يو قوت كے ال كى زكرة تكاليس كے اور اس كى اولاد عَلَى أُولا ولا وَمُ وَجَبِّهِ وَمَن يجِبُ نفقتُ مُ عَلَيْهِ مِن فَعِي الامْ كَامِ فَانَ أَمُ اوْ حَبِّمَ ومنكوم برخ ت كري ك اور دوى الارحام يس سه اليه لوك جنك نفقه كا اس بردجوب ان برخري كيا مائيكا اوراكره و كاكا الاسكام كم يُمنع منهَا وَلايسَلِّمُ القاضى النفقة الدير وَلكن يسَلِّمها الى تُعَرِّمِنَ الحابِّ ارا دو کرے لتر اسے منع نرکیا ملئے اور قاصی اس کے سپرو نفقہ نرکرے بلککسی معتمد حاجی کودیدے کہ وہ اسکا دیر را و بع يُنفتُها عليه في طريق الحج فان مرَضَ فاوصى بوصايا في القرب و ابواب الخير جازذاك یں مرمن کرتا رہے ۔ اگروہ بیار ہوجائے اورا مور خیراورنیک مواقع میں مال مرمن کرنیکی وصیتیں کرے ہوتیوں اسکے مِنْ تُلُثِ مَالِم، المن ال سے درست بونگی۔ لى وصياحت : ـ سفيت : نادان - مبدَّى : اسران كرنوالا ، فعنول خرچ - يتلَّفَ اللافَّا : تلف كرنا

الرف النوري شرح الموسي اردد وسر موري ضائع كرنا- يحرقه الحواقا: نزر اتش كرنا - وستيك براه يافته - فضل : زياده ، اضافه - وصايا - وحية كى جمع -قرتب و قربة کی جع : نیک کام ،امورخیرجن سرصار و تقربِ خدا و ندی کا حصول مور **جُنْبِي | وَقَالَ الوِسِنِي**َةِ الإ امام الوصنيف*ي كنز د*يك سفية نبي أكرعا على الغ آزاد بهوتو حرون اس کی سفاہت کے باعث اسے تقرب سے منع نہ کریں گے۔ امام ابویوسف وامام محد اور ا ما مشافع مع فرماتے ہیں کہ اس کور و کا جائیگا۔ امام ابوحینفی کامستدل میسبے کہ رسول الٹرصلی انٹر علیہ وسلم کی خدمت میں حصرت حبان بن منفذة كأ ذكر مهوا جنعيل ميشتراوقات خريدسة اوربيجية مين وصوكه لكتا تقااوروه وحوكه كحاجلت يحقه تؤرسول الترصلي الشرعليه وسلم ك أن سے بدارشا د فرما ياكه تم كرديا كروكة اس كے اندر و صوكه تنہيں ـ ١١م ابوبوسف ُ اورامام مُحرُثُهُ كامستدل بيارشادِ ربا بي سبعُ فان كان الذي عليالحيّ سفيتها وضعيفًا فلايستطبع ان ممِلّ ہو فلیملل ولیہ بالعدل یہ رکھرجستخص کے ذمرحق واحب تھا وہ اگر خفیف العقل ہویا صنعیف البرن یا خود تکھانے کی قدرت نہ رکھتا ہو بو اس کا کا رکن تھیک تھیک طور برلکھوا دے)۔اس سے یہ بات صاف طور برمعلوم ہو تی ہے کہ بیو تو من براس کے دلی کی ولایت مسلم ہے۔ در بخیار وغیرہ میں لکھاہے کہ مفتی بدا مام ابوبوسون^{ہر} وا مام محر^{دم} کا تول ہے فَأَ مَكْرُهُ صَرُورِيهِ : - ازروكِ لغت سغَمَ نا دانی ا درعقل كے خفیف ہونیكا نام ہے اور شرعًا سفا ہت سے مقصود ااسرات سے جو شریعت اورعقل دونوں ہی کے خلاف ہولواس کے علاوہ دوسرے گنا ہوں مشلاً مشراب نوشی وغیرہ كا مرتكب بونا اس اصطلاح سفاست ك زمر يس داخل نبير . علام جوى ك نزديك نفقه بي فضول خرى يا لسی عرص کے بغیر مرب کرنا ابلہا نہ عا د سبے۔ اسی طرح ایسی حاکہ صرف کرنا جہاں دیندار اہل دانش حرف مہیں کڑتے ا ورائے غرض قرار تُنہیں دیتے مثلاً کھیل کو دکر نیوالوں کو دینا وغیرہ سفاست ہے الاانها قال الإ جوشخص صربلوع كومينجن كے بعداسقدر سمجھدار ندم وكدا پنے نفع وحزر كى شنا خت كرسكے توا مام البصنغة فراتے ہیں کہ اسے اس کا مال سپرونہ کیا جائے جب تک کہ اسکی عربیس شال نہ ہوجائے کی ترکیس سال کا ہوتے براسے مال دِمدِ بن كَنْواه وه مصلح بويا مفسد امام ابونوسف وامام فحريع اورائمهٔ ملانه اسے مال نه دينے كا حكم فرمات بن جس وقت تك كم فهم واصلاح كم الما المورنه بموخواه أورى عمرى اس مين كيون فركذر جلة اس لي كرا يت كرمه فان منہ رشندا فاد فعواالیہم اموالہم میں مال سپرد کر نارش کے بائے جانے بڑھلت ہے ۔ تو اس سے بیلے مال دسینے کو درست فرار ندیں گے امام ابوصنیفی کا مستدل بیآیت کریمہ ہے یہ وا لو االیٹی اُموالیم اس کے اندرمال بدیلوع سپردکرنامقصورہے لبٰذا بلوع کے بعیرمال اس کے سپردکر دیا جائیگا۔ رہ گئی بخیس برس کی مرت تو اس کاسبب یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق کے سے روایت کی گئی ہے کہ آ دی کے کجیس برس کا ہموجائے پراس کی عقل ابنی انتہا رتک ہے بہنچ جاتی ہے بجوالۂ کا صی خان صا حبِ تنویرا ورصا حب مجمع فرائے ہیں کہ مغنیٰ بہ اما م ابو بوسف وا ما م محسمه <u>ΦΑΚΑΙ Ο ΙΚΑΙΑΙ ΤΟ ΕΙΚΑΙΑΙ ΕΙΚΑΙ</u>

الشرابُ النوري شرح من ١٩٨٠ ارد و مسرور وتخرج المذكوة الزسفيه كے مال سے زكوۃ كاجهات مكتعلق سے تووہ نكالى جائىگى اس لئے كەزكۈة كى حيثيت ايك واحبحق کی ہے جس کا داکرنالا زم ہے۔ صاحب برا یہ فرماتے ہیں کہ قاضی زکوٰۃ کے بقدرمال سفیہ کے حوالہ کرتے تاکہ وہ اسيناك زكوة كم مصارف من مرك كرسك أس ك كرزكوة عبادت بداورعبادت كي اندرست الكريرب. اگرسفیتخص ج فرض کرما چلسے تو اسے اِس سے روکا نہیں جائیگا اس لئے کہ یکھی انٹرتعا کی کے واحب کرنے سے واجب ہواہے البتہ ایساکیا جائے گاکہ ال سفیہ کودینے کے بجائے کسی عتمد جاجی کے سپر ذکردیا جائے گا تا کہ وہ حب حزویت اس برمرت كرتا ريد أورمال صالع موسين يح جلك . وَ بُلِوْظَ الغُكلمِ بالاحتلامِ وَالانزالِ وَالْإِحْبَالِ إِذَا وَطَئُ فَانُ لَعُرُيُوحَكُ وَٰ لِكَ فحتَى بتمَّ كَ مَ ا دراط کے کا بلوغ احتلام اورا نزال اور مہتری کرنے برحا ملہ کردسینے ہوتا ہے ادراگران علا مات میں سے کوئی مُلاتہ خاہر ہو توجب تَمَاكِنَ عَشَى لا سَنتا عنكابي حنيفة رحمت الله وبلوظ الجام ية بالحيض والاحتلام والخبل وه الخماره سال كام وجلئه امام الوصيفة حيم فرملته بين - اورار كى كا بالغربونا اس كے حيض اور احتلام اور حمل قراريك فان لمريوحَد فحتى يتم لَهَا سِبِغُتُ عَتْمُ سِنِةً وَقالَ ابويوسفُ وعِمْنُ رحمهُ اللَّهُ اذَا نُشْتُم سے ہے اگران میں سے کوئی می علامت نہائی گئی ہوتوسترہ سال کی ہوجانے پر اور اہام ابو یوسف و امام محرات کے نز دیک حب الط کا اور لِلغلامِ وَالْجَابِ يَبَّ خمسَةً عَتْبَرُسَنَةً فَقُلُ بِلَغَا واذا رَاهَقَ الغلامُ وَالجاب يَهُ فَاشِكُلُ أَمُرُهُما رط کی بندرہ سال کے ہوجا کیں تووہ ما کن شمار ہوں گے اور جب اط کا ۱ در راط کی بالغ ہونیکے قریب ہوں ادرائے بالغ دنا بالغ فِي البلوع فقالا قد بلغنًا فألقول قو لهمكا واحكام ممكمًا إحكام البالغِينَ -بونيكا علم شكل بواوروه دولون خودكو بالغ كية بول تواسح قول كاعتبار كياجا بيكا وران كاحكام بالنول كى انزبول . مرج و و صبح المارع الغلام الا - نا با كغرب الغربونيكا حكم ان بين علامات مين سي كسى ايك كم يلئ جلن يربوگا دا، احتلام - لعنى خواب من سمبترى دليحكر منى كاخروج د٧٠ عورت كے سائة صحبت اس کو حاملہ کر دینا دسی انزال ۔ ان تینوں کے اندرانزال کی حیثت اصل کی ہے اس لئے کہ انزال کے بغراخلام كا عتبارنه بوگا علاوه ازي انزال كے بغير ورت كے حمل قرار نہيں باما - تو انزال كي حيثيت اصل كى بونى اورا خلام و احبال علامت بوئ - نا بالغدار كى كا بلوع بمى تين علا مات من سيكسى ايك كے بائے جانے پر موكا دا، حيض. ۲۰) حتلام د۳۰ احبال بعن حمل قرار پاجانا -اگران علامات میں کوئی علامت ظاہر نہ ہوتو جس وقت لو کا انتظارہ برس کا ہوجائے اورار کی نی عرسط تر و برس ہوجائے تو انکوشرعًا بالغ قرار دیا جائیگا ،مُستدل بیارشادِ ربانی ہے « والتقربوا مال الیتیمالا بالتی ہی احس حتیٰ بیلخ اشدہ ﷺ اس کے اندر لفظ اشکرے مقصود بعض کے اعتبارے بائیس برس کی عمر

الرفُ النوري شرح المالية الدُد وت روري الله ئے اوربیض تیکیں اوربیض مجیس قرار دیتے ہیں حضرت عبدالشرابن عباس سے اٹھارہ برس کی عرنقل کی گئے ہے۔ اما ک ابوصنیفہ اسی کواختیار فراتے ہیں کیونکہ ان اقوال میں اقل درجہ ہے اوراحتیاط بھی اسی کے اندرہے۔البتہ اڑی ما طور پر جلد بالغ ہوتی ہے اس لئے اس کے واسطے ایک برس کی کمی کردی لئی ۔ وافرات الغلام الزبانغ ہونی علامت نہائے جانیکی صورت میں امام ابولوسٹ وامام محراً اورائمہ نلا نہ فرماتے ہیں کہ اول کا اوراط کی وونوں کے بالغ ہونیکی مرت بیندرہ برس قرار دیجائیگی ۔ امام ابوصیفہ می کبھی ایک روایت اس طرح کی ہے <u>وا ذاراه ی الز و لرکام از کم جتنی عمری بالغ بهوسکتاب وه باره برس میں اور لڑکی کیواسط نو برس میں لہٰذااگر وہ اس</u> عرکومیسنچ پراینے بالغ ہونیکے مدعی ہوں تو ان کا قول قابل اعتبار ہوگا اوران <u>کے لئے</u> احکام بالنوں <u>کے سے ہوں گے</u>۔ صاحب شرح مجع کتے ہیں کہ فقہاراس برمتفق ہیں کہ اگر یا نخ برس یا پانخ برس سے کم عمر کی لڑک خون دیکھے تو وہ حیض نربروگا ۔ اور کو سالہ یا اس سے زیادہ عمر کی لڑکی خون دیکھے تو وہ حیض ہو گا۔ اور چھ یا سات یا آئٹر برس کے بارے يں اختلاب فقبار ہے۔ وْقَالُ ابوحَنيفة رحِمه اللَّهُ لا أَحْجُر في الدين عَلى المفكِّس وَاذُ اوْجَيت الديونُ عَلَى رَحُب ل اورامام ابوصیفور کے بیں کمیں مفلس کورین کے باعث مذروکول کا ، ادرجب مفلس تحص برببت سے لوگوں کا قرض بروماتے مفلس وكطلب غُرماء كالمرتب كالحجر عليه لمراجح عكث وان كان لكا ماك لم يتصرّف فت با ا ور فر من خواہ اسے قید کرنے ا دراس پر مبندش لگانیکا مطالبہ کریں تو میں اسے مزردکورگا اوراس کے یاس کچہ موجود مال پر حاکم الْحَالْمُ ولَكِنْ يحبسَمُ اللَّهُ احِتَى يبيعَمُ فِي دُينِهِ وَانْ كَانَ لَمَا دُرَّا هِمْ وَدُينُهُ ذَرًا هِمُ قَضَاكُ متصرف بروطبکه اسے دائی طور پر تندر کھے حتی کروہ دین کی ادائیگی میں فروخت کردے اوراگروہ اپنے یاس دراہم رکھتا براور درام ہی دیں مجی الْقَاضِي بغيرا مرة وَانُ كَانَ دَينُهُ وَرا هِمُ ولهَ وَمَا وَمَا أُوعُلَى ضِدَّ ذُلِكَ بِاعْهَا القاضِي فِي موں تو قاصی اس کی بلا ا جا زت ادائیگی کروے اور دین کے دراہم اور مال دینار مونے بریاس کے برعکس ہونے بر قاصی اس کے دین د ينها و قال ابويوسف ومحمل رحمه الله اذ اطلب غُرمًا و المفلس الحجر عليه حجرًا لقاضى یں اسے فردخت کردے . امام ابوبوسف وا مام محرد کے نز دمک اگر مغلس کے قرمن نواہ اس پر تجرکے طالب ہوں تو قاصیٰ اسے روک د عُلَيْهِ ومنعماً مِنَ البيع وَ التصوفِ وَ الا قرابِهِ حتى لا يضُوُّ بالغهامَاءِ وَ بَا عَ مالهُ ان ا متنعُ المفلسُ ا مراسے بیج اور تقرب اور ا قرار کی مانعت کرد ہے تاکہ قرض خوا ہوں کا مررز ہو آ در معلس اگر خو د فروخت نر کرے تواس کے مال مِنْ بيعِم وَقَتَمَمُ بين غُرِمائِم، بالحِصَصِ فانَ أَقَرّ في حَالِ الْحَجَرِ باقرارِ مالِ لزمَهُ ذ لِكَ کو فروخت کرکے بقدر حصص قرمن خواہموں کو بانٹ دے اگروہ رو کنے کی حالت میں کسی ال کے بارے میں اقرار کرے توقر خوا ىكە قضاء الديون. كى ا دائيكى كے بعد سياس برلازم موگا .

تنگدشت قرضدار کے احکام ت کی وصف ا مفلس بنگدست، عزیب و دین ک جمع و عزماء و غریم کی جمع و قرض کے خواه قرض تواه اسکے طلبگار ہی کیوں نہ ہوں اس لئے کہ اسے روک دیناگو یا اس کی صلاحیت منية فررسية. . د فاع کی خاطرانسا تر نا درست منہیں البتہ قاصی کو چاہئے کہ وہ اس کو قید میں ڈالدیے ناکہ وہ قرض ادا کرسکی خاطر ینے مال کو فروخت کر دیےاسلیے کہ مقروض پر دمین ا داکر مالازم ہے ا ورٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے اور قا صَیٰ کا ظلم کے دفاع ی خاطراسے قید گرنا درستے، ۔ اگر مقروض کا مال اور دمین دولوں دراھم ہوں یا دولوں دینا رہوں تو قاصی مقروض کے جم بغیر بزر کیے دراہم و دنا نیر قرص کی ادائیگی کردے اور مال اگر دینار ہوں اور دئین دراھم یا اس کا عکس ہوتو قاضی انفیں بیچ کرا دائیگی قرص کردے اور مال اسباب و جا مُڑا د ہونیکی صورت ہیں انھیں نہیجے ۔ وقال ابویوسف الح امام ابویوسف وا مام محرام اورائه ثلا تُه کے نز دیک اگر قرص خواہ منگرست کے حجرکے طلبگار ہوں بوّ اسے بچرکرنا درست ہے۔ علاوہ ازمیں مال واسباب وجا نزاد ہونسکی صورت میں قاصی کا انھیں بھی بھنا درست ہے۔صاحب درختار، بزازیہ ، قاضی خاں دغیرہ فرماتے ہیں کہ دولوں مسکوں میں مفتی برا مام ابولیسف وامام مخیر کا قرار يُّ عَلى المفلسِ مِنْ مَالِم وَعَلِي مَ وَجِرِم وَأُولا و فِ الصِعَامِ وَ ذُوى الأَثْمُ حَامِ وَإِن لم يُعرفُ اورتنگاست پراس کے مال سے مرف کیا جائیگا اوراسکی زوج اور نابالغ بچول اور ذوی الار حام بر - راور اگر تنگاست کے لِلمغلسِ مَالُ وَطَلَبَ عُرُمًا و مُحسِمًا وَهُوَ مِقولُ لا مَالَ لِي حَسِمُ الحاكِمُ فِي كُلِّ دَيْبِ لِزِمْم بتر منه اور قرص خواه اسے قید کرنیکے طلبگار ہوں اوروہ کہتا ہو کم میرے پاس مال موجود منبن تو حاکم اسے ہراسطرہ کے دین کے بات بَلَلاعَثُ مَالِ حَصَلَ فِي يِنْ كَمْنِ الْمَبِيعِ وَبَلَ لِ القرضَ وَفِي كُلٌّ وَيُنِ إِلْمَزْمَمَ بِعَقُدٍ كَالْمَهُر قيدس والدس جس كالزدم اسك السه مال كے عوض ہوا ہو جوكہ اسكے باس ہومثلاً ثمن ميں اور بدل فرص اور ہراسطرت كے دين كے عوض جسكا لزوم وَالْكَفَالَةِ وَلَمْ يَحِبْسُمُ فَيُمَاسُونَى ذَٰ لِلصَّكِعِوْضِ المَعْصُوبِ وَٱرْشِ الْجِنَايَاتِ إِلَّا ٱنْ تَقُوْمُ الْبَيْنَةُ اسكيسي عقدك باعت بوابومثلا مراور كفاله اورانح علاوه مي حاكم اسكوقيدهي زوال مثلاً منصوب عوض اورجايات كا ماوان الايركتبات ابت بوكتي بو بأنَّ لَهُ كَاكُ وَيَحِيسُهُ الْحَاكِمُ شَكْرُيْنِ أوتْلْتُهَ أَسْفُوسَا أَلَ عَنْ حَالِم فِإِنْ لَمُ يَنكَشِفُ كَ ا ب ال موجود ب - اور ماكم اسے دوم بينه يا مين مهينه قيد ميں والے اور اسكے باريمين ملوم كرتار ہے بس اگر اس كے پاس ال كابت لَهُ وكِنْ لِكَ إِذَا قَامِ البِيتَ مُعَلِ أَنَّ لَا مَالَ لَهُ وَ لا يَحُولُ بِينَمَا وَبَكِنَ لَمُ وَلا يَحُولُ بِينَمَا وَبَكِنَ المَا وَالْكِيرِ الْمَالِ إِنْ كَابِرِ اللَّهِ اللَّهِ الْمَالِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّ

الرفُ النوري شرح المرابي الدو وسروري عُن ما تَه بعِلَ خِروجِه مِن الحبسِ وَهُلان مُون ما وَلا يمنعُون مَا التصحيفِ والسّفرِ وَ ا دراس کے قرض نوا ہوئے بیج میں ماکہ حامک نہ ہوا در قرض خوا ہ مقروض کے پیچیے لگے رہیں مگر تقرف اور سفر میں رکا وط پیر ا نہ کریں۔ اور ياخن وَنَ فَضُلَ كسبه وَيقسم بينهم بالحِصَصِ -اس کی کما نی کا بچا ہوا آبس میں بع*د دحصص تعتبیم کر* لیا کریں رشيئم قرون بوسيحلق باقى مانده أحكأ و مینعتی الد مغلس سے اس مبلگہ مقصود وی مقروض مجور سے بینی اس فلس کی زوجه اور اس کے اس کے اس کے اس کے اور اس کے ا مرکز منسب کے نابالغ بچوں اور ذوری الارحام کے نفقہ کی ا دائیگی دکر کردہ مغلس کے مال ہی سے کی جائے گی ہی لئے کہان لوگوں کی خردرہات کا جہاں مک تعلق ہے وہ مقرضوں کے حق کے مقابلہ میں مقدم ہے۔ و يحبسه الح أكمر الإ . ذكر كرده مفلس كو كتن عرصة مك قيدئي والاجلية اس كر بارس بي نقبها رك فحرلف اقوال ملة ہیں کسی قول میں یہ مرت قید دو ماہ ، کسی میں مین ماہ ، اورکسی میں چار مہینے سے حجہ ماہ کک مرت سے . لیکن درست قول کے مطابق اس کی تحدید کے نہیں ملکہ اس کا انحصار صالب محبوس پر ہے۔ اسوا <u>سبطے</u> کہ بعض *اوگوں نے لئے معمو*لی تنبیہ ہی کا فی ہوتی ہے ادروہ اسی تھرام طبیس مبتلا ہو جاتے ہیں اور بعض اسقِدر مبیاک ونڈر ہوتے ہیں کہ مدت درا ز تک مجہوس رہتے ہوئے بھی درست بات فاھر نہیں کرتے ۔ بس مرت کا انحصار حاکم کی رائے پر بہوگا ۔ وہ جننے عرصہ تک موزوں خیال کرے قید میں اوالے بھومجبوس کسی بھی محرورت کے باعث باہر ہیں آئیگا خواہ وہ حرورتِ شرعی ہویا غرشری -حتی که نقهها ر صراحت کرتے ہیں کہ رمضان ، جمعہ ، فرض نماز وں ۱ ورغیّرین فرص اورنماز جُناز ، کیو اسطے تمبی با کھر یں۔ بعض فقہار ماں باپ دا دا دی ادراولا دکے جنازہ کیوا سط نکلنے کی اجازت دیتے ہیں مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ ابنے کسی کفیل کومیش کرے -مفتی بر قول میں ہے۔ وَقَالَ ابويوسُفَ وَعِيدَّلُ رَحِمَهُا اللهُ إِذَا فَلَسَدُ الْحَاكِيمُ حَالَ بِينِهِ وَبِينَ غُرِما يَا إِلَّا أَنُ ا درا مام ابولیرسفی دا مام محد کے نزدیک اگر حاکم اس پر سنگدست وعزیب بونیکا حکم لگادے تو اس کے اور قرص خوا ہوں کے نیج میں حاکمی يُقِيْهُواالبِسِّنةَ انعاقِد حَصَلَ لِكَامَالُ وَلَا يُحْجَرُعَلَى الفاسِقِ إِذَا كَانَ مُصْلِعًا لِهَالْهِ وَالْفِسُقُ بوعائ مگريك وه بينه اب ابت كردين كه اس كرما ال آگيا اورفاستى كے مصلح مال مونے براس روكانبين جائيكا - ا ورنسن الأصْلى وَالطَّادِي سَوَاءٌ وَمَنُ أُ فَلِسَ وَعِنْ لَا مُتَاعٌ لَرُجُلِ بِعِينِهِ انْبَتَاعَمُ منه فصَاحِبُ اصلی اورنستی طاری کا حکم کیسال ہے اور جوشخص مفلس ہوجلئے اوراس کے پاس اسکا وہ ہال جو کا توں موجود موجودہ است خرید کیا تھا تو الِمَتَاعِ أُسُوَّةٌ للفرُّ ماءِ فِيكِ -مالك اسباب دوس وورك قرمن فرابوك مسادى كمو-

اشرفُ النوري شرح بين الدو وت روري ا الغتاكي وصت إنه ندليس : قاضي كاكسي كه باريمين الملاس وغربت كا حكم لكا دينا ـ سواء: برابر - اسوة : يكسان . رف فی رفید و افلیکه الحاکم الزیمفلس کے تیدسے رہا ہوئے پرا مام الوصنیفی کے زدیک حاکم کو چلئے کیمفلس تشریح و تو جنسے اور قرض خواہوں کے بیچ میں رکاوٹ نہسنے اور قرض خواہ مفلس کے پیچھے لگے رہیں۔ اسکے کہ رسول الترصلي الشرعلية ولم كاارشًا دِكرا مي مي كه "ضاحب حق كے ليئے مائھ اور زبان ہے" مائھ اور زبان سے بہاں مقصود مارنا اور برائجلا كم نامنين ملكه يتجع لكنا اورتقاضه كرت رمينات امام ابويوسف وامام مي كزرد يك حاكم كم الشغلس قرار دینے کی صورت میں اسے اس کے اور قرض خواہوں کے درمیان رکا دی بننا چلہے اور ہر وقت تعاصر کرنے ہے باز رکھنا چلہنے۔ سبب یہ ہے کہ صاحبین اسے درست قرار دیتے ہیں کہ قاضی کسی کے بارے میں فیصلۂ افلاس کرے اور خلس كَا نَلاْسُ ثَا بِتَ بِوَجَلْتُ بِراسِ مَالُوارْسِونِ عَكَ مِهِلْتَ كَاسْتَعْقَاقَ بِوَكِّيا لِهَام الوَحْنِيفَةُ قَضَارِ بالا فلاس كَى دَرْسَكُى كَ قائل مہیں اس واسطے کہ مال تو آنے جانبوالی شی ہے کہی ہے اور کہی مہیں ولا يحجر على الفاستِق اله عند الا حناف فاسق كو تجربه كرمي كري السيسة تطع نظركه اس كا فسق اصلى بويا عارهني و طاری ۔ امام شافعی کے نز دیک زحروتو ہے کے طور مرتقرت سے روکیں گے ۔عن الا خاک ایت کرمیر فان استم منہم تزارا میں رشارسے معصود مال میں اصلاح ہے اور رشارًا نخرہ ہونے کے باعث اس میں کم اور زیادہ دویوں آتے ہیں۔ اور فاد فعوااليهم الموالهم كے زمرے ميں فاسق مي آتا ہے اس واسطے اسے جرمذ كرس كے۔ من افلس الزجونشخص مفلس قرار دیا جلئے اور وہ چیز اپنے پاس جوں کی تو ں رکھتیا ہوجو وہ اس سے خرمد چکا مقسا توعندالاحناف وه دوسرے قرض خوام و ب كے مساوى قرار ديا جائيگا ، مر سرط ير سے كماس في يرقا بض مونيك بجد مفلس ہو۔ اما شافعی کے زُر دیک وہ شخص اپن شی کامستی ہوگا اور عقد فسی کرکے اسے اپن چرز لینے کاحق ہے۔ اسواسط کر حفرت سمرہ بن جندر سے کی روایت میں ہے من وجد متاعۂ عند مفلس بعیبہ فہوا حق " دکہ جس شخص کو ابنیا سامان مفلس کے پاس جوں کا تو ں مطے تو وہ اس کا زیادہ مستحق ہے ، مگر مسندا حمد کی اس روایت کی سند میں ایک راوی ابوحائم امام صاحب كزديك ناقابل جمت بيد عندالا حناف متدل الخفرة كايرارشاد كراى بيركر وشخص اينا سا ما ن فروخت کرے پھراسے اس شخص کے پاس پلئے جومفلس ہو چکا ہوتواس کا مال قرص خوا ہوں پرتعشیم ہوگا دار تطنی کی یه روایت اگرچه مرسل سے مگر عندالا حنا ت مرسل حدیث ججت سے اور اس کے روایت کر سوالے ابن عیات کوامام احمر تُقة قرار دسيتے ہیں۔ حتاف الاحراريا «انسراريابيان» اذَااَ قَرَّ الحُرُّ البَالِغُ العَاقِلُ بِحَيَّ لَزِمَهَ اقرامُ لَهُ مِعْمُولًا كَانَ مَا أَقَرُّبِهِ أَوْمَعُلُومًا وَيَقَالُ آ زا د عاقل بالغ شخص کے کسی حق کا اقرار کرنے بیروہ اس پرواجب ہوجائیگا خواہ وہ اقرار کردہ ستے جمہول ہویا وہ معلوم ہوا دراس

الشرف النوري شرح المراق الأدو وسروري الله لَمُ بَيْنِ المِجْهُولَ فَانْ لَهُ يُبُيِّنُ أَجْبَرَهُ الْحَاكِمُ عَلَى البَيَانِ فَانْ قَالَ لَفَلانِ عَلَى شَيُّ لَزِمَهُ کمیں گے کہ وہ جبول کو بیان کرے اوراس کے سان شکرنے پر حاکم اسے بیان کھوسط مجود کرنگا کھراگر و مرکجے کہ عجد پر خلاں کی ایک شنی کرتو اسے شنی أَنْ يَبُنِّن كَالِمَ قَيْمَتُهُ وَالقولُ فِيهِ قولَمْ مَعَ يمينِهِ إِنْ ادَّعَى المَقِيُّ لَمَا أَكُ أَرُ مِنْهُ -بیان کرنی لازم بہوگی جوتیت والی بواور بحلف اسی کے قول کا اعتبار بہوگا اگرچیجس کیلئے افرار کیا وہ اس سے زیادہ کا علی بو۔ و تو مسلح کتاب الاقدام الا اقرارا زرد ت لغت انبات کے معنے میں ہے جب کوئی چیز نابت ہو تو ا س کے داسطے لفظ اقرار بوکتے ہیں۔ ا در شرعی اصطلاح کے اعتبار سے اقرار خو دیر دو سرے کے تق ی اطلاع دینے کا نام ہے جبکہ ادائیگی اقرار کرنیوالے پرلازم ہوری ہو۔ اس کی تقریف میں لفظ "عَلَیّ "سے بیتہ جلاکہ آگر کسی کا حق اس ہوں کی اطلاع اپنے ذاتی نفع کی خاطر ہوتو اَسے بجائے اقراہ کے دعویٰ کہا جائیگا۔اُوڑ نفسہ' کی قید لگانے سے بیتہ جلاکہ اگر کسی کا حق دوسرے برسونیکی اطلاع میونو اسے بھی افرار مذکہا جائیگا بلکہ اس کی تعبیر شہادت سے ہوگی ۔ اقرار کر شوالے کو اصطلاحی الفاظيس مقر اورجس كے حق كوخو دير نابت كرر ما ہوا سے مقرآرا ورجس شے كا قرار كرر ما ہواسے مقربم كها جا تاہے. في على أخروب ، اقرارك عجت بونركا تبوت كتاب الترسيم علمان أوراسي طرح سنت واجماع سيم ارشادِرما بی ہے ' وکیملل الذی علیالتی'' الآیہ داوروہ شخص انکھوا دیے صب کے ذمہ وہ حق واحب ہو) قرار کے حجت نه ہونیکی صورت میں اس حکم کے کوئی معنیٰ نہ ہوئے ۔ علاوہ ا زیں ا قرار کا شبوت ا حا دیثِ صحیحہ سے تھی ہو تا ہے کہ رسول الشرصلي الترعليه وسلم ن حضرت ماعز اسلمي بررجم (مشكساركرين) كاحكم أن كيخود إقرار ز ماكرين بر فرما يا-ا ورا مت محديد اس پرمنغق ہے کہ اقرار کر سیوالے کے اقرار کے باعث حدود اور قصاص نابت ہوجا یا کرنے ہیں۔حب اقرار کی سنار پرحدود وقصاص تابت موسكة بي يومال مررحة اولى تابت موجائيكا. <u>ا ذا ا قیمالی دالز - اگر کوئی آزا د عاقل بالغ شخص میداری کی حالت میں اپن خوشی سے بلا جرواکراہ کسی حق کا اعترات کرے تو</u> اس کے اعر ات واقرار کو درست قرار دیا جائے گاخوا ہ وہ سی مجبول وغیر معلوم چنزی کا اقرار کیوں نہرے اورا قرار کے واسط اقرار کرنے دالی نجز کا مجہول دغیر معلوم ہمونانقصان دہ نمھی منہیں مگراس شکل میں یہ حق کسی ایسی شے کے ساتھ ذکر کر نالازم ہموگا ہو قتیت دار ہموخواہ اس کی قیمت کم ہی کیوں نہ ہمو . اگر دہ بے قیمت شے بیان کرے مثلاً ایک دانہ مگذم تو درست نہ ہموگا اس لئے کہ یہ تو گویا رجوع عن الاقرار ہے ۔ صاحب محیط فرملتے ہیں کہ اگر دہ اس طرح کہے کہ میں لفظ حق سے قصد اسلام کر دہا تھا تو اس اس قول کی تصدیق سے كرسينك والبئة اگراسكة اقراراً وركھراس كى وضاً حت ميں القبال بهواد تسليم عَرف كے لحافظ سے كرلين في الله خلاسي اختلا سج وَاخِوْ إِلَّاكَ اللَّهُ عَلَيْ مَالٌ فَالْهَرْجَعُ فِي بِيانِهِ الْبِيرِ وَيَقِبِلُ قُولِهِ فِي القليلِ وَالكثابِرِ فَاكْ وَالْكِ عَلَيَّ ا دراگر کچرکه فلان کاجو پرال واجب ہے تواس کے بیان کیلیے اس کیطرف دجوع کیاجائیگا ادر کم ادرزبادہ میں سی کا قول قابل قبول ہوگا۔اگر کے کہ فلاک

مَالُ عَظِيمٌ لَمُ يُصِدَّ قَ فِي اقلَّ مِنْ عَائِمَى دَى اهِمَ وَانْ قالَ لَهُ عَلَى دَمَا هِمَ كَتَا يَوْ كُ ے اور عظیم ال ہے تو دوسو دراہم سے کم براس کے قول کی تصدیق نرکیجائیگی اوراگروہ کچے کہ فلاں کے میرے ذمرمہت سوراہم ہی تو دس دراہم فِي أَقُلُّ مِنْ عَسْرَةٍ دَرَاهِمَ فِأَنْ قَالَ لَهُ عَلَى دَرَاهِمَ فِهِي ثَلَاتُهُ ۖ إِلَّا إِنْ يَبَين أَكُ تُرمِنها وَ لی تصدیق مذکریں گئے ۔ اگر کیے کہ فلاں کے میرے ذمہ درا بمہیں تو یہ تین درہم شما رہوں گے مگریر کہ وہ اس سے زیادہ لقدا دذکر إِنْ قَالَ لَهُ عَلَى كَذَاكِذَا دِهِمُ الْمُرْكِصَلَا قُ فِي أَقُل مِنْ احْدَدُ عَشَهُ درهما وَانْ قال كذا ے اوراگر کچے کہ فلاں کے میرے ذمراتے اتنے درہم واجب ہی او گیارہ دراہم ہے کم براس کی تقیدیق نہ کی جائیگی اوراگر کچے کہ فلال کے میرے وَكِذَا درِهِمَّا لَمُرْيُصِدٌّ قُ فِي اقُلَّ مِنْ اَحَدٍ وعشونَ درِهِمَّا وَإِنْ قَالَ لِمَ عَلَى اوقِبَلِي فقَلَ ا درات درم لازم ہیں تواکیس دراہم سے کم میں اس کی تصدیق نہ کی جائے گی ۔ اور اگر کیے کہ فلال کے میرے اوپر یا میری جانب بیں أَقُرُ بِلَائِنِ وَأَنْ قَالَ لِهُ عِندَى أُومِعِي فَهُوا قَرَاحٌ بِامَا نَيْ فِي يَكِهِ وَأَنْ قَالَ لَهُ رَجُلُ تووہ دین کا مقربوا اوراگروہ فلاں کے میرے پاس یا میرے ساتھ ہیں کیے تواسے ا قرار ا مات قرار دیں گے اوراگر کوئی اس سے کیے کرمیرے لى عَليك الفُ دِيُ هِم فِقالَ إِتَّزِينُهَا أَوْ إِنتَقِيلُ هَا أَوْ أَجِّلِنِي بِهَا أَوْ قَلْ قَضَتُكُهَا فهواقرانً بچھ پر ہزار در ہم دا حب ہیں ا دروہ جوا بًا کھے کہ تو انھیں لے لے یا جا کچے لے یا مجھ کو انکے بارسیس مبلت دیرے یا میں تجھے اداکر چکا ہوں تواسے اقرا ومَنْ أَفَرَّ بِذُينٍ مَوْحِيلٍ فَصَلاَّ قَدُ المقرُّ لِمَا فِي الدَّين وَكَذَّبَ فِي السَّاجِيلِ لَزِم الدينُ تراردیں گے اور چینخص مؤمجل دین کا افراد کرسے اور حس کیلئے افراد کرے وہ اسکی تصدیق اندرون دین کرے اور تؤجل برسکو علا بتائے تو اسکے ذمسہ حَالًا ويُستَحلفُ المقرُّ لهَ فِي الاحبلِ . فورى دين واجب بوكا ورترك سلسلس مقرله سعطف لياجائيكا <u>رىصىت فى أقل الا - اگر كودى شخص اس كاا قراروا ية ان كرے كرميرے دم</u> فلان شخص کا ال عظیم ہے تو زکوہ کے نصاب بعنی دوسو درا ہم سے کم مقدار میں اس کی تقید لیق سعَظم صفت كى قيدلكا ئى سے تواس بيان كرده وصف كولغو قرار مبي ديا جاسكتا-تھی ائیسے شخص کو الدار سیمنے ہیں بس اسی کومعتبر قرار دیا جائیگا۔ زیادہ صبحے قول میں ہے۔ امام الوصنیفی کی ایک ردایت کے سرقه کے نصاب بعن دس دراہم سے کم میں تَصَدیق نر کی جائے گی اس لئے کہ اس کا شمار بھی عظیم ال میں ہوتا ہی كے ماعث قابل احترام عضو كا ط ديتے ہيں ۔ عَلَى وراه وكشيرة الز- أكركون ا قرار كرسوالا ا قرار كريك كرمير يدوم فلاب ك كثير درائهم بي بقوا مام الوصيفة وس درام کے لازم ہونیکا حکم فرائے ہیں۔ امام ابولوسف وا مام محروکے نزدیک زکوۃ کے نفیاب سے کم کے اندراس کی

الرفُ النوري شرح المربي الرُد و تسروري الله تقديق ينهوكى أسلخ كرشرعًا عنى ومكر ومي شمار بوتاب جوكه صاحب بضاب بو رہا ہے۔ امام ابوصنیفی*رے نزدیک اس کے عدد کا جہا*ں مک تعلق ہے وہ سب کم عددِا دراس کا ادبیٰ درجہ ہے جس برکہ جمع کنرت کا اطلاق ہو تاہیے اوراس برجیع قلت کی انتہار ہوتی ہے تو باعتبار لفظ اسی کو اکثر قرار دیا جائیگا۔اس لئے کہ کہا جا تا ہے و دراهم اوراس كے بعد كتبة أب" احد عشد روهما " على كن اكسنا درهيتًا الز-إقراركنندو كييرٌ على كذا درهمًا • يَوقابلِ اعتماد قول كيمطابق هرف ايك دريم كا وجوب موكايا ال لئ كدورم كلفظ سے مبہم عدد كى وصاحت مورى ہے - اوراگراس طرح كية كذاكذا درهماً "تواس صورت ميں كيارہ درآم واحب ہوں گے۔ اوراگر مع حریت اس طریقہ سے مجے گزاد کذا درھا * تو اس شکل میں اکیس دراہم واحب ہوں گے۔ اس لة كه شكل اول ميں اس نے دومبہم عدد حرف عطف كريغير بيان كئے . اوراس طرح كا كم سے كم عدد گيارہ ہے . اور دوسري شكل يس مع حرب عطف بيان كئے اوراس كى اونی مثال احدو عشرون واكىيس درہم ، سبع حضرت امام شافعی فقط دو درحم واحب فرملتے ہیں اوراگرم حرب عطیف تین مرتبہ بیا ن کرے تواس صورت میں ایک سواکئیں درحم واجب سونے کا حکم کیا جائٹگا۔ اُس لیے کہ مع الوا و تبین عدد کی کم سے کم کی جانبوالی تفییر کا قد واجد وعشرون سبے۔ اورا گرچا ارم تبہ سیان کے آتواں صورت میں گیارہ سواکیس اِ درمائخ مرتبہ بیان کرے تو گیارہ ہزارامک سواگیس دا حب ہوں گے ُ ا درجھ مرتبه بیان کرے بوالک لاکھ گیارہ ہزارا مک سواکنیں کا وجوب ہوگا۔ فقال ا تزنها اوانتقل ها الإ كوئي شخص مثال كے طور رغموسے كے كەمبرے ايك ہزار درهم تجه برواحب ہي اور وہ جو آبا کیے کہ انکا وزن کرلے یا انھیں جا پخے یا مجھ کوان کے بارے میں مہلت عطا کرماییں تحقیم انکی ا دانیکی کردیا ہوں توان ذكركرده بمام شكلون مين يدعروكي جانس بيزار دريم كااقرار واعترات شمار موكاء اسطيح كمران تمام صورتون مين ضمرا ہزار دراہم ہی کی جانب لوٹ ری ہے کو یہ اس کے کلام کے جواب ہی میں شمار سوگا اورالگ کلام نہ سروگا -البتہ عمر واگراس کے بچواب میں حرت اترن اور انتقار ہا کے بغیر کیے تو میں کلام علیٰدہ ہونے کی بنار پر کچے واحب نہ ہو گا کہ ساس صورت میں جواب کلام منہیں ہے ۔ اورضابط کلیہ کے مطابق حس کلام میں جواب ہونیکی اللبت نہوا درآ غاز کلام بوسكي المبيت نه بهُويوَ است جواب قرار دما جا آيہ - ا ورحب ميں آ غا زِ كلام بهونسكی المبیت بهوا ورحواب بونسكی المبیت نہ ہویا دونوں می کی المبت نہوتو اسے الگ کام قرار دیا جا السے۔ ومن ا قريلاين مؤحل الإ . جوشخص كسى دين مؤجل كا اقرار كرف اورحس كم لئ اقراركيا وه دين مؤجل كريماً معجل اور فوری کا مرعی مونو اس صورت میں اقرار کرنے والے بردین معجل لازم مروجا کیگا اور مقرار سے دین کی تی متعین نہونے پر حلف لیا جائیگا اس لئے کہ اقرار کر نبوالا دوسرے کے حق کے اعترات کے ساتھ کہنے واسط إجل اورمدت كالمرعى ہے تو مرکھیک اس طرح ہوگیا جیسے کسی دومرے کیواسطے غلام کا اعترا ن کرے اوراس کے ساتھ اس کا بھی مدعی ہوکہ میں اس غلام کو اس شخص سے بطورا جارہ لے چکا ہوں۔ تو جس کطرح اس صورت میں ا قرار کر نبوالے کی تصدیق نہیں کی جاتی اسی طرح اس جگہ بھی تصدیق نہیں کی جائے گی۔

الرفُ النوري شرط المربي الرُد و مسروري ۔ حصرت امام احمد اور ایک قول کے اعتبار سے حصرت امام شافعی مجھی دینِ مؤجل کے لازم ہونیکا حکم فرملتے ہیں اور یہ کہ اقرار کرنے والے سے دین کے مؤجل ہونے اور معجل نہ ہونے پر حلف لیا جائے گا۔ وَصَنَ اَفَرَّ مِذَيْنِ واستَثنىٰ شيئًا متَّصلًا باقوارٍ اصَحِّ الاستثنَاءُ وَلِزِصَهُ الدَاقِي سَوَاءًا استنهٰ ا در جوشخص ا قرارُدین کرتے ہوئے کھی چیز کا ستنیا مرمع الا قراری کرلے لؤیہ استنیا مردست ہوگا اور باتی کا اس پر وجوب ہوگا جاہیے وہ الْأَقَلَّ أَوالْآكَ أَرَفا نِ استَتْفِي الْجَمْيَعَ لَزْمَكُ الاقرارُ وَلِطِلَ الاستَتْنَاءُ وَإِنْ قَالَ لَ کم کااستشنا دکردما ہویا زیادہ کا ۔اودکل کا استشنا دکرنے برا فراروا حبب اور استشنا د با طل شمار ہوڑگا ۔ اوراگر کیجے کہ مجھ پر ظال کے عَلَيَّ مَا كُنَّ دِرُهَيِم إِلَّا دينَا مَّا أَو إِلَّا قَفَيْزُ حِنطَةٍ لزمَن مَا لَا درهَم إِلَّا قِيمة السيار أو سودر مهم واحب مبی لیکن ایک دینار بالیکن گندم امک قفیز . تو سودراهم وا جب موجا ئیں گے لیکن دینار یا تفیز کی قیمت کا دجوب القَّفِيْزِوَانُ قَالَ لَهُ عَلِيّ مَا حُمَّةٌ و دِي هَـمٌ فَالْمَا حُمَّا كُلَّهَا دَيَّ اهِمُ وَاكْ قَالَ لِهُ عَلِيّ مَأَ يَهُ وَنُوبُ ر ہوگا اور اگر کھے کہ فلاں کے میرے دمرسوا ورورہم ہے تو بیرسارے دراہم شمار ہو نگے اور اگر کھے کہ میرے ذمہ فلات سواور لزمَهُ تُوتُ وَاحِدٌ وَالْمَرَجِعُ فِي تَفْسِيرًا لَمَا مُمَّ الْكِيهِ وَمَنُ اَقَرَّبِينٌ وَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ کیڑا ہے بواس کےا دیرکیڑا واحب ہوگا آ درسو کی وضاحت کے واسطے اسیکیجانب رحوباً کریں گے ادر پوشخص کسکے حق کااقرار کرتے ہوئے تعالى متصلًا بأقوام ولحديك لم الاقوامُ وَمَنْ أَفَرٌ وَشَحَطُ الخِيامُ لنفسِه لزمهُ الاقامُ متصلاً انشارالله كېرىپ تواقراركالزوم نېوگا اورجوشخص ا قراركرے ا درا پنے داسطے خياركی شرط كا اظهادكرے توا قرار واجب موقباً وَلَطِلِ الْحَيَامُ وَمَنَ أَقُرُّ بِدَامِ وَاسْتَشَىٰ بِنَاءَ هَا لَنْفُسِمِ فَلْمُقْرِلِمِ الْمَارُ وَالْبِنَاءُ جَمِيعًا کا۔ اورخیار کو باطل قرار دینگے اور چینحص مکان کا قرار کرتے ہوئے اپنے واسطے اسکی عمارت کوسنٹنی کردے تویہ مکان افداسکی عمارٌ تمام مقرام واتُ قالَ بناء من الدارل والعرصة لفلان فهوكما قالً. كى بوكى اوراً كي كم اس مكان كى تعمر ميرى اورص كامالك خلات قواسك قول كرموافق حكم بوكا-استثنارا وراستثنار كےمرادف معنیٰ کاذکر ح استثنیٰ شیعاً الا - اشیار میں سے کو نکال کر باقی کے بارے میں کلام کو استثنار کیا جا ماہے بس اگرا قرار کر سنوالا اقرار دین کرے اور اس کے سائھ سائھ تعض کا استثناء کردے تو القىال كى شرط كے ساتھ اسے درست قرار دیں گئے۔اس سے قطع نظر كہ يہ استثنار كم كا ہورہا ہو يا زياده كا-اسك كرقيمت استشأرك واسط بعدمستنى مرمستنى كابالانصال بيان كرنا شرط قرارد ياكيا اوراكر كقورك وقفس بیان کرے گا ورانقبال باتی مدریے گا تودرست مذہو گا البتہ اگرید و قفہ کسی احتیاج کے باعث مورمثال کے طور مر کھانی وغیرہ کے باعث ۔ بعدا ستشنار باقیماندہ کا دحوب اقرار کمندہ پر ہوگا مگر کل کا استشام کردینا درست نہ ہوگا 👸

الشرفُ النوري شرح المرابي الرُد د تشروري الله اس من که بدراستشاریه ناگزیریے کہ بھر نا جھ یا تی رہے۔ فرارمخوی تو یہ فرملتے ہیں کہ اکٹر کے استشار کو بھی درست قرارمنیں ديا جائيگا اس لئے کہ اہل عرب ميں اس طرح تنکم کا رواج مہيں -ا مام زفرج بھی ميں فرمائے ہيں مگراکٹرومبیشتر علماء است جائز قرار ديتے بين اور جائز بيونيكي دليل يه آيت كريميہ من قم الليل الا قليلا بضفه أوا كفص منة قليلاً اورَ وعلية الكور ر ہا کروم گڑ تقوش کسی دات بین نصف دات یا اس بصف سے کسی قدر کم کردیا کرویا نصف سے کچھ برط ھا دو۔ الا دین آرًا الا یکسی بے دریموں اور دیناروں کے ذریعیکیل کی جانبوالی یا وزن کی جانبوالی چیزوں کا استشارکیا مثال كے طور پراس طرح كہا" على مائة درہم الا دينار االا قفيز حنطة " دمجو پرسو درهم لازم ہيں مگر ايك دينار كيا جم پرسو درہم ہيں مگر ايك تفيز كندم ، بو امام ابو صنيفير وامام ابو يوسف استحسا نااسے درست قرار ديتے ہيں - اور ان اشیار تے سواکسی اور شکی کا اگراستشا مرکرتے ہ<u>وئے ک</u>ے " علی مائة درهم الاشاۃ" تو اس استشا رکو درست قرارنه دیں گے۔امام محراث ا ورامام زفرج فرماتے ہیں کہ دو نوں صور توں میں استشنا ر درست نہ ہو گا۔ قیاس کا تقاضہ تهمى دربست نه بهونيكا بيد - حضرت ا مام مالكُثّ ا وربعضرت ا مام شافعيٌّ دونوں شكلوں ميں استشار صيحع قرار ديتے ہير ا مام محرَّهُ كااستدلال بهب كه استنباً راست كميا جامّا ب كه أس كے مذہونيكي صورت بين ستنیٰ مستنیٰ منه ميں شاكل ہو ا درایسا ہونا خلاب جنسِ ہونیکی شکل میں ممکن ہنہیں۔ اس واسطے در مہوں ا ور دیناروں سے ان کے عیرے استثا لو درست قرار نددیں گے۔ امام شافعیؓ کے نزدیک ان کے ذریعہ خواہ کیل کیجا نیوالی چیز کا استشار کیا گیا ہوما لیلی کے علاوہ کا دولوں شکلوں میں ستنیٰ اور ستنیٰ منه ملجاطِ البیت اندرونِ جنس متحد تبیں بس میہ استشاء درست ہوگا۔ مرود امام ابوصنیفیر اورام ابویوست کے نزدمک کیل کی جانبوالی اوروزن کیجانبوالی اور گئی جانبوالی استیارا وردیم و دینارا گرچه صورت کے اعتبار سے محلف اجناس ہیں مگر معنوی اعتبار سے ایک ہی جنس ہیں اِس لیج کہ ہیرتما این کے زمرے میں آکر نابت فی الزمہ موجا تی ہیں۔ بیس ان کے استثناء کو درست قرار دیا جانگا۔ اس کے برعکس وہ اشیار جو کیل سنیں کی جامیں۔ مثال کے طور پر کیل امکان اور بجری وینرہ کہ انتی مالیت کا علم منہیں کہ ان جیزوں میں براتہ قیمت کے اعتبار سے فرق مونا ہے توان کے استشاری صورت میں استشار بالمجہول کا لزوم ہونگا۔ فالمائة كالدائة الراقراركر نوالا ياقرار كرب كمجدير فلاسك سُوا درايك درهم بع تواس برسار ورابم یں ایک سوالک کا وجوب ہوگا اور اگروہ سرکھے کمیرے دم اس کے سوا ورالک کی اس تو اس صورت میں اس پر ایک کیرا وا حب موگا- اورسو کے بارے میں توواسی سے لوجھا جائے گاکر اس سے اس کا مقصور کیاہے۔ قیاس کا نقاصَہ ہو "لہٰ علی مائۃ و درہم" میں بھی ہرہے کہ مائۃ کی وضاحت اقرار کر نیوالے برجھوڑ دی جاگا میں نہ جہ میں ا مام شافعی تو یهی فرماتے ہیں۔ استحسان کا سلب یہ ہے کہ عا دیت کے اعتبار سے لفظ " درہم سے معصود بیانِ ا کہ قام ہواکر ناہے۔اس لیے کہ لوگ در حم کے لفظ کے دومر تبہ تکلم کو نقیل سمجھتے ہیںا ورمحض ایک مرتبہ تکلم کو

الرف النوري شرح مي الرد و مسروري کا فی قرار دسیتے ہیں اور ایسازیا وہ استعمال ہوسنوالی چیزوں میں ہوا کر تاہیے اور استعمال کی کثرت اس وقت ثابت ہوتی ہے جبکہ اسباب کی زیادتی کے باعث واحب فی الذمر ہونامھی کثرت کے سائھ ہو۔ مثلاً درہم و دینا رہیلی ا در در نی چیزیں کہ ان کا وجوب قرض وئمٹن ا در سلمیں ہواکر ماہے۔ اس کے برعکس کیڑے ا درکسیل اور وزن نہ ک جلنے داتی است یا رکہان کا واجب ہونااس قدر کثرت کے ساتھ منہیں ہوا کرتا ۔اس واسطے کیڑوں اور پیز کیلی ا در عفرونری انتیار میں ما قاکی وضاحت کاانحصارا قرار کر نیوالے پر ہوگا ا ور درسموں ا ور دیناروں دعیرہ میں ا قرار کننڈہ پرانخصار مذہو گا۔ وقال ان شاء ابلا الزيون شخص كسى كرين كا قراركرت بهوئ متصلًا ان رالتركهري يواس كا قراركا لزوم نه ہوگا اس لئے کہ مشیب خداوندی کا استشاریا تو اس کے انعقاد سے قبل ہی لبطلان حکم کے دا <u>سط</u>ے ہوا کرتا ہے یا معلق کرنیکی خاطر-اگر لبطلان کے وا بسطے ہوتو مزید کچھ کہنے کی احتیاج نہیں کہ اس نے خود ہی باطل کر دیا اور برائے تعلیق ہوتو اسے بھی باطل قرار دیں گے۔اس لئے کہ اقرار اخبار کے زمرے میں ہونیکی بنا ہر اس میں تعلیق کا احتمال منہیں۔ <u> - - - - - - - - این الز-اگرا قرارکنیزه کسی کے داسیطے مکان کا اقرارکرے اوراس کی عمارت کا استثنار کر دے تو مکا</u> ا ورعمارت دونوں اقرار کینیز ہُکے واستطے ہوں گے اس لئے کہ تعمیر تو داخل مکان ہے۔ البتہ اس کے صحن کا استشار كرنسكى صورت ميں استٹنا ً، درست بروگا -وَ مَنُ اَ قَرَّ بِمَرَوْ قُوصَهِ لِوَمَ كَالْمَرُ وَالْقُوصَرَةُ وَمَنُ اَقَرَّ بِدَابِّيةٍ فِي أَصُطَبُل لِزِمَهُ الدابَّةُ ورجشخص توكري مريم وركا قرارك تواس برتوكري ومجوردون لازم بوكا اورجوتخص اصطبل من مموار ما اقرارك اس برفض محوارا حَاصَّةً وَإِنْ قَالَ عَصَبُتُ وَبَّا فِي مِنْدِيلٍ لَزِمَا هُجَبِيعًا وَإِنْ قَالَ لَهَ عَلَى وَبُّ فِي وَب واجب ہوگا ادراگر کچے کس نے رومال میں موجود کیٹرا جیسنلہ تواس پر دونوں کا لزوم ہوگا . ادراگر کچے کہ فلاں کامیرے ذمر کڑے میں کیٹرا ہے تو لَزِمَا لا جَمِيْعًا وَإِن وَالله عَلِيَّ وَتُ فِي عَشَرَةٍ الوَّابِ لَمُ بِلزَمُهُ عِند إَبِي يوسُفَ رَحْمُ الله دونوں او جوب ہوگا اورا گرہے کومرے دم وس بھڑوں کے اغر فلاں کا بھڑا ہے تو اہام الولوسف کے نز دیک اس بر فقط ایک إلا تُوبُ وَاحِدٌ وَقَالَ هِمَدُ أَرْحِمَهُ اللهُ يَلُزُمُهُ احتكاعَتْ وَوَبَّا وَمَن اَقَرَّ بِعَصب تُوب وَ بواے كا وجوب بوگا اورا ١م محرو كن زديك كياره كورك واجب بوب مل و اور جوشفس ا قرار عضب كرے اس كے بعد عيب دار جَاءَ بتوبِ مَعيبِ فَالقولُ قُولُمُ فَيهِ مَعَ يَمينِم وَكُنْ إِلْكَ لَوْ اقْرُ بَلْهَ الْمِمُ وَقَالَ هِي ذيونُ وَإِنْ كرط الاسئ تو بحلف اس كے قول كا اعتبار بوكا . اور اسى طريقه سے اگر در مهول كا اقرار كرتے ہوئے كے كروہ كھوٹے ہيں (تومبى قَالَ لَمَ عَلِيَّ خِمْسَةٌ فِي خَمْسَةً يُرِيُكُ بِعِ الضرب وَالْحِسَابَ لِزِمَمُ خَمْسَةٌ وَاحِدَةٌ وَإِنْ قَالَ مكم بوكا ، اوراكر كيك فلال كرير ودر بايخ بي بايخ اوراس اس اس كا مقصود صرب وحساب بوتو محف بايخ كالزدم بوكا اوروه

الرف النورى شرح المراي الرد و سروري ﴿ أُرَدُتُ خمسةً مَعَ حُمسة لَزِمَهُ عَسَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى مِنُ دِمُ هِم إلى عَشْرَةٍ لَزِمَهُ سَعَةً کے کومیں نے با بخ کے ساتھ پانچ کا اداوہ کیلہے تو دس کا وجوب کوگا اوراگر کھے کوفلاں کے میرے دمرا یک درم سے دس دراس کے میں تو ال عِنْدَا بِيَحَنِيْفُكُ رَحِمَكُ اللَّهُ كِيُلُومُهُ الابتِدَاءُ وَمَا بَعِدُ لاَ وَيَسْقُطُ الْغَايِةُ وَقَالاَ رَحِبَهُمَ اللَّهَ يَلِزمهُ ابوصیفه *تکنز دیک* اس برنز درام وا جب بور کے بین ۲ نیازا وراسے بعبرے دراہم اورغایت ساقیا موجامیگی ا درایام ابویوست وای*ا فوڈے نزویک* کر الْعَشَى وَكُلَّهُمَا وَانْ قَالَ لَمَا عَلَى ٱلْفُ دِرْهُم مِنْ ثَمِن عَبِدٍ إِشَّا وَسِيُّكُمن مُ وَالْمَرْ أَقبضِهُ فَان ذَكرَ وس واجب بور کے اوراگر کیے کوفلاں کے میرے دم براو در مم اس غلا) کے من کے واجب میں جلی خرمادی میں اس سے کی متی گر قابق منس براسا۔ عَنْدًا بعَينِم قيلَ للمقرّل مَا إِنَ شِئْتَ فَسَرِّم العَبْل وَخُو الالْفَ وَإِلَّا فَلَا شَى الفَ عَلَيْم لنزاار و متعین غلام بیان کرے تو اقراد کنندہ سے مجے گاکھواہ وہ غلا دیکر ہزاد درم کیلے ور مز ترب واسطے بکھ نہ ہوگا۔ وَإِنْ قَالَ لَمْ عَلَيَّ أَلِفٌ مِنْ تَمْنِ عَبِهِ وَلَمْ يَعِيِّنُمُ لَزِمَمُ الأَلْفُ فِي قُولِ أَبِعَنِيفَ رَحِمُ اللَّهُ-ا دراگر کچے کہ فلاں کے میپ دمرملام کے نتن کے ہزار درہم ہیں اور غلام کی تعیین نرکرے تو انگا اوصیفہ 'کے تول کے مطابق اس پر ہزار درا حر داجب ہوں گے . لغت اكى وصت إن توصيح المجور وغيره ركهن كابان كابنا بوالوكران احتطبل جويائ ركهنه كامقام عقب جهينا ن يون عمول ، عرمون -ار المرابع من المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المراد من المراد كم مرابع المورث المربع المربع المرابع المرابع المرابع المربع الم ر و الراکراس طرح کے کہ میرے دونوں کااس پر از کوم ہوگا۔ اور اگر اس طرح کے کہ میرے دمہ ا ندرونِ اصطبل فلان کا جا نورہے تو فقط جا نور کا لزوم ہوگا ، مگر ا مام محدٌ فرماتے ہیں کد دونوں کا لروم ہوگا ۔ اس بارے میں کلی ضابطہ دراصل بیہ ہے کہ جس شی میں ظرف بننے کی املیت مہوا وراسے منتقل کر نامھی امکان میں ہواس طرح کی جنر کے ا قرار میں دونوں کا از وم ہواکر تاہیے۔مثلاً کو کری کھجور کا اعترات کہ دولوں کا دجوب ہوتاہیے اوراگرایسی جیز ہوگہ جومنتقل نه کی جاسکے مثلاً اصطبل اور اس جیسی دوسری آشیار کو امام ابوصنیفی وا مام ابویوسف کے نزدیک فیط مظروت مثلاً حانوروغيره كاوجوب موكاءا وراگراس في مين ظرف بننے كى المبيت ندموجود موتو محض بهلي في واجب موگى. مشلاً اُس طریقہ سے کچے کہ میرا ایک دینارلازم ہے دینارمیں تو فقط بہلا دینار داجب ہو گا۔ توب فى عشرة الزيكونى شخص مداقراركرك مرس دمهدس كيرول كاندر فلان كاكبراب توامام الويوسف ولل میں کہ فقط ایک کیڑا لازم ہوگا۔ام ابوصنیفہ بھی میں فرماتے ہیں اور میں مفتیٰ بہرہے۔امام محرد کے نز دیک کیارہ کیڑوں كالزدم بهو گا-اس لئة كه تعض زيا ده عمده اورقعية كيم *ول گوكئ كي كيرون مين ليش*ا مها آب تو تو لفظ في ظرف برمحول كيا حاسكتاب، امام الويوسف ي كنزدكي في برائ وسط معن ستمل بدر ارشادر بان بي فادخلي في عبادي يعي بن عبا دى و تواكي سے زياده كاندرشك واقع موكيابس ايك مي او توب موكا-خىسىتى فى خىسنىتى الز -اكركونى شخص بدا قراركرے كەمىرے دمە فلاس كے بائخ ميں بائخ بين تو فقط بائخ بى كالزدم بوگا

ہے۔ اگرچراس کی نیت حزب وحساب کی ہو۔اس لئے کہ بذرایعۂ حرب محض اجرار میں اصافہ ہواکر تاہے، اصل حال میں نہیں۔ تو "خسة فى خسبة "كمعنى يرموئ كميا بخول مين سے ہرامك باركخ باركخ اجز اركيت تمل ہے تو باركخ درام م كي پيس اجزام موكئ یا کخ کے بحیس دراہم نہیں ہوئے۔ حضرت من زیاد کجیس وا جب فرماتے نہیں۔ حضرت امام زفرہ وس واجب فرماتے ، ہیں۔ عندالا حناف دس ہی واجب ہوں کے مگر شرط یہ ہے کہ اقراد کنندہ " فی جمعنے" مع سے ۔ من ورهم لا عشرة الزار الرافر الكنزه كي كرمير او پرامك در مم سه دس مك لا زم بهي توامام ابو صفيفي تو درام لازم من عرفه التي بين او لا تم تلافه وس لازم فرمات بين ان كه نز دمك ابتداء او را نتها ردونون حدول كي يوجو دگالازم ہویی ہے ہور سیاں ہے اس کئے کہ الیسے امرکبواسیطے جو کہ د ہودی ہوکسی معدوم چیز کا حدمہوماً ممکن بنہیں ۔ حضرت امام زفرہ کے نز دیک آٹھ دراہم وأحبب مهول کے۔ وہ کہتے ہیں کر تبص غایات اس طرح کی مہوئی ہیں کہ وہ مغیابیں داخل مہوجایا کرتی ہیں اور تعض منہیں مواکنٹی بو اس کے اندر شک پیدا ہوگیا بس ابتداء اورانتہار وویوں صدوں کومحدو دمیں داخل نہ کریں گے ۔ حضرت اما م ابوحینفیزم کے نزدیک اصل تو صرود کا محدود میں داخل نہ ہونا ہی ہے۔اس لئے کدان کے درمیان مغایرت ہوا کرتی ہے مگر اس جگر حداول يعني امتداركو داخل ماننے كاسبب يه سي كه ايك سے اور بعني دوا ورتين كاپايا جا مااول كے بغير ممكن نئيس ـ فَان دَكُوعِينًا الإ - الرُّمْلاً عروا قراركرك كميرك دَم فلان كي بزار دراهم اس فلام كي قيمت كرواجب بين جس ك اوپراجي تك مين قابض مبين بوا-اس صورت مين اگراقراركريخ والے نے غلام كي تعيين كردي توجس كے لئے ا قرار کیاہے اس سے غلام سپرد کرکے ہزار دراہم لینے کے واسطے کہا جائیگا۔اوراگرا قرار کرنیوالا غلام کی تعیین نزکرے تو المام أبوصيفة المام زفرة اورضن بن زيادة فرمائة بين كها قراركننده يربزار درام واحب بوك كاوراس كا قابض بونا قابلِ سماع اورقابلِ التفات نهو كا خواه وه متصلاً تجيم يا منفصلاً تجيه اس لئے كه يه تورجوع عن الاقرارہے۔ اما الوكيف واما م محرُ اورا بمه ثلاثه فرماتے ہيں كه اگروه متصلاً تجه تو اس كى تصديق كا حكم كيا جلئے گا اور مال كا وجوب نه ہو گا۔ ور من تصديق مذكر نيكا حكم بوكا و رمال لازم بوجائيكا البته جب كيلة اقرار كياسية الروه لزوم كے سبب ميں اس كي تقديق كرما مويو اس شكل مي ملى اقرار كرنيواك كي تقديق كرنيكا حكم موكا -وَلَوْقَالَ لَمَ عَلَى الْفُ دَمَ هِم مِنْ مَرْنَ حَرِا وُخِيزِيدٍلِوْمُ الْأَلْفُ وَلَـمُ يَقِبُلُ تفسيرُ أَ وَإِنْ قِالِ ا وداگریچه کدمیرے دم فلاب کے ہزاد دویم کثمن شراب یا خزیر کے ہیں تة اس پر بزا دریم کار دیم ہوگا دراسکی دضاوت قابل قبول نہوگی ا دراگر ہے ک لَمَ عَلَيُّ الْفَ مِن مَنْ مُتَاعِ وَهَى مُ يُوفَ فَقَالَ المُقرِّلِمَ جِيادٌ لزمَهُ الجيادُ فِي قولِ العِنفَةُ فلال کے میرے ذمر ہزاردرم قیمت اسبالے میں اوروہ درم کھوٹے ہیں اور ص کیلے اقرار کیا وہ کھرے کتا ہوتو امام او منیفہ ہوئے نزد کی کھرے واجب وَقَالَ الولوسفَ وعِمَّدُ رَحِمهُ اللَّهُ إِنْ قَالَ ذَلِكَ مُؤْصُولًا صُدِّاتَ وَانْ قَالَ مَفْصُولًا لَا موں کے اورا مام ابوبوسے وا مام محرو کے نزدیک اس کے اتصال سے کہنے پرتقدیق کیجائیگی اورمنفصلاً کہنے پرتقدیق مہنی کیجائے يُصِلَّ بُّ وَمِنْ اُقَرَّ لَغَيْرٍ لِإِبِخَابَّمَ فَلَمُ الْحَلَقَةُ وَالْفَصُّ وَ آنَ اقَرَّ لَى بسيعٍ فَلْمُ النَّصِلُ وَالْحِفْنُ كى اورجوشفس كسى كے واسطے انگومٹمی كا قراد كرے تواسطے واسطے صلعة اور بخيذ لازم برگا اور اگراس كيواسطے تلواد كا اقراد كرے تواسطے

الشرفُ النوري شرح الله الدو وسروري 💥 وَالْمُهَا بُلُ وَانُ اقَرَّ لَمَ بِحُجِلِمَ فَلَمُ الْعَيْدَانُ وَالْكَسُولَةُ وَانْ قَالَ لَحِمْلُ فَلانْ يَعَلَّى أَلْفُ تواروس کا پرتداورنیا) بینول لازم میوننگے اوراگرو کمسی واسط محبله (دول ، کا قرار کرستواسکی مکر ایال اور پرده داجب موگا اوراگر کیمی کرمیس و مرفعال ممل دِمُ هُمُم فَانَ قَالَ أَوْصِي لَهُ فَلانُ أومات ابو أَ فور بنه فالاقرامُ صَحِيحٌ وَأَنْ أَبُهُمُ الاقرارُ ہزار داہم واحب میں لہزااگروہ کہتا ہوکہ فلا تخص اسکے واسطے ددیست کرچکا تھا یا اسکے دالدکاا متقال ہوگیا اور وہ اس وارشب توا قرار درست ہر لُمُ بِصِحٌ عَنْدا أَبِي يُوسُفُ وَقَالَ مُحسَّدُ بِصِحَّ وَإِنْ اقَرَّبُحُمُلِ جَأَمِ يُتِهِا أَوْحَملِ شَكا يَلَّ ا دراگرا قرارمبهم دکھے تو درست زہوگا ایک ابوبوسٹ یہی فربلتے ہیں ا ورا کا محکہؓ اِسے درست فرباتے ہیں ا دراگرہ کسی کے داسطے با نری یا بحری کے حمل کا آزار لِرَجُلِ صَمِّ الاقرامُ وَلَزِمَهُ -كريه بو اقرار كرنا درست بوگاا در ده واحب بروجاً ميگا -لغت الى وضي الم متآع اسباب بجياد عده المرسط بجفن انيام جع جنون واجفان عيلاآن ا عود کی جنع : لکرمای ، کنلی بوئی مثمنی ، زبان کی جرما کی بٹری - جنع عیران واعوا د ۔ ہزار دراهم کا دجوب ہوگا۔ خواہ من تنب خمرا و خزیر "الضال کے سابھ یا انفصال کے ساتھ ہو ہم صورت ہی حکم رہے گا۔ اس لئه كم اس كايد كينا كوياسينا قرارس رجوع كرنكس اوريد درست نبي والم الويوسف والم محرك أورائد ثلاثه فرأت بي كه انصال كے ساتھ كينے پر مال كالزوم نہ ہوگا اس لئے كه اس اپنے كلام كے آخرى مقصودا كجاب نہ ہونا طا ہركر دیا اور بالكل يراس طرح بوگيا حس طرح كوني مثلاً "لهُ على الف"كے بعدات الله كجه -و الله الله الله الله الله الما الوصيفة كور ورام واجب بونيكا حكم فرمات بي اوربيكه اس كے قول" و مي زيون کوقابلِ قبول قرار نددیں گے خواہ اس کا بیر کہنا متصلاً ہو یامنفصلاً ۔ یہی قول مفتیٰ بہہے ۔ امام ابویوسف ِ وامام محرُرُ اورائمہ ثلاثہ بصورتِ انقبال اس کی تصدیق کاحکم فرماتے ہیں۔ اس لئے کر نفظِ دراہم کھرے ا ور محوے دونوں کا حمّال رکھتاہے بھراس کے زیوت کی حراحت کرنے بربیان بدل گیا۔ امام ابوصیفی کے نزدمکے مطلق عقدكے اندرصيح سالم مدل کی احتياج ہے اور کھوٹا ہونا عيب كيں شما رہو تاہے اورعيب كا مرعی ہونا گويار حوع عن القرآر سے جو بجائے فود درست نہیں۔ وَاذَا اقرّ الرجُلُ فِي مَرضِ موتم بلا يونٍ وَعَلَيْهِ ويون في حقّته وَديون لزمته في مَرُضِ ورحب كوئى شخص مض الموت بي اقرار ديون كرا دراس بركي حالت صحت كے ديون دا جب بوں اور كي ديون حالت مض الموت مي بإسباب مَعُلومَةٍ فلايُنُ الصحاةِ وَاللهِ يُنَ المعروثُ بالاسْبَابِ مقدمٌ فَا ذَا قُضِيَتُ وَفَضُلَ رمری بنابروا جب ہوئے ہوں تو حالت محت والے اور اسبابِ علومہ والے دیون کو تقدم حاصل ہوگا اٹکی اوائیٹی کے بدر کچہ مال باتی مہا

تَنيُّ منهاكات فيما قرَّبه في حَالِ المَرضِ وَانْ لم يَكُنْ عَليهِ ديونٌ لزمته في صِعّته حَالَهُ ہو تو وہ کالت مرض الموت ا قرار کردہ میں خریح ہوگا اور اگر اس میہ کالتِ تمذرستی کے دیون وا جب نہوں تو اس کے ا قرار کو درست قراد إ قرامُ لا وَكُنَا المَقَمُّ لَمْ أَوْلَى مِنَ الوَمَ لَهُ وَاقْرِارُ الْمَرْيِضِ لَوَ ارْتِمْ بَاطِلُ إِلاَّا نُ يُصَـرِّ قَدُ دیں گے . اور جس کے لئے اقرار کیا اسے ور امار کے مقابلہ میں اولویت ہوگی اورا قراد رلیس برائے دارف باطل ہوگا مگریکہ باقی ور ٹا رہے فِيْءِ بِقَتِّتُ الْوَهِ الْحَبِيَّةِ . اس کی تقب دہتی کردی ہو۔ رض الموت میں مبتلاکے اقرار کا ذ وآ ذاا قراً لرِجانُ الز- بمار *يرجوقرهن اسكي حالتِ صحّ*ت كابهو چاہيئاس كے گوا ہا<u>ن كے</u> ذريع علم بروا مہو مااس کے نود ا قرار کرنے باعث میکسی دارت کا مہو یاکسی بخرشخص کا نیزا قرار عین ہو يا قراردين و وراسى طرح وه دين جس كالزوم اس يرمرض الموت كزماندي معلوم اسباب كے سائق بروا برو عند الاحنا ف ان دونوں کواس دین پرتفدم حاصل ہو گاجس کا فرار داعۃ اے مربض مرض الموت میں کرے لہٰذااس کے مرجانے پر ول اس کے ترکہ سے اور در کر کردہ دلیون کی ادائیگی ہوگئی بھر جو مال باقی بیچ اس سے زمان مرض الموت کے اقرار کردہ دین کی ا بمُهُ ثلاثهٔ فرماتے ہیں کہ خواہ دین حالتِ صحت کا ہُو یا حالتِ مُرض کا دونوں بکساً ںہیں۔اس کیے کہ انِ دونوں نی اقرار میں برائری ہے۔ عزوالا خناف اقرار کرنا دلیل حزور سے مگر اسوقت کا اعتبار کیا جائے گا جبکہ اسکی دہ ے کا حی کسوخت نہور ہا ہوا ورمریض کے اقرار کی بنابر دوسرے کا حق باطل وسوخت ہور ہاہے اور کیونکہ حالت ك قرض فوابول كاحق اس كے مال سے متعلق بوجكا بس اسے تقدم حاصل بوگا۔ الالموريض الز- مريض كے اپنے دارت كے داسطے اقراركو باطل قرارديں كے . ا مام شافعي كے زيادہ صحيح قول كے مطابق اسے درست قرار دیا جائیگا۔اس لئے کہ مذرایعۂ اقرار امکی نا بت شدہ حق کا اظہار کرناہے توجس طرح یہ جیز تخص کملئے درست ہے وارث کے داسطے بھی درست ہوگا۔ ِل دار قطنی میں حضرت جابر شیسے مروی رسول النّد صلی النّه علیه وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ نہ دارت کیوا <u>سط</u> ہے اور نہا قرار دین ۔ علاوہ ازئیں اس کے مال سے سارے ورثار کے حق کا تعلق ہے اورکسی ایک کیوا سطے قرار کی صورت میں باقی ورثار کے حق کا تطلان لازم آتا ہے بس یہ درست نہ ہو گا۔ البتر آگر باقی ورثا راس کی تصديق كرديس ك ية درست بوكا-اس واسطكه اقرار كاعدم اعتبارا تغيس ورثار كرحق كى بنار برب-رہ گیا اجنبی اور غیروارٹ کیلئے افرار تواس کے درست ہونیکی وجہ یہ ہے کہ اسے معاملات کی خرورت ہے اور در ثام کے سائقه معاملات کاتعلق کمی سے ہواکر ہلہے اور زیادہ معاملات اجنبیوں سے ہی ہوتے ہیں اجنبی کے سائمة اس کے اقرار کو درست سانے برلوگ اس کے ساتھ معاملات ترک کردیں گے ا دراس کا باب احتیاج بند بروجاً میگا۔

وَمَرُنِ } قَرَّ لِأَجِنْكِيّ فِي مُرضِ مُوتِهِ، سُتِمَّ قَالَ هُوَ إِبِنِي ثَمْتُ نَسُمُكُ مِنْمُ وبطِلَ إقدارة لَى إ ا در چنخص کمی چنبی کیلئے مرض الموت میں ا قرار کرے اس کے بعد کجے کم یہ میرالڈ کا ہے تو وہ اس کیا بھی اس کی اور ہاطلا ة تَزَقَّجَهَا لَحُرْيُطُكُ إِقُرامُ ﴾ لَهَا وَمَنَ طَلَقَ إِمراُ تَهَ فِي مَرْضِ مَوْ بَهِ -ہوجائے گا اوراگر کسی جنسے کے اقرار کرے اس کے بعداس نیاح کرلے تواس کا اقراد با طل قرار نہیں دیاجائے گا اور چنخص اپی اہلیہ کو من الموت تُلْنًا شُهُمْ اَ قُرَّ لَهَا بِدُيْرٍ وَكَاتَ فَلْهَا الْاقَلُّ مِنَ الدِّينَ وَمِنْ مِيُواتِهَا منه وَمُن أَقِمَ بِغُلَامِ تین ملا قیں دیدے اس کے بعد اسکے واسط ا قرار دین ک*رے مرجاً کو عورت کی*و اسطے دین اورمرٹ میں ہے جو کم ہودہ ہو گا اور تو تنحص کسی الیے *او^ا ک* يُولَكُ مَتْلَكَ لِمِثْلِمِ وَلِيسَ لِرَسَبُ مَعُرُوفَ أَنَّهُ البِّئُ وَحَمَّدُ قَدُ الْعَكُومُ ثَمِتَ نَسِيرُ وَمِنْهُ کے بارسیں ا قرار کرے کہ اس کی با زراس کے بیہاں پیدا ہونا ممکن ہو دانحالیکہ وہ معروف النسب نہ ہوکہ وہ اس کالو کہاہے اور لو کا اسکی تقدیق کرے تو وَانْ كَانَ مَرِيضًا وَيُشَا بِهِكُ الوِهِ ثَلَاَ فِي الْمِيرَاثِ وَيِحِيُّ رَاقِوامُ الرَّجْلِ بِالوالدين وَالرَّوْبَر د عاشے نابت النسب ہوگا اگرچہ وہ ریض ہوا وردہ ور ناہ کے سائھ شرکیب میرا فرار دیاجا ٹیکا اور کسی کے بار میں والدین ا ورزوجہ اور بحجہ اوراً قا وَالولَٰدِ والمَولِى وَيِقِبَلُ ا قِرارُ المَرُأَةِ بالوالدَينِ وَالزوجِ وَالمَوْلِي وَلايقبَلُ اقَرَامُ هِأَ ہونکا اقرار درسیت ہے اورا قرار عورت کسی کے والدین اور خاوند اور آقا ہونے کا قابلِ فبول ہوگا اورکسی کے بارے مسعورت کالاکلیجنے بِا لُولْدِالِدُ أَنَّ يُصَدَّ مَهَا الزَوجُ فِي ذَٰ لِكَ وَلسَّفَكُ بُولًا ذَيِّمَا قَا مِلْتُرَّوَ مَنَ اقَرَّ بنسَب مِن غَيْرُ گا قرار قابل قبول نه مرگاالایدکه اس کاخا ونداسکی تصدیق کرے اوژامیاس کے پیدا ہونیکی منبرادت دے ۱ ورحی^ن دالدین اور اولاد کے سوا کے نسب الوالْكُ بَيْنِ وَالولِهِ مِثْلِ الآجِ وَالْعَبِمُ لَعُرُنُقِينِ لِ قَرَامُ لَا فِالنِّسَبِ فَا نُ كَاكَ لَهُ وَابِرتُ کااقرار کیامٹرائی مان وجیا کا بواس کے اقرار نسب کو قابل قبول قرار مذدیں گئے۔ لہٰذا اس کا کو فئ قریب یا دور کا معرد ب مَعُرُوفُ تُورِيُثُ أَوْ بَعِيْدًا فَهُوَ أَوْلَى بِالْمِهُ يُواتِ مِنَ الْمُقِرِّ لَـٰ مَا فَاكُ لم يكن لَرُوادِ فاستحقّ وارت بروم يو وه ميرات كا زياده حت اربهو كا بمقابله اس كے ص كے لئے وہ افرار كرد الب البته اس كاكوني وارث ند بون بر المعَرُّ لرَميراتُ وَمَنْ مَا مَتَ ابُوهُ فَا قَرَّباً حِ لَمُرِيثِيثَ نَسُبُ آخِيهِ مِنهُ وَيِشَا بِرُكُ، فِي اس کی میراث کاوی حقدار مولا جس کے ایم وہ افراد کردیا ہوا در صرف باب مطبق محمدہ کسی کے بارے میں افرار کرے کہ وہ اس کا معانی ہے تو اس سے بھائ ابت النت ہوگا اوراس کے ترکسی شریک شمار ہوگا۔ غت كى وضت : - قاملة : داير - الآخ : بهائ - العكم : يجا معهدون بمشهور - طإنابهجانا -وَمَن اِقد لِإِجنبِيّ الز الرَّم لِص كسى اجنبي شخص كيواسط اول اقرارك اس كربع. یه دعویٰ کرے که وه اس کالو کا ہے تو وه اس سے نابت النسب ہو گا وراس کا سلا اقرار باطل قرارديا جائيگا بمگر شرط يه سے که وه اجنبی شخص معروف النسب نه بهوا وروه اقرار کرنیو الے کی تصدیق بھی کرکے

الرفُ النوري شرح الماس الرُد و وسروري الله نیزاس میں تقدرت کرنیکی اہلیت بھی موجود ہو۔ اوراگر بیارکسی اجنبیہ کے واسطے اول اقرار کرنے کھراس کے ساتھ نکاح کرکے تو اس کا سابق افرار درست رہے گا۔ حضرت الم) زفر حضافہ بیں کہ اس کا افرار درست نہ ہوگا ، عزالان اٹ دو نوں کے درمیان فرق کا سبب بیسے کرنسکے دعورے میں نسبت علوق کی جانب ہوتی ہے تو گویا یہ افرار اپنے لڑکے بیوا<u>سط</u>ے ہوا جو درست نہیں ۔اس کے برعکس نکاح کہ اس کی نسبت وقتِ نکاح کی جانب ہوتی ہے تو یہ اقراراجنبہ لیواسطے ہواا ور براین حگہ درست ہے۔ <u>ہُمر? طلق</u> الخ: اگر کوئی شخص مرض الموت کے دوران اپنی اہلیہ کوئین طلاق دیرے ۔اس کے بعداس کے وا<u>سط</u> قرار کرے بواس صورت میں یہ دیکھا جائیگا کہ اقرارا ورمیراٹ میں کم کون ساہیے۔ ان میں سے جو بھی کم ہو وہ عورت كومل حائے كا - اس لئے كداس حكر زوجين كا مدرون اقرار متجم مونااس طرح ممكن بيركد عدرت كا زياند باقت بيدا ورا قرار كا باب بند- تواب بوسكتاب وه تركه سعورت كوزياده دلوان كي خاطراً قدام طلاق كرر با بهوا وركم مقدارك اندريه ا مکانِ تہمت با تی مہیں رہتا ۔اس بنا ریراس <u>کے لئے</u> کم مقدار کا حکم ہو گا^ک تعنبيها ضيوم ي : - ذكركرده حكم كاندريه شرط بهي به كما قرار كرنيواك كانتقال دوران عدت سوكيا بهو الر بعِد عَدْتُ اسِ كا اَرْتَقَالَ بَوَالوَ اسِ كا قرار درست قرار دیا جائیگا-نیزاس كی بھی شرطب كه خا وند كا طلاق دینا عورت کے طلاق طلب کرنیکی بنا ریر مہواگر طلب کے بغیر طلاق دیے گاتو اس صورت میں عورت میراث کی مستحق ہوگی اور اس کے واسطے اقرار درست نہوگا۔ <u> وَمن اقى لغلام</u> الزرا كركونى شخص برا قرار كرے كەفلان مجيميرالا كلېرى تووە ا قرار كرىنچوالے سے نابت الىنىب موگا مگراس سب کے الماب ہونیکے واسط چنرشراکط ہیں داء اس طرح کا بچہ اس کے بیات پردا ہو نامکن ہو تاکہ اسے طا هركے اعتبارے كا ذب قرار نر دیا جلئے دار اس بجر كانسب معروف نه بهواس واسط كه معروف النسب بوت بر فا حرب کراس کا نسب دور کے سے مابت نہ ہو سکے گا دم، بحیاس کے قول کی تصدیق کرتے ہوئے خود کواس کالو کا قرارد ب-ان شرائط کے پائے ملے بریواس سے نا بت النب بروجائیگا تو دومرے ورنا دکے ساتھ وہ مجی اقرار رنکوالے کی میراث میں سے حصہ یا ٹیکا اور شریک میراث ہوگا۔ و المراس الرجل الخ يردرست المركوري شخص يدا قرار كرك كدوه اس كامان باب اليدي بابوى ، بحداوراً قام -اسواسطے که اس کے اندرایسی بات کا قرارسے که اس کا از وم خوداسی پر بہو گا اوراس میں برمجی لازم منہیں آ تاکہ اس ن نسب کا انتساب کسی عیر کی جانب کیا۔ وَلا يقبلِ اقراب ها الإ- الركسي عورت بي دعوى كياكه فلا بيجيم الواكاب يواس صورت مين تا وقتيك خا ونداس کی تصدیق نرکرے اور دایواس کی گواہی نددے کہ اس بجد کی بریدائش اسی کے بہا ں ہوئی تھی اسوقت سک عورت کے اس اقرار کو قابل قبول قرار نہ دیں گے۔ اس واسطے کہ اس اقرار کے اندر نسب دوسر ایسی فی خا و ندر پنا فذر نا اس بنام پر یہ ناگزیر خا و ندر پنا فذکر ناہے۔ چونکے نسب دراصل مرد ہی سے متعلق ہواکر تا ہے عورت سے نہیں۔ اس بنام پر یہ ناگزیر



الرف النورى شرح المالي اردد وسروري الله صلی التر علیہ وسلم کا ارشا دِ گرامی ہے کہ مز دور کو اس کی اجرت اس کا پسینہ سو کھنے ہے قبل دو۔ یہ روایت ابن ما جہیں ہوت عبدالترابن عرض اورالحليه مين حضرت ابوهريرة سعم وى ب ورمصنف عبالرزاق مين مصرت ابومريه وحفزت ابوسعيدالخذرى رضى الترعنبهلب روايت يب كه رسول الشرصلي الشرعليه وسلم نے فرما ياكة حبوقت تم ميں ہے كوئى كسى شخص كو برائے مزدوری لے تواسے اس کی اجرت سے آگاہ کردینا چاہئے۔ ان کے سواا ورمتعدد احادیث بخاری وسلم وعزہ میں مروی ہیں جن سے اجارہ کا درست ہو نا قطعی طور برعیاں ہو تاہیے۔ وَمَا جَازَاكُ مِكُونَ ثَمْنَا فِي البَيْحِ جَازاكُ مِكُونَ أُجُوةٌ فِي الاجاكِرَةِ وَالْمِنَافِعُ تَامَةٌ تصيرُ مَعلومَةً اورجس جير كابيع مين عن مونا درست س كاجاره مين اجرت بونا بهي درست س ادرمنا فع كالبعي بواسط درت علم برتاسي -بالمُدّة وكالمُتيني مالدٌ ومِ السَّكَف والارْضِين للزي اعلة فيصِح العَقُلُ عَلى مُدّة معُلومَة أَيْ مشلاً مکان رسے کے لئے اجرت پرلینا اورزین زراعت کے واسطے تو مرت جو بھی کچے ہومعلوم مرت پرعقد اجارہ درست مُنَّا كَانْتُ وَتَاى اللَّهِ تَصِيرُ مُعُلُومَةً بِالعَملِ وَالسَّمِية كُمَن اسْتَا جُزُر رُحُلاَ عَلا صبغ نو ب أ وُ ہوگا اور منا فع کا علم بعض اوقات بواسطہ عمل وتسسیہ ہوتا ہے مثلاً کوئی شخص کسی کو کیرا رنگنے یا سینے کے واسطے خياطَةِ نُوبِ أَوْاسْتَا جَزُدَابَّةُ لِعَمِلَ عَلَيْهَا مِقْلُ الْإَمَعُلُومًا إِلَى مَوْضِعِ مَعْلَمِ أَوْسُولُهَا اجرت برلے یامعلوم مقام کک بویا یرکو با ربرواری کی خاطراجرت پرلے یا معسلوم مَسَافِتٌ مَعْلُومَةً وَتَارَةٌ تَصِيُرُمَعُلُومَةً بِالتَّعْيُنُ وَالْاشَامُ وَكَبَنَ اسْتَاجَزَرَجُلًا لِيُنْقُلَ سواری کے - اورکمی منا فع تعبین اور اشارہ کے وراید معلوم ہوتے ہیں مثلاً کسی شخص کو یہ غلہ للذُ الطّعَامُ إلى مُؤْضِعِ مَعَدُومٍ نلال مُلْدَك يجان كى خاطر اجرت برك -علم منا بغ کے تبین طریقے لغت كى وصف الم السَّيم من اجرت برلينا - دوس ، دارى جع ، مكان - ارتصاب ارض كى جع : روح ولو جنبي والسنافع تأسمة الإ-اجاره كدرست بوك كي يدلام بكراجرت كابحام مرا و کو سی الته و اوراس کے ساتھ ساتھ منعت کا علم بھی ہو۔ اجرت کا معلوم ہو نالو واضح دعیاں اللہ منفعت کا معلوم ہونالو واضح دعیاں اللہ منفعت کا معلوم ہونالویادہ واضح نہیں۔اس کی وضاحت حسب ذیل ہے۔ منافع کے علم کے تین طریقے یہ ہیں۔ایک تو یہ کہ مدت ذکر کردی جائے کہ مدت کے ذکر کے ذراحیہ منفعت کی

الرفُ النوري شرح المالي الدُد وت روري الله مقدار کا علم لازی طور رہوجا آہے مگر شرط یہ ہے کہ منعت میں فرق نہو۔ جیسے مکان کا جارہ - اور زمین کے اجارہ میں یہ ذکر کردین اکد مکان اتنے عرصہ مک رہائش کیواسطے ہے یا برزمین اتنے عرصہ تک کاشت کیواسطے تو مرت خواہ کم ہویازیا دہ جوبھی تعیین کی جائے اجارہ درست ہو گا مگراد تا ٹ کا جہاں تک معالمہ ہے اسے بین برس سے زیادہ برور بریور می الد. دوسرے یہ کم اس عمل کو دکر کردھ جس کی خاطرا جارہ مقصود ہو مثلاً کیڑا رنگوانا ، سلوانا ، مالعمل والتسمیری الحزر وضاحت سے اور کھول کر میان ہوں کہ آئندہ کسی طرح کے مزاع کی نوبت نہ آئے مثال ر ہوں ہے۔ کے طور رکم از نگوانے میں کیوے اوراس کے زمگ کی وضاحت کردینا کیکون سازنگ معصود ہے۔ ہرایا پیلاویزہ - الیے بى سلانى كىسلىلەس سىنے كى تىم دركردىنا-بالتعيين الزبيسرك يدكراس جانب اشاره موجلئ كشئ فلان مقام برليجا مُنكى اس ك كما جرك اس شى كو ري لين اورمقام سج لين ك بدرمنفعت كاعلم بوكيالواب يه عقد بهي صبح بوكا. وَيجُونُ إِسُتِيجًا مِ ٱللَّا وَبِ وَالْحُوانِينِ لِلسَّكَنَّى وَانْ لَمُرْمُيُكِنِّ مَالْعِمَلُ فِيهَا وَلَهُ أَنْ يَعْلَ اور مالؤں اور دو كانوں كوكراير بررمائش كے واسط لينا درست بےخواہ ان من كام كوئريان مذكيا بهو اوراس كيلي اس ميں بركام كُلَّ شَيِّ إِلَّا الْحَدَادَةَ وَالْقَصَارَةَ وَالْطِحِنَ وَحِوْمٌ إِسْتِعَامٌ الْأَرَاحِنِي لِلزِمَاعَةِ وللمُسْتَاجِرِ كرنادرست بيدم كراه باركا وردهوبي كااوريساني كاكام كرنادرست نبس اورزمن زراعت كے واسط كراير برلينا درست سے الشُوْبُ وَالطِّربِيُّ وَإِنْ لَمْ يَشِتُّرُطُ وَلَا يَصِحُ الْعَقُدُ حَتَّى سِيحٌ مَا يَزِي عُ ضِهَا أُولَيول مُ ا در ما ن کی نوست اور راسته مستا و کموا سطے ہو گاخواہ اسکی شرط زکرے اور عقداسوقت تک درست نہ ہوگا جبتک وہ کاشت کیجا نیوالی جیز ذکر عَلَىٰ أَنْ يَزِيعٌ فِيهَا مَا شَاءَ وَيَجِومُ أَنْ يَسْتَاجَرَ الشَّاحَةَ لِيَبْنِي فِيهَا أَوْ يَغِرسَ فيهَا نَحْ لَأُ نكرد ب يا اس مفرط برلين كرار كريد كر وه جوم ايم اوركوي ميدان عارت كي تيم ياد رفت كانيكي خاطرا جرت برلبا درست وكرو أَوْ شِجَرًا فَإِذَا إِنْقَضَتُ مُدَةً الِاحْجَاسَةِ لَزِمَمَا أَن يُقِلَعَ البِنَاءَ وَالغرسَ وَكُيكَهُ فَا مِن غُتُ اجاره گذرجله يراس كمواسط عمارت اورور اكها فركرمالي زوين سير دكر نا لازم إِلَّا أَنْ يَخْتَامَ صَالاً مُضِ أَوُ يَعْومُ لَرُقِيمَ ذَلكَ مَقَلُوعًا ويَمَلَكُما أَوْيُرضى بِالرَّكِّ مر یک مالک زمین اکورے ہوئے کی قیمت کے بقدرسپرد کرکے مالک ہونا پیند کرے یا اسے جوں کی توں رہے دیے بر رُضامند على حَالَم فيكونُ البناءُ لهذا وَالاسُ صُ لِهذا ويجُونُ إسْتِيما مُ الدّواتِ وَالحسَلِ بوجلئ توعمارت اجاره يركين والے كى بوكى إورز من اجرت يروين والےكى اورسوار بونيكى خاطر جويائے كا يمرير لينايا بابرردارى فَانُ اطلقَ الركوبَ جَازِلَمُ أَنُ يَوِكُهُا مَنُ شَاءً وَكُنَّ لِكَ إِن اسْتَاجَزُنُو بَاللَّبُسِ وَأَطْلَقَ كيواسط لينا درست ارسوارموا مطلق ركم تواس كے لئے جائزے كرفس كوجات سواركرے ايسے بى اگركترا بينے كى فاطرابرت

الترت النوري شرط المين الدو وسري وَإِنْ قَالَ لَمْ عَلَىٰ أَنْ يَرِكُمُهَا فَلَانَ إُو لِلْبِسَ التَّوبَ فِلاَنَّ فَأَرْكُمُ الْعَلِيمُ أَوْ السِّمَ غَيْرَةً كَانَ برك ا دريسنے كومطلق ركھے ا دراگراس سے كچے اس شرطكيسا تەكەنلال اس ريسوارى كريگا يا فلال برگزايسنے كا بھرده كسي دوس كوسواركرد ، ياستا ضَامِنًا أَنَ عَطِيبَ الدَّايَةُ أَوْتَلِفَ التَّوبُ وَكُنْ إِلَّ كُلُّ مَا يُخْتَلُفُ بِإِخْتِلا فِ المُسْتِع بایه بلاک بونے یا کیرا ضائع بونے براس برضمان آنگا ۔ اور ایسے بی بروہ نے جواستم نَامًا الْعِقَامُ وَمَا لَا يَخْتَلِفُ بِإِخْتِلَافِ الْمُسْتَعِلْ فَإِنْ شَرُطُ سُكُوا وَاحِدٍ بعينِهِ فَلدَ أَنْ يُسْكِنَ ره كمي زمين أوروه شي جواستمال كرنيوا له كم تغير سينبي بدلتي تو الرُ وَفُصِ شَعْفِ كي شَرَطِ ربائش كي بوتبُ هي دوسر كوربائش كراسكيا غارَة وَانْ سَمَّى نوعًا وَقَلامًا يَحْمَلُهُ عَلَى الدَّا ابَّةِ مِثْلَ أَنَّ يقولَ خَسْمَةَ أَقُفِزَ يَحِنُ طَةٍ فَلَهُ ب اوراگر جالور برلا دنیوالی جز کی قیسم اور مقدار متین کردے جیسے کیے کو گذم کے پایخ تفیز کو اے گندم کی مانند أن يَحمِلُ مَا هُوَمِتُل الحِنظة فِي الضَرِي الْوَاقُلُّ كَالشِّعِيرُوَ السِّمْيِم وَلُسُولَ } أَن يجمل مَا چیز لازا جو با عتب ارمشقت بواسی طرح کی پانس سے کم ہو درست ہے مثلاً جو اور بل۔ اوراس کے لئے ایسی چیز لادِ نا درست هُوَ أَخِرُّمِنَ الْحِنْطَةِ كَالْمِلْ وَالْحَدِيْدِ وَالْرِصَاصِ فَإِن اسْتَاجَرَهَا لِعَهِلَ عَلَيْهَا قُطْنَاسُمَّاهُ سنبس جرگیموت بره کرنکلیف رسان بو متلا نمک اور لوما اور سیسه اوراگر جانور اجرت پرمتین روی لادین کی خاطریے تواس کے وَإِنَّ انْشَاجُرُ هَالِهُ لِكُهَا فَأَ رُدُتَ مَعَمَ رُجُلا اخْرُفَعُطِيتُ خَمِنَ نِصْفَ قِيمَتُهَا إِنْ كَانَتٍ اے یہ درست بنیں کراس کے دزن کے برابرلوبا اس برلاد اوراگر سواری کی خاطر ہو پایہ کرابہ برلے اور وہ ای<u>نے بچھے</u> کسی ادر کو شھالے اور جالوز طاک النَّابَّةُ تُطِيقُهُمَا وَلَا يُعِنَّبُو إِلنَّقُل وَإِن اسْتَاجَرُ هَالِيحُ مِنْ عَلَيْهَا مِقْلًا الرَّا مِن الْحِنظ بَ بوجلئ توآدمى قيمت كاصمان آسكا أكرم وه جانور وونون كواشماسكما بمواور وجدكا اعتبار نركيا جلتح كااورا كرگندم كى ايك مقدار لاينكي خاطرك ير غُحَمَّلَ عَلَيْهَا أَكْثَرُ مِنْ ثُمُ فَعَطِيتُ حَبِمِرَ. مَا ذَاهُ مِزَ النَّقِل وَانُ لِيمَ النَّاابَةُ بِلِجَامِهَا ٱوْحَبَى ثَمَّا رے معراس سے بڑھ کولا دوے اور جالؤر بلاک ہوجائے تو زیادہ بوج کا ضمان لازم آئیگا اوراگر جویا یہ کو بذریورلگا) کھینے باسے مارنے نُعَطِبَتُ صَمِرَ. عِنْدَ أَبِي حنيفة رَحِمَهُ اللهُ وَقَالَ ٱبُونُوسُفَ وَعِيدٌ لَ رَحِمُهُمَا اللهُ لا يُضَنّ ا ورجانور طلك بوجائ وامام الومنيفية ك نزديك صمان الازم أيكا - امام الويوسف وامام وراك نزديك صمال الزم داسة كا-الى وصف المد حدادة الوبارى قصامة الراعدهونيكابيشد الآحنى ارض كاجع زمين وتهاعة ميتى - سأحة ، ميدان - جانب - يقلّع - قلفًا : اكها رنا ، براك اكهارنا - دوات - دابر كرجع - الساجانورجس يرسوارى ك جاسك - ثقل ، بوجم - عطبت - عطبًا ، بلاك بوجانا - اددف ، سوارى بريجي بعانا -بیج اور استیجار الدوس الخ مکان اور دو کان کواجرت برلینا درست ہے اگرچراس میں استیجار الدوس کے اعتبار سے جس پر استی انا ہے۔ قیاس کے اعتبار سے جس پر عقد كمياكيااس كے جبول ہونے كے باعث درست منبئ - استحانًا درست ہونىكاسىب يرسے كه ان ميں متعارف

الرفُ النوري شرح المرابي الدد وسروري الم عل سكونت بيدا وروه عال كے بدلنے سينس بدلتي اور متعارف امركا حكم مشروط كاسا بوتلي المعروف كالمشروط " النزااس میں اجرت پر لینے والا جو کام کرنا چلہے عقد مطلق ہونیکی بنا پر کرنا درست ہے۔ البتہ اس کے لئے یدورست نہیں كوبال كسى لوب كاكام كرنوال ياكبوك وصونيوال كوتهرائ أس لئ كدان كامول كے باعث تعمير مي كمزورى . فان مضت الو- یه درست ہے که زمین درخت لگانیکی خاطریا برائے عمارت کراید پر لی جائے بھرا جارہ کی مرت پوری ہونے پر اجرت پر لینے والا اپنے درخت اکھا ڈکر ا ورعمارت تو ڈکرخالی زمین مالک کے سپردکر دے کسکی اگر مالک اس ير رضامند موكدوه الحرام بوئ درخول اوركرى بونى عمارت كى قيب ديد عقوية بعى درست سع قيمت كى ا دائرگی کے بعد اسے درختوں اورعمارت پر ملکیت حاصل ہوجائیگی اوراگرز مین کا مالک میر درخت ا درعمارت اپنی زمین بر بر قرار رہے دے تو یہ مجی درست موگا-ایسی شکل میں زمین تو مالک کی بر قرار رہے گی اور درخت وعمارت كا مالك اجرت يركيني والا بوكا -وان سمی ہو غالہ کوئ جانور کرام پرلے اوراس کے اور لادے جانبوالے بوجم کی بوع ومقدار ذکر کردے مثال کے طور پر ایک من گذم یا دومن جولا دیے گا۔ تو اب س صورت میں اس کے لئے گندم اور جو کی ما نند جیز اس پرلا دنا یا اس نے ملکی چیز مثلاً روئی وغیرہ کالا د نا درست ہوگا مگر وہ چیز جوگندم یا جوسے بڑھ کر تعکیف دہ ہوا سکی لا دما درست منہ ہوگا۔ مثال کے طور پرنمگ اور لوما یا نبہ وغیرہ ۔اس کئے کہ اجرت پر دینے والا اس پر رضا مزینہیں وان كبيرالدابة الإ-اكرا جرت يرلين والے كے لكام كھيني يا مارين كى باعث سواك مرجلة تو امام الوصيف ي فرات من كراس بركل قيمت كاصمان لازم بوكا- امام الويوسف ، امام فرد ادرائ لل فر فرات من كرضمان اس وقت وا جب ہو گا جبکہ ذکر کر دہ فعل خلاب عرب بھی ہو بمغنیٰ بہ قول بھی ہے۔ در تحقار میں اسی طرح ہے۔ اسی کی جانب حفزت الم الوصنيفة كا رجوع فرمانا كفل كيا كياسي-وَالاَجُواءُ عَلَىٰ ضَرَبُينِ أَجِلُا مُشَارُكُ وَأَجِلُا خَاصٌ فَالْمُشَارِكُ مَنْ لَا يَسْتَجُتُ الْأَجِرةَ حَتْ ا دراجر دونسوں پر منتمل ہے . اجر سترک اوراجر خاص ۔ اجر منترک وہ ہے کہ کام نرکرنے تک اے اجرت کا استعال اُن يَعُمَلُ كَالِصِّبّاع وَالفَقِمّا بَر وَالمَتاعُ أَمَا نَهُ فِي مَين إِن هَلَكَ لَمُ يَضْمَنُ شَيْئًا عِنْدَ المَعْنِيفَةَ ہوتا منا ریکے والا اور کواے دھو نوالا - اور سامان اس کے پاس امات ہواکر تلب اگر ملف ہوجائے تو امام ابو صنف کے نزد یک رَجِهُ الله وقالا رَجِمُهُما الله كَيْضُمنُه وَمَا تَلَفَ بِعَمَلِم كَعَرني النّوبِ مِنْ دَقِّم وَ م لِق الممال صمان لازم زبرگا اوراماً ابولیست واماً عرد کے نزدیک اسک عمل کے باعث ملت شدہ کا صمان لاذم بروگا مثلّا سے کوشنے کیڑے کا بعث ما كَ إِلْقِطَاعِ الْحَبِلِ اللَّذِي يَشُكُّ بِم المكارى الحمل وَغُرقِ السَّفينَةِ مِنْ مَلِا هَا مَضِّمُونُ إلَّا اور باربردارم دور کا بیسلنا ادراس ری کا نوشنا جس کے ذرید کرار بردیے والا بوجم با نرصاکر تا براد کشتی کا عرق بونااس کے کسینے کے باعث

أَنَّ اللَّهُ يُضْمُرُ بِمِ بَنِي أَ دَمُ فَمَنْ غَرَقَ فِي السَّفِيْنَةِ ٱ وُسَقَطُ مِنَ اللَّ اجَّةِ لَم يَغُمُّنُهُ وَإِذَا ان سب برصمان لازم آئیکا مگرآدمی کاصمان لازم مربوگا المذا جوشخص کشتی مین و وب جلئے یا سواری سے گرجائے بواس کاصمان لازم زمروگا نُصَدُ الفَصَّاهُ أَوْبِزَعَ البِرِّ الْحَرِيجَاوِ إللهُ وَصَعِ اللَّهُ عَتَادَ فَلاَضَمَا نَ عَلَيهِ إِفْيَا عَطب ا وراگر فصد کھولنے والا فصد کھولے یاداع لگانے والا داغ لگائے اور وہ معتاد مقام سے نہ بڑھے تو اس کے سبب بلاک ہونکی دجہ ہے مِنَ وَاكَ وَإِنْ تَجَاوَنَ لَا خَمِنَ وَالاَجِيْرُ الخَاصُ هُوَالَّذِي يستَحِقُ الاُحْرُةُ بتَسليم نفسيم ان يرضمان لازم منريوكا ورمعتادمقام مع برط هجلن برصمان لازم بروكا اوراجرخاص وه كملامام كداندرون مرت اس كى خود ما فرى اجرت في السمُكَّة وَانْ لَمُرْبَعُمَلُ كُمَنَ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا شَهِ زَالِكُ لُمَنْ وَوُلِرَ فِي الْغَنْمِ وَلَاضَمَّا نَ كاستحقاق بوجا باب خواه انجى كام بحى ندكيا بومثلا كسي تحف كواكي مبينه كحراج خدمت كي خاطرا برت يرلي يا بكر بال جرائي كموا سطيل عَلَى الْكَجِيْرِ الْخَاصِ فِيمَا تُلْفَ فِي يَدِهِ وَلَا فَيَا تُلْفَ مِنْ عُلْمِ إِلَّا انْ يتعدّ ي فَيُضمَرِ اوراجرخاص نابینے پاس مف شرعت کا ضامن نر ہوگا اور نر اس کا کر جو اسکے عمل کے درایعہ ضائع ہوجائے الار کہ وہ نندی کرے تو وَالْاَجَاءَةُ تَفْسُكُ هَا الشَّمُ وَطُكَمَا تَفْسِدِ البِيعَ وَمَنَ استَاجَزِعَنْدًا الْحِذَ مَةِ فَلَيْسَ لَمَ صمان لازم بوگا اور شرا كطاسه اجاره فاسد موجا مليد حبطره كربع فاسد موجاتى بدادر جوشخص اجرت برغلام برائ ضرمت ليو أَنْ يُسَافِرُ بِهِ إِلَّانَ يُشْتَرِطُ عَلَيْم لَا إِنْ فِي الْعَقْبِ وَمَنْ اسْتَاجُرُ حَمَلًا لِيَعْمِلُ علي عِمْلًا تا د قتیکه اغدرون اجر ترطوم کی میواسی سفریس لیجا ما درست نبین اور جوشخص او سطی اجرت پر لے تاکه او مطی پر کجاو و رکھ کر دوآ دمی وَتُمَاكِبُنُ إِلَىٰ مَكَةً جَازُولَهُ الْمُعُلُ الْمُعْتَادُ وَإِنْ شَاهَلَ الْجِمَّالُ الْمَحِلُ فَهُوَ أَجُودُ وَإِن محر مك بقمائع تو درست ب اوراس كرك معتاد كاوه ركهنا درست بدا وراكرا وسط كالك كجاوه كامشا بره كرا توبهت استاجرَ بعِبُرًا لِيحَمل عَلَيد مقل امَّا مِنَ الزادِ فَاكْ مِنْدُ فِي الطربِي جَازَلَهُ أَنْ يُودُّ بهترب اوراگر توشدی ایک مقدار انتمانیکی خاطراو زخ اجرت برا بهرتوشر می سے داستدمی کھالے تو اس کے لئے یہ درست بنی عِوْصُ مَا أَكُلُ -كه كمعانيكي مقدارك بقررا وراسيروهم أجيمشترك وراجرخاص كاتفصيلي ذك لغالي وصلا :- ألا مجواء - الجرى مع : وه شخص جه اجرت برلياجائ - حسباع : ر مك والا تصاد : كرب وصوك والا - حَمَال : بوجه الطانيوالا ، قلي ، مزدور - استاجر : أجرت ومزدوري بركينا - يتعدّى : زيادي -الجود عده - الطولق : راسته - عوص : برل -والمُتاعم امانة في يله الزجواسباب والمشترك اجرك پاس بوتليداس كيشيت المانت كى بوق بيد الم الوحنيفيرم

20

الرفُ النوري شرح المراي الدو وتري بام زفره ادرمسن بن زیاد و فرماتے ہیں کہ اس برضمان لازم نہیں ہوگا ۔امام ابولیسف وا مام محرور اورامک تول کیطالق مام شا فَعَيْ فرماتے ہیں کہ اس برصمان واجب ہوگاالا بی کہ وہ چیز کسی ایسی وجہ کی بنا میرملاک بروجائے جس^ے احراز ا مكان ميں نه ہو - مثال كے طور ركنگی طبعی موت مرنایا مثلاً آگ كا لگ جانا وع**ز**و - اس واسط كر مفرنت على كرم التوجيم شنارا ورِزگرِین سے صمان لِیاکرتے تھے ۔ حفرت امام ابوصنیفی^{رو} فراتے ہیں کہ اجر مشترک کا جہال کم تعلق ہے اسکے پاس س جیزی حیثیت امانت کی ہے اس لئے کہ وہ باجازت مستاجراس پر قابض ہے اوراندرونِ امانت صمان سنیں وما ملف بعمله الخ - ایسی چرجس کا الماف اجیمشترک کے عمل کے باعث ہو۔ مثلاً کیم دھوسے والے کے کیا اکو طنے یسے کے باعث میٹ جائے یا مزوور کے میسل جائے کا ایسی رسی حس سے بوجھ باندھ رکھا ہواس کے نوٹ مانے کی بنارير مال تلف موجائے - يا ملاح كے خلاف قاعده كشتى كھينچ كى وجب كشتى عزق موجائے اوراس كے ساتھ مال ميى فروب جلي توان سب صورتون مين صمان لازم مروكا - اما م زفرج إورامام شاً فعي عدم صمان كاحكم فرملت بين س لئے کماس کے عمل کا وقوع مطلقًا اجازت کی بناء پر ہوا۔ لہٰذا اس کے زمرے میں عیب دارا ورغرعیب داردونوں عندالا حناوج اجازت کے تحت دمی عمل آئیگا حس کی اجازت عقد میں ہوا ور وہ درست عمل ہے، خرابی پر اکر نبوالا عمل میں البتہ کشی عزق ہونے یا سواری سے گرنے کے باعث اگر کوئی شخص بلاک ہوگیا تواس پراس کا صاب لازم نہ ہوگا اس لئے کہ اس کے اندر ضمانِ آدمی آ ماہے اور یہ بذرائعیر عقد واحب سنیں ہواکر ما ملکہ اس کا دحوب بر مبلئے جنایت وَالاجيوالخاص الز- اجرِخاص وه كملاّ ما بي توكرمعين ومقرر وقبت تك محف ايك مستاجر كے كام كوانجا) دے يو اسے اپنے آپ کو عقد میں میش کرنے سے ہی اَجرت کا ستحقاق ہوجائیگا جاہی الک اس سے کام لے یا مذلے مثال کے طور پر وہی خص جے ایک مہینہ مک برائے ضرمت یا بحریوں کے جراسے کی خاطر الازم رکھ لیا ہو تواس کے بارسے میں برحکم ہوگا کہ اگر الاتعرى اس کے پاس رہتے ہوئے باس کے عمل کے ذرائعہ وہ چیز ملف ہوگئی تواس براس کا ضمان واجب نہو گا والاحارة تفسيل ها الزا اجاره كيونكر بع كے درجين بو تاہے اسواسط جن سرالكا كے باعث سع فاسد سوجاياكر تى ہے تھیک اِنفیں کی بناء پراجارہ کے بھی فاسد ہو نیکا حکم ہو گامثلاً یہ شرط لگائی ہوکہ اگر گھر گرگیا تب بھی اُس کی ابرت ومن استأجوعبدًا الخ - وتنخص غلام كوبرائ فدمت ملازم ركھ اسے مفرس بھی ليجا با درست نہيں اس لئے لہ ہقابلۂ حضر سفرین تکلیف زیادہ ہواکرتی ہے لہٰذا مطلقًاعقد میں اسے شامل قرار نیدیں گے البتہ اگرعقد میں اسکی شاری ا ومن استاجر جملاً الزيوني شخص محر مك كية اوس اسكة اجرت برك كدوه كجاوه وركه كراس بردواد مي

الرفُ النوري شرح المربي الدُود وت روري ١٨٠٠ ہے۔ ایک اور قیاس کے اعتبار سے مید درست نہیں ۔ امام شافعی میں فرملتے ہیں اس کے کرجس پرعقد کیا گیا اس میں اسلام تقیل و عز تقیل ہوناا ورطول و عرص کے لحاظ سے جہالت سے لیکن اس کے باوجود اسے استحیانا درست قرار دیا۔ اس لے کمعقود علیہ کی اس جمالت کا ازالہ معتاد کجاوہ رکھنے سے ہوسکتاہے۔ وَالاُحُرَةُ لَا يَحِبُ بِالعَقُدِ وَتستحقُ مَأَحَدِ ثلاثَةِ مَعَانِ إِمَّا بشوط التعييل أَوْ مَالتع جيل مِنْ عَير شوط ا درا جرت كا دبوب عقدسے بنيں بهو ما بلكرتين بالوں ميں سے كسى ايك كيسا تھ استحقاق ہوتا ہو يا تعبيل كى نشروا كے ساتھ يا شرط كے بني أوْ بِإِسْتِيفًا عِالْمَعُقودِ عَلَيْهِ وَمَن اسْتَاجَزُد الرَّا فَلِلْمُوجِرِ أَنْ يُطالِبُهُ بِأَجْرَةٍ كُل يُومِ إلَّا أَنْ ويفي المعقود عليد كحصول سے اور بوت عف كراير برمكان لے تو ابرت يردينے دالے كوبردن كى ابرت طلب كرد كا حق سے الا يم كه يُهُنِّنَ وَقتَ الْإِسْتِعْقاق فِي الْعَقِبِ وَمَنِ اسْتَاجُوْنِعِ أَوْا الْحِلْطَةَ فللحِمَّالِ أَنْ يُطالِبُ ما حُرِدَكُما بوتْ عقد دقتِ استحقاق کی تعیین کردیے اور جوشخص مکے تک اونٹ اجرت پرلے تواپیٹ والے کو ہرمنسزل رپر اجرت طلب مَرْحُلةٍ وَلِيسَ لِلقَصّا بِوَالْخِياطِ أَنْ يُطالبَ بِالْاجْزَةِ حَتْ يَفَكُرُ عَمِنَ الْعَمَلِ الَّا أَنْ تَشْرَكا كرنيكا من ب يراد حونواله اورسين والم كوفرا عب عل حالب اجرت كاحق منين الايم بيشكي كي سيت ما كركي التَّعِيُلُ وَمُنَ اسْتَاجَرَخَبَانًا التَّخَازُ لَكَ فِي بَسِتِهِ قَفِيُّزُ وَقِيقٍ بِلِامُ هِمَ لَمُنْسَعَقِ الْاَجُرَةَ حَى ا ورجوشخص روق بنا ينوله لے کورون بنانے کی خاطرا جرت برا کہ ایک تفیز گذم ایک درہم میں د سائیگا ، بورون تورسے نکالے رِجَ الْخَابُزُ مِنَ السِّنَّوِي وَمَنْ اسْتَا جَرَطْيَاخُا لِيُطْعِيَّ لَهَ طَعَامًا لِلْوَلِمُ بَ فَالغَرُفُ عَلَيْ سے قبل وہ اجرت کا صدّار زمبوگا اور جوشخص باور جی کو ولیمہ کا کھانا تیار کرنسکی ضا لمراجرت برلے ہوت برتن میں آبار نامجی اسی کی دمرداری ہوگی وَمَنِ اسْتَاجُرُى حُلّا لِيضُوبَ لَمَالَمِنا استحقّ الأُجْرَةُ إِذَا أَفَا مِنَهُ عِنْدَ ابِيحَنِيفَةَ رُحِمُ اللّهُ ادر جوشفس اینش بنانے کی خاطر کسی کو اجرت پر لے تو ایا ابوصنه اور کے اینشی کھڑی کونیکے بعدوہ اجرت کاحداد ہوگا اور امام وَقَالَ أَبُونُوسُفَ وَعِمَّلُ رُحِمُهَا اللهُ كُلْ يُسْتَحِقُّهُا حَتَى يُشْرِحِهِ . الولوسف والم موالك فرديك حير كالدنك لعدده اجرت كاستحق بولا . اجت کے بیتی ہونیکا بیکان تشريح وتوضيح والاجرة لا يجب الدعد الاخاب فقط عقرى دجه سابرت كاستى مزيوكا الماشاني ك نزدكي نفس عقرب اجرت كاستى بوجاتا ب-اس ال كعقد كاحكم دراصل منفعت يائ جل زكر بدى عيال بوكا -اورا جاره كاجهال مك تعلق سے اس میں عقدے وقت منفیعت مہیں یا نی جاتی بلکد اجرت كا استحقاق دیل كی بالوں میں سے کوئی بلے جلنے بربوتلہ دا ، یہ شرط کرلی ہو کہ اجرت بیٹی لی جلنے می دا، اجرت پر لینے والا بغیر کسی مشرط کے اپنے آپ

الشراك النورى شرح المراك الدو تشروري الله بیشگی اجرت عطا کردے اس لئے کہ نغیس عقد کی بنار پر ملک تابت ہونے کو ممنوع قرار دینا مساوات برقرار رکھنے کی خاطر تھا اورمستا برب جب ازخود مبيني اجرت ديدي ما بيشكي لينه كى شرطكو قبول كرليا تواپنا حق مسا دات خوداس ك ختم كرديا رمر، مستاجر کا کامل منفعت انتظالینا -اس کئے کم عقد ا مجارہ دراصل عقدِ معا و صندہے اوران دویوں کے درمیان مساوات كالحقق هويكايس اجرت كأ وجوب بهوجائ كأ و من استاجردات الإ الرائدرون عقد اجاره كے تقديم يا ما خيركى قيد مركاني في بوتوا برت بردين والا بردن كراية مكان اوراون والا برمنزل براجرت طلب كرنيكامستى بروتك اس لئ كه بردن كى رمائش اوربرمنزل كى مسافت مط كريه كوظا هرب كدمقصود مين داخل قرار ديا جائيكا اورا برت بريينه والحبية اتنى منفعت كالحصول كرليا محركم دحويه والے كوكير ا دحولينے اورسينے والے كوكيراسى لينے اور رونی بنامنے والے كورونی تنورسے نكل لئے اور باورتي كوسالن برتن مين نكالن اوراينيس بناب والم كواينيس كمرى كرسن كم بعدى مطالبر البرت كالتي حاصل بوتاسير اس لئے کہ باعتبار عرب ان کے عمل کی بھیل اس کے بعد می ہوتی ہے۔ ا مام ابوبوسف و امام محروم فراتے ہیں کہ پٹنیں بنك والے كيك النفين ترتيب ماكرانكا حيالگا نائمي لازم ہے امام الوصيفة اس فعل كوزائد فركت ميں۔ واذاقال للغيتاط إن خِطت هِذا النوب فارسِيّا فبِدِدهَم وَإِنْ خِطْتَ الْ وُمِيّا فبدا اللّه الإلا اودار کراسنے والے دوزی سے کیے کہ اس کی سے و بطرز فارسی سے پر ایک درہم ہوگا اور بطرز روی سینے پر دودرم موں مے . عَامَمُ وَاحْ الْعُمُلِينَ عَمِلُ استحقَّ الْاحْبَرَةُ وَإِنْ قَالَ إِنْ خِطتُ الْيُومُ فبيدِدهُم وَإِنْ خطتُ ا توردست ہے اوران میں سے جوعل کر میگا اس کی ابرت کا استحقاق ہوگا اوراگر کے کہ آج سینے پر اکی درم اور کل سیسے پر آدھا عَلَّا فَبِنِصُفِ دِمُ هُم فَانُ خَاطِ اليومَ فَلَدِمُ هُمْ وَإِنْ خَاطَهُ فَلَدُ أَجُرَةٌ مِثْلَم عند أَبِي حنيف مَا اللهِ عند أَبِي حنيف مَا اللهِ عند أَبِي حنيف مَا اللهِ مِن مَا اللهِ عند أَبِي عَلَى اللهِ اللهُ وَلَا يَتِجَاوِئُ بِهِ نِصُفَ دِنُ هِم وقالَ ابُولِوسُفَ وَمحملُ رَحِمُهُمَا اللَّهُ السَّوطانِ جَائِزًا بِ وَ فراتے ہیں۔ اور برابرت آدمے در بہت مجاوز زہوگی اور امام ابولوسم فی والم محرود کے نز دیک دونوں سنولیس درست ہیں اور اَيْهُمَا عَمِلَ إِسْعَقَ الْأُجُرَةَ وَإِنْ قَالَ إِنْ سَكَنْتُ فِي هَذَا الدكانِ عَطَامًا فِيدِدُهُم ان میں سے وعل کر سگاس کی اجرت احداد ہوگا اوراگر کے کہ اس دو کان میں عطار کو تھیسرانے پر ایک در مسم فِي الشَّهِ إِنْ سَكَنْتُهُ حَكَّادًا فِبِلِرُهُمُ يُكِنِ جَائَ وَاتَّى الْامُرُنِّينِ فَعُلَ السَّجَى الْمَسكِ مبینہ اور لوبار کو تھراسے ہر دو ور صب مبینہ تویہ درست ہے۔ان دونوں میں سے جوام کرے گا اس کی اجرت استحقاق فِيْ عِنْدَا وَحَنِيغَةُ رَحِمَهُ اللهُ وَقَالَا رَحِمَهُمَا اللهُ الإَجَاءَةُ فَاسِدَةً * ہوگا۔امام ابو سنیفرج میں فرماتے ہیں اورا مام ابو بوسعائے والم موج کے نز دمک بداجارہ فاسد سوگا۔

martat.com

ولو و الما المناط الاد الراجرت يرسين والاخياط درزي سيد كي كرميرا يركيرا فارسيول ك <u>طرز کے مطابق سینے پر تج</u>ے اس کی اجرت ایک درہم ملے گی اور اگر بجائے فارسیوں کے رومیوں کے طرز پر سینے گا تو معاق دو در هم به و کا . نواما م زفره اورائمه ثلاثه فرملته مین که به درست نبین اس لئے که جس پر مقد کیا جار ماہیے وہ سردست جمہول ہو۔ اخات فرملتے ہیں کہ دراصل اسے دوجیح اور مختلف عقود کے درمیان اختیار دیاجا رہاہت اورا برت کا جا ک کے تعلق ہے اس کا د جوب بزرنعی عمل مواکر تا ہے تو لوقت عمل اجرت کی تعیین موجائے گی المزاوہ جس طرز کے مطابق سیئے گا اس کے مطابق اجرت کامستی ہوگا۔ لیسے ہی وقت کی ترویز کے دربعہ بھی تر دیدا جرت درست ہے مثلًا اجرت پر لینے والا اس طرح كح كرتوآج ي سيئه كالومعاوصه الك درهم يائيكا وركل سيئه كالوآ دها درهم له كاليم اكروه آج ي سيئه كالوالك درم كاحقرار بو كااور كل سينے برا جرب مثل كاحقدار بو كا متعين اجرت كانبيں مگريه اجربُ مثل آدھ درہم سے بڑھ كر امام البوليوسمة وامام محزرٌ دولون شكلون مين متعين معا وصنه دينے كا حكم خرماتے ميں امام زفراتو اورائيرُ ثلاثه دولون شرطك کو فاسر قرار دیتے ہیں اس لئے کہ سینا یہ ایک ہی چیز ہے جس کے مقابل برگیت کے طور پر دوبدل ذکر کئے گئے تو اسطر رخ برل میں جہاکت ہوئی۔ اور میرکہ دن کا بیان تجیل کی خاطر ہے اور کل کا بیان توسع کی خاطر تواس طرح ہردن میں دو تسمیر كا اجتماع مواليس عقد ماطل موجائة كاله امام الويوسف وامام محرة فرملته مين كمه دن كأذكر توقيت كي خاطر به اوركل كا ذ كر تعليق كے واسطے اس طرح برون ميں دوتسموں كا جماع نه بواا ورعقد صبح بروگيا - امام ابوصنيفة كے نزديك كل كا ذكر في الحقيقت تعلِيق كے واسط سے - اور رمايوم كاذكراس توقيت ير عمول بنين كرسكتے ورنداس صورت ميں وقت و عل كے اكتفا ہوئى بنارىرعقدى فاسد بوجائے كالمنذاكل كے دن يدونسي اكتفے بول م ندكم آج توبيلى شرط درست ورمتعين اجر واحب بهوجائيكا ١٠ ورشرط أنى فاسد قرار ماكر اجرت مثل كا وجوب بوكا-ان سکنت فی هان االد کان الزرق اس طرح تجیر که اگر نوی دو کان میں عطار کور کھا تو اجرت ایک دیم اور لو ہار کو رکھنے پر دوور ہم ہمو کی۔ اور میر جا نور مکر تک لیجائے براجرت بیر ہوگی، اور مدینہ تک لیجائے بر ساجت ہوگی اوراس برگندم لادے جانے برکرا براتنا اور نمک لا دیے براتنا ہو گانوان میں جو بھی جزیا تی جائے آما ابوصنفة اسى في اجرت كے وجوب كا حكم فراتے ميں صاحبين ا درا ام زفروا مرا ثلا فراس عقد مي كوسرك سے درست قرار بنیں دیتے اس واسط کر جس پر عقد کیا گیا و ہ ایک اور ایر لوں کی تعداد دوہے - نیز اس میں اختلان ہے وَمَنِ اسْتَاجَرُدارُ اكْ السَّالَ شَهِرِ مِل مِعِمْ فَالْعَقْلُ صَحِيمٌ فِي شَهْرُواحِدٍ وَفَاسِلٌ فِي مساب سے لو ایک مہینہ میں یہ عقد صحبح اور باتی میں فا^س



الشرفُ النوري شرق الله وَلا يَجُونُ إِجَارِةُ المشاع عند أبي حنيفة وقالارتجمها الله إجاء لا المشاع حَاجُزةٌ وَ يُجُونُ السَّيْجَامُ الظِرِّرِ بِأَجْرَةٍ مَعُلُومَةٍ وَيَجُونُ بِطَعَامِهَا وَكِسُوَيِّهَا عِنْلَ أَبِي حِنفَتُهُ لموم معاوصت پر اُور خوراک و لبامس کے بدلہ لینا امام ابوصیّفدہ کے نزدیک درست سے اوراجرت برلینے والے يَمُنَّعَ زَوْجَهَا مِنُ وَطُنِّهَا فَانُ حَبَلَتُ كَانِ لَهُمُ أَنْ يَفْسِخُو الْإِجَامَ ۚ وَإِذَا خَافُوا عَلِ الصِّبِّ ں کا حق نہیں کہ دہ اس کے خا دند کو اسکے ساتھ ہمبتری سے منع کرے بس اگراس کے حمل قرار یا جائے تو انھیں اجارہ نسخ کر دینے کا حق طال ہوگا مِنُ لَبَنِهَا وَعَلَيْهَا أَنُ تَصُلِحُ طَعًا مَ الصَّبِيِّ وَإِنْ أَرْضَعَتُهُ فِي النَّهُ لَّ وَ بلَبَنِ شاةٍ فَلَا الْجَرَةِ لَهَا ـ جبکہ اخیں اسکے دورہ سی بحیہ کے نفصان کا خطرہ بردا وردایہ بزکیر کی غذامیج کر ماواجیج اگروہ مرت اجارہ کے اندر اسے بحری کا دورہ ملائے تو د دار کستی نہوگی ويجون اخدا اجرة الحمام الإ-لوگول كے تعامل كے باعث دعسل كرك كى جائر ، كامعاد صلينا ہے اوراس میں مرت کامعسلوم نہ ہونا نا قابلِ التفات ہے۔اس لئے کہ اسی پرمسلمانور علاوه ازیں بھینے کٹانے کی اجرت کو بھی اکثروہ بیشتر علماء درسیت فرماتے ہیں ۔البتہ امام احمدُ اسے مطے کر سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کہ سیھنے لگائے گا ربین میں حضرت را فع بن خدر بجرصی التّرعندسے مروی ہے۔ اجیات کا مُستدل بخاری وُسلم میں حفرت عمداللّہ ن كى يه رواكت سيح كدرسول التُرصلي التُرعليه وسلم يخ يجيني لكوائة ا وريجيني لكوافي والبي كواس كأمعا وضه بدكراكراس كامعا وصدح ام بوتاتورسول التصلى الترعليد وللم عطان فرملت دره كئ ذكركر وه حدث سون بوحكى يااسي كرامهت بنزيمي اور خلاف اولى يرجمول كياجك كالتجييد كم حضرت عثمان وحضرت الوهرره مِنَى اللَّهُ عَنِها اور حفرت حسنٌ وحفرت تُخويَحُ مكروه كيتے ہيں ۔ رات کی خاط نرکوماده سے ملانے اور جفتی کرانیکا موا وضہ لینا بھی جائز بہیں بخاری بوداؤد وترمذى اورنسائى مين محرت ابن عرضى روايت كمطابق رسول الشرصلي الشرعليه وسلمي اسكى مانغت فهائي. _الا ذاب دالا قامت، الزُ- ا ذان ، ا قامت ، تعسير قرآن اور ج و عزه برده و طاعت حس کامسلمان کے اختصاص ہے اس کا معاد صدلینا درست نہیں ۔ حصرت نختی جر، حصرت شعبی ، حضرت طاؤس مجمورت ابن مرنِ ؓ حفرت زہریؓ ، حفرت ضحاکے اور حفزت عطاء ہم بھی اسی کے قائل ہیں ۔ اما م احرہ سے بھی اسی کی حراحت ہے۔ حضرت الم م الكت اجرب المست كودرست فراق بي جب كديد مع الا ذان بو حضرت الم شافعي اورحفرت الم احرً کی ایک روایت کے مطابق ہرایسی طاعت براجرت لینا درست ہے جوا جیر رواجب العین نہوتی ہو. اس کے کہ صدیت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ایک صحابی کا شکاح بیون تعلیم قرآن فرمایا تھا۔ لہٰذا تعلیم قرآن

الرفُ النوري شرح المرابي الرُد و وسروري الم ا کار کے سلسلہ میں عوض بن سکتی ہے تو بھراجا رہ کے سلسلہ میں بھی بن سکتی ہے۔ علاوہ ازیں بخاری ڈسلم میں حصر ہے ابوسعیدخدری دحنی النّری سے دوایت ہے کہ ایخوں نے ایک الیے شخص جس کے سانپ نے کا ط لیا تھاسورہ فا تحی دم فرماگراس کے معا وصند میں کچہ سجریاں لیس اور *کھررسو*ل الشر<u>صلے الشرعلیہ س</u>لم کی خدمت میں حا صربہو کروا قعہ سیان کیا تو آنخضوژی فرمایا- تمسی شمیک کیا، تقسیم کرواو راس میں میرانجعی مصدلگا کو۔ احناف کامستدل ُحضرت عثمان بن ا بی العاص رضی النّرعنه کی بر روایت ہے کہ میں ہے رسول النّرصلی النّرعليہ وسلم سے عرض کیا۔ اے النّر کے رسول المح کھ میری قوم کی اماست سیرو فرما دیجئے ۔ آنخفرت صلی الٹرعلیہ وسلم سے ارشا و فرمایا کہ تو قوم کا امام ہے مگر ایسے شخص کو مؤذَن مقرر کرنا جوا ذان کامعاوصنه نه لے۔اس کے سوااور بہت سی احادیث ہیں جن سے یہ بات یا یر نبوت کوہبنجتی ب كه عبادات وطاعات يرمعا وصدلينا ما جائز ب و كيارسول الترصلي التر عليه وسلم كالعليم قرآن يرنكاح فرما نا تو اس میں تعلیم قرآن کومېربنانیکی *تفریح کهیں نہیں ۔ حضرت ابوسعید خدری کا* کی روابیت کا جواب یہ ویا گیا کہ جن لوگوں سے انھوں نے معادُ صندلیا تھا وہ سلمان نہتے اور کا فریے مال لے لینا درست ہے۔ علاوہ ازیں مہان کا نجبی داجب حق ہوتا ہے اور انمفوں نے مہمان داری مذکر کے اس حق کی اوائیگی مذکی تھی۔ اس کے علاوہ جھاڑ تھیونک قربتِ محصنه نربوس كى بنايراس يراجرت لينا جاكزس عليم المراح من من من من المراد المولي عليه المراه المراه المراد المراه المراه المراد المراد المراد المراد المراء المراد فقها رك حرورت كم ينش نظرا مامت ، ا ذان ا ورتعب ليم قرآن وعيره برمعاوضه ليناجا كر قرار ديلها ورفتوي لا يحوين اجاً بي لا المشاع الزحضرت امام الوصنيفي مشترك شي كے اجاره كونا جائز فرماتے ہيں غواہ سامان ہويا ا در كوني جز - البته اگر مرت ايك شرك بوتو درست بعدا مام الوكوست وامام محر مطلقًا درست قرار ديت بين اما مالك ادراماً شافعي بمي اس كے قائل ہيں اس لئے كہ اجارہ كا انفصاد منععت يرمهو تاہے اور مشاكع ومشترك في منعت سے خالی نہیں۔ امام ابوصنیفیر کے نز دیکی مقصود اجارہ عین شی سے حصول نفع ہواکر الب اور شاع میں اس کا تصور تبیں کیا جاسکتا اس لئے کہ اس کاسپرد کرنا ممکن تبیں۔ إستيماس الظار الا بيكو دوده بلا نوالى عورت كراء متعين ومقررا جرت لينادرست ب ارشاد رباتى ب . فأن أرضعن لكم فالوّبن أجور بن «الآية» عهد رسالتما ّب صلى اللّه عليه وُسلمين به طريقه بغير *كسي نكير كه دا الج* كها الیسے ہی بریمی درست ہے کہ بعوص خوراک و یوشاک اجرت پرلے بیاجائے امام ابوبوسف وامام محرام اورام مشافعی کے نزدمك قياس كى روسے اجرت مجهول ہونسكى بنام پر يہ درست منہيں۔ حصرت امام الوحنيفة فرماتے ہيں كہ بدا جرت ہيں اس طرح کی جہالت سے حوکسی نزاع کا سبب نہیں۔اس لئے کہ بحیہ کی محبت کے باعث دود حدیلانے والی عورت کی فوراک وبوشاك كا خيال عادت ورواح عامرب -اجرت يركيف واليكوية ماصل مبين كه اس دوده بلا نيوالى ور کے شو ہر کو اس کے ساتھ ممبستری سے روکدے کموٹ شو ہرہے · البتہ اگر بورت حاملہ ہو جائے او حاملہ کا دو دھ Χάρους αργαφορία στο συμφορία στ

اخربُ النوري شرح 💳 بحركمواسط نقصان ده بمونيك باعث اجاره كم فسخ كرنيكاحق عزدر م وَكُلَّ صَانِع لِعَمَلِهِ ٱ ثَرُ فِي الْعَيْبُوكَا لِقَصَّا بِهِ وَالصِّبَاعِ فِلدُ ٱنْ يَحُيِسَ العَيْنَ بِعِدَ الفَهَاعِ مِنْ عَلِيهِ ا در ہروہ کا ریگڑ جس کےعمل کا اثر چیزیں عیاں بوتا ہومثلاً کمڑے دھونیوالا اور دیکنے والا اسے یہ حق ہے کہ ابنی اجرت کی وصولیانی تک پینے کام سے فراوت حَتَى نَيسُتُوفِي الْأُجُرَةَ وَمَنَى لَيْسَ لِعِمَلِمِ اقْرُ فِي الْعَيْنِ فَلَيْسَ لِهُ أَنْ يُحْبِسَ الْعَيْنِ للاخْبِوَ كَالْحَال کے بعد اسے روک لے۔ اور جس کے عمل کا اثر چیز میں نہ عیال ہو ما ہو اسے اجرت کے باعث چیز کو رو کنے کا حق نہو گا مثلاً بوجود هونوا وَالْمَلَّاجِ وَإِذَا اشَٰتَرَطَ عَلَى الصَّالِعَ أَنْ يَعُمَلَ بِنَفْسِهِ فَلِيسَ لَدَ أَنَ يَسْتَعَمَلَ غيرَةُ وَإِنْ ا ورال ا وراگر کاریگرے خود کام کرنسکی شرط کرلے تو اب اس کے لئے ورست نہیں کہ وہ دوسر سے کرائے۔ اوراگراس اَطُلَقَ لَهُ الْعَمَلُ فَكُمُ أَنْ يُسِتَاحُرُ مَنْ يَعْمُلُهُ وَاذْ الْحُتَلَفَ الْحَتَاطُ وَالطَّبُتَا طُ وَصَاحِبُ عل مطلق رکھے تووہ اس کام کے لئے دومرے کوا جرت بررکھ سکتاہے اور جب فریاط اور صباع : اور کراے مالک بن اختات ونزاح ہو النوب نقال صَاحِبُ النوب الخيّاطِ أَصَرْ يَكُ أَنْ تَعْمُلُكُ قِنَاءٌ وَقَالُ الحِيّاطُ قِيمُ هَا أَن ا در کڑے کا الک خیاط سے بچے کہ میں نے بخد سے قبار تیار کرنے کیلئے کہا تھا۔ اور خیاط کہنا ہو کہ فنیع کر اُسط کہا تھایا قَالَ حَمَا حِبُ النَّوبِ الطِّمِياعِ أَمَرَتُكَ أَنْ تَصِيغَمُ أَخْمَرَ فَصَنِّعَتُكُ أَصُفَرَ فَالقولُ قُولُ حَمَّ كِرْك كا الك صياع سے كچے كہ میں نے بخرے مرخ دیکھنے كچلائے كا تھا اور لؤت اسے زرد دنگدیا تو بحلف مالک نؤ النوب مَع يمينه فَإِنْ حَلَفَ فَالْحَيّا كُوضًا مِنْ وَإِنْ قَالَ صَاحِبُ النوبِ عَمِلتَ الْي بِغُيْرِ الْجُرُةِ ول معتر ہوگا ۔ بس دہ طف کرا ہو درزی پرضمان آئیگا۔ ادراگر کراے کا مالک کے کہ توب میرے واسط بغراجرت کے کام وَقَالَ الصَّانِعُ بِأَجُرُةٍ فَالقَوْلُ قَوْلُ صَاحِبِ النوبِ مَعَ يمينِ عِنْلَ أَبِي حَنيفَةً وَحِمِهُ اللّهُ لباہے تو مع الحلف کیڑے کے مالک کا قول معتب ہوگا وَقَالَ أَبُونُوسُفَ رَحَمُ اللَّهُ إِنْ كَانَ حَرِيفًا لَهَ فَلَمَ الْأُخُرَةُ وَإِنْ لَمُ لَكُنْ حَرِيفًا لَهُ فَلَا اورا الالويسف يحية بين كراس كايبي بيشدرا بوتو اسابرت طيل - ادراكريراس كابيشه ندرا بود اجرت نط أُجُرَةً لَهُ وَقَالَ عَمَّكُ وَحِمُواللَّهُ إِنْ كَانَ الصَّا نِحُ مُبْتَنِ لَّا لِهِٰ لَا وَلَا الصَّنعَةِ بالاجْرَةِ فالقولُ - ادرامام ورو كية بيل كوار كور يوكم بعالا جرت كرايس معسدون بولق اس ك اج تُولُهُ مَعَ يمينِهِ أَنَّهُ عَمِلَهُ بِأَجْرُةٍ وَالْوَاحِبُ فِي الْاجَاءَةِ الفَاسِدَةِ أَجُرَةُ المِسْلِ لَا يَعْجَاوَنَ كام كرية كا قول مع الحلف معتربوكا ، اوداجاره فاسده من اجرت مثل كا وجوب بوتاب كه وه معرره اجرت بِمالمُسَمِي وَإِذَا تَبِينَ المُسْتَاجِرُ الدَّامَ فَعَلَيْهِ الأَجْرَةُ وَإِنْ لَمُ يَسِكُنُهُا فَانْ غَصَيَهَا غَاصِبُ معركى اورجب اجرت برليغ والامكان يرقابض موملية تواس بركرايه كاوجوب وكانجواه وه اسين رائش ذكري بس الراس كوئي غاصب مِنْ يَكِ لا سَقَطَبِ الأُجِوةُ و إِنْ وَجَلَ بَهَا عَيْبًا يَضَى بالسَّكُنَى فَلْ الْفَسُعُ مُ

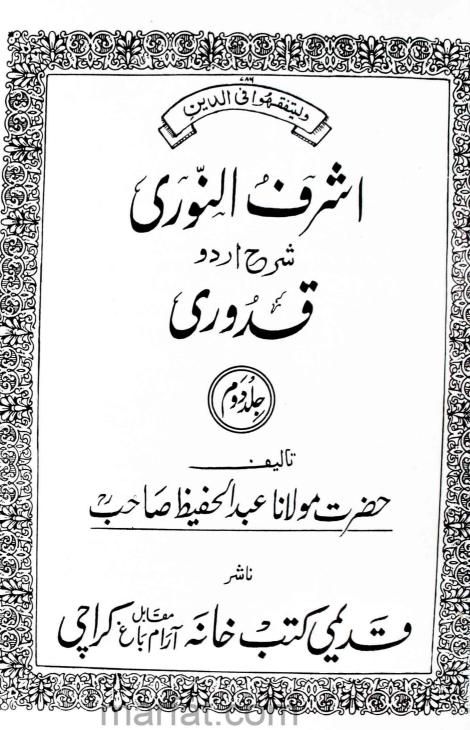
الشرفُ النورى شوق من ٢٢٩ ادُد و ت لغت كى وضت إلى مُتاكِع النَّرِيز، كير وغره ربحة والا - حمَّالَ : باربردار، بوجه المانيوالا يحياط الرب سينوالا، درزي متبكنال: معروف الشهور عا حمي معين والا وه شکلیں جنکے اندراجیر کا عین شی کوروکنا درستے، کور کرار مانع الز - ایسا اجر حس کے کام کا اثر عین شی کے اند عیاں ہوتا ہو مثال کے طور رکز اللہ عیاں ہوتا ہو مثال کے طور رکز اللہ والا یا کیارے وھونے والا وغیرہ - اس کو اس کا حق حاصل ہے کہ اپن اجرت ا ورمقرره معاوضه کے وصول کرنے کی خاطاس چیز کو تیار کرنے اوراس کے کام سے فراعنت کے بعد روک لے اور مالک کے حوالہ مقررہ اجرت کی وصولیا بی سے میلے نذکرتے ۔ اس لئے کہ جس برعقد مہوا وہ اس طرح کا و صف ہے جو کر اے بر عیاں اور قائم سے تواسے برحق حاصل ہو گاکہ اول معا وضه کی اوائیگی کامطالبہ کرنے راب اگررو کئے کی صورت میں وہ یاں ارزی اسلی اور سے میں اور کا میں اور کا میں اور کی اور کیاں اس کئے کہ اس کی جانب سے کسی تعدی کا فہور چیز تلف ہوگئی تو امام الوصنیفی کے نزدیک اس اجر پرضمان ندائیگا۔ اس کئے کہ اس کی جانب سے کسی تعدی کا فہور نہیں ہوا توجس ارج وہ چیز پہلے بھی ا مانت تھی اب بھی اس طرح برقرار رہی مگر اجراح برت کا مستحق نہ ہوگا۔ اس کئے کہ پر عقد پرواتھا وہ سپروکر کے سے قبل می تلف ہوگئی۔ امام ابو یوسف وامام محمد فرائے ہیں کر کمون کہ ہے دو کے سے قبل بھی ایسی متی کواس کا صنمان لازم ہوتورو کنے کے بعداس کا قابل صفان ہونا باقی رہے گا۔الدتہ مالک کو بیعتی حاصل ہوگا کہ خواه تلف شده جبزى اس قبيت كاضمان له جوكه عمل سے قبل عتى اوراس كى كونى اجرت بندے اور خواہ اس قيمت كا صان وصول کرے جو کہ عمل کے بعد ہوا وراجرت دے۔ اورابسا اجرجس کے کام کاکوئی اٹرعین تنی کے اندرعاں بنه ومثلاً للاح وغيره - ايسے اجركواس كاكونى حق منيں كه ده اس شے كوردك له اس ليح كه اس حكر حس برعق كس كياب ووننس عل سيحس كاقيام عين تي كے سائة منيس اوراسے روكن كاتصور نبي كياجا يا امام زفر فرات بي كردونون شكلون مين اجركوش كردك كاستحقاق منبين-وَاوْا اختِلْفِ الْحِياطِ الْوِ. مِ الك اوراجِر كم درميان اخلَا ف واقع بمواور مالك اجرب يدكي كرمي نرجي س قبارسیینے کیواسطے کہا تھااور تونے بجائے قبارکے قبیص سی ڈالی ۔ پاکٹرارننگنے والے سے کچے کہیں نے بخے سے مرخ زنگ کے واسط تحمایتهاا ورلوت بجائے سرخ زر درنگ دیا ا وراجر کھے کہ میں نے بترے کھنے کے مطابق لیائیے تو تسم کے ساتھ 'مالک کا قول ہی معتبر قرار دیاجائیگا-اس لیے کہ اجر تر اجازت عمل الگ کیفرن سے ہی می اور بالک اس کے جال سے زیا وہ آگا ہ ہے۔ ایسے ہی اگر مالک کچے کہ توتے میرا یہ کام بلامعاد صنہ کیا ہے ا وراجر کے کہ معاوصہ پرکیا ہے تو آیام ابوصنیعۃ فرہاتے ہیں کہ مالک کا قول قابلِ اعتبار ہوگا۔ امام ابولوسف *تکے ز*دیکر الكركا ريج ابناس بشيدمي معروف وشهور بوا وراجرت يركام كرنا معروف بويواس كے تول كومعتر قرارديا جائيگا ورنه الك كا تول معتبر بروگا- صاحب در فحيارن الم ابوصيفة بح تول برفتوي دياس- اورصاحبَ بين وتنوبرو عزه ا مام محر حك تول يرفتوي ديتے ہيں۔

الشراك النورى شرح المراي الأدو وسروري وَالواحِبُ فِي الراحِام ة الفاسلة الخ اجارة فاسده كاندراجرت مثل كا وجوب بوكا مكرمقرره سے برمدر دي گے ۔ امام زفر ؒ اورامام شافعیؓ اجرتِ مثل دینے کا حکم فرماتے ہیں اگرجہ و مسمٰی سے بڑھی ہوئی ہی کیوں نہو ۔ اجھزا نے اسے سع فاسر رقیاس کیاہے کہ اس کے اندرقیت بنیع کا وجوب ہوتاہے چاہے جتی ہو۔ احنات كيتے ہيں كہ في ذاته منا فع متقوم نہيں ملكه اس كاسبب دراصل عقدہے اوراندرونِ عقدہے اوراندرونِ عقد خود دولون عقد كرينيو الےمسلى اجرت پرمتفق ہوكرا ضا فه كوسا قط كر ہے ہيں - للبذامسمى سے زيادہ مقدار ساقط الاعتبار قراردی جائے گی۔ وَإِذَ اخْرِبَتِ السَّامُ وَانْقَطَعَ شُوبُ الضيعَةِ أَوْانْقَطَعُ السَاءُعَنِ الرحىٰ إِنْفَسَخَتِ الْإِحَامَةُ ادر گھر کے یا آب پاشی والی زمین ویران ہونے یا پن چکی بند ہوجائے کاصورت میں اجارہ نسخ شمار ہو گا وَإِذَا مَا تَ اَحَلُ المُتَعَاقِدُ يُنِ وَقُلُ عَقَلَ الاجَامَ لَا لَنُفْسِمُ إِنفَسَخَتِ الْاجَارَةُ وَإِنْ اوراگر عقد كرس والوس ميكسى اكب كانتقال موجلت اورامموس في عقد اجاره است مي داسط كيا بولو اجاره فنع قراره با جائكا ا وركسى كَانَ عَقَدَ عَالَعَادِ لَمُ تَنفَسِحُ وَيُصِحُ شَرُطِ الخيابِ فِي الْإِجَاءَةِ كَمَا فِي البيع وَتَنفسِخَ دوسرے کیواسطے کیاتو ضع قراد مدویں گے اور سع کی طب رہ اجارہ میں خیار کی سفرط درست ہے۔ اور اجارہ احداد الْاجَارَةُ بِالْاعْنَ آبِ كُمَنِ اسْتَاجَرَةً عَانَا فِي السُّوقِ لِيَتِّي فيهِ فَذَا هَبَ مَالُهُ وَكُمَنِ اجْرَ ك باعث ضيخ قراردياما آب مِثْلًا كوئي بخارت كى خاطر بازار مين دوكان كراير برك اس كربداس كالمال مِلاَجاً يا ياكوني مكان دَانُ ١١ وُ دُكَانًا اللهِ مِنْ مَن فَكُومَتُ ولا يون كاليقلِيمُ عَلى مَضائهَا الآمِن مَن مَن مَا اجر یا دو کان کرا یہ بردسینے کے بورمغلس ہوجلے اوروہ اس قدر مغروض ہوجلے کو و کرایہ بردی گئی چیز کی قیمت سے ہی ادائیگی کرسکتا ہو فَسَرَ الْقَاضِى العَقُلُ وَ بَاعَهَا فِي الدُّين وَمَن اسْتَاجَرَ دَابَّةً رِليُمَا فِزَعَلَيْهَا تَعْرَبُ الدُّمِن توقامنی اجارہ نے کرے اسے بمدِ قرص فروفت کردے اور ہوشفس سفر کے واسط گوڑا کرایہ بر اپھراداد ہ سفرند رہے تو یہ بھی السَّفَرَّفَهُ وَعُنْ مُ وَإِنْ بَدِ اللَّهُ كَادِئ مِنَ السَّفَى فَلَيْرَ وَلِكَ بِعُنْ يِهِ -عدر شمار بوگا وراگر کرایروسی والے کااراد و سفر مبل جلے تو یا عذرین واخسل مد موگا. لغت كى وضت إلى خوتب برباد ابرابوا والسوق بازار وأجر برابر ديار شرو كوتو في واداخريب الداس الإراس مكس علام قدوري اجاره ك فنع بون كربارك ي ذكر فرارسي بين -اورير كركن صورات مين اجاره فنع بهو جامات . حسب ذيل امور سے اجارہ فسخ ہونیکا حکم کیاجا آہے دا، کوئی اس طرح عیب دلتص ظا حربوکہ اس کی وجہسے اسی شک کی منفست باتى مدرب ويستميك اسى طرح مو كاجيد قابض موسات قبل ميع باقى مدرب كدجس طرح وبال سيع فسع موجايا

الشرفُ النورى شوع المستال الدو وسيرورى رتی ہے۔ بیباں اجارہ ضن ہوجائیگا۔ مثال کے طور پر مکان ویران و بربا دہو جائے یا اسی طرح کا شت والی زمین کا پان بند بوگیا ہویااسی طرح بن جی کا پانی بند ہو جائے دغیرہ البتہ اگر اجرت برلینے والا نعص وعیب کے باوجوداس يديامل فائذه استلا چكابونو كل مدل كالزوم بوگا اوراگر مالك اس نقص وعيب كا از الدكر حيكا بهونو اب احرت پرلینے والے کو برحق حاصل ندہو گا کہ اجارہ کو فنیج کر دیے۔ علاوہ ازیں اجارہ اس صورت نیں فنیج ہو گا حبکہ آجرت پردینے والا بھی موجود ہوور نداس کی عدم موجودگی میں فسنخ کرتے پر کا مل اجرت لازم ہوگی۔ واذامات الم- د۲۰ دولؤ بعقد كرنوالون مي سيكسي ايك كاموت سيمكنا ربوجًا ناجيكه أنكاا جاره اسينهي دا <u>سط</u>ے ہو۔ _{لا}گرا ہرت پر دینے والا مرگیا تو اجارہ اسوا <u>سط</u>ے فتیح پہوجائیگا کہ اِنتقال کے بعد اس چیز کے مالک اس کے در ثارہوگئے ۔ اب اجرت پر لینے والے کا اِس سے نبغ اسٹھا نا گو ما دوسرے کی ملک سے نفع اسٹھا نا ہوگا اور یہ تنبير - البته اگريداجاره اينے لئے سنبيل بلكردوسر حكيوا سطيرو - مثال كے طور يروكيل مؤكل كے داسطے يا وسى كواسط كري ياعقد كرسوالا ونف كامتولى موتومتعا قدين مين معامك كمرك يراجاره فن قرار مندي كي ر این کراس شکل میں دوسرے کی ملک سے نفع انتھا ما یا اجرت کے اداکر نیکا کروم نہیں ہوتا ۔ سے کہ اس شکل میں دوسرے کی ملک سے نفع انتھا ما یا اجرت کے اداکر نیکا کروم نہیں ہوتا ۔ وَيصِع شهط الحنياتي الإ-أكراَ جِيت پروسينه والآيا اجرت پر لينه والا ان ميں سے کسی کے واسطے شرط خیار حاصل موما يه كمان بين سيركسي كوخيار ردبت حاصل موتو استنجى درست قرار دما جائيكا اوراس كم باعث اجاره سيخ ارنیگا حق حاصل ہوگا ۔ امام شیا فعج کے نز دیک عقد اجارہ کے اندرخیارِ شرط بیعلادہ ازیں بغیر دیکھی چیز کا فروخت كرنىكا اجاره سيسه حائزي تنبن-عندالا حناف اجاره ك حثيت الك عقد معادهنه كي سيرجس كيواسط اندرون محبس قابض بهونا ناگزيزنبين توسع كي مانند اس کے اندر بھی خیار شرط درست قرار دیا جائیگا۔ یہ درست ہے۔ اور جا تحے مضمرات میں اسی طرط ہے۔ رسول السّر لے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ شخص نے کوئی جزیعی خرید کی تو اسے دیکھنے کے تعدفیار رویت حال ہاوراجارہ منافع کی خریر کا نام ہے تواس کے اندر مبی رویت کا خیار ابت موجائیگا۔ بالاعدار الز-دس، عقدا جاره كيك واله كاس قدر مجور بوجا ناكه أكرده اس عقدكو برقراد ركع تواس كيوم الي خزر كاسا منا بهو جواسه عقدِ إحاره كيوقت دربيش سنين تتعالم مثال كيطور ركوني شخص دانت نكالنه كي خاطركسي كو بطورًا جرت لے اور مجرا بھی دائت نکالامنہیں تھاکہ تکلیف جاتی رہی تو اجارہ کے ختم ہو نیکا حکم کیا جائیگا اس وأسط لما جاره برقرار كمن مين الجعاد انت كلوانا براتا اوربيا جرت بريين واليك لئ عقدا ماره كي اعث ازم وواجب نہوا تھا۔ ایسے ہی مثلاً کوئی شخص برائے تجارت کسی کی دو کان کرایہ پرلے اس کے بعداس کا ال الف ہوجائے یاکوئی شخص اپنا مکان یا دوکان کسی کوکرا میر دے اس کے بعد وہ خود افلاس میں مبتلاا ور قرصب دار ہوجائے اوراس کے پاس قرض ادا کرنیکی خاطر بجر اس دو کان یا مکان کے دوسرا مال موجود نہو۔ یا کوئی شخص برائے سفرکسی سے کرایہ پرسوادی لے۔اس کے بعد اسے کوئی ایسی مجبوری پیش آجائے کہ سفر نہ کرسکے لو ان تمام

کلوں میں اجارہ کے ضخ ہونیکا حکم کیا جائیگا۔ البتہ ہوتنے مس کرایہ پر دے رہا ہواس کے تی میں یہ مجبورہاں معتبر نہ پڑگی۔ حضرت امام شافعیؓ کے نزدیک اعذاد کی وجسے اجارہ تم نہ ہوگا اس لئے کہ ان کے نزدیک منافع کی حیثیت اعیان میں ہے۔ عذالا حناف منافع پر قبضہ نہیں اور منافع ہی پر عقدِ اجارہ کیا گیا تو اجارہ کے باب میں عذر کی حیثیت ایسی ہی ہوگی جیسی سے کی صورت میں بیع پر قابض ہوئے سے اس کا عیب دار ہونا خلا حرمہ کریں میں گئے۔ ہوب سے ۔ القاضی الو -اس عبارت سے اس کی جانب اشارہ مقصود ہے *کہ عقدخم کرنے کے لئے* قاصی کے فیصلہ کی اج ہے ۔ زیا دات میں بھی بہن *ذکر کمیا گیاہے مگڑ ص*احب جا ہمجے صغیر فربائے ہیں کہ ہم نے جوعذر میان کئے ں اجارہ ختم ہو جائیگا -اس عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اجارہ ختم کرسے کھیلئے قاصی کے فیصلہ





عنو عنوان كتاك الشفع كالح كتاب الوكالة 41 وكسيل بالخصومت كابيان شفيع كى قسمىن اورىشفعە بىس رعايت ترتيب 44 شرائط وكالت كابسان 44 حق شفعة ابت بونوالي اورية ابت بونوالي حزور كامان وكمل مامؤكل سيمتعلق مسائيل شفعہ کے دعوے اور تھکٹونے کے حق کاذکر 40 بيع وشراء كيواسط وكيل بنانيكا ذكر شفعه كى باطل بونبوالى صورتون ورمة باطل بونيوالى أ 44 ایک شخص کے دو وکیل مقرر ہونیکاذکر 47 صوربون كابيان وكالت كوختم كرنبوالي باتبي شفيع اورخر مدارمے درمیان ب 49 19 وه کام جن کی نزید و فروخت <u>کیای</u>ځ مقر*ر ک*وه وکیل کو اختلان كأذكمه 01 كئى حتى شفعه ركھنے والوں تی تقسیم كا ذكر مانعت ہے ۲. وكالت كے متفرق مسيئلے شفعه سيمتعلق مختلف مسأئل 04 27 حق ساقط كرسكي تدبيرون كاذكر كتأب الكفالة 20 44 جان کا کفیل ہونا اور کفالت بالنفس کے احکام 24 كتاب الشر كتم 44 مال کی کفالت اوراس کے احکام 09 باقی مانده مسائل کفالت شركت مفاوصنه كابسيان 24 41 ى خركت عنان كابيا ن كتأب الحوالة 44 ٣. شرکت صنائع کا بیان حوالہ کے ہا رے میں ما فی مر 40 كتاب الصل شرکت دجوه کا بیا ن 44 ٣٣ احكام صلح مع السكوت ومع الانتكار كإبيان شركت فاسده كابيان 41 ٣٣ جن امور يرصلح درست سے اور جن بر درست منب 49 كتاب المضادكة قرص سے مصالحت کا ذکر 7 41 ت ترك قرص مين صلح كا ذكر مضارب کا بلاا جازت مالک کسی د وسرے کو ۲ 44 ٣4 خارج كرنے سے متعلق مسائل كاذكر مضاربت يرمال ديدينے كا بيان 40 مضاربت کے ویگرسائل كتاب المسكة 40 οσοσοσοσοσοσοσοσοσοσοσο

martat.

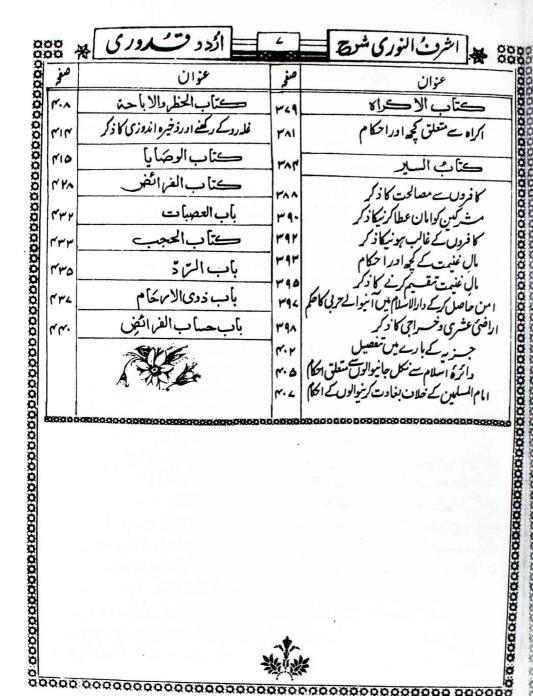
*	اردو سروری	200	الشرفُ النوري شرط 😸
	عنوان	أصفح	عنوان
2	شری محسد مات	۸٠	ہب کے لوطانے کا ذکر
-	إحرام كي حالت مين نكاح كا ذكر	24	كتأب الوقف
	تحواري او زميمه كے احكام كابيان	A9	كتأب الغصب
	ر سکاح کے اولیار کا ذکر	94	كتاب الودميلة
	كفارت دمساوات كأذكر	49	ا مانت کے باق ماندہ مینلے
	مهسرکا ذکر	1	كتاب العاءبة
1	متعه وموقت نکاح کا ذکر ففر ایم زبرای برین عزیراها	1.4	عاریت کے مفصل احکام
	نفنولی کے نکاح کردینے دغیرہ کاحکم مہرمثل دغیرہ کا ذکر	1.4	كاب اللقيط
	بر ک میشره کار تر 'کاح سے متعلق کچھ اور مساتیل	1.0	كتاب اللقطة
1	بكاج كفار كا ذكر	1.4	لقطہ کے کچے اوراحکام
1	بیویوں کی توبت کے احکام کابیان	1.4	كتاب الحنثى
-	كتأب الرضاع];;^	صتی سے متعلق کچوا ورا حکام
	مفصل رضاعت کے احکام کا بیان	1,111	كتأب المفقود
۲	رضاعت سےمتعلق کچھ اورا حکام	- ''' - '''	كتاب الاباق
w	كتأب الطلاق	1110	كتاب احاء المدادي
14	طلاقې صرتځ کا ذکړ	114	
Ĺ.	طلاق شرط برمعلق كرنے كابيان	111	كتا ب الماذون
44	طلاق وغيره كااختيار دسينه كاندكر	15	كتاب المزارعة
44	با ب الرجعة ملاله كا ذكر],,	فاسدمزارعت كاذكر
2			بي اورا حكام مزارعت
AP -	كتاب الايلاء]"	عاب النكاق المساقاة المراب النكاق المراب المراب النكاق المراب النكاق المراب النكاق المراب المراب النكاق المراب النكاق المراب النكاق المراب المراب النكاق المراب المراب المراب النكاق المراب ال
14	كتاب الخلع	i	حتاب النكاح كاب
100	خلع کے کچھ اورا حکام	1	سر گواہوں کا ذکر

ععق عنوان عنوان كتاب الظهاير 19. مدہرہ وعیرہ کے مکا تبہونیکا ذکر 441 191 ظهار کابیان كتاب الولاء ٣ المبارك كفاره كا ذكر 190 ولابرموالاة مصتعلق تغصيلي احكام 744 كتأب اللعان 190 كتاب الحنايات 446 لعان سے متعلق کچھ اور احکام قصاص ليح حانبوالے اورتصاص سے مری لوگوں کا ذکر 4.1 449 مكاتب اورمرسون غلام كي قتل يراحكام تصاص 4.4 كتأب العدة 101 بجر جان کے دوسری چیزوں میں قصاص انتقال کی مدت دغیرہ کا ذکر YOY 4.0 مزيدا حكامات تصاص خا دندکے انتقال پرعورت کے سوگ کا ذکر 4.4 YOK معتدع سے متعلق کچھا ورا حکام كتابالديات 104 نسب ابت ہونے کا بیان 11. زخموں کی مختلف قسموں میں دیت کی تفصیل حل کی زیادہ اور کم مرت کا ذکر 441 TIF تطع اعضار سيمتعلق متفرق احكام 44 717 كتأب النفقات قتل كرسيوالے اور كىنبە والوں يرخون بم بولوں کے نفقہ کے کم اوراحکام 414 بحوں کے نفقہ کا ذکر 744 MA غلامسے سرز دہونیوالی جنابت کا ذکر بحيري برورش كےمستحقین كا ذكر 419 744 كرسوالى دبوار وغيره كاحكام كابيان نفذك كيراورا حكاكا بيان 44 YYY بیٹ کے بی وضائع کرنے کے حکم کا بیان 441 744 كتاب العتاق باب القسكامك 744 فلام كيبض عصے كے آزاد كرنكاذكر كتأب المعاقل 444 440 آزادی کے کچھ اور احکام 779 كتاب الحدود ماب السند بالر بعدِ اقرار گواہی سے رجوع کا ذکر 24. YA . باب الاستسلاد 201 ما بحدالشرب TAK كتاب المكاتب 77 ماب حدالقذ ف YAD تعزيركے بارے میں تفصیلی حکم یعادصنہ کیا ہتی ہے مکا تھے محب ہو نیکا ذکر

marfat.com

وسروري عنوان عنوان كتأب السراقة وقطاع الطربق YAG دعووں کے برقرار نہ رہنے کا ذکر یوری کی سزا کا بسان 449 حلف اورطرمقة محلفُ كا ذكر چوری کے باعث ہائے کا طے جانے اور نہ کاٹے جانیکا سان بالمحطف كرنے كا ذكر 491 PYKY حبہ زکی قدرتے تفصیل شوهروبوی میں مہرسے متعلق اخبلا کاذکر 494 Johnald بائة وغنره كالشخ كاذكر اجارہ اور معالمائے کتابت کے درمیان اختلات 494 چوری سے متعلق کچے اوراحکام מאירו 490 واكهزنى سيمتعلق احكام گھرکے اسباب میں میاں بیوی کے ہام · انتلا ن کا ذکر 194 كتأب الاشربة 491 نسب کے دعوے کاذکر HALLY وه اشیارجن کا بینا حلال ہے ٣.. كتاب النهادات حتاب الصيد والذباج HYPHA ٣.1 شاہدوں کی ناگز ہر تتعدا د کا ذکر حلال وحسرام دبيحه كي تغصيل ٣.0 54 TO. ذ رح کے صبح طلبریقہ کا بیان تعابل تبول شبهادت أورنا قابلِ قبول شبهادت W. 4 حلال ا ورحرام جابؤروں کی تفصیل 4.9 محوابهوں كے متفق اور مختلف بہوسكا ذكر كتاب الاضعيك 04 YOR 711 شهادت عدالشهادت كاذكر كتاب الايمان ٣١٣ 04 109 قىم كے كفارے اوراس سے متعلق مساكل بأب الرجوع عن الشهادة ٣4. 714 ممرس واخل ہونے وغیرہ کے حلف کا ذکر كتاب داب القاضي 219 244 كعانے بينے كى جيزوں پر حکف كا ذكر كتاب القاضى الاالقاصى كاذكر 444 مرت وزما نہ برحلعت کرنے کا ذکر عكم مقرد كرنے كاذكر 244 441 كتأب الدعوي كتأب القسمئة ٣٢٨ 1444 دعویٰ کے طریقہ کی تفصیل ببرمبونيوالى شكلول اورشقسيم نه ببونيوالى كا ٣٣. مرعیٰ علیہ سے حلف نہ لئے جانبوالے امور کا بیان 474 124 تشكلول كابسيان ٣٣١ دوا شخاص کے ایک ہی شے پر مرعی ہو نیکا ذکر تقسيم کے طریقہ وغیرہ کا ذکر ٣٣٢ 744

marf@.com







الشِغعَةُ وَاحِيَةٌ لِلْخَلِيْطِ فِي نَفْسِ المَبِيعِ ثَمِّرُ لِلْخَلِيطِ فِي حَقِّ الْمَبِيعِ كَالشوبِ وَالطّرِيقِ شرکے کیوا سط شفعہ بین کے اندروا جب ہے ۔ پھر ٹنز کی کیراسطے اندرون کی بین واجب ہے مثلاً پان وراست کا ستحقا ک تم للجاب وليش لِلشي ليشونك في التّطريق والشّر ب والجاب شُفعَة مُعَ الخَلِيْطِ فَإِن سُلّم الخلِيط اس کے بعد بڑوس کیوا سطیرے آور شرکے کیواسطے راستہ و با بن کے اندراور بڑوس کیو اسطے شرکیب بینے کی موجودگی میں جی کشفیہ حاصل نہیں وَالشَّفَعُ لَ الشَّرَيْكِ فِي الطَّرْبَ وَإِن سَلَّمَ أَخَلَ هَا الْجَاسُ وَالشَّفَعَ مَا تَجِبُ بِعَشْدِ البيع اورُكُوس نے شغد ترک کردیا تو بھرراستہ میں تقریب کومی شغد حاصل ہوگا ۔اگراس نے بھی ترک کر دیا تو بڑ دس کومی شغد ہوگا ارتبرُت شغه لعبر فقر وَتُسْتَقِرُ بِالْإِسْهَادِ وَتَمُلِكُ بِالْاَخُنِ إِذَ اسَلَّمَهَا الْمَشْتَرَى اَوْحَكُمْ بِهَاكَا لِمُدُ يع بواكرتلب أوركوابوں كے درلد بختى أت ب اورخ بدارك دينے برك لينس ياماكم كے حكم كردينے يد الك بو جائياً.

لغت الى وصلى الشفعة إزين يامكان من بمسائلًى كيوج سعة خريد الشفيع ، حق شغه والا - الخليط شرك الْطَرِيقِ: راسته ـ الحاتَى : يُرْدِينَ - الْآمِثْهَادِ : گُواهِ

ينيح الصباب الشفعة - باعتبارلغت شغه كمعنى جفت كراد اور الملاز كريت بهذا الله کی ضد کو شفعہ کما جا آ ہے۔ لفظ شفاعت کا اشتقا ت اسی ہے ہے کہ اس کے واسطے سے تنہ گار عندالله كامياب مومنوالون ورصالين ملي كي كيونكه شغعه كا دعويدار بنربعيه شفعه لي كن چزكواين مليت بين شابل كرنام و اس لئے اس کی تعبیر شغدسے کی گئی۔ اصطلاح اعتبار سے شفعہ خرید آدیر جبر کرتے ہوئے اس مال کے بدلہ زمین کے محرکے بين جانل سختنے مال كے بدل فريد اليانے واليانے والحرا خريدا بور تو كفظ تمليك كويا جنس كے درج بيں ہے كہ سك زمرك مين عين اورمنا فع دولون كى تمليك آجاتى بيدا ورلفظ بقتم كى حيثيت مملك البقعة جباعل المشترى ما قام علیہ میں فصل کی ہیں کہ اس کیواسط سے منافع کے تلک سے اجتناب ہوا ا دڑ جیڑا " کی قید کے ذریعہ بین مکل كَنُ كَدَبِيعِ بَوْ بِالرصَارِ بِهِ الرَّرِي مِي الْمِرْسِرِي فَي قيدِ لَكِينَ كَ باعث بغير عُوضَ ملكيت اجتناب بهوكيا لَم خال كے طور برتر كم ا ورصدقه وعزه - علاوه ازیں انسی ملک سے اجتماب ہوگیا جوعین کے علاوہ کے بدلہ یں ہو۔ مثال کے طور مراجارہ اور مېروغيره كدان ذكركرده تسكلون مين شفعه نه سوگا-

ووق الشراك النورى شرط المراك شرورى فالدم صروريم وبربت سي صيح روايات كورلية شغيركا حق نابت بوتلب مثلاً مسلم شريف مين مصرت جابرت ورا ہے رسول المترصلة الشرطلية ولم نے فرما ياكه شغفه براس طرح كى شركت يت جس كے اندرتقسيم نبروئى بوچاہے وہ شركت رمين میں ہویا مکان میں ۔اسی طرح تریزی اور ابوداؤ و ویزومیں حضرت سمرہ سے روایت سیر کہ مکان کے بڑوس کو مکاک درمین میں زیادہ حق حاصل ہے۔ . نخاری شریف میں حصرت ابورا فع رضی الشرعند سے روایت ہے رسول الشّر صلی الشّرعلية ولم في ارشاد فرمايا كريّروسي قريب كي منزل كا زياً وه حقدار سيء بخارى ومسلم مي حضرت الوم رئية مسيروا يت من رسول انتا يصلح التسوطيد وسلم ي ارشاً وفرايا کر پڑوسی دوسرے پڑوسی کو این دلوار میں لکوٹ ی تھو کئے ہے منع مذکرے جبکہ اس سے دنوار کو نقصان مذہور غيعى فسين اورشفعهي رعايت ترتيب الشغعكة واحبكة الإاس حكه سرواوي مقسود شفعه كانابت ببوناب ييناول شغد كااستحقاق اسيهواكرتاب حس کی نفس میں کے اندر شرکت ہولیکن وہ مطالبہ نذکرہے توشفعہ کا استحقاق اسے حاصر ہوگاجس کی مسے کے حق س مترکت ہوا دراگردہ مجبی مطالبہ نبرکرے تو تھے را لیے پڑوسی کوحقِ شفعہ ہو گا جس کا مکان اس شفعہ والے مکان سے مترکت ہوا دراگردہ مجبی مطالبہ نبرکرے تو تھے را لیے پڑوسی کوحقِ شفعہ ہو گا جس کا مکان اس شفعہ والے مکان سے متصل راہو۔ مثال کے طور رایک گھرس دوشخص شریک سے مھرا کمی شرکے دے اسے سی اور کو بھے دیا تو اس صور ب میں شغعہ کا حق سیلے گھرمل نیٹر کیشخص کو ہوگا اوراس کے مذلینے کی صورت میں اس کا حق باقی نہ زہے گا اوراگر اس گھر <u>کے حقوق کے اندر کچھ لوگوں کی شرکت ہو مثبال کے طور براس گھرکی کسی وقت تقتیم ہوئی ہوا ور برایک نے اینا اینا حصالگ</u> وليكن راسة بين شريك ببوك اور ويخص نغن مبيغ مين شريك ببووه ابناحق شفعه استعمال نه كرا وتو تحق سع مين شرمك شخص كوحق شفعه حاصل بوكاا وراس كي معي بناحي ترك كرنب برحق شفعه بروسي كوحاصل بروكا حصرت أسام ابوضيفةٍ ، حضرت ابن سيرمن يم حضرت صنح ، حضرت طاؤس مع ، حضرت تودي م ، حضرت شعي ، حصرت سري مردم ، حضرت مادرُ حضرت حكمة م حضرت ابن شبركة اورحضرت إبن اليكيك ميمي فرات مبني "مشرح الوجيز شافعية مين لكهاب كرسمارك بعض اصحاب كالمفتى به تول ميي بيءًا وراسي قوَل كورا حج قرارد يا كيا ـً ر شفعه کی ترتیب کے بارمیں مصنف عبدالرزاق میں حضرت تعبی سے روایت ہے رسول الترصلی التر علیہ ولم نے ارشاد فرمایاکہ شغیع جارسےاولی ہے اور جارمیلووالے پڑوسی سےاولی ہے۔ ابوحاتم ایک اس روایت کے بارے میں کہاہے لديرمسل روايت صحيح ب اوراكترومبشترا مل علم السحجة قرار دياس علاوه ازس مصنف ابن الي مشيه مين حصزت َ شررَح سے روابت ہے کہ شرکگ شفیع کے مقابلہ میں شفعہ کا زَیا دہ ستحق ہے اور شفیع سے جار زیادہ اور جاراس کے علاوہ کے مقابلہ میں شفعہ کا زبادہ حقدار ہے۔ قیاس کا تقاصنہ بھی سے کہ شفعہ کی ترتیب اسیطرح ہو۔ علاوه ازمين حكست شغعه ميسلوم بوتى ہے كەكسى اجنبى شخص كاپڑوس باعث ادبيت نہ سنے -كالنشوب الإ-اندرون حق بيع مشرمك كميوا <u>سط</u>حق شفعه اسوقت حاصل بهو گاحبكه فيضوص متُرُب يا محضوص رامسة بهو

مخصوص شرہے مراد ایسایا نی ہے کیمس کے اندر کشتیاں وعیزہ نہ چلاکرتی ہوں بلکہ اس سے مض خاص زمینوں میں یانی دیا جا اہو **დ**დებდი დი დი დი და მის გამ მის განის გ لہٰذا کیسے سارے لوگ اس شرب میں شریک قرار دیئے جائیں گے جنگی زمینوں کو اس منبر کے پانی سے سیاب کیا جا ما ہو۔ اور ایسی منمرجس کے اندرکشتیال ویخرہ چلا کرتی ہوں اسے شرب عام قرار دیا جائیگا اور دہ لوگ جنگی زمینوں کوائیتی منمر کے یا تی سے میراب کیاجا تا ہوانتی شرکت کوئٹرکتِ عامہ کے زمرے میں رکھیا جائے اُدران لوگوں میں سے کسی کو دعور پراری شفعہ کا ہی بذبهو كايتحفزت امام الوصيفة ورُحفزت امامُ محدُّت ميم تعركيت فرمانيُ ب يحفزت امام الولوسف فرمات مين كمنثرب خاص ایسی منبر کہلاتی ہے کہ جس کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ دو تین باعؤں کی سینچان کی جاتی ہوا درجاریا اسسے زیادہ کی منجائی کی صورت میں اس پرشرب عام کا اطلاق ہوگا۔ کی صورت میں اس پرشرب عام کا اطلاق ہوگا۔ تشديله جباً إلى تيسرت بمبركًا شفيع وه ب حبس كالكراس سے بالكل متصل مو۔ امام اوزاع يٌّ ، ائمُهُ ملا نه ٌ ا ورحض الويوَّ رُفر ما بِس كَه يِرُوس كَ باعث حَق تُسفعه حاصل نه بوكا اس ليح كرسول الله صل الله عليه وسلم خرص شفعه برايسي مين مي عطافرايا بس كى مقت منه بور كير صريندى بوجاف اورداسته بدل ديئ جانيكي صورت ميس حق شفعه ندريد كار علاوه أزين شغعه كحتى كاجها نتك تعلق بيدوه قياس كے خلاف بيداس الئے كداس كے اندر دوسرے كے مال كااس كى رضا کے بغیر مالک بننا ہو تاہیے اور جوشی قیانس کے خلاف بہو وہ اپنے مور دیک بر قرار رہاکرتی ہے اور شرعی اعتبار سے م السي جائداً دَسِيح بسر كالبحي بثواره نهروا بهوئيس اسكو حوار برقياس كرنا درست نهر كأبه ا حنان کا مستدل ایسی ہبت سی روایات ہیں جن کے اندر حوار کے شفعہ کیجانب اشارہ کے بجائے تصریح مائی جاتی ہے۔ ره گیا حفرت اما شافتی و بزره نے استرالال کا معاملہ تو سپلی بات بیکه اس میں مطلقاً جوار کے شفعہ کا انکار سہیں یا جا تا ملکہ اس کے معنیٰ یہ بین کہ تقت یم ہوجائے پراس کیواسطے شفعۂ شرکت باقی سنیں رہتا۔ دوسری بات یہ کہ اس میں شفعہ کما انکار مرف طرق اور تحديد مديك يك جان كى صورت يس ب- اس سه يه بات أنابت بهوى كي كمرب طرق اورداست برليغ كي قبل حقِ شفعه حاصل ہے۔ اور یہ مطلب حضرت جابرؓ کی روایت ؓ الجاراحی بشفعتہ ینتظر ہماً ذاکان طریقہما واحدا ﷺ الکل مطابق ہے۔ اورجس صدیث کے اندر" انماالشّفعۃ "کے الفاظ ہیں اس سے اس کے علاوہ کا انخار منہیں ملکہ یہ بتا ناہے کہ ا على شفعه كاالخصاراس ميں ہے كہ شفيع شركت في العين ركھتا ہو۔ اس كے بعد مالترتيب سٹر مكب منا فع ا ور**كھر مڑوس كوجي** شغوبهوگا ۔اس طریقہ سے ساری روایا ہت اُپٹی اپنی تقریح پر ہا ھم اختلات کے بغیر باً تی رہتی ہیں ۔ علاوہ ازیں ایسی جا مُڈا د جوابهى تقسيم نهوئ بواسيحق شفعه شفيع كوشاس كرنيكا حكماس نباديرس كرمييته حد كامتصل رمها باعث نفقسان نه بهوا وربيتها صابيء قياس كموافق بيه اوراندليث حزر ريط وس كي شكل مين تميى بايا جا ملب نواب أس افعان الويدكه ص طراية سے خريد اروه كلم خريدريكا سے اسى طراية سے يروسى كے كلم كو مجل خريد دوسرے یک فرید کردہ حصہ کو لینے کا بڑوسی کو اختیار ہو۔ مگر کو نکر بڑوسی کی چٹیت اصل کی سے اور فرید سے والے ك حيثيت دَخيل كي اورشر عا تربي حصك مابل اصيل بهو ماسي اس اس كاحقدار مقبراً يا جائيكا اورا كرخر ماله كوريروسى كالكرخر يرساخ كانفتيار ماصل بويو يروس كرواسط بداور نقصان كاسبب بهو كاكمات سطرح باب داداكي

marfat.com

ووون الرف النوري شرح المالية الدو وت مروري الم قیام گاه اوراسی جائزادے محروم كردياجائے اوراس كاظلم بوناظا حرب-<u>تحمه بعُبقة البيع الإحصار كيم بين كرب تركيل عقرتع شفعة مابت بهواكر تلبيعيني اتصال ملك باعث يرحق حاصل بوا</u> ہے۔ آب رہ گئی یہ بات کہ عدر مع سے قبل شفعہ کاسبب موجود رہتے ہوئے بھی شفعہ کا حق کس بنار پرنہیں ہوتا ، لو اسکانوں یہ دیا کیا کہ درصل حق شفعہ ابت ہونا اتصالِ ملک ہی کے باعث ہوتا ہے مگر عقد بہے کا جمانتک معالمہ ہے وہ اس حق کی فول یا بی ماسبیع جس طرح الله تعلى لا كر حكم سے وا حب بوئ مگراس وا حب كى ادائيگى كا سبب يوراسال گذرجا لمرے -ونستند الد عبد بحكيل عقديع مى سفع أبت موجا ياكرتا بعلين أبس ك الدرجهال تك أستقرار واستحكاك بات مى وہ اسوقت ہوتی سے کہ بیع کی اطلاع کے سائھ ہی اس مجلس کے اندر شفیع سے یہ کہتے ہوئے مطالبہ شفعہ برشا مرنا لئے ہوں کہ میں اس گھر میں شفعہ کا طلبگار ہوں اس مجلس کے اندر طلب نکریے پر شفعہ کے باطل ہونیکا حکم ہو گا اس کئے کہ بع کی اطلاع سے اس پر فروخرت کر نیوا ہے کی بے رعنتی کا اطہار ہوگا ۔ علاوہ ازیں اسواسطے بھی کہ اسے قاضی کے یہان طالبً شفعه کے نبوت کی احتیاج ہوگی اوراس کے نبوت کے طور مرکوا ہی کی احتیاج ہو گی۔ كاذِاعَلِمَالسَّفيْعُ بَالْبَيْعِ اَشْهَلَ فِي عَجُلِيرِمْ وْ لَكَ عَلِمَالُمُكَالَبَةِ شَمَّ بَنُفَضُ مِنْكُ فَيَشَّهُ لَمُ عَلِالْبَاشِّع ا در شغیع کو ملم سع ہوئے پر اس مجلس کے اندرمطالبہ کے گواہ بنا لینے چاہئیں۔ اس کے لبدوہاں مے کھے اور فروخت کنندہ پر شاہر سنائے إِنْ كَانَ الْمَبِيعُ وْسِيدًا أَوْعَلِوالْمُبْتَاعِ أَوْعِنْكَ الْعِقَادِ فَإِذَا فَعَلَ ولِكَ اِسْتَقَرَّ تُسْفَعَتُ كَا بشر طبیکه وه مبیع پر قابین مهو یا تربید و دالے یا جا مدار پر گواه سنائے اور اس سے فراعت براس کے شغد کاحق بکا مہو جائے گا۔ وَلَمُ تَسْقُطُ مَالتَّاخِلُاعِنْكَ أَوْ حِنْيُغَةً رَجِمُكُ اللَّهُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ ۚ إِنْ تَوْكُهَا مِنْ غَكُرِعُكُ مِنْهُ لِرَّا ا درا ما ابو صنیعه و مخرات بین کرتا خیر کے باعث دو سا قط قرار منیں دیا جائیگا۔ ادرا مام محد کتے بین کداگر شا برسانے بعد وہ عذر کے بغیر يَعُكَ الإِشْهَادِ بَطَلَتُ شُفَعَتُمُ -وهاكي بمينية كم شفعة تحود الدركاتواسك شفع كوما طل قراري مكر. لغت لى وصف الشهد اشار بناما مبتاع اخريك والا استقب الختر بوما و و منه المنه الشغية الوشع كثبوت كالخصار طلب يربوك كما عن اس مككنية و و منه المنه ال اندر شغیع کیواسط مین طرح کا مطالب اگر بریسے سیلے تو یہ کہ وہ علم سی کے ساتھ ہی اپنے شغعہ کا طلبگار ہوجے طلب مو تبه کماما مکہے۔ دومرے بیکہ مو تبہ سے فارع ہوکر فروخت کر نیو آلے پر شا ہر بنائے بشر طیکہ زمین پروہ قابض ہو یا خریدار برشا بربنائے یا زمین پرشا بربنائے ۔اس طلب کا نام طلب استحقاق یا طلب تقریر یا طلب اشہاد رکھا گیا۔ شغیع اس طرح کیے کہ گھرفلاں کا خرید کردہ ہے اور میری حیثیت اس گھر کے شفع کی ہے اور میں سے مجلس کم

marfaecom

الرف النوري شرح الله الدو ت روري الله الدو ت روري الله بى مي مطالبة شفعه كرديا تحقا اوراب اسكاطلبكار بهول للبذائم لوگ اس بات كے شام رمنا - تيسرے يركه ان دولون مطالبوں کے بعد قاصی کے بیبان بھی طلبگار ہو۔ اس کا نام خصومت یاطلب تملیک ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ شفیع قاصى سے اس طرح كيے كه فلائ شخص فلال كر خرير حكام داور فلال سبب كى بنار برميرى حيثيت اس كے شفيع كى ہے۔ ىس آپ دە مجە كو دلوائے كا حكم فرما دى<u>ں</u> ـ ب المدينة المام الوصيفة فرات مين كداس تيسر مطالبه من اگردير مي مهوجائے تواس كى وجه سے شفعہ والم اللہ من كار حصرت الم م ابولوسف كى مجى امك روايت إسى طرح كى ہے۔ اورانتى دوسرى روايت كى روسے اگر شفيع باطل نہ موكار حصرت الم م ابولوسف كى مجى امك روايت إسى طرح كى ہے۔ اورانتى دوسرى روايت كى روسے اگر شفيع ب یے کسی عذر کے بغیر قاصی کی کسی مجلس ہیں مطالبہ تملیک شہیں کیا تو اس کے حِن شفعہ کو باطل قرار دیا جائیگا۔ حضرت امام زفزہ اور حضرت اماً) محد کے نز دیک اگر کسی عذر ہے بغیر مطالبہ میں ایک مہینہ کی تاخیر کردی تو شفیعہ باطل قرار دیا جائیگا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ درکے باعث خریدار کونقصان ہو گا کہ وہ آرمیفیع کے شغیر کے اندیشہ کے باعث کسی طرح کے تقرف سے احتراز کریگا۔ لبُذامطالكَ شغوم من أليف مهينه كى تخديد كى جائيگى -اس لئے كه اكب مهينہ سے كم كاشمار كم رت ميں أور الكي زياده كا شمارزباده مرت میں ہواکر ماہے۔ جصرت امام ابوصنفه فرائع مي كه شغيع كواه قائم اورمطالبر مواتبرك بعداس كحت كاكا مل طور رشوت بوگيا اور شوت حق بروجانے کے بیداسوقت تک بی ساقط منہیں ہواکر تا جب بک کہ خود حقدادی ساقط نہ کردے۔ حضرت الما ا بوصنیفہ کے ظاہر زمیب کے مطابق بہی حکم ہے مگر لوگوں کے حالات میں تغیر کے باعث اس وفت مفتی ہم امام محمد کا فول ہے۔صاحب کافی اورصاحب مالیہ اگر حدامام ابوصنیفر یک قول کے بار کمیں و کہ بینی "فراتے ہیں مگر صاحب شرنباليمربان" نے نقل کرنتے ہیں کہ جامع صغیر مغنی اور ذخرہ میں یکھیج عاضی خاں کہ ایک مہینہ تبد شفعہ کا حق شفعہ سا قط موجائے کا صاحب کا فی اور صاحب ہا ہے گی تقییم کے مقاً بلہ میں زیادہ صیحے ہے۔ والشفعة واجبات في العقار وإن كان ما لايقيم كالحمام والرِّحى والباروالدو الصفاد ا ورا ندرون جائزاد شفعة ابت سروجا تاسيخواه وه ناقا بل نقسيم مي كيون مزبومثلاً عنسل خانه، بن جي اوركموال اور مجو على محمر-وَلَاشْفَعَاةَ فِي البِناءِ وَالْغَلِ إِذَا بِيْعَ بِلُونِ الْعُرِصِةِ وَلَاشْفَعَاءَ فِي الْعُروضِ وَالسُّفُنِ وَأَلْمَ ا ورعمارت و باع معن کے بغیر فروخت بوے برحی شفعہ مربوگا ۔ اور سامان اور کشتیوں میں حق شفعہ مد بروگا -اور وَالَّذِ مَى فِوالسَّفِعَةِ سَوَاءٌ وَإِذَا ملك العقامَ بعوَض هُو كَالٌ وَجَبَتْ فيهِ الشَّفعَةُ ولا شُفعَةُ و ذی کا حکم حتی شفعہ میں بکساں ہے اور حب زمین پرملکیت اس طرح کی نئی گر بدلہ ماصل ہوجو ال ہو تو اس کے اندرحتی شفعہ ٹا بت ہوگا فِي الدَّابِ الَّذِي يَازِقِهُ الرِّحِلُ عَلَيْهَا أَوْمُ خَالِمُ الْهَرأَةُ بِهَا أَوْ يَسْتَاجِرُ بِهَا وا ءًا إَوْ يُصَرِّركُمُ ادراس گریں جی شفعہ ماصل د ہوگا جس کے بدل کسی شخص نے نکاح کیا ہو ااس کے بدل کسی عورت سے فلے کیا ہو یا اسے عوم کوئ مرکزایہ مِنْ دَمِرِعَمَدِ إِوْ يُعْتِقُ عَلَيْهَا عَرُبُدًا أَوْ يُصِالِحُ عَنْهَا بِإِنْ كَايِما أَوْ سُكُوبِ فان صَالحُ برليا ہو يا دم عمر سے متعلق صلح ميں ديا ہو يا اس كے برله غلام آزاد كيا ہو يا اس يرا نكاريا خاموشي كے بعد صلح كر فاقي ہولبذا اسپرمصالحت

marfat Com

الرف النوري شري الله الدو وت موري عَنْهَا بِإِقْوَامِ وَجَبَتُ فِنْهِ الشَّفْعَتُ -مع الا قرار ہونے پر شفعہ ٹابت ہو گا۔ لغت كى وحت ا. الحتيام ، غسل زنكي حكمه جع حمايات الآجى ، جكى جمع ارحار - دويم ، وارى جع ، كمسرً مكان، رسين كى حكد - العرصة : گھركاصحن - بروه حكرجس مي كوئى عمارت نهو- جمع عراصى واعراص وعرصات -اللَّهُ عَي : جزيه ديكر دارالاسلام مِن رَسِنے والا كا فرَـ رحق شفعه ثابت بونيوالى اوربذنابت ببونيوالى چيزو كابئيان ل وصليح الشفعة واجبه في العقاب الوعندالا حات بالاراده شفعه محض السي زمين مين ثابت بوتلب س رال کے بدلہ ملکیت حاصل ہوتی ہو۔اس سے قطع نظر کروہ اس قابل بھی ہوکر تقسیم کی جا<u>سکے یاوہ نا قابل ت</u>قسیم ہو۔ مثال کے طور پرغسلیٰ اند ، کنواں اور ایسے چھوٹے مکان کر اگر انھیں تقسیم کردیا جائے لو وہ سرے مع المطلط کے قابل می ندر ہیں۔ حصرُت المايشافعي كنزدمك ايسي جيزول مين حق شفعة نابت نه بروكا جندين تسيم ندكيا جاسك اسك كدوه شفعه كا سبب مشقت تقسيم وغزو سے احتراز قرار دَسيتے ہيں يؤنا قابل تقسيم اشيار ميں اس سب کے عدم کے باعث شفعه کا شغع حاصل ہے ؟ عقاً کے ساتھ تصدی قیدلگانیکاسب سے عزارادی شغعہ کا جہاں تک تعلق ہے وہ عقار کے علاوہ میں بھی ہوجایا کرتا ۔ عقاً رکے ساتھ تصدی قیدلگانیکا سبب سے کہ عزارادی شغعہ کا جہاں تک تعلق ہے وہ عقار کے علاوہ میں بھی ہوجایا کرتا ہے . مثال کے طور ریکان کے سابق درخت کے اندر حری شغعہ حاصل ہوتاہے نیز عوص کی قیدلگانے کے باعث کسی ومن ك بغير بوك والابمبداس سے تكل كيا-ولا مشفعة في البناء والنخل الإ- الركهي باغ اورعمارت كوزمين كے بنير بيحاگيا ہوية اس كے اندرشفعه كاحق نابت بنہ کو گااس لئے کہ محص عمارت اور درخت کا جہال تک معاملہ ہے ان کے لئے دوام وقرار مزہونیکی بنا پرانکا شمار تھی منقولات میں ہوگا۔ علاوہ از میں کشتیاں اوراسباب کے اندریھی شفعہ کا حق حاصل نہ ہو گا اس کئے کہ سند بزار میں حفز جابروضی الله عنه سے روابیت ہے رسول الله صلی الله علیوسلم ان ارشاد فرمایاکه "شفعتنبیں ہے مگر داریا باع بیں -یہ روایت حصرت امام مالک کے خلاف جت ہے کہ ان کے نز دیکے شنتیوں میں حق شفعہ حاصل ہے۔

000

يد الشرف النورى شرح المال الدد وت مرور الركوني إشكال كري كدحديث لاشفعة الافى دلج اوحاكط "كحصرت تويه ظا برموتك كعقارك المربجي حق شفعهاصل منِيَ . تَوْاس كاجواب به ديالياكه اس حكر حصراضا في مقصود بيم بحقيقًى مقصود منهي . للإذا يه حصر باعتبار ركع اور صائط موكا . ان کے علاوہ سب کے اعتبارے مربوگا۔ سے تخفط کے اس کے اندر خواہ و مسلم ہویا ذمی دولوں ہی سکساں ہیں اور شفعہ کے حق کا جہاں کے تعلق ہے اس میں دولوں مساوى قراردين جائيس كعد م آميس اسى طرح ب محزت ابن ابى ليك فرملة بي كذرى كوش شفعه ما صل نهو كاس الن كه شغيع كوشفع كرده جيز لواسطة مشفعه حاصل كر لين كالمستحقاق دراصل الك شرعي سهولت بيدا ورج يتخص شريعت ي كومرے سے تسلیم منہیں كر تااسے يہ مہولت كس طرح مل سكتى ہے . عندالا حناف قاضى شرَّح مُسَكِ فيصل كومستدل قرارد ياليا جس کی تا ئیدامیرالمومنین حصرت عمرفاروق رضی التّر عِندب فرائی ہے بہتا آید میں اسی طرح ہے۔ وَلانشفعتا في الدابر الخرج بعر كمرك بدله كوئي شخص كسي عورت كونكاظ مي المئ يا است عورت عوض خلع تقهرائ مااسك عوض دومرے گھرکو ا جارہ پرلے یا قتل تکر کے مسلسلہ میں مصالحت اس پرمٹنی ہوبا اس کے عوصٰ کسی غلام کو صلغہ عُلامی سے آ زِاد كرے مِثَّال كَطور رِيالك غلام سر كجي كميں نے بخد كو فلان شخص كے توس طقة علامي سے آزادكيا اور وَقَعْص وہ گھر فلام ہی کومبہ کردے اور غلام وہ گھرا قاگو دیدے تواس طرح کے گھرس حق سنفد حاصل نہ ہوگا اس لئے کہ شفعتہ کا جها نتك تعلق بيده و مال كاستار المال سيم ونيكي صورت مين بواكر تابيدا وراً و برذ كركرده بيزون (مهرا ورغوض طلع وغيره) كاشمار بال مين نبين بوتا بين ان مين حق شفعة نابت كرنامشروع كے خلات بوگا - اين ثلاثه ان توضوں كو قيمت والا ال شماركرت إلى لبس ان كرزومك أن كى قيمت كے بدلد شعفه كرده كھولينا درست ہے۔ ائمُه ثلا شرِ کے تول کا یہ جواب دیا گیاکہ خون اور آ زادی غلام کا جہاں بک معاً لمہے بیمبی متنعوم فرازنہیں دیجاً میں اس کئے كرقمت بوده كبلائ بي جواكي مفوص معنى مقصود كاندر دومرى شے كى قائم مقام بن جلئے اور يربات بيمال ثابت تنهين لبس الخين متقوم قرار دبنيا درست نه بهوگا-مِا نصارِ اوسکوت البرکوئ شخص کسی گرکے بارسے میں مرعی ہوکدوہ اس کا مالک ہے اور مدعیٰ علیرصا ف طور مرتکرم بأ بجائے ؒ انکارکے فاموشی اختیارکریے۔اس کے بعد دہ گھرکے سلسلہ س کچہ مال دے کرمصالحت کرنے ہو اس صورت يس اس محمور ي حق شفعه حاصل ندرب كا -اس كي كه اس حكه مري عليه كي خيال كي مطابق اس كي ملكيت ختم عي سنہیں ہوئی کہ اُل کا تبادلہ مال کے سائم ہو تاالبتہ بالا قرار مصالحت کی صورت میں بتی شفعہ حاصل ہوگا۔اس۔ بعدالا قرار مصالحت يدال كامال كے سائق دراصل تباد كرہے۔ وَإِذَا تَعَكَّ مُ الشِّغِيعُ إلى الْعَاصِى فَا دِّعى الشِّراءَ وَطَلَبَ الشِّفعَةِ سَأَكُ الْعَاصِى المُرَّعَى عَليه اورحب شفيع قامني كياس ماكر تريدارى كا مرعى ا در تنفعه كاطلبكار بوية قاصى دعوى كري كي مخص ساس كمتعلق بوسيع

لخت کی وصف ایستان نقی ، تفعیر سوالا -الشهاء و حریران البید البید

امكان ہے ۔ البذااس شكل ميں تا وقتيكہ شغيع مثن بذميش كر دمے شفعہ كے سلسله ميں قاصى اپنے فيصله كومو تون ركھے گا۔ اوررى ظا برالروايت تواس كاسبب يه سبع كه قاصى كے فيصله سے قبل شيغيع ركسي جيز كالزوم سبي برو الوجيسي بنن كا ادا كر الأزم تنبي تفيك اسى طرلقة سه يدنجي لازم تنبي كمروه ثن قاصى كي عدالت بي لاك ي ر با با با منا فعی فرماتے ہیں کہ اسے مین روز مک شن بیش کرنیکی مہلت دیں گے اور حفرت امام مالک اور حفزت امام احرام فرماتے ہیں کہ اسے دوروز کے اندرا ندر من بیش کرسے کی مہلت دیں گے اور وہ دو دن میں بیش مذکر سکا تو حق خم بوجك ي كا. وَاذَا تَركَ الشِّفِيعُ الاسْهَادِحِيْنَ عَلِمَ بِالْبَيعِ وَهُو يَقُدِمُ عَلِاذً لِكَ بَطَلَتُ شَفَعَتُمُ وَكَذَالِكَ ا واگر شفیع گواه مذبنائے حالانکداسے مکا ل کے فوخت ہونیکا کا ہوا وراسے گواہ بنانے پر قدرت بھی ہوتواسکاحی شغیربا طل قرار دیاجاً إِنُ أَنْتُهُ لَ فِي الْمُحْلِسِ وَلَحُرِيتُهُ لَ عَلِي أَحْدِ المُتَعَاقِلَ يُنِ وَلَاعِنُ لَا الْعَقَارِ وَإِنْ حَمَالَتُعُ گا ایسے سی اگروہ محبس میں شا بدسنانے اوراس بے فروخت کندہ یا خریداد کے باس شابدنر بنائے ہوں اورنبھائداد کے پاس می گواہ مبتاً من شَفْعَتِهُ عَلِي عُوضِ أَخَلَ لَا بُطَلَتِ الشَّفْعَةُ وَيُرُدُّ ٱلْعِوْضَ وَإِذَا مَاتَ الشِّغِيْعُ بُطَلَتُ ہوں تویہ کا دراگر وہ حق شفعہ سے کسی بدل پرمصالحت کرہے توشفعہ باطل شمار ہوگا اوردہ یومن والیس کر بیگا اورشنیع کے انتقال پیٹفغہ شَفعتُ اللَّهُ وَإِذَا مَاكَ الْمُشَاتِرِى لَحُرْتَسُقُطِ الشَفعَةُ وِإِنْ كَاعَ الشِّفِيعُ مَا يَشْفَعُ بِهِ قبلَ أَنْ يَقَضِعَ بالمل شمار سوكا اور خريدار كم من برحق شفعها قط نهوكا - اوراكر عم شفعه تبل شفع وه كمربجد عرس كرباعث ووشفعكا دوي لَمْ بِالشَّفْعَةِ بَطَلَتْ شَفْعَتُهُ وَوَحِيلُ الْبَاثِمِ إِذَا بَاعَ وَهُوَ الشَّفِيعُ فَلَا شَفْعَةُ لَهُ وَكُنْ إِلَّ كردا بكوتواس كم شفعه كوما المل قراديس مك اوداكر فروفت كرف والما كاوكيل كمربيب مددا كالكر سفي مجى وي بولواس كردا المطاحي إِ نُ ضَمِنَ الشَّفِيعُ الديماكِ عَنِ البالْعُ وَوكِيلُ الْمُشِّرَى إِذَا ابِنَاعَ وَهُوَّ الشَّفِيعُ فَلُ الشَّفعَةُ شغعه نهموگا ا دراسی طربعة سے اگر فروخت کرنوا لے کی جانب سے شغے عوا رض کی ضما نت لے ہوا سے جی شغیہ نہرہ گا ادرخ بدار کا وکمل اگراؤگ وَمَنْ كَاعَ بِشُرُطِ الْخِيارِ وَلَا شُفُعَة لِلسِّغِيْعِ فَإِنْ آسَقَطَ البَائِمُ الخياس وجَبَتِ الشفعة وإب مكان خريد الحاليك منفع مبى دى بوتوا مع حق شفعه مأصل بوگاا در وشفى خيار كى شرط كے ساتھ فردفت كرياتواس من شفيع ك اشترى بشرًا طِ الخيابِ وَجبَتِ الشفعَلا وَمَنِ ابتاع دَامً اشِرَاءً فاسِدًا فَلا شَفعَلا فِيهُا واسط جق شفدنه بوكا وربا كغ ك حق خيار كوسا قط كروسية برحق شفد لازم موكا اوراكر خيا ركى شرط ك سائة خريب توجي شفد حاصل وَلِكُلِّ وَاحِيهِ مِنَ الْمُتَعَاقِدُ يُنِ الفَسُحُ فَإِنْ سَقَطَ الفَسُحُ وَجَبَّتِ الشَّفَعُهُ وَإِذَا اشْتَرِي ہوگا درمع شرابر فاسد مکان خرید نے والے کوتواس میں حق شفعہ نہ ہوگا وردو بون عقد کر نیوالوں میں سہراکیکیو اسطے نسبج کردینے کی تجاکش الدنامي دامُ ابخُمَرا وُخِنُونِيرِ وَشَفِيعُهَا ذِي كُنُ احَدَ هَا بَيْنُلِ الْخُمَرِوَقَيْمَ الْكِنْوِيدِ وَإِنْ كَانَ بوگ اور نسخ سا قط بوجلند برحق شغده مامل بوگا اوراگرگوئ بعوض شراب یا خز بریمکان خرید حبکه شفیع بهی دی بهویة وه اسی قدر شراب

فلددو



الدو سروري الشرفُ النورى شرط 🔝 🔨 ب اس میں بجلئے اعراض کے رغبت کا اظہار عیال ہے۔ عِيمِ مَن بِهِ الْمُعَالِمُ اللهِ عَلَى مِهِ اللهِ مُن يُوالا شرطِ في الكيسائة كُفرِيعِ قومًا وقتيكه في ارسا قطاية بواسع مَن شغبِ مَن حاصل نه ہوگا۔ اس لیور کر بیچنے والے کا خیار ملک کے زائل ہونے میں رکا وق بنتاہیے۔ ایسے ہی گھری بیع فاسد رہنگی ا حاصل نه ہوگا۔ اس لیور کر بیچنے والے کا خیار ملک کے زائل ہونے میں رکا وق بنتاہیں۔ ایسے ہی گھری بیع فاسد رہنگی ا صورت میں تا وقتبکہ فسخ کا حق نتم نہ ہو جائے اسوقت مک اس میں شغیر کا حق بّا بت نہ ہونیکا حکم ہوگا۔ اسکے کہ بيع فاسري تا وقتيك خريداراس برقابض نه بهوجائ مغير ملك نبي بهواكرى توگوباس من فروخت كرنيوالے كى کمک بر قرار رہی۔ فان سقط الفسنہ الانہ مثال کے طور پرخر ہدارنے وہ گھر کسی دومرے کو بحیدیا تو اس میں د جوب حق شفعہ ہوگا۔ اسلے کہ شفعہ کے حق سے بازرہنا ضنح کے حق کے باقی رسپنے کے بسبب تھا اور اب قسنح کا حق باتی نہ رہا تو شفعہ کا دجوبِ ہوجائیگا۔ ال ادراس گھرکا شفیع ذی ہی ہو تو اس صورت بیں اسے اتنی ہی شراب یا خز ریر کی قیمت دیکر کیناً درست ہے۔ اور شفیع کے ذکی نہ ہوسے اورسلمان ہونیکی صورت ہیں وہ شراب اورخز بر دونؤں کی محض قیمت اداکر کے لیگا۔ اسلے کا كرسلمان ك واسطير منورك كدوه خود شراب كامالك بني يا بنائي يبال اُكُون يداشكال كرك كخزرك قيمت كاجها نتك تعلق به وه اسكى دات كى جگه و قب تواس طرح بونا يبعلن إ كه فيمت خزير مجى برائے مسلمان حرام ہو۔ اس كا جواب يه ديا كيا كم مسلمان كيلئے قيمت خزير كالينا ديناايسي صوت سي حرام بوكا جبكة ومن خزر كسي واسطك بغير بواوراس مكه ومن واسطرك سأ تقديد المذاح ام مروكا ـال كي كداس مكد قيمت خزيراس كم كاعوض ب جس كاعوض كه خزير تقالوعوض خزير واسطر كي بغيرين بوا-وَإِذَا احْتَلَفَ الشِّفِيمُ وَ الْمُشْتَرِى فِي النَّبِ فَالْقُولُ قُولُ الْمُشْتَرِى فَإِنْ أَقَامَا الْبَيْنَةُ فَالْبِيُّنَّةُ ا دراً گرشفیع اور خریدار کا مثن کے اندر اخلات ہوئو خریدار کا قول قابل اعتبار ہوگا۔ اور اگر دون بین بیٹ کر دیں تو بَيْتَنَةُ الشفيعِ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةً وَحِمَّ لِي رَحِمَهُمَا اللَّهُ وَكَالَ الْويوسُفَ رَحِمُ اللَّهُ الْبِينَةُ بَيِّتَ وَ الم الوصيفة واماً م محسدة شفيع كے بين كومعتب اور امام الويسف خ يد اركى بينه كومعتب قراردية بين. السَسْنَرِي وَإِذَا ادِّعِي المُشْتَرِي ثَمْنَا أَكُثُر وَادِّعِي البائِعُ أَقَلَّ مِنهُ وَلَمْ يَعْبِضِ المُن أَخُذُ هَا ا در اگر خریدار زیاده بن اور فروخت کر نیوالا اس سے کم کا مرعی ہودرا کالیکروه البی بن برقابض مز ہوا ہو تو الشفيعُ بِمَا قَالَ البَّا يُحُ وَكَانَ ولِكَ حَقًّا عَنِ المشترى وَإِنْ كَانَ قَبْ المَّنَ أَخْذَ هَا شنع اسى نتت من لي بير كرفرو فت كنده كررابوا وراس خريرارك ذرس تمت كم كرنا قرار دين ار ارار فروف كرنوالا من پر بِمَا قال المشترِي وَلَمْ مِلْتِفِتِ إلى قولِ البَائعِ وَإِذَا حَظَ البائعُ عَنِ المُشاقِرِي بعض 1 تًا بعن بوچا بووشف اسے خریدار کے کہنے کے موافق لیلے اور فروخت کر نبوالے کے کہنے پر توج نددے اور اگر فروخت کرنواا خریدارسے اندر دائیات

marfat.com

و الشرف النوري شرط المالية الدو وسروري المرف النوري المرف النوري المرف النوري المرف المرف المرف المرفق المر المن يسقط ولا لك عَرِ الشفيع وَان حصل عن جيم المن لَمُ يسقط عَن الشفيع وَإِذَا مَ ادَ کی کمی کر دے تواس قدر متبت شغیع سے ساقط قُرار دیجا کیکی اور فروخت کرنیوالے کے بوری قبت معاف کرنے پر شغیع کے ذرہے بوری قبت ساقعاقرار المُشْتِرِي لِلبَّائِمِ فِي المَّن لَمُ تلزم الزمادةُ لِلشَّغيعُ ښې دې کې کې اور فريداي که فروخت کننده کو زيا د ه قيمت دينے پراس ا ضا فه کا شفيع پرازدې نېوگا -شفیع ا*ورخر میارکے درمی*کان بسلسلهٔ قیمت اختلا کا ذکر منهج ا وَاذ ااختلف الشفيع الإ ـ الرَّمْن كي باريمين شفيع اور خريداد كي درميان اختلات بوتواس صورت مي بحلف خريد ارك قول كوقابل اعتبار قرار ديا جائيكا اور شفيع كواس كاحق مو كاكثواه وہ ٹرمدارک ذکرکردہ قیمت کے بدلہ لیلے اورخواہ نہ لے سبب یہ ہے کہ شغیع خرمدارے کم قیمت کے بدلہ لینے کے حق کا دعومدار ا ورخر مداراسكا أكاركر بلهدا ورعدم ثبوت كي صورت مين انكار كرنبواك كا قول محلف معتبر بهواكر باسير منظراس حكر شفيع ا ورخر میرار دو بون پرحلف لازم نه بهو گا- اس لئے کہ حلیف اسی شکل میں منصوص ہے جبکہ دوبوں طرف سے ایکار اور دوبؤں طرف سے دعویٰ ہو۔ اوراس جگہ خرمدارشفع پرکسی شے کا مری سنیں اور نه شفیع انکارکر رہاہے۔ عینی السطان فان اقا ما البينة الا- ذكركر ده حكم بتينه بيش نه كرسكنه كي صورت مين به- اوراگروه بتينه بيش كردك نو مجراسي كيمطابي حکر کیاجائیگا اور اگر خریداروشفع دونوں ہی مبتنہ بیش کردیں تو اس صورت میں امام الوحنیفی^{رم} وامام محر^{م ک}ے کر دیک شعبير كابتينه قابل اعتبار قرار ديا جائيگا. اورا مام ابويوسف فرماتي بن كه خريدار كے بتينه كومعتبر قرار ديں مح اس كئے له اس کے بتینہ ایک زائدًا مڑاہت ہورہ ہے اوراضا فہ کو ابت کر سوالے بینہ کو اولویت حاصل ہوتی ہے۔ حضرت المم شافعي اور حضرت الم ماحرة اس صورت مين دونون كيبينكو ساقط قراردسية بموسرة كيمة بين كه خريداركا حضرت امام الوصنيفة ورمصرت امام محراك نزديك خريدارك بتندس اكرجه بطاهراضافه أابت بهور بالمسي محرد توقيت معنے کے اعتبارسے شغیع کے بینہ ہو اُصافہ تا بت ہو تاہیے جس کی وضاحت اس طریقہ سے گی جاسکتی ہے کہ بینا ت کے ذریعہ لسي امركالزوم ثابت كيا جالب اوراس حكم شفيع كے بتينہ سے لزوم ثابت ہور ہاسے خريدار كے بينہ سے نہيں - اس لئے کہ شغیع کے بینہ کو قبول کرنے کی صورت میں یہ لا زم آئیگا کہ خریدار گھر کو شفیع کے سپرد کر دے اور خریدار کے بینہ کو قبول كرنىكى صورت ميں شفيع بركسي چيز كا وجوب مذہوكا .اس واسطے كەاكسے بيرحق حاصل ہے كہ خواہ لےاورخواہ نے كے وإ ذا ادع الهشاقري الإ- أكر فروخت كرينوالے اور خريدار ميں بسلسار مثن اختلات ہو- خريدار تو مثن زيادہ تبايا موا ورفروخت كننده كم درا كاليكه أتجى قيت كى وصوليا بى ندمويئ موتو اس صورت ميں بحق تشفيع فروخت كرنے والے کے قول کومعتر قرار دیا جائیگا۔ اس لئے کہ حقیقہ فروخت کنندہ کا قول درست ہوتے پراس پر انعقادین

marfal.com

الشرف النورى شرح المرب الرد عیاں ہے۔ اور خریداد کے قول کے درست ہونیکی شکل میں سیمھیں گے کہ فروخت کر نیو الے نے اپنی طرفت اندرون قیمت کمی ل كردى - بېرصورت مرارحكم فروخت كننه كا قول بى بوكا -اگر فروخت کر نیوالایش پر قابض ہو جلنے اس کے بعدیش کی مقدار کے باریس اختلاف واقع ہو۔اس صورت میں اگر شفيع اينے ياس گواه رکھا ہوتو انکی گواہی قابل قبول ہوگی اورگواہ نہ ہونیکی شکل میں خریدارسے حلف لیکر حکم کر دما جائیگا. ور فروخت کنندہ کے قول کولائق تو جہ قرار نہ دیں گے۔اس سے قطع نظر کہ وہ بٹن زیادہ بتار ہاہویا کی۔اس بے کہ فروخت كننده كينن وصول كركين كبديع كي يحيل بوطي اورخريداركو بئيع برملكيت حاصل بوكتي اور فروخت كننده اجئبی تخص کیطرح ہوگیا۔ اوراب اختلات فقط خریدار اور شفیع کے بیچ ہیں رہ گیا۔ ایمنہ ثلا تہ کے نز دیک دوکوں صورتوں واذا حط البائع الدشفع كرده كمركب معاوضه كاشفيج برازدم بوتاب بي ممل بوجاني ادر فروخت كننده کے خریدار کے ذمہ سے قبت میں کچر کی کردینے پر شفع کو مجی اس کا حق بہنچاہیے کہ وہ اسی کم کردہ قیمت پر کھرا۔ البته أكر آليسا بوكه فروخت كرنوالا خريدارس كي ندل اورساري رقم معات كردك تواس صورت بي بحق شفع يمعاني نبوكی اور رقم اس كے ذرب ساقط بونيكا حكم نه ہوگا. سبب يرب كرسارى قيمت كے ساقط كردين كا الحاق عقد سائة مونالمكن بنيس ورين مرس سے شفعہ كو باطل قرار ديا جائيگا اس ليے كم پورے بن كے سا قطار نے بن د وصورتیں صرور مبین آئیں گی۔ دا، یاتو عِقدِ رہے عقربہ بن جائیگا۔ دم، یا یہ عقدِ من کے بغیر سو گا جس کا فاسد بهوناظا مرب أوربيع فاسدوبهما جهانتك بعلق بدان مي شفعه كاحق حاصل منهي بوتا صاحب جوبره سره دیک شفیع سے تمن کے ساقط نہ ہونیکا حکم اس شکل میں ہوگا جبکہ فروخت کنندہ من کو ایک کا سے ساقط ا ورجند کلوں کے ذریعہ ساقط کرتے پر اخپر کا کلم معتر ہو گا وإذ از اد المنشارى الإ-اگر خريدار فروخت كنزهك والسط بن برها دے تواس إضافه كا اردم شيع يرنه بوگا ۔اس لئے کہ مہلی ہی فیمت پر شقیع کو حصولِ استحقاق ہو گیا ۔بعنی وہ قیمیت جس پر کہ پہلا عقد موچکا تق تواب تعدمیں خریداروغیرہ کے فعل کے ذریعیہ اضافہ کا نفا ذاس برنہ ہو گا۔ وَإِذَا اجْمَعُ السَّفعاءُ فَالشَّفعَمُ بِينَهُ عَلا عَلَى ﴿ رَوُّسِهِمْ وَلِإِيعَتَكُرُ بَاخْتِلا بِ الأَمْلاكِ ا دراً كُنُ شَغِيعِ الْكِيْظِيمِ بِوجائين بو ان مِن شَغِعِه شماركِ موا فِي بَهو كا ادر ملكيتو ل كا اختلاب معتب ريز مهو كا-ہیں ا واذااجمع الز ۔ اگر کی شفع اسطرہ کے اکٹھے ہوگئے ہوں کدوہ درج کے اعتبارے

الشرفُ النوري شرط الله الدو مت روري ب میں ابر بہوں تواس صورت میں حق شغیرانکی تعداد کے اعتبار سے اوراس کیمطابق ہوگا۔ا ورملکیتوں کے درممااخلا معتبرنہ ہو گا۔ حضرت اما) شافعیؓ کے نزدیک ملکیتوں کی مقدار کے اعتبار ہے حق شفعہ ہو گا۔ مثال کے طور رکو ہی **گ**ھ متین آ دموں کے درمیان اس صورت سے مت ترک مہو کہ ان میں سے ایک نضف کا مالک ہوا ور دور از مک^{ھے} تها يُ كا مالك، اورتبسرا تحضي مصركا مالك بمواا وركيرلضي كا مالك اين مصد كوبيعي توحفزت ا أ) شافعي فرما بن كەملكىتوں كى مقدار كا كا فاركھتے ہوئے دومتها ئى تتها ئى والے تصمین آئيگا ا درامك تيميغ مصدوالے كو لے گا۔ اوراً کرتھ مصدوالے اپنے حصہ کو بحد مالو نصف والے کے حصیب تیں آئیں گے اور دو تہائی والے کو . ا دراگر تہائی والا اپنے حصہ کو بیجے تو تین نصف کے مالک کے حصہ میں اس کے اور ایک تھے حصہ والے کو ملے گا۔ عندالا منان ملكبت من كمي مبشى كااعتبار نه كرته بهويج مساوي طور بريضين نصف دويو ل كوسط كالم حصرت ا اً) شَا فَعِي ﴿ زِدِيكِ فَا نَدُهُ شَفِعِهِ لِمُكِيتِ كَفَا نُمُولِ كَي بَمِيلِ ہے بيس شفعه كاحتى بحى مقدارِ ملكيت كے اعتبار سے حاصل ہوگا۔ اورا تنا ب فراتے ہیں کہ دراصل شفعہ کا سبب ملکیت کا مع المبیع اتصال ہے۔ اس سے قطع نظركه بدانصال قليل لمكيت كابهو يأكثر لمكيت كاتوشغه كااستحقاق خواه عين مين شركت كسبب بوياحق مين ت کے باعث یا جوارو بڑوس کے حق کی بنا رپرسا سے ایک ہی جہت سے حقدا پر شفعہ ہیں لہٰذا استحقاقِ شفعہ یں مجی سارے مساوی قرار دیئے جائیں گے۔ فِياْ جِل كَمْ خَرُوم مِينَى ﴿ اوْرِوْكُرُوهُ مَكُم اس صورت بين بيرجبكه سادستنفيع اكتفيهول بيكن الكر الگ الگ بهون اور تعبق إسوقت و بال موجود بون اور بعض نه بهون تو ميم حكم كيا جائيكا ؟ اسك متعلق صاحب شرح خجذى فرات بين كه الركسي كمفرك كئ شفيعول بير بي بعض طلب الرشفعه بهون ادر بافي شفيع موجود نهرون أو سارے ان بعض موجودین کے لئے شفعہ کاحق نابت ہو جائے گا۔ اس لئے کہ غرموجودین کے بارتے ہیں دو اون احتمال ہیں بینی وہ طالب شفعہ ہوں یا نہ ہوں ۔ بس شک کی بنا ریر موجود شفیع کے حق کو ساقط قرار تریں گے۔ اب اگر غیر موجود شغیع آکراینے حق کے مللگار ہوں تو انھیں موجود شغیعوں کا شریک قرار دیاجا ٹیگا اُ دراگر موجود غِرِموجِ دِ شَفِع كِموجِونه بهون كيوقت يركِهَا بهوكه وه أو ها يامتها ي كالوير أس كيو اسط درست قرار ندويں مجے اور وہ پاتو سارا گھركے كا ورنرسب جيوڑ ديكا - يناتسع ميں موجود سے كه اگرموجود شفع نفسف مكان كاطليكار بريواس ك شفعه كے باكل بونيكا حكم بوگا چاہے اس كايد حمان بوك محمے اس سے زياده كا استحقاق بين يااسطرح كالكمان نربو اورا كرغير موجود شفيع حاضر بوكر طلبكار شفعه بوا ورموجود شفيع اس مص كيح كمه يالوسارا مكان كے بویا تجبور دوا وروہ كہا ہوكہ وہ آ د حاليگا كو اسے آ دھالينا درست ہوگا اوراس زيادہ لينے كاس پرتزوم نہوگا وَمَنِ الشُّتَرِي وَاسُّا بِعِوَضِ اَخَلَ هَا الشّفِيعُ بقيمَتِه وَ إِن الشَّتِوا هَا بَكُيْلِ أَوْمُونُ وَنِ أَخَذَهُا ادر وضى اسابَ بدر مكان فريب توشيع استبرت كي بداريك ادراكراس كسى كيل يا وزن كيا يوالى تفسك بدار فريك

marfat.@m

الدر سروري الله أنشرت النوري شريط شله وَانْ مَاعَ عَقَارًا بِعَقَارِ أَخَل الشَّفِيعُ كُلِّ واحِدٍ منها بقيمَة الأخرواذُ اللَّخ الشَّفِيعَ توشفع اسے اسکی مثل کے بدلسے لیے اوراگر زمین زمین کے برا بھی ہو توشیع ان دونوں میں سے ہرایک زمین دوسری زمین کی تیمت سے لیلے اوراگر أننها بِبُعَتُ بِأَلْفِ فَسَلَّمَ الشَّفِعِلْةَ تُمْ عَلِمَ أَنِهِ أَبِيعَتُ بِأَقْلٌ مِنْ ذِلِكَ أَوْ يَعِنُط شفع کو اَطلاع علی ده مکان ایک ہزار پر بھاگیاہے اوراسوا سط شفع حق شفعہ ترک کرد مجمرات کم میں سبے جانیکا پتہ جا یا یہ کہ وہ استدر گندم یا جو قَمْتُهَا ٱللَّهِ أَوَاللَّهِ فَسَلِّمُكُمُّ مَاطِلٌ وَلَهَ الشَّفَعَلُّ وَانْ بَانَ أَنْهَا بِيعَتْ بِدِنَا الرَّقِيمَةُ مَا أَلْفَ مين بحاكيا جوابك بزاريا ايك بزارس زياده قيمت كيبي تواسكا حق شفعه ترك كرنا باطل بوگا اوراس شفعه كاحق بوكا اور ايك بزار قيمت وال أثرف غَعُهُ كَاهُ وَإِذَا قِيلَ لَدُانَّ الْمُشْتَرَى فَلَانَّ فَسَلَّمُ الشَّفَعَكُ ثُمَّ عَلِمُ أَنَا عَيْرُا فَلَمَ الشَّفَعَةُ وَ يس بيع جانيكا بترجل توحق شفعه نهوم اوراكر شفع سے كماكيا موك فلان تحص فرينوالاب ادرده شفعة رك كردے اسك بعدية بط كرفردلدلا . استرى دامًا لغيرة فهوالخصم في الشفعة إلا أن يسلمها إلى المؤكِّل وَاذَا بَاعَ دَامًا بي تواست شفعه كاحق بوكاا ورجوشفس دومرا كيواسط مكان ترييس تويد على عليه يفريداري قرادديا جاميكاالا يكراس مكان مؤكل كرمرد كرديابود الامقدائ ذي اع في طول الحدِّ الَّذِي يلم الشفيعَ فلاشفعَةُ لما وَان بَاعَ مِنهَاسهما بمن ا دراگرمکان ایک اعربا ترباتی رکد کریدی اس جانب کی لبان سے حرکا شفیع سے انقبال موتواب اے حق شفدنم و کا ادراگر مکان کے کو صد کوقیة فریدے ثُم البتاع بِعَيَّتُهَا فَالشُّفِعِينُ لِلْهَاسِ فِي السِّيمِ الدولِ دُونَ النَّانِي وَاذَا البَّنَاعَ هَالبَّهِن ثُم دُفِّعَ مدين بن شفعه مواكا ادر الرمكان قيمت كيسائة فردے الطابد النه نونًا عِوضًا عَنْمُ فَالشَّفْعَةُ بِالنَّرِ. دُونَ التوب . اس کے بدائر ادبیا و شعد کرے کے ساتھ ہوگا کرے ارمین دومری زمن کی قیمت سے لے اسلے کم وه اس كاعوض بونيك ساسم قيمت والى اشيار ميس محميد مارب وبره فرائ بين كه يه حكم اس موريت بين ہے جبکہ ان دوبوں زمینوں کا وہی شفع ہوا درمحض ایک کا شغیع ہونیکی شکل میں فقط دسی زمین د و سری کی قیمت عسے یہ کہا جلئے کہ مکان ایک ہزار میں بجاگیلہ اور شفیع اس بنار پر طلبگار شفعہ نہو۔

الدر وسروري اشرف النورى شريح الشرف اس كے بعدية ياك بزارسے كم ميں يا سقدرگذم وغيره كے بدله بچاكياك أنكى قيمت بزاد كے بقدريا بزارسے زيا د هي توال صورت میں شفیع کوشفعہ کاحق حاصل ہوگا۔ اوراگر یہ بہتہ جلے کہ اسقدرا مشرِضوں کے بدلہ بحالکیا ہو باعتبار قبیت سزار ر دینے کے برابر ہیں تو امام ابو پوسٹ اس کے لئے حقِ شفعہ ماصل نہ ہونیکا حکم فرماتے ہیں لیکن ازردئے استحسان اسُ جَكْمِي اسے شفعہ کاحق حاصل ہونا چلہتے بحضرت المام زفرہ میں فرلتے ہیں اسکے کیمبنس میں اس جگہ بھی با عتب ار حقیقت اور ملحاظ قیمت فرق کاسبب بدہے کہ مہلی سکل میں توطابگار شفعہ منہ مہونا مین کی زیادتی یاجنس کے مذر کے باعث تعالة لعبدين اس كے رعكس طاهر موري براسے سنفعه كاحق حاصل موجاً بيگا اس لئے كہ بنن كے اندرا خيلات وفرق رغبت میں فرق کا سبب بنتاہے اوررہ کئ دوسری شکل تو اس کے اندوفرق محض دینارودرمم کا ہے جب کا اندرون تننت مبسول كے اتحاد كے باعث كوئ اعتبار مبس بوا -ان السندوى ولان الرشفع سے كها جلئے كريہ مكانِ فلاں آ دى خريد چكاہدا وروه اس كى بىع ان لے معربة جلے كه مكان خريدية والاسخص دور اتحا يو اس صورت من شفيع كوشفعه كاحق حاصل موكا اس لئه كه أدمول كه احلات وعادات الگ الگ ہواکرتے ہیں کبص لوگوں کا پڑوس گراں منہیں ہوتا اوربض کا ہوتا ہے۔ تو ایک شخص کے بارے مين بيع مان لين مد دوسر عكيار بعي مان لينا الازم منهي أتا-بالامعقدا م ذبي اع الزيكوني اسطرح مكان بييج كمشفع كي جانب والااكب گر بحزا جيوژ كرما قي فرد خت كرد ساتو أس صورت بين شفع كوحي شفعه كي دعوت كاحق نه بهوكا اس لية كرجي شفعه كاسبب مع المبيع شفيع كي ملكيت كااتصال تعا اور ذكركرده تسكل مي وه الصال يا يانهي جا ما -وَلَا تَكُولًا الْحِيْلُة كُولِ الشَّفَعَ إِسْفَاطِ الشَّفَعَةِ عِنْدُ أَبِي يُوسُفُ رحمه اللَّهُ وَقَالَ محمل رحمه اللَّهُ تَكُولُهُ ا ورحق شغفرسا قط كرنيكا حيله كرفيس كراميت منبس الم) ابويوسع يع مي فرلمت بي اودا لم) مخري كم نزديك باعث كراميت -حق سَا قطارنے کی تدہیجیروں کا ذکر **رح ولوت المختلة المعتلة الإركون اسطرت كاتد بيراضيار كرناكه اس كها عث شيف كوحي شغيشغ** ردہ میں ہذرہے اس کی دوقسیں ہیں۔ ۱۶، شفعہ کے ساقط کرنیکا حیلہ و تدبیر۔ ۲۰) ایسی تدبیرا فتیار کرناکہ اس کے باعث نبوت شغعہ نہ ہوسکے ۔ توشغعہ تا بت ہوجا <u>نسک</u> بعداسے سا قط *گرنسکی تدمیرگو* امام ابویوسف ؓ وامام محدٌ مکرہ ہواتے ہیں۔ مثال کے طور برخر مدارا کی مکان خرمدے کے بعد شغیع سے کے کہ تو اس مکان کو مجم سے خرمد اوراس کاسب یہ بوکہ اس کے تصدر خریداری کے سائھ جی شعور باتی نہ رہے گا ۔اس سے کہ اقدام خرید دراصل شفعہ سے پہلوتنی کی ملامت ہے تو یہ حیکہ متفقہ طور پر سب کے نز دیک باعثِ کراہت ہے۔ دوسری شکل ایسی تد سر اختیار کر ناکم

الدو ت روري المد ور الشرف النوري شرح 🔫 📆 جس کے باعث شفعة نابت ہی نہ ہوسکے ۔ امام محری اسے مجمی مکروہ فرماتے ہیں ۔ امام شافعی مجمی میں فرماتے ہیں ۔ البتہ ا مام ب من المام المرادة قرار مهني دينة وشفوه كے سلسله مين مغنی برامام ابو يوسف كا قول ہے ۔ صاحب سراجيه كہتے ہيں كہ ہور سے اور سے سے سورت میں ہے جبکہ بڑوسی کو اس کی اصیاح نہ ہو۔ صاحب شرح و قایہ فرماتے ہیں کہ شفد کے مشروع یہ حیار ہوازاس صورت میں ہے جبکہ بڑوسی کو اس کی اصیاح نہ ہو۔ صاحب شرح و قایہ فرماتے ہیں کہ شفد کے مشروع ہونیکا مقصد بڑوسی کو نقصان ہے بچاہلہے ۔ بس خریدا راگر اِس طرح کا ہو کہ اس کے باعث ہمسایوں کا نقصان ہو ہو بردیست منبین که شفعه ساقط کرنے کی تدبیر کی جائے اور اگر خریدار صالح شخص ہوا ور شفیع متعنت و سرکش که اس کا يرُوس بسنديده نه بوتوشغعرسا قط كرين كأحَله اختيار كرناجا يُزيبه . كَا دَا بَئَ المُشَكِّرِي اَوُ عَرِسَ تَعْرَفَهُو لِلشِّفِيعِ بِالشَّفْعَةِ فَهُو بِالخَيْابِ إِنَّ شَاءَ اَخْذَ هَا بِالتَّمْرِ وَ ا درا گرخر مدار کے مکان بنالیننے یا باغ لگا لینے کے بعد بحق شیغ فیصُلا ہوتو شیغ کو یہ حق ہے کہ خواہ قبُب مکان ادر مجارت و اکفر سے مہوئے وِّيمُةِ البناء وَالغرس مُعَلِّوعَين وَانْ شَاء كُلُّف المشترى بقلعه وَانُ اخِدُ هَا الشَّفِيعُ فَبِينَ أَوْ باع كى قيمت اداكر كے ليكے اور خواه خرميادكواس پر مجبوركرے كروه اكھا وليے ، اور اگر شفيع كسى زين كو كينے كبعد مكان غُرسَ نَعِدًا سَيُّعَ قُتُ رَجَّعُ بِالمِّن وَلَا يَرجعُ بِقِيمَةِ البناءِ وَالغرسِ وَاذَا اجْدِل مَتِ اللَّ الراد بنات یا وہ باع لگائے اس کے بعد اس کاکوئی مستی نکل کے تو بیش واپس لے ایگا اور تیب باغ وعمارت لینے کاحق نرمو گاادراگر اُحُدَّقَت بِنَا وُكُهَا ٱوْحَبَقَ شَجُرُ البُستابِ بغيرِعَملِ احدِه فالشَّفيحُ بِالْخِيارِ انْ شَاءَ اخلاهَ أجيع مكان منهدم بوجلت اوراس كى جهت جل جلست ابغيركسى كے تعرف كے باغ كے درفت سركم جائيں توضيع كوريت موكا كرفواه لورى قيدت المَمْنِ وَالْ شَاءَ تَرِكَ وَإِنْ نَعْضَ الْمَشْتَرَى البناءَ قيلَ لِلسَّفِيعِ إِنْ شَكْتَ لَخُكُنِ العَرْصَتَ ا دا کرکے لے اورخواہ دہنے دے اوراگرخوبدار عمارت نہدی کردے تو شغیع سے کہیں گے کہ خواہ میدان اس کے حصہ کے بدا ہیں۔ بحصِّيها وَإِن شَيَّتَ فَلَ عُ وَلَيْسُ لَمْ أَنْ ما خِذَ النِقضَ وَمَنِ ابِنَاعَ أَرْضًا وَعَلَى خَلْهَا تُمْرُ خواه دل ادر اسے لوٹ محوث لینے کا حق ذہوگا ۔ اور جوشخص ایسابا ع خریدے جیکے درخوں برمجل الگ رب آخَذ هَاالشْفِيعُ بِمُرِهَا وَإِنْ جَدَّا الْمُشْتَرى سَقَطَ عَنِ الشَّفيعِ حَصَّةً وَإِذَا قَضِي لِلشَّغيع ہوں تواسے شیغے رخ معیل ہے ا وراگرخ دیداد معیلوں کو تو الے تو اس کے بقدر قبیت شیغے سے سا قطا قراد دیجائیگی اوداگر الیسے ممکان بِالداب وَلَمُ يكن راْهَا فَلَمَا حَيّامُ الرؤيةِ فَإِن وَجَدَرِ مِهَا عَيْبًا فَلَدُانُ يردّ هَابِهِ وَإِنْ كان كابحق سيفع فيصله بوجلة جيستفع في ديجمانه بولوات خاررويت حاصل بوكا ادراس من كون عيب بولوات عيك باعث المشترى شَرَط البواءة منه وَإِذَا ابتاع بتمر مؤجِّل فالشفيعُ بِالخياب إنْ شَاءَ أَخَذِهَا بَثْنِ لوٹا نیکاحت ہوگا خوا و خریدارات می مرارت کی شرط بھی کو ٹ کرلے اور مکان ادھار خریدنے پر شفیع کو برح ہے کہ خواہ نوری طور پرٹن دیکر کے حَالِ وَانْ شَاءَ صَكِرَ حَتَى ينقضى الاجلُ شم يَاحَد الْمَاوَإِذَا السَّهُمُ السَّرَكَاءُ العقامَ فلاشفعة لے اور خواہ مت بوری ہونے تک صبر کرے مجر لے لے ۔ اور اگر جندشر کار جائداد بانٹیں تو تقتیم کے باعث شفع کو حق شفد نہوگا.

marfat@om

لِجَادِهِمْ بِالقِسْمُةِ وَإِذَا اشَّتُوى دَاحُ افْسَلُم الشِّفيعُ الشِّفعَةَ ثَمْ مَرَّةً هَا المشترى بخيَارِدُوكيةٍ اوراگرکو پوشنھی مکان فرمیے اور شغیع حق شغیہ چھوڑ دے اس کے بعد خرمیرار قا منی کے حکمے نعیارِ روہت یا خیارِ سنسرط ادُ بشَرطِ ا وَ بَعَيْبِ بِقَضَاءِ قَاضِ فَلَا شَفْعَةَ للشَفيعِ وَإِنْ رَدَّ هَا بِغَيْرِ قَضَاءِ قَاضِ أَ وُ تَقَا كِلًا یا خیاد عیب کی بنار برمکان لوٹائے توشیع کوحی شفعہ مذہو گا - اور اگر قاصی سے حکمے بغیر لوٹائے یا ا قال کرے تو شفیع کو فلِلشفيع الشيفڪ تاُ -شفعه کاحق ہوگا -فت كى وحت ، جرس العرب ورخت كالووالكانا يجع غراس و مقلوعان قلع : جرم العيرنا - كلف الشكاكام كالمركزا- البَسَتَان ، باع ـ العوَصَة ، ميران ـ مؤحَل ؛ ا دهار - الْعَقَام : زمين - حَبَام : بِرُوس - سَلّم جهورُا و اذابني المشارى الز . اگر خريد ايد جوزيين خريدي بواس بين وه عمارت بنالے يا باظ ك ككار مهرتعمر موطيف اور ما ظ لكك فرك بدرشفعه ك حق كا حكم بهو جائ تواس صورت يس حضرت امام الوصنيفة ورحضرت امام محتر فرمك تهي كه شغيج كويهق حاصِل مو كاكه خواه وه زمين مع مثن ا ورمنهم مثره نتمب ا ورفیمتِ با ع کے سائتے کے اورخواہ خریدار سے بچے کہ دو اپنا لمبہ اوراکھ طے موئے درخت انتظالے اورخالی زمین حاصل كرك . أور حضرت المم ابويوسف ولا تعبي كحق شفعه ركلف والاخواه مع مُثن زمين وعمارت ليا ورخواه قطفًا نه ل. حضرت امام شافعي ان إختيارات كيسائم اسے يه اختيار مجي ديتے ہيں كه ده خريدار سے كچے كه درخت اكھا رالے اور لفدر نقصان تا وان کی ادائیگی کردے مصرت امام ابوبوسوئ کہتے ہیں کہ تریدارکواس تفرف کا حق حاصل ہے اس لئے کہ اس کا تعرب ابنى خريدكر دوشے يوسے المنذاكسے بدام كرناكدوه تقيرو عزه التقالے الك طرح ظلم برمبنى بو كانس شفعه كاحق ركھنے والا يابة اس كى قيمت اداكر كوليل يا قطفا ترك كردك وصفرت أمام ابوصيفة اور وحرت امام محد م كرا كرك نزدك خريدار كايه تقرن اگرم ابن فرمد كرده شه يس ب مركز حق شفع كيونكه اس كم سائة مربوط ملكري كم اجائ كربخة بموكيا ب اس واسط اس كے تقرف كو تو راديں گے۔ وان إخد هاالشفيع الزووه زمين جس كافيصل بحق شفيع بونيكها عث شفع اس ميس كمربزال ياباع ككل اس کے بعد کوئی دعویٰ کر نیوالا اپنا مالک بہونا تا بت کردے اُور فروخت کر نیوائے اور خرید بنوائے کی بیع کے متعلق باطل ہو^{سے} کا حکم کرائے اور یہ زمین شفیع سے حاصل کرکے عمارت وغیرہ اکھڑ وادے تو اس صورت میں شفیع کو محص بہتی ہوگا کہ تمن واپس لیا عمارت وغیرہ کی قبیت کی وصولیا ہی کا نہ فروخت کنندہ سے حق ہوگا اوٹرخر مدارسے - دونوں شلوں میں سبب فرق یہ ہے کہ مرئد اول میں خریدار کے فروخت کنندہ کی جانب سے تسلط کی بنار پر ضغیع اس دھوکہ میں بىلا<u>سە</u>كە اس ئىس ئېرطرە كے تقرن كا حق ہے اوراس جگە خرىدار كىطرف سے بحقِ شفىع كسى طرح كاد ھوكەمنېي پا ياجا تا·

ووور الشرفُ النوري شرط 🔫 👸 الدو وسروري اس لئے کہ خریدارتوا س بر محبور سے کہ وہ شفیع کے حوالہ کرے۔ وَاذْ الهَ عَلَى مُتَ الْحِ وَالرَّسْفُعِيرُ دِهِ زَمِين كَسَى أسما في أفت مين مبتلا ہو جائے ۔ مثال كے طور رقفر سواور وہ منہ م ہوجائے یا باع نہوا دروہ اپنے آپ سوکھ جائے توایسی شکل میں شغیع کو بیرتی ہوگا کہ خوا ہ پوری قیمت دینچر لے لیے اورخواہ قطعا ترک کر دے اسلے کرتعمہ اور درخت و عیرہ کا جہاں مک تعلق ہے وہ تا بع زمین ہی ہیں لہٰذاان اشیار کے مقابلہ قیت کی کوئی مجی مقدار نرآئيگي ملكه ساري قهت اصل زمين كي شمار بيوگي . ا در اگرخر بدار شفعه کرده مکان کا تمور اسا حصه تو ژدی تواس صورت می شفع کو بیچت برد گاکه خواه نوری طور تیمیت ا داكرك ليا ورخواه اس كانتظاركرك كمرمت كذرجائ اورمرت كذرجات بعدها صل كرام مكرات يدح منهو كاكوه ا دهارك معزت أمام زفره ، معزت اما مالك أور معزت اما احرام است ادهار لين كاحق تجي ديت بي معزت اما شا فدی کے قدیم قُول کے مطابُق بھی کی حکم ہے ۔ ان کا فرما نا میر ہے کہ جس طریقے سے بمن کے کھوٹا ہوئے کو اس کا وصف قسسرا ر دیالیا اسی طریقه سے میعادی بور کو کھی ایک وصف بنن قرار دیاجائیگا ۔ لہذا جس وصعنے بوتے بورتے تقريش بوابواسي كے سائد اس كالزوم بوگا-احنات فرائے ہيں كدميعادى بونيكومى ايك وصف من قرار ديا مايكا للذائب وصف كے بوتے ہوئے تقرر من بوا ہواسى كے سائة اس كالزم ہوگا اخات فہلتے ہى كم معادى ہوك كودصف قرار منين ديا جائيكا بكراس توادائيكي من كااكب طريقه شماركري مركب بس بحق شفيع اس كي فخائش منهو في كم تهرر دها المشاتري بخيار مؤميم الزكوئ مكان بي أليا بهوا ورشفيع اس كے باريس اين شفعه كوي و جور دے تجردي مكان خيارر دميت يا خيار بشرط كے باعث لوٹا دما جائے يا اسے خيا دعيب كے باعث لوٹا دما جائے اور پر لوٹا نا بحكم قاصی ہوا ہو تو اس کے اندر بھی شفع کو حق شفعہ مذہو گا اس لئے کہ حق شفعہ تو بعید بیع ہوا کرتاہے فیج بیع کے بعد تنہیں۔ البتہ اگریہ خیار عیہ کے باعثِ نوٹا ما قاصی کے حکم کے بغیر ہویاا قالہ کے حکم کی بنار پر ہوتو حق شفعہ حاصل مركا - اس كئے كه بلا حكم قاصَى خيار عيب كے باعث لومانا ابتدار بمنزله بيج ہوتا ہے اورا قالہ كا جہانتك تعلق ہم اسے تیسرے ستخص کے حق میں بیع قرار دیا جا تاہے۔ امام شافعی ، امام زفر ہ اور امام احراث کے نزدمک اس صورت ين كبي حق شفعه حاصل مذبهو گا۔ الشركة على ضَرَبَيْنِ شركةُ الملاكِ وَشِرُكَةُ عقودٍ فَشْرُكَةُ الاملاك العير، شرکت کی دوتسیں ہیں۔ شرکتِ الماک ۔ اور شرکتِ عقود ۔ شرکت الماک اسے کہتے ہیں کہ ایک

الشرف النورى شرط 🔫 😅 يرتها رجلاب أويشتريانها فلايجوم لاحددهما أن يتضرّب في نصيب الأخرالا بإذن کے وارث دو تعنی موں یا دونوں نے ملکر تربدی موتو بلا ا جازت ا ن میں سے ایک کو دوسرے کے تصدیس تقرّ جائز سی اور دوسرے کے وارث دو تعنی موں یا دونوں نے ملکر تربدی موتو بلا ا جازت ا ن میں سے ایک کو دوسرے کے تصدیس تقرّ جائز سی اور دوسرے وك و وبامنعه الفرنصيب صاحبه كالانجنبي كي المنه كالانجنبي كي من ان بن الله المراكب كا حسم اجبى كاساب عت لي وصف ، طرت المرتب المستب الموت المرتب المرتب المرتب المانت الكان الشركة الزوري الرائعة كالعلق شركت سي بونسك باعث اس جار شركت ا كوستيا وكركوت كور جمانتك عبس شركت كاتعلق بيداس كا مشروع بهواكراب التداور سنت رسول التردويون سے نابت ہے ۔ ارشا دِ رہانی م فہمشرکا ر فی النکاف میسے شرکت بابت بہورہی ہے۔ لغنت کے اعتباً رسے شرکت اس طرافیہ سے دوحصوں کو ملاؤسنے کا نام سے کدان کے درمیان کوئ اتنیاز ندرہ ما علاده ازس عقديشركت يراس كااطلاق بولك والرشرى اصطلاح كے لحاظ سے شركت ايسے عقد كا نام ب كرجركا وقوع نغ مين جبي بيواا وررأس المال مين بعي. لهذا اگريه شركت رأس المال مين نه بهوا درا شتراك محص نفع مين بهوتواس كا نام مضارب بيوكا وراكر تفع من منهو ملكه فقط راس ألمال من بهواد اس بضاعت كما جا آب. الشوكة على خديان الإ - شركت دوت من تتمل م - ايك شركت الماك اور دوم رى شركت عقود - شركت الماك تواسم کہا جا تاہی کہ میں مکم از کم دواشنا مل کو بطور میر یا بطور ورانت یا بطور صدقہ یا خریدے وغیرہ کے در تعیمت چر ر ملکیت حاصل ہوگئ ہو ۔ حکم شرکت یہ ہے کہ اس کے اندر دونوں شریکوں میں سے ہر شریک کی دوسرے کے مصه کے اعتبار سے چشیت اجنبی کی کسی ہوتی ہے کہ جس طرح اجنبی کو بلا اجازت تقرف کاحق مَنهِ آن ہوتا عملیک اسی طرح ایک کو دوسرے کے حصد میں اس کی اجازت کے بغیر تقرف کرنا جائز نہیں ہو گا۔ شركمت عقود ك اقسام وعيره كى تغصيل اور يمل وضاً حت آگے آرس ہے۔ وَالضَوْبُ الثَانِيٰ شَرِكَةُ العقودِ وهِ عَلَىٰ إِنْ الْعَبْ الْمُرْبِهِ مُعَا وَضَدُّ وَعِنَانُ وَشَرِكَهُ الصَّنَا بَرْعِ اورقسم دوم نعیسی شرکت عقود چارتسمول پرمشتمل ہے ہر داء مفاوصد دی، شرکت عنان میں شرکت صنائع وَشُرُكُ مُ الوجورَةِ فَامَّا شِرْكَمُ الْمُفَا وَضِرْ فَهِم إِنْ يشترِطُ الهِ كُلَّانِ فيتسَاديان في مالهما وی شرکت وجوہ بے شرکتِ مفاوصدا سے کہتے ہیں کہ دوانتخاص نے یہ شرط کر لی ہو کہ مال اور تقریب اور قرض کے اعتبار وتصرّفهما ودينه ما فبجوزُ بين الحُرَّين المُسْلَمين البالغُين العاقلَين وَلِا يحوزُ كِين ہے دونوں میں مساوات رہے گی تو یہ شرکت دو عامل بالغ آزاد مسلمان اشخاص کے درمیان درست ہوگی اور آزاد و الحُرِّ وَالمَهُ لُولَ وَلاَ بَيْنَ الصبَّى وَالبالغُ وَلا بَينَ المُسُلمُ والكَافِرَ وَتنعقلُ عَلَى الوكالبَّ فلام أور بالغ ونابالغ اورسلم وكافر تخريج ورست نهوي

(6)

الرد وسرا الروث النورى شرح المراي الرد وسراي المروث النوري شرح المروث النوري شرح المرود وسراي المرود وسراي المرود وسراي وَالْكَفَالَةِ وَمَايِشْتَرْكِهِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَكُونُ عَلِالشِّيكَةِ إِلَّاظُعًا مُ أَهْلِم وَكِسُوتُهُم وَ مَا کفالت پرمروجا تاہیے اوران دولوں میں ہے جو میمی خربیہ ہے گااس کا دولوں میں اشتراک ہوگا البتدا بل وعیال کا کھا نااور کیوا شرکت كِلْرُمُ كُولًا واحدِمِن الديون بَدِلًا عَتَّما يَعِمِة فيه الاستواكُ فالأخَرُ خَامِنُ لَمَا فَانُ وَمَن سے سنٹی ہوگا اوران میں سے ایک پرکسی ایسی شے کے بدار میں قرض کا لزدم ہوجس کے اندر شرکت ورست ہوتو دو مراشر کی اسکا ضامن أَحَلُ هَأَمَا لِاتْصِوفِيهِ الشَّرِكُةُ أَوْ وَهِبَ لَمْ وَوَصَلَ إِلَى يَهِمْ بَطَلَبِ المُفَاوضَة وصَادَ س شمار ہو گا اور اگر دو لؤ ک میں سے ایک سی الینبی شے کا وارث بن جلئے جس کے اندر شرکت درست ہویا بیکہ اسے ہمد کردی جا اور وہ امیر الشركة عنا نا وَلا تَنْعُونُ الشركةُ إلا بالديم اهِم وَ الدَّنا نيرِ وَ الفَلْوسِ النافقَةِ وَلا يَجُونُ فَيها تابعض بوكيا بوتومفا ومنه بالطل بوكر ميشركت عنان بنجائيكي اورشركت كاانعقاد دراهم ودنا نيرا ورمروج بيسيون مين بولي ان كم علادة ي سوى ذلك إلا أن يتعامَل الناس به كالتبرو النقرة فتصح الشركة عما وران أسماد شركت درست منين البة الروكون مين اس كاتعال بوجلة مثلاً سوسة اورجاندي كاول سے معالم كيا تو ان نے ساتھ بھي شركت درست بوگ الشركة بالعروض باع كال واحلامنهانصون مالم بيضوب مال النخرج عقل الشركة -ادراگرشرکت اسباب معصود مواتوان میں سے ہرایک اپنے نصف مال کو دو سرے کے نفیف کے بدلہ سے کر مشدکت کرلے۔ لغت كى وضت ؛ أوجه ، وجرى جع ، تسم - مفاوضة ، برابرى - دين ، قرض - الحر ، آزاد - التابر وك كالفر وهلا بوا وصلا - نقرة ، جانرى كالساكر الصي يكل إليا مو-صبيح ا فاماشوكة المهفاوضية الإرشرك عقود صب ديل جارقمول ريستمل عوانرك مفاوضه د۲ ، شركت عنان دسى شركت صنائع دسى شركت وجوه . مفاوضد کے معنی برابری کے آتے ہیں بعین ہر بات میں مساوات - اوراصطلاحی اعتبارے شرکت مفاوضداسے کہاجاتا ہے کہ شریکوں میں سے ہرایک ال کے اندرتقرف کرنے اور قرض کے اعتبارے مساوی ہوں ۔ تو یہ شرکت مفاوصنہ الیے دو ا شخاص کے درمیان درست ہوگی جوعاقل بالغ مسلمان اور آ زاد ہوں ۔ اگران میں سے ایک آزاد ہو اُوردو مرا غلا می توشرت درست سنهوگى - اسى طرح اگردولال شرى كولىس سے ايك شرك بالغ اوردور انا بالغ بروتو سرك صيح سهوكى -وجفاهرب كم عاقل بالغ آزاد تخص كوبرطرح كتعرف كاخودى حاصل بداوراس كرمك غلام كوبلااجازت آ قا تقرب کا حق حاصل نہیں۔ الیسے ہی نا با کغ کودلی گی اجازت کے بغیر حق تقرب نہیں۔ اسی طرح امام ابوصیفہ ہے ا ورا مام محمد فراتے ہیں کہ میں شرکت مسلم اور کا فرکے بیچ مجی درست نہ ہوگی کہ دوکوں کے دین میں مساوات مہیں. وتنعقد علوا لو المركب الركب مفاوض كاندرات بمي شرط قرار ديا كياكه دولون شريحون مين بهراكم دورب كا وكيل بهي بهوا وركعنيل بهي تاكه خريدي جانيوالي چيزيين تحقق شركت ممكن بهو - اس ليز كه دونوں سريكوں ميں مصالك کے درایعہ خریدی جانیوالی چیسنر دوسسرے کی ملکیت میں آنیکی صورت یہی ہے کہ اسے اس کی ولایت میسر ہو

marfat.com

و الشرف النورى شرح المراد و مسرورى المرود من النورى شرح المرود و الشروف النورى شرح المرود و ا ا وراس جگه حصول ولایت بغیر ولایت ممکن نہیں ۔ دیتے۔ الماکٹ نے یہ فرادیا کرمجے معلوم منہیں مفا وضرکیاہے۔ اورا زروئے قیاس یہ بات اپنی حاکہ درست بھی ہے اس لئے کہ اس کے اندر وکالت ہویا کفالت و مجہول کجنس کی ہواکرتی ہے جو درست نہیں ۔ مگر اسے استحسانا ورست واردیا جا یا ہے اورجائز ہونیکا سبب لوگوں کا تعامل ہے کہ عمو ااس طرح کا معالمہ بلا تا مل لوگ کرتے ہیں اور لوگوں کے بتنا کس کے مقابله میں قیاس ترک کردیاجا باہے ۔ ره گیا و کا لتِ مجبول الجنس کا عدم جواز - بو اس کا بحواب یہ دیا گیا کہ ا*گر ح*م بالاراڈ وكالت بالجبول درست نہيں مگر صنى اعتبارے درست ہے۔ ومالیشتر بیا کی واحر پر منھما الا - مشرکتِ مفاوضہ کے انعقاد کی صورت میں شریحوں میں سے جس شریکے جوچہ: خریدی اس میں انتراک ہوگا ۔ اِس وا<u>سط</u> کہ عقد کا تقاصہ برابری ہے اور شریکوں میں سے ہرایک دوسرے کا قائم مقاِّ م شمار ہوتا ہے تو ایک کی خریداری کو یا دوسرے کی خریداری ہے۔ البتدایسی چیزوں کو باھمی شرکت سے سنتنی قرار دیا کیاجن کا بعلق ہمینے کی صروریات سے ہے مُتنا اہل وعیال کا کھا الکیرا وعیرہ ۔ فان وبرن احدها الد- درائع ودنا نيرا ور مروجه بييميني ايسي جيزس حنّ مين شركت درست ب ان مين سارًا کوئی چیزایک شریک کومبیک طور بر'یا ورا شت کے طور ریر مل جلئے تو اس کے اندر شرکت مفاوصنہ باطل و کالعدم قرار ویجائیگی اُس لیے گہشرکت مفاوصہ کا جہانِتک تعلق ہے اس میں جیسے آغاز میں مالی براَبری شرطہے ایسے ہی بقاءً مجمی مالی برابری کوشرط قرار دیا گیاا وراس جگه بقائر برابری منهیں رہی۔ وان الدالشركة بالعروض الز اكركوني ورامم ودنا نيرك بجائ سامان وعزه بس شركت مفاوصة كراجل لوید درست نه بوگی -البته اس کے درست بونسی شکل یہ ہے کہ دونوں شریکوں میں سے بر شریک اپنے آ دھے صد کے برائی بھی برلہ بی سے اور بحر دونوں شرکت کرلیں اسوا سط کراب دونوں کا اشتراکھ بواسط عقد بیج قیمت میں ہوگیا اور یہ درست ندر باکد ایک شریک دومبرے کے صد کے اندر تقرف کرے ۔ مچرعقدِ بٹرگت کے باعث یہ شرکتِ ملک شرکتِ عقد من گئی اوراب دونوں شرکوں میں سے ہرایک کو دوسرے کے صدیبی تقرف کرنا درست ہوگیا اورامک دوسرے کے حصد میں تقرف کے عدم جواز کا سابق حکم برقرار ہذرہا۔ وَامَّا شُرُكَةُ العِنَانِ فتنعقِدُ عَلَى الوكالةِ دُونِ الكفالةِ وَبِصةٌ النفاضِلُ فِي المَالِ وَيصةً ا در شرکت عنان کا انعقاد و کالت پر ہو تاہیے کفالت پر منہیں ۔ اور یہ درست ہے کہ مال کم زیا دہ ہوا در درست ہو أَنُ يَتَسَاوِيَا فِي السَمَالِ وَيتِفا صَلَا فِي الرِّجِ وَيجُونُ أَنُ يعقدهَا كُلِّ وآحدٍ منها ببعضِ مألَح کہ ال مساوی ہواور نفع کے اندر کی مبتی ہو۔ اور یہ درست ہے کہ شریحوں میں سے ہرایک اپنے کھ مال کے ساتھ جُرونَ بعضٍ وَلا تَصِمَّ إلا بِمَا بِيِّنا أنّ المفاوضة تَصِيرٌ بِهِ وَجِونُ أَنُ يِشْتَرُكًا وَمِنْ شر کمیس ہوپورے کیسائقہ ندہو۔اور درست نہیں لیکن وہی صورت جوہم و کر کر چکے کا شرکتِ مفاوصنہ اسکے ساتھ ورست ہج اور دونوں

ووون الرف النوري شرط الله الدو وت روري الله جهَةِ أَحَدِها دنا نايرُ وَمِنْ جِهَةِ الأُخْرِدَ مَا هِمُ وَمَا اشْتَراهُ كُلُّ واحدٍ منها لِلشَّركةِ كُلُولت کی اسلاح شرکت درست ہے کہ ایک کی جانب ہے دینار ہوں اور دوسر کیجانہے درہم اوران میں ہے جوکوئی برائے شرکت فریداری کریگا مثن بتمنيه دُونَ الأخُروَ يُرِجع عَلَى شُرِيكِ بِحِصّت من وَاذَا هَلَكَ مَاكُ الشّركةِ أَوُ احدالمالَين اس سے طلب کیا جائیگا و سرمے طلب نہیں کیا جائیگا اوروہ اپنے شرکت اس قدروصول کرلیگا اوراگر کل الب شرکت المعنبورة ایک ایک کا مال قَىلَ أَنُ يِشْتِرِيَا شَيِئًا بَطَلَبَ الشَّرِكَةُ وَإِن اسْتِرِي أَحَدُ هَا بِمَالَمَ شِيئًا وَهَلْكَ مَالُ كونى في خريد نے يے قبل تلف بوجلے تو سركت باطل شمار موگ اوراگر شريكوں ميں سے اپنے ال كے دريد كون كف خريد لے اور ووسم شريك كا الأخرِقُبُل الشراء فالنشتري بينه ماعلى ماشرطا ويرجع علا شريكم بحصته من تأب ال كي فريد نسة قبل تلف موجلة وقر مذكره ده في مس موافق شرط دون كااشراك موكا اورفرينوالا شريك كه صد كميوافق اسس وَتَحُونُ الشَّرِكَةُ وَإِنَّ لَمُ يَعْلِطَا المَالَ وَلَا تَصِحُ الشَّرِكَةُ إِذَا اشْتُرِطَ الْحدِ فِإِ دَرَّا الْمِثَم یش وصول کر میگا اور شرکت درست به وگی خواه انمغول بال میلوط نه کیا بود. اور دولؤں میں سے کسی ایک کیوا سطے نغع کے متعین وراہم کی مستبسرها مسَمّا } مِن الرج وَلِكُلّ وَاحِدِمِنَ المفاوَضَين وَشُريكي العنانِ أَن يَبِضَعُ المَالَ وَمِلْ الْم لرلينه پرشرکت درست منه سوگی بشرکت مفاد صه اورشرکت عنان کے هرشر کیکیوا سط مال بطریق بضاعت و مصاربت دینا درست ہو۔ مُضاً ٧ بِدُّ وَيُؤْتِ لِ مَرْ. يتصِحون فيه وَيُرهَنُ وَيسترهِنُ وَيستاَجِرُ الاجنبَّي عليه وَكِيلُغُ اوركسى تنحص كووكيل بالتقرن بنا نا اررمهن وكهدينا اورخود رمهن د كه لينا اوركسي اجني شخص كو ملازم ركهناا ور نقت و بالنقر والنسيئة وكيكك في المال يدا مانة واماش كدُ الصّنامُع فالخياطان والصبّاغان ا دهار خريد و فروخت كرنا درست، ا درال براس كا قابض بونا قبفته امانت شمار بوگا اور شركت صنائع اسكانام ب وودرزيون باريك والون يشتركان على أن يتعبّل الاعمال ويكون الكسب بينه مأ يُجوزُ ولك وما يتقبّل كُل وا ک کام لینے پرشرکت ہو ۔ اور یہ کما ن کی تقسیم دونوں کے درمیان کیجائے گی توبددرست بے ادرشرکوں سے جس ٹرکینے بمی کا لیا اس 🖔 مِنهَا مِنَ العَمَلِ يَلِزِمِ وَيلِزمُ شُرِيُكِهُ فَأَنْ عَمِلَ احدُها وُونَ الْخُرِوالكَسَبُ بِينها نصفان ان اس برادرا سے شریک برہوگا۔ بس اگر دولوں بس سے صرف الب فالا ودولوں کے درمیان کمانی برابربرا برتقسیم والی۔ الى وَخَتُ إِ: التَفَا حَنِلِ بَمِي بيشي - ان يَتَسَاويا في الهالِ: مال مِن دونون كي برابري - و فأناد - دينار الذ كى جع - جَهَة ؛ طرف - الأخور ، دومرا - دى اهم ، درىم كى جع - يخلطا ؛ مخلوط كرنا - طانا - يستأجو ؛ اجرت بر - الصيناع - صنعت كجع : كاريكرى - الخياطات - خياط كاتنيه : درزي - الكست ، آمن - كمان-منهج ا واما شوکت العنای الا . صاحب کتاب سے شرکت کی جوشیں بیان فرائ ہیل ہیں ک مردوم شركت عنان كهلاتى سے ـ شركت عنان كاجها ل تك تعلق سيماس كا الفعاد محض وكالت يرم والهي ، كفالت برسر عسه واله بن منهي . شركبَ عنان مين تفصيل بيه كه دولول شريكو ل

marfæ.com

میں سے برشرکی خواہ بال اور مفع کے اعتبار سے برابرہویا ان کے درمیان مال اور تفع کے اعتبار سے فرق اور کمی مبتنی ہوا ورخواہ د وُلؤں مثر مکوں نے تجارت کی ہو یاان میں محض ایکنے بہرصورت پیر شرکت درست قرارد کیا تمیگی ۔ البتہ سارانفع محض ایک شرکک کیلئے قرار دینے کی صورت یں بہ شرکت درست نہ ہوگی ۔ اس کئے کداس صورت یں داصل ریں باقی منہیں رمتی بلکہ اس کی حیثیت قرض یا بضاعت کی ہوجات ہے .اگرسارے نفع کوعمل کرنبوالے کیو اسط شرکت ہی باقی منہیں رمتی بلکہ اس کی حیثیت قرض یا بضاعت کی ہوجات ہے .اگرسارے نفع کوعمل کرنبوالے کیو اسط قرار دیاچائے تو برقرص ہو گاا درمال والے محبو اسطے ہونیکی شکل میں بضاعت قرار دیں گئے۔ انکہ ارمعہ میں حضرت انما شانعی اور تعزب المام احميم عنود شركت بيس محض شركب عنان كودرست فرمات بي وبصح ان بتساویا فی الممال دینفا صلافی الوج اله - اگر شرکت عنان میں اسطرح بوکد دونوں شرکیوں میں سے برترک کے ال میں مساوات ہوا ور نفع دونوں کے درمیان مساوی منہو بلکہ کم اورزیادہ ہو تو عندالاحیات اسے درست قرار یا جائیگا . محزت امام زفرج ا در حفرت امام شافعی کے نز دیک یہ درست منہیں کہ دونوں شرکوں میں ہے کسی ایکھی شریک محیواسط اس کے ال کے حصہ و مقدارے بارہ کر نفع متعین کیا ملے . أحناف فرملتة بين كدنفع كاجها نتك يتعلق سيحاس كااستحقاق بعض اوقات بواسطة بال اوربعض اوقات بواسطة بمل ہوا کرنا ہے۔ لہٰذا وونوں واسطوں سے استحاق کی صورت میں بیک وقت دونوں کے واسطر سے بھی استحقاق ممکن ہے۔ علاوہ ازمن بساا وقات دوبوں عقد کر نیوالوں میں سے ایک کوزیادہ مہارت حاصل ہوتی ہے ا دراس کا بخربہ بڑھا ہو ا ہو ناہے آوروہ اس بنارپراسکے واسطے آبادہ منہیں ہوناکہ ہونیوا لے نفع میں دونوں شریک برار ہوں ا دراس بنا ر پر فرق ا در کمی بیشی کی احتیا ہے ہوتی ہے یا در رسولِ الشرصلی الشرعلیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ نفع اس کے مطابق ہے حو لهط كرايا جلاء اوراس مي برابري اوركى بيشي كى كوئى تفصيل سبس ببعض ماله اله: الرايسا بوكر دونون شريحوريس برشرك بام يورك ال كربائ كي حدر إلى كسائة شرك يے تواس ميں مجي مضالقة منہيں اِس لئے كه شركت عنان ميں مساوات كوشرط صحت قرار منہيں دياكيا - علاوہ از برُ اگر مختلف لجنس چیزوں کے سامتم شرکت ہوتو بی بھی اپنی حکد درست ہے۔ اس کے کہ عندالا حنات شرکت عنان کے الدرمال كم مخلوط بوسك إورمانيكي مي شرط منهي والم وفرر اس درست قرار منهي دية واحرات فرائ أبي كاليه ہت سے احکام ہیں جن کے اندر دیناروں اور در حموں کوایک ہی درجہ میں ستمار کیا گیا مثلاً زکوہ کے سلسلہ میں د و بون کو چم ملالیتے ہیں لہٰذا در بہوں اور دینار وں برعقد کو یہ کمیا جأمیگا کہ گوما عقد ایک ہی صنس برکیا گیا۔ <u>واماً شوکے الصنایج</u> الخ · شرکتِ عقد کی قسیم سوم کو شرکتِ صنا لئے ک<u>جتے ہیں</u> .اسی کے دورسرے بام شرکتِ ایران شرکتِ اعمال اورشرکتِ تقبل بھی میں ۔ شرکتِ طینا کئے یہ سے کہ وومیشہ والے مثال کے طور پرایک رنگزیز اورا کی درزی کا اس پراتفاق موجائے کہ وہ مرایسا کام قبول کریں گے جومکن الاستحقاق موا دراس سے حاصل شدہ کمانی میں دو بوں کی شرکت ہوگی تواس کے بعد د ولوں شر سکوں میں سے جس نے بھی کام لیا وہ دونوں کوانجام دینالازم ہوجائر گاا ورجوا جرت ایک شرکی کے کام سے ملیگی اس میں شرط کے مطابق دو تو س کے درمیان تقسیم ہوگی خواہ

marfat.com

الشرف النوري شري دوسرك شركك وه كام الجام ديا بهويانه ديا بو و حضرت المم شافعي اس شركت كو درست قرار سبي دية . وكالشركة الوجود فالرجلان بشتركاب ولامال لهمكاعلاك يشتريا بوجوههما ويبيعا فتصح در شرکت و جوه اسے کیتے ہیں کہ دوایسے آدمیوں کا ہم اشتراک موجن کے پاس ال نمواس شرط کیشا کہ دہ اپنے اپنے اعتبار پرخر بازی کرینگے اور الشركة على هذا وكال واحدمنهما وكيل الاخرفها يشتريد فان شرطا أن يكون المشترى بيمس كي تواس طريقها اشتراك درست موكا اور دونون شركيون من مراك شرك دومرا كا دكيل خريدره وجزين موكا اوراكر خويدره في كادو إن بينها نصفاب فالرج كذالك وكالميحوئ ان يتفاضك فيدو إن شرطاات المشترى بينها اثلاثا کے درمیان مشترک بونکی مشرط کمرلی می تو بھرنفع مبحی آدھا آدھا ہوگا اورنفع میں کی مبتی درست نہوگی اوراگر خرید کردہ نئے دو دوں میں تین تبائی بونکی فَالرَّحُ كَنَ لِكَ وَلا يجومُ الشركة في الإحتطاب والاحتِشاشِ وَالأَصْطِيادِ وَمَا اصْطادَ لا شرط لگانی گئی تو نفع مجمی اسی کے مطابق بروگا اور لکڑ یاں لانے اور گھاس اکٹھی کرنے اور شکا رکرنے میں شرکت درست نہرگی اور شریکوں میں كُلُّ وَاحِدِمِنهُمُا أَوُ احتطب فهوله و في صاحبه و اذا استركا و لاحدها بغل وللأخر سے شکار کرنے والا یا لکڑیاں لا بنوالا ہی اس کا الک ہوگا دوسسوا نہوگا اوراگر ووآ دی اس طرح نٹرکت کریں کہ ایک کا تو نیجر ہو اور ووس زاديثأ يستعى عَليها إلهَاءَ وَالْكسبُ بينِها لَحُر تَصِيِّ الشِّي كَةِ وَالْكُسُ كُلِّهِ لَلنَّيُ استُغَرَّ المَرْاءُ كا برس بوكداس كے ذرائع بانى كىسنجا جلتے اور كمائى دونوں كے درميان مشترك بوقو شركت درست نهوكى ادرسارى كمائى بانى كينے دالے وَعَلِيهُ أَجِرُ مِثْلِ الْبِعْلِ وَكُلُّ شُوكِةٍ فَاسِدَةٍ فَالدَّبِحَ فَيَهَا عَلَى قَدْمُ وَاسِ المَالِ وَيَبْطِلُ شَرُط کی ہوگی اوراس پرلازم ہوگاکدہ نچرکی اجرب مثل دے اور ہرشر کمت فاصرہ میں نفع اصل مال کے اعتبارسے با نٹاجائیگا اور کمی زیادتی کی شرط التفاضل وَ اذامات احَدُ الشِّي لِيُنِ أَوُ ارتَكَا وَلِحَنَّ بِدَارِ الحربِ بَطلتِ الِشَرْلَةُ وَلِيسُ باطل قرارد كائميكى اوراگرابك شركيكا انتقال بوجك يا اسلامت بعركردارالحرب جلاكيا يو شركت باطل قرارد يجائيكي - ا ورشريكون مين لِوَ احْدِيمِنَ الشَّمِيكَيْنِ أَنْ يؤدى وَلْحُوةً مَالِ الْأَخْرِ الدَّبَاذُ نَهُ فَأَنْ أَذِن كُلُّ واحد منفًا سے کسی شریک کیواسط دوسرے کال کی زکوۃ بلاا جازت دینا درست مہیں۔ ا در اگر شریکوں میں سے ہرایک دومرے شریک کو لصَاحبه أن يؤدى ذكوته فادى كُلُّ وَاحدِ منها فَالثَّا فِي ضَامِنُ سَوَاعٌ عَلِمَ بَادَاءِالاولِ ا دائميگي زكوة كى اجازت ديرے اوران ميں برسر مك زكوة اداكردے توليدي اداكر نوالے برضمان آيگا جلہے اسے بيل كردينے أَوْ لَمْ لَعُلْمُ عِنْكُ أَبِي حَنِيفَةً رَحِمَهُ أَنتُهُ وَقَالَا رَحِمَهُ مَا أَنتُهُ إِنْ لَمْ يَعِلْم لَمُ يَضَمَنَّ إِ ك الملاع بوياً الملاع نهوا ما م ابوصيفة ميم فرلت بين اور امام ابويوست و امام محريث كنزديك عدم علم كي صورت مين صمان نه أيكار ت كى وفت ؛ السَّتوى ، خريدكره جيز - الرَّبع ، نفع - احتَطاب ، لكر يال اكمى كرنا - داوَية بيس الكسك ألمن وقد مقدر وأس المال اصل الدلحق ولرجانا

ما انهن رکھتاا وروہ محض اپنے اٹر ورسوخ اور ساکھ واعتما د کی بنیا دیر مختلف تا جروں سے ساماً ن ادھار لے آتے ہیں اور میمر بیسامان بیچ کرنفع کے اندر دوبوں کی شرکت ہوجا تی ہے تو شرکت کی اس شکل کونجی درست قرار دیا گیا۔ اس کے اندرخ مدرکردہ شے کے لحاظ سے نفع کی تقتیم ہواکر تی ہے بعنی اگر شریحیں کسی شی کو آدھی آ دھی خریدیں تو بھر نفع کی تقت ہم تعبی اسی طرح ہوگی اوراگر ایکے ایک تہائی کی خریداری کی اور دوسرے نے دومتہائی کی تو نفع ہمی اسی کحاظ سے تقسیم ہوگا۔ اگر کوئی شریک اس طرح کی شرط کگائے کہ زیادہ نفع اس کا ہوگا تو یہ شرط با طل قرار دیجائیگی . حضرت الم) مالکت، حفرت الم مشافعي اورحفرت المام احرام السرك السين كريمي ورست قرار تنهي وكية -وَلاَ يَجِون السَّوكَة فِي الاَحْتَطابِ الإ-صاحب كتَاب اس جَكد سي شركتِ فإسده عامكا) ذكر فرما رسيس شركت فاسده است كها جا باسيه كرحس بي ان شرائط مين سيركسي شرط كا وجود نه بهوج كه شركت صحيح بهوسة كيلير بهول أورالسي أشأ جواصل کے اعتبارے مباح ہوں۔ مثال کے طورر لکو میاں اور گھاس وغیرہ ۔ توان کے تصول میں شرکت کو درست قرار نەدىں گے اس لئے كەنتۇكت كا تعاصنه يەسے كەرەشتىل على الوكالة ہوا ورمباس ئيجىز وں كے مصول میں و كاكت تمكن بنبیں وحبر یہ ہے کہ میاح اشیار کا جہانتک تعلق ہے ان پرخوددکیل بنانے والے کو ملیت حاصل نہیں ہوتی۔ بس اسے اس کا بھی حق ينهو كاكروه كسى دوسرك كواينا قائم مقام بنائ -ولاحدهما بغل الإ الراكي تخص ابني پاس نجر كهما بهوا ورد وسرب كرياس ياني كهنيزكي خاطر جرس يا شكيزه بو ا ور معرد و لؤن كا اس ميں اشتراك به وجائے كه وه يا بن أن كيواسطەسے لا ياكريں گے اوراس سے مونيوالي آيرني كي تعشيم دوان کے درمیان ہوجایا کرے گی تو اس شرکت کو درست قرار نہیں دیا جا ٹیگا اس لئے کہ اس کا انعقاد د بلاروک ٹوک سب كيك فارئده اعماينوالى ، مباح في برسوا كيس مونوالي مرئى كامالك ياتى لاينوالا موكا ورخيرك مالك كوخيرك اجرت مثل دینے کا حکم ہو گااس لئے کہ یا بی مباح ہونے کے باعث اکٹھا کرنیوالا اس کا مالک ہو گیاا وراس کے گویا بزرنعہ عقبر فاسردومرے کی ملیت د نجر سے نفع حاصل کیا۔ و كال الشركة فأسلية أله . الرايسا بهوكمس منا رير شركت فاسد بوكي يولواس صورت مين بونيوال نفع بركست مقدار مال کے اعتبار سے ہوگی خواہ زیادہ کی شرط کیوں نہ کی جاجگی ہو اگر سارے مال کا مالک ایک ہی شر مک ہوتو اس صورت میں دومراسٹریک محنت کی اجرت یا ٹریگا۔ قنیہ کے اندر لکھا ہے کہ کوئی شخص کشتی کا مالک ہواا وروہ جارا دمیوں کو اس شرط کے ساتھ شریک کرے کردہشتی عِلا مَیں گے اور ہونیوانے نفع میں سے بالخواں حصہ مالک کیلئے ہوٹھا اور باقی نفع جاروں کے بیچ مسا وی تقسیم ہوگا تو اس شرکت کو فاسد قرار دیں گے اور سارے نفع کا مالک کشتی والا ہوگا اور جاروں شرکویں سے لئے اجہ رہ مثل *ہوگی*۔

والدوق

الدخير الديكسي شريك كويرحق منهين كدوه اس كے حصد كى زكو ۃ بلا ا جازت ا س كے مال سے اداكرے كوج تحض تجارتي مورس اختيار تقرب حاصل باورز كوة إس زمره سوالكب ب مرشر مك اس كى اجازت ديد كدوه اس كى زكوة اس كے مال سے اداكرد ب اور کھروہ سے بعد دیگرے ادائیگی زلوۃ کریں تو اس صورت میں حضرت امام ابو صنیفیۃ فرملتے ہیں کہ بعد میں زکوۃ ادا کرنے والے برضمان لازم آئیگا چاہے دو سرے شریک کی ادائیگی زکوۃ کا است علم ہویا نہ ہو۔ حضرت امام ابولوسف ؓ اور حضرت امام محرج فرماتے ہیں کہ عدم علم کی صورت میں صنمان نہ آئیگا اور دونوں تے بیک قدمت اداکرنے بر دونوں ضائمن قراردیئے جائیں گئے اور پھرادولوں ایک دومرے سے وصول کرلیں گئے اور دولوں میں کسی ایک کے مال کے زیا دہ ہونیکی صورت میں وہ زیادہ مقدار وصول کرلے گا۔ ٱلمُضادبةُ عَقُلُ عَلِ الشركة فِي الرِّبِ بِمالٍ مُن احِدالسر مضاربت ایک ایسے مقدِ شرکت کانام ہے کہ نفع کے اندر دونوں شرک بول ادرایک تَصِةَ المُضارِبَةُ إِلا بِالمَالِ الَّذِي بيِّنا أَنَّ الشَّى كَةَ تَصِةٌ بِهِ وَمَنُ شُوطِها آَى يكورَ اسى الك ذريد درست بولك جس ميں شركت كا صحيح بونا بم نے بيان كيا مشرط مضاربت شريكوں كے درميان نفع كا اس طسري الت التر جم بينم ممام مشياعًا لا يستقتى احدُ ها منه كا كرم اهم مسمّاً لا يُ وَلا بُكِرٌ اَنْ يكونَ الممال مسكّاً م كاستحقاق منهو _ اوربيمي لازم ب كرمضارب كرنوا له كمال كواسطرة وكرب لِزَبِ المَالِ فَإِذَ اصِيّت المُضام بدُّ مطلقًا جَان المضام ب أنْ والككسى نوع سے قابص مر ہو مجعر مطلعًا مضاربت صيح ہونے پرمضاربت کے واسطے خريد ما اور سجيا ا ور يبعُ وَ يُسَافِحُ وَيُبِضِعُ وَيو كُلُ وليس لمَا أَن كِدفعَ المَالَ مضام بعة إلاأن ياذك اوراس بضاعت برحواله كرنا اوروكيل بنانا مائز بوكا البتداس كمالي مضاربت برمال دينا درست بوكا الايكمماز لَهُ رَبُّ المَالِ فِي ذُلِكَ أَوُ يَقُولُ لَمُ إِعُلُ بِرَايِكَ وَإِنْ خَصَّ لَهُ رَبُّ المَالِ إِلْتَعِينَ ال اس كى اجازت عطاكر يا يه مجے كه وه ابنى دائے برعمل بيرا بو - اوراگر مال والاكسى مخصوص شهريس تحارت كى تعبين فِي بَلْهِ بعينِهِ أَوْفِي سِلعَةٍ بعينها لَكُرِيجُزُلُهُ أَنُ يَعَا وَنَاعَنُ ذَلِكَ وَكُنَّ الْكَ إِنْ وَقَّت كروس يا سامان معين مين مجارت كى تحقيص كردى بولة يه درست تنبس كه مفيارب اس كے خلاف كرسے اورايسے بى اگر للَّهُ ضَاَّمَ بَهُ مَن يَأْ بعينِها جَائَ وَيَطِلَ العَقُلُ بمُضيَّهَا وَليسَ للمضايرِبِ أَنُ يشتري

الدري

أَ إِن رَبِّ المَالِ وَلَا إِن مَا وَلَا مِن يعتق عليهِ فان الشَّرَمُ مُم عان مشتريًا لنفسه دون ا در مضارب کیواسطے مال والے کے باپ اوراسے اولے اورا لیسٹنمس کوٹر مدنا درست مہیں کہ ٹر بدنے برمال والے کیجانب سے آزاد ہوماً المضائم بتروّان كان في المَالِ مِ مُرُّخُ فَليس لِهَ إِنْ يَشْتَرِي مَنْ يَعْتَى عَليه وَأَنِ اشْتَرِمُهُمُ اورمضار ب انضين اپنے واسطے خريدے تواسے بطورمضارب تہنيں ملکہ اپنے واسطے خريد نيوالا شمار پر گا۔ آ ور مال بيس نغع کی صورت ضمنَ مألُ المُصَاّدِيةِ وَانَ لَمِيكِن فِي المَالِي بِ جُ جَان لِدُاكُ يِسْتَرَيَهِم فَانُ زَادَتْ قِيمتُهُمُ يس مفاربت كموا سط اليشخص كاخريدلينا درست: بوكاكده اس برأ زاد بوماً أكروه السيضغص كوخريد مجا تومفاربت كم ال كاضمان ازم بوكالدرال عتق بضيبهم منهم وكمريضهن لرب المكال شيئًا وكسيعي المُعتى لرُبّ المكالِ في قلى نضيبهن من نع نبهد زير فريدا درست بو كابعراسكي نتبت من اضافه بوجائية اسكحصد كوازاد قراد دين كه ادرمضارب برصاحب الكيلي كسي جز كاصمان لازم ني يكا اور آزاد مونيوالا صاحب الكيواسط اسك حصد كي مقداد ك مطابق سع كرسكا . لغت الى وضحت ؛ المهضاً ديد الساعقد ص بن الك كا مال موا وردوس كى محت اور نفع مين دونول شرك بول - التي ع ب مشاعا المشترك مسماة المعين وبالمال اللك الك صنيح المنصناب الشفهادية الاسطارين كاجهانتك تلق بريمي الكقيم كي شركت فراددي ع و المراح المراحة ال اس کا درست ہونا مشروع ہے ۔ اسلے کہ رسول اگرم صلی الشرعلیہ وسلم کی بعثت کے بعد بمبی لوگوں کے درمیان اس ظرن كا معامله دائرسائر رما ورسول الترصلي الشرعليه وسلم في اسكى مانعت بنيب فرماني. علاوه ازيس اميرالموسنين حضرت عرض ١ ميرالمومنين حفزت عنمائ أوردومر عصابه كرام كاس برعمل رما وركسي كاانكار نابت تنهيل -المُضام بلة عقد على الشيوكية الإرا صطلاح اعتبارت مضارب الساعقد كم الا السي كداس من الك شربك كي طرف سے بقو مال مہوا ور دومرے مشر یک کاعمل و کام ہوا ور باعتبارِ لفع دونوں کی اس میں شرکت ہو۔ مال داَ کے کو اصطلاح كے اعتبار سے ربّ المال اور كام كرنيوالے كومضارب كہتے ہيں اور جومال اس عقد كے كتت ديا جا آ اسے وہ

مال مضاربت كبلا ملهد وينارو درم مين اس طرح كا مال حس كي اندر شركت درست بواس ك اندر مضارب کو بھی درست قرار دیاجائرگا- علاوہ ازیں اسلے درست ہونے کیلئے یہ ناگر رہے کہ نفع کی مقدار دولؤں کے درمیان فے ہو۔ مثال کے طور کر میطے ہوکہ نفع دونوں کو آ دھا آ دھلطے گا اور اگر شریکوں میں سے ایک ازخود مقدار پر نفع متعین کرلے تو عقد مضارب ہی رسرے سے فاسد ہوجائیگاا دراس صور کیں مضارب فقط محنت کی اجرت بائیگا۔ اورا 1 ابويوسف فرمائي مراس كي مقدار شرط كرده مقدار سيزياده مذبهو كي مكر امام مرد اورام مالك، امام

فاذا صحت المهضام وبلة مطلقاً الم - اگراليساً سوكه عقدٍ مضارب على الاطلاق بهوتو اس صورت ميں مضارب كو

شافعي اورامام احداد فرمات بي كهاس مين اسطرح كي كوئي قيدنه بهوگي -

يد الشرف النوري شري ان سارے اموری اجازت بوگ جن کا ما جروں کے بہاں رواج بوشلاً نقد بااد صارخ بدنا اور بحیا ۔ اسی طریقہ سے وکیل مقر کرنا اور سفر کرنا وغیرہ مگراس کے داسطے پر ہرگز درست نہیں کہ وہسی دوسے شخص کوبال بطور مضاربت دیدے البتہ اگر مال والا ہی اجا زیت عطا کردیے یا وہ پر کہدیے کہ اپنی رائے پڑعمل ہیرا ہوتو درست ہوگا ، علاوہ ازیں اگر مال والا کسی شہر كواس كيلي ففوص كردم يا محضوص تخص يا مخصوص سامان كي تعيين كردم تومضارب كيلي بيه درست منهي كداس كے خلات كرے اس كنے كم مقارب كے جي تقرف كا جهال مك تعلق ہے وہ مال كے مالک كے عطا كرننے باعث بوالہے. ولامن بعتق عَلَيْ الخ-اگرخر ما جانبوالا فلام ال نے الک کا ایساع زیز ہوکہ خرمیے جانے پروہ اس بی طرف سے آزاد بوجك تواس كي خريداري كو درست قرار منديس كل وجريب كم عقد مضاربت تو نفع ماصل رسي عز صن کیاگیاا وراس غلام میں گسی تبی اعتبار سے لفخ شہیں ملکہ نقصان ہے علا وہ ازئیں مضارب کیلئے یہ درست سنہیں کہ وة ایناذی رقم محرم غلام خربید - اس این که حضرت امام ابو صنیفهٔ اس صورت میں مضارب کے مصد کے آزاد موجانیکا حکم فرات ہیں اور رب المال کا حصہ خراب ہوجائے گاکداس کی بیع درست ندرہے گی لیکن بیح ماس موت يس ميدك فيت علام راس المال سے برهي موئي موورنه ذكر كرده غلامى خريدارى برائي مضاربت درست مولى -إسكة كم قيت غلام راس المال كمساوي ياكم بونيكي صورت مي ملك مصارب عيان ندموكى المذامثال كطورير اگرا بتدائر راس المال دومزار سبوا وراس کے بعد مارہ ہزار مہوگیا مجمر مضارب خوداس پر آزاد ہونیوالا غلام خریدے ادر قست غلاً دومزار يا دومزارسے كم موتو ده مضارب پر آزاد تئیں ہوگا۔ <u> فان زادت قیمتهم عتق نصیب</u> آلا ۔اگرمضار کے اپنا رشتہ دار غلاً خربیتے وقت قیمت غلام راس المال کے مسادى بوكهراس كى قيمت ميں اضاً فه بوجلئ تواس صورت ميں مضاربت كے مصد كى مقدار غلام آزاد قرار دياجاً كا اس كني كراس ابني رشته واربر ملكيت حاصل بوكئ مكرمضارب برمال والديم حصد كاصبان لازم ندائيكا اسواسط کہ بوقتِ ملکیت غلام کی آزادی حرکتِ مضارِب کے باعث بنیں بوتی بلکہ مضارب کے اختیار کے بغیر قبیت میں اصا فہ سبب آزادی بنا البذا غلام حصة رب المال كي قيمت كي سعى كريگاا ورسعايت كرك اس كے صدى فيمت اواكريگا۔ وَإِذَا ذَ فَعُ المضاربُ المَالُ مضافيةً على على ولم إذن الدُربِ المَالِ فِي ذ الك لَم يضمن بالدفع اوراگرربالمال کی اجازت کے بغیرمضارب یے کسی کو مال بطور مضاربت و پریا ہو ند محض دیسے صنمان لازم ہو کا اور ند دوسس وَلاَيتِصرِّ فَالمَضاء بِ التَّانِي حَتى يرج فاذا رَج ضمن المضاربُ الاولُ المال لربِ المال ر المال کے اللہ میں اوقتیکہ کی نفع ہو پھر نفع ہونے پر پہلے مضارب پر رب المال کے مال کا صمان آئے گا۔ مضارب کے تقرف کے باعث تاوقتیکہ کی نفع ہو پھر نفع ہونے پر پہلے مضارب پر رب المال کے مال کا صمان آئے گا۔ كَاذُا دُفَّعُ البيدمضاريةُ بالنصفِ فاذ كَ لَمُ الله فعهامضاريةٌ فذ فعها باللَّهِ عَامِ فإنَّ اگر رب المال آوسے کی مضاربت بر مال وسے اور کسی اور شخص کومضاربت کے طلقہ سے عطا کرنیکی اجازت بھی دیکر اوروہ ملث کی مضارب كان رَبِ المَالِ قَالَ لَمُ عَلَى ان مَا م زق الله تعالى فهوبين انصفافِ فلوب المالِ نِصف

6.1

برمال ديرس وتيد ورست سع لس اكررب المال اس سركي كرانشرتنا لى جونفع عطاكر يكا دوم مارس يج من آدها مو كالورب المال كميلة آدها

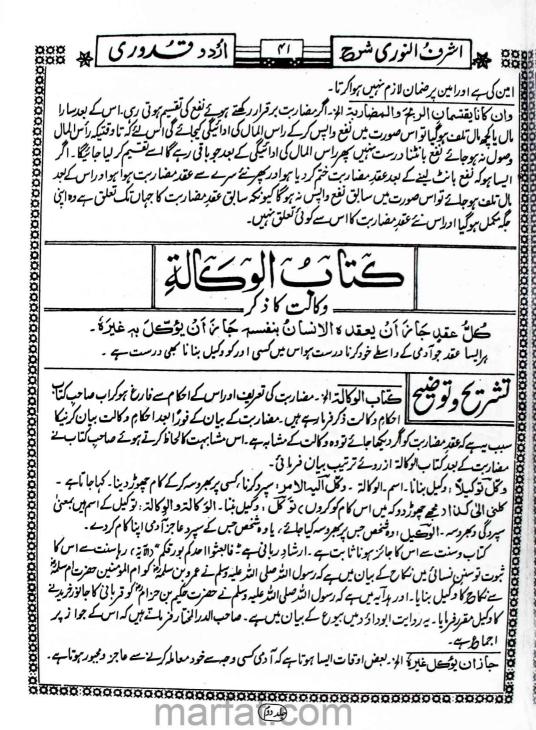
الرف النوري شوي المن المن الدو والم الدوري الرج وَالمهضام بالتابي تُلَثَ الرَّم وللاول السُّدس وَان كَان على ان مارَي قَلْ نفع بوگا اوردوم بعد معنادب کمو اسط تها لی ا در بیلے معنارب کمواسط نفع کاچشا صد اوراگروہ یسکے کہ الترتعا کی جرکچہ نفع تھے علاکسے الله فهوبيننانصفاب فلِلْمُضاكرب الثاني الثلث وكالقي بين رب المكال والمضارب اس میں آ دھااً دھا ہمارے درمیان ہوگا تو دوسرے مضارب کیواسطے تہائی ہوگا ا دربا تی اندہ دب المال اور پہلے مضارب می آ دھا آ دھا الاولِ نصفانِ فان قال على انّ ما مَرزق الله فلى نصف فل فع المَالَ إلى اخومضا موجةً ہوجائیںگا اوراگرکھے کہ جوکچے الٹرتعالیٰ عطاکرے اس کا نفست میرا ہوگا کھروہ دوسرے تخص کو ال نفست مفیا رہت بردیہ سے تونفست بَالنصف فللتَّانِي نَصْفُ الرِّبِ وَلرِبِ المَالِ النَصِفُ وَلاشِي المُضادِبِ الاولِ فأن شَوَط وومرے مضارب اور بغیف رب المال کا ہوگا اور پہلے مضارب کو بکھ نہ سے گا۔ اور ووسی مضارب کیواسط للهُضَادِبِالنَّانِي تُكَتِّي الرِّرجِ فلوبِّ المَمَالِ نصِفُ الرجِ وَللمضادبِ النَّانِي نصفُ الرَّجِ وضِمَن اگر دونتها ن نفع کی شرط کرلی مولو نفعت نفع رب المال کا اور نضعت دوسرے مفارب کا میوگا اور میہلا مفنا ر ب المضادب الاول للمضام بالثاني مقدائ سك س الرج من مالم. دوسرے مضارب کو نفع کی مقدار کا چیٹا حصہ اپنے ال یں سے عطا کرے گا۔ لغت الى وَصَت إِنه وَفَع وينا علاكنا ويتم ونفع وثلث وتهائ ما موقعك الله والترج تجعظا رے مراد لفعہے ۔ ستاس ، جھٹا۔ صنيبي [لمديضين بآلى فع الز- الرابيا بوكه عقد مضارب كرنيوالا الما مازت صاحب مال كسي اورتخف ك كوبطورمضارب ال ديدے تواس صورت ميں بيبے مضارب پرد و سرے كوئحض ال ديے كى وجرسے صنمان لازم مذہو گا تا وقتیکہ دوسرے مضارب سے اس میں عمل تجارت ندکیا ہو۔ اس سے قطع نظر کہ دوسرے مضارب كواس سے نفع ہوا ہو يا مذ موامو - فا مرار وايت مبى ہے . ا در تھزت امام ابولوسف و حضرت اما محريم بى فرات بین و در حفرت امام ابوصنفه سع مجواله محفرت حسن مردی سی که ما وقتیکه دوسرے مضارب کو نفع مذ بهو يبيعُ مضارب پرصماِن که زم نه بهوگا- امام زفرهگ توک، امام ابوکوسف کی ایک روایت اورامام مالک ،ام شافعی م ا در امام ابو یوسف یے قول کی رُست فقط مال دیرسے ہی پرضمان لازم آجائیگا۔اس نے کرمضارب کا جمال تک تعلق ہے اے اما نت کے طور پر تو ال دیرسے کا اختیارہے مگر مضا رہت کے طور پر دسنے کا حق نہیں -ا) ابولوسعة وإمام تحرير ك نزديك مال كادينا دراصل اما منت ب يه برائة مضاربت اس صورت بس بوكما جبکہ دورے مضارب کی جانب سے وجودِعمل ہو۔ امام ابوصنیفرج فرمانے ہیں کہ مال کا دینا ایداع کے عمل سے پہلے ہے ية نه بوجداً يداع ضما ن لازم آئيگا ورنه بوجد ابضاح ملكه دومرے مَضا رب كونفع حاصل بوجلت پرضمان لازم آسخ الما اس النه كداب ال مين دور امضارب شركب بوكيا-

الدو وسروري 😸 🎎 فل فعها بالنلثِ بَالنَالِ الرّمضارب باجازت رب المال كسي دوسرك ومضاربت بشرط النّلت يرمال دس در آنحاليك صاحب ال يهيا مضارب سے يہ طے كر جيكا ہوكہ الله لقال جو نفع عطار كريكا وہ دونوں ميں آدھا آ دھا ہو كا تواس شرط ﴿ من ب و ب من الما الله المستى بوكا اور دومرك مفارب كوالك تها في ط كا - اسواسط كريب مفارات اسكواسط له سے دیں۔ روں ہوں ہے۔ اس میں ہے۔ روگیا چھنا حصہ تواس کا حقدار بیبلامضا رب ہو گا۔ مثال کے طور پر دوس مضارب ب كوچه د نا نير كا نفع بهوا بوتو ئين دينار كامستى صاحب مال بهو گا اور د د كا خفترار د و مرا مفيارب اورا مك كامستى مبها اله عَلَى مَادِينَا قلْكَ اللهِ الرايسا بوكه صاحب ال يبطِ مضارب يبكي كم الله تنظيم فع مجع عطاكر سكاوه بم دولؤل ك بيم وصار دها بوگا اورمسئلك باقى صورت جول كى تول رسے تواس صورت من دوسرامضارب الكي تهائي بلت كا یی اور باقیماندے دونتهائی پہلے مضارب اور صاحب مال کے درمیان آدھا آدھا تقت یم ہوجائیگا۔ الزاس شکل میں تینوں U دود و دینا رہائیں گے ۔ دِج یہ ہے کہ صاحب مال نے اپنے واسطے نفع کی اس مقدار میں سے اُدھی کے گیہے جو کہ پہلے مفار كوسط اوروه مقداراس حكم دومتماني سے بنساس كے مطابق صاحب ال اس كے تا دھ يعني الكھ متما ي كائس في مركا. مكر بعكس بيلي وكركرده شكل بي صاحب البني اين واسط سادي نفع كا وحلط كيا تها . نصفه الز- أكرصا حب ال يهل مضارت يدكي كم الترتعال جوكي نفع عطاكر في كاس كا أدها مرس لي بوكا اور اس مے بورمبراامضارب کسی دور رئے میں کو نفست کی مضاربت کی نٹرط پر مال دے تو اس صورتِ ہیں کل نفع ہیں سے دھے کامنتی صاحب مال بوگا اور آ دھا دوسرے مضارب کا بوگا۔ اور رہا پہلامضارب تووہ کھونہ اے گا. وجربيسي كدوه ا بنلسطن والا أدها نفع ووسرب مضارب كودس يتكا- ا دراگرايسا بهوكريسي مضارب كر داسط نفع ك دوستهائ كي شرط كى بوتواس صورت بي بهلامضارب دوسر عضارب كونفع كا بيمنا وصداي بي باس عطارتكا-اس واسط کہ مونیوالے سارے تفع میں سے شرط کیمطابق و دھا نفع تو صاحب ال کا ہوگیاا ور دوسے مفارب کو سارے نفع میں دوسہائ کا استحقاق ہوا تو اس کے حصہ کے اندر چھے حصہ کی جو کمی آئ اس کی تلائی اس طرح ہوگی کربہا مضارب اپنے اسسے دیکریہ واقع ہونوالی کی پوری کرکے اسے نقصان سے بچائے گا۔ مضاربت نام كى وجم المضارب باب مغاطلت سبد اس كايدنام ركع جائ كى وجرب كه الطرب فى مضارب أن بدر وأخرون يفردن في الْأَرُهُنِ مَيْتِغُونَ مِنْ فَضُلِ النَّرِ داور لِعِصْ مَلَاشِ معاش كِيلِهُ لَكَ مِنْ سِفِرَكِ مِنْ مَضَادب بمي محدول كفع كي خاط سفر كرتاا ورزين مين كهومَت لهد اس مناسبت سے اس عقد كانا مى عقدِ مضاربت باركيا - اہل مجازات مقارصد سے موسوم کرتے ہیں کیونکہ صاحب ال اسے مال کا کھ مصد الگ کرے عمل کر نیوالے سرد کر الب۔ ا حناف رجمهم الترك نص كي موا فقت كم باعث لفظ مضاربت اختيار فرمايا-

الشرف النورى شريط المستع وَاذَا مَاتَ دَبُّ المَالِ إِوالعِضامِ ابُ بطلتِ العِضَادِبَةُ وَإِذَا امُّ سَكَّ رَبِّ المَا لِ عَنِ الاسْلَأ ا دراگر صاحب ال یامضارب مرکیا تو مضارب باطل قرار دیجائے گی . اور اگر صاحب مال اسام سے معرک دارالحسر بلاگیا وَلَحِقَ بِلُ ابِهِ الحربِ بَطِلَتِ المضادِبَةُ وَإِنْ عَزَلَ دَبُّ المَاكِ المضابِ بَ لَمُ لَعِلْ بعزلَ حتى ومفاريت باطل قرارد بجائ كى يد اور اگرصاحب ال معنارب كومفنارست سے شادے ادرا سے اس كاعلى د بو حتى كم استاري أوباع فنصرَّف كم جَامِّز وكرات علِم بعزله والمال عود ص في يده فلد ان يسعَهَا ولأيمنعه ده خريد و فرو خت كرك تواس كايد تقرف درست بوكا اوراگراسے مضارب سے بشانيكا علم بوا دراس كے پاس موجود مال سامان بولوده العَزِلُ مِنْ ذٰلِكَ نُعِرُكِ عِنْ أَنُ يِسْتَرَى بِمُنْعَاشِيثًا أَخَرُوَانَ عَزِلَمَ وَمُرَاسُ المَالِ دَرَاكُمْ اے بیج سکتاہے اوراسکامیغاربہت معزول کیا جا نااس میں مائل نہوگا مجراس کواس قیمت مدرسری جزکی فریداری درست نہوگی ادراگر اَ وُكَانَانِيُرُقُكُ نَطَيْتُ فَلَيْسَ لَهِ اَنُ يَتِصِرُّتَ فِيعَا وَإِذَا افْتَرْقَا وَفِي الْمَالِ ديونٌ وَقَـكُ مَ جُحَ مضاربت سے بٹلتے وقت مال داہم یا دا بیرلغذ ہوں تومغارب کمیلئے اس میں تعون کرنا درست نہوگا اور اگرصاحب مال اورمضارب الگ ہوگئے الهُضاريبُ فِيرُ إَجُبَرُهُ الْحَاكِمُ عَلَى إقتضاءال يونِ وَإِنْ لَهُ يَكُنُ فِي الْمَالِ دَحُ كُولَاهُهُ درا کالیکه بال ادهارس برا بوا ورمضا رب اس کے دریعہ نفع اتھا چکا ہوتو حاکم ادھار کی وصولیا بی مرمضا رب کو مجبو رکرے ادر ال کے الاقتضاءُ وَيِقَالُ لَمَا وَكُلُ رَبَّ المَالِ فِي الاقتضاءِ وَمَا خَلَكَ مِنْ مَالِ المضاربَةِ فَهُو مِنَ اندرنغ من مونے مرمضا رب بروصولیابی فازم مرموگی اوراس سے بربات کہی جائیگی کدوہ وصولیا بی کی خاطرصا حب ال کودکیل بنادے - اورال الرِّيج دُونَ رَاسِ المَالِ فَانُ زَادَ الْهَالِكُ عَلِى الرِّيجِ فَلاضمانَ عَلَى الْمُضابِ فِيهِ وَانْ كَأَنَّا مضاربت صابح ہوگیا تو بجائے اصل سرہا یہ کے نفع سے صابح شرہ شما رہوگا بحراکر صابح شردہ ال کی مقداد نفع سے بڑھ گئ توصفا رہ بر يتسمان الرَّبِ وَالمَضَارَتُ عَلَى حَالَهَا نَتَرَ هَلَكَ المَالُ كُلَّ أُوْبِعِضُ ثُراد الرَّبِ حَتْمُ اس كاحمان لازم مربوكا اوراكروون ني بات ليا بوا ورمضا رب جوى كى نوى بواس كم بعد سارا يا كم مال منائع بوجائو نفع يستوفي رَبُّ المَالِ رَاسَ المَالِ فَانُ فَضُلُ شَيُّ كَانَ بِينِهُمَا وَإِنْ نَعْصَ مِنْ سَاسِ دونوں می دائیں کردیں حق کر مالکِ مال کو اس کی اصل رقم کجلئے اس کے بعد حوفض باقی رہے وہ ان دونوں کے درمیان باسٹ دیا جائیگا ا دراگر المال ليُريضَين المُضاربُ وَإِن كَانا قسم الربح ونسَخًا المُضاربةَ ثمَّ عَقَدا عانهاك اصل رقم كجوكم برجلة ومفارب برمنان ما يكا اوراكرفع باش كرمضارب خريس اورمجر عقدمفارب كريس اس كالبدال المالُ لَمُ يَرادا الربحُ الاول وَيجِئُ المضاربِ أَنْ يبيعَ بالنقل والنسيئة ولايزةم عبدًا ضائع بوجلے لو بدونوں سابق نفع والیں فرکس مے . ا درمضارب کے اع درست ہے کہ وہ نقد سیمے ادراد حار فروخت کرے اوروہ وَلَا اَمُدُّمِن مَالِ المُضادِبَةِ -مضاربت کے مال سے ز فلام کا نکاح کرسگا اور ز باندی کا۔ ت ارت ، وارزه اسلام انكل جانا . عرل عدره سے شادينا - الاقتضاء ، وصولت إلى

(طدرات)

الدو وسروري الله هلك ؛ ضائع بوا من النسويا - النسويمة ؛ ادهار - عتبل ؛ فلا - اسمة ؛ باندي -ملات، عنان ہوا سب رہ است و افرامات رئیب المهال الح اگر صاحب مال یا مضارب کا انتقال ہوجائے تواس صورت مشرر کے و تو صبح اللہ مضاربت باطل و کالعدم قرار دی جلئے گی اور سطے شارہ عقد مو د بخود سوخت ہوجائیگا وجريب كد بعد عمل مضارب كاحكم توكيل كاسا بوتله واوروكاكت مين نواه مؤكل موت سع مكنار بهويا وكيل مرجائ وونون صورتوں میں دیکانت باطل سروجا پاکرتی ہے تو تھیک وکالت کپیطری مضاربت کو بھی اس شکل میں باطل قرار د ما جائيگا - علاوه ازيں اگر خدانخواسة صارح ب مال دائرہ اسلام سے نبل کر اور دین سے بھر کر دارالحرب چلا گیا ہوتواس یں ہے۔ صورت میں بھی مضارب باطل قرار دیجائیگی۔ اور حاکم کے دارالحرب میں اس کے بطیے جانے اور ان سے مل جانے کا حکم صورت یں بی سے رہے ہوں مریب ہیں۔ لگا دینے پراس کی املاک اس کی ملکیت سے سکل کر در تا رکی جانب منتقل ہو جاتی ہیں تو گویا یہ مرنے دالے شخص کے زمر میں آگیاا دراس کا حکم نوت شدہ تنخص کا ساہوگیا اور حالم کے حکم الحاق سے قبل مضارب کوموقوف قرار دیں گے۔ میں آگیاا دراس کا حکم نوت شدہ تنخص کا ساہوگیا اور حالم کے حکم الحاق سے قبل مضارب کوموقوف قرار دیں گے۔ اورده لوث أنيكا تومضارب باطل قرارس ين مانيكي . وان عزل رب المال الخ اگراليا موكه صاحب ال مضارب والگ كرديد ليكن مضارب كواس عليمدگ كاقطها علم نه بهوا در ده این مبلائه جلنے سے بے خربوری که ره اسی بنار پرخرید و فروخت کرے بو اس صورت بیں اس کی خریر دوخت درست بوگی اس کنے کہ وہ بجانبِ صاحب مال وکیل کی چینیت سے اورارا دہ وکیل کی دکالت م کرنا۔اسکاانحصار اس کے علم پر مہواکر ماہے۔ لہذا ما وقتیکہ وہ اس مہلئے جلنے سے آتا گاہ نہومعزول قرار نہیں دیا جائیگا۔ اوراگر اسے ا ہٹائے جانیکا علم اس حال میں ہوکہ مال بجائے نقد مہونیکے سامان ہوتو اس صورت میں بھی اس کا الگ کیا جاما سامان کے فروخت کرنے میں رکا وٹ مذہنے گا اس لئے کہ نفع کا جہاں تک تعلق ہیے اس سے مضارب کا حق متعلق ہو چکاہے اور اس كا أطبارت يم بى كے ذريعيه مكن سے جس كا الخصار راس المال يرب اور راس المال كامعالم ير بركم اس كا منحم الذاره اسی وقت ہوگا جبکہ سا مان فروخت مہوکر نقد مہوجائے۔ واذاا فترقاً وفي المال ديون الز- اگرصاحب مال اورمضارب عقدِمضا دبت نسخ بهونيكے بعدالگ بوجائين الحاليك مال مصاربت لوگوں کے ذمہ قرص مواور تجارت مضارب نفع بخش رہی ہوتواس برمضارب کو جبور کریں گے کہوہ قرمن کی وصولیا بی کرے اس لئے کہ مضارب کی حیثیت اجری سے اور نفع ایسلے جیسی کہ اجرت بی اے عمل کمل کرنے پر مجود کریں گے اور اگر تجارت نفع بحش نہ رہی ہوت اسے وصولیا بی پر مجبور تہیں کریں گے۔ اس لئے کہ اس صورت يس و مترع شما رمو كا ورمترع كو مجور بني كياجا آالبة اس ي كبس كده وصوليا ي قرص كي خاطر صاحب ال ب مقرر كردك تأكماس كے مال كا آلما ف ند ہو۔ و ما هلات من مال المضاربة اله . أكرمضاربت كامال المد بوكراتو اس نفع سه وضع مذكري كم اس لي كدراس المال كى حينيت اصل كى سے اور نفع كى حينيت تا راح كى اور مبتريه بيك تلف شده كو تار بع كى جانب تو الا عرائ اوراگر تلعن شده مال کی مقداراتی بوکد نفع سے بڑے کئی تو مضارب براس کا صمان لا زم نہ بوگا اس لئے کماس کی حیثیت



ادُد و وسروري 🚜 👸 ا دراسے دوسرے کو دکیل بنانے کی احتیاج ہوتی ہے۔ يها ب صاحب كمّا بسك جازان يعقد لا المتوكيل فرايا - يرتنبي فرايا "كل فعلي جاز" بياس بزار يركه بعفل فال اليه بني كه وه عُقود كم محت منهي آت اوران مي خود موجود بهوما عزوري بو تلب مثلًا استيفار قصاص كم وه خود كرنا درست ہے ادراس میں خود کے موجود مذہوتے ہوئے کسی کو دکیل بنا نا درست تنہیں۔ الجوهرہ میں اسی طرح ہے ۔ مگر اسسے اس کا عکس مفہوم نہ ہو گالیتی ہروہ عقد حج آ دمی نود نذکرے اس میں وکیل بنا نابھی درست مذہو یعض مورتوں يس أس كاجواز ملتاب، منظاً مسلمان تحياج كشراب كي خريد و فروخت درست تنبيل - ا در أكروه كسي ذي ‹ دارالاسلام كا عِيْرُمسلم باشنده) كواس كا وكيلِ بنا دي توسفرت امام ابو حنيفة "كي زد ديك جائز سے - الدرالخيار ميں اسكى عراحت ب اس کی شرط یہ سے کم مؤکل وکیل کو تھرف کا اِختیار دے ۔ اوراس کی صفت بیسے کہ بدایک جائز عقدہے اور مؤکل کو وكيل كى رضائك بغير مهى اسد بران كا وروكيل كو يؤكل كى رضاء كے بغير مهى به جان اور و كالت سے دست بردار بونيكاحق حاصل سے اوراس كا حكم يہ سے كه وكيل اس كام كوانجام دے جو كوكل سے اس كے سپردكيا ہو-ويجوئ التوكيل بالخصومترفي سائرالحقوق واشباتها وعجوة بالاستيفاء إلافي الحداود ا درخصومت کی خاطر سارے حتوق ا درا ن کے ٹابت کرنے کی خاطر دکیل مقرر کرنا جائز ہے ا در حصول حقوق کی خاطر کیل مقرر کرنا وَالعَصَاصِ فَأَنَّ الوكَالَةُ لَا تَجِحِ مُ استيفاعُها مُعَ غَيبِةِ الْمؤسَّلُ عَنِ المُجَلِّس وَقال درستے بج صدداور فصاص کے کمان میں مؤکل کے حاصر مجلس نہوتے ہوئے انتے حاصل کر نیک نے دکیل مقرر کرنا درست بنیں . اورا الم أبُوكنيغة الكيجُونُ التَوكِيلُ بالخِصُومَةِ إلاّ برضاء الخَصْم إلَّا أَنْ يكونَ المؤمِّلُ مُردِينًا الوصينة مرخ دراياكه طلام أزت فريق ما في وضورت كى خاطر دكيل مقرر كرا درست منبي الديكر دكيل بنا ينوالا بيمار موسيا سين رو ز أَوْعَا مُنَّا مُّسِيدُ لا تلت مِنا أَيام فَصَاعلًا وقال أبويوست وعمل رحهما الله يجوى التوكيل یا تین سے زمادہ کی مسافت پرہو۔ اورالم ابولوسعيه و الم محر ع فراياكه بلارضائ مدمقا بل بمي خصومت كيك بغيرى خاء الخضم وكيل مغرركرنا درست ب. صيم التوكيل بالخصومة الخ- علامة قدوري ايك مقره ضابطة وكفرله على كمرايس جزين جن كاع كل كيا خودكرنا درست بودكيل مقرركرنا بمي درست بعد يعن حقوق بیرین برانتک بعلق ہے اس میں خصومت کی خاطرد کمیل مقر کرنا جا گزیدے۔ العباد کا جہانتک بعلق ہے اس میں خصومت کی خاطرد کمیل مقر کرنا جا گزیدے۔ ویجون بالاستیفا ء آلز - وہ معقوق جن کی ادائیگی مؤکل پرلازم ہوان کے پوراکرنے کیلئے اگر دہ دکیل مقر کر دے تو درست ہے اور وکیل مؤکل کے قائم مقام قرار دیا جائے گا مگر حدود و قصاص اس ضابطہ سے سنٹنی ہیں اوران میں وکالت درست نبیں۔اس کا سبب بہ سے کہ جدود وقصاص کا نفا دمجرم پر مہواکر المہے اوراز سکا ب جرم کر نبوالا دراصل وکل ہے کیل نہیں ۔ اس طرح مؤکل کی عدم موجود گی صدو دوقصاص کے بو راکرنے کیلئے وکیل بنا مانبھی درست نہیں اس لئے کھدود ادتی سے شک وَسَشِبہ کی بنیاد برختم ہوجاتی ہے اور مؤکل کی عدم موجود گی میں پیمشبہ باتی ہے کہ وکیل خود حاضرہوتا وقال ابو حدینفتر لا پیمون التوکیل الز - حفزت امام ابوصنیفه و فرماتے ہیں کہ خصورت کی خاطر دکیل مقرر کرنے میں یان بے کہ مدِمقا بل مجی اس پر رضا مند ہو۔ البتہ مؤکل ہیماری کیوجہ سے مجلس حاکم میں نہ اسکے یا وہ مدت سفر کی مقدار غائث بو یا بیکروکیل سنان والی ایسی عورت بروجومروه کرتی بوکدوه عدالت میں حاصر بروسے برجمی این حق کے متعلق بات جت نہ کرسکے۔ نوان ذکر کردہ شکلوں میں وکمیل مقرر کرنے کے لئے برمقابل کے رضاً مند ہونیکو شرط قرار نہ دیں گے۔ أمام ابولوسف ما الم محرِّةُ أورامام مالك ، امام شافعي ، امام احرِّهُ كـ نزديك مرمقا بل كاراضي بونا شرط نهس اسك کہ وکیل مقرر ترنا دراصل خاص اسپنے حق کے اندر تصوب سے تو اس کے واسطے دوسرے کے راضی ہونیکی شرط نہ ہوگی . امام ابوصیفة کے نزدیک خصومت کے اندرلوگوں کی عادات الگ الگ ہواکرتی ہیں لہٰذا مُرتعا بل کی رضا ہے بغیر اگر و کیل نالے كودرست قراردين تواس مين مرمقابل كو هزريبني كا - رملي اور الوالليث فتوے كيلئے امام الوصنيفة كے توك كوا حتيار فرماتے ہیں۔ عتابی وعزہ کا اختیار کردہ قول تمبی میں ہے صاحب بداییک نزدیک اختلات کی دراصل بنیاد توکیل کالزدم سے ، توکیل کا جائز بوانہیں بعن اما الوحینیة اگرچہ مدمقابل کی رضائے بغیرتو کیل کو درست قرار دیتے ہیں لیکن بدلا زم نہیں ۔ شمس الابحثہ سرختی کے نز دیکھیے اگر قاصی مؤکل کی جانب سے صرر رسانی سے با خبر ہوتو مدمقابل کی رضا رکے بغیر توکیل کو قابلِ عبول قرار مذہ میں گے ورنہ قابلِ قبول قرار دیں گے۔ وَمِنْ شَوطِ الوكالةِ أَنْ يكونَ المؤكِّلِ مِمِّن يملك التصوف ويلزمه الاحكامُ وَ الوكيلُ مَنْ شرط و کالت بہے کہ دکیل بنانے والا مالک لقرف لوگوں میں سے اوران میں سے ہوجن کے احکام لازم ہوئے میں واوروکیل کا يعقلُ البيعَ ويقصد لا وَإِذَ اوَتَ لَا لَحِرُ البالِغُ أو المَاذونُ مِثْلُها جَان وَإِنْ وَكُلُ صَبَتُ شماربيع كوسنجعيز اوراس كاارا ده كرنيوالون مين بهواوراگر بالغ آزادتنفس ياتجارت كياجازت ديا كياغلام اينغ بي طرح بح شخص كودكيل محجوثًا يعقلُ البيعُ وَالشراءَ أَوْعِيدًا عِجورًا كَمَا مَنْ وَلَا يَعَلَّقُ بِهِمَا الْحَقُوقُ وَتَعَلَّقُ بنائے تودرست ہوا وراگر نفرونسے روکے گئے ایسے بچہ کو وکیل بنائے ہوسے و شاد کوسیمنا ہویا ایسے خلام کودکیل مفرر کرسے فرنسے دوک ر باگیا ہوت میں درست ہے مگر حقوق کا تعلق ان دولوں ہوئیکے کجائے انکے مؤکلوں ہوگا۔

الدو وسروري المد وكرث شوط الوكالمة أن يكوك الموكل الزروكال معيم تنوي شرائط ميس الك شرط مؤكر کاان میں سے بہونا قرار دیا گیا جو کہ مالک تصرف ہوں ۔اس لئے کہ دِکیل بنا نیوالے ہی کی طرف سے دکیل مالک تقرب ہواکر ماہیے۔اس واسط اول یہ ناگزیر ہو گاکہ نود مؤکل مالک تقرب ہو تاکہ کسی اور کواس کا مالک بنانا درست بود اس تفصیل کے مطابق یہ درست سے کہ تجارت کی اجازت دیئے گئے غلام اور مکاتب کو دکیل بنایا جائے۔ اس لي كمان ك تقرف كودرست قرارد ياجا ملهد البته تجارت اورتقرف سے روك كي غلا كودكيل مقرر كرنا درست نهوگا-علاده ازس اختیارِ نقرب ہونے میں اس کا کوئی اغتبار منہیں کہ جس سنے میں مؤکل دکیل مقرد کررہا ہو خصوصیت کے ساتھ اس بين أس كوا ختيار تقرب بوللكاس مراد في الجلة اختيار تقرب بوناب. وكملزم ما الاحكام أله: اس جله سامقصود دوم و سكة بن - (١) اس سيمقصود خاص احكاً تقرب مول دم بحاً خاص کے جنس تقرف کے ایکام ہوں ۔ بیس مرا دمیلی بات ہونیکی صورت میں مطلب بیرہوگاکہ دکیل محف اس میں مالک تقرت بو گاجس كرواسط اسے وكيل مقرركيا كيا بومگراس كےلئے يه درست منہيں كه وه كسى اوركو وكيل بنائے وجر یہ ہے کہ احکام تقریب کا اس برلزوم نہیں۔ اسی بنا برخر میاری کے دکمیل کوخر مدکردہ چیز برملکیت حاصل منہیں ہوتی اور برائے سے مقرر کردہ وکیل کوئمن بر ملکیت حاصل نہیں ہواکرتی اس شکل میں کا م کے اندر دوشرطیں ملحوظ ہوں گی۔ براسة بي مراريد. دا، وكيل بنك واليكوتفرن كاختيار دا، احكام تقرف كاس پرلزدم - اور دوسرى بات مراد بوك بركب اور بالكل سے احتراز مقصود بوگا ماعب عنایہ کے تول کیمطابق درست احتمال دوم بی ہے ۔ اس لیے کہ وکیل بنانے والے نے اگر و کبل سے یہ کمدیا کہ بچھے کسی اور کو وکیل مبنا نیکا حق ہے تو وکیل کے لئے کسی دومرے کو دکیل بنا نا درست ہوگاا ورمجر اس سے احتراز درست نہوگا۔ وا ذا وقط المحوالدالغ الز - الركوي أزاد بالغ شخص كسي زاد بالغ شخص يا تجارت كي اجازت دياكيا غلا است بي جسے غلام کووکیل بنائے تو یہ درست سے اوراس طرابقہ سے بجائے اپنے برابر کے اپنے سے کسی کم درج شخص کودکیل مقرر کرے مثلاً آزاد شخص تجارت کی اجازت دیے گئے غلام کوا بنا وکیل بنائے تو اسے بھی درست قراردیں رقے۔ ا وراس كامؤ كل سيم درجر بوناصحت وكالت بي مانع مربوكا- ا دراسي طرح تجارت كي اجازت دياليا علام كسي آ زادشخص کوا بناوکیل بناسکتاہے۔ والعِقودُ الرِي بعِقدُ هَا الوُكَلَاءُ عَلَى ضَرَبَةِ بِكُلَّ عَقْدٍ يَضِيفُرُ الوكِيُلُ إلى نفسه مِثْلُ البَيع ا در دکیلوں کے کے میا نیوالے معاملات کی درقسمیں میں ایک وہ معاملہ جس کی نسبت دکیل ابن جانب کرتاہے مشلاً خرید نا والشواء والاعجام بإفحقوق ذلك العَقُلِ بتعلّق بالوكيْل دُون المؤكّل فيسكم المهبعَ ويتبض ا در بھیا اورا جارہ تو اس معاملہ کے حقوق کا تعلق وکیل سے ہوگا مؤکل سے نہ ہوگا لہذا وکیل ہی خرید کردہ جرخوال کر مگا اور النَّمْنَ فيُطالبُ مِالْقِن ا ذَا اشْتَوى ولِيعْبَضُ الْمَهِيعَ وَمُحَنَاحِمُ فِي الْعَيْبُ وَكُلُّ عَقْلِ يَضِيُفُمُ ا تِمِت كَ وصوليانِ كرب كَمَا مِطالِبُوسَ دقيت ؛ مِن اس سه بوكا اوركس چزئے فريد نے پر وَہی فريد كردَه برقابِق ہوگا . قيب كم مسلم ي

انُدد مشروري الم الوكيل إلى مؤكلِم كالنكاج والخلع والضّلِع عَن دَمِ العَمَدِ فات حقوقَه تعلّو بالمؤكلِ اس سے تعقی ور برایسا معامل جس کی نسست دکیل مؤنمل کی جانب کرتا ہوشلا نکاح اورضاج دم عدد تعدّا قبل برکرسلدمیں تواس دُونَ الوِكيلِ فَلاَ يطالِبُ وكيلُ الزَّوْجِ بِالْمَهْمِ وَلاَيْلِزَمُ وكيلُ الْمَرَأَةِ تُسلِمُهَا واْذَا َطا لَسُّ العلق بجلت وكيل كم وكل سے بوق النزاخا وزر كر وكيل سے مبرطاب منين كيا جائي اور زعورت كروكيل كيلي يالانم بوكا كوه ورت كو المُؤْكِّلُ الْمُشْتَرِيُ بِالْقُنِ فَلِدُانِ يَمْنَعُدُا مِالْأُ فَأَنُّ دَفَعَهُ الْمِدِ كِإِزْ وَلَهُ بِكِن الوكبِلِ أَرِبُ والدكرا ودمؤكل كح خريدايد سيمتن كے مطالبه براسے رو كے كاحق موكا اوراگر دہ اسى كے مبر دكروے تو يرممي درست بے اوروكيل كوخرىدار بطالت ثانتا. سے دوبارہ طلب كرنىكاحق نرموكا. والعقود التي يعقدها الإجومع كآوكيل كرزريع الجأ ويؤجات بي انكي دقسين بن ا يك توكيه معاملات جن كانتساب وكيل ابن جانب كياكرتله عيمتلاً خريد و فروخت، اجاره، - اورد وسرے اس طرح کے معاملات جن کے اغرر وکیل بجائے اسے آئی نسبت وکیل بنا بنواکے د مؤکل ، كِي جَانبِ كَياكِرِمَلْتِ مِثَلِاً كَمَاحَ اورخلع اوردم عمد دِ قصرًا تعتَكُنا ، كے سلسله میں مصالحت ۔ بو ایسے معاملات و كانتساب وکمیل مؤکل کی جانب مذکرتا ہوا ورنسبت این طرف کرتا ہوان میں عقد کے حقوق کا تعلق دکیل ہے ہوگاا دراس ہے بارك مي رجوع كياجائيكا مر شرط يهب كموكيل كوتصرف كالفتيارد ياكيا بوا وراس اس مدر كانه كيا بوتوزيد نے بہٹن برقابض ہوئے اورعیب کی بنا ریر تھ گرنے و گفتگو کرنے ان سارے حقوق کے طلب کرے لممي وكيل مرجوع كياجائيكا ورالي عقوه ومعالمات جن كانساب وكل كيطون بورما بوان كرارب میں وکیل کو جھوڑ کر مؤکل سے رجوز علیا جلئے گاکہ ان میں دراصل وکیل کی حیثیت فقط سفیرو قاصد کی ہوتی ہے البذا مثلاً مهرك مطالبه كا جمال مك تعلق ہے وہ خاوند كے وكيل سے طلب منہيں كيا جائيكا اور يؤكل بي سے اس كا مطالبہ موكا - اليه مي عورت كي جانب مقرر شده وكيل يرية قطعًا لازم نه موكاكه وه عورت كو حوالدكر و حضرت الم شافعی کے نزدیک مرعقد کے اندر حقوق کا تعلق مؤکل ہی ہے ہواکر اہے اس لئے کہ جہاں تک حقوق کا معالمہ وہ حکم تقرف کے تا بع ہواکرتے ہیں اور حکم تعنی دومرے الفاظ میں ملکیت مؤکل ہی سے متعلق ہوتی ہے لبذا جو کم تے ہوں وہ مبی اسی سے متعلق ہوں گے عبدالاحنات حقیقت کے اعتبار سے بھی اور حکم کے لحاظ ب كالعلق وكميل سے موكا - باعتبار حقيقت تواس طرح كداسى كے كلام كے ذريعيد دراصل قيام عقدومعالمه ا ورحکہ کے اعتبارہے یوں کہ اسے اس کی احتیاج سنبس کہ اس کی نسست مؤکل کی جانب ہو۔ لہذا حقوق میں دکیل کی حیثیت اصل کی ہوئی بس عقوق اسی کی جائیب لوٹیس گے۔اس کے برعکس عقد زی اح وغیرمی دکیل ك حيثيت فقط سفيراورقا صدى موتى ب للذا دبال حقوق كالعلق مؤكل سے موالاب

الأدو تشروري ومَن وتكل رجُلًا بشِرَاء شَيَّ فلابلًا مِن تسمية جنسِم وصِفَته ومَبلغ ثمنِم إلا أن يؤكَّل ا ا در وشخص کسی کوکسی شنے کی خریراری کا دکیل معرد کرے تواس کے لئے ناگزیہے کہ وہ اس کی جنس ا دراسکی صفت اور معداد قیمیت بتائے و كَالَةٌ عَامَةُ فيقولُ إِبْتُهُ بِي مَام أُبِت وَراذَا اسْتَرْيُ الوكْيلُ وَ قَبِضَ الْمَبِيعَ ثَمَ الطَّلُع البنة الراسة منارِ ما) بناريهمديا بوكرمرے واسط جرموزوں سمج خريرے ‹ توادرات بِي، اورالروكيل كوئي جرزوريراس پر قابقِن عَنُب فلدَأَ نُ يردَّهُ بِالْعَيْبِ مَا دَامَ المبيعُ فِي يكِم فانُ سَلَّمَ الى المُؤكِّلِ لَعَريره و الدَّباذنه موصل في اس كے بعد عيب كى جربوتو او تتك خريد كرده في براس كاقبضروعيك باعث اسے دوا الله عن اورا أكر مؤكل كرمير دكر وكام تو الاال التوكيلُ نعَقِدُ الصِّرف وَالسَّلَم فَانُ فَارِقَ الوكيلُ صَاحبَ قبلَ القيض بَطلَ الْعَقْلُ کی اجازت کے واپس نزکر میگا اور بردرست ہے کہ عقدِ ص اور سلمیں وکیل بنایا ملت کہٰذا وکیل معاملہ والے شخص^ے قابعن ہونے مقبل الگ وَلايعتنومُفارقة المُؤكلِ وَإِذَا < فَعَ الوَصيلُ بَالشماءِ الِمَّنَ مِنْ مَالْهِ وَقَبِضَ المَبييَعَ باطل قراردیا جائیگا۔ اورمؤکل کے الگ ہوجانیکا کوئی اعتبار نہوگا اوراگرخر بداری کا دکیل تحیت اپنے ال سے اداکردے اورخریرگردہ چرم فلدُأْنُ يُرْجِعُ بِهِ عَلَى المُؤكلِ فان هلك المبيعُ في يد ؛ قبلِ حَسِم هلك مِنْ مالِ المؤكِّلِ قا بعض ہوجائے تو وکس مؤکل سے قبیت وصول کرلے گا۔ اگرخر میرکردہ چیز دکس کے پاس اس کے روکنے سے قبل تلف ہوگئی نوّرہ ال مؤکل سے ملف وَلَمُ لِسِقطِ الثَّنِي وَلِدُ أَنْ يَحْبِسَدُ حَتَّى يَسْتُوفَى النَّمْنَ فَأَنْ حَبِسَدُ فَهَلَكَ فِي يِن إِكَان مَضْوِنًا ہوگی اورقعیت ساقط نہوگی اوردکیل کورچی ہے کہ وہ قیمت کی وصولیا بی کے واسطے خرد کر دہ ننے دوکئے لہٰذااگراس کے روکنے پر وہ ضماک الرهی عند ابی یوسف رجه ادلاً، وضماک البیع عند عید. اس کی پاس تلف ہوگئ تو امام ابو یوسف و فراتے ہیں کہ رس کے صمان کیورہ اسکا صمان ہو گا ادرام محروث نزد کے بیچے صمان کیور ہج الى وصف ، شراء ، خريدارى . لاتب ، مزدرى - فارق ، الك بونا - جدا بونا وحبس ، روكنا - المن قبيت ومن وكل مرجلًا بشم اء شيع الديكس تخص فيكسي كوكون في في خريد الا وكيل بنايا ويد صروری ہے کہ شے کی جنس ، صفت اور مقدار قیمت سے آگا ہ کردے - اس بارے میں مقررہ رہ صابطہ رہے کہ اگروگالت کے افردتعیم ہومثلاً وکیل بنانے والے نے برکرر ما ہوکہ تجھے اختیارہے کہ جرتھے اتھا تعیین کردی گئی ہو۔ مثال کے طور برتر کی غلام خرید سے نگی خاط یاا ورکوئی متعین نتی خری^{سے} تو مجبول ہومگر مہ ملکے درجہ کی ہو تو ان دولوں شک لی ہونے کے کانے اولخ درحہ کی اور زمادہ ہولو اس وگی - مُتَلاً اگر مؤکل ہرات کا تیار شرہ کیٹرا خرید سے کی خاط وکیل مقرر کرے تو یہ وکالت درست ہوگی اس سے قطع نظر کہ قیمت ذکر کی ہویا نہ کی ہو۔ اس واسطے کہ یہاں جہالت محص صفت کے اندر ہے کہ کس تسم کا کپڑا مطلوب ہے اور و کالت کے اندراتی جہالت نظر انداز کرنیکے قابل شمار ہوتی ہے۔ اور اگر کسی شخص کومثلا مکان

الدو تشروري 🙀 👸 کی خریداری کی خاطروکیل مقررکیا گیا ہو تو و کالت اسی صورت میں درست ہوگی جبکہ مُو کل نے بمٹن کی تعیین *کر* دی ہو۔ اس لے کہ یہ درمیائی درجہ کی جرالت ہے جس کا ازالة میت متعین کردینے سے ہوسکتاہے - صاحب برایہ دار کی خریداری كحلة مغرد كرينة اوركوني مراحت مذكرنے كو جالت فاحشدا ورا وينج درجه كى جہالت قرار ديتے ہيں۔ اس لئے كەنگوكام ك یعا ملیسے اس میں ہمسایہ، محلہ وغیرہ کے لجا طب اختلاب ہوا کرنا ہے۔ اوراس کی تعمیل دستوار ہوتی ہے۔ م ہے۔ ک یہ کا ایسے ملک متعلق ہوتا کہ جہاں کہ گھروں میں کھلا فرق ہو تاہیے اوراگر مثلاً تحسی کو کبڑے کی خریداری کاڈیل بوٹے کے تعیین وصاحت نہیں کی تو اس و کالت کو درست قرار نہ دیں گے اس واسطے کہ کبڑے نحلف تسم کے ہیں آورکتین کے بغیاس کا شمار جمالت فاحشہ میں ہوگا۔ <u> ان برد کا با لعب</u> الله -اگروکیل کوئی کشے خرمد کراس پرقابض ہوجائے اس کے بعداس میں کہ انثمار حقوق عقدمين بوتاب ا ورعقد كح حقوق بجانب دكيل لوشة بن اورا أرائسا کے حوالہ کردی ہوتو اب بلا اجازت اسے نوٹانے کا حق نہ ہو گا · اس لئے کہ خرید کردہ شے وعيون التوكييل بعقل المصوت الزرنواه عقد سلم وياكه عقر حرب دونون مين وكيل بنا نادرست سيرا دران دونون رو كل كے جدا بيون كاكوني الرصحت مع برمنيں برأ اللبة وكيل كا الگ بونا معتبرا وربيع كي صحت برا فرانداز بوتا ہے . ليل بنا نيوالا موجود بويا عزموجود وجربه سيه كه دراصل عقدومعا مله كرسة والا وكيل يموكل رِ سے تبار ساجہ معاملہ سے الگ ہوجائے توسرے سے میعقدی باطل قرار دیا جا-ہی وعزہ میں لکھانے کردکیل سا بنوالاً د مؤکل > اگر حاصر سولو دکمیل کے جدا ہونیکا سے پراٹر نہ پڑیگا اسک ل حيثيت الصيل كي بها وردكيل إس كا قائم مقام به ليكن يه فول معتمد منهي وجربير به كم عقد مي الرحيد دكيل مینیت قائم مقام کی ہے مرگز حقوقِ عقر کا جہانتک تعلق ہے اس میں اس کی حیثیت اصیل کی ہوتی ہے ۔ وا ذا دفع الوكسيل بالنه اوالمنن الز- اگرخر مداري كيك مقرر كرده وكيل نه ادائيگي قيمت ايني مال سے كردي توا جق ہے کہ مؤ کل سے قبرت کی وصولیا تی کی خاط خرید کردہ شے کوردک لے حضرت آیا زفرہ فراتے ہیں کد کیل کورو کئے ا حق نہ ہو گا اس لئے کہ دکمیل کا قابض ہونا گویا کو کل کا قابض ہونا ہوا اور گویا وکیل نے خرید کردہ شنے مؤکل کے دیگرائد احناد ج فراتے ہیں کہ وکیل کی حیثیت قیمت کے مطالبہ میں فروخت کرنیوالے کی سی ہے اور فروخت کرے وقبيت وصول كرك كى خاط حزيدكرده جيزكورو كف كاحق ہے . بس وكميل كوبھى اس كا استحفاق ہوگا - اب أكرخ ا رد ه شیر رو کنے سے میلے دکس کے باس تلف ہو جائے تو مالِ مؤکل سے تلف شدہ قرار دی جائے گی اور موکل بیمیت کی ا دائیگی لازم ہوگی اُس لئے کہ دکیل کا قابض ہو نا مؤکل کا قابض ہو ناہے اور دکیل کے خرید کردہ جیز نہیں روکی تو

ہے مؤکل کے پاس تلف ہوناشمارکیا جائیگا اورٹوکل پراس کا بٹن لازم ہوگا اوروکیل کے روکنے کے بعد تلف ہونے یرامام ابوصنفه اوراما محرا کے نزدیک خرید کرد و شے کا حکم اس کے لئے ہوگا اور مؤکل سے قیمت ساقط ہوجائے گی ہی ا میں اور دہ تاب کا کا میں ہے اور قبیت کی وصولیا ہی ای خاطر اسسے بینع رد کی اور وہ ملف ہوگئی توجس طسر مظ با نع کے روکنے برقیت ساقط ہوجا تی ہے اسی طرح وکیل کے روکنے سے ساقط ہو جائیگی ۔ اما ابوبوسوج فرملتے بن كريرس كيفر رسي كرين كي قيمت سے زيادہ بوت بروكيل زائد مقدار مؤكل سے لے كا . وَاذَا وَكُولَ رَحُلُ رَجِلُينَ فِلْكُينَ لِاحْدِهِمَا أَنْ سِنْ وَعِنْ فَيِمَا وُكُولُ فَيِهِ دُونَ الْأَخْرِ إِلَّا ا دراگر کوئی شخص دو آدمیوں کو وکیل بنائے تو یہ درست منیں کمان میں سے ایک بغیر ووس کے اسی چزکے اندرتعرف كرے ميں انس أُنُ يؤكِّلهُمَّا بَالْخَصُومَةِ أَوُ بَطِلاقِ زُوجَتُهُ بِخُيُرِعُوضِ أَوْ بِرَدِّودِيكَيْ عِنْكَا ا وُبِقضاء وكميل مقردكيالكيا بهوالمإيرك المغيس خصومست وحواب ويبغ كيلئع يابغيرايئ زوج كوطلاق دسينغ يالبخراجينه غلاك كوصلغة مفادى سيرة زادكرن ياا مانت الولك في دَيْنِ عَلَيْهِ وَلَيْسُ لَلْهَكُيْل أَن يَوْتُكُلّ فِيهَا وُجِّل بِهِ إِلَّا أَنْ يَاذَن لَهُ الْمُوكِلِ أَوْلَقُولَ يااسين قرص ا داكرنيكي خاطرمقرركيا بو د تواكب كالقرف بعي درست بي ا در دكيل كواسط يدرست بنيس كرا يسير كم من دوست شخص كوكيل مقرركير حب لمَا عُسَلُ بِرامِكِ فَأَنْ وَكُلُ بِغِيرِاذِن مؤكل وَكُولُهُ بِحَضُرَتُهُ جَامَ وَإِنْ عَقَلَ کیلتے اسے وکیل بنایاگیا ہوالا یرکمؤکل نے اجا زمت دیری ہوکہ اپنی دائے کمیوانی عمل کرنے لہٰذااگر وہ بلاا بتاز مؤکل وکیل بنلتے اوروکیل اسکے حاصرسوسے بغير حضوته فأجائ كالوكيل الأول حائ وللمؤكل أن يعزل الوكيل عن الوكالم ہوئے کوئ معا ملرکے تودرست ہے۔ ادراگرمعا ملہ اسکی عرصا حری کی حالت ہیں ہوا درمہلا دکیل اسے بسندکرے تب بھی درست ہے۔ ادرمؤکل کو یہ تی ہے کہ فان لمرسلف العزل فهوعلى وصالته وتصوف كالجزي عنى يعلم وكس كو وكالرسب مبنا دے ۔ بس اگروكس كو وكالت سے معزول ہونكي اطلاع نہ ہوتو آگی وكالت بر قرار سيكي ادراسكاتھ ن اسوقت مك وَرُسُ ميكا ہسكا الله ع نہجاً وا ذُاو كا رحِلُ رحلين الز . أكركو ئي شخص مضاربت، ظع، يع وغيره بين دوآدي وكيل مقرر کرے تو آن دونوں میں سے ایک کو دو سرے کے بغیر تقرف کرنا درست مذہو گا-اسلے کم معاملات میں جوعمد گی دوآ دمیوں کی رائے کیے ذرایعہ آتی ہے اور جو تقویت پیدا ہو تی ہے اتنی عمد گی وقوت ایک کی رآ سے منہیں آئی اور مؤکل کا جال تک تعلق وہ میں ایک رائے پر رضا مند سنیں بلکہ دونؤں کی رائے کے مطابق عمل ولقرف میں اس كى رضاب اوراس كے دووكيل مقرر كرنيكا مقصد معى تي ب كرتنها ايك كے تقرب كانفاذ نه مو ليكن حسب ذيل چزوں میں تقرف کواس سے ستنی قرار دیا گیا اوران میں صرف ایک کا تقرب کا فی ہے۔ وہ چیزیں یہ ہیں ۔ دا بغیرومن

الرف النوري شرط المراي الدو ت روري الم له طلاق دین بغیرعوض آزاد کرنا دیم، امانت کی دانسی دیم، قرض کی ادائیگی د۵، غلاموں کو مدبر بنا ما دیم، عاریت کی والسی د، پنفس كرده چزلوفاناده، سيخ فاسدكى ميع كولوفانا دوى مبدكاسپردكرنا-ولیس الوکیل ان پوٹھ کے الا ۔ وہ شخص جسے کسی کام کی ضاطروکیل مقررکیا گیا ہو وہ اس کیلئے کسی اورکو وکیل مقرر کرے ے بین بھتی ہا۔ یہ درست تنہیں ۔ اس لئے کموکل کی جانب سے اسے اختیار نقرب صرور ہے مگر وکیل بنانیکا حق تنہیں۔ علا وہ ازیں لوگوں کی را تیں الگ اِلگ ہواکرتی ہیں اور تو کل فیض اپنے وکیل کی رائے پر رضامند ہے دو سرے کی رائے تیز مہیں البتہ اگر مؤكل بي دومرا وكميل بزالن كي اجازت ديدي ما يكريب كهتم اپني رائع كيدا فق عمل كرلولوً است بيعق حاصل مو كاكه وه دومرے کودکیں مقررکردے - اب آگرائیسا ہوکہ وکئیل ملا اجازت مؤکل کسی اورکو دکیل مقررکرے اور دوسرا دکیل <u>سِیل</u>ے وکسی<u>ا کے سا سن</u>ے معا ملہ کرسے ا ورسیلا و کسیل اس معاملہ کو درسیت قرار دسے تومعا ملہ درست ہوگا۔ اس <u>لئے ک</u>ر ہما بنیاُدی *طور پر سیلے وکی*ل کی رائے مطلوب ہے اوروکیل اول کی موجود گی میں سیمعاملہ مہوا و راس نے اس میں اپنی _دائے د وتبطلُ العِكَالَةُ بَمُوتِ المُؤكِّلِ وَجنونه جنونًا مِطبِّقًا وَلِحَاقَه، بِدارِالْحَرِبِ مُرِدَدٌ أوْإِذَا اور وكل كرانتقال سے وكالت باطل موجا ياكر أقى ب اوراس كوفلى بالكل موجات اوراسلام سي موكردا الحرب جا سني برجى وكالت وَيُّكِلُ إِلْمُكُمَّا مِبُ رَحِبُلًا ثَمْ عِجزَ اوالمَهَا وَنُ لَمَ نَجِرِ عَلَيْهِ أُوالشِّ بِكَان فَا فَارْقَا فَهَ لَا الْوَجِيْهُ بالمل موجائيكي اوراگرمكاتب كودكيل بنائ بجروه مبركاب ادا مرسك يا تجارت كي اجازت ديية محريح غلا كواس سے روكديا جائے ياد و وكالتُهُ وَإِن لِحِقَ بِكَ الرالحرُبِ مرتكانًا لَمَرْ يُجُزُلُهُ المصوفُ إلا ان يَعُودَ مُسُلمًا وَ

كُعَلَّما بَبْطِلُ الوكالْةَ عَلِم الوكيلُ أَوْ لَحُرِيكُ لَمَ وَاذَا مَاتِ الوكيلُ أَوْجُنَّ جِنونًا مُطبقًا رَظِلَتُ شریحے دسنے دکیلے بنایا اسکے بعد دویوں الگ ہوگئے تو ان ساری تنظوب میں وکالت باطل ہوجائے گی دکیل خواہ اس باخبرہویا نہوا وردکیل کا مقال بوكيايا تطعي بامل بوكيا تواسكي وكالت بمن تم بوكئ ادراكرد كميل اسلاك ي معركر داللوب من جلاكيا تواس كيوا سطاهرت كريا درست بين الايركر وه دوباره مَنْ وَكُولَ رِجُلاً بِشِورٌ ثِمَّ تَصِرِّ فَالمَوْكِلُ بِنفسه فيما وتعل بهر بَطلب الوكالمَ، اسلام قبول كرك أسة اورص خص كوكس كام ك فاطر وكيل مقرركيا جلسة اس ك بدروكيل البينة أب وه كام كرسا تو وكالت فم بوجلة كى -

المسلى الوكالمة بموت المدوكل الزريمان يه فرمات مبين كه نييج ذكركرده بالوّل مين سعد

اگر کوئی می بات بھی واقع ہو تو و کالت بر قرار نہ رہے گی۔ دائم تو کل کا انتقال ہو جائے دائ مؤکل قطعی اور دائمی پاگل ہو جائے رس مؤکل وائرہ اسلام سے نکل کردا الحرب چلاجاً

وووی اشرف النوری شرح 🔃 🙃 دمى مؤكل مكاتب بوسف يروه مبل كتابت ا داكر ف كالتي ندرسيد (٥) مؤكل تجارت كى اجازت دياليا علام موا ورتعراس اس سے روکد ما جائے دا، دونوں شرمکوں میں سے کوئی الگ ہو جائے د، وکیل کا انتقال ہوجائے۔ دم، وکیل دائی یا گل موجائے (۹) وکیل اسلام سے مجرکر دادلوب چلا گیا ہو (۱) حس کام کے انجام دینے کر لئے وکیل مقرر کیا ہوئو کل اسے پ خو د کرکے اوراب دکیل اس میں تفرف نہ کرسکے . مثلاً غلام آزاد کر نااور کسی معین جیز کی خریداری دعیرہ ۔ وَجِنونم اجنون المعلق إلا بعن مطبق في تعريف كياس، اس كى تشريح كے سليد مي متعدد تول بن - در مين الم ور کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر سال مجریہ پاکل پن رہے تو اسے جنون مطبق و دائی پاگل بن > کہا جائے گا ۔ اس کے کہ اس کے باعث ساری عبادتیں ساقط ہُوجا تی ہیں اوروہ انکی انجام دیمی کامکلف سنہیں ڈستا ۔ صاحب بحراسی تول کو درست قرار دسیته بین - صاحب بدایه فرملت بین کریه امام ابویوسفی کا قول سے ادراس کا سبب به سید که استقدر باگل بن کے َدربعیہ رمضانِ شرکیٹ نے روزوں کا آس کے ذھے سے سقوط ہوجا آہے۔ ابو سکر رازیؒ نے حضرت انا الوصنینہؓ ن استى طرح كا قول نقل كياب - اور قاضى خال مو امام ابوصيغة حسك اسى تول كو مُضعَة به قرار دسية مين - امام ابويوسف ک ایک رواً بیت کی روسے یا کل بین ایک دن و رات ربها مجمی حبوب مطبق میں داخل ہے۔ اس واسطے کہ یہ با پخو ں مارون عالا فا موجات ملا مجاب المان بعود مسلمًا الإد الروكيل دائرة اسلام سے نكل كردارالحرب چلاجائے توسارے ائد فربات كمر يجز لد المتصوب الاان بعود مسلمًا الإد اگروكيل دائرة اسلام سے نكل كردارالحرب چلاجائے توسارے ائد فربات بين كرمين وقت مك قاضي اس كے دارالحرب چلے جانيكا حكم نركردے وہ وكالت سے معزول ند ہوگا۔ صاحب كفايہ میں اسی طرح بیان فراتے ہیں۔ وَالُّوكِيُّلُ بِالبِّيعِ والشواءِ لَا يجونُ لَمُ أَنَّ يعقلَ عِنلَ الى حنيفكة رحمُ اللهُ مَعَ ابيدِ وجله اور خرید وفروضت کی خاطر بنائے گئے وکیل کے واسطے امام ابوصیفی فرملتے ہیں کہ اپنے والد اور وا دا اور وَوَلْهِ وَلَهُ وَنَ وَجِنَّهِ وَعبله وَمَكَامَّتِهِ وَقَالَ ابْوَلِوسُفَ وَعِيمًا لَا اللَّهُ يَعِين سِعُهُ بوق اور زوجه اورغلام اورمكاتب غلام كيسائة معاطركراد رستهني اورامام الولوسف اوراما محري تخية بي كدبح مُمْ بَمْنِ الْقِيْمَةِ إِلَّا فِي عَبِدَ إِلَّا فِي عَبِدَ إِلَّهُ عَبِدَ الْعَلَيْلِ وِالْكُثْيِرِعَنِد یے علا) اور مکا سب کے دکیل کا ان لوگوں کو کا مل قیمت کے ساتھ فروخت کرنا درست ہے ا ما) ابوصیفیٹ کے نردیک بنے کیلئے مقرر کردہ دکیل ٱبْعنيفة "وَقَالاً لَا يَحُونُ بِيعَ لَا بِنقَصَابِ لايتَغَابِنُ الناسُ فِي مِثْلِم وَالوكبيلُ بِالشَارِ بِعِن لوكى زياد تىكے سا تھ يخاجائے اورا كا إلويست وا كا محراتے نزدك اسقدركى كے ساتھ فروفت كرنا درست بنى جوك يوكوں كے درميان مروج نہ عَقِدِهُ بمثلِ القَيْمَةِ وَمِهِ يَا ذَيِّ يَتِعَابُ النَّاسُ فِي مِثْلِهَا وَ لَا يَجِونُ بِمَا لَا يَتَعَابُ النَّاسُ ہوا دراگرخرمداری کے دکیل کا مساوی قیمت اورات اضافہ کے ساتھ معاً لمد کرلینا درست ہے جوکہ لوگوں کے درمیان مروج ہوا دراستدراخات فِي مستله وَالدني الايتعابنُ الناسُ في مالايد خلُ عَبُ تقويه المقوّمِينَ وَإِذَا

(i) of the contract of the con

تے درست بنیں جو لوگوں کے درمیان مرورج نہر اور لوگوں کے درمیان عِزمردرج قیمت وہ کہلاتی ہے جو قیمت اُ

ضَمِرَ الْوَكِيلُ بِالبَيْعِ المَّرَ عَرِ المُستاعِ فضائمً بأطِلُ -المردة في مواوراً ويع كالن مقرر كرده وكيل فريدارك جازي صامن قيمت بن يواس كاضاس فبا إطل موكا . وه کام جنگی خرید فروخت کیلئے مقرر کرد که وکیس کومانت سے م كور ويسيح الوكيل بالبيع و الشواء لاجوي الع خريد و فروخت كيلة مقرر كرده وكيل كوريع عرف ويزه كا يں ان لوگوں سے معاملہ كرنا درست سنيں جن كى شبرادت بحق وكيلَ نا قابلِ قبول بوتى سے مثلاً باب دادا ، بیتا ، پوتا ، زوجهاورغلام دعیره - وجه بیسه که ان میں باهم منا فع کوانصال موتله وراس کی دجه سے وكيل متهم بهوسكتاب بير حضرت امام ابولو سفت اور حضرت امام محدٌ فرمات بين كذبجز اينے غلا) اور مكاتب كے قيمت کے ساتھ عقد مونیکی صورت ہیں ان سے معاملہ سیع درست ہے۔ وَالوكسِل بالبيع يجون بيعه كالقليل والكثيرالا - حضرت الما الوحنيفه ولمسترم كريع كيك مقرركرده وكيل كوكمي ہیشی کے ساتھ نیز آدھارا ورسا مان کے برلہ ہر طریقہ سے فروخت کرنا درست ہے اس لئے کہ جب مطلق اور ہلاکسی قید کے وکیل بنایا گیا تو اس میں کوئی فید منہیں لگائی جائے گی ۔ ص صرت امام ابولوسون و حصرت اما محمد فرات میں کہ وکسل کی سے کے صبحے بہنو کی تصبیص کا مل قبیت ، نقودادِ رستار ومروج مرَت كسيساته كي حمي بسع من من الم الك ، معفرت إمام شا فعي أور مفرت امام احرَّ كز دمك وكسيل كاادهار فروخت كرنا درست منهين مساحب بزازيه فرلمة أبين كرحضرت امام ابويوسف اورحضرت امام محريه كاتول مفتی بہہے اور علامشیخ قاسم تصیح القروری میں حضرت امام ابوصیّغهٔ کے قول کوراج قرار دیتے ہیں۔ والوکسیل بالشہ اء یجزع عقل لا الج - خرمداری کیلئے مقرر کردہ وکیل کے خرمدیے کا صیح ہمو نااس کے ساتھ مقیدہے کہ پاتو وہ اس فیمیت میں خریدہے جتنی میں وہ عمو انجی جاتی ہوا دریا استفرراضا کہ کے ساتھ خریدے كراس كى قيت سي كا ولوك اس جيزى فيمت بين شامل كيا كرت بهون-اس قيدكبها تداوراسكي رعايت كرته بوئ ويزيزنا صيح بهو كا ورنه تيم نه بهو كا اس لئه كداس حكربيه تهمت لكان جا کتی ہے کہ اس کا خرید نا اپنے واسطے ہوآ ور پھر اس میں خسارہ نظر آنے پروہ خود خریدے کے بجائے اسے مؤكل كي دمه وال كرخو دخسارهس يح طك-وَاذَا وَكَالَمَا بِبَيعِ عَبِ، ﴾ فَبَاعِ نصفَمَا جَانَ عِنْدُ أَفِي حَنْيَةَ ٱرْحَمُ اللَّهُ وَإِنْ وَكُلِّرِ بشِلْمَ ا دراگر غلام فروخت كرنىكي دكيل مقرركرسد اور وكيل نصعت غلام فروخت كردسد لة درست ب الما الوصيغير ميسي فرات ميس ا وراگر غلام عَبُلِ وَاسْتَرَى فِصْفَمَا فَالشَّرَاءُ مَوقو فَ فَانِ اسْتَرَى بَاتِبَ لَهُمَ الْمَوْكُلُ وَاذَا وَكُلَمُهُ كُرْيِدَرِي كَافاطِ دَكِينَ قَرِرُ لِها بِواوروه نضف خريب تو يرخريه الرقوف برگالبُدُا الراس يا تى صرفريا الا مؤكل كِلهُ الأم

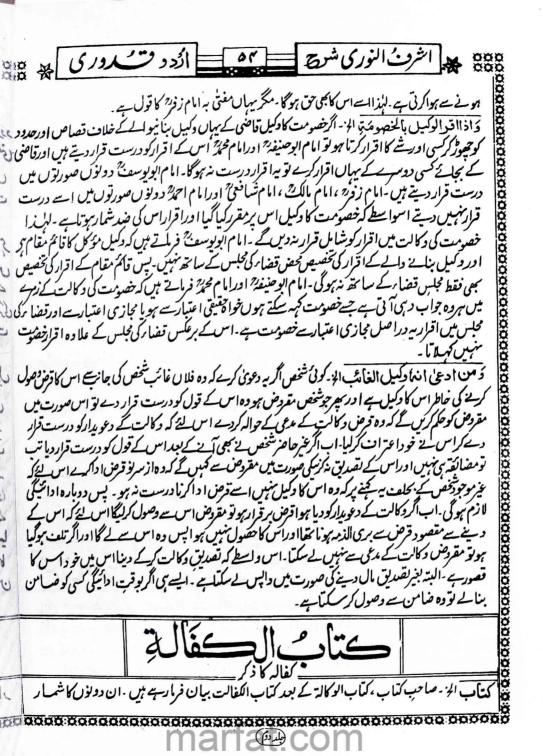
کون اوروکیل آدما غلام فروخت کردے تو صفرت امام ابوصنفه و کالت کے مطلق د بلاقید ہونی بنار پر اس بیج کو درست مرادیتے ہیں۔ حضرت امام ابوصنفه و کالت کے مطلق د بلاقید ہونی بنار پر اس بیج کو درست قراردیتے ہیں۔ حضرت امام ابولیوسع کی محترت امام الک ، حضرت امام الک ، حضرت امام الحرام علی اگروہ خصورت امام الحرام علی فردخت کردے تو بیع درست ہوگی ورخدت امام احرام کے نزدیک اگروہ خصورت سے قبل قبل باتی آدھے کو بھی فردخت کردے تو بیع درست ہوگی ورخدت مراس کی بنا برغلام کی تیت کہ آدھا غلام بیجنے کے باعث غلام میں دوسرے کی شرکت ہوگئی اور شرکت اس طرح کا عیب ہے کہ اس کی بنا برغلام کی تیت گھے جات ہوا قرار س سے اطلاق مقصود مذہو گا ۔ اور اگر خریداری کی خاطر دکیل مقر کیا گیا ہم اور من اس سے اطلاق مقصود مذہو گا ۔ اور اگر خریداری کی خاطر دکیل مقر کیا گیا ہم اور خریداری ورست الیا ہوتو منتفہ طور برست نردیک یہ بخریداری کو شکل ہیں تہم ہو سکتا ہے ۔ واف او کلہ بشوا ع عشر قی آلود کی شخص کسی کو دیس رطل گوشت کے بمعاد صنه ایک در ہم خریداری کی خاطر دکیل و افزا و کلہ بشوا ع عشر قی الرد کوئی شخص کسی کو دیس رطل گوشت کے بمعاد صنه ایک در ہم خریداری کی خاطر دکیل و افزا و کلہ بشوا ع عشر قی آلی در مراس کی خاطر دکیل و افزا و کلہ بشوا ع عشر قی آلود کی شخص کسی کو دیس رطل گوشت کے بمعاد صنه ایک در ہم خریداری کی خاطر دکیل و افزا و کلہ بشوا ع عشر قی آلود کی کا میاست کے بمعاد صنه ایک در ہم خریداری کی خاطر دکیل و افزا و کلہ بشوا ع عشر قیق الم دست کی معاد صنه ایک در ہم خریداری کی خاطر دکیل و افزا و کلکہ بشوا ع عشر قیق الم دست کی بعاد صنه ایک در ہم خریداری کی خاطر دکھی کی خاطر در سے در میا خوالے کیا کہ در سے کوئی شخص کسی کر میں کی خاطر کیا گور کیا گور سے کا کوئی شخص کیا گور کی خاطر کیا گور ک

مقررکرے اور بھیروکیل اسی طرح کا گوشت ایک درہم کے بدلہ بیس رطل خریدلے تو اس صورت میں حضرت انام الوحیفة ﴿ فرائے ہیں مؤکل پرلازم ہے کہ وہ آ دھے درہم کے بدلہ دس رطل گوشت لیلے ۔ اما م ابولیوسف ؓ ، امام محدؓ ، امام مالک ، امام شافغی ؓ اورامام احجرؓ فرملتے ہیں کہ مؤکل پرامیک درہم کے بدلہ مبیں رطل گوشت لینالا زم ہو گا ۔ وجہ یہ ہے کہ وکیل نے اس کا کوئی نقصان کرسے سے بجائے اِسے فائر ہی پہنچایا ہے۔

فلیس لدًا <u>ن ب</u>شترسی لنفسه الز- اگر کسی مخصوص شے کی خریداری کے لئے مؤکل کسی کو وکیل بنائے تو اس

الرف النورى شرط المراي شرط المراي الدو وسر دوري الم صورت میں وکیل کیلئے وہ شے اپنے واسطے خرید نا درست نہوگا ۔ اسلئے کہ اس شکل میں گویا وہ اپنے آپ کو و کالت سے معزول کر رہاہے اور تا و قتیکہ وکیل موجود نرمو وہ الیسا سنہیں کرسکتا ۔ وَالوكيلُ بِالخصُومَةِ وَكِيلٌ بِالقَبضِ عندالجِ كَنيفةً وَالجِيوسُ فَ عَلِي رَجِم هُمُ اللّٰمُ ام الوصنيفة ، الم الولوسفة أوراماً محرة فريكة بي كه خصومت وحواب دمي كے دكيل كو دكيل بالقبض معي قرار ديا جائے گا۔ وَالوصِيلُ بقبض الدي وكيلُ بالخصومَة فيلم عند الحصيفة رحد الله واذا أقَتر ا در قرص پر قابعن ہونے کے لئے مقررہ دکیل کو بالحضومت بھی شمارکیا جائیگا اما ابوصنیفی یہی فرماتے ہیں۔ ا در اگر دکیل بالحفومت الوكسيل بالخصومة على مُؤكِّله عند القاضى جَائزا قراسُ لا فيدي أقراس لا عليه عِنْ ل قاصی کے بیباں کسی شے کے مؤکل کے ذمہ ہونیکا قرار کرے تو ید درست ہے ۔ اور قاصی کے علاوہ کے بیباں مؤکل کے ذرکسی شے کے غيرالقاضي عندكابي حنيفة ومحشد رجعاالله الاانتهض جن الخصومة وقال الوثو ہونیکا اس کا قرار درست نہ ہوگا۔ امام ابوصنیفی^{رم} ا درامام محر^میمی فراتے ہیں لیکن وہ خصومت سے نکل جلنے گا۔ اورا ما ابولوسوی^م رَحِمُ اللَّهُ يَجِونُ اقرام ﴾ عَليدعن غيرالقاضِي وَمَن ادِّعِيٰ اندُوكِيلُ الغاَّيُّ فِي قَبْضُر تامنی کے علاوہ کے باس بھی اس کے اقرار کو درست کہتے ہیں ۔ ا در جوشخص قرمن کی وصولیا بی میں فلاں غائب کا دکسل ہونیکا مرک دَ يَنِهِ فَصَلَّا قَدُ الغريمُ أُمِرَبَسِلِمِ اللهِ الدِينِ فَأَنْ حَضَى الْعَابُ فَصَلَّا قَدُ جَائِ وَالْإِدْفَعُ ہوا در مقروص اس کے دعوے کو درست قرار دے تو است کھ دیا جائیگا کہ وہ قرص مبرد کر دے ۔اب فائن شخص نے حاضری ہونے بردکیل کے اليدالغريم الدمين تأنيا وبرجع بدعلوالوكيل أن كأن باقيًا في بدا وَان قال إفَّ قول كالقدين في موتويدا دائيك درست بوكي دريز مقرص از سراز قرص كي ادائيلي كرك دكيل سے دصول كر ميا بستر طيكر و در تم وكيل كے باس موجود مو وكيل بقبض الوديعة فصلً قد المودع للم يومن بالتسكيم الكه الم الم المراكرة الكيام الكيام المراكرة المراكزة المرا والوكسيل بالخصومة وكيل بالقبض الزبكس شخص كوخصومت كي خاطروكيل مقرركياً كياتوا الم مسر الم و و و الم الك ، امام شافعي اوراما ما حدر جميم الله فريك بين كدده وكيل بالقبض قرار مذديا جائيگااس واسط كدمؤكل اس كے محض وكيل بالحضومت بوسے پر رضيا مند ہے ۔ اس كے وكيل بالقبض موسے پرسنیں ۔ وجہ سے کہ خصومت اور قبضہ کا جہاں تک معاملہ ہے دونوں کاالگ الگ ہونا فا هرہے تو یہ بالکل حزوری نئیں کہ مؤکل اگرائی پرراضی ہوتو دوسے پر بھی اسی طرح راضی ہو۔ امام ابوصنیفہ منام ابویوسٹ ادرامام محراث وکیل بالخصومت کو وکیل بالقبض بھی قرار دیتے ہیں اس لئے کہ جس شخص کوکسی جیز مریکلیت حاصل ہوتی ہے اسے اس کی تکمیل کا بھی حق حاصل ہوتا ہے اور حکومت کی تکمیل قابض

martat.©m



وه مع الشرفُ النوري شرح من الدر وت روري من النوري شرح النوري النوري شرح النوري عقد تبرع مين بوتلسدا وراس مين عزكا نفع بوتلسد البرآن مين اس طرح -وللكفاكية ، كمعظ سرريست كريمي تستريس وارشاد رائي ب" وكفلبًا ذكر ما" داور حضرت ، ذكر ماكوان كالسرتر بنايا ، ا وراس کے معنیٰ صنم اور ملاً نے مجی آیتے ہیں۔ رسول الشرصلی التر طلبہ وسلم کا ارشا دِگرامی ہے کہ میں اور متیم کی کفالت كر تنوالا دوانگليون كي طرح بين بيني تيتيم كو ذاتٍ گرامي كے سائته ملايا - الكافل: ضامن - يتيم كامتول -الكفاكة :ضمانت الكَفَيْلَ ، ضامن - ہم مثل - كہاجا ما ہے " رجل كفيل " تكفّل ، ضامن ہونا - كہا جا ماہے " تكفل بالمال " يعني اپن زمه کرلیا ۔ شرعی اعتبارے جہانتک مطالبہ کا تعلق ہے اس میں کفیل کے ذمہ کا اصل کے ساتھ الحاق ہے کہ کفیل ہے ہی مطالبہ کا حق حاصل ہوتا ہے ،مگریہ واضح رہے کہ محض کفالت کے باعث کفیل بردین ثابت نہ ہوگا ملکہ وہ برستوراصیل کے ذمہ رہے گا۔ لہٰذا نعض لوگوں کا بہ وول درست نہیں کہ اصیل پر دین بر قرار رہتے ہوئے کھنیل پر اس کا حق نابت ہوجائے گا۔ اس لئے کہ اسے تسلیم نرسکی صورت میں دین واحد کے دوم یونیکا لزوم ہو گا اور مہ ظا هرہے **اصطلاحی الفاظ | واضح رہے ک**ماصطلاح میں مری یعنی جس کا قرض ہواسے مکفول لہ ا در مرعیٰ علیہ کو مکول عنہ اور ا صیل ۔اور مال مکفول کومکفول ہوا ورحس سے بوجہ کفالت مطالب کیاجا ہاہے اسے کفیل کہتے ہیں۔اوراسکی دلیل اجماع می تَتْ يَصْ كُوكُورٌ .. مَالَ كِي مِانَ كَى كفالت وضمانت موتو السيم محمد مكنول به كبية مين بعني حس بيزي صمانت موخواه وه مال مو يا جان اس برمكفول به كااطلاق موتاسة اوراصطلاح بين السه مكفول به تحقيم من. الكفالة ضوياب كفالةً بالنفس وكغالة بالمالِ وَالكفالةُ بالنفسِ جَائِزةٌ وَعَلَى المَضِمون بهَا کفالت دوتسموں پُرِشتمل ہے ۔ کفالت بالغن اور کفالت بالمال ۔ اورجان کی کفالت مجی درست ہے اورا سکے اندرصمانت لینے والے کو إحضارُ المكفولِ بِ وتنعقلُ ا ذا قالَ تَكَقّلتُ بنَفُسِ فِلانِ أو برقبتِ ما وبرُوحِم صمانت لئے کے کا حاص کردینالازم ہوتاہے۔ اوراسکاانعقاداسطرے کئے رہوجا تہہے کہ میں فلان خنس کی جان یا فلاں کی گردن یا فلاں کی دوج أوُجِسَد ا وُبِرَاسِم اوُبِنصِف اوبتُكُتِه وَكُنْ لِكَ إِنُ قَالَ ضِمِنتُ مَا اوهو عَلَىَّ یاجیم پاسسر یااس کے نضعت یا تنہائ کی ضمانت لے لی اورا بسے ہی اگر کسی نے یکہاکہ میں نے اسکی منمان نے لی یااسکا ڈس أَوْ إِلَى آوانا بِهِ زَعِيمٌ أَ وُقبيلٌ بِهِ فَانْ شَوِطَ فِي الْكَفَاكَةِ تَسْلِمُ الْمَكْفُولِ بِهِ فِي بحدرست یا میری جانب یاسی درداری محدرت یا میں اسکاکفیل موں لہذا اگر کفالت کے اندر کمفول بر کے توالر کرشکی شرط کرنے کسی معین وَقَتِ بعينِ به لزِمَهُ إِحْضاً ثُمَ ا ذَا طالبَهُ به فِي ذُ لك الوَقتِ فَانُ احضوهُ وَالْآحسِهُ وقت میں تواس برلازم بو گاکدوہ اسے حافز کرے بشرطیکه مکفول اس دفت کے اندراسکا طلب گار بوبس اگر دوحافز کردھے تو فہا درمذ الحاكِمُ وَاذَا احضِرَةُ وَسُلِّم فِي مِكَانِ يقدى المَكفولُ لدَعَلى عَاكمتِه برَى الكفيلُ صاكم ضامن بنے واليكو قيديں والدے اور اگر كغيل اسے لاكرا يسے مقاً كر برحوالد كرے كم مكفول لؤاس سے نز اع كرنے برقا در مولو كغيل صمانت سے

الدو تعروري الله ١٥٥٥ مِنَ الكَفَالَةِ وَاذَا تَكَفَّلَ عَلِي أَنُ يُسلّمهُ فِي مِجْلِسِ الْقَاضِي فَسَلّمه فِي السّوق برئ وَإِنُ برى الذمة شمار بوكا وراكراس كى كفالت كرك كه وه كفول به كومجلس قاضى مين حوالدكر بيكا اس كے بعداسے بازار ميں حوالد كرديت وه برى الذم كُانَ فِي بُرِيُّمَ لَمُ يَكُرِأُ وَاذَا ماتَ المكفولُ بدبري الكَفْيلُ بالنفسِ مِنَ الكفاَلةِ وَإِنْ ميو كا اوراً كرجنگل من تواد كرك تو برى الذمه نه بوكا اورجان كاكفيل مكفول بر كرمرنے بركفالت سے برى الذمه بوجائيكا - اوراگر كفالت بالنفس تكفَّلَ بنغسه عَلَى أَنهُ ان لَم يُواتَ به فِي وقتِ كَذَا فَهُوضَامِنٌ لِمَا عَلِيهِ وَهُو اَلْفِيُّ اس طريقة ميرموكم الروه فلال وقت است حا عزيذ كرسد تواس مرج كي واجب وه اس كا ضامن موكا اورواجب ايك مزار مول فلم يُحضِره في الوقتِ لزِمَهُ ضمان المالِ وَلَمْ يَكُرا مِن الكفالةِ بالنفسِ وَلاَ يَحِزُ الْكَفَالَةُ کی و در است میں دور کے اور است کو است کا است کا اور است کا اور است کا است است میں قرار مذور کے اور صورو و قصاص بالنفس في الحدود والقصّاص عند أبي حنيفة " میں امام ابو صنیفہ و ماتے ہیں کہ کفالت ورست نہیں ۔ جان كالحفيل بوناا وركفالت بالنفرك إيكا خت كى وضت المصلون وصرب كاتننيه على عناكة بالنفس وجان كالفيل وضاين بونا ومفهون وه نص جوضامن بنه مكفول به جس كي صمانت لي بوء تسكيم وسيرد كرنا ، حوالد كرنا - هما ألمة ، نزاع ، معكرا الكفالة ضومان الخود فرملة بي كه كفالت دوتسون يرشمل مدا، جان كى كفالت درم الكفالة ورمية بين وحفرت الم شافی جان کی کفالت کے قائل بنیں ہیں۔ اس لئے کہ کفالت کے باعث جس کی کفالت کی گئی اس کا حوالہ کر مالا ذم بدا ورجان کی کفالت کا جهال تک تعلق ہے کفیل کواس پر قدرت حاصل نہیں کہ وہ مکفول بر کی جان پر دلایت

احناف کامتمل رسول الشرصلی الشرعلیہ ویلم کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ کفیل ضامن ہواکر تاہے۔ یہ روابت تریزی سنرلیت، ابودا وُ دشرلیت وغیرہ میں حضرت ابوا ماریخ سے مردی ہے اس حرمیت کے مطلقا ہونیکے باعث کفالت کی دونوں قسموں کے مشروع ہونے کی اس سے زشاندہی ہوتی ہے۔ روگئی یہ بات کہ جان کے کفیل کو مکفول ہے کو الدکر سندیر قدرت نہیں تو یہ کہنا لائق توجہ نہیں۔ اسوا سطے کہ حوالہ کرین کے متعدد طریقے ہیں اوران سے کام لیکر اس کا حاصر کردینا مکن ہے

ويتنعقد ا ذا قال الزر جان كي كفالت كالعقاد محض اتنا كيفسيرو جاتك كيس فلان كي جان كا ضامِن

الرف النورى شرط المراي شرط الدو وسر مرورى المح المورى ہوں اوراگڑنفس کی جگہ کوئی دوسراایسالفظ کہریا جائے حس کے ذریعہ پورا بدن مرادلیا جاسکتا ہو مثال کے طور بررقبه، رأس وغيره يأكوئي وإضح جزر بيان كرديا جليئة مثلاً اس كالفيف يانتها في تواس كي ذريعه كم كفالت ورست قرار ديجائيئ كى اوراكر بجائدًا اسكے ضمنته أيا على يا أنى يا أنا بهزرعيم الا قبيل به كربرے تب بمي كفالت ر _ _ رئیں وَا ذِ اِیْ ﷺ اِن بیسَلِمہ اللہ ِ اگر کفالت میں اسکی شرط کرلی گئی ہوکہ وہ مکفول ہر کومجلسِ قاصی میں لائے گا تواس پروہیں لانا لازم ہوگا - اگر بجائے مجلس قاضی کے مثلاً بازار میں لائے تو ایا کر فرم کے نز دیک اسے برئ الذررة قرارية دي<u>ن گ</u>ي المبغني برقول ميم سبع - الم الوصنيغي^{ره} ، الم الولوسفة اوراما مح*ير الحرك أكر كفي*ل بازار میں ہے آئے ترسی وہ بری الذمہ بوجائے گا۔ حَان تَكْفَلْ بنفسه عَلِحَانِ لَهُ - كُولِي تَتَحَصُ كَسِي كَيْضِمَانت لِيتَهِ بُوسِرُ كَجِهِ كُهُ أَكْرُوه لسيكل بْالمَا تَوْدِه الكِ بزار جواس برلا زمه به وه اس كاضامن بهوگا اس كے بعد كفيل اسے معين وقت نير ندلا سے تواس صورت بر كفيل براك كاضمان آئيكا وراس كيسائه سائح سائح وجان كى كفالت سے بعى برى الذمه ند بوگا واسك كه اس حكم حان اور مال دونوں کی تفالت اکٹی ہو گئی ہے اور باہم ان میں کسی طرح کی منا فات بھی نہیں بائی جاتی۔ ام شافعی فرماتے ہیں کہ اس حکم مال کی کفالت درست مذہو کی اس لئے کہ مال کے واجب موزیکا جوسبت اس کی متعلیق آیک مشکوک امرے کرکے اس کفالت کومشا بر بیع کردیا اور بیع کے اندر مال کے واجب بہونے کا سبب كومعلق كرنا درست نبيس كواس كفالت ميس بمى درست قرار ندديس مح احنات يبرفرملته مبين كمبلجاط انتهام كفالت كاجها نتك تعلق كبيه وه مشابه بيع حزورب منظر بلحاط استرار يدمشا برندري وه اس طرح كداس كاندراك عفراا زم ف كالزوم بواكرنائي اس بناريريه ناكررت كم رعایت ان دونوں ہی مشائبہ توں کی کیائے مث کم بیع ہونیکی اس طرابقہ سے رعایت کی کہ اسے مطلق شرِ الط کے سائھ معلق کرنے کو درست قرار نہ دیں گے اور مشا برندر موئنگی اس طورسے رعایت ہوگی کہ السي سرط كيسائة جوكمتعا رف بوتعليق درست بوكى اورمعين وقت برحاه نه بوسكى تعليق متعارب بونيك باعث ضامن پرمال کا د جوب ہو گا۔ ولا يجون الكفنالة بالنفس في الحيل و دالز - اورعقو بات بعين صود وقصاص كاجهال تكتعلق بيدان بين جان كى كفالت درست سبير اس كے كماس كالوراكر ناكر ناكفيل كے بس بين بنين أوروه اس برقادر سبير يس ازروسے ضابطران میں اس کی ضمانت بھی درست شہو گی۔ وَامَّا الكفالةُ بِالْمَالِ فِجَا تُوْةً مِعلومًا كَانَ المَكفولُ بِهِ أَوْجِهُولًا إِذَا كَانَ وَ يُبِثَأ ا ورکفالت بالمال درست ہے خوا ہیں کا کفالت کی ہو وہعلوم ہو یا غیرمعسلوم بیشر طبیکہ وہ دین صحیح سمبو

الدو تشروري 🚜 📆 والشرث النوري شرح صَحِيحًا مثل أن يقولَ تكُفَّلُتُ عناهُ بالعِن دم هِم أوْمِمَ إلكَ عَلَيْهِ أو بَالْيِ مَهِ كِكَ فِي هٰذا اللّ مثلاً اس طسرت کچے کہ میں اس کی جانب سے ہزار درہم کا کفیل ہوں یا نیرا جو کچھ اس پر واجب ہے یاجر کچھ تجھے اس سے میں البيع والمكفول لما بالخيابهان شاعطالب البنى عَلَيْه الأَصْلُ وَإِنْ شَاءَ طَالبَ مطلوسے. ادر کمغول لؤ کا بیرحق ہوگا کہ خوا ہ حس پر روم ہی واجب سے اس سے ملابگار ہو۔ اور خوا ہ کفنیل سے مطالب کر الكفنيل وَعِجُونُ تعلِينَ الكفالة بِالشَّمُ وطِمِتْلِ أَنْ يقُولَ مَا بالِعِبَ فِلا نَا فَعَلَى أَمَا ذَابَ لكَ ا در كفالت كى تعليق شراكط پز درست ب ي مثلاً يه كي كم جوية فلال كو فروخت كرد اسكى دردارى مجرېرې ما تيرا جو كجواس ير عُلْتُم فَعَلَى أَوْ مَا غَصَبَكَ فلانُ فَعَلَ وَإِذَا قالَ تُكُفّلتُ بَالكَ عِلْيَهِ فَقَامِتِ الْبِينَا مُ بَالْفِ وا حب برواسكاذمه دارس بول يا تيري جوشے فلال نے غصب كى بود و مجھ پرلازم بوا دراگر كوئى كچە كە تىرا بوكچواس پرداجب، اسكاذمردارس بول. عَلَنْهِ ضَمِن الْكَفِيْلُ وَإِنْ لَمُ تَقْبُمِ الْبَينةُ فَالْقُولُ قُولُ الْكِفِيْلِ مُعَ يَمِينه فِي مِعْد ابرا مَا بمربزريه بتينهاس بربزار أبابت بومائين توكفيل براس كاهنمان بوكاا ورمتبز مهرن كينل كحقول كالجلعناس مقدارس اعتبار بوكا جس كاوه مقر يَعِتُرِتُ بِهِ فَأَن اعترفَ المُكفولُ عند باكترمِنْ ذ لِكَ لَحَريُصُلَاقٌ عَلَى كفيله وَجُورًا ہو۔ پیم کمغول عنہ کاس سے زیادہ کا اعراف بھابلہ کفیل اس کی تصدیق نرکیں گئے ۔ اور کفالت بحریم کمفول عسنہ الكفالة بأَمْرِالمَكُولِ عنه وَبغيرامرِ إِ فِأْنِ كَفَ لَ بأمرة كَرِجَعَ بِمَا يَؤِدّ كَى عَلَيْهِ وَانْ اور بلاص كم مكعول عب، درست نيد - كيم اكر بحكم مكول عنه كعيل بنا مبوية كفيل في جواد اكيا بواس كي دهوليا بي كُفُلُ بغيرامرة لَمُرجِبَعُ بِمَا يؤدِّي وَلَيْسُ لِلكَفِيْلِ أَنْ يُطالِبَ المَكفولَ عَنِهِ بِالْمَالِ كمغول عندس كرك - اور بلاحث كغيل بن براس ساداكرده وصول بنين كرسكما اوركعيل كوادائيكي كالساقبل قَبلُ أَنْ يُؤَدِّ كَاعَنُهُ فَأَنْ لُونِمَ بِالْمِالِ كَانِ لِدُأَن يُلانِمُ الْمُكُولَ عندها یرحق حاصل نہیں کہ وہ محفول عنہ سے اسے طلب کرے بیں اگر مال کے باعث کفیل کاتعا قب کیا جائے تو وہ محفول عنر کا تعاقبہ يخلصهُ وَاذَا ٱبُواْ الطالِبُ المكنولَ عَنْهُ ٱواستُوفَىٰ مِنهُ بَرِئُ الكَفيلُ وَانَ ٱجُرُأُ عرى كووه اس سے بخات دائدة اورا كر طلب كرنيوالا مكفول عندكوبرى الذمر كردے بامكول عنرسے وصوليا بى كر سابق الكفِيْلُ لَمُ يَارِأُ المَكفولُ عَنهُ وَلَا يَجُونُ تَعليقُ الْبَرَاءَةِ مِنَ الْكفالةِ بشرط وَكُ ب برئ الذمر بوجائيگا اوداگروه كفيل كوبرى الذمه كروسه تومكنول حذيرى الذمه منهوگا ا وركفالت سے برئ الذمر كرنے كی مترط كے حَقّ لا يمكن استيفا و كا من الكينيل لا تصبّ الكفالة به كالحد ودوالقصاص واذًا سأنه تعلیق درست بنیں ادرم ایساحی حبلی کمیل کعنیل کے بس میں نہواس کی کفالت درست نہوگی مثلاً حدود اعد قصاص ۱ در اگر تكفلِ عَنِ المَشِارَى بِالْمُنِ جَانَ وَان تَكَفَّلَ عَنِ البَائِحُ بِالْمِبِيعِ لَكُرْتُصِعٌ وَمِنِ اسْتَأْجَرَ خریدار کی مبائزے من کا کفیل بن جائے تو یہ مبائز ہے اور فروخت کرنیوا کے کی جانب سے مبیع کی کفالت درست بہیں ادر جو شخص اوج دُ ابْتُهُ لِلْحُسِلِ فَاكُ كَا مَنُ بعينها لَحُرَنْصِحُ الكفالَةُ بِالحمِلِ وان كَامَت بعينها جَانَتِ الكفال كفاطر سوارى ابرت برك بس اسط معين بو زير بوجم ادين كفالت درست ذبو كي اديز معين بركفالت درست بوجم الث

الدو تسروري 🚜 👸 ورون النرك النوري شرح 🙀 👸 لغت كي وخت ا. عِهمون غرمعلوم ، غير معين و داب واجب ، عصب ، جيننا والبينة ، وليل حت بجع مينات - البَرام : برئ الزمر كرنا بسبكدوش كرنا - الطالب : طلب كرنيوالاً استوفى ، وصول كرنا -د آبة ، سوارى - المعلى ، بوجه اللهاف كيليم ، باربردارى ك واسط . ﴿ وَامْ إِلْكُفَالَةِ بِالْسَالِ الْحِ صَاحِبِ كَتَابِ فَرَاتِ مِن كَدَمَالَ كَي كَفَالَت بَعِي ابني حكر ورت وريح إس الرحيد مال معين بنرم و بلك غير معين ا در جمول وغير معسلوم مواس لئه كر كفالت كا صال یک معاملہ ہے اس میں بٹری وسعیت عطاکی گئی اوراس میں مجہول ہو نابھی کیا بل تحمل ہو تا ہے لیکن مال کا بها وي د من صحح هو نا حزور منزط صحت قرار دياگيا -اگردين صحح نه بهو تو بچرگفالت تجهي ضحيح نه مهو گي . دَين ضحح هرايسا دين اور فرص كبلاناسير بوتا وتعتيكه ادا فركرد ياجلت يااس سيرى الذكر قرار ندديه يا جلت ساقط نرسونا أبو <u>وَالْهَكُفُولُ لُهُ بَالْحَيَاسِ الزِمِ الْ كَيْ كُفِالتَ كَا ابني سَارَى شَرائطُ كَيْسا تَقَ انْعَقاد بروجائة تويمر مكفول لأكوب</u> والمبلطون کی بات بات مال کونیل سے طلب کرے یا اصیل ‹ مقروض سے اس کا طلبگار بہواورخواہ دو لؤں سے م طلب کرے کفالت کا تقاصہ یہ ہے کہ دین بذمۂ اصیل بدستور کر قرار دہے اور اس کے ذمہ سے ساقط منہو البتہ اصیل اپنے بری الذمہ ہونیکی شرط کرلے تو اس صورت میں اس سے مطالبہ درست نہ ہو گا اس لئے کہ اٹ کفالہ *ى حيثيت حواله كى بهو گئي* . وجيوين تعليق الكفالة بالشروط الزو والى كفالت كى السي شرائط كساس تقعليق درست بي جوكفالت ك اع موزوں ہوں۔ مثال کے طور راس طرح کیے کہ حو تو فلا*ں کے باسمہ فروخت کرے* اس کا میں دمہ دار مہوں ۔ یا مثلاً اس طرح کے کرمیری جوشے فلال تھینے اس کی ذمہ داری مجدیرہے۔ فقا مت البينة بالف علية الإرمثال كوررساجه كأراشدر قرض بوا ورارشداس كي ضمان لي كم جس قدررا شد بر قرض ہے میں اس کا کفیل ہوں بھرسا جد بزراجہ بینہ و دلیل یہ نابت کردے کہ راشداس کے ہزار در مم کا مقروص بیے تو اس صورت میں ارشد مزار دراہم کی ادائیگی کر سگااس وا سطے کہ بذریعہ بینہ و دلیل ثابت بهزيوال جيزكا حكم مشابره كاسابهواكر البيء وراكرسا جرطموي تبوت وببنه ندركهنا بهواو محركفيل كاقول مع الحلف معتربهو كالأس مقدارك اندركه جس كاوه اعتراف واقرار كرما بهوا وراكر السابه وكم مكفول عنراس مقدارس زياده كاعترات كيه يحس كاعترات كغيل في كما كقالة اس زياده مقدار كالغاذ كغيل يرنه يوكانس ليح كه اقرار وو مرے شخص کے خلاف ہونیکی صورت میں ولایت کے بغیر قابل قبول منہیں ہو تا اور کفیل پرمہال محنول عکنہ *کوکسی طرح کی ولایت حا*م بكتاب فرماتے بين كه به درست منهيں كەكفالت سے برئ الذمه موسكى تعلىق كسى شرط کے سائچہ کی جائے یعنی ایسی شرط کہ جسے پورا کر ناکفیل کے نسب میں منہوا دراسی عرب یہ بھی درست سنبدی صور د وتصاص میں کفالت کی حائے

عد الشراك النوري شرح الله الدو وتسروري الله ١

وَاهٰ اللَّهٰ مَا عَلِي المِيشَةِ رَبِي بِاللَّمِنِ الزِيرَ الرُّكُونَى شَخْصِ خريدِارِ كَي جانبَ بَنْ كَي كفالتِ كركة توبه درست بيريم يمرّ واً بف بهونے سے قبل فروخدت کنندہ کیجا نب خرید کردہ شے کا ضامن بنناضمانتِ عین بونیکی بنار پر درست بہئیں۔ منمانت عین کاجہانتک متلق ہے توشوا فع اسے مرسے سے درست ہی قرار مہیں دیتے اور عن الاحنا ن اگر جہارُز ہے ایکن اس شرط کے سابھ کہ تلف ہون کی صورت میں اس کی قیمت کا وجوب ہوتا ہو۔ لہٰذا قابض ہوسے سے قبل

منه من استاجو دابته العديم الزير الرواري شخص اجرت پر ما ربر داري كی خاطر سواري له تواس كی باربر داري كی نت کومن استاجو دابته العد بمل الزير آگر كونی شخص اجرت پر ما ربر داري كی خاطر سواري له البر سواري الله البته سواري لينا درست نه به وگاراس لئه كه كفيل كسي اور كی سواري پر قيا در نهين تو وه اس كه حواله كرينه سع مجبور به و گار البته سواري

کے عیر معین ہونے کی صورت میں ضمانت درست ہو گی اس لئے کہاس صورت میں وہ کونی سی بھی سواری دیے:

یرقا درَہے۔

وَلانصة الكفالةُ الله بقبول المكفول لكرفي مجلس العَقْدِ الافي مسئلة واحداً وهيان ا ورتا وقتيك مكفول له مجلس عقديس قبول مذكرم كفالت درست سربوكى . السيّر ايك يمسئله اس سيستني بيدك مريين يقُولُ الْمَرْيِضُ لُوارِتْم تَكُفَّلُ عِنَّى بِمَاعِلُو مَنَ اللَّهِ فِي فَتَكُفَّلُ بِمِمْعُ غَيبَةِ الغرفاءِ عُمَا ا ينه دارت سے يد كچه كرم رے دمہ جواس كا قرص ب تواس كى ميرى جا نب سے كذالت كركے اور وہ قرص خواہوں كے موجود نبوت برائے وأداكات الدمين على إنتكن وكل واحد منهاكفيل ضامِن عن الاخرفها الحا الحلها کفیل بن جائے تو درست ہے اور اگر قرص وو آ دمیوں برم واوران دونوں میں سے برایک دوسرے کی کفالت وضمانت کرے توان میں سے لَحُرِيرِ حَبُّ بِهِ عَلِمْ شَمِ مِلْهِ حَتَّى يِزِيلَ مَا يُؤدُّ بِهِ عَلَى النصف فيرجع بالزيادة وَ اذا تكفل اتناب جس مقدار کی ادائیگی کرے تو وہ اپنے سر کیسے وصول مذکرے حتی کہ اداکر دہ مقدار آدھی سے زیادہ ہوجائے بھرزائد مقداراس سے وصول عَنْ يَ حُلِ بِالعِبِ عَلَى أَنْ كُلّ واحدٍ منهاكفيلٌ عَنْ صَاحب فَمَا أدّى احدُ ها يرجعُ كرك ادراكر دوادى اكيتخص كاجاب اكيبزارك اسطرح كغالت كري كدان دونون سي سرايك دوسرك كالغيل بويوجتى مقداركي بنصفه على شريكم قليلاكان اوكثيرًا وَلاجَونُ الكفالةُ بِمالِ الكتابة سواءً حُررٌ ادائيكى كراساس كى أدمى مقدارا كيف شريك مدول كرافواه كم بهويا زماده اوريه جائز بهنيس كمال كتابت كى كفالت كل جائ تكفِّل بِم أَ وُ عَدِنٌ وَإِذَا ماتَ الرَّجُلُ وعَليه وُيونٌ وَلَكُرِيزُكُ شيئًا فتكفل رَبِّلُ آزادتخص كغيل بے ياغلام . اورجب كسى شخص كا انتقال بوجائے ورائخاليكه اس برمبت سا قرض بو اوروه كي من جوار اوركونى عنك للغرماء لمرتجي الكفالة عندابي حنيفة رحمدالله وعندهما تصة شغص اسکی جانب قرص خوا آبول محبواسط کفیل بن جائے تو امام آبوصنیف فر لمتے ہیں کہ یہ کفالت درست منہیں اور

ا ما ابولوسف ح وا مام محروث کے نز دیک درست ہے۔

الشرفُ النوري شرح الله الدو وسروري الله عليه باقى مانده مسكائل كفالت ميح كانتصح الكفالة الابقبول المكفول له الح فرات مين كدكفالت خواه جان كي ا ہویا مال کی دولؤں میں یہ لازم ہے کہ اسے مکھول کہ عقد کی محبّس میں قبول کرے۔ اوراگر مکنول لهٔ عقد کی مجلس میں قبول کفالت مذکرے تو امام ابو صنیفیرہ وا مام محررہ کفالت کے درست مذہوں کا حکم فرہلتے ہیں ۔ اور ا مام ابولوسم بی کے نز دیک عقد کی مجلس کے بعد محفول لہ اس کے بارے میں علم ہونے پراسے درست قرار دے تو کفالت درست تهو جلنے كى دامام مالك ، امام شافع اورامام التر يجى يى فرماتے ہيں ۔ امام الوصيفة اورا مام حرار كرماتے ہى كر عَقْدِ كَفَالْتَ كَاجِمَا تَتِكَ تَعْلَق بِهِ اسْ مِينَ مَعَنَّى تمليك بِلْتَ جلْتْ بِينَ بِسِ اسْ كا انعقاد كفيل اور محفول لهُ وونون بي کے ساتھ ہو گا محض ایک کے ساتھ شہیں۔ <u> الآنی مسئلة واحدی</u> الز اس کا حکم ذِکر کرده عااحکم سالگ ہے۔ عام حکم تو یہ ہے کہ تا وقتیکہ منحول لؤ عقبری مجلس من قهول نذكرے كغالت كسى المرح ودست بنہيں۔ البتہ اگركسى ريض نے اسپنے وادشسے كہاكہ ميرى جانب سے البيے ال كى ضمانت ليلے ہو مجم روین د قرص کے اور مجروارث قرص نوا ہوں کے موجود نہوتے ہوئے ضمانت لے تواسے متفق طور رویت قراردس معد وجريب كدوراصل اس صمانت كي حيثيت وصيت كى داور ميارم كفول له كا قائم مقام باوريد مكول له كيك باعث فائده ب اويركم جابائيكاكركوياً وه خوداس وقت حافز ب. وا فاسال المان على اثنين الز - اگرا كي شخص كے مقروض دو شخص بور) ورية قرض با صبار سبب کیساں ہو۔ مثال کے طور پر وہ دولوں ایک غلام ہزا دراہم میں خرید کرا مک دوسرے کے صاب ہوجائیں بورسکا درست قرار دی جلئے گی اوران میں سے کوئی بھی جب کک وصصے زیادہ کی اوائیگی مذکر اے و مرسے وصوليا بي مذكر ريكا يجعرة عص جسقدر زياده اواكرديكااس قدر دوس يسع وصول كرليكا- اس كاسبب دراصل يرس دونون شريكون ميس سے برشرك كى حيثيت أدھ دين ميں اصيل كى سے اور باقى آدھ يس كفيل كى -علاوه ازي مطالب ورحقيقت تالبع دين د قرض بساس واسط وصحى ادائيكى دين ك زم مي اوآو ص سے زمادہ کی ادائیگی بزمرہ کفالت ہوگی. <u>کا دا تکفل اثنان عن سجل بالف الز اگر کوئی شخص کی کامقروض بہوا وراس کی جانب سے دو تخص الگ</u> الك سارك دين كى ضمانت كرليس اس كے بعدان وونوں كفيلوں ميں سے ايك ووس كا ضامن بن حائے توان دونوں میں سے جوجسقدر مال کی ادائیگی کرے اس کا آدھا اپنے ساتھی سے وصول کرے اس لئے کہ اس صمانت میں اصیل ہونے کاکوئ سنبہ نہیں بلکہ یہ ہر لحاف سے کفالت شما رہوتی ہے۔ وَلا بَحُونِ الْکِفَالِدَ بِعِمَالِ الْکِتَا بَدِ اللهِ۔ یہ درست نہیں کہ مکاتب غلام کی جانب سے برل کتابت کاکفیل بنا آجا ا سے قطع نظر کد کھنیل آزاد شخص ہویا وہ آزادیہ ہو ملکہ غلام ہو۔ اس لیئے کہ کھنیل ہونا اس طرح کے مال کا

درست بهواكر تاب كه حودين صحح شمار بهوتا بهوا وروه اس وقت تك ساقط نهر بيوتا بهو حبب تك كه اس كي ا دائنيا كي نہ کردی جلنے یا ہری الذمہ نہ کردیا جلئے۔ رہا بدل کتابت ہو وہ مکا تب کے ا دائیگی سے محبور ہونے کے باعث ساقط ہوجایا کر ملہے تواس کا شرمار دین صحے میں نہوا امام ابو حنیفہ ابل سعایت کا الحاق برل کتابت کے ساتھ كرت بي اورا دراس كي كفالت صبح وارسنس دية <u>سواء حرتکفل بہال</u>ے واگر میمال کوئی یہ اشکال کرے کہ کفیل کے آزاد ہونے کی شکل میں بھی حب کفالت کو درست قرارنېيى ديا كياتوكفيل كے آزاد نه برونے اورغلام برونيكى شكل ميں بو بدرجهٔ او كى كفالت درست نهروگی. صاحب كتاب يا اسبكے بعثر اوعربر كس لئے كہا ؟ اس إشكال كايہ جواب ديا گياكہ آزاد شخص كو بمقا بله ، غلم افضلیت ماصل ہے اور کفیل کی حیثیت اصیل کے تا بع کی ہواکرتی ہے۔ اوراش حگہ اس کا ایمام مکن ہے کہ کفالت کے درست ننہونیکی بنیادیہ ہے کہ اس کے درست تسلیم کرنیکی صورت میں آزاد کو غلام کے تا بع قرار دیا جلئے گاجبکہ زاداس سے افضل واشرف ہے ۔ علامہ قدوری کے "اِوعبد" کی قید کا اضافہ کر کے اس کی نشا مذمی کردی کد کفالت کا درست مذہونا برل کتابت کے دین صبح مذہونی بنار برہے۔ آزاد کے تابع غلام واذ امات الرجل وعليه ديون الخ كسي غص كابحالت افلاس انتقال بروجائ درا خاليكه وه مقروص موا ور مجراس کی جانب ہے ادائے قرض کی کوئی کفالت کرنے تو امام ابوصنیفرہ اس کفالت کو درست قرار سنيس دييت ام ابولوسف مام محريم ، أمام مالك ، أمام شافعي أورام أحريم اسدرست قرار ديية بير. اس لنة كه روايت بي سيركه ايك الضاري كاجنازه آسة پررسول التنوصلي الته عليه وسلمسة دريافت فرماياكه بيكسي كامترون ہے ؟ صحابہ عص گذار ہوئے-اے اللہ کے رسول ؛ اس پر دو درم یا دینا رقر من ہیں-ارشاد ہوا .اس شخص کی نمازّ جنا زہ تم لوگ پڑھ لو۔حضرت ابوقتا دہ عرض گذار مہوئے ۔ اُسے انٹر کے رسول اُن کا میں ذمہ دار ہوں ۔ امام ابو منیفیره و ماتے بین آما و قتیکه می موجود مذہبو دین کا قیام ممکن منیں اوراس جگه دین کا محل دمقروص ، انتقال کرچکا تو اسے ساقط دین کی کفالت قرار دیں گے جو درست منہیں - رہی بیرروایت تو بہوسکتاہے کہ حفزت ابوقاد ہ ے اس کے انتقال سے قبل ہی گفالت کرلی ہواور آنحفنو مرکواس کی اطلاع اب دی ہو-المُواكِرُةُ جَائِزَةٌ بالديون وَتصِحُ برضاء المُحِيل وَالمُحتالِ وَالمحتالِ عَليه وَإِذَا قرضوں کے اغرر حوالہ درست ہے اور یہ محیل ، محتال اور محیال علیہ کی رضا مرسے درست ہو گا ۔ ا ور حوالہ کی کمیل

بيع كه كغاله اور حواله دو يون بهي مين حروث اعتما دو مجروسه مراليه قرض كالزوم بواكر تاسيع جس كا وجوب دراصل اصل مرمو ما ي دونوں کے درمیان فرق محض اتباہے کہ حوالہ کا جہانتگ تعلق ہے وہ اصیل کے مقید برارت کے ساتھ ہو ماہیے اور کونا لہ میں یہ بات نہیں ہوتی کہذاکونالہ کی حیثیت کو یا فرد کی سی ہوئی اور حوالہ کی حیثیت مرکب کی اور ضالطہ کیمطابق مفرد مرکب سے پیلے ہ کہ ہے۔ اسی صالطہ کی رعایت سے اول گتا ب الکفالہ لائے اور پھرکتاب الحوالہ ۔ ازردئے لغت حوالہ کے معنیٰ ایک جكيف دوسرى جكم منتقل كرف اورزائل كرفيك آت بين كهاجا ماسية أخال الامرعلي فلان ويعن كام فلال برمخفر كردياً

يا" احال الغريم بدينه على أخر" دمقروض لي ابنا قرص دوسر مسكحواله كرديا > ا منظلاتی الفاظ ایرون اوردین کے خوالد کر منو الے کو اصطلاح میں محیل اور قرمن خواہ کو محتال عمال ادر محال کئی ا اور حوالہ منظور کر منو الے کو محتال علیہ اور محال علیہ اور حوالہ کردہ مال کو محال ہم اور اس فعل کو

الحوّاكه كما جا ماہيد . مثال كے مورىيسا جدر راشدكے بالجنسود اليم كا مقروض ہوا ورىجىرسا حدوہ قرص جواس كے ذہرہے وج عادل کے حوالہ کردے اور اس کی طرف منتقل کر دے اور عادل اسے تسلیم ومنظور کرکے تو اصطلاح میں ساحد محیل دمقوق اِورراشِدمِحیّال، محال یا محال لهٔ دَ قرصنخواه) اور عادل محال علیه، محتال علیه کمها نینگااوریه با یخ سو دراهم محال ب

<u> جائزة بال يون</u> الزر صاحب كتاب فرملة من كهواله كاجهان مك معالمة بهوه عين مين نبيل بلكه محض دين مين ورت قرار دیاجا با بسبے - دین کا حوالہ درست ہونیکی ولیل تر زری شریق اورالو داؤ دستریف میں مردی رسول السّرصلی السّرعلية وکم

يد اسرت النوري شرح كايدارشاد گرا مى سېكە مالداركا لىشانا ظلمەپ داور جېبىتىم مېرىسىكىسى كومالدارىپر مجتال علىيە بنإيا جلىئة تواسىية قبول كرلىينا جاسيّة . رما عین کا حوالہ تواس کے درست نہ ہونیکا سبب برسے کہ حوالہ تو دراصل نقل کمی کو کہتے ہیں اور دین در حقیقت وصعب حکمی ہوتا ہے جوکسی کے ذمہ تابت ہواکر تلب یو دراصل نقل حکمی محض دین ہی میں ثابت ہو گاعیں میں مذہوگا۔ وجہ یہ سے کہ عین کے اندرنقل حتی کی احتیاج ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں حوالہ درست ہونیکے واسطے یہ مشرط ہے کہ محتال اور مختال علیہ دوبون اس پرراضی ہوں محتال کے راصنی ہوئیکی شرط تو اس بنیاد پرہے کہ دین درا صل حق محتال ہے اور ہروقت ا دائيگي اور عدم ا دائيگي ميں لوگوں كي عاديو س ميں اخلاف برواكر ماہيد . اسواسط اسے نقصان سے بجانيكي خاط اسس كا راصى ہونا ناگز رہے رہا محتال عليہ تواس كے راضى ہونے كى قيد كا سبيب يہ سے كہ اس ير دين كے اوا كرنيكا لزوم ہوتا ہے اور کُروم التر ام کے بغر مہنیں ہواکر تا۔ اس کے علاوہ تقاصنہ میں جی لوگوں کی عا دمیں بیسانہیں ہوسی۔ کو دی لو سبولت ونرمى كيسائه طلب كرتاب اوركسي كے طلب كرنيكا و هنگ سخت بوتاب اس واسط محال عليه كي رضا مندی بھی ناگز رہوئی ۔ رہ گیا محیل تورا بچ قول کیمطابق اِس کے راضی ہوسے کو شرط قرار سنیں دیا گیا۔ اسلے کم محال عليه ك ذمه ادائميكي مي محيل كاكسي طرح كانقصان منهي ملك محيل كا فائره ي بير. وإذا تمتب الحوالة الد فهاتم بن كر تواله ك سارك شرائطك سائه ياير تحميل كويسخ يرميل دين سع مجي برئ الذمه قرار دیا جائیگا اور دُین کے مطالبہ سے بھی بعض اسے محض مطالبۂ دین سے بری الڈنہ قرار دیتے ہیں -امام زفر وه مطالبته دین سے بھی بری الذمہ مذہوگا - انتفوں نے دراصل حوالہ کو کفالہ برقیاس گیا ہے ۔ دیگرائمہ احزاک تے ہیں کہ شرعی احکام لغوی معنے کے مطابق ہوتے ہیں اور جوالد لغت کے اعتبار سے منتقل کرنے کو کہتے ہیں اپزادین ل سے منتقل ہو جانے کی صورت میں اس کا کوئی سوال ہی مہیں رہتاکہ اس کے ذمہ باقی رہے۔ اس کے برعکس سے متقل ہونے کے بجائے اس کے دریعہ ایک در دوسرے دمرسے ملایا جا تاہے بہر حال راج مطابق محيل كوبرى الذمه قرارديا جلية اكا ورمحتال كوعيل سے رجو كاكرنيكا حق نه بوكا-البته أكراس كامال يا بهولو اس شكل ميں رجوع كم حق بهو كا اس واسط كري اس صورت ميں برى الذر مشمار بهو كا جكر محال والتوى عنل ابى حكنيفتا كالخرام ابوصنيفة ك نزديك حق كة تلف بهول اورمال كى بلاكت اس صورت میں ہوتی ہے جبکہ دوباتوں میں سے کوئی بات واقع ہو۔ وہ یہ کہ مختال علیہ عقد توالہ ہی کا سرے سے انکار کر بیٹھے اور سی کے پاس مبینہ موجو دینہ ہوکہ اس کے ذریعہ ٹا بت کرسکس ۔ مار کہ محتال کا ا فلاس كى حالت مين انتقال بهوجائ - مصرت إمام ابويوسوج إ در حصرت امام محرام فرمات بين كمران دوشكلون کے علاوہ الکے تبسری شکل بھی حق تلف ہوجانے کی ہے وہ یہ کہ حاکمنے اس کی حیات ہی بیں اس پر افلاس کا حکم لگادیا ہوا درا سے معکس قرار دیدیا ہوتوان ذکر کر دہ وجوہ کے باعث مال تلف شدہ شمار کرتے ہوئے محال حق ما صل ہو گاکہ دہ محیل سے رہو رہ کرے تاکہ اس کی تلانی ہو سکے۔

martat.com

وَاذَاطالبَ المُحتالُ عَليد المحيل بمثل مالِ الحوالةِ فقال المحيلُ احلتُ بدين لى عليك ادراكر عال عليه عيل حوالد ك مال كاطلبكار موا ورميل كي يسف ومي قرمن حوالد كيا محماً جوكم مراجح يرمحماً تو اس كا قول لَمُ يُقِبَلُ قُولَما وَكَانَ عَلَيْهِ مِثْلِ الدِّينِ وَانْ طَالْبَ الْمُحِيلُ الْمُحْتَالَ بِمَاحَالُهُ بِم فقالَ إِنَّهُمّا قابل قبول نهوگا اوراس پربقدر دین رومبه واحب بهو گا اوراگرمیل محیال سے اس روپیئے کا طلبگار بوجواس نے حوالہ کرایاتھا اَحُلْتُك لِمَقْتِضَهُ لِي وَقَالَ المحتالُ بَل احَلْتَى بلينٍ لى عَليك فالقولُ قولُ المحيل مَعَ اور کے کہ میں نے اسی واسطے حوالہ کرایا تھاکہ تو میرے واسطے وصولیا ٹی کرنے اور محال کے کہ تونے اس قرض کے باعث حوالہ يمينه وكيرة السَّفاتِج وهوقهن استفاء بدالمعرِّهن أمن خطر الطريق -كرا يا تقا جوكر مرائح مرب و بحلف محيل كا قول فا بل قبول مو كا ورسفائح باعث كرامت سے اوروہ ايسا فرض كملا تاك كرجيے دينے والاراه كاندلينه ما مون (دمحفوظ) موكما مو حوالہ کے ہاریمیں باقی مسائل اً وَإِذِ اطالبَ المهجتال عَليه الزِ-الرحيل سے محال عليه بال كواتن مقدار طلب كرے مرام المان المبارك المراجع المراميل المسالم المالية كرواب مين كجه كرمين في تو دين كاثواله من المراجع المراجع المراجع المراميل المسامط المبير كرواب مين كجه كرمين في ويون كاثواله مقا جوکرمیرا تیرے ذمہ تھا تو محیل کے اس قول کوقا بل قبول قرار نہ دیں گے اور وہ مثل دین کے صمان کی محیّال علیہ كوادا تميني كريكا اسواسط كرمحيل تودين كادعوى كرباب اورمحال عليهاس سوانكار كرباب اورقول الكادكرية والے كا بحلف معتبر شمار موكا و ره كيا يرسنبد كرمتال عليه كي جواله كوقبول كريے سے اس كى نشا ندى ہورى ہے كروه دراصل محیل کا مقروض تھا۔ تو اس سٹ بر کا جواب یہ دیا گیاکہ محض قبول جوالہ دین کے اقرار کی نشانہ ہم نہیں کرتا۔ اس لئے کہ جوالہ کا جہانتگ تعلق ہے وہ بلا دین کے بھی درست ہے۔ وان طالت المحيل المحتال الو- اوراكرايسا موكم محيل اس مال كالمحتال سے طلبگار موجس كا وه حوالم كرا حكا مو اوروہ یہ کئے کرمیاحوالد کرانے سے مقصد یہ تھاکہ تو میرے واسطے اس مال کی وصولیا بی کرے اور محال یہ کھے کترا حواله كرانا اسي دين كأتصا جوميرا تجدير واجب تمقالة الس مكه مع الحلف محيل كاقول قابل اعتبار بوگا واس كن كمحتال دین کا دعویٰ کررہاہے اورمحیل انکارکر آہے . اور بات محض اس قدرہے کہ وہ لفظ مستوالہ سرائے و کالت استعمال كرديك اولاس استعمال مي ورحقيقت كو في حرج تنهيس اسك كه لفط "حواله" كا استعمال مجازى طورير برائ وكالت بواكر ماس ومكوة السيفاجة وهوقه ص الم منفاتج ك تسكل يهب كدكوئ شخص كسى حكه جاكركسي اجركواس شرط كساته قرض کے طریقہ سے کچھ ال دے کہ تم مجھے دوسری حلکہ رہنے والے فلات خص کے نام ایک تحرمر دیدو کہ وہ اس تحریر کے دریعیہ بیسے کی وصولیانی کرلے اور اس طریقہ سوراستہ محفطات سے حفاظت کرے توکیونکہ اس دکر کردہ شکل میں قرض دینے



الشرف النورى شرط 🔫 🙀 بے ساتھ پایاجا آہے۔ بس اس میں احکام بیع کا نفاذ ہوگا۔ اہٰذا ایک گھرکی صلح دو مربے گھرمبادلہ میں ہونے پر دولوٰ ں ى گەردى مىں شفعه كاحق نابت بونىكا حكم بوگا ـ اورمثال كے طور پر بدل صلح نُلام بونے پر اگروہ عيب داريا يا گيا تواسے لونادينا درست ہوگا . علاوہ ازيں صلح كے وقت اسے نه ديكه سكا ہوجس يرمصالحت ہونى تو اسے و تيكينے كے بعد پوٹمانیکا حق ہوگا ۔ ایسے ہی اگران میں سے کوئی شخص اندرون صلح اپنے وانسطے مین روز کی خیارِ شرط کرے تو اسے اس كا حق حاصل بوگا۔ اس كے علاوہ بدل صلح كے مجہول وغيرمعين بونے كى صورت ميں عقدِ صلح باطل قرار دياجائے گا۔اس واسطے کہاس کا حکم بٹن مجہول کا ساہے کہ اس کی وجہ سے بیچ باطل قرار دیجاتی ہے۔ البتہ عن الاحنا ف مصالح عنہ کے مجول ہونیکو معاملہ صلح میں طارح قرار نہیں دیا گیا کیونکہ وہ مرعیٰ علیہ کے ذمہ میں باقی نہیں رہتاا وراس بنار پریہ باهم وَان وَقع عن مَال بمنافع الإز الركوي شخص ال رصل منعنت كم مقابلهي كرب مثال كطور رساجد راشد ہے ہے کا دعویٰ کرے اور راشدا قرار کرلے ۔اس کے بعد راشہ رسا جدسے اس پرصلی کریے کہ وہ اسطے مکان میں سال بھر رہے گا تو پیصلے مجکم اجارہ ہوگی بین جس طربیتہ سے اجارہ کے اندر منفعت کے پوراکرنے کی مدت کی تعیین شرط ہواکرتی ہی طیک اسی طرح اس میں بھی ہوگی ا ورحس طریقہ سے عقد کرنیوالوں میں سے سسی ایک کے انتقال کے باعث ا جارہ باطل فر مھیک اسی طرح اس میں بھی ہوگی ا ورحس طریقہ سے عقد کرنیوالوں میں سے سسی ایک کے انتقال کے باعث ا جارہ باطل فر كالعدم بوجا ياكر باب اسى طرميقرس استرسى باطل قرار ديں مح. وَالصَّلِعَرِ. السِّكُوبِ وَالانكابِ فِي حُو المُعاعِلِيمِ لافتداء المين وقطع الخصومة و ادرملح لمن أنسكوت اورضلح مع الانكارنجق رعي عليه صلعب كا فديه وسينغ إ ور نز ا عُ ختم كرنسكي فأطربهواكر في سي اور في حِق المُه عِي لمعنى المعاوضة و إذ أصالح عن داي لَمُ عِب فِيها الشفعة واذا صَالحَ دعویٰ کرنیوالے کے میں بمنزلہ معاوصنہ ہوتی ہے . اوراگر گھرسے مبلے ہواس میں شفعہ کم وحرب نہوگا اوراگر گھ عَلَىٰ الْمُرْوَجِبَتُ فَعِمَا الشَّغَعَةُ وَاذَاكِانَ الْطَرِّرِ فَمَ عَنُ إِقْرَامِ فَاسَعُقَ فَدِ لَعَظُومُ مَلِّرِدُ اللهِ فَذِي مِنْ مِنْ مِلْ اللهِ لَعَظُمُ عَنُ الْقَرْرِ عِنْ الْعَرْرِ فَاسْتُوقَ فَدِ لَعَظُمُ مِ ملع مولواس مين شفعه كا وجوب موكاء ا ورصلح مع الاقرار بري براكر كوكي حصد دازيك الماصلح كرده شريس لو يرعي علب المهالِ عنهُ رَجع المُدعى عليد بحَصَّة ذ الى مِن العوضِ وَإِذَا وَقَعَ الصَّلْمِ عَنْ س صد کے مطابق ابنا اداکر دہ عوض لوقا لے ۔ اورصلے عن السکوت اور صلے مع الانکار میں سكوب أو انكاب فاستُحق المتنائ ع في لم رحجة المماعي بالخصومة وبرة العوض ب میں نزاع ہو اس میں کوئی مستحق کیل آئے تو دعوی کر نیو الا اسیا عتبار سے خصوبیت اور عوص لو الد يَجُقَّ بعضُرُ ذَ لِكَ مَ وَّحصَّتَ وَم جَعَ بِالْخصومةِ فيلِم وَانُ ا دَّعَى حَقًا في د ايروَلم ادراكركو كم من صدر كاستى كل آئے تو مقد رحصداليس كرنے بعد اس من كراع كريدادداكركوئي ستحص مكان ميں اپنے صلا يُبِينُهُ فَصُولِح مِنُ ذَلِكَ عَلَى شَيْعَ شَمِ استُن بعض الداب لَمُرسِرة شيئًا من العوضِ ا من بواوروه الكي تعييل بيان كري معراس باريس كسي في برط بوجائ الطي بدركان كاكوني مستى الال ي تريمي موض من مجري ولدي.

لمحِعَن السكوت والالكابر الخ الرُمد عاعليه كم سكوت اختيار كرن يعني نداقرار برصلح ہو ما اس کے انکارکے ساتھ صلح ہوتواس سے مقصود بحق مرعا علم پرحلف کرنالا زم ہوتااورباھم نزاع پیش آتا . لہٰذا مدعا علیہ کے آنکارسے کے طورپر دینا باہمی نزاع ختم کرنے کی خاط ہے . سکلرکی وضاحت اس طریقہ سے ہے کہ کوئی شخص دور ہے شخص پر مکاک دعویٰ عاً الشفعة الخ٠١س مسئلك وصاحه دیکرصلے کرلے تواس مکا ن میں شفعہ کا دحوب نہ ہو گا. اس۔ اد پرسپے، اس سے خرید نے کی بنا ریز نہیں ۔ اوراگر دعویٰ کر منبوالا دعویٰ مال کرے اور کیم مدعاعلیہ ا۔ لوکرنے تواس صورت میں اس کے اندر شغعہ کا وجوب ہوگا اس لئے کہ مہ عوض سحمت بوئے ہے . تو یہ بحق مرعی معا وصنه شمار مونے پراس میں شغفہ کا وجو بوگا. کے عن اقبی آپ الز-اگر الیسا ہو کہ صلح عن الا قرار کی صورت میں جس چیز برصلح ہوئی ہ اسئے یا اس کالجے حصہ کسی اور کا نمل ہوتة اس صورت ہیں مدعی اس کے حصہ کی مقدار رے اس واسطے صلح دراصل میع کی مانزرمطلق معا وصنہ ہے اور اس کے اندر حکم یہ۔ ورت ين جس چيز رصلي موني مو وه متام مثال كے اور بر اگر خالدا كم را مخالدسے ہزار دراھم برصلح کرنے اس کے بعد آ دھایا سارے م مکل میں خالدسے با بخ سوا ور دوسری شکل میں ہزار دراہم بے گا. ن ع فيلي الزواس مسئله كي وفعاً حت اسطره ب بغيراس كياس رسيدا ورالك کوئی اور سکل آنے کی صورت

ے بعد رہے ہے۔ لمد برد شیئًا من العوض الحزب کوئی شخص کسی گھر کے بارے میں اس کا مدعی ہوکہ اس میں اس کاحق بیٹھتاہے اور سے سریر ہے۔ ظاہر نہ کرے کہ اس میں اس کا حصہ آ دھاہے یا تہا ئی یا گھر کا کون ساگو شہہے اس کے بعدوہ اسے کچے معاوصنہ دے کرمصالحت کرلے ۔اس کے بعداسی گھر کا کوئی اور شخص جز وی اعتبارہے حقدار نکل آئے تو اس صورت میں سے دعویٰ کر سوالا اس عوض میں ہے بالکل بھی مذلوط مائیگا۔ اس سے کہ اس کے تعصیل بیان مذکرنے کے باعث اس کا ا مكان ہے كہ اس شخص كا دعوىٰ گھركے اسى حصد كے سلسلہ مين جو كہ حصہ دار كے حوالد كرنے بعد برقرار رہ گيا ہو وَالصِّلِحِ كَانُزُمِرِ . وَعَوَى الاموالِ وَالنُّمَنَا فِعِ وَجِنَا يَةِ الْعَمَٰدِ وَالْحَظَاءِ وَلا يُحِنُّ مِنْ ۔ رودوی ہال ومنا فع و دعوی جنایت عمد و خطا صلح کر لینا ورست ہے ۔ اور دعویٰ تعکیے اندر درست منیں . ادر دعویٰ ہال ومنا فع و دعویٰ جنایت عمد و خطا صلح کر لینا ورست ہے ۔ رُعُويْ حِدِوَا ذَا أَدِّعَىٰ رَجُلٌ عَلِّى إِمْرَأَةٍ نَكَاحًا وهِ تَجْحُدُ فَصَالَحَتُهُ عَلَىٰ مَالِ بَذَاكَتُهُ ا درا کم سخص کسی عورت سے نکاح کا مرعی ہو ا درعورت منکر اس کے بعد عورت مال حوالہ کرکے مصالحت کرلے تاکہ حتى يترك الربحوي بجائزة كان في معنى الخُلِع وَإِذَا ادِّعِتُ إِمُرا مُنَّ كَاحًا عَلَىٰ مُجُلِ ده اینے دعویٰ سے بازا جائے تو درست ہے۔ اور میر بجلم خلع ہو گا۔ اور کو ٹی عورت اگر کسی شخف سے نکاح کی مرعبہ ہواور فصَالِحُفَاعُلِ قَالِ بِذَلْ مَهِ لِهِ المَعِجُزِوُ أَنُ إِدَّعِي مَ جُلٌّ عَلَى مَجُلِ أَنهُ عِبْدُ فَالْحَهُ مرداسے کچوال والرکے صلے کے تو اسے درست قرار ندیں کے اوراگر کوئی شخص کسی کے باریس می ہو کدو واسکا غلام ہے عَلَا مَا لِي اعْطَاهُ جَا مُرَوَكَ إِن فِي حق السمدة عِي فِي معنى العتق عَلَى مأل م بيروه كيمال سپردكرك مصالحت كرك يو درست بي اوريه تجيّ مدى بعوض مال بغت آزادي عطا كرنيك حكم مي بيوكا. موريط درست بحاور سيسته كالصّلح جائز مِن وعوى الاموالِ الد صاحب كنّاب فرات بي كدار كن شخص رعى المال بولة اس سلسليس به درست بي كم مصالحت كرلى جائة اس لي كريه صلح بعن سع ہوگی۔لہٰذا وہ شیٰ جس کی شرغابیع درست ہواس کے اندرصلی میں درست شما رہوگی ۔ علاوہ ازیں منفوت کے دعوے کی صورت میں بھی مصالحتِ باہم درست ہے۔مثال کے طور پر کوئی شخص مری ہوکہ فلاں آ دمی اس کی صیت ر چیاہے کہ میں اس گھر میں سال تبھر رمبوں ۔ اور تھیرور نا راسلے کچہ آل حوالہ کرکے مصالحت کرلیں بو اسے درست قرار دیں گے اسواسطے گہ بواسطہ عقبہ اجارہ منا فع پر ملکیت حاصل ہوجا تی ہے المذا بواسطہ صلح بھی ملکیت

مد الشرك النوري شري الدو ت دوري 😹 وكيفنا يترالعمد والخطأع الخزيكسي كوموت كے گھاٹ آبارنيكا گناه خواه قصدًا ہويا غلطيء ايسا ہوگيا ہو۔ دونوں صورا مِن بالبَم صلح جا تُرْسِهِ - عمدًا كُ شكل ميں جوازِ صلح كامت دل بيرارشا دربابی ہے" من عُفي له من اخيرشي فاتباع بالمع وادا رالیہ بالاحسان (اللّه) مشہور و معرون مفیر قرآن حضرت عبداللّر ابن عباس اُن اس آیت کا شاپ نزول بنی بیان فرکت ہیں کہ بیصلے سے متعلق ما زل ہوئی ۔ اور رہا قتل خطار تو اس میں صلح کے جواز کا سبب یہ ہے کہ خطار قتل کے گٹ ا سے دمیت ‹ مال بعوص ِ جان › واجب ہوتی ہے اور مال کے اندر مصالحت بغیر کسی اشکال وسٹ بہ کے درست ہے۔ ولا مجوی من دعوی حب الز- اور صدک دعوے کا جہاں تک تعلق سے اس میں صلح درست مذہو گی اسواسط كهاس كاشمارالترتعالى كے ختوق ميں ہے بندہ كے نہيں ، نو كسى كے لئے يه درست نہيں كہ وہ دوسرے حق ے۔ لہٰذا اگر مثلاً کوئی شخوص شراب بوش کو عدالتِ حاکم میں لے جارہا ہو ا در پھروہ ، شراب بوش اس سے . معا وصنه مال مصالحت كرك تاكروه أسه ومال ما يجائ واس صلى و درست قرار مزديل ك. وهی تحصل فصالحت الز . کوئی شخص کسی عورت کے بارے میں یددعویٰ کرے کہ وہ اس کی منکو صب اور عورت اس کا نکار کرے مگر انکار کے با وجود وہ کچے آلی معادصتہ برمصالحت کرنے توضیح ہے اوریہ باہمی صلح اس شخص لئ بمنزلة خلع كے موكى ا ورغورت كيلئ اسے صلف كا فريہ قرار ديں گے كہ وہ حلف سے بح كئى۔ ا دراگر كوئى یه دعو کی کرے کدوہ فلاں کی منکو صہبے اور بھیرمرد سے بمعاوضهٔ مال صلح کر لی تو یہ درست نہ ہو گی۔ اسب واسطے کەمرد کا به مالى معاوصند دعویٰ ختم کرنگی خاطرہے اور عورت کا ترک دعویٰ علیٰ گی کیلیے، قرار دیں توعلیمائی کیلئے عوت مال مبیش کرتی ہے مرونہیں ۔ا ورعلیمائی کے واسطے مذقرار دیں تو پھر مبعاوصنهٔ مال کوئی شی نہیں آرہ ہے۔ ی چیزجس کے ساتھ صلح ہودرآن حالیکہ وہ عقد ملامینت کے باعث واجب ہورمی ہوتو اس کومعا وصنہ پرعمول کم لُ عَلِيا السِّمَا إِستَوِقِي بعض حقه وَأَسْقَطَا إِقِيْ بِكُمَنَ لَمَا عَلَى مُ جُلِ الْعِنُ دَمُ هِم جِما و کے کہ مرکی نے دینے کو حق کی وصولیا بی کرکی اور باقیماندہ ساقط کر کیا جہ زلوب بجائز وضائ كانت نفس الحقّ ولوصاً لحدَّ على دُنانيراً لي شهرِلمُه رے تو درست ہے اوراس طرح گویا اس نے نفس حق میں تا خرکردی اوراگر دینا روں پرا مکے مہین الحرِّهُ عَلَى حَسِ مَأْيَة حَالَةٍ لَكُمْ عُزُولُو كَانَ لَهُ الفُّ ک مهلت کیسائی ملے کرم او درست نہیں اوراگر کسے کسی بر برار تو جل واجب ہوں پھروہ نوری بایج سوبر مصالحت کرلے تو درست نہیں . مهم سُود فصالحَهُ عَلى خمس مأَةٍ بيض لَمُريحُ ب بول بعراس نا با با سوسعندد را بم برصل

فرض ہےمصالحت کا ذکر مستحق واجب الق : بزار مؤتجلة وجنى وانتكى كى معادم قرربو -وكال شي وقع عليه الصُّلِحُ الحزبيان صاحب كتاب فرملة بين كالسي جزجس بالبمصلح ببوتي بهواگروه السي لبوكه عقد مداينت كے باعث اسكا دحوب بورا بونوية صَلَّح) پر لحمول کی جائے گی اور میسمجھاجا ٹیگا کہ مدعی نے اپنے حق میں سے اس طرح کھ دست بردار موگیا۔ اِسے معاوضة قرار نه دیا جائے گا ماکه عوضین میں کمی ریا دئی ودے زمرے میں شمار نہ ہمو۔ا وراگر کسی کے کسی خص پر ہزارا لیے درا ہم واحب ہوں جو کہ کھرے ہوں اور دہ بجائے کھرے دراہم کے بایخ سو کھوٹے دراہم پر صلح کرنے تواس صلح کو درست قراردیتھے۔ اوران بایخ سوداہم کو حسزار کا بدلہ شمار نہ کرتے ہوئے "یہ کہا جائیگا کہ مرعی باقی یا بخ سوسے دست بردار ہوگیا ایسے ہی اگر ہزار درا مم عزر مؤجل واجب ہوں اور کھردہ ہزار درا ہم مؤجل پرمصالحت کرلے تو اسے بھی درست کہا جائے گا اور یہ کہیں گے يتخص کےکسی پرغیر پئوجل ہزار درا ہم واحب ہوں ا ور کھیر ہزار د نا نیر مؤجل پر مصالحت کرلے تو درست نہ ہوگی اس واسطے کہ عقد مدایئت کے باعث دیناردں کا وجوب نہیں ہواا ورمیسا د ووصولیا بی حق میں ناخیر رمجمول تبیں کرسکتے بلکہ معا وصر پر عمول کریں گے اور معاوصہ کی بنا ر پر یہ صلح سہیں رہی ملکہ سع مرت بن گئ اور سع مُرن کے اندر بید درست تنہیں کہ دراہم و دیناروں کے بدلہ ا دھار فروخت ہوں۔ اور المنے می اگر ہزار دراہم مؤجل واجب ہوں اور کھر نقدا ورفوری ا داکئے جانے والے یا یخ سو دراہم پرصلح ہوجائے تواسيم درست قرار مندس كے اس واسط كم مؤجل بهونا حق مقروص تمات يد نصف عير مؤجل مؤجل عوض بن گیااور یہ جائز نہیں گراجل کا عوض لیاجائے اورالیے ہی ہزار سیاہ دراصم کے بدلہ با بخ سوسفید دراہم پر صلح ورست مذہولی۔ اسواسطے کہ مع زیادتی واضافۂ وصف با کی سوسفید دراهم ہزارسیا ، دراہم کا معا وصنہ بن گئے۔ اور نقدین کے معادضائی عتبار وصف نہ کئے جانیکی بنا بریسود کی صورت بن گئی اور سود کی حرمت ظا ھرہے۔ وَمَنْ وَكُلُ مَا صَلِهِ عَنِهِ فَصَالَحَهُ لَهُم يَلْزُهِم الوكيل مَا صَالِحَة عليهِ إلَّا إن يضمِنَهُ ا ور جو شخص ا بنى جانب سے كسى كوس لى كا كىلى بنك أوروه ملى كرادے تو كىلى برمعاوضة صلى كا دجوت موكا مكر يدكدوه اسكى وَالْمَالُ لِإِنْ مُ الْمُؤَكِّلِ فَانْ صَالِحَ عند على شَيْ بغادِ الْمِوْ فَهُو عَلَى أَن بعَدِ أَ وَجُهُواِك ضما نت پسلے ملکہ مؤسم پر ال کا ازوم ہو گا البیزااگر اس کی جانب سے کسی شے پراجا زت کے بغیر صلح کر بی ہوتو یہ حارت موں مرت تعل ہے۔

nariat 🚇

أشرث النوري شريح ازدو سروري صَالَحَ بِمَالٍ ضِمِنَهُ تَمَّالصُّلِحُ وَكُنْ لِكَ لَوْقالِ صَالِحَتُكَ عَلَى اَلْفَيُ هٰذِهِ أَوْ عَلَى عَبْدى (۱) اگر بعاً وضد مال صلح كرك اوراس كا ضامن كهي بن جلئ تو صلح كي تحيل بوگي دي اا ورايسے بي اگر كي كريس بزار درا تيم يا هَٰذَاتَمُ الصَّلِمُ وَلِزِمَ السِّلِمُهَا إِلْكِمْ وَكُنْ لِكَ لُوقَالَ صَالِحَتُكَ عَلَى الْفَ وَسَلَّمُهَا النُّهِ وَ اینے اس غلام کے بدلہ مصالحت کرتا ہوں تو صلح کی تھیل ہوگئ ا دراہے سپر دکرنا لازم ہوگا دیں، اور ایسے ہی اگر کے کہ میں ہزار داہم برمصالحت إِنَّ قَالَ صَالِحَتُكَ عَلَى ٱلَّفِ وَلَمْ يَسَلِّمُهَا إِلَيْمَ فَالْعَقْدُ مَوْقُوكٌ فَانُ آجَازَهُ المَّلَاي كرتا بول اوروه براراس كے سپردكرے بى اوراكر كے كميں نے براردائم برصلى كى اوروه دعوى كرنے والے كربرز كرے تو عدم موقوف عَليه جَائَ وَلَوْمَهُ الْأَلْفُ وَإِنْ لَكُمْ يُجُونُ لَا بَطْلَ -رسميكا لهندا أكرمدى عليداس كى اجا زت ويرك تو درست بوجائيكا اورا جازت نه وين يرعقد صلى باطل وكالعدم بوكار وَمَنْ وَكُلِّ رُحِلاً بِالصَّلِحِ الخ واس كي بارك من وضاحت اورتففيل اس طرح بدك اگر کوئی شخص خود برقتل عمد کے دعوے کے مسلسلہ میں کسی اور وکیاکی مقرر کرے یااس پر وُمِن كَي حِتني مقدار كا دعويٰ ہواس كے سلسله میں كسی كو وكيل بنائے تو بدل صلح كا وجوب وكيل برينہيں بلامؤ كل پر بوهكا اس لئے كداس صلح كامقصد دراصل يہ ہے كەقىل كرنے والے شخص كاقصاص ساقط كرديا جائے اور مدعى عليه سے کچے قرض کا ساقط کرنا آس میں بھی وکسیل کی حیثیت حرف سفیری ہوئی عقد کرنیوائے کی منہیں بیس حقوق کے لله من مؤكل كي جانب رجوع كيا جائے گا البته اگرائيسا ہوكہ دكيل بوقت عقر صلح برل قبلے كي ضمانت ليے ببرل صلح كا وجوب اسى يربهو كالمكرية وحوب ضامن بننے كى وجهد بهو كا، دكيل بننے كے باعث منہيں. فان صالح عنه على شيئ الح : صورت مسئله اس طرح ب كدكوني فضولي كسي كى جانب عقب صلح كرے لويد جار شمول برمشتمل ہو گا۔ دا> إلك بيك نصنولى عقرصلح كرك اورمعاوضة صلح كاضابن بن جلة . (٧) معاوضة صلح كالكتساب ابين مال کیجانب کرے کمیں سے ہزار دراجم پر یا اپنے اس غلام کے مراب صلح کی رہی نہ او وہ بجانب مال انتساب کرے اور مذ اس كاكونى إشاره كرك أورمطلف وبلاقيداس طرح مج كهيس في مزار درائهم برعقد صلح كيا اور بجر مزار دراهم اس کے سپرد کردے او ان د کرکردہ تینوں مسئلوں میں طیح درست ہوگی۔ دہم اوراگر فضولی محفی اس فدر مجے کم میں نے ہزار دراہم برصلے کی اوروہ مال حوالہ نہ کرے تو ایسی شکل میں بعض فقہار فرماتے ہیں كم يدعقد صلى موقوف رسي كالم على كر بعد مرئ عليه اسه درست قراردب لوعقد صلى درست وجلة گا۔ اور اگر درست قرار مذو بے اور اسے اس صورت میں درست قرار مذدیں گے۔ وج میسنے کہ فضولی داصل مطلوب کا ویا سے کہ فضولی داصل مطلوب کا وی منہیں اور اس کا نفاذ اجازت سرے سے قابلِ نفاذ ہی منہیں اور اس کا نفاذ اجازت مر موقوف ومعلق رمها سب اجازت دمیری گئ تو نا فذهوجاتلید اورعدم اجازت کی صورت میں باطل وکالدم موتلید

marfæl.com

ا وَاذَاكَانَ الدَّيْنُ بِيرٍ عَيْكِيْنَ فَصَالَحَ أَحَلُهُ مَاعَنُ نَصِيبِهِ عَلَىٰ تُوْبِ فَتْم لَكُمُ بِالخيامِ ا دراگر دین کے اغرر و وسٹریک بوں اوران دونوں میں سے ایکے اپنے حصہ کے بقدر کسی کیٹرے پرصلے کرلی تو اس کے شرکک کوریہ حق حاصل إِنْ شَاءَ اتَّبِعِ الَّذِي عَليهِ النَّابُ بنصفه وَإِنْ شَاءَ أَخُذَ نَصِفَ النَّوبُ إِلَّا أَنْ ہے کہ خواہ اپناآ معاصد لینے کی خاطر جو مقرض ہوا س کا تعاقب کرے اور خواہ نصف کٹرائے ہے۔ اللہ یہ کہ اس کے شرکا رَى لَهُ شَهِ مَكُم الله مِن الله ي ولواستوفى نصف نصيم مِن الدين كأن الله عكم نے جو مقائی دین کی صفحات لی ہوا در اگران دولوں میں سے کسی نے اسے اوسے دین کی وصولیا بی کرلی ہو تو اس کا شر کے وصول أَنْ مُشَام كُمُّ فِيها قبضَ تُم يَرجِعَانِ عَلِالْفَرِيم بِالْباقِي وَلوا شاتري احدُهما بنصيب مِن میں شرکت کرسکتا ہے بھر دونوں شریک مقروض شخص سے باقیماندہ قرض کی وصولیا بی کرلیں اوراگر دونوں میں سے ایک اپنے تصد اللَّا يُن سَلَعَةً كَانَ لِشُرِيكِما أَن يَضِمن مُ بُعُ الدِّينِ وَا دَاكَانَ السَّلَمُ بِينَ شُرِيكُينَ کے قرمن سے کچہ سامان خرید لے تواس کے شرکیے اس سے جو تھائی دین وصول کرنیا میں ہوگاا دراگر عقد سلم کے اندر دو شرکت ہوں فَصَالَةَ احَدُهُما مِنْ نَصِيبِ عَلَى مَاسِ السَالِ لَمُرْجُزُعنُدُ أَبِي حنيفَتُ وعِي رَحُمُهُما بحران شرکوں میں سے ایک اپنے مصدسے راس المال کے اوپر مصالحت کر لے تو امام ابوصیفیر وامام محسسدہ ورست قرار اللهُ تعالىٰ وَقالَ أبويوسُف رحمُ اللهُ يحومُ الصَّلِهِ-منہں دیتے اور الم الولوسون کے نز دیک یہ صلح درست ہوگی ۔ وَاذا كانَ الدينُ بينَ شُومِكُيْنِ الخ ما صطلاح مِن مُسْتَرَك قرض اسع كما جامّا بي کے واسطہ سے بہور ہا ہو۔مثلاً اس خرید کردہ شنے کی قیمت جس کی بیع ایک ہی صفقہ میں گی گی مثلاً اس طرح كما قرض جو دواشخاص كاموروني بهوتو اليسة دين كے متعلق بير حكم كيا جا آلہے كه دوبوں شريحوں میں سے اگرامک شرکھے نے مشترک قرص سے کچے مقدارلیلی تو دوسرے کو پیرتن ما قبل ہو جا تاہیے کہ وہ اسی ت اختیاد کرکے جو وصول ہو کیکا ورخواہ اصل مقروض سے اپنے تصد کا طلبگار ہو۔ لہٰذ ااگر ایسا ہو کہ دولوں ی مرسے ایک شرکے اپنے حصہ کے اعتبار سے کسی کیڑے پر نمصالحت کرلے تو اس صورت میں اس کے شرکیے کو دواضتیار حاصل ہوں گئے باتو یہ کہ وہ نصف کیٹرالے لے اور یا نصف کیٹرا لیننے کے بجائے اصلی مقرق سے كينے صد كاطلبگار بوالبة اگر صلح كر نوالا ستر مك اس كيو اسط جو تھائى دين كى ضمانت ليلے تو اس صورت یں دوسرے شریک کااس کیڑے میں کوئی حق تنہیں رہے گاا دراگر ایسا ہوکہ دولوں شریکیں میں سے کوئی سا شریک اپنے قرصؑ کے حصہ کی وصُولیا بی کرتے تو اس وصول شدہ میں اس کا دو سرانشریک تبھی مشریک شمار ہوگا،

الشراث النورى شرح المنافع الدو وت مورى الله المروث اور معرباقیماندہ قرض کے طلبگار مقروض سے دولوں شریک ہوں گے اور دولوں میں سے ایک اگر مقروض سے اور بیربی معدور است میں اور است کا میں دور سے شریک کو یہ تی ہوگا کہ خواہ چوتھائی قرمن کے است حصہ کے بدلیمیں کوئی شے خرید لے تواس کے حص کے تا وان کا مشریک سے طلب کرے۔ اس لئے کہ بدر کہ مقروص اس کے حتی کا تا وان کا مشریک سے طلب کرے۔ اس لئے کہ بدر کہ مقروص اس کے حتی کا مِهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَيْنَ اللهِ- الرَّدُواشَخَاصَ مِثْلاً الكِينَ كُنْدُم مِن عَقِيسِلم كرين اور دوسو دراهم راسُ وإذا كان المسته بين شريكين الله- الرَّدُواشْخاصَ مِثْلاً الكِينَ كُنْدُم مِن عَقِيسِلم كرين اور دوسو دراهم راسُ المال قراريك اور تير دونو ت تين سے ہرايك اپنے محمد كے سودراهم دے اس كے ب رب السّام آدھے من گذم کے غوض سودرا ہم پرمسلمالیہ کے ساتھ مصالحت کرلے اوراس کے وہ دراہم وصول کرلے کو اسطرح کی صلح امام ابوصنیفہ اورامام محرام جائز قرار تہیں دیتے ۔اس لئے کہ مصالحت کی اس شکل میں یہ لازم آ ماہے کہ قابض ہونے سے میلے ہی دین کی نقت مربو جائے اور اس کا باطل ہونا ظا ھرہے۔ امام ابویوسف اسے درست قرار دیتے ہیں اور وجر جوازیہ ہے کہ اس کا تقرف کرنا اپنے حق خالص کے اندر بحض کا درست ہونا واضح ہے۔ وَاذِ اكانتِ التركة بين وم تتم فاخرَجوا إحدُهم منها بمالِ اعطولا ايّا لا والتركة عقام الله ا دراگر ترکه مین چندور امر بول اس کے بعدوه ان میں سے کسی کومال عطا کرکے الگ کردیں درآئ خالیکہ یہ ترکہ زین ہویا اسباب أوُعرومَن عَامَ وَلَيلًا كَانَ مِا عطوه اوكتيرًا فان كانتِ التركةُ فضةً فاعطوه ذهبًا تو درست بوهما خواه عطاكرده قليل بوياكثير- اور تركه چاندي بون پراگرايخون كـ سوناديايا تركه سونا بهوني پرايمون أوُدهبًا فأعطوه فضمٌّ فهوكذ الص وَان كانت التركمُ ذهبًا وفضمٌ وعير ذ الك ا جاندی دی اواس کا حکم بھی الیسا ہی ہوگا اور ترکسونا جاندی اوران کے علاوہ بھی ہو اور مجر وہ اس مے مصالحت فصَالِحُوهُ عَلَى ذهب أَوُ فضة فلا مُلَّ أَنُ يكونَ مَا اعطوهُ التُرْمِنُ نَصِيبِهِ من ذلِك محض سوت پر یا چاندی پرکریں تو مچریہ لازم ہو گاکدان کے عطا کردہ کی مقدار اس کے اسی منس کے مصد کے مقابلہ الجنس حيَّ يكونَ نصيبُ مُتَلَم وَالزيادة أَجعقه مِن بقية المِنْوات وَإِن كان فِ میں زیادہ ہوتاکہ اس شخص کا حصہ اسکے مسادی ہوسکے اور زیادہ مقدار باقی ترکہ میں اس کے ہونیوالے حق کے مقابلہ میں التركة ويُن على الناس فأدخلوا في الصّلِعلى أن يخرحوا المصّالح عند و يكورم شمار ہو۔ ادراگر ترکہ لوگوں کے اوپر واجب قرمن ہو اور بھروہ کسی ایک کو مصالحت میں اس سرط کے سائد شا مل کولیں کرجہت الله ين لهُمُ فالصِّلِ باطلٌ فان شوطوا أن ياري الغرماء منه وَلايرجم عليه مر صلح مونی اسے اس فرص کے حصدسے نکال دیں گے اور سارا قرص انفین لوگوں کا ربر گاتو اسی صلح باطل و کالعدم ہوگی اوراگراس شرائے بنصِیب المه کھا لے عند فالصّل کے بار ہوگات السم کا ہوتا ہے۔ سائے ملے کریں کہ وہ مقرومنوں کو تواہنے حصہ سے بری الذر کردے اورا پنے حصہ کا کورٹا رسے طلبگار نہ ہوگاتو ایسی ملح

الرف النورى شرع المرد و من الرد و و من المرد الم خارج كرنے سے متعِلق مسأئِل كا ذكر وي المنتارين المناعات الزوما حب كما ب يهال الك مسئله بربيان فرمات بس كركون شخص موت کی آغوش میں سوجائے اور وہ بطور ترکہ کوئی زمین یا سامان جموڑ جلئے اور ور ثاریہ کریں کہ اپنے میں کو کسی وارث کو تقورًا مال دیکر اسے زمرہُ ورثا رہے نکالدیں تو الیساکر نا درست ہو گا اس ہے قطع نظر کہ اس ملئے والے مال کی مقدِ ارتعلیل ہو یا کشیر البته سونا یا چانری ہو تو یہ نکالنا اس وقت درست ہو گا جبکہ دونوں قا بفس ہوجائیں تاکہ سود کی شکل نہ سنے۔ ... فلابدان بیکون مااعطوی اکثر الح فراتے ہیں اگرالیسا ہوکہ ترکہ کے اندرسونا چاندی بھی اوراسیاب می ہوں اوروزار نسی دارث کوتر که میں محض سونا یا فقط جانگری دمیرکو درانت سے الگ کردیں تو بداس وقت تک درست منہو گاجب يك كه دارت كو دياجانيوالاسونا، چاندي اس مقدارس نه بره حبائي جوكه اس دارث كواسي جنس سے بطور تركه ہوا ورمعرور ثاراپنے میں سے کسی کو اس شرط کے ساتھ ورا ثت سے نکالیں کہ لوگوں پر حووا حب فرض ہو وہ اس کے علاوہ دیگرور ثار کا ہو گاتو بیصلے درست نہ ہوگی-البتہ اگرور ثاریے یہ شرط کر لی ہو کہ صلح کر نیوالاً اپنے حصد کے بقدر قرض سے مقروصنوں کو بری الذم کر دیگا اور ترکہ میں سے اپنا حصہ ورثاء کسے وصول مذکر بھا۔ اوراس مشرواکو قبول كرئة بهوئة وه ويي ورثاء سے كچه ال يرمصالحت كرك تو يەصلى درست قرار دى جائے گى اس لئے گه اس برارت میں مالک قرص اسی کومقرر کیا گیا جس رکہ قرض کا وجوب مقالة اس صورت میں جتنی مقداراس كے مصدكى ہواس كے بقرر قرص مقروص سے ساقط ہونيكا حكم ہوگا اوريد مصالحت درست ہوگا۔ حُتَابُ الْهِبُ عِ اكهبة تصبة بالايجاب والقبول وتبم بالقبض فأن قبض المتوهوم لدة في المحلس بربزريدا كاب وقبول درست بوتابح اورقابض بون برمحل بوماً لب اوراكر موبوب له بهر نيوال كى با اجازت إندون بغير إذب الواهب جَائَ وَإِن قبض بعد الافتراقِ لَمُ تَصِمٌ إلا إن باذك لَمُ مجلس قابض بوجائے تو درست ہے اورالگ ہونیکے بعد قابض ہوتو درست منہیں البتہ اگر بہر کر سوالا اسے الواهب في القبض. تابض برنسكي اجأزت ديرسے يو درست

شرفُ النوري شرح المرابي الدو وت روري الله المرابي ا كي وضف إد موهوب له جس ك التي مبدكيا كيا - الواهب : ببدكر نيوالا - الافتراق: الهية تصميم الزيهم بإرك كسره كبساته فِعَلَةٌ ك وزن يربيكسي كوايسي یے بچر دسینے کا نام ہے جو کہ اس کے داسطے نفع بخش ہو۔ اس سے قبطَع نظرکہ وہ مال ہو مااس کے علاوہ -ارشادِ ربانی ہے" فہرٹ لی من لدنک ولیًا پر ٹنی ؤیرٹ مِن آ لِ بعقوب " (آپ مجھ کو خاص اینے پاس سے ایک ایسا وارث دلینی بیٹا ی دیدیجے کہ وہ (میرے علوم خاصین) میرا وارت بنے اور دمیرے جدی نیقوب کے خاندان کا وارث سنے)۔ رصے بین میں میں میں میں میں ہوئی۔ اصطلاح فقہ میں میر کسی عوض کے بغیر عین شی کا مالک بنا دینے کا نام ہے۔ عین کی قید رکھانے کا یہ فائدہ ہے که اس لقرلین سے اباحت و عارمت دونوں مبہ کی تعربین کے زمرے سے نکل گئے ۔ اور عوض کے بغیری قیدلگ جائے سے اجارہ و بینے اس تعرلف سے نکل گئے۔ البتہ اس تعربین کا اطلاق وصیت پر صرور ہوتا ہے کہی وجہ ہے کہ علامه ابن کمال بہبری اس تکولیٹ کے ساتھ ساتھ اس کی تعربیت میں حال کی قیر کا اضافہ کرتے ہیں ' به تصور بالا يجان والقبول الخ - فرملته بي كرم به كرنيول كي جانب سه ايجاب اورجيه بهركيا جاربلب اس كي طرف سے قبول واقع ہو تو بہہ كاالعقاد ہوجائيگا-اس لئے كہ بہہ كى حيثيت نبعي ايك فتم كے عقد كى ہے ا درعقد کاانخقاد بذرنعیر ایجاب وقبول ہوجا پاکر ہاہے اور حسوقت وہ شخص جس کے لیے ہم کیا گیا ہو مجلس کے اندر می اس پر قابض ہوجائے تواس صورت میں ہمبری تھیل ہوجائے گی۔ اسواسطے کہ ہب کے اندراس کے ملكيت كانبوت بهوتله يحس كيواسط وه جيز بهه كي في بوا ورملكيت نابت بونيكا الخصار قابض بوي يرب. حضرت امام مالك فرمات بين كرملكيت كالتبوت قالصن بوك سے قبل تمي بوجا ماہے . حضرت امام مالك نے بمبرکو بیج پر قیاس کرئے ہوئے یہ فر مایا کہ جس طرایۃ سے خر مدار کو خر مدکر دہ سٹے پر قابقی ہوئے سے قبل ملکیت حاصل ہوجا نی سے تھیک اسی طرح ہمبہ میں بھی قائبض ہوتے سے قبل ملکیت تا بت ہو تی ۔ ا حنا و الرساس الرسي استرال فراق بي كرميه قالبض بوف ساق قبل درست منبو كا مصنع عدالزان ميں مصرت ابراہيم مُكِ نقل كرده انوال مَيں الكّ قول التجوز الهية حتى تقبض بمي نقل كياہے . خلاص يدكه اسباسي صورت مين مكل بوگا جبكه موبوب معنى مرده في ير موبوب له يعن حس كيواسطوه چيز ببه كاكئ قبضه حاصل كرك و اوراس سے قبل بمبرمكل منبي بو جلي كا-وتنعقِدُ الهِسَةُ بقول به وَهِيتُ وَخِلتُ واعْطِيتُ وَاطْعِيتُكَ هِذِهِ الطَّعْلُ وَجَلْتُ ا ورمهه كاانعقا داس قول سے بهوجا ماسے كميں بهدكر چيا يون اورد سے پيكا بون اور عطاكر حيكا بون اور مجتر كويد كھا ما كھلاچكا اوراس التوب لك و اعمو تُلك هذا الشي وحملتك على هذه الدان ادانوى بالحران بالحران بالحران بالحران بالحران

🙀 الشرف النورى شرحة الْهِبِهَ وَكُلْ جَوِنُ الْهِبَ يُومِ يَقْسِمِ الْإِلْحَقِينَةُ مَقْسُومَتُ وَهِبَ الْمُسْتَاعِ فِيمَ لَا يُقَسَّبُ ببركرے ادر بانشے كے قابل اشيا رجبتك كرتفسيم كى بوئى اورحقوق سے فارع نه بوي ان ميں ببدورست نه بوگا والسي تن كا ببہ جو حَائِزةٌ وَمَنْ وَهَبَ شِقْصًا مِشَاعًا فَالْهِبَةُ فَاسِكَّ فَانِ قَسَّمَهُ وَسَلَّمَ عَامَ وَرُ نا قابل تسيم ودرست ادر وشخص شترک شي كے بعض حصد كوبر كرے نويه به ما سد يو كا ادراگر با ن كر حواله كردے يو درست ب ادر لُوُوَ وَبَبُ دَ قِيقًا فِي حِنطَةٍ أَ وَ دُهُنَا فِي سِيسَمِ فَالْهِبَ أَنْ فَاسِكَ فَانَ كَعَنَ وَسُلَّم لَهُ يَجُوُلُ الرّا الكَّذِم مِن يا تلون مِن موجود تيل به كرت تويُر به فاسد شميار بهواً - لهٰذا بين كربير دكرنا بم درست منهوط. وَإِذَا كَانَتِ الْعَيْنُ فِي يَكِ الْمَوْهُوبِ لِمَا مَلْكُمَا بِالْهِبَةِ وَإِنْ لَهُ عِبَدِّ دَفِيهَا قَبْضًا ا در بهد کرده چیز کے تموہوب لائے قالبن ہونے بر اس کے مبد کے ذریعہ مالک قرار دیا جلئے محا اگرچہ اس پر قالبن ہونئی تجدیمہ کے وَرِاذُا وَهَبَ الرَّبُ لابن بِالصّغير هِمَ مُلكُها الابنِ بِالعقدِ وَإِنْ وَهَبَ لِدُاجِنِيُّ اوروالد اپنے نا بالغ رام كوكوئى نے بسرك يو ركاكا محض بذريعيد عقدى مالك ستما ربوكا اوراكر اسكوئى اجنى شخف كوئى هبالة تمتُّ بقبضِ الرب وَإِذَا وَهَبَ لِلْيِتِم هِبِلاٌّ فَقَضْهَا لَهُ وَلَيُّهُ حَامَ وَانَّ ف ببرك يو والدك قا بض بوك بربر بمركل بوجائيكا اوراكر برائ قيم كونى في من برك اوراس كاولى اس برقالف بوجك كان في حجرامه فقبضها له جَائزٌ وَكُنْ إِكَ إِنْ كَانَ فِي حِم اجنبي يُرَبِّيم تودرست سے اور اگر بچر ال کے زبر بروش ہوتو بچر کیو اسطے مال کا قا بقن ہونا درست ہے ۔ ایسے بی اگر بچرکسی عِز شخص کے زیر فقبضُ لَمَا جَائِزٌ وَإِنَّ تَبِضَ الصِبُّ الهِبَةَ بنفسه وَهُوكِعِقِلُ جَائِزٌ وَاذَادَهُبّ برورش بهولواس اجنبي شخص كا قالعن بهونا درست بيدا وراكز بجريزات خود فالفن بوجلئه درا كاليكه بحسبي دارمولو درست ي إِثْنَانِ مِنْ وَاحْدِ دَامُ إِجَامَ وَإِنْ وَهَبُ وَاحِدٌ مِنَ الْنَانِ لَمُ تَصْمِ عِنْدُ أَبِي ا دراگر در آدمیوں نے کسی شخص کو ایک گھر بہد کیا تو یہ درست ہے اور ایک شخص کا دواشخاص کیلئے مبد کرناا مام ابوصیفیوسے زرک منيعة دحمة الله و كالارحمة الله تعيد -درست منیں اورام ابولوسعت والم محرا کنز دیک درست ہے۔ لغت لى وَصَل ما التوب براء الدامة الدامة الوات عِنون لا احقوق اداشده المسلكان رك منتقصاً العض صديمتور احد وقيق ألا عنظم الله مستسم أب الصغاد الا الحيجًد بكود يكياجا ماسية نشأ فلان في جرفلان و فلان كي يرورس فلان كود من بوتي-ضيح الم وتنعقد الهبة إلى يهان صاحب كتاب وه متعدد الفاظ بيان فرماد المهابين] جن میں کسی بھی ایکے استعمال سے مبد کا انعقاد ہوجا اسے ا ذا بوی بالحداد الهسبة الز اس حكر قدر سب كاسب به سركه حملان كرجهان كر حقيقي

🙀 الشرفُ النوري شريع 📒 🚣 معنیٰ کا تعلق ہے اس کے معنے سوارِ کرنے اور اسٹھانیکے کتے ہیں مگر مجازی طور پر اسے برائے بہر کھی استعمال کہتے ہیں الحلآن ، باربرداری کا جا نور جوکسی کومیہ کما حاتے۔ موجو دموا درمبر كرنبوالاايسي اسشيار ميں سے كوئى شے مبدكر بى جام تا ہو تواس ميں يہ ديجھا جائے گاكه اگروہ ہى لے کی ملکیت نیزا وراس کے فارغ بہوا و ترقب یم شدہ بہوتو اس صورت میں اس کے بہر کو درست قرار ئے گا اوراگراس میں میر دولوں باتیں موجود منہول تو بہبر درست نہ ہوگا ۔ لہٰ دااگر مثال کے لگے بھوستے ہموں اورائفیں توڑا نہ گیا ہوتو ہمیہ درست مذہروگا۔اسی طرّ لقب ى تجرّى وغيره كى پشت پرموا ورالگ ب نه بهولو اس کا بهه صحیح نه بهو گا اسی طراقته حمرد ماحلت تو بالكل مىمكن نرببومثلأ امك حويابه كدنق ر تواس طرح کی اشیار میں حکم میہ ہے گر آتھیں تقسیم کئے بغیر مشترک طور پر مہر زیا درست ہے۔ حضرت اما م فرائے ہیں کہ ذکر کردہ دولوں شکلوں ہیں شترک بہراس کے عقر تملیک ہونے کی بنار پر جائز ہے۔ ناویج فرائے ہیں کر" لائجوز البریہ حتی تقبض" رہم جائز نہوگا یا وقتیکہ قبضہ نہری میں قابض تمل طراحیہ سے ناویج فرائے ہیں کر" لائجوز البریہ حتی تقبض" رہم جائز نہوگا یا وقتیکہ قبضہ نہری میں قابض تمل طراحیہ سے ترطبے۔ اور شرک مہر میں کامل قبضہ کا نہ ہونا بالکل عیاں ہے۔ لہٰذاایسی چیزوں میں شرک مہر درست قي<u>قا فئ حنط</u>بة الز-صاحب كتاب فرملتة بين كه الركسى نے گندم ميں آٹا يا و تول جوابمي تلوں ميں ہو ، بدکو فاسد قرار دیا جائے گا ۔اس طرح ببرکرنے کے بعد اگروہ ایساکرے کد گذم میس کرآٹا اسرو يربه، درست نه بهو گا - اس كاسبب يه بير گخس وقت اس عدوم بواس مين الميت بلك منهي بواكرى للنذايه بهد جوكه اكم طرح كاعقد سيم اطل وكالعدم و اور مردی مرد کاکه آم ایس جانسکے بعد اسے از سر نوم بدکیا جائے۔ روگئ یہ بات کہ اگرم اس وت اور مرد مردی مرد کاکہ آم ایس جانسکے بعد اسے از سر نوم بدکیا جائے گاکہ عرف بالغو ہ موجود ہونا کے کا دجوز بہن مگر بالغوہ تواس کا وجود ہے۔ تو اس کا جواب یہ دیا جائے گاکہ عرف بالغو ہ موجود ہونا ا ثنا<u>ن مِن واحدِ دایماً الخ</u>- اگرایسا ہوکہ دوا دمیوں نے ایک مکان ایک شخص کرلئے ہیہ کیا يربهضيح بوگا اس ليځ که دونول به کرنيوالول يه سارا مکان موبوب له کے مير د مكان برقابض بوا - بس اس طرح به كرنا بلاست و درست به دَيًا - البته أكر صورت اس كم يرعك شخص اینامکان دوا دمیول کو بمبرگر دے تو اب یہ درست ہے یا تنہیں؟ اس میں ائتہ کے درمیان اخلان کو الرف النوري شوي المراي الدو وسيروري الم حضرت امام الوحنيفر اور حضرت امام زفره اسے درست قرار تهيں ديتے -حصرت امام ابو یوسف اور حضرت اماً م محرح اسے درسیت قرار دیتے ہیں۔ ان کے نز دیک کیونکہ اتحاد تملیک مجی ہے اور عقد بھی آیک ہے تو بہ شیوع کے زمرے سے نکل گیا جس طرح آبکے شی دواشخاص کے پاس رس کھنے كو درست قرار دياكيا اسى طرح اس كا حكمه-ا مام ابوحنیفی یے نزدمک کیونکر بہر کرنیوا کے نے ان میں سے ہرایک کو آدھا آرھا بہر کیا۔ اوراس آدھے ک نہ تعتبیم ہے اور نہ تعیین اور میہ مبرکے درست ہونے میں رکا دسط ہے۔اس کے برعکس رم^ی میں پوری چیز مراکب کے قرطن کے عوض مجبوں شمار ہوگا۔ بس رمین درست ہوگا۔ وَإِذَا وَهِبُ لِاجْنِي هِيتًا فِلَهِ الرَّجِوعَ فِيهِا الآ أَن يُعِوَّضِهُ عَنِهَا أُويِزِيكَ زِياً دِيًّ ا دراگر اجنبی شخص کوئی نئے بہر کرے تو اسے نوٹالینا درست ہے الایک جس کے لئے بہدکی بووہ اسکا برل دیتے یا ایسا اضا ذکر دے متصلة أويموت احلُ المِتعاقدَين أوُيخرجَ البهبةُ مِن مِلك المَوهوب لَمَ جسیں تعبال ہویا عقد ہمبر کرنیوالوں میں سے کسی کا انتقال ہوجائے یا ہمبہ کردہ شے موہوب لہ کی ملکیت سے نہل گئی ہو ۔ اور اگر وَإِنَّ وَهِبَ هِبِدًّا لِنِي رَجُهِم عِرْمِ مند فلا مجوع رِفيهَا وَكُنْ لِكَ ما وهب إحدُ کوئی نئے ذی دحم محرم کے داسطے مبدکرے تواہے لوٹا نیکا حق نہیں ۔ اور ایسے ہی وصفے جومیاں بیوی میسے کسی الزُّوجَينِ للإخروَا ذِاقالَ المَوهوبُ لَمَ المواهبِ خُنُّ هٰذَا عِوْضًا عن هنتكَ أَوْ نے دوسرے کو بسر کی ہو-ا وراگر موہوب لا ببر کر نبوالے سے کیے کہ یہ بدل ببر کالے یااس کے عوض لیلے یااس کے بالمقابل يُدِلاَّ عِنْهَا أَدْ فِي مِقَابِلِتِهِ أَفْقِيضِهُ الواهِبُ سَقُطِ الرَّجُوعِ وَإِنُّ عِوَّضِهُ أَجنبُومُ ۖ عومن لے ادرہیہ کرنے والا اس برل پر قابض ہوجائے تولوٹا نیکاحی ساقط ہوجائیگا، دراگراس کا برل کوئی اجنی عَنِ الْمُوْهُوبِ لِيَ مِتَابِرٌعًا فَقَبِضِ الواهِبِ الْعُوضُ سُقطِ الرَّجُوعُ وَ اذا استُحُوبُ ۖ تنخص بطور تبرع موسوب لدكيجا نبس ويدس اورجه كرسوالا يدعو من ليلا تو رجوع كاحق باقى مزرب كا وراگراً وسع ب نصعتُ الهَبةِ رُحَعَ بنصف العوضِ وَ ان استَعَقَّ نصفُ العوضِ لمريرجَع في الهبةِ نُ مُستَّى نَكُلَّا يَاتِواً دِها عُومِنْ لُولُكُ اوراڭراً دھے عُومِنْ كامستى نىكلاً ياتۇ بېرىپ سے كورتنى مذلولا كئے -بشيٌّ إلا أن يردّ ما بقر من العوضِ تم يرجعُ في ك الهبتر ولا يصر الرجوع أ الابیکہ وہ باقیماندہ بدل بھی لوٹا دیے ۔ بھرسارے بہلی رجوع کرے ۔ اور آندرون بسدرجوع طرفین کی رصل فِي الهبِةِ إلا بتراضيمِهَا أَوْ بِحِيمَ الْحِأْكُمِ وَ اذا تَلْفِيْتِ الْعَيْنُ الْمُوهِوبَةُ ثُمّ استحقها یا حکم حاکم کے بغیر درست مذہو گا۔ اور اگر ہبہ کردہ کشے ضائع ہوگئ اس کے بعداس کاکوئی مستی نکل آیا اور مُسْتُعة فضمَّنَ الموهوبُ لهُ لمريرجَهُ عِلَى الوارهبِ بِشَيِّي -اس بے موہوب لاسے صنمان وصول کرلیا تو موہوب لا کومبہ کرمنوا کے سی کچھ وطنول کرنیکا حق شہوگا۔

الأدو تشروري ١] : ـ الرَجُّوع : وابس لينا ،لوثا نا - ﴿ مَآدِة : إضافه - المبتعاً قديون : عقر -لے لوط لئے فلدالوجوع فيهاً إلا ان يعوّضد الخ. فرات بين كرم برنوا لي كوريق اگر موہوب لهٔ اجنبی لین غیر ذی رحم محرم ہوتو اس سے سبہ کردہ تجیز دالیس لیلے . حصرت امام شا نه بهو گانجز والدُکے کہ اگر اُس نے کوئی شے اپنی اولا د کومیہ کی ہو تو اسے لوٹا نیکاحی حامل ب روایت بهدرسول الشرصلی الشرعليه وسلمن ارشاد فرما ياكه به كرنيوالا به بركرن والَّداين او لا د كوكچه مهركرنے كے بعد اگر لومَّا. ت بدل دارتطنی وغیره میں مروی رسول الٹرصلی الٹیرعلیہ و کم کا یہ ارشا یادہ ستی ہے۔ رہ گیا حصرت ا مام شا فعی کما نرکورہ بالاروا ستدلال تواس کے معنے یہ ہیں کہ بجرز والدے کسی دوسرے کے واسطے یہ موزوں نہیں کدوہ حکم حاکم یا ترامنی طرفین بغیرمبه کرده کولو الم البته والد کواگر خرورت موتو اسے ذاتی طور پر بھی مبہ سے رہوع درست ہے۔ ینی رجور سے معصود کرا بہت رجوع سے اور جہال تک کرا بہت کا سوال ہے ا ضاف بھی ہم کے بعد اس سے رجوع كومكرده قراردسية بين اس الي كرسبقي وغيره مين سب كرسول الترصل الشرعليه وسلم ين ارشا د فر مايا كر مبدكر ف ك بعداس لوما نيواللك كيطرح سب كركتات كرك كيراس كعاليتا ب. لم صاحب كما ب ان ركا ولو ك كوبيان فرمار سے بي كرجن كے با ١١ جس تخص كوكونى جيز بهدكى أى اكروه بعوص بهبه بهركر نيواك كوكونى في دے تواس كى وجدے وابب كا ہے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ موہوب لہ ہے اس کی نسبت ہب کی جانب کی ہو۔ مثال کے طور پر لے عوصٰ یا اُس جیز کے مقابل یااسکے بدلکے طور مرکے اور کھراس جین مرقابقن سے گا۔ دی اگر شہ کر دہ شے میں کسی ایسے اضافہ ورت میں واہب کو رحوع کا حق بنرر ت میں مجمی اضا فہ ہو گیا ہو۔ مثال کے طور سرہ کر دہ خالی زمین س يرتقيركرك توالسي شكل مين مدكر شواك كورجوع كاحق باقى مذرب كا-واسط كررجوع بغيرا صافرك يهاك مكن منهي وس، اكر دونون عقد كر نيوالون يو ی و سے ہر برق بیر سے ہر ہے ہوئی ہوئی ہے۔ کیاآغوش میں سوجائے تو رجوع کاحق باقی ہذرہے گا -کیونکچہ اگر بالفرص موہوب لہموت سے ہمکنار ہو بت موہوب لاکے در تا مرکی جانب منتقل ہو جائے گی ۔ تو جس طریقہ سے اس کی حیات میں ملک

الرف النورى شرح الم الدو وت دورى الم الدو وت دورى الم الله الدو ننتقل ہونیکے بعد رجوع کو درمست قرار نہیں دیا جا تا ٹھیک اسی طرح مربے کے باعث ملکیت منتقل ہوجانے پر بھی رہ ہے۔ رحوع درست بنہ ہونگا۔ اور وابہب کے انتقال کی صورت میں ورنّا رکی حیثیت عقدسہبرکے اعتبارے اجنبی کی سی ہے۔ دہمی اگر سبہ کردہ جیز موہوب لؤکی ملکیت سے سکل جائے مثال کے طور پروہ اسے بیجیدے باکسی شخص کو بطور مبر دیدے تواب داہرب کوحق رجوع نہ رہے گا۔البتہ اگر مہرکردہ میں سے آدھی چیز سینچے تو مہرکزیوا لے کو آ دهی میں رجوع کاحق ہوگا۔ ر حوج کا حق نه ہوگا۔ اس لئے کہ دارقطن وغیرہ میں روایت ہے رسول الٹرصلے الٹر علیہ وسلم نے ارشا د فرایاکہ ہم ذی رحم مرم کوکرین کے بعد اسے نہ لوٹائے ۔ دبی گرشوھ دبیوی میں سے کوئی دوسرے کو کچے مہر کرے تو لوٹا نیکا حق نہ ہوگا اس لئے کہ یہ ہرصلۂ رحمی کے زم ہے یں دبی گرشوھ دبیوی میں سے کوئی دوسرے کو کچے مہر کرے تو لوٹا نیکا حق نہ ہوگا اس لئے کہ یہ ہرصلۂ رحمی کے زم ہے یں داخل ہے۔ البئة بەھزوری ہے کہ بوقت ہرکہ دونوں میاں بیوی ہوں ۔لیس اگرانیسا ہوکہ کوئی شخص کسی اجنبی عو، كولچه بهدكرے اس كے بعد اس كے ساتھ نكاح كرك تواسے لومان كاحق ہو گا۔ وَاذِااستَعَق نصف الهبيِّةِ الإِ الرَّيْصَ وبرل ديريين ك بعديه بات ظاهر بهوكه بهركرده مين وسع كا مالك کوئی ا درہے تو اس صورت میں موہوب لہ کو بہ حق ہے کہ وہ آ دھا عوض مہبہ کرنے والے سے وصول کرلے ،اور اگر آ دھاعوض کسی دومرے کا ہونا ثابت ہوتواس صورت میں ہمبر کرنے والے کو بیتق تہیں کہ ہمبر کردہ میں موادھ كولوالك ببلكداسة حاسينة كروه باقيماندة أدهاجووه ابيغياس ركهتاب موبوب لذكولوالاكرابيغ سارسه مهر كرده كودابس ليا وراگرالسانه كرك تواسي أده عوض كے اور تما عت كرے حضرت المم زفرة ويرًّا مُنهُ احناف سے الگ يه بات فراتين كرمبه كرنيو الـ كوكھى حق رجوع حاصل موكا -واذاوهب بشرط العوض أعتك والتقابض فوالعوضين جسيعًا وإذا تقابضاً حست ا دراگر عوض کی شرط کے ساتھ کوئی ٹئی ہبہ کرے تو دونوں عوضوں پر قالبن ہو نالازم ہو گا اور دونوں کے قالبن ہونے پر عقدِ مب العَقِدُ وَكَانِ فِي حُكَم البَيْع يُودِّ بالعَيب وَخياء الرؤيةِ وَيجِبُ فيهَا الشَّفْعَ مَا درست ہوگا اوراسے مجلم بیج قرار دیں گے کہ عیب اورخیار رویت کے باعث لوٹا نا درست ہوگا اوراسین تنفیم کا وجوب ہوگا. وَالْعُهْرِيٰ جَائِزَةٌ لِلْمُعْمَرِلِهُ فِي حَالِ حَيَاتِهِ وَلُونَ تُتِهِ بِعِدْ مُوتِهِ وَالرَّقِبِي بِالْملةُ اور معرکے واسطے عمریٰ اس کی حیات تک اور اس کے ورثار کے واسطے اسکے انتقال کے بعد درست ہے ، اور رقبیٰ انا) ابوصنیاح عندابي حنيفة ومحمد رحمهما الله وقال ابويوسف رحمه الله كأئزة ومن وهب ادراام محد المل قراردستے ہیں ۔ اورام الولوسف کے نز دیک درست سے ۔ اور جو شخص باندی مب جَابِ بِيَةً الاحْسَلُهَا صَحّت الهبَّةُ ويَطِلِ الدَّسَتَّةُ عُ وَالصَّلِ قَامُ كَالْهِبَةِ لا تَصِحّ كَرَةَ بِوعَ اسْ كَمَلْ كُوسَتَّتَىٰ كِرِي تو بِهِ درست بِ ادرستَّنِي كُرِنا باطل بوجائے گا ادرصد قد به كاطرت بِ كُونا بِسُ بِرِ

الشرف النورى شرح = ازدو وسروري اِلْآمالقيض وَلَا تَجُونُ فِي مِشاعٍ عِمْلُ القسميَّة وَإِذَا يَصِدَّقُ عَلَى فَقِيرُين بِشُومٍ جَازُ بردرست نه بوگاا دربهه قابل نسیم شترک نے میں جائز نه ہوگا اوراگر دوعز بہوں پر کو فائے صدقہ کرے تو درست ہے وَ لَا يَصِيرُ الرِّجِوعُ فَ الصِّدقةِ بِعِدَ القبضِ وَمَنْ نَدْمَ أَنُ يَتَصَدَّقَ بِمَالِدٍ لَهُ مَن ا ورصدته میں قالبس ہونے بعد رجو ع درست من ہوگا ۔ اورج شخص اینے مال کے صدقہ کرنے کی نذر کرے او اس براس أَنُ يَتَصَدَّقَ جِنْسِ مَا يَجِبُ فِيهِ الزِكُولَا أُوَمَنُ سَذَاكُ أَنُ يَتَصِدَّ قَ بَمِلَكِهِ لَزَمْهَا طرح کے مال کے صدقہ کرنیکا وجوب ہو گا جس میں زکوہ کا وجوب ہو تا ہوا ورجوشخص یہ نذر کرے کداینی ملک صدقہ کر کیا تو اس پر سارے أَنُ يَتَضُدَّ قُ بِالْجِمِيعِ وَيِقَالُ لِي أَمْسِكُ منه مقدام كَا تُنفقنَ عَلَى نفسِكُ وَعَالِكَ مال كے صدقه كالزدم بهو كا اور اس ميں سے اتنا روكنے كركے كي كها جائيكا كدوسرا مال كمانے مك وہ خود ير اوراين عالى برخن إلى أَنْ تَكْتِسِبُ مَا لاَ فَا ذِا الْتُسَبِ مَا لاَ قِيلَ لَمْ تَصَدَّ قُ بَمْثِلِ مَا امْسَكَتِ لِنُفْسِكَ [أركم اسك مأل كما لين براس سے اپنے واسط رو كے ہوئے مال كے بقدر صدقہ كرنے كے لئے كہيں گے۔ عالى وضحت إلى تقابَهُ وونون كا قابض بوجانا مشاكع بمشترك والمسكف ردكي كافارد هنب بشرط العوض اعتبر المقابض الا. عومن وبرل كى شرط كرمائة بهه كا حكم حفرت امام الوصنيفية ، حفزت امام ابولو سف ع اور حفزت امام محدّ مجرّ نزدمك أ فاسے بياب، اورانتهار كِي لحافات بيع شمار بواب واس اَعتباري كدير برب ن عوض كر قالبن بهونا ضرط قرار ديا كيا- ا ورئهه كي گئي چيز منترك بهوا ورايسي بهو اس كي تقتيم بو سكے تو اس صورت میں عوض باطل قرار ویا جائے گا۔ اوراس اعتبار سے کریہ سیج ہے خیار عیب اورخیار رومیت ك عتبارس لوالما يا حائے كا - نيزاك ك اندر شفيع كو بعي شفعه كاحق حاصل بوگا -حضرت امام زفرہ، حضرت امام مالک ، حضرت امام شافعی اور صفرت امام احرام فرماتے ہیں کہ اسے ابتدار کے لحاظ سے بھی سے مفرد یا جائے گا اور انتہار کے لحاظ سے بھی سے شمار ہوگا۔ اس لئے کہ اس سبہ کے اندر سيع يني عوص ك دراييه مالك بنانے كے معنے مواكرتے ميں اورجمانتك عقود كا تعلق سے ان ميں معانى ہی معتبہ قرار دیئے جاتے ہیں۔ ا حنا واج كز مائة بين كه اس كه اندر دولول جهتين يا ي جاتى بين بلحاظ لفظ استه بهم قرار دياجاً لمه. اوربلحاظِ منے بیع المہٰذا جہانتک ہوسے گا دونوں پر عمل ہرا ہونیکا حکم کیا جلئے گا۔ وَالعبودیٰ جَائِزٌ ہَ الح: اس کامطلب ہے تاحیات اپنامکان اس شرط کے سائ رہائش کیلئے دیناکہ اس کے انتقال پروالیس لے گا۔ تو اس طریقہ سے ہر کرنے کو درست قرار دیاگیا اور پر کہ لوٹانے کی شرط باطل قرار دی جائے گی۔ اور موہوب لۂ کے مرب نے بعد وہ موہوب لۂ کے ور ناد کے واسطے ہو گا۔ حضرت عبدالتّابن قبار

marfat.com

الثرفُ النوري شرط المهمية الدُود وت روري حصرت عب الشرابن عمرضي الشرعنهاا ورحصرت الم احرجيبي فسرات مبي ا ورحفزت امام شافعي كا جديد تول اسي طرح کا ہے۔ نیزحفرت علی کرم اللہ و کہ، حضرت طاومس، حضرت مجامَد، حضرت سفیان توری اور حضرت ستر کے رحمہ اللہ اللہ اللہ سے معبی اسی طبرح منعول ہے حضرت امام امالک ، حضرت امام شانعی اور حضرت لیٹ فرمانے ہیں کرے مریٰ کے اندرتملیک منافع کاجها نتک تعلق سے وہ لو عزور ہوتی سے مگر تملیک عین نہیں ہوتی لہٰذا یا زندگی یہ گھے۔ موہوب لؤکیو اسطے ہوگا۔ اوراس کے انتقال کے بغیراصل گھرے الگ کولوقا دیا جائے گا۔ مرب میں یہ میں تصن جا برین عداللہ و میں مقول ہے کہ وہ عریٰ جے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و کم سے درت مصل شراف میں ارشاد مواجو ہی کاک وَلِعَقبِک ؛ (وہ تیرے لئے اور تیرے بعید والوں کے لئے ہے) اگر محض فرمایا اس میں ارشاد مواجو ہی کاک وَلِعَقبِک ؛ (وہ تیرے لئے اور تیرے بعید والوں کے لئے ہے) اگر محض " لا معشت" ("ما حيات تبرے لئے) ارشا د ہونا بو اصلی مالک کولو ا) يَا جا آا ۔ اخات كام ستدل نساني اورابودا ورمين صرت جابررضى البيرعندى يدروايت سب رسول الترصيا الترعلية ولم <u>نے ارمثنا د فرمایا کہ اپنے ہال کو اپنے یا میں رہنے و وتلف نہ کرو۔ جوشخص عمریٰ کرے ت</u>و تاحیات وہ دی<u>سئے گئے شخ</u>ص کا ا وراس کے انتقال کے بعد وہ اس کے ورثار کا ہے۔ وَالْرَقِيْ بَاطَلَمَ عَدَالِهِي صِنْيِعَتَى اللهِ- رقبي كي صورت يه يهو تي ہے كه مالك نے اس طریقہ سے کہا ہوكہ اگر میرا بچھ سے قب ل ریروں انتقال ہوجائے تو اس گھر کا مالک توہیے اوراگر تیراانتقال مجھسے قبل ہو تو میں ہی اُس کا مالک ہوں۔ حصرت اما الو حنیفیه ، حضرت امام محید ، حضرت امام مالک مهر کی اس شکل کو درست قرارمنهی دیتے - اسلے که اس صورت میں دوبون میں سے ہرایک کو دومرے کے موت سے ہمکنا رہونیکا نتظار رہتا کہے۔ صاحب ہدایہ مخر پر فراتے ہیں کہ رول المدصل الشرعليه وسلم في عرى كو درست قرار دياب اوررقبي كى ترديد فرا في سيد حضرت امام ابولوسف محضرت امام شائغي اورهزت امام احريث رقبي كودرست قرار ديتے ہيں۔ ان كامت ل نسانی وغیرہ میں مروی حضرت عبدالمترامن عباس کی بدروایت ہے کہ غمری اس کے لئے درست ہے جس کے داسطے عریٰ کیا ، اور رقبی کورست سے اس کے واسطے جس کے واسطے رقبیٰ کیا ک وَ مَعِل وَلِهِ مِنْ مَنْ اللهِ عَلَى مُنْ عُفِ السِماكرے كركسى كوباندى تو بہہ كرے مگراس كے حمل كوستشنى قرار دے تواس صورت میں بہباندی کے لیے بھی درست ہوگا اوراس کے تمل کے لیے بھی اوراس کا حمل کوسکتنیٰ قرار دینا باطل د کالعدم ہوگا۔اس لئے کہ استشنار کے عمل کا جہاں تک تعلق ہے وہ اسی حبکہ ہوتا ہے جہاں کہ عمل عقد مبوّا ہے۔ اور حمل کا معاملہ یہ ہے کہ اس میں عقبہ مبر کا کسی طرح کا عمل حمل کے وصف اورانس کے تا بع ہونے کے ماعث مہیں ہوتا۔ البُذااسِ استشار كوشرطِ فاسدك زمرے ميں ركھا جائے گا اور فاسد شراكط كى بنار پر مہد كے باطل ہونيكا حكم منهي مهواكرتا ا ورمهه بدسكة رصيح بهوتلب اور شرطين كالعدم شمار بهوتي بين-

عَثَاثَ الْوَقْف لَا مَزْوُلُ مِلْكُ الواقِفِعَنِ الوَقْفِ عِنْ أَبِي حَنِيفَةً رِحِمَةُ اللَّهِ إِلَّا أَنُ يَحْكَمُ ب ت امام ابو حنيفه رحمة السّر عليه كے نزومك و قعن كر نيوالے كى ملكيت و قعن سے خستم نہيں ہوتى ۔ اللّ يه كه الحاكِمُ أَوْلِعِلْقَهُ بَمُوتَهِ فِيقُولُ اذامِتَ فقد وقفتُ دارى عَلَى كَذَا وَقَالَ أَبُولُوسُ فَ رَحْمُ ں سے اسیے انتقال پر اسکی تعلیق کی ہوا وراس طرح کہدیا ہو کہ میں نے اپنے انتقال پر اپنا کان وق يُزُولُ الْمِلْكُ بِمُجَرِّدِ القَوْلِ وَقَالَ فِي مُنْ اللهُ لَا يُزُولُ المِلكُ حِينَ مرا^{ر ک}ھتے ہیں کہ اس وقت تک ملک خم نہ ہو گی جبتک کہ وہ متو کی وقعت بیناً لَ للوقفِ وَلَيًّا وَيسَلِّكُمْ إِلَكِ مِ وَاذَا حَدَّ الوقْفُ عَلَى إِختلافِهِمْ خَرَجٍ مِرْمِ ك حوالد مذكرد م و اور ال ك اخلاف ك مطابق وقف صحح بوفير وه مليت واقف سے خارج موجل كى الواقِفِ وَلَمْ مَي خُلْ فِي مِلْكِ المَوقوفِ عَلَيهِ وَوَقَفُ المَشَاعِ جَائَزِعِن كَا إِني ا در موقوت عليه كى ملكيت مِن مراسخ محل . ا درا ام الويوسف رجمية الترعليه مشترك شے كے د قف كو لايحن ولايتم الوقف عندابي حنيفتا وعمير رحمها الله عقي عجعل اخرة بجهي لاتنقطع أكناً ا وقال ابويوسون رحك ، كراس كا أخراليسانه بهوكمه وائتي طور برغير منقطع بهو . اورا ما ابولوسف بي كيت بين كه اگرده منقطع بيؤنه اللُّمُ إِذَا سَمَّى فيرِجِهِ مَّ تنقطعُ جَائَ وصَائَ بعدها للفقراء وَان لم يسمَّم ويصِحّ والی جہت کا نام لے تب بھی درست ہے اوروہ اس کے بعد برائے نقرار ہوجائے گا خواہ وہ فقرار کا نام مز وقعت العقاب وَلا يحِينُ وقعتُ مَا يَنْقِلُ وَحِجُوَّلُ وَقِالَ ابويوسفُ رَحَمُ اللَّهُ اذا وقِعَ کا وقت کرنا درست بوم اوراتیسی اشیار کا وقف درست مد به محاجو منقل بوسکتی اور برلتی رمبی بوب ادرا) ابولوسعن کے نزدیک ضيعَتُ ببقرهَا وأكْرَتُهَا وَهُمْ عبيلٌ لأَحَانَ وَقَالَ عجل رحه اللَّه يحونُ حَبْسُ اگرزمین کو کا رندوں ا درمبلوں کے سائھ وقعت کیا درانحا لیکہ کا رندے اس کے غلام ہوں تو وقعت درست ہوگا اورامام مخترم الصراع والشلاح كموثر سے اور ہجمیاروں کو فی سبیل الٹرو تعن کرنا درست لغت كى وصت : بمجود : محض نقط نقط انقياء نقرى جمع : مفلس الحتاج اليحول : كمرجانا ا

marfat.com

الرف النورى شوط المما الدد وسر مورى الم ا کیپ مگرسے دوسری جگرمنتقل ہونا۔ بقتر ، گائے۔ ببل داسم مبنس ، جمع بقرات ۔ اکر ۔ اکو آلام چن ، جوتنا۔ اور کاشت كُرِنا - اكواهَ الكورِّك - نَجِر بُكره ع - كواتع الأمهان ؛ زمين كرُكُوتْ - كهاجاً ماسية امشى في كراح الطريق دين راسة كياركيس بلو) اكاتف الامهن : زمين كي وي رے وقوضی استاب الوقف لفت کے اعتبارے وقف کے معنے سطیرانا ، کھڑاکر نا ، منع کرنا کے استیرانا ، کھڑاکر نا ، منع کرنا کے استان میں استان میں منافع کی شے کو اپنی ملکیت میں روک کراس کے منافع کو وقعت وخیرات کرنیکا نام ہے ۔ وقعت کی پرتعرکیے محفرت امام ابو صنیفرچرکے قول کی دوسے سے محضرت ا مام ابود معت رحمه الترا ورجعفرت الم محدر حمد الترك قول كے مطابق كسى شفى كو التركى ملك پرروكتے ہوئے اس كے منا فع كستى ير بھی وقف کرکے کا نام ہے۔ - بین و دیگرائنه کے نز دیک درست ہے مگر حضرت امام الوصنیفی فرملتے ہیں کہ اس کالز وَم سَبیں ہوتا لیعیٰ و قصب كر نواك كورجى صاصل برواله كروه وقعت كو باطل وكالعدم كردك بس تصرت امام الوصيفة وك نزديك وانقت كى ملکیت و وہی صورتوں میں زائل وخم ہوگی دن یا تو ایسا ہو کہ حاکم اس کا حکم دئے دین یا وقیف کرنیوالے اے اسے اپنے انتقال برمعلق كرديا هولعني واقف كي يه كهديا هوكه ميراانتقال موجك توميرامكان فلان شخص كيلير وقف سبر . حضرت امام ابولوسع في اورحضرت امام مالك ، حضرت امام شا نعي اورحضرت امام احدُ فرمات بيركه اس طرح كجنه ك ا صّياح سَمِين بلك صرف واتعت كے وقف كروسينے سے ملكيت واقعت ختم بهو جائے كى الم م محر و فراتے ہيں كه متولى وقف مقرر سونے کی صورت میں اور وقف کردہ شے پر متولی کے قالبض بوجانے بر مکیت واقف ختم ہو گی -نقبارنے امام ابولیسف اورامام محرا کے قول کورائع قرار دیتے ہوئے اسی برفتوی دیاہے۔ وَوقِف المشاعِ جَانَةُ الزالِ البي جِزِيرِمتْ ترك إلور بروقف بواس كي دفيسي بن (١٠ ايسي جز بروس كُلّت مكن نديو د٧٠ السي جيز بروجونقسِيم كى جاسكتي بو- مُثلًا گھروغيره يو ايسي جيز كامشترك وقف كرناجس كي تقسيم مكن نہویہ متفقہ طور پرسب کے نز دیک درست ہے۔ اور رہی ایسی چیز جس کی تعتبیم ہُوسکتی ہواس کے وقف کو ا مام ابولوسف ورسبت فرماتے ہیں۔ اس لئے كەنقىيىم قبضد كے ائتمام سے قبل سبے اورا مام ابولوسف ميم كيونك اس میں قابض ہونے کو شرط قرار منہیں دیتے تو اس کا اتمام بھی شرط نہ ہوگا ۔اس کے برعکس امام محرُم قابض ہوے کو شرط قراردیتے ہیں اہکذا ابن کے نز دمکی مشترک وقف درست نہوگا۔ ُ نقباتِ بخارا اُ ما محرَّمُ ہی کئے قول کو اضیار فراتے ہیں ً. اور فقہائے بلنح کا اختیار کردہ قولِ اہام ابو پوسف ﷺ ۔ بزازيه وغيره معتبر كتب فقديس الكماب كمشترك وقف كاجهال مك تعلق بياس مين فتى برأمام محري كاقول ب. ا ورصاحبَ شرحَ و قاير قولِ الم الولوسفيُّ كومفى بر قراردسيَّ مين ـ

marrat@om

وَلاَيتِم الوقعت عند الجحسنيفة الخ- المام الوصنيفة وداماً محدٌ كنزديك إتمام وقعت كرواسط به ناكر رب که دقعهٔ کی ایسی شکل اختیار کی جلئے که ده غیر منقطع و دائمی ہو . مثال کے طور پر اگروقف چند مخضوص لوگوں پر کر دیا کہ ا کم وقت ان سکے نہ ہو نیکاا مکا ن ہے توانس میں یہ قید لگا دے کہ ان تو گوں کے موجود نہ رہنے کی صورت میں اس کا نفع علماریا فقرار تحیاع ہوگا امام ابولوسف سے اس سلسلمیں دوتسم کی روایتیں منقول ہیں۔ ایک کی رُوسے یہ ناگزیہے کہ وقف ابدی دوائمی ہوم گر اس میں دائمی کے ذکر کو شرط قرار نہیں ریاجائیگا۔ اسی روایت کو درست فراردیا کیا، دوسری روایت کی روسے صحب وقف کیلئے ایری اور دائمی کی سرے سے شرط منہیں۔ وتصع وقعت العقابم الخ متفق طور يرسب ك نزو كب يه ورست سي كتنبا زبين وقف كى جليح أسوا سيط كه اس کا نبوت خلفار را شدین رصوان اینرعلیم احمعین آورد درے صحابۂ گرام رصی الٹرعنم کے عمل سے ہوتاہے مگر حضرت امام ابوصیغة فرملتے ہیں کمنتقل ہوئے کے قابل چیزوں کا دقف درست نہوگا اور کھزت امام ابو تو رحمه النترك نزديك أكرزمين اس طريقه سے وقف كى جلنے كه اس كے سائھ سائھ اس كے بيل اور كارندے تبي وقف ہوں تو یہ وقف درست ہوگا۔اس لئے کہ ان چیزوں کا جہاں تک تعلی ہے وہ دراصل اس زمین ہی کے تا لع بين اورزمين كا وقعت الاتفاق صيح بتو ما لع كومتبوع يعيي زمين سے الگ شمار كرت بهوية ان يمزون کے وقف کے میجے مذہونیکا حکم مزہو گابلکہ صحب وقف میں تھی یہ زمین کے تا بع قرار دی جائیں گی۔ ں ۔ ہو یہ ہم ہم ہم ہم ہم وہ بعد وقت یں جی پر آمین کے تا لیج قرار دی جائیں گی۔ حضرت امام محمد مجمعی وقعب تالی کے درست ہوئے کے سلسلہ میں صفرت امام الولیوسٹ کے مہنوا ہیں اور جواز کے قائل ہیں۔ وَاذا حَمِ الوقفُ لَمَرْجِمْ مِعُكُمْ وَلَا تَمْلِيكُ إِلَّا أَن يكونَ مشاعًا عندابي يوسفُ رحمُ الله ا وروقعن ورست بوس، يريز اسكى بيع ورست بوگى اورنهى تليك الايدكه وقعن مشترك كيالگيابو الم ابويوسع بي فريلت بين -فيطلب الشهك القسمة فتجير مقاسمته والواجب أن يبتدئ من اس تفاع الوقف بس اكرشركي تعتيم كا طالب بولو تعتيم كرناميم بوگا اوراول منافع وقعند اس كى مرمت ناگزيرب يؤاه وقع : كرا والااس بعمارته شركاذ لك الواقع أو لكريشة وطواد اوقف دارًا على سكني ولدة فالعامة كى شرط لكائے يان لكائے اور الركسى مكان كو اپن اولاد كے رہنے كى خاطروقف كرے وراس كى مرمت كاؤمدوار عَلَى مَنُ لَمَ السَّكِينَ فَأَنِ امْتَنَعَ مِنْ ذَلِكَ أَوْكِانَ فَقَارُ أَ أَجَرَهَا الْحَاكَمُ وْعَتَّرها بالْعَرَّة رسینے والا ہوجا۔ بس اگر وہ مرمت نرکرائے یاوہ مفلس ہوتو حاکم اس کو کر ایر پرچ طادے اور کرایر کے ذراید اس مال فأذاعم من بناء الوقب و ألته السُّكنى وما الهكل من بناء الوقب و ألتم صرف کی مرمت کرائے اور مرمت کے بعد و مصحه اس میں رمنا تھا رہنے کیلئے دیدے اور عمارت وقت و سامان ہے جومنہ دم ہوجائے ہو حاکم اسے الحاكث فى عما الاقتف ال احتاج الكي وان استغنى عند امسك، حتى عناج الى مرت بونو مرت بونو

ور الرف النوري شرح ملائد و مسروري عمام ته فيصرف فيهاولا يجوئ أن يقستم بين مستحقى الوقع قراذ احعل الواقعت ا بياس مين لكك اوراس وقف كر حدارون مين تقسيم كرنا ورست منهوكا اوروقف كرنموالا آ مرني وقف است واسط كرك غَلَّةَ الوقعنِ لنفسه اوجَعَلَ الولايةَ الكِّيرِجَانَ عِنْدَ ابى يوسعنَ رحمهُ ادلُهُ قَالَ عِمْرُ ا یافوداس کا متولی بن جائے تو ا مام ابولوسف رحم الترطیه اسے درست قرار دیتے ہیں اورامام محسد الم كنزوك لَا يَحُونُ واذا بَيْ مسجدًا لمريز ل ملكُهُ عنهُ حتى يُغرِن ﴾ عَن ملكم بط يقم و كاذك درسة مبنيں ۔ اور چوشخص سجد بنائے تواس کی ملکیت اس وقت تک حتم نر ہو گی حب تک کدوہ اس کوائی ملکیت سے مع اسکے راتے للناسِ بِالصَّلَوْةِ فِيهِ فَأَذَا صَلَّ فَيهِ وَاحِلُ زَالَ مَلْكَةُ عِنْدُ الْيَ حَنْفِة رَحْمُ اللَّهُ وَقَالَ الگُٹ كر دے اورلوگوں كواس كے اندر نمازا واكرنيكى اجآز مُديمة بحرجب اس ميں الكي شخص نماز بڑھ ليے توا ا كا اوصيفر فراتے ہيں كراسكى الو بوسُف رجم الله ويزول ملكم عند بقول بعلة مسجلًا وَمَنْ بني سقاية لِلمُسلمان لمكيت فتم بوجائيكي ادرام ابويوسعت كرزكي اس كى لمكيت اس تول كسائة ، كاخم بوجائيكي كدمي نے اسے سجد قرار ديدياً. اور توشف أوُخانًا يسكن بنوالسبل أوس باطا اوجعل ائر ضد مقارة لمُريزل ملك عَن ولكَ النَّ مسلما بزر کیواسطے وص بناتے یا مسافروں کے کھیرے کی خاطر سرائے بنانے یا مسافرخا ندتھ کرے یا اپنی زمین قرستان بنا درے تو عندا بى حنيفة رحمه الله حتى علم به حاكمة و قال ابويوسف رحمه الله يزول ملك امام ابوصنيفرة فرات بي تادفتيك ماكم مع مركروساس كى مكيت ختم نبوكي اورامام ابويوسيف يح نزوك محض قول سيرسي اسكى بالقول وقال محملة إذ السِتسقى الناس من السقايم وسكنو االخاك و الرباط ودفوا مكيت في موجائ كى اورا مام مرد ك زومك لوكول كے حوص سے بانى يين مكتے اور سرائے وس افرخان ميں محبر في لكن اور فى المَعَادِة مَ الْ المِلْكُ . تِرِسَانِسِ دِن كُرِخ لِكَهُ بِكُلِيت تَمْ بِحِاكِي. ت إلى وخت إلى مشاعًا مشرك المقتمة التسيم مقاسمة التسيم زا اباط دينا قدامًا مكا كُنَّى، قيام درسنا - فقاير : محتاج مفلس - غلة الوقف و وقف كي أمرن - الولائية : توليت بمولى مونا. يغين الكُ كُرنا - جدارنا - رما ط : قلعه - وه مقام كرجها ل تشكر سرحد ك حفاظت كي خاطر مخبرك - جع رُ رُبط-وَا ذاصِح الوقع لم يَجُزِّ بعِينَ الز و فرات بي كرب برالط وقف يورى بون ا ورما نع عن الوقف ساري ركا ومن دورمون كروقف بالير تكيل كومبو رفع جائ إدر یر کہا جائے کہ وقعت مکمل ہوگیا تو اب بھیل وقعت کے بعد اس کا حکم یہ ہے کہ نہ تو اس وقعت کی بیع ورست ہوگی اور ہذاس کی تملیک بعنی کسی کو اس کا مالک بنا وینا اور نہ یہ درست ہو گاکہ اسے بطور عاریت کسی کو دیاجائے

ازدو سروری الله ۱ 🚜 انشرف النوري شريع 📃 ا وريديد حائز بو گاكه اسے رسن ركھا جلتے اور يذمي بير جائز بيو گاكه اسے مستحقين وقف ميں بانط دياجلئے. وجربيت كروقف كمستحقين كع حق كاجهال تك تعلق بيدوه عين وقف ميس قطعًا منهن للكرمنانع وقف ب بنادسیند اور بانس دسیند مین اس کی نفی مونی سید کشفرت اما م ابولیوسدی فرمات بین اگرموقوفه ت ترک مبوا در مجر منرمک به چله که اس کی تقسیم مبوجله نیم تو اس صورت میں تقسیم کرناصیح بهو گا. علا مه قدوری رجمة العرطلير في خصوصيت سے امام ابو يوسون كويطرف نسبت اس ليے كى كه ده مشترك شنے كے وقف كو درست قراروسية بين اورامام الوصنيفير وأمام محريه است ورُست قرار منهين دسية . <u> . كَادْ اَجِعَلَ الواقف غلتَ الوقف</u> الإ- ا*لرّكسي وقف كرنيواكن* اس وقف سے بونيوالي آمر نياسے ك*ي حصرّ* ی است کے بیونیکی شرط عظیرائی یاساری ایرنی اس کی بیونی شرط عظیرائی تو حصرت امام ابوصنیفد اور حضرت اما مت قرار دسیة بین ا در حضرت امام محرور دو تون صور تون کو درست قرار منهی دسیة · حضرت امام شافعی مبهلی صورت کو درسکت قرارمهنی دیئے۔ وا ذابنی مسحب آلکزیزل ملک عند الا ۔ اگر کسی شخص نے مسجد مینوا نی تو وہ اس وقت مک اس کی ملکیت ہے۔ نه نططی جب مک کم اس نے اسے اپنی ملکیت سے اس کے راستہ سمیت الگ مذکردیا ہواوراس کی اجازت مذویدی بوكه لوك اس میں نماز پر معاكريں - ملكيت سے الگ كرنے كى احتياج تواس بنياد يرسے كرجب تك وہ ايسان كرے كا مسجد الشرك ليئ منه موكي - اوررسي اجازت منازية وه اس ليم ناكر يرسي كم امام ابوطيفية اورامام محرة اندرون وقف قبض كراسي كونا كزير قراروية بين اوراس جكه حقيقى طوريرقا بض بونا وسنواري بس معصود ومنساروتف لوحقيقي قبضه كي حكرة واردما حلية كالورد طام رس المتناء وبال منازيط صناب كير بعبر اجازت ايك سخف ماں مناز بڑھ لینے کر آلک کی ملکیت اس میں باتی ندرہے گا۔ امام ابویوسف کے نزدیک الک کے میں اسے مسجد بناديا "كمنيري لكيت بأتى مذرب كى اس الع كدوه سردكري اورقبضه كوشرط قرار مني دية -ومن بني سقاية المسلين الد الركوئي شخص وص بنواكر بامسا فرخانه ومراسة بنواكر وتعت كرد يااني زين يم قررستان وقف رسي تو الم الوصيغار فرملت بن ما وقتيكه ماكم اس كرمو توفي بوزيكا حكم ذكر وه مالک کی ملکیت برقرارسے کی اوراس کی ملکیت سے خارج نہ ہوگی ۔ اس لئے کم اس صورت میں جق مالک ختم منیں ہوا۔ النزااس کا چومن دعیرہ سے انتفاع درست ہو گا۔ پس مابعد الموت یا حکم حاکم کیطرف اس کی اضافت شرط قراردی جلنے گی ۔ مفرت الم ابوليسع طرفين سالك بربات فراق بين كداس كاموقوت بونااس بربر را مخصر منهي بلكمون زبان سے کہنا کا فی ہوم اوراس کے قول کے ساتھ ہی اس کی ملکیت اس پرسے ختم ہوجائے گی اس کے کہ وہ قبضه اورسپردگران کوسترط وقعت قرار منبی دیتے . حضرت امام محرو کنردیک اکر کسی شخص سے اس سے نفع الطالیا مثلاً حوض سے یا نی پی لیالة مالک کی ملکت



اردد وسروري انشرف النوري ش ١٤) وَصُرِتُ الْمُعْصَبِ مُعْصِبًا : حَمِين لينا - زبردستى ك لينا - الغصّب : تَعِيني بوني جِهِ خريت - نفرادر فربسه: تعار نا - نيتكيرا : تقورًا ، معمولي -من المسلم المنطقة المرابعة ال على بالمصلب المسلم المرابع عاصب كى عضب كرده چيزسے بحالت عفدت كه اعتباد سے لائے اس ليے كم غاصب كى عضب كرده چيزسے بحالت عفدت س کے مقابلہ میں موقوت علیہ کا وقف کردہ چیزسے فائڈہ اکھا نا جائز سے . سى كى چيز زېردستى لينغ كا نام سے - شرح كنز للعيني ميں اُسى طرح سے - شرعى اصطلاح کے اعتبا رکسے خصب قیمت واتی چیز الک کی اجازت کے بغیر کینے کا ام ہے۔ تواس كى دالىسى ناڭزىرىموگى - اوراڭرىغصب كرده چىز بعينەمۇجود مەتبوملكەتلى بېوڭىي مهوا دروه تلەپ شارە جىز نا پ گردی جا تنوالی یا نول کر دی جا بنوالی ہو نو بخصب کردہ چیز کی ماننداسکی واپسی ناگزیر ہوگی۔اوراگر وه آلیسی ہوکہ مثل باقی ندر ہی ہموا ور بازار میں اس کی ما نند چیز دستیاب نہ ہوتی ہوبو الیسی مجبوری کی صوت میں اس کی قیمت لازم ہوگی ۔ قیمت کے بارے میں تعصیل بیرنے کہ حضرت امام الوصنیفیرہ خصوبت ونزاع کے دن جواس کی قیمتِ رسی ہواسے معتبر قرار دیتے ہیں۔ بعنی مطلب یہ ہے کہ حاکم ہے جس روز اس۔ ت بوده معتربوكي اوراسي كا وجوب بوكا ورحصرت امام الويوسوج فرملته بس كه كے روز اس كى جوقيت رئي بواسى كاا عتبار موكااوروسى ازم بوكى - امام خرام فرائد كى كرجى ختم بهواا ور ملناممکن مذرید، اس روز جو بھی اس کی قیمت برواسی کا وجوب ہوگا۔ الم الولوسف الم بطوردليل يه فرملت بين كماس كامثل ختم بوجل نك باعث اس جزاكا الحاق غير شاي جزول ب کے دن رہی ہو۔ امام محرور دلیل بیان فرائے ہیں کہ عصب رے إس تحمثل كا وجوب بموكا أوراس كامثل باقى خرسينه اور خسطة كى بنادىر مثل كارخ قيمت كى جامز جائيگا اورانقطاع مثل كے دن جو قتمت اس چيزى ہوكى اسى كا عتباركيا جليے كا۔ حضرت الم الوصنيفة حك نز دمك مثل كروج بكاقيمت كى جانب منتقل بوجا مااس كاسب محف مثل كا منقطع ہونًا إورباقي مزرمنا منبي ملكه اس كاسبب قاصى كا فيصله ہے۔ لهذا فيصلہ كے روز جوقيت ہوگی وي معتبر قراردي جلئے گی - امام ابو صنیفیزے تول کو خرآنه میں زیادہ صبح قرار دیا گیا۔اور صاحب مشرح و قایر قول امام الجام لوا كدل اورصاحب شمايه مختار ورائح قرار دسية بي اورصاحب ذخيرة الفتا وي فرمات بي كدفتوي أمام محدره والغصب فيما ينقل ويجول يوحظرت امام الوصنفة اورحفرت امام الويوسف فرماتي مبركه عضام تحقق ادر ں کے نابت ہونیکا جہاں تک تعلق کیے وہ محض ایسی چیزوں میں ہوگا جومنتقل ہونیکے لائتی ہوں ۔ بو مثال

الرفُ النوري شرع الله الدو وسروري الله الدو وسروري الله الله الدو وسروري کے طور پراگرخالد کسٹنخص کی زمین پر قابض ہوجائے اور کیجروہ اسی کے پاس کسی سماوی آفت کے باعث ضائع ہوجائے ﴾ قو خالد بر اس کا ضمان واجبت بهو گانه حفزت ایام محرات فرانے ئیں کہ اس پرضمان کا وجوب بهو گا اس واسطے کہ ان کے بیان غصب الیسی چیزوں یں مجی ہوتا ہے تجو منتقل ہوئے لائق بنہون -ا ما الك، الم فتا فني، الم احر، الم م ابوليسف اورام زفررتمهم الله كا قول اول اسى طرح كاسب السكاسب یہ ہے کہ خالد کے زمین پر قابض ہونے کے باعث الک کے قبضہ کا باقی نہ رسنا بالکل طا هرہے اسواسطے کہ ایک حالت يِّس مُحل واحدر به ممكن تنبس كه دو كا قبضه أكمهما بهو-بيس اس صورت بي صنمان لا زُم بهو كاً حصرتُ اما الوصنيفه " أو راماً ابولوسف فرائع میں کہ غصب کیواسط یمی ناگز رہے کہ عصب کر نیوالے کاعین مغصوب کے اندر تقرف ہوا ور زمین میں بینہیں ہوسکتا آس لے کہ الگے قبضہ کے ختم کرنے کی شکل اسے زمین سے نکال دیناہے اورایسا کرنا مالک میں تفرن شمار موگا عفب كردمت مين بين. صاحب بزازيها مام الوحنيفة ورامام الولوسف كقول كودرست قراردسية بين مكرعيني وعيزوس اس كي قرآ ہے کہ وَدَفُ کے سلسلہ من مُعْتَیٰ براہام فیر و کا تول ہے۔ وَمَن ذَجِ شَافَة عَدِيرٌ فَمَا لِكِها بِالْحَيَامِ الزِ-الرايسا بوكر عفب رَسْوالا كسى كى بجرِي عفب رَسادر مجرات ذي كرو العابواس صورت مي مالك كوير حق ما صل بوكا كرخواه بحرى عصب كرمنوال كے ياس بى رسخ دے اور اس سے بحری کی قیمت دصول کرلے اورخواہ یہ بحری خو در کھ کر خصب کریے والے سے نقصان کی مقدار تا وان دصول رے۔ ومن خوق توب غیر ۱ الز - اگر کوئی شخص کسی کا کیڑا کھاڑوہے بیس اگر کھاڑنے کی مقدار کھوڑی ہوتو مجاڑے : والے پر نقصان کا ضمان لازم ہوگا اوراگر اتن زیادہ مقدار کھاڑدی ہوکہ اس کی وجسے کیڑے کے اکثر نو انڈخم ہوگئے ہوں تو کھاڑ نیوالے سے مالک کو کیڑے کی پوری قیمت وصول کرنیکا حق ہوگا ۔ وإذاتغيرت العين المغصونية بغعل الغاصب حتى زال اسمها واعظم منافعها ذال ادراگر مین عفس کردہ چیز عفب کر نیوالے کے فعل کے باعث بنل جلئے حتی کداس کا نام اور عظیم نفع باقی ندرسے لوجس ملك المغصوب منه عنها وملكها الغاصب وضمنها ولايحل له الانتفاع بهاحتى سے وہ عصب کی ہے اس کی ملکیت ختم ہوکر غصب کر شوالے کی ملکیت میں اّ جائیگی اور خاصب اسکا آدان ادا کریگااد راس سے اسوقت يُؤِّدُى بَدِ لَهَا وَهَٰذَاكُمَنُ غُصَبَ شَا تُهُ فَذَبِحُهَا وَشُوَاهَا ٱوْطَبَحْهَا ٱوْغُصِبَ حنطمًا یک انتفاع طال نرہوگا جب تک کراس کا دلہ رز دیرے اور پیشانا کوئی شخص بحری عضب کرکے و بخ کرڈ الے اوداسے بھوٹ لے پاپیکا لیے فطحَنَهَا أَوْ حَلِيدًا فَاتَّخِذَ لا سيفًا اوصُفرًا فعملهُ أنتِهٌ وَان عَصِبَ فِضَّةُ اودُهبًّا یا گذم عضب کرے اور انسیں میں ڈالے یالوہا عضب کرے اور تلوار بنالے یا وہ میٹل عضب کرے اور برتن بنالے اور الرعضب کردہ جبز جاندی

مع الشرفُ النوري شرح المعلم الدو وت روري ففرَ مَهَا دَرُاهِمَ أَوْدَنَانِيرَ أَوْ أَنْكُمْ لَكُريزُلُ ملكُ مَالِكُها عنهاعندا بي حنيفة رحمة یا سونا ہو مجرائفیں ڈھال کران کے درتم یا دیناریا برتن بنالے ہو اما) ابوصنفدح فراتے ہیں کہ اس سے مالک کی ملکیت ضم نہوگی ۔ادر الله و مَنْ غَصَب سَاحِلاً فبني عَليهَا ذِال مِلك مالكِهَا عِنهَا وَلزَمُ الغاصب قيمتُهُا جو شخص شہتر عفسب کرے اوراس پرتقم کرلے تو اس پر مالک کی ملکیت باقی ندرہے گی اور عفسب کرنے والے پراس کی قیمت کا وَمَنْ غَصَبُ أَرضًا فَعُرْسُ فَيَهَا أُوبِي قيل لَهُ إِقَلَعِ الْعُرْسُ وَالْبِنَاءَ وَمِدَّهُمَا إِلَّا وجوب ہوگا اور چوتفی زمین عصب کرے اور مجراس نے اس میں اودے لگادیے یاد و تعمر کرے تو اس سے کہیں گے کہ مر بودے اور مَالْكِهَا فَأَرِاغَةً فَأَنْ كَانْ عَانَتِ الْأَرْضُ مُنْقَصُ بِقَلْعِ ذَ لِكَ فَلْلَمَا لِلْكِ أَن يضمَن لدقِمة تقير اکما را درزين كے مالك كوخالى زمين لوماد سابس اگرزين ميں اكھا رائىكى وجه سے نقص پدا ہوتا ہوتو مالك كيائے درست سے كم الْبِنَاءِ وَالغُرْسِ مِقلُوعًا وَمَنْ غَصَبَ ثُوبًا فَصَبِغَهُ أَحِمْزَ أَوْسَوِيقًا فَلَتَّمُ بِسُمَرِ. وہ اکھڑے ہوئے پودوں اور تقمیر کی قیمت غصب کرنیوالے کو دیمیے اور جوشخص کیڑا غصب کرے مجرات سرخ زنگ لے با دہ سق غصب کرے اور فصاحبُك بالخيارا نُ شَاءَ ضَمَّنَ فَي مَن أَ وَبِ البيض وَمثل السويق وسلم للغاصب اس میں کمی شامل کردے تو مالک کورحی ہے کہ خوا ہ غاصت صفید کیڑے کی قیمت وصول کرنے اوراس کے مان زمستے کے کرزی ہواکی اوروہ سو وَانْ شَاءَ أَخِذَ هِمَا وَضِينَ مَا مِادِ الصَبِعُ وِالسمنُ فيهِمَا۔ عفب كرنيوا كے بى كو ديرے اور خواه دى كرا اورستو كے كرنگ اور كھى كے معاوضة كى ادائيكى كردے . الى وصف المنظم الله الله الله الله الله الله المنظم الرا بهت زياده - حنطة الميون - حليل الوا خَبَةً؛ جاندي - ذه هنا ، سونا - اقلع ، المعازّنا - ابتيض ، سفيد -وأذا تغيرت العين المغصوبة الز- اگرايسا بوكه عفب رنيوالكو في شيخ عف كرك اس میں زیادہ تفرت کرے مثلاً آسے اس طریقہ سے بدل دے کرنہ تو اس کاسابی نام ہی باتی ہے اور نہی اس کے و منافع باتی رہیں ملکتفیر کے بعد اکثر منافع ختم ہوجائیں مثال کے طور رہے عصب رده شے بی کی بواوردہ یہ بی و رک کرے اور کھراسے معون ڈالے پانسے پیکلے پاید عفب کردہ جزاک م ہوا ورعفب كر منوالا الحيس اسى بيئت بربر قرار مذر كھے للكم الحيس بيس دے باغضب كرد ه شے لوہا ہو آوروه اس كوكام بين الدة برسة اس كى تلوار بناك ياوه بيتل بوا وروه اسداس كى اصل بيئت يرقائم نذر كهية ہوئے اس کاکوئی برتن بنالے توان ذکر کردہ ساری شکلوں میں احداث فرملتے ہیں کہ عضب کرا والے لومليت حاصل موجلية كى اوروه عصب كرده كاتا وان اداكر دس كا-حصرت امام شانعن فرمات ہیں کم ذر کر کردہ ان شکلوں میں جواصل مالک ہے اس کاحق ختم نہ ہوگا ۔ حضرت اما ابولوسف جسے بھی ایک اسی طرح کی روایت منقول ہے ان کا فرمانا ہے کہ عضب کردہ چیز خوں کی توں باکتی ہو

ولددق

علا ازده وسروري الم الشرف النورى شرح بس وه اصل مالک کی ملکیت میں برقرار رہے گی - رِه گیا اس میں صنعت کا طہور شلاً لوہے کا تلوارین جانا، یا پیتیل کا برتن بن جاناتو اسے اصل کے تابع قرار کیں گے ۔ دیگرائمہ اضاب فرائے ہیں کہ فضب کر نبوالے فضب کر دہ . میں ایک اس طرح کی بیش قیمت صنعت کا ا ضا فیر دیا کہ اس کے باعث حتِّ مالک ایک اعتبار سے باقی نہ رہاا ور صنعت کے اندر غصب کر منوالے کا حق ثابت ہو رہاہے تو اس کا حق پوری طُرِّح با قی رہنے کے باغث اسے اصل کے مقابله میں دانج قرار دیاجائے گا۔ البتہ ما وقت یک وہ ما وان اوا مذکر دے اس کے واسطے اس سے نفع اسما ما ملال مذ بو گا مصرت حسن بن زیار و رحض ام دفره ماوان ادا کردے سے سبلے مبی فائدہ اعظافے کو صلاب قرار دیتے ہیں ا در قیاس بھی اسی کوجات کے دفقیہ الوالکیف کے حضرت الم الوصنیفر حسے نبی اسی طرح کی روایت نقل کی کہے سبب یربیان کرتے ہیں عصب کرنوا کے کا جہاں کے تعلق ہے اس کے واسطے مطلقاً ملکیت اس بو چکنے کی بنا پراسے اس سے نفع اٹھا ما درست ہوگا۔ ا حناب دلیل میں رسول الٹرصلی الٹر علیہ ولم کا یہ وا قعہ پیش *کرتے ہیں کہ رس*ول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم کی ا کیٹ الفارى كيهال دعوت تمي - الفاري معنى بوئى بجرى خدمت اقدس ميل الن - آ نحفور ين لقرابالة وه طق سے نیچے بذا ترسکا - ارشا دہوا ایسالگا ہے کہ اس بڑی کو احق دیج کیا گیا - انصاری عرص گذار موتے - اے التُّرِك رسول؛ يه بحرى ميرب بعاني كى تقى اور مي است اس سے عمده دي روضا من كرلوں كا - آنخفور سے است خِرات كرنيكا حكم فرمايا - ذكركرده حديث سے دوبالوں كا علم موا - ايك لو يدكم عضب كرنے والے كو عضب كرده ير ككيت حاصل بوجاني سيء وروورري بات يركه غصب كرده سے اس وقت كك نفغ المطانا حلال منهن حب يك كه الك كورضا مند ندكر كما جلي كرمزل ملك مالكهاعندا بي حنيفة إلى رحزت الم الوصيفة كزدمك سوك ياجا مدى كودرامم يادينار میں خاصب کے وحال لینے ہے اصل مالک کی ملکیت ختم نر ہوگی اور امام ابو پوسوج وامام محروم فرماتے ہیں کہ فہب ار نیوالے کی ملکیت نابت ہو جائے گی۔ اس کاسبب یہ سے کہ اس سے ایک قابل عبدارصفت سرنے ا درجا ذی میں فا بركى - ا دراس بر عصب كرده جاندى كے بعدرى جاندى كا وجوب بوگا اوروه كلية كلاتے بغير سوت ا درجاندى کو محفَّن کیملائے تو اُس صورت میں بالا تغاق سبٹ کے نز دمک مالک کی ملکیت برقرار رہے گی۔ ومن غصب ساحة فبني عليها الز- الركوني شخص شرتير عصب كريد اور كهراس ريتم ركي لواللا ابوجفر بندواني واورعلام كرخي كريال يرتفصيل بيك عصب كرف والا اس كاوير عمارت ك سابخه سأته ارد گرد بمی بنالے تو شہتے رکے الگ کا حق منقطع نہو جائے دکا اور محص اس کے اور بنائے سے منقطع نهر وكا - صاحب وخيره فرملته بين يد حكم اس صورت مين به كه قيمت عمارت زياده بهوا ورقبيب شهتر زياده موسة بر الك ك حق ك مقطع منهوني كا حكم كيا جائ كا . ومن عصب ارضاً الور الركوى شخص زلين عصب كرف كيداس مي يودك كال يأكون عمارت

marfat.com

وتر روري 🚜 🚜 انشرتُ النوري ش بنالے یاکٹراغصب کرے ا دراسے دنگ ہے، یاستّوغصب کرے ا ورکھراس ہیں کھی مخلوط کرلے توعفسب کرنموالے سے یہ بعد یہ بر مسبب یودے یا عمارت اکھا لاکرزمین کے مالک کے حوالہ کرنیکے لئے کہا جائے گا۔ اور اکھا ڈنا زمین کے واسطے با عب نعقبان پورے یا دراس کے بقدر تا وان وصول کیا جائےگا۔ اور کپڑے وستویں مالک کو برحق ہو گاکہ خوا ہ سفید کپڑے کی جو تبعت ہو وہ وصول کرلے اور ستومیں اسی طرح کا ستولیلے اور خوا ہ رنگ اور کھی کی قیمت ا داکر کے بہی لے۔ وَمَن عَصَب عَينًا فَعَيَّكُمَا فَضَمَّتَ مُ المالِكُ قيمتَها مَلكُهَا الغاصِب بالقيمة، والقول في ا در جوستخص کو بی شنے عصب کرے اور پھر خائب کردے اس کے بعد مالک تا وان قیمت وصول کرنے تو نیمت کو بینے اُبد خاصب کو ملکیت الْقِيمَةِ قِولُ الْعَاصِبُ مَعَ يَمينِ مِ إِلَّا أَنُ يقيمَ الما لِكُ البَيّنَةُ بأَكْثَرُ مِنْ وَالكَ فَأَوَا صاصل بوجائيم اورقيمت كي اسعين غاصب اتول قابل اعتبارت الحلف بوالاالايركه الك اس فراده تيمت كراه بيش كردية بول. ظهرت العين وقيمتُها احترما ضِمِنَ وقد ضمنها بقول المالكِ أو بِبَيّنَةِ أقامَهَا أونيكُول اس کے بعد اگرو عشے عیاں ہوا وروہ عصب کر نوالے کی دی ہوئی قیمت سے زیادہ قیمت رکھتی ہو دراں طالیکہ فا مسئے اس قیت کی ا دائیگی قول الغاصب عن اليمين فلاخيام للمالك وهو الغاصب وإن كان ضمنها بعول الغاصب الک یا الکسکے گواہوں کے باعث یاحلف سی غصب کر نیوا لے کے انکار کی بنا پر کی ہوں آ مالک کوکسی طرح کا اختیارها صل نہر گا اوروہ شی غاصب کی آ مَعَ يَمينِهِ فَالْمَالِكَ بِالْخِيارِ إِنْ شَاءَ امضى الضمانَ وَانْ شَاءَ احْدَد العَينَ وَرَدّ الوث قراردی جائیگی اوراگر قیمت کی ا دائیگی عفیب کرنبو اسل کے قول کے باعث ہو مع الحلف تو الک کو بحق ہو گاکٹوا ہ دی تیمت برقرار رکھے اورخوا ہ وه سنے وصول كرك اس كا عومن لوالادك -لغت الى وضحت المدين بتسم علف البينة إكواه ديل منكول: أبكار والعوض بدله ومن عصب عينًا فغلتها إلا الرابساموكم عصب رنبوالا عضب رده شي كومًا تب وسے اور مجراس جیزکے مالک کو اس کی قیمت کی اوائیگی کردیے ہو عندالا حناصرہ ك كواس برملكيت حاصل موجائے كى حصرات امام شافعي اس كے مالك ند بونيكا حكوم لت إن ان كے كا جہا تنك تعلق سے دو زافل سے اور خالص فلم لكيت كا سبب نيس بواكر تا - مثال كے طور ركى تحف ل مربر غلام کو غفب کیاا ور مجراسے غائب کرکے اس کی قیمت کی ادائیگی کردی تومتفقہ طور پرسب کے نز دیکے غفب ا حنا ف ك نزد مك الك كو غصب كرده چيز ك مدل يعن قيمت ريمكل ملكيت حاصل برهكي تمي ا ورضا بطريس كرمس شخص کو برل پرملکیت ما صل ہوجا تی ہے تو مرب عن پراس کی ملکیت برقرار ند رہنے کا حکم ہوتاہے اوراس جیز کو میلہ دینے والے کی ملکیت میں داخل قرار دیاجا ماہے تا کہ بدلہ دینے والا نفصان سے محفوظ رہے ۔البتہ اس کے

marfal.com

عمم اخراب النوري شرح الموالي الدو وسر دوري الم اندر په نترط ناگزیرہے کەمبدل عندمیں به صلاحیت موجود ہوکہ اسے ایک کی ملکیت سے نکال کردومہرے کی ملکیت میں منتقل کیا جاسکے اور وہ صلاحیت اس جگہ یا تئ جار ہی ہے ۔اس کے برعکس مربر کہ اس میں دومہرے کی ملک میں مستقل موت في من من المن المن المن المرابسا موكم غصب كرن والي اور الكيمي قيمت كم تعلق اختلان ما ا مائے تو اس صورت میں غصب کر نیوالے کے قول کو مع الحلینِ قابلِ قبول قرار دیں گے اس لئے کہ مالک اضا فیہ كا دعو يدارس اورغضب كرنيوالا ازكا دكر رماس البية أكر مالك لحوّاه بنيش كرديئ يَوِّ وه قابل قبول بيو س محر. أسَ کے بعد اگر عضب کردہ جبز عیاں ہوگئ اورانس جیز کی قیمت عصب کرنیو ا کے اواکر دہ ناوان سے بڑھی ہو تی تھی درآن حالیکہ تا وان کی ا دا کینگی قول مالک کے مطابک یاس*کے گو اہوں کی گوا ہی کے مطاب*ق یا حلف سے انکار کے باعث کی ہوتة اس صورت میں غصب کردہ چیز ملکیت غاصب شمار ہوگی اور مالک کواس میں کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔اس لئے کہ الک اسی مقدار کا دعور داریھا آ وراس پر رضا مندی ظاھر کردیجا تھا اور آگر عفیب کریے والے نے اپنے تُولُ کیمطالبق حلف کرکے تاوان کی ا دائیگی کی ہولو مالگ تو بیرحق ہو گا کیخواہ عضب کر دہ جیز لیکراس کےضمان کو لوٹا دے اورسی ضمان باتی رکھے۔ وَوَلْ المَعْصِوبَةِ وَسْمَا وُكَا وَشِعرةُ البُسِتَانِ المعْصِوبِ آمَانَةٌ فِي بِدالغِ اصبِ إِنْ اور غصب كرده كابچه اوراس كا ضافه اور غصب كرده باع كے معل كى حيثيت غصب كرنواب كے باس امانت كى بوق بنے كه اگر هَلَكَ فِي اللَّهِ فِلْأَصْمَانَ عَلَيهِ إلَّا أَنَّ يتعدَّى فيهَا اويطلبُهَا مَالكُهَا فيمنعُهَا اتَّا لاومأنقصَت ضائع ہوگیا تواس پراس کا صنمان لازم نہ ہو گا الا برکہ اس نے اس میں تعدی سے کام لیا ہویا بالکسکے طلب *کرنیکے* باوجود وہ *والڈ کے* الجامية بالولادة فهو فرضماب الغاصب فائ عائ في قيمة الوك وفاع بما جُبر ا درباندی میں جونقصان پیدائش کے باعث آیا ہوتو اس کا تعلق فصب کر نبوالے کے صمان سے ہوگا لہٰذا اگر بچہ کی قیمت کے ذریعہ یہ نقصان پورا ہوجائے النقصَاتُ بالول ب وَسقط ضمائمٌ عَنِ الغاصب وَلايضمنُ الغاصِب منافِعٌ مَا غصبَ تونفقيان اسى كے دربعہ بوراکردیں سے اورفصب کرنوالے اسکا صمان ساقیا ہوگا اورغصب کرد ہ کے منافع کا حنمان عصب کرنوالے برم ہوگا إلااً تُ ينقص باستعماله فيغرمُ النقصاك وادااستهلك المُسلم خمرَ الدِّنَّ فِي اوْخَنْزِيرَ لا الايدكواس كما ندرنقصان اسكي استعال سيح باعث بريل بوابوتووه تاوان نقصا اواكريسكا اوراكرمسلمان من كمى ذى كي شراب صاح كروى يااسكا ضمر، تيمتعافران استهلكهُما المسلمُ لَمُسلمِ لَحُريضمر. خزير ضائع كرد الوائلي قيمت كاصمان ازم بوگا اور أكركوئي مسلمان كسان كان دوجيزون كوضائع كري قواس پرصمان شآئے گا-

marfat.com

لغت إلى وصت إ. وله بجهِ منهاء اصافه تمرية بهل ميل مايته باست بشر شرب اللهمي والاسلام كاليرسلم باشنده

اردد فت روري ومانقصت المامية الز اكرابسا بوكه كوئي شخص كسيخص كي باندي ي عضب كرك يوروه بچکوخم دے تو بچہ کی پیدائش کے باعث با ندی کی قیمت میں جو کمی آئیگی عضب کرنو الے براس کے تا دان کا وجوب سرو گا۔البتہ اگراس بحد کی قیمت میں جتنا لفضان ہوا اس کے بقدر ہو تو یہ کمی بحد کی قیمت سے پوری ر دی جائیگی اور غاصب رمز بدکی واحب نر ہو گا۔ اور بحد کی قیمت کم ہو تو اس صورت میں قیمت کے بقد رضّیان ماقط ہونیکا حکم ہوگا۔مثال کے طور پرعضب کر دہ با ندی ہزار روسیے کی ہوا دربچہ کی بیدائش کی دجہہے اس کی قیمت كمث كرأ تمسوره جلئ اوزي كاقيت دوسور ويئ بهواو دوسوروب كانقصان يوراكر يعن باندى بجيهميت مالک کے سوالہ کردیں گے اور عصب کرنے والے برمزید کا وجوب نہ بوگا ۔ اور اگر مثلاً بحری قیمت حرف سور دیئے ہولو سوروسیة کے صمان کا وجوب عصب رف والے برہو گا مگر بزرایہ قیمت نقصان کی تلا فی بچے کے زندہ مونے کی شکل میں ہوتی ہے۔ اگر زندہ نہ ہوتو بذرایعہ دیت نقصان کے پوراکر نیکا حکم ہوگا۔ ولا يضمن الغاصبُ منا فع مأغصبها الا- احنات كے نز ديك غصب كرنے والے يرغصب كرد ہ چزكے منافع كا ضمان لازم نربوكا واس معقط نظركه اس ين ان منافع كابالفعل حصول كيام وياعضب كرده چيز بهكار أوا ه مذاتهما يأبو- مصرت امام شا نعي اورحفزت امام احدم ا برب مثل كو دبوب كاحكورا ہیں۔ حضرت امام الکت فرملتے ہیں کہ منا فع حاصل کرنے کی صورت میں اجرت مثل کا وجوب ہو گااور میکارڈ الے رتمنے میں کچے واحب نہ ہوگا۔ ان کا فرما ناہے کہ منا فع کی حیثیت مالِ متقوم کی ہے اور حب طریقہ سے بزریعہ عقوداع ک كاصمان لأزم بهو تلب إسى طريقه سے منا فع كاضمان بمي لازم بهوكا - إحنا ديج اس سے استدلال فرملة بيس كرجورت عمرا ور حضرت على رصنى الترعنها ف باندى كے منافع كے معاوضة كا حكم منه س كما تقا۔ واذا استهلك المسلم إلى الركمي لمان تفس في سي ذي شراب لوضائع ياخ ريو لمع كرديا تواس يراس كاتيمت كاصمان لازم بوگااس لين كذبحق ذى ائتيس مال قرار دياگيا . البته يدا كرشيا رمسلمان كي مبونے برتلف بوسے برصمان لازم نه مو گا خصرت امام شا نعي و و يون شكلون مين عدم تا دان كا حكم فرماتيمين. ٱلوَدلُعِيَةُ ٱمَا نَتُهُ فِو يَبِ المُودَعِ اذَا هَلَكَتْ بِوْيلًا لِهُ يَضِمَنُهَا وَللمودَعَ ٱ وولیت کی حیثیت مودّع کے پاس امات کی ہو تی ہے کہ اگراس کے پاس تلف ہوگئی تو اس کا صمان لازم نہر گا ادر امات رکھنے والا يَجِعْظُهَا بِنَفْسِهِ وَبِمَنْ فِرِعِيَالِهِ فَانْ حَفْظَهَا بِفَيْرِهِمْ أَوْ أَوْ ذَعَهَا حَمِنَ إِلَّا أَنْ يَقْعُ اسكى حفاظت خودكرك يالين بال بجول كيواسط سكرائ الروه ان كے علاده سے حفاظت كراميد ياكسى دور كياس المانت دكمد مد توضمان

marfæ.com

فِي دَامِرٍ لا حَرِثُقُ فيسَكِّمُهُ إلى جَارِلا أَوْ يكونُ **فِر سَف**ينَكَ ِفَاكَ الغرقَ فيكقيُهَا الى سَفن لازم بو كاالبة الكُرِين آك لك جانيك باعث لين بمسايه كرير وكردك يالتي من بونيل بنا پرعزن كاخطره بواوروه السيكسي وركشتي المنحوسام و إن خَلَطَها المهود ع بهاله حتى لا تمييز ضمِنَها فاك طلبها حباحبكا في الحبيها مي وال در د تويه صورت منى به ادراكرمود عن ووليت اس طريقت اب مال من شال كرلى كدالك كرا مكن برتو منمان لازم بوگا عَنْكُ وَهُو يِقِيلُ مُعَلَى تَسُلِيمِهَا ضَمَنَهَا وَإِن اخْتَلَطَتُ بِمَالَمٍ مِنْ غَيْرِ فِعَلَم فَهُو شَمِ الْكُ اگرود دیت کا الک اے طلب کرے اور مودر کا اے روک سے ورا تخالیک وہ دینے برقا در ہوتو صمان فازم ہوگا اوراگراس کے فعل کے لغیر مودع لِصَاحِبِهَا وَإِنَ أَنفِقَ المُودَعُ بِعِضَهَا وَهِلْكَ الْبَاقِي ضَمِنَ ذِلْكَ الْقِلَا مَا فَانَ انفُو ك ال من شا بل موجائ تومود ع كوالك سائة شرك قرار دي كادراكم مودع في بعض حصة وديت خرى كرا اور با قى حد ضائع موكما و الَّهُودُ عُ يَعِضُهَا شُمَّ مَا دَّ مِثْلُهُ فِي لَطِهَ بِالبَّاقِي ضَمِنَ الْحَبِمْيَعُ وَاذُاتِعِلَّ ي السهُوُ دُعُ خ ت کردہ کے بقدرصان آئیکا اوراگرمود کا بعض مصدودلیت خرج کرکے خرج کردہ کے بقدر باقی میں شامل کردے تو کامل دولیت کا صمان آٹیکا فِي الوديعية بان كانت دايةً فركيكا أوَنُو بًا فلسِم أو عَمْلًا فاستَخده مُ أَوُاوَدُمُ أَ ا دراگرمود ع دولیت میں مرتکب تقدی ہومشا و دلیت جانور ہووہ اس برسواری کرنے یا کھڑا ہونے براسے بین لے یا غلام ہونے برکوئی خدست لیلے عِنْلُ عَلِيرٌ شُمٌّ أَنَ ال التعدّى وَم د مَا إلى يدة ذال الضمان فأن طلبها صاحبها یا و کسی دوسرے کے پاس ودلیت رکھدے اس کے اجدات تی سے بازا جائے اوراپنے پاس لوٹالے توضمان خم ہوجائے گا اورالکسکے انتکے بران کار تَغَمَدهُ إِياهَا مُن مَا فَانَ عَادَ إِلَى الاعترابِ لَكُري بُرِأُ مِن الضمابِ-ارے توضمان لازم ہو گا اوراس کے بعدا قرار مج کرلے تب مجی صفی ان سے بری الذمر شمار نہ ہو گا۔ لغت لى وضت الودتية: المنت جع ودائع المودع ، المنت رهالكاشف علط الله الم كبا جآمات و خَلَطْ المريض: بيماري مفرجيزي كهائين - خلط في الكلام: است بحواس كي - التعدى بجادركا و و ويعت و مَانته في ميرو فمودع اله - شرعي اصلاح من ايداع اورامانت ركمنا اس كا] نام ب كركسي دوسر يشخص كواين مال كانترال بنايا جائه إوراسه اينا مال مرد ليا جائے جستنے کو برائے مفاظت دیا جائے اُسے وربیت یا امانت کہا جا تا ہے اوروہ شخص جسے پیچز دیں لہ اس کا محافظ بنایا جائے اسے قبی اصطلاح میں مودع کہا جا تا ہے۔ ایس کے پاس برائے حفاظتِ رکھے ہوئے مال کی حیثیت اما نت کی ہوتی ہے اوراس کا حکم سے کہ آگری مال ملف مولیا مگر اس اللاف میں اس کی لاردائی اوردائی اوردائی اوردائی اورتدری کا کوئی دخل منتها بلکه اس کی پوری حفاظت واحتیاط کے با وجود مال ضائع مولیا او تسده کا ضمان و تا وان مودّع پر واحب مذہوكا -اسواسط كه دارقطني وغيره ميں روايت سبے رسول النز صلے الله عليه وسلم سے:

الدو وسروري الشرفُ النوري شريع 📒 📭 مر ما يأكه عا ريةُ لينے والے شخص ا ورغيرِ خائنٍ مو دُج پرتلف شِده كا ضمان منہن یاس مال مجود کرد رست قرار منهی دیتے اور فرملتے ہیں کہ خود مورک عفاظت کرے اسواسطے کہ ال کے مالکے محض مودُرًا كوبرائ حفاظت وماكبے۔ الس كا جواب بير ديا گيا كه مرت و د بيت كے باعث نه يونمان سپه كه مو دُرع مهمه وقت گورس بيشهار سپه اور نه اس كا اسے برحگہ کے تعیرنا ممکن ہے تو لازی طور مروہ اپنے اہل خان کے پاس برائے مفاطت رکھے گا۔ عیال سے مقصود اس كے بهراه رہنے والے آفراد ہیں چاہیے وہ خقیقی اغتبار سے بہوں کہ انتی نان نفقہ میں شرکت ہویا باعتبار حکم ہوں كەنان نفقەمئي انكى تئرىمت نەئبو ـ وَاذا نَعْتُ دَى السَوْدَعَ فِي الوديعة الزراكراليسا بوكرمورُع ودليت والمنت كمسلسليس تعدى وزيادي سے کا ملے مثال کے طور پر و دلیت جانور ہوا وروہ اس پر سواری کرلے یا یہ کہ وہ کیڑا ہوا وروہ اسے بین لے۔ یا برکه ودلیت کوئی غلام بواوروه غلام سے ضرمت سے یامو دُرج کسی دوسرے یاس اسے رکھدے اور کیروہ تعدی وزيادتى سے بازائے ہوئے اسے اپنے پاس ركھ لے تو اس صورت ميں صنمان اس سے ساقط ہونيكا حكم ہوگا۔ حضرت المام شافعي س کے اس صورت میں ضمان سے بری الذمہ نہ ہونیکا حکم فرماتے ہیں۔ ان کے نز دیک مود کے برتقدی کے باعث تا وان لازم ہوگیا بوسابق عقبرود بیت برقرار درہا ۔اس لئے کہ تاوآن اور امانت کا جہاں تک متعلق ہے ان میں باسم منافات بي بس تا وقتيكه وه مالك كو مذلو المائع برى الذمه قرار دديا جلية كا- احناف فرمات مين كه حفاظت كا امر اسوقت تك برقرار سيد يعنى امانت البعى موجود سيد اورامانت ركھنے والے كايہ قول كه اس مال كى حفاظت كرومطلقًا ب اوروه سارَ ب اوقات برستم سب - ره گيا ضمان و تا وان كا معامله توحب اس كي نتيض با قي ندري توسابق حكم عقدوايس أجلية كا-فجيحك لأ أياها آلخ - الرالسام وكروة خص حسك ياس المنت ركمي في وهيها توامات اين ياس بوزيكا الكاركدي ا در کہدے کہ اس کے اس کے پاس کوئی چیز بطورا انت منہیں رکمی اور اس کے بعد اس کا فرار کرلے پیمردہ چیز تلف بوجائ تومود ك مع صب ديل شراكط كرى الذمر شمارة بوگا-دا، مالك ك طلب كرك يروه منكر موامو- الرامان كا مالك طلب فرك بلد محض اس كم بارد مي يوسي ادر اس برمود ع دد دیت کا نکار کردے اس کے بعد وہ صابح ہوجائے تا وان واجب نہونیکا حکم کیا جائے گا۔ د٧ > مودَع بوتوت انكارا مانت اس مقام سے منتقل كردے منتقل نزكرسے اورامانت تلف تبويے برتاوا ن كا وحوب سر مہو گا کہ اس اس اس اللہ کا اس اللہ کا دی وہاں نہ مہوجس کے باعث امانت کے ضائع ہونیکا خطرہ ہو۔ اگراس طرح کا ہو کو ودلیت کے انکا رہے تا وان کا وجوب نہوگا۔ اسواسط کراس طرح کے آ دمی کے

ووقع الشراك النوري شرح الموادي الدو وسروري المحققة کے سامنے انکارِزم ۂ حفاظت میں آتاہے ہم، بعدانکار ودلیت سامنے نہ لائے ۔اگروہ اما نت اس طریعۃ سے سنے كردك كداسة الرلينا چاہے لے سكے اس كے بعد مالك موذع سے يہ كہے تواسے اپنے ہى پاس بطورا مانت برقرار رکھ تواس صورت میں ایداع جدید ہونیکے با عث مودُع پرضمان برقرار ندرہے کا ۵۰) یہ ودلیت سے انکار اس نے اس شے کے مالک سے کیا ہو۔ کسی دومرے کے سلمنے انکا رکی صورت میں یہ جیز تلف ہولئ پراس کے اور تاوان واجب نزہوگا۔اس واسطے کہ دوسرے کے سلمنے اس کا انکار کرنا ودیعت کی حفاظت کے زمرہ میں شاکل ہے۔ وَللهُودَ عِ أَنْ يُسَافِرَ بِالوديعِةِ وَانُ كَانَ لَهَا حَمِلٌ وَمُؤْنَةٌ وَا ذَا أُودَعُ رِحُلابِ اورمودرع کے لئے یہ درست ہے کہ وہ ود لیت اپنے سات سفریس لیجائے خواہ اس کے اندر اوج اورا ذیت بی کمون ہو۔ اوراگر دوآ دی کسی عِنْلَ مَ حُبِلِ وَ ديعِتُ ثِمْ حَضِرُ احدُهُ مَا يطلب نصيبهَ منهَا لعريد فع البه شيئًا عِنْكُ شخص کے پاس کو نگ شے بطورا مانت رکھیں اس کے بعدان دونوں میں ایک اپنے حصہ کا طلبگار موبو ا مام ابوصیفیرہ فرائے ہیں تا وقتیکہ دوسرا أبى حَنْيَفَتُهُ يُصِعَى عِضُرَ الْاخُرُ وَقَالَ ابويوسُف وهِينٌ رحمها اللهُ يد فع الكِيرِ نَصِيبَ مُ شخص نراً جائے مودّع اسے زوم اورا ام ابوپوسع ہ وا مام محرح اس کا حصہ اسے دیدسے کیلئے فرماتے ہیں ۔ اور اگر کوئی شخص وَانُ أَوْدَ عَ رَجُلٌ عِنْكِ رَجُلِينَ شَيئًا مِمَا يقسم لَمُ يَجِزانُ بِي فَعَمُ أَحِدُ هَمَا إِلَى الْآخَرِ دوا شخاص کے پاس ایسی شے المانٹر رکھیں جس کی تقسیم ممکن ہوتو یہ درست منہیں کہ ان میں سے ایک دوسرے کے کل شی کو حوالہ کرے وَلَكَنفُهُما يَقْسَمَانِهِ فَيَحفظُ كُلُّ وَاحِدِمِنفُهُمَانصُفُهُ وَإِنْ كَانَ مَا لا يُقْسَم جَاءَ أَن بكراسے بائٹ لیں اس کے لید دونؤں میں سے ہرائی اپنے آ دھے حصہ کی حفاظت کرلیں اور اگراس طرح کی چیز ہولیس کا بانٹ انمکن نہ يحفظ اَحَكَاها بِإِذْنِ الرِّخُووَا ذَاقالَ صَاحبُ الوديعَ تَوَالِلُّهُوكَ عَ لَاتَّسْلِمُ هَا الْحَافِطِ ہو تو دونوں میں سے براکی کیلئے درست ہے کہ وہ دوسرے کی اجازت سے حفاظت کرے ادراگرا مان رکھنے والا مود راست ہے کہ فَسُلَّمُهُا الْيِهَالَمُ يَضِمَنُ وَانْ قَالَ لَمُ إِحْفَظُها فِي هَلْ اللَّهُ فَعَفْظُها فِي بِيتِ اسے اپنی المبیکے حوالہ زکر ناکیمروہ حوالہ کردے توضمان لا زم نہ ہوگا اور اگردہ مود رہے سے کچے کہ اس کی حفاظت اس کرہ میں کی جائے اور اختزمِنِ السّاس لَمُريضِمن وَانْ حَفِظُها فِي ذَا بِمَا الْحُرَى حَمِنَ ـ مچروه مكان كركسي دوسرك كرويس حفاظت كري توضمان لازم منهو كا اوركسي اورمكان ميس حفاظت كرنے پرمنمان لازم بهو كا -ِ آمَانتَ كَ بِاقْيَ مَا مُرْهِ كُنْكُ لِلْهِ تشری و و منبیح ایسا کرده های بیسافرال د صاحب کتاب فرائے بیں که اگرمودَع ایسا کرے کہ اانت

کو دوران سفر اینے سائق رکھے تو درست ہے اگر جراس کے اکھا نیکی ضاطر کسی جانور کی یا باررداری کرسے والے ک احرت کی احتیان موسکر اس میں به شرطب که مالک سے اسے اس سے روکا ک برے کا خط ہموجو دینہ ہو۔امام الوبوسمن وامام محمد فرماتے ہیں کہ اس کے واسطے بار برداری کی فرورت ہونے کی صورت میں درست منہیں ۔ حصرت امام شافعی کے نز دیک دولوں ٹیسکلوں میں درست منہیں۔ اس کئے کہان کے نز دیکھ حفاظت امانت متعارف مفاظن پرمحمول ہے اورامانت رکھنے والااس خلابِ متعارف طریقہ پر رضامی نہ ہوتگا. حضرت امام الوحنيفة محك نزديك امانت ركھنے والے كيطرف سے امانت كى حفاظت كا حكم مطلقاً بين توجس طرح اس كى تقىيدزُما مذك سائمة منبين مصك اسى طرح تقىيد مع المكان بهي نه بهوگى . <u> کا ذاا و دع رجلان الزیمی خص کے پاس دوانعاص کوئی شے اما نہ رکھدیں ۔ اس کے بعد ایک شخص اپنے</u> كے لوقا كينے كا طلب كار بورو آگراس كاشمار ذواب القيم است مارين بهوما بهوية مودع ير مالا تفاق بير درميت نربوگا كەرومىسە شخص كے ما حربوك سے سبلے وہ چيزالك كو دبيسے -اوراگروه شے ناپ كريا تول كردى جلك والى بولة الم الويوسف والم محرو فرملت بين كرية ورست ب اس ك كدوه البخصة كاطلبكا رب - حفزت م الوصنيفية استه درست قرار نبين دكيت اسواسط كدوه محف اسيني عصد كالنبين عير عافز فنحص كے مصر كائمي طلبگار ہے۔ اس واسط کہ و تعتیم شدہ کا طلبگار ہے جبکہ و ہشترک میں حقدار ہے۔ وَإِن قَالَ لِمَا احفظها الإ المانت ركف والا مودرع سے اسے اسى كرے ميں ركھنے كے لئے كيے اورمودر اس مكان كودوسرك كريديس وكهدس يوتلف بونيره مان مراح كا اوردوس كمرر كلينيره مان لازم موكا. اس کے کہ با عتبار حفاظت و عیرہ دو گھروں کا حکم الگ ہوتا ہے کہ ایک میں زیادہ حفاظت ہوگئی ہے اور دوس میں کم ۔ البیۃ باعتبارِ حفاظت دونوں کے برابر ہونے یا دوسرے مکان کے بیلے سے بڑھ کر محفوظ ہونیکی صورت يس أكُر صَالعُ بوجلَةٍ تومودُع يرصَمان منها عاكما. عتاد مع اله ألعام يك كمائِزة وهي تمليك المنافع بغيرعوض وتقِيد بقولم اعرتك واطعمتك التوك وجلتك على هذه الدابتراذ المرئرة بدالهية و بچه کو عاریهٔ دی اور پس نے بچھے برزمین کھانیکی خاطردی اور میں بچے یہ کیٹراعطا کردیا اور بچھے اس جانور پرسوار کیا جبکرا س مے معصود مہم نہ ہو أَخْدِي مِتُكَ هَٰذِ الْعِبِدُ وَدَا بِرَى النَّ سُكَنَّ وَدَا بِرَى النَّ سُكُنَّ وَدَابِرِي النَّ ورم تنقی می غلام رائے خدمت عطاکیا اور میا مکان بڑی رہائٹ کی خاطرہے اور مرامکان بڑی زندگی بحرر اکث کی خاطرہے۔

marta **Co**m

لغت كى وفت ما العاكم إيد ادهار لى بولى جيز عوف بدله منفكة ، عطيه جمع من است المتناح ببت ديية والا - دأى : كمر-و من الله الله المنظر العام يكة "كم باركين فقهار كال خلاف سي كدير كس مي تقب ما حب بدايه و و و و اور ما حب مسوط دو او ان فرمان مین که به دراصل سعوید و سے متن سے اوراس کے <u>معنے بخش وعطیہ کے آئے ہیں</u>۔ ابن اثیروغیرہ کا کہناہے کہ اس کا آنیشیاب عارکی جانب کیا گیا اسوا <u>سطے ک</u>کسی ا در ہے چپر طلب کرنا باعثِ ننگ اورزمرہ عیب میں شمار کیا جا ہا ہے مگرصاحبِ مغربے اس کے عار کیطرف انتساب کی سختی سے تردید کی ہے اور تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ عاریہ کسی چیز کالینارسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے نابت ہے۔ اگروآ فقى سبب عار قرار دى جاتى رقوا تخفرت كجمى طلب نەفرىكة اوراس سے بالكل احرِار فراك بخارى مسلم میں صفرت قتاً دو شعبے روایت ہے کہ میں کے حضرت وانسرے کو بدخراتے سناکہ مزینہ میں وشمن کی جانب نے خوب بهوا يؤرسوك الشرصلى الترعليه سيلم نفرحفرت ابوطلوين كشفهو كمرآ طلب فرمايا جصيم مندوب كجها جاتبا تتقا برسول الشوصلى الثر علیہ وسلمنے اس پرسواری فرمانی بھر والیسی پرارشاد فرمایا کہ میںنے د کنوٹ کی ،کوئی بات نہیں دیکھی اور میں نے <u>کھی تملیاف المنافع</u> الارِ شرمی اصطلاح کے اعتبارے پاریت کسی عوض کے بغیر منا فع کا مالک بنادینے کو کہاجا آہے فعنى الفاظ ك ا متبارك مالك بنا ينوالا شخص عرادرالك بنا ياكيا شخص مستعركها السيد اورده شي جيك منافع كا مالك بنأياً جالم ہے اس كانام مستعاديا عاريت بوتاہے- عاريت ميں جوبلا عومن كي قيد لگا ذكر كي اس سے اجارہ اس كي ركينے سے خارج ہوگیاکہ ا جارہ کا جہاں تک تعلق ہے اس میں منا فع کا مالک اگرچہ بنایا جا آہے لیکن بلاعومن منہیں بنائے۔ ' ا ذال كرمير دبسرالهبة الإسه منحتك اورحملتك كالفاظ سيربت مبه قعلفًا منهونيكي صورت مين مجازًا انفين عاربت برمحول كياجلة كااوربنيت بهبال كاستعال سعشرعًا بمبددرست بوجا ما ب وُلِلْمُعِيرِ أَنُ يُرجِعُ فِي الْعَامِ مِنْ مِنْ شَاءَ وَالْعَامِ بِيُّهُ الْمَانَةُ فِي يُلِ الْمُسْتِعِيرِانُ هَلْكَ مِنْ اورمعیر کو برحق ہے کہ حبوقت جاہے عاریت والبس لیائے ۔اورستعبر کے قبضدیں عا رہت کی حیثیت امات کی ہوتی ہے کہ اگر مباتدی تلف غُيُرِتعِيِّ لَمُرْيضِ المستعيرُ وَلِيسَ لِلمُستعيرِ أَنْ يُوجِرُ مَا استعام لا فان أَجْرُ لا فَهَلاك بوجلئ تومستعير برصمان لازم نهوكا اورمستعيرك واسط يه درست نبين كرجو چيز عاريت برلى بواس كراير برديك لهذا الروه كراير صَمِنَ وَلَهُ أَنْ يُعِيرُ لِمُ إِذَا كِيانَ ٱلمُستَعَامُ مِنَا لَا يُعْتَلَفُ بِإِخْتَلَانِ الْمُستَعِلِ وَعَارِيةً د پرے اور پھروہ منیا نع ہو جلسے تو صِمّان لازم ہوگا البتہ اگر کوئی عاریۃ لے تو دینا درست ہے مگر شرط یہ ہے کہ استعمال کرئیوا لے کی تبدیل سی السماهِم وَالدنانيرِوَالمكيلِ وَالمَون ونِ قرضٌ وَإذااستَعَا مِمَا رَضًا لِيبِي فيها أَوِّ اس چیزمیں *کوئن تغیرخ*ا آیا ہوا ورودم و دینارا و رہا ب ا ورتول کردیجانیالی اشیار عاریۂ قرصنہے اور*اگرکوئ شخص گرتھر کرسے* یا ورخت **لگانے**

martateom

الشرفُ النوري شرح المات الدد وسروري يُغرس جَائَ وَللمُعِيرِ أَنْ يُرجِعُ عَنها وَ يُكُلف قلعَ البناءِ وَالغُرسِ فان لمريكن وقَّتَ ي ما الرابين مانظ تودرست ما ورمع ركيك يدورست مع كه اسع والس ليلي اور مجراس كيك يدورست مك وواس محرات الورورفت الْعَالِمِ يَنَّةً فَلَاضَمَانُ عَلَيْهُ وَأَنْ كَانَ كَقَّتَ الْعَامِيَّ وَيُهَجَّعُ قَبِلَ الْوقت ضمر. المُعار اكمار لين برقبو ركرت الجراس وقتِ عارب كي تعيين مذكي بوتواس برضمان كادبوب برم ادراگردتت كي تعبين كي بعد قبل از وت لينه لگه زمو لِلْمُسْتَعِيْرِ عَاَنْقَصَ مِنَ البناءِ وَ الْغُرِسِ بِالْقُلْعِ وَ الْجُرِةِ رَجِّ الْعَارِيَةِ عَلَى المُسْتَعِيرِ وَ أَجُرَةً بِرَعْمِ وَسُنَا وَرُدِيثَ الْعَازُ يُكَانِعْهَانَ كَامِنَانَ وَاجِبِهِمَا - اورعاريت كِيوْانِ فِي اجرت الْعَا مُ وَّالْعَانِي الْمُسْتَاجِرَة عَلَى المُوجِدِ وَأُجْرَةُ مَا وِالْعَانِ المَعْصِوبَةِ عَلَى الْعَاصِبُ وَ پرلبا ہوا س کے نوانے کی اجرت کا دجوب بوٹر پر ہوگا ۔ ا در عفسہ کر دہشتے کے لوٹانے کی اجرت عفس کرنے دالے پر ہوگی ۔ اور اُحُرُدٌ اللهُ مَا قِرِ العَدُنِ المُودَعَة على المُودَع وَاذا استَعَامَ دَابَةٌ فَرَدٌ هَا إِلَى اصْطبلِ المُ مالكِهَا فَهُلَكَ لَمُ يَضِمُرُ ، كَ إَنِ أَسْتِعاً ثَمْ عَيْنًا وَثَرَةً هَا إِلَى دَارِالْهَا لِكِ وَلَحْرَبُ لِمُعْسًا وه صائع ہوجائے توضمان واجب نہوگا اور اگر کوئی چیز ماریڈ ملے اور بھراسے الک کودسے کا بائے اس کے مربہ نجادے توضمان الكيولكم يضمن وَان رُو الوديعة إلى دابر المالك ولحريس لما طَهُم الله اعْلَمُ . لازم مر اوراكرا مان الك ك مروكران كالحالة اس كالموينجاد ضمان د مف بيدنير الزم وكا والشراعل. لوت كى وصف المعتبر عارب يردي والا مستعير عارب بريد والا - أجو اجرت ور رايردينا- الآخل ازين - المستاجرة : اجرت يرليوني -مرك وتوضيح كالمبعارات يرجع فى العَيَّا بِهِ يَكِمُّ الْمُ مَالِمُ مِنْ الْمُعَادِين بِردين اللهُ عَلَيْ الْمُ المُعَادِين بِردين اللهُ المُعَادِين اللهُ ال والمفركو يدحق حاصل بسركموه وحبوقت جاميه عاربة وى في جيزاولك است قطع نظركه يدملاقا بوماس كاندر ان هلام من غير تعبد لم يضمن الو فرات بين اكرايسا بوكم عارية لى بوئى جيز تلف بوجائ اوراس اللان یس ستعیر کی جانب سے تحسی طرح کی تقدی وزیادتی نہ ہوا وراس کی تقدی کے بیغیر پر چیزها نع ہوجائے تواس صورت میں اس کے تلف ہو نیکے باعث ستعیر برچسی طرح کا آدان واحب نہ ہوگا۔ حفزت امام الکٹے ، حفزت نوری اور صفرت اوزاع ہے یہی فرماتے ہیں۔ حضرت علی کرم الٹاروجہہ حضرت عبدالٹرا میں مسعود رضی الٹرعنہ اور

الشرفُ النورى شرح الله الدو وتر رورى المد حضرت عربن عبدالعز براج ، مصرت مسنق ، مصرت عني ا ورحضرت تحقی سے اسی طرح نقل کیا گیا . حضرت اما) شافعی کے نز د مک اگرعاُ دت کے مطابق استعمال ہی ہے وہ تلف بولٹی توضم کا ن واجب نہ ہُو گا ور مذصمان کا وجوب ہو گا۔ درافسل اس اختلاف کاسبب یہ ہے کہ احنات عاریت کومطلقیّا ا مانت قرار دستے ہیں۔اس میں وقت استعال کی کوئی قرر نهيں - اور حضرت امام شافعي اور حضرت الما احتراك نز ديك وقت استعال كى قيدى -ا حناب کامک تدل مصنف عبدالزلاق میں منقول حصرت عرف کا میرتول ہے کہ عادیت و دیعت کے درجہ میں ہے اور تا وقتیکه تعیدی نه بهواس میں صنمان واجب نه بهوگا ا ورحفر نت علی کرم النر وجیه سیر متعول ہے کہ صاحب عار بیت وَكَ ان يعادِة اذا كان المستعامُ الخ فركة بين كم جوارشياداس طرح كى بول كران بي إستعال كرف والوں کے برلے سے کوئی فرق دا قع نہ ہو ہا ہو تو ان میں اس کی گنجائے شہرے کہ عاریت پر لینے والاکسی دو سرے كوعارية ديرے - حضرت الم مُشافعي كيز ديك اس كى اجازت نديموكى - اسواسط كدوه عارب ك الدرمنا فغ کو مباح قراردیتے ہیں اورمباح کا جہاں تک معالمہ ہے اس میں جس کے واسطے اس کی ابا حت ہوا سے یہ حق حاصل منين بو اكروه ازخودات دوسركيك ما ح كروك. ا خنائ عارب مي تمليك منافع كي قائل مين لهذا عارب بردين والے كے عاربة لينے والے كو مالك منافع بنك يراس يرحق بوگاكدوه كسي اوركومالك بناف. <u> كى كادب ته السلى إهبم والسه نيا ما والح</u> - دينارد دراحم او اسى طرح ماپ اور تول كرد يجانيوا لي جزو*ن كو عادبيت* بر دینا بحکم قرص قرار دیا گیا۔ اس لئے کہ عاریت کا جہال مک معالمہ ہے اس میں تملیک منافع ہواکر تی ہے اور ذکر کردہ چیز در سے نفع انتظانا استہلاک عین کے بغیر مکن نہیں۔اس بنیاد پران چیزوں میں عادیت قرمن کے مضے میں ہوگی لیکن یہ عاربت کے مطلقاً ہونے کی صورت میں سے اور اگراس کی جہت کے تعیین کردیجائے . مثال کے طورر دینارلین کامقصد به بوکه دو کان کوفروع بوا ورلوگ اسے الداد ا ورمیا حب حیثیت سمحتے بوے اسی کے مطابق معاملات کریں توالیسی شکل میں یہ عاریت بحکم قرص قرار ند بجائے گی -و بیکلیت قبلع البناء اله یکوئی شخص اس مقصد کی خاط زین عارکیت کے طور مرکے کہ وہ اس میں گھر بناگگا ياباع لكائ كانويه درست ب ليكن عاريت بروين واكر ويتح حاصل بوكا كدوه مكان كرواكر ما درخت ا کھڑ واکراین زمین لوٹالے ۔ اگرانیسا ہوکہ اِس سے وقت عاریت کی تعیین نہ کی ہوتو مکا ن کے گرواسے یا ذوتوں كاكم واساس جونقصان بوابواس كاكوئ ضمان أس برلازم نهروكا اس الي كراس فتكل مين عاريت پر دینے والے نے مستعرکو کسی دھوکہ میں نہیں رکھا ملکہ وہ دھوکہ کھانے کی ذمہ داری خوداس پرسیے کہ متعین کے بغیر وہ اس پررضا مند ہوگیا ۔ اکبتہ اگر معبر وقت کی تعبین کردے اور پھرالیدا ہو کہ قبل از وقت مکان گروا نے یا دوخت اكمطروا دس تواس يرنا وان كا وجوب بروكا-



marta@com



marfat.@om

الثرث النورى شرط النورى شرط النورى شرورى الله الدو وسرورى الله ووق المنتری و و منبی المنت کا می می المنت الز صاحب کهاب مرائے ہیں دستدی بیب سے یہ اسے بنالیے ہوں گا المنتری و و منبی المانت کی سی ہوتی ہے بشرطیکہ اس نے چند گواہ وہ چیزا کھاتے وقت اس کے بنالیے ہوں گا المان کا کی سینے صلتے جب اس کر اصل الک کے ماس سنج صلتے جب اس کی حیثیت ہے کہ اس انتخابے اس کا مقصد مِرت یہ ہے کہ یہ چیز اس کے اِصل مالک کے پاس بہنچ جائے جب اس کی حیثیت ہے۔ کہ اس انتخابے اس کا مقصد مِرت یہ ہے کہ یہ چیز اس کے اِصل مالک کے پاس بہنچ جائے جب اس کی حیثیت ہے۔ ا مانت کی ہونئ تو اس کا حکم بھی تھیک امانت کا سانہو گا کہ اگر وہ کسی تعدی وزیا دی کے بغیراسی کے پاس ملف ہوگئی ک ا است کی ہوں و اس میں ہے۔ بر اس پر اس کے ماوان کا دہوب نہ ہو گا - اب اگریہ اسٹیا بی ہو تی چیز الیسی ہو کہ اس کی قبہت دس درا جم مے کم ہوتو اس کا حکم یہ ہے کہ صرف چندون اس کا اعلان وتشہر کرے ۔ اس درمیان میں مالک آگیا تو تھیک ہے اور 🕽 مالک کے ندانے اوراس کا بتہ مذہبے کی صورت میں وہ چیز صدقہ کردے۔اوراگروہ دس دراھم سے زیادہ قیمت کی لا ہوتو بھر چندروز کی تشہر واعلان پراکتفاء نہ کرے ملکہ مسلسل سال بھرتک اس کی تشہر کر تارہے اور اسے ہوتو پتر پیروروں مسہبرور میں میں است ہوتوں ہے۔ اس کے مالک مک بہنچاہ نے کیسٹال رہے۔ اگر سال تھرمک اعلان سے بھی فائڈہ مذہوا ورمالک نہ آئے کے تو بھراسے صدقہ کردے - حفرت امام ابوصنیفرد کی ایک روایت کے مطابق یہی حکمے -حصرت الما محروا بن معروف كتاب اصل ين اس قيد كم بغيركدوه چيزدس در مم سے كم يا زياده كى موسطات ا سال مجر تك تشبهر كيك فرات بي ـ صرت امام مالک مجمی یہی فرملتے ہیں اور فتی برقول یہ ہے کہ اسقدر عرصہ مکتشہر واعلان کرتارہے کہ فن غالب ب مالک اس چیزی عدم جبتو کا ہو جائے۔ اتنی مرت گذر جانے اور مالک کے بذائے کی صورت میں اسے صدقہ کردے۔ فان بجاء صاحبه ها الح ۔ اگر لقط کے صدقہ کرنے کے بعد مالک آجائے تو چیزے مالک کو دو حق حاصل ہوں اور ان میں مان سے کسی ایک کو اختیار کر لینے کا ستحقاق ہوگا یعنی یا تواس صدقہ کو این جگه بر قرار در کھے اور خواہ صدر قد کرنے والے مستقطسے اس کا ضمان وصول کرلے۔ اس لئے کہ اس کا تقرف دور سرے مال میں اسکی اجازت کے بغیر بروا۔ ضمان ن مستقطسے اس کا ضمان وصول کرلے۔ اس لئے کہ اس کا اور وہ اس کی طرف سے شمار بوگا۔ دینے کی صورت میں ملتقط کو اس صدقہ کا لواب ملے گا اور وہ اس کی طرف سے شمار بوگا۔ وَيَجُونُ التقاطُ الشاةِ وَالبَقَى وَالبَعِيرُ فَانَ انفَقَ المُلتَقِطُ عليهَا بغير إذُن الحَاكمِ فهُوَ ادرية درست بي كريرى اور كائ اوراونت بكواليس لمنذا أكر ملقط بلا اجازت ماكم اس برخرى كرا واس برع كريد والا مُتَكِرِّحَ وَإِنَ انْفِقَ بِإِدْنِهِ كَانَ ذِلْكُ دَينًا عَلَى صَاحِبِهَا وَ اذَامُ فِعَ ذَلِكَ إِلَى الْحَالِمِ قراردیں گے ادر با مازت ماکم فرق کرنے پردہ بندئ الک دین شمار ہوگا اور اگر یہ مقدمہ ماکم کے سلسے پیش ہولو وہ نظرفي وان كون البعيمة منفعة اجرها وانعق عليها من أجر تها وإن لم و یکیے کراڑاس جو اید میں کچ منفت ہوتو اسے کرایہ پردیکرس کے اور کرایہ میں سے مرت کرسے اوراگر اس سے منفت نہو مَكُنَّ لَهَا مِنْفَعْمَ وَخَاتَ إَنُ تُستغرِقُ النفقةُ قيمتَعَا بِاعَهَا الحاكِمُ وَامْرَ بِعِفظ تَمْنِهَا اوریداندیشہ ہوکداس پر فریاسے اس کی قیمت میں دوب جائے گی تو حاکم اسے فروفت کرکے اس کی قیمت بخفاظت رکھو ادے

marfa@om

وَإِنْ كَانَ الاَصْلَحُ الِانْفاقَ عَلَيْهَا اذْنَ فَي ذَلِكَ وَجَعَلَ النفقةَ وَنُنَا عَلَى مَالَكُهَا فَاذُا ا وراس برزیادہ فرق ہی ہوتو اس کا احازت دیتے ہوئے اس کا خرج بذمئر الک دین قراردے مجمر اس کے مالک کے آنے پر حَضَى كَمَا لِكُهُا فَلِلْمُلْتَقِطِ أَنُ يَمَنْغَكُ مِنْهَا حِتَى يَاخُنُ النفقة ولِقطة الْحِلِّ وَالْحَرَم سُوَّاءً لمقط کے فروح کی وصولیابی تک اسے روکنا درست ہے۔ اور حل اور حسرتم کے لقط کا حسکم یکساں ہے۔ وَاذَاحَفَةِ الرَّجُلُ فَادَّعِي أَنَّ اللقطةَ لَى المَرتُكُ فَعُ الكِي حَتَى يقيمَ البِينَاةَ فَا نُ ا دراگر کوئی شخص حاحر موکر مرعی موکرید لقط اس کاب تر اوقتیک و واس کے سنیا بد بیسٹس ندکردے لقط اسے ندویں گے۔ اَعْطَى عَلَامَتَهَا حَلَّ لِلْمُلْقِط آنَ يَدُ فَعَهَا إِلْكِمِ وَلَا يُجَارُ عَلَى ذَٰ لِكَ فِي القضاءِ وَ ادر الراس نے اس کی نبتان بتادی تو جائز سے کہ ملقط اسے دیرے اور تفیار اسے اس پر مجبور سر کیا جائے گا۔ اور لقط لابتصدّ قُ بِاللَّقَطَةِ عَلَى غَنِي وَ إِنْ كَانَ المُلتَّقِطُ غَنِيًّا لَمْ يَجُزُ أَنُ ينتَفِعَ بِهَا وَ کوبالداریر صک مقد نیکریں سی اور ملتقط کے مالدار ہونے پر اسے یہ جائز سنیں کدوہ اس سے فائد ہ اسٹائے اور إِنَّ كَنَّانَ فَقِيِّزًا فَلَا بِاسَ بِأَنُ يِنتُفِعَ بَهَا وَيجُونُ أَنَّ يَتَصَدُّ فَ بَهَا ا ذَا كَانَ عَنتًا مفلس بوتو فائده المفاف مين حرج سين اورملتقط ك خود مالدار بوسف براس كے لئے جائز سے كوره اسے والد ، اسے عَلَى أَبِيهِ وَابِنِهِ وَأُمِتِهِ وَ ثَاوِجِتِهِ إِذَاكَ الْوَافَقَرَاءَ-را ك اور ابن والده اورابى المبيه برصدة كرد بشرطيك يمفلس بول . و يحوسُ النقاط الشاة الزكسي كي سرى بأكائه ما ونث كمنه وكسي شخص كوسط يو سے کہ اسے سکڑلے مگر یہ اس صورت میں ہے جبکہ ان کے ضائع ہونیکا پوراخطرہ ہو اوراگر آس طرح ت *نہیں کہ بحری کے علاوہ ان میں سے کسی کو سکوا* ہے ۔ سکری نے مارے میں رسوا صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشا در گرا می ہے کہ بحری کو سکر الو وہ متہاری یا تمہارے بھائی کی ہے یا بھیڑئے کے لئے سے فان إنفق المُلتقط المد فرات مي كالقطرير المتقط كاخرى كرا تبرع ك زمر عين بوكاً وراسية يت الكست اس خرج كاطلبكار مهو- البية بحكم قاصى خرج كريخ بروه بنرمهُ مالك دين سنما رموكا-لحل والحرم سواء مهرد يهال صاحب كما ب اس كى وضاحت فرا رس مبن كد لقطه كالمجها نتك تعلق ب نواه و درم ما مو ما صل كابهر صورت من اجمايه ب كدا مقاليا جائے حضرت امام شافعي فرات ميں كم حرم ك تقطر كا ما وتستيك الك نم جلك ملتقط تشهروا علان كرك كا-

marfat@om

<u> كَالْهِ يَجِبِرِ عَلَىٰ ذَلِكَ الذِيكِ وَيُ شَخْصِ اس كا مرحى بُوكِد لقطه اس كاسب اور وه اس كى كوئى نشا نى بيان كرد ب تولم تقط</u>



حزت عبدالنُّرا بن عباسُ مے روایت ہے رسول النُّرصلی النُّرعلی دلم سے ضنیٰ کے بارے میں پو چھاگیا کہ وہ کیسا وارٹ ہوگھا ۔ دلعیٰ نمر کروارث یا مؤنٹ) ارشا دہوا جس طسرہ سے وہ بیٹیا ب کرے ۔ یعیٰ فرج سے بیٹیا ب کرے تو مؤنث اور ر و رہے رہے و مدر ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں مصنت علی کرم النّروجہ سے بھی اسی طرح کی روایت ہے۔ اوراگرایسی کمل ہو کہ وہ پیشیا ب وولؤں مقامات سے کرے تو یہ دیکھیا جلئے کہ اول کس راستہ سے کرتا ہے ۔ جسِ راہ سے اول کرتا ہو اس کا عتبار رویات کرتے ہوئے اس کے مذکر اور مؤنث ہونیکا حکم لگایا جلنے گا۔ اوراگرابسا ہوکہ بیک وقت وولوں ہی سے بیشاب شکے تو اس کا معاملہ مجرد شوار کا درالیک جانب نیصلہ شکل ہے۔ حصرت امام ابولوسٹ اور حصرت امام محمد کے نز دیک جس مقام سے زیادہ پیشیاب کرتا ہو دہی متبر ہوگا اور دہی اس كا صل عضو قرار ويا جأيكا - حفرك الم الوحنيفة ك نزد يك بيشاب كي زيادتي اس راسية ككشاً وه موسد کی علامت ہے ۔اس کے اصل عضوبہوکے کی منہیں ۔اس وا سطے حرف اس کومعیار قرار دیجرا مک جانب قطعی فیصلہ سنبين كيا جاسكتاا درمحض اس بنسيا ديراسة نذكر يامؤ مث سنبين مطيراً يا حاسكتاً. وَاذِ اللَّهُ الْحِنْتَىٰ الإِرْضَنَىٰ بِالَّغِ بِهِوْكَيا إِورِ وَارْمَىٰ مُكَلَّ فَيُ يادِه عُورِت سے بمبتر بهو جائے تواسے مرد قرار دیں گے۔ اوراكر عورتوس كيطرح اس كيستان المجراتيس يالستالون مين دوده المجلية يا الهواري بوسه للي بالسققرار حمل موجلے یا برکماس نے فہرج میں ہمستری مکو سے تو اسے عورت قراردیں گے اوران علامات میں سے کسی علامت کے فل ہرنہ ہونے پراسفٹنگ مشکل قرار دیا جائے گا۔ وَاذَا وَقُفَ خَلِفَ الامام قَامَ بِينَ صَعَبِ الرَجَالِ وَإِلْسَاءِ وَتُبَسَّاحَ لَـ، اَمَـةُ مُن ماله اور راما کے سچے برائے نماز کھڑا ہوتو مردوں اور عوراتوں کی صغول کے نیچ کھڑا ہو اوراسی کے بسیدے ایک باندی خریدے تختِفُ أَنْ كَانَ لَمُ مَالٌ فَانَ لَم يَكُنُ لَمَ مَاكُ إِبْتَاعَ لَمَ الاما مِن بيتِ المَالِامة جواسكے فِتنز كاكام الجاً او بالمطيكروه صاحب ال بواوراس كے صاحب ال زبونے پر خليفة السلين بيت المال سے اس كے واسط

martat @on

وَاحْتَلْفَا فِي قَيَاسٍ قُولِمٍ فَعَالَ ابويوسفَ رَحْمَمُ اللَّهُ ٱللَّهُ اللَّهِ الْبَينَهَا عَلَى سَبُعَةِ السَّفْيِمِ الم) بولوست اولاً المحرية صريت عبي كول كرقياس من اختلان كياب الم الولوست فراح بين كرال ان دون سك درميان سات سهاير للأبن أس بَعَتُ وَللخُنثَى تُلْتُ مُن وَقالَ عَمْمُ لا رَحمهُ اللهُ المالُ بينفُهَا عَلَى اللهُ عَلَى الله بانامام المي الراس المراسط اورضني ك واسط تين سمام بول مي اورامام عرام فراق بي كان ك بيج ال ك باره سمام بول عشرسَهُ مَا للابن سبعةٌ وَللخَنْيُ خُمُسَةً . م است و المسكر اسط ا در با رخ منتی ك وا سط واذا وقف خلف الامام الإسبان سيئلربيان فواته بي كراركو كي ضني شكل الماكى اقترامی نماز راسع تواس کے موس سوسکی صورت یہ ہوتی کدوہ مردوں کی صف اور عوراوں کی صعنے سے میں مرا ہوگا۔ اس کا سبب ضنی کے باریس انتہائی ا صیاط کاپہلو ہے اس واسط کہ اس کے مردوں کی صف میں کھوٹے ہوئے پر اگروہ فی الواقع عورت ہو تو نمازیں مردوں کی فسا دلازم آئے گا اور مرد ہوئی کی کل م عوربوں کی نما زمین فسادلا زم آئے گا۔ كُنبتاع له احدة الز فنني كي ختنه كرسلساي يطم ب كم اكروه مالدار بويو بانري اس كم ال ي فريدي حا ا وروه ختنه كرك اس واسط كم مملوك كيواسط به درست سيركه اسينم ا قباك مستركود سيحه في خنتي كربا عبّاراصل مرد ہونے پراوس سے سے اشکال ہی نہ ہوگا۔ اس واسط کہ بائری تواس کی مملوکہ ہوگی ا ورعورت ہونیکی صورت اس جھی اشكال بيدانه بوكااس لي كمبهت بجورى كى صورت بين صرورة الك عورت كا دوسرى عورت كمستركود يهنا وَان مَات ابو لا وخلف الز الرصورت واقعه اس طرح بهوككوئى شخص ايك لاكا اورا يكضني مرتم بوئ اسين وارث بيورة الين وارث يجور جلر توضنى كولرك كرمقا بريس وحلط كالعيسى تركه كين سهام بهوكر دوسهام لرام كو ملیں کے اور ایک سہم د صب ضنی کولے کا۔ اور امام ابوبوست وا مام مرائے نز دیک نصف حصہ مذکر کا اور لضف مؤنث كالسيالي كا- حفزت شبي مجي مبي كتية إلى -وَاحْتَلْف فِي قَياسِ قُولَم الزِرَ تَعزت عامر بن شراحيل العرون بالشبي حفزت الم الوصنيفة م اساتذه مين سے ہیں اورای سلسلہ میں ان کا جو تول ذکر کیا گیاہے اس کے اخرا بہامہے اس واسطے حضرت تعبی مجے قول كَ تَسْرَتَ وَتَحْرِ بِي كَيْ الْمِرامَ الِولِيسِفِي وَالْمَ مُحْرُ كُورِمِيانِ احْلاَفِ وَاقْعِ بُوكِيا بِمقصوديهِ بَرَكُرْ سَهِيلَ كُم ا ن دوبؤں کی ذکر گرده تشریح وُتُو صَیْح کوان کا قُول قرارد یا گیا اس لئے کہ صاحب شراح کیہ اس کی وَصَاحَت

اردو سروری 😹 🐯 ووو الشرفُ النوري شرح الما فرملتے ہیں کہ اس سلسلہ میں حضرت امام الوحنیفہ کے دُکرکرہ ہ قول کے مطابق حضرت امام ابویو سعبے اور حضرت امام محروم کا قول ہمی ہے اوراس کومفتی بہ قرار دیاہے۔ صاحبین کے حضرت شعبی کے قول برفتوی نددینے کے متعلق شمس الائمہ کا یہ قول کنز کی مشرح مینی میں نقل کیا گیلہ کے کھزت امام ابولیسٹ اور کھزت امام محراث حفرت بیٹی کے قول کی تخریج کی مگراس رِنْتویٰ نردیا۔ فقال ابویوس<u>ت د حما الله</u> اکسال الا حضرت امام ابویوست شین دراصل تصرت شی کے تول پر قیاس اوراس کی تخریج کرتے ہوئے اور خشتی کا ہروہ حصیمتر قرار دیاہیے جواس کے تنہا ہوئی مالت میں ہے۔ لہٰذا وارث حرف الاکماہوئی صورت میں سارے مال کاستحق وہ بہوتلہے اور محص صنیٰ ہونیکی شکل ٹمیں اگروہ ذکر شمار ہوتا ہولو اس کے واسطے سارا مال بيه اورانتي قرارديئ جانير ومال مال بي البزاخني دونون بصد وه وكاستى بوگالين سارے مال کے جارر بع اور مین ربع ضنیٰ کے ملار محبوی طور پر نقداد سات سما موگئی ۔ان میں سے جارسہام کا مستی لو کا اور کا او خنیٰ کاوہ حصیمعتبر قرار دیاہے جودونوں کے اکتھے ہوئیکی صورت ہیں انھیں ملاکر تاہیے جس کی وضاحت اس طریقہ سے ہے کہ ر لیے کے ساتھ اگر کیخنٹی ذرکر قرار دیا گیا توسارا مال ان دوبؤں کے درمیان آ دھا آ دھا ہو گا اورخنی مؤنث قب ار دیے بھانے پر اڑکے سے اسے نفعن کے کا بعن کل تین سہا) ہوکر دوسہام اوٹے کو کمیں گے ا درایک ضنیٰ کوسلے کا جھڑ دوا در تین نے عدد میں توافق تنہیں لہٰذاا ول ایک عدد کو دو سرے میں حزب دینے پر کل عدد جہ ہو گا۔ اس میں ضنیٰ كومؤنث قراردين جان كي صورت بي وه دوسهام كامستى مو كب اور مُدكر قرار دي جان برتين كالوه ووانی میں ہے آ دھے آ دھے کا حقدار ہو گا۔ ان میں دو کا آ دھا تو ایک کسی کسر کے بغیر درست ہے مگر تین کاجمال تك يقلق ہے وہ درست نہيں اوراس ميں كمرا تى ہے يس جھ كے علاكودوميں فرزب ديں كے اوردوميں فزب دینے پر کل عدد بارہ ہوںگے ۔ان میں اگر خنتی کو مذکر ت لیم کیاجائے تو وہ چھ کا مستحق ہو تاہے اور مؤ ٹ کت نیم کریے پرچاریا۔ لہٰذا وہ انِ دوبوں عددیعیٰ حجہ اورچارے آ دھے کاستحق ہو گا۔اوراسے مجوعی طور پر ارہ ہا میں یا بخ سہام میں گے رہال کا تو وہ بارہ میں سات سہام کا حقدار ہوگا . عتاشمت المفقرة إِذَا غَابَ الرجلُ فلكَ لِعُرِ ف لهُ موضعٌ ولا مَعْلَمُ أَحَيٌ هواً مُ مُبِّتُ نَصُبَ القامِني

گم شده شخص کے شمان اجب بتہ نبط اور نہ بہتہ جلے کہ وہ بقید حیات ہے یا انقال ہوگیاتو قاضی سی شخص کو اس کے ال کی شخصات مرم جعفظ مالکر وبقوم علیہ و نیستو فی حقوق کا و کینغتی علی زوج بہد و اور الصغارات اوراتنظام کی خاطر مقرر کرے اوراس کے حقوق کی وصولیابی کرے اور اسی کے مال کو اس کی بیوی اور نا بالغ بچوں پرمرت کرے۔

martat.@m

الدد تسروري عقق الشرفُ النوري شرط 💘 💥 💥 مَالْهُ وَلا يَفِرْق بِينَا وَبِين إِمُراً مِهِ فَاذًا سَتَر لَهُ مَائِدً وعَشُرون سنةً مِن يومٍ وُلِلا ا دراس کے اوراس کی زوجہ کے درمیان علی رگی نے کرائے بھراس کے بیدا ہوئے دن سے ایک سوبیس سال گذرے پر اس کے حَكُمنا بموت م وَاعتلاتُ إِمْرَأَتُ مُ وَقَسِم مَالْكَ بين وَهنت المَوْجِودِينَ فِي ذلك الوَقْت مرائع الم لگادیں کے اوراس کی بیوی عدت گذار یکی اوراس وقت موجود و رٹار پر اس کے ترکم کی تقسیم ہوگی ۔ وَمَنُ مَا تَ مِنْهُ قَبِلَ ذَلِكَ لَم يرتُ مندشيتًا وَلايرت المفقودُ مِن أَحَدِمات في حَالِ فقدة ان میں ہے جس شخص کا اس سے قبل انتقال ہوگیا تو اسے اسکے ترکہ ہم کچھ نہ ہے گا اور مفقود کے گٹ قربرونیکے زائد میں اسکے جس واژ کا اتقال ہومنقو کو اسکا زکر ا كى وَصُحِتُ مِي عَاتَب ؛ غِرُموجود ـ موضع ؛ مقام ، ملكه ـ سى ؛ زنده ـ ميت ؛ انتِفال شاره ـ يقوّم عليه ﴿ مال كا منظم - انتظام ر كلفة والا - المضغام ؛ نا بالغ ـ مأ ي بسو ـ عشي وَن ؛ بيس ـ المه فقوَد ؛ كم شده - فقلَ: مزت ج ا ذاغاب الرجل الخ شرى اعتبارس منعود وكمت ره و فيحص كهلا البي حس كم ملني كوكسي ا ملك كاعلم منهواوركوششك باوجوداس كابته نرمل سكے كدوه بقيد حيات سے ياموت سے مكذار بالتخص جس کی موت و حیات کا علم مذہوا س کیلئے یہ حکہہے کہ جہانتک اِس کی ذات کا نعلق ہے وہ اس کے حق میں تو بقید حیات شمار ہو تاہے مثلاً اس کے بقید جیات ہونیکا اڑ بہوتاہے کہ ناس کی زوجہ دوسرانکا ج کرسکتی ہے ا وراسی طرح اس کے مال کی ورثار رتقت میم بہتیں ہوئی کہ ترکہ مرنے کے بعد تقت میم واکر تاہے ا وربہاں اس کی ذات کے حق میں اسے وفات یا فتہ کسیم نہیں کیا گیا۔ اور جہانتک دوسرے لوگوں کے حقوق کا معاملہ ان کے سلسلہ میں وہ فعا یا فتہ قرار دیا جا آہے مثلاً اگراس کے ایسے عزیز دن میں ہے کسی کا نتقال ہوا جس کے ترکہ سے اسے کچھیلیا تو مفقو ر ہو ان کے باعث اسے کچم نرملے گا۔ اور اسی طرافقہ سے اگر کسی خص سے اس کے حق میں وصیت کی اور تجیرو و وصیت كرنيوالا وفات يا گياية مفقود كواس وصيت كردة مال كااستحقاق نه بهو كا بلكه به وصيت كرده مال اس وقت تك محفوظ رکھا جائے گا جب مک کہ اس کے معمرا ورسم قراوگ وفات مناجا میں۔ خلاصہ یہ کہ دوسروں کے حقوق کے بارے میں اسے مردہ تصور کیا جائے گا اوراسی کے مطابق حکم ہوگا تنب كا عنه اورادك اعتبار الما ورشاريرا تبلاء وفتنه كه اندلينه كم ماعث اورادكون كي سبولت كم بيش نظر علمارا فنات سے حضرت امام مالک کول پراس سلمین فتوی دیاہے اوراس پرعمل ہے ولا يفوق بلين مو بين امواتها الو- حزت الم ابوصيف فريائي كدقافني كوجلي كمنفودا دراس كي زوج مي عليمد كي يذكرت اوران كا سكاح برستور باتي ركھ وحزت الم مالك كوزد يك اگر كمي شخص كي كيشد كي كوچارسال ك زياده مرت گذر جلئ يو قاصني كوچا ميئ كد مزيد انتظار كئ بغير مفقود اوراس كي زوجر كي يح عليد كي كردك - اب عورت کوا ختیار ہوگا کہ و فات کی عدت گذر کے بعد حس سے مرضی ہونکا ح کرے۔ ایک قول کے مطابق حضرت

marfal@om

ا ﴾ شا في مجي بي فراتے ہيں اورا کي روايت كے مطابق حضرت ا ﴾ احرام كا قول بھي ہے ۔ اسلے كہ اميالمؤمسنين حضرت عرض لا استخص کے بارے میں اسی طرح کا حکم فرمایا تھاجے بوقتِ شب جنوں بے اٹھالیا تھا۔ اً حناف العلى مين حفرت مفيرة مسيمروى اس روايت كے استراال فرماتے ہيں كەمفقود كى زوجہ اسى كى رسكى تا اً نكم اس کے مرحلنے یا طلاق دینے کی اطلاع لیے۔ علاوہ ازیں امیرالمؤ منین حضرت علی کرم الشروجیہ نے فرمایا کہ اس عورت كوابتلا رميش آيا - للبذاا سے صبر سے كام لينا چاہئے تا آنكہ خا دند كے مرك يا طلاق كا علم ہو۔ حفرت شعبي ، حفرت تخفي ح حضرت ابوقلاية إورحضرت جابر بن زير كاتول بمي ابن ابي سنيب السي طرح كانقل كحياسي وركم حضرت عرف كول ہے حضرت امام مالک کا اس تران فرمانا تو وہ درست منہیں اس لئے کہ یہ بات یا یُر ثبوت کو سِنے جکی ہے کہ حضرت محرض نے اس بارک میں حضرت علی کرم الله و کہہ کے قول کی جانب رجوع فرالیا تھا۔ فاذا ت مركماً ما ته وعندون سنبة الزد فرات بي كمعقود كي بيلائش كرصاب جب ايك سوبس سال كاير گذرجائے ہو قاصی کو اس کے دفات پاجانیکا نیصلہ کر نا چلہے اوراس کی زوجہ موت کی عدب پوری کرے ۔ حزت حسن سے حصرت ۱۱) ابوحنیفہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور فا ہرالروایت کے اعتبارے مرسے کا حکم اسوقیت کیا جائے گا جبکہ اس کے سارے ہم عصرادرہم عمر لوگ مرحا میں اس لئے کہ اکثر و بیشتر اوی اپنے ہمعفر و ہمعراق کوں کے مقابلہ میں کم بقید حتِ استاب وصف المام الويوسف اس كاعصير سوَّرس بيان فراق من بعض فقهار كزديك نوف برس سے زیا دہ بعثیر حیات منہیں رستا ۔ مغنیٰ بہ تول نوشلے برسس کا ہے۔ ملامہ قبہتا بی تخر بات ہیں کہ اگر احتیاج کی صورت میں کوئی شخص حضرت امام مالک کے قول کیمطابق فتویٰ دے تواس مين مي حرف مين تتنسخ على . حصرت بمقانوي أنه حالات زما مذا ورصرورت كه بين ظرا بني معروف كمّاب الحيلة الناجر ، ميس حضرتُ اللهم مالک مح قول كو اختيار فرملت بوت اس كى كنجائت وي ب -كتائب الاياق . غلام كى بعاك جائيكابيان: إِذَا أَبِنَ المَهَاوُكُ فَرَدٌّ لاَ رَجِلٌ عَلَى مَوْ لاَ لاَ مِنْ مَسِنْرِةِ تُلْتُمِ أَيَامُ فَصَا عِدُا فلدُ علكُم ا الرياد معزور بوجائے اور کھراہے کوئی شخص تین روز یا تین روزسے زیا دہ مسافت طے کرکے اس کے آ قاکے یاس اس کو لایا جعلد وَهُوَ اتَرَبعونَ دم همًّا وانْ مَ دَّةَ لا قلَّ مِنْ ذلكَ فِيمِسَا بِهِ وَ انْ كَا نَتَ قِيمَتُهُ ہوتو اس کے لیے جالیس دراہم بطورا جرت ہوں گے ادرمسا فت اسے کم طے کرنے پر اجرنت اسی اعتبادسے ہوگی ا درقیتِ غلا) چالیس

marfat.©m

الدوت روري الله الله بد الشرفُ النوري شرح المالة اَقَلَّ مِنُ ٱسُهِينُ دِمُ هَمَّا قضى لهَ بقيمتها إلاّ دِمُ هَمًّا وَإِنَّ ابْقُ مِنَ الذي مُرَّةٌ ﴾ درا بہے کم ہونے براس کی قیمت کے بارے میں فیصلہ ایک درہم ان میں سے کم کرتے ہوئے کیاجائیگا اوراگر لوٹما کرلانیوالے کے پاس فلاشئ عَلَيْهِ وَ لاجُعُلَ لَمَا وَينبغي أَن يشهد مَا إِذَا احْدَاهُ ان مَا يَاحَدُ ليرة على صاحبة م سے بھی غلام فرارموجلنے تو اس پرکسی چیز کا وجوب نہ ہوگا ا درنہ لوٹا کرلا نیو اسلے کیئے اجرت ہوگی۔ لوٹا کرلا نیوالے کو جائے کہ بچڑتے ہوئے اس کے فأنكان العبدة الأبق سرهذا فألجعل على المرتفي شا بربنك كديم السي يكو نااسك أقا تك بينجانني خاطرب الريجاكية والاخلام ربن جوتو مرتبن براسكي أجرية واجب وكي. لغت كى وخت ا : ابْقَ بهما كابوا - مُؤْتَىٰ ؛ مَلام كامالك ـ مستيرة ، مسانت ـ ارتبعين ، ماليه الأتبق بمما كن والا - فرارمونوالا - الموحق ، كوئى چيز اس إس رس ركهن والا ـ تعتاب الاباق وسركشي اختياركرت بوسي فلا ادربا ندى ك فرار بونيكانا) اباق ب اس در کرده تعرفین کے زمرے میں اسما غلام می آجا لہے جو آقلے اجرت پر لینے والے یا عارية اوربطورا بانت ليفواك يا اس كروس كي إس سے فرار موكيا مور اگر مفرور غلام كو يكوا يوالا اس كر تحفظ يروزت رکھتا ہوا ورآ قا تک پینچانااس کے لئے ممکن ہولو اس کرائے بچوط نا باعثِ استجاب ہے ورمزاستحباب کے زمرہ میں داخل نہیں ن اذاابق المملوك الزم الركوئ شخص فرارشده غلام مين دن يا مين دن سه زياده كى مسافت سي يركم كرلايا بهوية اس صورت میں اس کی اُجرت جالیس دراہم قرار دیجائے گی اوراس سے کم مسافت سے پچر اگر لانے پرا جرت اوراس کی محنت کا معاومنہ میافت کے اعتبارے ہوگا جمعزت امام شافعی کے نزدیک تاد تشکیر قلنے اجرت کی منروالگال ہولا نیوالا اس کا مستی نہ ہوگا۔ قیاس کا تعاصر میں معدام ہوتاہے۔ اس لئے کہ بچر میوالامتر ع شمار ہوگا۔ احنات کے بزدیک نفس اجرت پر تو اجاع صمار اسے محض اس کی مقدار کے باریس مختلف رائیں ہیں۔ حضرت عمدالتكرا بن مسعورة جاليس درابهما ورحصزت عمرة وحضرت على الره دراهم ماايك دينار قرار ديتے ہيں۔ ابن إبي شيب مين حصرت عرض يع اليس دراهم بهي منقول من المهذا احناف رحمهم الشرف مشرعي مسافت سفرس يرم الرانيكي مرت میں چاکیس دراہم لازم کئے اورمسافت منزعی سے کم کے اندرجالیس سے کم وان ابق من الله ي روّه الز- اگرا سي تعني على مار موجلة جواسواس كم مالك. تك سنجانا LL چاہتا سمقالو اس پرصمان لازم مذہر کا اس لئے کہ غلام کی حیثیت اس کے باس امانت کی تھی ا درا مانت اگر تغتدي وطلم كے بغیر تلف بهوجائے لؤاس پرصمان لازم نہیں ہوتا۔ البتہ اگراس بے اسے کسی ذات کام پرمقرر ليا ا وروه بهاكل گيائة صمان لا زم بونيكا حسكم ببوگا فان كان عبد الربت رهنا الد - اكرس ركها بوا فلام مرتبن بى كى باس سے فرار بوگيا تواسى لولك ے سلسلمیں اجرت کے وجوب مرتبن پر ہوگا ۔ مگر شرط یہ سے کہ قیمت غلام و ین کے مساوی ہویا دین سے کم۔ ا سرف النورى شوق النورى شوق الله الرود و مت مرورى الله المرود و المرود و الله المرود و المرو عتاب إحياء الموات - مرده زمين كوقابل كاشت زيكاذكر -أكْمَوَاتَ مَالاَ يَنْتَعُعُ بِهِ مِنَ الارْجِنِ لا نقطاع الهُمَاءِ عَنْهُ أَوْلَعْلِبَةِ السَمَاءِ عَلَيْهُ اوما اشْرَهُ موات ایسی زمین کہلاتی ہے جو یا بی کے انعظاع یا پانی کی زیادتی یا اس طرح کے کئیسی دوسرے سیسے ناقیا بل انتفاع ہوا در ناقا بل ذُلِكَ مَا يَمْنِعِ الزِّيَّاعَةُ فَمَا كَانَ مِنْهَا عَادِيًّا لِأَمَالِكَ لَمْ أَوْسُكَانَ مَلْوُكًا فِي الْسلام وَلَا اشت ہولہذا زمین کے عادی ہونے برکدوہ کسی کی ملکیت نہویا اسسلام میں قبضہ کردہ ہوں اور اسس کے کسی خاص لعُرب لِمَا مالكُ بعينه وَحوبعتُ كُمُ صِ العَربة جيب ا ﴿ اوقِفَ انسانُ فِي أَقْصِى الك كا علمة بهوا دروه أبا دى سے اتنى مسافت بر بهوكد الركوئى شخص آبادى كے آخرى سرب بر كھول بهوكرميلائے العَامِ فُصَاحَ لَحُرِيْهِم الصَّوتُ في وفهومُواتُ مَنْ أَحْياً ﴾ با ذُب الامام ملك، وأن أحُياءً تواس كي واز اس بي من من سنى جائے نووه زمين موات كهلائيكى . جوشخص با جازت ماكم اسے فابل انتفاع بنالے وي اس بغيراذن لميملك عندابى حنيفة رحمه الله وقالارحمهما الله يملك ويملك الذمي کاناک قرارد ما جائیگا اور قابلِ انتفاع بنلے پرامام ابوحنیفه *یکے نز دیک وہ مالک شمارنہ ہوگا اورامام ابو*یوسعت و امام مح*رد کے نزد*ک بالاحياءكما يملك المسلم ومن يجر أئم ضا ولكريعترها تلث سنين اخذ هاالا مام من مالک قرار دیا جائے گا اور قابل انتفاع بنانے پرسلمان کی طرح ذی کوہمی ملکیت ماصل موجائیگی اور جی خص کسی زمین میں کسی پیمرک ملآ ودفعها إلى غيرة ولا بجوئ احياء ما قرب من العامر وماترك مرعى لا كل القرك، وَ لكاكرات مين برس كمداسي طرح رسيخ دي توالم السلين است است ليليا وردوسرك والدكردسة اوربستى كراس ماس كي زمن كواس كور مطرحًا لحَضًا تُوهم. قابلِ انتفاع بنانا درست مہنیں ا دراس طرح کی زمین ا بل سبتی کے جا بزروں کی چرا گاہ بنا دی جائیگی اورکٹی ہوئی کھیتی ڈالنے کی فاطرسے دیجایگی ت لى وصف : احياءُ ؛ تروتازه كرنا- قابل كاشت اور قابل انتفاع بنانا - القوّية ، بسق - مرعى ؛ سنره زارطگە . حصَّه ، كھیت كالساصد ہے كاٹا گیا ہو - الحصیلاۃ ؛ كھیتی كا وہ نچلا جصد جو درانتی سے كينے كے بعد رہ ما جم حمائد مع الصاء الموات الج مقصود دراصل احيار سے زمين ايسي كار آيدا در باصلاحت سانا ہے ک که اس میں کاشت کی جاسکے اور بذریعی کاشت اس سے فائڈہ اٹھایا جا سکے اوراس کے مقالمہ میں موات ایسی زمین کحبلات ہے جو نا قابلِ انتفاع ہو۔ نیز حس کے کسی مالک کا پتہ مذہبوا در بطا ہر کو تی مالک نہ رسو

اصطلاحی اعتبارے بیاس طرح کی زمین کہلاتی ہے جوآ بادی ہے بہت زیا دہ فا صلہ پر ہوا وریا نی کے انقطاع یا یانی کی بیا^ر کے باعث اس میں کا سنت رند کی جاسے مصرت امام محروج کے نز دیگ زمین کے موات ہونیکے واسطے یہ شرط ہے کہ بہتی والے اس سے انتفاع ندر تے ہوں ۔اس سے قطع نظر کہ وہ بستی سے زیادہ مسافت پر سویا پاس ہو۔ اہام مالک، ا مام شافعی رحمها الشربهی سی فرلمتے ہیں اور ظاھرار وایت بھی اُسی طرح کی ہے۔ صاحب فیا وٹی مرکزی وغیرہ اسی قول کو وَمَن احياً لا باذن الا مام ملكما الزاسيا شخص جب إجازت عاكم نا قابل انتفاع زمين كو قابل كاشت بن اليا تو امام الوصنيفة و فرمات بين كداس كواس كامالك قرار دياجائيگا - امام الويوسف ُ وامام محروم فرمات بين كه بلاا جا زت حاكم سميم اگروه قابلِ انتف اح بنالے تو وہ مالک شمار ہوگا - امام مالک ، إمام شافعي ا ورامام احروجهم الشريمي مربي فرماتے بين انگااستدلال بخاری ، ترفری ، ابوداو دوفیره کیاس روایت سے ہے کہ جوزمین کوزنره کرے وہ اسی کی ہے۔ اُ وَمَن حِوا مرضاً الإ يكوني شخص ما قابل انتفاع زمين محض سيم بطور ملامت لكاكراسة اسي طرح تين سال مك ركمة ا وروه اس میں کچھ مذبوئے تو محض مچھرلگائے سے وہ مالک شمار مذہوگا ۔ حاکم ایسے شخص سے یہ زمین لیکر دوسے رکے حوالم كردك كا تاكه وه السه كاشتك لائق بنائے. وَمَنْ حَفَرُ مِارُ الْحِيْ بَرِيةٍ فلل حَرِيمُها فان عانتُ للعَطِي فَحريمُها أَكُم بعونَ ذا عا عا و اورجن شخص نے جنگل میں کنواں کھودا تو اس کااردگرواس کے ایم ہوگا لہٰذا وہ کنواں پانی بلانیکی خاطر ہوتو اس کااردگر چالیس پائم ہو گاادر إنُ كَانْتُ للنَاضِمِ فَعربهُ عَاسِتُونَ دَماعًا وَ أَنْ كَانْتِ عِينًا فَعربهُ عَالَمَ الْمُ وَمُاعِ کسیت کی سینجانی کی خاطر ہوتو اس کا اردگر د سام الم بائت ہوگا ا در حبتمہ ہونے پر اس کا اردگر د پالخ سو بائت ہوگا فَهُنُ أَنَّهَا وَ أَنُ يَحِفَرُ بِأَرًّا فِي حَرِيمِهَا مُنِعَ مِنهَا وَ مَا تَرِكَ الْفَهَاتُ واللاحلة وعدل لبنزااً كوئى سخف اس كے حريم (ارد كرد) ميس كنوال كھود دے كا اراده كرے تو اسے اسى روكا جائيگا در دريائے وجا و فرات كى چيورى بوئ عنه الماءُ فان كان يجوزُ عودُ ؛ إليه لكر بجز احيادُ ؛ وَان كانَ لا يجوزُ أن يعودُ البير زمین میں اگردوبارہ پانی آنیکا بکان بوتواسے قابل کا شت بنایا درست نہوگا اور پانی آنیکا مکان نہ ہوتو اس کا حسکم مواہت کاسا فهوكالمواتِ إذالمُركِن حَرِيمًا لَعا مريملكُمُ مَنْ أَحْياً و باذب الإمامُ وَمَنْ كأن إلى ہوگا کہ وہ زمین کسی کی حریم نہونے پر با جازت ما کم وہ زنرہ کرنے ادر کا شت کے قابل بنا نوالے کی ملک بوجائی ادروہ تفق جس نَهُرُ فِي أَبِي صِ عَيْرٍة فليس لهُ حَرِيم عندا بي حنيفة رحمه الله إلا أن يكون لك كى مېرددسرت شخص كى زمين مي أرې بولة امام الوصيفه و فرات بين تا و تنبكه اس براس كه باس شا برنه بول اس كاكوني ويم البيئة على ذ الك وعندهما لى مسنات الدهر يمشى عليها و ملقى عليها طينها -نه بوگا اور امام ابولوسف وامام محرام فرات میں کہ اس کے واسط منرک الیسی بٹری کاحق بروگا جس پر وہ چکامبر کی مٹی ڈال سکتا ہو۔

اه ۱۵۵۰ (ملردی) الثرث النوري شرط الناسط الدد وسروري الم لغت كى وخت إلى حركته أس پاس كى كراد و حكر عطن الساكوان جس ساونون كور إب كرنيكى نى بعرقة بون . ناختىم ،اليساكنوان جس سے كھيتوں كوسيراب كرك كيك يا ن كھينچا جائے . متساكة سيلا ﴾ ﴿ وَمَنْ حَفَرَ مِنْ أُوا الحِ: كُونُ شَخْصُ الكِلْسِي زَمِين مِي جُوكُم ٱ باونه بوحاكم كى اجا زت سي كنوال كھودے تواس صورت میں حضرت امام ابو صنفیر ، حضرت امام ابو بوسیف اور حضرت ایام *میرہ تینوں کے نز دیک کنو*یں کا آس پاس چالیس گزشما رہو گاا دراتنے حصہ یکسی دوسرے شخص کوکنوال کھو دنے کی^ا ا جازت مذہوگی اورآگر بلا ا جازتِ ماکم کوئی کخوال کھودے شب بھی ا مام ابوپوسف جو اما م مح*رَّرُ کے نز د* یک بیپ حکم ہوگا۔ بسيه قطيع نظركه دومبرت كاكنوال ناضح بهوياعطن -حصرت ايام الويوسعيج وحصرت امام محريم عطن كاارد گردچاليس آورنا صح کاسا عمر گزُ قرار دیتے ہیں اور حیثمہ کے حریم واردگر د کا جہا نتک تعلق ہے وہ متفقہ طور پر سیوں کے نردیک پاپی سوگر قرار دیا گیا کے حضرت اہام مالک اور حضرت اہام شافعی کے نز دیک حریم کے بارے میں عُرف معتبر ہوگا۔ حضرت اہام ابویوسف وصفرت اہام محد مسول الشرصلے الشرعلیہ و کم کے اس ارشاد سے استدلال فراتے ہیں کو پتر کا حریم تق پاپنے سوگر اورعطن کا جالیس اور ناضح کا سامھ کر قرار دیا گیا۔ یہ روایت کتاب آلخراج میں حضرت زہری حضرت امام ابوصنيفية كامستدل ابن ماجه وغيره كى يرروايت ب رسول الشرصلي الشرعلية وللم ف ارشاد فرما ياكم وكنوال کھودے اس کے لئے حریم چالیس گزہے۔ اس ارشاد میں جمہے اور کنویں کے عطن یا ناضح ہونے کی تعصیل بنیں فرائ كئ - ا درا يعموم يرعل برا بونا جومتفق عليه بواس خاص كے مقابله ميں اولى بو كا جس ميں فقهار كا احلات ك ومن كان له اخصر في ادف علا إلى - الساشخص جس كى منر دومر سينخص كى زمين اوردومر كى مكيت مين دا قع بهورې بهوتا د قتيكه اس كه باس كواه وغيره منهوا دركونى شرعي ثبوت منهواس كاكونى حربم قرارمني د ياجا كا حضرت أمام الويوسفة ا ورحفرت المام محرا فرائة بي كمفر درت كى مقداراس كيواسط حريم بوكا يعيى مرف اس قدر منبری بٹری اور راسته که اس برطینا مکن مواور منبر کے می سے بٹ جلنے بروہ اس میں سے مٹی کالکر ڈاک سکے۔ علامہ فتب تائن تتمہ کے حوالہ سے ا درصا حب شرح بحق تجوالہ محیط نقل کرتے ہیں کہ اِسی قول کو درست قرار دیاگیا۔ *مچەرچەز*ت ا مام محریر فراتے ہیں کہ بٹری اورمینڈرھ کے اندازہ کا جہاں مکتعلی ہے وہ منہر کی چوڑا ن کی مقدار کے اعتبار سے ہوگا اور حضرت امام الولوسعة فراتے ہیں كر منرك لضف كرا في ك اعتبار سے ہوگا۔ برجندى بحوالة لذاذل ا در علامة تبسيتا ئن بواسطة كرما بن نقلُ كريتے ہيں كه اس بارے ميں مفتى به حضرت امام ابوبوسطة مح كا تول ہے ۔ صاحب كبرتي تبي مي فرات بن كرمغتي به حضرت الم الويوسفي كاتول ہے. برق قابم کر از الکے اصاحب شرح مجمع کفآیہ سے نقل کرتے ہیں حفرت امام ابوصیفیرہ اور حفرت امام ایک انتسکال کا از الکے ابویسٹ و حضرت امام محدیث کے درمیان یہ اختلات دراصل ایسی بڑی منہرے

الشرفُ النورى شرح المالية سعلت ہے جس کی مٹی کی صفائی کی ہمدوقت احتیاج نہیں ہوتی لیکن اگر بجائے بڑی منرکے یا اسی جیوٹی منر ہوجس کی مٹی کی صفائ کی ہمہ وقت حزورت رسمی ہو تو تینوں کے نزد مک متفقہ طور پراس کے دانسطے حریم نابت ہوگا۔ علامة بستان عجوالد كرمان نقل كرت بين كريه اختلاب اليس ملوك تبرك سلسلس بي جس كى يغرى يركونى درخت و غیرہ نہ ہوا دراس کے بہلومیں منہر کے مالک کے علاوہ کسی دوسرے شخص کی زمین آ رہی ہوکدایسی شکل میں حفرت امام ابو یوسٹ اور حضرت امام محسیقہ تو فرماتے ہیں کہ بیٹری منہروالے کی ملکیت ہوگی اور حضرت امام ابو صنیفر حز ماتے ہیں کہ یہ زمین کے مالک کی مملوک ہوگی۔ ا دراگرالیسا ہوکہ بطرِی پرنبرے مالکِ یا زمین کے مالک کے درخت ہوں یا اور کوئی چیز ہوتو اس صورت میں متفقہ طورر جو درختوں وغیرو کا مالک ہو گا زمین بھی اسی کی ملکیت قرار دی جلئے گی ۔ علامیتین قاصی خاں ہے یہ نقل ذہاتے ہیں جو درختوں وغیرو کا مالک ہو گا زمین بھی اسی کی ملکیت قرار دی جلئے گی ۔ علامیتین قاصی خاں ہے یہ نقل ذہاتے ہیں كه بيرى زمين كے برابر مرموسة اولى بونىكى صورت ميں وہ نہركالك كى ملكيت قرار دى جلية كى اس لية كماس صورت میں بفا ہری زمین سے منرکی می کے باعث اوی ہونی ہے. علامہ شامی سے اس مسئلہ اورا خوالاب ایک و تفصیل اور زیادہ وضاحت کے سابقہ بیان فر ایا ہے۔ مزیر تفصیل اور اس کے برگوشہ کی وضاحت کے طالب کو شامی سے رجوع کر ناا وراس کا گھرانی سے مطالعہ کرنا چاہئے ۔ احتصار کے سائمة علامه و تدوري بيان فرايي چكه بير. عتام الماذون إِذَا أَذِ نَ الْمَوْلَىٰ لِعَبُوهِ اذْنَاعامًا جَانَ تَصِيِّفَهُ فِي سَائِرُ الْجَامَ ارْتِ وَلَهُ اكْ اگر آ قااپنے غلام کوعموی اجازت عطاکردے تو اس کے واسطے ساری مخارتوں میں تقرف درست ہو گا اوراسے خرمیرے يَشْتَرِي وَيُلِيعٍ وَيُرْهِنَ ويَسِتَرهِن وَإِنْ أَذِنَ لَهُ فِي فَحَ مِنهَا دُونَ غِيرِهِ فَهُوَ گردی رکھنے اورکسی کی چیز اپنے پاس ر کھنے کا حق ما صل ہوگا اوراگر اسے ایک ہی ہوجا کی اجازت بخارت دی گئ ہوتپ بھی اے مَا دُونُ فِي جَميعِهَا فَأَذَا أَذِ نَ لَمَ فِي شَوْعِ بِعِينِهِ فَلَيْسَ بَأَدُ وَنِ وَاقْرَامُ المَأْدُونِ برتجارت مين اجازت ماصل بوكى اورا كراس كسئ تعين ف كا جازت دي في بوتو اسد اجازت يا فقة قرارد ينك ادراجازت يا فقر فلاك بالديوب وَالعَصُوبِ جَائِزٌ وليسَ لَمَ أَنْ يَتَزِقَحَ وَلَا أَنْ يُزِوَّجُ مَاليكُ وَلاَ ا درست بوكدوه ديون ادر فصب كرد اشيار كا قراد كريد ا وراسي يدحق زبوكاكدوه ابنا نكاح كرساور نبح بركاكده ابن غامول اورمكاتبول ككاتب ولايعتى على مال وَلا يَهب بعوض ولا بغيرعوض إلا أَنْ يَهلُ السِيرُو كأنكاح كراسة اورد مال كم بدلدا سعاً زاد كرنياحق بوكاادر د نعوض وبلاعوض مبدكا حق بوكا الايدكه ورا ساكها نا بطور بريرد

و الشرف النوري شوط الله الدو مسروري المد مِنَ الطعامِ اَوْ يُضيفَ مَنْ يُطعمَهُ وَ دُيونُهُ متعلقهٌ برقبتِ م يُبَاعُ فِيهَا للغُر مَاءِ یا اس کی ضیافت کرے جو اسے کھلا چکا ہو ۔ اوراس کے دبون کا تعلق اسی کی گردن سے ہوگا کروہ قرص خواہوں کی فاطرفرونت الااكُ يَعْدِينَ الْمَولَى وَيَعْسَم تَمْنَ بِينِهُم بالْحِصَصِ فان فضل مِنَ ويونِه شَوَعُ كرديا جاييكا الايكراس كي آقاف إس كافدير ديديا بوا وراس كي قيت كويمت رسد بانتا جائيكا اور الريمتورا قرص كيربمي باقي روكيا كلولت به بعد الحرية وَان حجرَعليه لَمُرْبِصِيرُ عجومًا عليهِ حتى يظهَرالحجرُ بلارَ تواس کے آزاد ہوجانے بعداس سے طلب کیاجائیگا اوراگر آ قااسے تجارت سے روک دے تو وہ فجود من کردہ اسوقت شمار نہوگا جب اعلِ السوقِ فان مات المولى أوْجُن أوْلِحِيَّ بلُ الرالحدب مرتدًا صارً المأذوتُ ىك كوبازاروالون برمه بات عيال زبروجائ أكراً قاموت كي آخوش مين سوجائ يا بكل بوجائ يا اسلام سي معركردا والحرب طا جلت توخلام محجورًا عَلَيه وَلُوا بِقَ العبلُ المَاذِوُ نُ صِامَ عَجُورًا عَلَيهِ -تجارت وعزوم و روكا بوا (مجور) قرارديا جائيكا اور ما ذون فلام فرارمون برمجور طيه قرار ويا جا محكار لغت إلى وُصِّتُ إله ا ذَكَ : اجازتِ ـ سَامُرُ : تمام ـ ما ذوتَ : تجارت وعِزه تفرفات كي اجازت دياكيا غلام - يستوتقت، كسى كى چيزاينے باس رس ركھنا - ديكاتب ، فيلام كومكاتب بنا ما يعنى يە كېمناكدا كنا بال ا داكريد بر توحلقة غلامى سے آ زاد ہے - سجر بنا قا كا تجارت وعنرہ سے غلام كوروك دينا. اتبق ، فرار ہونا بما گنا - معجوس بجار عيره تقرفات عدد كابوا غلام -صفیح (اخا ا دن العبولی لعبی ، اخ ناعام الدِ . اگر کوئی آ قالیے ملام کوعوی اجازتِ عطا کرے مثال کے ور المراب المورياس طرح كي كرمين تجدكوا جازت عطاكرا بهون تواس كي بدر غلام كومرطرح كى تجارت كاختيار حاصل ہوگا اوراس کیواسطے خردیے: پیچنے ، دمن لینے ، دمن رکھنے ویزہ سارے تقرفات کی اجازت ہوگی۔ سبب یہ سے کہ و قاکیطرف غلام کوعطا کرده اجازت مطلقیا اوربغیر کمیسی قریرا ور محصیص کے بے۔ اس اطلاق اور عموم کاتفاضا یہ ہے کہ تحار^ت

کی سازی نشموں کی اجازت حاصل ہو گی اوراس مخصیص کی بنار پر تعمیم ختم نه ہوگی۔ حضرت امام زفر ، حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد رحم ہم الٹیر فریاتے ہیں کہ مض اسی بوع میں اجازت تجارت

حاصل ہو گی جس کی آقاکی جانب ہے اجازت و ٹی گئی ہو۔ اس لئے کہ اس مگہ ا ذن سے مقصود بائب و وکیل مقرر کر نا ہے تو آ قاجس شے کے سائھ تقرف خاص کردے اجاز ت بھی اس کے ساتھ مخصوص ہوگی ۔ احناب م کے نزد کی اذن

ا مطلب بجارت کی ممالغت کاختم بونا ا وراسقاط حق ہے اور میں ممالغت ختم ہونیکی سنا ، پرغلام کو این اہلیت کے باعث تقرف كري كا بواذن اور تقرف كاجهال بك تعلق بيد دوبول كے لئے مذبة وقت كى تقييد بوگى اور مزاس كى كسى خاصُ بذع کی تجارت کے ساتھ تحضیص ہوگی البتہ اگر آ قامحض تنعین شے کے ہارے میں اجازت عطا کرے تو غلام

در حقیقت اجا زت یا فتہ شمار نہ ہو گا ۔ اسلے کہ حقیقت کے اعتبارہے یہ اجازت منہیں ملک مرف فدمت لیناہے -

و دیون متعلقة الزرا قان جس غلام كواجازت بجارت دسد ركمي مواس پر جوقون تجارت كر باعث لازم موا ہومٹلاً خریروفروخت کے سبب اس کا وجوب ہوا ہویا تجارت کے مراد ت اس کی کوئی وجہ ہومتال کے فور مرالسے فعب ا وراما نت کا ضمان جن کا نجارت کی اِجازت دیاگیا غلام منکر ہوئو اسطرح کے ہر قرص کا تعلق اسکی ذات ہے رہےگا ا در ہرا ہے قرض میں اسے سے کراس کے بٹر کئی قرض خوا ہوں کے حصۂ رس کے اعتبار سے ہانت دیں گے۔ البتہ اگر اس ك أ قاف اس ك قرص كي ادائيكي كردى بهولؤ بعراس كي خاطرات بنهي بيا جلاع كا. و ان مجوع عليه العب هجويمًا الز- اگر تجارت كي اجازت ديئ گئ غلام كو آقا تقرف سے رد كدر يو يه اسوقت مجور قرار دیا جا نیگا جبکه اہل بازار کو اس کی خربرو گئی ہو ماکہ اس سے جو لوگ معاملہ کریں انھیں نعصان میں مبتلا نہو نایڑ ہے ا ما مالکے عمر امام شافعی اورا مام احد می نزو میب اس طرح کی شرط سہیں۔ احداث کے نز دیک اگر لوگوں کے علم میں آئے بغیراسے مجور کھیرا یا جائے تو وہ رو کئے کے بعداس کا جو تقرف ہوگا اس کے قرمن کی ادائیگی اس کے ا ہے۔ ماری سے آزاد ہونے کے بعد واجب ہوگی اوراس طرح معاملہ کرنیوالوں کے حق میں تا خیران کے نقصان کا بات ہوگی فان مات المهولي ا وجن الز- اگرانسام وكم إقاموت كي غوش مين سوجك يا پامل مولكام موليا مهوياا سلام سے بھر كردا را لحرب چلاگيا بهوتواس صورت بين تمي غلام كو فجور قرار ديا جائيگا - چاہے اسے اس كي خبر سوگئ بهويانه بهويئ بهو-ولوابق العبد المها ذون الز- اگرايسا بوكر تجارت كي اجازت ديا گيا غلام فرار بوجائ تواس ت بجالين ك باعث بهي وه مجور شمار بو كا جاب با زار والول كواس كي اطلاع بهوي بويا منهوي بو - حصزت امام ز فر ،حضرت اما مالك احضرت امام شافعي ا ورحضرت امام احدر جمهم الشد فرمات بين كديه مجور شمار ند بو كا اسكة كه فرار بوناابتدائ اجازت كرُمنا في منبي بواسے بقار مجي منافي قرار مُدي كے سبب يہ سے كہ جہاں كا ذن وا جازت كے صحیح ہونیکا تعلق ہے وہ آتا کی ملیت اوراس کی رائے کے لحاظ سے ہواکرتی ہے اورغلام کے فرار ہونے کو باعث آ قا کی ملکیت اوراس کی رائے کے اندر کوئی خلل واقع منہیں ہوائیس فرار ہوئیکے باعث وہ مجور شمار منہوگا۔ اخنات و كنزديك غلام كافرار بونا دلالم زمرة حجر وروك بين داخل اس واسط كه بلحاظ عادت آقا الي غلاك تفرقات بررضا مندمنين بواكرتا جوسركش ونا فرمان بور وَاذَا يَجُرُعلَكِم فَاقْرامُ وَ جَائِزٌ فَيما فِي إِن المالِ عندا في حنيفة رحم اللَّمُ وَ

وَا ذَا حَجُرُ عَلَيْهِ فَا قَرِامُ وَ حَبَا مُرْفَعَهَا فَي كِ اللهَ اللهَ عَن الْ الله حنية وحمد الله و الرحب فلام كوروك دياجك توصورت الم الوصنية وكابن لا يصم المراد درست بوكابن لا يصم القرام و المناب المراد و المناب المراد و المناب المراكمة و المراك

marfa@com

اخرف النوري شريع الالها اردد وسروري المد وَإِذَا مَاحٍ عَبِنُّ مَاذُونٌ مِنَ الْمُولَى شَيئًا بَمْثُلِ الْقِيمِيمَ جَأَنَا وَانُ بِأَعْ بِنَقْصِأَبِ لَكُريحُ زُ نہوں مے اورصاجین کے نزدیک آ قاکواس کے باس موجود مال پرملکیتِ حاصل ہوگی اوراگر تجارت کی اجازتِ دیاگیا غلام آ قاکوکو کی شے مثل بنیت وَانْ بِاعْتُهُ الْمَوْ لِى شَيْئًا بِمِثْلِ القَيْمَةِ أَوُا قَلَّ جَائَ البِيعُ فان سَلَّمَ مَا إليَه قَبلَ قَصُرْ سے فروخت کرے تو درست ہے اورنعقیا ن سے فروخت کرنے پر درست قرار ندیں گے اوراگر آ قاکوئی شے مثل قیمت یا اس کم پر ما ذون علام کوفر وخت کر المن بطل المثن وإن أمسكك في يدم حتى يستوفى المن جَامَ وَإِن أعتى المؤلل تودرست بے لہذا اگرو مٹن کی وصولیا بی سے تبل اس کے سپردکروے توٹمن کے باطل ہونیکا حکم ہو کا ادراگرا آ قاخرید کا کی چرنشن کی وصولیا بی العبَينَ المَاذُونَ وَعَلِيكِهِ د يوبٌ فعتقُهُ جَا بِئُرٌ وَالهَولَى ضَا مِنُ بقيمتِ، للغوما ءِوَمَا ردک رکھے تودرست ہے اوراگرا قاا جازت دیے گئے غلام کو طقہ غلامی سے آزاد کردے حالانک وہ مقروض ہوتو آزاد کرنیکو درست قرار دیں گے اور بقي مِنَ الدمين يطالَبُ بِهِ المعتقُ بعِدَ العتِقِ وَ اذا ولدَ تِ المَاذُ ونَهَ مِنْ مُولِها قرض خواہو<u>ں کے داسط</u>اس کی قیست کا ضمان آ قابرلازم ہوگا اور باقیا ندہ قرض آ زاد مشدہ غلام سے طلب کیاجائیںگا جبکہ دہ بغب آ زادی ہے *جبک*نا ر فَنُ للَّ حَجَرٌ عَليها وَأَنُ أَذِنَ وَلِيُّ الصِّبِي للصِّبِي فِي الْجَائِرَةِ فَهُوفِي السَّراءِ وَالبيع ہوجائے اورجب آ ماکے نطعنہ سے تجارت کی اجازت دی گئی بانری بچر کوجم دے توبیا سے روکناسٹمار بروگا اور اگر بچر کا ولی اجازت تحارت بحرکر دیک كالعكر الماذون اذاكان يعقل البيع والشرآء توبي كاحكم خرم وفروضت كے سلسله ميں اجازت دينے گئے غلام كا سا ہوگا بشركحيكہ وہ خريدو فروضت كاشور ركھے ا دراسے سمجے ۔ لَغِي اللَّهِ عَلَيْ اللَّهُ عَبْرًا، روك دينا سابق اجازت حَمَّ كردينا . ما ذُون : اجازت دياليا عنرماء ، قرص خواه - متولى : أقا - الشرآء : خريماري -و واذا بجر عليه فاقوام كم جا بُز الز اگر تجارت كي اجازت دياگيا غلاً دوك ديرُ جانك ك بعديها قراركر يكمير عاس جومي كي موجود بي يغصب كرده باقرص يا فلاستخص كي المت كے طور رہے تو حضرت اما الوصنفر استحانا اس كے اقرار كو درست قرار ديتے ہيں لہٰذا و ہ اِس مال سے جواس كے پاس ہے قرص وغیرہ کی ا دائیگی کرریگا۔ حضرت ا مام ابولوسک جمھوت ا مام محدج ،حضرت ا مام مالک ، حضرت ا مام شافعی ً فر المنے ہیں کہ با قرار درست نہ ہوگا . قیاس کے مطابق میں علوم ہو تاہے ۔ اس واسطے کہ اقرار کا درست ہونا تحات ك أجازت كم باعث تما اورا جازت بخارت آقاك روك دين كيوجس باقى منين رسى لبذا اس صورت يس یه اقرار نجمی درست مز ہوگا۔ علا وہ از میں اپنی وہ کمانئ جس پر غلام قالبض تما وہ بھی روگنے گے باعث باتی مذر ہا۔ اس لية كدمجوركا قابض بهونا قابل اعتبا رمنبس بومًا -للنداا قرار كوهمي درست قرارُّد ين مح - رما استحسا ناصيح مهو ناية اس کاسب یہ ہے کہ اقرار کے درست ہونیکا انحصار قبضہ بر ہواکر تاہیے اوراس کے قبضہ کا جہال تک تعلق ہے وہ برقرار ہے لیں اقرار تھبی درست ہوگا۔

marfat.com

<u> دَ ا ذِ الزمت مُ ديو بُ الر</u>تجارت كي اجازت ديا گيا غلام لوگول كا سق*د رمقروض ٻوكه* وه قرض اسكي جان ومال بب كو كيرك تواس صورت ميں اس كے ياس موجود مال كا مالك اس كا قان مرد كالبلذ الرًا ذون غلام كى كما في كے وال م ركوني غلام ہوا دراسے آ قاطقهٔ غلامی سے آزاد تی عطا کرے تو وہ آزاد قرار نہ دیا جائیگا ؛ اس کاسب یہ ہے کہ آ قاکو تجارت کرنے والے غلام کی کما ٹی پر ملکیت اس وقت حاصل ہو تی ہیے جبکہوہ ماک غلام کی احتیاج سے زبادہ ہوا ورابسا بال جس کرّومز ن گھرلیاسے وہ تو اس کی حرورت میں داخل ہے ۔ لہٰذااس مال میں آ فاکو کمکیت حاصل نرموگی ۔ ایام ابویوسف اور ایام ک محترٌ اور مَينوں امام فرملتے ہیں کہ آقا کو تجارت کی اجازت دیتے گئے غلام کے مال برملکیت حاصل ہوگی ۔ لبُرزا آ قاکے آزاد ردینے پر ذکر کردہ خلام صلقہ غلامی سے آزاد قرار دیا جائے اور آقائے مالدار مہنی صورت میں اس براس کی قیت کا دوب ہو گا اور مفلس ہونے پر ما ذون غلا کے قرص نحوا ہوں کو آزاد غلا سے ناوان وصول کرنا درست ہو گا اور تھیروہ غلام آ قاسے وصول کر بھا اور دین کے جان و مال کر محیط مذہونیکی شکل میں بالا تفاق سب کے نزدیک یہ آزاد کرنا درست ہوگا-ماذا باع عبد ما ذون الز- الرتجارت كي اجأزت وياكيا غلام كسي شفى موزون فيمت كيساتم النيآ قابى كوبيد س ت ب نین بی حکم جوازاس صورت میں ہو گاجبکہ غلام پر قرص ہو کہ قرص کی شکل میں اس کا آقا ا جنبی تخص کیطرح موكاا ورغلام كم مقروض منهوك برآ بااورغلام كدرميان فريدوفروخت درست منهوكي كراس صورت مي تمام وان ما عدالمهو لي شيغًا الخ - أكرابسا بوكه تجارت كي اجازت دينة بوئه ملاً كواس كااً قاكوتي تنه كابل قيت كم سائمة بانقصان كے سائم بيے تو درست ہے - اب اگرا قانے خرىد كرد وشے قترت ير قابض بوك سے قبل مي سيرو ادى توقيت كے باطل مونيكا حكم موكا- اس الے كراس شكل مين أقاكى جاتب سے بزرة غلا) قرص قرار يائے كى -مالا نحد بزر منها أ قا كا قرض تبين مواكرًا - قبرت ك باطل بهو <u>نيك معن</u> يهين كه أ قاكواس ك طلب مرنيكا كن منهوكا -وان اعتق المكولي العسل المهاذون الزا قلك لي يدورست بي كرتجارت كى اجازت ديي كم معروض على كوصلقه غلامى سے آزاد كردے البتہ آزاد كرنے برآ قابر قيب غلام كا صمان لازم آئے گا اور قرص خوا ہوں كوا داكرتے گا۔ اس كئير وص خواموں كري كا تعلق غلام كى وات سے محاا وراس كے آ قانے اسے ملقہ غلامى سے آ زادى مطا كردى - اورا كرفرض زياده اور قيمت غلام كم اور ما كافي بوتو باقيمانده قرض كى رقم غلام سه طلب كى جلي كى -حاذا ولدب المهاذ ونه الإراكر تجارت كى اجازت دى كى باندى سه اس كه قام المبسترى كرلي اوراس نطد سے وہ بچہ کوجنم دے اور آ قااس بچہ نے با ریمیں دعویٰ کرے تو اب یہ باندی اس کی ام ولدین جائے گی اور بچے ك بديدائش كم باعث وه مجور قرار دى جليج كي - امام زفيرا امام مالك ، آمام شافعي ا ورامام احررجهم الشراس كم محورة بوسے کے قائل ہیں اور فرائے ہیں کہ بچہ کی پراکش ابتدارٌ دی می اجازت کے منافی ہی انہیں -اس وایسط کر قاکے لئے یہ درست ہے کہ وہ اپنی ام ولد کو اجازت کجارت دیدے - لہذالقار بھی اسے منافی قرار مذدیں گے - ا حنات کے نز دیک ام ولد کا جہاں مک تقلق ہے وہ پر دار ہوتی ہے اور آقا اسے پند

martat.@om



الشرف النورى شرط المالية الدو وسرورى ﴿ ١٢٢ الدو وسرورى ﴿ ١٣٥٥ ﴿ ١٣٥٥ ﴿ ١٩٥٥ ﴿ چوتھائی کی ٹائ کے اورکسی خص سے برائے کا شت لینا۔ صاحب کتا ہے تبر کا دمی الفاظ نقل فرائے ۔ وریدا گر تہائی ہے کم پُریاچونمقانی سے زیادہ پرمعاملہ ہوتب بھی حکم اس طرح کا ہونگا اور علامہ قدوری کیدالفاظ ذکر فرمانیکی وجہ یہ ہم ہ ہے کہ ان کے دور میں لوگ مصوں پر حوبر شان کرتے تھے اس میں لوگوں کا معمول ہیں تھا۔ وهي عندهماعظ اس بعبة ا وجبر الخزر حفرت امام الويوسون اور وهزت امام محرا كنز ديك مزارعت جارشكلول ير شمل سے ان ميں سے بين شكليں درست ہيں اور إيك شكل نا جائز۔ جوازگي تين شكليں حسب ديل ہيں۔ دا،ایک شخص کی زمین ا دربیل بروا و رعل د وسرے شخص کا د۲، زمین تو ایک شخص کی ا در بائی چیزس تعنی بیل، بیج ا در عمل د و مرسے شخص کا . دسی عمل تو ایک شخص کا بهوا در باقی چیزیں دو مرسے کی ۔ ان تینوں صور نوّ ک کو فقہا رسے جائز قراردیائے۔ وَانُ كَانْتِ الارْضُ وَالبِقَرُلُواجِدِ وَالبِدَرُ وَالعَمِلُ لُواحِدِ فَهِي بِاطلةٌ وَلا تَقِيرٌ ا دراگریه بوکه ایک تخفی تومیل وزین بهول ادر دوس شخفی عمل ادر بیج تواسے باطل قرار دیں گئے ۔ اور در ست مذ بوگی السزائ عَمَّا إلَّا عَلِي سُبِ قِ مَعْلُومَةِ وَان يكونَ الخابِرجُ بينهُمَا مِشَاعًا فَانْ شَمَ طَالِحُلِهَا مزارعت لیکن مقررہ مدت پر اور بدکم بیدا دار کا دو لؤں کے درمیان استتراک ہو لہذا دولؤں میں سے کسی ایک کیواسط تُفنَ إِنَّا مسمّانًا فَهِي بأطلةٌ وَكُنْ الْكَ إِذَا شَرَكًا مَا عَلَى الماذياناتِ وَالسّواقي واذا صحبت متعین ففر کی سترط باطل موگی اورا یسے ہی بڑی اور جھو تی منرکے کناروں برمیداشدہ غلد دسی ایک کو دینے ، کی شرط باطل موگی المنزاعَةُ فَالْخَامِجُ بِينَعَا عَلِ الشَّيْ طُورِن لَمُ تَخْرِجِ الأَنْمُ صُ شَيِئًا فَلا شَيَّ للعامِل. ا در مزارعت درست بوجل برميدا واردونول كروميان موا في شرط بوكى ا ورزمين مي ميدادار منموت برعا مل كو اسط كم نه موكا فاسرمزارعت كاذكر لغت كي وصت المسماة المتعين - الاتهن ازين - شيئًا الجمد عامل على رنيوالا - كام كرنيوالا -وَان كانت الامهن البقم لواحب الز -الرايساموكم معالمة مزارعت رنواس ووافرادس ك ایکے کو بیل اورزمین بول اوردومرے شخص کاعمل اور بیج - کو ظا برالرادیت کے اعتباری صورت باطل قرار دى جلائے كى اسى طرح اگراليسا بوكر سيل اور سيج ايك تنحص كے بهوں اور عمل وزين دومرے تخص يااس طرح بيوكه الك شخص كاتو محض سيل مهوا وربيج وعمل وغيره دومر عضخص كا- ياايسا بوكه الك شخص كے فقط بيج بحول اورباتی امور دومرے شخص کے۔ تو ان تینوں شکلوں کو بھی فاسد قرار دیا جائے گا۔ در مخت ار وعیرہ میں یہ تعصىل موجودسى ـ

marfat Com

الرف النوري شرح المالة الدو وسروري الم الم ولا تصع السغواوعة الاعطامل قامعلومته الخزم حفرت الم ابولوست اورحزت المام فيزع فرلمة بين كهمزارعت كاجها ب تك تعلق ب و وحسب ديل شراكط كسا مودرست بوكى -داءمزارعت كسلسلمي ايسى مرت وكركى جلسة جس كارواج عومًا كاشتكا رون بين بوتا بواوراس لحافاس ير جا ن پیچانی اوْرشبهورمو- مثال کےطور پرسال معرکی مرت وہ ی معا ملهٔ مزادعت کرنیوالوں کی پیدا وارکے اِندرکسی مقدار کی تیین نخ بغیر شرکت ہو۔ بس اگران میں سے کسی ایک کے واسطے معاملہ میں متعین غلہ ومقدار کی شرط کی گئی تو مزارعت باطل قرار دم گے ۔اس داسطے کہ اس میں اس کا امکان ہے کہ محصٰ اتن سیدا وار موجس کی تعیین کر کی گئی ۔ اور سیات و و لؤں کے درمیان باعث نزاع ہے۔ ایسے ہی نالی^ں اورم نروں کے کناروں پر بونیوالی کھیتی کی اگر ان میں سے کسی ا کیس کیپلئے شرط کرلی گئی تومعًا ملہُ مزادعت درست نرمہوگا- اس واستط کداس کا امکان سے کہ معض اسی میگہ غلہ کی پيدا دار مو دسى صحت مزارعت كيكير زمين كا قابل زراعت موناكهي شرطسيه بنجرزين أورريك تان مين يرمالم مزارعت درست منبوگااس ليزكم إس صورت مين مزارعت كانتشار مي قوت بوجليد كا. (٣) يدملوم بوك جے کس کا ہوگا اس نے کہ زمین کے مالک کی جانب بے ہونی شکل میں عل کرنیوالے کی حیثیت مزدور کی ہوگی ا ور کام کرنیوالے کیجانب سے بیج ہوتو زمین کرایہ پر قرار دی جائے گی اوراحکام سرایک کے الگ الگ ہیں اواس ك ذكر كم بغير جس كربيج بي وه جهول شمار مو كا د٥٠ بيج كي جنس بيان كى جلئ د٢٥جس كي جانب سے بيج زبول اس کے حصہ کا ذکر۔ اس لئے کہ حصہ کے کرایئر زمین یاعمل ہونیکی صورت میں اس کی تعیین ناکز برہے۔ وَاذا فَسُلَاتِ المزامَ عِمَّ فالحامج لصاحب البنام فان عان البدام مِن قِبل ربّ ا ورمعامله زراعت فاسدمون پربيدا وار كامالك يج والا بوكا - للذاج كوزين والے كى جانب سے بو سے بر كام كرنے الاحماض فللعامل أجُرُمتُله لإيُزادُ عَلي مقدا برامًا شُرِطُك، مِن الخابه وقال عبد والے کواس قدراجرت شل دیجائے گی جوشرط کردہ بیداوار کی مقداد سے ندبر سے ، امام محسد اور کے نزدیک وہ رَحمتُ اللَّهُ لَهُ اكْجُرُ مَثْلَم بَالغًا مَا بِلغُ وَإِنْ كَانَ الدِن مُ مِن قِبَل العا مِل فلصَاحب اجرب مثل كاستحق بوكا حس قدر مجى بواور يح كے عمل كريد والے كى جانب سے بوت برز مين والا اجرب مثل كأ الابهن الجرمثلها واذاعقدت المزامعة فامتنع صاحب البدبرمن العمل لكر حقدارہوگا ۔اوراگرمعالماء مزارعت مع ہوجائے اس کے بعد بیج والا عمل سے دک جارئے تو اسس پر حب منیں يُجُبَرُ عَلَيْهِ وإن امتنعَ الذي ليسَ من قِبُل بالدن مُ أجبرةُ الحاكم على العُملِ داذا کیاجائیگا اوراگروشفس رک گیاجس کی جانب سے بیج منہیں مقے تو حاکم اس برکام کرنے کی خاطر جرکر میکا ورعقد کر منوالوں مات إحدِ المِتعاقدُ بن بطلبِ السزائرَ عَدُّ وَ اذَا انقضَتُ مِدةُ السُزَائرَ عَرَوالنزمَ میں سے کسی ایک کے مربے پرعقدمزارعت باطل ہوجائے گاا دراگرمدت مزارعت گذرگئی اور کھییتی اس وقت







الشرفُ النوري شرح الموالي الدو وتر روري الم تتنبيط المع المام رہے کہ صاحب کما ب فے جوعبارت میں ذریجی مخر برفرایا یہ درا مسل ایجاب نبس ملکہ وہ توکیل ہے۔ معرصا قب كتاب كا تول و وجنك " ايجاب وقبول ب كيونكم نكاح كا جَبال ككعلق سے اس ميں ايجاب وقبول دونوں كى ادائيكى اكب لفظ سے مبى بوجاتى ہے۔ م فرق | سے کامعالم نکاح کے برعکس ہے اس لئے کہ اگر خرید نیوالا فروفت کر نیوالے سے کچے کرم جز مجھے بيجيك ادرده كي ميس يعبى بونا ونتبكه خريد نبوالا دوباره ميس فريري مذكم بع منعقد نہ ہوگی اس لئے کہ بیع میں ایجاب و قبول ایک لفظ سے ا دامنہیں ہوتا۔ نکاح و بیع کے دراصل اس فرق کیوجہ بہٹر کے بیج کے اندر توحقوق عقد سیج کرنیو الے کی طرف لوٹا کرتے ہیں اور نیکاح میں حقوق عا قدر کیطرف تہیں ملکہ شوھرا در ہوی کیطرف کہ بیچ کے اندر توحقوق عقد سیج کرنیو الے کی طرف لوٹا کرتے ہیں اور نیکاح میں حقوق عا قدر کیطرف تہیں ملکہ شوھرا در ہوی کیطرف لو ضح ہیں ۔اس واسطے کہ شلا اگر عاقدان دوئوں کے علا وہ بینی ولی ما دکیل ہو تو اس کی حیثیت محض سفیر کی ہوگی۔ مشرعًا نكاح كى الهميت إلى الكريكارى مين البلاء كاسخت المريث مجوا وربه ظاهر بغيز نكاح بدكارى سے احرّاز مشرعًا فكاح كى الهميت إلى المكن موبواليسي صورت مين نكاج كرنا فرض موجا الب اور اگر غلبه شهوت نه موبو ز باد ہ صبح قول کے مطابق بیسنتِ مؤکدہ قرار ہائے گا اوراگر اس کے دربعیہ عورت کی حقوق تلفی مہو تو مکروہ ہوگا اورظلم نست ك يينين كى صورت من حرام ہو گا. وَلا ينعقدُ نِكَاحُ المُسُلمِينَ إلا بحضومِ شاهد كين حُرَّيْنِ كِالْغَيْنِ عَاقلَيْن مُسلين اورجُل اورسلانو ب كنكاح كانعقاد نه مو كامكريك دوآزاد عاقل بالغ مسلان بطورگواه موجود بول ياايك مردا در دوعا دل عوريس وَامْرَأْتَيْنِ عَدُولًا كَانُوا أَوْ عَيْرَعَدُ ولِ اَوْ مَحْدُ وُدِينَ فِي قَذَ فِ فَانُ تَزُوَّجَ مُسُلِمٌ یا عبر مادل کیا تہمت لگاسے کے با عث حداکے ہوئے موجود ہوں ۔ لنذا اگر مسلمان کسی ذکی عورت ذِ مّيك من بشَهَا دُوّ دُمّيكِن جَائِ عندا بي حنيفة وابي يوسُف رحمه ما الله و قال کے سامتے دوذی گو ایوں کی موجود کی میں نیکا ح کرے تو امام ابوصندن وا مام ابو پوسٹ کے نزدیک ورست ہوگا اور امام فرٹسک عِمَّرُ رُحمهُ الله لا يجوئُ إلا ان يشف شاهك يومسُلكَ . نر دیک درست د ہوگا الا یہ کہ اس بے دوسلمان گو اہ بنالے ہو ں ۔ و كلينعقد نكاح المسلمين الإصب نكاح كيد كوابول كابونا شرطب منداحد، ابو داؤ دا ورتر مذی وابن ما جرمین حضرت ابوموسی سے روایت ہے بی صلے الشرعلير سلم ے ارشاد فرمایا کہ ولی کے بغیر نکا ج سنہیں ۔اورسے نداحمہ و تر ہٰری وابودا وُ دمیں ام الموسنین حضرت عائشہ صدلیقہ رضی اللہ عنهاہے روایت ہے رسول اکٹر صلے الٹر علیہ ولم ارشاد فرمایا کہ جس عورت نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس كا نكاح باطلب،اس كا نكاح باطلب،اس كانكاح بأطلب-

الدو وسروري ﴿ الله الدوري ﴿ 🚜 الشرف النوري شرح ا بن حبان میں حصرت عائشہ اسے روایت ہے آنخفرت صلے الله علیہ وہم نے ارشا د فرمایا کہ و لی اور دو عاد ل گوا ہوں کے بغیر 🎨 بکاح مذہوگا۔ ترمذی شریف میں حطرت ابن عباس عصر دوایت ہے کہ گوا ہوں کے بغیرنکاح کر نیوالی عورتیں رانیہ ہیں۔ حضرت امام مالک کے نز دیکے صحب کا کا محیلے گو اہوں کی شرط منہیں نقط نکاح کا اعلان کا فی ہو گا۔اس لئے کہ تریذی مين ام المؤمنين حضرت عائشه رضى الله عنهاس روايت برسول الله صل الله عليه ولم ك ارشا وفراياكه نكاح كا اعلان كرو اورنكاح سيا جدين كياكرو. الا بمعضوى شاهدين حرمين الوبصحت نكاح كيك به ناگزير سي كد كواه آزادېون اس كئ كد كواهي ولايت كربغير نبي ا بهواكرتی اور غلام این ذات بی پر ولایت مهنیں رکھیتا تو اسے دومبرے برکیا حاصل ہوسکتی ہے۔ ملاوہ ازیں گواہوں کا عاقل الغ 🤼 ہونا بھی شرطہ کرعقل اوربلوغ مذہبوتو ولایت بھی حاصل منہیں ہواکریت ایسے ہی مسلما بذر کے نکاح میں یہ بھی ناگزیر ہے کہ شاہد سلمان بیوں کہ غیر سلم کومسلمان ہر ولایت حاصل مر ہوگی البتہ صحت کیاج کیلئے یہ شرط ہر گزمنیں کہ دونوں 🕠 گواه مردیی بول اگرگواه ایک مرد بهوا وردوعور تین تب مین نکاح درست بو گا. حضرت امام شافعی کے نزد مک ید صروری ہے کہ دولاں گواہ مرد ہوں - علاوہ ازیں عندالا حناف صحب نکاح کے لئے گوا ہوں کے عادل ہونے کو بھی سرط قرار منہیں دیا گیا ۔ اگر گوا ، فاسق ہوں یا ایے ہوں کر کسی کومتہم کرنیکی وجہ سے ان پر صرالگ جگی ہوتب بھی نکاح درست ہو جائے گا۔ حضرت امام شا فنی کا اس میں بھی احنان سے اختلات ہے۔ فَأَن تزوج مسلم ذ مية الز - فرمات إي عورت ك دمية بهونيكي صورت بي امام الوصيفة وامام الولوسف ك نزدمك مسلمان مردكانكاج دودى كواتبول كى موجودگى مين درست بهوجائيًا - امام محروا ام زفراع فرات بيركم درست نه بهوگاا س کیزکه ایجاب وقبول کاسندا زمرهٔ شها و ت میں دا خل ہے اوز نحقِ مسلمان کا فرکی شهادت مقبول نبات وَلَا يَعِلُّ للرجُلِ أَنُ يَتِزَوَّجَ فِأَكْتِهِ وَلا بِجِلَّ البِّهِ مِنْ قِبَلِ الرجالِ والسَاءِ ولا ببنتِها وَكَ اورجائز منیں کرکوئی شخص این والدہ سے نکاح کرے اور وادی سے نکاح جا کرمنیں ہے خواہ مردوں کی جانب سے ہویا عورتوں کی اور دی ببنت وُلْدَةٍ وَانْ سَفُلَتُ وَلَا بِاحْتِهِ وَلاَ بِبِناتِ اخته وَ لا بِعالمتِه وَلا بِعَالمتِه وَلا بِبناب برائز سيركرائي اولي اورائي يوقى سے تكل كرے نيے تك اوريني مائز سيك ابى بين، ابى ممائى اور مجومي اور خالم إور معتبيوں اور ٱخِيبُودُلَّا بِأُمُ امْزُأُ تِهِ وَخُلَ بِإِبْنِهَا ٱوُلَمَ يُنْ خُلُ وَلَا بَبِنْتِ إِمْزُأُ تِهِ الَّتِي وَخُلُ ایی خوشداس سے نکاح کرے خواہ خوشداس کی بیٹی سے بہت ہو چکا ہو یانہ ہو چکا ہو۔ اور نداس بیوی کی اول سے جس کے ساتھ بِهَاسَوَاءُ كَانْتُ في جَهِ أُوفى حِرِغيرِ لا وَلَا بامرَ أَوْ ابيهِ وَ أَجُدَا وِ لا إِمْرَأَ وْ ہمبتر ہوچا ہو خواہ وہ الر کی اس کے زیر پرورش ہویا دوسرے کی پردرش میں ہوا درنہ یہ جائز ہے کہ اپنے والد کی ا دردا دا کی بوی إبنية وَبَنِي أَوُلادِ لا وَلا بِأَمْم مِنَ الرَضَاعَةِ وَلا بِأَحْتِه مِنَ الرَضَاعَةِ وَلا يَجْمُ بُينَ ا وراست اور رضاعی بہن سے نکاح کرے اورائی رضاعی والدہ اور رضاعی بہن سے نکاح جائز بہن اور نبواسط

الْأُحْتَانُ بِنَكَامِ وَلَا بَمِلْكِ يَمِينِ وَطَنَّا وَلَا يَجِمَعُ بَائِنَ الْمَرْأُودَ وَعَمَّتِهَا ٱ وُحَالَتِهَا وَلَا نکاح دومپنوں کو پہستری میں جمع کرنا جا مزید اور نہ بوا سیاء ملک پمین درست ہے اورکسی عورت اوراسکی مھومپس یا اسکی خالہ اوراسکی بھانجی إبنت أُختِها وَلَا إبنَةِ أَخِيْهَا وَلا يجمعُ بن إمُزَأْ نَكُنِ لَوُكَانَتُ كُلُّ واحِدَةٍ منهُما ا در بعقبی کونکان میں جو کرنا جائز منیں اور نہ ایسی دوعورات ای جو مرنا جائز ہے کہ ان میں سے ایک کے مروہو سے براس کانکان رَجُلاً لَمُ عِبُولَكُمْ أَنْ يَتِزَوَّجَ بِالأَخُرِى وَلا بِاسَ بِانْ يَجِمعَ بِينَ إِمرَأَ } وَاسِدَ زُوْج دوسری سے درست نہ ہو اور مورت اوراس سابق شوہر کی اولی دجو دوسرے بطن سے ہو، کوجع کرنے میں مضائقہ مہیں۔ كان لهامِن قبل وَمَن زَى بِإِمرَ أَيْ حَرُمت عَليدِ أُمَّها وَابنتُها وَالْمَالِ الرَّجُلُ ا در جوشخص کسی عورت د ناکرے تو اس براس عورت کی والدہ اوراس کی بیٹی حرام بوجائیگی در و خص ابن المبیکوطلاق إِمْرَأْتُهُ طَلاقًا بِالثَّا ٱ وُمُ جعيًّا لَمُ يَجُزُ لَهُ آنُ يَتَرَوَّجَ بِأُخْتِهَا حَتَى تَنقضِي عَدَّاتُهَا وَ بائن پارجی دے تو عدت گذرہے تک اس کا اسس کی بہن سے نکامے ورست سہی لا يجُونُ للمَولَىٰ آنَ يَتَزَوَّج امتَ مَا وَلا المَرُأَةَ عبدَ هَا وَيَجُونُ تَزُوجُ الْكُتَا سِأَبِ وَلا ا در آ قاکے واسطے یہ درست منہیں کہ وہ اپنی با ندی کے ساتھ نکاح کرسے اور نہ حوق کا اپنے فلاکسے نکاح حائز ہے اور کما ہے حودیوں کیسانے يجون تُزُويجُ المَهُ وسياتِ وَلَا الونْلياتِ وَيحون تُزُوجِ الصَّابِيَاتِ إِنْ كَامُوا کاح درست ہے اورآتش پرست دہت پرست عورتوں کے سائھ درست مہیں ا ورصا بیہ عورتوں کا اگر کسی نبی برایمان ہوا ورکہا ہ يؤمِنون بنبي وَيقر وُونَ الكتاب وَإِنْ كَانُوا يعِبُلُونَ الكواكِبُ وَالاحتابُهُمُ پڑھے کرتی ہوں بوان کے سابھ نکاح جائزہے اوداگرستاروں کی برستش کرنیو الی ہوں اوران کے واسط کتاب نہر لَمُرْ يُحِزُ مَناكِعتُهم . توان ہے نکاح کرلینیا درست نہر لغت كى وَصَت الله أمَّم : ال محدد آت : واديال منانيال مالوَجال ، رجل كى جع : مرد آخت بهن عمة ، مجومي - بنات آخيد : معتبيان . ا مرأة آبيه : سوتيل مان . المجوسيات : آك ي رستش كرن والى عورتين - الوثنيات ، بتون كو يوج والى عورتين - الكواكب - كوكب كى جع استارك - مناكحة ، نكاح كرنا -*څرغی محک*رات شری و و ضیع کا و کلایمات للومجلِ الاید یه ذکر کرده عورتین جن سے نکاح کرنا حرام ہے ان کے حرا بوك ي اصل التُدلِق الله ارشا دسيم حُرِّمتُ عَلَيْكُمُ أَمِّها تَكُم وبناتكم والْحُوانكُمُ وعُشْنكم و

اردو سروري 🛪 🖫 الشرف النورى شري خُالَاتكم وَبناتُ الاخ وبنات الاختِ وامها تكم اللاتي ارضعنكم واخواتكم من الرضاعة و امهات نسائكم وَ م با فكم اللاتي في حجوم كمرمن نسافك مد اللائل وخلتربهن فان لم تكوَّنوا إ دخلتم بهن فلاحناح علىكم وحلائل ابنا شكم الندين من اصلا بكم دُان تجمعوابين الاختين الا مات سلف ان الله حان غفوم ارحياً. وَلا بَامِهِ مَنِ الرضاعةِ الجَ - يعن نسبًا جن رشَتوں كى حرمت كے بارسے ميں بتايا گيا رضا عُا ہمى ان رُشُوں 🕠 ر و باید به معرف النور تعالی کا ارمث در به « وا مباتی اللاق ارضعنی » دالاً به بطران سه معجم برم روایت نقل ا كىك كرنسباجن رشنول كى حرمت نابت برمنا قائمى ده رستة حرام بي . بخاری وسلمیں روایت سے کہ دسول الٹر صلے الٹرعلیہ و کم سے حفرت حمزہ دھنی الٹرعہٰ کی صاحبزادی سے مکاح ی ك باركيس عرض كياركيا توارشا دمهواكه وه ميرك النه صلال تنهيل كيو بحدوه ميرك رضاعي بهاني د حضرت محزة رضاى بمائ مجى سنة ، كى الأكاسيد اوررضا عامي ركنة حرام بين جوكه نسبا حرام بين . ولا يجمع بين الاختين بنكاب الا - يه جائز منهي كم كوني شخص دونهبو آكو بيك وقت نكاح مين ركھ -اسي طرح يرتجي درست منېي که کوئي شخص د ومېنول کو بذراني ملک يمين اکهي کړے ـ وَلا يجمع بين امراً منين لوكا من آلج بهان صاحب كتاب أيك ضابط كليه ميان فرارسي بين وه يركس خف كاليسي دوعوريوں كوبيك وقت نكاح ميں ركھينا جائز ئنہيں كہ اگران ميں سے كسى إيك كوم دو تقور كياجائے تو اس کا نکاح دوسری سے درست نہو۔ مثال کے طور برا مکے عورت اور اسکی خالہ کہ اگر عورت کوم دنقور کرلیا جلتے تواس کا سکا کا اپنی خالہ سے جا کرنہ ہوگا - رسول اکرم صلے السرعليہ سلم سے اس کی مالنت فرمان بخاری ومسلمين حضرت الوهريره رضي الشرعيذس روايت سي رسول الشرصل الشرعلية وسلم النشاد فرماياكه كوي شخص ی عودت ا وراس کی میخومی کوا و رکسی عوریت ا وراس کی خالہ کو جمع پذکرے ا وراگرالیسا ہوکہ ایک کومردنقور كرك يردومسرى سينكاح حرام ندبوتا بهولة ايسى دوعورلون كوبيك وقت نكاح يس ركهنا جائزيه اس ير چاروں ائر متفق ہیں۔ متال کے طور ریکوئی عورت اوراس کے سابق شوھری اوری جوکسی دوسری عورت کے بطن سے ہوکہ ان کے جمع کرنے میں شرعًا مضالقة مہیں ۔ ومُن من في بامرا ؟ الإ اس بارك مي صحابة كرام رضوان السّرعليهم اجمعين اورصحابير كي بعد كي علما مركما ا خلاف سے كر حرمت مصامرت زناسے لازم موتى سے يانبين ؟ حرمت مصابرت سے مراد چار حرمتين ہيں۔ یعنی ہمبستری کرنیو الے کی حرمت موطورہ کے اصول وفروع پر اورموطورہ کی حرمت ہمبستر ہو نیوالے کے اصول وفروع بر- ایک جاعت نو بزرایه زنا نبوت ومت کا انکار کرت ہے -ا حنا ویکی حرمتِ مصاهرت زنامے دریعہ بھی تابت ہونے کے سلسلہ میں بطور تائی جھزت عرب حفزت ابن وال ا ورحفزت ابن مسعود رصى التُرعنهم كاقول ميش كرت بين . وجه حرمت يدسع كريمبسترى جزئيت اورا ولادكاسب

١٣١ الأدو وسروري م الشرف النورى شرح المذاعورت كے إصول وفروع كا حكم مردك اصول وفروع كاسا ہوگا اورجز رسے استمباع وانتفاع حرام ہے - حرب عرورة اس كى كخائش ب اوروه وه عورت ب جس مع سائة مبسترى بوجكى بورا كرير كما جائ كراك مرتب كبلد موطوره سے ہمبتری حرام ہے تواس میں حرج عظیم داقع ہوگا اوراس سے احتراز صروری ہے ۔ اور ظاهر ہے کہ یہ وجہ طلال بمبستری کے ساتھ خاص منہیں بلکہ حرام ہمستری مجی اس میں داخل سے - احنا دی کے مستدل کی تا ترید میں ابن انی شيبه كى يەم زنوغاردايت سے كوش مخص كے كسى عورت كى شرمگا ەكود يىجمااس پراس عورت كى مال اوبترقى حرام موكئى۔ حزت امام شافعي اس كے قائل منہوتے ہوئے فراتے ہیں كرمصا برت توزمرة تغمت ميں وافل ہے اورائس لنمت كاحصول بزرييه فعل وامهين موسكا -سده سون بسريه سرير اين بوست كه اقاطلت الرجل امرات الم بهان فر الته بين كه اگر كسي شخص نه اپني زوجه كو طلاق ديدي اس سے قطع نظر كه ده طلاق بائن بو بارحبی بېرصورت ا دغيکه عدت مد گذرجائے اس کی دومری بېنیں نکاح کیدے جائز نہیں - طلاق بائن میں بھی من وجہ اور ایک اعتبارے حکم نکاح برقرار رہتاہے اس واسطے عَدت کے دوران کا حکم بھی عورت کے نکاح میں رہنے کا ساہے ۔ صحابۂ کرام میں حضرت علی، حضرت عبدالشرین عباس، حضرت عبدالشرابن لمسعود اور حضرت زيدين تإست دصى الترعنهم وعزوميي فرمائته مين - حضرت امام مالكرم، حضرت امام شافعيٌّ ا ورحضرت ابن اليكيك کے نزدیک اگر سے عدت ملائی معَلِظ کیا با کن کی ہوتو اس صورت میں عدت کوری ہوتے سے قبل معی اس کے بہن کے ساتھ نکاح جائز ہے اس لے کہ اس شکل میں نکاح سرے سے باقی منہیں رہا۔ عندالا حناصة من وجراحكام برقراريس مثال كے طور يرنفقه كا وجوب، اسى طرح عورت كے محرس سكلنے كى مالغت ويجون تزويج الكتابيات الزويدا ورنفرانيه وعزه ستنكاح جائز بيجن كااعتقادا سمان دين برموا وران ك الديموي منزل من السركماب بو مثال كے طور مرحصرت واؤد علالت الم ير مازل شده كماب زبور - اس مے الملاق میں اس طرف اشارہ سے کہ یہ حکم حرب دمیہ اور آزاد عورت اور با ندی سب کوشا مل ہے اور پیکہ کتا ہیں سے سکاح جائرنب وصيح سي كه ان سے نكاح كرناا وران كا ذبيحه كھا نا مطلقًا جائز ہے ۔ ارشا دِربا ني ہے " ولا تنكي المزيل" كابيات كے علا وہ كے ساتھ مخصوص ہے۔ <u>ویجین تزویج الصابیات الح</u>-صابیسے نکاح کا جائزنه ہونا دراصل دوقیدوں کے ساتھ مقیدسے ۔ ایک ہو يكه ابلكتاب ندبو. دومرے يك ستاروں كى برستش كرتى ہو اس بارے ميں كه صابيدے نكاح جائز سے يامنيں حفرت الم الوحنيفة لوّ نبكاح درست قرارديت بين اورا مام ابويوسف والمام محدٌّ عدم جوازك قائل بي - داصل

حفرت الم م ابو حنیفهٔ عمل و درست فرادوسیته مین اورا کام ابولیوسف و اکام هم تعمر علام جوازی قاعل هی - در نفس یه اختلاف اس بنیاد پرسه که اس فرقد کو امل کتاب میں شمار کیا جائے - حضرت الم م ابو صنیفهٔ می کمفیق کی روسے به فرقه زبور کو مانتاہے اورا لم کتاب میں داخل ہے - نیز ستاروں کو بوجہا شہیں محض تعظیم کرتاہے - حضرت ابوالعالمیہ سے منقول ہے کہ صابمین ام کما ب میں سے ایک فرقہ ہے جوزبور کی تلادت کرتاہے - حضرت امام ابولیوسف عمر اور حضرت الم محمد کی تحقیق کے مطابق برستاروں کی پرستش کر نیوالاگروہ ہے -مصنف عبدالرزاق میں حصرت

marfat@om

الدو وسرور عبدالله ابن عبك سيعل كيا كياكريه فرقد ميبود و نضاري مين سينهين ملك شركين مين سي بهد البذاناس كا ذبيجلال ہے اور مذاس کے ساتھ مناکحت جائزہے۔ و پیچون کالمه محرم والمه خومة ان یتزوّجاً فی حاکتم الاحدام ادر محسرم ادر محسرم کا بحالت احسرام نکاح کرنا جائز ہے۔ حرام کی عالت میں نکاح کا ذکر مرتى وتوصيح الم يجوز المهجرم الزوج اورعره كارام كى حالت بن برجائز به كذ نكاح كرايا جائز حصرت الم شا فعي اس كم عدم جوازك فاكلين احاث توصحاح ستمين مردى صرت عبدالتدامن عباس كى اس روايت سے استدلال كرتے ہيں كه آنخفرت صلے الترعليہ وسلم نے احرام كى مالت يں ام المؤمنين حفرت ميموندرضى الشرعنهاسية كاح فرمايا - قياس على اس كامؤييه اس لئ كذبكاح ان تمام عقودكي مانند يهجن كالفط زبان سيهوتاب وداحرام باند سط والسك واسط محض زبان سع تلفط كى مما نعت منهي مثال كے طور برجوم كے لئے يہ درست كى كالت احرام باندى فريدے ـ شوا فع کھزت پر بدین الا صم کم اس روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول الشرصلے الشرعليہ وسلم نے المامنین حفرت ميموندرصني الشرعنهاسي نيكاح فرايا تو آب علال تقير. بيروايت مسلمين موجودس. محت يمث كوة ان دونوں روابتوں كامواز مرتبوئ فرماتين كدا حناف رجهم الله عضرت ابن عبال كى روایت کو ٔ حضرت بزیدین الاصم رصی الشرعنه کی روایت پرترجیح اکسیے وی که حضرت ابن عجاس رصی الشرعة حفظ واتقان كاعتبارس حُرْت يزيدس انضل مين - علاوه ازئي حضرت ابن عباس كي روايت برا صحاب صحاح سة متفق بین ا ورحفزت پزیدرهنی الشرعنه کی روایت بخاری اوربن ای کین شہیں لی ۔ ره گئیں وه تا ویلات جوحفزت ابن عباس رصى الترعيز كى روايت كى بارسيس كى كى مين ان كى حيثيت مكلفات بعيدوس زياده بنين. ورست يدسيحكر حفرت ميمون رصى التوعنهاس جوحفزت ابن عباس رصى التأرعندكي الميدحفزت ام الفضل رضالتر عنهاكى بهن تقيل حصرت عباس كووكيل نكاح بناياا ورائفول في حضرت ميموند رصى الشرعنها كانكاح رسول المتر صط الشرعليه وسلم سے كرديا آ نخفرت صلے اَنشرعليه وسلم اس دقت نحرم سقے كھرحب دسول الشرصلے الشرعليه وسلم طال ہوكر مقام سرف من تشرلف الدي وولال آي حضرت ميموند الساسه المات فرائ عيد الفاق بكر مضرت ميموند السامقام

سُرِف میں رسول اُنٹر صلے الیٹر علیہ دِسلمنے خکوت فرمائی اوراسی جگر سلھیھ میں ام المومنین حفزت میمونہ رضی الٹر

عَنْبَا كَا انتقال بهوا اوراسي حِكْهُ آپ كي ليرفين بهو يي -

الشرفُ النوري شرح الله الدو تشروري الله الدو تشروري

وَسْعِقْدُونَكَامُ الْحُرَةِ الْبَالْعْتِوالْعَاقِلَةِ بْرَضَامُهَا كَانْ لَكُرْ يَعْقَدُ عَلَيْهَا وَلَيُّ عَنْدا في حَنَيْقَةُ - ما قله بالغه آزاد عورت کے نکاح کا انتقاد امام ابوصنی کے نزدیک اس کی رضارسے بوجا آسے اگر جداس کا دلی مرک سے . بكرًا كانت اوتيبًا وَقالا لا ينعمَكُ إلَّا با ذب وَ لِي وَلا يجونُ الوليّ اجباحُ البكوالبالغتر العامّلة عورت نوا ه کواری هو یا نیبر- ا درایام ابویرست وا ۱م مح*د شک نزد یک منعقد نرموگا لیکن* باجازت دلی ادرو لی کیو لسطے یہ درست نہیں کہ عاقد بالغہ وَإِذَا اسْتَاذَ ثَهَا الْوَلِيُّ فَسَكَمَتُ ٱوْضَعِكَ ٱونَكَتُ بِغَيْرِصَوْتِ فَلَٰ لِكَ إِذُنَّ مَنْهَا وَإِنّ كوارى الركى برجرك ادراكرولى كے طلب اجازت يرده جب رسيا نب يابغيراد ازردئ توبراسكى جانب اجازت بوگ اور نيسبر سے طلب اسْتَاذَ نَ النيبَ فَلا مُبَرَّمِنُ رَضَا مُهَا بِالقولِ وَإِذَا زَالَتُ مُكَارِبُهَا بِوتْبَةِ ا وُحَيُضَةٍ آ وُ ا جازت پراس کا اظہار رضا قولاً ناگز پر ہے۔ اور اگر اوکی کی بکارت کود سے یا ماہواری آنے یا ز خسم یا جَرَاحَةٍ أَوْتَعنِيُسٍ فَهِيَ فِي حُكْمِ الانكابِ إِي وَانْ زَالَتُ بِكَا رَبُهَا بِالزِنَا فَهِي ك لكَ عن لَ مت دواز تک بیٹے رہے کیوج سے جاتی رہے تواس کا حکم باکر دلاکیوں کا ساہوگا اور بوجہ زنا زائل ہونے برہمی ا مام ابو صنيفاد ك أَبِي حَنْيَفَةُ رَحِمُ اللهُ وَقَالُ رَحْمُهُما أَنْتُهُ هِي فِي حُكْمِ النَّيْبِ وَاذَا قَالَ الزوجُ للبكر بلغكِ زدیک اس کا حکم باکرہ کا ہوگا اورامام بویوسٹ وامام ویڈ کے نزدیک وہ ککم نیبہ ہوگی اور اگر نماوند باکرہ سے کہے کہ تونکاح کی النكاحَ فَسَكَتِ وَقَالَتُ لَا بَلُ رَدَدُتُ فَالْقُولُ قُولُهَا وَ لَا يَمِينُ عَلَيْهَا وَلا يُستَعلَفُ في النكاج ا طلاع لمنے برخاموش رہی تھی اوروہ کئے منہیں میں نے رد کردیا تھاتہ عورت کا قول قابل اعتبار مردکا اور امام ابو صنیفی^م کے نز دیک اس عندُ ابى حنيفَةً * وَ قَالاً يُستَعَلَفُ فيهِ وَينعقِدُ النكاحُ بلفظِ النكاجِ وَالتزوجِ وَالمَلِيكِ نكاح كمسلسديس طف تنبس لياجأ يكا ورامام البويوسية وامام محره فرائع جس كرطف لياجائيكا اورنكاح كا انعقاد نكأح اورزويج وَالْهِبَةِ وَالصِدِقَةِ وَلَا يَنْعَقِنُ بِلْفَظِ الْاجَا ثَرَةٍ وَالْاعَاثَةِ وَالْابَاحَةِ.

اورتملیک اورمد اورصد قد کے لفظ سے مرحائیگا اور اجارہ ، اعارہ اوراباص کے لفظ سے نہوگا۔

کنواری اورنبیبکے احکام کابیان

وینعقد نکاح الحرق الی حضرت امام ابوصیفی کے نزدیک عاقلہ بالغہ بلا ا ذن ولی کا ح کرے تب بھی منعقد ہوجائے گا۔ حضرت امام ابولیسف ع وحضرت امام محر فرمائے ہیں کہ نکاح کا انعقاد ولی کی رضامندی پر موقوف ومنحصر سے گا۔ حضرت امام مالک اور

تشريح وتوضيح

marfat.©m

الدو وسروري 🛠 🎎 مع الشرفُ النوري شريح حضرت امام شا فعي فراتے ہيں كه بلار صائے ولى عوريق س كونكاح كركينے كاحق ہى حاصل نہيں . انكامت ل الوداؤ د وترمذي ا درامن ما جدمين مروى په روايت بين لا نكاح الا بولې " دېلاا ذب ولې نكاح منېي ، نيزام المومنين حفزت عاكشه صديقير صى الشرعن اكى يروايت بي كرج عورت بلاا ذب ولى نكاح كريداس كانكاح باطل بي ، اس كانكاح باطل ب چھرت امام ابو خنیفه می کا استدلال ان آیا ات سے سیر جن میں لبطا ھر بھی کھاچ کی اضافت بجانب عورت ہے مثلاً التُّرِيِّ لَهُ كَا لِيهُ أَرْشًا دُ قَانِ طلقبا فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجًا غيرُه " دالاً يِّرى نيز فرمايا " فلا تعضُّلُو هن ان ينكحن أزقران ا ذا تراضوا بینهم بالمعروب " دالاً یہ ی کیا ح کا جہاں تک بعلق ہے وہ خالص عورت کے حق میں تعرف ہے اوراس میں عاللہ بالغرمونيكي بنارليراس كى الميت ب اسى ليم الموال ا ورشو بروب كحسب صوابديد انتخاب ونكاح كريد كا بالالفاق أسعى ديا كيا . ره كمي ولي كي مشرط تواس كامطلب بيسي كه اكر كسي امرنكاح بيس كي بيش آئ تو ولي كوسي اعران ہے مشلاً عورت مہرمثل سے کم پرنگاہ کررمی ہو۔ ولا يجوز الولى اجباً البكوالبالغة الوقع مرملة بين كم عاقله بالفراط فواه كوادى مي كيون مربودل كواس يرديلا ا جبار حاصل نہیں۔ ابوداؤد، نسانی اورابن اجمیں حفرت عبدالترابن عباس رضی الشرعن سے روایت ہے کہ باکرہ بالغدار کی نے رسول الشرصلي الشرعليه وسلم ي خدمت اقدس مين حا هر به و رعض كياكداس كه باب اس كا نكاح زبردسي كرديا ا دروه اس نكاح كولسِند مبين كرتى تو رسول الشرصل الشرعلية ولم في است اختيارِ فني عطا فرمايا- اسى طرح رسول الشر صلے السرعليه وسلم في اس تيب كوا ختيار ديا جس كا نكاح اس كے باب نے زبردسي كرديا مقاا دراہے يہ نكاح ليسندنه تقا سروایت نسانی اوردار قطنی موجود سے . وا ذااستاذ نهاالولى الزر فراق بي كه الربالغ باكره كا ولى اس سام اجازت نكاح طلب كيدا ورده اس رحيريم بالنب يآ واذك بغرروس كل تواسسه اس كى رضامندى كى نشاندى بوگى ا ورافهار رضا برمحول كري ك وإذا قال النزوج للبكر الإ - حب مرد وعورت كے درميان نزاع واختلات دا قع ہوا ورخا وند باكر ۽ بالغہ ہے يہ كھے کہ جب بچھ تک نکاح کی اطلاع مہنی تو توسے خاموشی اختیار کی تھی ا در میرے تیرے درمیان نکاح کی تکیل ہوگئی تھی ا ورعورت اس كے جواب ميں كے كميں نے اواسے قولاً روكرديا تھا يا اس عمل سے روكرديا تھا جوردكى علامت ہوتا بے اہذا مرے اور تیرے درمیان نکاح ہی مہیں ہوا اور خاوند کے یاس اپنے دعوے کے شاہر موجود مزہوں تواس صورت میں عورت کا قول معتر مو گا- حفرت امام ابو صنیفی حلف کے بغیراس کے قول کومعتر قرار دیتے ہیں ، اور حفرت الم الولوسعة وحفرت اما م مُحرُثُة مع الحلف معتبر قرار دسية بين مفتى به حفرنت امام الولوسفة اورحفرنت الما محركة وينعقد النكاح ملفظالنكاج الزو فرملة بين كدانعقاد نكاح كاجهال تكب تعلق ہے وہ ہرا ليے لفظ سے منعقد موجا آباي حس كى وضع مرتح طوريراس كيواسط بونى بومثلاً أكاح بروت عن تمليك ، بهد، صدقه- لفظ ا جاره اور اعاره

MODE COM

الشرفُ النوري شرح المالي اوراما صركے ذریعے نیا م کا انعقاد نہ ہو گااس لئے کہ ان الغاظ کا جہال تک تعلق ہے وہ تملیک عین کیلئے وضع منبی كي كي ملك ان كى وضع دراصل تمليك منفعت كى خاطر مو كى سے -حضرت امام شافعي مح نزديك ان الفاظسة: كاح منعقد منهي بوما جوحالًا ملكث عين كيواسط وضع كير كي بور. اورربالغنظ مبيات كالعقادية وه رسول الترصل الترصل الترعيدوسلمك سامقد خاصب - ارشا دربانب فالعدّ ك مِنْ دُونِ المؤمنين ؛ (الآية) ا حناف اس ارتشاد باری تعالے سے استدلال کرتے ہیں ان وہبت نفسہاللبنی ؛ (الآیة) - (جوبلاعوص البنے کو پفریر کو دییے ، مجازہے ۔ اور مجاز آنخفرت صلے الشرعلیہ دسلم کے سیائے مخصوص نہ ہوگا ۔ اورارشا درمان " خالصة للے " عدم وجوب مهر ب متعلق ہے یا بیکہ وہ خالص طور پر آ ب تحیلئے طلال ہیں۔ بعنی کسی کو ان سے نکاح کرنا (آ یہ کے بعد ی علال *ننہو گا*۔ وَيِحُوسُ نَكَاحُ الصِّغيرِ وَالصغيرةِ ا ذَا زَوَّجَهُمُ الوكُّ كُورًا كَانْتِ الصَّغيرةُ أَوَثِينًا وَالوليّ هُو ا درول کو ابالغ او کے اور اول کی کا سکاح کر ما جائزے لاکی خوا ہ کمنواری ہو یا بیسہ الْعَصَيْمُ فَأَنُ زِقِجِهُمَ الآبُ أَوالْحِبَ للْخِياسَ لَهُمَا بِعِدَ الْبُلُوعِ وَان رُوجِهما غيرُالاب براكر اسير. بحيراً كربايي دادات نابالغ لاك يالوكى كانكان كرديالة بالغ بوك كع بعدا تغيير حتى نسخ حاصل دبو كا ادراكر باب داد اك وَالْحِبِّ فَلِكُلِّ وَأَحِدِ منفَمَا الخياسُ ان شَاءً أَنَامَ على النكاج وان شَاعَ فَسَعَ وَلاُولاَ يَتَ لعبد ملاده كوائي تكاح كري الو دونول ميس سراك كويتى حاصل بوكاكخواه يذنكاح برقرار ركهي اورخواه صنح بر دي واورغلام اورنا إلغ ولا لصغير ولالمجنوب وَ لا لكافرعلى مسلمة وَقالَ ابو حنيفةُ يُجُومُ لَغَهُ الْهُ صِمَّاتَ مِنَ اور باکل اور کا فرکومسلم عورت برکسی طرح کی داایت حاصل نین مون ادرا بام ابومنیدد فراتے ہیں کہ ان رب میں سے عصبات کے الأقابرب التزويم مثل الاحب والام والخالمة ومن لاولى لمها إدا زوجها مولاها علاده کونکاخ کردینا درست ب مثلاً بهن ا دروالده ادر خاله ادر و عورت جس کا کونی تنخص ولی نربو اگر اس کا نکاح اس الله ى اعتقها كما في وادا غاب ولي الا قرب غيبَة منقطعة بكان لمن هو البد من نغمت اً زادی عطا کرنوالا اً قاکردے ہو درست ہے ا درولی افرب کے غیست منقلعہ کی صورت ہیں ولی ابعد کے بسے م انَ يُزُوجَهَا وَالْعَيبَةُ الْمُنْقَطِعةُ أَنُ مِكُونَ فِي بِلَبِهِ لَانْصِلُ الْيُهِ الْفَوَافِلُ فِي السَّبَةِ ولایت نکاح ہے اور خیبست منعلعہ یہ کہلاتی ہے کواس کا قیام آیسی جگہ ہوکہ جہاں تافے بورے سال میں محص ایک إِلاَّ مَتَرَةً وَاحِدَةً -باريني سيكة بول .

marfateom

بكاج كے الحليار كاذكر وَالولي هوالعصبكة الم فرمات بين كذبكاح كى ولايت كاجهانتك معامله ب اسس بھی ولایت نکاح عصب بنفسہ کو حاصل ہوتی ہے۔ عصب بنفسہ سے مرادیہ ہے کہ میت کیطون اس کے أمتساب بی کسی کوئنٹ کا واسطہ نہ ہو بعنی مثلاً اول بیٹا مجھر لو تانیج تک بھر دارا اوپریک ۔ بھرباپ کا جزر یعنی بھائی مجھران کے بیٹے نیج تک ۔ بچھرداداکا جزر یعنی بچا۔ بھران کے بیٹے نیچ تک ۔ بھران کے ایک کو دوسرے پر قوت قرابت کے اعتبار سے ترجیح دیجائیگی عضرت اہم مالک کے خزد کی مض باب کو ولایت نکاح صاصل بے اور صرت ا مام شا فعی کے نزد مکے محض باپ اور دا داکو۔ وان زوجها غيرالاب والحبل المن الرنابالغ راك يالوكى كانكاح باب يا داداك علاوه كوئ دوم اولى رك ية اس صورت ميں بانغ بنو نيكے بعد آئمنيں بيرحق حاصل بہو گاكہ خواہ وہ نكا ج بر قرار ركھيں ا ورخواہ بر قرار نہ ركھيں. حَقزتُ امام الويوسفيعُ فرماتَ بين كم المفين بيرحق حاصل منهو كا - المفون كه است بأب اور دا دا پر قياس فرمايا -حضرت امام الوصيفة ورحفرت امام محرم كے نزديك كيؤىكد دوسرے اوليا باب دادلتے برا رشفيق منبس بوت. لهٰذاان کے عقد کونا قابلِ فی خرار دینا ان کے مقاصد میں ضل کاسبب بنے گا وَا ذاغاب ولى الاقربُ الرِ- الرايسا هو كه ولى اقرب اس قدرمسا فت پر بهو كه اس برغيبت منقطعه كا اطلاق مرسك تواس صورت میں ولی البعد کیلئے درست ہے کہ اس کا نکاح کردے بھر اگرنکا ح کردیے کے بعد ولی اقرب آگیا تواس كي الملاس كا ولى البعدية جونكاح كرديا تما وه باطل قرارسنين ديا جائع كا- علامه قدوري في نزديك غيب منقطعه كااطلاق اتنى مسافت برم وياس كدو بال يورس سال مين قلق الك بارم يخ سكة بول - مكر زىلَّى وغيره مين مراحت سے كدول افرب اكرمسافت شرعى پرمورة ولى البدكا نكاح كرد كيك درست سے . مفتی بہ قول مہی سے۔ وَالكَفَاءَةُ فِي النِكَامِ مُعُتَبُوةٌ فَاذَا تَزِقَ جَبَ الْمَرُأَةُ بِغَيْرِكِنوهِ فللاولياءِ أَن يُفَرّ قَكُوا اورنكاح ميس كفاءت كاعتبار ب دلندا الرعورت عركفوس نكاح كرف توان كدرميان اوليا، كو تفريق كراف كافق بيَنهُمَا وَالْكَفَاءَةُ تُعَتِبُرُ فِي النِسَبِ وَالدِّينِ وَالمَمَالِ وَهُوَ أَنْ يَكُونَ مَالكًا للمَعْمِ وَالنفقة بوكا - ا وركفاءة كا عتبار نسب، وين أور ال ميل بو تابيع ا درال بي اعتبار سه مراد يسبي كمشوبر الك مهرونفقة بو-وَتُعَتَبُرُ فِي الصِنائِجِ وَ ا ذَا تَزَوَّجَبِ الْمَواَّةُ ۚ وَ نَقَصُتُ مِنْ مَهْ رِمِتْلَهَا فَلَا وَلِياءِ الْمَواْقُ وَنَقُصُتُ مِنْ مَهْ رِمِتْلَهَا فَلَا وَلِياءِ الْمَواْقِلُ ا در کفا وت کا پیشوں میں اعتبار کیاجا اے اور اگر عورت نکاح کرے مرمثل سے کم سے لوا مام الوصیفة فراتے ہیں اولیارکو عَليهاعندَا بي حِنيفةَ رِحمَهُ اللهُ حِتى يتم لهامهم مثلها أوُيُفارِتُها وَاذَا ذَوْجَ الابُ اس براعزام کا حق ہوگا یہا نتک کہ اس کے مرمثل کی تکسیا ہو جائے یااس سے علیمد کی اختیار کیا اوراگر ماپ این الله

الشرفُ النوري شرط المالية الدو وتسروري إبنت الضغيرة ونقص مين مهومثلها أؤابن الصغيزونماذ في مهوامزأته حاذذلك ردی کا نکاح کر دے اوروہ اس کے مرشل میں کی کردے یا اسے نا بالغ اور کے کانکان کرے اوراس کی بوی کے مہرمی اضاف کردے عَلَيْهِمَا وَلَا يَجُونُ وْ لَكَ لِعَيْرِ اللَّابِ وَإِلْحُبُرِّ . تو دوبوں کیلئے اسے درست قراردیں گے اورالیسا کرنا باپ داداکے علاو مکے داسطے حاکز نہوگا۔ کفارت (مساوات) کا ذکر لغت كى وصن : الصَنائِع منعت كى جمع ، بيشه القص كم كرنا ، كم الا الد ذاد ؛ اصافه ، برموترى -الموط ہیں۔میاں بیوی کے درمیان اِنتہائی تعلق وموانست، ایک دوسرے کر رہ و عز کا خیال ا درانک دوسرے پر ما نگر حقوق کی نوشگوارطریقہ سے ا دائیگی اُ درباہم پاکیزہ زندگی . یہ شرعًا مطلوب ہے الورشرى اعتبارے اسے بنظراستحسان و بحصاجا آہے ہزا ایسے طریقے اپناسے کا میکم فرایا کیاکہ جو باحم زیادہ وہوشگواک ا ورمحبت وتعلق میں اضافه کاسبب بن سکیس ا ورم ایسی بات کی ممانعت فرانی کی حن کی وجدسے با ہم تعلی توشکوار د رسے اورایک دوررے کیطرف دل میں کھٹک اورکٹ بدگی بدا موجائے۔ فطری طورسے وہ عورت جو ملحاظ حسب ىنىپ برترېواپنے كمتركى بىچى بىناپسندىنىي كرى اوراگر إنفاقا ايسابوجائے ئو عمو اخ شگوار واسو د ، زندگى بسرنبن ہونی ۔ شربیت کی کمظران ہار سکیوں پر ہوتی ہے ۔ یہی سبب ہے کہ کھا رہ کومعتر قرار دیا گیا۔ ابن ما جريس ہے والكوالاكفار " (اوركفويس كاح كروم قريش ميں ماشى بوفلى تبى عدوى وغيره بلحاظ كفارت سب برابر ہیں ۔ اسی واسطے جب معزت عرف سے حصرت علی کی صاحرادی سے عقد نکاح کی خواہش کا اظہار فرایا تو حضرت على كرم الشروج بدا بن صاحبزادى تحضرت الم كمكنوم بنت حضرت فاطمه رضى الشرعنها كأنكاح حضرت عرش كرديا - حزت عرة قريش كے تبيار عدوي سے تھے۔ محتى يتم لهام صرمت لها الد عين الركوئي عورت النه مهرمتل سدكم يزكان كراي تواس ك اولياركواس يرمورهن ہوسے کا حق ہے ۔ پھوا تو اس کا شوہراس کا مہرشل بورا کردے اور اگر بورا ند کرسکے تو عورت اس سے علیحدگی اختیار کرا ۔ حرف باب اور داداکو یہ حق ہے کہ وہ اپنی آبا آف رولی کا تکارہ مہرمثل سے کم برکردے یا ما بالغ ار کے کی بیوی کے مہرس اضافہ کردے۔ وَلِصِحِ النَكَامُ وَانَ لَحُرُسِتَرِ فَيَدْمِهِ رَّا وَاقَلُّ الْمَهْرِ عَشْرَةٌ وَرَرَاهِمَ فَأَن سِقّ ا درنکاح صحیح ہو گاخواه مېرمقرر نه کیا ہو۔ اورمېرکي سب سے كم مقدار وس درهم بيں . لهذا وس در ہم

, , , costant de la costant أَتَلَّ مِنْ عَشِرةٍ فَلَهَا عَشرةٌ وَانِ سِمَّى عَشرةٌ فَهَا مَا ادْ فَلَهَا إِلْسَمَّى إِنُ دَخَلَ بِهَا أَوُ سے کم مفرد کرنے بر عورت کیلیے دس درہم ہی ہونگے اور مہروس دراہم یا دس سے زیادہ مقرد کرنے براسے تعین کردہ ملیگابشرولیا سے مَاتَ عَنْهَا فَا نَى طَلَّقَهَا قَبُلُ السَّحُولِ وَالْحَلُوةِ فِلْهَا نَصْفُ الْمَسْمَى وَآنُ تَزُوِّكُمَا و ہمبستری کرلی ہوباانتقال ہو گیا ہوا وراگر عورت کو سمبستری اور خلوت سے سیلے طلاق دید کا گئی تو دہ متعین کردہ مہرس نضعت باکیگی اوراگر عوت ہے لَكُرُلِسَةً لَهَا مَعَزًّا أَوْ تَزُوَّجَهَا عَلَى آنُ لا مَهِزُلهَا فَلَهَا مَهِوُمِشْلِهَا آنُ دَخُلٌّ بِهَا آَ وُ مهرمقرر کے بیزنکاح کرلیا یا مهرم ہونے کی مفرط پرتکاح کیا تو وہ مہرمشل بائے گی . بہضر طیکہ اس سے بہہستری کرلی ہوا مُاتَ عَنْهَا وَإِنْ طَلَقها قَبْلِ الله خُولِ بِهَا وَالْخُلُورَةِ فَلَهَا الرِّمُتَوَّةٌ وَهَى ثِلْتُهَ إَ فِوابٍ تری اورخلوت سے قبل طلاق دینے پر وہ متعہ پائے گی ، ا درمتعہ اس کی پوشاک مِنْ كِسْوَةٍ مِتْلِها وَهِيُ ﴿ مِهِ عَ وَجِهَا مُ وَمُلْحِفَةٌ كُواتُ تَزُوَّجُهُمَا الْمُسْلِمِ عَل خَي أَوْجِنْهِ کے میں کبڑوں کا نام ہے وہ یہ ہیں کرتا ، دو پڑا اور جا در ، ادراگرمسلان شراب یا خنسنر مرکزا فَالنَّكَاحُ جَاءِرٌ كُولِهَامَهُ وَمثلهَا وَإِنْ تَزَوَّجَهَا وَلَكُرِيسِةً لَهَا مِهِرًا شَكَّرُ راضِياعَال نكاح درست بوكا اورعورت مهرشل ياسئ كى ادراكرتعيين مهرك بغيرنكاح كيا اس كے بعد مهرك كسى معين مقداربر دونؤ و رضامند مَهِ رِفِهُولِهَا إِنْ دَخُلِ بِهَا أَوْمَاتَ غَنُهَا وَانَّ طَلَّقِهَا قبلَ الدخولِ بِهَا والخَـ ہو گئے او عورت و ہی بائیگی بشرطیکہ اس کے ساتھ بمبستری کی ہو یااسکاانتقال ہوگیا ہو اور اگر بمبستری اور خلوت سے مہلے طلاق دیدے فُلها الْمَتَعَدُّرُوَانُ ثَاادَ هَا فِي الْمَعْمِ بِعِلَ الْعَقْدِ لَزَمَتُهُ الْزِيادَةُ إِنِ دَخَلَ بِهَا آ وُ تروه مته كاستى بوگى ادرمهر ميں بعد عقد ا منا ذكر نے بروه واجب موجائيكا بنے طيكه اس سے بمبترى كرلى بو يااس كا مًا تَ عَنْهَا وَتسقط الزيادة عِن الطّلاق قبل السّخول وَان جُطَّتُ عَنْهُ مِن معرها انتقال ہوگیا ہوا در مہستری سے بہلے ملاق دینے بریہ براموتری ساتھا ہوجائیگ ادراگر شوبرد درمقرر اپنے مہر میں سے وت صِحّ الْحُطُّ وَإِذَا خَلَا الزُّوجُ بِإِمْرَأَ تَتِهِ وَلَيْسَ هُنَاكَ مَّا نِحُ مِنَ الوَطَعُ تَمْم طَلَقَها فلهما کھ کی کرد سے تو یہ کی درست ہوگی ا وراگر خاوند اپنی ہوی سے خلوت کرے درانخالیکہ عمیستری میں کوئی چیزر کا دیٹ نہوا سکے لُ المَهُووَ عَلَيْهَا العِلَّ لَا وَإِنْ كَانَ احَدُهُمْ المُربِضًا أَوْصَاحِبًا فِرمَضَكَ دیدے تو ور ممل مربائے گ اوراس رعدت کا دجوب ہوگا اوراگر ان دونوں میں سے کوئی ایک مرتبقی ہویا رمضان شریعین کا دوزہ رکھے ہو أَوْهُرِمًا بِجُ أَوْعُمُرَةِ أَوْكَ انْتُ حَائَضًا فَلَيْسَتُ بِحَلُو يَ صَمِيْكَةٍ وَإِذَا خَلَا المَبِجُبُوب یا جی یا عمره کااحرام با نده د کھا ہو یا عورت کو ما ہواری آرمی ہوتو اسے خلوب صحیحہ ير مجبس تے ادر آلد تناسل قطع شدہ محفق اپنی بِإِ مْكَ أَتِهِ حَمْرِطُلقهَا فَلَهَاكهُمَالُ المَهْرِعنلَ أَفِي حَنْيفةً " وَيستحب المتعدُّ لَكُلّ مطلّقة شکوص سے طوت کرے اسکے بعداسے طلاق ویکے تو امام ابوصیفیڑ کے نز دیک وہ کا مل مہر یائے گی ادرمتند کا استجاب بجز ایک مطلقہ کے اورسکے ج إلَّا لمطلقة واحديَّ وَهِي الَّتي طلَّقها قبلَ الدخولِ وَلَمُ يسِيمٌ لَهَا مِهِرًّا -تری سے تبل ملاق دیدی ہوا وراس کے داسطے

marta@com

معد الشرفُ النوري شريع المالي الرُدو وترم مهرست کا ذکر بغرت كى وص الله المُرتسم النعين ذرنا - اقل استكم - عشرة السادة النهائ ك كويصح النكائة وَانِ لمدليم الم فرملة بي كه بوقتِ نسكاح خواه مهرمقرد كيا هو تب من سكاح ابني جلكه درست بوجائع كا اوراس عدم تعيين كا الرصحة بكاح و سکا اس واسط کہ سکاح کے لنوی مغہوم کے زمرے میں مال نہیں آتا۔ و الله المه الم المهامة الز - عندالا حنا ف مهركي كم سے كم مقدار دس در المم ہيں. دارتطني ميں حضرت جابر سے مر فو غاروایت ہے کہ عورتوں کا کیا ہے کھوس کرو اوران کا سکاح شکریں مگر او لیا، اورمہردس درہم سے کم نہ ہو۔ پس اگر ہوقت کا ح دس درہم سے کم مہر مقرر ہوتو دس درہم ہی واجب ہوں گئے ۔حفرت امام مالک فرمائے مہن كرمبرى كمس كم مقدار ورسار كانين دراحم بي - حضرت ابراصيم خنى مبرى كم سي كم مقدار جاليس دراحم ادر حصرت ابن جریم بچاس درهم قرار دسیتے ہیں۔ حضرت امام شافعی اور حضرت امام اخریک نزدیک جس جبز کا بیع کے اندر نمن کننا درست سیاس کا نکار میں مہر بننا مجی درست ہے۔ احنا کے کی دلیل دارقطنی ویزہ میں مردی رسول اكرم صلے الله عليه وسلم كا يدار شيا د ب كم مهركي مقدار دس در هم الم كم تنهيں-ولعرب مراهامه والإركسي شخص يركسي ورت مع مهركي تعيين برنكاح كرك تهستري كرلي بالهرند بوركي شرط برناح كرايا اور كيراس سے بمبستري كى يا مركيا - تواس صورت من عورت مهرمتل كاستى بوگ - حفر ت عرالترابن مسعود کی روایت میں ہے کہ ایک شخص بے ایک عورت سے بلاتعین ممرن کاج کیا اور محربہتری سے قبل اس کا نتقال ہوگیا۔ حفرت عبدالله ابن مسعوری نے فرمایا کہ اس کا مہراس کے خاندان کی عور توں کا ساہو گا۔ حضرت معقل ابن سنان کئے ۔ ' پرسنگری شہادت دی کررسول الٹر صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح فيصله فرمايا تھا۔ يرروايت تر نري اورابو داؤر وغيره ميں موجودسے -اور بمبتري سے قبل طلاق دينے بر عورت متعديعني قميص، جادرا ورد وبيشه كي مستحق سُهو كي - ام المؤ منين حفرت عائشة صديقة رضي الثّر عنها ورحضرت عبدالترابن عباس سے متعدی میں مقد ارمنقول ہے ۔ عندالاحنائ متعہ واجب اورامام مالکُٹے کے نزد کیے وائرہ کستجاب میں واخل ہے۔ وان زاد مانی المعرب بعی العقلِ الخ فراتے ہیں کواگر ناکح نکاح کے بعد مہر کی مقره مقدار میں اصل کردے تو یہ اضافہ درست ہو گا اور نہ بھی اس پر واحب ہو جائے گا۔ واذا خلاالزوج بأمرا تبهال فرماتين وطي كم علاده حس سعم رواحب موناس اس كاذكر كياجارا ہے بعنی خلوت ِصحیحہ کی صورت میں کھی پورامہروا حب ہو گا ۔اصل اس باب میں یہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

و الشرفُ النوري شرط المراي الدو وت روري الله وَإِنْ اَرُدُتُم استبدالَ زُ دِ رَجُ مِكانِ زُونِ وَ أَتبتم احْرَصن قنطارًا فلا مَا خِدُوامنه شَيْزًا - دالي قولم، وكيف باخذو به وقب افضى بعضكم الى بعض دالآيت) - الافضار سع مراد خلوت بيد رسول الترصلي الترعليه وسلم كاارشاً دِكرامي بيريس ك عورت كالكيرا د شرمكاه سى باليا اوراس ويكالواس برم رواحب بوكيا خواه اس سصحبت كى بومانى بو ے روٹ با کر مسرور ہوں ہے۔ مؤطاا ہام الگ وغیرہ میں حصرت عرض سے روابیت ہے کہ جب پر دے تھینی بیٹر گئے دخلوت صحیحہ ہوگئی کو مہر واجب ہوگیا ۔ البتہ خلوت صحیح کمیو اِسطے ان چار رکا ولوں کا نہ ہونا شرط قرار دیا گیا دن دو یوں میں سے کو ہی ا کیے مربض ہوتو بیحتی رکاوٹ ہوگی دم، کوئی طبعی رکا وٹ مثلاً میاں بیوی کے درمیان کسی تیسرے عاقل تُغْص كى موجودكى دم، شرعى ركا وط مثلاج ياعره كا حرام باندسم بوئ بونا دمى شرعى اورطبى ركا دف مثلًا عورت كوحيض أنابه ورستی الا . متعه کااستماب خاص اس شکل میں ہے کہ وہ موطورہ ہو۔ اوراگروہ مطلقہ ایسی ہوکہ مذاس ہمیت ی كى كئى موا ورمذاس كامهريم متعين موالهوتواس كامتعه واجب موكا-وَا ذَا زِقِ الرَّجِلُ ا بِنتَ مُعَلَى أَنُ يُزُوِّحِهُ الرِّحُبُلُ احْتَ أُ وبنتُ مَا ليكونَ أَحَلُ العقلَيْن ا در اگر کو فئ شخص ا بن اولی کا نکاح اس شرط کے سائھ کرے کہ وہ اس کا نکاح اپنی بین یا لاک سے کردیگا تاکہ یہ عقد ایک دومرے کا عِوَضًا عَنِ الْأَخْرِفَالْعَقُد انِ جَائِزانِ وَلَكِلِّ واحدةٌ منفُهُ أَمَهُ وُمِثْلِهَا وَإِنْ تَذَوَّ جَ عوض بن جائيس تودون المقد ديست بوني - اور ان يس سه مراكب كواسط مبرشل بوجائيكا اوراكر آزاد شخص ايك حُرُّ إِمْرَأُ لَا عَلَى حَدَمَتِهِ سِنَةً أَوْعَلَى تَعَلَيم القرابِ فَلَهَا مُعَمَّم مَثْلُهَا وَانْ تَزَوَّجُ عَبُلُ عورت كے سائد اس كى سال بعرى خدمت كرنے يا قرآن كى تعلىم دلينے برنكان كرے ية عوت مېرش بائيگى . اور اگر باجازت آفاكونى ظام حُرَّةٌ بِإِذْ بِمُوْلَا مُ عَلَى خِلُ مُرْتِم سَنَّةً جَازُو لَهَا خِلُ مُتُلا وإذ الجمّع في المُجنونة الوها كسى أز ادعورت كے ساتھ سال بعر ضرمت كرنے برنكاح كرسے قوجا كرنے اور وي كوئى بوكاكراس ضرمت لے اور اگر باكل عورت كاباب اور وَاسْفَافَالُولِيُّ فِي نَكَاحِهَا البُّهَاعِنْده مُهَاوَقَالَ مِعَمَّلُ رَحِمُ اللهُ الوهَاوَ لا يجوزُ نِكَاحَ رواكا دونون بون تو اسكا دلي نكاح اس كالواكا بوكا الما إلى الصنيفة اورالما الوكية يحتى نزديك اورام محرد فرات بين كداسكاه لي باب بوكا اوريدديت العَبُلِ وَالْأَمَةِ إِلَّا بِإِذُبِ مَوُلاهِ مَا وَاذَا تَزَوَّجَ العَبُلُ بِإِذِبِ مَولا لا فَالِيَهُمُ وَيُنَّ فِي سنيس كرغلام اورا ندى كاح كريس كين باجا زب آتا - اور باجازت آتا غلام ك نكاح كريين كرم ركي حيثيت اسكى كرون من قرمن كي موك كقبتِم يُبَاع مُنيهِ وَإِذَا زُوَّجُ الْمَوْلَى أَمَتُ فَلِيسٌ عَليهِ أَنْ يُبَوِّ ثَمَّا بَيْتًا للزوجُ وَلَكِها كماسے اسكى خاطر فروفت كيا جائي كا اور آ ملك اپنى باندى كے نكاح كرنے برخا ورزكوشب باخى كر انا اس برواحب بنيس - وہ آ قاكى تَعْدُكُ مُ الْبِيَوَلَىٰ وَيَقِالُ للزوج مِنْ طَعْرَتَ بِهَا وَطَنْتُهَا وَإِنْ تَزِدَّجَ إِمْرَاتَةٌ عَلَى العب دِحْمَمُ مدمت بجالائيگى اورخاوندى كهديا جائے كاكر جبد تحق موقع مائى بمبترى كرنے اور اكركسى غورت، بزارد رام مربر اس شرط

الرف النورى شرح المساس عَلَى اَنُ لَا يُغْنِيجَهَا مِنَ البَكِبِ اَوْ عَلَى اَن لَا يَزَوَّجَ عَلَيْعَا إِصْرَأَ ۗ ۚ فَإِنْ وَفَى بِالشرُطِ بکاح کرے کدوہ اسے لیے شہرے با ہوکین لیجائیگا یا اس شرط کے ساتھ کہ وہ کسی ا در مورت سے نکاح نہ کردیگا تو خا د مرک شرط ہوری فَلَهَاالهُ مَسَى وَإِنْ تَزُوَّجَ عَلَيْهَا ٱوُ ٱخْرَجَهَا مِنَ الْبَكْدِ فَلَهَا مَصُرُمِتْلِهَا وَإِنْ تَزَوَّخُهَا کرنے پروت متین مہرکی متحق ہوگی اوراگروکسی دوسری فوت سے نکاح کرلے پالسے اس ٹہرسے با مرلیجاً نو و مہرشل یا ٹیکی اور اگر ایسے جانور عَلَىٰ حَيوابِ غيرِمَوُصُوبِ صَيَّتِ السّميّةُ ولها الوسطُ منهُ وَالزوجُ عَنَيّرٌ إِن شَاءَ کے عون کسی عورت سے نیا کے کرے صبی صفت بیان د کی ہمو تومتعین کرنا درست ہوگا اورعواق دریا نی درج کا جائز رایٹی اورشو ہرکوئی ہوگاک اعُطاها ذلك وإن شاء اعطاها قيمت م ولؤتز قرجها على نوب غيرموصو مب فلها خواہ وہ جانوردے اور خوا ہ اس کی تعیت ہے اور آگر صفت بیان نہ کردہ کیڑوں کے عومن نکاح کرنے توحورت میں خواہ دو اور اس کی تعید میں تعید مہرشل یا ئے گی۔ ت كى وفت ، دوسرا . تحت : بهن مربعت ، روكى معوض : برار ما اللغو ، دوسرا محتو ، أزاد . سنته ايك سال - القين، مزار - الشهمية المتعين ، معرر - الوسط ، ورميان - درميان -و ا دا دوج الرجل ابنته الخ فرائع بين كه الركوي شخص ابن وك كانكاح كسي و و استرط كم سائة كرد كرده مجي ابن بهشيره يا ابن اول كانكان اس كمسائة كريكا عقدى حشيت اس طرح دومرك عقد كعوض كى بوكى - تويينكاح اصطلاح مين كاح شغارسي معردت اس کے بارے میں احناف می فرماتے ہیں کہ دولوں سکاح اپنی جگہ درست ہوجائیں سے اور اس صورت ایس اِن میں سے ہرا یک کے واسطے مہرمٹل ہوگا۔ ا مك الشكال كاجوات : اكركون اس حكري النكال كرد دايات صحيح سفعلوم بوتاب كرسول الله له الشرعليه وسلم الله كات نشغاري ما نغت فرائ تو بعريه عقد درست كس طرح بهوگا - اس كاجواب يه دياكيا كه تكاح شغاري مېرىنېي بواكرتا اوراس جگه مېرش لازم كروسينه كى بنا دېر به دراصل نكاح شغار تېنين رمالبذایه عدم صحت کے زمرے سے نکل گیا۔ صرت امام شافعی کے نزدیک ان دونوں عقد کو باطل قرار دیا جائے گا۔ چنا بخہ وہ فراتے ہیں كدان كے اندرا دھا بعنع مہرا ورا دھا بعنع منكوم كالزوم ہو تاہے جكد اندرون نكاح اشتراك منيں ہوا كريًا - اخِياف اس كا جواب دسيّة بوسة فرات بي كه اس كه اندر مبراس طرح كى چيز كو قرار دياً جا تابيحب یں اس کی اہلیت ہی موجود رہنیں کہ اسے مہر فرار دیں۔ لہٰذا الیسی شکل ٹیرَ عقد باطل ہُو َنے بجائے مہسر مثل کا دجوب ہو گا ۔

ازدو وسروري الله 88 وائ تزوج حداله فهلته بس اگركونی شخص كسى عورت سے اس شرط كے سائق نكاح كرے كه وه سال كھراسكى خدمت کرنگایا بیکه وه قرآن کی تعلیم دیگالین ان میں سے کسی کومېر قرار دے تو خاو ند قلب موضوع اورمعیا ملہ س بونیکی بنا ربر عورت کی خدمت بجانتهیں لائیگا بلکہ وہ مهرشل ا دا کر سگا ۔ حضرت اُ مام شافعی فرماتے ہیں کرمبرتومقرر کرده می فرارمائیگا - ان کے نزدیک شرط کے ذریعیجس شے کا بدلہ لینا درست ہوا س کا مبرقراد دینا تمجي درُستُ ہوگا ۔ عُنُدالا حنامن بواسطهُ مال طلبُ نيكا ۾ ناگزيرِب اورنٽ ليم قرآن يا خدمت كاجبانتك تقلق سے وہ مال میں دا فل منہیں۔ بس مہرشل کا وجوب ہوگا۔ البتہ اگرابسا ہوگہ کوئ غلام با جازت آت نکاح کرے اوروہ خدمت کوم مقرار دے تواس صورت میں عورت کواس سے خدمت لینا درست ہوگا۔ اس الني كماس كے واسط عورت كى خدمت منزله خدم ب قام ا ولا يجوي نكاح العبد والامتر الا-عندالا حنات اكركونى غلام ياباندى كاح كري تواس كانغاذ اجاذت آتا برموقوت بوگا اگردہ اجازت دیکا تو نا فذہوگا در رہنہیں حضرت امام مالک غلام کے از خود نکاح کرنے کو درست قراردسية بي -اس كي كروب وه طلاق دس سكتاب يو أسع نكاح كرنيكا بمي حق بوكا -ا حناف كا مستدل ترمذي شرليف وغيره كي بدروايت يسي كم بلاا جازت والكاح برنبوالا غلام زاني سيه. وَا وَازوج المعولي امترال فرملة بن الركوي أقاابن باندى كالسي مص كم سائع نكاح كردے تو أقايري برگزوا جب نبیں کروہ باندی کواس کے شوہر کے گھرشب باسی کے لئے بھیے ملکہ باندی حسب دستور خدمت آقا انجام دین رہے گی ا دراس کا شوهرجس وقت مُوقع اُلئے گا اس سے بمبتری کرے گا۔ اس لئے کہ آ قا کا جہانتک معالمه سيد است با ندى اوراس كے منافع دونوں برملكيت حاصل سے اوراس اعتبار سے اس كاحق زيا دہ توی سے - اور شب باشی کرانے میں اس کے حق کا سوخت ہو مالازم آ ماہے -وان تزوجهاع احدواب الإ-كونى شخص بطورم بركسى جانوركو مقرركرا ورفقطا سكى جنس ذكر كريد ، نوع ذكرة كرك يواس صورت ميس شوم كويرى حاصل موكاكه خواه بطور ممرا وسط درجه كا دبى جانور ديد ا درخواه اس کی قیمت کی ادائیگی کردے ا ورمهر کی جنس جمهول بوسے کی صورت میں مثال کے طور مراسطرت كېناكىيىك كېۋىدى برنكاح كيالة حضرت امام ابوصنيفة فرماتے ہيں ياتسميد درست مرموكا وراس بنار بر وه مېرمنل ي ادا ئيگي كريگا۔ وَ ذِكَاحُ الْمُتَعَانِ وَالْـمُوَقِّتِ بَأَطِلُ ادرنكاح متعہ وموقت دونوں باطــل ہيں۔ متعبروموقت نكاح كاذك

الشرفُ النوري شرط المالي الدو وتر يزوري الم من صبح المنتقدة والمكونة الخراكية المراكبة المركبة والمراكبة المركبة والمركبة والمركبة والمركبة والمركبة المركبة المر <u>برت مک تمتح کرنے ‹ نفع انتمالے › دے ۔ اور عورت کیے کہ تو مجہ سے تمتح کرنے ۔ تمتع میں لفظ تمتع کہنا ناگز پرہے ۔ احمات</u> كي نزد كي متعد حرام ہے - حضرت ابن عباس كيطرت اس كاتحليل كى شہرت سے بشيعوں كامسلك سي ہے ، حضرت على كرم التيروجيدا وراكثر صحابة كرام رصوات الشرعكيهم جعين سن اسب كى مخالفت كىسب صحابة كرام وكاستال كيد روایت ہے کہ رسول الشر صلے الشرعليہ سلم سے اسے نجر کے دن حرام فرما يا- يدروايت بخاري و المين خفرت على سے مروى بے اور رسول الشرصلي الشرعليه وسلم كا است فتح منح مكرم ك ون حرام فرمانا مروى ب يروايت مسلم شركيت بين ہے تواس کا منسوخ ہونا نابت ہوگیا ا در کھزت ابن عباس شیسے منقول سے کہ انھوں نے اس فتو ہے سے دلجوع فرالیا تھا محقق ابواكطيب لسندى شرح الترندي ميس فرمات بيس كدية أغاز اسلام ميں جائز تقا يعرفرا م كرديا كيا - المازري كينة ہیں کہ نکاج متعہ جائز تھا بھرنسوخ ہوگیا. یہ احادیث صحیحہ تابت ہے ادراس کے حرام ہوتے برا جماع ہے۔ ا ورببترعین کی امکی جماعت کے علاوہ کسی سے اس کی مخالفت منہیں کی - علامطیبی کہتے ہیں شیخ می الدین نے فرماً یا کہ اس کی حرمت اورابا حت دوبار ہوئی ۔ یہ غزوۂ خیبرسے پہلے حلال تھا بھرخیبرے دن حرام کردیا گیا بھر فتح مکہ ا کے دن مباح کیاگیا اور یہی عزوہ او طاس کا سال ہے کہ دوبوں متصلاً بیش آئے بھربین روز کے بید مہیشہ کیلئے حرام کر دیا گیا ۔ اور حضرت امام الکھے کیطرف اس کے جواز کی شہرت غلطہے اس لئے کہ امام الک نے سوطل میں اس کے وام بونے کی مراحت فرا فی ہے۔ حافظ البن تجرح فربلت بهي كرحفرت ابن عباس عياس المصحة كحطال بونيكي روايت صحيح منهي اس لئ كداس رقات كراوى موسى بن عبيده بي اوروه منهايت صعيف بين والم محرج فرات بي كربم الم مابوصنف أن ب حفرت جاديك ودان سے حفزت ابرام اليا اورا مفول نے حصرت ابن مسعود سے دوايت كى عوروں كے متدبك بارك مين كرصحا بركرام نف بعض عزوات مل كرسے دور مون ك بارے ميں ضرمت اقدس ميں عرص كالومت، ى رخصت دى كى يى برياتيت نكاح وميراث وممري منسوخ موكيا-اورنكاج موقت كي شكل يدبي كوابول كي موجود كي مين دس روز ياا يك ما ه كيل كسى عورت سي نكاح کیا جائے۔ الجو تقرق میں اسی طرح ہے۔ امام زور فرماتے ہیں کہ نکاح صحیح ہو گا اور مرت کی شرط باطل ہوگی۔ ا حنا میں فرماتے ہیں کہ مقاصد نکاح کا حصول مؤقت سے سنہیں ہوتا اوراس میں تا میدودوام شرط ہے۔ وَتَذُوبِجُ الْعَبْلِ وَالْأَمَةِ بِغَنْدِإِ ذُبِ مَوْلًا حِمَا مَوْ قُوْحِ فَانُ أَجَازَ ﴾ المَوُلِ ادر فلام وباندی کا بلا ا جازیت آ تیبا نکاح اس کی اجازت پرموقوت رہے کا اگر آ قا جازت دے لو ناف ز جَاءً، وَإِنُ رَدٌّ ﴾ بَطَلَ وَكُذُ لِكَ إِنْ ذَوَّجَ رَجُلٌ إِمْرَأُ ۚ ۚ بِغَيْرِيضًا هَا ٱوْرَجُلَّا بِغَيرِ ا درا جازت مذدے تو باطل ہوجائے گا اورا محافرح آگر کو ٹی شخص کسی عورت کا نکاح بلااُس کی بعثامنری کے پاک

الرف النورى شرح المراي شرح الردو مت دوري ﴿ عِنْ النوري شرح المراي الردو مت دوري ﴿ عَنْ النوري اللهِ عَنْ النوري النوري اللهِ عَنْ النوري ال رضاً ﴾ وَيَجُونُ لِا بنِ العَيِّمَ أَنُ يَزُوِّجَ بنتَ عَبِّه مِنُ نَفْسِهِ وَإِذَا أَذَنْتِ حَمُواً \$ كُلاً حِ کا نیاح بلااسکی دمنا مندی کارے دائس کامکم ہوگا ، اور مجا کے لائے کیلئے یہ درست ہے کہ وہ تحیاک لاگی کا نیا تا اجنے کرے اور میرکون کورٹ أَنُ يُزْدِّحِهَا مِنُ نَفْسِهِ فَعَقَدَا جُحُضُرَةٍ شَاهِدَ يُنِ جَائِزُ وَإِذَا ضَمِنَ الولِيُّ الْهَهُمَ اللهُزُأَةِ كسي تفق كواسكانكاح ابيضي كرسكي اجازت ويدكوا وروه كموجودكي شابدين نكاح كراية ودرستدب اود الرولي عودست مهرى صمات الو صَمَّ ضَمَانُ وَلِلْمَزُا وَ الخيامُ فِي مُطالبَةِ زُوْجِهَا أَوُ وَليَّهَا . درست ہے اور عورت کو یہ حق ہوگا کروہ خاوندسے مطالبہ کر سے یااس کے ولی ہے . فضولي كخ بحلح كردينے وغيره كا الى وضت المنيار النهمة المام رنا الأحمة الماندي المحضَّرة الموجود كا النيار الفيار الفيار القيار ال م وتذويج العبيب الحرب فرات بي ك الركسي فضول في سي غلام يا با بذي كا فكاح ان كاما كى اجازت كى بغيراز خود كردياا ورآ قاسے اجازت لينا فرورى نه سجي تواس صورت بي اس مكاح كا نفاذ اجازت ملى قوت ومخصرت كا أكروه اجازت دييك كانا فذموجائيكا درمذ باطل وكالعدم شما رموكا -اصل اس بارسے میں تر مذی شریف کی میر روایت ہے کہ جو غلام است مالکین کی اجا زیت کے بغیر نکاح کریں وہ زائی ہیں . لینی انکانکاح منعقد نہ ہوگا۔ اسی طرح کی روایت ابن ماجہ میں بھی ہے۔ ایسے ہی اگر کسی فضول نے مردیا عورت کے مكرواجازت كيفيرانكانكاح كرديا يونكاح كانفاذا نكى اجازت برموقون دمخفرس كا. حضرت امام شافتيح فضنولي كے سارے تقرفات كو باطل وكالعدم قرار ديتے ہيں - حضرت امام احريث يم اسى طرح مرق ب كيونك وه فرات بي كه فضولي كوا ثبات حكم ير فكررت منبي بوق بي أن كے تقرفات كو بھي كالعدم قراردي كي. ا خنات ا كے نزد كيك ا يجاب وقبول اس كى الميت ركھنے والوں سے برمو تعربوب كے باعث لغو و بركار قرار منبي ديا جاسكنا بهت سيبهت اسدا جازت برموقوت كجمه سكتر مين اور فضولى كاجهال تكتعلق سي السرار حيرا تبات مكم يرقدرت منبي ليكن صرف اس بناء برحكم كالعدم منهو كالمحض مؤخر موجائ كا. ويجوي الإس العسم الو فرات بي كماكر يجازا د بعائى ابنى جازا دبهن سے اپنانكا ح كرك تودرست امام زفرا و و الرب المبار ت المروري ب جوتره من الماط منه -فرات مبي كرورت الربا الغرب تويه جائز منها اوراكر بالغرب لواس كي إجاز ت عزوري ب جوتره من الماط منه -واد اضمن الولى المهم الخ - مهرك سلسليس به درست به كدولى اس كى صنمانت كيك اس سنع كم عقد كرت والے کے وہی کی حیثیت اس سلسلہ بین فقط سفیر کی ہوتی ہے اور حقوق نکاح اس کی جانب ہیں لوٹتے البتہ ضمانت کے درست مونیکی دو شرطیں قرار دی گئیں۔امک تو یہ کم ول نے بحالت صحت ضمانت لی ہو۔مرض الموت میں اس کی ضمانت درست ند ہوگی ۔ دوسرے یہ کہ عورت کے بالغہ ہونے پر وہ اسپنے آپ اس ضمانت کوت کیم کرے اور نا بالغہ

الرف النورى شرط المراد وسرورى الله ہوتو اس کے ولی نے صنمانت تسلیم کی ہو . بعد صنمانت عورت کو میرختی ہوگا کہ خواہ ولی سے مہر کی طلبگار ہوا ورخواہ خاو ندسے ۔ وَاذَا فَرَّقَ الْعَاضِى بَانِ الزَّوجَائِنِ فِي الْكَاجِ الْفَاسِدِ قَسُلَ الدَّخُولِ فَلاَ مَهْ رَلَهَا وَ اور فاسدنکاج کے اندر مبتری سے تبل قاضی نے ناکے ومنکو صی تفسیریت کردی تو عورت مہسر ما یا کے گی ۔ كُنْ لِكَ بَعَدَ الْخَلُوَّةِ فَإِنْ دَخَلَ بَهَا فَلَهَا مَهُرُمِتْلَهَا وَلَا يُزَادُ عَلَى الْمَسَمِي وعليها العلاةً ا پسے ہی بعد خلوت اگرالیسا ہوا ، اور اگر اس کے سائے ہمبستری کرلی ہو تو وہ ہمرمثل کمستی ہوگی اوراسے متین مہرسے زیا وہ زدیں ہے اواس پر ت وق وَيَتْنُبُتُ سَيَبٌ وَكِي هَامِنُهُ وَمَهُرُمِتُلِهَا يُعُتَبِرُبِأَخَوَ ابِتِهَا وَعَمَّا بِهَا وَبَنَات عَمَّا بَهَا وَ بوگی ادراس کا بچراس تخفس نے تابت اکنسب ہوگا ادرمبرشل میں اس کی مبہنوں ، مجھ پھیوں اور پچپازاد بہنوں کے مبرکا اعتبار ہوگا اور اسکی لَا يُعُتَّبَرُ بِإِنْ مِنْهَا وَخَالَتِهَا إِذَا لَكُمِّتَكُونَا مِنْ قَبِيلْتِهَا وَيُعَتَّبُرُ فِي مُفْرِالْهِثْلَ أَنُ يَسَادِي اں وخالدا س کے خاندان میں سے نہونے پران کے مہر کا اعتبار نہ ہو گا اور ہرمثل یہ معتبر ہو گاکہ دونوں غور تیں باعث ر الْهُنُ أَكَانِ فِي السِّنْ وَالْجَهَالِ وَالْهَالِ وَالْعَقْلِ وَالْعَقْرِ وَالْمَانِ وَالْعَالِمَ وَالْعَقْرَ عمسه ادر مجسال أور مال و عقسل دوین ونسب وشهسر و زیار وعفت برا بر مهرمثل وغيره كاذ وَاذَا فَرِّقَ العَاصَى بَينَ الزوجِينِ فِي النكاجِ الفاسِلِ الزيرِمُّا نكاح فاسدوه کہلا تا ہے کہ صحت کیا ح کی شرائط میں سے کوئی شرط اس میں باقی رہ جائے ۔مثال کے طور پر بلاگوا ہوں کے نکاح -اس كا عكم يربي كرعورت ك سائحة خواه خلوت مجى بموكلي بمومكر مبسترى كى نوبت ندآئ لوكيد واجب يزبوكا البة اگراس نکاح کے بعد عورت ہے ہمبستری کرلی تو مېرمنل کا وجوب ہو گا کہ مگر اس میں اس بات کی شرط ہوگی کہ یمهر مقررہ مہرسے بڑھا ہوا نہ ہو۔ اگرم موشل کی مقدار متعین مہر کے مساوی ہویا مہر متعین سے کم ہواتو اس صورت میں مہر مثل لازم ہو گا اور زیادہ ہولتو اضافہ واجب نہ ہو گا۔ نکاج فاسد میں عورت کے بحد کانسب اسی مردسے ثابت ہوگا۔ حضرت امام محمدؓ کے نز دیک اس کی مدت ہمبستری کے وقت سے شمار ہوگی ا درمفتیٰ بہ قول بہی ہے۔ بعث خاکر سمبستری کے وقت سے وضع حمل مک جھاہ کی مرت گذر رجائے تو اسی شخص سے نسب ناست ہو گا اور چھ ماہ

کا عنبار وقت نکاح سے ہوگا۔ و کھور مثلها یعت بر ابد عورت کے مہرمثل کا جہاں تک تعلق ہے اس میں عورت کے باپ کے خاندان کا اعتبار کیا جائے گا مثلاً مجوم کھیاں اور چپازا دہم نیں و عیرہ۔ اس کے بعد صاحب کتاب ان چیزوں کو بیان فراد ہے

ہے کم ہونے پرنسب تابت نہ ہوگا۔ اورا ما مالوصنيف وامام الويوسف كے نزدىك نكاح فاسدىس كى مدت

الرد وسروري شرح النوري شرح المرك شرح المرك المر ہں جن میں مما مُلت معتبر ہے۔ دو پول عور توں میں با عتبار عمر جمال، مال ، عقل ، دِین ، شہر ، زمانہ اور عفت میں میں وات دیکھی جائے گی۔ لیس اگر باپ کے خاندان میں عورت کوئی اس کے مماثل منہ طے بڑا جانب اور غزعورتوں کاا عتبارکریں گے اوران عور توں میں یہ دیکھیں گے کہ ایسے اوصا ب والی عورت کام ہرکیاہے۔ عورت کی مال ا ورخالہ کے مہرمثل کا عتبار نہ ہوگا ۔ البتہ اگر ماں اورخالہ اس کے باپ کے خاندان سے ہوں مُثلاً اس کی ماں اس كے باب كے جاكى رو كى بولو اس صورت ميں اس كے مېرشل كومعتر قرار ديا جلئے كا اوراس كے لئے دى مېرهر بوگا. وَيُجُونُ تَزُويِجُ الْأَمْةِ مُسْلِمَةٌ كَانَتُ أَفْطِنَا بِينَّا وَ لاَيْجُونُ أَنْ يَنزِقَّجَ امَةً عَلِاحْزَةٍ ا در ما ندی کے ساتھ نکاح کرنا درست ہے خواہ وہ سلمان ہو پاکتا ہیہ ، اور یہ درست نہیں کہ آزاد عورت طنے کے باوجود باندی سی وَيَجُونُ تَزُويِمُ الْحُرِّوْ عَلَيْهَا وَلِلْحُرِّ أَنْ يَتَوْجَ أَدُبَعًا مِنَ الْحَرَائِرِ وَالْإِمَاءِ وَلِيسَ لِهَانَ نكاح كيا جليخ اور باندى كے بوتے بوتے بمي آزاد سے نكاح درست ب اور آزا دفتحض كو جاراً زادِ عورتوں يا جار باند يوسى خاج زا درست ہے يتزوُّجُ بِأَكْثُرُمِنُ وَلِكَ وَلَا يَنَزُوَّجُ العَبُدُ بِأَكْثَرُ مَنَ الثُنَيْنِ فَإِنْ طَلِّقَ الحُرَّ إِحْدِي ا درجارے زیادہ سے نکاح کرنا درست بہیں اور غلام کیلئے دوسے زیادہ سے نکاح کرنا درست منہیں بس اگرا زادشخص جارعورتوں میں ک الابربَع طِلاقًا بَاشًا لَمْ يَجُزُلُمُ أَنْ يَتَأْزُقَجَ رَابِعَةً حَيَّ تَنْقَضِي عِدَّ مُّهَا-ا كم كوطلاق بائن ديد عن اس كے لئے اس كى عدت كذر ين تك چونتى عورت سے نكاح كرنا جائز منى . لغات كى وضاحت - الحراتر : حرك جع أزاعوري - الآماء : امنة ك جع : بانديان الآبيج چار والبَعَة : پوهی و تنقضی : گذرمانا ، عدت پوری بوجانا-في مد كم من صبح التيجوية تزويج الامترمسلية الز فراتي به درست م كم باندى كرسانة نکاح کیا جلئے اس سے قطح نظر کہ یہ باندی معسلہ ہو ماکتابیہ بینی مسلم باندی کیون (ا در جو تخص تم میں سے پوری وسعت اور گنجائش نر رکھتا ہو آزاد مسلمان عور توں سے نکاح کرنیکی تو وہ ا بینے آپس کی مسلمان نونڈیوں سے جوکہ تم لوگوں کی مملوکہ ہیں نکا ح کرے > حفرت تھانوی اس آیت کے تحت فراتے میں کہ لوزر ی کے ساتھ نکاح کرنے میں دوسترطیں لگائیں۔ ایک بیکہ وہ ایسی تورت سے نکاح فیکرسکے جس میں ووصفتیں ہوں - حربی ، دوسرے ایمان - دوسری قید بیکہ وہ سلمان لونٹری ہو۔ امام ابوصنفہ مے نزد مکھ

ان قیود کی رعایت اول به، اوراگر بلار عایت ان قیود کے لوٹری سے نکاح کیاتو نکاح ہموجا کیگالیکن کرام ہت ہوگی .

ان قیود کی رعایت اول به، اوراگر بلار عایت ان قیود کے لوٹری سے نکاح کیاتو نکاح ہموجا کیگالیکن کرام ہت ہوگی .

عند الاجاد بی مدیر کرح و سے نکاح کرنسکی استفاعت کے باوجو د با بذی سے نکاح کرنا درست ہے۔ اسواسط کہ افتا

ان قیودگی رعایت اول ہے، اورالر طار عالیت آن فیود کے لوٹری سے سکا کی گیا توسکا کی جوجا کیا عین کرا ہمت ہوگا۔
عذالا حمات مرد کے حرہ سے نکاح کر سکی استفاعت کے با دجود با بذی سے نکاح کرنا درست ہے۔ اسوا سطے کہ انتخا
کے نزدیک جو مہبتہ می بدریع کم ملک میں جائز ہے وہ بواسط نکاح بھی جائز ہے اور با ندی سے بواسط کم ملک میسین
ہمبتہ می جائز ہے۔ بس بواسط نکاح بھی جائز ہوگی۔ حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ رہ سے نکاح کی استطاعت
ہموتے ہوئے با ندی سے نکاح کرنا درست نہوگا۔ اس کئے کہ ذکورہ بالا آیت میں استطاعت نہوسے اورایان
کی قید موجودگی میں کتا ہم باندی کے ساتھ نکاح
کی قید موجودگی میں کتا ہم باندی کے ساتھ نکاح

درست ہیں۔ وَلایجون امدُ عَلیٰ حوق الله بوتخص با ندی کے ساتھ نکاح کئے ہو اس کاآ زاد عورت کے ساتھ نکاح کرنادرست ہے اور بید درست نہیں کہ آزاد عورت کے نکاح میں ہوتے ہوئے باندی کے ساتھ نکاح کرے ۔ دارقطنی وعیرہ کی روایت میں ہے کہ رسول النتر صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی ممالفت فرائی ۔

marta@om

الدد وسروري ووور الشرف النوري شرط النوري شرط النَّهُ أَلَّ أَوْ لِكَ وَكَانِتِ الْفُنُ قَتُ تَطِلِيقَةً بَا بَئِنَةً وَلَهَا كَمَالُ الْمَهُمِ إِذَا كَان تَلُ بشرطیکے عورت اسکی طلبگار ہوا دریتفریق بمنزل طلاق بائن کے ہوگی ۔ ا در عورت کا مل مہر بائے گی حب کہ خادند نے اس کے ساتھ خُلَا بِهَا وَإِنْ كَانَ بِجُبُوبًا فَرَّتَ القَاضِي بِينَهُمَا فِي الْحَالِ وَلَكُمْ يُؤَجِّلُ وَالْخَصِي يُؤجُّلُ خلوت کر لی بهو ا دراگر شوم رکا آلاتها سل کتا بهوا بهونو قاصی ان دونوں کے درمیان بلا بہلت دیئے تفرنق کردے اورضی کو عنین كُمَا يُؤْكُّ لَكُ الْعُبُّ ثُنَّ وَإِذْ آاسُكُمْتِ الْمَرْأُ لَا وَنَ وُجُهَاكَ فِي عَرَضَ عَلَيْهِ القَاضِي كيطرح مبلت عطاك جائے كى اورجب عورت اسلام قبول كرك اورخاوندكا فربونة قاضى اسے دعوت اسلام دے تعمروه وائر المسلام الأسلامَ فَإِنُ اسَلَمَ فَهِي امْرَأْتُ وَإِنْ أَبِي فَرِّقَ بَسِهُمَا وَكَانَ ذَلِكِ طَلاقًا میں وا خل ہو ملئے تو وہ اسی کی بیوی برقرار رہے گی اوراگر اسلام قبول نکرے توان دونوں کے درمیان تفریق ہو ملئے گااور مَا شُنًّا عَنْكُ أَبِي حَنْفَتَ وَمِحْمَدِ زُحْمَهُمَا اللَّهُ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ رَجِمَهُ اللَّهُ لِيُسْبِطِلاقِ ، الم الوصيفة وراماً محرات فرويك يه بائن طلاق شمار موگ اورامام الويوسف التي نز ديك طلاق سني موگ وَإِنْ أَسُلَمُ الزُّوجُ وَتَحُرِّتَ مُجُوسِيَةً عِرْضَ عَلَيْهَا الاسلامَ فانُ اسِلَمَتْ فَهِي إمْراتُهُ ا وراكر فاونداك المام قبول كرك ا وراسكى منكوم عورت آتش كرست بولة اسى دعوب اسلام دى جلية اگروه اسلام قبول كرك و وُ إَنَّ أَبُتُ فَرَّقَ الْقَاضِي بَينَهُمَا وَلَكُرْتُكُنِ الفُرْقَةُ كَالْاقًا فَإِنْ كَانَ قِلْ دِخَلِ بِهَا اسكى زوج برقراررى كا اورانكا دكمهورت ميں قاصى دونؤ سكے درميان تغربق كرا دے اور برتغربت بمنزل طلاق كے نهر كى بحراكر خاوندائن فَلَهَاكُمَالُ الْمَهُمِ وَإِنْ لَمُ يَكُنُ دَخَلَ بِهَا فَلَامَهُ وَلَهَا-بسترمويكا مولة و وكامل ممريائي كا دراكريمستر موامولة وومر ما ياك كا.

وَ اذَازَةً ج الامة مولاها الح . أراليها موكم قااين خالص باندى يامكاته باندى كا کا ح کسی سے کردے محراسے آ قا حلقہ ناای سے آزادی طاکردے تواس صورت میں باندی کویرحق حاصل ہو گاکہ خوا ہ آتا کا کیا ہوا نکاح بر قرار رکھے یا نہ رکھے اسے قطع نظر کہ اس کا خیادند آزا د تخص ہویا غلام- بهرصورت اسے یہ احتیار حاصل ہو گا حضرت أيام شافغي وللت بي كه خاو مدك إزاد بموك ك صورت مي اسعيه اختيار حاصل بنه موكا-

لیکن اس قول کے خلاف حصر ت بربره رصنی التر عنهاکی بدروایت جمت سے کہ جب وه آزا دہو تی او آن مخضور م

ے ارت احفرایا کہ تیرے سائر تیری بضدیمی آزاد ہے بس بھے اختیار ہے۔ اس میں ملکیت بضد کا حاصل بولم علے الاطلاق ہے اورخواہ خاوند آزاد ہو یا غلام، دونوں شکلوں میں یہ اختیار حاصل ہے۔ واب تووجت آمہ یہ الحز- اگرانیسا ہو کہ باندی بلا اجازیت آ قائلا حکرے اور پھروہ حلقہ غلامی سے آزاد بوجائي تواس كانكاح صيح بوجلي كاسر على العرائكات في كرنيكا حق ما صل نبوكا. نفاد نكاح كالودم

الرف النوري شرح الما الدد وسروري الم یہ ہے کہ باندی میں صلاحیت نکاح موجود ہو کم گا قاکے اس پرحق کے باعث اس کا نفاذ بلا ا جازت آ قاسمبس ہو ما میماس کے نعب آزادی سے بمکنار مونے پر آقاکا حق کیونکہ آتی ندر با اسواسطے اب نغاذِ نکاح ہوجا تھا رَّهُ كَمَا اخْتَيَارِنهُ بِونَا لُوَّاسِ كَاسْبِ مِي سِيمَ لِمُفَا ذِنكاح بعِد آ زِا دَى بِوا ؛ أورشو سِركي ملكيتِ طُلاق كاجب ال یک تعلق ہے اس میں کسی ا در حق کا مصول نئیں ہوا سیل شکل میں با ندی کو خیار فسی ح صاصل ہوئے کی وجه بیمتی که با ندی آزادی سے پہلے قیمن د وہی طلاقو آگا محل قزار دیجا تی تھی اوربعبد آزادی خاو بدگوا کی اور طلاق كاحق مل كيا و دودسرى شكل مين السيامنين بيس بائدى كوتجي الس صورت مين حيار فسي منهوكا-وَمَنْ تَذُوجِ إِمراً مَكِن فِي عقبِ واحبِ اللهِ الرّاكِ بِوكُهُ فِي تَنْخِص دوايسي عورتو ل كَسائمة الك بي عقد یں نکاح کرے جن میں سے امکی کے ساتھ اس کے واسطے نکاح کرنا جائز ہوا ورد دسری سے نا جائز ۔ بتواس مور میں جس سے اس کا نکاح جائز ہواس سے درست ہوجائیگاا ورجس سے نکاح نا جائز ہواس سے باطاف کالعدم ہو جائیگا۔ اورجس قدرمہر کی تعیین ہوئی ہواس کا استحقاق محض اس کو ہوگا جس کے ساتھ نکاح درست ہوا۔ حضرت امام ابولوسف اور حضرت إمام جور كزر دمك دولون عورلون كم مهر مشلير بانشاجائي كا. واذاب أن الزوج عنينًا اجلم الحاكم الحروج يعنن دنامردى يا خصى بوت كي صورت من اس علاج کې خاطرسال تعبر کې دېلت عطاک جليځ گې ۔ دارقطني وغيره ميں حضرت عمر ځضرت علی اورحضرت عبالشرا من مسعود رصی الشرعنهم سے اسی طرح منقول ہے۔ اگر سال بھر میں وہ اس لائن ہوجائے کہ بیوی سے بمستر ہو سے توشیک ہے ورنہ قاضی ان دولؤں کے درمیان تفریق کردیگا اورعورت مطلقہ بائمنہ ہوجائے گی ۔ اور مقطوع الذركوقامنی مهلت مذ دريگا اور بلا مهلت تفرلق كردر كاكريها ب مهلت ب سودسيم. وإذااسلمت المهرأية الزيا أكرم دوعورت مين سے عورت اسلام قبول كرائے تو قاضي اس صورت ميں دوسرے كودعوت اسلام ديگا. بس اگروه دا نزهٔ استلام مين داخل بوگيالو عورت برستوراس كى بيوى برورار رسے گا-وريذان دويون ي كي درميان تفريق كردى جليع كي . اورام الوصنيفية والم محرة كي نزديك يه تفريق بمنزلة طلاقِ ہائن کے ہوگی ۔ حضرت امام نُشا فعن کے نز دیک دعوتِ اسلامنہیں دیجائنگی ملکداگراس سے سمبستری ہو قبل اسپلام قبول کرلیا تو فوری تفریق کردیجائےگی ۔ اوربعد سمبستری اسلام قبول کیا تو بعد تین ما ہوا عالفرلق مرب سرپلام قبول کرلیا تو فوری تفریق کردیجائےگی ۔ اوربعد سمبستری اسلام قبول کیا تو بعد تین ما ہوا عالفرلق ا خاب کامتدل به روایت ہے کہ صفوان میں امیہ کی سوی نے فتح مکے کے روز اسلام قبول کیاا و صفوان ایک اہ بعداسلام لائے مگر رسول الٹر صلے الٹر علیہ وسلمنے ان کا وہی نکاح برقرار رکھا۔ وان اسلم الزوج الان اگر شوم راسلام قبول کرنے إور اس کی بیوی آتش پرسِت ہوتو فرماتے ہیں کہ اس سے اسلام قبول كرے كے لئے كہا جائے كا - اسلام قبول كرنے يروه بدستوراس كى زوجەرسىے كى اور قبول نركے کی صورت میں قاصی دونوں کے درمیان تفرلق کردیگا ۔اوراس فرقت کوطلاق فرارسنیں دیاجا ٹیگا ۔اباس

النرفُ النوري شرح المالية الدو وتروري مين تفصيل بير بي كد اگر شوم راس كے ساتھ بمبتر ہو چكا تھا تواس كو كامل مهر طے گا در مبسترى تہيں كى تو كچر بقي ملكا. وَاذَا سُكَمَتِ الْمَرَا ۚ وَ وَالِ الْحَرْبِ لَكُرِ تَقِعَ الْفَرَقَةُ عَلَيْهَا حَتَّى يَحْيِضُ تَلْتُ حَيْضٍ فَإِذَا كَاضِة ا دار عورت دارالحرب میں اسلام قبول کرے تو مین ما بہواری آنے تک فرقت کا دقوع ننر ہو گا۔ ا در مین ما بہواری آنے برو و زوج بَانْتُ مِنْ نُوجِهِ أَوَا وَالسَّلَمُ زُوجُ الكَتَابِيةِ فَهُما عَلِيْ خَاجِهِما وَا وَاخْتَجُ اَحُدُ الزجينِ ب است بائمنہ شمار موگ ، اور کتا بیہ عورت کا خاو نداسلام قبول کرتے تو ان دویوں کا نکاح بر قرار رم گا اور جب شو برو بیوی میں۔ اِلْيَنَا مِنْ دَابِهِ الحربِ مُسْلِمًا وقعَتِ السِينُونَةُ بِينَهُمَا وَ إِنْ سُبِي اَحَكُ هُمَا وَقعَتَ البينونَةُ ر میں ایک دارالحرب سے دارالاسلام میں اسلام قبول کر کے آجائے تو ایکے درمیان جدانی ہوجائیگی اور اگران دونوں میں سے کسی ایک کو قبید بيُّنْ مُمَّا وَإِنْ سُبِيامَعًا لَحُرِتَقِع البَيْرُونَة وَإِذَا خَرِجَتِ الْمَوْلَةُ مُ النِّيامَ وَاجْرِة تُحَامَ لَهُ كرلياكيا تب يمي دونون كردرميان جداني واقع بوجائے گا دربيك وقت دونوں كوفيد كئے جانے بر جدا ني دانع نه بهو گي ادراگر عورت دارالاسلام مي بجرت أَنْ تَآزُوُّ ﴾ في الحَالِ وَلاعِلَّهُ عَلَيْهَا عِنْ أَبِي حَنِيفَةً وَحِمَهُ اللَّهُ وَإِنَّ كَانَتُ حَامِ كرك أفى توالم الوصيفة وك نزديك اس كے واسط قورى نكاح كرلينا درست بادراس برعد داجة بوك ادراكر حامل بولة تاوضع لُكُمَّتُ أَزَّةً ﴾ خَتَّ تَضَعَ حَمْلُهَا وَإِذَا ارُتَكُ الْحَكْوِ الزَّوجَيْرِ عَلَمَ السّلامِ وَقُعَتِ البينُونِيُّهُ حل اس کا نکار کرنا درست منبی ۔ اور شوہر و بوی میں سے کسی ایکے اسلام سے پھر مانے پر دونوں کے درمیان جدائی ہوجا میگی۔ بينُهُمُ أَوْكَ أَنْتِ إِلْفُنُ قُرُّ بِغِيرِ ظُلَاقٍ فَأَنْ كَانَ الزَوْمُ هُوَ الْمُرْتَكُ وَقَلَ دَخَلَ بِهَا اور یہ جدائی بغیر طلاق کے ہوگی ۔ لہٰذا اگراسلام سے بھرنے والا زوج ہو اور وہ بیوی کے ساتھ مہبستہ ہو دیا فَلَهَاكَ مِنَالُ المَهْرِ وَإِنْ لَكُرِيدُ خُلَ مِهَا فَلَهَا النِصْفُ وَأَنْ كَانَتُ هِي المُرْتِكُ لَا تُعَالِلًا لَمُ المُرْتِكُ لَا تُعَالِبًا لَا مُعَالِدًا لَا المُرْتِكُ لَا تُعَالِبًا لَا المُرْتِكُ لَا تُعَالِبًا كامل مېرىلائ كى - اورىمېسترىنى بوا بولو آ د ها مېسىرىلى كا - ا دراگرىمېستىرى سەقىل قورت اسلام سە بىرگى بولود دەمېركى الْمُخُولِ فَلَامُهُ وَلَهُما وَإِنْ كَانْتُ ارْتَكَا تُ بَعْنُ اللَّهُ خُولِ فَلِهَا جميعُ المَهْمِ وَإِن التَّكَا تى ناموگى - اوراگر دائرة اسلام سے بسترى كے بعد نكلى بولة وه كال مر بائے گا - اور اگر دونوں بيك وقت اسلام مُعَّا شِمْ السُّمُوا معًا فَهُمُما عَلِي نكاحِهِمَا وَ لا يجُونُ أَنْ يَتَرَدِّجَ المُرْتِكُ مسلمة ولامُرتَكَّ سے بھر جائیں اور بھر بیک وقت اسلام قبول کریں ہو ان دونوں کا نکاح برقرار رہے گا اور مرتد شخص کے لئے کسی سلان عورت یا مرتدہ اور وَلَاكَ الْمَا فَى اللَّهِ المورِّدُ لَا يُورُورُو جُهَا مُسْلِمٌ وَلَاكُا فِي وَلا مُرْدَدُكُ وَادْ أَكَا الحد كافرمس نكاح كرنا جائز بني اوراس طريقت مرده مورت كويتكي فرنسي ملان سنكاح كرنا جائزب اور ناكافر ومرتدب ورست اوراكم شويرو الزوجين مسلمًا فَالولَكُ عَلَىٰ دينِهِ وَكُنْ إِكَ ان أَسْلَمُ احْدُهُمُ ا وَلَنَ صَغِيْرٌ حَمَا بَ بیوی میں سے ایک اسلام قبول کرے تو بچے اسی کے دین پر کملائے اوراسی طریقہ سے اگر میال بیوی میں سے ایک اسلام قبول کرنے اوراس کا کو فی چوا

الدو سروري 🚜 888 فَالوكُ المُ كتابِينُ دالا بهوتو بچه کو کت بی تسرار دیں گے -مرح و و من ما درا السلمت المؤلة في دالا حوب و رو سرو مراس و المرابيان المواريان آجائه من مراس من المرابيان المواريان آجائه من من المرابيات المراب واذااسكت المرزاة في داوالحوب الزيركسي عورت ووالحربي رسة بوكها پر اس کی شو هر<u>سے تغربی ہو</u>جائے گی ۔ کیونجر دارالحرب میں شو ہر کودعو تِ اسلام دینا دشوارہے اورا دصرف در ف*د کرنے* کی خاطر جدا نی ضرفرری ہے۔ تو تین ما ہواریاں آنے کوسبب کی حکہ قرار دیا جائے گا۔ اگرانسیا ہوکہ کسی کتا ہیہ عورے کا شوہرداڑہ اسلام میں داخل ہوجائے تو اس سے ان کے نکاح پر کوئی اثر مذیر کی اور دونوں کا نکاح برستور برقرار سے کا اس لے كران كے درميان جب ا غاز ہى ميں نكاح درست سے تو بدرجهُ اولى يد بقارُ درست بوكا . وَاذا خرج احد الزوجين الينا الم الرميان بوي من سيمسي ايك ي اسلام قبول كيا إوركبروه والالحرب دارلاسلام بین آگیا یا به کراسے تید کرلیا گیا تواس صورت میں دونوں کے درمیان تفرنتی ہوجائے گی ۔ حضرت اہا نیا فع^{رج} کے نزدمک تفریق منہوگی۔ اوراگر میک وقت دولؤں قیدی منا لئے گئے موان کے درمیان تغریق واقع مذہرو گی۔ حضرت الم شانعي فرملت مي كدان دولون كردرميان تفرلق واقع بوجلئ كي-نطاحه میکا حناف گے نزدیک فرقت کا سبب دار کاالگ الگ بہونا ہے ، قید بیونا نہیں . اور حفزت امام شافعی *کے نز*دیک فرقت كاسب قيد مونا سے تباين وارمنين النك نزدمك وادين كا الگ الگ بونا ولايت كے منقطع بوت ين مؤ تربه واسب اوریه فرقت کے اندرا فرانداز منہیں ہوتا بخلاف فیدے کہ اس کا تقاصہ یہوتا ہے کہ قید کردہ شخص محص قىدىنىدە كىواسطىموا درىدانقطاع نىكاح بىكى صورت مىس كىس ہے۔ ا حناف خرائے ہیں کدوارمین کا الگ بہونا خوا جعیقی ہو یا حکمی اس مصالح نکاح فوت ہوتے ہیں۔ اس بیکس قىدىكە دە ملك رقبه كاسبب سے اورملك رقبه كاجهال مك تعلق سے ده جب آغاز مين كاح كے منافى سنين تواسے میں وردہ دارالاسلام میں آگئ توصورت کے۔ وَ ا دَاخِرِجِتِ الْمِولَ ﴾ آلا- اُرکسی غیرِ جاملہ عورت نے دارالحرب سے ہجرت کی اوردہ دارالاسلام میں آگئ توصورت اہم وَ ا دَاخِرِجِتِ الْمِولَ ﴾ آلو- اُرکسی غیرِ جاملہ عورت نے دارالحرب سے ہجرت کی اوردہ دارالاسلام میں آگئ توصورت اہم شاہدہ ابوضیفی فرماتے ہیں کہ اس کے ساتھ فوری طور رہمی نیاح کرنا درست سے ۔ تصرت امام ابولوسف مصرت انام شافعی اور حضرت انام شافعی اور حضرت انام شافعی ان اس کے ساتھ نیکا حرکزنا جا بخر نہ ہوگا۔ ان جغرات بے اور حضرت امام مالکتے فرماتے ہیں کہ تا وقتیکہ عدت یہ گذر گئی ہواس کے ساتھ نیکا حرکزنا جا بخر نہ ہوگا۔ ان جغرات ب اس غیرِ حاملہ کو ممل والی عورت پر قیاس فر الیاہے کہ حس طرح حاملہ عورت سے ماوضع حمل نکاح صبحے منہیں مگھیگ اسى طرح أس غيرها مله سي مع أئز مذ بهوكا - حضرت المم الوصنيفة وكام مستندل بدآ يت كريم بيه و كالرجيناج عليكم أَنْ مَنْكِحُوهُر ﴾ إِذَا التيتُمُوهُنَّ الْجُوْسُ هِنَّ دالإبية > داورة كوان وربول سے نكاح كرلينے مِن كوگھ نه برگا جبکه تم ان کے مہران کو دیرو) اس آیت کریمی میں مطلقا ہجرت کر کے آنبوالی عورت کے ساتھ ا جازت علیا

الشرفُ النوري شرح المهما الدو وت مرور فرادی کئی - لېزااس میں عدت بوری ہونے تک کی تیر لگا نا پیکتاب التر برزیا و تی ہوگی -وَإِذَا اللَّهُ احدالزوجينَ الإراكرميان بوي مي سيكوي ايك دائرة است لام سن سكل جلي توان كردميان اسی وقت فرقت ہوجائے تگی تین ما ہوا ری گذریے مک موقوت قرار منردیں گے۔ ایام ابوحنیفی^{م و} اورا مام محر^{م کے} نزدمک یرتفرنتی بغیرطلاق کے ہوگی ۔اب اگرانسیا ہوکہ شوہر دائر ۂ اکتلام سے نسکلا ہوا دراس نے بیوی سے مبتری کرلی ہوتو اِس صورت میں عورت کامل مہر مایے گئی۔ اس لئے کہ ہمبتری کے باعث مہر لازم ومؤکر پروگ اورا سطے رق ہور ہوں کو درہ یہ کا ہوئی ہے۔ اور مہتری نہ ہوئی صورت میں آدھا مہر بائے گی کہ یہ تفراق ہمبتری سے بہلے اسام طلاق دینے سیےمٹ بہت رکھتی ہے۔ اور اگرامھی شوہرنے ہمبستری تنہیں کی تھی کہ عورت دائز ہ اسلام شے نكل كنى يو اس كيهنس مل كا- اس كي كداس ن دائرة اسلام سے تكل كرلضعه (اورشرنگاه سے انتفاع) ِ لَكَا دِي يَوْ يَهِ تَفْيِكِ السِي شكل بُولَئَي جِيبِ فروخت كرنيوالا فِروزحت كرده چيزكو قابض بريز سرقبل فلغ كردے اوراگر مبسترى كے بعدا سلام سے مجرى او پورے مُركى ستحق ہوگى ت کردے اورائر ببستری مے بعد است سے بیری و پورسے ہری ہیں۔ کولا یجون ان بینز وج المسرقال الج - وائرہ اسلام سے سکلنے والے کومسلمہ یا کا فرہ مرتمہ ،کسی سے بمی نکاج کرنا جائز شہیں - اس لئے کہ اسے توقس کرنا واجب ہے اوریدی کی مہلت محض عورو فکری خاطر ہے ۔ اور کاج اس كيواسط باعث غفلت بهوگا - ايسے بي مرتده كو يمي سن كاح كرنا جائز بہيں -اسواسط كه أسے جي عور وفكري خاطرمقيدكماجا تابيه وا دار کان اُحد الزوجين مسلم اله - مار باب ميس عب كادين بهتر بوگا بحركواس كے تابع قرارديں گے باب ك مسلمان بوك كى صورت مين اس كاتا بع اور مال كے بوت براسے مال كے تابع قرار ديں مح. وَاذَا تَزُوَّجَ الكَافِرُ الْجِيرِشِهُودِ أَوْفِي عِنَّ يَهِ مَن كَافِروَ وْلِكَ عَائزٌ فِي دينِهِمْ سَم ا دراگر کا فر کا فر کا فر و ت سے بلاگوا بوں کے نکاح کرنے یاد وسرے کا فرکی عدت میں نکاح کرے ا در یہ انتج بذم بیس جا کر بہوا س کے لبد ٱسُلَمَا ٱُقِرَّا عَلَيْهِ وَا كَ تَزَوَّج المُجِيرِي أُمَّتَهُ ٱوُ ابنتَهُ ثُمَاسُلَما فُرِّقَ بَلِينَهُمُا -د و نوں اسلام قبول کرکسی تو انکا پہلانکاح باقی رہے گاا دراگر مجسی اپنی والڈ ماا بنی لڑک نے نکاح کرتے بھر دونوں سلان ہوجا کین دونوں تفرق کا دی جا لغت اكى وضاحت به شهود به شامر كرجع بكواه مشعده شعودًا بكوا بي دينا ما المهجوسي اتش پرست واذا تزوج الكافر بغير شهود الدوخلاصيك جب كافركافره عورت سي كوابول كي بغير كاح كرد جود وسرك كافرى عرت

گذا رری ہویا بیوہ ہوا ور میں نکاح اُن کے ندمہب کی رُوسے جائز ہو،اس کے بعد دونوں اسٹ مام قبول کرلیں توحفرت امام الوصيفة فرملت مين كم ان دونون كاسابق تكاح برقرارر بها كالم حفرت امام زفراك مركيا بق نكاح برُقرار منرسي كال-حفرت المام الولوسفة اورحفرت الم محرَّد بهرًا شكل مين الأم الوصنيفيَّ في من ا اوردوسری شکل میں حضرت امام زفر سے نزد کیے گواہوں کے بغیر سکاح منہیں خطابات کا جہاں تک کو ہرا ن میں تعمیم ہے اوراس کے زمرے میں سب آجا ہے ہیں امام ابولیوسف وا مام محمد کے نزد دیک منترہ سے سکارہ حرام یں ہے۔ ہوتے پرسب کا اتفاق ہے لیس ہم بھی اس کے تحت آجا میں گے ۔اس کے برعکس گوا ہوں کے بغیر نکان کا حرام ہونا ہوت پر میں نقبہار کا خیلائ ہے ۔ چنا بخہ حضرت امام مالک اور حضرت ابن ابی لیلے سے اس کا جواز منقول ہے '۔ کماس میں نقبہار کا اختلاف ہے ۔ چنا بخہ حضرت امام مالک اور حضرت ابن ابی لیلے سے اس کا جواز منقول ہے '۔ للنذا تكاح بلاشهود ووسري صورت كذمرت مين مراح كا الم الوصنيفة كے نز دمك كا فركيائے حرمت كا أم سب بهونا سراز روئے شرع سے كدوہ شرع حقوق كے نحاطبين یں سے ہے بہت اور ندازروئے حق زو ج کا فرکہ اس پراس کا عقادیمہیں. لہٰذالا زمی طور پرزکیاح درست قرار دیا جائے گا اور نکاح درست ہوئے برم لیان ہونیکی حالت نکارح کے باتی رہنے کی حالت ہے اور آبات عياً سي كه بقارنكاج كي حالت كيولسط شهاً دت كي كمبي عن شرط سبي لگا ن كري . ره گري عدت يو و ه من في ع ب و جهر م يا . كان تزوج المعجوسي امدَ النور أكر كا فرمحرات مي سي كسي محرمه سي نكاح كرك مثلًا بني والده يا ابني مبيل سه . اس کے بعد وہ دونوں اسلام قبول کرلیں توسب ائماس پڑتفی ہیں کدان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے گی۔ امام ابوبوسف وا مام محرُر کے نزد میک تو اس کا حکم بالکل عیال سے اس لئے کہ وہ تو محارم سے نکاح مرب می مربید ہے۔ حضرت امام ابوصنیفی کے نزدمک اگرم درست ہے مگر محرمیت کے بقائے نکاح کے منافی ہونے کی بنار برتف رلق نا گزیرہے۔ وَانِ كِانِ كِالرِجِل ا مِراتًا بِ مُرّتًا بِ فَعَلَيْهِ أَنّ يُعِدِ لَ بِينَمَا فِي القسمِ مَكُونُ كَانَتَا أَقُ اوراگر کوئی شخص دو آزاد بیویاں رکھنا بوتواس پرلازم ہے کہ ایکی باری کےسلسلہ میں انصاف کرے خواہ درون باکرہ ہوں یا تُتِيَبُنُ اواحدًا مهماً بكرًا وَالآخرى ثيتًا وَإِنَّ كَانت احدَلِما حرة وَالاخرى أمَّةُ فَالْحرةُ دونوں سیدیا ان دونوں میں سوامک تو باکرہ بوا در دوسری نیبد - ادر ان بولوں میں سے ایک کے آزاد اور دوسری کے با نری ہوت پر النلناب وللامة التُلكُ ولاحق لهن في القسم في كال السَّفَم وكيرًا فِرُ بَمَنُ شاءمنهن گرّہ کیلئے ٹوبت کے دولمت قرار دیئے جائیں گے اور اندی کیلئے ایک المث اور بیولی *نے واسلے ب*حالت سفر نوبت کا حق مہیں ۔ انہیں وَالْاُ وَسِلِّ ان يَعْوِرَعَ بَينِهِ قَ فَيُسا فِمْ بِمَنْ خَوْجَتُ قَرِعتها وَ اذا رُضِيَتُ إِحْلَامِ جَن كِسائة مِنْ يَهِ سِغِرُكِ الدَّانِ ان كَادِمِيانَ قَرْعَ الزازى بِ بِعِرْقِهِ الزازى فِي جَن كان مَكَن كا

الرف النورى شرع المراد وسرورى المرد وسرورى بیوبوب کی نوبت کے احکام کابیان مرم کو و منه کان کان کان کار اورا مان الدو الرا الرکسی شخص کی بیولیز نکی تعداد دویاد و سے زیادہ بهوبواسے چاہئے کہ ان کے ساتھ رات گذارید اور پہنائے اورانس و تعلق میں جی الامكان مساوات سے كا م لے اورانے درميان اس سلديس كونى فرق والمياز ندبرتے اس ميں كنوارى، عِيْرُمُوارَى، يراني اورني، مسلمان اوركما بيه كاحكم عند الإحناف يحسال ہے۔ اس كے كه ارشادِ رباني " وَلَكُ تستطيعُوا أن تعكِّ الوابين النساء " دالاًية) مطلق اوربغيركسي قيدك بهم أنمُهِ ثلاثة فرمات بهن كرباكره كيمان سات روز ا ورغیر باکره (ثبیبر) کے بہال مین روز رہے ۔اس کئے کہ بخاری وسلم کی روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ اس كا جواب يه ديا كياكدان روايات كمعظ يه بين كم بارى كا أغاز نئ منكوصت بهوا وريك شوبر باكره كيهان سات روز رہے تو دوسری بیولوں کے بہال بھی سات ہی روز قیام کرے اور باکردے بہال تین روز گذارے تو دوسری بیولول کے بہال تھی تین روز نسر کرے۔ وان كانت احد الهما حوة والاخرى امتران الرايسا بوكسي فض كي دويويان بول مران من سامك بیوی آزاد عورت ہواوردوسری باندی ہوتو آزاد عورت کے مقابلہ میں اس کا حق تضعت ہوگا۔ لین اگر آزاد عورت كيبال چارروزرس يوباندى كياس دوروز - يئ<u>ا مين شياء منهن</u> الح^و دينني يؤبت كي تعشيم كالعلق حفر <u>سه ب</u>يد اورسفرس يعشيم لازم نهيں رمہتي ملكتيوم كوية حق والمتيار مهومات كدان ميں سے جس كوچاہے اپنے سائة سفر من كيجائے، اور دوسرى بيولوں كومز لے جائے. البة دلدس اورکسی کے دل پرمیل آئے سے بجائے کی فاطر اگرقر عدا ندازی کرلے اور بھر قرعہ میں جس بوی کا نام آجائے اسے ساتھ لیجائے تو یہ صورت زیادہ بہترہے۔ حضرت اہام شافعی قرعد اندازی کوواجب ولازم قرار دیتے ہیں۔ اس لئے کہ بخاری ومسلم میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی انٹر عنہاسے روایت ہے کہ رسول السُّرِ صلى السُّرِ عليه وسلم قصدِ سفر فرمات وقت قرعها مُدازى فرماياكرت تقد - أحناك اس كجواب بين فرمات بي كرا تخفرت صلى الشرعليه وسلم كاليكمل محض ازواب مطيرات ى دلجون كى خاطر تقالب يرجك واجب محض ستحب يوكا-واذا دصيت الزيكسي بيوى كالبني نوبت دوسرى كوديد بنا درست ب دروايات يسب كدام المومنين حضرت سوده رضى النُرعنبهانے اپنی نوبت ام المؤَنسِ وحضرت عائسَتْه صديقة رصٰی النُّرعنبها کیواسیط مهر فرما دی متی ـ

كتأب الرضاح لِيُكُ الرِّضَاحِ وَكَتْهِ وَا وَاحْمَلُ فِي مَنْ وَ الرِضَاحَ تَعَلَّقُ بِرِ الْحَرِيمُ وَمُلَّ فِي الرضاع دوده کمینے یا زیادہ ، مرت رضا عب میں بینے پر حرمتِ رضا عب نیا بہت ہو جائے گی۔ ۱ مام ابومیندھ کے ز د کمک عِنْدُا أَوْحَلَيْفَةُ رَحَمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ الرَّهَا مِنْ اللَّهُ الرَّهَا عَ مت رضاعت وعائي سيال اورا مام الويوسف وامام محرو كي نزديك دوسال بيدا ورعرت رضاعت كذران يردود صيغ لَمُ يَتَعَلَّقُ بِالرِّصَاعِ تَحْرُكُ مُرُ وَحِرْمُ مِنَ السِّمَا خَارِجٌ مَا يَجِرِمُ مِنَ النَسَبُ إِلَّا أُمَّ أُحْتِ مِنَ کے باعث بڑوت حرمت نہوگا ۔ اور رضاعت کی بناد پر وہی حرمت نابت ہوگی جونسب کی بناد پر بُوئ ہے بحر رضاع بہن کی والدہ الرضارط فَانَّذَ بِجُومُ لُدَاكُ يَازِقَ جَهَا وَلا يَجُومُ أَنُ يِتِزَوَّجَ أُمَّرً احْتِهِ مِنَ الشَّهَ كُنُتُ ك كداس كرسائة نكاح كرلينا درست ب . اوريه جائز منين كرنسبي مبن كى والده سے نكاح كيا جائے . اور يخز رضاعي ا بُنب مِن الحرّضَاع يجُونُ أَن يَلزُوّ حَهَا وَلا يجونُ أَنْ يَلزُوَّ جَ أَخْتَ إِبنِه مِزَالِسّب والحکی ہشیرہ کے کواس کے ساتھ نکان درست ہے ۔ اور یہ جائز میں کونسی الاکے کی ہستیرہ سے نکاح کر سے ۔ وَلا يَجُونُ أَنُ يِتَزَوَّجُ إِنْرِا ۚ البخِهِ مِنِ الرَّفَاعِ كَمَا لا يَجِونُ أَنْ يِتَرِوجَ إِنْرِأَةً ادریا کرنیں کہ اسے رضای اوک کی بوی سے نکاح کرے جس طرح کر بہ جا کرنیں کہ اسے نکسی را بُنِه مِنَ النَّبَ -ومرك المير سے نكاح كرم. لغت كى وض إلى الرضاع ووده بنيا عليل كم كثير وزياده مفت الذراء عربم حرت العن من دوده الرضاع - رضاع - راء ك زريك سائة جما ق يا مقن من دوده ينيان كال مع مقصودا ولأوا وركسله والدوتناسل بمي بهوتاب اوزيه كي ا زندگی کا بتدار دارومداررضاعت بربروار اب -اسی مناسبت کے باعث ا تکام نکاح سے فراغت کے بعد رضاعت اوراس کے احکام بیان کئے گئے۔ قليل الرضاع وكتابوكا الزاس سے قطع نظركه دوده كم بيا ہويازياده ، رضاعت كے باعث ان سارى عورتول سن مكان جرام بوجاً ما بيحن سے نسب كے باعث بكائة حرام سے - اكابرصحابة كرام يمي فرملتے ہيں -حفرت الم شافعي أورحفرت الم محرة كزريك بالخ بارجمان حوسني اوردو دهبيني ف رضاعت ثابت ہوئی ہے۔ اس واسطے کہ مسلم شریف ہیں ام المؤمنین خصرت عاکث رصی التر عنبا سے روایت

الشرف النورى شرح سے آنحفرت صلے اللہ علیہ سولم نے ارشا د فرمایا کہ ایک دوم تبہ چھاتی چوسے سے حرمت تا بت منہیں ہوتی ۔ ا حاف فرلت بين أس طرح تفصيل نبين فرائم التي ارضعني " ا ور حديث شريف مي من ارضائع ما يحرم مِن النسرَبِ" بين اس طرح تفصيل نبين فرماني لئي -ا در بوالسطة خروا حد كما ب التررياضا فيه درست نبين. رہ گئی مُذَکُورہ بالا روایت تو وہ منسوخ ہوجگی، حضرت عبدالترابن عباسؓ کے قول سے اسکامنسوخ ہوما واقعٰج ں ق الرضاع عندا بیحنیفة الخ - رضاعت کی مرت کتنی ہے۔اس کے باریمیں نقبار کا اخلاف ۔ حضرت امام الوصنيفة من مزد كمي وهاني سال، اور حضرت امام الوبوسف وحضرت امام فحسر المريخ نز و مكط وقو برس مُدب رضاعت ہے۔ فتح القدير وغيره بين اس كي تصريح ہے . حضرت امام شافعي مح نز د كي بھي دُوسي برس ہو۔ حفرت امام زفرت کے نز دیک مدت رضاعت میں برس ہے . بعض کے نز دیک بیند رہ اوربعض کے نز دیک جالبین کا برس ا ورنعض کے نز دیک مت رضاعت ساری عرب. جعفرت المام آبويوسيف وريضرت امام محت شد كامستدل آيت كريمية وُحَلُم ُ وَفِصَالهُ ثَلَّتُونَ شَهِرًا " ايت كريم حضرت المام آبويوسيف وريضرت امام محت شد كامستدل آيت كريمية وُحَلُم ُ وَفِصَالهُ ثَلَّتُونَ شَهْرًا " ايت كريم میں حمل اور فضآل دولؤں کاعرصہ میں مہینہ بتایا ہے۔اور کم سے کم مرت حمل چھ مہینے ہے۔ لہٰڈا برائے فضا لُ وومرس کی مدت برقرار رسی - علاً و ہازیں رسول الٹرصلے الٹرعلیہ دسلم نے ارشا دنے۔ مایا کہ رضاعت دورس کے بعد نہیں۔ حضرت امام ابوصیفے می کا محت تدل تھی مذکورہ بالا آیت کریمہ ہے۔ اور وہ استدلال کرتے ہوئے فراتے میں کرانٹر تعالیے اس میں دو چیزوں کو میان فرایا اور دو بؤں ہی تحیوا سطے مدت کی تعیین فرائی تواس مرت کو دوبوں کیواسطے پوری پوری قرار دیں گے۔ لہٰذا رضا عتب کی مرت بھی ڈھائی برس اور تکل کی پت بمي رُصاني برس بهو كي - البتر مرت مل كا جهانتك تعلق بياس كالم بهوناا حا ديث سية ما بت بهونا بيا دراس کے برعکس رضاعت کی مرت کا کم برونا تا بت نہیں بہوتا۔ بیٹ مدت رضاعت ممل دھائی برس بہوگی -اور مرت رضاعت کے بعد دوده سینے سے حرمت رضاعت نابت نم ہوگی طرآن اورمصنف عبدالرزاق وغیرہ میں روایت ہے کہ مرت رضاعت پوری ہونے کے بعد رضاعت نہیں۔ الاام اختمن الوضاع الد جوعورتين نسب كيوم سعرام بوق بين اوران سي كال جائز ببين بوتا وه رضاعت کیوجہ سے بھی حرام ہوجاتی ہیں۔البتہ رضاعی بہن کی نسبی مات اس سے سنٹنی ہے کہ اس سے کوئی رشتہ ایسا حرمت کا نہیں جس کی بنار پر اس سے نکاح جائز زہو، اور اسی طرح لوٹ کے کی رضاعی بہن کی ماں سے نکاح درست ہے کہ اس ہے کوئی رشتہ ومت نسکاح کا تہیں۔ تنبيت كلاء فيرمت رضاعت كالتمق عورت كا دوده يبيغ كے ساتھ خا شره اوروه غورت زنده مهو ما مرده - دوسرے يه قيدہے كم عورت كى عربؤ سال مى كم نه بهوكميونكر بؤسال سے كم عمسه والی عورت کے دور صر سے حرمتُ رضاعتُ ثابت نہوگی ۔ وجدید ئیے کہ دودھ کا حکم بھی اسی سے متعلق ہوگا جسے

الخرث النوري شرط الموالي الدو وت روري الم پیدائش متوقع ہورا وراس ہے کم عرمی ولادت کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی ۔ لہٰذا نو سال ہے کم عروالی کا حکم مرد کا ساہوگا کہ اس سے حرمتِ رضاعت متحقق نہ ہوگی۔ الك الشكال عاجواب ، فقهائة كام صيف شريف يحرم من الضاع الحرم من النّسب كم علم سه الم الانتحت اوراخت الابن کو جوسکتنتی قرار دیتے ہیں اس کے اوپر عقلی اعتبار سے یہ اشکال ہوتا ہے کہ اس کی وجسے مدیث کے عوم میں تخصیص برا ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ دیا گیاکہ ستنی شکلوں کا حوام ہونا ہو جہ حرمت مصابح ہے بوجہ نسب نہیں ۔ لہٰذا نقہار کرام کی سننے کردہ شکلیں عدیث میں شامل ہی نہیں قراردی گئیں۔ ولا بجو بنان یازقہ آموا کا آبنہ الح فراتے ہیں کہ جس طرح نسبی بیٹے کی بیوی سے نکاح جا کر نہیں بڑھیک اسی طرح رضاعی بیٹے کی بیوی کا حکم ہے کہ اس کے ساتھ بھی نیکا خ کرنا جا گزشہیں اور باعتبار حرمت نیکاح رضاعی اور نسبى بينے كى بيوى كے درميان كوئى فرق تنہيں، تكاح حرام بونے ميں دونؤں كا حكم مجمال ہے. وَلَبِنُ الْغَحْلِ يَتَعَلَّقُ بِحَالِيَحُ وَهُو أَن تُوضِعُ الْمُواَّةُ صُبِيَّةٌ فَتَحْرَمُ هٰذَاهُ الصَّبِيَّةُ اور حرمت كاتعلى مردك ذرايد بداشده دوده سے بونا ب اس كى صورت يرب كرجس جى كوعورت دوده بلاك د وحرام بوجك عَلَى زُوْجِهَا وَعَلِ الْبِابِحُ وَ اَبْنَائِمُ وَيصِيرُ الزومُ الذي نَوْلَ لَهَامِنهُ اللَّهِ اللَّهُ وَسَعَ كى اسكے خاوند اوراس كے آباراور الوكوں پر اوروہ خاوند جو دو دھا ترنے كاسبب بنااس دودھ يينے والى بجى كاباب بن جائيگا۔ وَ يَجِونُ أَن يَازِقِحَ الرجُلُ بِأَخُتِ أَحْيرِ مِنَ الرضاعِ كَسَا يَجُونُ أَنْ بَازَقٌ جَ بَأَخُتِ أَخِيد مِن اور بدورست سے کوئ شخص اپنے رضاعی براور کی بمشیرہ سے نکاح کرے جسطرح یہ درست سے کہ اپنے نسبی معانی کی بمشیرہ النسك وَدُ لِكَ مِثْلُ الأَجْ مِنَ الأَبِ ا ذَاكَانَ لَدُاحَتُ مِنِ أُمِهِ جَائِ لَاخْيِمِ البِيمِ سے مکان کرے اورصورت یہ بینے کہ مثال کے طور پر ایک علاتی مجائی ہوا وراس مجعائی کی ایک اخیا نی بہن ہو تو علاتی محالی کیا إَنْ يَتَزَوَّجُهَا وَكُلُّ صَبَّيْنِ اجْتَمَعًا عَلَّا ثَدِي وَاحْدِالْمُرْيُجُولَاحْدِاهِكَاكُ يَتَرْوَج الأخِرَوَلَا اسكى اخيا فى بېن سے كان كرنا درست كواور جود دي ايك جمان كا (ايك عورت كا) دود ميكي ان بن سے ايك كان دوسرے ماكر سني يجوئ أَنُ يتزوِّجَ المرضِعَةُ اَحَدًا مِن ولدالتي ارضَعتُها وَلا يتزوِّج الصبيُّ الْـمُرضَعُ ا دریه جائز منیں که اس دوده پینے والی لانکاح دوده بلا نبوال عورت کے توکوں میں کسی کیشا ہوا در بددده بینے والا بجد دوده بلا نبوالی اخت زُوج المُرضِعة وَ اذَا احْتُلْطُ اللبنُ بالمَاء وَ اللبنُ هُوَ الْعَالَبُ يَتَعَلَّقُ بِهِ الْحَرِيْمُ عورت کے خا دندگی ہمنے و سے نکاح ذکرے اور اگر دو دھ یاتی میں محلوط ہوجائے اوردود دھ کا علبہ ہولو اس کے ذراید حرمت متعلق ہوجائے وَا ذَا اخْتُلَطُ بِالطَّعْلَ لِمِيتَعَلِيُّ بِدِالْتَحْرِيْمُ وَا نُكِانِ اللَّهِ عَالِمًا عَنْكَ ابى حنيفة وقالًا گی اور دوده کھانے میں ملنے برحرمت اس ہے متعلق نہ رہے گی خواہ دودھ غالب ہی کیوں نہو امام ابوصنیفی^و یہی فرماتے ہیں اورامام آبویو رُحمه الله يتعلق به التحريد مُروَا ذااخِتُلطُ بالدواء وَاللبنُ غَالَبُ تعلَّقَ بهِ الْعَرْثِ مُرَّ والمام محدُ كم نزديك تزمت اس مصعلق بوجائے گی ا دراگردودہ دوا میں مخلوط ہوگیا ہوا در دودہ كاغلبہ ہوتو اس سحرمت متعلق ہوگ

د سر کروری وَا ذاحلبَ اللبن مِنَ المَر أَوِّ بعِد مُو تِها فَأُ وجَرَب الصبيُّ تعلُّو بم التحريم وَاذا اختُلطالبن ا وراگر عورت کے انتقال کے بعداس کا دودھ نکا لکر بچے کے حلق میں ڈالیریا جائے تو اس سے حرمت ثابت ہوجائے گی۔ا ورعورت کے د المَوُ أَوْ بِلُهِ شَاعٌ وَلَهِ ثَالِمُ الْهَوْ أَوْ هُوَ الْعَالِبُ تَعَلَّقَ بِهِ الْعَرِيمُ وَإِنْ غَلِبَ لَبَنُ الشَاةِ لِم يَعَلَّقُ کے بکری کے دودمدمیں ملیانے پرعورت کے دودھ کو غلبہ ہولؤ اس سے حرمت کا تعلق ہو گا اور بکری کے دودہ کو غلبہ ہو لو حرمت ع برن دوده می جدید ورف میر بر میبه و و است رست می بود ۱ اور برن می دود و و اور برن دوده و میبه و و فرمت به التحریم کواذااختلط لبن امراً تاکن بتعلق التحریم با کثرهمأ عندا ابی یوسوت و قال نابت نهرگی اور دو ورتول کا درده محلوط هو نه برام ابولوسون کے نزدیک دونوں میں میکاددده برها بوابو و مت اس نابتهاگ عدلًا رحمد الله تعلَق بهما واذا نزلَ للبكولينُ فأرضَعَتْ صِيتًا يتعلَقُ بما المتربيعُ ا درامام محروم حرمت دوبوں سے نابت فرماتے ہیں ادراگر کمنواری کے دودھ اتر نے پراس بجد کو ملا دیا تو حرمت نابت ہوجائے گی۔ وكبن الفحل يتعلق بهرالتحريم الخ اس مقصوداليا دو دهم جوم د كيم بسر ہونے اوراس کے نتیجہ میں بحرب انہو نیکے ماعت ہوا ہو۔ معصود یہاں یہ بتا اہے کا اگرمثلاً ی ور سنے کسی لڑی کو دود دھیلایا تو دود دھیلانے کی بنامریر بدلوگی اس کی رضاعی بیٹی ہوجائے گی ا در بدلوگی اس عورت کے خاوند ا ورخا و ندك باب وا دا ا دراسى طرح اس كے اوكوں برحرام ہوگى كدان ميں سے كسى كواس كے سائق نكا ح كرنا جائز نزموگا. اوراس عورت كاشو مرحودوده اترك كاسبب بناوه اس راكى كارضاعي باب قرارديا جلي كا - اوريه صديت بهليمان ك جا جكى بيركيت بى اعتبار سے جن رشتوں ميں نكاح حرام ہے با عتبار رضاعت بھى أن رشتوں ميں نكاح حرام ہوگا۔ ويجوئ أن يتزوج الرجل باخت احيد من الرضاع الزاس كي صورت برب كداك شخص كاباب دوعورون سے نکاح کرے ایک توان بیں سے اس کی ماں ہو، اوردوسری اس کے بھائ کی ماں اوراس علاق مھائ کی ایک اخیا فی بہن ہو بعین اس کی مال بے بہلے کسی اور تخفی سے نکاح کیا ہوا وراس سے ایک او کی ہوتو اس او کی کا تکاح اس كانياني ممان كے علاق معانى يعد في بيلے تعفورت جائز مرد كا-وَكُولُ مُبِينِ إِجِمَعا عَلِي تَكِي واحدِي الزياور أثرالي بهوكه ووبيح الك عورت كادو ده بيس (خواه دونو ن ایک سائھ با بر یا کے فصل سے) توان میں سے ایک کانکان دوسے سے جائز نر ہو گا۔ اسلے کر اگردود ما ترف کا سبب عورت کے دوشو بر ہوں تب بھی یہ دولؤں اخیا فی بھائی بہن ہونگے ۔ اور امک شوہر سے ہولؤیہ دولؤں مقیق ‹ والدین منسر مک > مبن مجانی موں گے۔ایسے ہی یہ بھی جائز منہیں کہ یہ دو دھ پینے والی کرملی اپن دودھ پلانیوالی

marf@.com

عورت کے کسی او کے کے ساتھ نکاح کرے کہ برلوئی ان اولوں آئ رضاعی ہے، اور رضاعی بہن سے حقیقی ونسبی بہن کے کے ساتھ نکاح کرے کہ برائی ان اول کورت کے خاوند کی بہت بہن کیطرح نکاح حسرام ہے۔ اوراسی طرح دو دھ بینے والے بچہ کا نکاح دودھ بلا نیوالی کورت کے خاوند کی بہت

جائز نہیں کہ بیرشند میں اس بچر کی رضاعی بیوی ہوتی او ربعتیبر کا سکاح مجمی حقیقی بچوتھی بھتیجہ کیطرح ترام ہے ۔ . كا ذا اختلط اللبن بالماً عالم اوراگرايسام وكه دوده يا ني مين مخلوط مهوجائه اوريا بي سفايله مين دوده كي تعدار زياً ده بهوا ورد و ده غالب مړونو حرمت رضاعت نابت مهوجائے گی - امام شافعی تخرز دیک یا نخ بار چوسنے کی مقدار میں دوده مہوتو حرمتِ رضاعت تابت ہوگی وریہ ننہیں۔غذالاتنا کے مغلوب چیز کالعدم ہوتی ہے ادراس پر صکم میں دوده ہموتو حرمتِ رضاعت تابت ہموگی وریہ ننہیں ۔غذالاتنا کے نز دیک اس سے حرمتِ رضاعِت نابت حرمتِ مرتب مذہوگا۔ا دراگر دودہ کھانے میں مل گیالو امام ابوصنیفی کے نز دیک اس سے حرمتِ رضاعِت نابت نه نهو گار خواه انس صورت میں دودھ نیالب ہی کیول نہ ہو۔ اورا ما ابوبوسٹ واما م محرر کے نز دیک اگر دودہ نیا۔ مذہبو گار خواہ انس صورت میں دودھ نیالب ہی کیول نہ ہو۔ اورا مام ابوبوسٹ واما م محرر کے نز دیک اگر دودہ نیا۔ ہوتو حرمت رضاعت ^نابت ہوجائے گی · و اذا تحلب اللبن مِن المَهْرُ أَيَّ بعد موته ما الإ ـ الركسي وربت كے دود هكواس كے انتقال كے بعد كال كري كے حلق میں ڈالدیں توا مناف کے نز دیکے خرمتِ رضاعت نابت بروجائے گی اورا مام شافعی کے نز دیک حرمت رضاعت نابت نہ ہوگی . وہ فراتے ہیں کہ حرمت کے ثابت ہونے میں عورت کی حیثیت اصل کی ہے ا دراس کے دربعیہ سے حرمت دو مرد تك مبنجي سيا ورانتقال كے بعد ميعورت حرام مونيكا خل باقى ندر مى اوراسى بنا پراگر كونى مرد عورت كے سات يمبتري كرلے تؤخرمت مصابرت نابت ہونيكا حكم نہيں كياجا تا -احا بي فراتے ہيں كەحرمتِ دضاعت نائبت ہونكی نبادح رئت كاستن اوردوده كاندراس طرحب كرجيك اسك زريد نستوونما موتى باوردوده مي يه خاصيت مهرصورت موجودسے اسی طرح اگر عورت کا دود ه بحری کے دود هدیں مل جائے اور عورت کا دود ه غالب مولو حرمت رضاعت نابت موجائے كى اورمغلوب موتو تابت ندموكى . وا خاا ختلط لبن امراً تاین آلی اگر باہم دوعور توں کا دورہ مل جلئے بوا مام ابولیوسف کے نزدیک جس عورت کے دورہ کی مِقدار زیادہ ہواس سے حرمتِ رضاعت نابت ہوگی۔امام ابو صنیفار کی بھی ایک روایت اسی طرح کی ہے۔ امام محردے نزد کی دو بوں سے حرمتِ رضاعت نابت ہوگی ۔ اوراگرکسی کمنواری عیرشا دی شدہ عورت کے دورہ اترا یاادر بچراس نے وہ دوره کسی بچہ کو ملا دیا تو اس سے بھی ترمتِ رضاعت نابت ہوجائے گی۔ واذا نزل الرَّجُلِ ابنُ فاس ضَعَ صَبِيًّا لعربيتعلق ب القويم واذا شُر ب صبِيًّا ب من البرشاع اوراگرمرد کے وودھ اٹر آئے اور بچرپی لے تواس سے حرمت رضاعت نابت نہوگی اور اگر دویجے ایک بحری کا دودھ بی لیس تو فلام ضاع بينهما وادا تزوج الرجل صغيرة وكبيرة فام صعب الكبرة الصغيرة حُمَّتا ان کے درمیان رضاعت نابت نہوگی اور اگر کوئی شخص نا بالغہ اور بالغرسے نکاح کرے اور نابالغر کالغرود و ہا ہے تو خاوند پر علاال وج فان المريان حل بالكبيرة فلامهو لها والصغيرة نصف المهم ويرجع به دولون حرام مومائين كي لهذااكروه بالغي مبسترة موابولوده مرز بائي اور نا بالغراد ها مهر يائ كا درده أد ها مهر بالغرب الزومج على الكبيرة ان كانت تعمّد ت بدالفسادَ وَان لم تتعكم لل شي عَليها ولا تعبّل وصول كرے كا بشرطيكه بالغدے نكاح فاسد كرنے كا فقىدكيا ہو ور مذاس كے اوپر كچھ واجب نه ہوگا ، اور رضاعت ميں محفن

الرف النوري شرح النا الدو تسروري ﴿

CODDOODGE

الشرفُ النوري شرح المالية الدُو وت روري ﴿ ١٩٢ اللهِ عَنْ النوري شرح المالية الدُو وت روري ﴿ ٢٥٥٥ اللهِ عَنْ النوري النور فى الرضاع شهادةُ النساءِ مِنفرداتٍ وانها يتبت بشهادةٍ رجلين أوُ رجُلِ وامرأ تير.... عور بو آن کی شہادت قابلِ قبول ند ہوگی اور رضاعت دومردوں ماایک مرداور دوعور بو آن کی شہا دت سے ثابت ہوگی ۔ رضاءت بيعلق كجهاؤر وا دا نزل الرحل الديني مردك دوده سه ترمتِ رضاعت نابت منهو گل. وجه به كار منه وي منها به ايك رطوبت بهوي جيدي كاخون كه وه حقیتۂ خون نہیں ہوتا۔ کہٰ زااس کے ساتھ ا حکام رضاعت کھی متعلق مذہوں گے ا درمرد کا دود ھی لینے سے حرمت رضاعت ٹابت نہ ہوگیٰ ۔ نابالغه کودورد هیلادی تواس صورت میں وہ دونوں عورتیں خاوند پر حسرام ہوجائیں گی۔اس لئے کہ یہ دونون رضای مان بلیٹی بن گئیں۔اس صورت میں اگر خاوندی بالغہ سے بمبتری کرتی ہوتة اس کامہراس پر واجب ہو کا اور مہبتری ند کرانے کی شکل میں بالغہ مہر نہ یائے گی - اس واسط کہ جدائی کا سبب یہی بی ہے - اور رسی نابالغہ تو وہ آ دھے مہر كى تى كوگى اس كے كم مرائ كاسب يىنى بن اوراس ك الرج دود م بياب ليكن حق كے سافط ہونے يس يمعتب منهس - البته الربالغري نكاح فاسدى كرف كى غرض سے ايساكيا بوتواس صورت بين خاوند المالغ كوديا بهواآ وهامهر بالغيص ليكارا وراكراس كامقصدية ندربا بهوملكم مثلا بهوك دوركرنا بهونو بمراس آدها مهسر بالغرس وصول كرك كاحق مذبهو كا. وَلا تقبل في الرضاع شهادة النساء منفره ارت الخ فرات بي كر رضاعت ك أبت بون كسلسله مين محف عور يول كي شهادت نا كا في اورنا قا بل قبول بوگي البيته اگر دوم د شهادت دي يا دو عادله عورية ل كيسا توامك عادل مرد مجى شهادت دے تو شهادت قابل قبول ہوگى اوراس شهادت كى بنياد پر رضاعت ثابت ہونے كا حكم ہوگا - حضرت امام مالک کے نزدمک محض ایک عادلہ عورت کی شہادت سے بھی رضاعت نابت ہو جائے گی۔ وہ فربائے ہیں کہ حرمت رضاعت کا جہاں مک تعلق ہے وہ مجمی دو مرے حقوق شرع کیطرح ایک حق ہے المذا خرواحد می اسکا خوت درست ہے۔ مثال کے طور رکوئی شخص کوشٹ خریدے اور کوئی شخص اسے بتائے کہ پر کوشت آتش برست کے وبي كليد يواس اطلاع كي بعد اسكر ليويي ورست نرم و كاكد است كعلية واحاث ولمقي كذكاح كمسلد مي حمت كاثابت مونا ملکے زائل ہوتے سوالگ منبس ہونا۔اسلے کہ دائمی حرمت کے ثابت ہو جانیے بعد نکاح کے باقی رہنے کا تصور بھی منبس کیا جاسكا اورنكاح اسوقت تك باطل ند بوگاجب مك كدوعا دل مرديا دوعا دلدعورتين او رايك عادل مردشها دت ندين . سی حکم حرمت کے نابت ہونے کا ہوگا اسکے برعکس گوشت کا معالمہ برکہ اس میں کھا نیکی جرمت ملک کے زائل ہونے سے الگ ممکن ہے۔



الدو سروري بد قوم الشرك النوري شرط المري شرط الشرك شرط الشرك مطابق اس میں رجوع کرلینا چاہئے ۔ مجراس کے حیض سے پاک ہونے پراختیار ہو گاکہ خوا ہ اسے نکاح میں برستور برقرار ر کھے اور خواہ اس کے طرکی حالت میں اسے مللا ق ویدے۔ بخاری وسلم میں حفرَت عبدالتّرابن عمرصی التّرعنہ سے روایت ہے کہ انمفوں نے اپنی اہلہ کو بحالت حیفی طلاق دى الس كاذكر حفزت عرض يرسول اكرم صلى الشرعليه وسلم مد كيا تواس براً تحضور من الراضي كا اظهار فرايا. اورارشاد بهواكه النفين چاسيخ كه رجوع كولين كيمرائ حالب طهرا وركيم حالت حيض اور كيم حالت طريك روك ركيس. مجراسے طلاق دینا ہی جا ہیں تو ہمبہ تری سے قبل حالت طریس اسے طلاق دیریں۔ وَالسُّنَّةُ وِالطِلاقِ مِنْ وَجِهَا بُنِ سُنَّةً فِي الوقِتِ وَسنةٌ فِي العَدَدِ فَالسُّنَّةُ فِي العَدْ لِكَتِي سنت فی الطلاق کی دوصورتیں ہیں دا، سنت فی الوقت ۲۰،سنت فی العبدد - سنت فی العدد میں مدخول بہاا ور میز فِيهَا الْمَرِلُ حُولُ بِهَا وَعُيُوالْمَلُ حُولِ بِهَا وَالسُّنَّةُ فِي الْوَقْتِ تَثْبُتُ فِي حِقّ المدخولِ بِها اور سنت في الوقت كا نبوت خصوصيت كيسائة بحق مدفول بها بوتات، خَاصَّةٌ وَهُوَ اَنْ يَطِلُّقُهَا وَاحِدَا أَهُ فِي طَهِ وَلَيْ يَجَامِعُهَا فَيْهِ وَعَيْرِ الْمَدُ خُولِ بِهَاان يطلقها وه یه که اسے اس طرح کے طبر میں طلاق دیجائے جس میں شو ہراسکے ساتھ تہسترنہ ہوا ہو ادر عیر منحول بہا کوخوا ہ بحالت طبر في حال الطهرو الحيض و إذا المان المراكة لا يحيض من صغراً وكابر فأم اوار يطلقها طلاق دے اور خواہ کالت میں ۔ اور اگر عورت کو کم عمر ی یا بر هاہے کے باعث البواری فراتی موادر فاوند اسے مطابق سنت للسّنة طلقها واحدة فإذا مضى شهر طلقها أخرى فاذا مضى شهر طلقها اخرى ويجوئ طلاق دینے کا تصد کرے تواسے ایک طلاق دیرے تھرایک جمینہ گذرنے پر دوسری طلاق دیرے اس کے بعد ایک مہینہ اور گذر سے براے أَنْ يطلقها وَلا يفصُلُ بَيْنَ وَطِئُها وظلاقِها بزمان وطلاق الحاول يجون عقيب الجاع اورطلاق ویرے ۔اوربیمی درست ہے کہ اسے طلاق دے اوراسکی بمبستری اورطلاق کے بیج وقت سے نصل ذکرے اور صامل وی کے درست بوکہ ويطلقها للسند ثلثا يفضل بين كل تطليقتكين بشهر عندا إبى حنيفة و إبى يوسف بمسترى كے بعد طلاق دے اورا سے مطابق سنت اسطرح تين طلاق دے كه بردوطلا تول كے درميان اكي مبينہ سے فصل كرے- ١١م اومينغة الد رَحمُهما اللهُ وَقالَ عِملُ رحمه اللهُ لايطلقُها السنة إلا واحدة وإذ اطلو الرجُلُ الم ابويوسف يبى فربلت بي اورام محرر فرات مي كه است مطابق سعت فقط ايك طلاق ويد اوراكر كوئى شخص اي بوى كو كالت إمرأت في حَالِ الحيض وقع الطلاق ويستِيت لداك يُراجعها فاذاطهرك وكاحث حيض ملاق دے تو پر جائے گی اوراس کا اس سے رجوع کرنا با عث استجاب سے محرجس وقت پاک ہوا ور اہواری آسے اس شمطهُورَتُ فَهُو عَن يَرُ إِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا وَإِنْ شَاءَ الْمُسَكَمَا وَيَعَ طُلاقٌ كُلِّ مَ وَجَإِذًا ك بعدياك بولوا سے يہ حق بو كاك خواه طلاق واقع كرے اورخوا هاسے روك ركھ اورطلاق وافع بولى تے برعاقل باكغ

كان عَاقلاً بالغًا وَلا يقعُ طَلاقُ الصّبي وَالمعجنونِ وَالناسُرِ وَإِ ذَا تَزُوَّجُ العُبُلُ بِإِذُنِ خُورِي خوبرى _ اور بِجراور باكل اور سوئ ہوئ كى الماق منہيں بڑات ۔ اور اگر تلوم باجازتِ آ تا نكاح كرے اس ك مُولاً كُوكاً وَطَلَق وَ قَعَ طلاق مُ وَلا يقعُ طلاق مُؤلاً كَا عَلى إِمْرَأَ مَتِهِ . بعد الله قديد بدو الله ق براجات كى اور آ قاكى الني غلام كى بوى بر الله ق واقع منہيں ہوئى ۔

من وَجِهِين سنة في الوقت الذ - طلاق السند دوقسموں بُرِشتل ہے - ایک سنت فی الوقت اور دوسرے سنت فی العدد - سنت فی العدد کا جہاں کہ معا لمہے اس میں نوری میں شخص اس این سفار میں اس این سات اور دوسرے سنت فی العدد کا جہاں کہ مناز اس

خوا وعورت مدخول بهما ہو یا غیر مدخول بهما ، دولوں با عتبار حکم کیسا ں ہیں ۔اس لئے کہ بیک کلم تین طلاقوں سے منح کرنیکا سبب یہ ہے کہ ہوسکتاہے شو ہر کوطلائی دینے برندامت ہوا ور وہ اس ندامت کے باعث اس کی تلافی کرنا چاہے ۔اس معاملہ میں عورت مدخول ہما ہویا غیر مدخول بہما دولوں برابر ہیں ۔ مگر سنة فی الوقت کی تحضیص عن مدخول بہما کے ساتھ ہے اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ اسے اس طرح کے طہر میں طلاق دے جس میں اس کے ساتھ ہم بستری نہ جوئی ہو۔

ہے اوراس کی تعصیل بیسے کہ اسے اس طرح کے طہر ہمیں طلاق دیے جس میں اس کے ساتھ ہمبستری نہ ہوئی ہو۔ اس لئے کہ بحالت یا ہواری طلاق دسینے کی صورت میں اس کی عدت دراز ہرد جائے گی ۔ اور اگر اس طرح کے طہر میں طلاق دے گا جس میں ہمبستہ ہرو چکا نو اس میں استقرارِ حمل کا امکان موجو دہیے ۔ اور اس میں مکن ہیے اسے

ین مان کا در ۱۰ برای کی بر بر بر برون کا برون کا مسلمان کا مسلمان کا برون کا برون کا برون کا برون کا جہائے۔ اپنے فعل پرندا مت ہو۔ اس کی تخصیص مرخول مہا کے ساتھ طا هرہے ۔ ولا یقع طلاق الصبی الن بہاں فراتے ہیں کہ نا بالغ اور پاکل اور سوئے ہوئے شخص کی طلاق واقع نہ ہوگی۔

کو کیفاء کلاکی اعلیمبی ہے : یہ صرف ہیں مہاب ک سرب کی اگر وقت ہوئے مصل کی کفال وہ سے ہوگا۔ ا ورا سی طرح غلام کے آ قا کی کا گر غلام کی ہوی کو ملاق دے تو وہ واقع نہ ہو گی کیو نکہ ملاق کا حق صرف نکا ح کر نیوائے کو ہی حاصل ہو گا ی^و کر نما کو فطر او قسل میں کو فرز ارتساق <u>"</u>

martat.@n

طلاق صبه زنح کا لغت كى وصف الم منوبين وقسي وهويم واضح لفتقي المتباج مفرورت. مطلقہ ہے " یا سیں بے بچھ کو طلاق دی ۔ اوران الفاظ سے ایک طلاق رحبی واقع ہوگی ۔ خواہ اس سے دویا تیر طلاق كى سنت كيون نذكرے - مختفہ كے الفاظ يہ ہي كہ صرت كفظ سے مہشہ طلاً ق رجبی واقع ہوگی خواہ كوئی نيت كرے ياايك رحبی یا ایک بائنہ کی نیت کرنے یااس سے زیادہ کی نیت کرے یا کو نیت ن*ر کرے*۔ ا ورا كر كح " انت الطلاق" (توطلاق ب يا لوطلاق م يا كح " انت طالق طلاقًا "اس صورت بي اگر کوئی سنت نیرے یا ایک یا دوطلات کی سنت کرے تو ایک طلاق رحعی واقع ہوگی ، اوراگر تین طلاق کی سنت کرے ا ورغورت آ زا دېولو تين طلاقىي پر جا ئىس كى -سن طلاقی اطلاق کارکن اسے قرار دیا گیا کہ زبان سے لفظ طلاق دغیرہ کا تلفظ بھی کیا جائے محض ارادہ اور عزم ونیت سے تاوقتیکہ تلفظ نہ ہوکوئی طلاق واقع نہ ہوگی۔ بنآیہ میں اسی طرح ہے۔ حاَصل یہ کہ الفا ظِصرتِ کے کے ساتھ وقو ع طلاق میں نیت کی حزورت نہیں ہوتی بلکہ نیت کرنا نہ کرنا برا بر مہو تأسے ا ورنيت بذكرك يسه حكم طلاق اوروقوع طلاق بركوني الزمنبي يطرتا - إصل اس بارك مين ومي حديث بي مطلاق نراق مين مجي واقع موجاتى ب. البترويانة اور قضاءً وقورع طلاق كلة عورت كى جانب اضافت مرورى ہے بس اگر کوئی مسائل طلاق بیوی کی موجودگی میں دہرارہا ہو یا" امرا ہی طالق" وغیرہ لکھا ہوا للفظ کے ساتھ نقل كررمايهوا وراس سے صرف ياد كرنا ا ورمسائل كو محفوظ كرنا ہى مقصود بولو قضاءً ا ورديا نه كوئ طلاق واقع نربوگي اسي طرح اگر گفتگو كارا ده اي اورسبقت اسانيسه انت طالق "نكل گيا تو ديانه طلاق نہیں ہوگی۔ فتح القدیر اور نہر میں اسی طرح ہے۔ وَالضَوْبُ الثَّانِي إِلَكُنَا يَاتُ وَلَا يَقَعُ مِهَا الطلاقُ إِلَّا بِنَيَّتِمٍ أَوْ بِدَلا لَةِ حَالٍ وَهِي عَلَى ا ورطلاق کی دوسری قسم کنایا ت ہے ۔ کنایات میں بنت یا دلالتِ حال کے بغیر طبلا نی مہیں برط تی ۔ ۱ در کنایا ت کی دو ضُوَيَانِ مَنهَا تُلْتُهَ الفَاظِ يقع بهارجعي ولا يقع بها الآواجلة وهي قول اعْتُكِا يُ وَإِسْ الْمِرْفِي رَحْمُكِ وَانْتِ وَاحِدُ لا وَيقيد الكناياتِ إِذَا نَوْى بِهَا الطلاق كانتُ * استبرني رَحُكِ " اور " انت وأحدة " أبي - اور بأتي الفاظ كنايات بابُشرَط بنتِ طلاق أيك بائن وا تع

وَاحِلَ قُ بِالثُّنَّةُ وَانُ نُو يَ لَكُنَّا كَانَتُ مُلْثًا وَانُ نُوى تَبْنَيْنِ كَانْتُ وَاحِدَ لا وَ هـ ذه ہوگ ۔ اور تین کی نیت کرنے بر تین بڑھا ئیں گی اور تھ کی نیت کرنے پر محض ایک واقع پوگ ۔ اوراس طرح منْلُ قَوْلِهِ اَنْتِ بَا ثِنُ وَبَسَتَ مَا وَبَسَلَهُ ۗ وَحَرَاحٌ وحَبُلُثِ عَلِيعًا مَا دِلِثِ وَأَلْحِقَى ما هُلكِ وَحَلْدَةُ ك الغالط طلاق انت بائن بتد ، بتلة ، حرام ، مبلك على غار بك ديتح خود برا متيارين اورالحتي بابلك داوا ب وبَرِيَّةٌ وَوَهَبْتُكِ لِا هَلْكِ وَسَمَّا حُتُكِ وَاخْتَامِ يَ وَفَارَفِتْكِ وَانْتِ حُرَّةً وَتَقَيِّي ا قارب على جائ خلية دينم بالكل جيوردياليا، برتية (توقطعًا برى ب) وهبتك لا كمك دنجم كو ترك اقارب كوبركيا، سرحك (بس خ وَاسْتَرِي وَا عَرُبِي وَاسْتَغِيُ الْاَسْ وَاجَ فَإِنْ لَمُ يَكُن لِهُ سَيَّةٌ كُمُ يَقِعُ بَهْ لَا الْأَلْعَاظ تحکومچوڑا، اختاری د توانفتبارکرلے، فارتنک د میرے مجمکوالگ کیا،انت قرة د توح هے، تقنی دکیرے میں لیٹ جا،استری د تو برد وکر، كَلَا قُ إِلَّا ان رِكِونَا فِي مِن أَكْرَةِ الطَّلَاقِ فَيقَعُ بِهَا الطَّلِاقِ فِي الْقَصَاءِ وَلَا يقعُ فيما ا فركى دىرى مئ البنى الازواج د فياوند كاجتوكر) اوران سے نيت طلاق نهونے برطلاق نر بڑ مي ليكن دونوں كے درميان مذاكرة طلاق مور با مواق بينَهُ وَبَينَ اللهِ تعالى اللهُ أَنْ يَنُونِهِ وَإِنْ لَكُرِيكُونَا فِي مُنْ اصرة الطلاق وَكَأَنَا قضائر طلاق بڑجائیگی اور دیانہ خبڑے گی الآ یکراس سے نیت طلاق کی ہواگران کے درمیان مراکرہ طلاق مربور ما ہو منگر حالت معدو فِي غَضِبَ أَوْخِصُومِةِ وَ قَعِ الطلاقُ بِكُلِّ لفظةٍ لا يَقْصَلُ بِهَا السَّبُّ وَ السَّتِيمَةُ وَلَمُ يقع خصورت ہوتو ہرایسے لفاے ملاق بڑجائے گی جس سے سبت وسٹنم کا قعدر نرکسیا جاتا ہو۔ اور الیے لفاے المان بِمَا يُقْصَدُ بِمِا السَّبُّ وَالسَّتِيمَةُ إِلَّا أَنُ يَنُونِ مِنَ ادَا وَصَعَتَ الطلاقَ بَضُوبِ من الزيادة ز بڑی جس کے دراییہ سب وسٹ تم کا نصد کیا جاتا ہو مگریہ کہ اس سے نیتِ طلاق کرلی ہوادراگر طلاق کسی زما دہ وصف کے ساتھ مان كَانَ بِائِنًا مِثْلُ ان يقولَ انتِ طالقٌ بَانُرِ ﴿ وَانْتِ طَالِقٌ اَشَدَّ الطلاقِ اوافْتُسَ كرك و بائن برُّ جائدًا كَي مثال كورير كم أن قالق بائن " اور انت طالقٌ اشد العلاق بالمحسن الطبلاق " يا الطلاق أوطلات الشيطان أو طلاق البداعة اوصالجبل أوملا البيت اللق الشيطان، إلى الديمة إكاتجل دبها وكيون عاط البيت دمكان بعرف كى ما مند .

لغت كى وضحت برا الفتوب إلى موسال المتاتى ووسرا - اعتداى عدت شماركر استبرى ارم كى صفائى كر - به ترقي الفتوب الفتوب الفتوب الفرية وورى السيسه عند ب الدور المون وطن و منائى كر - به ترقي الفرية الفري المنائم المنائرة الفتكو - ستب المنائرة الفتكو - ستب المن المائرة المناكرة الفتكو - ستب المن الله المنتهمة المائدة الكان المنتهمة المائدة المناكرة المنتكو المناكرة المنتكو المنتهمة المنائرة المنتكون المنتكون المنتكرة المن

من مبل مل المسلم المنافي الكنايات الور اول ما حب كمّا النبي اللاق حريح كى تفصيل بيان فرائي المكاني الكنايات الكنايات الوراس كـ الفاظ وحكم سري آگاه فرايا - اب يهان سے طلاق كى دوسرى قسم كنا تى م

تشريح وتوطيح

marfat@om

ووو الشرائ النوري شريط 🚅 🛂 16ce 00 101 كے بارسے ميں بيان فرادہے ہيں- فراتے ہيں طلاق كمنا ئى ميں مستكَّه ضابطہ يہ ہے كہ تا وقتيكه كمنا في كفط سے طلاق واقع فركرنے كى نيت نزيرويا حال سے نيت كى نت ندى نى بورى بهوا درية نابت نابورا بوكديد لفظ طلاق بى كيلي استعمال كيا بي طلاق وا قع نه موگی تحیونکه کناتی لفظ میں احمال دو بون میں بر مجی ہے کہ اس نے بہنیت طلاق کہا ہوا در مرمعی ہے کہ سے سے طلاق کی سنیت ہی نہ ہو۔ بس تا وقتیکہ کوئی سیشق را جج نہ ہوا ور وجر ترجیح موجود نہ ہو، ایک شق کی نقین درست ہز ہوگی اور تربیح کی دومی صور میں ہیں یا توخود اس کی نیت ہو ما حال و قرائن سے اس کی نشا ندہی ہوری ہو۔ مثال كے طور ترسنو بروبیوى میں مزاكر و طلاق بهور ما بهوا در طلاق سے تعلق بات جیت بهوری بور اسى گفتاكى كے دوران بوى شوېرسے كيكركو مجركوطلاق دے ١٠ ورسوبراس كے جواب ميں كية اعتدى "يا كي أستبرى" يوان مبهم الفاظ سے طلاق اور عدم طلاق دونوں ہی کا حسال موجو دہیے۔ مثال کے طور بران میں اس کا نبی ارحمال سے کہ توالتہ تعالی ك نعمتون كوشاركر اور استبرى كے مض يرمبي بوكي بين كداتو ا پنارجم منا ن كركه بخ يرطلاق يواكئ سے اوريه التمال ہے کہ بواپنار حمصات کرے کہ تجہ کر طلاق واقع کردی مگران دو بوں احتمال کے باوجود نزاکر کہ ظلاق بنیت طلاق کینے ک نشا ندی موری ہے بس اس صورت میں ایک طلاق جعی را جائے گا۔ وبقية الطلاق ا ذا نوى بها الو . حاصل بيكه وه الفاظ اليه نه بهون جوطلاق مي كيليم مستعل موتين ملكودومه معنى كالمعى احمال بهوا وروقوع طلاق نيت طلاق ياس كے قائم مقام سے بور به حكم قضارت - اور ديانة بغيرنيت كے طلاق واقع نربوكي أكرجه ولالب حال معي بائ جائة بحراراتي وغره من اس كى مراحت ب الفافوكا يستنيت كى صورت ميل الك طلاق بائن واقع موكى و اوراكرتين كنيت كرك توتين مي شمار مول كى ورندامك مي شمار موكى . ا صل اس باب میں وہ صدیث ہے جوسنن تریزی مشریق اورابو داؤ دمشریق میں موجو د ہے کہ حضرت رکا زمین برزیک ضمتِ نبوی میں صاصر ہو کر عرص کیا کہ میں ہے اپنی بیوی کو لفظ "البتہ "سے طلاق دیدی - اور بخدا میں نے ایک کا ارادہ کیا تقا يورسول أكرم صلے الترعليه وسلم ك انكى الميه كوان كى طرف لوالا ديا -ا در مؤلما المام الك ميں سے كەحضرت عرض نے اس شخص سے فرمایا جس نے اپنی بیوی سے کہا تھا" حبل علی غام کہ" د ترى رسى بترى بشت برس، اورأس ي فراق وجدان كاراد وكيا تقا. ترب نع كم بترس ما كة (ونيت كيمطابق ہے - الفاظ كنايات ميں بمى تين طرح كے احتمالات موجود بين - ايك احتمال مركد ان كے دركيد طلاق كارد مقصود موادر اس کا جواب بھی ممکن ہے۔ دومرے مرکدان الفاظ میں سب وشئم کی المبیت ہوا وراس کے ساتھ ساتھ جواب کی بھی المبيت موجود مو مثال كيطورير مرتبة ، بتة ي تميس يك مذالفاظ عطلاق كاردمقصود موسكما مواور منان مين سب وشتم كى المبيت موالبته الميت جواب حرور موجود مود مثلًا" اعتدى" وغيره لو بحالب رضا تينول طرح كه الفالم كنايات كالترنيت بي برشخصررب كا- اور بحالبُ نارا فسكَّى بييل ذكر كرده دويو ل تسميك الفاظ كنايات كالرنيت برمخصر رہے گا اور اگر نداکر کا ملاق ہو تو محض متم اول میں الفاؤلئائی کا اگر نیت بر مخصر سے گا۔ وان بنی ثنتین الدِ ۔ بعن ان ذکر کردہ الفافاس اگر دوطلاقوں کی نیت کرے تو ایک ہی بڑے گی بخاری کے میں

مع الشرف النوري شوي ١٢٩ اردد وسروري الم حصة ت كعب بن مالكث كاواقعه ہے كه المفوں نے ابنی املیہ سے كہا" ألحبتی با بلکٹ " اوراس سے المفوں نے طلاق كااراد ہ سنبن گیا تھا ہو ان کے اس جملہ کو طلاق شمار سنبس کیا گیا۔ ، ين يا من الإ - اس جمله اور ديگر و كركرد و جملول انتِ طالق اشترالطلاق وغيرو سے طلاق بائن دا قع بهوگی . امنب طالق بادئن وَإِذَا اصِابَ الطَّلَاقَ إِلَى جُمُلَتِهَا أَوْرَالِ فَايُعَبُّو بِهِ عَنِ الْجِمِلَّةِ وَقَعَ الطلاقُ مثل نُ اورا گرطلاق کی نسبت ساری مورت کیطرف کرے یا ایسے عضو کی جانب ص کے ذریعی کی تقبیر ہوسکتی ہو مثال کے طور پر کے يتول أنت طالِقًا وُرقبتكِ أَوْعنقكِ أَوْرُوحُكِ أَوْ بَلَ نُكِ أَوْجَسَدُ كَا وَنُرعُكُ انت طائع دو طاق والى يه ى يا ترى كدى يا ترى كردن يا ترى روح يا تراجك يا تراجت ديا ترى سند مكا ، اَ وُوجِهُ لِهِ وَكِنْ إِلَّ إِن طَلَقَ جُزءً شَائعًا مثلَ أَنْ يقولَ نصفُكِ أَوْ لَلنَّكِ طَا لِو عَ یا تیراجرہ و اوراسی طرح اگر غیرمبہم جزر کو طلاق دے مثلاً اس طرح کیے کہ تیرا آد صباحصہ یا تیرا کلٹ حصد طلاق والا سے . وَإِنْ قَالَ بِدُلِهِ أَوْ يَرَجُلُكِ كَالَقٌ لَمِيقَعَ الطَّلَاقُ وَإِنْ طَلَقَهَا نَصَفَ تُطْلِيقَةٍ أَوُ تَلُثَ تَطَيَّةٍ اوراگراس طرح کیے کو تیرا ماہتم یا پاؤں طلاق والا ہے تو طلاق منہیں بڑے گی اوراگراسے آدھی یا نہا نی طلاق دے ہو مکسل كَانْتُ تُطليقة واحدة وطلاق المكرية والسكوان و اقع ويقع الطلاق إذا قال نوبت ا کے طلاق بڑے گی ۔ اور مرکز ہ اور نشہ میں دھت کی طلاق بڑجا تی ہے۔ اور طلاق بڑجائی گی اگر دکھرول کرے کے کرمرااس بم الطّلاتَ وَيقِعُ طَلاقُ الدّخُوسِ اللَّاشَاسَ قِ تعد طلاق تفاادر كو منطق شخص كى طلاق بزرايدا شاره برا جائے گى ر اوالل قابع بورج عن الجملة الزيعن اليه عضوت تعبير كيائ كراس سه ذات مرادل جائى بورج بيرة ، ارشا وربان بي فقود يُس قبية مومنة "(الآب) اس طرن عنق ہے۔ ارشاد باری تعالے ہے فظلت اعناقهم لهاخاضعین "دالات سیمال اعناق سے مراد زائیں ہیں اس طرح لفظ روح ہے کہا جا ماہے * ملک روحہ اے نفسہ و

طرح لفظ روح ہے کہا جا آہے * مکٹ روحہ اے نفسۂ یہ وان قال بدان ہے ہے۔ مثلاً باتھ پاؤں ہیں بیٹچہ ، بال ، ناک ، کان وی و وان قال بدان اور ہے ہیں بیٹچہ ، بال ، ناک ، کان وی و وان قال بدان اور ہوں کہا مراد نہر گا۔
ان کے بولنے سے طلاق واقع شہیں ہوگی اور جزر بول کرکل مراد نہر گا۔
ان کے بولنے اسکال الفظ تیہ بول کر اسکی کل سے تبہر نص قطبی سے نابت ہے ، ارشادِ رہا نی ہے ہ تب بر لُراَئِی کھف اللہ میں اسکالی میں جزر ہے گا بلہ ہدنا گزیر ہے کہ یہ شائع وائع ہو۔
مصرت امام شافعی اور حضرت امام زورہ کے نزد دیک ایسامعیں جزر جو شائع نہ ہواس کی جانب بھی نسبت سے طلاق بر جانے گی ۔ عندالا تاب علی تاب اسکتا ہے جس کے اندر قید کے معنے لئے جاسکتے ہوں ۔ اور ذکر کر دہ بر جان کی جندالات اسکتا ہے ہوں۔ اور ذکر کر دہ

martat.@m

الدو سروري gag مع الشرفُ النوري شرع النابا

اجزارس السلب بني البنداطلاق نديرك كي -

وطلاق المسكوري والسكوان اله- فراق بي كه خواه بحالت اكراه طلاق دے تب بھي واقع بوجل مي ، بطور مني ذاق

بمی اگر حسب ذیل تین چیزیں کی جائیں تو حدیث شریف میں ان کے دقوع کی صراحت ہے۔

«ا، نكاح «۱) طلاق رسي آزادي - اسي طرح نشيهي مست كي طلاق برط جلئ في محرت امام شافعي اور صفرت الم احمدٌ فراتے ہیں کہ نشہ میں مست کی طلاق سنیں بڑے گی ۔ انکام تدل ابن ماجہ و عزومیں حضرت عبداللہ ان عل رضی الشرعه کی بیردا تیت ہے۔ رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم نے ارشاد فروایا کہ میری امت سے غلطی بمجول اور دہ چیزاٹھالی مُنیُ جوان سے مُرَّا کرا نی جائے۔

ا حنا ويج تركم بمن من مردى حضرت الوم رميرة كل اس روايت سے استدلال فرملتے ہيں. رسول التيصلے التوطيه وسلمك ارشا وفررايا " تلك حِد هن حد وهذ لهمن حبل النصاح والطلاق والرجعيم " اورامام شافعي ا ى استدلال كرده حديث مين اجماعًا حَكِم آخرت مقصود بيه، ونياوى حكم منبس .

اذا قال نوست بمالطلاق الز- عموا فقهارا حنائ كخ نزوك سكران كاصريح طلاق مين سنت كى احتياج منهي -

بلانيت بهي يرطب على اوركونسكا أكر بزراعيه اشاره طلاق دے توبة تلفظ كے قائم مقام بوگا اور طلاق برطبات كى ـ

وَا ذَا أَضَا كَ الطلاقَ إلى النكام وَ فَعَ عقيبُ النكام مثل أَنْ يقولَ إِنْ تَزُوَّ جَتُكِ فَانْتِ طَالِقُ ا در اگر طلاق کی نسبت نکاح کیطرت کرے تو بعد نکاح طلاق برجائے گی ۔ مثال کے طور پر اس طرح کے کداگر میں ترے سات نکاح کود ن او أَوْقَالَ كُلِ الْمُوارَّةِ أَنْزُوَّجُهُا فَهِي طَالِقٌ وَإِذَا أَضَا عَنَهُ إِلَى شُوطٍ وَقَعَ عقيبَ الشَّطِ مِثْلُ يحدكوطلاق يا كجدك برده عورت جس ميدين كاح كرول اس كوطلاق اوراكرطلاق كا أمتساب بجائب شرط بونو بعدر شرط برجلية كى . مثال كمطور أَنُ يقولَ لِإِمْرَأْتِهِ إِنْ دَخُلْتِ الدائ فَأَنْتِ طَالِقٌ وَلا يَضِو مُ إِضَافَةُ الطَّلاقِ إِلَّا أَنْ پر کے کہ اگراتو مکائن میں داخل ہولو بترے اوپر طال ق و اور طلاق كا انتساب معيم د بوكا الآيرك طف لكون الحاً لِعِثُ مَا لِكَا أَوْ يُضِيفُمُ إلى مِلكه فان قال لِاجْنبيّا لا إِنْ دَخَلْتِ اللّا ال فأنت كالقُ النوالا مالك بو يااس كاانساب ابن ملكيت كى جان كرے البذا الراجنب عورت سے كم كراكر و مكان ميں داخل بولو مج برطاق

حْمِ تَذُوَّجُهُا فَكَاخِلَتِ الدائر لمِلْكُلَّتِ -اس كى بداس كے سائة نكاح كركے بيرده مكان بي داخل بولوطاق نظري .

لغت اكى وصت ؛ اخها ف السبت رنا عقيب ابعد الماآن مكان الحالف، ملف كرنوالا اجتبية وغير كوم وزور

الرف النورى شرح المالي الدو وسروري الم و في المناف الطلاق الحالف الجالف الجالي الإنه تعلق كا و قوط السي صورت بن بموتا ب حبك ا و و این منکوصی کابت موورنه و توع نه بوگا . مثلاً کسی شخص نے این منکوصی کہاکہ اگراؤ مکان میں داخل بوں بخد پر طلاق . یااس کا انتساب بجانب ملک کرتے ہوئے مثلاً اس طسرر کسی اجنبی عورت سے کیے کہ اگر ين تجرية بياح كرون توتجه يرطلاق . ان دويون صوريون مين عندالا حنافيع وجود شرط كي صورت بين طلاق يرُجائيكُ. حصرت امام احرُژ کے نزد کیے بھی میں حکم ہے ۔ حصرت امام شافع*ن تھے نز د* کیے ملکے کیجانب اضافت ولسبت کی شکل میں سمِي مُلاق مذيرِك كي اس كا جواب مديم كتعليق مرد كاس قول " ان ترة جنك فا نت طالق " ﴿ الرَّس مَ يَتْ كَانَ كرون تو طلاق والى سے ي اگرچ ميجا في اكوال كها كيا ہے ليكن طلاق وجو د مشرط كسائھ يا ن ُ جائے گي اور كس وقت طلاق کے وقوع کو درست کرنے والی ملکیت حاصل ہوگی بخلات اس کے قول ان دخلتِ الدار فائت طابق " کے کہ اجنبیعورت کے لئے نہ حالاً ایر ملکیت موجود ہے اورنہ آ لا اس لئے طلاق نہیں پڑسگی اسی پررسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشا دمحول ہے کہ جس میں ملکیت منہیں اس میں طلاق منہیں ۔ ابت یا جہ کے نز دیک الا کا ال قبل ا النكاج" د نكاح سے بہلے طبلاق منہیں ، حدیث مرفوع ہے اور حاكم کے نز دمك روایت کے الفاظ ہیں * لاطلاق الابعد النكاج" (طلاق نكاح كے بعد ہے) ۔ لہٰذا حضرت امام شا فعری كا استدلال درست نہ ہو گا · حصرت امام الک کے نز دیک اگروہ عورت کے نام ونسب یا قبیلہ کے بارسیس سیان کردے تو بڑ گی ورزمہیں -وَٱلفَاظِ الشَّوْطِ إِنْ وَإِذَا وإِذَا مَا وَكُنُّ وَكُلُّمَا وَمُعَلِّمًا وَمُعَىٰ وَمَتَى مَا فَفي كُلِّ هَا لَا لَفَاظِ یا فی جائے تو طف پورا ہو کر طلاق بر جلنے گی ۔ سوائے کم کما کے کہ اس میں کرار شرط کے سا کہ طلاق می محرر سوجائیگ حَمَّى يَعَمَ ثَلَثُ تَطِلِيُقِاتٍ فَإِنْ تِزَوَّجَهَا بَعْلَ ذَلِكَ وَتَكُرُّ مَ الشُّهُ طَلَهُ تَعَلِيعًا شِئ وَزُوالُ المِلْكِ حتی کرتین طلاقیں بڑجائیں گی ۔ تین کے بعد اگر اس سے مکاح کرے اور شرط میں سکوار ہوت کوئی طلاق ما بڑے گی اور بعیر میں زوال بَعْدَالِمِينِ لَا يُبْطِلُهَا فَإِنْ وُجِدَ الشَّهُ الْفَرَحِ مِلْكِ الْمُكْتِ الْمُدِينُ وَوَقَةَ الطلاقُ وَإِنْ وُحِلاً كمك سيمين باللل منهوكي للمذالمك من وجووشرط موت برُ حلف بورا به جائے گا ا در طلاق برُ جلئے گ . اور عز ملك مين فِي غَلْمِولِكِ الْحُكَّتِ اليمير ، فَ لَمُ يَقَعُ شَيٌّ وَإِذَا الْحَتَكَفَا فِي وَجودِ السَّمِطِ فالقولُ قولُ الزُّوجِ إِلاًّ و جود شرط پر صلف بورا بوجائے گا اور کوئی طلاق مذیرے گی اوراگر میاں بوتی درمیان شرط یا نے جانے میں اخلاف داتی ہو توشو بر اَنُ تَقِيْمُ الْمَرُأُ وَ الْبَيْنَاةَ فَا نَ كَا الشَّهُ كَا لا لَيْعَلِّمُ اللَّهِ مِنْ جِهَدِهَا فَالْقَوْلُ قَوْلُهَا فِي حَتَّ

marfat@om

کا قول قابل اعتبار ہوگا الا یہ کم بوی گواہ بیش کردے اور اگر عورت ہی کی جانب سے مشرط کا علم ہوسکتاً ہو تو اُسکی ذات کے بارے میں ان کا قول نَفْسِهِ هَا صَّلُ اُکْ يَقِولَ إِنْ حِضْبِ فَا مَتِ طَا لِقُ فَقالَتُ قَدُ حِضْهُ صَلَّقَتُ وَ إِنْ قَالَ لَهُ قابل اعتبار ہوگا مثال کے طور پراس طرح کیے کہ اگر بچھ کو با ہواری آئے تو بچھ کو طلاق اور وہ کیے کہ مجھے با ہواری آئی تو طلاق بڑجا کی اوراگر کے

الشرف النوري شريط الدد وسروري إِذَاحِضْتِ فَأَنْتِ كَالِرِ " وَ فُلَانَةً مَعَكِ فَقَالَتِ قَنْ حِضْتُ كُلِلِقَتُ هِي وَلَكُمْ تُطَلَّق فلائتًا که جب تچه کو ما بواری آئے تو بچه کوطلاق اور تیرے ہمراہ فلاں فورت کو۔ وہ کچے کہ مجھے امہواری آگئ تو معن اسی پرطلاق پڑے گی فلاں بوت مطلقہ نوگ وَاذَا قَالَ لَهَا إِذَا حِصْبِ فَأَنْتِ طَالِقٌ ضَرَ أُتِ الدُّهُمَّ لَمُرْيَقِعِ ٱلطَّلَا قُ حَتَّم يُنتَجَّزَّ الدَّهُمُ للنَّامُ ا درجب کے کہ جب بچھ کوما ہواری آئے تو تجھ کو طلاق ا دروہ خون د کیمے تو تا وقتیکہ خون تین روز تک جاری مذرہ طلاق مذبرے گی۔ أَيَّا مِ فَإَذَا مَّتَ ثُلْثُمُّ أَيًّا مِ مُحَكَّمُنَا بِوقُوعِ الطُّلاقِ مِنْ حِيْنَ مَا خَبْتُ وَإِنْ قَالَ لَيَا پھرتین روز مکمل ہونے پر ہم ما ہواری آنے کے وقت سے طلاق واقع ہوئے کا حسکم لگائیں گے ۔ اوراگراس سے کھے کم إِذَا حِضْتِ حَيْضَةً فَأَيْتِ كَالِقُ كُمْ تُطَلِّقُ حَتَّ تُطْهُرُ مِنْ حَيْضِهَا وَكُلُاتُ الامَةِ تَطْلِقَتَا حب بخد کو ایک ایرواری آئے تو بچھ کو طلاق او اس کے ماہواری سے پاکشے ہوئے تیک طلاق نڈیٹر یکی۔ اور اپنری کی طلاقوں کی تعداد دوگر۔ وَعِلَّا تُهُاحَيُضَتَابِ حُرًّاكَانَ ذَوْجُهُا ٱوْعَنْدًا وَطَلَاقُ الْحُرَّةِ ثَلْثُ حُرَّكَانِ ` اورباندی کی عدت دوما بردارمان بن خواه اس کا شوهسر آزاد بروما غلام برو اور آزاد عورت کیلئے مین طلا تیں بزگی خوا واس خاوند ذُوْجُهُا ٱوْعَبُدُا آزاد ہویا نسلام

لعَ إِلَى وَصَى إِدِ الْحَلْقِ: بِورى بونا - يمين إقسم، طف - زوال إزائل بونا ، خم بونا - البينة إلواه البيدم : نون - يستمر : استرارس : جارى رمنا-

والفاظالش طران واذا اله . فرات مي كه الفالم شرط آن إذا ا در إذا ما وغره كاجها ك الك تعلق ہے يہ تحرار كے متقاضى نہيں اوراس وجہ سے الكے مرتبہ وجو دِ مترا كے بعد يمين ماكر نى تى البستە محص ايك لفظ كلما "ان ميں ايساب جومتقا صي تحرار ہو تاہيے اوراس ميں ايگ مرتب وطسي ين ختم نهي موتى ملكراس كاتين مرتبه يا يا جا مالا زم ب- اس كاسب يرب كم إ ندرون افعال كلما عوم كامتقاصى باورلفظ كل اسما ركا ندرمتقاصى عموم ب- لبذا مثال كي طور براكركسي تخص داس طسرن كِما م كلّما تزوّجتُ امراً أن فهي طالق " يو وه جيوفت اورجتني بأريمي مكاح كريكا طلاق يرط جائ كي اس لي كميلفظ كلّما ملكت كسبب لين تزوج " برااياب - المذاحب معى فعل تزوج كا وجود بوكا طلاق برجائ كي -

وَيْ وَالْ الملك بعِد المهين (- اكرايسا بوكر بعديمين ملكيت زائل وختم بولكي بويواس كي وجرس يمين بالمل أبوكي. مثال كے طور يركوني شخص اپن البيہ سے كچے كه اگر يو مكان ميں داخل ہوتو تجھ برطلاق بهجروہ اسے ايك يا دوبائن طلاق وبد اوراس کی عدب ملاق بوری ہوجائے بھردوس شخص سے نکاح ہو اوراس کے ملاق دینے کے بعد عدت *گذرت پر بېلا شوېراس سے نکاخ کړے اور*اب شرطِ تعلیق پا یک جائے بینی و ه عورت مکان میں و اخل ہو ی^و طلاق پرلما ا گی اور پین بھی ختم ہوجائے گی ۔اور ملکیت کی شرط مزیا گی جانے کی شکل میں طلاق نہ پڑے گی مگر پمین ختم ہوجائیگی۔ آ

الثروث النورى شرح المالة الدد وت مرورى الم خلاصه يدكمين تومېرتسكل باقى مارىيى ورىم اورتم بو جائے كى مكر وقوع طلاق مىں شرط يە بوگى كە وجو دِ شرط ملك يى بوا بو ـ فأن كان الشرط لا بعلم الامِن حميماً آلى - فراتي بي كه الرفا وندف تعليق طلاق اس طرح كى شرطيرك كمم کے پلئے جلے کا علم محض ورت ہی کیطرن سے مکن ہے اوراس کے بعدد وبؤں کے درمیاً ان شرط کے پلئے جلنے میں اخلاف پیش آئے بقاس صورت میں عورت کے قبول کو قابل اعتبار قرار دیں گئے لیکن یہ اعتبار تحص اس عورت کی زات ہے متعلق ہو گا بحق غیراس کا اعتبار مذہو گا - مثال کے طور پرخاوند سے طلاق کی تعلیق یا ہواری آیے پر کی اور کہا کہ اگر بچھ کو یا ہواری آئے تو تجہ پرا در تیرے ممراہ فلاں عورت برطلات . اب عور بھے کہ مجھے انہواری آگئ تو ملاق اس پر پڑ جائے گی سکیں اس کے سائنہ ووسری پر نہ بڑیجی ۔ وجہ یہ ہے کہ دوسری عورت کے حق میں اس کے قول کو قابل اعتبار قرار نہ دینگے ۔ وَاذَا قَالَ لِيهِا إِذَ احْضِبَ فَانْتِ طَالَقَ فَم إِنْ الْكُ أَلا . فراتِ بِي أَكُر شُو بِرِنْ ا بن بُوى ي اس طرر کہا مقاکہ جب تحد کو ما ہواری آئے تو تحمد برطلاق ۔ لواس کے صرف خون و کیھے سے اس پر طلاق مزیزے گی بلکہ یہ دیکھا جلے کہ خون مسلسل میں روز آیا یا مہیں ۔ اگر تین روز تک آیا تواس صورت میں ما ہواری آسے کے وقت سے طلاق پڑجائے گی ۔اوراگراس طرح کہا'' اِ دا حضت حیضة فانت طالق'' بو اس صورت میں تا وقعتکہ اس ماہواری _کاک نہ ہوجائے طلاق نہ چرے گی ۔اس لئے کہ" حیضۃ" کے اضافہ سے اسکا مقصود مکمل ہ ہواری ہے ۔ وكلا فالامة تطليقتان الزوعنان عندالاحنان عدو طلاق كاجهال مك تعلق بيداس ميس عورت كاحال معتبر سوكا بعيني اگرد وآزاد ہو ہوتین ملاق کا حق ہوگا اور با مری ہوسے کی صورت میں دو کا اس سے قطع نظر کہ شوہرآ زاد شخص مويا وه غلام بو-بهرصورت اسسے ندكوره بالا حكم س كوئى فرق نر برے كا . حضرت الم الك ، حضرت المم شافعي اور حضرت الم ما حرفه مردك حال كومعتبر قرار ديت بي اس لئ كه ابن ابى تبيبه ويزوين حضرت عبدالتراب عباس كا تول نقل كياكياب كه عد دوطلاق مردون ك اعتبار سے معتبر ہو كا اور تد مين عورو ن كا عتباركما جائع ا-ا حنا وبی کامستدل ترندی وابوداو و کی به روایت به کهرسول انٹرصلے الله علیه وسلم سے ارشا و فرایاکه باندی کیلیئے ووطلا قیس بیں، اور باندی کی عدت و وا ہواریاں ہیں ۔ رہی مصرت ابن عباس کی روایت تو اس سے معقود وقوع طلاق ہے، طلاق کا عدد مہیں۔ وَإِدْ اَطْلُقِ الرَّجُلُ إِمْرَأُ تَهُ قَبِلَ الدُّحُولِ بِمَا ثَلْنًا وَقَعْنَ وَإِنْ فَيْرِّقَ البِّطْلِاقَ كَا نَبَتُ اور جی تفس ابن بروی کو بهستری سے قبل میں طلاق دامکے جلس ، دے تو تینوں طلاقیں پڑھائیں گی اوراگر الگ الگ جلوب میں کے توسلی بِالْأُولِى وَكَمْرِتِفَعَ السَّاسِيَّةُ وَالنَّالِثُنَّهُ وَإِنْ قَالَ لِهَا ٱنْتِ طَالِقٌ وَاحِدةٌ وَوَاحِداً وتَعَسُّ هلاتی ہے با تنه بوطلے کی اور ودسری وتسیری طلاق واقع نہ ہوگی اوراگر بوی سے کئے کہ تو طلاق والی ہے ایک اورا کیک لتے ایک طلاق عَلَيْهَاواحِدِةٌ وَ انْ قالَ واحدَةٌ قبلَ واحديةٍ وقَعَتْ وَإِحِدةٌ وَإِنْ قالَ واحداً قَبُلُهما پڑے کی اور اگر کچے ایک سے قبل ایک ملاق ہے تو ایک بڑے گی ۔ اور اگر کچے کہ اس سے قبل ایک ہے تو

معد الشرف النوري شريح وَاحِدُهُ أَوْقِعَتُ ثَنْتًا بِي وَانْ قَالَ وَ احِدةً بِعِدَ وَاحِدُةٍ أَوْمُعَ وَاحِدُةٍ أَوْمُعَهُ أَ واحدُهُ دوطلاقیں بر جائیں گی ۔ اور اگر کچے بعد ایک کے ایک طلاق ، یا ایک طلاق کے ساتھ ، یا اس طلاق کے ساتھ ایک ع وَقَعَتُ تَنْبِتَانِ وَإِنْ قَالَ لَهَا إِنْ وَخَلْتِ الدارَةِ فَأَنْتِ طَالِوْ مَ وَاحِدَةً وَوَاحِدُّ فَلَخلَتِ تودويرا جائيس كى واور الركي كم اكراتو مكان مين واخل بولو تحديراكي طلاق أور أكي و بمروه مكان مين الدَّا مَرُوقَعَتُ عَلَيْهَا واحدةٌ عِندا بي حنيفة رحمُ اللَّمُ وَقَالَا تَقَعُ ثَنتا بِ وَإِنْ قَالَ لَهُمَا داخل بولة الم الوصنيفية فرات بي كراس بر الك طلاق برط جائك اورالم الويوسف والم محري كزديك ووطائس فرمائيكي الحري اَنُتِ طَالِوْ عَ بِمَلَكَةً فَهَى طَالِو سُفِ الحالِ في كُلِ السِلَادِ وَكِنَ الثَ إِذَا قَالَ لَهَا الْنَتِ كرتوطلاق دالى بي ميجومين توبر شهر مين فوراً طلاق برجلي على ما دراس طريعة سے اگر كجے كر كو طلاق وألى سي طالِقٌ فِي الرُّوانِ وَانْ قَالَ لَهَا ٱ مُتِّ طالِقٌ إذَا دخلتِ بمكة لَكُرَ تَطلُّق حتَّى خُلَ مُكُّمُّ ىكان بى يادراگراس سەكچىكە بومىكىيى داخل بوك بىر طلاق دالى ئەيە بوتا دقىتىكە دەمىكى بىن داخل بوطلاق نىزىكى وَإِنْ قَالَ لَهُنَا أَنْتِ طَالِو مَعَ عَدُا وَ قُعَ عَلَيْهَا الطلاقُ بطلُوطَ الفَجُرالتَ بِي ـ ادر اگر کیے کہ تو کل طلاق واکی ہے تو اس بر فجر ٹائی کے طلوع کے ساتھ ہی طلاق برط جا سے گی ۔ وا ذاطلتي الرّحِبُ ا مواتَ الإ - الرُّكُونُ تَحْصُ ابني عَبْرِمِد تُولِهِ بِي كُو بِيكِ جِمَاتِينُ لِللَّا دے مثال کے طور براس سے کچے کہ بخمیر تین طلاق " لو تینوں طلاقیں بڑجا کیں تی اور طلاق دين واليكااس سي بغيرطاله ك دو باره نكات جائزنه بوكا - حصرت ابن عباس اورحصرت ابوبرره وض التوفها کایبی فتوی ہے مؤطاا ام مالکت اور سنن ابو داؤ دمیں اس کی تقریح موجود کے کہ جب شخص کا یہ خیال ہوکہ اس ارج عنیسر مرخوله كوتين طلا قيس ديجائيس تبريجي اس يرطلا ق مغلط واقع نهبي بهوتى اوراس كےلئے طلار شرط منهي او وہ عللي برج ابن الہام سے نتے القدير ميں اسے تفصيل كے سائتر بيان كيا ہے ۔ حاصل يہ ہے كے صيغة طلاق واحد مروا وراس كير التر متصلاً كئي عدد بمول مثلاً ووطلاق، تين طلاق الواس صورت مين حكم عدو طلاق ك اعتبارس بروكا، لغفِ طلاق واحرونيك وان فترق الطلاق بانت بالاعلى اله الرغير منوله كاشوبرات بيك جله تين طلاقين نه دے بكه الگ الگ دے -اورالگ دینے کی کئی شکلیں ہیں داء ایک شکل یہ ہے کہ وصف طلاق الگ الگ ہو۔ مثلاً " انتِ طالق واحدة وواحِدة " وواحدة ، ١٠ دوسرى شكل يدكه خركا ذكر عليموه عليمده بو- مثلاً " انت طالق وطالق وطالق رم، تيسرى شكل سركم

الدو تشروري 😹 الشرائ النوري شرح انت طالقٌ وانت طالقٌ وانت طالقٌ . توان ذكركرده تينول شكلوب مين محض الكيطلاق بائن بْرِيكَي . اس واسط كه اس حكر سر طلاق کوالگ وا قع کرنیکا ارا د ه کیاگیا ہے۔ اور کلام کے اخیر سی کسی ایسی بات کا ذکر شہیں جسس کی بنار پر کلام کی ابت _ار مين تبديلي بو . مثال كے طور ريز كسى شرط كا ذكر ب اور ندكوتى تعدو بيان كيا كيا . البنداا س صورت ميں انك طلاق كيا ية بى بائن بوجائے گا ور ماق دوطلاقیں بیکار بول گا-أست طالق واحدة وو إحدة إلى اس ك تعنيم وراصل ووضا بطول برمخصر سيد اكي تويدكه بواسط ورف عطف تفريق طلاق بهواد آليب بى طلاق بريچى بشرط يكروون عاطف وا و حروب عطعت استعمال مهوا بهوكيونكر وا وُمعلاقاً براسته جمع آيارياً ہے ۔اس سے قطبع نظر کہ دائج معیت کے طور پر آئے یا تعدیم و تا خیر کے طور پر ۔ لہٰذاا س میں ا ول کا انحصار آخر پرنہ ہو گا بلکہ برُنفط كاا بِنا الكَّعِمَل بُوكًا ـ بْسِ عورت مُحَضَّ اكْبُ طلاق كـز ديكيه بأنَّمَهُ بُوجِكَ فِي أور باتى دوطلاقين نهيَّن يؤيُّ أيّ درسرا ضا بطريه بي كنواه لفظ قبل بهويالفظ بعد دونون ظرف واقع بهوئي بي و لفظ قبل كاجهان تك تعلق بوده اس ز ما ذكوًا سطحاسم وا تِع بهوا جوكراس كے مضاف البيرسے يہاء - ا ور دالفظ بختر تو وہ مضاف البيرسے مؤخر كے واسط بي ا ورقاعده يه بياكد الرفاوت دواسمول كي بيجيل آرا بهوا دربائك إيداس كيسائة ملي بوني منهوات ده صفت اسم اول شمار موالاً. يه صالط واضح بوك كيد كرمشالاً زيداي الميه سه كيم انت طالق واحدة و واحدة "تواكيف مي طلاق برائ - اس لئے کہ وائر برائے مطلق جمع ہے - تو اول طلاق کے واقع ہونیکا انحصار تانی کے واقع ہوت بر سنهي ربا اورطلاق برهمي أوراكب طلاق يؤيه كابعدا ورايك طلاق واقع بروجات بروه طلاق ناني كامحل ي نبين رمي - اوراكراس طرح كيم انت طالق دا صرة قبل داحرة " توكوياس يد دوسري طلاق ميد طلاق دا وع كردى ادر وه اس طلاق سے بائند ہونے کی بنار پر طلاق ثانی کا محل برقرار شربی اوراگراس طریقہ سے بچے انت طالق واحدہ بعد با واحدة " يوّ اس ميورت مين بمبي محض كيك طلاق برلك كي - أوراكر اس طريخ انت طالق واحدة قبلها واحدة " تواس صورت میں دوطلاتیں پڑجائیں گی۔ اس واسط که ماضی میں طلاق دینا کو یا فوری دینا ہے۔ اور اکر انت طالق واحدة بعدوا حدة ، يا مع واحدة - يامعها واحدة "كه تب مجى و وطلاقيل يرط جائيل كي . وان قالَ لها ان دخلتِ الدار الح كوني شخص اين زوجسي كية ان دخلتِ الدار فانت طالق واحدة وداحدة " اس كے بعد زوجه مكان ميں داخل ہوجائے تو الم ابوصنيفه حركے نز ديك اس برايك طلاق پڑجائے كى -اورامام ابويوسوج والم محسيم ووطلاقيس داقع بوي كاحكم فراية بي-<u>وَانَ قَالَ لَهِ اَنْتِ طَالِقَ بَهِ كَمَّةَ الْحِ بِٱلْرُونَى شَخْصَ ابن زوجه سے اس طرح كے يو اس بر فورى طلاق برجائے</u> گی-اس سے قطع نظاکم وہ کسی بھی شہر میں ہو- و جریہ ہے کہ طبلاق کے واقع ہو ہے بیں کسی مخصوص جگہ کی تحضیفر تنهيں - اسى طبرح أكر" انتِ طالق في الدار" كے تب بغي مين حكم بهو كا كەخوا و كسى گفرمىي داخل بوطلاق نورى برط جائے گی ۔ اِلبتہ اگراس طرح کیے انت طالق او اُ وخلتِ بمکۃ " لو حسوقت مک وہ مکہ میں داخل مزمواس برطلاق واتع منهو گی اس واسط کریمان طلاق کا وقوع اس کے داخلد پرمعلق ومنشروط ہے، جس کا انجی وجود بہتیں ۔

martat.©m

الرف النورى شرط النا الدو وسرورى اورحب مک اس کا وجود ند بموطلاق ممی نه پڑیگی ۔ اوراگرکسی نے اپنی زوجہ سے کہا * انت طالت غیرًا " تو بوقتِ طلوع ُ فِي ثَا فِي طَلَاق بِرُّجَائِ فِي -اس واسط كه اس نے عورت كومتصف بالطلاق بورے غد دكل بكے سائھ كيا ہے اور يا تصاف اسى صورت ميں ممكن ہے جب كه طلاق اس كے سيلے جزيميں بڑے ۔ كانُ قَالَ لِامْرَأْتِ، إنْحَارِ، يُنفسُكِ يَنوى بن لِكَ الطلاقَ أَوْقَالَ لَهَ اَطْلَقَ نَفْسُكِ فَلَهَا اوراً كوئ شخص ا بن زوج سے كي تو اپنے أب بكوانستيار كركے أوراس سے وہ نيتِ طلاق كرے يا كھے كر اپنے آپ برطلاق واقع كرلے مة أَنُ تَطلَق نَفْسُهَا ما دَامَتُ فِي مُجْلِسِهَا ذَلْكَ فِإِنْ قَامَتِ مِنْهُ أَوْ أَخُلَاتُ فِي عَمَلِ أَخُرَ اس مجلس میں رہنے مک اے طلاق واقع کرنیکا اختیار ہوگا اورا گر تحلس سے انٹھ گئی پاکسی دو سرے کام میں مصروف ہو گئی خُرَجَ الْأَمُومِنُ يُدِهَا فَإِنِ اخْتَامٌ تُ نَفْسَهَا فِي قُولِمِ إِخْتَامِ يَ نَفْسَكِ كَانَتُ وَأَحِلَةً تواس كا اختيار با في ندري كا بهر اختاري نفسك المدر اكر اس فرد كواختيار كيا يو ايك بائن طلاق برس كي -بَأْمِنَاتُ وَلَا يَكُونُ ثُلْثًا وَإِنْ نُوسَ الزوجُ وَلِكَ وَكُلْ مُبُا مِنْ وَكُوالنفسِ فِي كلامِهِ أَوْكلامِهَا ا ورتمین واقع نہونگی خوا ہ شوہرنے اس سے تین ہی کی نیت کیوں ندکی ہو۔ اور مرد کے کلام یا عورت کے کلام لغفانفس کاڈکر وَإِنْ كِللقَّتْ نِغُسُهُمَا فِي قُولِ مَ طَلِّعِي نَعُسُكِ فِهِي واحِدةٌ رَجِعياتُ وَإِنْ طَلَقَتُ نَفْسَهَا تِلْكُ كيامًا نا كاكزرج - ا دراكر" طلقى نفسكتِ" كينة بر اپيغ أب برطلاق وا تُع كرك يو ايك طلاق دنبي بوگى ا دراكر مورت نے تين واقع كرلي إلى وَقُدُاكُ الرَّادُ الرَّوْمُ وَلِكَ وَقُعْنَ عَلَيْهَا وَإِنْ قَالَ لَهَا طَلِّقِي نفسنْ مِي شِنْتِ فَلَهَا الطَّلْقَ ا ورخا و ندیمی اس کی نیت کرلے کو تین بڑجا کیں گی ۔ اور اگر کھے کہ اپنے آپ پر جب چاہے طلاق واقع کرلے کو وہ اپنے آپ بر نفسَها في المَجْلِسِ وبعلَهُ وَا ذَا قَالَ لِرَجُلِ طَلِقُ إِمْرَأَ نِي فَلَهُ أَنْ يَطَلَّقُهُ الْمُجْلِس مجلس میں ملاق دا قع کرسکتی ہے اورمجلس کے بعد بھی اور اگر کسٹی تھی سے کچے کہ میری زوجہ پر طلاق واقع کردے تو اسے ملاق دیے وبعدة وإن قال طلقها إن شبئت فلذان يطلقها في المجلس خاصّة وإن قال لها ا حق برو كالمجلس مين بعي اورمبس كربعد مي اكريكي كدنة جائب نو اس بر طلاق واقع كردك تواسة خاص طور برمبس بي مي طلاق دين ا إِنْ كُنْتِ تَحِبِّنِينِ أَوْتُبُغِضِينِي فَانْتِ طَالِقٌ فَقَالَتُ أَنَا أُحِبُّكَ إَوْ أَبُغِضُكَ وَقَعَ الطَّلَاقُ حق ہوگا اوراگر بوی سے بچے کم اگر بچے مجدے محبت ہے یا جھ سلفل ہے تو بچر برطلاق اوروہ کے کم بھے بچے محبت مواج وَانُ كَانَ فِي تُلْبِهَا خَلافِ مَا اظْهُرَتُ وَ انْ طَلَقَ الرَّجُلُ امْرَاتُ فَي مُرضِ مُوقَة عِن طَلاق بِرُّ مِلَ مُن الموت بين طا مِرُرده كِفلان بو الرَّكُونُ شَخص إِي زوم كوم مِن الموت بين بائن طلاق عِن طلاق بِرُّ مِلْ مُنْ المُن الموت بين طا مِرُرده كِفلان بو الرَّكُونُ شَخص إِي زوم كوم مِن الموت بين بائن طلاق طلاقًا بأنتُنا فيماتُ وَهِي في العلوة وَيراثث مِنْ وَأَن مَاتَ يَعْدَ القضاء عِلاَ مِقَافَلا ویدے اس کے بعداس کا انتقال سیوی کی عدت کے دوران ہوجائے توعورت اسکا ترکہ یائیگی اوراگا نتقال اسکی عدت گذرجانے ميرات لَهُ أَوَا وَا قَالَ لِا مُرَأْتِ النَّتِ طَالِقُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَىٰ متّصِلًا لَهُ يقع الطَّلاقُ كىبىر بهوتو مورت كوتركه نه لِي كا وراكرا بن زوج على تجرير طلاق النا والله يتصلاً كيه تو طلاق نهيل برُّتُ كَلَ

ا و ملكت المَوْلُ لَا أُوْجَهَا الْ وَسَقَعُما مَنْ لَا مَنْ الْمَافَةُ الْفَرَافَةُ الْفَيْهُمَا ------------كليت عامل بوجائ يابوى كوشو مرر يااس كي صدر بكيت بوجائ لآن دونون كورميان مِلان كا دون موجائكا.

طلاق وغيره كااختيار دينے كاذكر

کنون و کو کو کو کو کو کو کو کو کا افسالطلاق الو داتے ہیں اگر کوئی شخص ابن زوج سے طلاق کی نیت ہے اِتھا کی کے او کا دھنکہ عورت مجلس سے انتظار من جلا اسے شوہر کے اختیار دینے برخو دیر طلاق واقع کرنے کا حق حاصل رہے گا۔ البتہ اگر وہ مجلس سے انتظار کو کہ کی یا وہ کسی دو مرے کا م ہیں مصرون ہوگئی تو اس صورت ہیں شو ہر کا دیا ہوا اختیار باقی ندرہے گا اوراسے خود برطلاق واقع کرنے کا حق نہ ہوگا۔ اب اگر عورت اس اختیار سے کام لیتے ہوئے تو دیر طلاق واقع کرے تو اس کے نتیج میں اس پرطلاق با من واقع ہوگی۔ تیں طلاقیں اس اختیار کے نزدیک اگر شو ہراس سے مین کی نیت کرے تو تمین بی جو تمین واقع نہ ہوں گا۔ حضرت اہام شافعی کے نزدیک اگر شو ہراس سے مین کی نیت کرے تو تمین بی جانمیں گی۔

فهی واحلاة وجعین الله - اگر شوم کے اضیار دادہ جمعی السلاق کے باعث عورت اپنے آپ طلاق واقع کر لے واس فهی واحلاة وجعین الله - اگر شوم کے اضیار دادہ جمعی السلاق کے عورت بنو دیر تاین طلاقیں واقع کر اور فادند صورت میں اس پر ایک حتی طلاق کے عورت خود پر تاین طلاقیں واقع کر اور فادند مجمی منیت طلاق کرلے تو تین بڑجائیں گی - اس کا سعب یہ سپے کہ طلقی "امر کا تقاضہ تطلیق ہے - اور تطلیق کا جہائیک تعلق ہے وہ مصدرا سم منس ہے اور اس کے اندر ایک کا احتمال مجمی موجود ہے اور کل کا بھی موجود ہے - المبذا کمل کی نیت کی صورت میں مینوں بڑجائیں گی ورنہ اسے ایک پر محمول کریں گے - اور تفویض طلاق میں موجود ہے باعث طلاق جی بڑگی والی تعلق ہے کہ اگر تجمع مجمد سے محبت یا مجمد سنفس ہوتو تجم پر طلاق ۔ وان قال آن کمنت بحب بنی آلہ - اگر کوئی شخص ابنی بہوی ہے کہ کہ اگر تجمع مجمد سے محبت یا مجمد سنفس ہوتو تجم پر طلاق ۔ اور عورت اس کے قلب میں اس کے خلاف ہی کیوں نہ ہو مگر اس پر طلاق بڑجائے گی .

وان طلق الرحبل اموات مئ فی موض موت الوا اگرالیا مولد کوئی شخص این زوجکوای مرض الموت میں طلاق بائن دیدے اس کے لبد البحی عورت کی عدت بوری نہ مولئ موکروہ مرجائے تو عورت کو اس کے مال میں وارث قرار دیا جائے گا۔ اوراگر عدت بوری ہوگئ اور عدت گذر جائے کے لبد اس کا انتقال ہوا تو وارث شمار نہ ہوگی۔ مضرت امام احرار فرماتے

marfat eom



الشرف النورى شرح الرَّجْعَةِ شَاهِدَيْنِ وَإِنْ لَمُدِينُهُ لُ صَعَّتِ الرَّجْعَةُ وِاذا القَضِّتِ الْعِكَّةُ فَعَالِ قَلُ يه به كرجت بردوشاً بدينك اورا أرشاهد بنك تب بى رجت درست بوجائ كي ادرائر عدت كذر ننك بعد خاوند كم كمين كُنْ كَ رَاجَعُتُهُ كَا فَي الْعِيلَ وَ فَصَلَ قَدَّى فَهِي مَ جُعَدٍ لا يُولِن كُنْ بَتُهُ فَالْقُولُ فَوْلُهَا وَلا يَمِنُنَ بحريعه ودران عدت رجعت كرميا تقاا ورعورت اس كي تصديق كروك تورجيت درست مهوجائيگي ا دراگر جمثللائ تو عورت كا قول قابل اعتا عَلَيْهَا عِنْدَا فِي حَنْفَة رَحِمُ اللهُ وَإِذَا قَالَ الزَّوْجُ قَدُراجِعَتْكِ فَقَالَتُ عِيدَةً لَ مَ تَكُ ہوگا ا دراس پر صلف بھی لا زم نر ہوگا۔ امام ابو صنفاع میں فرائے ہیں اوراگر خاوند کے کہ میں مجھ سے رجعت کر یکا تھا اور عورت اس کے جواب میں انَقَضَتُ عِدَّ بِي لَمُرْتَصِيرٌ الرَّجِعَةُ عَنْدَا بِيحَنِيغُكُ رَحِمُ اللَّهِ وَادْاقَالَ زُوْجُ الْأَمْ بَالْعِلْانِفِضًا کے کرمیری مدت پوری گئی توا مام ابو صنیفرہ کر نردیک رحبت درست ند ہوگی اوراگر با ندی کا خاوندا س کی عدت بوری مونے کے عِدَّ تِهَا قَدُكُنْتُ رَاجَعْتُهَا فَصَدَّ قَدُ المَوْلِي وَكُنَّ بَتُكُ الامَعْ فَالْقُولُ قَوْلُهَا عندا بعنيفَ تَهُ بدیے کریس تجدے رجت کر چکا تھا اور آقااس کی تھدیق اور باندی انکار کرے توالم ابوصیند و مراتے ہیں کر باندی کا تول قابل واذُأ القطعُ الدَّ مُمِنَ الحيضَةِ الثَّالَتُ، لِعَشَى وَا يَاهِم الفَطَعَتِ الرَّحْجَةُ وَإِنْ لَعُرتعتكُ وَإِنْ المُواعِدُ وَإِنْ لَعُرتعتكُ وَإِنْ المُعَامِدِهِ وَا يَعْمَ الرَّاعِتُ مَا الرَّمِعِ اللَّهُ الْمُرمِعَ اللَّهُ الْمُرمِعِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّ انقَطَعَ لِا قَلَّ مِنْ عَشْرَةً أَيَّامٍ لَهُ تَنقَطِمِ الرَّجِعَةُ حتى تَعْتَسِلَ أَوْ يَمْضِي عَلَيْهَا وَتُتُ صَلاءً الرَّ نم میں بند ہونے برحق رجعت نتم نہ ہو گا جب مک کر وہ عسل نہ کرملے یا اس پر ایک د فرض ، نماز کا وقت نہ گذرہا ؟ تَتَيَمَّمَ وَتَصَلِّرَ عِنْهُ إِنِي حَنِيفَةَ وَ آبِي يُوسُعَ رحِمَهُمَا اللهُ وَقَالَ عِمَّدَ يَوا المَيَّمَتُ إِلْعَلْمُتُ یا تیم د بربنائے مذری کرکے نماذ نہ بڑھ لے ۔ اماکا ابولوسعی یہی فراتے ہیں ۔ ا در اماکا محدیث فرماتے ہیں کہ تیم کر حکیے برحق الرجعَةُ وَإِنْ لِهُمْ تَصَلِّ وَأَن اعْسَلَتُ ونسيَتُ شَيئًا مِنْ بَدَنِهُا لَمُ يَصِبُ المَاءُ فَأَن كَان رجعت ختم بوجلئ كالرج نماز بمي مربع ادراكرعورت غسل كرت بوسط بدن كالمحرصة وحونا معول جلاكان عضؤاكام لأفمأ فوقئ لكرتنقطع الرجعك وانكان افتل من عضوالقطعت برماني مذيبوركا بهويس اكريه ايك كامل عضويااس سربط هامهوا مهوية حق رجعت خترند مهوكا وراكر ايك عفوسه كم دهونا روكيا مهوية حق وَأَلْهُ مَطَلُقُهُ ۚ ٱلْرَحْعَيَّةُ مُنْتُنَّوَّ فَنُ وَتَتَزَيَّنُ وَكَيْتَتِّي فِي لِزَوْجِهَا أَنُ لابِيد مُحَلَّ عليهَ ا رجعت خم برجائيگا اورمطلق رجيه زرب وزمنت كرے كى اورشوبرك واسط محتىب كي كداسے اطلاع كے بغيراس كے پاس ندآئے حتَّ يُؤُذنهَا وَيُسْمِعهَا خفقَ نَعليهِ وَالطلاقُ الرَّجعي لايحرمُ الوطِّحَ وَإِنْ كَا بِ اورجواتوں کی آوازاس مک بہونجادے ۔ اور طلاق رجی میں بمبستری حرام بہیں ہوتی ، اور طلاق با سن مین سے طلاقًا با مُّنا دُونَ النَّاتِ فَلَمُ أَنُ تِيَّزُوِّجُهَا فِي عَلَّى تِها وَبِعِدَ انْقَضاءِ عِدَّ تِهِكَ -د بے پر اس سے دورانِ عدت اور بعد عدت نکاح کرنا درست ا :- الرجعة ، والسي . شاهك ين . شاير كاتشيه ، كواه ، القضاء : اختاك القطع :

الرف النورى شرح المرادي شرح المرد وت الروري ﴿ وَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّ بندم ونا ،خم مهونا ـ عشكة ، دس ـ فوت . زياده ، بره جانا - تتشوّ ب . مزتن بهونا -ا صطلاح فقهاء کے اعتبار سے رجعیت ملکیتِ استُمتّاع قائم و باقی رسبنے کو کہتے ہیں _ ارشادِر بائن بي والمطلقات يتربض بانفسعى نِلْتُهُ قَرْوَعٌ والأية ، الرُّونَ تَعْنِ ارشادر بان بي و و و دالايم ارتبال بي المرابي المرابي المربي بالعسف ملتي فروع دالايم ارون سي المربي رحبت کرلینا درست بهو گا. اس سے قطع نظر کم عورت اس رحبت پر رضامند بہویا نہ بہواس لئے کہ رجدت کا جہاں تک تعلق ک ہے یہ دراصل مرد کا حق ہے،عورت کا حق تنہیں اور مرد کو اپنا حق عدت کے اندر اندر صاصل کرنیکا اختیارہے۔ رجبت قول می ورست ہے۔ مثلًا اس طرخ کہدے " راجتگے" یا " راجعت ا مراکق "اور فعلاً بھی رجعت درست ہوجا تی ہے۔ مثلاً زبان ہے كينے كے بجائے اس فے مبترى كرلى، يا بوسر ليلے، يا اسے جھولے، يا شہوت كے سائد اس كى شرنگاہ كود يجھ لے . ان سب ضورتوں ك ين رجعت درست بوجلي كم حضرت الم شافعي كرزد يك رجعت محض تولاً درست بع، فعلاً درست ننبي. ديستحب أن يشه ب الز و اگرشو سرطلاق دين كے بعد زبان سے رجعت كرنا چاہے تو بہترومستحب يہ كه اس يرگواه بنالے ا در شو ہر بوی کو رحمت کی اطلاع کردے گواہ بنانے کا حکم عندالاخیا ت صرف استحبابی ہے، اگر گواہ نربنائے اور رجمت کر لے تب من رجعت درست ہمو جلنے گی۔ امام الکشے اورا کیک قول کے مطابق امام شافع ی مجی گواہ بنانے کو واجب قرار دیتے ہیں ان حصرات ني آيت كريم وأستها وادوى عدال منكم "مين امر برائع وجوب ليم كيلب اورعد الاحناف" فأمساك بمَحْدِووَبْ اور بعُولِتَهِي احق بردهِن فلاجناح عَلَيْهِما أن يتواجعًا " لينفوص طلق دغيرمقيد الله ال سے بہتہ چلاکہ ذکر فرمودہ امراستحاب کیلئے ہے وجوب کیلئے منہیں۔ فصدقت فی الرجعة الح الرايساموكم عورت كى عدت كذرجاك كربدشوبراس سے كے كريس دوران عدت بحے ا رجوع کرچکا تھا۔ اورعورت بھی شوہر کے قول کو درست قرار دسے تو رحبت درست بوجائے گی۔ اور اگر عورت شوہر کے اس قول کوت لیم نز کرتے ہوئے رحبت کو جسٹلائے تو اس صورت میں عورت ہی کا قول قابل اعتبار ہوگا اور رجبت درست نہ روگی اور عورت سے اس کے قول پرامام ابو صغفر ^{حرک} نزدیک صلعت کی بھی احتیاج نہیں -اور اگرعورت باندی ہوا دراس كاشوبراس كى عدت كذرجاك كي بدكتها بهوكمين دوران عدت اس سے رجت كر جها مقاا در شوبر كاس قول كى ال با ندى كا أَ قانصديق كرربا بهوا وراس كربونكس باندى انكاركرتى بهوتو بيهاب باندى بى كا قول معتبر قرار دياجك كا-ا ما م ابو حنیفهٔ حرمی فراسته میں۔ كاذا انقطع اللهم مِن الحيضة الثالثة والوز الرسيسري ما هواري كانون يورك دس دن أكر مبدر موامو توخواه اس نے عنسل کیا کا مذکمیا ہو جق رجعت باقی مذرہے گا۔ اوردس دنسے کم میں بند ہونے پر حق رجعت اس وقت ختم ہو گاجکہ و پخسل کرنے یا بیکواس پر ایک نماز کا وقت گذر گیا ہو یاکسی عذر کی دجہ سے بجائے وضو کے تیم کر کے نماز بڑھ کی ہو۔ آیا الوصنيفة اورامام الويوسف يهي فراتي اوراماتم محرك زديك اسك تيم كرليف كساته كي شومركا حق رجست ختم ہوجائے گاخوا ہ اس نے نماز بڑھی ہو یا نہ بڑھی ہواس لئے کہ تبدتیم اس کے واسطے ہروہ شئے مباح ہو گئی جذرفیم

U

ت و ان اعتسلت و نسیت الو اگرایسا ہوکہ عورت عسل کرتے وقت بعض حصۂ بدن دھونا مجمول جلسے اوراس پر پانی خدنبہا یا گیا ہو تو اب دیکھا جائیگا کہ یہ باقی ماندہ حصہ بوراعضو یا اس سے زیادہ سے یا منہیں ، اگر کا مل عضویا اس سے

ن زیادہ ہوتو حق رجعت اس کے دصوبے تک باقی رہے گا اور کم ہوتو ختم ہو جائیگا۔ و دیستعب لزوجہا ان لا دید خل علیھا الن ۔ مطلقۂ رحبی سے اگر رحبت کا قصد نہ ہوتو گھرمیں داخل ہوتے وقت اسے او اجازت لینامستحب ہے لیکن اگر رحبت کا ارادہ ہوتو بھر اجازت طلب رنسکی احتیاج نہیں اور ملا اون واخل ہوسے

٨ كوفلاب استجاب قرار بندي مح.

وَرِنَ كَانَ الطَّلاقُ ثَلْثًا فِو الحَرِّةِ أَوْ تُبِنَتَيْنِ فِي الامَةِ لَهُم تُجِلِّ لَهُ عَيْمَ المُطلاقُ المُعَالِمُ المُعَلِمُ المُعَلِمُ المُعَلِمُ المُعَلِمُ المُعَلِمُ المُعَلِمُ المُعَالِمُ المُعَلِمُ المُعَلِمُ المُعَلِمُ المُعَلِمُ المُعَلِمُ المُعَلِمُ المُعَالِمُ المُعَلِمُ المُعْلِمُ المُعَلِمُ المُعْلِمُ المُعْلِمُ المُعَلِمُ المُعِلَمُ المُعَلِمُ المُعَلِمُ المُعَلِمُ المُعَلِمُ المُعَلِمُ المُعَلِمُ المُعْلِمُ المُعِلَمُ المُعِلَمُ المُعْلِمُ المُعْلِمُ المُعْلِمُ المُعْلِمُ المُعِلِمُ المُعْلِمُ المُعْلِمِ المُعْلِمُ المُعْلِمِي المُعْلِمُ المُعِلِمُ المُعْلِمُ المُعْلِمُ المُعْلِمُ المُعْلِمُ المُعْلِمُ المُعِلِمُ المُعِلَمُ المُعِلَمُ المُعِمِي المُعْلِمِ المُعْلِمُ المُعْلِمُ المُعْلِمِ المُعْلِمُ المُعْلِمُ المُعْلِمُ المُعِمِي ادراگرا زاد عورت کو تین طلا قیس دیدی گئیں یا باندی کو دو ، تو یه عورت اس کے داسطے اسوقت تک ملاک نمبوگی حب تک ده دوس وْ صَعِيْعًا وَلَدِخُلُ بِهَا ثُمَّ يطلقها أَوْمِهُون عَنُهَا وَالصِبِيُّ المُرَّا هِنُ فِي التَّخُلِيْلِ كَال شخص سنة كاج صبح يرك ادرم وه لبديم بستري طلاق ديد ساس كا انتقال بوجائي اور قرير للبلوغ الأكم كا مكم ملاله بس بالغ كاسام. و وَوَطِيُّ المَوْلِي أَمْتَ لِأَيْجِلُهَا كُمْ وَإِذَا تَزَوَّجَهَا بِشُرطِ التَّكْلِيْلِ فَالنَكَامُ مَكُرُولُ كَا فَإِنْ طَلَفَهِ ا ادرا قاك باندى سے سمبستر ہونے كى بنار پر دہ شو بركمواسط ملال نہوكى ادر ملاله كى سروا كے سائد نكاح كوا با و شركرامت بحرليك اكر مديمب سرى بَعِدَ وَطِيعًا حَلَّتُ لِلْأَوَّلِ وَإِذَ اطَلَّقَ الرَّجُلُ الحُرَّةَ تَطليعَتُ اَوُ تُطلِيعَتُ يُنِ وَ إِنْقَضَتْ عَلَّى أَهُا اللق ديد وتيها شوبركيو إسط طال بوجائيكي ا درجب كوئ تفعل أ دادبوى كوابك طلاق ياد وطلاقيس ديد ادراسكي عد يورى و وَتُزَوَّجُتُ بَزُوجُ أَخُرُ فَى خُلَ مِهَا شُمَّعَادَ بِ إِلَى الْدِولِ عَادَتُ بِتَلْتِ تطليقات ويهدا ا ہوجائے اوردہ دوسے شخص سے نکاح کر لے اوروہ بعدیمبستری سیلے شوہر کی جانب لوقے تو تمن طلاق کے حق کے ساتھ لوقے گااورا ام الوضيفة? الزوج الثاني مادون الثلث كمما يهدم الثلث عندابى حنيفة وابى يوسف رحمه الله والم ابو يوسف و كنزدك دوسراتوبرين طلاقول كاطرح بين سے كم طب الول كومى فتم وكالعدم كرد س كا رو وَقَالَ عِمْ لِللَّهِ وَمِهِ اللَّهُ لَا يِهِ مِم الزوج الثاني مادوت الثلث و إذا طَلَّقُها تُلثًا فعالتُ الم محرام كرز ديك ودسرا شويرتين سے كم طلاتول كوخم وكالعدم مذكرے كا - اور جب خاد ندروج كوين طلاقيل ديدے اوروت قِد القَضَتَ عِدَّ بِي وَتَزُدَّ جِتُ بِزُوجٍ أَخَرُهُ دَخُلُ بِ الزَّوجِ الثَّانِ وَطُلَّعَنِي وَانْتَصَبُ کے کرمیری عدت بوری ہو گئ اور میں سے دور سے شخص سے مکاح کیا اور دوسرے شوہرے جو سے مبتری کرکے طاق دیدی اوراس کی عِدَّ بِنَ وَالْمُدَّ الْمُحْتَمِلُ وْ لِكَ جَائَ الزَّوْجِ الأَوَّ لِ أَنْ يُصَدِّ قَهَا إِذَا كَانَ عدت بھی پوری ہوگئ درا کالیکدت کے اندراس کا احتمال موجود ہو توسیطے شوھرکو اس کی تقدیق کرنا درست سے بشرطیکہ غَالِبُ طَبِّهِ ٱلْهَاصَادِ قُلْهُ ۗ

marfat.com

الرف النورى شرح المراك الدو وت المورى المراك المرا حلالك أ ن مرك و و من عند الطلاق تلتا في الحرّة الز الركستى عند ابني زادعورت كوتينول المركستى و يري الراس مورت من تاوقتيكم المراس و وطلاقيس ديري الراس مورت من تاوقتيكم بدعدت د وسراشخص نیکا ح کرکے اس سے ہمبستری کرکے طلاق نه د بدے اور اس کی عدت ناگذرجائے اس کا نکاح سِيكَ شَخْصَ سِي جَائِز نَهُوكًا . ارشاد مارى تعلى لير فائ كلقها فسلا تحِيلٌ كَمَا مِنْ بعِيدُ حِيثٌ تَنْكُرُ وحُاغَابُرُ ا د بعرار کوئی دنیسری کللاق دیدے عورت کوتو مجھروہ اس کے لئے حلال ندرہے گی اس کے بعد میہاں مک کہ وہ اس کے سوا اكما ورخاو ندك سائة (عدت كربعد) نكاح كرك) - آيت مباركه من تنزيج "معصود بهبترى ب-اسواسط كمعنى عقد نكاح كاجها نتك يعلق ب و في زوج "مطلقًا لاك سے حاصل بوطي . أب أكر بلفظ تنكح تم عقد نكاح معصود مو يو اندرون كلام فقط الحيدي بوگ جبكه راجح يه سيه كه كلام كا حمل اسيس بربو-وَالصِينُ المهراهِ فِي المتحليلِ الإصحة طاله كيك بيلازمنهي كدو سراستوبر بالغ بي بود الروه مرابق اور بالغ بوسائك قريب بوادراس سے نكائ كردياجك اوروه بريمبترى طلاق ديدے لو طاله صيح بوجك كا دريميا شومركا دوسرے شوهرك طلاق دینے اور عدت گذرے نے بعد نکاح جائز ہوگا۔ ووطى المهولى أمت كالاعله الماله الراسيا بوكريه لينط شومرك باندى ووطاقين دييز ك بدرب اس كى مدت كذر جائ ية باندي كاآ قااس سے ملك يمين كى بناء بر بهبترى كرنے تواس ببترى كے باعث دہ بہا شو بر كيواسط ملال نرموكى - اس واسطے کونص قطعی سے ملکت اس وقت تا بت ہورہی بجبکہد وسرا شخص تبدنکاح ہمستری کرکے طلاق دے اور مالک کی ہستری اس کے قائم مقام قرار نہیں دیجائیگی۔ بسوط التعليل الد. أكرومر التخص تحليل كى شروا كے سائق اسے نكاح بين البيء اوراس طرح كيے كه طلاق دينے كي شرواكيسان بخے سے نکال کررہا ہوں تو اس طرح کی شرط مکروہ تحریمی قرارد کائے گا۔ احادیث صحیحہ میں ایسے تخص پر لعنت کی آئی ہے۔ مگر اس كيا وجود الروه بعد مهبترى طلاق ديد مع الا وه من المع الوحد مك واسطح ملال قرار دي جليداكى . حصرت امنام مالك اور حضرت الم شافعي وحضرت الم ما حريم كنزديك أوراما مابويوسف كى الك روايت كے مطابق شرط تحليل لكان س عقد ك فاسمه بونيكا حكم كياجائ كا اور يبيل شوم رك واسط عورت كوطلال قرار ندرس ك وحضرت المام محدة فرمات بين كد عقد كونو فاسد قرار نه ديں كے مكروه يہلے شوہر كے واسط علال بھی شمار نہ ہوگی ۔ ان حضرات كامتدل تر مذى والوداد و دفيره كى يىردايت كى محل اورملل له دونول براكتركى لعنت - احناف خراق بي كاس روايت بين رسول المترصلي الترعليه وسلم کے دوسرے شوہر کو تحلل فرانے سے خود عورت کے پہلے شوہر کے واسطے طال ہونے کی نت مذہ ہوتی ہے۔ لہذا محلل پر اعنت کی یہ تا دیل کریں گے کہ ایسے شخص کے بارے میں تعنت ہے جو تحلیل کا کچھ معا دھنہ لے ۔ ويهدم الزوج النائ مادون الثلب إلى كوئى شخص ابن زوج كوتين طلاق ديد عرمدت بورى موف كبعد

وہ کسی اورسے نکاح کرلے اور دوسرا خاور میستری کے بعد طلاق دیدے اور عورت عدت گذرہے کے بعد مجھر میں ہے شوہرسے نکاح کرنے تومتفقہ طور پرسب کے نز دیک سبلا شوہر تبین ملاق کا مالک ہوجا کیگا اوراگر سیبے شوہرہے ایک ملاق یا دو ملاقیں دیں اس کے بعد اس نے دوسرے سے رکاح کر لیا اور کھر لبعد مہستری اس کے ملاق دینے پر عدت گذار کر میلے شوہر کے نکاح میں آئ کو امام ابد صنیفی^ہ وامام ابو یو سع^ج فرماتے ہیں کہ پہنے شوہرکواب میں تین ملاق کا حق ہوجائے گاا درام محریری امام زفیر ممامام شافعی ، امام مالک اورام م ستحد فرماتے ہیں کہ اسے صرف باتی ماندہ کا حق ہوگا۔ میعن ایک ملاق دی بوگی مواب دو کا حق ره جائیگا اور دو دی بول گی موالی کا حق رہے گا۔ وَا ذَا طَلَقُهَا مُلِكًا الْإِ الرَّالِ بِهِوكُ كُونَى شَخْصَ ابني زوجِكُومَين طلاقين ديدے اور پھروہ عورت بتلئے كم اس نے مَتّ کے بعد د و سرے شخص سے نکاح کیا اوراس پر نبعہ مبستری مجھے طلاق دیدی اوراب اُس کی عدت بھی گذر حکی اور ہے۔ بدر سرے بیانی ہوا س میں اس کی گنجائش موجود ہوتو اس صورت میں اگر میسے شوہر کواس کے سے بولنے کا عن غالب ہوں اس کیلے اس کی تصدیق کرنا درست ہوگا اوراس کے بیان کی بنیاد پر اور در کر کر دہ تفصیل کے مطابق اس کا عتبار کرتے ہوئے اس سے دو مارہ نکاح کرلینا درست ہو گا۔ تند صح يد مرابق كا طلار درست بيد كيونك حديث وتشار مطلق بيدا دراس اطلاق كا تفاضه يدسي كراس رو کے تحقیل درست ہوگی جس کا آلا تناسل شہوت سے متحرف ہو تاہو اگرجہ بالغ مردوں کے برابر نہو - اور مراحق ی قید سے اس طرف اشارہ ہے کہ عیر مراہق کی تحلیل درست نہیں ہے۔ إذاقال الرَّجُلُ لامُرأبت والله لا أحرَبُكِ أَوُوالله لَا أَقَرُبُكِ أَوُوالله لَا أَقَرُبُكِ أَسُه مُولَعِمَ جب شوہرا بی زوجہ سے کیے کہ الٹرکی قسم میں بھے سے صحبت نہ کروں کا یا الٹرکی قسم میں تجہسے جارہا ہ تک بہستری نہ کردنگا تو وہ ایلار فَانْ وَطَيْعًا فِي الام بعبِ الاشْهُ رِحنتُ فِي يمينِ وَلَوْمَتُهُ الْكَفَاءُ وَ سَقَطَ الايلامُ كرنيوالا برگاپيمراگروه چارمېينېر كے اندراس كے سائة بمېسترېوجائے تواسكى تىم دۇق جائىگى اوركغارە كالزوم بوگا اورايلاوخ بهوجائىگا وَإِنْ لَمُ لِقِرْبِهَا حَتَّى مَضِتَ ارْبَعِيُّ اشْهُرِ بَانْتِ بِتَطْلِيقِيًّا وَاحِدٌ بِهِ فَانْ كَانَ حُلّفُ ادراً جارمبية تك اس بي بسترة بوية اس برايك بائن فُلاَن برط جائ كل " مُنهراً كر اس ف بارببية كا علف كيابو بغ عَلِ أَنُ بِعِبْ الشَّهُ رِفْقِلَ سقطتِ اليمينُ وَ انْ كَانَ حَلْفَ عَلَى الانبِ فَاليمينُ با وَبُ مَا تم ہو بائے گ . اور بیت کیلئے طف کیا ہو ہو تو یمین برقسواد رہے گ -فَانِ عَادَ فَازِدَّجَهَا عَاد الايلاءُ فَانُ وَطَنُهَا وَالّا وقعتُ بمضى اربعترا شَهِراً خوى بير اگروه دوباره اس كے سابق نكاح كريكانو إبلا كائجى ا عاده بهوجائ كاس كے بعدده اس بيستر بولو فيها درنيجا رقبيند كذرجاني بردوسرى

marfat@om

فَانُ تَكْزُوُّ حَمَا تَالِثُ عَادِ الإملاءُ وَوَقَعَتُ عَلَيْهَا بمضِيّ أَم بِعَلِمْ أَشْهُ رِاكُولَ فان تزوَّجَهَا ی کے سر رسید و رہے۔ طلاق ٹر جائیگی بھر آڑیسری مرتباس سے نکاح کیا تو ایلائر کامی اعادہ ہوگا اور جار مہینہ گذرنے پرتیسری طلاق پڑ جائے گی بھر آگراس نے دورہے بعَنْ مَا وَيَمْ أَخُولُهُ يَعَمُ بِمَا إِلَى الديلاء طلاق والْمِينُ اقِيمَةٌ فإن وَطنَّهَا كُفَّرَ عَن يمينها شو بر کے بعد نکاح کیا تو داب اس ایلارے طلاق نربڑے گی اور بمین برقرار سے گی بھراکر نرہ اس محت کر سے اوکفارہ بین ادا فَانُ حَلَفَ عَلَى أَقُلُ مِنُ أَمُ بِعِمَا أَشُهُ رِلَهُ مِكُنُ مُولِنَا وَانْ حَلَفَ بِحِجٌ أَوْصُوم أَوْصَل كريكًا ورجام بينه سه كم كاطف كرن بروه ايلاء كريوالا من بوكا - اور اكر ج كرف يا روزه ركف يا صدة كرف يا أ أ زاد كرف أَدْ عِتِينَ أَوْطَلانِ فَهُوَمُولِ وَإِنَّ الْيُ مِنَ الْمُطَلِّفَةِ الْرجعيَّةِ كَانَ مُولِيًّا وَإِنَّ الْي مِنَ يا ملاق كاحلف كرب يووه ايلام كرنيوالا قرار ديا جليه كا إور مطلقة وجعير ايلام كرن بر ايلام كرنيوالا شمار بوگا اورمطلقه باكندير النامُّنُةِ لَكُونِكُنُ مُولِينًا وَمُعَدَّةً وإيلاء الامتة شَهُرًا ب وَأَنْ صَانَ المُولِي مَريضًا ایلا ، کرنے پرمولی شمارنہ ہوگا - اور باندی کی برت ایلاء دومہدنہ ہیں . ادراگر ایلاء کرنے دالا مربض ہو اور بوج مرص لَا يَقُدِهُ مُ عَلِى الْحِمَاعِ أَوْكَ مَنِ الْمُرْأَةُ مُرِيضَةٌ أَوْمِ ثَقَاءَ أَوْصِغِيْرَةً لَا يُحِامَعُ مِثْلُهَا بمسترى فكرمسكنا بهو يا عورت مرفيسه بهو يا مقام صحبت بند بهو يااس قدر جهو في بهوكم اس سيمبتري مكن نهو أَوْكَ انْتُ بِينِهُ مَا مِنَافِلَةً لَا يَقِيمُ أَنْ يَصِلُ إِلَيْهَا فِي مُدَّةً وَ الايلاءِ ففيئ أَن يَقُولُ یا ان دولوں کے درمیان اس قدرمسانت ہو کہ مرت ابلار میں اس تک مہنچنا مکن نہو تو اس کے کینے کور جوع قرار دیں گے کومیے بلسَان فِئْتُ إِلَيْهَا فَانَ قَالَ وْ لِلْكَ سَقَطَ الايُلاَءُ وَإِنْ صَةَ فِي الدِهِ يَظِلَ وْ لِلشَيْلَةُ اس کی جانب رجو تاکیا کہذا اگراس نے بیکہدیا تواس کا ایلا رختم ہوگیا ،ا در اگر مرب ایلار کے اندر صحت مند ہوگیا تو ہرجو یا مل ہوکر وصَاَّى فيعُهُ الجماعُ وَإِذَا قَالَ لامُرَأَ تِهِ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ سُرُلِ عَن نيتِم فَانِ قَالِ صحبت ہی اس کارجوع کرنا شمار موگا اور اگردوج سے کے کوتو میرے اوپر حام ب قواس کی بنت کیسقلت بوجھا جلنے گا اگروہ کے کہ أَنَ وُتُ الكُنِّ بِ فَهُوَكَمَا قَالَ وَإِنْ قَالَ أَنَ وُتُ بِمِ الطلاقَ فِهِي تطليقةٌ بِالمُنَيَّةُ يس في جوت كا تصدكيا تقالة مكم اس كركين كم مطابق بوكا اور الركم بابوكم مين في تصريطلات كيا تقالة به بائن طلاق قراده يجائيكي إِلَّا أَنْ يَنْوِي النَّلِثَ وَإِنْ قَالَ أَمَا دُتُ بِمِ الظهامَ فَهُوَ ظَهامٌ وَإِنْ قَالَ أَمَ دُتُ بِمِ الایکاس نے اس کے دریعہ تین کی میت کی موا دراگر کہا ہوکہ میں نے قصد ظہار کیا تھا تو ظہار قرار دیں گے ادراگر کہا ہوکہ میں نے اس التحريْمَ أَوُلَمُ أُسِ وَبِهِ سَيْنًا فَهِيَ سَمِينُ يَصِيُرُبِ مُوْلِيًا _ کے درید قصد حرمت کیا یا س سے کوئی قصد منہوں کیا تواسے مین قرار دیں گے اور وہ اس ایلا، کرنوالا ہر ما کیگا۔ مول واللوركرا والا - الفيت في الوطنا . كماجا ماس و ونع حس الفيديم

اردو سروري الله ١٨٥٥ بد اشرف النوري شرط ا كتا ب الاحيلاء الا ازروئ لفت اليّار مصدرت بعنى علف كرنا - شرعًا ايلا مريكهلاتا ا ہے کہ خاوید چارمینے یا چارمینے سے زیادہ تک بہستر نہ ہونیکا حلف کرے۔ مثال کے طور پر اس طرح كيه والتبرلا اقر كب " (والترس تحسب مبستر نبول كا > يااس طرح كير _ والتُرلا ا قربك ارمعة اشهرٌ ﴿ والشُّرسِ جارميني تك تجه كه مصحبت بذكرون كما) يو وه إيلا ركسة والا قرار ديا جائج مما ذکر کردہ میں شکل بو مؤبداً یکا کر کی ہے۔ اور دوسری شکل مؤقت ایلار کی۔ لہٰذااگرخا و ندز کر کردہ مدت کے دوران مہتری ارے بة ایلار کے ساقط ہوئے اور کفارہ کے وجوب کا حسکم ہو گا۔حضت حسن بھری فراتے ہیں کہ کفارہ واجب زہرگا اس لئے کہ ایلار کی آیت کے اخریں ارشادہ و فات فا و اڑفان اللہ غنوم رحیم ، احمان مرفراتے ہیں کہ آیت کئے میں مغفرت سے مقصودیہ ہے کہ آخرت میں سزا ساقط ہوجائے گی ، یہ مطلب منہیں کہ کفارہ سِیاقط وختم ہو جائے گا۔ اور رت ایلا رئینی چارا ہ کے اندراگر بہتری نہیں کی تو عورت پر ایک طلاق ہائت پڑ جائے گی ۔ حضرتِ اہام شافعی فرملتے ہیں کہ عورت حرف مرت ایلاء گذر جائے کے باعث جدا نہ ہوگی بلکہ اس کے لئے تغریقِ قاضی ناگزیرہے ۔اس لئے کہ خاوندیے عورت کے حقِ ہبستری کو رو کا ۔ لہذا عورت کی رہائی میں قاضی کوعورت کے قَائمُ مقام قرار ديا جليه كا -ا منا ب في فراتے ہيں كه خاوندعورت كے حق بهبسترى كورو كنے كے باعث مرتكب طلم ہوا . لہٰذا شرغاا س فلم كا اسے يہ بدله ملاکه وه مرور مرت کے سائت ہی اس عظیم نغمت سے محروم ہوجائے اور کو یا ظلم کی سزا تھیکتے ۔ بیہتی ویزو میں صحاب کرام میں سے حضرت عثمان ، حضرت زید بن ثابت ، حضرت عبدالتّرابن مسعود ، حضرت عبدالتّرابن عمرا ورحضرت عبدالتّر بن زبررضى الترعنهم سے اس طرح نقل كيا گياہے. فقد سقطت اليمين الإر الركس تخص ابن بيوى سے جارا و مك بمبترة بونيكا حلف كيالة جاربين گذرك بديمين كے ساقط برو نيكا حكم بوگا اس لئے كريمين كا جہاں تك معاملہ ہے وہ الك مخصوص وقت كے سائم مؤتت تقى ۔ اوروہ معین مدت گذریے کی بنا ر پر ممین مبی برقرار مذرہے گی البتہ یمین کے دائمی بہونے کی صورت میں محض ایک بار عورت يرطلا ق بائن واقع بوك سے اسقاط يمين منهو كا ملكه و يمين برقراررسے كي-لہٰذ ااگر خا د ندمے بیوی سے حیث مہبتر نہ ہونیکا حلف کرلیا ہوا ور مجرمر دربدت کے باعث عورت پرطلاق باسک پڑ جائے اس کے بعد وہ اس کے ساتھ د و ہارہ نکاح کرے اور مھرمبستری کے بغیر جارا ہ گذر جائیں تو دوسری مرتب طلاق برط جائے کی اور اگرالیسا ہو کہ تبیری مرتبہ نکاح کرے اور بھر جار مبینے صحبت کے بغر گذر جائیں تو اس صورت میں میسے مرتبہ طلاق مائن پڑ جائے گئی۔ اب اگراس بے دوسر خصّے ساتھ نیکاح اوراس کے بعد مہستری طلاق دینے اور عدَت گذریے کے بعد دوبارہ سپلے خا و ندسے نکاح کیالو اَب طلاق لوّ مہ ٹر بھی مگراس کے ساتھ ہمبستری سی کفاره کالزدم ہو گا - اسواسطے کریمین اب بھی برقرار ہے-فان حَلفَ عُلى اقل الز ائر البعاس يرمنف مي كرابلار كى مدت جار ما هيا وراس سے كم ميں المار منبي موتا -

الدد تسروري عد اسرف النوري شرح مثال کےطور راگر کوئی حلف کرے کہ وہ دوماہ یا امک ماہ میوی سے مہبتری مذکر بگا تو شرعًا یہ ایلا رمنہیں ہوا اوراس پرایلام کا حسکم مرتب نه ہو گا،اسی طسرح اگراملاء کئے بعیرستی یا عضہ و غیرہ کیوجہ سے چار اُ ہ تک بیوی سے بہستر مذہورة یہ شرعًا ایلاً رند ہوگا۔ شربعیت میں ایلا رسے مرا دمفن کومنکوصر کے پاس چارہا ہیاا س سے زائد حالے سے روکناہے لېندااگر کونی کچه که اگرمی تجه سے صحبت کروں کو الشر کیلئے مجمر پر دور کعات پڑھنی لازم ہیں، تواسے ایلاء قرار مندیں گے۔ فتح اَلْقَدیر میں اسی طرح ہے۔ اصل اس باب میں یہ ارشادِ رہا بی ہے للزین یولون من نسا کھم تربھن (رَبعة اوْمُ فان فا وَلا فا ن ولا عَفُورُ لا رحم وَلُوكُ عَز موار وطلاق فان ولا أسمية عليم والاسة ي فان فاوا " كمعظ يا بي ك اگر بغیرصحبت کئے چار ماہ کی مرت پوری کریے کا ارا دہ ہو۔ حضرت ابن عباس ، حضرت علی ا در حضرت ابن مسعود رمنی التاقینهم سے اسی طررح مردی ہے۔ وان حلف بحية اوصوم الز - الركوئي شخص اس طرح طف كرد كه اكرس تيرب سائة عمسترى كرو ب تومير اوير وا حب ہے کہ میں جے گروں یاروز ہ رکھوں یا صدقہ کروں یا غلام صلقۂ غلامی سے آزا دکروں یا طلاق دوں تو اس صورت مين وه ايلاركر شوالا قرار ديا جائے گا-وَآنُ أَلَى مِنَ المطلقة الرجعية الزاركوني سخص ابنى السي زوج سے ايلاء كرے جے وہ ملاق رحى دے يكابوتو يرا بلار درست بوجل الكارس ليككران كرديمان رشته نكاح الجمي برقرار الماراكر ايلام كيدت كزرين قبل اس کی عدت پوری ہوگئ تو ایلا مے ساقط ہو تیکا حکم کیا جائیگا۔ اسوا سطے کہ اب محلیت باقی ندرسی اورانسی وت جے بائن طلاق دی گئ ہواس کے سائد ایلاء درست منہیں کیونکہ در صیقت ایلاء کا محل می منہیں رہی۔ وان المولى موليفا لايقل الإ فرات بي كم الرايلام كرنوالا اليفرص كى بنارير بمبترى وركسكام وال بیوی مربضہ ہویا نٹری شرمگا ہ میں انجمرانے کے باعث اس سے بہستری نہروسکے، یا اسقدر حیوق ہوکہ اس کے سابح ہمبستری منہوسکے یاان کے بیح اتنی مسافت ہوکہ مرت ایلاء میں بہونچُنا ممکن نہ ہوتو ان ساری شکلوں میں قو لاُ رجوع كا فى قرارد يا جلية كا يستال كوريريد كهديد يس ين است رجوع كرايا" اس ككفيت ايلامك ساقط ہونیکا مکم ہوگا۔ لیکن اگر ایلار کی مدت کے اندر ہی ده صحت یاب ادر بمبستری پر قادر موجلے تو مجرد جوئ بزريية مبسترى موكا - امام الك اورامام شافعي ك نزد مك رجوع محض بزريعة مبسترى مو تلهد - امام طادي اسى كومختار ورانح قرار دينته بير وَاذا قَالَ لِا مِوْاتِهِ النب على حوام الدكوي شخص ابن بوى سے كے كرو مجدر حرام بوت بشرط بنت ايك طلاق بائن واقع ہوگی اوراگر ظہار کی نیت کرے یا تین طلاق کی یا جھوٹے کی توحب نیت کے مطابق ہوگا۔ اوراگر خود برحرام كرنيكي سنت كرس ياكوني منت در كرس يوه وه ايلاء موكا. ا در معن کے نر دیکے اگر بیوی سے کے کہ تو مجدیر حرام ہے یا کے کہ برطال مجدیر حرام ہے وہ باعتبار عرف بلا نیت طلاق برط جلئے گی مفتی بہ قول میں ہے۔



marfat.com

الدد وسروري <u> دَانْ بَطَلَ العوضُ الخ - اگرایسا ہوکہ شوہرو بوی خلع کریں اور خلع کا عوص جو قرار دیا جائے وہ شرعًا باطل و کالعب م ہو</u> مثَّاكِ رِكِ طُورِرِكُو فَيُ مِثْ لِمِ عُورِت عُومِنِ خِلْع شَرَاب يا سورقراردك تواس صورت مين شو بركويه نه يانيكا - اورطلاق بائن سے ویریت ویریت کے اور ہونی مرب ہونی صورت میں بجائے طلاق بائن کے طلاق رحبی پڑ گئی اور شوہر موص کا مجتنی پڑ جائیگی اوراگر طلاق کا عوص با طل ہونیکی صورت میں بجائے طلاق بائن کے طلاق رحبی پڑ گئی اور شوہر موص کا مجتنی پر جا ہے اور در مان کا اور ہا ہے اور یا حررت ہیں۔ مذہبو گا جستی مزہونیکی وجہ یہ ہے کہ یہ دولوں چیزیں بجق مصلم مال ہی تہیں ،اوران کے علاوہ تیسری چیزلازم نہیں کی گئی که وه دی جاتی - امام مالک و امام احب ترریک بلفظ خلع دی گئی طلاق رحبی ہوگی - امام زفر می کی نز دیکھیے اسے مقررہ مہردیں مح ۔ اورا مام شافع ہے نزدیک مبرمثل ویا جائے گا۔ تنت و الربايين الرميان بيوى كورميان كشدر كي مدست براه جائے اور باہمي نباه اور تعلق زوجيت باقى ركھنا د شوار بروا ورشادی کا مقصد ما حمی کت بدگی اور مانتوشگواری کے سبب فوت بهور ما بهوا درجسٹ معاشرت ملخی کی مذر بور ما بولة اليه موارياس ميل شرعًا مضائفة منبي كه خلع كرايا جلئ -وَ مَا جَاذِ أَنْ مَكُونَ مُهُوًّا فِي النكامِ جَائَ أَنْ يكونَ بدالًا فِي الخلعِ فَانْ قَالَتُ خَالِعني عَلَ ا درجس شی کا نکاح کے اندر دہر بننا درست ہے تو اس کا خلع میں عوض بننا مجی درست سے للذا اگر ورت کے کرمیرے ساتہ خلع مَا فِي كَيْرِي عُ فِي الْعُمْ الْمُدِينُ فِي كِيدها شَكَّ فلاشِّي لَمْ عَلَيها وَ إِنْ قَالَتُ عَا لِعَنى عَلى مَا اس کے بدلہ کرا جومرے مائمیں موجود ہے اوروہ خلع کرنے درانخالیکم اعتمیں کوئی جزنه ہوتو خاوندی عورت برکوئی جزواجت ہوگا فَيْدِي مِنْ مَالِ فِخَالَعَهُ مَا وَلَهُمْ يَكُنُ فِي يَدِهَا شَكَّ وَ ذَتْ عَلَيْ مَهُ رَهَا وَإِنْ قَالَتُ خَالِعُن ا دراگریجے کدمیرے ساتھ اس مال کے بدلہ خلع کرا جومیرے ہاتھ میں موجودہے درانخالیکدا س کے ہاتھ میں کچھ بھی نہوتو عورت شو ہرکوا پنا عَلِيمًا فِي بَدِي مِن وَ مَا هِمَ أَوْمِنَ الْبِنَّ مَ أَهِمَ فَعَلَ وَلَهُ مَكُنُ فِي يلو هَا شَحُ فَكُما بوٹائیکی اور اگر کئے کہ میرے با تھ میں موجود در اہم کے عومن خلع کرلے اور و خلع کرلے در انحا لیکہ عورت کے باتھ میں کچے بھی نہوتو عورت عَلَيْهَا ثَلَتْ أَدْسَ أَهِمَ وَإِن قَالِتِ كَالْمِقَى ثَلْثًا بِالْفِ فَطَلَّقَهَا وَاحِدٌ وَ فَعَلَيْعَا مَلْكُ الْالْفِ يرخا وندكوتين دراهم دين واجب مونع ادرا كركم كم مجه بزارك بدله تينول طلاقين ديد ا درده اسه ايك طلاق وي تو بزارك وَإِنْ ثَالَتِ طَلِقَنِي ثَلْثًا عَلَى الْفِ فَطَلَقَهَا وَإِحِدَ أَ فَلا شَيَّ عَلَيْهَا عِنْدَ إِلى حنيفَة وَحَرَى تهائ كادجوب بوكا ادراكر في كربزار يرتعيول طلاق ديدسا وروه ايك طلاق دس توامام ابوصيفيره فرلت بين كداس بركسي جزكا اللهُ وَتُعَا لُارِحمَ مَمَّا اللهُ عَليها تلكُ الالهِ ولوقال الزوج طلقني نَفْسافِ ثلثًا باله وجوب نه بوگا درامام ابولوسعة دامام محرو كي زديك اس بر مزارك تها ي كا وجوب موگا اوراكر خاد ند كه كه مزارك بدارير أَوْ عَلَى ٱلْفِ فطلقت نفسَها وَاحدةً لَمْ يقَّعُ عَليها شَيٌّ مِنَ الطلاقِ وَالمبابِ أَيُّ كَالْخلِم استاوير مين طلاقيس واقع كرك بيمروه امك طلاق واقع كرك تواس بركوني طلاق مديط يكي ا درمباراً و خلع كي طرح سي -كُالْمُهُمَّامُوا لَا كُلُمُ يَسقطاكِ صُكلَّ حَق لِكلِّ وَاحِيدِ مِنَ الزَّوْجَينَ عَلَى الأَخْرِ مَا يَتَعَلَقُ اور مباراً ة اور ظع ك دريع شو برادر بيوى بين سو برايك ايك دوسرت برده من ساقط بوجا تاب حس كا تعسف تعل

(فيدن

ير اشرفُ النوري شرط الممال الدد وتعروري بالنكاج عِندَ أبي حنيفَةُ رَحِمُ اللَّهُ وَقَالَ ابونوسفَ رحِمُ اللَّهُ السِياءا لاُ تَسقُطُ وَالْحَلمُ سے ہو۔ امام ابوصنیفروسی فراتے ہیں۔ اور امام ابولوسعت کے نزدیک مبار اُؤسے یہ حق ساقط ہوتا ہے خلعے سنس ساقط ہوتا لانسقط وَ قَالُ عَبِينَ لا رَحِمُ اللَّهُ لَا تَسْقِطُ إِنَّ إِلَّا كَاسِمْنِيا ﴾ -ادرا مام محسين كزريك ان صحوق ساقط منبس بوق ليكن دى حق جر كا سقام دونو كامعين كرده بور ا كى وخت ا بدالغلع ، آمارنا ،عضو كو جكه الله الكارنا ، الكلم الله الله المتاركزا . عبی و ما بجاز کاف میکوی مهدا فی النکاج الز فراتے ہیں کہ بروہ چرجس میں مطاحت سرکدوہ نکاح میں مدین سائی میں ماری ما] بيوكدوه نكاح بين مهر بن سك است خلع كاعوض بنانا اور قرار دينا بهي ورست س اس ائے کہ نکاح کے ما نندخلع کی حیثیت بھی ایک طرح کے عقد کی ہے جس کا تعلق بضع سے ۔ فرق خلع ا ورم ہر کے درمیان محض ا تناہیے کہ اگرکسی عورت بے عوم ن خلع شراب یا سور کو قرار دیا تو پیخوص باطل ہو محاا و رخا و ندکو اس ہیں کچھ نہ مے *گا۔مگر خلع کا جہان کہ تعلق ہے د*ہ اپنی حکہ درست ہوجائے *گا ،* اس کے برعکس نکاح کہ اگر نکاح میں ایس آہوتو فاو مذررلازم مو کاکدوه مهرشل کی ادائیگی کرے ۔ فان قالت خالعنی علی مانی بدی الد اگرانسام و کرموی خاو ندسے پہ کے کرمیں اینے مائھ میں جو کھر رکھتی ہوں لو اس کے بدلیر میرے ساتھ فلع کرلے جبکہ در حقیقت اس کے ہاتھ میں کوئی بھی چیز نہ ہوتو اس معورت میں فلع تو ہوجا کی ا مگر عورت برعوم فی الزوم نه بهو کا وجربه سے کہ بہاں برعورت نے مال کی تغیین نہیں کی اس لئے کہ لفظ ما کے ذیل میں مان اور عیرمال سب آجاتے ہیں البتہ اگر عورت منتاہ میں مال مجے اور دراصل اس کے ماتھ میں کچہ سے تو اس صورت میں عورت پرمهر کی واپسی لا زم ہوگی ۔ اس واسطے کہ عورت وضاحتِ مال کرحکی اور خاو ندعوض و مدل کے بغیراین مکیت خم کرنے پر رضامندنہ ہوگا۔ اس حکہ مال کے واجب ہونے میں تین احمالات ہیں ،ا، ہر کا وجوب ہو۔ رى بضع كى قيمت بعين مېرشل كا وجوب بور وسى مال مسى كا وجوب بو - مال مسمى كا وجوب تو مجول بوسكى بنار برمكن تنهيں اور و فكى قيب بضع تو اس كا وجوب اس كئ مكن تنهيں كر بحالت خروج اس كى قيب تنهيں ہواكر تى-لہٰزامہر کی نتیین ہوگئ ۔'مین دراہم' کینے کی شکل میں تین درہم دینے لازم ہو رکے .وجہ یہ ہے کہ دراہم جمع ہے اور کم سح دُ ان قالت طلقني مَلثاً بالفِ الرعورت شو ہرے كيے كہ مجھے ہزاركے بدلہ مينوں طلا ميں ديرے اورشو ہرعورت 5 ان قالت طلقني مُلثاً بالفِ الرعورت شو ہرے كيے كہ مجھے ہزاركے بدلہ مينوں طلا ميں ديرے اورشو ہرعورت کی خواہش کے مطابق مین طلا قیں دینے کے بجائے اپنی مرضی کے مطابق ایک طلاق دے تواس صورت ہیں اس پرسزار

marta@om

يد الشرفُ النوري شرط العنافي الدو ے سرائ کار دم ہو گا ۔ اور اگر عورت کیے کہ مجھے ہزار پر طلاق دید سے لینی بہاں لفظ علی استعال کرے تواس صورت میں ا ما الوصنفة و فرات بين كه اس يركسي تيز كا و جوب نه بهو كا البية اما ابويوسف واما م محر و فرات بين كه بزارك تبها ال ولوقال الذوج طلقي نفنسك ثُلثًا بالعب الن عاصل يه ہے كه شو برنے عورت كو تمين طلاقوں كا اختيار مطلق منہيں دما ملکہ ہزاد کے معاوضہ میں دیا یا یورے ہزارا داکر سکی شرط پرویا کہذاوہ بنینونت وصرائی پر ہزار صاصل کئے بغیر صامند سنبی، اورایک طلاق کی صورت میں یہ ہزار حاصل منبیں سوں کے بلکصرف ہزار کا تہا تی کے گا۔ لہٰذا ایک طک اق شو هركى تغويض كرده شمارنه بوكى اورعورت ك خود يرايك طلاق داقع كرف سيكونى طلاق وافع مون كاحكم نهوكا. وَالمبارا والمارا والمارا والمعن المي دوسرت سري الذر بوك آقابي اس حكَّاس كَاشكل یہ ہے کہ بنوی خا د ندسے یہ کھے کہ تو مجہ کو اتنے ال کے عوص کری الذمہ کردے اور خاو نداس کی خواہش کے مطابق كهدے كريس نے بچه كوبرئ الذمه كيا۔ مبار أة اور خلع دولؤس كااثرية مرتب ہوتا ہے كہ خاوندوبيوى دولؤس ين سے ہرامک وہ حقوق ایک دوسرے برسے خم کردیاہے جس کا وجوب ولزدم نکاح کے باعث ہو تاہے مثلاً مہرا ور نان نفقه وغيره . يها ن نكاح مع مقصود و مدكم مبارا ة يا خلع اس كے بعد واقع بورما بود الميذ الكركسي شف ف اول عورت کو طلاق بائن دیدی اس کے بعداس سے از سرو نگاج کرکے نیا مہرستین کیا اس کے بعد عورت نے خواہش خلع کا اطبار کیانو اس صورت میں خاوند محض دو کسرے نکاح کے مہرسے بری الذم شما رہو کا بیلانکان ے مہرے وہ بری الذمہ نہ ہو گا۔ اما م محریہ اور امام مالکے ، امام شافعی اور امام احب میر فربلتے ہیں کم بذریعہ مبار آ 🖥 و ضلع صرف ائٹنیں حقّہ ق کا سقاط ہو گا جوخاد ندو بیوسی کے مقررومتعین کردہ ہوں اور باقی حقوق آن کے ذمہ برقرار مہر کے ا ام ابولوست خلع کے بار کیں امام محد کے ہمراہ ہیں اور مباراً ہ کے معاملہ میں حضرت امام ابوصیفی ہے ہمراہ - امام محد تھے کے زریک خلع ایک عقد بالعوض کا نام ہے وس کا اثر محص مشروط کے اندراستحقاق کا ہوناہے ۔ اسی بنار براگر شوھرو بیوی یں ہے کسی کا دوسرے پرمثلاً قرص واجب ہوتو اسے ساقط قرار ہندیں گے۔ اما مابویوسف کے نز دیک مباراً قاکما تقاصنه الرجريه بے كدوونوں طرف سے براءت ہومكراس حكه اس كى تقييد مع الحقوق تريں گے . اس لي كم بذراجية مبارة ة شوبروبيي كامقصود حقوق معاشرت برارت بواكر تاب . وومرك أن حقوق برى الذمربوك كا ارادہ منیں ہو تا جن کا اروم معاملہ کے باعث ہوا کر تاہے۔ اذَا قالَ الرجُلُ لامُزَأْتِ، اَنْتِ عَلَيْ كَظَهُ رِ اُرْقِى فقد حَرُّمَتُ عَلَيْهِ لا يَجِلُّ لِدُوطِيعًا

وَلامَسُهُ هَا وَلاَ تَقِيبُ لَهَا حَقُّ مِكُفِّمَ عَنْ ظَهَا مِرْ إِفَانُ وَطِيمُهَا قَبِلَ ٱنْ يَكَفِّرَ إِسْتَغُفَمَ اللهُ وَلَاشَى مېسترسونا حلال بوگا اور ښاس چېونااورنه اس کابوسه ليناحي کهوه کغارهٔ طبار کی اد اُسکی کودے بس اگر کغاره وينے تبل صحت کرلے تواستغفار عَكَيْهِ عَيْرِالكَفَاسَ قِ الأَوْ لِي إِن لَا يُعَادِدُ حَتَّى يُكَفِّي وَالْعَوْدُ الَّذِي يُجِبُ بِلِحِ الكَفَاسَةَ هُو أَنْ كرك اوركفارة فلمارك علاوه اس بركيرواجب مذبوكا اوركفاره اواكرك سقبل دوباره بمبسترى ينكرك اورعود جكفاره كاسبب وهقصد يَعَزَمَ عَلَى وَطَيْهَا وَإِذَا قَالَ أَنْتِ عَلَيَّ كُنُطِنِ أُرْقِي أَوْكُفَخُذِ هَا أَوْكُفَرُ جِهَا فَهُوَ مُظاهِرٌ وَ معبت ہے۔ اور اگر کے کہ تومیرے اوپر میری ال کے شکم یاران یا اس کی شرمگاہ کی طرح سے تو اس سے طہار نابت ہوجا یگا كذاك إن شبَّعَمَا بمن لا يُحِلُّ لَمُ النظرُ إلَيْهَا على سبيل التابيد مرهاتهم مثل اخته أوعمَّت، اليع ي اس عادم ك ايسے اعضار سے تنبيه ديناكدائنس دىكھنادائى حرام ہو، مثلاً ہمشيرہ يا كبو يمي أَوُ ٱمِّتِهِ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَكُنْ النَّ إِنْ قَالَ رَاسُكِ عَلَيٌّ كُظَهُ رِامٌ مِيَّ ٱ وُفَرُحُكِ ٱ وَكَحِمُكِ رضاعی اں دکے اعضا سے تشبیہ اورایسے ہی اگر کھے کہ تیزا سرمیرے اوپر میری ان کی بشت کی اندی ایتری شرنگاہ ایتراچرہ اَ وُرِقبِتُكِ اَوْنِصُفُكِ اَوْ تُلْتُكِ وَإِن قالَ اَنْتِ عَلَيْ مِثْلُ أُمِي يُرْجَعُ إِلَى نَيتِ مِ فَأَنْ قالَ أ ایتری گردن یا تیراآدها یا تیرا تبان دمیری ال کیشت کیون به ادراگر کی کوقویرے اوپرمیری ال کیفرن جونوم اسک نیت کی أَمْ وَتُ بِهِ الْكُوامَةَ فَهُو لِمَا قَالَ وَإِنْ قَالَ أَمْ وَتُ الظَّهَامَ فَهُوَ ظَهِ أَرُّ وَإِنْ قَالَ جانب لوسكا اگروه كتبا بوكدمرا قصد بزرگ دوبران ، كا تفاتوهم اسك كينه كيمطابق بوكا ادراكر كي كومي نے قبار كارا ده كيا تھا تو فبار يوجائيگا۔ أَيُونُ الطّلاقَ فهو طَلاقٌ بائنٌ وَإِنْ لَهُ تَكُن لَمْ مَنْ فَلَيْنَ بِشِي وَ لَا إِنْ الطّهَادُ ادراگر کے کہ میں نے تصبیطلا ق کیا تھا تہ طلاق بائن ٹرجائیگی اوراگروہ اس سے کسی طرح کی نیت ند کرے توکیجی واقع نہ ہوگا اور طہار معنل پی اِلاَّمِنُ زُوْجِتِهِ فَأَنَّ ظَاهِرَ مِنُ أَمُتِهِ لَكُرْتِكُنَّ مُظَاهِرُ إِوْمَنْ قَالَ لِنسَائِهِ أَنْتُنَّ عَكُنَّ زوج سے ہوتاہے بس باندی سے طا ہر كرنے بر ظبار كرنے والاسمار منہوكا - اور جوشخص ابنى كى بيويوں كے كرئم مير ب اوبر كظهُرِ أَجِي كَانَ مُظاهِرًا مِن جَميعِهِ فَ عَلَيْمِ لِكُلِّ وَ احِدَةٍ مِنْفُنَّ كَفَا مَا لَأَر میری ان کی بنت کی اند موتوده تام سے طہار کر نیوالا ہوگا اوراس بر ہراکی کی جانب سے کفارہ طہار لازم ہوگا۔ لغت كى وضت إلى الظهام الك دوسرے سے دور بونا - الك دوسرے كى مدكرنا - كلهر الله ظهراركابيان

اردو ت دوري المد الشرف النوري شرح ہد دے جے دیچمنا حرام ہو ،اس تشبید کی حیثیت دراصل حرمت ظا ہر *رسانے ل*طیعت استعارہ کی ہے۔ لہٰذا اسطم کینے سے کہنے والا مظاہر قرار دیا جائے گا ۔ا وراس کا حکم یہ ہے کہ جس وقت مک گفارہ طہارا دانہیں کر بیگا بیوی کے ساتہ بہتر ہوناا دراسے چھونا یا بوسرلینا جو ُ دَاعِیُ صحبت ا در بہبستر کی پر آباد ہ کرنیوالے ا فعال شمار نہوتے ہیں جائز نہ ہوں گے جھزت ا م شا فعن کے قول جدید کیمطابق ا ور صفرت اما م احب تشکیری ایک روایت کی روسے دواعی صحبت اس کیلیئے حرام نہوں پر مشا فعن کے قول جدید کیمطابق ا ور صفرت اما م احب تشکیری ایک روایت کی روسے دواعی صحبت اس کیلیئے حرام نہوں اس کے کہ آیت کریم میں جولفظ " میاسیا " ایاہے یہ کنا یہ صحبت سے ہے۔ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ تماس کے معنے دراصل بائته سے چھو بے آتے ہیں، اورجب حقیقی معنے لئے جا سکتے ہیں تو مھرمغنی مجازی ریحمول کرسے کی اصبیاج نہیں ۔ اصَلَ اس بارے میں سور کو بجاد کہ کی قد سمع التر تول الَّتِی تجادِلک " کے فاطعام سِتین مِٹ کِنا" کُک ہات ہی بيراً يات اس وقت نا زل ہوئئیں جب حضرت اُ وس بن صامِت شب اینی اصلیہ سے فلیارکیاا وروہ رسول السُّصلی اللّٰہ عليه وسلم کی خدمتِ اِ قدرِس میں اپنے شوہر کی شکایت کرتی ہو دئی آئیں ۔ابوداؤ دا ورابن ما جہ وغیرہ میں ان کا واقعہ تغصيل كے ساتھ باان كيا كيا ہے فان وطنعاً قبل ان يكفر الد الرايسا بوك كفا روس قبل بى ابنى بوى كے ساتھ بمبسترى كركے تو اس كا حكم يہ ہے كہ اس ہمبستری پراستغفار کرے اور فقط کفارہ کی ا دائیگی کردے ۔ کفارہ کے علاوہ ہمبستری کا جوگناہ ہوا اس پرالگ كجدواجت بومخاا ومحض استغفاركا في بوكاي والعود الذي يجب به الكفاماة اله . فرات بي كودجوككفاره كاسبب و وتصبي ب الكفاماة اله . فرات بي ميں صرف المباري ثابت بهو تاہے، ليني خواه منت كرے يا مذكرے المباري بوگا، اسطلاق يا ايلاء قرار شدوي كے وان لَمُرْفَكُون لَدُونِية الوريعن الركوني شخص انت على مثل التي "تجهركوني سنت تركيدي طلاق باظهار كي وجمي سنت كرے حكم اس كى سنت كے مطابق ہوگا ليكن اگروہ سنت ہى كاس سے انكار كرتے ہوئے كے كريمرى اس جلاسے س طرح کینے سے کسی طرح کی نیت ہی نہ تھی تو اس صورت میں ایام ابوصنی فیرا و رامام ابولوسف کے نزدیک اس کا كلم لغو كلام ك زمريي واخل مو كااوراس بركون حكم مرتب نه بوكا - اورا مام محرد فرات بي كفهار بوجائ كاس الع كروب ال كركسي عضوي تشبيه دينا داخل ظهار واردياكيا تو يورس كسائة تشبيه كوبررج اولى ظهار شماركيا مائيكا -امام الوصيفة اورامام ابولوسف فرمات إي كداس كمام مين اجال سے اوراس لية اس كے واسط ماكزر ہے کہ وہ اینامقصد سان کرنے ۔ وَلا مِكُونُ الظهام الامِنُ زوجتهِ الزيهاں صاحبِ كمّا ب ايكِ ضابط يربيان فرارہے ہيں كم عندالاحناف مُلمار محص این بوی سے درست ہے۔ کوئی اگراین با ندی یاام ولدسے طہار کرے تو وہ درست نہوگا۔ حضرت امام الک م كے نزديك درست بوكا مكر ان كے تول كے مقابل مين طهاركي آيات بيں كر آيت ميں من نسا متم "آياب اورباعتبار عرف نسآء كا الملاق بيويون بركيا جاتا ہے ، با نديون پرنہيں -أنتن على كظهرِ أُقِى الإ - الركسي شخص كى كى بويان بول اورده ان تمام بولول سے كم أنتن عَلَى كظم إلى"

marfa@com

رم مرے او بر میری مال کی پشت کی ماند ہو ہ تو اس صورت میں وہ ان تمام سے فہا کر نیوالا قرار دیا جائے گا۔

اوراس پر لازم ہو گار ہرائی کا الگ الگ لفارہ اداکرے - حضرت امام الک اور حضرت امام احمیق فرمات ہو گا۔ اخوں نے

ہرائی کا الگ الگ لفارہ دینے کی صرورت نہیں ، محض ایک ففارہ ست کی طرف سے کافی ہو گا۔ اخوں نے

دراصل ہے ایلا مربر قیاس کیا ہے کجس طلبقہ سے ایلا میں اگر کسی تخص نے یہ صلف کیا کہ میں اینی بیویوں سے

مہرستہ نہ ہول گا اور مجھران میں سے کسی ایک کے ساتھ عمیستری کر لی تو محض ایک گفارہ کی ادافیگی پہس کیواس سے

مہرستہ نہ ہول گا اور مجھران میں سے کسی ایک کے ساتھ عمیستری کر لی تو محض ایک گفارہ کی ادافیگی پہس کیواس سے

ماری عورتیں صلال ہو جائیں گی۔

کا مقصد میں ہے کہ اس کے ذرایعہ میہ حرمت کے اندر التحدید ہے تو گفارہ میں کھی تعدد مہری کا مقصد میں ہے کہ اس کے اندر التحدید لے کا سیم مبارک کی حفاظت کی خاطرہ جو ب کفارہ ہے۔ اوراس میں تعدد مہیں۔

درگفائم کہ تا الظہا دِعِتُی دَو ہَیْ فائ کہ کُو و مہینا ہم شہروین متنا انجائی فائی کہ کینت طلع فاط کا اللہ ایک اندر التحدید کے ادراک میں نہ کو اوراک میں اندر کو اوراک میں نہ کو اوراک میں نہ کو تو مہینہ کے ساتھ انداز کو اوراک میں نہ ہوتو اس میں اندر کو کہ دوراک میں نہ کو اوراک میں نہ کو تو اس میں اندر کی تو دو مہینہ کے سکسل دورہ ورکے اوراک میں نہ ہوتو ساتھ میں نہ کو دو مہینہ کے سکسل دورہ ورکے اوراک میں نہ ہوتو ساتھ میں نہ کو دو مہینہ کے سکسل دورہ ورکے اوراک میں نہ ہوتو ساتھ میں نہ کو تو اس میں نہ کو تو میانہ کی دین نہ ہوتو سے کو ایک کی خوالم میں نہ ہوتو سے کو ایک نہ ہوتو ساتھ کے مسلس دورہ ورکے اوراک ورک اوراک اوراک میں انگر کی تو دو مہین کے سکسل دورہ ورکے اوراک ورک اوراک اورا

ا ورگفارهٔ ظہاریہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرہے ا دراگر غلام آزاد نہ کرسکے تو دومہینہ کےمسلسل روزہ رکھے اوراگریرممکن نہوتوسا سطے سِبِّينَ مِسْكِينًا كُلَّ ذَٰ لِكَ قَبُلَ الْهَسِيسِ وَعِجزِئَ فِي العَتِي الرقبَاةُ الهُسُلَّمة وَالكَافِرَةُ ساکین کوکھا ناکھلائے یہ تمام بمبستری سے قبل ہو۔ اور ایک غلام آ زاد کرنا کا فی ہوگا غلام نواہ سسلما ن ہو پاکا فسیر والناكووَالاُنني وَالصغَيرِوَالكبيرُولايجُزوُالعِضْيَاءُ وَلَامقطوُعَة الدِينَ يُنِ اُوالرِجِلْيُنِ اورمرد بويا عورت اور تجويا مويا برا - اور نابينا غلام اور دولان باسمة يا دولون يا كال كاموا غلام كافي مذ بوكا-ويجونُ الاَحَمُ وَلا يجونُ مُقطوعُ إِبُهَا فِي الْيَكَ بُنِ وَلا يجونُ المَجُنُونُ الذي لا لَيقَلُ ا ورا دنجا سننه والاغلاً كا في موكا اور دونوں با تقول كے كتا ہوئے انگو تقوں والا جا كزنه موكا۔ اور لا ليقل د لوالے اور مد بر وَلا يَجُونُ عَتِي الْهُدَبِرِوَ أَمِّمَ الوكِ وَالمِكَانَبِ النَّيِ يُ اَدُّى بِعَضَ الْهَالِ فَإِنْ اور أم ولد اوراس مكاتب كالطوركف أره أزاد كرنا جن ي كي حصب ال اداكيا موجائز منه موكا -ٱغْتَقَ مُكَاتِبًا لَهُ وَ قُولُ اللَّهُ وَ اللَّهُ مَا كَا مَا مُا لَا أَوْ البِّهُ كَنُوكُ بِالشَّراءِ الكَّفَّاءَةُ ا وراگرا ہے مكاتب كو ا زادكرے جس نے الى بدل كما بت اداى نكيا بوتودرست سے اورائي اب يابينے كوكفاره كى نيت سے خريدالة جَازَعَنُهَا وَانُ اعْتَقَ نِصِفَ عَنُهِ مِشْتَرَاكٍ وَضَمِنَ قَمَةً مَا قِيْمِ فَاعْتَقَمَا لَـمُ يُجُنَّرُ كفاره ادام بوجائے كا اوراگرمشترك غلام ميں سے نفسف غلام آزاد كريا در غلام كى باقى قيمت كا ضامن بن جائے اسكے بعدا سے آزاد عِندَ أَبِي حَنْيَفَةَ رَحِمُ اللَّهُ وَانَ أَعْتَقَ نَصِفَ عِبدَهِ عَنْ كَفَا مَا يَا قَدْ اعْتَى بأقيام كرے بوا مام ابوصنيفية كے نزديك درست نه بهوكا اور اگر تبطور كفاره اپناآ دھا غلاكا زا دكرے اس كے بعد باقى بمبى كفاره ميں

marfat.@om

عَنهَا جَائَنَ وَانْ أَعَتَى نصفَ عَبُل لاعَنْ كَفَائَ رَبِهِ نَتُمْ جَامَعُ الَّتِي ظَاهِمَ مِنهَا سُمَّةً آزاد كرد ساتو درست ساور گراپنے لفیف فلاً كو بطور كفاره آزاد كرے بھر ظہار كرده عورت سے بمبسترى كرلے اس كربعد اعت كادت برائح محرب عن كا كے بي ان بيت برائر ميں بيادہ

اعتق بَاقِتِ لَمُرْجَهُ عناكا أبي حنفاة رحب الله أ

لغت كى وصت به عنت ،آزادى ـ عَنَيْقَ - صُرَبُ بي : آزاد مهونا ـ صفت عتيق ـ د قبّ ، مهوك غلام مجازًا كها ما المعام المعام

ظہارکے کقارہ کا ذکر

على المرابويا مؤنث دعورت بسب يحسان الي والن مين سع كسى كوجمى البطور كفاره خلمان تبويا كافرا وربالع بهويا نابالغ اور مذكر مهويا مؤنث دعورت بسب يحسان الي والن مين سع كسى كوجمى البطور كفاره ظهار آزاد كرنا ورست سبع عاره الماك الم شافئ اورا ما م احمدٌ فرمات الي كه الربطور كمغاره طهار كا فرغلام كو آزاد كيا گيا يو درست مذ بهو كاء وراس سے كفاره ادا

ز ہو گا۔ اس لیے کہ کفارہ کی الٹریسے تو اسے عدو التّر بر عرف کردینا درست نہ ہوگا۔ جس طرح کہ زکوہ کا مال کا فرکو دینا درست نہیں ۔

احناف المناف المركب أيت كريمين جولفظ رقبه آيا سبوه مطلقًا سبه السين سلمان غلام كي تحضيص نبي اور اس كامصداق مروه ذات قرار دى جاسكتى سبے جو مركها نطب مملوك ہو۔اور بدبات كافررقبد ميں بي يا في جاتى ہے۔ للذالسے ايمان كي قديب مقيد كرنا بهركتاب ارتئر بر اهذا في بعد ميں ميند سر محرم من مسلم الم

لنزالسے ایمان کی قیدے مقید کرنا ہے کتاب الشریرا صنافہ ہے جو درست بہنں۔ رہ گئ کفارہ کے حق اللہ موسے کی بات ، او آزاد کرنیکا مقصود یہ ہو تاہے کہ حلقہ مفلائی سے آزاد ہو بنوالا اپنے آقاہ متعلق خدمتوں سے سبدوش ہوجائے اوراطاعت ربانی میں گئے۔ اب آگرہ ہ آزاد ہونیکے بعد میں اسی کفر پربر قرار رہے اور دائر ہ اشلام میں اضل

بهوکراطاعت ربایی ٔ بجانه لائے تو اسے اس کے سوءِ اعتقاد پرمخبول کریں گئے ۔ وکلایجزی العمیاء الز- بطورکفارہ ایساغلام دینا جائز نہیں جس کی جنس منغت بر قراریہ رہی ہو۔ مثال کے طور پر نابینا غلام یاایسا غلام جس کے دولاں بائتے یا دولوں پاؤں کٹ گئے ہوں یا ہائتوں یا یاؤں کے دولوں اگو مٹھے ۔ کا

کے ہوئے ہوں ،یا ایک ما ئقد اور الیٹ پائوں آلیک ہی جانب سے کے ہوئے ہوں، یا ایسادیو اند جے کسی وقت میوش ہی نزائے ۔ علاوہ ازیں مدتر ، ام ولد اور ایسے مکاتب کو بطور کفارہ آزاد کرنا جائز سنیں جو کچھ مدل کماہت

ا واکرچکا ہو۔

marfal.com

مع اخرفُ النوري شرح الموالي الدُد و تشكروري الله عقق فان اعتى مكاتِبًا لَحُديدة بِشِينا جَاز الا فرات مِن كراكر لطور كفاره اليه مكاتب غلام كو صلقة غلامى سه آزاد كياجك جس ابھی بدل کتابت کچر بھی اواند کیا ہوتو یہ عِندالَاحِنا وج ورست ہے ۔ حضرت امام شانعی م اور حضرت امام ز فرح اسے ورست قرار منهی دیتے اس لئے کرعقد کتابت کے باعث ایسے آزاد ہونے کا استحقاق ہو کیا ۔ احماع کو ملتے ہیں گرجہاں تک عل ملكيت اورمحل رِقست كامعا لمهبَ يه دولوس الگ الگ مېپ اس لئے كەمحل ملكيت بيس بمقا بلاء رقيت عوم سبے ليس ملكيت تو آ دى كے علاوہ و وسرى جيزوں ميں بھي نابت ہوتى ہے مگر رقبت نابت سنبيں ہوتى - علاوہ از ميں بواسطة بیع ملکیت ختم ہو جا تی ہے اوراس کے برعکس رقیت ختم نہیں ہو تی ۔ اور عقد کتابت کا جہاں تک تعلق ہے اس کے ^{باث} بلكيت كاتب توكمي واقع بهوتى بي مكر رقيت ميس منبي - ابوداؤ وشريب ميں روايت بير رسول اكرم صلے السُّطية م نے ارشا د فرما یا کر جس وقت کے مکاتب پر مدل کتابت کوئی مجھی جیز ماقی کہوا س وقت مک مکاتب غلام ہی رہے گا۔ للذامكاتب كوصلقة غلاى سے آزاد كرنا درست بو كا-فأن الشاقري ابا لا الإ- الرابسا بوكه كوني شخص البيخ كسى قريبي رشة دارمثلاً باب وعزه كو كفاره إد اكرنيك قصدست خریب توکفارہ کی ادائیگی ہو جائے گی۔ امام مالک ، امام شافعی ،امام احت شداد رامام زفررہ کے نزد مکٹ کفارہ کی وان اعتی نصف عبد مشاوت الواس کی صورت برہے کہ کسی غلام کی ملکیت میں دوا دمی شریف ہوں اور محرات ا ایک اپنے مصبر کوبطور کفارہ آزاد کردے اور باقی آ دیھے غلام کی جو قبیت ہواس کا برائے شرمک ضامن بن جائے کا ور يه يمني آزاد كردك توامام ابوصيغة مك زد كث ايساكرنا ورست تنبيل وامام ابولوسف اورامام فحره فرملت إلى كم آزاد كرنيواليك الدار بونيك صورت مين درست ب_ اس لي كران كرنز ديك اندرون اعتاق تجرى تنهي بواكرتى . ا درکسی بھی جزیمکو آزاد کرنے سے سارا ہی آزاد ہوجائیگا۔ اب اگر آزاد کرنبوالا الدار ہوگا ہو وہ حصار شریک کا صابن بن جائے گا اور ہے زاد کرنا عوض کے بغیرا ور درست ہوگا ۔ إور مفلس ہوتے پر وہ غلام حصۂ مشرکیٹ میں سعی کرے گا۔ اورية زادى عوض كے ساتھ ہونے كى بنار يرد رست مذہوكى -وان اعتق بضعت عبله الز-اگركوني نتخص اين بضعت غلام كوبطوركفاره آزاد كريداس كے بعد يهبستري س قبل باتی بھی بطور کفارہ آزاد کردے تو درست ہوگا اور کفارہ کی ادائیگی ہوجائے گی۔اس لے کہ یہا بااگر جبہ آزاد كرنا دوكلامون سے بهوا مگر رقبه كا مدآزاد كيا گيا، بس كفاره كى ادائيگى بوگئى . ا دراگرايسا بهوكه باقي آدها آز اد كرف سے قبل بهبترى كرك يوكفاره كى ادائيكى نه بوكى اس واسط كه غلام صحبت سےقبل آزاد كرنا ناگزيس اوراك مَلِهُ يمِسِترى أزادكرك سيلي بوني -ڣۣٳڽؙڮڔۧڲڔٳٳڶۿڟٳۿؚ_ۯۄؙٵۑؙۘۼؾؚقڬ ڣؚۘڵڣٵڔؾؙ؞ؙ۪ڝؘٷڡڞۿڔٮؙؽڹؚڡؾؾٵؠۼؽ۬ڹؚڵؽؘؽ؋ڝۿٳۺۿۯڒڡٞۻؚٳۏڵ ا گرطبار كرنىيالاغلام ازاد ندكرسكما مولواس كاكفاره يسب كه وه دوماه كي في دريد روز ركع اوريد دوميني ايسي بول كدان ي

marfat.com

الدو وسروري الم ١٥٥٥ يُومُ الفطروَلا يَومُ النَّكُوولا أيًّامُ التّشريقِ فان كِامَعَ الَّهِ ظَاهَرُونَ هَا فِي خلالِ الشهرين رمضان کامیسہ اورعیالفطرو عبدالاضی کے دن اورایام تشریق رئیم میں ۔ اگرجس سے طہار کیا تھا اس سے ان دویا ہ کے اپنج میں رائ لكُلِدْ عَامِدُ أَاوُنَهُا مُنَا مَا مَا مَا مَا مِنْ إِنْسَالْفَ عَنْدُ أَبِي حنيفة وَ فَحَمَّدِ رحمهُما الله وَانْ أَفْطَهُومًا یں قصدًا یا دن میں سہوًا ہمبستری کرے تو امام ابوصیفه موامام محسیصد کے نز دیک از سرپؤ روزہ رکھے کا اوراگران دنوں منهَا بعدى أوُبع يرعُن بِمَ إستانفَ وَا نُ ظاهَرَ العدلُ كَمْ يُحُزِهُ فِي الْكَفَّا مَ وَ إِلَّا الصَّومُ فإن میں سے کسی دن عذر کے با عُث یا بغیرعذرا فطار کرنے توسع مرے سے روزہ رکھے ا وراگرغلام ظہا رکرے تواس کیلئے بطور کفارہ روزہ ہی ہوگا. ائفتق الكؤلى أو اكظف مُرعَنَهُ لَهُ يَحْزِينُ وَانْ لَمُ يستطِع الهُ ظاهِرُ الصِّيامَ أطعَهُ سِتِّادِ مُنْ إِكُراً قَالَ زِا وَكُردَ لِيا سِ كَي جَاسِتَ كَمَامًا كَعَلَادِ لِي قِرالِيةِ وَمِي لِكَيا وَرَاكُونِهَا رَكِنوالا روزَه ركف برقادر في قرارة ومِي لكا وراكُونها ركنوالا روزَه ركف برقادر في بولو لُلِّ مِسْكِينَ نَصِفُ صَابِحِ مِنْ بُرِّ ٱوْصَاعُ مِنْ تَمْرَاوُ شَعِلْرِ ٱوْ قَيْمَةَ وْلِكَ فَانْ عَنَّ اهُمُو كوكهانا كلائے مركبين كيلئے آد دهاصاع گرندم يا أيك صاع كمبوريا جؤيّا ان كي تيب ۔ اگر أنمنين صبح وستا م عَشَّاهُمُ كِا زُقليلًاكِانَ مَا أَكُلُوا أَوْكُتْ إِذَا فَ أَطْعَمُ مِسْكِينًا وَاحِدًا سِتِّينَ يُومًا أَجِزانُ كعلائ يواسي مجى درست قرار ديريك خواه وه كم كلت موس يا زياده اوراكرسائ روزنك ايك كين كوكعلائ تواسيمي كافي وَإِنْ اَعْطَا لَا مِنْ يُومِ وَاحِلِهِ طَعَامَ سِتِينَ مِسْكِينَا لَهُ عِبُزُلُا ۚ اِلاَّعَنُ يُوْمِ مَا فَاكِ قَرِبُ اِلَّهِي قراردیں گے اور اگرا مکے سکیس کوامک ہی روز میں سام مساکین کا کھانا دیدے تو برصرف ایک دن کا شمار ہوگا ،اور اگر ظمار کردہ ورت ظَا هَرَ منهَا فِي خلالِ الطعَامِ لاكِيسْتانِفُ وَمَنْ وَحَبَ عَلَىٰ كُفّارْتَاظِهَا بِ فَأَعْتَقَ رَقَبَيْنُ سے کھانا کھلانے کے بیچ میں ہی قربت کرلے تو کھانے ہیں استیناف نہ ہوگا۔ا ورجس برخہارتے دو کقار و رکما دجوب ہوا وروہ دو ہو لاَسُوىُ عَنْ إَخْلَا مِهُمَا بعينهَا جَا زَعْنُهُما وَكَلْ لِكَ إِنْ صَامُ أَرْبِعَتُهُ أَشْهُ رِأَوْ أَطْعُمُ میں ہے کسی ایک کی متعین طور پر نبیت کے مغیروہ غلام آز اد کردھے تو وہ دونوں کی جانب بی مرجاً بکینیگے اورا یسے ہی اگرچار مہینے روز دکھے ما مَ وعشون مسكينًا جَازَوَاكَ أَعُتِي رَقبَةً وَاحِدَةً أَوْصَامَ شَهْرُنُن كَانَ لدَانَ بااکسوبیس مساکین کو کھانا کھلائے تودرست ہواوراگر ایک غلام کو آزاد کرے یا د وجیسے کے روزے رکھے ویرحی حاصل ہو کاکددونوں يجعَلَ ذ لكَ عَنُ البِيِّهِ مَا شَاءَ. یں سے جس طہار کیلے میاہ متعین کر دے۔ اکی وصف ؛ شهر مهينه متابعين الكاتار، پدرپ د خلال : يچ د عاملاً : ادادة و - ناسَنًا : بعول كر - استالف: دوباره - شعكر : جو - قليل : كم -سنت و حكم و أن معني افان لعريجه المنظاهر الإخراق بي كه الزطبار كرف والي اتن استطاعت اورقدرت ننهو که وه غلام آراد کر محے اور اس کا افلاس اس میں رکاوٹ بن ریا

marta@com

مع اخرف النوري شرح المالية الدو تشروري الم ١٩٠٥ الدو تشروري ہو تو پھراسے چلسیے کہ بجائے غلام آ زاد کرنے کے دومینے کے مسلسل اوربے دربے روزے رکھے کفارہ سے متعلق آ برت میں متیا تعین کینی ہے دریے کی شرط موحود ہے ۔اور بیدو ماہ اس *طرح کے ہوں کد*ان کے بیچ میں نہ تو رمضان شرایف کا مہینہ آرہا ہواور مذعید میں کے دن اور ایا م تشریق آرہے ہوں کہ عیدین اورتشریق کے دنوں میں روزے رکھنے کی مالغت بے، اگر کھے گاتو نا قص ہوں گے اوراس پر کا مل روزوں کا وجوب ہواہے اور کا مل روزوں کی ادائیگی اقص فأن جا مُعَ التي ظا هُزَمنها الله واگرالسام وكه طهار كرنوالا دوماه كيد درب روز، ركهنه كه درميان قصدًا ياسمُوا نطهار کرده عورت سے بمبستری کر بیٹھے تو امام الوصنیفی^ن اورامام خرچ فرماتے ہیں کداس پر وا حب ہو گاکد و دیے سرے اور د و بارہ روزہ رکھے ۔ امام ابویوسعٹ کے نزدیک ہمبستری شب ہیں کی ہوتو از سربوٹی احتیاج نہ ہوگی ۔اس کئے کہوقت شب ہبستری سے روزہ میں کوئی فسا دمنہیں آتا لہٰذا اس کے روزوں کی ترتیب مدستور ماتی رہے گی - علاوہ ازیں روزے ہمبستری سے قبل ہونے چاہئیں ۔استینات اوردوبارہ روزے رکھنے کو ضروری قرار دینے کی صورت میں سارے روزوں كے سمبسترى كے بعد سوے اوران كے سؤخر ہونيكا لزوم ہوگا -اس كے برعكس استيناف نہوے يربعض روزوں كا مؤخر بونالا زم آئيگا بس بهتريه به كه استينات مذبو . امام ابوصنيذه واما م وستند ك نزد كي جس طريقه سے ازرو كے لف یہ شرط ہے کہ روزے ہمبستری سے قبل ہوں۔ ٹھیک اسی طریقہ سے پیھی شرط سے کہ وہ ہمبستری سے خالی ہوں۔ لیس لگر تعديم كى شرط برقرار ندر بى كوكم سے كم و وسرى شرط يو برقرار دى جاستے اوراس برعمل بونا چاسئے ـ لَدُلاً عامِنَا الإ بيهال مع الليل مع وعدى قيدلكا في مني ب القافي قراردي جائي ، قيداحرازي منهن - اسك كم معتركتابو الين اس كى دضاحت بي كربوقت شب بمسترى قصدًا أورسموًا كا حكم كيال بيد وان ظاهمًا الحدثة الدويسي وب غلام ابن بيوي سے ظهار كرك تواس كاكفاره محض روز يهوں كے مذغلام آزاد كرنااس كاكفاره بهو كاا درية كعانا كعلانا بكيوننكر فلام كسي جيزكا الكتنبي اوراس كهائة اوراس كي دسترس مين جوكي ب ووآقاكي ملك موكا اور آقا اسے روزے رکھنے سے نہنں روكے كاكيونكاس سے عورت كاحق متعلق ہے۔ وان اطعَهُ مسكينا وإحداً الإن فرات بين كه اكراكب بي كين شخص كوسا مطروز تك كعلا ما رسي اورنيخ سكينون كويذ كملاع تسبمي كافي بوطائ كا اوراس كالفاره كى ادائيكى بوجائ كى -حصرت امام شافي ك نزديك يه ناكر يرب كمتفرق سائه ساكين كو كعلك اس لي كه آيت كريمين سِتين مِسْكَيْنا "فراياسي-ا حنات فرلت بي كد كما الكملاين مقصو وصرورت مندكى صرورت كويوراكر الب اوراندرون حاجت ہردن تجدوب مین ہروزر آدی کو کھانے کی اصیاح ہوتی ہے۔ لہٰذا ہروز ایک محتاج وسکین کو کھلانے کی حیثیت او با سردن نیخ محتاج وسکین کو کھلانے کہ ہے -البتہ اگرا بک می دن میں دو ماہ کا غلد دیریا جا ہے او درست نہ ہوگا مگر اسی ایک دن کا ۔اس لئے کہ اس صورت میں نہ حقیقی اعتبارے تعربی ہے اور نہ حکم کے اعتبا سے۔اس کی صورت میں اس طرح کی ہوگئی کہ جس طرح کوئی حاجی سات کنگر بوں کی رمی الگ الگ کرائے

وووج 🙀 اشرف النوري شرح کے کائے ساتوں کنکرمایں بیک وقت اورا کیٹ دفعہ مارے تو یہ بجائے سات کے ایک ہی کی رمی قرار دی جائیگی۔ ومن وحب عليه كفارتاظها ب الإ - الركسي تخص برطهارك دوكفارون كاوجوب بواوروه اس طرح كرے كدوون ظہاروں میں سے کسی ایک کی تعیین کئے بغیرد وغلام حلقہ غلامی سے آز ادکردے ، یا بیکہ وہ چار نہینے کے روزے رکھے، ما ما تعیین ایک سومبیس مساکین کو کھا نا کھلا دے تو اتحا دِ جنس کیوجہ سے میصورت درست ہے اوراس طرح دو بؤں ظبارون کا کفاره ا دا ہوجلئے گا· <u>وَ اَنَ اعتق رقبَعَةً و احدةً الحِن الركسي ك</u> ذمه دوطبار كے كفار بيرس اور و م كيرا يك غلام طقة غلامي سے آزاد کرے یا وہ دو مبینے کے روزے رکھے تو اسے بیچق ہو گاکہ و ولوں فلہاروں میں سے جس فلہار کا چلہے اسے کفارہ شمار کرنے . اذًا قِنَ مَنَ الرِّجُلُ إِمْرُأَتُنَهُ بِالزِنَا وهُمَا مِنْ أَهُلِ الشَّهَا دُةِ وَ الْهَرَأُةُ مِمَّنُ يُحَدُّ قَاذٍ فَهَا اوُ جب م داین بهوی کوزندسے متبم کرسے اورم دوعورت وولؤں میں شہاد ت دگواہی کی ابلیت ہوا دروہ ویت ایسی ہوکہ جس برتیمت نعَىٰ نُسَبُ وَلَدِ هَا وَطا لِبَتُه مِوجَب القن فِ فعليه اللعَانُ فان أمتنعُ من من حبسه الحاكم حُقّ لكانبواك برصد كانفاذ بهوابهو يااسك بجدك نسك انكاركرت اورفورت تتمت لكانيك باعت صرِقدون كالمطالبة كري توشو برليان داجس بهوكا يُلاعِنَ أَوْ يَكُبُّ بُ نَعْسَهُ فِيحُكُّ فَإِنْ لَاعْنَ وَجُبُ عَلَيْهَا اللعانُ فان امتنعَتْ حَبِسَهَا الحاكِمُ يس اكرشوبرلعان كالكاركرا وقطم استقيدمي والديكايها فنك كرلعان كرا والوجشلاة تواس برعة قدف كانفاد بوكام والكلعان كري تولعا حتى تلاعِن أَوْتَصَلِ قُدُوا ذَاكان الزوجُ عَبْلُ اأَوْكا فِرْ ا وْ عَنْكُودُ وَ فِي قَلَابِ فَقَلَات كاوجوب مورت برعمى بو كابس أرعورت لعان مذكرت تو ماكم است قيدمي والدي حتى كمه وه لعان كرت باسك تقديق كريدا وراكرخاو ندغلا كاكا فراد اِسُواْتَ فَعَلَيْهِ الْحُكُا وَإِنْ كَانَ الزوجُ مِنْ أَهُلِ الشَّهَادَةِ وَهِي آمَتُ أَوْكَ فِي إِنْ يا تهمت كى باعث اس برحدنا فذ مو حكى بهوا وروه اين زوج كومتهم كرے تواس برحد كا نفاذ بهوكا و داكر فاو نديس شهادت كا المبيت بوا ور زوج عُحُلُ ودَ لَا فِي قَلَ مِن اَوْ كُنَانَتُ مِنْ لَا يُحِكُلُ قَادِ فَهُمَا فِلاَحَلَّ عَلِيهِ فِي قَلَ فَهَا وَالأَلْعَانَ باندى ياكا فره بويا صدك باعت اس پرحد كالفاذ بوا بويا ايسى بوكه است متهم كرنيوالي پرحد كالفاذ ندبوتا بو و است متهم كرن برن حركالفاد بوگا و صَفة اللعاب أن يبترى القاضى بالزوج فيشهد أنم بع مَرَّاب يقول في كل مَرَّ فِي الشَّهُ لُهُ اورناحان العان ک شکل یہ ہے کہ قاصی شوہرسے آغاز کرے اوروہ جارمرتبہ شہادت دے، ہرمرتبہ کے کس اینز کو گواہ بنایا بالله إن كمِن الصَّاء قين فيها دَ مَيتُهَا بِم مِن الزناشة يقول في الحا مِسَة لَعُنهُ الله میوں کمیں زنا کی نسبت عورت کیطرت کرفیں سچا ہو ساور پانچیں مرتبہ کے کائس پر اسٹر کی لعنت ، اگروہ انتساب

عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَادْبِائِنَ فَيَمَا دَمَا هَا هِهَا مِنَ الزِّنَا يَشْيِرِ الْيَعَا فِي جميع ذُلِكَ تَعَرَّ تَشُعَتُ مَا زنا میں جموٹا ہو بہر رتبہ کہتے وقت بیوی کی جانب اشارہ کرتا رہے ۔ اس کے بعد عورت مار المَوْأَةُ أَسْ بَعَ شَهَا دَاتِ تَقُولُ فِي صُلِ مَرَّةٍ أَشْهَاكُ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الكَّا دَبِينَ فِم رَمَاني مرتبه شہادت دے اور ہر مرتبہ کے کہ میں الترکوگواه بنائی ہوں کہ وہ زناکی نسبت میری طرف کرنے می به مِنُ الزناوَ تقولُ فِي الخَامِسَةِ غضبُ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادَقينَ فَيمارُ مَا فِي به جوٹا ہے اور پانچزیں مرتبہ کے اسٹر کا غضب اس پر دعورت بری اگروہ میری جانب انتساب زما میں سیا ہو مِنَ الْزِنَا وَإِذَا اللَّهَ عَنَا فَرْتَ العَاضِى بِينَهُمُ اللَّهِ الْفَرْقَةُ تطليفَةً بِالثَّكَةُ عندا أبي بعردولوں کے لعنت کر چکنے کے بعد قاصی دولوں کے درمیان تغربتی کردے ۔ اور امام ابو منیفدم و امام محسی میرکز زمک حُنيَعِلاً وعمل رَحمَ ها الله وقال أبويوسُف رحمَه الله يكون تحريثًا مؤتَّدُ ا وَإِنْ كَانَ یہ علیٰدگی طلاق بائن ہوگی ا ورامام ابولیوسعیہ فرملتے ہیں کہ یہ تحریم اُنبری ہوگی ۔ اور اگر بجہ کو ایسنا ھذ القِنَ فُ بُولِدِنْ فِي القَاصَى نَسِبُ وَالْحَقِمُ بِأَرْتِمِ فَإِنْ عَادَ الزُّوجُ وَالذَّبَ نَفْسَهُ حَدَّ كُالْكُ نابت مذکرے تہمت لگائے تو قاصی بچرکے نسب کا لحاق اسے کرنیکے بجائے اسکی مان کردے ۔ میم اگرشو ہر ملبط جائے اورخو دکو وَحَلَّ لَدُ أَنْ يَازِقَّ جَمَا وَكِينَا لِكَ إِنْ قَلَانَ عَنْكِ هَا فِحُلَّا مِهِ أَوْ مَا مَتُ فَعُكَّاتُ مند ي توقا مني اسير مركانفاذ كريكا دراس كيلية است فكاح كرا علال بوكا دراييم الركسي دوس كوستمت لكاسة اوراس برعد كانفاذ بويا

لعان كابيان

عورت زناكى مرتخبه بكواوراس پر حد نا فذ بهو جلي -

ان مؤکد العان الخار المان المان اله على المان اله على المان المان

اورمسلمان ہوناشرطہے اور پی بھی شرطہ کہ تتمیت کی بنارپر حدید لگی ہو۔

manat @m

الدُده وتشروري المد 🚜 الشرف النوري شريج 🔀 CONTRACTOR DE LA CONTRACTOR DEL CONTRACTOR DE LA CONTRACTOR DE LA CONTRACTOR DEL CONTRACTOR DEL CONTRACTOR DE LA CONTRACTOR DEL CONTRACTOR DEL CONTRACTOR DEL C فَانُ لاعن الهِ-اس ميں اس طرف اشاره بے كەلعان كى ابتداء شوم ركى طرف سے ہوگى جتىٰ كە اگر عورت لعان كى ابتداء كرك تو اس كا عاده كيا جائے كا تاكه مشروع ترتيب برقرار رہے . بحرارائق ميں اسى طرح بيان كياگيا -ا وكافسًا الا - اس يربيا شكال كيا جا تاب كريد كييه بوسكتاب كه شو بركا فرا ورعورت مسلمه بو -اس كاجواب یہ ہے کہ پہلے دویوں کا فرہوں کھرعورت اسلام فبول کرلے اور کھیرشو ہر ریاسلام پیش کئے جانے سے قبل وہ عورت یر منهمت لگائے۔ بنآ یہ میں اسی طرح ہے۔ بین کا فرشو هرسوی کومتہم کرے یا شو هرایسا ہوکہ اس پرتہمت لگانے کے باعث حد کانفا فر ہو جکا ہو، تو ایسے شو ہر رپے حد کانفاذ ہوگا۔ اوراگر ایسا ہوکہ شو ہر کا شار تو اہل شہادت میں ہوتا ہوا دراس کے برعکس غورت با ندی ہو یا کا فرہ یا جس ریٹہت لگانے کے باعث حد کا نفاذ ہو چکا ہو یاائیسی ہوکہ اس ر تتمت لكان سي تتمت والي يرحد كانفاذ مذ بهوتا هو تو الص متهم كرني من حركا نفاذ بهو كا اور مذ لعان كاحكم يوكا. وَا ذَا النّعنا فَرّق القاضى الزّيه يعن رومين كے لعان كے بعد قاضي پر داجب ہے كہ ان دونوں كے درميان ميں تفرنق كردك بسيساكه روايت مبس ہے كه نبی اگرم صلے النٹر عليه وسلم نے خضرت عویم اُلعجلان رصی النّه عهذا و رانگی میو کی کے درمیان دوبوں کے لعان کے بعد تفریق فرمائی ۔ بخاری شرکیت دغیرہ میں یہ روایت موجود ہے ۔اس میں اس ليطرون بهي اشاره مي كدمحض لعان سے تفريق أُ أبتُ منهيں موتى ، بلكه حاكم كى تفريق ان كے درميان حروري م. لېذا اگر كونى ميان بوى بين سے لعان كے بعد اور ماكم كى تفريق كرك سے قبل مرجائے توميرا ف جارى بوگى - الم زفرة ا مام الك اورامام احريك من ويك محض لعان بي كم باعث جداً في واقع بوجائ كي . يه تصر إت ظاهر حديث واسدلال فرائع ہیں - حدیث میں ہے" المتلاعنان لائجتمان " دلعان كرنبوالے كھى اكتھانہ ہوں گئے) يە مرتب دارقطتی ادر بمقى مين موجو دسے واس كا جواب يد ديا كياكه مراد عدم اجماع سے يدسے كه تفرلت كئ جلانے لبد الحظے نہوں ۔ اوراس سے اس کی نشا ندمی ہوتی ہے کہ تفریق صرف لعان سے واقع شہیں ہوتی۔ میچ کاری شراف میں ہے كه حضرت عويم العجلاني رصني الشرعندك لعان كے لجد عرص كيا -اسے الشركے رسول ! ميں يے اس بر حموث بولا أ اگراسے رو کے رکھا بس انتخوں نے اس عورت کو نین طلا قیس دیں ۔ اگر نفس لعان سے ہی تفرلق ہو جاتی اور نکاح برقرار ندر بتا تورسول الشرصل الشرعليه وسلم حضرت عويمر منسك طلاق واقع كرين يرنكير فراسك أأتخصور صلى الشرعلية وكلم بر را برا مراسط می در این به می ده عورت و نوع طلاق کا محل متی ، او راس برطلاق وا نَعْ کرنا درست محار امام شافعی ا وعیرہ فرائے ہیں کہ شوہر کے لعان سے عورت کے لعان سے پہلے ہی تفریق حاصل ہوجات ہے .عورت برحاکم کی تغریق کے بعد طلاق بائن دا قِع ہو جائے گی ا ور حاکم کی تقریق بائنہ طلاق کے حکم تیں ہوگی ۔امام ابو صنیفہ اور امام محروث کے نزدمك لعان كرنيواكواس سے دوبارہ نكاح كرنا درست سے اورامام زفرد، امام ابدیوسف امام الك اور امام شافع ا کے نز د مک درست سنہیں ۔ وَانْ قَدْ مِنَ إِمُوَ أَتُهُ وَجِيَ صِغِيرٍةٌ ۖ أَوْ مَجْنُونَكُ فَلَالْعَانَ بِينِهُمُ أَوَلَا حَلَّ وَقَدُ مِثْ ا دراگرای ایسی بیوی کومتهم کرے جو کر بہت کم عمر د نابالغه ی ہویا یا گل ہوتو ان کے درمیان مذلعان ہو گا اور مذلفا ذِ حد ،

martæ.com

الكخوس لا يتعكن به اللكان و إذاقال الزوج ليش حمله منى فلا لكان و إن قال به اللكان و إن قال به اللكان و إن قال به اللكان و الدي الزوج ليش حمله منى فلا لكان و إن قال به اللكان و الدي المنه و المنه و المنه المن

يت بيلاكج ا بنا قرارد ساور دوس كانكار كري تو دون اس سناب النسب ونك اورلعان لازم وكا-

لغت كى وَضِت ، قَدْتَ ، تَهْتَ ، هِنوَتْهُ ، بِاسُ الاَفْرَس ، وُنگا ، عقب ، بعد العضاكي و و احكام العضائي العان من العان العان من العان الع

marta@om

ورى الرف النورى شري المراك شري الربي الدو وت رورى لغوقراره يكا كيونكماس مين احتمال بي كرحمل منه بيوملك لغ بور، اورياني وغيره بعراسوجس سيمل كاشبه بور ما بهواما مابويوستُ والم محمدٌ كنزديك بجدك حيدماه بيسيليمون برلعان بوگا-تقبل التهنيمة الزيعي الرشوم قبول مباركباري كووت بحير كانكاركرك توانكار صحيح بهوكا - اوران كے درميان لعان سوگا- مبارکبادی کاوقت تین دن بتایا گیله اورامک روایت کی روسے سات دن سبے اور امام ابوبوست وامام مملاً کے نز دیک مرت نفاس ہے۔ وان ولدت ولدين الز اكردو جراوا بح بيدا بول اوران بيس سوم سيل كانكار كري اوردوس كااقرار تواس بر صد کالفاذ ہو گاکیونکہ اس کے محص اس اقرار سے کہ دو سرا بچہ اس کا ہے۔ اُس کی تکذیب کردی کہ سیا ہجہ اس كاسنس اس كي كه دونوں كى امك بى مانى (منى) سے خليق مو تى ہے للبذا وہ بيوى يرسمت لگا نيوالا شمار موگا ا وراس کے عکس کی شکل میں لعان ہوگا اور دولوں شکلوں میں بیجے اسی سے مابت النسب ہوں گے۔ ع الع إِذَا طُلِّقَ الرَّجُلُ إِمْرَأَتُمْ طُلَاقًا بِالمُّنَا ٱوُرَجِعِيًّا ٱوُوقعتِ الفُرقة بينها بغير كلاق جب خاوندا بنی زد جرکو بائن یار جعی طلباتی دیدے یا ان کے در میان فرقت بلا ملاق واقع ہو جائے وَهِي حُرَّةً ومَّنُ تَحْيِضُ فَعِنَّ مُّمَا تَلْتُمَ أَصْرَاءٍ وَ الْأَقْرَاءُ الْحِيَضُ وإنَّ كَانَتْ لَإِخْيضُ ورال حاليك عورت آزاد مولة حالف كى عدت تين حيض بيل اوراكر بدان ميس سے بو جنسي حيض منه الله تا بو مِنْصِغِرا وْكِيرِ فَعِدَّا تُهُمَّا لَلْتُمُّ ٱشْهُرُ وَإِنْ كَانْتُ حَامِلًا فَعِدَّا تُهَا ٱنْ تَض عرى يا زياً وه عمر كيا تحت تواس كى عدت تين مينغ بوگى اور عدب حا ما د وضع حمل حَمَّلُهَا وَإِنَ كَانَتُ أَمَاةً فَعِلَا تَهُا حَيْضَتَانِ وَإِنْ كَانِتُ لِاتِحِيْضُ فَعِلَا مُهْرِونَهِ عَ ا در با ندی بونے براس کی عدت د وحیض بوگی ا در اگریه ان میں سے بوجے حیض آتا ہو تواسکی عدت ایک مبینه اورمزد وزمرکا

سنسر کو و و کی سے العاق الد عین کے زیرا ور دال کی تندید کے ساتھ اس سے مراد اللہ میں کے زیرا ور دال کی تندید کے ساتھ اس سے مراد اللہ میں کے زیرا ور دال کی تندید کے ساتھ اس سے مراد وہ انتظار ہے جو عورت پر نکا ہ ختم ہونے کے بعد الازم ہوت اسے ورت پر لازم ہونے کی تندی گا کر مرد کے ترتق سے احتر از مقصود ہے ۔ جیسے کوئی شخص اپنی ہوی کو طلاق دید سے تو اس کی بین سے اس کی عدت کے دور ان نکاح جائز منہیں لیکن شرغا اس کی اس کی عدت کے دور ان نکاح جائز منہیں لیکن شرغا اس کا مدت سے مدر سنیں ہے۔

(جلد دو)

الشرفُ النوري شرط المربي الدو وتر مروري الم 800 کے پھے چکتے کا آیا ۔ آزا دعورت کی قیدلگا کر ہانہ ی سے احتراز مقصود ہے کیونکہ اس کی عدت دوحیض ہیں ۔سیار کی تبد نہ لگانے سے مقصود یہ ہے کہ کتابیہ اور کا نرو تمہی اِسی حکم عدت میں داخل ہیں اور اُکر ''محیض'' کی لگاکر نابالغہ ہے۔ احتراز مقصود ہے کیونکہ اس کی عدت مہینوں کے اعتبار سے ہوتی ہے۔ فعدك تها مُلتْ اقرأء الح بير حكم الس صورت ميں ہے كہ جب عورت حقيقة يا حكمًا (بوج، خلوت صحيى مرخول مو ا ور عدت حرف مرخولہ ہی پر واجب ہوتی ہے بھیراصل عدت طلاق میں یہار شادِ ربا بی ہے " والمطلقات یتر تضر ک بالْعُسَن تُلَيْة قُرورٌ "دَالأَية > قرور كي تعيين مراديل اختلان ب - قرور . قات كييش كساسة قرر كي تجعير یہ نام خیض اور طبر کے درمیاً ن مشترک ہے ۔ 'بعض نے قرورے مرا د طبر *لیکرعدت تین طبر قرار د*ی امام شافعی ؓ اور ا ان کے اصحاب اور ایام ما لکٹے میں فرانستے ہیں۔ احنا ف على مين كم جم عفيرا وراكتركا التباع كيا - إن صحابه مين خلفا بررا شدين رضي الله عنهريمي شامل من ان صحابیّن کے نزدیک قروء سے مرادحیض ہے۔ مسلکلِ حناف کی تائیداس حدیث سے ہوتی ہے کہ باندی کے لئے دو طلاقیں ہیں اوراس کے قرور دو حص ہیں۔ بیروایت ابو داورد ، تر مذی اور ابن ماجہ وغیرہ میں موجود ہے۔ وان عن امرية قعد تحقا حيضتان اله - رصيت شريف ميس ميكه باندى كي عدت ووعض بي - اورتضرت عمر پر کاارِ شادیبے که اگرمی به کرسکتا که عدت با ندی کی ایک جیض ا ور نضعت کرد و ں تؤ کردیتا ۔ بیحکم تو حاتقنہ کے ارک میں بیے لیکن اگر باندی ایسی ہوکہ ایسے حض نہ آتا ہوخواہ کم عربی کی بنا رمریا زیا دہ عمر ہوجائے باعث بر اس صورت میں اس کی عرب اسی طرح کی آ زاد عورت سے لف عن بوگی لعنی ورط مداہ ۔ ر و گئ صاملہ او خواہ آن اد عورت ہویا باندی دونوں کی عدت وضع مل ہے کیونکہ آیتِ مبارکہ مطلقاً حاملہ کی عدت وضع حمل بتاتی گئی ہے۔ وَإِذَا مَاتَ الرِّجُلُ عَنْ إِمْرَاتِ الْحَرَّةِ فَعِلَّ تُهَا اَرُبِعِتُ اللَّهُ رِوعِشْرَةِ أَيَامُ وَانْ كَانْتُ اورجب آزاد عورت کے خاوند کا انتقال ہو جائے او جار مینے دسس دن اس کی عدت ہے۔ اور بانری ہو تو امُنةً نعداً تَهَا شَهِ رانِ وَخسسَةُ أيا فِي وَانْ عَانِتُ حَامِلًا فعلاً تُهَا أَنُ تَضَعَ حَملُها اسکی عدت دومیسنے پاتی ون . اور عمل مہولو اس کی عدرت و ضبع حمل ہوگی واذَا وم نِتْ المُطَلَّقَةُ فِي المَرْضِ فعلَّ تُهَا ابعَدُ الاَجَلَيْنِ وَإِنْ أَعْتَقَتْ الاَمَةُ فِ اورمطلقة كم مرض الموت مين وارث بهواي براس كى عدت وومدية ل مي سر جوزياده بعيد موده موكى اورطلاق رجى عِلَى بِهَا مِن طَلَاقِ رَجِعِيِّ انتقَلَتُ عِلَّاتِها إلى عِلهَ الحرائِر وَإِنُ اعتقت وهِيَ مبتوتة كى عدت كى اخد باغدى كوآ زاد كرديا جائے تواس كى عدت بدل كرآ زادعور توس كىسى تبو جلسے كى اوراكر بائند بونىكى مورت ٱوُمتوَ فِي عَنِها وَجُهَا لَهُ مُنتقِلَ عِلَّا تُهَا إلى علَّا قِالْحُوائِرُو انْ كَانْتُ أَنِسُنَةً فاعْتلَ میں وہ آزاد کی گئی یا بیکداس کے خاوند کا انتقال ہوگیا ہوتو اس کی عدت مبل کرآ زاد عورتوں کی سی نہ ہو گی اوراگرآ نسٹیمبنوں سے

ووو الشرائ النوري شرح المراي الأد و المسكوري المد بالشهوي ثُمَّ رَأْتِ الدُّمُ انتقضَ مَا مَضَى مِنْ عِنَّ بِهَا وَكَانَ عَلَيْهَا أَن تستابِفَ العِدقَ عدت گذار نبوالی کوخون نظرائے تو گذری ہوئی عدت ختم ہوجائے گی اوروہ نئے سرےسے حیفنوں کے اعتبار سے عدت بالجيض والمنكوحة نكاحًا فاسِلًا والمَوْطُوءَةُ بشيفة عِنَّا تُهُما الحِيضُ فِي الفَرْقَةِ . گذاریگی آ و رنیکاج فاسدوالی منکوصه اور شبههین بهبستری شده عورت بصورت و فرقت و موت د وین بذرید میمن عدت وَالمُّونِ وَا ذَا مَاتَ مَولَى أُومُ الولْدِ عَنْهَا أَوْ أَعتقها فعدٌ تُهَا ثَلَث حيضٍ وَإِذَا مَات گذارس گی اورجب ام ولدے آ قاکا نتقال ہو جائے یا وہ اسے آ زادی عطاردے تو عدت بین ماہوار بال بولگی اوراگر حالم عوت الصَّغَارُعُنُ إِمْرَأْتِم وَمِهَا حَبِلُ فعدم ما أَنْ تَضَعَ حَمِلُهَا فان حدتَ الحبل بعد کابا لغ شی مرجائے تو وضح عمل اس کی عدت ہوگی ۔ اور انتقال کے بعد حسل کا ہر ہو نے پر جا ر النَّوْتِ فَعَدَّتِهِا الدَّبِعَةُ اشِهُرُوعَشَوَةٍ إَيامٍ وَإِذَا ظَلَقَ الرَّحُبُلِ إِهْ وَأَسْرَ فِي حَالِ الْحَيْفِ مبینے دس دن اس کی بعدت ہو گی۔ اوراآر کوئی شخص اپنی زوجہ کو اس کی ما ہواری کی حالت ^میں طلاق دُے لَمُرْتَعِتِدٌ بِالْحَيْضِةِ الَّتِي وَقَعَ فِيهَا الطَّلاتُ وَإِذَّا فُطِئَتِ المُعْتَدُّ ةُ بِشِبِهِ بَإِ فعكُ هُمَّا توجس مین کے دوران طلاق دی وہ شمار نہ ہو گا۔ اور معتدہ عورت کے ساتھ اگر سنبہ میں سیب تری کرلی گئ تواس پر أُخُرِي وتت اخلت العدَّتان فيكونُ مَاتَوَا لا مِن الحيض محتسنًا منهما جميعًا وَإِذَ القَصْةِ ا یک دوسری عدت لا زم موگ اورامک عد محا دوسری عدت می تراخل موجائیگا البذا اسے جوجیف نظرائیگا وه دونوں عدتوں میں شار برگا اوراگر العدَّةُ ٱلإولى وَلَمُ تَكُل الثَّانِيَةُ فعليمًا إِتُّمَامُ العِلَّةِ الثَّانِيةِ وَإِسْتِدَاءُ العداةِ فِي سل عدت گذرگئی جوا وردومسری عدت کی تحیل مدم فی مولو وه دوسری عدت بوری کرے گی اور طلاق کے اندا آغاز عدت م الطلاقِ عَقيب الطّلاقِ وَفِي الوفاعِ عَقيب الوفاعِ فَا فَ لَهُمْ تَعَلَى بِالطّلاقِ أَوِ الوفاعِ حُقّ المُعاتِ عَلَي المُوفاعِ عَقيب الوفاعِ فا فَ لَهُمْ تَعَلَى المُواكِرِ اللّهِ الرّائِد اللهِ الرّائِد اللهِ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللل مَضَتُ مُكَّ وَ العدة وَ فَقَدُ القضَتُ عِلَّهُ مُها وَالْعِلَّ وَفِي النَّكَامِ الفاسِدِ عَقِيبُ النَّفياتِ ہوئی ہونواس کی عدت مکل ہوگئ ۔ اور اندرون نکاج فاسد عدت کا آغاز دو نو ن سی جدائی ہونے یا ہمستری كرنوك بينفه مَا أَوْعِزْمِ الوَاطي عَلَى ترك وَطرُها. ع بمسترى ترك كرك كے تعد كے بعد سے ہوتا ہے -وفحت : الربحة : يار - اللهو - شهوكاجع : مبين ـ خمسة ؛ يا ي -أَحَبِكُ : مرت م الحرات - محرّة كي مع : آزاد عورتس م السّت ما : زماده عركيوم سے جومين سے مالوس بوج كي بود الحبل : حل عقيب ، بعد - الوالي : بمبترى رك والا-

انتفال كات عدوغيره كاذ ولو وملح الما الرجل عن إمدات الديك عن إمدات الديك عن المدين الما فاوندو فات يا جائد اس كى درب عدت چارمینے دس رو زہیں اس سے قطع نظر کھورت سے ہمبستری ہو چکی ہویا نہ ہو ہکی <u>ہواور مالغه ہویا نابالغه اور وه مسلمان ہویا کتا ہیہ ۔ارشادِ ربا نی ہے" وَ الّذینَ بَیّوفتّون مِنکم وَیُذَرُّوُ نَ از وا ثَجا تَیْرَ بَعْنَ </u> بالْغَسِين اربعةَ اشْهُرُوعُشْرًا " ‹ الآية > - ‹ إورجولوگ تم ميں ہے وفات يا جاتے ہيں اور بيوياں جپوڑ جاتے مبس وه بویاں اپنے آپ کو (نکاح وغیرہ سے) روک رکھیں چارمہینے اور دس دن) " نیزبخاری دِسلم میں مصرت ام عطريف بدروايت ب رسول الشرصا الشرعليه وسلم ف ارشا دفر إيا كدكسى عورت كيلية جائز سنبي كده كسي بيت كاسوك مين دور سے زیادہ کرے البتہ شو ہر کاسوک چاراہ وس روز سے - ایام مالکت کے نیز دیک عورت کے مرخولد کتا ہم ہونیکی صورت میں اس کے اور محص رہم کا استبرار لازم ہے اور منولہ نہ ہونسکی صورت میں تحتی چیز کا وجوب نہیں۔ و اذاوس ثنت المعطلقة الز- مرض الموت مين مبتلا شخص اگراين سوى كونتين طلاق دَيرت ميمرم ايرا ورده انجي عقر مين ي ہوتو عدت وفیات اور عدت طلاق میں سے حبکی مدت زیا^ر ہ ہوا حتیا ^تطا اسی کے گذار نیکا حکم ہوگا ۔ حضرت امام مالک محضرت امام شافعی ا ورحضرت امام ابویوسف اس کی عدت مین ما مهوار قرار دیتے ہیں۔ حضرت امام ابوصنیفی اور حضرت ام محسیم د فرات بین کرجب کاح کابقاء دراشت کے حق کے اعتبار سے بق از رو یے احتياط استنجق عدت بھی برقرار ، کھاجائيگا - يەسارى تفصيل طلاق مغلطه ياطلاق بائن ديينے كى صورت يرسب ، ١ ورطلاق دى کی صورت میں متفقہ طور پر اس کی عدت چار فیمینے دس روز قرار دیجائے گی۔ وان اعتقت الامتر في عل تها الخ بيعن الركوائي شخص اين أيسي ميوي كو حوكه با ندى م وطلاق رحبي ديد به ادرا بهي ده عدت ہی میں موکداس کا آ قااسے حلقہ غلامی ہے آزاد کردے تو اس صورت میں اس کی عدت آزاد عورت کی سی تین حین موجدے گی۔ اور اگر عدت وفات یا عدت طلاق بائن میں ہے کوئی سی گذار رہی ہوا ور بھراسے صلقہ غلام سے آزاد كرديا جلئے تودى باندى والى عدت برقرار رسے كى -سبب ظا هرہے كه طلاق رجعى كے اندريو كاح تا اخترام عدت برقرار رستام و اوراس كرمكس و فات شومراور طلاق باس كر باعث نكاح برقرار سباء وَإِنْ كَانْ السُّنَةُ فَاعِمَانَ مِنَا الشَّهِيمَ الْمُ السَّهُومَ الْمُ السُّهُوهُ عُورِت كَهلانَ سِهِ جُوالِسي عُركُوسِيخ جِلى بوحس مِين حيض أنا بندم وجالات السي عورت أرمهينون في وريد عدت يوري كردمي متى كم خون نظر آ گيانوا سصورت بين مبتی عدت وہ گذار حکی ہو وہ کالعدم ہو جائے گی اور باعتبار حص<u>ن نئے سرے سے</u> عدت گذارے گی۔ وَالمَنكُوبِكَةَ نَكَامًا فَاسِينًا إلى فرات بي كالسي عورت كرجس كيسائة نكاح فإسدطريقة سيهوا بومثال ك طور رنکاح گوا ہوں کے بغیر ہوگیا ہو یاکسی عورت کے سابھ شب کے باعث ہمبتری کر لی گئ ہوتو ان دونو س کا حکم یہ ہے کہ بہ خواہ عدتِ و فات عیا عدّتِ فرقت با عتبارِحین ہو ری کریں گی اوراسی طریقہ سے اگرام ولد کے آ قا کا انتقال ہوجا

و الشراك النورى شرط المراك الأد و وسر المراك با ده اسے ملقهٔ غلامی سے آزاد کر دیے تو اس کی عدبت بھی تین ہی ماہواری ہوگی۔ . وَ اذا مات الصغارين امرات الإيكس نابالغ كي بيوي حمل سه بهواورنابالغ وفات يا جائے تو امام ابو حيفة مور الم محت يشد فرمائة بين كه اس كى عدت وضع حمل بهوگى . اورا ما مالك من الم شافعي ا درا مام الويوسف كي نز د مك اس کی مدت چار مینینے دس دن ہوگی کیونکہ نابالغ سے استقرارِ حمل منہیں ہوسکتاا درعورت کا حمل اس سے نابت النہ جب ين بريكا وأس كي صورت اليسي بهو تمين كد كويا عورت كااستقرار مل نابالغ شو برك و فات يا جائے كابد بهو بيسني اس کے انتقال کے چھے مہینے یا چھ ماہ سے زیادہ میں و ہ بچیکو قبنم دے کہ اس شکل میں اجما ٹمااسکے اوپر عدت و فات لازم ہوگی۔ حضرت امام ابوصنفدہ اور حضرت امام محدّ فرائے ہیں کہ آبت کربمہ و اُولاک الاحمالِ اَجلَّهِن اَنْ يَضَفّن مملمن "مطلقًا سے اس سے قطع نظر کہ یہ حمل خا و ندسے ہو یا خاوند کے علاوہ سے اور عدت کملاق یا عدت انتقال -اس کے اندرکوئی تفصیل نہیں کی گئی۔ كا ذاوكط ثب البعتدية الإ - كسي عدت كذارنيوالي عورت بيمبستري شبهه كي باعث كرلي جليح مثال كطوريريه عورت بستر ریموا در کونی شخص اسے اس کی زوجہ قرار دے اور وہ اسے آبنی بیوی سمھتے ہوئے ہمستری کرلے پاکسی عدت گذانبوالی نے نیاح کرلے اور نیاح کرنوالے کو اسکی عدت کے اندر ہو نیکا علم نہ ہو تو اس صورت میں اس عورت پر ا کی اور عدت کا وجوب ہوگا اور دونوں عدلوں کا ایک دوسرے میں تداخل ہو جائے گا۔ اور دوسری عدت کے وجوب کے بعد نظر آنیوالا حیض دوبوں عدبوں کا قرار دیا خائے گا۔ اور اگر عدت اول کی تکیل ہوگئی ہوبو اس صورت میں لازم ہوگا کہ وہ دوسری عدت بوری کرے ۔مثال کے طور پرعورت کو بائنہ طلاق دِی گئی ہوا وراسے ایک مرتب ما ہوا رک آئی ہو کھراس کے کسی اور سے نکاح کر لیا اور مہتری کے بعد علیٰحدگی ہوگئی اس کے بعد دومرتبہ حیضنی یا بة ان تينوں حصوں كو دونوں عدنوں ميں شمار كيا جائے گا . لهٰ ذاحيضِ ادل اور به لعدوالے دوحيض ان مينو ں کے ساتھ شو ہرادل کی عدت مکل ہو گی، اوررہ گیا دوسرے شو ہرکی عدت کا معاملہ تو ابھی نقط دوحیض ہے۔ المنظ الكي حيض أوراك كے بعد شوہر تانى كى عدت كى تكميل ہوگى . مَاصل يہ كہ حيض اول كى عدب اول ادرآ خری حیض کی عدت نانی کے سائم تحضیص ہے ۔ علاوہ ازیں دولؤں عداق کے مہینوں کے داسطے سے ہونے بر کھی دونوں میں نداخل ہوگا۔ مثال کے طور برآ تئے عدت گذار رہی ہو کہ اس کے سابھ شبہے باعث ہمستری کرلی تھی ا باگر عدب اولیٰ عدب ٹائیہ سیے پہلے مکمل ہوگئ ہودہ 'اس صورت میں یہ ناگزیرہے کہ عدتِ ثانيه تمبي مهديؤں كے داسطے سے يوري كى جائے ۔ اور اگر عدت وفات گذار نيو الى عورت كے ساتھ شبہہ كى بناپر صحبت ہوگئ تو اس کی عدت اولی مہنیوں کے واسطے سے بیعنی چار مہینے دس روز - اور عدت ثانیہ بواسط ہے حیض ۔ اگران چار مہینے دس روز کے اندر تین ما ہوا ریاں بھی آگئیں تو تداخِل کی بنا ہر دونوں عدنوں کی تکمیل ہوجائے گی اور اگر اس مدت کے دوران حیض نہ آئے تو عد ت اولیٰ کے بعد بذرائعہ تیں حیض دوس کاالگ ہے وحوب ہوگا۔

وَعَلَى الْمُهُبَوِتُ وَ الْمُهُوَ فَي عَنْعَا ذَوْجَهَا إِذَا كَانَتُ عَاقَلَةً بِالْخَدُّ مُسَلَمَ الإِحْلَا وَ وَوِي الرَّوْلِ الْمَالِينَ بِالذَ ، سله بر سوك به وي الرَّالِ مَلْ اللَّهُ اللَّ

لغت كى وحت إلى الآخكاد وسوك منانا عصفى ومزان تعريض كنانه واسناره و خِطَبَة ويغام نكان و الأخكاد وسوك منانا و عصفى ومنانا و المنازي و ال

. خاوندکےانتفال پر *عورت کےسوگا* ذکر

اس برسوگ النام الموسون الموسون اله الموسون اله الموسون اله الموسون ال

marfat.@m

و اشرت النوري ش خواه به وفات کی بناء رہویا طلاقِ بائن دینے کے باعث - مِرآیہ میں اسی طرح ہے ۔ وَلا ينبغي ان تخطبَ المعتلية لا الإ فرمات من بيرجا أز منس كدمتره كود وران عدت صا ف طور برنكاح كاينغاً ر ما صابح الرشاد رماني ب ولانعز مو المُحَدَّةُ النكاح حتى بلغ الكتابُ احد" (أورم تعلق بكاح رفي الحال كااداده بھی مت روسیاں تک که عدت مقررہ اپن ختم کو نہینے جاوے › . البتہ اشارة کھنے میں مضائقہ نہیں ارشاد بارى تعالى ہے " ولا جناح عَليكم فيما عَرَّضَمُ بِهِ مِنْ خِطْبَةَ النسَابَرِ" داورتم يركوني كُنا هُنهِين بهو كا جوات مذكوره عورية كويغام ديكاح ، ديفا عيارك الكيال كوئ بات أشارةً بهوى. وَلاَ عَجُونُ لِلمُ طَلَقَةِ الرَّحِعِيَّةِ وَالمَهْبُوُّتَةِ الحُرُومُ مِنْ بَينِهَا لَيلاٌ وَلَا نَها مَ اوَالهُمَّةِ فُعِنْهَا ا ورملاقة وجي وبائز كيلئه ون اور رات ميں اپنے مكان سے نكلنا جائز سنیں۔ اور انتقال كى عدت گذارك زُوْجَهَا تَخْرُجُ نَهَامًا وَلِعَضَ اللَّيْلُ وَلا تَبْيتُ فِي غَيْرِ مَا زَلِهَا وَعَلَى المُعْتَدَةِ إِنَّ تَعُتَكُنَّا والی کو دن ا وررات کے مجمد حصد میں نکلنا ورست ہے اوروہ شب اپنے گفر کے علاوہ کہیں سبرنہ کرے اور معتدہ اسی مکان میں عد فِي الْمَهْ زَلِ اللَّهِ عَيْضَافَ النَّهُ اللَّهُ اللَّهُ كَالَ وقوع الفهة والموتِ فان كان نصيفًا گذارے جہاں اس کی رہائش فرفت اور مربے کے وقت رہی ہو ۔ میت کے گھے میں سے ملنے والاحصہ مِنْ دَامِرِ المَيتِ يَكَفِيهَا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَخْرِجَ إِلاَّ مِنْ عُنْ يَ وَإِنْ كَانَ نَصِيبُها مِنْ دَالِ اس كے داسط كا في سوئے يو اسے عذر كے بغير و بال سے نكلما درست منبيں - اور اگر ميت كے گھرسے ملنے والا حصہ الْمَيت لايكفِيْحَا وَ اَحْرَحَهَا الوم فَنَ مِنْ نَصِيْبِهِم انتقلتُ وَلا يَجُون انُ يسَا فَوَا لزَّج بالمُطلقة كانى مذي يا در تارا سے اپنے حصہ سے نكال با سركري تو وہ كبيل منتقل بوجائے اور خاو مد كومطلقة ارجعيد كے سائت الرّجعية وَاذَاطِلْق الرحُلُ إِمْرَأْتَ، كَلِلاقًا بِائنًا شُمَّ تَزُوحَهَا فِي عِدَّتِهَا تُمَّ طُلُقَهَا قُبُل سفر کرنا درست نہ بوگا اور اگر فاو ند بوی کو طلاق بائن ویت کے بعد دوران عدت اس سے نکاح کرلے اس کے بعد اس میستری الدّ خولِ بِهَا فَعَلَيْ مِهُ رُكَا مِلُ وَعَلَيْهَا عِلَّا لَا مُسْتَقَلَّةٌ وَقَالَ حِمْ الله لَهَا فِصُف سے قبل الملاق دیدے تو اس پر کامل مروا جب ہو گا در عورت پر عدت سنقلہ واجب ہوگی اورا مام محر م کے نزدیک اس کے واسط المَهُ وعَلَيها إِسْمَامُ العِيهِ الأَوْلَى -آدها مرسوگا اور وه بیلی عدت کی تکمیل کرے گی -

ولا يجون للمطلقة الرجعية الزفراتي كمنواه عورت بائن طلاق كى عدت كذاررى بهو ياطلاق رحبى كې، است دوران عدت يه جائز منهيں كۇرسے با بريج

نفيتب: حصد التمام بمكيل - الآولى : بهلى -عب میں و و بوقتِ فرفت ہو ملکہ وہ وہیں رہ کرایا م عدت پور*ے کرے* ۔اکبتہ دہ عورت

جوعدت وفات گذار رمی بواس کیواسط مزورة دن میں اور رات کے کچھ حصیب نکلناجا کرنے۔ اس کاسب پیج کہ اس کے نفقہ کا وجوب کسی برمنہیں ہوتاا ورو ہ اس کی خاطر با ھر نتکلنے اور حصولِ معاش کیلئے مجور ہوتی ہے۔ اس کے برعکس مطلقہ بائنہ ورجیہ کہ اسے اس کیواسطے نکلنے کی احتیاج سنہیں کیونکہ نفقہ عدت شوہر رپر واجب ہو ماہے۔ <u>کرده می اون دیرا فراز دیج</u> الخ - وه شخص جس نے اپنی بیوی کو طلا تی رحبی دیدی ہواس کیلیے یہ در رہ ت مہیں کہ وہ اس کواپنے سائھ سفرمیں لیجائے . مصرت امام زفرہ اسے درست قرار دیتے ہیں ۔اس اختلات کی بنیا د درا صل یہ ہے کہ احمال ج اب سائق سفری تجانے کو رجعت قرار نہیں دیتے ۔ اس لے کہ یہ صروری نہیں کہ ابن منکوصہی کے ساتھ سفر ہو ملکہ آ دی اپن قریبی عور بو سنلا ماں بہن وغیرہ کے ساتھ سفر کیا کر ماہے۔سفری تخصیص منکوحہ اور نیکا ہے کے ساتھ منہ یں۔ اس والسط محفن سفراً عبْ رجعت منهير.

ا مام زفرات اسے رجعت قرار دیتے ہیں۔ وہ فراتے ہیں کہ اسے ساتھ لیجانا اپنے ساتھ رکھنے کی دلیل و علامت ہے۔ اس واسطے کہ اگراسے اپنے ساتھ رکھنے کاارا دہ منہونا تو سفر میں ساتھ مذر کھتاا دراس سے دوری ہی اختیار کئے۔ سریہ ر کھتابس سفرس لے جانا خود علامت رحبت ہے

ويثبت نسب ولب المطلقة الرَّجُعِيّة اذا جَاءت به لَسنتَيْنِ أَوُ الكَثْرِ مَالم تقرّ بإنقضاءِ عِلَّتها ادرمطلقة بعيدكے بي كانسب تنوم رس تابت ہو كا نواہ بج دوبرس يا دوسے زيادہ بيں بيدا ہو جب تك كرعورت عدت بودك ہو وان بجاءت بمولاقل مِن سِنتَانُ ثبت نسبُهُ وَبانتُ منهُ وَرانُ جَاءت بمرلاكتر من سِنتين كا قراد مرك اور اگردد برس سے كم تى بچر بىدا بوا به تووه اسى سے تابت النب بوكا اور قورت برطلان بائر برجائے كا وراكر دو برس سے بواد مْبِ نسِبُهُ وَكانت رَجْعيَّلا والمُنتُوكَةُ يَتْبِكُ نسبُ وَلدِهَا وَلَا عَانَ بهلافلُ مَن الله وَا یں ب_کے کی میدائش مہوتو بچ ٹابت النسب ہوگا اور دیوب ٹھارہوگی اوروہ تورت جے اسکے ٹمو برنے الماق بائی دی ہودد برسے کھیں اسکے بر برتو بح شوبرسے كجاءت بدلهم سنتين من يوم الفقة لكريتب نسب إلااك يدعي الزوج ويتبت نسب ولب نابت النسب مجوگا اوردقت فرقت دوبرس بوست مہونے ہوئچ ہموتو وہ تمویرسے تا بت النسبت ہوگا الار کم شوم راسکا میں مو۔ اورعدت وفات گزارہے والی المُتوكِّى عَنْهَا زوجُهَا ما بين الوفاق وبين سنتين واذاا عترفتِ المعتدة بانقضاء عِلاَتها مورت كابي تابت النسب بوگا انتقال اوردوبرس كےدرميان تك ۔ اورمعندہ كےعدت بورى مبوجانے كے اعزات كے بعدوہ تجد مسينے سے تم كاء ت بول لاقل من ستراشه و تبت نسب كارن كاء تبدلستة اللهولم ينبت كماء تبدلستة اللهولم ينبت كم من يوكا المريد من المرايد النب أوكا

وتنت نسب ول المطلقة الرجعت و الإ قربات من كروه عورت م رفن می کو کو کو کو کا گلاق رجی دی گئی ہوجی وقت تک دہ اقرار نظرے کداس کی عدرت گذر کئی بچر طیاق وبنده شومرسے می تابت النب بوگا۔ للذااگراس نے دوبرس سے کمیں بر کو جن دیا تو دہ اس شوم سے نابت النسب موگا۔ اور بورت وضع عمل کے باعث مطلقہ بائنہ بنجائے گی۔ اور بی کو دو برس کے بعد جم دیئے برتھی بی ای شوہرسے نابت النسب ہوگا۔ اس نے کریاستقرار طلاق کے بعد ہوا۔ لہٰذا اب سلم کوزنائی تہت سے بھانے کی ضاط پرخیال كياجك كاكده رجوع كرليا تقامراس مين شرط يي مع كرعورت بداقرار يذكر على موكداس كي عدت بوري موكّني -والبتونة يثبت نسب ولدها الإاكرائي عورت جے طلاق بائن ديجاجي مودوبرس مري كوجن دے لودہ تو ہر ئے نابت النہ ہوگا۔ اس لئے کہ اس کا امکان موجود ہے کہ بوقت طلاق عورت صالم ہو۔ اور حمال تک نسب نا بت مونے کاتعلق سے اس کے واسطے محض احمال وامکان ہی کافی موصائا ہے ۔ اور دوبرس یا دوبرس سے زیادہ میں بچے کو جم دیا موقوده استخصٰ سے تابت السب مروكا۔ اس كے كاس شكل ميں يقيني طور يراستقرار ال بعد طلاق مواسے - البتہ اگر يهان بهي شوهرامكا مدعى موتوبيركانسب اس سے تابت ہومائے گا۔ وإذا اعترفت المعتلة بالقضاء على الخ الرعدت كذارن والى ورت اس كااقرار كرك كداس كى عدت كذركى اس کے لیدوہ چھ مہینے سے کم مدت میں بیر کو جنم دے تواسکا جھوٹ طاہر ہونے کی بنا پر اور یمعلوم ہونے کے باعثِ کر بوقت اقرار وه صامد متى بيرشو برسے تابت النسب بوگا - لهذااس صورت ميں عورت كايد دعوى كراس كى عدت بورى بوگئى ما طل قرار دیتے ہوئے بچر کا بنتساب طلاق وہندہ شوہر کی جانب ہوگا۔ البنہ اگری کی بیدائش اقرار کے وقت سے چھے مہینے یا چھ مہينے سے زبادہ گذرمانے برمونی تو دہ نٹوہرسے ثابت النسب نہوگا۔ وَاذَا وَلَه بِ الْمُعْتَدَة و كُلَّ الْمُعْتَدِينَ فَسُمَّ عِنِدَ أَبِي حَنِيعَة رجمهُ الله إلا أن يشهك اورجب عدت گزارنے والی عورت بج کو جنم دے تو امام ابو منیفری کے نز دیک اس وقت تک تابت النب نہوگا جب تک بولاد تِهَا رِجُلابِ أَوْرِجِلُ وَالْمُرْأَتَانِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ هِنَاكَ حَمْلُ ظَاهِمٌ آواِعَتَراتُ مِن ے بیدا ہونے ہونیکی شہادت دومولیا کی مرداورد وورس دیں باید کر مل بالک نا یا ال ہو یا بجانب شوہر اس کا اقرار مہوتو قِبُلِ الزَّوْرُجُ فَيَتْبِكُ النسب مِن غيرِ شهادةٍ وَقالَ الولوسفُ دعم لا وحما الله الله عند في نَهُادَت كَانُرِ بَى نَسب تابت شار ہوگا الم ابوبومون اور الم مردم كے نزدكي برشكل بن ايك الجميع بشهاد قدا مرائع واحرا به واذا تنزوج الرّجان إمراً لاّ نجاءَتِ بول لا قُلْ ورت کی گواہی سے نسب تابت ہومائیگا۔ اور اگر کوئی شخص ایک عورت سے نکاح کرے اوروہ نکاح

marfat.eom

marta@om

وضع عمل نهوجائ إس ك كرسول اكرم صل الترعليه وسلم في وضع عمل سيسيلي اس كرسائة صحبت كى مانت ف را بی ہے ۔ البتہ اگر نکاح کر نیوالا وہی شخص ہوجس نے رناکیا ہو اس کے لئے اس سے ہمستر ہونا درست ہی حصرت الم مرزفر م اور صفرت الم م ابو یوسف مصالمہ من الرنا کے نکاح کوفاسد قرار دیتے ہیں -سُن النفقارَ سِيرُ اخب امات کابسان النَّفَقَة وَاجِبَكُ لُو وجِهِ عَلَا ووجها مسلمةً كانت الأكافرة وإ ذاسَلْمَتُ نسماً في منزل بوي كانفقه اس كي فادندوير واجب خواه وه ورت سله بوياكا فرو جبكه وه اين آب كو خاوند ك كفرسردكرا فعَلِيكِ نفقتها وكسُوتها وشكناها يُعتبر ذلك عالهما جميعًا مُوسِرًا كان الردح أو و شوبريراس كا نان نفقه لباس اورربائش كيدي جكه واجب بوگى اس مين خاوندوزوجه كا طال معتربه وكا خواه شوبرال والا معسورً إفان المتنعب من نسليم نفسها حتى يعطيها معمَ هَا فَلَهَا النفقة مويامنك دورار عورت الدائيك مرزودكوشور كالواله درك يووه نفقه يا ع كى وَانْ نَشْرَبُ فَلانفقة لَهُ مَا حَتَى تعود إلى منزله وَانكانت صغيرة للكُستمت اوراگرناشزه مبوتو تا وتنیکه شو بر کے گلسه او بط کر نه آئے نفقه نایے گی اور اگر وه اس قدر جو فی موکراس اتعاع نه بهَا فَلَا نَفْقَتُ لَهُا وَإِنْ سَلَّتْ نَسْبَهَا إِلَيْهِ وَانْ كَاكِ الْـزُوجُ صَعْدِيًّا ہوسے تواا جروہ خود کو سرد کردے اس کا نفقہ واجب نم بوگا . ادرا گر شو بر کم سنی کی و جہ سے بہستری پر لَايَعْ بِ مُ عَلَى الوَحْئُ وَالْمَوْزُةُ كُلُوا النَفِقِيُّ مِنْ مَالْمَ وَاذَا طَلَّقَ الرَّحُلُ امْزَأُنَّ قادر نہوا درزد جبرط ی مولواس کے نفقہ کا وجوب اس کے مال سے موجا ، اورجب کوئی شخص ابنوز وجر کو طلاق دیے فَلَهَا النفقةُ والسُّكَيٰ فِي عِدَّ بِهَا رَجُعتًاكَانَ أَوْبالنَّا وَلانفقةَ للمُوفَّى عَنْهَا رَجُهُا بة دوراب عدت اسكانفقه اوررباكش كي مُكِّد اس برواجب بوگ خوا ، يه طلاق رجعي يا طلاق بائن بهو ا ورجس عوت كے شو بركا انقال وَكُلُّ فِرَقَ بَا جَاءَتُ مِنْ قِبَلِ الْمَرُأَةِ بَعَصْيَةِ فَلا نَفْقَةَ لَهَا وَإِنْ طَلَقَهَا سُكَمَّ بوگیا اس الفقه و اجب به اور فرقت کاسب عورت کی معصیت بهونو اس کا نفقه واحب نه به کا اوراگرده اس طلاق دیرس اليِّلَةَ تُ سَقَطَتُ نَفَقَتُهَا وَانُ مَكَّنَتُ ابنَ وَحِها مِنْ نَفْسِهَا بِعِـدَالطلاقِ فَلهَا النفقَةُ بعرعورت دائزة اسلام سے سکل جلسے ہوّاس کا نفقہ ساقط قرار دیا جائینگا اوراگروہ بعد طلاق اپنے آپ پرخا ونڈ کے دالے کو قابوریک وَإِذَا حُبِسَتُ الْمَزَأَةُ فِي دَيْنِ اَوْعَضَهِا رَجُلُ كُوهًا فِذَهَبَ بِهَا اَوْ يَحِتُّ مَعَ غَلِاهُمْ ر و و نفقہ پائے گی اور اگر عورت بوج قرص قید مہو طاتے یا اسے کوئی زبردستی عضب کرکے سے جائے یا وہ برائے عج عز حرم کسیانی

martat @or



ہے عورت کو نفقہ دیاجائے گا۔ وا ذا طلق الرّحبل ا مراّحت كه لز - اگر كونى تخص اين بيوى كوطلاق ديد بير بير نو د ورا ب عدت اس كانفقه اور رائش كانتظام شوبر رواجب بوكا . جلب، يه رحبي طلاق بيويا بائن . د و يؤر كيليج يه حكم سكيال رسيم كا امام مالك، المانشاني ا ا ورا ام احرف کے نز دیک اگر عورت کوطلاق مغلظہ دی گئی ہو ماطلاق بالعوض کی صورت ہو تو اس کے نفقہ کا وجوب نہ گا البتهاس كے ماملہ ہونے كى صورت ميں بالا تفاق إس كے تفقہ كا وجو ب ہوگا - ارشادِ مارى تعالىٰ ہے * وَإِنَّ كُنَّ أولات حبل فانفِقوا عليه وصلى حين يضعن حملهن " (الروه (مطلقه)عورتين حمل والياب بُون توجمل بيأرا بون ك انكود كملانيين كا خرج أو الروالله المرامك تدل حفرت فاطم بنت تيس كى روايت سوكران كفاوندك انمیں طلاق مغلظه دیدی تورسول النُرصِلے التُرعلیہ وسلم نےان کے واسطے مذنفقہ مقرفرہا یا اور مذسکنی۔ ا ضاف ارشاد رباني م اسكنومي مَن مَن عَن عن الله الله من وحده كم دالاً يت استدال فرال المراس ال يس سكني كاحزوري مونا مطلقالب - نيز بيهتي وغيره كي روايت سے رسول الشرصلے الشرعليه وسلم كا طلاق مغلظه واتى عوت كرائة نفقه اوركنى فرما ما معساوم بهوتاب - روكها حضرت فاطريخ كى روايت كامعامله تويه روايت جحت نبيس بن سكتى. اس كئة كصحابة كرام اسي رو فرالم فيكم ميس و حضرت عرض أس كم متعلق فرما ياكد ميم كتاب التداور سنت رسول كو ایک ایسی عورت کے کینے کی بنار کر ترک منہ س کرسکتے جس کے بارہے میں بیتہ نہیں کہ وہ بات محفوظ رکھ سکی ہے یا سنیں۔ اگر عورت قرص کے باعث قیدیں وال دی جلنے ماکوئی شخص اسے زیر دستی غصب کرکے لے صابح یا وہ غیری م کے ساتھ بچکے او ان سب صورتوں میں اس کا نفقہ شو ہر رہے و اجب نہ ہو گا۔ا وراگروہ ہمار بمومگر شو برے گرمی بهویو اس کانفقه داجب بهوگا - عورت آگر رسنته دارون سے الگ رسنا چاہے یو سو هریر اس كرائة رائش كالك انتظام صروري سي -كلزَّج أَنْ يَمنَعُ وَالْــدُيُهَا وَوَلْدِكَا مِنْ غيرٍ وَاهلَها مِنَ الدَّخول عَلَيها وَلَا يَعْجُهُمُ ا ورخاد مذکور میں ہے کہ وہ بیوی کے ماں باپ اور دومرے خاو مذکی اولادا ور بیوی کے رشتہ داروں کو اس کے باس آئی مالفت مِنَ النظم إليُّهَا وَلامِن كلامهم مَعَها فِي أَيِّ وقت شاؤًا وَمَن اعسو ينفقت إمْرَأْتِ اكم كردے اورانفين اس كى جان ديكنے اوراس كے ساتھ جس وقت بھى و الفكو كرنا چلہے اس منع مذكرے اور موى كونفقہ دينے سے يُغَرِّقُ بِينِعُهَا وَيِقَالُ لَهَا إِستَدِي يَنِي عَلَيْهِ وَاذَاعَاتِ الرَّحُبِلُ وَلَـ مَمَالٌ فِي يَدِرُحُ لِلْجَرَّتِ مجور موجلے والے اور اسکی موی کے درمیان تغریق نمیں کریں گے بلک وج سے بدکہاجلے کاک تو اس کے ام سے قرض لیلے اور اگر کو گ به وبالزوجية فرض القاضى في ذ لِكَ المال نفقة زوجة الفائب وَاوُلادة الضغار غائب موجلت وانحاليك ستخص كياس اس كالك موجود موا وروه اس كا اوراسى موى ويكونيكا اقراركراً مولة قاصى اسكال آن فانتضى وَ وَالِلَهُ فِيهِا وَيَاحُنُهُ مِنْهَا تُوْمِينَالًا بِهِا وَلاَ يَقْضَى بِنَفْقَتْمٍ فِي مَالِ الْغَا بَبُ اللَّالِهُ وَكَا يَقَضَى بِنَفْقَتْمٍ فِي مَالَ الْغَا بِبُولُو لَا وَ وَإِذَا اللَّهِ عَلَى اللَّ

martal @ 0 m

الردو النورى شرط المراك شرط الردو وسيرورى ﴿ ١٥٥٥ ﴿ ١٥٥٥ ﴿ ١٥٥٥ ﴿ ١٥٥٥ ﴿ ١٥٥٥ ﴿ ١٥٥٥ ﴿ ١٥٥٥ ﴿ ١٥٥٥ ﴿ قضى الُقا حِنى لَهَا بنفقيّ الْأَعْسَارِتُمَّ الْيُسَمَ فَاحَمَتُمُ تَسَمَّمَ لَهَا نفقة السُّوسِرِ وَإِذَامَضَتُ مضي الغين افرادكيكِ مقرِرك اوراكرتا من دوكيواسط نفقهُ ادار مقرِد روع اسك بعد فاوند الدار يومات اور زور نفقه الدارى كدير مُدَّةٌ لَكُرُينَفِق الزُّوحُ عَلَيْهَا وَطالبَتُمُ مِنْ إِكَ فَلَاشِي لَهَا إِلا أَنْ مُكُون القاضي فَرَضَ موبوا سکوالدار کانفقہ دیک اوراگر کچیدت ایسی گذرجائے کہ اس میں خا و مُدنفقہ نہ دے اورزوجہ اسکی طلبگار موبو اسے ک_{ھی}نہ طے گاالبتہ اگر قامنی اس لَهَا النفقةُ أَوْصًا لَحَتَ الزوجَ عَلَى مِقْلَ ارِهَا فِيقضِ لَهَا بِنفقةِ مَامِضَى فَانَ مَاتُ الزَّوجُ واسط نفقه مقرد كردب ما زوج خاو مدس كسى مقدا رنفقه برمصاكحت كرا اوراس كرواسط كرشة نفقه كا فيصله و كام والوا وربات ب بَعَدَ مَا قِضِعَ عَلَيْهِ مَالنفقتِ وَمَضَيْت شَهْوَيُ سقطتِ النفقةُ وَان اسقطَها نفقتَ سنةٍ شَمِ الرُستُوبِرِكا فيصلهُ نفق كم بعد انتقال بهو جائ اوراس چند مبيني كذركة بون تونفقه ساقط قرار ديا جائيكا اورا كرفا وندسال بوركا نفقه مَاتَ لَكُرِيْسَ تَرْجِعِ مِنْهَا شِيئًا وَقَالَ مِحِمَّ لَأُرْحِمُ اللَّهُ يحتسبُ لَهَا مَنْفَةَ تَمِمَا مضي وَما كِقَرَ بیشگی دینے کے بعد فوت ہوجائے توزوج سے کی زلوٹا یا جائیگا- اورامام محدوث کردیکے زوج کے داسط گزشتہ کا نغف محسوب ہوگا لِلزُّوجِ وَإِذَا تَزُوَّجَ الْعَنْكُ حُرَّةً فَنَفَتُهَا دُيْنٌ عَلَيْهِ مِنْهَا عُفِهَا وَإِذَا تَزَوَّج الرَّحِلُ أَمَّ باتى انده خا دند كابوكا . اورجب غلام آزاد عورت سے نكاح كريے تواس كے نفقكو بزرة غلام قرمن قرار دين ميك ميك اسے فروفت كما ملية كا-فُبُوَّا أَهَا مُولِاهَا مَعَمَ فَنَفَقَتُهَا عَلَيْهِ وَإِنْ لَكُرُسُوَّتُهَا مِعْمَ فَلَا نَفِقَهُ لَهَا علكيهِ ا ورجب كوئى شخص با ندكات نكاح كرس ا وراسكاآ قالس خا و ندك كم معبجد سا و خا و ند يرنفقه وا جد بهو كا اورا كرخا و ندك كمرنه بمعيم توال برنفقه و بهنيل بيولول كنفقرك كحاوراككا لخت کی وصت او فرص ، مغرر کرنا متعین کرنا - کفیّل ، ضامن - الاَعسار ، مغلسی - منگدستی -وسو الدار شهوم : شهرك مع : مين -دمن اعسر سفقت لکریفری بندها الخ فرات بی کدار خاوند موی کے نفقہ کی ادائیگی سے عاجز و مجور ہو جائے تو قاضی اس کی وجہ ان دونوں کے درمیان عندالاحناف تغربق تنبين كرائيكا جابخاه ندغائب بهوياموج وملكة قاصي عوت ويطم كرسكاكه وهكسي اورسة قرص للكراس نفقه من وي ترساء اوراس فرض كا اداكرنا خاوندير لازم بو كال- اما مالك ا مام شأ فعي اورا مام احد مي نزد يك عورت كي اس صورت مي مطاكبة تفريق يرتفرن كردى حائ كي اس ك كُدارشاد بارى تعلى بي فَإِمساك بعروف أولسري بَاخسان وبمرخواه ريك لينا قاعده ك موافق خواه جوردينا خوش عنوانی کے ساتھ؛ اورامساک بالمعروف عورت کے سارے حقوق کی ادائیگی ہے ،جب وہ اس سے مجبور کوگیا

الرف النورى شرح المالي الدو تسروري الله ٥٥٥ تواز روئے قاعدہ اس کیلئے یہ با متعین ہوگئی کروہ اسے بھوڑ دے بھر حضرت الما ملکتے اس تفریق کوطلاق قرار دیتے بين اور حضرت الم مشافعي و حضرت الم احمدُ فنع نها حركمة بين · احما ويه فرات بين كه ارشا دِر بان " وَانْ كا نَ زُوعُمْ وَفَتْظِرُهُ ۚ إِلَىٰ لِيسرة عِنْ اللهِ اللهُ اللهِ موا دروة شخص إس كا قرار واعرّاف بعي كرّا بهوتو إس صورت بين قاصني هرف زوجه اوراس كي تعبوية إنا بالغ، . پچوں اور والدین کا نفیقراس مال سے مقرر کر کے اِس کی زوجہ سے ایک ضامن اُس پرلے لے گا کہ جو یہ حلف کر بیگا کہ خاو نہ ے اسے نفقہ عطامہیں کیا ، نیز پیعورت مُذشو سرکی با فران سے اور مذطلاق یافتہ ۔ و افا مضت مل قاً لإ كوني شخص كسى عورت سي نكار كري اوراسي الك مرت مك نفقه مدد يعربوي گذشته مدت كے نفقه كى طلبگار ہوںتو وہ كھونديا ئے گى. البتاس صورت ميں گذشته كا نفقسط گاكه به نفقه قاصى كامقرز كرده ہو باعورت نفقه کی محسی معین مقدار برشو سرے مصالحت کر حکی مود ا برئة الما تر کے نزدیک خوا و بدقا صی نے نفقه مقرر ندکیا مهوا ور خوا ہاہم کسی مقدار ررمصالحت نہوئی ہوتب مھی اس شفقہ کو بدرئ شوسردین قرار دیا جائے گا۔ وج یہ ہے كه جس طرح مبركا وجوب سير مطيك اسى طرح نفقه كالمجى وجوب بيد احناف فرمات بيس كه مبرساف بصنعه كاعوض ہے اور نفقہ صلہ اُور احتباس کی جزارہے اور صلات کا حکم پرہے کہ ان پر قبضہ سے قبل ملکیت حاصل نہیں ہوتی اور دونوں میں سے ایک کے مرجانے برسا قط ہونے کا حکم کیا جا السے۔ وان اسلغها نفقة سنة الخ المرشوم ربوي كوسال بمركانفقه دين كربد فوت موجلة توا مام الوصفة وامام ابوبوسع بے نزدمک دیا ہوانفقہ بیوی سے دانس نہیں لیا جائے گا - اورامام محری وامام شافع ہے نزدیک دیئے ہے۔ نفقة میں سے نفقہ حیات وضع کر کے باتی حساسے دائیس کے اس لئے کہ نفقہ کا دحوب احتباس کی بنار پُر ہوا کرتا ہے اور سال می تکمیل سے قبل انتقال کے باعث عورت کو باقی نفقه کا استحقاق منہیں ہوا۔ اہام ابوصیفی^ن اور الم م ابویوسف نفقه کوا مک طرح کا عطیہ قرار دیتے ہیں جس پر وہ قابض ہو یکی اور عطیات کی مرے کے بعد والیتی ہیں يُمبَأَع فيها الإ بعني غلام كونفقه كي ا دائيگي كي خاطراس كا آ قا فروخت كريگا مگريد چند شرائط كے سائة مشروط ہے ۔ «ا» غلام نه یه نکاح آقاک اجازت کے بغیر کمیا ہو۔ د۲، یہ نفقہ قاضی کا مقرر کردہ ہو دسی آ قائے اس کا جزیہ دیں۔ا اختیار مذکیا ہواس لئے کہ اس صورت بیں اسے فرد خت منہیں کیا جائیگا ً۔ واذا تزوج الرجل امة فبو أها البركسي تخص يكسى باندى سي كاح كيا اوراس كا قان است تومرك كم بعيجديا توشوم ريراس كے نفقه كا وجوب بوكا ادراگر آقا اسے شومركے كھرند بھيے تو اس صورت ميس اس کا نفقه شوهر مرداحب مذبهو گا-

الشرف النوري شرح النوري شرح المناه المناه المناه المناه المناه الأود و و المناه المنه المناه المناه المناه المنه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المنه المناه المنه المناه المنه ال

: بحوث کے منفقہ کا ذکر

صبح ونفقة الأولاد الصّغاب الزيدي بجهانفقه والدين اوربيوى كنفقه كاطرح المحدد الصّغاب الزيري المرادة المحدد والدين اوربيوى كانفقه كاطرح المرادة المحدد المرادة المرادة

داورجس کا بچہہے دلینی باپ) اس کے دمہ ہے۔ان د ماؤں، کا کھانا اورکیرا)

بچوں کا نفقہ محض باب پر واجب ہو تاہے اوراس میں اس کا کوئی شرکے تئیں ہوتا۔اس سے قطع نظر کہ باپ

یسے والا ہو یا مفلس ۔ مفنیٰ بہ قول میں ہے۔ کار بر کالا ہو یا مفلس ۔ مفنیٰ بہ قول میں ہے۔

فلیس علیٰ امت، ان توضعہ الج' ماں آگر بچہ کو دود مد نبلائے تو باپ پرواجب ہے کہ کسی دود ما بلانے والی ہوت کا نظام کرے جو بحبے کی ماں کے باس سہتے ہوئے وود ما پلائے۔ یہ قیداس لئے لگائی کہ حقِ پرورش ماں کو حاصل ہے۔ لہٰذا باپ کیلئے درست نہیں کہ بچہ ماں سے لیکر دود مربلانے والی عورت کو دیدے تاکہ وہ بچہ کو دوسرے کے گھردد دم

پلائے ۔ اگر بچر کا باپ اپنی منکوحہ یا معترہ بطلاق رحبی کو اجرت پررکھ کے تو اسے دودھ پلائے کی اجرت دینا جائز نہیں - البتہ اگر اس کی عدت بوری ہوگئ ہوتو اسے بھی اجرت پررکھنا اجنبی کیطرہ جائز ہو گا۔

وه الشرف النوري شوط المالي ارد و تسروري الله ١١٩ ارد و سروري الله ١٥٥٥ په حکم اس صورت میں ہے کہ با پ کوبچه کی ماں کے عِلا وہ کسی اور کوبطور اُ نَا رکھنے میں بوجہ مالداری کوئی ضرر مذہو اوروه بآسانی اس خرق کاتحل کرسکے اور ماکن کی بچوں سے محبت ومہر ابن کا تقاصہ بیسے کہ وہ اکھیں دود ص بالنص حرف عذر كي صورت بين الكادكرين بلا عذر منهي . ونغقية الصغير واجبئة على البيني الجرجس طرح بيوى كانفقه خواه شوسر مفلس بي كيون نربو شومرر واحب ہوتا ہے بیٹیک اسی طرح چھو مے بچوں کا لفقہ باپ پر واجب ہوگا ، چاہے باپ الدار ہو یا سنگدست وَإِذَا وَقَعَتِ الفُوْقَتُ بِينِ الِزِدِجِينِ فَالِأُ مَرُ ٱجِوُّ بِالْوَلْدِ فَإِنْ لَحُرَكُنُ لِ اُمُّزُ فَأَثُمُ الْأُمُّ ا در اگر میاں بوی کے درمیان علیحد گی ہوجائے تو بحری ماں اسکی زیادہ مستی ہے ا دروہ نہ ہو تو دادی کے مقابلہ میں أوْلِي مِنْ أَمِّ الْآبِ فَإِنْ لَكُونَكُنْ لَـمَا أُمَّ الاُمِمِّ فَأَمِّ الابِ أَوْ لِي مِنَ الْأَخُواتِ فَإِنْ لَـمُ نانی اس کی زیادہ ستی ہوگی۔ اور نانی سر ہونے پر سبنوں کے مقابلہ میں دادی زیا دہ ستی ہوگی۔ اور دادی ہونے تكُن كَما حَدَّة فَالْأَخُواتُ أَوُلَى مِنَ الْعَمَّاتِ وَالْحَالِاتِ وَتَقَدَّم الْاحْتُ مِنَ الْاب وَ پر بچونجیوں اور خالاو ک کے مقابلہ میں سہنیں زیادہ ستی ہوں گی۔ اور حقیقی سبن کو مقدم قرار دیا جائے وگا۔ الْكُمِّ شُعَّ الدِّخْتُ مِنَ الأُمِّ شُعَّ الدُّخْتُ مِنَ الاب شعَّ الحالاتُ أَوْلَى مِنَ الْعَبَّابِ وَ اس كے بعد اخيا في بہن ميسر علاق (باپ شركي ، بہن مير ميسوي ميسوں كے مقابله ميں خالائيس زياده مستحق ہوں گی۔ ينزلن كَمَانزلِتِ الْاَخواتُ ثُمَّ العَمَّاتُ مَنْزلُنَ كَذَاكَ وَكُلُّ مَنْ يَزُوَّ مَتُ مِنْ ا دران کے درمیان ترتیب مہنوں کی ترتیب کیطرح ہوگی بھر میو بھیوں کے درمیان ترتیب سی طرح ہوگی ادران عور توں میں هٰؤُ لَاءِسَقَظَحُقَّهَا فِي الْحَضَائةِ إلَّا الْحِكَّ قَادَاكَانَ زُوجِهَا الْحَبُدُّ -ہے جوعدت نکاح کرلے اس کامتی پرورش باتی ندرے کا بجز نانی کے جبکہ اس کا خاو ند بچہ کا دادا ہی ہو۔ بچہ کی پروش کے پیخفاین کا ذکر وَاذَا وقعتِ الفُرقَةِ المِن الزوجين فالام أحِقّ الديري كاردرسُ كا ا جہاں کک تعلق بداس کی سبسے بڑھ کر حقدار اس کی ال بے - الملاق سے <u>سبلے اور طلاق کے بعد ، دو نوں صورتوں میں سبی حکم ہے ۔ ممحندا حمر اور الود اؤ دیس حضرت عبدالتر این عمر</u> ر صنی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے خدمت اقدیش میں حاصر ہوکرع من کیا۔ اے اللہ کے رسول امیراً یہ بیٹا کہ جس کیلئے میراپیٹ رہائش کی جگہ اورمیری حیما تیاں مقام سیرابی ا درمیری گود حفا مکت گاہ رہی ہے۔

۵۵۵ کی استرث النوری شرح است محدسے جھینے کا دادہ کیا ہے ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد اس بچر کے باپ نے طلاق دیکراسے مجھ سے جھینے کا دادہ کیا ہے ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد اس بھر کے بار دہ سے تھا ہے تا وقتیکہ لو داس کے فیرم سے ، نہاں نہ کرے معات حاشیہ مشاکوۃ راپ میں ہے کہ بیر حدیث مطلقا ہے اور اس میں علمائے احنان بے کے محدودی

رقم محرم سے نیکان کرے گی تواس کا حق پرورش سا قطاہو جائے گا۔ا در محرم سے کرنے ہیں حق حضا نت دیردرت،

بد صور بای رہے گا۔
وصل من تزوجت من هؤ لاء البین ان ذکر کردہ عور توں میں سے جنھیں بالتر تیب بجہ کاحق برورش
حاصل ہے جو بھی بجہ کے کسی غیر ذی رخم محرم سے نکاح کرسگااس کا حق بردرش ساقط بوجائے گا۔ وجہ سے
کہ قدرتی طور براجنی شخص اپنی منکو حہ کے ساتھ آئی ہوئی او لا دکوئی ندیدگی کی نظر سے نہیں دیجھا اور
اس کی نظر میں اس کی کوئی خاص وقعت نہیں ہوتی اور عمو اس پرا پناہیسہ صرف کرنے میں انقباض محسوس
کر تلہے ۔ اور اس کی تعلیہ و تربیت کی جانب توجہ نہیں کرتا الیسے احول میں اس عورت کے زیر بر درش
کی کا رہنا بجہ کے حق میں نقصان دہ ہوتا ہوا وراسے تاریک مستقبل کی نشان دہی کرتا ہے ۔اس واسط شرفا
الیسی عورت کے حق میں نقصان دہ ہوتا ہوا وراسے تاریک مستقبل کی نشان دہی کرتا ہے ۔اس واسط شرفا
الیسی عورت کے حق میں نقصان دہ ہوتا ہوا کہ البتہ حق برورش باقی رہنے اور نکاح کے باوجو وساقط نہونے کی
ایک استثنا کی صورت بھی ہے ۔ وہ یہ کہ کی نائی نے بچہ کے دا داسے نکاح کرلیا ہوتو اس سے نائی کاحق صفانت

المددئ

بولَ بِ هَا مِنَ الْمِصْرِفلِيُسَرِلُهَا وْ لِكَ إِلاَّ أَنْ تَخْرِجَهُ إِلَى وَطَنِهَا وَقَدُ كَانَ الزَّوجُ تَزُوِّجُهَا ا نا ي شبر عامر يجائ - ألا يدكر وه اس وطن عباري بو جبال كداس كا خاوندات عقد نكال ميلايا عما -فِيلِهُ وَعَلَى الرَّجُلِ أَنْ يُنفَقَ عَلَى اَبُوَيُهِ وَ اجْدَادِ ﴾ وُجَبِّ اسْمِ إِذَاكَ انُوا فقراءَ وَإِن خَالَوْهُ اورآدی پرواجب کے دوہ ال باپ اور وادوں اور نا نیوں کے مغلیں ہونیکی صورت میں ان پرخری کرے خواہ وہ اس کے في دينية وَلاَ تِجْفِ النفقة مُ مَعُ إِحْتِلاتِ السِّينِ إِلَّا للزوجَةِ وَالْابِوسَ وَالْأَحِدَ ادِ وَالْحَدَّاتِ و ین کے خلاف دین ریکوں نہوں اورا خلاب دین کے ساتھ نفقہ وا جبنہ ہو کا البتہ بوی ، ماں باپ ، داووں ، نا نیکو ب ا وَالولبِ وزَلْبِ الولبِ وَلَايِشًا رِلِكُ الولْدَ فِي نَفَعَةِ ٱبؤيبِ ٱحَدُّ وَ ٱلْنِفَعَ ۗ وَاحِرَحُ لِكُلّ: و میں میں ہولوں کا نفقہ واجب ہوگا ،اور بچہ کے ساتھ ماں باب کے نفقہ میں کسی کی شرکِت ننہوگ اور نفقہ ہرذی رقم محرم کا ہو رَحْمِ عَكْرُهِم مِنْكُ إِذَاكَان ِصَغِيرًا فَقيرًا أَوْكَانْتُ إِمْرَأُ لَاَّ بَالْغَدُّ فَقَارِةً أَوْكَانُ صنيّدادرمفلس بديابالذمفلس لأكى ترو يا محت اج مرد و يا نابينيا مفلوس بو، ذَكُواً زُمِنًا أَوْ أَعُمَىٰ فَقِيرًا يَجِبُ ذَ لِكَ عَلَى قَدْمِ الْمِيرَاتِ وَتَجِبُ نَفْقَتُهُ الْإِبْسَتَة تركم كى مقداد كه اعتبار سے واحب ہوگا۔ اور بالغہ را كى اور محان البَالِخُ بَ وَالْابُنِ الزمِنِ على أبوي مَا قُلَا ثَمَا عَلِى السَّلِيَّاتِ وَعَلَى الرِّمِّ الثَّلِثُ ولاتجَبُ ارطے کا نعُقہ ان کے ماں باب بر انلاث کے طورے واجب ہوگا یعنی والدیر دوسمائی اور ایک تهائ والدہ پر واجب نفقتُهُم مُعُ اختلابِ النّبي وَلاتِحِب على الفقيرة را ذَاكان للابن الغائب مالُ قَضِي بوكا ادردين مين اخلات بويو انط نفقه كا دجوب نهو كااو رمفس يران كي نفقه كا دجوت بوگا اور اگر غائب رط كال موجود مو عَلَيْهُ بِنَفَقِيدٍ أَبُويُهِ وَإِنَّ بِأَعَ ٱبُوالُا مَنَاعَهُ فِي نِفقته مَأْجُانَ عِنْدُ آبِي حَنفلةَ رحمهُ تو اس الدين كے نفقه كي وأكيكى كاحكم بوكا اوراكر ال باب ابنے نفقه كى خاطر روئے كا ساماك فروخت كرديں تو درست ب الله وَران بأعا العقار كم عزو ان كان الا بن النائب مَالٌ في يَكِ أَبُوتُ وَانْ الْمُنْ الْمُنْ الذّ ا الكابوصيغة هيري فربلت مين اوروالدين كازمين فروخت كرنا درست منه يوكا اورأكر غائب لاكے كے مال بروالدين قابض بوں اوروہ مِنْهُ لَمْ يَضْمَنَا وَا ثُ كَانَ لَهُ مَالٌ فِي يَكِ اجنبِيّ فَأَنفِي عَلَيهِ مَا بِغَايِرا مُوالقاضِي اس ميں سے خرج كرليں توان برصمان مراكيكا اور اكركسى عير شخص كے قبضه ميں اسكامال ہوا وروہ ان دونوں بر كبلا مكم قاضى خريج ضَمِن وَإِذَا قَضَى الْقَاضِي للولدِ وَالوالدَيْنِ وَذُوى الائم كَامِ بالنفقة فَمَصْتُ مُلّاً کرے توضمان لازم آئیگا اگر قاصی بچوں، ماں باپ اورنعقہ ذوی الارجا) کا فیصلہ کرد سے ۱ وراسے ایک مدت گذرجا ہے م سَقطَتُ إِلاَّ أَن يَاذَكَ لَهُمُ مُ القاضى فِي الاستِدُ انْكِمْ عليْمَة وعلى السَولَى أَنْ يُنفِقِ تواس کے ساقط ہوسے کا حکم ہو گا الا پر کہ قاصی اس شخص کی ذہدداری پر قرض لیتے رہے کی امبازت عطا کردے آ قاکیلے عَلَىٰ عَبُد لا وَأُمْتِهِ فَأَنِ امْتَنِعَ وَكَإِنَ لَهُ مَاكْسَبُ اكِتَسَيَّا ٱنْفَقاْمِنِ مُعَلَى انفسهما ا بيغ غلام ا در با غرى برخرية كرا دا جب بي ارًوه خرج مذكر ا دران كاكسب رده كيمال موجود بويو وه خود براس

marfat@om

الشرك النوري شرح وَإِنْ لَمْ يَكُنُّ لِهُمَا كَسَبُ أُجُهِرَ الْمَوْ لَى عَلَى بَيْعِهِمَا -كركس اورانكي كوئى كمائي سروف يرآقا يربه دباؤ والاجائ كاكدوه المبين فروخت كرداك. لغت كى وضت الماتين بج اختصم بمران واحق ازاده ستى والجارية الوك والمنتمة الجارية الوك والمنتمية الماتية الوك و نفقہ کے کچھاور احکا کا بیان صبح اقربهم تعرضباً الزواس ت قبل ان عورتوں کے باریمیں بیان کیاگیا ہے تو رمنے اور میں بدیرہ دی کی مروش کی مستقی بڑی اور ایفیں بحد کی پرورش کا بالترتيب أور درجه بدرجه بحدى يروش كمستحق بس ادر النيس بجدى يردرش كا حق صاصل ہے لیکن فرماتے ہیں کہ اگران مذکورہ عورتوں میں سے کوئی بھی موجو دینہ ہو کہ بچہ اس کے زیر پر درش ره سکتاہے تو اب مردوں میں جو بحیر کا سب سے زیادہ قربی عصبہ ہوا ورورانت میں زیادہ حقدار ہو، اس کوتی پرورش حاصل ہو گا۔ بینی اول باپ ۱ س کے بعد دادا ، اس کے بعد بر دادا ، اور بھر حقیقی بھا تی ، بھر علاق بھانی وَالاَمْ وَالْجِدَةَ احِق بَالغلامِ الزوع طلاق ياشوبرك موت كے باعث على كرمو جائے تو بجه كى يرورش كا حق ال كوحاصل بوجائ كا - وجرير سے كه مال اپنے بحير باب كے مقابله ميں زيارہ شفيق دمهر إن اور مراعات كابر ماؤ كرنيوالى بوق بيد البلذا مال كى قرابت باب كى قرابت سمقدم قراردى كى بيدى أس وقت يك باقى رب رگا حب یک وہ اینا کام خود کرنیکے کابل اور عور ہو ک کی خدمت سے بے نیاز نہ ہو جائے ۔ حصرت خصا ہے اس ك مرت سات برس قرار دسية بين - احنات كامفية به قول يهي السالية كه عا دة اتن عراك بجيه خود كالي بينے بينے لگتاہے، اورا پنا كام انجام دينے لگتاہے اور و ہ دوسروں كا محاج نہيں رستاا وراب مزورت اس كی ہوتی ہے کہ وہ تسلیم وادات وا خلاق سے اچھی طرح روسٹ خاس ہوا در مرداس کا م کو بخوب انجام دے سکتے ہیں فراتے ہیں اگریجہ کی ماں موجود رند ہو تو بھراس کی جلگہ نا نی کواسی طرح اوراسی تفصیل کے مطابق حق پر ورمشن وبالجاس ية حتى تحيض الد- اوراگريه بجه الوكاسنين بلكراؤكى بولة اس كاجق يرورش اس كے بالغه بوت تك ماں یا ناتی کوحاصل رہے گا۔ وجہ لرط کے آورلول کے درمیان اس فرق کی اور لول کے بالغہ ہونے یک ماں کو حتی بردرش رہنے کی یہ سے کہ اتنی مرت میں وہ اسے عور تو س کے آواب اور طور طریقے سکھا دے گی اور کھانے بکانے ، سینے بروے ، امور خانہ داری میں ماہر کردے گی جوآئرکدہ اس کی زندگی خوشگوار گذارے اور زندگی

الشرفُ النورى شريع الشرفُ النوري شريع ے روشن ستقبل ہیں معاون ہوں گے ۔ اور بیاموراس طرح کے ہیں کدائفیسِ عورت ہی بخو بی نجام دے سکتی ر برای میں اور انجی میر بالغہ ہونے کے بعداس کی عفت وعصمت کی حفاظت اور انجی حگہ تادی اور سلیقہ ہے آشنا کر سکتی ہے بچیر بالغہ ہونے کے بعداس کی عفت وعصمت کی حفاظت اور انجی حگہ تادی اس برباب کوزیادہ قدرت ہوتی ہے۔ بس بالغم وسائے بعد باب اط کی کو اپنے زیر تربیت ویرورش لے لیگا۔ ومن سوى الام والحبدة الان فرأت إي مال اورنان كے علاقه دوسرى برورش كرنيوالى غوراق ل يعنى خاله وغِره كوحق يرورش اولى ك مشتهاة بوك مك رب كا مصرت ابوالليث يرغرو سال قرار دية بي كروسال ی عمد مین عوالا کی مشترها و موان ہے . حصرت امام محتشدگی ایک روایت کے مطابق ما آب اور نانی و دادی كيلة بمي يه حكم بدكر وه ان كرياس لؤسال كى عمرك زياده تك ندرب كى . مكر مفت برقول يدب كه بالغد بون تك ن بن بین این اس و جرایت جی حضانت میں شو هرکی قرابت برمقدم ہوگا۔ اسی وجہ سے لبض فقیسا م خاله كوعِلاً في بهن پرمق م قرار ویتے ہیں اور اپنے استدلال كى تائيد میں ماحد سے بیش کرتے ہیں الحالَة وَاللَّه ﴿ خاله دُكُومًا ، مَان (مي ، سِير) بيروايت الوداور دسترليف وغيره مين موجود سيد اورخاله كوعلاتي سبن يرمقدم كرنا و فورشفقت كى بنار پرسني . كه خاله كومېن كى اولادىسى قدرنى طور برزيا د ە قلبى لگاۇ بهو تاسىيە ا دروه زياد ه شفعت و محبت کا برتاؤ کرتی ہے۔ والامكة اذا اعتقها مولاها إلى أكرا قاابن رفالص، باندي يام ولد كاكسي سن كاح كردك اورنا كحك ا س کے بچرمو جائے ۔اس کے بعد آقااسے طلقہ غلامی سے آزاد کردے تواس صورت بیں اس باندی کا حکم آزاد عورت کا سا ہوگا وروہ بھی آ زِاد عورت کیطرح اس کی پرورش کی ستحی ہوگی۔ البتہ تا وقعتیکہ پیاندی یاام ولد حلقهٔ غلامی سے آزاد نہ ہوجائیں انھیں بچیر کاحق پرورش (وغیرہ) حاصل نہ ہو گا۔ والذمبية احق بول ها الدو فرات بي كرم مان شوبرك مقابله مين دميه عورت كواس وقت مك حِيْ بِرورش رسبه گا جب تک د يان کو سمجه مذ لگه اور به خطره مذّ بهوکه وه کفری جانث را عب بهوجائيگا - اتنا شعور ہوتے پریجہ کا مسلمان باب اسے لیگا۔ کیونکہ شعور کے تجدی مسلم ال کے پاس رہے میں اس کے سایخے میں دمعل جانیکا قوی اندلیشہ ہے۔ <u> وعلى الرجل ان ينفق علا ابويه الزبر</u> جوتنخص خو وصاحب استطاعت م يولو اس برمغلس والدين ، نانا نا بن اور دادا دادی کا نفقہ لازم ہے۔ والدین خواہ کسب پرقادرس کیوں نم بول مگران کے صرورت مند ہونے کی صورت میں بیٹے کا اِن پرخری گرنا واجب ہے کیوبکہ نفقہ کا خیال ندر کھنے کی صورت میں وہ کمانے کے تنب میں بتلا ہوں کے اور بنیٹے بردولوں سے و فع صرروا جب ہے۔ یہ حکم والدین کے علاوہ دوسرے رسنتہ داردل كاسبيس مباكية اورحواشي باليدس اسي طرح س وان خالفولا في الدين الإ- يعي أكر بالفرض زوجه ، ماس، باپ ، نانا، نانى، دادا، دادى ا در ينظي بوت كا

ووو من الشرك النوري شرط الشرك شرط دین اس سے مخلف ہوتپ بھی انکے صرورتمند ہونے پران کا نفقہ اس پر داجت ہوگا۔ اورانتلاب دین کیوجہ سے یه و جوت ساقط نه بوگا - په خصوصیت ان د کرکر ده اصول و فروع کی ہے - ان کے علاوہ دوسرے رشته داروں کا پہ حکم منہیں ملکہ اختلاب دین کیوجہ سے انکالفقہ بھی واجتِ مذرہے گا ۔مسلمان پر کا فرکے نفقہ کا اور کا فریر سلمان کے نفقہ کا د جوب نہ ہو گا۔ آ ذُاكِان صفيزًا فقيزًا الإربيسين سرايسي وي رحم محرم كانفقه جوصفيرا ورفقير ومفلس بوا دراسي طرح بالغ نا دار لڑک کا نفقه اور محتاج مردونا بینا کا نفقه ترکه کی مقدار کے اعتبارے اس پرواجب ہوگا۔ وتجب نفقة الاست البالفة والابن الزمن على ابوميد اللاتا الا - يعنى ا دار بالفراط كي اورمحتاج بیغے کا نفقہ دو تہا ئی والداورایک تہا ئی والدہ پرواجب ہوگا ۔ اس جگہ کوئی یہ اشکال مذکرے کہ اس ہے قبل یہ . کما جا چکا*ے کہ نفقۂ* اولا د کا وجوب مرت والدیرہے اوراس جگہ والدین پر وجوب نابنے *کر دہے ہیں۔ دا*مل اس کا سبب بیہ ہے کہ اس سے قبل جو حکم مباً ن کیا گیا وہ تو ظا ہرااروایت کی بنیا دیر بھا اور اس مبکہ ذکر کردہ حکم خصاف کی روایت کی بنیاد بر ہے ۔ وَان باع ابوا لا متاعَدُ الله - الرُّكسي ك والدين نفقه ك احتياج ك باعث اس ك سامان كو فروفت كرواليس تو يه درست بي اوراس باركيس ان سے شرعًا كوئى بازيرس نه بوگى حضرت امام ابو حنيفة يهي فرمات مين -البته انکا زمین بیخیا درست نه موگا . فقها مرفر الب بیاری باپ بیلے کے مال کی حفاظت کا والی ونگران ہو تاہے . اورمنقولات کا فروخت کرنا حفاظت ہی کے قبیل سے ہے اور زمین کی بیع اس میں داخل منہیں کیو بحدوہ بنفسہ محفوظ ہے بس منتقل ہونے کے قابل چیز فروخت کرنے پر قیمت اس کے باب کے حق کی جنس میں گیادروہ فقہ کو۔ ع أرص العداق -: غلام آزاد كرنكا ذكر :-

اَلْعِتُنُ يَعَعُ مِنَ الْحُرِّ الْبَالِجُ الْعَاقِبِ فَي مِلْكِم فَإِذَا قَالَ لِعَبْدِ إِذَ أَمَهُ الْمُتَحُرُّ اَوُ آداد عاقل بالغ كي ابن ملك مِن عَهَ دَاد كَفِي اَدادَى واقع ودرست بوكَ لِهٰذا الرَّغام اِباندى عَهِ كُوْلُو آزاد بِهِ الْمُعَتَّقِينُ اَوُ مُعَيِّنُ اَوْ عَلَيْنَ الْمُعْلَى الْمَوْلَى الْعِتَى اَوْ وَمَعْتَى الْمُولَى الْعِتَى اَوْ وَمَعْتَمُ عَلَى مَا وَالْمَوْلِى الْعِتَى اَوْ وَمَا الْمُولِى الْعِتَى الْوَلِي الْمُولِى الْعِيْنَ الْوَلِي الْمُعْتِلِي الْمُعْتِلِي الْمُعْتِلِي الْمُعْتِلِي اللّهُ اللّ اللّهُ الل

marfatt.com

نیت ہوئی تو آزاد ہوگا ورمنا زاد نہ ہوگا.
وافاقال فدنا ابنی اویا آنی الج - اگرا قااپنے غلام کو یا آبی اور یا آئی کہ کر بکارے تو آزادی ثابت نہ ہوگا۔
غایۃ آلبیان اور بھر میں ذکر کیا گیاہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب وہ اس سے آزادی کی نیت نہ کرے ادر فایۃ آلبیان اور بھر میں نہ کرکے اور اس طرح ہے ہی یا انبی من ابی وای " دامیرے مقیقی ہمائی ، اس لئے کہ اس صورت میں بھی بشرط نیت آزاد ہوجائے گا - اور آ قااگر " بناا بی " کہ کراسی برقائم رہے اور یہ ذکہ آ ہو کہ کو این برقائم رہے کہ کراسی برقائم رہے اور یہ نہ کہ اور آ قااگر " بنا آبی " کہ کراسی برقائم رہے اور یہ نہ کہ آزاد شرار ہوگا ۔ اور آ قااگر " بنا آبی تا کہ کراسی برقائم رہے کہ کہ کراسی بھی ہوئی کہ اور اپنے قول کی تعلیم ایک صورت میں بھی بہت کرنے کی صورت میں بھی بہت آزاد میت کے بغیر آزاد شما رہوگا ۔ ااسیطرح اگر نزامولائی اور یا تبولائی کیے اور اسی قول پر قائم رہے تب بھی بلانیت آزاد قرار دیا جائے گا ہی کا اسیاح ہوگی اور نیت کے بغیر آزاد نہ ہوگا ۔

marfateom

اشرف النوري شريح وَانُ قَالَ لِعَلَامِ لَهُ لَا يُولَدُ مِنْكُمُ لِمِتْلَمِ لِمِنْا إِبِي عَتَى عَلِيهِ عِنْدابِيعِنْفِة وعنده مُهَا اوراگرآ قااب غلام کے بارمیں کے کہ اسکے اند پیا ہونا مکن سنیں یہ میرار کا سے تووہ آزاد فرار دیا جائے ایا ابوضافی مین فراتے ہی اور لاَيْعَتِي وَإِنْ قَالَ لامْتِداَنتِ كَاللَّيْ ينوى بدالحريَّةُ لَكُرْتعبُّو وَ إِنْ قَالَ لِعَكُلْ وانتَ صاحبن کے نزدیک زادشمار نہ ہوگاا دراگرا پن با نری سے کے کم تو طلاق والی براورا سے دریعہ نیت آزاد کرنگی ہوتو آزادشمار بہوگی اوراگرا قالیے غلائے مَثْلُ الْحُرِّ لَكُرِيعِتِقِ وَإِنْ قَالَ مَا أَنْتُ إِلاَّحُرُّ عِتَى عَلَيْهِ وَإِذَا مِلْكَ الرَّحُ لُ ذَا رَحْبِهِ کے کوتو ازاد کی طرح ہے تو آزاد شمار نہوگا اور اگر کیے کم توسیس لیکن آزا دلتو آزاد قرار دیا جائے گا اور جب کسی شخص کو اینے ذی رحم محسرم پر عُرُمٍ منهُ عتى عَليه وَإِذَا أَعتَى المولى بعض عَبُد اعتَقَ علكِم ذ لك البعض و مكيت حاصل موحائ تود وأزاد موجايا كرنا باوراكرة قالب على كعض تصريحة زادكرك تو آزاد شمار موكا إدر بالتي قيمت كي يسعى في بقتة قيمت المؤلاة عند أبي حنيفة رحمة الله وقالا يعتق كلَّه واذاكان خاطراً قاكوا سط سعي كريس كا إلمام الوصيف دحمة الترعليديهي فريات بين الم الوبوسع والمامحيُّ فرات بين كده سادا آ ذاد قرار دياجاً العَنُكُ بِينَ شَرِيكُ يُن فَاعِتُقَ أَحُل هُمَا نَصِيبَ فَاعِتَى فَأَنْ كَانَ المِعْتِقُ مُؤْسِرٌ افتر مُكُو مها ورجب ظام میں دو شرکیے ہوں اوران میں سے ایک شرکی اپنے حصد کے بقدر آزاد کرد بے تو وہ آزاد شمار ہوگا بھر آزاد کر نوالے کے الدار ہونے بر بَالْخَنَابِ إِنَّ شَاءً اَعْتَقَ وَإِنْ شَاءَ ضَمَّرٌ ؟ شَرِئُكُمُ قَيْمَةً نَصِيبٍ وَإِنْ شَاءَ إِسْتَسُعِ العَبْهَا اس كے شركك كوش ہوگا كەخوا ما زادى عطاكرد سے اورخوا ہ شركك سے اپنے حصد كے بقد رضانت وصول كركے ادرخوا ہ وہ غلام سے سعى كرائے . وَإِنْ كَانَ مُعِسِمًا فَالشَّمِ لِكَ بِالْحَيْ اللَّهِ إِنْ شَاءً أَعْتَقَ وَإِنْ شَاءً إِسْتَسُعِي الْعَبُ لَ اور آ زاد کرنیوالے کے مفلس ہونے پرشریک کو پر حق ہر کہ خواہ وہ بھی آ زادی عطا کرد سے اور خواہ غلام سے سعی کرا ہے ۔ هذا عندا أفر تنبغة رَحِمَهُ اللهُ وَقَالَ أَبُوبُوسُفَ وَعِمَّلُ رَحِمِهَا للهُ ليسَ لِدُ إِلَّا ابوصیف رحمالتّریسی فراتے ہیں اورامام ابویوسف والم محرح کے نز دیک وہ الدار ہونیک شکل میں ضامن مہو کا الضَّانَ مَعَ الَّيسَا بِوَالسَّعَانِيُّ مَعَ الاعسَارِ وَا ذَا اشْتَرِي رَجُلانِ إِبْنَ ٱحدِهِمَا مغلٹس ہونے کی شکل میں سعی کرائے گا۔ اوراگر دوآ دمی اپنے میں کسی ایک کے لڑکے کو خرمیہ میں تو عتنَ نصِيبُ الابِ وَلَاضمان عَليبِ وَهِا اللهِ وَلَاضمان عَليبِ وَكُن اللهِ إِذَا وَمَ ثَا لَا وَ الشرايك بالخيام باب کے حصد کے بقدر آزاد شمار ہوگا اوراس پرصمان لازم نہوگا اوراسیا ہی حکم اس وقت ہوگا جبکہ وہ اس کے وارث بن رہے ہو إِنْ شِاءً اَعتقَ نصيبُ وَإِنْ شَاءَ إِستَسعى العَبُكَ وَإِذَا شِهِدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الشَّكِيُّن ا ورستر مک کو میحق حاصل ہو گاکہ خواہ اپنے حصد کو آزاد کرے اور خواہ غلام کے ذریعیسی کرائے اور اگردونوں شریح ل میں سے ہرشر مگ على اللاخر مالحيّرت مسح العبّ به لِكُلّ واحِدٍ منهُما في نصيب موسر بن اومُعسر بن عنلاً د وسرے پر آزادی کی شہادت دے تو غلامان میں سے ہزائک کے حصہ کی خاطر سعی کرنگا خواہ وہ بیسہ والے ہوں یامفلس الماالوصفائة اليحنيفَّةَ وَقَالًا إِنْ كَانَا مُوسِرَسِ فَلاسْعَايَة، وَإِنْ كَانَامِعسَهِي سَعَى لَهُمَا وَإِنْ یسی فراتے ہیں ادرا ام ابویوسوج و امام محراث کے نز دیک ان کے مالدار موت پر غلام سعی شکر سکا اور دو بوں کے مفلس ہونے ہم

martæcom

وه الشرفُ النوري شرح المراد وسر وري المرد وسر وري كَ أَنَا احدُهُمُ مَا مُوسِدًا وَالْاحُرُ مُعسِدًا سَعْ لِلْمُوسِينَ وَلَحَرُ نَيْسَعَ لِلْمُعْسِينَ - مع الله المرادون بن الكه الدارا ورود سرامنس جولة الدارك واسط سى كريكا و وفلس مواسط سى تركيا. لغت كى وصف ، يستى ، غلام كا آقا كو كماكر دينا . المعتق : آزاد كرنيوالا . موتسم ، يسيدالا ، مالدار غلام کیعض حصے کے آزاد کرریکا ذکر معنى وإذااعنق المهولي بعض عبكه الإراركستخص في يورا غلام أزاد كرف كربجائ اس كركي حصد كوآزاد كرديا توحصرت المم الوحيفة إسے صحيح قرار ديتے ہوئے اتنے بى حصيكة زادمونيكا حكم فراتے ہيں اور فراتے ہيں كدوہ غلام اپنے باقیماندہ حصد كي آزادى گي خاطر سعى كريگا۔ مثال كي طور مراكروه غلام مزار روسيَّ كي قيمت والا بهوا درآ قاني اس كالضعن حصد آزا د كيا بهوتو ده يا تريح سو روسيَّ كما كراً قاكو ديگاا در يمكن آزاد بهو جائے گا-امام ابويوسفيُّ اورامام محسيِّدا ورامام مالک ،امام شافعيُّ ا م احت شد فیراتے ہیں کہ غلام کا کچھ حصہ آزاد کرنے بروہ سارا آزاد شمار ہوگا اور غلام پرسعی لازم نہ ہوگی۔ يحكم دراصل اس بنيا دريب كجبطرح بالاتفاق آزادي كى تجزئ نبس بهوتى طعيك اسي طريقه سے آزاد كرك كى بھي تجزی نہ ہوگی اور اس کے میکو طب مذہبوں مے حضرت امام ابو صنیفی اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ اعتاق ملک كازائل دختم كرناب اس ليئ كه مالك كواپناحق ختم كرنيكا اختيار سے اور ملوك ميں اس كى ملكيت ہے اور ملك ميں تجزى ہوتى ليے تواسى طرح اس كے ازالہ يں تجزي ہوگا۔ واذا كالعبد بين شهيكين آلد . أكراك غلام من دوشرك اشخاص من ساك اليا اين حصدكو آزادكر تواس صورت میں آزاد کرنیوالے کے مالدار ہونے برد وسرے شرکے گواختیار ہو گاکہ خوا و و اپنا حصہ بھی آزاد کردے اور ما آزاد کر نبوالے شرکی سے اپنے تصبے کی قیمت نے بقد رضمان وصول کرلے بااس غلام سے سعی کرائے کہ کما کر اسے اس کے حصہ کی قیمت دیدے۔ اور آزاد کرنبوالا نا دار ہوتو مجمرد وسے استحص صمان نہ لے گاملکہ اسے بیتی ہوگا کہ خوا ہ اپنے مصد کو بھی طقیم غلامی سے آزاد کرد سے اور خوا ہ غلام سے سمی کرائے ۔ حضرت امام الوصنيفر ميں فراتے ہیں۔ امام ابولوسف اورا مام محرار فرماتے ہیں کہ آزاد کر نبوالا مالدار ہوتو دوسرا شریک اس سے ضمانت لے کے اور منگدست ہے تو غلام سے سعی کرائے۔ وا ذاا شنتری رجلان اس احلاه همآ الز. اگرایسا هوکه د و آ دمی مل کر ایک غلام فریدین اور کیمروه ان دونول میں ہے کسی ایک کا لڑکا مُکلے تو حضرت امام الوصنيفير ضرباتے ہیں کہ باپ کے حصہ کوکسی صمان کے بغیراً زاد قرار دیا

ود الرف النوري شرط المراك الرد وسروري المراك المرد وسروري المراك حائيكًا - اورامام ابويوسف وامام محتصر؛ إمام الكت، امام شافعي اورام الحسيند فرملت مبي كه باب يرضمان لازم آئ كا. اس واسط که اس کا خرمیاری میں شرکت کرنا ہی اسے آزادی عطاکر ناسے تو گویا اُس سے حصر شرکی کو فاسد کہا۔ ا ما ابوصنفی کے نزدیک انحصار حکم تعدی کے سبب بریمو گا اور اس حکّہ تعدی کا وجود منہیں اس واسطے کہ قریبی منت دار کے حلقہ علامی سے آزاد ہونیکا تعلق اسکے فعل اختیاری سے نہیں ہوا ۔ بس اس بنار پر صنمان کا وجوب میں نہریکا البته جمانتك اس كے شركي كالقلق ہے اسے بيرحق ہو گا كەخوا و اپنے مصد كو بھى آ زاد كردے اورخوا و بذريعة غلام سى كراك ده كماكر قبيت ا داكرد - ا مام ابولوسف ا درا مام محرام أزا دكر نبواك كالدار بوي كوكبونك سعایت سے مانع قرار دیتے ہیں اس واسطے ان کے نز دیک محص صنمان کا د جوب ہو گا اور آزاد کر تیوالے کے مفلس بونے بروہ بزراعیہ غلام سعی کرائے گا، اور قیمت وصول کرے گا۔ وَا دَاشْهِ الْ الله عَلَى وَاحِبِ الله الروونون شريكون من سے برشركب دومرے بارے ميں يركبا بوكه و ه البخ حصر كو حلقه غلامى سار زاد كرم كالوحفرت الم الوصيفية فرائع بين كهاس صورت بين غلام دونوس كم لية سعی کرے گا۔ خواہ دونوں بیسہ والے ہوں یا مفلس اس کئے کہ ان دونوں میں سے ہرا مکے نے دو سرے کے باریمیں آزاد کرنے اور این بارے میں مکاتبت کی اطلاع دی ہے لہٰذا ہرامک کے قول کو اس کے اپنے بارے میں قابل قبول قرار دیاجائے گاا در غلام دولوں ہی کیا۔ سعی کریگا۔ امام ابویوسف و اورامام محدیم فرماتے ہیں کہ دولوں کے مالدار ہونیکی صورت میں سعی کا وجوب نہو گااس سے کہ آزاد کرنیوالے کا بیسہ والا ہوناان کے نز دیک سعایت ہیں ر كا وب بو تاب اوردولؤ ب كم مغلث مون برغلام دولؤ س كرداسط سى كريكا. اس ك كدولؤ ل ديويدار سعايت ہيں، اوران ميں سے ايك كے مالدار موت بر غلام برائے مالدار سعى كرے كا- اس لئے كہ الدارد وسرے شركت كے ما من بونے كا و عوردارسنوں ملك غلام كى سعى كا وعوردارس اورمفلس مالداركے ضامن مونے كا د عوے دارہے۔ وَمَنِنُ اَعُتَنَ عِبَهُ لَا يُوجِهِ اللهِ تَعَالَىٰ ٱ وُللشيطن اَ وُلِلصِّنِم عَتَقَ وَعِتَى المُكُودُ وَالسّكل ا ورجِ تنحص اپنے غلام کو الترتعالے کیو اسطے یا مشیطان یا بہت کیو اسطے آ زاد کردے تو آزا د قرار دیا جائیگا۔ زبردستی کے باعث وَا قِعُ وَإِذَا اَصَابَ العِنْقُ إِلَى ملافِ أَوْسَرُ طِصَةٍ كَمَا يَجِعُ فِي الطلاقِ وَاذَ الْحَرَجَ آ زا د کرنے اور کالب نشہ آ زاد کرنے سے آزا د ہو جائیگا اور اگر آ زادی کی اضافت ملک کیجانب یا شرط کی ان کور ست ہو۔ جس طرح کو طلاق عَبِدُ الْحَرِبِ مِن دَاسِ الحَربِ الدِينَا مُسُلِمًا عَتَقَ وَإِذَا أَعْتَى جَابِ يَكُمُّ حَامِلًا عَتَقَتُ كاندردرست بوادراكردارالحرب كيفرسلم باشنده كاغلام مسلمان بوكردار لحرب ممان وارالاسلام) جلاآك تووة آزاد شمار موكا وَعُتَى حَمْلُهَا وَإِنَ اعْتِي الحسلُ خَاصِةٌ عَتَى وَلَمْ يعتى الأُمِّ وَإِذَا اعْتَى عَبْلاً ا ورصاله إندى آزاد كيجان برطقة علامى سے آزاد موجائے گی اوراسكے حمل كومجى آزاد قرار دىں گے اورا كرفصوصيت كے سائة حمل كو آزاد كيا

عَلَى مَالِ فَقبِلَ العبِدُ وَلِكَ عتى وَلَزَمَ المَمَالُ وَإِنْ قَالَ إِنْ أَدَّ يُتَ إِلَى ٱلفَّافَانَتَ مِلتَ بِودِي آزاد بوكا اسكى مان آزاد نه بوكى اوراكر غلام بعوض ال آزادكرك اوروه است قبول كرك يؤوه أزاد قرار ديامانيكا اوراس يرمال جُرُّصَةً وَلِزِمِتُهُ البِمَالُ وَصَاسَمَا ذُونًا فَإِنْ أَحْضَرَ السَمَالَ اَجُبَرِالِحَاكِمُ السَّمُوُ لِحَا كالزدم بوگاادراكر كج كد ترس مجه كو بزاردرى اداكرنه برطقت طام آزا دې تو به درست بوگاادرال واحب بوگا دراسه ا دون قراردى گ عَلَى قبضها وَعَتِيَ العَبُ لُ وَوَلَلُ الاستراسِ مَوْ لاهَا حُرُّو وللهُ هَامِن مَ وُحِهَا بحرا کراس نے ال بیش کردیا تو حاکم اسکے آ تاکواس برمجود کرمٹیا کدوہ الرابطیے اور طلا آ اور شمار مہوسما اور آ قاکے نطعہ سے اندی کے پرا شرہ مجر آزاد عَلُوكَ لَيَتِهُ هَا وَوَلَى الْحَرِّةِ مِنَ الْعَبْ لِمُرَّدً ہوگا وربا ندی کے خاوندسے پیدا ہونیوالا بچرا سکے آئا کا ملوک شما رہوگا اورطاع شوہرسے آزادعورت کے پیدا شدہ بجرکو آزاد قرار دیا جائیگا۔

آزادی کے کچھا وراحکا کا

مليح وعتى الْمِكْرة والسَّكوانِ وَاقِعُ الْمِرَكِي شِخْصُ كُوٓ إِزَا دَكِينَ عِلْمِينَ الله زېر دستې کیجائے اورو واس کے متیجہ میں غلام آزا د کر دیے پاکو بی شخص نئے کی عالت مي ہوا وراس سے اسى حالت ميں غلام آزاد كرنے كے لئے كہا جلنے اوروہ يہ بات بيم كرتے ہوئے غلام كوملة، غلامی سے آزاد کردے بود و توں صور بوں بن غلام کے آزاد ہوجانیکا حکم ہو گااور زبردستی کے باعث یا اس کے کئیے یں ہونے کی وجہ سے عدم وقوع اور غلام کے غلام برقرار رہنے کا حکم ہو گا۔ اس لئے کہ ترمذی اور ابوداؤدیں تقر ابو سررية رضى الشرعة سے روايت ب رسول الترصل التر عليه وسلم الرشاد فرمايا * نلث جد عن حدَّ و عَزلِمِن حدَّ الم النكام والطلاق والرحبة " (تين جيزي السي مين كهذا ق اور بغير ذاق دون طرح واقع موجاتي مين بعن نكاح، الماتِ اوررجعت صاحب لمعات حاشيهُ مَتْ كُوة مِن وضاحت كرت بوسك فرات إلى كدا حناف إس روايت الأ طلاق ولاعمّاق فی إغلاق اسے مزل رِقياس كرتے ہوئے درست قرارديتے كي - اخاف كے نزد كے اصل يہ ہروہ عقد جس میں فسنح کا احتمال نہ ہوبتہ اس کے نفاذ میں اکراہ الع نہیں بنیا۔

واذاا عتى عبدا؛ على مال المر الركوي شخص است غلام كوبوص مال آزاد كريد اورغلام است قبول كري لو است آزاد قرار و دا اسی مسبعات می دن مهر ایران می اور ایران می اور اس برمال کااد اکر نالا زم ہو گاا دراگر آقا تعلیق علی المال کرتے دیا جائے گاخوا واس بے اہمی مال کی ادائیگی نہ کی ہوا دراس برمال کااد اکر نالا زم ہو گاا دراگر آقا خات دیا گیا قرار ہوئے اس طرح کے کہ اگر توجھ کو ہزار کی ادائیگی کردے تو صلقهٔ غلامی سے آزاد ہے تو اس میں ترکز میں میں اور اس می دیاجائیگا اوراس برمال کی ادائیگی لازم ہوگی اور مال بیش کردینے پروہ آز ادشمار ہو گااگر آقا انکارکریگالو حاکم اسے م مجبور كرك كاكه وه لي _

ا ذَا قَالَ الهُولِي لِمَهُ لُولْ مِ إِذَا مِتُ فَانتَ مُحَرٌّ أَوُ أَنْتَ حُرٌّ عَنْ دُبِرِمِنَي أَوُ أَنْتَ اً و آقا است غلام سے مجملے کم میرے مرف براو حلقہ غلامی سے آزاد ہے یا میرے بعد تو تعب آزادی سے مکنارہے یا تو مدتر مُكُاتِرًا وَقَلَادَ مَرَّتُكَ فَقَلُ صَارَمُكَ بَرًا لاَ يجونُ ببعُ مَ وَلاهستُ وَلاَ عَلَيْكُ وَللمَوْلِي موگيا، يا مين تجه كو مربر كريكامون تواس مدبر قرار ديا جلية كاا وراس مذوونت كرنا ورست موگااور مربر كرااور مذتمليك أَنْ يَسْتَخُد مِنا وَيُواجِعُ وَإِنْ كَانَتُ أَمَادٌ فلهُ أَنْ يَطأُ هَا وَلَهُ أَنْ يُزُوِّجُهَا وَإِذُا کاآ قااس سے خُدرت مے سکتاا دراجرت پردم سکتاہے ا دربا ندی ہونے پراس سے بمبستر ہوسکتاا دراسکا کا ج کر سے کتا ہے ا در آقا مًا تَ المَوْلِي عَتَى المُكَابِرُ مِنْ تَلَتْ مَالِمِ إِنْ خَرْجَ مِنَ التّلُبْ فَإِنْ لَمُركِين لا

غيرة سَعَىٰ فى تُلَتَى تيمتِم فَانْ كَانَ عَلَى المَولَىٰ ذَيْنُ يستغرقُ قيمتَ یر غلام ابن دو تنها ک قیمت کی خاطرسمی کریے اوراگر آ قایراس قدر قرص موکد اسکی قیمت پر حاوی ، و جائے نوّ و و قرص خواموں کی قيمت لغُرُما عِبْ وَولِد المد بَرةِ مَد بَرُّ فَأَنْ عَلَقَ الْتَد بِلاَ بَوْتِهِ عَلَى صَفَةٍ مَ خاطر ساری قیمت میں سی کے اور مرترہ کے بچکو بھی مرتر قرار دیا جلنے کا اگر مربر کرنے کوائے انتقال کے سائد کو فی سی صفت بعلق أَنُ يَقُولَ إِنْ مِتُ مِنْ مُرْضَى هٰذَا أَوْ فِي سَفَى كُهٰذَا أَوْمِنْ مُرضِ كُذَا فلكينَ بِمِذْ بر

كرے مثلة كے ك اگر دراس مرض من انتقال بوجائے يا اس سفر من مرجادس يا فلان مرض من انتقال بوجائے تو اسے مربر كرنا يَجُونُ بِيعُنَا فَأَنَّ مَاتَ الْمَولِي عَلَى الصِفَةِ الَّتِي ذَكُوهَا عَتِيَّ كَمَا يُعْتِيُّ الْمَدَا بُرُ قرار مذدس كے اورائ فروخت كرما درست بوگا اوراكر آ فاكا انتقال اسى ميان كرده صعفت برمونو آز او بونو ال كويد بركسطرح به آزاد قراد ما الماكيكا-

بأب التل باير - ازروئ لغت اس كے نعفے انجام سوچنے ، انتظار كرنے اور نے کے آتے ہیں۔ اوراصطلاحی اعتبارے غلام کے نغمت آزادی ہے ممکنار ف كرنيكا نام ہے بيس آ قا اگر غلام سے خطاب كرتے ہوئے اس طرح كيے كرميك انتقال پرتونغمت ازادی سے ممکنارہے تو اسے مرتز قرار دیاجائے گا اور اس پر مدبر کے احکام کاففاذ ہوگا۔ ا حنادع اورحصرت امام الك اس كے بارے میں فرملتے میں كہ مدنو اس كو سم كرنا جائز، ، مرمرنا منه تمليك صبح - حضرت امام شافعي اورحصرت امام احمر فرمات بين كم الراحتياج بويو بوقت احتياج درست المیں مروی تحفرت جا بربن عبدالٹریضی انٹرینہ کی بروایت ہے کہ ایک ایضادی

و الرفُ النوري شوط الله الدو وسروري الله صابی جومقروض تے ان کا ایک مدبر غلام رسول اکرم صلے الله علیہ ولم نے اس طوسود را مم میں بیج کرارشا و فرمایا کہ ان داہم سے اپنے قرض کی ادائیگی کرلو۔ احنات کا ستدل دار قطبی میں مروی حضرت عبداللہ میں عرض کی بیر روایت ہے۔ ے بہتر من مار میں رود کا میں اور وہ مہائی ترکہ ہے آزاد قرار دیا جائے گا۔ رہی حضرت جابر رصی الشرعند کہ مربر کو نہ فروخت کرمیں نہ مہد کرمیں اور وہ تہائی ترکہ ہے آزاد قرار دیا جائے گا۔ رہی حضرت جابر رصی الشرعند کی روایت تو اے یا تو آغاز اسلام پر محمول کرمیں گے بااس کا تعلق مربر مقیدسے ہوگا اور مااس سے مرا د اجارہ کے منافع ہوںگے۔ فان علق التد بار بموتا الم يهال صاحب كماب السامر كاحكم سان فرارس م مقيد موا وراس كازاد ہونکا تعلق آ قاکے انتقال سے نہ ہو ملکہ ذکر کردہ زائکر وصف کے مطابق مرنے سے ہو مثال کے طور رہ قلکے کہ اگر میں ئى مرض يااسى سفريا فلاں مرض ميں مرحاؤں تو توحلقه غلامی ہے آزاد ہے. مدبر مقيد کا جہاں کت تعلق ہے اسے فروخت كرناا ورسمبه ويَخره جائزنيد اس كي كرتفيك اسي طرح أقاى بيان كرد وتفقيل كم مطابق اس كانتقال غر یقبی ہے۔ اس کے برعکس مربر غیر مقید کہ اس کی آزادی کا تعکق آقا کے انتقال سے ہو تا ہے خواہ انتقال می کام ہو۔ ع الاستلاث ام ولدېونيكابيان إذَاولِدِ تِ الأَمَادُ مِنْ مَوْ لَا هَا فَقُلُ صَامَ بِ أَمَّ ولِهِ لَهُ لِا يَجِونُ بِيعُها ولا تمليكُهُ ا باندى كالرا قاك نطفت يجبهدا بولة وه اس كام ولد بوجائ كا در فراس فروفت كرنا جا كز بوكا ورفاس كى تمليك وَلَهُ وَطِينُهُا وَاسْتَخِيرًا مُهُا وَإِجَارِتُهَا وَتَنُوعِهُا وَ لَا يَتْبُتُ نسبُ وَلِهِ هَا إِلَّا أَن يعترف ا درا قاكواس كے سائقة بمسترى اور حصول ضرعت اور اجرت بردينا اوراس كاسكاح كردينا درست بوادراس كي بخيات السنت بوگاالا به كه آقا بدالمَوْلَى فَانْ جَاءَتُ بولْ بِعِدَ وَلِكَ تَبِت نسبهُ مِنهُ بغيرِا قَرَ الْمِ فَانْ نَفُوالًا اعرّان کرے معراس کے بعد وہ بجہ کوجنم دے تو آ قاسے نابت النسب ہوگا اور انکاد کرے ہو تا بت النسب نہوگا اس کے قول کم طابق انتغيى بقولم وَانْ زُوَّجَهَا فِحَاءَتُ بولْ فَهُوفِ مُحكم المِّه وَإِذَا مَاتَ الْمُولَى عَتَقَت مِن ا در اگروه اس كانكا ح كرد اوروه بجه كوفنمد و اس كا عم ال كاسا بوكا اوراً قاك انقال بر باغرى ساد الد جَيْعِ المَالِ وَلَا تَلْزَمُهَا السعَائِةُ للغُرَمَاءِ إِنْ كَانَ عَلَى المَوْلَى دَيْنٌ وَإِذَا وطَى الرَجُلُ آزا د قرارد بجائے گیا دراس بر قرض خواہوں کی خاطر سعی وا جب مر ہوگی جبکہ آقامقروص ہو۔ اور جب کوئی شخص کسی دومرسے أَمُنَّا غَيْرٌ بِنَكَامٍ فُولِدَتُ من تُم مَلِكُها صَارَتُ أُمِّ وَلَيْ لَ وَرَاذَا وَطَى الاب عَارِيةُ النَّم کی باندی سے نکاح کے با ویت بہستری کرے اوروہ بجہ کوجنم دے معمر شو ہرکواس پر ملکیت **ماصل بوجلے ک**و وہ اسی کی ام ولا م فياء يت بول بافاة عالا تبت نسبه منه وصائرت أمّ وللاله وعلية قيمت فادلين عليم گ اوراگر باب این نوک کی با ندی سے صحبت کرے اور وہ مجرکو جمزدے اور باب اس کا مدعی جو تو و واسی سے تابت النسب ہوگا اورو واسی کی

عَمْ كَا وَلَا قِيمَةُ وَلِهِ هَا وَإِنْ وَطِئَ أَبُ الأَبِ مَعَ بِقَاءِ الأَبِ لَهُ يَتْبُتِ النسي مِنْ مُ ام ولد قراد دیجائیگی اور ماب برباندی کی قیمت کا وجوب بوگاا دراس براس کا مهرا ذم نه موگاا درندی کی قیمت واجب بوگا و داگر دادا صحبت کرے درال وَأَنْ كَانَ اللَّهُ مُيثًا ثَبْتَ مِنَ الْحَبْرِ كَمَا يَنْتُ مِنَ اللَّهِ وَإِذَا كَانَتِ الْجَابِرَيَّةُ بَيْنَ ماليكهاب موجود مهويو بجيدا و إست نابت النسبة بهوكا ا ورباب كاير نتقال بهويجا بهوتو دا داست نابت السنب باليكيفرح مهومائيكاا وراكركسي بامكا شُمْكُكُ بِي فِيَاءَتُ بِولِ بِافَادَعَامُ أَحَدُ هِمَا تَبْتُ سَنْ مِنْ مُ وَصَاءَتُ مُ وَلَدِلَهُ وَعَلَكِم یں دوستریک بوں بھروہ مجرکومنم دے اور ان دونوں میں سے امک رعی مونو بچہ اس سے تابت النسب موگا اور باندی اس کی ام دلد قرار دی آگی نصف عقرها ونصف قيمتها وكليس علك وشئ من قيمة ول وها وان ادعيالا معًا منت ا وراسى طرح أد حاميرا درآ دهى قيمت كا وجوب بو كااوراس يربحه كى قيمت كا وجوب مذبهو كا أو ران : ويؤن كدي بوركي صور من دونون نستُ منفكاً وَكَانْتِ الامنةُ أُمَّ وَلِي لَهُمَا وَعَلِيكِ واحِدٍ منفكاً نصف العَقُر وَتَقاصًا ناست السے بوگا اور باندی کو دولوں ہی کی ام دلد قرار دیں گے اوران دولوں میں سے براک پر آد صامبر لازم ہوگا اور دولوں باہم بِمَالِمِ عَلْ الْحَوْدَ يُرِثُ الدَّبُنُ مِنْ صُلِ وَاحِدِمنْ مُمَّامِيُرُاثَ ابن كَامِل وَيرِثَان مِثُمُ مقاصة مال كريب كم اوروونون ميس سے براكيس مجيب عيل كى مى ميراث بائے كا اور دونون كواس بجركا دارت قرار دباطا كا اكيث ميرات أب وَاحدِ وَإِذَا وطَى المَولَى جَامِيةُ مَكَاتَبِ فِجَاءَتُ بُولِدِفًا دَعَامُ فَأَنْ صَلَّاقَهُ والدكى ميرات كے بقدر اوراگر الك است مكات كى با مزى كے سائة صحت كرت اوروه كيكوتتم دے اور الك اس كارى بولو مكاتب كے المكاتبُ ثبتُ نسبُ منهُ وَكَانَ عَليهِ عَقهَا وَقيمتُ ولدِها وَلا تصيرُ أُمّ ولدِلدَ وَإِنْ اس کے قول کی تقدیق کرنے بربچ اس تابت النسب مواکا اور آقایر با ندی کے مہرا وربچ کی جو قیت مواس کا وجوب مواکا اور باندی کواسکی ام دار كَنَّ سَهُ المكاتبُ فِي النسبِ لَهُ يَتْلِبُكُ _ قرار دي گا ور مكاتب كانسب كى تكذيب كرف يراس أبت النب بوكا. الى وصف الما استخدام : فدمت لينا - الجامة : اجرت بردينا - عقر : مير، ادان adoppodpagagaga a مات الاستلاح ،- ازروك لفت استيلاد كم معن طلب ولداور اولادكي آرزوك آتے ہیں۔ خواہ بہ خواہ بس وتمنا اپن منکومہ سے ہویا باندی سے مگراصطلاح فقبار كا عتبارسے ير باندي بي كے ساتھ محضوص ہے۔ اذاولدت الاستمن مولا هالا على عام ما تقا قاكم بمستر بون براستقرار عمل بو جائ اوروه مجركوتم دے تو وہ آقاکی ام ولدین جلئے گیا وراب اس کا حکم یہ ہے کہ نہ تو اسے فرو خت کر یا درست سوگا اور نہ تملیک درست ہوگی اس لیے کہ وارفعلی میں معرت عبدالٹرین ع رضی الٹرعہ سے رواکیت ہے کہ رسول الٹر <u>صلے</u> الٹرعلیہ ہولم ے ام ولد کی میع کی مانعت فرما بی^و۔ علاوہ اَزیں موُ طاامام مالکھ^{رو} میں حضرت عرضے روایت ہے کہجو باندی اپنے

marta@com

الُدد مشروري 🚜 👸 آقا کے نطعہ سے بچر کوجم دے تو نداس کا آقا اسے بیعے اور ہذاس کومبہ کرے البتہ تا حیات اس سے انتفاع کرے ۔ مبنه بغیرا قسل مهالز . فرات مهی که ام ولد کے دوسرے بچر کا جہاں یک تعلق ہے اس کیلیے بیصرور ی مری کہ اقا اقرار کرے ملکہ وہ اس کے اقرار کے بغیر ہی اس سے تابت النت ہوگا۔ البتہ پیلے نے نسب کے اس سے تا بت بيونيكا انخصارات كا قراريسة - أمام مالكُتُ ، أمام شافعي إورامام احريث نزد كيُّ أكراً قا ببسته سونه كا قرار کرے توکسی دعوب کے بغیر ہی وہ اس سے نابت النسب ہو گا۔اس واسطے که صرف عقد سکاح ہی سے جوکہ صحبت تک مینجا نوالا ہے تبوت نسب ہوجا آہے توصحبت سے بدرجۂ اولی وہ نابت النسب ہوگا ۔ احیا دیج کاسٹ ل طحاوی کی یہ روایت ہے کہ حضرت عبدالله ابن عباس اللہ باندی کے ساتھ ہمبستری کرتے تھے ۔ وہ حاملہ ہوگئی تو حضرت ابن عباس شنے فرمایاکہ برمیاسنیں اس ایج کہ مبستری سے میرامقصود شہوت کولودا کرنا تھا بجہ کا حصول منس ۔ منع ملکها حساوت ام ولل که الز . کوئی شخص دوسرے کی باندی کے سابی بمبستر ہوا وروہ مجیکوجنم دے اس کے بعد وہ شخص کسی طرح اس باندی کا مالک ہوجائے تواسے اس کی ام ولد قرار دیں گے۔ اس لئے کہ بجیہ کے نسب کا جہاں و معالمه سے و و مبرصورت اسی سے تا بت النسب ہو گالة باندى كے اس كى ام ولد مونيكا مبى تبوت موجائيكا -<u> کہا ذا کانت الجاً ہم ی</u>قتہ بین شهریک اللہ . اگر کسی با ندی کی ملکیت میں دو آدمی شریکے ہوں اور و ہم *یکوجہ*نم دے پیمران میں سے ایک اس کا مرعی ہوکہ وہ اس کی ام ولدہے تو اس صورت میں بحیا سی سے تابت النسب ہوگا۔ ا اور با نذی کواسی کی ام ولد قرار دیب کے اور دعویٰ کرنے والے پر آ دھام ہرشل ا درباندی کی آ دھی قیمت کا و بوب ہوگا،البتہ بحد کی قبت کا وجوب نہ ہوگا. اوراگرالیک ہوکہ دولؤں ہی شریک اُس کے دعویدار ہوں تو اِس صورت اِس سب کے دونوں ہی سے نابت ہونیکا حکم ہو محااوریہ باندی دونوں شریحیّ س کی ام ولد قرار دی جائے گی ۔ اوردونوں يرا دم مرمثل كا وجوب بمو كااوران ميں باہم مقاصد بهو جائے كاليني دونوں شركب إينے اپنے حق كو آپس مين صنع رکس کے ،اور بچیکا جہال تک تقلق ہے اسے دولوں سے ہی بیٹے کی سی کا مل دراشت کیلے گی اوران دولوں کو باپ فان صد قد المكاتب المراكب الراكب مكاتب كا قااس كى باندى كے سائة صحبت كركے اوروہ كي كوجسنم دے اور آ قام عی ہو کہ تجہ اس کا ہے-ا ور مکاتب بھی آ قائے قول کی تصدیق کرے تواس تصدیق کے باعث بجہ آ قا سے نا بت النِسب ہوگا · اورا آ تا پرواجب ہوگا کہ وہ بچہ کی قیمت ا درباندی کے ہرمِٹل کی ادائیگی کرے ا ورباندی آ کی مملوکہ مزہونیکی بنا پراس کی ام ولد قرار منہیں دیجائے گی اوراگر مکا تب آ قاکے قول کی تقدیق کرننے کی جائے تکذیب کرے ا وراس کے اس دعوے کو کہ یہ بجیا سکاہر علی افرار دے تو اس صورت میں بچیر مکاتب کے آ قاسے نابت النسب ہوگا۔ وجربیہے کہ مکا تب کے نسب کا تجہاں کہ تعلق ہے اس سے اندر اس کے آتا کو تصرف کا حق واحتیار ما صل مہیں۔ كب اس صورت يس شوت نسب ك كي يه الزيري كه مكاتب بعي اس ك تول كى تقديق كرك ودرة اس کارعویٰ ہے سود ہو گا.



اردد وسروري مد اسرف النوري شري كتاب السكامة و فقباري إصطلاح من قاكا غلام كواس شروك سائة معالاً و کو و و منگی آزادی کران کانام ہے که اتنا مال اداکردے تو تو حلقه غلامی سے آزاد ہے۔ اب اگر غلام اس شرط کو قبول ومنطور کرتے ہوئے اس شرط کو پوراکر دیسے تو وہ آزاد ہوجائیگا۔ <u>و پیون آن بیشن پرط السال الزیع سنی مکاتب بنات نہوئے اگر آقا مال فوری اُدا کرنے کی شرط کرلے تو اسے بمین ت</u> کہا جائے گا۔اوراگر بیشرط کرے کہ تعوثرا تعوثرا اوا کر دے قسطوں میں دیدے فوری طور پر کل اوا کر اعزوری نہیں بة بير شرط بھي درست ہوگي. اوراس مكاتبت كے جائز ہونے ميں غلام كا بالخ ہونا بشرط منبس، اگر نا بالغ كم سُن عُكِّ باشعورا وَرخ بدو فروخت کو سیحنے والے غلام سے مکاتبت کر اتو یہی درست ہوگی کیفرنگا تبت کے درست ہو ہے برآ قاریے تصرف سے نہ روکٹ سے گا وربیع وشراء وغیرہ میں خود مخیار ہو گا۔اکبتہ آ قال ملیت تا ا دائيگي بدل كما بت بر قراررس كى . وعوان لم البيعُ والشر) عوالسفر الد مكاتب كيواسط يرجارُ بولاك وه بيع وشراء كرب، سفركرك -اسك كه كما بت كا الريب كم غلام كو تقرفات كا عتبار اس و زادى حاصل بوجك اوروه اس مين و قاكاياً بند مذرب ا در یہ اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ اسے مستقلِ طریقہ ہے اس طرح کے تقیرت کا حق حاصل ہوجس کے متیجہ مین مدل کتا بت کی ادائیگی کرکے نغمت ازادی سے ہمکنار ہوسکے، سفر کرنا بھی اسی زمرے میں داخل ہے۔ وَ لا يجونُ لَهُ إِلْ تَزوج الا با ذب المولَى الإ- فرات بِي مَكَاتب كيك يه جائز نبي كروه بلا جازت والكل کرے ۔ وجہ بیہے کہ اسے اس طرح کے کا موں کی اجازت دی گئی جو بدل کتابت اداکرنے اور بغیت آزادی ہے ہمکٹ ار ہونے میں اس کے مدد گار ہوں اور نکاح کے باعث وہ زوجہ کے نعقہ اور مہرو عیرہ کی نکر میں بڑجائے گا اور یہ اس کے اصل مقصد میں رکا دٹ بن جائیں گے ۔ فان ولى لما ولذا من امرة الإد الراب بوكه الدى مكاتبكسى بيكوهم دس اورمكات مرع لسب بولواس بچر کوزمرهٔ کتابت میں شمار کیا جلیے گا اور بچر جو کمائے گا وہ برائے مکا تب ہو گا اس لئے کر بچہ کا حکم اس کے ممدک كاساسے و توجی طرح نسب كے دعوے كے سلسلەس اس كى آ مدنى براسي مكاتب ہے جھيك اسى طرح بعدد عوى نسب مجی اس کی قرار دیجائے گی فأن زوج السكولي عبدة من استبر الد- اكرابيا بوكراً قالب غلام كانكاح ابن بى باندى كسائة كردس، اس کے بعد وہ انفیں مکاتب بنادے پھروہ باندی بچہ کو حنم دے تو بچہ کو ماں کے زمرہ کتابت میں شامل قراردیں گے اس بے رکہ بچہ کا جہاں تک تعلق ہے وہ خواہ غلامی ہو یا آخرادی و ونوں میں اسے ماں کا تابع شمار کیا جائے گا۔ ا دریہ بجہ جو کمائے نکااس کی تعمیسے تی ماں مبوگی اس لیے کہ اس کا استحقاق باپ سے بڑھ کرہے ۔ وان وطی المدولی مکا تبتهٔ الز-اگرابی کسی مکاتبه باندی کے ساتھ آقاصحبت کرے یا یواس کے بچر بریا خوداس بریا ال برار تاب جنایت کرے می آ قابر آ وان کالزوم ہو گا کہ صحبت کرنے پر مہرمتل ا داکرے گا ا ورجنایت النفس

وه الشراب النوري شرح المراب الدو وسروري الله وه و و و المرود النوري النو ک شکل میں ادائیگی دیت اورجنایت با لمال کی شکل میں اس جیسالمال یا قیمتِ مال دیگا۔ اس لئے کہ مکارت متصرب بالذات اورمتصرف بالمنافع كاعتبارك قاكى ملكيت سے خارج بروجا للہے۔ وَا ذاا سُنتِوى المكانب المراكوي مكاتب البين والديا اليه الطب كوخريد لي تواس مكاتب كي نابع بوكروه مجي زمرة كتابت مين داخل قرار ديئ جائيں گے ۔ اس لئے كه مكانت ميں اگر جدا زا د كرنىكى امليت موجود مہن مگر كم س کم منگانب کرنے کی اہلیت صرور موجو دہے بس امکانی حدّتک صله رحمی گونوار کھی جائے گی۔ ایسے ہی اگروہ ابنی ام الد مع بچیر خرید بے تو بچہ کو بھی زمرہ کتاب میں داخل قرار دیا جائیگا اور اس کے واسطے بیر جائز نہ ہو گاکہ و ہ ام ولد کو ن به رئیگ رید اس واسط که بین که درست منه بوت میں وہ بچرکے تابع ہوگی. فرو خت کردے اس واسط که بین که درست منه بهوے میں وہ بچرکے تابع ہوگی. دان اشاقری فراد صد صوم منه الحزب اگرکوئی مکاتب اپنے کسی الیے ذی رحم محرم کوخرید لے جس سے رسنته ولا دت منہ ہومثلاً برا درا ورہمشیرہ وغیرہ تو امام ابو حینفات فرمائے ہیں کہ یہ اس کی کتا بت کے زم ہے میں داخل نبہوں گے ۔ اِمام ابولوسف ادرامام محر اللہ کے نزو کی یہ کتا بت کے زمرے میں شامل ہوں گے۔ اس کیے کے صلار رہی کا جهال تک تعلق ہے اس میں قرابت ازروتے ولا دت اور قرائب ازروئے غرولادت دویوں داخل ہیں جوت ا مأم الوصنفير فرمائے ہیں کہ مکا تُب کیواسطے دراصل حقیقی ملکیت مَنہیں ہوتی ملکہ اُسے محض کما ئی اوراس میں تفرخ کا حق حاصل ہو تاا ورکسب و کمانی پر قدرت ہوتی ہے اور محض اس قدرت کا ہوناا لیے قرابت دار کے حق میں جس سے رشتہ ولا دت نہ ہو آگا کی ہے۔ دَا ذَا عَجَزِ المُكَاتَبُ عَرُ بَجِيمِ نظر الحاكمُ في حَالَم فأن كَان لَهُ وَيَنْ يقضيهُ أومالُ الدارك المُكاتب تسطر المرارك المعترق المراك المراك المراك المراك المراك المراك المراك المراك المراكز يقدم عليه لمربع لبتع يزم وانتظر عليك اليومين او الشلشة وران لم يكن ل وحبة و وہ ادائیگی کرسکے بااس کے باس اور مال آئیکی توقع ہوتو اسے عاجز و مجبور قرار دسینمیں مجلت سے کا منسلے اور دوتین دن انتظار کرلے اگر کوئ طلب المَولى تعجيزً لأعجز لا وفسَخ الكتَّابَة وَقَالَ الديوسف رحمه اللهُ لا يعجز لاحتَّ نشکل نه بهوا درآ قااسے عاجز بمی کرنا جائیا ہوتو اسے عاجز قرار دیجر کہ بہت خم کرد سے ۔ اور امام ابوسوے کے نزد مک ا وقتیکہ اس بروق ملی يتوالي عليه بجاب وَا ذاعِز المُكاتبُ عَادَ إلى حُكم الرقّ وَكَانَ مَا فِي يَده مِنَ الأكتسَابِ نہ جڑ مگئ ہوں اسے عاجز نہ کرے ۔ اور مکا تب کے عاجز ہونے پر اس کا حکم غلای واپس ہو کا اوراس کے پاس جو کما یا ہوا ہو کا وہ اس لِمَوْلاً ﴾ فأن مَاتَ المُكانَّبُ ولدَ مألُ لمِينَفسِخ الكتابَةُ وقضى ما عَليه من مالم وُحُكم بعتقم كيآمًا كابوكا بمعراً كرمُكاتب كا انتقال بوجلية اوراس كي إس ال مُوجود بولوّ معالمة كمّابت فسخ منه بوكما اوراس كي إس موجود مال فِي أَخْرِجْزِءٌ مِنْ ٱلْجُزَاءِ حَيَاتِهِ وَمَابِقَيْ فَهُومِ يِرانُ لِوَى نُتِهِ وَبِعِتْقِ أَوْ لَأَدُ كَأَوان لَم يَرْكُ اس کے ذمہ جوہوگا اسکی ادائیگی ہوگی اور اس کی حیات کے آخری حصدیں اس کے آزاد بونیکا حکم کیا جائیگا اور با قیماندہ ال اس کا ترکہ ہوگا۔

martat.@m

مد انشرا النوري شرح المسلط الله و وت مروري الله و وقت وَفَاءٌ وَتُولِكَ وَلَهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ عَلَى جُومِهِ فَاذَا أَذَّى اس کے ورثا مکھواسطے اوراس کی اولاد آزادشمارمو کی اوراگروہ مال مزجموڑے بلکربزمانه کما بت بداشدہ بجے چوڑے کو وہ اپنے والدیے ملا کتا حَكَمُنَابِعِتِقَ ٱبِسِهِ قَسِلَ مُوتِكُ وَعِسْقَ الولْ لُهُ وانْ سُركَ ولِـ لِمَّا مِشْتَرَى فِي الكسَّابِةِ کی قسدادارادائی کمیلئے سنی کرے ادراس کے اداکر میلے اس کے والدے سرنے سے قبل آزاد ہونیا حکم ہوگا اور بجر بھی آزاد شمار ہوگا اوراگروہ زائد قِبُكُ لَكُمَّامًا أَنْ تَوْتَةِ ي الكتابَةَ حَالًا وَ إِلَّا مُ دِدتٌ فِي الرِّقِّ وَادْ إِكَامَالُهُ مُسَلِّمُ کتابت میں خرید کردہ بچرچھوڑے تواس سے بدل کتابت کی فوری ادائیگی کیواسطے کہاجائیگا ورنہ (ادامۂ کرنے پرے اِسے خلای کیجانب واپس کولیا عكِما ﴾ علا خَمْرِا وُخِنزِيراً وُعَلَى قِيمَةِ نفسِم، فألكتا بَتُهُ فاسِلُ ؟ فَا نُ أَدَّى الْخِي جائے گاا دراگرمسلمان اپنے غلام کے سابق شراک یا خزر پر با خوداسی غلام کی قیمت کے اوپر مکا تبت کرے تو یک بت فاسد قرار دیجائیگی ۔ اگرتہ والخنزير عتق ولزمة أن يسع كغ قيمتها وكاينقص من المسمى ويزاد عكت م مبرل كتابت مين شراب يا خزير و بير سائة آزاد قرار دياجاتيكا ادراس پراين قيمت بين عي لازم بوگي اور يه متنين كرده سے كم منين بروگي بكته أن إذا زادتُ قيمتُ مَ وان كا من على حيوان غيرموصُوب فالكتابَ مَا عُزَةً وَإِنْ كابره عاما مكن ب جبكه اس كى قيمت مي اصافر بوجلئ ادراگر غلام كے سائة عيرموصوت جانور ير مكاتب كرے تو يكتابت درست بوگى. كاتب على توب كمُركب م جنسه لمريجُز وراث أرِّاهُ لمُربعتن . اوداگراس طرح كركيرك يرمكانست كري حس كوش دكرن كى بونة درست منس بوگ اورا سك ده كيرادي يرا زادشمارد بوكا . مكانك معاوضة كتابت مجبور ونيكاذكر صبح كانداعجزالمكاتب الإراكرة قاغلام كسائة اس طرح مكاتبت كراكده ومبل كتا قسطون میں اوا کردے گا بھروہ کوئی قسط دینے سے مجبور ہوجائے تو یہ دیکھا جائے گاکہ اسے کسی حکمہ سے ال ملجانے کی تو تع ہے یا نہیں ۔ اگر شلا لوگوں پراس کا اسقدر قرص ہوکہ اس سے ا دائیگی ہوسکتی ہو الو صالم كواس كے عاجز ومحبور ہونيكا فيصل كرنے ميں عجلت سے كام ندلينا چاسے بلك ايك دوروز كي مهلت ديكر و سيكھ -اوراس مهلت كبديمي الروه ادا فرك وحاكم اسك عاجز موجانكافيصل كرد اور الركبي سيمى ال الموك کی توقع نہوں قومہلت دیے بغیراس کے عاجز دمجبور ہونیکا فیصلہ کرکے معاہد کا کتا ہت ختم کردیے ۔ امام ابو صنیف م اورا مام محيَّر مبني فرملتے ہيں اورا ما مابويوسع بي كے نز ديك تا وقتيكہ اس پر دو قسطوں كى ا دائيگي واجب مذہوجائے اس کے عاجز ومجبور ہونیکا فیصلہ نہ کرے ۔ فان مات المكاتب الد - الرايسا موكد مكاتب المحى بدل كما بت ادانه كيا موكموت كي عوش مي سوجك

ربلددئ

مد اخرب النوري شرط مگردہ اُتنا مال حیوار کرم ابوکراس سے بدل کتا ہت کی ادائیگی ہوسکتی ہوتو اس صورت میں احنات نے ہاتے ہیں کہاس کے معاہدہ کیابت کو ضبح قرار مذدیں گے اوراس کے ترکہ سے معاوضۂ کتابت کی ادائیٹی کرکے اس کی زندگی کے اخر میں اس کے آزاد ہونیکا حکم کریں کے اور بدل کتا ہت کی ادائیگی کے بعد اس کے باقی ماندہ ترکہ کے ستی اس کے دارت ہوں گئے ۔ حضرت امام شافعی کے نزدیک اس صورت میں بھی معابد ہ کتابت فیے ہو کر مکا تب کوب عالتِ غلامی انتقال یافتہ قرار دیں گے اور اس کے ترکہ کا مستحق اسکا آقا ہوگا ۔ انکا مستدل حفرت زید بن بابرے مالی قول ہے کہ مکا تب اس وقت کے غلام ہے جب تک اس پرایک درم بھی باقی ہو نہ وہ وارث ہو گاا در نہ اس کا کو نئ وارث بوگا - ا حناف کا مصندل حضرت علی کرم الندوجهه ا و رحضرات عبدالندا بن مسورد کا آنوال بین جرمیتی ا در عدالرزاق روایت کرتے ہیں۔ وان لم ميترك وفاعً وتترك وللزّا الإ. أكرمكات بوقت انتقال كون ال من جهورًا بوالبة بحالت كتابت يملا شده بجيحيولرا بولة يهجيط شده قسطور كيوانق معاوضة كتائبت اداكرے گاا ورمعاوضة كتابت اداكرنے كے لقد اسكابات مرفع مي قبل أزاد شده قرار دياجائيكا أوراس ير آزادى كا وكام مرتب بول ك اوراس كا بجريمي آزاد شمار ہوگا اور اگر مکاتب بحالتِ کتا بت خرید کردہ بجہ جھوٹا کر مرا ہوتو اس سے نہیں گے کہ یا تو وہ فوری طور برمال كِنَا بِت كِي ادائيكُي كروب إورا وانه كرسكنه كي صورت مِين غلام بوجاؤك الم الولوسوية و اما م محرة ان كيلة بعي وبي حكم فرمات بين جواد پر ذكر كيا كيا - امام الوحنيفية كے نز ديك اس فرق كاسب بيرے كه مهلت كا ثبوت اس وقت ہواکر تائے جبکہ اندروب عقد شرط تا جیل موجو د ہوا دراس کا ثبوت اسی کے حق میں ہواکر تاہے جوزیر عقد ہوا ورخر مدا ہوا بچرز پر عقد نہیں آتا کا اس واسطے کہ نہ اضا فرت عقد اس کی جانہے، اور نہ عقد کا حکم و ہاں تک سرایت سے ہو^سے ادرایز اندازید - اس کے برعکس کالب کتابت بیداشده بچه که حکم عقداس مک مرایت کف بوائے کیو نکاس کا انصال کتا بت کے وقت معالمکا تب تھا۔ اكا تب المسلم عدى على خوال الركوني مسلمان شخص الي غلام كسائة شرابيا خزيرك بدارمكا تبت اس كتابت كوفا سرقرار ديا جائع كال اس ليئ كه شراب وخنرير دوبون كاحكم يرب كري مسلم ان ميل مل رسية جانيكي صلاحية تنهي بهوى ليكن اكرعوض مي سراب يا خزير ديديواس كي زاد بهوجاك كاحكم كامركروه ابن قيت كى خاطر سعى كري كا واس اي كيميا ل يرعقد فاسر سوك كى بنار بررقبه كالومانا الازم اور ك آزاد بو جاي كى بنارير رقبه كالوالما فاكيونك دنسواري اسواسط بن فاسدكيطرة بهال ممى قيمت كا دجوب ہوگا . اور اگر آ قاایسا کرے کہ غلام کے ساتھ اس کی قبہت کے بدلہ مکا تبت کرنے تو اسے بھی فاسر قرار دیں گے۔ اس لئ كقيت غلام كاجهانتك تعلق ب وه وصف وجس ومقدار وغيره برتحافظ ساس بين جهالت ب-وان كاتب على حيوان غيرموصوب الزر اكر غلام كسائة كسى جانزر كم بداد كما بت كرل اوراس جانور كى محص صبن ذکر کردی گئی ہو۔ مثال کے طور ٹیر مبل ،اونٹ وعیرہ ۔اوراس کی کوئی صفت ذکرنہ کی ہوتو یہ عقبر

و و و و من النوري شرح التوالي الدو و من دوري التوالي ا کما بت درست ہوگا اوراس صورت میں اوسط درجہ کے جالؤر مااس جالوز کی قیمت کا و جوب ہوگا۔ا مام شا فعج کے نزديك بدكتابت درست مذ هوكى . قياس كاتفا صنهي يهي ب . اس كي ككتابت وراصل عقد معا وصنه كا أايج. ا دراس کی سیے کے ساتھ مشا مبت ہے ۔ توجس طرح اگر بدل مجبول ہو توصحت بیج کا حکم نہیں ہوا اسی طرح کتا بت نہی درست نہ ہوگی۔عندالا حنا ف کتابت *دوجہوں پیٹنٹل سے* ان میں نے ایک جہٹ مال کا تبادلہ مال کسیا تھ ہے بایں طور کہ غلام بحق آ قامال کے درجہ یں ہے اور مال کا تبا دلہ غیرمال کے سائمہ میں ہے بایں طور کہ غلام این ذات كُوخت مِن ال شمارينهي بهوتالهنداكيّا بت مِن جائز دنا جائز دومهلوبُون تواسے جائز رجمول كري م . رومكى جهالت تويه باعب صررتنهي اس كي كجنس وكركرويف كبعد جالت فاحشري اس كاشمار تنهي ربا وَإِنْ كِانَّ عِبِهَ يُهِ كِتَابِةً وَاحِلَا أَبَالْفِ دِنْ هَرِهِ إِنْ أَدَّيَّا عِنْقَا وَإِنْ عِزَا مُدَّ ا دراگرا آ قاا کیسکتابت کے اندر دوغلاموں کے ساتھ ہزار درہم پر مکاتب بنادے اور وہ ہزار داہم کی ادائیگ کردیں ہو آ زاد قرارہے إلى الرّقِ وَإِنْ كَا تَبِهُمَا عَلَا أَنَّ كُلَّ وَاحِيهِ منهُمَا ضَا مِنْ عَلَى الْأَخْرِجَازَتِ الكَّانَةُ جائیں گے ا دراوا مذکرنے پرغلا می کی جانب دالیس کردیئے جائیں گے اوراگردونوں غلاموں کو اس شرط کےساتھ مکاتب بنائے کہ ان میں سی وَا بَيُّهُمَّا ادّى عِنْقَا وَيُرجِعُ عَلَى شُولِكُه بنصفِ مَا ادِّى وَراذَا اعِنْقَ المُولَى مكاتب مُعْتَقَ ہرایک دوسرے غلا) کا ضامن شمار ہوگا تو یہ کہ ابت درست ہوگی اوران ہیں سے تو یعی رقم کی ادائیگی کردے دونوں آزاد شمار ہوں گے اور بعتقب وسَقَكَا عَنْهُ مَالُ الِكتابَة وَإِذَا مَاتَ مَوْ لَى المكَاتِ لَمُ تَنفَسِخ الكتابَةُ وَ دیے والا اداکردہ کا آدھا دوسرے سے وصول کولیگا ا دراً قاکے اپنے مکاتب کو اً زاد کردیے پروہ طقۂ علامی ہے اَ زاد کہوجائیگا اور کہ اسکال قِيلَ لَهُ أَوِّ المَالَ إِلَىٰ وَمِ نُتِهِ المَوْلَى عَلِي بَومِهِ فَا نَ أَعِتَقَمُ الْحَدُ الورَا فَا لَم يفا اس ساقط شار بوگا اور مكاتب آ قلك انتقال كے باعث كما بت كونسى قرار ديں گے اوراس ور ثلث آ قاكوال اواكردسية كواسطے بالاقساط عتقُ وَإِن اعتقوا معميعًا عتى وسقط عَنهُ مال الكتابة -كباجائيكا وراكرورتامي سوكونى دارت اس آزادكروب توآزادى انفاذ نبوكا اورتماك آزادكرني بروه آزاد شماركا وركباب كال ساقط بوكا نغت الى وضت إركاتب مكاتب بنانا - الدّق بنان بسقط : خم بونا - بانى مرسا -وان الت عبوية الإواركوني شخص دوغلامون كوايك براكات مثلة بزاردرابم يرمكاتب بنادك كدوه دوبون بزاردرابم اداكردين بوننب زادى سے ممکنار کہوجائیں گے اوروہ دو بوں اسے منظور کرئیں تو عقد کتابت کے صیحے ہونیکا حكم كيا جائيكا اوراگران دويوں ميں ہے صرف آنگ اس كومنطور كرے يو سے عقد كتابت باطل ہو جائے كار آسلے کہ یہ دوبوں کے ساتھ بیکھ وقت عقد کتا تب ہے جس میں یہ ناگزیرہے کہ دوبوں ہی اسے منظور وقبول کریں۔

اب اگردونوں اسے قبول کرتے ہوئے بدل کتابت کی ادائیگی کردیں تو دونوں کے صلقہ غلامی سے آزاد ہونیکا حکم کیا جائیگا۔ ا ور دولوں کے بدل کتابت اداکرے سے عاجز ومجبور ہونے پر دولوں غلامی کی جانب لوٹ اسٹی گے۔اوراگر ان

دولؤں میں سے ایک مجبور موجائے تو دہ معبتر ہو گا ملکہ اگر دوسے سے ادائیگی کردی تب بھی دولؤں آزاد شمار موں گے .اور حس نے ادائیگی کی ہوگی وہ دوسرے سے اداکردہ اوجی رقم لے لیگا۔

واذامات مولی المکاتب الزر اگر عقر کمانت کرنے کے بعد مکاتب کے اقاکا انتقال ہوگیا ہوتواس کی وجہ سے

عقركما بت فسخ وختم مونيكا حكمنهس كيا جائيكا ملكه مربحان ورثار منتقل موكل وجديه سيحكه ورثاري حيثت مزمواك کے قائم مقام اور جانسین کی ہے لہٰذا مکاتب مقرر کردہ قسطوں کیمیوافق بیر قم اس کے درنا رکو دیگااور اگر ان ورثارمیں سے کوئی ایک وارث اسے آزاد مین کرے تو صرف ایک کے آزاد کرنے سے وہ آزاد شمار نہو گا کیونکہ اس رو دیا سے از اور کا دین ہے جس کی ا دائیگی صروری ہے البتہ اگر سارے ہی ور تا راسے آزاد کریں تو از جانب میت برسب ور تا رکادین ہے جس کی ا دائیگی صروری ہے البتہ اگر سارے ہی ور تا راسے آزاد کریں تو از جانب میت

أزاد شمار بوگا وران كاراد كرف كوكتابت كاتمام كها جائ كا

وَإِذَاكَ البَولِي المُولِي أُمِّ ولِيهِ جَائِما فَانْ مَاتَ المُولِي سَقَط عَنها مَالُ الكتابَةِ وَإِنْ اوراً قا كابي ولدكومكاتب بنا فادرست ب اوراً قاك انقال براس سي كتابت كا بال ساقط قرار دياجائ كا - اوراكر وه وَلَهُ تُ مُكَا تَبِيُّهُ مُنُّهُ فَهِي بِالْخِيارِ مِإِنْ شَاءَتُ مُضَتُّ عَلَى الكتابِ وَإِنْ شَاءت عِجْزَتُ مكاتبه أقاك نطعن يجيكو جنم دك تواس يحق حاصل بوكاك خواه برستوركمابت برقرار ركح اورخواه خودكو عاجزت أبت كرت نفسَها وَصَاءَتُ أُمَّ وَلِيدِلدُ حتى تعرِقُ عندمَوْتِه وَانْ كَا مَب مُدُبِّرتُ مُا مَا فَإِنْ ہوئے اسی کی ام ولد باتی رہے یہاں مک کہ آقاکے انتقال برطقر غلای سے آزاد ہوجائے اور آقا کا ابن مدبرہ کو مکاتر بنا نابی مات المَوْلَى وَلا مال كَمَ عَيرَ هَاكِ النَّ بالخياب بين أنْ تسعى في تلتَّى قيمتها أوفي جميع درست بالبدا أكراً قاكا انتقال بوگيا اوراس كے پاس بحزيد بره كوئى مال بند مقا تواسے يوسی ماصل بوگاكدا بن قيت كے دوته إلى مَالِ الكَتَابَةِ وَإِنْ وَبَرَمُكَا مَبِتَ مُصَةً السَّلُ بِيرُو لَهَا الخيارُ إِنْ شَاءَتُ مَفَتَ عَكَ یس یاسارے الب کما بت کے اخریعی کرے اور مکا تبرکو مربرہ بنا ناہمی درست بوا دراسے یہ اختیار ہوگا کہ خواہ برستو رمکا تبریسے اورخواہ الكتابة وَإِنْ شَاءَتْ عَجَرُتُ نَغُسُهَا وَحَامَ تُ مُكَابِرَةً فَانْ مَهَمَّتُ عَلَى كَابِرِهَا اسے کوعا بر تابت کرے مربرہ بن جلے ۔ اگراس کے مکاتبہ برقرار رہتے ہوئے آقیا کا انتقال ہو گیا ہو وَمَا سَالْمَوْلِي وَلا مَّالَ لِهُ فَهِي بالخيارِ إِنْ شَاءَتْ سَعَتْ فِي ثُلَقَى مَالِ الْكِتَابِةِ اوراس كياس كوئي مال مدرما بوقات يرفق بو كاكركتابت كال كدوتهاني كاندرسي كرے اور خواه وَإِن شَاءُتُ سَعَتُ فِي ثُلِينَ قِيمِتِها عِنْدَا أَي حِنْفَةٌ وَإِذَا أَعِينَ الْمُكَاتِ عَبْدُ لأ سعی ابنی قیمت کے دونہائی کے اندر کرے ۔ امام ابو صنعة وسيم فراتے ہيں ادر مكاتب اپنے غلام كومال كے بداراً زادى

ا و اذا کا تب المهولی ام ولد الم المهولی ام ولد الم الموالی ام ولد الم الموالی ام ولد اوا ای ام ولد اوا الم المولی الم ولد الموالی المولی الم

وان کامتب مد بروت کے بات الا۔ اگر آ قااس طرح کرے کہ وہ باندی جواس کی مربرہ ہواہے بجائے مربرہ کے مربرہ کے مربرہ کے مربرہ کے مار تھا ہو جائے مربرہ کے است کیا تا ہو جائے مربرہ کے است کیا تا ہو جائے است کیا تا ہو جائے است کیا ہوتا ہے ہوگا۔ اب اگر اس کے بعد اس کے آقا کا انتقال ہو جائے اور وہ سوائے اس کی جو قیمت ہواس کے دو تہائی میں سعی کرلے اور خواہ وہ سارے مال کتا بت میں سعی کرے۔ حضرت امام ابو صنفی جو کھی کم ہو وہ اسی سی کو اور حضرت امام ابو یوسف فر المتے ہیں کہ ان دولوں میں سے جو بھی کم ہو وہ اسی سی کرائے میں امام میں اور اس کی قیمت کے دو تہائی میں کون ساکم ہے۔ جو کم ہو وہ اس میں سعی کرے۔ اس جگہ دوبا توں میں اختلاب فقہا رسامنے آیا، ایک تو یہ کہ اس کو حق جو کم ہو وہ اس میں سعی کرے۔ اس جگہ دوبا توں میں اختلاب فقہا رسامنے آیا، ایک تو یہ کہ اس کو حق

marfat.com

O DODGGGGGGGGGGG

انشرت النوري شريح حاصل ہے یا بہیں ۔ وقم یر کجس کے اندروہ ہی کرے اس کی کتنی مقدار ہو۔ امام ابولیو سفیج مقدار کا جہاں کہ تبسلق ب اس میں امام ابوصنفظ کے مہنوا اور اختیار کی نفی کے سلسلہ میں امام محسین کے مہنوا ہیں ۔ وان وبترمكاتبت كاحسم المتل بلوال - الرابسام وكم آقااين كسي مكاتبه باندى كو مرتبره بنك تواسيم عي قراردينك. اورباندى كويرحى حاصل موكاكم خواه ابنى كتابت يرحسب سابق برقراررس ورخواه ابنة آب كو عاجز وتجبوركم لمرا كر مدبره بن جلنے اگر باندی بدستور مكاتبه بى رسنا چائى ہوا ور آقا موت كى آغوش ميں سوجائے اوراس كے ياس بجزاس مربره ككوي مال موجودة بهولو اس صورت مين حصرت الم م الوحيفة فرمات بين كه خواه كتابت كمال نے دو تہائی میں سعی کرے اور خواہ بجائے اس کے اس کی جو قیمت ہواس کے دو تہائی میں سعی کرے ۔ حضرت امام ابولوسف اور حضرت امام محرج فرمات میں کہ ان دولوں میں سے جو تھی کم مرو وہ اِس میں سعی کرے کی ۔ لہٰذا اُس جگہ مِقَداً ربِيرِ تَوالْفاق بِهِوَا ورا بْخِيلَاف اختيار كرنے اور بنر كرنے ميں ہے۔ صاحب صفیٰ كتبے ہیں كہ اما م ابو صفهٰ ورصابین کے درمیان اس اختلاف کی بنیاد وراصل اعتاق کا متجزی ہوناا ور نہ بُونا ہے۔ اُمام آبوصیفی^{م ا}عتاق کومتجزی ذہا ہیں اور اس بنیاد پر ذکر کردہ مدہرہ کے ایک متہا بی کو ازادی کا استحقاق ہو چیکااور دو متها بی اس کے بدس ملوک رسیے بھراس کی آزادی و وجہتوں برستمل ہے۔ بواسطہ تدبیر جلدا ورفوری آزادی اور بواسطہ کتا بت وجل آ زادی بیس اسے بدل کتابت کے دوستانی اوراپی قیمت کے دوستَمائی میں کسی کی مجی سعی کے بارے میں اختیار حاصل ہوگا - امام ابویوسف اور امام محرف عتاق کے اندرتجزی سے پئم نہیں کرتے تو اس طرح ان کے نزد مکے لبض كة زاد بوجائے سے سارابى آزاد قرارديا جائے كا وراس يرفيت اور بدل كتا بت ميں سے كسى ايك كا و جوب ہوگا وربیعیاں ہے کہ اس کے نز دیک ترجیح اقل کو ہوگی لہذا آختیار دینائے فائدہ ہو گا۔ فى تلتى مال الكتاب الا - حضرت الم ابو صنفة اس ملك يه فرات بي كركما بت ك ال كيدوتها في من سي ك جائے۔اس کے برعکس سئلہ اولی ،کداس میں وہ فرملتے ہیں سارے برل کتابت میں سعی کی جائے کیوں کہ مرسلف مقصودگو یاکتابت سے مری کردیناہے۔ <u> وا ذا اعتق الديكانت</u> الإ الركوئ مكاتب الي غلام كوآ زاد كري تو وه آزاد م بوكا جاسيري آزاد كرنامال ك بدله بي كيون منه مو - اسى طرح اس كامبر كرنامجى درست منهوكا اس ايوك يدا غازين تبرع ب اورامساي بَنْ جَازال الركون مكات النه علام كومكات بنادك تواسه درست قراردي كاس لي كراسك واسطى ا است حصول مدل كتاب بوكا الم مزور اورام شافعي فرمات مين كرمكاتب كالهيه غلام كو مكاتب بناما درست نهيل . قیاس کاتفا صنه یی ہے بھردوسرا مکا تب اگر معاوصت کتائب اس وقت ا داکرے کہ انجی سپلا مکات آ زادہ ہوا ہو ىة اس صورت من ولا ركاستى سط مكانتكا قا بوكا وراسك أزاد بوجان كربداد اكرند برولاً ركاستى بها مكاتب بوكا. اسواسط كرعة دكر نوالا و بى سے اور آزاد بوجانے براس ميں المبيت ولا ربيدا بوجكى ہے -

mari@L.com

إ ذَا اعتِق الرجُلُ مَلوكة فولا وُهُ لَهُ وَكَالُوا المَا وَكُولُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَالْ جب كوئى شخص ابنے غلام كوآ زاد كرے تو ولا ركامستى وى بوكا اوراسى طريق سے جوعورت آزاد كرے تووہ ولارك حقدار موكى الندا سَامْيَةٌ فَالشَّرُطُ بِأَطِلُ وَالولَاءُ لِمَنْ اعْتُقَ وَراذَا ادِّى المِكَامَّةِ عَتَى وولَاءُ المُهُولِي اس كے بغیر دلام كى شرط كرنے برشرط باطل قرارد كجائيگى اور ولام كاستى آزاد كر نبوالا ہو گا مكاتب مبل كتابت اداكرنے برآزاد شمار ہو كا اوراس كى وَرانُ عَتَى بَعِدَ مُؤْتِ الْمُؤلِى فولا وُكُمُ لُوسَ فِي الْمَوْلِي وَرادَاما تَ الْمَوْلِي عَتَى مَلْ بَرُور ولار كامستى اسكا قاموكا درآ قاكے انتقال كے ليدا زاد بونے پراس كى ولاء كے مستى آ قلكے ورثام ہونگے ادرا قاكے انتقال پراس كے مدبرا درام ولد وَأُمْهَا نَّ أُولًا وَ لَا وَ لَا زُّهُ مُ مُلِكَ وَمُن ملك ذَا رُحْمِ مَعُورُ مِ عِنْ عَلَيْهِ وَولا وَ لا أ آ زاد قرار دیئے جائیں گے اورائی ولارا ن کے آ قالحیلئے ہوگی ا در ذی رحم محرم کے مالک ہوجائے پر قرم آزاد قرار دیا جائے گا اور دلار کم تی الک ہو إ وَاتَكُرُ وَيُّجُ عَنُهُ دُرَجُهِا اَمُتَ الأَخِرِفاعِتَ مَوْلَى الْامْسَةِ الامْسَةَ وَجِي كَامِلُ مِن العَبْ ا درجب کسی شخص کا غلاً ووسرے کی با ندی سے نسکار کرے مجمر با ندی کا آقا اسکو آزا دی عطا کردے ورانحالیک وہ غلام کے نطعیسے حالم ہوتو عَنْفَتُ وَعَتَى حِمْلُهَا وولاءُ الحمِلِ لمَولى الاهِم لاينتقِلُ عَنْهُ إِكِدًا فَانْ وَلِهُ تُ با ندی اوراس کے عمل کوآزاد قرارویں گے۔ اور حمل کی و لار کاستی اس کی اس کا آقا ہوگا اوروہ اس کسی وقت میں منتقل ہوگی البزاارو بعدَ عِتقِها لا الشَّعْرِفُ ستَّم الشَّهُ وَلا اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ فَا لَ أَعْتَى الانْبُ آزاد بمونے بعد جمیع سے زیادہ گذرنے پر بچکوجم دے تو اس کی دلار کاستی ماں کا آنا ہو گالبُذا اگر باب صلف نلاک ہے آزاد ہوگیاتو جُرَّةُ لاء ابنيت واستقل عَنْ مُولَى الامِّم إلى مُولى الأكب-د و اسبت لڑکے کی دلار کو کھینچ لیگا اور وہ کائے ال کے آ فاکے باب کے آ فاکی جانب ستقل قرار دیمائیگ

حتاب الولاء الزوئے لغت اس کے مضافی ، دوستی ، نزدیکی قرابت مداور ملکیت کے آتے ہیں اس سے مراد الیسی میراث مراد کے اس میں اس سے مراد الیسی میراث مواکرتی ہے جس کا حصول آزاد کئے ہوئے غلام یا عقدِ موالات کی بنا ریر ہوتا ہے

سبلی کانام ولارعتاقه اور دوسری کانام ولارموالا قاسے۔

مرے بواس صورت میں اس کے ترکہ کا مستی اسے آزاد کو ہوئے غلام کا انتقال ہوجائے اوروہ اپناکوئی وارث چھوٹر کرید مرے بواس صورت میں اس کے ترکہ کا مستی اسے آزاد کر سوالا ہوگا۔

واذامات المولى عتق مد بروية الح. يهان اشكال يه بيد ام ولدا ور مربر كاجها نتك معالمه به وه توا قا

ووق الشرك النوري شرط التوري شرط کے منے پر صلقہ غلامی سے آزا دہوتے ہیں تو بھر قاکو آنکی ولاء کیسے مل سکتی ہے ؟ اس کی صورت یہ بتائی گئ کہ آقادارہ ا مسلم سے تعلی کر دارالحرب چلا جائے اور قاصی اسکے انتقال کا حکم کرتے ہوئے یہ فیصلہ کردے کہ اس کی ام ولدا ور مربر آزاد ہیں اس کا آقا اسلام قبول کرکے دارالاسلام آجائے اور پھرمد بریا ام دلیکا انتقال ہوجائے تو ولار کامستی وإذا تذوج عكب رحب الم كوئي شخص اين إيسى باندى كوآزاد كريه حبك خاد ندغلام بهوا وربا مذى كے اسى غلام خاوند و یہ سے در ہے۔ کے نظمہ سے حمل ہوتو اس صورت میں اگروہ نبدا زادی چھ مہینے سے کم کے اندر بچرکو جنم دے تو اس بجہ کی دلار کا سے تی سے اندر بچرکو جنم دے تو اس صورت میں اگروہ نبدا زادی چھ مہینے سے کم کے اندر بچرکو جنم دے تو اس بجہ کی دلار کا سے اِس کی اب کا آقا ہوگا بشرطیکہ باپ دینمت زادی سر ملی ہو در نہ باپ کی آزادی کی صورت میں دہ اس بجہ کو اپنے آتا کی جا نب کھینچ لے گا اور بچہ کے انتقال پراس کی ولار کا ^{مست}ی اس بچہ کے باپ کا آ قا ہو گا۔ وَمَنْ تَزِوَّجَ مِنَ الْعُجَمِ بمعتقة الْعَرْبِ فولْدَتُ لَكَ أَوُلادُ افولا مُ ولْدَهُ الْمُوَالِيمَا ا در جوعجی شخص کسی عرب کی آزا د کی ہوئی عورت سے نکاح کرے اوروہ اولاد کو جنم دے بتے اولا دکی ولا رکا مستحق اس باندی کا آما عندُ أَيْعِنيفَةٌ وَعِمْ بِرحمها اللهُ وقالَ الويوسُف رحمُ اللهُ يكونُ ولاءُ اوَلا دهَالابيهِمُ بوگا · ا مام الوصنيفة اورا ما محرّ يهي فرات بي اورا ما الويوسف ي كنز ديك اولاد كي دلار كاستى ان كاباب مواكا -الأكنَّ النسَبَ إلى الأباء و ولاء العتاقة بالعصيبُ فانْ كان للمعتق عصبَة مِنَ النسَب اس كي كدنست آبار كى جانب سے بواكر تاسيدا در آزاد شده كى ولار تعصيب كاست دلندا آزاد شده كاعصب نسبى بوسد برو، ئى فَهُ وَاوْ لَى مِنْ مُا فَ لَـمُولَكُ وَ عَصِيمًا مِنَ النسَب فميرات المُعتِق فَانُ مَاتَ المَولِ ولاركا مستى بوكا اورنسبى عصبه مرجون براس كى مرات كاستى أزاد كر منوالا بوكا بمعراكر آقا كانتقال بوجائيادر تُمَّ مَاتِ المعتَقُ فَمِيراتُ البِي المولَى وُونَ بناتِم وَليسَ لِلسَاء مِن الولاء إلا اس كے بعد ازاد شده كا تقال بولواس كى ميراث كے مستى آتاك لاك بول كے لوكياں بني البترانكى عورتين مستى ولار بول گ مَا اعتَقَىٰ أَوُ اعتِيَ مَن اعتِقِينَ أَوْكَا تَبُن ادْكَاتُبُ مَنْ كَاتِبُ أَوْدِيُّرَنُ أَوْدٍ بَيْرَ جمول ازاد کیایاان کے ازاد کردہ کی آزاد کی ہوئی یاان کے مکاتب یا مکاتب کی عوتیں یاان کے مربر یاان کے مربر کی موتی

ا مرائم می می می خوشی الدیم ا

مع الشرفُ النوري شرح المرابي الدد وسيروري م عقدِموالاة بي كيول ذكريكا بو اسطة كرازروئ ضابط آزاد كرده كما آقاموليً موالاة برمقدم بواكريّاب -امام ابويوسعت ْ اورا مام مالک علام الله المام الله المسترك زديك اس كى اولاد كا حكم باب كا سا قرار دي م كي بس اس كى ولاركا مستق اس کا باپ ہو گا۔ وولاءالعتاقية تعصيب الحزو وارت كےسلسليس آزاد كرنيوالانسبى عصبات كے مقابلہ ميں مؤخرا وردوى الارحاكے يهل برواكر تلب اور مردول كواس كا دارت قرارديا جا تاب عور لوس كونهيس لبذا الرازاد شده كاكوني عصر نسبي موجود میں کسی کومٹلا خالہ کو چیوڑ کرانتقال کرے تو اس کی میراٹ آزا د کرنیو الے کی ہوگی خالداس کی مصتی مذہو گی - ادراگرالیسا ہو کہ سیلے آزاد کر منوالے کا انتقال ہو جائے اور مجمر آزاد شرہ مرہ ہو اس کی میراث کی ستی آزاد کرنیو الے کی فرکاولا ہوگا ادديرن الداس كى صورت يه بى مثال كي طور بركونى عورت غلام كو مربنات كى بعيد اسلام سے معركردالاب بیون جائے اوراس وجہ سے وہ مربر طقة فلاى سے آزاد ہوجائے اس كے بعدوہ اسلام قبول كركے دارالاسلام آجائے ا در میرمبر کا انتقال بهوجای تواب مربر کی ولارکی ستحق به عورتیں بہوں گی -<u>ا وجوّ و لاء آلی به</u> مثال کے طور برکونی عورت اپنے غلام کا نیاح کسی آزاد شدہ عورت کے سائھ کر دے اوروہ بحد کوحمٰ دے بواس بچپکو ماں کے تابع قرار دیتے ہوئے آزاد شمار کریں گھے اور اس کی دلار کامستحق مال کا آ قاہر گا باپ کا آ قا سنیں ادر *اگرعورت نے* اپنا غلام آ زاد کردیا تو یہ غلام تو بچہ کی ولار اپن جانب کھینچے گا اورعورت اینے آزاد کردہ کی ولار ا پن جانب کھینے گی۔ اب بچد کے مرجانے براس کی میراث کامستی اس کا باپ ہو گا اور باب کے نہونے کی صورت میں اس کے باب کو آزاد کر سوالی اس کی ستی قرار دیائے گی۔ وَإِذَا تُوكَ السَولَى إِبِنَ وَأَوُلا وَ ابنِ الْحَرُ فِميرا ثُ المعتَق الابن دُوك بني الابن ادراگر آ قالولا اور دوسرے اولے کی اولاد جوڑ مائے تو آزاد شدہ کے ترکد کاستی رو کا ہو گاروک کی اولا دید ہوگی ۔ لانّ الولاءَ للكَبِيُودَ إِذَا اسُسُلَمَ رَجُلُ عَلَىٰ بِدِرجُلِ وَوَ الاهُ عَلَى أَنُ يَرِثُمُ وَيعقل عن اس واسطے کہ ترکہ بڑے کیواسطے ہوتاہے اورجب کوئی شخص کسے شخص کے اہمة اسلام قبول کرتے ہوئے اسکے سائمة موالاہ کرے کہ وہمال إِذَاجُني آوُاسُلُمَ عَلَا يَكِدِ عَلَا وَوَ اللَّهُ فَالولا مُصِينَحٌ وعقله عَلَى مَوْ لا كُونَ مَا تَ شخص اورث اور ما وان جنايت وين والا مو كا ياكسى دوسرے كم الته براسلام قبول كرم اوراسكے سائة موالاة كرم يو ولاء درست موكى -وَلا وَاسِ فَ لَهُ فَعِيْراتُ مُا لَلْمَولَ لَى وَانْ كَانَ كَادِثُ فَهُوٓ أَوْلَى مِنْ وَلَلْمَوْكِ ا در آ دان (کا وجوب) اس کے آ قابر ہو گا اگر وہ بغیر وارت جبوڑے انتقال کرجائے تو اس کا ترکہ آ قاکو ملے گا اور وارث ہونے پر وہ اس کا آقا أنُ ينتقِلَ عن بولائم، الى غير، مالكريعقل عند فأن عقل عند لم يكن لذاكُ سے زیا دوستی ہوگا ا درموالا قرمنوالے کیلئے ابنی ولا مکسی دوسرے کی جا نبہنتقل کرنا درست ہے جب بھکداس کی جانبے تا دان جنایت مواہمو

اخرف النوري شري يتحوَّل بوكا بُم الرضيع وليس لمؤلى العِسَاعَةِ انْ يُو الى احَداً ا ادرا کراسکی جانب سے نا دان جنایت دیدیا تو بھرمنتقل کرنا درست نہو گاا دریہ درست سنیں آزاد شدہ کیلے کہی کے ساتھ موالا ہ کرے ۔ ولارموالا فأنخر متنعلق تفصيلي لغات کی وضاحت ،۔ ولاءَ ، میراٹ ، ترکِه - عَقِلَ ، تاوان ، جر واخاترك المولى ابنا الانه الرائيسا بوكراً قانے بوقت انتقال بیٹا اور بیٹے کی اولا دچور موج موج اولا دمحروم رہے گی کیونکہ آقا سے بیٹے کی نسبت بیٹے کی اولاد کے مقابلہ میں قوی اور وا ذا اسلم رجل الزار الركوئي شخص كي المحقول اسلام كرك اورجس كي التحدير يتخف اسلام لايا بهو اسی کے ساتھ یہ موالا ہ کراے کہ اس کے انتقال پرومی اس کے کل ترکہ کامستی ہوگا اور اس سے کسی جرم کا ارتکاب ہو ہ وى اس كى جانب سے جرماندكى اوأيكى كريكا احداث كے نزد كيث اس طرح كاعقد كرنادرست ب اوراس و مسلم في انقال بر اگروه بغیروار شب انتقال کرے تو مین شخص وارث قرار بانتگا ا درجنایت کی شکل میں اسکی جانب ادائیگی آ وان بھی کر نگا - حضرت امام مالکے آ و رحضرت امام شافعی کے نز دیکے موالا ق کاکوئی اعتبار منہیں ۔ ن كے نزديك وائت باعتبارِ نص يا او قرابت معلق ب يااس كالعلق زوجيت و اور مدين لحاظے اس کا تعلق مع العتق ہے اور اس جگه ان دولؤں میں سے کسی کا وجود منہیں ۔ ا خات کا مصتبل ہے آيتِ كريمة وُالنَّذين عقدت أيما نكم فألو مم نفينهم " (اورجن لوگون سي تمبارك عبد سنده بيويزين كواكا مديد) وَلِلْمُولَىٰ النَيْنَقُلَ عَنْدَالِ فَرَاتِيلِ كُمُ عَقَدُولا رُكِيلَ وَالْمِكِيلِ السَّوقَتُ تَكَ اسْتُمنتقِل كُرِنا إور بجليعُ اسْ سی دورسے موالا قر کرنا درست سے جب تک کم اس شخص نے اس کی جانب سے تا دان کی ادائیگی اس کے سی جرم کے ارتکا ب عض ذکی ہو اگر وہ تاوان جایت ادار جکا ہو تو تھر منتقلی کاحق بر قرار ررسے گا۔ اس لئے کہ اس صورت یں محض اس کا حق سنیں رہا ملکہ اس کے ساتھ دوسرے کے حق کا تعلق بھی ہو چکا ہے اورا دائیگی جنایت کے بعد دوسرے سے و دوسرے سے عقدِ موالا قریرے بیں پہلے شخص کا طرر بالکل عیاں ہے اوراس مزر رسانی کی سٹر غا اجازت مہیں اسى واكسط اس صورت مين د وسرك كم سائمة عقد موالاة كرت سے احتراز كا حكم كيا كيا-

مي المن الحيات جنايات كابيان القُتُلُ عَلِينَه مِسَدِه اوْجُهِ عَمَدُ وَشِرُ عمد وَخَطَأُ وَكَا الْجُوى عَجُرى الخطاء والقتلُ قل ما یخ قسمون برشم سه داری در در شبه عمد دس خطار درم و قائم مقام خطار دری تستل بسد ، فالْعُمُدُا مَا تَعُمُ مَدَّ صَوِيب بِسَلاج أَوْمَا أَجُرى عَجُرى السَّلاج فِي تَعْرِيقِ الاجزاءُ الْمُعَلِّ ہے۔ یو بخب ارباس کے ذریعہ جوا حیسزار کے الگ کرنے میں بتم پیسا بھرارے کے تعدیم نام ہے شلا دھادال مِنَّ الخشب وَالْحَجِووالسَّاسِ وَموجبُ وٰلِكَ المما مَسْعُرُو الْعَوِيُ بِالْا أَنْ يَعِفُو الأولسَاءُ وَ لکڑی اور تِمُسراور آگ ۔ اس کا مآل گناہ وقصاص ہیں۔ الّا یہ کہ اولیائے مقتول در گذر کریں لَاكَفَا مَا لَا فَ مِ وَشِيرُ الْعَمَدِ عَنِدَ إِلِي حَنْيَفِكَ رَحْمُ اللَّهُ أَنُ يَتَعَمَّدَ الضوبَ بَالْيُسَ قتل عدس کفارہ کوئی سنیں بسشبہ عمد الم ابو حنیفہ رحمہ اللّٰہ کے نز دیک اس کا نام ہے کہ اس کے ذریعہ مارے کا قصد بسَلاج وَلا مَا ٱجرى بَحُواءٌ وَقَالَ رَحِهِ مَا اللَّهُ شَبْمُ الْعَبْدِ ٱنْ يَتَعَبَّد صُوبَ مُ سِدَ بُوكِ جِهِ مُنْ بَعِيَارِين شَمَارَكِياجاً بَهُواور: بَعِيارِكَ قائمُ مَقَامِ المَابِويُسِيُّ اورانامُ مُرُرِّكِ نِرُوكِ اسِكَ وَرَيْهِ ارْبَكَ قَعَدُ لا امْ مُؤْكِكُ نِرُوكِ الْكُونَ الْمَامِرِةُ يَقْتَلُ بِهِ عَالَمِهِ ۖ وَصوحِبُ وَٰ لِكَ عَلَى الْقُولِينِ الْمَهَا ثَمْ والْكُونَ بِرَقَّا وَ لَا قُودَ فِي کرجی ہے عموٹا آ دمی مرتا نہ ہو د ویوں قولوں کے مطابق اس کا ہاک گیاہ د کفارہ ہیں اس کے ایذرفیصا میں توسیس مگر ک دِيتُ مَعْلَظَةٌ عَلِى الْعَنَاقِلَةِ وَالْحَظَاءِ عَلِ وَجِهَ يُنِ خَطَاءٌ فِو الْقَصُدِ وَهُوَ أَنُ يُرَّعِ شَخْفَ السب داء اراده مي بِطِينَ الْمُهُوا فَاذَا هُوَ أَ دَمِيٌّ وَخَطَأَتُوا الْفِعُلِي وَهُوَ أَنْ يُرْمِر غَرُضَا فيصبُ أُدمِتْ خال كرتے ہوئے ارب اور وہ آدى كى در، فعل من خطار . وہ يدكم ترك فيا مر ارا مر ادى ك لك كيا . وَمُوجِبُ ذٰلِكِ الكِمَا مَ تُو وَالْهِ دِيرُهُ عَلَى العَاقِلَةِ وَلَا مِأْتُ مُدنِيهِ وَمَا جِرِي عَجِرِ-اس کا آل کفارہ اور کنبے کے لوگوں برخون بہا ہے۔ اوراس کے اندر گیاہ نہ ہوم اور قائم مقام خطار یہ الخطاء مثِلُ النائمة بنقلبُ عَلَى مُرْجُلُ فيقتلُهُ فِيكُمُ مُرَكِّهِ الخِطَاءِ وَإِمَا القَتْلِ بِسَبِ كَحَا مثال کے طور پرسو سوالاستعمل کسی پر گرجائے اور اسے الماک کردے یا یا عتبار حکم خطار کی طرح ہے اور قتل نسبب ید کد دو سرے البيروو أخع الحجر في غيرملك وموجه اذا تُلفُ فيه أذ هي الديت عوالعا قلة شخص کی گلیت میں کمواں کھو دارا کے اور تیمر رکھ دے اس کی عقوبت اس کی وجہ سے آدمی کی ملاکت برکعنبہ والوں بردیت ہے . وَلاكِنَّا مُرَّةُ فِكُلَّا ادراس کے اندر کونی کونارہ منیں ہو

غرت الم وصف المائشم إنا جائز فعل ، گذاه ، جرم - القود - قصاص ، مقتول كے بدلہ قائل كوتنا إذا عز خنا ، مطلوب ، حاجت ، نشا مرجس پرگولی ماری جائے - جمع اعراض . القتل على خدسترا وجبرالز قل حسك أحكام آمر بيان كرُ جارب بن اسكى يا كخ تسين بين دا، عدد در، شبرعدد ۱ خطار دم، قائم مقام خطار دهى قتل بسبب - قبل عد إسر كما جاتاہے کہ چاتو وغیرہ کے دربیہ یااس کے قائم مقام دوسری ایسی چیزوں سے اراد ک^ی قتل کیا ملئے جود هارد اربون ا در ان سے اجز ارکے الگ کرنیکا کام لیا جا تا ہو۔ مثال کے طور پر پؤک دار و د هَار دار پیفرو عیرو ۱۰ س **طرح قتل کردیے سے نتیجۂ دوباتیں لازم آئی ہیں۔ ایک گناہ اوردوسرے قصاص بینی جان کے بدلہ جان ۔ قبل سیمتعلق ارشاد** رمائي بيم ومن قتل مؤمنًا متعدًا فجزارة جهم خالدًا فيها وعفن الشرطيه ولعنه واعدَّله عذا أباليما "داور ويتخص كسي مسلمان کوقتل کرڈا لے بواس کی سزا جہنم ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہنا اوراس پر الٹریقالے عضیناک ہوں گے اوراس کوائن رحمت سے دور کردیں گے اور اس کیلے بڑی سزا کا سامان کریں گے ، قصام کے بارئیں تفصیل بیسے کہ مقتول کے اولیا مرکو میر اختیار ما صل ہے کہ وہ دو چیزوں میں ہے کوئی ایک ختیار کرس یا تو قصاص کیں تعنی مقتول کے مدلہ قاتل کی جان یا خون بہالیکر قصاص سے دست بردار ہوجائیں قصاص کے بارسے میں احناف اس آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہیں" کمیت علیے کم القصاص فی القتلی" دیم پر د قالون، قصاص فرض کیاجا آہے مقولین بقتل عرکے بارے میں) یہ حکم قل عرکا ہے۔ نیز طبران وغیرہ میں روایت ہے کہ سزائے قبل وَكُلُكُفَاسَة فَيْ المِوَ قَلِ عَرِكا جِال مُكتبل بِعاس كاندركون مجى كفاره منهي - حضرت امام شافعي كنزدمك كفاره لي كريمقا بدو ترا خطا قبل عدي احتياج كفاره براسي بون بي احناك فراية بي كردوسرك كناوكبيره كياره قبل عد مى كبير وكنا و مي سعب اوركفاره ك اندرايك طرح عبادت كايبلوس، للنذا قل عد جوكنا وكبيره ب اس كا وشب العيم عندابي حنيفة الا - حضرت الم الوصيفة فرات بي شبرعرات كما جا باب كرقاتل مقتول كوكسى السي چيز سے قتل كرے جس كاشمار تھ ميار مي المجميار كے قائم مقام بين موتا مو اور ساس كے درايد اجزائ ورالك كي جلت بول إورام الويوسف والم محدود والم شافعي كزديك شبر عمديه كهاناب كمارف والأكسي كواسطرت كي چيزے ارنے كا قصد كرے جس سے عمو اا وراكٹروبيشتر آدى باك نه ہوتا ہو مكر و ه اتفاقاً اسى كى حزب سے بلاك بوگیا ہو۔ دونوں قولوں کے مطابق جس سے اس کا اُرتکا کبہوا ہو وہ گنا بھاریمی ہو گا اور اس پرکفارہ مبی وا جب بوكا البتراس مين قصا ص منهين أيكاكه جان كي بدله جان في جائع كيونكم ارتبواك كاراده الماك كرنيكا منين مقاادر مذجس سے مارا وہ ہلاک /زیکا کا رہما - حصرت امام مالک کے نزویک قتل کی دوہی قسمیں ہیں داء عمراقتل دین خطار قتل ۔ شبه عدمین قال کے کنبر کے لوگوں پر بڑا معاری خون بہا واجب کیا گیا۔

ود الشرفُ النوري شرح المراي الدو وت مروري الله و الشرفُ النوري شرح المراي الدو وت مروري وَالْخطاء على وجهان الإقل ك قسم سوم قبل خطار قرار دى كئ. يه دوممول پر تمل سه دا، اراد ه ك خطار بعن كسي شخص ك مثلاً شکار سیحتے ہوئے تیرارے اِ ور پیراس کی غلطی فل ہر ہوا وروہ بجائے شکار کے ادمی نیکے ۲۰ فعل میں خطار۔ اِس کی صورت یہ ہے کہ تیراپنے نشا نبیرارے مگروہ بجائے نشانہ کے کسی آدی کولگ جائے اوروہ فعل خطار کے باعث موت کی آغوش میں سوچائے اس خطاء کے متیج میں قاتل پر کفارہ اور کہنبہ کے لوگوں بردست کا وجوب ہو گا مگراس ہاکت کیوجہ سے ہلاک كرنوالاكنا بكاريه بوكا-<u> وما اجوی مجری الخطاء ال</u>د. قتل کی قسم حیارم قائم مقام خطار قرار دی گئی - اس کی صورت برب که مثال کے طور پر کوئی دمی نبیند کی آغوش میں ہوا دروہ اِسی حالت میں کروٹ بے توکسی شخص برجا ٹرے اور دہ دوسرانتحض اس کے باغث مرحائ توسيمبى ازروع مكم قتل خطاءكى طرح بهو كاكه كفاره واجب بهو كا اورا بل كننه برديت كا وجوب بوكا واماالقتل بسبب الد. قتل كي قيم يخم قتل بسبب سير اس كي صورت يدب كه مثال كي طور يركوني شخص حاكم س پروا نیزا جازت لئے بغیر کسی دوسرے کی مکست میں کنوا ں کھدوا ڈالے یا مثلاً بلا جازت چھررکھوا دے اور بھراس کے ہا کوئی شخص ملاک ہوجائے کو اس صُورت میں کینہ دالوں پر دیت تو وا جب ہو گی مگر گفارہ واحب نہ ہو گا^{گا} والعتصاص واجب بقتل كل محقوب الدم على التابي دا واقتل عدَّ اولَيْسَلُ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ قصاص براليے شخص كے عمد اقتل بروا حب مو كا حس كا خون دائى طور بر محفوظ مو . اور آزاد آدمى آزاد آدى كومن قل كما جاكا الحكر بالعنب والعبث بالخرو العبث بالعبب والمسلم بالنمق ولا يقتل المسلم بالمستاس اوراً زاد خف غلام كے عوض اورغلا) آزا د آدى كے عوض اورغلام بوض غلام اورسلمان بعوم ذى قتل كياما يكا اورسلمان بعوض مستابن تُقل وَيَقتل الرحِلُ بالمَرأَةِ وَلا يقتلُ الرَّجُلُ بِأَبنِهِ وَلا بعده وَلا بمُدَ بَرِّه وَلا بمكامَّه وَ لأ نہیں کیاجائیگا اورمردیوص عورت قس کیاجا ٹیگا اورمرد اپنے اوکے اوراپنے خلام اوراپنے مربر اوراپنے مکاتب ا وراپنے اوسے کے علاک بعبدوله؛ وَمَنْ وَمَ تَ قَصَاصًا عَلَى أبيرٍ سقط وَلايستوفى القصاص الابالسَّيُفِ -كي عوض قتل منهي كيا جائے كا اور جوشخص ابنے والد برور رہ قصاص بنا توقصاص ساقط قرار ديا جائے كا اور قصاص بزريعة تلوار ليا حاليكا -قصاص لئے جانیوالے اور قصاص بری کو گؤنکا ذکر مری و میسی القصاص واجب بقتل الد فراتے ہیں کہ تصاص ہرایے کے قتل کے باعث رائی فرائے ہیں کہ تصاص ہرایے کے قتل کے باعث رائی فرر پر محفوظ ہوا ورکسی بھی وقت اس کا خون بہانا مباح نه ہو۔ سہاں تا بیدی قید کے باعث ستامن اس تعربیت شارج ہوگیا کہ مُٹ تامن کا خون اسی وقت

مد اسرت النوري شرح يمد محفوظ كها جأسيًا جب تكث كدوه وارالاست لا ميس پروانه امن حاصل كرك مقيم بو حبب وه وارالا سلام سے جلاجائے تواس كاننون بفي فحفوظ ندرس كا- قصاص كاوجوب ان آيات سے نابت ہے *. يا يہاالّذين اُمُنواكت عليكم القصاف في القتط ألوم بالحر والعُندُ بالعندِ والأنتى بالانتى دالآية) داك ايمان والوئم يرد قالون ، قصاص فرمن كما جاما ہے آ زا دا دی کرازاد کہ دمی کے عوض میں اور غلام غلام کے عوض میں اورعورت عورت کے عوض میں ، وبقتل الحويالحيِّ والحويالعب الخ- فرماتيهي قائل كوبعوص مقتول موت كے گھاٹ امّار دیا جائے گا اس سے طع نظر كه تفتول آزاد شخص بهوياوه آزاد منه مو ملكه غلام بهو اوروه مذكر (مرد) بهويامؤ من (عورت) امام مالك اما شافعی اورا مام احمد میک آزاد شخص بعوص غلام قتل منه بو گابلکه اس صورت میں قتل کرنیوا لے برقعیت غلام كة تا وان كا وجوب بهو كال اس لية كه آيت كريمة الحرم بالحرج والعبر مبالعب " ياسي . اوراس كالقاصنه بير بوكا كم آزاد شخص بعوص غلام موت کے گھاٹ نہا تا را جائے۔ علاوہ ازئیں قصاص کی بنیا د برابری پرہے۔ اور آزاد شخص وغلام کے درمیان برابری نہیں اس واسط کہ آزاد شخص کی جیثیت مالک کی ہوتی ہے اور غلام کی جیثیت ملوک کی ، اور برونا قادر بوك كى نشانى سے اور مملوك بونا عابر و مجبور بوك كى نشانى - احناف فراتے ہيں كه ارمشاد ربا ن" ولنفس بالنفير" مطلقًا ہے تواسے آیت کریمہ (لحر بالحے" کیوا سطے ناسخ قرار دیا جائے گا ۔ بولا مرسیوطی دزمور يس حضرت عبداللم ابن عباس رصى الشرعندس اسى طرق نقل كرت بيس فيزردايات صحيح مين مي مع معلاقات _ نيرسورة مائر مي ارشادربا في الله وكتب عليه عرفيها ان النفس بالنفس " أوربم ف ان يراس داوراة) میں یہ بات فرض کی تھی کہ جان کے بدلے جان) حضرت تعالی اس آیت کی تفریر کرتے ہوئے فراتے ہیں۔ النفس بالنفس " مين آزا داورغلام اورمسلمان اوركا فراور مرد وعورت اوركبيرا ورصغرا ورسرليف اور ذيل ا دربادشاه اوررعیت سب داخل ہیں البتہ خود اینے مملوکھ غلام اوراین اولا دیے قصاص میں مذمارا جانا اجماع وحديث سے ابت ہے۔اسسے ابت ہواكہ ائر ثلا فركا آيت ميں ذكر كرد و تقابل سے استدلال والتمشلم بالسذهي الإ-الرمسلمان كميي ذمي كوقتل كردي تواس كي عومن اس مسلمان كوقتل كياجلية كالمحتضرت فعی بخاری شریف وغیره میں مردی اس روایت استدلال کرتے ہوئے کہ موس کا فرے بدار قتل مہیں فرائے ہیں کہ بوض کا فرمون کوفتل ندریں گے۔ احنات کا مصدل سبقی ویزہ کی بدروایت ہے کہ میں اپنا ذمہ پوراکر نیوالوں میں زیادہ دمہ پوراکر نیوالا ہوں۔ امام شافعی جس روایت سے استدلال فر ما رہے ہیں اس میں کا فرسے ذمی د دارالا سلام کا غیرمسلم باشندہ)مقصود سہیں بلکہ حربی کا فرمقصود ہے اور قصاص کا ولا يقتل المسلم بالمستابس الز- الركوني مسلمان اليهري كافركوقتل كرد اله جويروانه امن حاصل كم امين آيا بولة اس كے قصاص ين المان قتل منبى كيا جائے گا -

الرف النوري شرح المراي الأدد وتر روري الم ولويقل ورجل بابسبها الو الرايسا موكد كسي معى وجسه باي اسفيط كوموت كمفاط المارديا تواس كاس ارتکاب قتل کیوجہ ہے باپ سے قصاص لیتے ہوئے اسے بیٹے کے عوض قتل ند کریں گے۔ اس لیے کہ ترمذی اورداری یں حضرت عبدالترابن عباس سے روایت ہے رسول الترصلے الترعلیہ وسلم نے ارشا و فرایاکہ " وروبقا و بالولدوروور رس رولدكا قصاص والدسيمنين لياجائے كا اس ميں امام مالك يكا خلات ہے۔ ان كے نزدكے اگر والد اپنے بحيہ كو ذ نج كرد ب تواس يرقصاص آئے گا-وَلِه بعبرة وله بمدر ب الإ - الركسي تخص ف الني خالص غلام كو بلاكث كردياتواس رفصاص م آئ كا اس لي ك و ہ اس کا مملوک تھا اور آدمی کے اپنی ملکیت کے ضائع کردینے پرکسی چیز کا وجوب تنہیں ہوتا ۔ اسی طریقہ سے اگر کوئی شخص آینے مربر یا مکاتب کو بلاک کردے تب بھی قصاص کا وجوب نہ ہوگا۔ اس لئے کہ مدبر بھی اس کی ملک میں وا خل بے اور رہا مکاتب ہو تا وقتیکہ وہ بدل کتابت کی اوائیگی مذکردے غلامی کے زمرے سے تنہیں کلتا۔ ایسے ہی اگر با یہ اپنے لوٹے کے غلام کوموت کے گھا ط ا آبار دیے تواس صورت میں بھی باپ پرقصا ص نہ آئے گا ۔ اسکے کہ ارشا دِرسول الشّرصل الشّرعليه وسلم كے مطابق لوكا اوراس كامال دگويا > باب د نبي > كاس -ومن وروث قصاصًا على زيسي الو- الراركا والدك قصاص كا دارت بن جائ مثال كے طور بروالدائي خركو ملا*ک کردے اور خبر کے اسکی اہلیہ کے سوا وارت نہ ہو۔ اس کے بعد عورت بھی موت* کی آغوش میں سوجائے اور قت ل كرنبوالي كفطفه سيد يبدا شده اسعورت كالوكااس كا دار شب ادروه اس قصاص كابهي وارت بي جس كا وجوب اس كے والدير مهونة بيقصاص ساقط قرار ديا جائے گا-<u>ولونستوني دِلقصافي دِلوبالسيف</u> الح -عندالاحنا ب قصاص ين حكم يسب كم محض الوارس لياصك نوا وتس كراني والاقتل شده كو بجاع الواركسي دوررع مسارك ورلعه الاكت كرك - حضرت المام شافعي ك ترديك جس طهر قال نے کیا ہو مفیک اس طرح اس گونمی قبل کیا جائے گا مگراس فعل کا مشروع ہو اس مطرح و حدرت الم مالك ، حضرت امام احريث راوراً صحاب طوامر كالبحي ميى قول ب. ان كاستدل بخارى ومسلم من حضرت الن يسم مروی یہ روایت سے کہ ایک میودی نے ایک عورت کے سرکودو پھروں کے بیچ کیا ۔ اس سے بوجیا گیا کس سے تیرے سأئة ايساكيا كياية فلال فلان يكيا ؟ حتى كريبودى كأنام ليا كيا تواس يرسر كاستاره كيا أبهر ميودى كوبلايا كيا تواس في اعتراف كيالورسول الشرص الشرعليه وسلم اس كاسراسي طرح تحيلة كاحكم فرمايا - اخاف كام سندل وارقطن وغيرو مين مروى رسول التر صلے التر عليه وسلم كل به ارشا دسية كه قصاص بزريعه للوارسي ب . ربا مذكوره بالا روایت میں سروی کے سر کیلنے کا ذکر تو اس کے ستعلق مختشی مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ وہ قصا ضانہیں سیاستہ تھا یااس کے عہد شکنی کے باغث تھا۔ وَاذَا قُتِلَ المِكَامَّبُ عَمَدُا وَلِيسَ لَهُ وَاسِثُ إِلاَّالْمَوْ لِي فَلِهُ القَصِاصِ إِن لَمِ مُلِرَلِّ ا ورجب مكاتب قصدًا مار فوالا جائے اور بجراً قا وه كوئى وارث مر ركها مولة است حق قصاص مو كا بشر طيكه مكاتب سن

معد الشرب النوري شرح = ۲۵۲ وُفَاءٌ وَرَانُ مَرْكَ وَفَاءٌ ووَاس مُنهُ عَيِوالمُولِ فَلاَقْصَاصَ لَهُمُهُ وَ ان اجتمعوا مُعُ المؤلِك و ال منه تعبورًا ہو۔ اور اگر اس نے مال جھوڑا ہوا ور آ قا کے سوا اسکاکوئی وارٹ ہوتو انھنیں جی قصاص نہوگا خوا و وہ آ قاکے ساتھ کیون مل گئے إذَا قُتُلَ عَدَلُ الدِهُنِ لَا يجبُ القصاص حتى يجمِّعُ الداهنُ والمُرْتِعِنُ وَمَنْ جَرَحَ رَحُبِلًا يوں اور من ركھے ہوئے غلام كے قبل بروجوب قصاص نہ ہو كا حتى كه اكتھے ہوں دا بن ا ورم متن اور وشخص كسى كوعمدًا مجرد ما كردے عَمَدًا فَلَم يِزِلُ صَاحَبَ فَرَاشِ حَتَّ مَانِتُ فَعَلَيْ القَصَاصُ. ا وروه مجود ت صاحب فراش رس حتى كرموت كي اً غوش مي سو جائے تواس ير و جوب قصاص بروگا . وَاذَا قَتَلَ المَكَابِّ عِمِينًا الْهِ وراصل مِكَاتِبَ قَتْل كامعالله جارتكاو ريمتمل و ا دروه چارشکلیں حسب دیل ہیں دار کوئی شخص ایسے مکات کوموت کے گھا ہے آبادات جومعاوضة كتابت اوراً قاكو جيور ملك . د٧ مقتول مكاتب كا آ قاكسوا دوم اوارث بو د٧٠ مكاتب اليسي حالت مين قتل كميا جليع كدنه وه معاوضة كمتابت جيوارك اورنداس كاكوني دوسراا قاكرسوا موجود بويه ٢٠> مكاتب معاوضة كمّا تبت بمي حيور كرمها ورآقا اوروارت بمي .. ان ذكر كرده جارشكلو سيس بهل شكل بن تضرت الم ابولوسف أقال سے قصاص لینے کا حکم فرماتے ہیں۔ امام محرز قصاص نہ لینے کا حکم فرماتے ہیں ان کے نزدیک اس مكراستحقاق كاسبب الكسسيئ اس ليع كم اگر مكاتب كاانتقال بحالت آزادى بيوتواس صورت ميں استحقاق كامبيب ولارشمار بوگاا وربحالت غلامی انتقال کرنے برملک استحقاق کاسب بوگی لبٰذا حال کے اندرسنب پرا بوجا نیکے باعث أقاكواستحقاق فصاص مرسي كالمصرت الم الوصيغة اورحضرت المم الجيوسعة كزرديك وونول صورتول مي بقين طور رقصاص كاستحقاق واكوي حاصل موكا ورحك أندرائحا ووعمك باعت سبب كالخلاف نعصان ده مذ بوكا - رسي صورت عط ويمس تو ان مي متفقه طور ايرا قاكواستحقاق قصاص بوكا اس لي كمكاتب ك معاوضة كتابت فرنيمور كرمرف سے عقد كتابت باقى مذر با اوراس كا انتقال كالت غلاى بهوالواس كاتا كو قصاص كاحق بوكا - ا ورصورت يك مين متفقطور برقصاص نه بهوكا اس واسط كه ضحابة كرام اس اي مخلف الرّاِسے بیں کہ مکا تب کا انتقال نعب ازادی میسر ہوئے کی حالت میں بہوا یا بحالت غلامی - لہٰذااس مشباور ولی کی عدم تغیین کی بنا ربر قصاص نہ رہا۔ <u>وا ذا قتل عب الرهن</u> الإ. اگرانسا ہوکہ کو نگشخص مربون غلام کو قتل کرا الے تواس صورت میں تا وقتیکہ راہن ا ورمرتهن المحف مد مول مربون غلام كوقتل كر نبوالے سے قصاص لينے كا حكم مرموكا اس ليے كه مرتب كورة غلام يرمكيت عاصل نہیں کہ استحقاقِ قصاص ہوا در اس سے از خو دقصاص تینے برحی مرتبن کا سوخت ہونا لازم آیا ہے ۔

الرف النورى شرح المراك الدو وسرورى ﴿ اس بنا دیر دولان کی موجودگی ناگزیرہے تاکہ حق مرتبن اس کی مرضی سے ساقط ہو سکے ۔امام مح*روث کے نز* دمکے مرسون فلام کے قتل کے عرض قصاص ہی وا حبب نہیں خواہ داس و مرتبن دولان اکٹھے بھی ہوں ۔امکے روایت کے مطابق الم الويوسف جمعي مين فرملت بين . ومن جوح رجلاً الم والركوني شخص سي كواستعدر زخي كردك كوه صاحب فراش بوجك اورا تطف كالكنّ بذريها وراسي كم باعث اس كالتقال بوجائ توقصاص كا وجوب بوكا وَمَنْ قَطْعَ يَهُمَا مُجَلِ عِهُمَا مِنَ الْمَغُصَلِ قُطِعَتْ بِلُ لَأُوكِ لَٰ الرِّجْلُ وَمَا رَبُ الا نف -اور بوشخص کسی تے ہات کو عدا بہو سینے سے قطع کرے تواس کے ہاتد کو بھی بہرینے سے قطع کیا جائے گاا درائیے ہی یا وس، الک کے نرم حصد وَالاَدْ نِ وَمِنْ حَرِبَ عَينَ رجلِ فَعَلَعَهَا فلا قَصَا صَ عَلَيْهِ فَا ثُ كَانَتُ قَا يُمَّةً وَذ هَبَ ضُومُ هَا ادر کان کائے کا حکم ہوگا اور ج تحف کسی کی آنکھ پر مارکراسے کالدے تواس کے اور قصاص بوگا لبذا اگر آنکھ باتی رہتے ہوئے اسکی بنائ باتی فَعَلَيْهِ القَصَاصَ عَلَى لِهِ البِرُوالْةُ ويُحِعَلُ عَلَى وجهة قطِئُ رطيبٌ وَتَقَامِلُ عَدِيمُ بالمرُاة ن رہے تواس پرنصاص کوکشیشہ کو گرم کرکے اس کے چہرے بر بھیگی ہوئی روئی رکھی جائے گی اور اسکی اُن کھے کے سلسے شیشہ رکھا جائے حَى يَن هِبَ ضِوءُ هَا وَفِي السِّنِ القَصَاصُ وَفِي صُلِّ شَعَّةٍ يَكُنُ فِي هَا المُمَالَلَةُ القَصاصُ م حنى كراس كى بينائى خم بوجلي اوردانت كاندرتصاص واجب بوكااوربراي زخم كاندرقصاص بوكا جسيس الكت بوسك وَلاقَصَاصَ فِي عَظِيمِ إِلا فِي السِّتِيِّ وليسَرْفِيجَا دونَ النَّفِسِ شِبُّهُ عَمْدٍ انَّمَا هُوَ عَمَلُ أَوُ اور بجر وانت کے اور کسی بڑی میں تعماص نہوگا اور سنب عد بجرجان کے اور کسی چیز میں مہیں اس کے علاوہ میں عدم ہے یاک خطاءٌ وَلَاقتِهَا صَ بِينِ الرَّجُلِ والمَرأُ وْ فيما دُونَ النفسِ وَلَا بَينَ الْحُرِّ والعبدِ وَلَا بينَ خطاب اور بجر جان کے مرد عورت کے بیج قصاص منہیں اور مذار او شخص اور غلام اور مدوو علاوں کے بیج العبدك بن وعبب العصاص في الاطراب بنن المشارة الكافرة من قطع بد كجل مِنْ اور مضام د کاف رئے بیج اعضار میں وجوب قصاص ہوگا۔ اور ابو شخص کسی کے المتاکو آ دھے بہنے ہو نصع السّاعب أوجرح كائفة فبرأمنه أفلاقصاص عليه. كا ط والعاسية يت كم جروح كروك ادر بعروه شفاياب بوجلة تواس يرقعاص بوكا. بجزجان کے دوسیری چیزوں میں قصاص لغات كى وضاحت صد جع موارن . شجة ، زخم ، بلوى . الستى ، دانت

marfat.com

ومن قطع كيدر حبل المزويرات ومن شين رس كداعضار كقعاص كمسلسل رمیان مساوات ہو سے تو دیاں حکم تصاص کیا جائے گا ورحین جگرادی کے تقصان کے درمیان مساوات ہو سکے تو دیاں حکم قصاص کیا جائے گا ورحین جگر برابری نہ ہو سکے وہاں و جوبِ قصاص نہ ہوگا ۔ لہٰذا اگر کوئی شخص کسی کے ہاتھ کو قصد اسپنجے سے کا ٹو الے او کا طنے والے کے ہاتھ کو بھی اسی جگہ سے قطع کریں گے ۔ اور کوئی شخص کسی کی ناکش کے نرم حصہ یا اس کے بیریا کان کو جوڑ سے کاٹیکا تو کاٹنے والے واسطے بھی سی حکم ہوگا۔ ومَن صوب عين م جب الم الروق شخص كسى كانكه يرايسي عزب لكائ كم السكي أنكه كل يرا عاس رقعاص نه بوگا اس واسط کراس میں برابری کی رعایت ملح ظار کھنا دشوار ہے۔ اوراگر آنکے بملی نہ ہوملکہ نحض اس کی بینانی جاتی ری ہوتو اس صورت میں مماثلت ہوسکے کی بنار پرقصاص واجب ہوگا۔اس کی شکل یہ سے کہ ارنیوا لے کے جبرے پر ترروئی رکھی جائے گی بھراس انکھ کے سامنے گرم شیشہ بینا ئی ختم ہونے تک رکھا جائے گا۔ ولا قصاص بین الرجل والمواج آلا ۔ اگرایسا ہوکہ کسی مردین عورت کا یاآز ادشخص نے کسی غلام کا یا ایک غلام نے کسی دوسرے غلام ہی کامثلاً ہاتھ یا یا و س کا مٹ ڈالا تو عند الاحنا ف کامٹنے والے برقصا ص واجب نہ ہو گا امام مالک ہ الم شافعی الم ما حداد اوراب ابی لیا فرات بی که آن تمام صور توسیس فقدا ص کا وجوب بوگا-اسواسط که ان محدات کے نزد کی برو موقع جمال جائوں کے بیچ وجوب قصاص بو ناسے و باس اعضار سی بیمی وجوب قصاص ہوگا۔ا حنائ فراتے ہیں کہ اعضار کا حکم اموال کا نسا ہوگا اوراس واسطے ان کے درمیان نما ثلت کی تُمُرط لمحوظ ہوگی۔اور ذکر کردہ افراد کے بیح ماثلت ہوجو دنہیں، بس قصاص کا بھی وجوب نہ ہوگا۔ وَاذَاكَ أَنَ يَكُ المُقَطِوعَ صَحِيْحَةً وَمَكُ القاطِعِ سَلَاءَ أَوْنَا قِصَةَ الأَصَابِعِ فَالمَقطُوعُ الدَّاكَ الدَّاكَ المَقطوعُ الدَّاكَ المَقطوعُ الدَّاكَ الدَّاكِ اللهِ فَالمَقطوعُ الدَّاكُ اللهُ بِالخياب إِنْ شِاءَ قَطْعَ اليِّكَ المَعيبَةَ وَلَاشَى لَمَ غيرِهَا وَانْ شَاءَ الْحَنَ الاَسَ شَ كَا وِلْأ خواہ عیب دار ہا تمر کٹوادے اور اس کے واسط اور کوئی جیزنہ ہوگی اور خواہ کامل دیت وصول کر سلے وَمَنِ شَبِحٌ مَ جُلًا فَاسْتُو عَبَتِ الشَّحِيُّ مَا بِينَ قُونَيْ بِوَهِي لَا تَسْتُوعِبُ مَا بِينَ قُونَ الشَّأَجَ اور جوشفص کمی کو مجروح کردے اور زخم اس کے سرے کناروں کا استیعاب کرا اوراس طرح کا زخم مجروح کر نوالے کے سر وْ الْمَشْجُوجُ بِالْحِيَارِ رَانُ شَاءَ اِقْتَصَّ بِمَعْلَ الرَّشَجَّةِ بِيبِتَدِيُّ مِنْ أَيِّ الْجَأْنِينَ شَاءَوُ خواه کا بل دیت وصول کرے ور دبان اور آله تناسل میں قصاص ند ہوگا مگریک حشف قطع کر د کے

اردو وسروري الشرث النوري شري وَإِذَا اصطلِحَ العَاقِلُ أَوْ لَيَاءَ الْمَقْتُولِ عَلَى مَالِ سَقِطَ القَصَاصُ وَوَحِبَ الْمَالُ قَلِيُلاْكَانَ اورقبل رئوال كم مقول كاوليار سے صلح المال كريسے برقصاص ساقط بوكر مال كا وجو ب بوكا خواہ وہ تليل بويا اَوْتَ يُواْفَاكَ عَلَى احَدُ الشركاكاء مِن العِيمِ الدُحَالِح مِن نصيبِم عَلَى عِوْضِ سَقَطَحَتَّ الباقِائِي کٹیر اوراگرخون کے شرکارمیں کسی شرکے سے معاف کردیا یا کسی چیز کے بدلہ اپنے حصہ کے سلسلہ میں مصالحت کرلی تو با تی اوگوں کے مِنَ العَصَاصِ وَكَان لِم نصيبُهُمُ مِنَ الدِّيةِ وَ اذَا قَتَلَ جَاعَةٌ وَاحدًا اقتصَ مِن جميعهم وَإذَا حتِ قصاص کوساقط قرار دیں گے اور وہ دیرے ہیں حصد دارہوں گے اوروب لوگوں کی جماعت ایکے پیخفس کوقتل کرے توان تمام سے قعاص لیں قُتَلَ وَاحِدُ جَاعَةٌ غَضَرَا وُلِيَاءُ المعتولِينَ قُتِلَ لِجَاعَتِهِم وَلِاشَى لَهُمُ عَلِيهُ لِكَ وَانْ حَضَ گے اور آگر ایک خص اوگوں کی جماعت کونس کردے یا ورمقتولین کے ولی حا ضربوجا میں تو یہ ٹمام کے واسطے قبل کردیا جائیگا اوران کے واسطے بحر واحِن منعُهُم قُتَلَ لِهَ وَسَعَطَحَقَ البَاقِائِينَ وَمَنْ وَجَبَ عَليهِ العَصَاصُ فَمَاتَ سَعَطَ العَصَاصُ ا س کے اورکوئی چیزواجب ہوگی اوران اولیا دیں ہے کسی ایک کے حاصر سونے پراسی کیوا سطے قبل کر دیا جائیگا اور فیز موجودین کے حی کوسا قبا قرار پینگے وَإِذَا تَطِعَ مَا جُلابِ يَدَمَ جُلِ فلاقصَا صَ عَلَى وَاجِدٍ مِنْعُمَا وَ عَليهما نصفُ السَّا يَرَ وَانْ تَطعَ ا درص کے اوپر وجوب قصاص ہواس کے مرنے پر قصاص ساقط قرار دیا جائیگا اوراگر دو تحف ایک تحف کے ہات کو قطع کردیں توان دونوں میں سے کسی واحدٌ يميئَ مَ مُجلَيْن فحضرًا فلَهُمَا أَنُ يقطعًا يمينَهُ وَياخِذا منهُ نصفَ الدّيَّةِ يقسَمًا نِهَا پر وجوب قصاص نہ ہوگاا وران پر آ دمی دیت کا و جوب ہوگا اوراگرا کیٹنی دو آ دمیوں کے داسنے بائٹہ کو کاٹ ڈ الے بھروہ ددانوں حا خرموجائش نصفَيْنِ وَانْ حَضُوواحِن منها قَطَعَ يدا كَوَ للأَخْرِعلية نصفُ الدية وَإِذَا اقِرَّ العبدُ بِقَتْل تر با توه و دونوں اسکے داہتے ہائمۃ کو کاٹ ڈالیس یا آ دمی دیت وصول کرکے نفعت نصعت باشط لیس اوراگران دونوں میں کوامک حاخر ہوتوہ واسکے اپنے کو تھلع العَمَدِ لذمة القودُ وَمَنْ مَ مَى رَجُلاً عَمَدُ افنف السعمُ من مُرالى أخوفما تا فعلك مِ کردے اور دومراآدمی دبت وصول کرنے اور غلام کے قبل عمد کے احرات کرلینے پروجوب قصاص ہوگا اُوبوٹنحص عمداکسی ایکٹنفس کے تبرہارے اوروہ است العَصَاصُ الدَّوْلِ وَالدِّبِهُ لِلسِّابِي عَلَى عَامَلتِهِ ا معطون سی مر و فر و است می رانست رفی سی عادلتها است. گذر كردوس كام مك ملك اور يدونون بلاك موجايس توسيط شخص كيواسط وجوب قعاص مواكا در دوس كيواسط نون مها اسك كنبدوالون پرواجب مواكا -مزيدا حكامات قصاف لعت كي وضحت بشلاء ، با تدكا خك بونا . الاصابع - اصبع كرجع ، أكليان - الاست اديت -خن بها - شَبَّةً ؛ سركازخ - اقتصَّى ، تصاص لينا - القوَّدَ ؛ تصاص ـ و يدالقا فع شلاء الراسا بوكب كالما تدكا أكيا اس كالم مة لو بالكل مجع ادرم

الدو وسروري الشرف النوري شريع مااس کی انگلیوں میں نقص دعیب ہو تو ا ب اس صورت میں جس کا ہاتھ کا ٹا گیاا سے یہ حق حاصل ہو گا کہ خواہ وہ قصال ليت بوئ اس كخشك باعيب دار بائت كوكا ط والي المراس صورت مين مزيدكوني جراس كيلي واحب نربولي. اور بائته كابدله بائة بهوجائة محا-ا دراسي يمني اختيار بهؤكاكه قصاص سے احتراز كرتے بهوئے كامل ديت وصول كركے مشيخ برمان الدمزج اس موقع يرفراتي بي كه اسے بيرحق اس صورت ميں ہوگا ځيکه په ماستو کسي قدر قابل انتفاع ہو ا وراگر بالکانا قابل انتفاع ہو تو اسے قصاص کامحل ہی قرار مدیس کے اوراس شکل میں مغتی بہ قول کے مطابق اس کے واسط مرف کامل دیت ہی ہوگی۔ الصُطَلَحُ القامَلُ اولياء المقتولِ المن الركون شخص كسى كوموت كمُعارَّ الادر اورمفتول كرورار ، بلکہ کمی مہوں اور کھیراولیا رمقتو کُ میں سے کوئی ساانگ بعوصنِ مال مصالحت کر کے اپنے حق قصاص ہے بردار بوجائية تواس صورت مي باقي در ثار كاحق قصاص بعي ساقط بونيكا حكم بو كاأور باقي اوليائ مقول كاحق ديت كي جانب متقل مو كا اورانكوديت سيان كاحصه مل جائيكا . وا ذا قبل جَمَاعةُ واحنَّا الهِ- اوراگر ایک جماعت ومتعدد لوگ اجتماعی طور برایک شخص کوموت کے گھا شا ا وس تواس صورت میں اس کے عوض برسارے افراد قتل کئے جائیگے ۔ ایسی صورتِ قتل میں حضرت ابن زبرُ اور ، زہری کے نزدمک اس یوری جاعت کو قتل نہیں کریں گے بلکہ ان تمام پوریت کا دجوب ہوگا۔ا س۔ ريمية النفس مالنفس" سے ایک کے عوض میں ایک سے زیادہ کوقتل بزرنا معسوم ہوتاہے - احادث کا لِ مُوَ طَاامًا مِ الكَيْ وغيره مِن مردى حصرت عرف كاير عمل سي كم آت الكي تخص كي عوص بايخ ياسات اشخاص کوقتل فرایا که اگرابل صنعار کااس کے مارڈ اکنے پراتفاق ہوتا اوروہ تعاون کرتے تو میں ان تمام کوموت کے گھاٹ آنا رویتاً۔ یہ روایت بخاری شرایت میں جھنرت ابن عرض سے اسی طرح مروی ہے۔ اقتل وَاحد جماعة الح الرابسام وكم أيك ي تخص مُعدد لوكون كوليت ما يك جما عد كوملاك كرد اليابومن مّل جماعت اسے ملاک کر دما جائے گا اور صرف اس کا قبل تمام ہی کی جانب سے کا فی ہوگا اور بجر قبل کے اور کو پئ کے لئے وا جب ند ہوگی۔ حصرت امام شافعی کے نرز دیک سیلے مقتول کے عومن یہ قبل کیاجائے کا اور ہاقی دومرد كيوكسط وجوب مال بو كا إدرا كريه بيته منه جله كريسك كون ساقتل كما گهاية يه تمام كي جانب بي قتل كيا جائے كا اور دیتیں ان کے بیج بانی جائیں گی ۔اس کے بعدا ولیائے مقتولین من سے محص ایک صاصر ہو گیا تو قتل ترنے والا اس کے واسطے قبل ہوگا ، اور رہ گئے دوسرے مقتولین کے ورثاء بو ان کا حق قصا ص ختم ہونیکا حکم ہوگا اوراگرایا س پروہوب قصاص ہو وہ موت کی آغوش میں سوجائے تو قصاص بھی ختم ہو جا واذاقط رجلائ يلارجل واحل الحواشفاص مكر الكشخص كيائة كوكاط واليس توعد الاحما ان دوتو میں ہے کسی بروجوب قصاص کے بجائے آدھی دیت کا وجوب ہو گا۔ امام مالکٹے ، امام شافعی اورامام احراد این **دونوں کے بائد** قطع کئے جانیکا حکم فرماتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حس طرح کئی آدی ملکر اگر ایک شخص کو موت کے گھا ا



دئيتوں كا بسا ن

marfat.com

میں حقے ، اور میں جذع اور ہزار وینار سونے کے واجب ہوں گے اور جاندی کے دس ہزار

عد اسرفُ النوري شرح وَلَا تَنْبُ الدية الآمِنُ هٰذَالانواع المثلثةِ عندًا بي حنيفة مهم الله و قالاَرْح هُما دراہم اوردیت صرف المفین تین الواع سے ثابت ہوگی الم الوصیف رحمہ الشریبی فرماتے ہیں اورا کا الویوسف والم محرد کے اللهُ منها وَمن البقيمائمًا بقرة ومن الفهم الفاشاة ومن الحلب ما مُتَاعَلَة كُون الحُلْبِ ما مُتَاعَلَة كُلّة نز دیک ان سے اور گائے سے تقدا درو سو . اور سجر یوں سے دیت دو ہزار اور حکوں کے ذریعہ دیت درسوطے کہ ہر جلہ دو رُّ مَان وَد بَيُ المُسْلَى وَالْبِنَّى سَوَاعٌ وَفِي النفسِ الديدُوفِي المَام بِ الدّيدُوفِي المِسْأَ اللهُ وَفِي کردن پڑستی ہوا درمسلمان اور ذی کا خون بہا مساوی ہے اور نفسس اور ناکٹ کے نرم حصہ اور زبان اور آلة تنا سل نَّ كُواللِّهِ يَهُ وَفِي الْعَصْلِ إِذَا ضُوبَ مَا اسْمُ فَلْ هَبَ عَقْلُهُ الله يَدُّ وَفِي الْعَيدَ إِذًا (ك قطع) ميل دين كا وجوب سے - اورسر كي صرب سے اگر عقل إتى مذر سے او وجوب ديت بوگا اور ڈاڑ عي مونڈ ديے اور حُلِقَتُ فَلَمْ تَنْبُتُ الْكُمْ يَهُ وَفِي شَعْ الواسِ الديّةُ وَفِي الْحَاجِبِينِ الدّيّةُ وَفِي العَينينِ بھرن اگئے پر وجوٰب دیت ہوگا اورسرکے بالوں الْدُيُّةُ وَفِي الْسِدِينِ الْسَدِّيُّةُ وَفِي الرِّجِلَينِ الديَّةُ وَفِي الأَخْ نِينِ الديَّةُ وَفِي الشّفيّ الدّينة وَفِي الانتيكُ اللَّهُ يَهُ وَفِي ثُنَّ فِي المَرْأَةِ الدِّيمة وَفِي كُول واحدِمِنْ اور عورت کے بستانوں (کے قطع میں) دست کا دجوب ہوگا اور ان میں سے ہرا یک هنده الاشياء نصف المدية وفي أشفا سالعينين الدية وفي أحرومام بمع الديت کے اندر آدھی دیت واجب ہوگی ادر آنکوں کی ملکوں کے اندردست کا دجوب ہوگا ادران میں سے ایک کے اردر چوتخانی وَ فَي كُلَّ اصُّبُهُ مِن أَجَابِمِ الْهِكُ يُنِ وَالرِّجُلَيْنِ عُتْمُ الدِّيرِ وَالاحَابِمُ كَلَّهَا سُواءٌ دیت کا وجوب ہوگا اور استوں و بیروں کے انگلیوں میں برانگلی کے قطع پر دیت کے دسویں حصہ کا وجوب ہوگا اور انگلیاں تمام وَفِي كُولِ إِصْبُعُ فِيهَا تُلْثُ مِفَاصِلُ فَفِي احْدِ مَا تُلُثُ دَيْرَ الْاصْبُعِ وَمَا فِيهَا مَفْصَلانِ سان ہیں۔ ہرتین اگر ہوں والی انگلی میں ایک گرہ کے قطع پر تہائی دیت کا وجوب ہوگا اور دو گر ہوں والی ففى أَحَدِدِهِمَا نصفُ ديتِ الاصبع وفي يُعلِّ سِنَ حَسُ مِن الابلِ الأسناكُ وَ انگلی میں امکے گره کاٹ دیے بر انگلی کی نصف دیت واجب ہو گی اور ہروائٹ میں دیت کے طور پر باری اور ن واجب الاخواسُ كُلُّهاسُواعٌ وَمُنْ خَرَب عضوًا فَاذَهُت منفعتَهُ فَفْهَ دِينَةً كَامِلَةً ہوں گے۔ وانتوں اور ڈااڑھوں کا حکم کیسا ل ہے اور جوشخص عضو پر ضرب لگا کر اس کے لفتا کوختم کرڈ الے تو اسکے اندر کا مل دیت کا وجز كَمَالُوقط عَنْ كَالْمُكِدَافِذُ الشَّلَّتِ وَالْعَيْنِ إِذَا ذَهَبَ ضُوَّ وُّهَا. کاٹ دینے کا سا ہوگاجس طرح ماعمد کہ جب شل ہوگیا ہوا درآ تھ جبکہ اس کی بینائی باتی مذر ہے۔

marfæ.com

لغت اکی و صن ار به منت هخاض ؛ ده اونتنی جو ایک سال کی پوری ہو جکی ہوا وردوس^س سال کا آغاز ہو چکاہو۔



marfat.com

الدُدو وسروري مد الشرف النوري شريع نصف ہے " حصرت امام الکتے کے نز دمکی حسلمان کی دست کی مقدار بارہ ہزار دراہم ہیں . تو اس کے اعتبار سے كا فركى ديت چھ مېزار درا مېم قراريا يې - حضرت امام شا فعي كامت تدل په روايت سېركه رسول الترصيع الترعليه وسلم یک برار کرابل کتاب میں سے کسی کو قتل کرسے بر جار ہزار دراہم کی مقدار مقرر فرمانی ۔ ا صاف کا مرتبل ابوداؤ دشرلین کی یہ روایت ہے کہ ہر ذمی کے قبل پر ہزار دینار بطور دست لازم ہوں گے۔ علاوہ ازیں اس کی ہی مروت ملتى سېر كر دوږ رسالتما بصط الله عليه وسلم اور دوږ خلفاږ راشدىن رصنوان الترعليهم جمين ميں مسلمان، صراحت ملتى سېر كر دوږ رسالتما بصط الله عليه وسلم اور دوږ خلفاږ راشدىن رصنوان الترعليهم جميين ميں مسلمان، نفرانی ویبودی کی مقدار دست یکسال تھی۔ دفى الكمادف الدوية الجوار الركوي شخص كسى كى ناك كاطل يا زبان كاط يا ياكوني شخص كسى كا الوتناسل کاٹ ڈرالے ہو حدیث شریف کی صراحت کے مطابق اس پر کا مل دیت داجب ہوگی ۔ صابطہ کلیہ کے مطابق اگراعضاً میں سے کسی عضو کی جنرس منفعت باگی مذرہے اوروہ ختم کردیجائے یا کا مل طور پر اس کا حسن ختم کر دیا جائے تو اس صورت میں الساكرت والے يركا مل ديت كا وجوب لوگا-وفى اللحسة ا ذا حلقت الخ - اگر كونى شخص كسى كے سريا واڑھى كے بال اس طرح موند وسے يا اكھاڑ دے كه دوباره نه آئیس اور آومی بغیربالوں کاره جائے تو آس صورت میں کا مل دیت کا وجو ثب ہو گا۔ اسلے کہ ایک وقت الساآ تاب كداس ميس وارهى باعب حسن وزينت بوقى بي يها صال مرك بالول كاب كدان كے سائد اوى كاحن وجمال والسنة ہے لہٰذا ان دو تو ں کے ختم کر دینے کی صورت میں دیت کا و تو ہے ہو گا۔ وفى ك واحد من هذا الانتاء الوديهان يدفرات بين كرادي اليه اعضاء جودودومني بكدمون الك اكب بهوت بين مثال كے طور برزبان يا ناك يا آلة تناسل -الساعضو اگركوئي شخص كسى كا قطع كردے يوكاب نقصان کے باعث کامل دیت کا وجوب ہوگا۔ اور آدمی کے الیے اعضار جودو دو بوتے ہیں ان میں تفصیل یہ ہوکہ اگر کسی بے دولوں ہی قطع کراد الے مثلاً کسی شخص نے کسی کے دولوں ہی ہاستہ ڈالے یا دولوں یا وس قطع کر دیئے ية كال ديت كا وجوب بو كا - أوراكر دونون بنر كافي بول بلكه صرف الك قطع كيا بهونة اس صورت بين نضف ريت كا وجوب بهو كا اوراكر جاربول مثال كے طور مير ملكين تو چاروں قطع كرنے بركا مل ديت واجب بهو كى اور مرون ايك کے قطع پر چوتھائ کی دیت کا وجوب ہوگا اور اگر دس ہوں مثال کے طور بریا مقوں کی انگلیاں یا پیروں کی انگلیاں۔ يه الركوني شخص سب كات والي لو كابل ديت كا وجوب بوكا ا دراكر دس مين سے صرف ايك كاس او ديت كے σαοσασασασοσα دسویں مصد کا وجوب ہو گا۔ اور باعتبار حکم سب انگلیاں برابر میں جب انگلی کو بھی کا ہے گا دیت کا دسواں حصتہ واجب ہوگا - ہرنین گر ہوں والی انگلی میں تفصیل سے کہ ایک گرہ قطع کرنے پر انگلی کی جو دیت مقررہے اس کی تها نی کا وجوب ہو گاا ورایسی انگلیاں جو دوگر ہوں والی ہوں ان میں ایک گرہ کاٹ دیے پرانگلی کی لفت ویت واحب ہو جائے گی۔ اور دانتوب و ڈااڑھوں کی دیت میں تفصیل یہ ہے کہ ہر دانت یا ڈاڑھ کی دیہ ہے۔ دیت واحب ہو جائے گی۔ اور دانتو ب و ڈااڑھوں کی دیت میں تفصیل یہ ہے کہ ہر دانت یا ڈاڑھ کی دیہ ہے۔ پایخ اونٹ مقرر کی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کا ایک وانت یا ایک ڈاڑھ ہو ڑو کے بواس پر بایخ اونٹ



marfat.com

بہنے گئی ہو جوکر سرکی مٹری اور گوشت کے بیچ میں ہواکرتی ہے . (٤) موضعہ ۔ ایسازخ جسک وہ مٹری کے کمل گئ ہو۔ د ٨٠٠ باشمة -ايساز تم جوم من كانو و والله وم منقله -ايساز خرص كي دجه من مركب من جائد والله عالم الله دای اُنہ ایساز نم جس کی رسائی دماع کی کھال مک ہو۔ ان میں سے زخسہ موضی میں دیت کے مبیوی حصہ يعنى بالخ سودرائم يابا تخ اونتول كا وجوب بوگا -اورزخ باشماس دسوس حصد بعني دس اونتول كا وجوب بوگا-ا ورزخ باشمه مين دسوين حصابيني دس اونطون كا اورزخم منقله مين دسوين اور مبيسوتين حصه كاليبني بيذره اونطون كا. ا ورزخم أمّه من دست كے تها في كا وجوب بوكا - رہے ان كے علاوہ دوسرے زخم يو ان ميں محض آيك بي عادل فض ك فيصل كومعتر قرار ديريا جائے كا اور ديت كاو جوب نربوكا. وفي الجانفة تنك الدية الزبشكم يا سركاايسا زخ جواندرون شكم تك ياردن كي جانب ايد مقام تك سنج كيا ہو کہ وہاں مک یا نی وغیرہ کا بہونچا نا قض صوم ہو۔ ایسے زخم میں رسول الشرصلے الشرعلیہ وسلم کے ارشاد گرا م کے مطابق تهانئ ديت كاوجوب بوگاً. مَن نفذت فهي جانفتان إو اگريزخ بيت مكيني كرارپار موجائ توانفين دوجائي قرارديا جائي الله الكي بيت كاربوجائ توانفين دوجائي قرارديا جائي الكي بيت كاربوب كاربو سبق وغیرویس اس کی تصرر کے سے کہ امیر المومنین حضرت ابو بجر صدیق رضی الناع ندے اس طرح کے واقعیس اسی کا حکم فرمایا تھیا ۔ وَفِرْ اَصَكَ مِعِ الْدِينِ نَصِفُ الْدِيرِ فَانْ قَطْعَهَا مَعُ الْكُفِّ فَفِيهَا نَصُفُ الْلَّايَرِ وان قطعهَا ا در ایک ایم کی انگلیاں کاٹ دینے پر آ دھی دیت کا درجوب ہوگا اور تھیل سمیت انگلیوں کے کاشنے پرمجی آدھی دیت واجب ہوگی اور نصف کلائی مُعَ نصِفِ السَّاعِدِ فِنِي الاَصِابِعِ وَالكَفِّ نصِف اللهَّ يَرِوفِي السَّاعِدِ حكومة عُلْ إلى وَفِ سميت أتكليال كاث دين برتميل مك توآدهى دست واجب بوكى اور كلان كسلسله مين فيصلم عادل تحض معتر بوكا إورزائر الاصبع الزّائدة حكومة عدل وفرعن الصبى ولسانه وذكرة اذ المُربُعُلُم صعة ذ إلى أعلى ك كأشي يرفيصل عادل كالعبار بوكا أوركسي بحدى أنكه اورزبان اورآلة تناسل كاث دين برجكه ال كاميح بونيكاعلم حكومة عُدُ لِ وَمَنْ شَجَّ مَا جُلًا موضعة فن هنب عقلهُ أوشعه واسِم وَخَل أَرْشِ نهو فيصله عادل معتربوكا اور جوشفع كسى كريراليسا زخم لكائ كداسكما عث اسك عقل جائى رب ياسركم بالخم بوجائين ويت المؤضعة فى الدّية وران ذهب سمعته أو بصرة أوكلامه فعكية الش المؤصفة میں تا واب موضحہ داخل ہوجائیگا اور اگراس کے باعث اس کی قوت سماعت یا قوت بصارت یا قوت کا) ختم ہوجائے تو آ واب موضحہ دست مَعُ الدية وَمَنْ قَطِعُ احبعُ مَ حُلِ فَشَلَّتُ أُخرى إلى جَنْه عاففيهما الام شُ وَلا قصاصَ سمیت دا حبب ہوگا اور چیتخف کسی شخص کی ایک انگلی کاٹ دیے بھراسکے باعث اس کے برابر کی دوسری انگلی حشک ہوجلے توان میں تاوا ن

martæ.com



marfat.com

الشرفُ النوري شرح المراك الدو وسروري کی عقل باقی مذرہے یا سرکے بال ہی ختم ہوجائیں تواس صورت میں آ دمی کی دیت کے برابرموضحہ کی دیت قرار دیجائے گی ا دیاس کا وجوب بوگا-اس لئے كم عقل باتى مذرت سے توسارے اعضاركا نفع جاتا رہا ادراس كا وجوب كالعدم سا بوكيا ادر سركے بال كلية ختر بونے اس كاكويا سالاحسن وجمال جا مار ما اوراكراس زخم كے باعث اس كے سننے يا ديكھنے يا كلام كى قوت ندر ب واس صورت میں دیت موضحہ کو کا مل دیت میں واضل قرار مذویس کے بلکاس صورت میں موضحہ کی دیت کا وجوب الگ ہوگا. ا در بصارت وساعت يا قوت كلاً باقى ندرى كى ديت كا وجوب بوكا. ومن قطع سن برجب الإ الركوني شخص كمي كوانت كواكها وفرالع يعراسي حبكه دور إ دانت نكل آئة يواس صورت يس حضرت امام ابوصنفير مكي زدمك وانت كي ديت كي ساقط بونيكا حكم بوگا - حضرت امام ابولوسف و ادر حضرت امام محرر فراتي بي كم اس صورت میں وانت اکھا رہے کی اذیت دہی کا آوان اس پرلازم ہوگا۔ اس کے کہ اس نے تواین طرف ادیت رساتی میں اور عیب دار کرنے میں کسر منہیں جھوڑی ۔ رہا دوسرے دانت کا نکل آنااوراس نقص کا ختم ہوجانا کو یہ العام خدادندی ہے حضرت امام ابوصنیفی فرماتے ہیں کم اس جگه منوی اعتبار سے جنایت باقی ندرس اس لئے کہ دیت دانت جمنے کی ملکو خراب كروكين كى بناريروا حب متى اوردوسرادات مكل آف سے اس جگه كاخراب نربونامعلوم بوا للزانداس كانتفاع ختم بوا اور نه اس کی زینت میں فرق آیا۔ ومن شية رجلا فالتحمت الجواحة الد والركون تخص كسي كو مجرون كردت اور بعروه زخم اس طريقت بعرمات كد زخم كانشان مى ندرب ية اس صورت مين حضرت امام ابو صفائه ويت كم ساقط بونيكا حكم فرمات اس الع كدديت كاوجوب اس نشان اور بدنمانی کیوجہ سے تھا اور جب یہ ندر ما تو دیت کو بھی ساقط قرار دیں گئے . حصرت امام ابو یوسف خرار قابی که ا ذیت دې کا ما دان لازم بوگا اور مفرت امام محرّ فرماتے بین که طبیب کی اجرت اس پرلازم بوگی اسواسط که اس کاسبب ومن جوج رجلاً جواحة الم- الركوئي تخفي كي مجروح كردت توزخ كه اجما بون تك اس عن تصاص مذلي ك. حضرت المام شافعي بلا ماخر قصاص كا حكم فرات بين اس كي كم قصاص كاسبب نابت بو جان براس مين ما خيركي بنياد كما بحر-ا حاف فرات بي كم جروح تخص ك اليما بوجانے سے قبل قصاص كى رسول الشرصل الله عليد كم الله عاندت فرالى كسيد. منع قتلد حطاء قبل البوء الر- الركون شخص سط لو خطار كسى كم بالتاكو كاث والي ادراس كم بدخطار اسم بالمة كازخم ا جما ہونے سے قبل قبل کردے تو اس بر ہائمہ کا شنے کی دیت واجب مذہو گی اور نفس کی دیت کا د جوب ہو گا۔اوراگر ہائمہ کا زخ ا چھا ہونے کے بعدا سے مارڈ الے تو اس صورت میں اس پر ہائمتہ کی دیت بھی وا جب ہوگی اورنفس کی دیت کابھی وجوبہوگا

وُ كُلُّ عُمُنٍ سَقَطَ فِيهِ العَصَاصُ بِشبهَ فَاللَّ يَمَّ فِي مَالِ القاتِلِ وَكُلُّ الرَّسِ وَجَبَ بِالقَيل ادر برايسا قبل جس كے اندر قصاص شبه كے باعث ساقط ہوگيا ہوتو فون بہا قبل كرنے الے كال مِن ہوگا ادر صلى باعث واجب ہونے الا فَهُو فِي مَالِ القاتِ مِن وَ اَذَا قَتَلَ الاَ حَبُ ابنَ مَعَنَ ا فَالْدَ يَتُمُ فَى مَالَ بِهِ فَى الْمُن مِن وَنَ بَاسِ مِن وَنَ بِاسِ مِنْ اللَّهِ مِن اللَّهِ عَلَى اللَّهِ مِن اللَّهِ مِن اللَّهِ مِن اللَّهِ مِن اللَّهُ مِن اللَّهِ مِن اللَّهِ مِن اللَّهِ مِن اللَّهُ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ وَلَا اللَّهُ مِنْ اللَّهِ مِن اللَّهُ اللَّهِ مِن اللَّهُ اللَّهُ مِنْ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّ

marfa.com

ا قراردا عران کے باعث ہوا س کا وجوب قبل کر نبوالے کے ال میں ہوگا اور فوری طور پراس کی ادائیگی ہوگی اس لئے کہ بسببِ عقد وا جب ہونیوالے مال میں بنیادی طور پراس کی فوری ادائیگی ہے اور بیکہ آس کا دجوب عقد کرنے والے پر

وعمد الصبي والمعجزون خطاء الز . اگرايسا بوكركسى بحديا يأكل نےكسى كوموت كے كھا ث ا تارد ما لو خوا ہ بحد ما ياكل نے تصد اایساکیا ہومگراس پر قصاص کا وجوب مذہو گا وراسے قبل خطاء کے زمرے میں شمار کرتے ہوئے اس کے کمنبہ والوں بر دیت کا وجوب ہو گا ا دریہ اس کی وجہ سے محروم عن الا رث بھی نہ ہوں گے کہ یہ دولوں عیر مکلف ہونے کی بنار پرسزا کے لائق سنیں ادرورا ثب سے محروی بھی ایک طرح کی سزاہے۔ وان اشریع فی الطدیق الح. اگر کوئی شخص عام راسته کی جانب کوئی جنگله یا برناله لگائے اور کھراس کے گرجانے

و الشراب النوري شرح المرابي الدو وسروري الله و و المرود النوري ا كيوج سے كوئى شخص اس ميں دب كرمرجائے تواس كى دوصورتيں ہيں - يا تو و وا مذروني حصد كرنے كے باعث مراہوگا، یا بیردنی حصد کے گرجانے سے ۔ بیرونی حصد کے گرجانے کے باعث موت واقع ہوئی ہوتو صنبان لازم ہوگا ور مالازم نیرگا۔ مركو كروم ضمان كے سائھ بذتو اور كوئى كفاره كا وجوب ہوگا اور بندو ه تركه سے محروم قرار دیا جائيگا اوراگراس كے دونوں ہی جصے گرگئے ہوں اوراس کیوجہ سے موت واقع ہوئی ہوتو اس صورت میں نفسف کا ضمان لازم آئے گا۔ وَالرَّ الكِ ضَامِنٌ لِما وَطَهَّتِ الداجِمُ وَمَا أَصَابِتُه بيدها أَوْكُدَ مُتُ بِفِيها وَلَا يُضُمَرُ ﴾ ادرسواری نے جے کچل دبایا با تھ مارویا یا منہ سے کاٹ لیاتواس پر صمان لازم ہو گا ۔ اور جے لات یا مَا نَعْمُتُ بِرِجْلِهَا أَوْبِنَ نِبِهَا فِإِنْ رَاثَتُ أَوْبِالْتُ فِي الطَهِيِّ فَعَطِبَ بِهِ انسَانُ لَمُ يضمر في دم ماردى برواس براس كاصفان منين أيكا الرسواري راست مين ليديا بينياب رسا دراسي وجدي وي تفني مواسع وصفان وَالسَّائِقُ صَامِنُ لِمَا اصَابَتُ بِيدهَا أَوْبِ جُلها وَالقَائِدُ ضَامِنُ لَمَا اصَابَتُ بِيدِ هَا لازم نهو كا درجس شخص كوسواري كالم تع يا بيرك تواس ما نطخ والع برضمان لازم بوكا . ا در حب شخص كے سوارى كا بائمة لكے بير مذاك تو كھينے دُونَ رِجُلها وَمَنْ قَادَ قطاسًا فَهُوَ ضَامِنٌ لمَا أَوْطاً فا نُ كَانَ مَعَمَ سَائِقَ فَالضانُ عَلَيهما والريضان لازم آنيكا اوراد نتول كى قطار جيه كيل دس اسكاصمان المنس كم كرايجا نيواليريا زم بوگاا وراسك بره وكيسيني والا بهخ برد دنون برصمان بوگا-چویائے کے کھلنے پرضمان کا حا لغت كى وضحت بدراكت سوار الكدم وانت الماشخ كانشان الكدامة وانت الكدار عليحده كما بوا - سآلي ، ما نكنے والا ـ والرالك ضامر لما وطنت الدابة الد فرات بي كرجا لارك جايت يرازوهما ا ورعدم لروم كے بارے ميں ايك كلى صابطه يه قرار ديا كياكه وہ باتيں جن سے اجتناب ا بوسكتاب الران سے اجتناب مذكيا جائے اور كو مالقدى كاارتكاب بوتوهمان لازم آئيگا-متال كے طور بر شرحف كيلئ يه درستد الكه سكون وسلامتى كے سائقد راستہ بيلے اب اگر اس ميں خلل واقع

ہوا در کسی سوار سخص کی سواری دوسرے کو صرر سنجائے مثلا کچل والے یا ہاتھ یا مند مار کر ملاک کردے تو ایسی صورت میں سوار برضمان کالزوم ہو گا۔اسِ واسطے کہ اس سے بچایا جاسکتا تھا۔ اور اگرام ایسا ہوکہ اس سے اجتناب منر موسك مثلاً سواري چلتے ہوئے كس شخص كولات ماردت يا وہ جابور دُم مارد ب أوراس كي وجه سے آدمی ہلاک ہوجائے توضمان لازم نہ ہوگا اس واسطے کہ جانور کے چلتے ہوئے اس سے بچا نہیں جاسکتا۔

و الشرف النورى شرح المراد الدو و مندورى المرد و الشروف النورى شرح المرد و الشروف النورى المرد و المرد و الشروف المرد و المرد و

ایسے ہی اگر سواری راہ میں چلتے ہوئے لیدیا پیشا ب کردے اوراس کی دجہ سے کوئی شخص بھیلے اور موت واقع ہوجائے تو اس سے اجتناب ممکن مذہونیکے باعث اس صورت میں ضمان لازم مذہو گا۔ البتہ اگر سواری کر نیوالا اپنی کسی صرورت کی بنا رپراسے راستہ میں روکے اور بھراس طرح ہلاکت واقع ہوتو اس بیرضمان لازم آئیگا۔ اس لئے کہ اس شکل میں اس کی جانب سے تعدی کا صدور ہوا جو سبب ضمان ہے۔

والسائق صنا من لسها اصابت بعیل ها اله یکونی شخص جا بورگو ما نک رما ہوکہ اسی دوران جا بورکا اگلایا پیجیلا پاؤں کسی کے لگ جائے کے باعث اس کی موت واقع ہو جائے تو اس صورت میں جا بور با نکنے والے پرضمان لازم ہو گا۔ اورا گرکو ٹی شخص جا بور آگے سے بکڑے ہوئے لیجا رہا ہوا وراس کے اسکتے پاؤں سے ہی کسی کی موت واقع ہو جائے توائ شکل میں یہ جانور کھینچے والاضامن قرار دیا جائے گا اور پچھے پاؤں سے ملاکت کی صورت میں اس برضما ن مذاتے گا۔ ومُن قا دقطان ما اللہ ۔ اگر مثلاً کوئی شخص اونٹوں کی ایک ِ قطار کیڑ کر لیجا رہا ہوا دروہ قطار کسی کوروند کر مار ڈالے تو پڑ کا کرکے

حمن قا دقطائها الد- الرمما لوی عضاد حول قالیت فطار میر کریجا رام جوا دروه فطار همی تو روند کرمار دات و پیرسر ک جانیوالے پر ضمان لازم ہوگا ا دراس کے ساتھ سائق لینی ہائے والا بھی ہولو اس صورت میں د دلوں ہی ضامن قرار دیئے جائینگے.

أَرْشَهُما فَأَ نِ جِنْ جِنَايِةً أَخُرِي وَقَل د فع المهولي القيمة للوليّ الاوّلِ بقضاء فلا شيّ عَلكِمِ بِمِراكُوه دومرى فايت لا مرتكب بودرانحا ليكر كِرَاضي آمات جنايتِ اولي واسع ولي كوفيت ديدى بولواب آفاير كِم

وَيَتِبعُ وَكُونُ الْجِنَابِ وَالنَّانِيَةِ وَكُلَّ الْجِنَا يَتِ الأُولَىٰ فَيُسَّا سَاكُمَا فِيهَا احْدَا وان كالمولى واجب نهو اللهٰ الجناية النيادل جايتِ اولاك ولى كيمج لل جائة ادرائك لئي سوء مِن شركت كرك ادراكر آ قام كالمن ك

marfat@nm



marfæcom

ور الشرفُ النوري شرح المراك الدو مسروري المراك المر جنایت صادر ہو تو اس سے کسی اور جنایت کےصدور میں رکاوٹ نہیں بنتی ۔ مثال کےطور پراگر کو کی غلام کسی کوئوت کے گھاٹ اتارد ہے اور کسی دوسرے شخص کی آنکہ بھوڑ ڈوالے تواس صورت میں اس کا آبادا آن اولیا بصورت اثلاث ہانٹ لیں گے۔ فان اعتقبه العولي وهولالعبلم الخ . الرغلاكسي جنايت كاارتكاب كرسه اوراً قااس سه نا واقف بوتح بوتح اس *حلقهٔ غ*لامی سے آزاد کردیے بو اس کھورت میں قبیت غلا*م اور واجیب شد*ہ تا وان می*ں سے جو*بھی کم ہو آ قا پراس کا ضمان لازم آپیگا اوراگر آقاکواس کی جنابت کا علم تعامگراس کے باوجود اس سے اسے صلقہ غلامی سے آزاد کردیا یا آزاد منہ س كيا بلكه است بيجديا ية دولون صورتون مين آقاير كامل دميت كا وجوب بو گا. واذا جنى المد براوام الولد او دا وراكر دبرياام ولدس كسي في جنايت كاارتكاب كيا تواس صورت ميس مرياام ولد کی قیمت اور واجب شده تا وان میں سے جو بھی کم ہو آتا پراس کا وجوب ہو گا۔ فان جن جناية اخرى إلى الرئسي مربريام ولدن الك مرتبه جنايت كالانكاب كيااورا فانجكم قاصى اسكى قيمت كي ادائيگ جنايت اول والے کو کرچکا ہو کہ مدہریاام ولد دوبارہ جنایت کاار تکاب کرے تو اس صورت میں آ قایرا درکو بی چیز واحب نہوگی البتہ جایت اپنے والے کو جنایت اول والے کا بیجیا کرکے اس کے لئے ہوئے میں شرکت کرلسی صلہے۔ ا دراگرا قانے بغیرحکم قاضی اُدائیگی قیمت کی ہوتو اس صورت میں جنایت ثانیہ والے کو بیرحق ہو گاکٹوا و وہ قاکاتیا ڈپ كركے اوراس كے سجے لگ كراس سے وصول كرے اور ما جنايت اولى والے كے سيميم لگ كراس سے وصولها في كركے - يەنؤ حضرت امام ابوصنغة فرمات مبن ادران كے ارشا د كے مطابق يد تعصيل ہے مگر حضرت امام ابولوسف اور حصرت امام محراح کے نزدیک خواہ آقائے اوائیگی قیمت حکم قاصنی کی بنار پر کی ہویا حکم قاصنی کے بغیر دونوں صورتوں میں سے کسی مھی صوب میں سے اسے بیعق سنیں کدوہ آ قاکا پیچھا کرکے اس سے وصول کرے بعینی ان کے نزدیک آ قاجوا داکر کیا دہ کر چیا ۔ بلا حَمِ قاصَى مَعِي او أكريت سے اس حكم ميں كوئى فرق منبر سكا اوراسے آقائے وصول كرنيكا حق حاصل منه ہوگا۔ وَإِذَا مَالَ الْحَالُطُ الْخُلُونِ المُسْلِمِينَ فَطُولِبَ صَاحْبُهُ بِنَقْصَهِ وَأَشْهِ وَعليهِ فلم ينقصه في ا وداگرداوار مسلان کے داست کی جانب جعک جلے اور مالک داوارسے اسے تو ڑے کھیلے کہاجائے اوراس پرسالم بنالے گئے اوروہ اتنے مُلاّةٍ يقدمُ عَلَى نقضِه حتى سَقَطَ ضمِر، مَا تُلقت بهمِن نفسِ أَوْ مَا لِ وَلَيستوى أَن يَطَالبَ مَ عرصيں يہ نوڑے كه اس كے اندروه نوڑ وى جاسكى تتى حتى كدوه ديوارگرجليك نو اس كى دجەسے نگف شده جان يا مال كاصمان اس پرلازم كوگا بنقضِه مُسْرِجٌ ٱ وُذِ فَى كَانُ مَالَ إِلَىٰ وَاشِرِحُلِ فَالْمُطَالَبُدُ لِمَا لِكِ الدابِرَ خَاصَّةٌ وَإِذَا ا در برابرہے کہ اسے تو اونے کیلیے کو نی سلم کے یا ذی کیے اور اگر کس کے مکان کی جانب حجک جا کو خصوصیت کیسیا تہ مکان کے الک کو گرانے کیلے إصطلام فارساب فهاتا فعلى عاقلة كل واحبه منفها ديثه الأخروا فاقتل ركل عَلَّا کینے احق ہوگا اور دوسواروں کے سکو اکر ارسے برمرسوار کے اہل کنبر برو وسرے کی سواری کے دمیت کا وجوب ہوگا اور اگرکو کی شخص غلطی سے کسی

رُرنے والی دبوار وغیرہ کے احکا کابیان

ہوکہ اگروہ چا ہتا تو اسے تو تر دیتا مگر اس نے دیوار نہ تو ترتے ہوئے جوں کی تو ں رکمی اور بھراس دیوار کے گرنے کے باعث کوئی شخص ہلاک ہوجائے یا کسی شخص کا مال ضائع ہوجائے تو اس صورت میں قیاس کے اعتبارے مالک برصمان ندا نا چاہے۔ امام شافع ہے اور امام احروم میں فرماتے ہیں۔ اس لیے کہ اس میں دراصل مالک قصور وار منہیں کہ اصل بنیا دیواس کی ملکیت

یں سے اور رہا دیوار کا جمک جانا تو اس میں اس کے فعل کو دخل منہیں لیکن اس براستحسانا ضمان لازم ہوگا ، اس لے کہ دیوار جمکنے پرا ندلیث گر جانیکا کھا اور گرائے کیلئے کہنے اورا تنا وقت ملنے کے باوجود اس کا اس سے غفلت برتنا لقہ دی میں

داخل ہے۔

برا برمنه ہوگی اوراس کی قبیت سے دس درہم کم کئے جائیننگے ۔ ائرٹہ ثلانہ اوراما م ابویوسف جاسے صرف ملوک ہوئی بنا پر ببقابلہ دیت آ زاد قبیتِ غلام کم کرنے مثلاً دس درہم کم کرنے کے قائل تنہیں اور وہ سیاری قیمتِ غلام واجب قرار دیتے ہیں ۔

لِنَ إِمْرَأَ يَهَ فَأَلِقَتُ جِنِينًا مُيِّتًا فِعِلَكِهِ غِرَّةً وَالْغِرَّةَ نَصِفُ عَشْرِالْ لَكِ بَ ہے۔ کوئی شخص کسی عورت کے شکم پر مارے اور وہ مردہ بجہ ڈالدے تواس شخص پر عزہ د غلام یا باغری کا دجوب ہوگا، اور بیعزہ مبسواں صدیم فَإِنْ ٱلْقَتْهُ مِيًّا ثُمُّ مَاتَ فَعَلَيْهِ دِينًا كَامِلَةً وَإِنْ القَتْ مِيتًا ثُمٌّ مَا تَبِ الاحمُ فَعَلَيْهِ دیت قرار دیاجائے گا اوراس کے زندہ بجبر ڈالنے اور مجر مرجانے بر کامل دیت کا دجوب ہوگا اوراگزم (ہوا بجبر ڈالنے کے بعد مال کامبی انتقال ہوجائے دِينًا وَعْزَةً وَانْ مَا نَتُ سُم القَتُهُ مِينَا فلا شَيٌّ فِي الجنينِ وَمَا يَحِبُ فِي الْجَنينِ مَوْسُ وُتُ تواس پردیت اورغزه دونون کادجوب بوگاا دراگرمان کا نتیجال بوحای بجروه مرا بوانجیه دالے تو بچرکیوم سی کچرواحب برگا اور نجر من صفدر واجب عَنهُ وَ فِي جِنِينِ الأَمْهِ إِذَا كَانَ ذَكَرًا نصفُ عَسْرِقِيمِتِم لُوكَان خَيًّا وَعَشْرُ قَمْتِه ان كَانَ ہووہ بچے کے ورتا رکا ہوگا-اور باغری کا بچر زنرہ ہونے پر اس کی قیمت کے مبسوس حصہ کا دجوب ہوگا اور ا^و کی ہونے برقیمت کے دسوس حصا أنثى وَلا كَقَامَ لا فِي الجنين وَالكفام لا فِي شِب العَمَد وَالخطاء عِتَى مَ قَدَةٍ مؤمِنَةِ ادر بچے کے سلسلہ میں کی واجب نہ ہوگا۔ سنب عدا در خطارٌ قبل کا گفارہ یہ سے کہ ایک مومن غلام کو آزادی عظا کر ۔ فَانِ لَكُرِينُ فَصِيَامُ شَهُورُسُ مُتَتَابِعَيْنِ. ا وراگروہ م ہولو مسلسل دوممنے کے روزے رکھے۔ ضوب بعل بطن امرأية الإ - الركون تخص كاليلي عورت كيي يرضر بالكائ جوها مله بواوراس صرب کے باعث وہ مردہ بچہ کوجنم دے تو یماں قیاس کے اعتبارک توصرب لگانے والے کے اہل كنبه يزي كا زندہ بونالفتين نه بونے كى ساير كچه واجت یا نا عرہ لینی غلام یا با ندی کے وجوب کا حکم کیا جا تاہے ۔اس لئے کہ بخاری وعیرہ میں روایت ہے رسول النرصاد الشرعليه وسلمن أرشاد فرمايا كممرده بجيرى صورت مي غلام ياباندي كاوجوب بوكايا بالخسود المم واب وينك والفي نصعت عشرال دية الإوع زالاحناف مقدارعزه بالخسو درائم فراردي كئ اورب مقدار مردكي ديت كيسون حصّہ کے بقدر ہوتی ہے اور عورت کی دیت کے دسویں حصہ کے بقدر - حصرت امام مالک اور حصرت امام شافعی مقدار عِرْته چیسو درام قرار دیتے ہیں لیکن اور ذکر کررہ مروایت این کے خلاف حجت ہے۔ علاوہ ازمیں احناک عِزہ تتل کرنے والے) کنبدر رواجب قرار دیتے ہیں اور حضرت امام مالک قبل کرنے والے کے مال میں واجب فرماتے ہیں ، احناف کا کاسترل ترندى وغيره كى برروايت سب كررسول الترصل الشرعليه وسلم في عره قل كرنوا في كا بل كند بروا جب فراياب يمر ا حناف الله كي نزد مك عزه كي وصوليا بي كي مدت الكي برس بها و رحضرت المام شافعي كے نزد مكت نين برس . وان مانت خدالقتهُ ميتاً الإ- اگراول مان موت كي آغوش مين سوجائے اور بھرو ٥ مراہوا بحيرة الے يو اس

الشرف النوري شريح صورت میں محض ماں کی دست کا وجوب ہوگا ۔ حضرت امام شافعی عزم کو بھی واجب قرار دیتے ہیں اس لئے کہ بطاہراسکی موت صرب کے باعث واقع ہوئی ۔ احمات فرماتے ہیں کہ بطا ہر بچے کی موت ماں کے مرنے سے واقع ہوئی اس واسطے كدمجي كاسائس لينامال كے سائس لينے برمو قون بے اور پر شك حزور سے كرمچه كى موت حُزب كے باعث ہو ئى ہوئ گونمن شک کی بنا برصمان کا وجوب منہ*ں ہ*و تا۔ وفی جنین الاحة الد - فراتے میں کہ با ندی کے اس بچے کے ذکر ہوئی صورت میں اس کے زندہ پر اہونے پراس کی قیمت کے بیسویں حصہ کا دحوب ہو گاا ورمؤنث ہونیکی شکل میں اس کی تیمت کے دسویں حصہ کا وجوب ہوگا۔ ا مام شافعی کے نزدیک بچہ کے مال کی قیمت کے دسویں حصہ کا و تجوب ہوگا۔ والكفائهة في شبب العمل الزو بطور شبر عد ما خطار قتل كي صورت مين كفاره يه بيدكه اليك علام كو صلقة علامي سآزاد كردك اوراكريه مهيانهولو بعرد ومين كمسلسل روزك ركھ -القسامة وَرَاذَا وُجِدَ القنيلُ فِي عَكَّمْ لَا يُعُلُّمُ مَن قتلَهُ أُسُتُّعْلِمَ حَمْسُونَ رَجُلاً يَعْتَرَهُم الوليُّ مَالله اوراگرمقول کسی محلہ میں پڑا ہواسلے اور قسل کر نبوالے کا بتر منبط تو دلی مقتول جن بچاس آ دمیوں کو منقب کرے ان سے ملع لیاجا کیگا عَا قَلْنَا لَا وَعَا عَلِمُنَا لَمُ قَاتِلاً فَاذَا حَلْفُوا فَضِي عَلَا أَهْلِ المَحَلَّةِ بِالدِّيدِ وَلا يُستعلَفُ الوَلِيُ كدوالترز بم ف است مارا اور من ميس اسك قاتل كاعلم ب وان لوگو رك طف كر الين ير محلدوالون بر وجوب ديت كام كم بو كا اوروني محلف مبني ليا ولا يقضى عَلَيْهِ بِالْجِنَاكِةِ وَإِنْ حُلْفَ وَرَانَ الْجِي وَاحِلُ مَنْهُمُ حُبِسَ حَتَى يَحَلْف وَانْ لَهُ مِأْسُكًا اوراس كے اوركسى جنايت كا حكم نه بوكانواه وه حلف معى كرك اور اگران بحاس ميں سحكسى نے حلف سوانكاركيا تو اوقتيك وه حلف ذكرت بكمل اهل المحكة لتُوتر بالاكيماك عليهم حتى يتم خسون يمينًا وَلايدخل في العشامة اسے قید میں رکھا جائے اور الب محل کی تعداد بچائیں نہونے پران سے دوبارہ ملف لیا جائے کا حتی کربچاس طلف پوسے ہوجائیں اور بچہ اور پاگل اور صَبَّى وَلاجِنونٌ وَلَا إِمْرَأُ مُ وَلَاعَنْهُ وَإِنْ وَجِدَ مَيِّتٌ لا الْرَبِهِ فلاقسَامَةَ وَلَاديَهُ وَ عورت ا در عندام کو قسا مت میں واخل منیں کیا جائے گا اوراگر میت ایسی یا ن جائے کداس پرکسی طرح کانشان مدہوتو مذقسامت كَنْ النَّاكُ كَانَ اللَّهُ مُ يسيِّلُ مِن أَنفِهِ أَوْدُ بُرِهِ أَوْفَ مِهُ وَانْ كَانَ يَخْرِجُ مِن عَيُنكِي كا وجوب بوگا اور دوبت واجب بوكي اوريي حكم خون اسكى ماك يا باخار كم تقام يامندت نيكاني بربوكا اورخون أنكول ياكا واس سے تعكار بر وَ أَذِنْ مِنْ مِ فَهُوقِدِين وَإِذَا وَكُولِ القليل عَلا دابِي يَسُوقُهَا رُحُكُ فالدّيدُ عَلَى عاملتم دُونَ و وقل كرده شما رمبوگا اوراگر قبل شده شخص سواري بريايا جائے جيے كوئى شخص بإنك ربا بهوية وجوب ديت ابل كے كبائے كبنر

mart@.com

الدو سروري الله ١٥٠٥ ٱهُلِ المِحَلَّةِ وَإِنْ وُجِدَ فِي وَا بِرانِسَانِ فَالقِسَا مَتُهُ عَلَيْهِ وَ السِّدَيّةُ عَلَى عَاقلتِهِ وَلا يَدُخلُ والوں برمہوگا - اورکسی کے مکان میں بائے جانے ہر قسا مت کا و توب مکان والوں برمہوگا اوردہت اس کے کمبروالوں کر اور قسامت کے زم السُّكَّا نُ في القسَّامَةِ مَعَ المُلَّا إِي عندَ أَبِي حنيفةَ رحمَهُ اللَّهُ وهِي عَلَى أَهُلِ الْخَطَّاةِ دُون یں مالکوں کے ساتھ کرا یہ دارشا مل نہ ہوں گے امام ابوصنیعہ مہی فرملتے ہیں ۔ اور فسیا مست کا دیجوب اہل خط پر ہوگا ٹرمی*ے وا* المشترين ولوبقي منه مم وَاجِدٌ وَإِنْ وُحِدُ القيتَيْلُ فِي سَفينَةٍ فَالقسامَة عَلى مَن فيها مِن پر نه بهو گاخوا ه ان میں سے حرف ایک می رو گیا ہو اورمقتول کے کشتی میں پائے جلنے برقسامت کا دجوبکشتی والوں بعن سواریوں اور الرّكاب وَالمَلاّحِينَ وَإِنْ وُحِدَ فِي مَسْعِيدِ عَلَّةٍ فَالقَسَامَة عَلى الْمُلِمَاوَرا نُ وُجِدَ فِي الجَامِع لا حوں پر ہو گا۔ اور مسجد محلہ میں بائے جانے پر قسامت کا وجوب اہل محلہ پر ہوگا۔ اور جامع مسجد کیا عام راست أوالشابرع الاعظم فلاقساً مُنَّهُ في في والله يَدُعَظ بَيتِ المَالِ وَانُ وُحِدَ فِي بريةٍ لَيُسَرَ يس يائے جانے پر و جوب قسامت مر ہوگا۔ اور وجوبِ ديت بيت اكمال بر ہو گاا در ايسے جنگل ميں پائے جائے، پرجسكے بِقُرنِهَا عَمَارةً فَهُوَهَ لَهُ مُ وَإِنْ وُجِدَ بَيْنَ قَرُسِتَيْنِ كَانَ عَلَى اقربِهِمَا وَانَ وُحِدَ في وسطِ آ س یاس آ با دی نہ ہوتر بررہے دکراس میں قسامت نہیں) اور دوگا ؤں کے درمیان پائے جلنے پروج ب قسامت زیادہ نزدیک الوں پربوگا الفُراتِ يَمْرُب المَاءُ فَهُوَ هَدُ رُّ وَإِنْ كَانَ هُتَسِبًا بِالشَّاطِي فَهُوَ عَلَى أَقُر بِ القُرى اوردر ملتے فرات کے درمیان بائے جلنے پرجباں کہانی دواں ہو ہررہے اور کمنا روں پر رکنے کی صورت میں قسامت کا دجوب اس مقام سے زیادہ مِنْ ذَٰلِكُ المِكَا بِ وَإِن ادَّعَى الوليُّ القتلَ عَلَى وَاحِدِ مِنْ اهْلِ الْمَحَكَّةِ بعينِ الْمُ تَسقُط قريب كاتبستى برمهو كاادراگردل خصوصيت كے ساتھ اہل محلد میں انكی شخص كے قتل كا مدى ہو تو اہل محارسے قسامت كوسا قط قرار القُسَا مُنتُهُ عَنِهم وَإِن ادعَيْ عَلَى وَاحِدٍ مِنْ غيرِهِمْ سَقطتُ عنهم وإِذْ أَقَالَ المستحلفُ قَسُلُهُ نہ دیں گے۔ اور اگر اہل محلہ کے علاوہ کسی ایک کے متعلق مدعی ہوتو قسا مت اہل محاسے سا قیاقرار دیں گے۔ اگر حلف کر میوالا ہے کہ اس کا فلاتُ أُستُعُلِت باللهِ مَا قَللتُمُ وَلا علمت لدَ قاتلًا غير فلان وَاذَا شَه لَدَ إِنّنَا نِ مِنْ ا هُلِ تاتل فلاں سپے تواس سے یہ حلف لیا جائے کا کدوالٹر نہیں نے اسے مارا اور نہ مجھے بجز فلاں کے اسکے تا تل کا علہ اور اگردواہل محاکسی غیر المحكَّةِ عُلى مُجُلِ مِنْ غيرهِمُ أنَّمُ قتلدُ لَمُرتُقبل شَهَا ديمُهُما محاردالے كے متعلق قبل كرنے كى شہادت ديں توان كى گوائى قابل قبول نه ہو گى ۔ ك في وصف إ و تقيل معتول الشاكرع واسته وبوية وجلك في الكاره ورائكال كمامالات. زمب دمر مرزًا " داسكانون رائكان كيام ومب الداوسد؛ مرزًا" داسكا الياسكي وشرراً كالركيمي - الشاكلي : كناره -وَ ا ذا وجد القتيل الا - شرعى اعتبارا عصامت كسى مخصوص شخص كے ليء خاص طریقہ سے حلف کرنے کا نام ہے لہذا اگر ایسا ہوکہ کسی محد میں قبل شدہ یا یا جائے اور

الدُدو ت روري الم 🔫 اسرت النوري شرق 🖃 اس کے قبل کرنبوالے کا علم نہ ہوتواس محد کے ایسے بچاس لوگوں سے حلف لیاجائیگا جنھیں ولی مقتول نے منتف کہا ہو اوران کیاس میں سے ہرایک اس طرح صلف کرنگا کہ والٹرمی نداس کا قاتل ہوں اور نہ مجھے اس کے قاتل کا علم ہے۔ انّ توگوں کے اس طَرَح حلف کرنے کے بعد ان پر دیت واجب کر دی جائے گی ۔ ولايستعليت الولى ولايقضى علير بالجناية الز. قسامت بين اضاف فرلمت بين كرطيت مرب ابل محاست لياحا يرككا قتل شدہ شخص کے ولی سے کسی طرح کا حلف منہ کی لیا جائے گا حصرت امام شا فعی کیے نزد مک اگراس موقع پر کسی طرح كاشبه بومثال كطور برنبط هرمحله والول كى مقتول سے مخاصمت ہو ماان میں سے تستی خص پرنشانی قتل موجود ہویا طامی حالت سے دعویٰ کرنیوات نے کی سچائی طاہر ہورہی ہوتواس صورت میں ولی مقتول سے بچاس مرتبہ یہ صلف کیا جائے گا کر' اسے محلہ والوں نے ارڈ الا بھر مرعیٰ علیہ بر دیت واجب کیجائے گی۔ حصرت انام مالکتے قبل عرکے دعوے کی صورت میں کم قصاص فرالمت میں جو خرت امام شاً فعی کامشدل رسول اکرم صلے الله عليه وسلم کامقتول کے اولیا رہے بیار شا دہے کہ تم میں سی کوئی کیاس بار یہ حلف کرے کم الخول نے اسے ماراہے ۔احناف کا مستدل ترمذی وغیرہ کی بیردوایت ہے کہ مبنہ تو مدعی پرہے اور صلف مدعیٰ علیه بر مجر کچاس کی تعداد محله والول میں سے بوری نمونے بران سے د دبار کہ صلف لیا جائے گا تاکہ کیا س کی تداد بورى بهوجائع اس ليركم مصنف عبدالرزاق وغيره مي صراحت بهكدا ميدالمونين مفزت عرام ك فيصله قسامت فرمان میں جب انجاس کی تعداد ہوئی تو حضرت عرض انجیس لوگوں میں سے امک سے دوبارہ حلیت لیا۔ وكذ المك أن كان الذم يسيل من انفه الخ اكراس طرح كامرده محديس مل كداس كى ناك سے يا با فان كے مقام سے يا اس كمنس خون مكل دمام و تواس صورت مين نه توقسا مت كاوجوب موكا اور ندويت واجب موكى اس لي كداس مي بواسيرى خون يانكير موزيكا حمّال بـ البه اگر بجائے ناك يا منديا يا خارد كے مقا كونون مرده كى آنكوں يا اس كے كاون سے رواں ہورہ اسے قبل کردہ ہی قرار دیا جائیگا - اس واسطے کہ عادِی ان مقامات سے شدید صرب کے بغیر خون منہل باکرا-واذا وجد القنتيل على دابية الزيار مقول السي سواري ربط جيه كوئي دومر اشخص بانك را بونواس صورت ميس ملدوالون ير ديت واجب منهن موكى بلكاس كاوجوب كنبه والون يرموعا. <u> وان وحبُّ فی دابرانسان فالقسامة علیه الد و اگرایسا بوكه کوئی شخص کسی کے مكان میں قبل شده ملے تواس مورث</u> يس البل مكان برقسامت أوراس كے كبنه والوں برويت كا وجوب بوكا-اس ايركم الك اپنے مكان برقابض ہے۔ لہذا الكب مكان كى نسبت اہل محد كے سائھ مھيك اس طرح كى ہوگى جيسى نسبت محدد الوں كوشہر والوں كے ساتھ ہوا كرتى ب اورشهروالوں ك محله واكوں كے سائھ شركت فى القسامة سنبي ہوتى توقسا مت ميں محدواً لے مبى مالك كان كے شرك قرار شہيں ديئے جائيں گے۔ وَفِي عَلَى اهل الخطمة وون المستدري الوفرات بي كرقسامت كا وجوب ابل خطر برمو كاخريد والول يرنم وكا ا ہل خطہ ہے معصود وہ افراد ہیں کہ انتخیسِ اسی وقت ہے اس پر ملکیت حاصل ہوجس وقت ہے کہ اہام المسلین کے بعد فتح مجا بدین میں بانٹ کر سرا مک کیلے اس کے مصد کی نتح بریستھدی ہو یہ حکم حضرت امام ابوصیفیرہ اور حضرت اما محدث

mar@i.com



كېرى ، كونسك - جنع دواوين - دانق ، درهم كے تھے حصر كالك سكد . جمع دوانق ، دوانيق ـ صورت میں ماقلہ اورا ہل کنبہ سے مراد اہلِ د فتر اپنے جائیں گے ۔ دیوان وہ رجشر کہلاتا سے جس کے اندرو فلیفرخواروں اور فوجوں کے نام کلھے جاتے ہیں حصرت اہام شافکن کے نزدیک ویت کا وجوب اہل کینہ بري المسلم المرابعة والمرسالة بأب صلى الشرطلية والم مين مورج طريقة بين تها مصدف ابن ابي شيبه و عيره كي روايت سيري يته طيتاب و احناف كام محتمل مدسير كما ميرالمؤمنين حصرت عمرفار وق في ديوان مقرر فرمانے برخون بها كي تعيين اہل ديوان پري ا ورحفرت عرض نے بیصحابر کوام سے عام اجتماع میں کیاا ورکسی صحائی نے حضرت عرض کے اس عمل کی تر دید نہیں فرمان کی بیا جارع صو کیا بیٹر خود تحت ہے۔ اس کی صراحت ابن ابی ستیبہ وعیرہ میں ہے۔ ان يوخل من عطايا هم الخ. فرمات بين كراس واجب بونوالي ديت كي وصوليا بي ابل ديوان كي وظالف مرتب تدريج تين ين ی مرت میں ہوگی اوراگرو ظالف تین برس سے زیادہ پا کم مرت میں اکتھے دیئے جاتے ہوں تو مکل دیت اس دقت ان وظالف سے دصولیا بی کر لی جلے کی یہ حکم تو قاتل کے فوجی ہونی صورت میں ہے۔ اور قبل کر نبوالے کے اٹ کری وفوجی نہ ہونی صورت میں دیت کا وجوب اس کے اہل کنند پر ہوگا اورانس دیت کی وصولیا تی تین برس کی مدت میں بتدریج اور بالا قساط ہوگی۔ يعن برايك سے سال بھرس ایک درہم اور دو دانق وصول کئے جائیں گے۔ اس طریقہ سے ہرایک پرسال بورخیار دراہم یا ان سے بھی کم کا وجوب ہوگا ۔ حُصرت امام مالک کے نزویک جہاں تک لینے کی مقدار کا تعلق ہے اس کے اندر تعیین کی ننہیں ملک دیت وسينواك كى استطاعت براس كا ماردوا مخصارى وايت كمطابق معزت امام احداد مى فرمات مين ومدات مين ام شانعي اوردوسرى روايت كمطابق حضرت امام احري فراق بي كم وتحص ماكدار شمار بوما بواس عن آد حارد ينارومول كيا جلك كا ورجولوك مالى اعتباري اوسط درج كي بوس إن سے جو تقائ وينارو صول كيا جلي كا - احات كي نزوك إى کی دیثیت ایک طرح کے صلہ کی ہے جس کا وجوب برابری کے طور پر بہو تلہ اوراس کے اندر بالداراوراوسط و رج کے ا فرا دمساوی قرار دیئے جامیس گئے۔ فان لعرتسسم القسلة النورة فرات بين أكرايسا بوكرة الل كابل قبيله اوائيكى ويت كى استطاعت مدر كحقة بول تواس صورت میں ان کے سائرة ان لوگوں کو شامل کرلیا جائے گا جوباعتبار قرابت اس قبیدے نزدیک ہوں۔ وملا خل القاتل مع العاقلة الا-احناف فرات بي كديت كاجهان كك معالمه ب اس من قتل كرنوالا بحى البيرا بل ر کا شرکیب قرار دیاجائے گا۔اور حصرت امام شا فعی خراتے ہیں کہ قبل کر نیوالا ان کے ساتھ شرکی نہ ہوگا ا دراس پی چیز کا وجوب نہ ہوگا اس لئے کہ وہ خطار و غلطی کے با عث معذور سکے درجہ میں ہے ۔احناف میں اس کے جواب میں فرما میں کہ جناکیت کا صدور تو اسی سے ہوا تو اسے بالکل بری الذمہ کرتے ہوئے اسکا بار دوسروں برڈ النے کا کو فی مطلب بین ولا تتحمل العاقلة الإ اگردست زياده نه بهو ملكه اس كى مقدار كامل ديت كے بيسوس مصدت بھى كم بهولة اس صورت



وَكَانَ حُرًّا لَحُكَّا ۚ هُمَّ أَنُّهُ حَلَىٰةٍ يَامُرُ الأَمَّا ٱبضرب بسَوطٍ لَا تَمْرَةً لَهُ ضوئا مُتوسّطا بازع عَنه شادی سنده دا زا دمونے پراس کیلئے سوکوڑوں کی عدہ الم مباری کے کوڑے سی ادسطادر جد کی صرب لگانے کا مکم کر بگا اس کے کپڑوں کو آبارلیا ما شَاكُهُ وَيُفِرِّقُ الضِّرِبُ عَلَى أَعْضَائِهِ إِلَّا مَا سَنَّهُ وَوَجِعَهُ وَوَحِبْهُ وَإِنَّ كَانَ عَدَيْا م اور بجز سرو چره وشرمگاه كے متعرق طورسے ذائ كا عضامير صرب لكائ جائے گى - اور غلام ہونے براسى مربقے سے حِلْلُهُ خمسينَ كُنْ إِلَّكَ. اس کے بچاس کوڑے مارے جائیں گے۔ ا كَي وَصَحْتُ السِّينَةِ وَالْمِينَ كَا مُؤْنَدُ : دليل وحجت جمع بَيناتُ و رجم : بتمراؤ كرنا -كتاب العلادد - مدشرها وه متعين وخصوص سزاب جوحقوق السُّركيك واجب بوتي بير اس كامقصود التركي بندو كوبرك افعال بروكنا اورتجاوزعن احكام الشرع ك النفايتبت بالبسينة الور فرات بي كرزا ووطريقه سي نابت بوتاب ايك تويدكه خود زنا كارتكا ركنوالااس كااقرارو ا حرّان كرك اوردوم اطريقه يدب كه زناكر نبوالا تواقرار ندكري مكرشا مراس كي شهادت دين. شا بدول كي شبادت كي صورت يد ہے کہ چارگوا ہ اس بات کی گوامی دیں کہ فلاں مردیا فلاں عورت سویہ جرم سرز دیمواہیے۔ انتی اس شہادت کے بعدا ام ان سی دیک جرح أورجهان بين كرك اينااطينان كريكا وران سے زناكى حقيقت يوقيے كا تاكہ امام بريه واضح بهوسككرو واس كاحقيقت سے وا تف میں یا منہیں اور وہ جو کی بیان کرتے ہیں اس برزناکی تعرفیت صادق آتی ہے یا منہیں ۔ چا بخدا ما ان سے بوجع كاكرزناكي كيت بن اورزناكيي واي يه رضامندي سع بوايا كالب اكراه . نيزيه يوسي كاكركس علم بوا . جهال اس كا ارتهکاب بروا وه دارالا شیلام تنوایا و اراکحرب، اوریه که کب اورکس وقت ایسا بروا، اسے کتنی مرت گذری ایسے تمقورا و قت گذرا یا زیادہ ، اور پرکسک سائح اس کا صدورہوا ۔ اس طسرے سوالات کا نشاء بیہے کہ امام یوری جبح کرے ا ور صرکسی عنوان سے اگر ال سکتی ہو تو "مال دے ۔ اس لیے کہ تر ندی شریف میں ام المؤمنین حفرت عائث مد بعث سے روایت ہے رسول الشرصلے الشرعلیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلما نوں سے صود جہاں مک ہوسکے مالو۔ والاقوابان يقتوال وخوزنا كارتكاب لأيواك كاقراروا عراف كي صورت ينب كدوه چارمرت جارجالس سين كااعرًا ف كرے اور ہرمرتبہ قاصى اسے اپنے آگے سے ہائے ۔ قاصى كے سامنے جب اس طریقہ سے وہ چادمرتبہ ا قراد كرا ور چار کا عدد پورا ہوجائے تو اب قاصی اس مے معبی دریا فت کرے کرزا کیے بحیتے ہیں، ادریہ که زناکس طرح ہوا اوراس نے س حگرز ناکاارتکاب کیا، اور بیکرز ناکس کے ساتھ کیا۔ اس کے ان سوالات کے جواب دینے کے بعد جب زنا آب ئرا بت ہوجائے تو قاصٰی اس پر حدلازم کردے۔ زانی سے جارمر تبدا قرار کی شرط احنا دیئے کے نز دیک ہے۔ حضرت امام شافعی م ا كي مرتبه ا قرار كو كا في قرار دينة بين . أس ك كه اعترات سي زناكا أظهار مورباب اور دوباره ا قرارت زناك اظهار

الرف النورى شوي الموالي الدو وت مورى الله الموالي المرف النوري الموج الموالي المرف الموالي المرف الموالي المرفق الموالي المرفق میں زیادتی مذہو کی ۔ اِحنات فراتے ہیں کہ نبی کریم صلے الشرعلیہ وسلمنے حضرت ماعزاسلی کے واقعہ یں اس وقت یک زنا تا بت ہونیکا حکم بنیں فرایا جب مک ایموں نے چار مرتبداس کا افراد بنیں کرلیا۔ مسلم شرایف میں حضرت بريده رضى الشرعة سے روايت ہے كہ ما عزبن مالك نے نبى صلے الشرعليہ وسلم كى خدمت اقدس ميں حاحز ہوكرع ص كيا ا النُّرك رِسُولٌ مِجْعَ بِأَكْرُو يَجِهُ ؛ آبُّ نِ فِرا يا تيرا برا ہو ﴿ يَهِ كُلُورُ مِنْ ﴾ لوط جا اورانشرے توبرواستغفار كر ـ اع بيم كي دورت لوث كربوك المالترك رسول مجع باك كرد يجيد الويمري صلاالترعليه وسلم فاس طرح فرما یاً ۔ حتی کم جب چوکتی مرتبہ المحنوں نے کہا تورسول الشرصیے انشرعلیہ دستم سے اعریے دریافت فرما یا کوکس دجہ ب تجمع بأك كرون . ما غز بوك . زناك وجرب . رسول الشرصل الشرعلية وسلم ك دريا فت فرما يأكيا يه يأكل ب وتوتبايا کیاکہ بر آگل نہیں بھرآئ نے دریافت فرایا کہ اس سے شراب پی ہے ؟ توا کی شخص نے کھراے ہوگرا کھیں سونگھا يوَّ شِرَابْ كِي بُوسْنِي بَانِيُ - مُهِمَّاتِ عن دريا فَت فرايا كيا توك زُناكياً ؟ وه بوك. بأن وتا أبُ كَ رَجم كاهم فراياً <u>خان کان الزابی محصناً الز اب اگرزنا کرنیوالا شادی شِده بوتو اسے میدان میں لاکرسنگسارکرد یا جائے اور شکسار</u> كرفين شرط به قرار دى كئ كركوا واس ك ابتدار كرين - اگركوا و رجم خركي نو رجم كسا قط موسد كا حكم كيا جلي كا. ا مام الك ما مام شأ نعي ا ورام ما حمدٌ اس شرط قرار منيس دية ملك ان تح نزديك انكاو مان موجود رما ما عب استجاب ہے۔ اوراگر زنا کا تبوت خود زانی کے اقرار کے باعث ہوا ہو تواس صورت میں امام استدار کرے اور مجمر دومسرے لوگ سنگسارکریں۔ وان لعدمكن عصناً الإ - الرّ ز اكر نوالا شادى شده نه بوتو اسے سنگسار منبي كيا جائے كا- بلكه اس كم أ زاد بيك ک صورت میں امام ا دسط *درجہ* کی صرب سے سوکوڑے بغیر **گرہ والے مارسے کا حکم کرے گا اور کوڑے لگاتے** وقت اُس ك كيرك الارك جائيس كا وراس كم اعضار برمتغرق طورت كوار كالاع جائيس كم سرا ورجير اورشركاه كومستنى ركها جائے كا اوران بركونى كوڑا نهارت كا حكم ہوگا . اورغلام ہونے كى صورت بيں اس كى صربح اس كورث بوكى ا درائفين اسى طريقت مارا جائ كا-فَأَنُ رَجِعَ المُفِرُّعَنُ إِفَرَارِهِ قَبِلَ إِ قَا مَرَ الْحَكِّ عَلَيْهِ أَوْفَى وَسُطِمِ قَبِلَ مُ جُوعُما وَ ا وراگرا قرار کرنے والا نفاذِ حدسے قبل ا قرار سے رجوع کرلے یا بیچ میں رجوع کرلے تو اس کارجوع قابل قبول ہو گاا در خَلِّى سَبِيُكَ وَيَسْتِحِبُ لِلامَامِ أَنُ يلقِّنَ المُقِرَّ الرَّجِعَ وَيقولُ لِ العَلَّفَ لَمَسِّتُ أَوقَبَكُتَ اسے چیوڑ کا جلے گا اورا ام کے لئے باعث استجاب سے کوہ اقرار کرنوائے کو اقرارسے رجوع کی تلقین کرے اور کیے ہوسکتا ہے ہوئے وَالرَّحُلُ وَالْمَزُوا لَهُ فِي ذُ لِكَ سُوَاءٌ غَيْرَاتٌ الْمَرُأُ لَا كُنْزَعٌ عَنِهَا ثِيا بَهُا إِلَّا الف وَالحَثْوَ تھویا ہو یاتقبیل کی ہو مرد وعورت کا حکم اس میں مکیسال ہے سوائے اسے کرعورت کے کٹروں کو تجزیوستین و موقے کیڑے کے مذا آرا جلسے ۔

وَإِنْ حَفَرَ لَهَا فِي الرجم جَائِرَ وَلا يُقيمُ المَولَى الحَدَّ عَلى عَنْبِهِ وَأَمْتِهِ إِلَّا باذ بِ الاما وَإِنْ ا ورعورت کے رجم کیواسط مواحا کھو دنا درست ہے اور آقا کیلئے بلا جازت ایام اپنے غلام دبا ندی پر حدقا کا کرنا درست سہیں ۔ ا ور اگر مَ يَجَعَ أَحَدُ الشَّهُودِ لَعِنْ لَا الْحُكُمُ قبلَ الرَّجُومِ صُوبُوا الحَكَّ وَسَقَطَ الرَّحِيمُ عَنِ المشهُودِ عَلَكُ مِ وَ بدر عكم سنگساد كئ ملنے سے قبل كوئى شا بدر جوع كركے تو شا مدول بر صور لگا ئيں كے ادر كواہى وين كئے شخص سے سنگسارى ساقا قرار إِنْ رُجَعَ بَعِدَ الرَّجُم حُدّ الرَّاجِعُ وَحُدَ لا وَضِينَ مُ بعَ الدّيةِ وَإِنْ نقصَ عَدَدُ الشهودِعَنُ د بجائيگي اورلبدر جمكسي شابد كے رجوع برمحض رجوع كرنيوالي برحد لكائيں كے اور ربع ديت كا صمان لازم بوگا اور شابدول كا عدد جارہے كم ٱۯ۫بعَةٍ حُكُّ وُجِمِيعًا وَإِحْصَانُ الرَّجُومِ أَنْ يكونَ حُرًّا بِالِغًا عَاقِلًا مُسْلَأَ قَلُ تَزُوَّجَ إِمْرَأَ لَا ہونے برسب برحد لگائیں گے اور رجم کے واسطے محصن وہ کہلا اسے کہ زنا کرنیوالا ازاد بالغ عاقل مسلمان عورت سے عقد نکاح صحیح مْكَاحًا صَعِيْحًا وَدَخُلَ بِهَا وَهُمَا عَلِي صِفْرَ الدَّصَانِ. كرك اس كر سائة بمبتر موديا بواوريد دونون صعنت احصان بربون -إقرار گوا<u>هي سے رجوع کا ذ</u>کر ا فأن دجم المقرعن اقرام الإ-الرايسابوك اقرار كرنوالانفاذ صرسة قبل يا رزم ولوت الله من رجوع كرك، تو نفاذ سے قبل رجوع كر لينے كى صورت ميں اس برحد كا نفاذ مذبو گا اور درمیان میں رجوع پر با قیماندہ صد نا فذ منہیں کی جائے گی۔اور اس بارے میں محصلم شریف میں حضرت برمدہ رضی الٹر عنہ کی روایت سے کہ ہم اصحاب رسول الٹرصلے الٹرعلہ وسلم گفتگو کرتے تھے کہ اگر ما عزم نین مرتبہ اعتراف کے بعد اپنے کجا وہ میں بیٹھ جانے توانخیس نفا ذِ مدکے لیے طلب ِنہ کیا مِا مَا - حضرت الم شافعي فرات بي كداس صورت مين حد كانفا ذبوكا - اس لئه كه مد كا وجوب اس كاقرار كم اعث ہواہے ۔ لہذا اس کے رجوع کر کینے سے وہ ساقط قرار مہیں دیجائے گی ۔ اِحنات فراتے ہیں کہ اس کے رجوع کی حیثیت خبر کی سے جس کے اندراحمال صدق موجود سے اور کذیب کنندہ کوئ چز یا فی سنیں جارہ سے لواس کے اقرار میں سفیربدا ہوگیا اورادنی درجہ کے سفیدسے میں صدفتم ہو جاتی ہے۔ وان حقم المهافي الرجم الزويعن الرعورت كورجم كرف كى خاطر كواها كمود ليا جائ تو درست ب بلك كمودليا زیادہ ا جماہ کراس کے اندر عورت کیواسط پردہ کی زیادت ہے جوشر عامجود ہے۔اس کی گرائ عورت کے سینہ تک ہو۔ اس واسطے کررسول الشرصل الشرعليہ وسلم عا مرب عورت کے واسط ہو گرا صا کعدوایا مقا اس کی گرائی سینہ ہی تک تھی۔ مگرمرد کے واسطے کھود کے بی ضرورت تنہیں۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت ماع رونے سائمة ایسا ہی کیا کہ ان کے داسطے گرا ھا کھود نے کیلئے سنہیں فرایا۔

martæcom

الدو وسروري وَلا يقسيم السَّهُ ولي الحسلَ الحِرِ بعِنَ الكِيلع برجائز منهي كروه بلاا جازتِ حاكم ازخود اپنه غلام ا ور باندي يرحدنا فدكرے البته اگرام ماجازت ویدیے تو اس کاحد مافذکر نا درست ہوگا۔ علاوہ ازیں آ قاکو جب یہ حق نہیں کہ وہ اپنے اویر شد نا فذکرے تواي فلام وباندى يرمدنا فذكرنيكاح است بدرج اولى نربوكا وان رجع احدالشدو دبع الحكم الإ - اگر جارشا مرول كی شهادت كی بنام پرحس كے بارے میں ان توگوں نے شہادت دی ہواسے سنگسیا رکئے جانے کا حکم ہوچکا ہو مگراہمی سنگسیا رکرنے کی نوبت نرآئی ہوکہ اس سے قبل آن شاہدوں ' میں ہو ا کے شاہر رحوع کرنے تو اس صورت میں سارے شاہدوں برحد کا نفاذ ہوگا اور شہادت دیئے گئے شخص سے رجم کے ساقط موسي مما حكم كياجائي وجريب كشبها وت وسين كي شخص كے سلسله ميں شها دُت بحل تبين رسي اور اگر شابدوں مں سے کوئی شاہر سنگسار کئے جا میکنے کے بعدر جوج کرے تواس صورت میں حس نے رجوع کیا ہو تحف اس برحد قذف کا نفاذ ہوگاا وراس پرمزید چوبھائی دیت کے ماوان کالزوم ہوگا۔اس سلے کہ اس کی گواہی امّاد بن نفس کا سبب سی اور حربًا رفے سے یہ بات عیاں ہوگئ کہ ناحی نفس ملعت ہوا۔ اس لحافاسیے اس کے اوپر وجوب تا زان بھی ہوگا۔ <u> - احصان الوجع الزور رحم كئ</u>ر جان كرواسط اسے شرط قرار ديا كياكه زناكر نيوالا شا دى شدن ہو . غيرشادى شدہ كرج بن ری گے جس پراخصان کی نعرای صادق آئی ہے وہ سات شرطوں پرمشتمل ہے۔ اگرسات شرطوں میں ہے ایک شرط تمبی کم ره جائے تو بھرسنگسا رکئے جانے کا حکم نہ ہوگا۔ دہ سات شرائطاحسب ذیل ہیں ۱۶زا بی آزاد ہو۔ غلام ادر با مذى كالشمارا س مين نهين - اس لية كه المفيل بنفسه كان صحح كرية بر قدرت نهين بهوي ، بن زاني عاقل مو - ياكل عقوبت وسز اكا ابل نه بهونے كى بناد پر محصن شمار منه ب سوتا - دسى بالغ ہو۔ نابالغ سز آكاابل نه بونيكي بناد برمحصن قرار سنیں دیا جائیگا دم، زانی مسلان ہو۔ کا فرکومحصن ستمار نہیں کیا جاماً دہ، صحبت ہونا رہ، بنکاح صبحے صحبت ہو نا بشکر سى شخص ن كوابول كے بغيرتكان كرلياتوكو وصن شمارية بوكا دى بوقت صحبت خاو مدوبيوى كاصفت احصا ن سلت آنو۔ اس بارے میں فقہار کا اخلاف ہے۔ حضرت امام شافع اور حضرت امام احریرہ فراتے ہیں کہ برائے احسان ز ناکر نبوائے کے مسلم ہونیکی شرط نہیں۔ رسول اکر مصلے الٹیر علیہ وسلم نے ایک بہودی ادر یہودیہ کو رجم فرمایا تھا میں شکوہ شرایف میں حضرت عبداللہ ابن عرض سے روابیت ہے کہ رسول الشرصط الشرعلیہ وسلم کی خدمت میں شہو دسے آگر بیان کیاکدان میں ہے ایک مرد وعورت زنا کے مرتکب ہوئے ۔ رسول انٹر صلے اسٹر علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کرتم رحم رے متعلق بورات میں کیایاتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ انھیں رسواکر نا اور کوڑے لگا نا - حضرت عدالٹرین سلام نے کے کہائم فلط کھتے ہواس میں رجم ہے میہود تورا ہ لے آئے اور آپ کے سامنے رکھ دی ان میں سے ایک نے رکم کی آیت پر اہتر رکد کر اس سے ما قبل اور مالبعد کو بیڑھا۔ عبد العثر من سلام طبوبے اپنا بائد الحقاد - اس نے مائد العلال تو وہاں آیتِ رجم تھی - بیہو د بولے رسے محمد ؛ ابن سلام نے سے کہا ، اس میں آیتِ رجم ہے۔ رسول النز صلے النبوطية وم نے رجم کا حکم فرایا اور انفیں رجم کیاگیا - ا حناف کا مصندل رسول اکرم صلے انٹر علیہ دسلم کا یرارشادہ کے انٹریک

سائد شر کم کر شوالامحصن شمار نه به وگا. پدروایت دا رقطنی میں حضرت عبدالشرامن عمرض سے مروی ہے۔ اور حضرت اما م شافع کے استدلان کے جواب میں فرماتے ہیں کہ اس وقت تک رحم کی آیت کا نزول تنہیں بہوا تھا اور رسول الشرصلے الشرعلیہ وسلم نے تورا قرکے حکم کے مطابق حکم رحم فرمایا بھررجم کی آیت کا نزول ہواتو اسلام کی شرط تنہیں تھی اسکے بعد حكم رجم اسلام كى شرطك سالخه بوار

ذِطَعُمَا لَمُ يَحِبُ عَلَيْهِ الْحَكُّ عِنْدَ أَبِى حَنِيفَةً رَحِمُ اللَّهُ وَعِنْدَ هُمَا يُحَكُّ وَمَنْ أَىٰ إِمْرَأَةً ۔ نفاز صربو گاا ور و خفی اسبی عورت و نکاح کرے شیکے ساتھ اس کیلئے نکاح طلال نہ کو پھراست صحبت کرلے توا ما کا بوصنف کے نز دیک امبر مدکا دحوت فِي َالهُ وَصْعِ المَكْرُولِ اَ وُعَلِ عِمَلَ لُوطٍ فَلَاحَدٌ عَلَيْهِ عِنْدَ اَلِحِضْيِفَة دحِمُّ اللهُ وَلُعَزُّ سُ ہوگا اورصاحبین کے نزدمک اس برعدنا فذک جائیگی اورجینحف کمی ورشت محرد مقا) میں صحبت کرلے یا اسکے ساتھ تو ہم لوط کا سائلس کرے تو انما الومنيذہ ہے وَقَالَارِحِمُهُمَا اللَّهُ هُوَكِالزِنَا فِيكُنُّ وَمَنْ وَطَى بِهِيمَةً فَلَاحَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ مَ فَي فِي وَالِلْحَلّ نزدیک اسپرصدنا فذنه بوگی ملکی تعزیر کیچائیگی اورصاحبین کے نزدیک یہ مانند زنگہے بس صیما ری بوگی اور چیخص مبانورسے صحبت کرے ہو اسپر صرنا فذنه أوُ فِي دَاسِ البغي نَعْرَخُرُجَ إلينَا لَكُمُ نَقُمُ عَليهِ الحَكُّ -

بوكى اورج فخص واللحرب يا حكومت باغيان من تركب زنا مواسط معدد الالسلام من مائة تواسر مدكانفاذ نهوكا .

وَلا بجبه م فى المعصن بين الجيل والرجيم الخ وفرات بي كرفي وشادى شده كوف 📗 سنگسارکیاجائے گا . کوڑوں اور سنگساری دونو ک کواکٹھا نہ کریں گے . حضرت امام احمد ؓ اور اصحاب طواہر کیتے ہیں کہ کوڑے اور سنگسیاری دولوں کو اکٹھا کیا جلئے گا۔ حضرت امام شیافعی کے نزدیک غیر محصن کے لئے كوثرون اورجلا وطنى دولون سزادك كواكه لحاكرنا درست ب- اس داسط كرمسلم شريف كى ردايت ب تابت بهوّتلب كرعز محصن مرد وعورت کے کوڑے لگائے جائیں گے اورسال بھر کے لئے جلاوطن کردیا جائے اور محصن مرد وعورت کوسوکوڑے لگائے جائیں۔ اورسنگسار کیاجائے مگر جمہوراہے درست قرار منہیں دیتے اسلئے کہ بکٹرت روایات سے بیر بات نابت ہوتی ہے کہ رسول الٹر صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماع بر وغرہ کو کو ٹرک مارے بغیر سنگسار ضرایا۔ اس سے دونوں کو اکٹھا کرنے کے منسوخ ہونیکا پتہ چلا اوراس کا جواب بیمنی دیا جا سکتاب کم محصن بونے سے لاعلی کی بنا دیراول رسول الترصل الترصل الترطیب وسلم نے کوروں ک سزادی بمرمصن بونیکا بیته چلند پرسنگسار فرمایا نسانی اورابو دا وُدنی روایت سے ایسا ہی نابت ہو تاہے ۔ البیتہ حاکم کے نردیک جلاوطئی میں کوئی مصلحت ہوتو ایساکراً درست ہے فلفار تلاثم رضوان استرعلیهم جمعین سے جودونوں کواکٹھا

کرنا تابت ہو تاہے وہ اسی مصلحت پر مبنی ہے۔ وا دا زینت الحامل لسریخی الز-اگرز نا کاارتکاب کرموالی عورت حمل بهروتو تا وضع حمل حد کانفاذ نه به و کااس لے مکہ اس میں بجہ کے ہلاک ہوجائے کا قوی خطرہ ہے۔اوراگر عورت پر کوڑوں کی حدوا جب ہوتی ہوتو اس میں نفاس کے اختتا یک ناخر کیجائے گی ادراگراس کے لئے رہم ستعین ہو تو وضع عمل کے فوڑا بعد ہی صد کا نفاذ ہو گا بشرطیکہ بچہ کی کوئ پردرسش کرنے اللہ میں ایک انسان کے ایک رہم ستعین ہو تو وضع عمل کے فوڑا بعد ہی صد کا نفاذ ہو گا بشرطیکہ بچہ کی کوئ پردرسش كر منوالا موتود مو ورمذاس وقت بك السيس ما خركيها يح كل جب تك كرمج كعاف ييني ك فابل مر مُوجات - غا مريمورت

كروا قعدسي البت بولم يديروايت مسلم شريف ميس واذا شهدالسفيود عدد متقادم الز -اكركس ايس بإسك بارسيس شابرشهادت دين جيم كافي وقت كزريكا بهوا ور وه بات برانی سومکی بهوج سبب صریمی توان شا بروں کی شہا دت قابلِ قبول نه بهوگی اس واسطے کہ اس حگرشا بروں

الدو وسروري المد كمتهم بونے كا حتمال بيدا بوكيا - وجريه بي كر شا برون كوروباتون كا حق كقا، ياتو وه شبهادت ديتے يا برده بوشى كرتے اب اگردیر کاسبب پرده پوشی موتو اس قدربعد میں شہادت دینے سے انکی اسسے عدادت کی نشاندی ہوتی ہے اوراگراس کا سبب پرده پوشی نه ہونو تا خیر کے باعث فستی لازم آیا اور فاستی کی گواہی قابلِ قبول نہیں.البتہ صرِفَذ ف اس ضابط سے ستنتني قراردي كي كداس كر تقوق العباد ميس يريني بناريرتا خير كساته بهي كوابي قابل قبول بوكي . حرقذف مي دعوي مرنے کو شرط قرار دیا گیا تواس تا خیر کیو جہیں تھی جائے گی کہ صاحب حق کی جانہے دعویٰ نہ ہوا ہو گا۔ ولاحد علی من وطئ جا دیترولک کا الا - اگر کوئی سخف اپنے الاکے یا پوتے کی باندی کے ساتھ صحبت کرلے تواس پر صرکا لغاذ روسان نه هو گا اس لئے که طرانی وغیرہ میں مردی ہے رسول اکرم صلے الشرعلیہ دسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو اور تیرے پاس ہو کچوہے وہ تیرے باب کاہے۔ اس ارشاد کے صحبت کے ملال ہونیکا ستبہ ہوا اور شبہ کے باعث حدثتم ہوجاً تی ہے ، اگرچے ایسا کرنیوالے کواس کے حرام ہونیکا خیال ہو۔ اس لئے کہ محل میں سنبہ کے باعث حد کا ساقط ہونا اس کا انحصار زناکر نیوالے تے خیال واعتقاد کے بجائے شری دلیل کے اوپرہے۔ اوراگراو کا اپنے والدی باندی سے یا اپنی والدہ کی باندی سے یا بن زوج کی باندی سے صحبت کرسے یا غلام آقاکی باندی کے ساتھ صحبت کرے اوروہ یہ کہنا ہوکہ نچھ اس کے خود پر حرام ہونیکا علم تھا تو اس صورت میں اس پر صحاری ہوگی ۔اوراگر بجائے اس کے یہ کہنا ہوکہ مجھے اس کے بارے میں خو دیر حلال ہونیکا گمان تھا تو صد کا نفاذ نہ ہوگا کہ حلت مے مشبہ سے صدختم ہوجاتی ہے ۔ اگر کوئی شخص اسنے برا دریا بچاک باندی کے ساتھ صحبت کرالے اورید کے کہ مجھے اس کے خود برطال ہونیکا گمان تھا نواس کی بات قابلِ قبول قرار مذریتے ہوئے اسکے اوپر صرحاری کی جائے گی اس لے کریماں ملکیت اوال ين اس طرح كالقبال نهي حيك باعث حلت كاخيال ومشبه بيدا مو ومن ذفت إلكيم الز - الرشب زفاف ميس عورتس منكوصك علاوه كسي اورعورت كويد كم كريميس كدوه تيري منكوم ہے اور وہ منکو حد کے خیال سے اس کے ساتھ صحبت کرلے تو اس برحد کا نفاذ تو نہ ہوگا البتہ مہر داجب ہو گا۔ م حل الشر وَمَنُ شَرِبَ الْحَمَرَ فَأَحِنَ وَبِرِيعُهُا مَوْجُودَ لَأَنْشَهِ لَ عَلَيهِ الشَّهُودُ بِنْ لِكَ اَوْا قَرَّورِهُمَّا ا در ج شخص شراب نوشی کرے اور بحر العطاء اور شراب کی تو باقی مو اور شاہر اس کی شہادت دیں یاوہ خود اس کا اعراف کرے درال مَوْجُودَةٌ فَعَلَيهِ الْحَدُّ وَإِنْ اقْرَعَ لَهِ مَابِ رِيجِهَا لَهُم يُحَدَّ وَمَنْ سَكِرَ مِنَ النبينِ حُدَّ وَلا ماليك توياني جلا تواس برنفا ومدموكا اوريه بوزائل بونيك بورا قرار كرف برصر جارى ناموكي اورجے نبيذے مسكر موكيا اس برصر جارى حَيِنٌ عَلَى مَنْ وُجِدَ من مُرِيْحُ الْحَمرِ أَوْ تَقَيّاها وَلَا يُحِنّ السّكوانُ حتّى يُعلم انه سكومِن ہوگی اور صرفت خص سے شراب کی بڑ آ رہی ہویا اس نے شراب کی تے کی ہوتو اس پرنغا فرصینیں اورنشہ والے پراس کے علم تک مدجادی ہوگی

marfat.com



عيد الشرفُ النوري شرح 🚜 عيد الدد فت روري حَدٌّ وَالْحَاكَ مُوتُمَانِينَ سَوْطًا إِنْ كَانَ حُرًّا يُفَرَّقُ عَلَى أَغْضَانُهِ وَلَا يَجُرُّوهُ مِنْ تِيابِهِ غَيرَ عاکم آ زادہونے پر اس کے اپنے کوڑے مادے ۔ اعضاء پرمتغرق طورسے مارے اوراس کے بدنسے پوسستین اور أَنَّهُ يُنْ عُنْهُ الفَرْوُ وَالْحَسُوو إِنْ كَانَ عَنْدًا جَلَّدَ } أَرْبَعِينَ سَوْطًا وَالْاحْصَاقُ أَنْ ردی دار کیرے کے علاوہ اور کیراندا تارے ۔ اور غلام ہونے پر اس کے جالیت کو ڈے مارے جائیں اور محصن اسے کہتے ہیں يكونَ المَهُ قَدْ وفُ حُرُّ ا بَالغَا عَاقَلًا مُسُلًّا عَفِيفًا عَنُ فِعِلِ الزِّناوَمَن نَفِي نَسَبَ غيرة فقر أل كر يتمت لكا ياكيا شخص آزاد يو، بالغ بو، عاقل بو، مسلمان بوا درنعل زياس باك بو اور يخف كسي كنسكان كاركرة بوسة كي لَسْتَ لَابِيُكَ أويا ابن الزانية وَأُمُّ عُصنةٌ ميتَهُ فطالَب الابن عَدَ هَاحُدَالقاذِيُّ که آپ والدسے منہیں یا کچے آے زنا کر نیوالی کے زومے درانحالیکه اس کی محصنہ ماں کا انتقال ہو دیکا ہوا درام کا اسکی حدکا طلبگار ہوتہ ہمت وَلا يُطالِبُ بِحُدَّ الْقَدْ فِ المِيِّتِ إِلاَّ مَنْ يَقِعُ القَدَّ فِي نَسْبِهُ بِقَدْ فِهِ وَإِذَا كَانَ المُقَدُّقُ ككا نيواسك پرحد كانعاذ ہو گا اوروفات یا فتر شخص كی جا نتیج عن اسى كو حدقذے كامطالبہ درست ہے جس كے نستى اندربوج تهمت فرق آ رہا ہو مُحْصِنَا جَانَ لابن الكَافِيرِ وَالعَرْبِ أَنْ يَطَالِبَ بِالْحَدِّ وَلَيْسَ للعَرْبِ أَنْ يَطَالِبَ مَولاه بِقَلْ اورتبت لگائے گئے شخص کے محصن ہونے پراسکے کا فراولے اور غلام کیواسطے طالب حدمہونا درست سے اور غلام کیواسطے یہ درست مہنیں کہ اسک آزاد أُوِّرِ الْحُرَّةِ وَإِنَّ أَقُرَّ بِالْقَذْ فِ سُنَّمْ مُجَعَلَهُ يَقِبُلُ دَجُوعُ مُ وَقَالَ لَعَرَ بِي يَاسَطِي والده برآ قائح يتمت لكانے كے باعث آ قايرنفا فرصد كا طالب ہوا درا قرار بتمت كے بعداس جربورع قابل قبول نه ہو كاا دركونى سخف كسى عربي كو كُمْ يُحُكَّدٌ وَمَنُ قَالَ لِرَحُهِلِ يَا ابْنَ مَاءِالسَّمَاءِ فَلَيْسَ بِقَاذِ مِن وَإِذَا نِسِبَرُ إِلَى عُمِّهِ أَوْ ا عنبلي كمبرت توصر قذف كانفاذ منهوكا اوركوني شخص كسي كويا ابن ما والسمار "كيه لو استهمت لكانَّنوالا قرار ندينيًّا اوركس كو إس كيجيا يا اسك إلى خَالَم أَوْ إلى ذُوج أُ مِنْ فَليسَ بِقَاذِ بِي وَمَنْ وَطِئ وَطِئًا حَزَامًا فِي عَيْرِمُلكُ لَــُمُ ما موں یا اس کی والدہ کے خاوندگی جائب نسبوب کرنے سے منبوب کرنیوالا قاذت شمارنہ ہوگا ور پیٹھنی دوسے کی ملک میں ولمی حزام کرے تواس يُحُدّ قَاذِفُ وَالمُلَاعِنَةُ بُولِدٍ لَا يُحُدّنَ قَادَ فَهُا _ سمت لكانيواك يرحد الفاذنه بوكا وركيك باعث لعان كرنوال عورت ك قاذ ف يرصوارى نهوكى ت كى و فحت إر قد من متم رنا- مقد ون وستم كيا بوا ـ شمآنين وانتى . جلد وراكانا باب حدالقين و - ازروك لغت قذت بتمريسيكذ كمعفين آب ادرشرى ا عتبارسے قدف کسی کوزناہے متم کرنے کو کہا جا آہے۔ بالاتفاق سارے ائم سے اس مارگناه کبیره میں کیا ہے بخاری و مصلمین حضرت ابو ہررہ اسے روایت ہے رسول التوصل الترعليه وسلم ف ارشا وفراياكه سات بلاك كرنوالى جيزون على وصحابيف عرض كيا- اعدالترك رسول وهكيابي

mart@.com

الرفُ النوري شرط المرب الدد وت روري الله عدم المرب ارشاد ہوا ۔ الٹرکے سائھ شرک اور سحرا درالیسے نفس کوقتل کرنا جھے الٹرنے حرام کیا مگر حق کے ساتھ اور سودخوری اورمتیم کا مال كما نا اور وشمن سے مقابله كو قت فرار كېونا او رياك دامن برا نئ سے ب خبرمومنه عورتو ل يرزناكى تهمت لكا نا -ا ذا قدّ دن الوجلُ رجلًا عيصناً الإ- الركسي خص نے كسى شا دى شده مرديا شا دى شده عورت كوزنا كے سائة متركميا ا ورسمت لكك أي كي ناسير قاذف كى حدكامطالبه كيا توحاكم اس صورت مين متم كرن والے كے اپنى كوڑے لكك الكا كا اس ني كدارشادِربا بي سية والدِين بِرِمُون المحصنة ثم لم يألوا بارِيجة شهدًاءَ فاجلدُوا هُمُ ثمانين جَلدة وكالتعبلُوا لهم شهادة ابدأ دا ورجولوگ د زناکی متهت لگائیں پاکدامن عورتو ک کواور بھرجارگواہ داینے دعوے بری نہ لاسکیں توالیے لوگوں کو انتثی وُرِّے لگاؤ اورانی گوای قبول مت کروہ۔ بدائش کوڑے لگائے جانیا حکم اس صورت میں ہے جبکہ تہم کرنے والا آزا د شخصی اوراس کے غلام ہونیکی شکل میں آ زاد کے مقابلہ میں اس کی نصف حدم وحلے گئی لینی چالیس کو مرک مارے ما کینے گئے ولا يطالب بحيد الغداف المهيت الخزو فراتع بين و فات يا نتركي جانب سيحض اسي كو حدقدت كے مطالب كا حقّ حاصل ہے جب کانسب اس متہت کے باعث متاکڑ ہورہا ہوا د**راس** کی دجہتے اس میں فرق آر ہا ہو۔ حفزت ا**ن**ا ثافعی^ج کے نزدیک ورثا میںسے ہرا کیک کو حد قذف کے مطالبہ کا حق حاصل ہے اس لئے کہ ان کے نزدیک مطالبۂ حد قذ ف میں بھی درانت کا نفاذ ہوتاہے وليس للصدان بطالب مولاة الخ اگر کسی علاً کا آ قااسے يا ابن الزانيد کم کريکارے دراں حاليکه اس کی دالدہ آ زاد و محصن مودة غلام كواس كاحق منبس كروه أقامے اس كينه برصر فذوت كا طلبكار مو اس لئے كه غلام كوابى ذات كيلئے بھى آقا برحدِ وزف طلب رئيكا حق منهن تو ما سك سلسله مين است كيس حق حاصل موكا . ومن قال لوجل يا ابن مامِ السهاء الإ . الركسي نے كسي خص كو" يا ابن ما رائتما ر"ے آواز دى تواس كہنے سے كئے والے بر صَرِقَدُون لازم سَمِس آئے گی اس لئے کہ اس تول کے درابعہ جود وسخا وسے تشبید دینا مقصود مو تاہے . بدلقب انگ ا بیسے شخص کا تھا جود ورِ قبط سالی میں لوگوں پر فیاضی سے اپنا مال خرج کرتا اوران کے ایسے بخت وقت میں کا آ آ تا تھا۔ وا دانسب الی عب، ال اگر کوئی شخص کسی کی نسبت اس کے بچاکی جانب کرے یا اس کے اس کی اس کی دالرہ کے خاوند کی جانب اس کی نسبت کردے تواس ت بست کومتہم کرنا قرار مذدیں گے۔اس واسطے کہ ان میں سے ہرا کے کیلے لفظ أتب بولاجا ما تا بت ب وارشا دِربان بير قالوا نعبُرُ اللهك والدا بانك ابرائِم واساعيل واسخ الباً وأحدًا " د انھوں نے دبالا تفاق ،جواب دیا کہ ہم اس کی پرستش کریں گئے جس کی آپ اور آپ نکے بزرگ دحفرت ،ابرا ہم م اسا عیل واسلی برسنش کرتے آئے ہیں مین وہی معبود جو و حدة لا شر کے ہے) جبار صفرت اساعیل علیه است لام حضرت بيعوب عليه السّب الم تحييج التقع . علاوه ازئي مديث شريف مين أمون محيلة و البّه كا استعمال تا بت ب ا در ربا دالده كاخا دندتواس باعتبا رعرب تربيت وعزه كرين كم باعت باپ شاركيا جا ماي -ومن وطع وطنا حَدامًا الإن اگر کو فی تشخص عزری ملکیت میں حرام وطی کا مرتکب ہواو رکوئی تشخیص اسے متہم کرے تو شمت پر لگانے والے برحد کا نفاذ منہ ہوگا اس واسطے کہ و ہ حرام وطی کے باعث دائر ک^ہ احصان سے نکل گیاا در محص^ن برقرار نہیں

اسی طرح کسی عورت نے بچے کے باعث لعان کیا ہواور کوئی اسے متہم کرے تو تہت لگانے والے پر حد کا نفاذ نہ ہو گا۔اس لیز کہ اس میں علامت زنا پان گئی لیسنی بغیر ہا پ کے بحبر کی پریاکش۔ وَمَنْ قَذَ نَا مَا مَا اللَّهُ عَبِدًا الْوُحَافِرُا بِالزِيا الْوَقَافَ فَاسِلُمُ الْعِلْمِ النَّر الزَّا فَقَالَ يَا فَاسِقُ اَوْ يَا كَافِرُ ا در چینخص کسی بانری یاکسی غلام یا کا فرکوز نامے متہم کرے یا کسی سلم کو زناکے علادہ سے متہم کرتے ہوئے کچٹے اسے فاسق "یا" اسے کا فر " أَوْ كَا خِبِيْتُ عُزَّى وَانْ قَالَ كَاحِمَا مُ أَوْ كَاخِنْ رُكُ لَمُ يُعَزَّمُ وَالتَّعْزِيرُ أَكُ ثُو السّ یا ا اے خبیت " توات تعزیر کی اور اے کرمے " یا اے خزر بر کہنے برتعزیر میں کریں گا . تعزیر میں بہت ہے ہوا وکی ت او سُوطًا وَاقُلْكَ مَا لَكُ جِلْداتِ وَقَالَ الدِيوسُكَ رَحِمُ اللهُ يَبِلغَ بِالتَعزيرِ خَسِمٌ وسبعونَ سَوُطًا ا تالیس کوڑے اوراسکی اقل تعداد تین قرار د می گئی اورامام ابو پوسف کے نزدیک تعزیر کے کوڑوں کی تعداد پچیتر نک بہونے سکتی ہے۔ وَرَاثِ مِ أَى الامَامُ أَنُ يضِمُ الى الضوب في التعزير الحبسَ فعَلَ وَاشْلُ الضِّربُ التعزيرُ بِسُمَّةً ادراام کی نظرس اندرون تعزیر کور و ل کے سائے قید میں والناموزوں ہوتواساہی کرے - تمام سے بڑھ کر سخت عزب تعزیر کی اس حَدُّ الزناتُم حَدُّ الشَّربِ ثم حَدّ القذَّ فِ وَمَنْ حَدَّة الأمامُ أَوْ عَزَّى لا فَمَاتَ فَدُمُّ مُكُنَّ کے معد مزب زناکی صد کا سے اس کے معدر شراب او سنی کی حد کی اور مجر تہمت کے باعث حدی اور حس برحد جاری کرے اتحر برکرے اور اسی میں وہ وَإِذَا حُدّ المُسلم في القذف سقطت شها دته وَان تاب وَإِن حُدّ الكافر في القذف ف خمة رملے تواس کا دم معاف (ناقابل مواخزہ ہے اور اگر سلمان پر سم مت کے باعث صرفا فذک گئی اس کے بعداس نے اسلام قبول کرلیا او اسکی أسلم قبلت شهادت ، سنهادت قابلِ قبول قراردی جائیگی ـ ا و يأخبي الإ ازروس لغن تعزيرك معظ طامت كرف، ادب كممل اورسخت ارفے کے آتے ہیں اب اگر کوئ کسی کو اس طرح کے الفاظ سے خطاب کرے یا س کنبت ایسی چزک طرف کرے جس کی شرعًا مالغت ہوا ورعرف کے اعتبارے اسے عار قرار دیا جاتا ہو مثال کے طور پرکسی کو اے فاشق یا اے خبیت کے تو اس طرح کینے دالالا کئی تعزیر ہوگا ،ادراگر جرمت و عاريس سے كچه اس يرصا دق نه آتا ہو تو كہنے والا لائق تغزير نه ہو گا۔ والتعزيراك توا تسعة وتلتون سوطًا الم - حصرت الم الوصيفات تحريرك كورون كى زياده سے زياده تعدا دا نماليس

marfa@com

فرماتے ہیں اور حضرت امام ابولیوسف کوڑوں کی زیادہ سے زیادہ تعدا دیجہر قرار دیتے ہیں۔ حضرت امام محدر مرکو بعض



و الشرفُ النورى شرط المود الدو مسكورى ﴿ وَ وَ اللَّهُ الدُّود و مسكورى ﴿ وَ وَ اللَّهُ اللَّا اللَّا اللَّا لَا اللَّا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّا اللَّا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ ا

نام سرقہ ہے۔ اور شرعی اعتبار سے جس سرقہ پرسزا کا لفاذ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کوئی عاقل کسی خص کی اس طرح کی شی پوشیدہ طور پرامھلہ لے جو باعتبار قیمیت دس دراھم کے بقد ریااس سے زیادہ ہوا وراس چری حفاظت کی گئی ہو کہ کسی جگہ خاظت سے رکھی گئی ہو۔ اصحاب طواہر وخوارج ہا بھر کا سے کہ کا مقدار کی چین ہو تہ بھی ہا بھر کا اجائے گا۔ مگر ان کا یہ کہنا درست بنیں اسلے کہ کا سارقہ "مطلق ہے۔ اس کی روسے خواہ کم مقدار کی چوری کرے تب بھی ہا بھر کا اناجائے گا۔ مگر ان کا یہ کہنا درست بنیں اسلے کہ کہ اس اعتبار سے تو مثلاً ایک وائر محدم و جو وغرہ گرانے بربھی ہا بھر کا انا جائے مگر اس صورت میں ہا بھر کا ما حکم کوئی بھی بنیں ویتا۔ حضرت امام شافعی چومھائی دینار کے بقدر چوری برا بھر کا شنے کا حکم فرات ہیں۔ ان کا موسید کہ کوری برا بھر کا اندی میں موری اما کو منین حضرت امام الکتے اور حضرت امام احراث کے نزوی کے نزوی کے نزوی کے نور کے بیاں کہ ایک کا میں حضرت امام الکتے اور حضرت امام احراث کے نزوی کے نور کیا ہم نہ کہا ہو اس لئے کہ بخاری وسے میں حضرت امام الکتے اور حضرت امام احراث کے نزوی کے نور کی برما بھر کا امام کرتے کی نور کی ہوں کی جوری برما بھر کا امام کے بھری برما بھر کا امام کرتے کی نور کی برما بھر کا امام کے تعمل کے خوری برما بھر کا امام کے کہا کہ کا امام اسے کہا ہم کا اس کے کہا کہا کہ کا امام کرتے کہا ہم کہا جائے کی نور کی برما بھر کا امام کے کہا کہ کا امام کی نور کی برما بھر کا امام کی خوری ہیں۔ دارتھ کی نور کی ہیں۔ دارتھ کی دارتے میں کا امام کے کا مام کی کی خوری ہیں۔

دی ہوتو اس صورت میں چورکا ہاتھ کاشنے کا حکم ہوگا۔ چوری کے شاہروں کیلئے ہویا دومرووں نے اس کی شہادت دی ہوتو اس صورت میں چورکا ہاتھ کاشنے کا حکم ہوگا۔ چوری کے شاہروں کیلئے یہ ناگزیرہے کہ وہ مرد ہوں اس سلسلہ میں عورتوں کی شہادت قابل اعتبار نہیں اور اگرایس ہوکہ چُر اینوالا ایک نہ ہو بلکہ متعدد افراد ہوں بین پوری جات ہوا ور سرا کیا ہے کہ اس دس دراہم کے بقدر مال بہنچا ہو نوا ہ مال چُر اینوا لے بعض افراد ہوں اور دو مرے محافظ و اور دو مرے محافظ و اس لیے کہ رفح فقنہ کی مہی صورت ہے کہ ان محافظین کو بھی چُرا نے والوں کے برابر سزادی جائے جانیکا حکم ہوگا اس لیے کہ رفح فقنہ کی مہی صورت ہے کہ ان محافظین کو بھی چُرا والوں کے برابر سزادی جائے۔

وَلا يُقطحُ فيها يُوجَد تا فِهَا مُبَاحًا فِي ذَا بِ الْاسْلامِ كَالْحَشِبِ وَالْحَشِيشِ وَالْقَصَبُ وَالْتَهْ فِي ادر دار الاسلام مِن بَى بَا يُوالى معولى ادر مباح استياء كى جورى برائة بني كأيس كَلُمْ مَنْلاً لَكُوى ادر لها من ادر باس ادر بهل ادر دار الاسلام مِن با نَه بن المُحْدِد وَ الْمُحَدِد وَ الْمُحْدِد وَلا السَّعِيمُ وَ الْمُحْدِد وَلا الْمُحْدِد وَلِدُدُ وَلِمُ وَالْمُحْدُدُ وَلَا الْمُحْدِدُدُ وَلِمُ وَالْمُودُ وَلْمُ وَالْمُودُ وَلِمُ وَالْمُودُ وَالْمُعْدِدُدُ وَالْمُحْدُدُ وَلَا الْمُحْدُدُ وَلِمُ الْمُعْدِدُودُ وَالْمُعْدُدُدُ وَلِمُ وَالْمُودُ وَالْمُودُ وَالْمُعْدُدُودُ وَالْمُودُ وَالْمُودُ وَالْمُودُ وَالْمُعْدُدُودُ وَالْمُودُ وَالْمُعْدُدُودُ وَالْمُودُ وَالْمُعْدُدُودُ وَالْمُعْدُدُودُ وَلَا الْمُعْدُدُودُ وَالْمُودُ وَالْمُودُودُ وَالْمُودُودُ وَالْمُودُودُ وَالْمُودُودُ وَالْمُو

(decis)

وه الشرف النوري شرح المود الدو و مسروري المودي المو

وَلَا البَوْدِ وَلَا قَطْعَ عَلِيسًا ﴾ قِ الصبيِّ الْحُرِّ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ حَلَّى وَلا سَارِقِ العبدِ الكبير ا ور مز د کی چوری پر باتند کیے گا اور نر کم عر آ زاد کی کی جو ری کرنیوالے کا باتند کا اجائیگاخواہ وہ زیورسینے ہوئے ہوا در بڑی عرکے ملام جرائے: ويقطع سَارِقُ العَبْدِ الصغيرِ وَلاقطعَ فِي الدفاترِكِ لمَّ إلاَّ فِي دَفَاتِرِ الحسَابِ وَ لا يُقطعُ والے كا بائة نبيس كے كا ورنا بالغ غلام كى جورى كرنو الے كا بائة كا المائيكا اور بجر صاب رصر وں كے اور رصر وں كے جرانے برما تو نہن سَارِتُ كَلْبِ وَلا نَهُ بِهُ وَلا وَ مِنْ وَلا طَبِلِ وَلا مِزْمًا مِنْ وَيُقطعُ فِي السَّاحِ وَالقَّنَاءِ والأبتور ك كا دركتا اوريتًا اورون اورود مول وسارنى جورى كرنيواك كابائة منبي كامًا جائع كا درساكون كى جورى كرنواك اورنزو كالري وَالصِّندلِ وَإِذَا اعْذِن مِنَ الخِشَبِ أَوَ الْي أَوُ ابوابِ قَطِعَ فيهَا وَلاقطعَ عَلى حَائِن وَ لا جرا نیوالے اور آبنوس وصدل کی جوری کرنیوالیکا ہا تھ کا المجلے گا اور مکوطی جراکر برتن یا دروازہ بنا نیوالیکا بات کا اجائیگا اورخیانت خُابِّتَةِ وَلَا مَبَاشِ وَلَا مَنْتِهِبَ وَلَا مُعْتَلِسِ وَلَا كُفِطِعِ السَّاسِ قُ مِنْ بَيْتِ المَالِ وَلَامِنْ كرنيواك مرداورعورت اوركفن جرا نيواك اورلوشي وال اورائيطة كالمائمة سني كالناجائيكا ورسيت المال سيحوري كرنيواك اوراليسال مَالِ لِلسَّارِقِ فيدِ شَرِكَةٌ وَمُنْ سَرَقَ مِنْ أَبُوتِ فِي أَدُولَهُ الْوُذِّى رَحْبُم مَعُرَمْ مِنْ كُلَّم ہے چرانیوالے جس میں اس کا شتراک ہو ہاتے سنیں کا اجائے گا ادر اپنے ال بال یا اپنے اوا کے یااپنے ذی رخم مرم کی جوری کرینوالے يُقطع وَكُنْ لِكَ إِذَا سَوِقَ احَدُ الزوحَبِينِ مِنَ الأَخْرِ أَوْالْعِبِدُ مِنْ سَيَّدِهِ أَوْمِن إَصْرَأُ يَة کا ہاتھ نہ کے گا ایسے ہی مشومروموی میںسے ایک کے دوسرے کی جز جرانے یا غلام کی آقاکے مال یا آقاکی المیہ یا این سیدہ کے ضاوندگ سُيِّد ؛ أَوْمِنُ زُوج سَيِّد تِهِ أَ وِالمَوْ لِي مِن مكاتب، وَكُنْ لِكَ السَّارِقُ مِنَ المَغْنِم -یا آ قاکے اپنے ہی مکات کی چوری کرنے پر ہا تھ منہیں کے گا اور الیے ہی مال غنیت سے جو ری کرنیوا کے کا ہاتھ منہیں کا مانیکا۔

چوری کے باعث باتھ کائے جانے اور نہ کائے جانیا بیان

ہو تے سنہیں دیکھا ۔ مصنف عبد الرزاق میں ہے کہ رسُول النُّرِصِلے النَّرعلیہ وسلم کے پاس ایسا شخص لا یا گیاجس نے کھانا چرالیا بھا تو انخصورصلے النّرعلیہ وسلم نے اس کا ہاتھ سنہیں کا ^انا -ولا فی سرقہ المصحصف الج - قرآن شرلیف کی جوری پر ہائمہ سنہیں کا ٹاجائیگا کیونکہ اس میں شبہ ہے کہ اس نے تلادت

کیلئے اٹھایا ہوا ورعد شبہ کی بنارزستم ہوجاتی ہے۔ ولا يقطع السارق من بيت المهال الم - أكركسي في بيت المال سے كوئى چرخ الى تواس پرمائة منبى كا ماجائے كااس لئے كده سارے مسلمانوں کامینے اور اس ذمرے میں بیرچرانیوالا بھی آتاہے مگر شرط بیہ ہے کہ وہ مصلم ہو۔ ومن سرق من ابوت الله ال باب میں سے کسی کا ال چرانے یا اسی طرح اپنے اوکے ، اپنی بوی یاکسی ذی رح محرم کے ال میں سے جرائے ہو اس کی وجہ سے ہاسمہ نہیں کا ماجائے گا اس لئے کہ قرابت کے باعث اس میں ناگوار مذہونیکا سٹ بہیدا ہوگیاا در منتب کی بنا پرحدختم ہوجاتی ہے۔اس طرح شومرد ہوی میں باہم نے لکلفی ہو تی ہے لیاز شوہر بروی کا یا ہو ی شو بركا ال چرالے تو ہائمة منہاں کا ما جائيگا اس لئے كماس كى حفاظت ہيں سنب بريدا ہوگيا. يہي حكم مال نيست كى چورى كرنواك كابوكا. وَالْجِدْرُ عَلَىٰ ضَرَبُكِ حِرُثُ لِمَعْنَى فيلمِ كَالدَّ وَمِ وَالبيوتِ وَحِرِثُ بِالْحَافظ فَمَنُ سَرَقَ عَيْتًا ا ور محفوظ مقام کی دوصور میں ہمیں ایک تو کہ وہ مقام ہی خاطت کا ہو شلا مکانات اور کمرے۔ دوسری صورت بدکر بواسط ہی افظ حفاظت ہوتس جو مِنْ حِرْمَا وُغيرِ حِرْمٍ وَصَاحِبُمُ عندهُ يحفَظمَ وحَبَ عَلَيْرِ الْقَطْعُ وَلَا قَطعَ عَلَى مَنْ سَرَق مِن تنفس جورى كرك معنوظ مقام سے يا يخرمفوظ مقا) سے درا كاليكداس كا مالك اسكى حفاظت كردما بهوتواسكا بات كالم جائيًا عمام وجرا نوال حمام أوْمِنُ بَيْتِ أُذِنَ للنَّاسِ في وُخول وَمَنْ سَرَق مرالمَسْجِدِمَنَاعًا وَصَاحبُ عِنْهُ لا یا ایسے مکان سے جرانیوالے کا جس میں داخلہ کی اجازت عطا کردی تھی ہو ہاتھ نہیں کا "ما جائے گا ادر و تنخص جدسے سامان چرائے دراں حالیکہ تُطِعَ وَلاقَطعَ عَلَى الصِيفِ إِذَا سَرِقَ مِمِّن اصَافَ ۖ وَ أَذَا نَقَبُ اللَّهِ صُّ الْبِيتَ وَدَخُلُ فَأَخُبِ سامان كالك اسكنز دمك بروتوكانا جائيكا اورميز بآن ككسي جزكونها ن كرالين يراسكا بائع نبس كأباجائيكا اوراكر ورنعب كاكرمكان مي والل المُمَالَ وَنَاوِلَ أَخُرُكُارِجَ البَيْتِ فَلا قَطْعَ عَلَيْهِمَا وَإَنْ القَالَا لَهُ فِي الطِرِيقَ شَمّ خَرج كَأَخِذَهُ موا در مجروه سامان الما كمكان سے با بردوسرے كوديك تو دونون من كى كابا تونين كا بائيكا ادراكراسے راسة من وال زيكنے كبداسكو قَطِعَ وَكُذَ إِلَّ إِذَا حَمَلَهُ عَلَى جَابِرُوسَا قِهُ فَاحْرَجَهُ وَ إِذَا دَخُلَ الْحِرْنَ جَمَاعَةُ فَوَى المماكريجائ لآبائة كيطم كا اليبيري اگراسے گرمے پرلادے اوراسے بإنك كربا بريرة ياہو اوراگر محفوظ مقام ميں انگرجماعت واضل ہوكرائيں بعضُهم الاحداد قَطِعُوا جميعًا ومن نقب البيت وَأدخُل بدلا فيدو واخذ شيئًا لَمُ يُقِطعُ وَإِنْ معض ال ياس توتمام كم التركيسيني اوراككسي في مكان من نقب كاككسي جيركوا تعاليا والم توسيس كم كا اور الرحسنار ك آدُخُلَ بِدَ ﴾ فِي صَندُ وقِ الصّيرفي آدُفي أَحْرِغيرِ ﴿ وَاخَذَ المَالَ قُطِعَ -صندوق میں بائمة وال كرياكس تفض كي جيب ميں بائمة الحوال كر كال نكال بے بقر التر كي كا كا

ولدن

الدُد و تشروري المد كَ لَكُورَ الْكُلِّ صَرِياً بِإِنَّ الرِّهِ الرَّروكَ لغت حرز محفوظ مقام كو كما جا ما سب اورشرع عتمار و کے اسے حرزالیسامقام کہلا ہاہے جہاں ازردیئے عادت حفاظت مال کیا کرتے ہوں جرز دونسموں برشتمل ہے دا بکسی محفوظ مقاً استلا کسی مکان اورصندوق وغیر وسے کسی چز کا چرانا د۲ ،ایسی حکمه سے پڑا نا چومحفوظ نه ہومگراس چیز کا مالک اس کی حفاظت کررما ہوبو ان دولوں صور توک مسیل چرانیوالے کا با تھے کے گا اور اگر کسی نے جوری حام (عسانہ) یا اس طرح کے مکان سے کی ہو جس میں عمو الوگوں کے آئیکی اجازت دی گئی ہوتو اس صورت میں ہائھ مہنیں کا ٹیس کے اسواسطے کہ عام اجازت کے باعث اس کا شارمحفوظ مقام میں منہں رہا۔ اور اگر کسی نے سیجد سے کوئی چیز خرائی درانحالیکہ اس چیز کا الک اس کے قریب ہوتو اس صورت يس إلتمة كالتيني على حكم بوكا - مؤطّا أما مالك اورنسالي وغيره بي روايت سب كر حضر مت صفوان ابن الميدرضي الترعيذ إسين سرے سیجے چاد ررکھ کرسوگے اوروہ چادر چورنے چرالی ۔ مجمر کیا در سے ساتھ رسول اَنٹر کھیے انٹر علیہ وسلم کے باس لا یا گیا آو آ محفرت صلى الشرعليه وسلم في المتركاطيف كا حكم فرايا -مستر المستونية من الرميز بان ك كسى جيز كومها أن في جراليا تواس كا بائته منهين كامنا جائيگا -اس ك كه ميز بان ي جا سے مہان کوجب اجازت مل کئ تو مکان کا درجہ اس کے سلسلہ میں حرز کا ندرہا اور اس کیلئے حکم جرز ندہو گا اور اگر السابوكم چورنقب لكاسة اور بجرمكان كى سف بابر كهينكدك اور كبرا سعنود بابزكل كرا مطاسة اورك جلسة تواس مؤتر یں اس کا باتھ کے الل وجدیہ ہے کہ چراکا اسر مینکدرنا یہ حوری کی ایک مرسرے۔ واذادخل الحد مزجاعة الزاوراكر مكان مين سبت سيرا فراد لعني اورى جاعت داخل موا ورميران مين سيلعف إفراد مال اعمالیں تو اس صورت میں یہ چوری سب کی شما رہوگی اوران میں سے ہرا کید کا استد کا ا جائے گا۔ اسی طرح بیخف سی مُنارکے صندوق یاکسی شخص کی جیب میں مابھ ڈال کرمال نکا لے تو اس کا مابھ کا شنے کا حکم ہوگا۔ وَيُقِطُعُ بِمِيرُ السَّارِةِ مِنَ الزَندِ وَتَحْسَمُ فَا نُ سَرَقَ فَا نَيْا قَطِعِتُ دِحُلُهُ اليُسُهِىٰ فَانُسَرَقَ ادر چور کے دائیں بائد کو بہو نے سے کا ف کراسے داغ دیں گے بعراس کے دوسری مرتبہ جرانے براس کا بایاں برکاٹ دیا جائے گا۔ مَالِثًا لَـُمْ يَقِطُعُ وَخُلِّدَ فِي السِّجُن حَتَّى يَتُوبُ وَران كَانَ السَّا مِراقُ أَسْلَ البيار اليُسْهِك بھرتیسری مرتبہ چوری کرنے پر کا شنے کے بجائے اسے قید میں رکھا جائے وٹی کہ وہ تائب ہو جائے اور حرانیوالے کے بائیں ہائڈ شل ہونے یا أو ا قطع أوُ مقطوعُ الرِّجلِ اليمُني لَمُ يُقطّعُ -كابوابون يادان بركما بوابوسكى صورت من قطع منين كما جائكا . ويقطع يمين الساباق الاء قطع نص سے ابت ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے استارِق

marfat.com

وَالسَّارِقَةُ فَا قَطْعُوا أَيْدِيُهُا جُزَارٌ بِمُأْكَسَبَا نِكَا لَا مِنَ النَّبِرُ ۚ (الَّآية) اوردائيں بائة كَحْصيصاس بارىمىں مردى اعتراب التيج و عصم الا - يعنى ما تحد كلت كي بعد كرم لوب سے داع ويا جائے تاكه خون رك جائے اور زياد ه خون نكل كر ملاكت كاسد ند ہے۔ رسول النہ <u>صلے النہ علیہ وسلم نے ا</u>س کا امر فرمایا - می*ہ روایت حاکم نے م*صندر کھے میں اور دارقطنی وابو داؤ دیےم اسل میں نقل کی ہے۔ عرزالا حناف واع دینے کا حکم وجوبی ہے اور امام شافی کے نزد کیا ستیابی ۔ فان سترق ما نيئاً قطعت رخبله اليسهى الخ- أكردوسرى متبه حورى كاارتكاب رك تو بايان ياؤن كالماجليّ اصل اس باب میں وہ صریت ہے جوام محریث کتا آبالاً نار میں عکرہ سندے ساتھ حضرت علی سے اسلام جب جورجوری كرك تواس كا دامنا بالمح كاث ديا جائ اوردوباره اس كالمركب بوتو بايان بيركاليس اورتيسرى مرتبه يورى كرت تواس قىدخاندىي ۋال دياجائے . مجھالىنرتعالى سےشرم آئى ہے كہيں اسے اس حال ہيں جھوروں كه سُراس كے كھانے اور استنع كيك المته بواور شطين كيك يأوس وادراب الى شيدكى الك روايت ميس كر حض ابن عاس فرن بخدہ حروری کو مصرت علی کرم النروجہ کے قول کے مانند بحریر فرایا کہ امرالمؤ منین مصرت عمر فاروق کئے جور کے بارے میں صحابة كرام سي شوره فرمايا وخضرت على رصني الشرعية كول كم ما مُذربيا جماع بهوگيا دا ورايك روايت بي حضرت عريضي الثر عنه سے مفول ہے۔ فرمایا کہ جب کوئی چوری کرے تواس کا ہا تھ کا ب دو ، مجر حویری کرے تو اس کا یا وُں کا بود دوسرا ہا تھ ہز كالو اوروه كھلنے اوراكسننچ كيل چيورو دو، البته تيسري بار چوري كرے تو اسے مسلمانوں سے روک دو قدر كرد و - ام شافعی کے نزدمکٹ تیسری مرتبہ چوری کے ارتکاب پر با باں ہاتھ اور چوتھی مرتبہ چوری سرزد ہونے پردائیں بیرکو کا ماجائیگا اس كئه كديه روايت سية أبت ب مركز اس كا جواب ديتي بوئ كما كياكه اس روايت كونسان منكر قرار ديتي مين. ياكها جائے كاك يروايت منسوخ بوطي وان الساس اسل بد السهى الد السهى الد الرايسا بوكر ورى كرم تك كابايال بائة سيل به بالله ما كٹا ہوا ہو يا داياب بير يہلے سے بى كٹا ہوا ہوا واس صورت ميں اس كيلة قطع كا حكم نہو كا كاليني شكل مي كلف كا مطلب و ياأس للك ترفز الناس واسى بناء بركاش ك بجائ اس ك واسط قيديل والن كا حكم بوا- تالوًب وه قيدس ركها جلي كا-وَ لَا يُعْطِعُ السَّنَا رِمَاقُ إِلاَّ أَنْ يَحَضُوَ الْمَسُمُ وَقُ مِنْ مُا فَيُطَالِبُ بِالسَّرَ قَةِ فَانْ وَهَبَهَا مِن تا دقتیکہ جس کی چیز چرائی ہو وہ حاضر ہوکر مطالبہ نیرے چو رکا ہاتھ سنیں کاٹیں گے لہٰذا اگروہ ابن چیز جرُا بنوالے کو السَّا براقِ أَوْ بَاعَهَا مِنْهُ أَوْ لَقُصَبُ قِيمتُهَا عَنِ النصَابِ لَمُ لَقِطَةٌ وَمَنْ سَرَ قَ عَيْنًا فَقَطِعَ مبركود عااسى كابمة فروفت كور يااس جيركا قبت نصاب بقدر درسي والتقميس كانيس كا درص فحص كاكسى جيرك جراك فيعًا وَسُرَدَّ هَا سُمَّ عَادَ فَسَرَقَهَا وَهِيَ بِعَالَهَا لَهُ يُقِطَعُ وَإِنْ تَغَيَّرِتُ عَنْ حَالَهَا مثل إِنْ كَانَتُ کے باعث ہامتہ کا اجائے اوروہ شے لوٹا نیکے بعدد و بارہ چرائے درانحالیکہ وہ شےجو رکی نو آباقی ہوتو ہاتہ منہں کا آباؤ کیا ادراگراس کی حالت



وَإِذَاخُرُجَ جَمَاعَةٌ مُمتنعونَ أَوُوَاحِكٌ يقدي كَعُالامتناع فقصَدَ وَأَقطعَ الطويقَ فَأَخِذُ وَا خُنُ وَا مَا لَا وَيَقِتَلُوا نَفْسًا حَبُسُهُمُ الإمامُ حَتَّ عُدِد ثُوا تَوْتُمَّ وَإِنْ أَخَذُ وا مَا لَهُ سلم موت تک امام اکفیں قدر می دال دے اور اگر اکفوں نے کسی کم یا ذمی ا ادُدِ قِي وَالمَا خُودُ إِذَا قُرِيمَ عَلَى جَاعَتِهِم أَصَابَ كُلَّ وَاحِدِهم عشرة دَم اهِمَ فصَاعِدُ الدَ اسقدرال ليا بوكران تمام يربانا جائے تو ان ميں سے برخص دس درائم يا اس سے زياد ، پائے يا اسى ت رقيب مًا قيمتُ ولا الله على الديم الديم من خلاي وان قَلْوُ انفسًا ولكر ياحذُ والله على المراطقة ك كوني مجيز بمولوا مام المسلمين ان كے مائقة بير خلاف طرف سے كائے . اور اگر وہ كسى كوجان سے مار واليں اور مال زليس بو انھيں اما قتلَهُمُ الْامَامُ حَدًّا حَتَّ لَوْعِفَى عَنهُمُ الأوليّاءُ لَمُ يَلْتَفِتْ إِلَىٰ عَفُوهِمُ وَرَانَ قَتَلُوا وَاخَذَاوُا ك طورير موت ك محمات المار ساحتى كه ادلياء كم انعيس معان كردين برجمي معاني ادلياء كي جانب متوجه نهوا دراكر دو قتل كي ساته ال مَالَّا فَالْأَمَامُ بِالْخِيارِ اِنْ شَاءَقطعَ آئِيلِي يَهُمُ وَآنَ جُكِلَهُمُ مِنْ خِلا بِ وَقتَلهم أَوْصَلْبَهُمُ وَ بجی لے لیں تو امام کو بیرحق طاصل ہے کہ خواہ ان کے باتھ بیر مخالف جانب سے کا مٹ کرفتل کرڈالے یا انفین سولی پرچڑھادے اور إِنْ شَاءَ قَنَاهُمُ مُ وَإِنْ شَاءَ صَلَّمَهُ وَيُصَلِّبُونَ احْيَاءَ وَتُبْعَجُ بُطُونُهُم بِالرُّحْجُ إِلَى أَنْ يَمُونُوا خوا ہ انھیں قبل کر ڈوالے اورخواہ انھیں د صرب سولی دے ۔ یہ زندہ سولی پر حراصائے جائیں اورانکے شکوں پر نیزے لگائے جائیں جی کی م جائیں وَلَا يُصَلِّبُونَ أَكْتُرِمِن مَّلَتْمِ أَيامٍ فَانْ كَانَ ضَاعَ فَيْمِ صَبَّى أَوْ هُونٌ أَوْدُو دُحْمٍ مَحْرُمٍ مِنَ اورائفیں تین روزے زیادہ سولی برن لیکا یا جائے اوران لوگوں میں کوئی بحد کیا یا گل یامقطوع علیہ کا ذی رحم محسرم ہونے پر المتقطوع عَلَيْهِ سُقَظَ الْحَكَّ عَبِ الباقِينَ وَصَارَ القَتْلُ إلى الأوُلياء إنْ شَاءُوا وَاقْتُلوا وَإِنْ با تی ا فراد سے بھی حدسا قط قرار دی جائے گی ا در ان کا قبل اولیا رکی دسترس میں ہو گاکہ خواہ انفیں موت کے گھاٹ آبار دیں اور شَاءُ وَأَ عَفُوا وَإِنْ بِاشْرَ الفَعَلَ وَاحِلُ مُنْهُمُ أُجُرِي الْحَكَاتُ عَلاجَمَعِهِمْ. خواه معافی دیدیں اور خون کر منوالا ان میں سے امک ہونے پر می صد کانفاذ سبدیر ہو گا كى وصحت ؛ أقطع الطويق؛ وأكه و النا . ذهمي ؛ دارالا سلام كاعيرم اكتجل - رجل كى جمع : يا كال - بأشكى : كام كرنوالا -وَا وَاصْرِج حِماعة ممتنعون إلى - أَرايسا بهوكدلوكون كالكي كروه بولوكون كا راسترروك اوران سے ابنا مقصد حاصل كرك بر قادر مرو، واكر فى كى خاطر نكلے

marta (Succession)

000000000000

بامرف ایک بی ایسانشخص ڈاکہزل کی خاطر نیکلے جواپن طاقت وقوت کے اعتبار سے اس پر قادر ہوا ور بھرانھیں اس می قبل كه و همنى كوموت كے گھاٹ اتارے يا مال ليتے بحرا ليا جائے تو اس شكل بيں امام المشلين انھيں اسوقت تك قىدىسى ۋالےركھے كاجب كك كدوه صدق دلى تاك نى بن بوجاكيں ـ <u>- - ان اخب داماً ل مُسَلّم الإ - اگر داکه دُّ النے والو س کا گروہ دُ ایمه زنی کی خاطر نیکا اور بھروہ مُٹ لم یا ذمی کا اس قدر</u> مال لیلے کہ اگر اسے سب پر 'بانٹا جائے تو ہرا کیس*دے حص*یب دس دراھم یا دس سے زیادہ آتے ہوں 'تو اس صورت میں ارشادِ ربانی" او تُقطَع اَ يَدِيهُمُ وا رُحِلَهُمِن خِلابْ" (الآية) کی روسے ان کے دائیں بائھ اور بائیں ہرگے کاٹنے وان قتبلوا نفسةًا ولعرما خند وا مالًا لا - أكرابسا هوكه وه مال تو ندلين مكرّكسي تحص كو ملاك كردين تو الحفين از ردیے حدموت کے گھاٹ آبارا جائیگا حتی کہ اگرانکو مقتول کے اولیا بھی درگذرسے کام لیتے ہوئے معانی دیدیں توحق الٹر ہونیکی دجہ سے اولیا مک معافی قابلِ قبول نہوگی اوران کے معا ف کرنے کے باوجود اس کو گوں کوفتل کردیا جائے گا اس لیے کہ حقوق اللہ اور حدو د کی معانی ہی درست مہیں. بھرانسیں قتل کردینے میں تعییم ہے خواہ کسی طرح کریں عصاء وغيره سے کریں یا بذریعیۃ تلوار۔ اس واسطے کہاس کا شمار جزاءِ محاربہ میں ہے یہ قتل بطور قصاص نہیں لہٰذا عصار دغیرہ ا ورَقتُل بالسيف كے ورميان كسى طرح كا فرق واقع منهو كا-وان قتلوا واخذ دا ما آلا الو . اگرالیسا بُوکه وه لوگ مآل لینے کے ساتھ ساتھ کسی کو ملاک بھی کردیں تواس صورت میصلم لوحب وتيل بالوسيس كسي تعيي بات كاحق حاصل بوكا وا، يالوان كا دايان بائة اوربايان بيركاث كرائفين موت ك كمات الروس ا دراس كرسائة سولى يرجرهادك دى محض موت ك كمات الدور دس فقط سول دس اور اگروہ مال لیننے کے سائتے سائے کسی شخص کو مجروں کردیں تومحض دائیں بائتدا دربائیں بیرے کاشنے کا حکم ہوگاا درزنم کے باعث سى چيز كاوجوب ندبوگا . أكيك كر بائة كاشيخ ادرضمان وولون كائيك وقت لزدم ندبوكا . تنسك اور توحكم بيان كياليااس كام المحدل سورة مائده كى حسب ويل آيات إلى . • إِنَّمَا حَزَّا ءالذِين يُحَارُلون التُّرُ ورسولُهُ وليسعَون في الارضِ فسادٌا أن يُقتُّلوا ويصلُّوا ٱ وتقطعَ ايدمُهم وأرْ مِنْ خلابِ أَوْيَنْ فُواْمِنَ الارْضِ وْ لَكُ لِمِمْ نِزْ مَنْ فِي الدنيأ ولهم في الأخرة عنداً عَبِ عظيمٌ " (جولوك التزكة الساليط اوراس كرسول في الرساق بين اورملك بي فسأ دبجيلات بيقسة مين انكي مين منزائ كتات كي جا مكن باسولي ديير جائیں یاان کے ماتھ اور یا و س مخالف جانب سے کا ف دیتے جائیں یاز مین برسے نکال دیتے جائیں .یان کے لئے دنیامیں سخت رسوائی ہے ادران کو آخرت میں عذائے ظیم ہوگا ، معارف القرآن میں ان آیات کی تفسیر کے دیل میں فرايا - طلآصه يه بي كربهلي ميت يرب سزاكا ذكرت بدان داكور أن ورباعيون برعا ندم و تا سيجوا جماعي قوت کے ساتھ حمل کرکے امن عامہ کوبرباد کریں اور قانون حکومت کو علانیہ تو و نے کی کوسٹسٹس کریں اور ظاہرہے کہ اس كى مختلف صورتىن بۇكىكى بىن ـ مال توشىغ ،آبرۇ يرحماكرنے سے نىڭرىنل و نوزىيزى كىسب سىمىنومىن شاكاب

ووقع الشرف النورى شرح الممالي الدو وسروري وليصلبون احياء الحفيل ولسولى يرح مايا جائ ياموت كماط أبارا جائح واسمسلسلس مخلف وآس ملتی ہیں۔ ان روایتوں میں زیادہ صیح روایت کے مطابق اول سولی پر چڑھایا جلئے کہ اس شکل میں زجراور لوگوں کے لي عبرت كايبلوزياده سيد بيعراس كى رعايت ركمى جلئ كه تين دوزسے زياده يه سولى پر ندرسے كيونكم لاش كى بربو لوگوں كيواسط تكليف كاباعث ينے گي-مرون يرسف مين او مجنون الد. اگران داكه زني كرنيوالون مين كوئ ايسامجي بوجوشري اعتبارت غير كلف شمار مواليد مثال كوريراس مين كونى أبالغ يا بالكل مو ما مقطوع عليه ككسى ذي رحم محرم كى اس مين شموليت موتواس صورت میں حصرت امام ابوصنیفی² اور حضرت امام زور فرماتے ہیں کہ باقی افراد سے بھی حد کے ساقط ہونیکا حکم کیا جائے گا۔ حضرت امام ابویوسف کے نزدیک مال کے لینے میں نا بالنے اور پاگل کی سرکرت رہی ہوتو اس صورت میں انمیں سی لسِي يرِ بهي صركاً تفاذنه بهو كا ادر اگر محض عاقل وبالغ بهي شريك بهون تو ان لوگون پر صر كانفاذ بهو گا- نا بالغ اور وان بالشوالفعل واحد منهم الا- اوراگران لوگول ميش محض ايك مركب قتل بوا بوتب مجى ان تمام بر مركانفاذ ہوگا۔ اس کے کہ یہ دراصل جزار محاربہ ہے اور محاربہیں مشرکا رکا حکم کیساں ہو تاہے۔ اَلا شُونَةُ البِمِحَرِّمَةُ أَمُ بِعَثُ الْمُخْمَرُ وَفِي عَصِيْرُ العِنْبِ إِذَا غِلَا وَاشْتَكَ وَقِدْنِ بالزِنبِودَ حرام شده شرابوں کی تعب دا د جارہے دا ، سنتیرہ انگور جب اس میں اسقدر جوش دینزی ہوجائے کہ جماگ پیپنگ دہا ہو العُصِيْرُ إَذَا طَبِحُ حَتَى وَهُبَ أَقُلُ مِنْ تُلُتُيْدِ وَنَقِيمُ المَرِونَقِيمِ الزبيبِ اذَا عَلا وَالشَّكَّ ! دد، عصير كدوه بكاينك بعددومتها فأس كم جل كيامو دس نقيع نرونقيج زميب كر حب الني جوش و تزى بيدا مو في مو -لغت كي وضحت إر عنب الكور - عقير اشره - غلا ا جوش ارنا - الشنة ، تيزي آنا -الانشربة المعرمة الداس جگرصا حب كتاب فرار بي بي كرشراب كى يه ذكركوه و الانشر ب المي حرار دا مل الكورك ايسے خام بان كانام ب ا جسين كارهابن بدائوكره وجماك داركوجائ اورجوش كے باعث ابال فالبرموني لك والم مالك ، الم شافعي اورامام احمر مرز برز والى شي برخم كاا طلاق فرات بين . ان كام مرتدل وارقطن وغزوين مروى يدروايت بي كم مرزشه والى جيز خمرسي - عندالاحناف أبل لغت كا اس بر اجماع بي كم خمر كااطلاق اسى

martæcom

ذ*کر کر*زه معنیٰ پرمهو تاہیے ۔اس کے سوا د و سرے معانی کیو اسطے دیگر لفظ مستعبل ہے۔اور رہی *ذکر کر*دہ حدیث ہو اسے مجاز ر در در بن کیا ہم میں ہم ہمارے ہے۔ پر حمل کریں گے ۔ لیسی حقیقی اعتبار سے خمر کا اطلاق شراب انگوری پر ہو السیے مگر کبفض اوقات شراب انگوری کے علاوہ پر مہمی مجاز اخر کا اطلاق کرتے ہیں۔ اسے منوی مجازی برمحمول نہ کرنئی صورت میں مجدنگ و عیرہ برمیمی خمر کا اطلاق ناگزی_ر بوگا اس واسط كه يهم ننب آورس جبكه ان پركوني محم خركا اطلاق منبي كرتا . <u> وقدن ب بالزيد الله</u> - اوير ذكر كرده تعريب خمرية حضرت امام ابوصيفة محارشا ديم مطابق ب حضرت امام ابويوست مهر امام محريرًا ورمصرت امام بالكث ، حصرت امام شافعي اور حضرت امام احريرُ اس كے جماك دار بيونيكو مشرط قرار نهنيں ديتے - ملك محض گاڑھاین بریبی خمر کا اطلاق کر دیتے ہیں۔ والعصاد اذاطبخ الد - سراب كي تسم و وم عصر كملاق سے اس كادوسرا مام طلامها دق بحسب عقيرالسي شراب كمهلاتى سے دالعصاد اذاطبخ الله - عقيرالسي شراب كمهلاتى سے كرجس ميں شيرة انگوراس قدر ركيا ميں كداس كا دو تها كئے سے كم جل كردہ اللہ اور ہو جائے ، اور شراب كي قسم تسوم تعبع تمر کہلات ہے۔ لیکی ایسی تھجوروں کا خام رس حس میں جوش کے باعث گاڑھایں آجائے اورنیشہ آور مہوجائے۔ یہ اجماع صحابة حسرام ہے ۔ اور شراب کی تسم حیارم نقیع زسب کمبلاق ہے بعن ایسایان جس پی شمش کھاکوئ گئی ہوا وراس میں جوش پیدا ہوکر گاڑھا بن اور شکر کئے گیا ہو۔ شراب کی ان تینوں قسموں کوحرام قرار دیا گیا۔مگران کے حرام وزیکا جِهان كه تعلق ب بمقابلة خمران مِن كِي تحقيف ب مثلًا الركوني النفين حلال خيال كرك يواس دائرة اسلاك س خارج قرار مندرس کے نیز جبوفت تک بینشه آور نه بون ان کے بینے والوں پر صر کا نفاذ نه بوگا اوران کی بیع کونجی در قرارديا جائي كا -اس لي كدانكي حرميت كالعلق اجتبها دسيسها ورخم كاحرام مونااس برنف قطعي ب البذاخم كالك قطره كيينيكو بمي حرام قرار ديا جائيكا الريس كيينيكي بنار يرقطعا نشهر منهو ونبينَ المَرِوَ الزبيبِ إذَ أَطْبِرُ كُلُ واحدٍ منفُما أدنى طبيعَة كلا ل وان السِّنَدَ اذاشرِب ادر مبد ترورب کومعول سایالیا حیال ہے۔ اگر جداس میں تیزی آ جائے مندُ ما يغلبُ على ظنّه أنَّهُ لايُسكِر وَ مِنْ غَيْرِلْهُو وَلا مَ طَبِ ولا باس بالخليظين ونليذُ العَسَرِل اتنى مقدار يين من الكتهني كرنت آدر نربوا . اور خليطن كے بينين كى مفائقة نين اور شهدو وَالتِينِ وَالْحِنطةِ وَالشِّعِيرِ وَالنُّارَّةِ حَلَا لُ وَإِنَّ لَمُ يُطِيءٍ وَعَصِيْرُ الْعِنْبِ إِذَا كُبُورَ حُةً ذَهَ انجيرو كمندم اورجو وجوار كي نبيذ جوش ديية بغير طال قراد دي كي يه اورشيرة انكوراس قدر بكلف يركدو مهائي جل كم تَلَثَاكُ حَلَالٌ وَإِنِ اشْتَلِ وَلا باسَ بانتِهَا ذِنِي النُّه بَاءِ وَالْحُنُمُ وَالْمُزَفَّتُ وَالنقِ لرِّ موطال موالا اگر جاس میں تیزی المحی مو اور کدو سے تیار کرد و برتن اور روعن قیر لگے موتے برتن اور کندہ لکڑی کے برت میں نبیب إِذَا تَغُلَّلَتِ الْحَمُرُ حَلَّتُ سَوَاءٌ صَامَ تُ بنفسِهَا خلَّ آوُلِشْ فَي طُرِحَ فيهَا وَلَا يكر اللهُ تخليلُها -بنالينے میں مضائقہ نہیں۔ اورخر کے مرکز بن جلنے بروہ طال ہوجائیگی جاہے وہ ازخود مرکز بجائے یا سیس کسی نئے کے والے کے اعث اور خر کامرکم

الرف النوري شرط الموالي الدد مت موري الم

وہ اشیارجنکابینا حلال ہے حرك :- لهو المعيلنا ، غافل بونا المعولنا - طوب - سبع سے اخوش يا عن جومنا -ورج : والاسوا - يعينكا بوا - تخليل : سركرتباركرنا -منبيذا التمو خالز بيب الز . نبيز كى حسب ديل جارتسموں كو حلال قرار ديا كيادا، إليه محبكوئ بهويج جيوارون اوركشمش كأيان جيئ تقوراسا بكالياكيا بهوراس يلأرج کے مگاڑھا بین آگیا ہومگر حضرت امام الوحنیفی^و اور *حضرت* امام ابولیوسف^{ور} اس کے بين كو حلال قرار ديتے ہيں مكراس ميں شرط بيسے كه لهو ولعب اورسنى كے قصدسے نسبے بلكه محض اس كے درايع تعويت ار بہو کہ نظرن غالب یہ نشہ آ در نہ ہوتی ہو۔ حضرت امام محمد اور حضرت امام شافعی اسے ہر صورت میں حرام قرار دیتے ہیں۔ ولاباس بالخليطين الد- الرجيواروب كوالك عبكوليا جائے اور شمش الگ بھردونوں كے ساتھ يانى كى انيزش كركے ہے کچرنیکا لیاگیا ہوتو اسے بھی حلالِ قرار دیاگیا اسواسطے کہ ام المومنین حضرت عائشتہ صدیقہ رضی الشرعنہا سے روایت ہے کہم الك منهى حيوارون اورالك منهى كشمش كورسول اكرم صلے التر عليه وسلم كيو لسط برتن ميں ركا كراس ميں باني و الاكرتے. هم جوبوقت صبح محلَّوتِ اسي المخررة بوقت شام اورجفين بوقت شام محلُّو ياكرته الفين رسول اكرم صله الترعليه وسلم به وقت ضبح نوش فرما ياكرت سقع - أسى طرح السي ببيذ بمق حضرت امام الوصيفير اور مضرت امام الويوسوج طال قراردسية ئين جوجوار، جوگندم، الخيراورشهدس تيارشده مهوچلىم اسى پكايا جلىئ يا بز پكاياجائ امام مالك، امام شا فديعً ا ور ا مام احداً اورامام محمر است على الاطلاق حرام قرار دية بين خواه اس كى مقداركم بويا زياده . مز آزيد وغيره مين حضرت ا مام محديث قول كومفت به قراره يا كياليكن واضح رب كه يه اختلا ب فقهاء اسى صورت ميس ب كرجب برائع عبادت صول توت کا الاده بو، ورنه متفقه طور پرسب کے نزدمک حرام بوگی۔ دعَصيرُ العنب ا ذاطب آل انگور كاايسارس جي اسقرريكالياليا بوكراس كا دو تباي حصر جل كرمحض الكي تبايي ره كيا اسے مجى حضرت امام الوحنيفة اورحضرت امام الوبوسفة ذكركرده شرط كے مطابق طال قرار ديتے ہيں ١٠ ورامام مالک ، اما مشافعی امام احد اورامام محدث اسے حرام قرار دیاہے ۔ اس اے کہ دارقطنی ویزہ میں ہے رسول الشطیع الشرعلیدوسلم نے ارشاد فرایا کہ برنشہ آور چیز حرام ہے ۔ حضرت امام ابوصیفی اور حضرت امام ابولیوسی کا مرت مدل یہ حدیث شرایون ہے کہ میں نے تمہیں بجز چرات کے برتنوں کے دوسرے برتنوں میں بینے کی مالفت کی تھی بِس تمہیں ہر برتن میں بینے کی اجا ز**ت سے البتہ وہ لئے آ**گر منہو۔ رہیں وہ روایتیُں جن سے حرام ہو نامعلوم ہو تلہے ا*حف*یں یاتواس يرمحول كيا جائ كأكدان كانعلق اس مقدارسي جونث آور مو . يا يه كما جائكا كه يه منسوخ موجكيل . فَ عَلَى ﴾ واضح رہے کہ مفتی به حضرت امام محرو کا قول ہے کہ خواہ مقدار کم ہو یازیادہ بہر صورت حرام ہے



الشراك النوري شرح ازدد سروري آنُ يِتَرَكَ الاَصُلَ تَلْكَ مَرَّاتٍ وَنَعَلِيمُ البَارَى آنُ يَرِجَعَ اذًا دعوتَهُ فَانَ ٱرُسَلَ كليهُ درست فراد دیاگیا اور کتے کے تعلیم یا فتہ ہوکی تعرفیت یہ ہے کہ وہ میں مرتبہ شکا دیجوا کر نہ کھائے اور باز کا تعلیم یا فتہ ہونا اسے کہتے ہیں کہ ملانے پرلوٹ المعكَدُّمُ أَوْ بَا مَن يَ الْوَصِقَى فَا عَلَى صَيْدٍ وَ وَكَوَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَىٰ عليهِ عنلَ إساله فاكخذَ آئة ارتباع ديئ كان يا إن الترك كسى شكار برجورات وتت التركام له ادروه شكار برفر مد را در الصِّيدُ وُجرحه فاتَحَلُّ أَكُلُهُ فَأَنْ أَكُلَ مِنْهُ الكلِّ أَوِالفِيدُ لَكُرِنُوكُلُ وَإِن اكلَ مِنْ مجروح كردس ا در شكارم حاسة تواس كهالينا طال بو كاءا دراس مين ستركية ياجينة كحكما لين ير كهاياسبي جلسة كا دراس مين سه بار الباذى أُكِلَ دَانُ أَدْ مَا كَ المُرْسِلُ الصَّيْلَ حَيًّا وَحَبَ عَلَيْهِ أَنُ يُلاَ كِيِّهُ فَانُ تَرُكُ كے كھالينے پر كھانا طال ہو كا اور جھوڑنيوالے كوشكار زيزہ ملنے پراسے ذائح كؤالازم ہے۔ اگر وہ اِسے ذائح يذكر ب تذكيتُ مَا حَدِّ مَا حَكُمُ يُوكِلُ وَإِنْ خِنقَهُ الكُلْ وَلَمْ خِرِحُهُ لَمُرْتُوكُلُ وَإِن شَارَكُمُ حتیٰ کہ وہ مرگیا ہوتو اسے نہ کھا ہے ' ۔ اور کما شکارکو مجرون کرنیے بجائے گلاکھونٹ دے تو اسے نہ کھائیں اوراگر کیے کے ساتھ كُلُّبُ غُنُرُمُعُكِم أَوْكُلُ مِحُوسِى أَوْكَلَبُ لَمُرِينًا كُواسِمُ اللَّهِ تَعَالَىٰ عليه لَمُ يُوكَلُ وَإِذَا رَكَى بغرتعلیم دیاگیا یا تش پرست کاکما مل گیاجیے مجبورتے دقت الشرکا مام مہیں لیاگیا تھا تو اسے مذکھا ئیں ۔ اور جب کوئی شخص شکار الرجُلُ سَهُمَّا إلى الصَّيبِ فسمَّى اللهُ تعالى عندَ الرَّعِي أُكِلَ مَا اصَابَهُ إِذَا جُرِحهُ السهمُ برتر مین و تق النزام لو اس کیای جب کر شکار برک مجدون کردی کا وف استف منات و را کار دی کار و کار استف م مراہو۔ اوراسے زندہ بلنے پر ذیح کودے۔ اور ذی نے کرنے پر نے کھائیں ۔ اور اگر تیر شکار کے لگے اور بالصِّيْدِ فَيَامَلَ حَتَّى عَابَ عنهُ وَلَمُ يِزِلُ فِي طلبهِ حَتَّى اصَابِهُ مَيثًا أُكِلَ فَانْ قُعَدَ و و تحل كرت بوساع مائ بوجائ ادريت كارك جستوس رب حي كراس مرابوا بلي تواس كالياجاء ادراكر عَنُ طلبه شم اصابة ميتًا لَمُر نُوكِلُ وَإِن رَفِي صِيدًا فوقعَ فِي المَاءِ لَمُ يُوكِلُ وَ حتج ك بجائ بشي جلية اوزع واسع ما يواط تو مكائد اوداكر شكارك ترادف يروه با في كاندر كرجك تواسد كالمار والي كَنْ الِكَ إِنْ وَ قَعَ عَلَاسَطِم أَ وُجِبِلِ شَمِ تَرَدُّ ي مِنْ إِلَى الْأَمْضِ لَمُرْبُوكُ لَ وَإِن وَقَعَ ہی میت یا پہاڈ پر گرنے کے بعد زین پر گڑے۔ تو نہ کھا ہے ۔ اوراگرىتروع على الاماض ابتداءً أكل و كااصاك المعتراض بعرضه لمر يُوكلُ وَانْ جرحَهُ یی میں زین پر گرے تو کھالے ا ورجس شکار کے بغیر مجال کا تر جوڑائی کی طرف سے لگا ہواسے مذکھائیں اوراسے اگر مجروح أكِل وَ لَا يُوكِلُ مَا اصَابِهُ البندُ قَدُ اذا مات منها. كرديا بيونو كعلك ورجوشكار غُله ﴿ يَاكُو لَى ﴾ لكُّفت مركبيا بهوات كما يا سبي جائيكا _ کریت 🕽 :۔ حکقی : شکرہ ۔ گدم اور عقاب کے علاوہ ہریرندہ بوشکار کرے ۔ شکرہ ایک پرندہ بح

الدو مسروري جس سے تسکار کیا جا آہیے جس کوفارسی میں چرت کھتے ہیں۔ جع اَصُقُر - الکلت : کتا معجوسی : آتش پرست ۔ سہمنًا: تیر-حَيّا ؛ زنده - البند قة ، البندق ؛ بندوت كاكولى ، منى سے تيار شده كول دُعيلا ـ م فسير اليجون الاصطباد الخ فرمات مين كرتربية ديئ كيَّ كنا ورجية اور مازك ساته الر 📙 حائزے جوتربیت یا فتهٔ ہوں ا ورشکا کو زخی کر سکتے ہوں ۔ وتعليم الكلب ان يتوك الاكل المن فرمات مين كمركة ك تعليم إفته اورتر مبت يافته مون كي شناخت يرب كري نے تین مرتبہ شکار مکرا ہوا در مینوں مرتب اس نے شکاری کوئی چیز نہ کھائی ہوا در بورانسکار شکار کرنیوا ہے کیاس جوں عابة ربياً آيا بهو . ا ورره گيا باز وشكرهَ وغيره د وسرے شكار كړنيواً ليے جابوران كا تربيت وتعليم يا فية بهونااسے قرار ديا جائيگاكم به بلانے برفورى لوط أكيس اس كاسب بيرے كم عادة كتا چيزك كر مجا كاكر تاہے اور باز وشكره وعزه مادة متوحث ہوتے ہیں انکی اپنی عاد ت ترک کردینا گویا ان کے تقسیم یافتہ ہمونیکی علامت ہے۔ غا <u>ن ارسل كلبدالمعلم الانورلة برماته ب</u>ي الركوئ شخص كسى تسكار براسيخ تعليم ونربيت يا فته كته يا با زيا شكر كواللر کا نام میکر چیورے اور بھروہ شکار بچرا کر صرف مجروح کردے اور اس میں سے کچھ کھا ہے منہیں اور شکار کی موت واقع ہوقا تواسه كعانينا حلال ہوكا وراگرابسا ہوكة شكار كر نبوالاكتا باجتيا اس ميں نے كھالے اور صرف زخى كرنے براكتفار مز رے بقر اس صورت بیس اسے کھا نا حلال نہ ہوگا اور آگر شکا دکرنتوالے بازنے اس میں سے کچھ کھا کیا تب بھی اس کا کھا نا طال بوكا-وان ا درك المهوسل آنه ١٠ دراگرايسا هوكرتيكار كرنيوالاجانور تسكار كومجروه كردے ا ورشكا رائجي زنره بهوتواس صوت من شكاركوذ ك كرلينا جيور نواك يرلازم بوكا اكراس في است ذيح كيَّ بغير حيور ديا ورشكار مركيا تواس كا كعانا اس كيك حلال نه بهو گاراسی طرح اگرمشلا کا زخی کرنے جائے گلا گھونٹ دے اوراس کے باعث شکارمرحائے تواسکا کھا ناحلال برگا۔ واذاوقع اليعم بالصيد فتحامل الز . أكر ايسام وكشكارى شكار برتير صلا يحاوروه تيركها كرغائب بوجك اورشكاري اس کی جستجویں رہے اور شکاری اپنی جستو و تلاش میں کا مباب تو ہو مگر اس وقت مک شکار مرکیا ہولو شکار کر نوالے كيلة اس كالمعالينا مسلم شريعت وغيره كي روايت كي روسته حلال بهو كا - نيز البودا وُد شريعية مين مصرت عدى بن ما تمريحت روایت ہے میں نے عرض کیا اے الٹر کے رسول میں شکار کے تیرارا ہوں اور میں اٹکے دن اس میں اپنا تیر با آ ہوں ارشاد مواكرجب بجمع يمعلوم بوكر ترب ترز إستقل كياب اوراس يراس كے علاوه كسى درىد وكان ان نظر أن تواس كول . دان دمی صید افو قع فی السماء الد كونى شخص شكار برتبر حلاك اوروه پانى كه اندر گر كرم وات تواس كا كه انا صلال ما ہو کا ۔ اس لیے کہ ایک روایتِ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت عدی بن حاتم رضی الشرعیذ سے ارشیا دفر مایاکہ اگر تمہال تر بان کے اندر گرے تو اسے نکھا داس لئے کہ بہتر منہیں کہ اس کی موت متبارے تیری وجہ سے ہوئ یا بان کے باعث اس طرح جت یا بہاڑ برگرنے کے بعدز مین برگر نے والے کا کھا نا حلال منبی اسوا سطے کہ وہ مترد بیمیں دا فل ہے - اور

و الشرفُ النوري شرط المربي الدو وت روري الم مترديكا حرام مونا نص معنى البت البية الرسيدها زمين مي ركرت تواسه كها ناطال موكا وماً اصّاب المعواص بعرضه الخ. وه شكار جرمعراض كع عن وجوزت صديد مرابوياوه مُلّه ، كول لكن كم باعث مركبا ہواس کا کھا نا طلال نہ ہوگا ۔ وجربیہ ہے کہ بیاسٹ یا مچیرنے بچاڑ نیوالی نہیں ملکہ اعضام کو کوشنے اور تو ژنیوالی ہیں ۔ وَإِذَا رَكِيْ صَيْدًا فَقَطَعُ عَضُوا مِنْهُ أُكِلَ الصِّيدُ وَلَمُ يُوكِلِ العِضُو وَإِنْ تَطِعهُ الْلاثَا وَالألاّر ا در شکار کے تیرمارے سے شکار کا کوئی عضو الگ ہوگیا تو بجز اس عضو کے اور شکار کھا گیں۔ اور اگر ا س کے تین مکر ہے ہوجائیں اور مِمَّا يَلِوالْعِيزَ أُكِلَ الْجَمِيْعُ وَلَا يُوكَلُّ صَيْدَكُ السَّجوسِي وَالسُّرُونَةِ وَالوَتْنِي وَالمُحومِ وَمَنْ رولِ ڈ میڈی سے مقبل حصاریا وہ ہولوسا داکھائیں .اور آتش پرست اور مرتد اور ست پوجنے والے اور محرِم کے شکار کو نے کھائیں اور توخف صَنْدًا فَأَصَابَهُ وَلَمُ يُتَخِنْهُ وَلَمُ يُخُرِخُهُ مِنْ حَيْزَ الامْتناع فَرَمَا لَا أَخَرُ فَقَلَهُ فَهُ وَلِلنَا فِي فَ كسى شكاركة تيرادك مخركك كي باوجود وه اسعست ذكرك اوروه است حيز التناع سة ذكاك اوردوسرا شخص تيرادك اوراك بإلك كردك و يُوكُّلُ وَلِنَّ كَانَ الآوَّلُ الْحُنَمُ فِرَمَا لَهُ الثاني فقتلَ فَهُوَ للاوّلِ وَلَمْ يُوكُلُ وَالثانِي ضَامِنٌ ده دوسر شخص قرار دباجائيكا وداس كهائيننگ اوراگرميبلے نے اسے سست كرديا ہوا ورمجرود سرشخص اسے تيراد كرا اكر كيا توشكار سيلے كا ہوگا اور اسے شكمائينگے لقيمتِ اللاولِ غير كَانقصَتُ جَرَاحتُ ويجونُ اصطيادُ مايُوكُلُ لحمه مِن الحيوانِ ومالايوك ا اوردوس شخص برسيا كيواسط اس كاقيمت كاضمان لازم بروكا بجزاس نقصان كحجواس كے زخم كے باعث بوا وجس جانور كا كوشت كها يا جا آہے اسكامى تسكاركرنا جائز بسيدا ورحس كاسبيس كمعايا جاتااس كامجى لغات كى وضاحت : المجوسى : المجوسى : المجوسى : المرتد المرتد اسلام يمرنوالا - الوتني : بت برست -المتحترم : حبس الزام بانده ركها بو- اثخن بمست وكمزور بونا-وا ذَا دي صيدًا فقطع عضوا منه الواركوي تض شكارك ايساترار ب كماسك كولً و اساعفوالك بوكره ومرجاع تو بحزاس عضوك باتى شكار كماليا جلي مركز شرط يب كه وه اس طرح کا ہوکاس کے جدا ہونے کے بعد می زندہ رہ سکتا ہو۔ حضرت اہام شافع ح نے زدیک شكارا ورعضو دويون كاكحا با درست ب- اس ليحكه اس عضوكا الكبونا ذكوة واضطرارى كم باعث بواس اور اسكاحكم اختیاری و بح میں جانور کے سرکوالگ کرنیکی طرح ہوگیا کہ اس میں دونوں ہی کو خلال قرار دیا جا تاہے ۔ اصاف کامستدل ترندی دغیره می مروی رسول اگرم صلے انشر علیہ وسلم کا بدارشا و گرامی ہے کہ زندہ جالذر کا جوحصہ اس کی حالت حیات می کھ جائے وہ مردارہے۔ وان قطعه اللا تا الرتيرك ذريبتها ركتين كولت بهوجائين اوراس كازياده صدرين كے بجيا صد كسامة رسے تواس صورت میں سارا شکار ملال ہوگا۔ اس لئے کہ اس شکل میں اس کی حیات مذبوح کی حیات سے زیادہ مہیں موسكتى اوراس كى ذكاة بوكى اس واسط كل كو طال قرار ديا جائے كا-

t.com

الرف النوري شرح المرب الرد وت موري الم فاحهابهٔ ولکٹ پیخن، ولکڑیخو۔ الح: کوئی تخف کسی شکا رکے تیوارے مگرِاس کیوجہ سے اس کے زیادہ گھرازخم ندلگا ہو اور مجردوسرا شخص اس كے تيرمارے اوروہ مرحائے تواس صورت بيس دوسرت محص كا قرار ديا جائيگا اور حلال قرار ديا جائيگا کیوبچ_اس نے اسکے گھراز نم لکا کرخیزا تماع ہے اس کو نکال دیا اوراسے بھاگئے پر قدرت نہ رہی اورا کرسیلے ہی تخص کے تیرے اس کے اسقدرگراز نم لگا ہوکہ اس کا بھاگنا مکن نہو البتہ اس کے بعد زخمے زندہ رہنا مکن ہوا وراس حال ہیں وہرسے شخص نے تیرار کرا سے بلاک کردیا تو شکا رہیلے شخص کا قرار یا جائیگا اور اس کا کھا نا حلال نہ ہو گا اس لیے کہ گراز خم لگنے کے بعث اسے ذریح اختیا کری پر قدرت ہوگئ تھی ۔ اوراس کے ذبح یڈ کرنے کے باعث شکار حلال نہ رہا اور شکار سے تنخص کا ہوچکنے كي بعدد وسرا شخص اليية شكار كوصالع كرنيوالا بهوا جود وسريكا ملوك متعالة السيرييلي زخم ك بقدر فتيت وضغ كرك ك بعد ما في قيمت كاما وان داكر نالازم بوركا . وَذِيعَةُ المُسُلِّم وَالكتابِ حَلَا لَ وَلَا تُوكِلُ وَبِيعَهُ المُوتَدِ وَالمَهِي وَالوَتَى وَالمُحُرِمِ مسلم اوركما بی شخص كا د بح كرده جانور حلال سے اور مرتد اور آتسٹس پرسیت اور بت پوجے والے اور محرم كے دبح كرده كومنېن كلا وَإِنَّ تَرْكَ النَّهِ النَّهِ السَّمِيمَ عَكُمَّا فَالدِّ بِيحَةُ مِيتَةٌ لَا تُوكُ لُ وَإِنْ تَرَكُهَا نَاسَا أُكِيلَ كروقصداتسمية رك كرنيواك اجانور مردار بوكاكها يأسني جائع كااورسوا تركث كرنيواك كاكها تيل مك لغت كي وخت المناج، وزي كنوالا - تبهية ، الله كانا ميتة ، مردار ناسيّاً ، سهّوا -[وَخ بِيعة المسلم الم يكوي مصلم ذبح كرك تواس كا ذبح كرد و طال قرار ديا جلي كا -اس سے قطع نظر کم و بح کر نبوالا مرد برویا و بح کر نبوالی عورت ہو اس لیے کہ آنت کرئی ا ﴿ إِلَّا مَا ذَكَتُهُمْ ﴾ مِن مسلمان مخاطب بي خواه وه مرد بول ياعورتين - ابل كتاب ك ذبيركوبمى حلال قرار ديا كيام كرشرط يهب كدوه بوقت وبح صوف الشركا نام لے آيت كريم و طعام الذين اوتوالك جِلَ المُمْ ، میں طعام سے مقصود انکا ذریح کردہ جانور ہی ہے ور منجہاں تک عیر مداوح طعام کا تعلق ہے اس کے اندرك لمان اور كافرى خصوصيت سى منبين-وَلا يو كُونِ وَبِي مَالِمُونِي الز - اسلام سِي مِعرفانيواكي وَبِيطلِ قرار مَهِي ويا كَيااكِ وَلا الم ندم بب ہے ۔ آگ کی برست شرکنوالے کے دہی کو بھی حلال قرار منہیں دیا گیا۔ اس کے کہ حدیث شرایف میں ہے کہ ان کی عور لوں سے بذنکاح کروا ور ندان کا ذہبچہ کھا دیے اسی طرح بت کی پرستش کرنیوالے کا ذہبچہ صلال قرار نہیں دیا گیااس لئے کہ وہ کسی ملت کا عتقا دسمبیں رکھتا ۔اسی طرح اگر کسی محرم شخص نے شکار دیج کیا تو اس کا ذیج

الرفُ النوري شرح المربي الرُد و وت روري الم کردہ حلال نہوگا۔اس لئے کہ ذریح کرنامشروع فعل ہے اورا حرام بندھا بنوسکی صورت میں محرم کے اس فعل کوغیرمشروع و

حلت میں اختلاف سے۔

ممنوع قرارد باگيا ـ وان تواے النّاج السّمية عِدًا الله الرُّوزي كرنيوالاقصار لوقتِ ذرى السُّركا مام چوروب تواس كے ذبيح كو صلال قرار سنبس دياجائيگا البية الرعدُ اترك مذكرے بلكه بعول كرايسا بوجائے تواس كا ذبيه حلال شمار بهوگا . حضرت امام شافعي دونو صورتوں میں حلال قرار دیتے ہیں اس لئے کم صریت شریف میں سلمان کے ذبیحہ کو حلال قرار دیا گیا خوا ہ اس نے اللّٰر کا نام ليا بهويانه ليا بهو . حضرتَ امام مالك دولول صورتو ل مين حرام قرار ديتے ہيں ۔ احناف خراتے ہيں كه ارشا دِر بان ولا تأكونًا لم مذكر اسم الترعليد والتهلفتي مين ممالغت مطلقًا سي حبن كالقا صد حمت سا ورمنصود من الفس حرام بي سه -ا دریخاری دمت میں حضرت عدی بن حاہم رضی النرعیزے روایت ہے رسول النرصیفی النیوطییہ وسلم نے ان سے ارشا ذفرمایا كه الرئتيس كية كي سائد كوئي دوسراكما بهوا ورجا بذرمركيا بهوتواسي بنه كموا اس اليم يه خرسني كدان دويون بي سيكس ے اسے مارا -اور حضرت امام شافعیؓ کے استدلال کے جواب میں کہاگیا کہ ایک بو ان کی مستدل روایت مرسک ہے ۔ بیزاس كروي صلت كا حال جمول سے - دوسرے عدات سميدترك كرنيوا لے فربيركوملال قرار دينا اجاع كے خلاف كے -عدا ترک کرنے پرحرام ہونے میں سرے سے اختلاف ہی منہیں ہے البتہ معول کر ترک حوجائے تو اس کی حلت و عدم

وَالدُّنَّ بَحُ مَكِينَ الْحَلِقِ وَاللَّبِّةِ وَالعُروقُ الَّتِي تَقَطِّع فِي الذَّكُوةِ أَمَّ بِعَثُ ٱلحُلُقُومُ وَالمِرِئُ ادر ذبح حلق ولبتہ کے بیج میں ہمواکر تاہیے اور ذبح میں قبلع کی جانیوالی رکیں چار ہیں ۔ حلقوم ، مری اور وَالْوِدِجَانِ فَأَنْ قَطْعِهَا حَلَ الاَحْتَلَ وَإِنْ قَطْعَ أَحْتُ هُمَا فَكُنْ الْحُ عِنْدَ البِعِيفَةُ وَقَالاً وراما الوصيغة الشركين قطع كردين برمي بي فرات بي ادراما الوصيغة الترركين قطع كردين برمي بي فرات بي ادراما المهروة وَ بَكُلِّ شَكِّ انْهُ رَالدٌ مَ إِلاَّ السِّنَ القاحِمَ وَالنَّطْفِرَ الْعَاجِمَ وَيَسُتَحَبُّ اَنْ يَحُدُّنَ (نؤكدان بَعْراود براس طرح ك تنى سے برجس وخون جارى ہوجائے البتہ لگے بوئے دانت وناخن كے دريد ذرج كرنا درست نبس اور ذرج النّاجُ شَفَرَ تَهُ وَمَن بَلِغَ بِالسَّكِينِ النَّاعَ أَوْقطعَ الرَّاسُ كُرِهُ لَهُ ذُلكَ وَلوَّكُ لُ كرنيواك كا چرى تيز كرلينا إعن استحباب، اور ذرى يس جرى كوحرام خز تك بننجا دينا ياسركا الك كردينا باعث كراست بجراوريد ذبحه وبيحتُ وَإِنْ وَ بَحَ الشَاةَ مِنْ قَفًا هَا فَانَ بِقِينَ حَيَّاةً حتَّى قُطَعَ العُرُوقَ جَازُوكِ وَ کھائیں گے اوراگر بحری گذی کی جاہیے و بح کئے جانے میں رکیں کینے تک حیات رہے تو اس کا کھانا درست مگر محروہ سے وَانِّ مَا مَت قبلَ قطع العروق لِمَرْ يُوَّكُلُ وَمَا استانسَى مِنَ الصيدِ فذك تُما الذِّجُ اور ركس قطع بونے سے قبل مرمائے لو اسے شكمائيں ، اور الؤس سندہ شكار كوذ كر دينا ہى اس كى ذكاة قرار د

ازده وسروري 🚜 👸 الشرف النورى شريط المستر ومَا تُوحُشُ مِنَ النعبِمِ فَلْكَاتُمُ العقِرُو الْجَرْمُ وَالمستَمَتُ فِي الابلِ الغِرُوانُ ذِبِعُهَا جَازَ ا ورومتی چوپایوں کی ذکا ۃ نیز ، اردینا اور محروح کردینا قرار دیا گیا اورا دین کے اندر نخرباعثِ استجابہ اور ذریح کردینا بھی وَلَكُولَهُ وَالْهُ سَمَّتُ فِي الْبِقَى وَالْعَنِمِ الْكَبِيمُ فَإِن نَعَرَهُ مَا جَائَ وَلَكُولُهُ وَمَنْ نَحُرَفاً قَلْتُ مع الكرابت درست بيد اور كاسيرا وركرى بين فربح بأعيف استجاب بيدا وران دونو سكامخر بمي مع الكرابيت جا كزيد اورو يتخوا ذلى أُوْذَ بِحَ بِقِرَةٌ أَوْ شَا ةٌ فوجَدَ فِي بطنهَا جَنِينًا مَيْنًا لَكُمْ يُؤْكِ لَ ٱسْعُرَاوُ لَكُ يُشْعِرُ كالخركرات يا كائ يا بحرى ذ بح كرا اوران ك شكم مين مرابوا بجر بائ تو اس كون كملت خواه اس بجد ك بال آي كيم بون يا و يغير بالوكام و عیجہ طریقہ کا بیان عصحہ طریقہ کا بیان لغت الى وضحت ؛ اللَّبَّة : سينه كابالاي صب - حلقوم ، سانس كي آمردرفت كاراب، -و درجان : مری و حلقوم کی دائیں بائیس کی رکیں جنس شدرگ بھی کہا جا تاہیے ، اور انفیں نون کی نالیاں بھی کہتے ہیں کہ ان کے ذریعہ خون رواں رستاہے ۔ لیطنہ ؛ بانس وغیرہ کا جھلکا جو جٹارستاہے ۔ جمع لیط الیا ط الیا ط فخاع ، حرام مغز [وَالله بِهِ بِينَ الْحَلِقِ وَاللَّتِهَ الْهِ وَمِاتِ بِي كَه اختيارى ذبح كامقام لبة وطق كا النيح والاحصة قرارد ماكيا - صريف شريف سياسى طرح تابت ب بوقب ورح قطع كى جائ 🚨 وا نی رگون کی تعداد چارسے دا، حلقوم دمی مری دس، و دجان ۔ و دحان کی تعبین کاسب یہ ہے کہ ان رکوں کے قطع ہونے سے جیفیں شہرگ بھی کہتے ہیں سارا خون بآسانی نیل جایا کر تاہیے۔ اور حلقوم اور مری کے قطع ہونے کے باعث جان سرعت کے ساتھ نکلتی ہے۔ اور شرعًا اس کا لحاظ فرمایا گیا کہ جانور کو کمسے کم تکلیف سنتے۔ حضرت امام شافعي مرى اور صلقوم كے قطع بهوجائے كو كا فى قرار ديتے ہيں احمان كاستدل ده روايت بيرجس مين لغظ" الادواج " ايسي اورجع كاكم عدوتين شمار بوتائي يواس كے زمرے ميں و دجان اورمرى أكثر ادر ان کے قطع ہونیکا جہاں کم تعلق ہے وہ حلق کٹے بغیر ممکن سہیں ہو تبغا حلقوم کاشنے کابھی تبوت ہوگیا۔ فا<u>ن قطعها حل الاصل</u> الإ- حصرت امام الوصنيفي^{رو} فرملتے ہیں کوکسی تعیینی چار رگوں میں سے تین رگیس کے گئیس توذرج كرده جانور صلال قرار ديا جِلْك كالم حصرت الم الويوسع بحك الكية ول محيطا بق مرى ، حلقوم ا ورود جان ميس سے الك كا کٹنا ذہبے کے طال ہونے کیلے شرط ہے مصرت ام محد کے نزدیک ان رگوں میں سے ہروگ کے اکثر حصد کا قطع ہو نا حلب دہیجہ کیلئے ناگر برہے ۔ حضرت امام ابوصیفی می بھی ایک روایت اسی طرح کی ہے ، اِس و اسطے کر رکوں میں سے ہرک کی بنفسه حیثیت اصل کی ہے اور ہروگ کے قطع کرنیا حکم کیا گیا ، حضرت امام ابولوسفی کے نزد مک و دجان کے کا طفے سے خو ن مِبادینامقصودہے تو ان ر*گو پُ میں سے ایک رگ دور آری کی قابئ* مقامی *کرسکتی ہے ۔حضرت ا*مام ابوصنیفی*رہ کے ن*زد مک اكثر كى حيثيت كل كے قائم مقام كى بواكرتى ہے اور بلاتعيين جاررگوں ميں سے تين رگوں كے ذريعہ خون مبہ جاتا ہے۔

ورى الشرفُ النورى شوط الله ١٠٠٠ الدو وت مرورى ودوواسى وقفائخ ووفظفروفقائح الإ ـ فرمات بي ككيبي ايسه دانت سے جانور فديح كيا جائے جواپنے مقاً بركما مواموا وراسي ر معروت صف حد مراد المستمنين جو كدا پن جلك لكا بوا بود اور سخت به سيد كه جانور ذريخ كرت دفت جرى خوب تيز كركى جائے تاكم جلدى سے ذرئح بوجائے۔ ومن بلغ بالسكين الفغائ الا-اورجانور كااتنا زياده ذرى كرديناكه چرى حوام غزنك بهنج گئي بوياسرالگ كردينا ۔ اسے مکروہ قرار دیا گیا۔ اگر صراس طرح کا ذہبے مطلال بہوجائے گاا دراس کا کھانا جائز ہوگانیکن یہ بے فائدہ تکلیف يبنيا ماكرابت سيخالي نبين. ب چاہ را بست من الصيل الح - الوس جالور ميں كيونكم ذرج اختيارى برقا در بوتليد الإراس برقادر بوتے بوت استانس من الصيل الح - الوس جالور كے حلال بونے كيك الد ذرج اضطراري درست ند بوگا - اور مالوس جالور كے حلال بونے كيك الد ذرج كرنا بى ضرورى بوگا - البت ہوتے ہیں مستری استری میں ان میں ان میں ذیح اضطراری بعنی نیزہ وغیرہ سے مجسروح کرکے خون بہا وَالْهُسَعَت فِي الأَبْلِ الإَوْ اونشْ كاجِمانتك تعلق سِيواس مِن تحب بي سِي كه استخركيا جلاع ليكن الركوني بجلاع مخرك اس ذرى كرك توبركرابت درست بوكا اسى طرح كاسك اور بجرى من سحب بير بي كم النيس مخرة كري ملك ذرى كيا جلي - اب الركوني الخيس وزع كرسف كي بجلية بخركردي و بحرابه درست بوكا. ومن غِيرناقة اوذ بع بقرة الد الركوني شخص اونشي كالخرارة بالخلية يا بكرى ذرى كرا وركيراس كبيث مردہ بچہ نکتے تو حضرت امام الوصنیفة فرماتے ہیں کہ اسے ماں کے تاکبع قرار دیکر حلال شما رینے کریں گے ملکہ زیزہ ہوئے پیر وه الك سے ذرئح بهو كا - امام الويوسف ، امام محرح ، امام مالك ، امام شافعي اورامام احرك نز ديك اس كي خليق مكل ہوجانے کی صورت میں اس کے و تع کرنے کی احتیاج مہیں اس لئے کہ صدیث شریف کے مطابق ا ل کا ذریح کرنا ہی کچہ كا ذ ج كرناب، علاوه ازيس بچه كى حيثيت ما كرز وكى بهوتى بيحقيقى اعتبار سے بھى كەما ب كے ساتھا س كا القيال ہو اہے، ماں ہی کی غذا اس کی غذا ہوتی ہے، اوراس کاسانس لینا اس کا سانس لینا ہو ہاہے ۔حضرت امام ابو حیفظ کے نزد کیے بچے کی حیات مستقل اور الگ حیات ہے اور اس کا مال کے مرحانے پر کھی زندہ رہنا مکن ہے۔ علاوہ ازیں غزہ وتا وان کے وجوب میں بھی اس کی حیثیت مستقل ہے ۔اس کے واسطے وصیت کرنا بھی درست ہے۔اس کے علاوہ وہ خود نون والاجا نورسے اور ذرئے سے مقصور خون بہادینا ہے اوراس کا حصول مال کے ذرئے سے مذہو کا۔ رہ گئ صیت اواس سے مقصود مشا بہت کا اظہارہے کہ بچیکا ذرع ماں کے ذرع کی طرح ہے۔ وَلَا يَجُونُهُ أَكُ كُ كُلِّ وَى مَا بِ مِنَ السَّبَارِعَ وَلَادَى فِحْلَبِ مِنَ الطّيورِ، وَلا باسَ باكلِ غواب اور ذى ناب (كچلى دار) در ندول اور ذى مخلب پرندو س كے كھانے كو جائز نہيں قرار دياكيا اور كھيتى والے كوے كے كھانے يى الزِّرم ع وَلَا يُوكِلُ الاَ بعَمُ الله عَمُ الله عَ عَاكُلُ الْجِيفَ وَيَكُوهُ أَكُلُ الضَّبِّ وَالضَّبِ وَالْحَبْرَاتِ بضائقة منبي وورمردار نور ابعة كوب كا كعامًا طال تنبيل - اور كوه ، بجر اور ساري حشرات الارض كا كهانا

(ملددق)

ووور من النوري شرط المراي شرط المراي الرور وت مروري مُسِيِّهَا وَ لَا يَجُو مُاكُولُ لِحُهُمُ الْعُلَيةِ وَالبِعَالِ وَيكُولُا اكُلُ لِحُهُمَ الفَهْسِ عِنْدَ ابى حنيفة رُحادِتُكُ باعث كرام تسبيعه اور پالتو گذم وس اورخچروں كاكوشت كھا نا ناجا كزہے حضرت الما الوصنيفة محموثرے كے گوشت كا كھانا با حث كرامت وَلاَبَاسَ بِأَكِي الأَرنَبِ وَإِذَا ذُرِجَ كَالَا يُوكَالُ لِحُمَّا طَهُ وَجِلْكُ لاَ وَلَحْمُمًا إِلَّا الأدمى وَ الخنزيُورُ فراتے ہیں اورٹزگوش کے کھائے میں مضاکقہ نہیں ایسے ما ہؤرے و زیح کونیے میں حصل کوشت کھا اطلاب ہیں اسکی کھا ل پاک ہوجا تی ہے البتہ فَانَ الْذَ كَا لاَ تَعُلُ فِيهِ إِذَالا يُوكِلُ مِنْ حَيُوا بِالمَاءِ إلا السَّمَكُ وَ لَكِرَا الطَّافِي آدى كى كھال اورخزىر كى ستىنى بىراس كى كەائىكى كھالوں مىں ذرىح كاكونى اير نېنى بهو مااور پانى كى جالاروں مى جمىل كەعدە ماكھالارت مِنهُ وَلا باس باحل الجِرّيث وَالمَا رَمَا هِي وَيَونُ أَكُلُ الْجُرَادِ وَلاَ ذَكَا لا لدَ سپیں اور مابی پرتیرجانیوالی مجھلی کھانا باعثِ کرامہت ہے اور ارما ہی اور جرّیت مجھلی کھالینے میں مضالکہ سپیں اور ٹرٹی کا بنے کھانا جائزی طلال اورحرام جالورون يقضيل لغت كى وفت إ . ذي تغلب ، بنجر دار - الزسع ، كميتى - الآبقع ، سياه سفيد دائون والاوه كوّاجن يس سيابي وسفيدى بور الضبع ، بحرّ ـ نراده دونون براطلاق بوتاسيد الضبّ ، كوه . جع احبّ وحُبّان -عرب كجت سق لا افعار حتى يروالصنبُ وين عيل يدكام نبي كرول كا جب كمسكره ، إنى يرتشت اسك كرامكافيال تعاكرُه وإنى يينوكن ے موسی اولا یجوئ اے اس کل ذی فاب ال فرائے میں کہ شرفا اس طرح کے درندوں کا کھانا حرام سے جو کیلیوں دارا ور دانتوں کے دراجہ شکا رکرے کھا نیوالے ہیں۔اس طرح پنجہ ا دار رندے بذرمید دیگل شکار کر نبوالے حرام ہیں. حدیث شریف میں ان کے ممنوع ہونیکی صراحت ہے - اور نا پاکی نکھا نیوالے اور دا ندکھا نیوالے کوے کو حلال قرارد پاکیا اوروہ سیاہ وسفید کو اجس ک غذامردارا ورنایای ب اس کا کمانا جائز مبین ويكولا إي الضبع الدعن الاحناف مجرّ ان جانورون من سيسة جن كاكها ما طلال منين امام الك منام شافعي اور ا مام الموسِّك نزديك طلاب اسطة كدابن ما جدو غيرومين حضرت جابر تنسه مروى روايت سے اس كا حلال بونامعلوم مومّا ہے۔ا حناوی کا مستقبل حفرت خزیر کی برحدیث ہے کمیں نے رسول اکرم صلے الشرعلیہ وسلم سے مح کھانے کے بارسے میں يوميالة ارشاد بواكدكياكون الجماشخص بحرّ كما ياكراب. والضب والحشوات الإرا حات كزرمك كوه كمانا بعي منوع بدام مالك ، الم شافعي اورام احرا اسيطال قراردیتے ہیں۔ان کاستدل بخاری دسلم میں موی حضرت ابن عباس کی روایت ہے کرسول الترصل الترطليه وسلم کی موجود كى مين حضرت خالد بن الولييزن كوه كاكوشت كهايا أدرآت كالمنع منع منين فرمايا . اس روايت كمتعلق صاحب مرقاة فرات بي كداس كانتلق قبل از مانعت سيسها وريه نسوخ بهويكي - احناب كامستدل الوداؤ دمشرلف مي

ادُده وسروري عيد الشرف النورى شرط مردى حضرت عبدالر جمن بنشار كى يرروايت كم بني كرم صلى الترطيد والم ف كوه كا كوشت كعاف سامنع فرايا. مردى عرب بدر راب بن مايية المراب المورد يورد المراب المرابع المرا و دیجوی اصل حبور مساور مسیور ، بیان کر موں کا گوشت حرام فرمایا ہے ۔ نیز بخاری و مسلمیں صفرت سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلے النتر علیہ و کم نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام فرمایا ہے ۔ نیز بخاری ومسلمیں صفرت جابررضى الشرعنب روايت بها كررسول الشرصل الشرعليه والمهنه فيرك دن بالتوكد هو سك كوشت سه منع فرمايا بتفرت ا مام الك ي التوكده ي كوشت كو حلال قرار ديت الى الم المحتدل حضرت غالب بن الجررضي الشرعة كي روايتُ ہے جس سے اماحت معلوم ہوتی ہے۔ ومكركا احت لحيرالفن الد . كهورت كالوشت كسلسله من اختلاب نقبار الك جماعت تواباحت كي طرف كئ سي جس من حضرت امام شافعي ، حضرت امام احرة اورحضرت اسئي شامل بي، اورا مك جماعت الصركروه محري قرار ديتي سين جس من حضرت اما م ابوصنيفة ، حضرت امام مالك اوراضحاب ابوصنيفة تشامل من وارشا در ما بي بين و كالخيل مر رین ہے . بی میں سرت ہے۔ وَالبِغَالِ وَالْحِيْرِ لِتَرْكِبُو مِا وَرَبِينَة " اس میں اکل دکھانے) کا دَکر نہیں اور چو یا دُس کو کھانے کا ذکر اس سے قبل کی ایت میں ہے اور الود اور وکسکائ وابن ماجہ میں مروی حضرت خالدین الولیدر صنی التّرعند کی روایت میں ہے کہ رسول التّرفیط التُرعليه وسلم نے گھوڑوں، نچروں اور گدھوں کے گوشت کی ممانعت فرمائی۔ واداذ بخ مالا يوصل لحماط وحلدة الإداك والدرين كالوشت كها ناحلال منهي الروز كرائ والمكان توانيح گوشت اور کھال کی یا کی کا حکم ہوگا۔ اوران کے کسی رقیق چیز کے گرجانے سے وہ نایاک نہیں ہوگی حضرت اما مشافعی م ك زديك ياك كا حكم منه موكا - اس الح كه ذرى اثرى حيثيت كوشت كے مباح بونے ميں اصل كى ہے اور كوشت وكهال كى ياكى كى حيثيت تابع كى سيرا ورتابع كاوجودا صل كے بغير منهيں بهوا كرتا _ للذا ذرى كرنے كم باعث جب يە گوشت مباح وطلال نېس بوتا تو گوشت ا وركھال كى يا كى بھى تابت ببوك كا حكم نە بوگا ـ احناف فرماتے ہيں كم جس طريقه سے بندر بعید دباعت بخسس رطوبتيں ختم ہوجا پاكرتى مېيں طميک اسى طريعة سے بذر بعير ذبح بھي ان كازله سوجاآ ہے ۔ بس د باعنت کی ا مند مذرالعیہ و رکح بھی ان کی یا کی کا حکم ہوگا۔ ولا يوكل من حيوان الماء الاالسيك الد - بجر مجيل الح يانى كادوسراكون جالورعن الاحنات كماناجاكز منين - حصرت امام مالك مطلقًا حلال قرار دسية بين اور حضرت أمام شافعي مجمى اسى كے قائل بين ـ وه فرات بين كرا يت كريمة احل لكم صني البحر مطلقات اور حديث شراي سي ميان ادراس عمية كاياك بونا مطلقاً تأبت ب، احتاف فرائع بي ارستاد ربان ب ويحرم عليهم لخبائث اور بحز محيلي كرسيم طبيعة ب كودربان جانوروں سے تنفرسو تائے۔ علاوہ ازیں مہت ہے یاتی تح جانور ایسے ہیں کدجن کے ممنوع ہونے کا حدیث ترفیف سے تبوت ملتکہے کے ای ویزہ میں بعض مالغت کی روایات ہیں۔ ويكروا كلُ الطافي الإ - ايسي مجلى جوخود بخود مرجائ اورياني سطيراً جائ است كها ماجائز سنيس اس كى علامت یہ ہے کماس کا شکم آسمان کی جانب ہواکر ماسے - حضرت امام مالک اور حضرت امام شافتی اسے حلال فرماتے ہیں۔

marfa Com

مير الشرف النوري شرح اخادية كالمحتدل الوداؤد اورابن ماجهي مروى حضرت جابر كى بدروايت يرسول اكرم صلح الشرعليه وسلم في ارشاد فرایاکہ وہ مجھی جے سمندر مجھینکدے اس کھانے اور جواس کے اندر مرکر سطح آب برا مکی اسے نہ کھا۔ ولا باس باك الجديث الزبريت مجهل اور مار ماسي جيه بام يمي كم اجا باب ان كے كھانے ميں مضائع منہيں -الْأُضِعِيَّةُ وَاجِيَةٌ عَلِي كُلِّ مُسْلِمِ مُقَيمٍ مُوسِي فِي يَوْمِ الاَحْمَٰى يَذَٰ جُمُ عَنْ نَفْسِه وَعَنْ برِسلمان آزادمقیم صاحب نصاحب رئیم الاضلی میں تسبر مانی وا جب قرار دی گئی ہے ۔ اپنی جانب سے اورایی مابالغ اولاد کی أَوُلا دِمُ الصِّعَامِ بَين بَحُ عَن كُلِّ وَاحْدِمِ مَهُمْ شَاةً أَوْ يَن بَحُ مِن مَنْ مَنْ الْمُو قَلْ عَن سَبَعَة وَلَيْسَ جانب ہے ۔ ان میں سے ہرایک شخص کی جانب سے ایک بجری دیج کی جائے گی ۔ یا اونٹ یا گلئے سات اشخاص کیجا ہے ، عنرماز عَلِالْفَعَيْرِةِ المُسَافِيراً صَحِيَّةً وَوَقُتُ الْاُصَحِيَّةِ يَدُخُلُ بِطُلُوعَ الْفَجَرُصِ يَوْمِ الْغُوالْااَنَّةَ ىفىاب ومسافرىر قربان دا كب منهين. قربان كے وقت كا أغا زقر بان كے دن كى فلوع فجرے بومالى مگرا بل شہر كے واصلے لَا يَجُونُ لِلاَ عُلِى الْدَمْ مَا مِ الذَجِ مِعَدِيضَلَى الإمامُ صَلوة العيدِ فامّا اهلُ السّوادِ فيذبّحُون امام کے تماز عبد رام کینے قبل قسر بان جائز مذہو گی ۔ اور کا کون والوں کے داسطے طلوع فجر کے بعد قربا نی بعد طلوع الفَجْرِوَهِي جَامَزَةٌ فِي تلتْمِ أَياهم بَوم العّرويومان بعد لا يُضعى بالعمياء و درست سے ۔ اور قرم فی تین دن یعنی یوم النحرمین اور اس کے لبددوروز مک درست سے ۔ اور ما مین اور کا سے وَالْعُوسَاء وَالْعُرَجَاءِ النَّي لَا تَمْشِي إِلَى المنسكِ وَلَا الْعَفَاء وَلَا يَجُزى مقطوعَةُ الأُذِن وَ اس منگرمید مانوری قربانی درست سنی جو مذاع تک میل کرند سیخ سکے اور مبت اعزا ورکان ورم کے کی قربان جا رہے النَّا نُبُ وَلَا الَّٰيِّ ذَهَبَ ٱكْثَرُ إُذُ نِهَا آوُدُ نَبِهَا وَإِنْ لَقِي الأَكْثِرُ مِنَ الأُدْبِ وَالدنَ عَاذُ ا ورند ائیسے جا بور کی جس کے کان یا دم کا اکثر حصد کیا ہوا ہو۔ اور کان وقرم کا زیادہ حصد باقی ہوبو قربان جا کز ہے۔ وعوس أن يضحي بالجماء والخصى والجر باء والنولاء والاضعية من الابل والبقرا والغرم ا در غیرسینگ دارا درخصی اورخارش دارا در یا گل مالور کی قربانی درست ہے اورا دنٹ اور گائے اور بحری کی قرباً نی بواکر آبا کے وَيُجُزِئُ مِنُ ذُ لِكَ كُلِّمِ الدِّي فَصَاعِدًا إلَّا الضَّان فانّ الحدن مند يجزي وَيَاكُ لُ من اوران سبس شی کی قربان کانی قرار دیجا تی ہے یا شی سے بڑے کی البتہ معیریں جذع کی مجم کانی قرار دیجا تی ہے ۔ اور قربانی کا کوشت لحم الاضعية وكطعم الاعساء والفقاع وكد خرو يستحب أن لايقص الصدقة من الله خود كھائے گا وراميروں وعزيبوں كو كھلائے اور كچي باقى ركھے گا - تہا لئ كوشت سے كم صدقد نزكرنا باعث استحباب سے -

الدو وسروري عجم الشرف النوري شرط الموري شرط وَمِيْصُدُّقُ بِجِلْدِهَا ٱوْنَعُمَلُ مِنْهُ الْكُمُّ تُسُتَعُمُلُ فِي البيتِ وَالْاَفْضُلُ اَنْ يَذَبُحُ اصْعِيتَ مُا مِيدٍ ا دراس کا چرا خواه صدقه کردے یا اس سے گھرمیں استعمال کیجا نیوالی کوئی شے بنائے۔ اپنے ہا تقسے قربانی کرنا افضل قرار دیا گیا ابنے ولیا إِنَّ كَانَ بِعِسَ الدنبَ وَنَكُوهُ أَنْ يَن بِحَمَا الكتابِيُّ وَإِذَا غَلَظَ رِجُلانِ فَذَبَّحُ كُلَّ وَلَحْرَ بُوني وَ رَح كُونًا تَكُن بوا وركسي كما في كا ذرك اسد كرنا باعب كامت ب اوراكر على سدوتف اكد دوسرد كا جانورذ وكرين منفُمَا أَخِيبَ الْأَخُراكِبُزِأُ عَنْفُهَا وَلَاضِمَاكَ عَلَيْفِهَا. تودولون كى قربانى درست بوجلد دمى اوران برصمان لازم مرسكا . لغت اليوضاحت ، موسو: صاحب نعاب - الصفاد - صغرى في : المالغ - سواد : ديرات - الفقيد غرصاحب نصاب - منسك : غرزى - العجفاء : لاعز- الكننب : دم - التولاء : ياكل. حِذْعَة : وه بير وبين بهاه كايو الاضحية واجبة الخ مشرعًا اصحية قرب كى نيت معفوص وقت كاندرها ص جانورك درى كيم جانيكانام سه احات كى ايك روايت كمطابق جس كى نشبت حضرت امام الويوسف اور صرت امام محست كرك جانب كالني مع والى سنب مؤكدة ہے۔ اِ دردوسری اورمفتی بردوایت کی روسے قربا نی واجب ہے۔ مفرّت الم شافعی اورمفرت الم م احرام بی سنتِ مؤکدم بدنے ك قاكل بي - يرمذى شرليف مي حضرت ابن عمر منى الشرعذ سے روايت سے كد مدين ميں رسول الشرصيا الشرعليد وسلم ن قیا فرایا اورا ی قربای (برسال) فرائے کے - صاحب مرقاۃ فرائے ہیں که رسول الله صلے الله عليه وسلم کی مس پر مواظبت اس کے وجوب کی دلیل ہے۔ نیز دار قطنی وغیرہ میں روایت ہے رسول الٹار صلے الٹر علیہ وسلم نے ارشا د فرایا کو وت کے باو جود قربانی نرگزیوالا ہماری عیدگاہ کے پاس مجی نہ پھٹے۔ اس طرح کی وعیرسے بھی قربانی کا واجب ہونا فلا معر بوتاب . رما حضرت امام شافعي اور حضرت امام احريم كااستدلال توجس روايت سه وه استدلال فرمات مين اسكى وارقطی وغیرہ نے تفسیف کے ہے۔ بس دوسری روایات کے مقابلیس است استدلال درست منبی. وعن اولاد كالصّغام الد حضرت امام الومنيفي مسي صرت حن بن زياد في الساطرة كى روايت كي جب ميلام ہو تاہے کہ آدمی اپن ابالغ اولادی جانب ہے بھی قربان کرے ۔ یہ ظاہراروا یت کے مطابق منیں ۔ ظاہرالروایت کیمطابق حكمير يكر برخف رائي جانب سے قربان كرنالازم ب اور فتادى قاصى خال كى وضاحت كے مطابق مفتارة ول شارة اویلن مح بدنیة اولیترا آلا - بحری محض ایک شخص کی جانب ہوسکتی ہے ۔ اس کے برعکس اوسٹ اور کا کی قربانی میں سات آدمیوں کی شرکت درست ہے۔ حضرت الم مالک کے نزدیک ایک گھر کے افراد اگر سات سے زیا کہ ہوں تب بمی سب کی جانب سے امکی اورٹ کی قربائی درست ہے۔ اس لئے کہ رسول الٹر صلے الٹرعليہ ولم ف فرالیاکه برابل خاند بربربرس قربان دعیره واجبسد و احادث فرملت بین که ازرد از قیاس اون و گائے کاجها ن

marta@com

ورى مع الشرفُ النوري شرط الساس الدوري یم تعلق ہے وہ قربتِ واحدہ ہونیکی بنار برمحض ایک کی جانبِ سے بھوتی لیکن کے اور ابوداؤ دمیں حصرت جابر رضی التریم سے روایت سے نبی صلے السّرعلیہ وسلم نے فرمایاکہ گائے سات کی جانب سے اورا ونرٹے سات کی جانب سے درست ہے۔ اس داسط ببرأن قیاس بچور کر حدیث برعل کیا گیا بجری اور بھیڑ کے بارے میں نص موجو د ند برونیکی بنا در اصل قیا سُ برقرار كإاورده روايت جس سے حضرت امام الك استدلال فراتے بين ابل خاند كا قيم مراد ب وهيجائزة في تلفة ايام الإ قرمان كدن دس اكياره اورباره دى الجيبي عدالا حنات باره دى الجيك سورج عزوب ہونے سے قبل تک فرمانی درست ہے . حضرت امام شافعی تیر سویں تاریخ میں مجی درست فراتے ہیں . ان کاستال بے كرسارے ايا م تشريق ايا م ذرع ميں و حنات كاستدل حضرت أبن عرا سے موطا الم مالك ميں مروى بدروايت ہے کہ بوم الا صلی کے بعد قربانی کے دودن ہیں-اور فرماتے ہیں کہ حضرت علی ابن ابی طالب رصنی التّرع نہ سے بھی اسی کے و عِزى من و له كله التني فصاعدًا الد. ايسااونط جويا نخ سال كايا اس سے زيا ده كا ہو، اور گلئے بھينس وغير درسال ی اور بجری ایک سال کی شرغا انکی قرمانی جائز ہے ۔اس وانسطے کہ حدیث شریف میں اسی طرح ارشا دیسے لیکن بھیر اوردنبہیں شرعااس کی اجازت ہے کہ اگراس کی عمر جھاہ ہو مگر فرمہی کے اعتبارے وہ پورے سال کا لگتا ہوتو اس کی قربان جائز ہوگی . حدیث شریف سے بیرجواز نابت ہے ۔ ولیتھب ان لاینفص الصدقۃ آل . قربانی کے گوشت میں تحب بیرہے کہ اس کے تین حصے کرلئے جائیں ایک صتہ صدقه كرد ما جليع ، ايك حصد اميرو ل وغريبول كو كمعلاد يا جائية ، اور ايك صداين لي ركم ليا حلي -والافضل إلى وفرات بين قربان مين افضل طريقه يهب كه اگرفود الجمي طرح وزنج كرنے برقا در بوتو اپنے التسے ذنح كرے ورند دوسرا ذبح كرف ليكن يدمكروه ب كر قربان كا جانور بجائے مسلمان كوئ كتابى ذرى كرے وا دراگر اليسا بهوجائ كدم يغالطها درغط فنمى كى بنايرا كك دوسرب كاقربانى كاجا يؤرذ زع كردس تومضا كقة منهي قرباني هي درست موجائے گی اوراس کی وجہ سے کوئی صمان بھی کسی سرند آئے گا۔ عاب الابهان أَلاَ يُهَانُ عَلَىٰ ثَلْتُهِ أَضُّرُبِ يَمِينُ عَمُوسٍ وَيَمِينُ منعقد لَا وَيمينُ لِغِو فِالْغُوسُ فِي الحلك رسى يمين لغو- بس كسى گذمتَ تعل پر يمين كي تين تسميل بل دا، يمين غوس (١٠) يمين منعقده عَلَى أَمْرِمَا ضِ تَعْمَدُ فِي الكَنْ بَ فَهَانَا لِا الْمِينُ يَاتُمُ بِهَا صَاحَبُهَا وَلاَكُمَّا وَقَالَةَ فَيَهَا إِلَّا قعندا جوث طف كانام يمين عنوس ب اس مين قسم كعانے والا كنه كارسوكا اور بجر استففار كے اس ميں اور كو في

الشرف النوري شريط الاستغفامُ وَالْيَمِينُ المنعقدةُ فِي الحلفُ على الاموالمستقبلِ أَنُ يفعلهَ أولا بفعل وَاذَاحَنَتُ کفارہ مذہو گا۔ یمین منعقدہ آئذہ ام کے کرنے یا شکرنے پر حلف کرنیکا نام ہے۔ اس میں حانث ہونے پر فِي ذَٰلِكَ لَنِهِ مِنْ اللَّهَا مَا لَهُ وَيَهِينُ اللَّغِواكَ يَعْلِفَ عَلَى أَمْرِهَا ضِ وَهُوَاكُ بيظن انَّهُ كَما قَالَ وَالأَمْرُ کفارہ کا و جوب ہوگا ۔ یمین لغواسے کہتے ہیں کہ اصلی کے امر پریہ خیال کرکے طف کرے کہ جس طرح اس نے کہااسی طرح ہو۔ بخلافه فهذه الممين تَرجُوا أَنْ لا يؤاخذَ اللهُ بِهَا وَالعامِدُ في اليمينِ وَالناسِي وَالْمَروْسُواعُ وَمَن فَعَلَ الْمَحْلُونَ عَلَيهِ عَامِدًا أَوْنَاسَيّا أَوْمُكُرُهَا فَهُوَ سَوَاءٌ وَالْمِينُ بَا لِتُهِ تَعَالَى أَوْما وزبردستى حلعت كرنيوالي كاحكم يكسال بسبر ـ ا ورفعل محلوف عليه كاا دّنكاب كرنبوا لاخواه عمدٌ اكرب يا ناسيًا يا بمخرْ إاسكا كم يكسال بجر اورفت أسُمان كالرحن والرَّحيم أوبصفة مِن صفات ذات كقوله وعزّة الله وكلوا ببالا منعقد سوجائيگی لفظ النتریااس کے اسما رمیں سے کسی سم کے ساتھ مثلاً رحمٰن اور رحیم یا اس کی صفاتِ واتی میں سے کسی صفت کے سا قول وعلم الله فانما لايكون يمينًا وأن حكف بصفة من صفات الفعل كغضب الله وسخطم التركى عزت التركا جلال ادراسكي كبرياتي بجز وعلم الترك كهاست يمين مذبوكي اوراكر صفات فعل ميس وكسي صفت كم سائة طعن كري لَمُرِيكُنُ حَالِفًا وَمَنْ حَلَفَ بَعَيرا للهِ لَمُرِيكُنُ حَالفًا كَالنبيّ عليهِ السَّلامُ وَالعَلْ إِن وَالكعِبَةِ مثلاً التركا غضب اوراس كاعفدتواس ملف منهوكاً ورجوع الشركاطف كرسه توطف كرنوالا مهوكا مثلاً بي علياسلام اورقرآن اوركوب وَالْحَلَفُ بِحَرُوفِ القَسِمِ وَحُرُوفُ الْوَاوْزُكُقُولَ مَ وَاللَّهِ وَاللَّهِ وَالنَّاءُ كُقُولَ مَا لَلْهِ وَالْمُعَامِدُ مَا لَلْهِ وَالْمُعَامِدُ مَا لَلْهِ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعَامِدُ وَاللَّهِ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعَامِدُ وَاللَّهِ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعُولِ وَلَهُ مُعْلَقُولُ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعُولُ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعَامِدُ وَالْمُعُولُ وَالْمُعُلِيدُ وَالْمُعُولُ وَلَهُ مُعْلَمُ وَلَهُ لَا لَهُ عَلَيْهِ وَلَهُ مَا لَكُنْ الْمُعَامِدُ وَالْمُعُلِيدُ وَالْمُعُلِيدُ وَالْمُعُلِيدُ وَلَا لَكُنْ الْمُعَلِيدُ وَالْمُعُلِيدُ وَالْمُعُلِيدُ وَلَهُ مِنْ اللَّهُ وَلَامِ لَا عَلَيْهِ وَلَامِ اللَّهُ وَلَامُ اللَّهُ وَلَامُ لَا لَكُولُ اللَّهُ وَلَالْمُعُلِيدُ وَالْمُعُلِيدُ وَالْمُعُلِيدُ وَالْمُعُل اور صلعت حروب فتم سے مواكر تلب واور قسم كے حروف ميں واؤے مثلاً والله اور بار مثلاً بالله اور تارمثلاً تا لله واور بعض قد تَضَمُوالحروفُ فيكونُ حَالفًا كقوله الله أَوْفَعَلنَ كَنُ ا وَقَالَ أَنُوحِنِفَةَ رَجِمُ اللهُ اذَاقَالَ ا دقات يه حروف بوستيده بواكرة بين اس صورت مي مع صلف كرنيوالا بو كا مثلاً" الشرلا فعلن كذا " ا در امام الوصيفة مك نزديك وَحَقَّ اللّٰهِ فَلَيسَ بِحَالِف وَإِذا قَالَ اصْمُ أَو أَصْمُ بَا لِلَّهِ او أَخْلِفُ أَوُ احلِفُ بِاللّٰهِ أواشْهُ لُ وحق النر كي يرملعن كرنيوالا يبوكا - اوراكر كي قسم كما تأبيول يا الشرك تسم كها ما بول يا ملع كرمًا بول يا الشركاطعث كرمًا بول ياشبات أَوْ أَشْهَاكُ بَاللَّهِ فَهُوَ حَالِفٌ وَكَا لَكَ قُولُهُ وَعَهْدِ اللَّهِ وَمِينًا قِهِ وَعَلَى مَنْ مُ أَوُنلُ مُ اللَّهِ دیتا ہوں یاالند کو شا برناماً ہوں تو وہ ملف کر نبوالا ہو گا۔ایسے می وہ کیے کہ النٹر کا عبد اور اس کا بیثاق اور میرے ادیر ندرہے یا میرے اوپر عَلَيَّ فَهُويَكُنُّ وَانُ قَالَ إِنْ فَعَلْتُ كُنَ افَانَّا يَهُودِئُ أَوْنَضُرَ إِنَّ ۖ أَوُ مِجُوسِيٌّ أَوْمُشْمِ كُ أَوْ التركي مذرية - يمجى يمين بوجل على ادراكر كم كمين اكراس طرق كرون ويبودى ياهيسان يا تش برست يا مسترك يا كافرمون كَ فِي كَانِ مِينًا وَإِنْ قَالَ فَعَلَى عَضِ اللهِ أَوْسِعُطُهُ فَلَيسَ مِحَالِمِ وَكُنْ إِكْ إِنْ قَالَ إِنْ ية يديمين بو جائ في اوراكركم تومير اور المتركا عضب يا التركا عضاية طعن كرمنوالا من بوكا اسى طريقة س الركم كميناس فعلت كن افانان ان اوشارب خمر أو أكل ربو فليس بحالف طرح كون توس زناكر نوالا يا شراب بين والا ياسود كما يؤالا بون تو و طف كرية والا يُربح

marfæ.com

الدوس ورى 😸 888 لغت كى وفحت إنه الفوب مرب ك جمع، قيم مد حنَّتَ ، قسم وره ما وسُوَّا عُرُ : برابر ما السَّخَط ؛ ما لا صَى يَالَف: قسم كمها في والا ، حلف كرنبوالا - شأرَّبُ : يين والا -الأكبيات على الم . العن ك زبرك سائة يركين كى جمع بد اس كے معنے اصل من وات كياب اسى لية النسان كيا تقول مين سے ايك بات كا نام يمين ركھاليا۔ يه بابة دور لِلَّا بِعِن بِآئِينَ بِاسْمَة كِمقِا لِدِمِين أياده قوى بوقات، اور طف كا نام يمين اس لئے ركھا كياكه محلوف عليه دجس برطف كياكيا ي كرف اور مذكر ف براس كادراجه قوت حاصل مو ت ب فتح القدر مس اسی طرح ہے بہین میں قسموں پُرمشتمل ہے۔ ایک یمین عموس ' دوسری بمین منعقدہ ' تیسری بمین کنو ۔ بمین عمو س فعو*ل کے وزن پرغنس سے مشتق ہے* اس کا نام عموس اِس لئے رکھا گیا کہ اس کی وجہ نے قسم کھا نیوالا گیا ہ^{ا م}ورد حالب كيونك يدكنا وكبيره مي داخل بينواه اس كوزرا ويكسى كاحق بلعن بوما بهوما نه بوما بور بخارى شراي مي بير . گنا و کبیرہ میں سے یہ ہے کہ اللیے کے سائھ کمسی کو شریک تھیرائے اور والدین کی نا فرمانی کرے اور قبل نفسس کرے اور کین خموں یمین عنوس کے باعث گنبگار ہو گالہٰذا تو ہدواستغفار کا زم بے مگرا حنا ہے اورامام مالک وامام احراب کو نزد کے اس کی وجرت كفاره لازم بهو كاكونكم يمحض كما وكبيوب، وركفاره فقط كبائرس واحب بهوتابكداي امورس واحب بوناءى جوحرمتِ واباحت کے درمیان دائر سائر ہوں ۔ امام شافعی کے نزد مکیٹ اس میں بھی کفارہ واجب ہوگا ۔ وہ فراتے ہیں كمرية بماكسبت قلويم "كے زمرے ميں ہے- اور احنات كے نزد مك آيت كريمة ولكن بواخذكم بما عقد بم الا يُمان فكفارة " مي كفاره كاوجوب يمين منعقده مين بهو تأب اوريمين غموس كاجهال تك معامله بيريمين منعقده مين داخل سنبير. يساس بي كفاره بمي نه بوگا. واليمين المنعقلة هي الحلف الزيمين منعقده يدكهلاتي ب كمستقبل من كسى كام ك انجام دينيا انجام زين كا علف کرے بستقبل کی قید کی بنیا دائیت کریمیر واحفظوا آیا نکم سے بید بات عیاں سے کہ حفاظت کا جہانک ِ تعلق ہے وصتقبل ہی کے اعتبار سے مکن ہے اوراس شکل میں خلاف حلف کرنے اور قسم اورائے برمتفقہ طور پرسب کے نز دیک كفاره كادجوب بوكا-ويمين اللغوان يحلف الدعندالاحاب يمين لغواس كانام بي كداب خيال كمطابق وه اصى من كي بهوي امركوت و ہے جان کر صلف کرے حالانکرد ہ محبوث ہو۔ اس کے متعلق صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ اس کی معانی اوراس پر عندالتر موافظ سِهِ بِهِ مَن كِي امريبِ عِينِ لِغوى يتفسير حضرت ابنِ عِباسَ استاس آيت ٌ لا يُوا خذكم النَّرُ بِاللغوفِي أيمانكم وَلكن لؤاخذكم سبَتُ قلومُ مُحَ " ك ذيل مين منقول سے يمين لغوكى معافى اور عندالسرموا خذه ند بوزيكا سبب يدسي كر حلف كرف والا يح كمان كرية بوسة طف كرباب لبذا وه اس أعتبارب معدوري اوراس بريد مواخره ب مدوروب كفاره -بارك من يدارشادر بانت لايؤ اخذكم الترم باللغو في أيما بكم مر داوّين ا ومكرها فهوسواع الد اس مين مكره اور بحولنے والے وولوں كا حكم يكساں ہے رستدل بير حديث ہے كہ تين چيزي

عد الشرفُ النوري شرح المستال الدد وت روري ايسى بس كه خواه واقعة بهول اورخواه مذاقًا بهرصورت انكاوتوع بهوجا ماسية اوروه بين نكاح ، طلاق اوريين يه *عدی*ث سنن اراجه میں موجود ہے۔ واليمين بألله تعالى اوباسم من اسمام الد لفظ الشرياس كه دوسرك اسارين سيكسى اسم كرسات قسر منعقد موجلائ . ترندی شرایت کی روایت کیمطابت کل ننانوی نام میں . ا وبصفة الح . عنا يه مين سي كه مراد اسم سه وه الفطيع جوذات موصوفه كي نشان دى كرتاسي . مثلاً رحن اور رحيم اورده صفت جودصف الترس حاصل بومثلاً رحمت، علم اورعزت. ومَنْ جَلف بغيرا ملله النرتعاك علاوه كاطف كرنا شرقًا مهوع بي بخارى مسلمين به كالنرتعاك آبار كا حلف كرنيكي ممالعت فرمائ للذاجو حلف كرسده والشركا صلف كرس يا خاموش رسيد والقران الم - فتح القدريس كم ملف بالقرآن متعارف بالبزا اس كسائة علف يمين قرار دير كي . وكفارة المين عِتْ مَا قبة عِزى فيهاما يجزى في الظهار وان شاء كساعشي مساكين كل واحد ا در کفاره یمین ایک غلام کی آزادی سے اور اس بیس وی چیز کافی ہوگی جو ظہار کے اندر کافی ہواکرتی ہے ۔ اور خواہ دس مساکین کو کھیا پہنادے۔ نُوبًا فِهَا مَا ادَوَ أَدِنَا لَهُ كَا يَجُونُ فِيهِ الصَّلُولَةُ وَإِنْ شَاءَ أَطُعُهُ عِثْمَةً مَسَالَكِنَ كَا لِأَطْعَامُ فِي كُفَّامُةٍ برسكين كوايك يالك سے زيادہ كيرا دسے اوركيوے كى اوئی مقداريہ ہے كہ اسكے اندينا زدرست ہوا درخواہ دس ساكين كوكھا اكھلائے كفارة فهار كے كھيلات الظهَا مِن فَإِنْ لَمُ يَقُدِهُمْ عَلِي أَكْبِ هَذَهِ الْاشْيَاءِ الشَّلْتَةِ صَامَ ثَلْتَةِ ايَامٍ متنا بَعَاتِ فَأَنْ قَدَّمُ ک طرح اورتین استیاریں سے کی پرجی قدرت منہونے ہرمسلسل تین دوزے دکھے اورقع توڑنے پر کھنے رہ کو مقدم کر نا کافی الكفاسَ ةَ عَلَى الْحِنْبُ لَمُ عِبُزُ ﴾ ومنُ حَلَفَ على معصيّة مثلُ أنْ لايصَلِيّ أوْلايكُلّمُ أبَا ﴾ الميقتلُنّ شرادن بوكار اور بوسخف معميت برحلف كرے مي اسطري كے كدوه نماز بس يرور كايا اپنے والد سے كفتكو بنين كركا فُلاَنَا فَيَنْبِغِي أَنْ يَعِنْ نَفْسُدُ وَلِكَفِّرَعَنُ يمينِم وَإِذَا حَلَفَ الْكَافِرُ ثُمَّ حَنَتَ فِي حَالِ الْكُفرُ يافلان كوم وربلك كريكا ومناسب بي كنودى قىم توركركفاره اداكر اوراكر كافر علف كرے بعر بحالت كريا بعد قبول اسلام قسم ور وي أوُبعَدُ إسْكُ مِم فَلاحَنَتَ عَلَيْهِ وَمَنْ حَرَّمَ عَلَى نَفْسِهُ شَيْعًا مَا يَمْلَمُ الْمُنْصِرُ عَرَّ مًا وَعَلَيْهُان تو اس پر وجوسے کفارہ نہ ہوگا۔ اور کسی کے این مملوکہ تنی اپنے اوپر حوام کرنے سے وہ حوام تمار بنیں ہوگا۔ اس کے بعد اگروہ اسے استباحَهُ كُفَّامُ أَي مِينِ فَانْ قَالَ كُ لَ حَلالٍ عَلَيَّ حَرَّامٌ فَهُوَ عَلَى الطعام والشراب إلا أن مباح خیال کرے توکفارہ بمین دے گا۔ اگر کے کہ مرطال شی میرے اوپر حرام ہے تو اسے کھلے پینے کی ارشیا، برصل کریں گے الایر کہ اسے کمی سنوى عَيْرَ ذَ لِكَ وَمَنْ نَذَ سَ مَن مَن مُ المطلقا فعُليم الوفاء وإنْ عَلَقَ نَنَ سَ لا بشرطٍ فوج ل اورت کی نیت کی ہو ۔ اور جو شخص مطلقاً نذر مانے اس براسکی تکیل لازم ہے ۔ اور اگر نذر کی تعلیق کسی منترط پر کردے اور پور منترط پائی جائے الشركط فعلكة الوفاء منفس الب فى الأوكان أبًا حنيفة دحمه الله وجع عرب ولك



آ کر انگاتوس نے اسے مذ دینے اور صلا رحی نہ کرنیکا حلف کرلیا تو آنخصرت صلے الشرعلیہ وسکم بھےصلہ رحی کرنے ا در کمین کے کفارہ کا حکم فرمایا-اس سی مین اول صدر رحمی کرد: انتی صرورت بوری کردنے اور مجر کفاره کا حکم فرمایا- علاده ازیں کفاره کا مشروع مونا گناه کی پوسٹیدگی کی خاطرہے اور قسم تو ڈ سنسے کوئی معصیت ہی نہیں مہو تی جسے کفارہ پوسٹیدہ کرے اور صفرت امام شافعیؒ کے استدلال كاجواب يد ديا كياكه بخارى وسلم مي حضرت عبدار حلن بن سمرة نسه مردى روايت مين من منهي آيا و مان وارئ "ب اوروا وُكاجها نزك تعلق ب وه برائع جمع مطلق آلب برائ تعقيب نبي . اور باعتبار صحت بخاري وسلم كي روايت را ج بينكي بنام پرروایت ابوداؤرمین تا دیل سے کا ملیا جائے گا۔ ومَن حلف على معصية الز- الركوئي شخص كسي كذاه پر حلف كرے مثال كے طور پر وه بير حلف كرے كه نماز نهبيں بڑھے كايا يہ حلف کرے کہ وہ اپنے ماں باب سے گفتگو سنہیں کرسگایا یہ حلف کرے کہ وہ فلاں کوموت کے گھاٹ اتار دیگا تو اس پر لازم ہوگاکہ قسم تورا كوكفارة قسم كى ادائنيكى كرك - اصل اس باريس يه حديث ب كد قسم كاكفاره دك اورجس مين خير سوده أر . واذاحلت الكافر الز-الركا فركوفعل كابخام دينيا ترك برطف كرك اس كے بعد بحالت كفريا اسلام قبول كرنے كے بعد يى تىم تورو دى تواس بركفاره داجب نى بوكا. دجه يەسى كەكا فرىوجە كفرعبادت اورىمىين كابل ئىي نېئىي كەاس بركفارە كاكلىكىلا جليح كفاركى قسمول كيم مترز برنيكي تصديق اس ارشادر بان سيروي بي و أن مكثوااً ما نام من بعد عمر بيم و كلعوا في وسيكم فقاتلو المُدّ الكفر إليم الأيمان لهم " (الآية) لا أيمان لم سي كفار كي قسمول كمعتبرند بهون كي نشأ فري موق بيد فان قال كل كل كل عكي حَدَامً آلا - ظام الراواية كم مطابق اس كاتعلق كما فيين كي حرمت سيرو كام كرمت أفرين فقباء كِمفتْ بدقول كِمطابْقِ اسْ جمله سے كُنِغُ وَالے كى زوج پر ايك بائن طلاق بْرِقْ جلِّخ كَى خواہ وہ يرتبي كيے كرميري نيتُ اس سے طلاق كى تبين تقى لىكن قضار اس كا يەكمىنا معتبرىغ بوگا ا دروقورع طلاق كا حكم بوگا. رُ: حَلَفَ لَانَكُ خُلُ بِنُنَا فِي خُلِ الكَعِيبَ أَوِالْمُسْيِجِيدُ أَوِالْبِيعَةُ أُوالْكُنِسَةَ لَمُرْتُحُنَّتُ وَمَرْ: ا ورخوشخص صلف کرے کہ وہ مکان میں وافل مز ہوگا اسکے بن کھیہ یامبی یا عیسا بڑں یا پہود ک عبادت گاہ پس وافل ہوگیا توقع میس کوٹے گ حَلَقٍ لَا يَتَكُمُّ مُ فَقَرُّ القرلَ فِي الصَّلْوَةِ لَكُرْعِنَتُ وَمَنْ جَلَفَ لِإِللَّهِ مُ هَا النَّوب وَهُوَلَا بِسُءُ اور جو مخص کلام د کرنے کا ملف کرے بھر تماز کے اندر تلاوت قرآن کرے توقع بنیں اور ٹے گی۔ اور چی تحف صلف کرے کروہ یہ کیوا بنیں پہنے گا دران الیکر فنزعَ مُفِي الْحَالِ لَمْ يَحِنَثَ وَكُنْ لِكَ إِذُا حَلَفَ لَا يُوكِبُ مِلْ وَاللَّا اتَّةَ وَهُو رَاكبُهُ أَفُنُزُ لَ اسنے وی بہن دکھا ہوا دُروہ اسے فوری موربراتار دے نُوٹم نہیں ٹوٹے گی اورایسے ہی آگروہ صلعت کرے کہ اس جانور پرموادی پرکرے کا درانحالیکہ وہ اسمی مولی فِي الْحَالِ لَكُمْ عِنْتُ وَإِنْ لَبَتَ سَاعَةٌ حَنْتَ وَمَنْ حَلَفَ لَا يَلْ خُلُ هٰذَهُ الدّاسَ وَ هُوَ كرربا بواوروه فوراً تريش توقي توقي كي اورا كرورا مراتوقع توص جايكي اور وتنخص صلف كرے كراس مكان بي واضل بنين موكا درانحاليك فيهُالْمُ يُعِنَثُ بِالقَعُودِ حتَّى يَخْرُبُحُ شَمَّ يُلُ خُلَ وَمَنْ جَلَفَ لاَيْلُ خُلُ دَامًا اكتَخْلَ دَارًا اس مکان میں ہوتود بال پیٹنے سے تم ہز ٹوٹے گی حتی کہ نکلنے کیبعد دو بارہ داخل ہو۔ اور ہوشخص صلف کرے کہ مکان میں واصل نہ ہوگا بجروہ ویران

اردد وسروري خَوَ إِنَّا لَمْ عِنْتُ وَهَنْ حَلِّفَ لَانِي خُلُ هَلْ لا اللَّاسَ فَكَ خَلَهَا بَعِدَ مَا انهِ نَد مَتُ وَصَارَتُ عيد داخل موجائ وقرمنين توقي كى اوروتخص صلف كرے كه اس مكان مي داخل نرموگا بعراسك كرجلن كيدوا و محراء بخلف كيدو اس ميس صَّغُراءً حَنَثَ وَمَنَ حَلَفَ لا يَلُ خُلُ هٰذِاالبِيتَ فَلَ خُلَ بِعِدَ مَا ا جُدَمُ كُمُ يَحِنَثُ وَمَرَّ دا خسسل محکیا توقم توص جائے گا۔ اور پینخص صلف کرے کہ وہ اس مکان ٹی داخل بنیں ہوگا بھروہ لبدانہ دام داخل ہوگیا توقیم بنیں توقیق لَا يُكلِّمُ زُوْحَيَّةً فَلَانِ فَطَلَّقُهَا فَلَانَّ شَمَّ كَلَّهُ هَا حَنَثَ وَمَنْ حَلَفَ انَ لايكم عبد فُلان أَوْ اور جوشخف ملعت کرے کہ وہ فلاں کی زوج سے بات بہیں کر لگا ۔پھرفلا ل سے طلاق دینے کیبعدوہ اس سے گفتگو کرے توتم ٹوٹ جائیگی اورچونخف پیطف کے لايدخُل دَارَفُلانِ فَبَاعَ فَلَانٌ عَبَّدَ لا أَوْ دَائِهُ نَتْمَكُلَّمَ العبد أَوْ دَخُل الدارُلْم يحنُّ ك وه فلال كے غلام سے گفتگو مبنوں كري كا ياوہ فلال كے مكان ميں واضل مبني موكا بوفلات اپنے غلا كوفرونست كرنے يالبنے گھركو تي كيدوغلام مے كفتگو كرے ياركان ميں وَإِنْ حَلَفَ أَن لا يَكُم صَاحِبُ هٰذَا الطَّيْلُ الطَّيْلُ الطَّيْلُ فَاعَهُ ثُمَّ كُلَّمَ لَا حَلَفَ إِذَا حَلَفَ داخل ہوجائے توقع نہیں توسے گی ۔ اوراگرچلے کردہ اس جادرول ہے گفتگونیں کرایگا بھروہ تھی چا درفرد فت کردے اسکے لیدگفتگو کرے توقع ہوگ أَنُ لَا يَتِكُلُّمُ هٰذَا الشَّابُ فَكُلُّمَ لَا بَعِدَ مَّا صَّارَشُّعًّا حَنَتُ مِلَے گی۔ الیے ہی جب وہ ملف کرے کاس جوان سے گفتگو ذکرے گا ۔ بھراسکے بوڑھا ہوجانے براس سے گفتگو کرے توقعم اوٹ جائے گ ره کرتاه فی کا ب البیتی ترباکے زیر کے ساتھ اور عین کے زبر کے ساتھ : عیسائیوں کی عادتگاہ۔ الكنيسة وكرميرك وزن يرويه وكاعباوت فانه - خواب، ويزان واجار حكد طيلسان واليي جادرس كارتك باربو وَمَنْ حَلَقَ لايد خِلْ بيتا آلا - اصل اس بابي يري كر أيمان (قسون) كابنى و مرار احنا ب کے نزد کی عرف ہے جبتک کہ دوسرے احتمال کی جولفظ میں موجو د ہونیت ندکی جائے۔ اور معزت امام شافع کے نزدیک مبنی و مرار حقیقت کنو یہ ہے۔ اور مضرت الما الك كخرزديك قرآن استعال ب فتح القدير من اسى طرح ب يس اكركون شخص سيت بن داخل مذ بونكا حلف معبي داخل موجلة يؤقسم تو را نيوالا شماريذ بهو كا-اكرجواس برسب التركا اطلاق موتاب- ارمشاد ربان ہے جا کا الله الكعبة البيت الحرام فيا ما للناس " (الآية) اوراسى طرح متحديس واخل بون سے قيم تو رائ والاقرارسيس ديا جائي كا أرج اس ريمي سيت الله كا اطلاق بهوتاب والترك في الشرك في السحد كي شان من فرما با • في بيوَت أَذِنَ اللهُ ان تر فع ويذكرُ فيها اسمهُ " ﴿ إِلاَّية › وجريه به ب كه باعتبارِ عرف بيت سے وہ حكم يمين آئي ي جورات *بسر کرنے اور رات کوسونے وا را م کیلئے تیار کا گئ*ی ہو اور لفظ بیت سے ذہبن کعبا در سنجد سطرت نتقل نہیں ہوتا۔ ایسے بکی میرود ونصاری کے مُعبدوں کا حال ہے ۔ لہٰذا ان میں سے کسی حگہ داخل ہونے بر حانث شمارنہ ہوگا۔

ود الشرف النورى شرح المراي الدو وسروري الله وَمَنْ حَلَفَ لَا يَتَكُمُّ مُفَعَلُ القُرْ إِنَ فِي الصَّلَوْ قِ الزِّ الرِّكُونُ شَخص بيطف كرك و وكلام منين كريكا اور كهروه المروب نماز ملاوت قران شریف کرے تو وہ قسم تو ڈنیوالا شمار نہ ہوگا۔ اسلے کہ صدیث شریف میں ہے کہ اس صاری نماز میں لوگوں ككام ككناك كنائس منازوتسيج وتبليل وقرارت قرآن كيك ب اس ساس كنشاندي بون كه قرآن شريف و من حَلَفَ لا يلخل داسًا الز الركسي في ملف كياكه وه محرس داخل منين بروگا اور كيروه اس كے ديران برمجا کے بعدد اخل ہوا تو اس کی وجہسے وہ قسم تو طنیوالا قرار منہیں دیا جائے گا اور اگر اس طرح حلف کرے کہ دو اس گھریں داخل منہیں ہوگا وربھبردہ اس کے انہدا م کے بعد داخل ہوگیا توقسم دوٹ جائے گی اس واسطے کہ دار دگھر سے مرا دمیدات ہے اوراس کے اندر تعمیر کی حیثیت اس کے وصف کی ہے اورا زروئے قاعدہ متعین کے اندر وصف معتَبرنہیں ہوتا۔ اور غیرمعین کا جہانتک تعلق ہے اس میں وصف معتبر ہواکر تاہے ۔ بس میلی شکل میں قسم نہیں او لے گی۔ اوراس طرح حلف کرے کداس بیت میں داخل نہیں ہوگا اور کھراس کے انہدام کے بعد داخل ہوگیا تو قسم نہدائی ہے كى واسطة كداب اس پرست كى تقريف صادق منهي آق كيونك نجد منهدم بوزيك اس مين رات بسرنهي بواق -وصن حلف لا يكلم زوجة فلا ب الركوني شخص يرصف كرا كده فلا شخص ك زوجه على تعمل من السك بعد ایسا اتفاق بروکه و فلان شخص اس عورت کو با بئن طلاق دیدے اور قسم کھانیوالا شخص اس کوطلاق دینے کے بعد اس سی گفتگو كرك بواس صورت مي وه قسم قرانيوالاشمار بو كاليكن يه حكم اس صورت مين بوگا جبكه عورت كى جانب اشاره كرت دمَنْ حَلَفَ لا يَكِلَم عَبِدُ فلا بِ الرحولُ شخص يرطف كرے كدوه فلا سے غلام سے بات مذكر يكا اس كے بعد فلا سخص ا بنا غلام فروخت كردي اوروه اس كربداس ب كفتكوكرك توقعم مذاوسي اسواسط كراب در حقيقت وه فلال كاغلام سنبی را اسی طرح اگر به طف کرے که فلا سے گھرای واخل منہیں ہو گا اور بھر فلاں اپنے مکان کو فروخت کرے اور طف کر نیوالا اس کے فروخت کرنے بعد اس میں واخل ہوجائے تو اس صورت میں بھی فتیم نہیں تو ہے گئی ۔ وَإِنْ حَلَفَ انَ لاياكُلُ لِحِمَ هٰذاالحِملِ فصامَ كَبشًا فاكلهُ حِنِثَ وَإِنْ حَلَفَ لِإِياكُ لُمِن ا وذاكر صلعت كرم كد وه اس حمل ك كوشت كومبين كهائيكا بعراس ك ميندها بن جان پراسك كوشت كو كهائة توقيم او شاكر على اوراكر حلف كرم هذه النخلة فهوعلى تمرها ومن حكف لا ياكل من هذا السُس فصام رُطبًا فاكله لم يحنَثُ كه ده اس كهجورك درزت سينهي كهائيكا توقسم كاتعلق اسط بجل سيروكا اوروز تحف حلف كرد كدوه اس كدّر كهجور من كهائيكا بعرده اسط بخة بوجانيكر بدركما وان حَلَيت لاياك بسُمًا فاكل رُطنًاكم عنتُ وان حلف الدياكل رُطبًا فاكل بُسمًا توقسمنين وشيكى اوداكرطف كرك كده كدر كموسس كهائيكا اسك بعديخت كمجور كهلسا وقسمنين وشكى اوداكر طف كرب كربخة كمجوسس كهائيكا بعردم دنيجى

الشرف النورى شرح ولوحكف لايشرب دجكة فشرب منها بإناء كمع تث حق بكرع منهاكرعاعن وثيگي اوراگر دجله سے نہينے کا حلف کرے مجررتن بن ليكر بي لے توا مام ابوصنيفة فراتے ہيں تا و قتشيكہ منہ ڈو ال كرنہ چيئے قسم ہي أَ فِي حنيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ وَمَن حَلِفَ لَأَيشَى بُ مِن عَاعِد جِلةً فشي بَ منهَا بأنا عِحَنِثَ رو اوراگر و جله کا بان نه بین کا صلف کرے مجر دجله کا بان برتن میں لیکر بی لے تو قسم تو ف جائے گئی۔ وَمَرِ وَلِعَ الْمِاكُ لُمِنُ هَاذَهُ الْحَنظةِ فَأَكُلُ مِنْ خُبْرِهَا لَمُ عِنَتُ وَلُو حَلَّفَ ا در جینحص طف کرے کہ اس گذم سے منہیں کھا ٹیگا اس کے بعد اس کی رو بی کھالے تو قسم منہیں لوٹے ہے گئی ۔ اور اگر طف کرے لاَيَاكُ لِ مِنْ عِنْ اللَّه قيق فاكل مِنْ خُيزة حَنِثَ وَلُو استفَّامُ كَمَا هُو لَم عَنَثُ کہ اس آئے میں سے سنیں کھا ٹیکا اس کے بعداس آئے کی روق کھالے تو قسم ٹوٹ جائیگی ادراگراسے اسی طرح پھانگے تو تسم منیں وَإِنْ حَلَفَ لا يَكِلِّمُ فِلانًا فَكُلَّمُ مَا وَهُوَ عِيثُ لِيمُعُ إِلَّا أَبُّ مَا نَاحِمٌ حَنتَ وَأَنْ ٹوٹے گی اور اگر طعن کرے کہ فلاپ سے گفتگو تبین کر میگا اسکے بعد است اسقاد از کے ساتھ گفتگو کرے کہ اگروہ سویا ہوانہ ہوتاتو سن سکتا تعالوت عَلَفَ لَا يَكُلُّمُ اللَّا بِادْ بِم فَأَذِنَ لَ مُ وَلَمُ لِيُّكُمُ اللَّذِنِ حَتَّى عَلَم عَنِي رُّوت جائيگي . اوراگرطف كرے كد وه اس بلاا جازت كا م نه كريگا بعروه اجازت دے ليكن اسے اس كى اطلاع مُر دوروه كاأ كرلے توقسم تُوت جائيگي ب وَإِذَا اسْتِعَلَقُ الْوَالَى رَجُلًا لِيعَلِّرَ مَا بِكُلِّ وَاعِرِوَ خُلَ البِلْدَا فَهُوَ عَلَى حَالِ وِلَا يَتِهِ خَلَّ ادرار ما كمت فص بعلف لك شبري برآنوال شرارت بسندس مح أكاه كرا واس كاتعلى فاص طوريواس عاكم كي دائب س بوعا -وَمَنْ عَلَمَ لَا يَرِكَبُ دُاتَةَ فُلَانِ فَرِكِبَ دَابَّةً عَسْدِهِ المَا ذُونِ لَمُرْجِنَتُ وَمَنْ اور جینخص فلاں کی سواری برسوار نہ ہونیکا حلف کرے مجروہ فلاں شخص کے تجارت کی اجازت دیتے گئے غلام کی سواری برسوار موجائے توقع حَلَفَ لَا يَدُخُلُ هَذَهِ السَّاسَ فَوقَفَ عَلِ سَطِيهَا } وُدخَلَ دهليزهَا حَنِثَ وَ سنیں ٹوٹیکی ۔ اور توشخص اس دار میں داخل نر ہونیکا طف کرے بھراس کی چھت پر کھڑا ہوجائے یااس کی دہلیزیں بہنی جائے وقسم ٹو طاجا کیگا اور إِنْ وَقَفَ فِي طَاقِ البَابِ بِحَيْثُ إِذَا ٱغُلِقَ البَابِ كَانَ خَارِجًا لَحُرْيَحَنَثُ وَمَنُ اگر باب كواب كے اندراس طريقة سے كفوا بوگياكد دروازه مندكرت بر بابرى ده جلك توقعم مبسيں تو سام كى . اور بوشخص كفنا حَلَفَ الأياكلُ الشَّوَاءَ فَهُوَ عَلِ اللَّهِ مِهُ وَنَ البَّا وَعَجَانِ وَالْجَزَبِ وَمَنْ حَلَفَ موانكمك كاطف كر واس مراد كوشت بوكا ، بيكن ا در كاجر سبس - ادرج تفق يكابوان كالمف لا يأكلُ الطبيخ فَهُو عَلَى كَأَيُطِبِحُ مِنَ اللَّحْمِ وَمِنْ حَلَفَ لِا يَأْكُلُ الرُّو وُسَ فَيمِينُهُ سرمان نکالے کا طف کرے لواسے تنورس كرك والعدكوشت بكائ بوك يرعول كما جاسة كا . اورو تحص على مَا تُكْبَسُ فِي النَّهُ إِنْ الْمِي وَيُهُا عُ فِي المَهُورِ

المستر الموسنة بالبش ، ميندها حبكه دوسال كابوا در بعول بعض جارسال كالمجمع كا ب البحي مجور - دا عر اشرارت بند اخبيث - جع دعار -وَانْ حَلف لَا يَاكُ لُهِ عَلَى الْرُونَ تَعْنَى بِهِ طف كرك كواس عمل كُوشت كونس كمائ كا اس كے بعداس حل كى بدائش بوا دروہ بردرش بانے كے بعد حب كل مندما بن جائے وہ اس کا گوشت کھالے تو اس صورت میں نمی وہ تسم تو رہ بوالاشمار بروگا ۔ آ حلف کا تعلق اسی اشاره کرده سے تعلا وروه اصل کے اعتبار سے موجو دہے خواہ پر درش یا کر بڑا ہی کیوں مذ بوگیا ہو۔ اوراگر کوئ اس طرح حلف کرے کہ وہ اس مجورے درخت سے منہیں کھلے کم اور بھراس کا بھل کھانے تو ت ور الماريخي المار واسط كر طف كى اضافت درخت كى جانب بيد اور در خت كها يا منهي جا آلك إس طرح كيني مقصوداس کا مجل ہی ہوگا۔ اوراگر کوئی اس طرح طون کرے کہ دہ گذر کھی رہیں کھائیگا۔اس کے بعد بجلے گذر و نا پختر کے بی لے تواس کی قسم نہیں اوسے گی ۔ اس کے کہ کھور کا رطب یا بسر ہونا یاس کی صفات میں سے سے پس ملع می انس صفات سے متعلق اور مقید قرار دیا جائے گا اورا گرکسی نے بیر حلف کیا کہ وہ بختہ کھجور شن کھائے گا اس کے بعد اس نے ایسی معن کے سے مصرت اور میں ہے۔ محور کھالی جو دُم دینیچے کی جانب ہے گذر ہو جگی تھی اور پیچے لگی تھی تو اس کی قیم لوٹ شرحائے گی . حضرت امام ابوصنعة و میں ذراع ہیں ۔ صرت الما محت میں اس کے قائل ہیں۔ اس واسط کہ اس میں کمی صد تک بختی آ بھی ۔ صرت الم الوصیفیة اس صورت ين قتم نا لؤسن كا حكم فرات إلى الرالع كماس كانام دراصل رطب كر بجائ مذتب بوكيا . يَمَن حَلَفَ لاياكِ لَحَيثًا إلا - الركونُ شخص كوشت من كلن كي قسم كلك السكان وه وقوشت توه كلك اليكن عملي كلك توقیاس کے اعتبارے اس کی تم نوٹ مانی چلے۔ اہم الکے امام شافعی اور امام احدی اس صورت میں من فراتے ہیں جفرت امام الولوسفة كى بحى الك روايت اس طرح كيد . قرآن شراف يس محمل كيك لم كالفظ بولا كياب - ارشاد بية ومن م وسي كا حكم من يوكا - اسك كه عد الاحاث أيمان د قسول) كا محصارع ف ك اديرب -ك لايشرك دجلة الم - أكركوني شخص يه علمك كروه دجله سي منهي يدير كاس كربعدوه كال اس يمنزال كركسى برتن بس بانى كربي لي تواس صورت من حضرت الم الوصيفة قيم نا والم فرات بي ادر صرت الم عن و حضرت امام محمد فرمات مين كنواه و وكسي طرح يدي اس كي قسم و ط جائي . وصُنْ بِحَلْفَ لا يأكُ لُ مِنْ هَلْ المحنطة الم - الركوني شخص يه علف كرك كه وه اس كذم سينبس كما يُكا اس كاب وهاس كاروق كمال توصفرت الم الوصنفاة ، حضرت الم الكدة اور صفرت الم شافعية فرات بين كداس كي تسمين والميكي البة اگروه جول ك يول گذم كوالے توقعم لو ط جائے كى حضرت امام ابديوسف م اور صرت امام محروم فراتے ہيں كدجس طريق سے گندم کے کھلاے تم والے کی تھیک اس طراقیہ سے روق کھا لینے پر بھی تیموٹ جائے گی ۔اس واسطے کہ بطور مجاز

mart@.com

الرف النوري شرح المرا الرد و مسروري الم گذم کھانے سے مراداس سے تیار شدہ شے ہواکرتی ہے۔اور حضرت امام ابویوسٹ و حضرت امام محروث کے نزدیکے حس طرح بین اپنی حقیقت برمجول مواکرتی ہے اس طریقہ سے اسے مجاز مرتھی مجول کیا جا آہے اور مجازِ عرفی کے اعتبارے گندم کھا ایعنی اس سوتیار وَلُواسَتُفَّ، كَما هولِم يحنن إلى بِحِتْحُص برحلف كرده بياً "مانه كها ميكا اوراس كے بعدوه اس آتے سے تبار شده روقی لعالے توقعم و ش جائے گی لیکن اگردہ بجائے روق کے اسے جون کا تون بھائک لے توقعم نہیں تو تے گی اسواسطے کربرانا ف عادت وعرف آثااس طريقيه استعمال منهي كرتے ا درجو شے ايسي ہوكہ اس ميں بجائے حقیقت کے مجاز مي ستعمل ہوتو بالاجماع سب كے نزومك يمين كاتعلق مجازے ہوگا ورآئے كا جانتك تعلق ہے وہ مجى اسى زم مے ميں ہے۔ وان حلف لا ليكلم فلا نا الإ . اگر كم مي شخص پيرطف كرے كه وه فلا تخص ہے گفتگونہيں كرنگا اس كے بعد استقدر آواز كے ساتھ كفتكوك يروة خص ميدار بوتانو ضرورس ليتاليكن اس وقت وة خص سورام تعانو اس صورت مي قسم توط جائسگى - اس واسطے کواس کی جانب ہے گفتگوا ور لفظوں کے کالوں تک رسانی کا وقوع ہوا۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ بیند کے باعث سمجیزے قاصر ر با - صاحب کما ب کان متار کرده قول می ہے۔ علام سرخی علی اسی قول کو صبح قرار دیتے ہیں ، مگر بستو ما کی صبح روایت کے مطابق قىم تو را نوالااس وقت شمار سوگاكردك وه اسے جگائے . دومرے فقهار ميى فراتے ہيں -واذا استعلف الوالى رجلًا الز- الركوني حاكم كمتخص سه يه طعن كهشم مين جويمي شرير فسادي شخص يكا وه اس كواس سر الملا مرج تو يصلف أكر حير ملا قيد ب مكر درحقيقت اس كا اطلاق اسي وقت مك مو كاحب تك وه حاكم برسرا تبدار موادراس كي طومت برقرارب اس الح كمين الرمطلق بولواس مين والات كم ما عث قيدالك جات بيداس مكر حلف ليني سرحاكم كا خشاريب كمفسد وشريروك فساديرما فكرسكين اورحكومت برقرار مدسن كيصورت مين فسادد فعنهي كما ماسكاليس اس بمین کالعلق اس کی حکومت کے باقی رہنے تک ہوگا۔ ومن حلف لايوكب دابته فلاب الإيكوئي تتخص فلان شخص كى سوارى برسوارى برونيكا حلف كرد اس كربدوه اسي تخص کے ایسے فلام کی سواری پرسوار موجائے جے آ قالی جانب سے تجارت کی اجازت ہوتو حضرت امام ابو صنیفر اور حضرت امام الويسفة اس قسم كے مذافع في خاطر فراتے ہيں اور صفرت الما محدث كے نزديك اس كي قسم لؤث جلئے كى اس لئے كه اس غلام ك سوارى كاجهانك تعلق باس كا مالك تمي حقيقة اس غلام كأا قلب الرحواس كالمتساب غلام كيطرف كردياكيا كيونك خوداوراس طرح جو کھ اس کے باس ہواس کا مالک اس کا آ قا ہوگا۔ وين حلف لا ملخل هذا الدام فوقف على سطحها الإرار كوي شخص صلف كرد و واس كرس واطل بنس بوكا. اس كابدوواس كي جيت پرچره جائي تواس صورت مين متقدين فقها راس كاقسم توث جانيكا حكم فرمات بين اس ية كرهبت كاحكم بمى گفركاسات مكر متأخرين فقهاراس كى قسم نه توشيخ كاحكم فرماتے ہيں علامرابن كمال فرمات ہيں كه باعتبار عرب ابل عم اسے گھرس داخل ہونا قرار شہیں دیاجا مالیس اس كی قسم نہ تو الميگ -ومُن حلف لاياكل الرؤس الإ - الركون شخص به حلف كرك كدوه سرى نهيس كمعائ كاتو حضرت الم الوحنيفة فركت



marfatecom

وَإِنْ حَلَفَ لِياتِينَ مَا السَّلَطَاعِ فَهُوعِلِّ السِّلَطَاعَةِ الصِّعَّةِ وُونَ القَّلُ مَ وَ وَان حَلَفَ لأ اور اگر کوئ برملعت کرے کد اگر مکن ہوا تو وہ اسکے پاس مزور اُسے کا تھاسے بجائے قدرت کے محت برقمول کریں گے ۔اور اگر صلعت کرے کہ وہ يكِلِّمُكُ حِينًا أَوْسَ مَا نَا وَإِلْحِينَ اوَالزَمَانَ فَهُوَ عَلِّ سِتَّةِ اللَّهُ رِوَكَ لَكَ السَّاهُمُ عنداً فِي اس كے ماتھ ايك مت يا ايك زمانہ تک گفتگو نہيں كريگا تواسے جيد مہينے برقمول كياجا يُگا۔اورا يے ہی لفظ» الدھر «كاحكم ہے ۔الم ابو بوطن^ج يُوسُفَ وعمديةٌ وَإِنْ حَلَفَ لَا يَكُلَّمُ اليَّا مَأْفَهُ وَعَلِ تُلْتُ بِاتًّا فِم وَلُوحَلَفَ لا يُكُلَّمُ الآيامَ اورامام مورد بی فراتے ہیں ۔ اوراگرهای کرے کروہ اسکے ساتھ کچوایام تک گفتگو درکرے کا تواسے بین دن برفحول کریں گے۔ اوراگرهای کرے فهُوَ عَلَى عَشْرَةً أَيَامٍ عندَ البحنيفة رحمُ اللَّهُ وعندهما عَلَى أيّامِ الأسْبُوعَ وَلُوحَلَفَ لا يَكُلُّهُ ار و الايكليه الديام - نوامام ابومنيفرا اسے دس دن برفول فرلم نيس اورام ابوبوست وامام فوج بفتر کے دنوں برفول فراتے ہیں -اوراگر الشهوك فهوعلى عشرة اشهرعندابي حنيفتك وعسنده كمكعظ اثنى عشوشهرًا ولوحكف لابغعل طعت کرے کدہ اسکے سابق مبینوں گفتگومنیں کرنگا تو امام ابومینیوح اسے دس میسنے برقول فرانے ہیں۔ اودا کم ابوبوسٹ والمام جرح ارد جیسے بر۔ اوراگر كِذَا تَرَكُمُ أَبُدُ ا وَإِنْ حَلَفَ لِيفَعَلَرُ عَكَ أَنْ عَلَمُ مَرَّةً وَاحِدَةً بُرَّ فِي يمينِه ومَنْ ملت کرے کہ اسفرے نہیں کرنگا تواسے وائی الور برتھ پڑوے ۔ اوراگرملت کرے کہ وہ مزود اسطرے کرنگا ۔ اسکے بعد ایک مرتبہ کرے توصلت بورا ہوگیا ۔ حَلَفَ لاَ عَرُج إمراتُهُ إِلَّا بِإِذْ بِهِ فَأَذِ نَ لَهَا مَرَّةٌ وَاحِدٌ أَ فَحَرَجَتُ وَسَجَتُ شَمَّ

اورہ تخص صلعت کرے کہ اس کی بیوی اس کی اجازت کے بیز نہیں نکا گی بھروہ اسے اجازت دیدے اور وہ نکلے اور توسط آ کیے ۔ اس کیسید خرَحَبُ مُرَّةً أُخْرَىٰ مِعْيْرا وْسَهِ حَنِثَ وَلَا صُنَّا مِنَ الَّا ذُبِ فَي كُلِّ خُروجٍ وَانْ قَالَ

اِلَّا أَنُ أَ ذَنَ الْفِ فَأَ ذِنَ لَهُمَا مُثَرَّةً وَ احِدًا لَهُ فَتْمَ خُرَجَتُ بعدُ ذَ لِكَ بغيراذ نَه لَمُ يَحْنَتُ اللهِ اللهُ بغيراذ نَه لَمُ يَحْنَتُ اللهِ كَمُ عَنْتُ اللهِ كَمُ عَنْتُ اللهِ كَمُ عَنْتُ اللهِ كَمُ عَنْتُ اللهِ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى ال

دومرى مرته بلااس كا احازت كے نظر اوقر اور علائے كا اور بر بارنط بن احازت ناكر بر ہوگا -

الشرفُ النورى شرق المراك شرق المراك شرق المراك المراك المرد وت رورى الله المرد والمرك المرد والمرك المرد والمرك المراك ا

آدمی رات تک - آور موراَد می رات سے فجر کے طلوع تک ۔ اور اگر سالی ذکھا نے کا ملف کرے فالددا م م ک اُشی یصطبع به و رائ حکف کی قضین دیت ما الی قریب فهو کا دُون الشهر توسان برده تی کملائ ہے میں سے روٹ مجلول بلئے۔ اور اگر طلف کرے کروہ جلد اس کا قرین اداکر نگالتو یہ مرت ایک مہندے کم شار ہوگا۔ وَانِ قال رائے ہیں فہو اُکٹ والے بعیث پی فہو اُکٹو مین النتہ ہو

اوراكرك كركية تافرس تورمت ايك مبيزت زياده قرار ديائ كار

مرت وزمانه پر حکلف کرنے کا ذکر

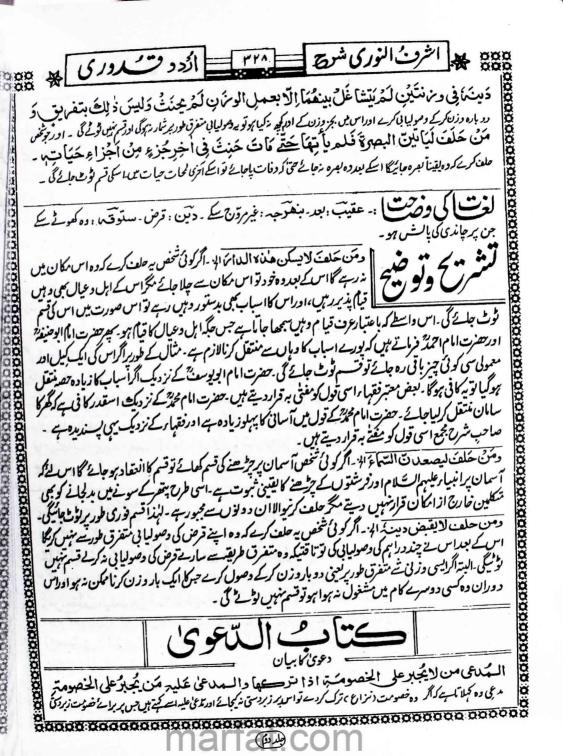
لغت کی وضت المحتن استطاعت اقدرت اشکر شکر کرم ع المین الحات المادت. و ان حلف لیا تین الحال المرکوئ برطف کرے کو اگر مکن ہواتو وہ طرور آنگا - تواسطف کرے کو اگر مکن ہواتو وہ طرور آنگا - تواسطف کرنے کی ادراکوئ کی مسلم کی ملک اس کا تعلق صحت ہوگا ادراکوئ کی مسلم کرنے کا فرز انہ سے چو مسلم کی مدت مراد

کوئی چیز قابل تذکرہ نہ تھا دیک فی انسان نہ تھا بلکہ نطفہ تھا > -حضرت عالشی بن عباس سے منقول ہے کہ حین سے مقصود چھ مہینے ہیں ۔ اور چی مہینے کی مرت اوسط شمار ہوت ہے المنزا

يهى مرت مُراد نى جلَّكِ گى -كَنْ لَكَ الله هم عندانى يوسف ف هيتريد الإ- اسى طرح اگر كوئى شخص حلف بين الدهر لائ تواس سے مقصود سادى عمر بيوكى -اوراسے نكره استعمال كرنے كى صورت بين امام الويوسف ، امام محرات ، امام مالك ، امام شافعي اورامام احرات نزد مك چه مجين مراد بهو ل كے حضرت امام الوحنيفر من اس سلسله بين با عتبار عرف مدت كى تعيين نه ہونيكے باعث توقف فرمات بين -حضرت الم الويوسف اور حضرت امام محت مك كا قول مضغ برہے ۔

(B) A)

ور الرف النوري شوط المرد وسروري المرد و المرد وَإِنْ حَلْفَ لا كلم الما أيامًا الإ- الركوني شخص يه حلف كرا كدوه كيدروز كفتكون كريكا اورحلف كرنواسا لفظ الآم بحره استعال كيا بيوتومتفقه طور برسيك نزديك اس سے مراد تين دن بور گے . اور لفظ" شهور" نكره لانيكي صورت بن اس سے مراد تین ممینے ہوں گے . اور لفظ آیا م معرفد لانے اور لفظ الشہور معرف لانیکی صورت میں دس روز اور دس مبینے مراد لئے جائیں گے . اور صفرت امام ابوبوسف اور صفرت امام محر الكرين الايام سيم ادم فية كدن بول م اور الشهور سي مقصود باره مين -وَمَرُ وَلِفَ لا يَحْرَجُ امرَ امَّهُ الا باذي الم الحركوني تحص بوي كه بلا جازت نشكنه كا علف كرك تو هرم ته بحك كمواسط بيد صروری ہو گاکداس سے اجازت لے لہٰذااگر زوجرا پیکباراجازت لینے کے بعد دوبارہ بلا اجازت نکلے توقعم نوٹ جائے گی۔ ا در آگراس کے ساتھ یہ کہا" اِلا اُن اُ ذِنَ لکتے " داللہ یہ میں تجہ کو اجازت عطا کروں) تواس صورت میں اگرا کیا راجازت بے کر نکلنے کے بعیہ ، دہارہ بلاا جازت نکلے تو قسم ہیں تو ہے گی۔ و من مملم الا يا من مم الى . أكر كوئي شخص سالن من كهاف كا حليف كرك اورادام مرايسي بيز كملاتي بي حس مين روقي معلمو لي جائے۔ اوراسے دوسرے کے تا بع بناکر کھائیں . نیزاس کے تنہا کھانیکا عرف درواج مذہو ۔ کیس اِس حلف میں اندے اور گوشت کو داخل قرار مهٔ دیں گے که ان کاشمار ساکن میں منہیں ہو ناا در رونی ان میں نہیں بھیگتی ۔ علادہ ازیں انھیں محتقل طريقي كعات بي - حضرت امام مالك محضرت امام شافعي محضرت امام احدً ا در مضرت امام محرر ادام مراكس في كوكت بي جيعوا واكثررون كأكساته كعاياجائ كفف برقول بي بي وان حَلِف ليقضين دين الى قريب الز - الركون شخص برطف كرے كه وه عقريب اسكة رض كي ادائيكي كرديگا تواس سے مک مہینے سے کم مدت شمار بوگی اس لیے کہ با عِبَارِعرف اسی کو کم مدت کہا جا ملہے اور الی بعب " تجے کی صورت میں اس سے مراد ایک مہدینہ سے زیادہ کی رہ بہوگی اور ایک مہدینہ سے زیادہ میں قرص ادانہ کرنے پر حانث قرار دیا جائےگا۔ وَمَنْ حَلَعَ لَانَيْنَكُنَّ هٰذَالدامَ فَحْرَجَ مِنْهَا بِنفسه وَتُوكَ اهْلَهُ وَمُتَاعَهُ فَيْهَا حَنِثَ وَمَنْ اور بو خخص ملعت كريركروه اس مكان عي قيام پزيرن ديگيا - بھردہ تؤونكل جائے . اورسامان واہل وعيال ويں چيوٹروے توتم اوْ ر جائے گا. اور حَلَفَ لَيَصِعَلَانَّ السَّمَآعَ أَوُلَيُعُلِّبُنَّ هـٰ ذاالحجرَدُ هبَّا انعقدتُ يمينُ وَحَنِثُ عَقيبِهَ ۚ چوتخی اُسمان پرچرمے یا اس بِمَرکوموبا بنادیے کا صلعت کرے لوقتم کا انعقا دمہوجائے گا۔ اودبوطیف وہ حانث قرار د_یا چاہے گئا۔ وَمَرْ حَلَفَ لِيقَضِينَ فِلا نَا وَيتَ مَا اليكُومَ فَقَضًا ﴾ شعر وجد فلاكُ بعض وَيوفًا اوبنعجة ا ور و شخص فلان کا قرض داکرنیکا ملع کرے اوٹڑا واکرے پھر ظاں ان میں سے بعض سکے کھوٹے یا غیرمروج پائے یا انکاکوئ اور أوُمستحقةً لَمُ يَحِنَتُ وَإِنْ وجَدَرِصا صَّا اوستَّوتَ مَّ حَنِثَ وَمَنْ حَلَفَ لايقبضُ دينَهُ تعدّار بائے نوسم بنیں ٹوٹے گا ۔ اور انگ کے یا سے کھوٹے یا سے توقع ٹوٹ مائے گا ۔ اور ہو تخف ملع کرے کروہ اسے قرض برایک دِسُ هِمَّا دونَ دِس هِ مِعْقِض بعضَ مَا كَمُرِيحُنَثُ حَتَّى يَقِيضَ جميعَ مَا مُنامَّ قَا وَانْ قَبض ا کے درہ کہے قابص نہ ہو مجراسکے بور وہ مجے قرض کی وصولیا لی کرے تو اقتیا مقورًا مقورًا کرے ساداؤی وصول زکرے تم بیس فو ٹے گا۔ اور اگروش



🖃 ارُدو تشکروری 🗽 و الشرك النورى شرط المرك المرح المرك وَلاَيُقبَلُ الدعوى حَقَّ يَن كُورُ شيئًا معلومًا فِحبْسِه، وَقدم، ﴿ فَأَن كَانَ عَينًا فِي يَكِ المَسْطَ کیجائے۔ اور دعویٰ اسوقت تک قابل قبول نہ ہو گا جب تک کشی کی جس و مقدار ذکر نہ کردے۔ لہٰذااگر وہ شی توں کی توں وعویٰ کئے گئے شخص غلب كلف إحضام ماليشيزالها بالتعوى وَإِنْ لَهُ تَكُنُ حَاجِرَةٌ ذَكرَ قَهمتَعا وَإِنْ کے پاٹس ہوتواسے اسکے لانے پرمحبود کریں گئے تاکہ توقیِ وعویٰ اس کی جانب اشارہ کیا جا سکے اور حاحز نہر کی صوت میں اسکی قبمت ذکر کودے اور ادِّعى عقامًا حَدَّدَ لا وَذَكراتُ مَا فِي إِللهُ مَعى عليه وَأَنهُ يُطالبُ بِهِ وَإِنْ كَأَنَ دعوی زمین بونے پرصدور مین ذکر کرے اور بتائے کہ مری علیہ اس برقابض بے اوروہ اس زمین کا طبیکارہے۔ اور اسکے ذمہ وعوی تی حُقَافِي اللَّهِ مُتَّود كُرُاتُمُ يُطالبُ بهِ. ہونے پر کے کہ میں اسے طلب کرنے والا ہوں۔ معتالي وصت إد الخصومة ازاع ، مبكرا د كلف المجور كرنا عقاً م ازين و عتاب الدعوى وازروئ لغت دعوى اسه كهاجا لب يسك دربيه آدمى كسي خفك مق واجب ولازم كرنيكا قصدكرك اورشرعا لوقت خصومت ونزاع كسي چيزك ابي جانب 🚨 انتساب کا نام به وعوی کرنموالا مرحی کملا لهد، اور دعوی کیا گیاشخص مرعاً علیه و اور جسشي كا دعوى بوده مدعا كملاتى ب-المهاعي من لا يجبر الدند معي ضابطه من وتخص كهلا الهدي كأكروه النيذ دهوى سه بازاً جليدي و عاكم كويدي مذ بوكدوه ال دعویٰ کرسے پرجبروز بردستی کرسے . مرعیٰ علیہ اسے کتے ہیں جس پر برائے خصومت زبردستی کی جاسے اور حاکم کو اسے جور كزنياحق بور علاوه ازي دعوى درست بوسن كيك يه ناكزيرب كم جنس مدعى اورمقدا بدعى كاعلم ويمثال كطور بر اس طراح کے کہ فلاں پرمبرے اتنے من جو واجب ہیں۔ وا نادعی عقاتم احدد الله -اگر کستف کے دعویٰ کاتعلق زمین سے ہوتو دعوی درست ہو زکیلے یہ ناگزیرے کمودد ذكركى جائيس خواه وه زمين معروف ومشهرو مي كيوب نه بهو اسواسطيكه وعوى كرده چيزمين بنيادى بات تويسي كماشاره سے اس کا پتہ چلے اور بیاس صورت میں ممکن ہے جبکہ چیز سامنے ہو مرگوز مین کا جہاں تک تعلق ہے کیو تکہ جلس قاضی میں سنبيل لا في جاسكتي اسليَّ حدو دبيان كرنا شرط تقيرا اس كيِّه كه زيبين كابيته تحديدت چل جا آب بمجر تصرت الم الوحنيفية ادر حضرت امام مراح فراق بس كرزمين كي تين حديث بيان كى جائيس حضرت امام ابويوسف مفن دو حدول كے بيان كرنسكة كافي قراردية بين أور صفرت امام زفرح ، حضرت امام مالكث ، حضرت امام شافعي اور حضرت امام احمرُ فراق بين كديد ناگز برہے کہ زئین کی چاروں صریب بیان کی جائیں علاوہ ازیں پر معی بیان کردے کہ اس زمین کردی علیہ قالمِس مح تاکہ اسے مخاصِم و میرمقابل تغییرا جاسکے واسکے علاوہ بیمبی کے کہ میں اس زمین کا طالب ہوں اسلے کہ مطالبہ کا جہاں مک نقلق ہے وہ دغویٰ کرنیوالے کا حق ہے اوراس کا انحصار اسی کی طلب بربروگا۔

فَإِذَا صَحَّتِ الدَّعُويُ سَأَلَ القَاضِى السماعي عليد عنها فان اعترف قضوعليه بها وَإِن اَ نَكُوَ ر ادر داوی درست بونے برقامی دوی کئے گئے تخص اسے متعنق موال کرے بھرا س نے اقرار کرلیا تو اسکے مطابق فیصلہ کردے ادر لعورت سَأَلُ السلعِي البيّنَةُ فَانُ أَحُضِى هَا قض بِهَا وَ أَنْ عَجزعَنُ ذَ لِكَ وَطلبَ يمينَ خصم استحلفَ ع الكارديوى كرنے واسى بيز ملنے اوراميے بيز بيش كرنے برفيعل بين كم موافق كردے - اور اگر بيند بيش ذكرسكے اور وہ مقابل صلف كا لمل كار مو قوادر عَلَيْهَا وَانْ قَالَ لِي بِيِّنَةً كَاخِرَةً وَطلبَ اليمِينَ لم يُستَعَلَّفُ عندًا بيحنيفةٌ وَلَا تَرِدُ اليمن عَلْ برصلف ليلے ادر اگر کئے کہ میں اپنے ایس بینہ رکھنا ہوں اور صلف کا طلب گار سوتو صلف کہنیں لیا جائے گا۔ امام الوحنیفر جربی فرماتے ہیں اور دعویٰ کرنے المُدعِي وَلَا تَقْبِلُ بِيِّنَ ثُمُّ صَاحِبِ السِهِ فِي الملافِ المطلق وَإِذَا نَكُلَ المُدَّعَىٰ عليعَنِ الممين والے پر ملف لازم نہ ہوگا۔ اور ملک مطلق کے اندر قابعن ہو ینوالے کا قبفہ قابلِ قبول آسلیم نہوگا۔ اور مدعیٰ علیہ کے صلف سے انکار پر فیصلہ قضى عَليه بالنكول وَالزمدُ مَا ادعى عليه وَينبغ للقاض أن يقول لدًا في اعرض عليك المرور ثلثًا مع الانكار ى كردے اوراس برد فوئ كر ده داجب كردے اور قامنى كيلے ميكه نامنامب ميكر بين مجة برصلعت بيش كرر با بول بن مرتب كي ، فأن حَلَفُتَ والاقضيتُ عليك بأادّ عالا فاذ اكرّ من العرض تلت مراتٍ قضى عليه بالنكول. للزاا گروف ملف كرايا تو اجهام ورد يراوير اسك دعوب كيما بق فيصل كردون الدين مرتبيتي كرنيك بعراس برم الانكار فيصل كردب نعت كي وصف الم أنكر الكاركا - العرض بيش كرنا - بلينة وليل بجت الواه - الكل الكار ولانترد اليمين على المهداعي الخ - أكراليسابوكدوي كياكيا سخف صلعند إنكارك تواس کے انکار کے باعث قاصی مرعی سے حلف مہنیں لیگا بلکدد عویٰ کئے گئے شخص م قاصى دعوى كرنيوالىك دعوى كو واجب كرديگا . حفرت امام مالك ، حضرت امام شافع به اور حضرت الم م احمال فرملت بس كدعي عليه ك حلف سے انكارى صورت ميں مدعى سے حلف ليا جائيگا۔ اب مرعى في حلف ليالة قاصى فيصله كرك كاء دراكر مرعى محى حلف يرآ ماده منهوا دراس سے أسكار كرتا بهوتو اس صورت ميں ان كانزاع ختم قرار دیا جائے گا۔ احنان کام صحتدل یہ روایت ہے کہ بینہ دعویٰ کرنیوالے پرہے اور طف انکار کرنیوالے پر۔ یر روایت بخاری وغیرہ میں ہے - اور مدعی سے حلف لینے کی صورت میں مدعی اور مدعا علیہ دو نوں کا حلف میں شتراکہ ہوگا، اور شرکت سے اس تقت یم کی نفی ہوتی ہے۔ ولا تقبل بينت صاحب اليد الجزيم مطلق ملكيت سي مقصوديه بي كدكوي أدمى يد دعوي كرا كدوه فلا سير كامالك ہے مگر وہ ملکیت کی دجہ ذکر نہ کرے کہ وہ کس بنیاد پراس کا مالک ہوا ۔ یہ چیز خرمدنے کی بناہ پروہ مالک بنا ، یا بطور تركه ملنے اكسى كے بہد كرنيكے اعث و اس كا عرف يه دعوىٰ معتبر نه ہوگا۔

الشرفُ النوري شرح التا الدو تشروري الله واذا نك المدع عليه عن اليمين الز-اكردعوى كياكيا شخص حلعنت انكاركرت تواس كه ايك بي مرتبه انكاريوا في فیصلہ کردے اور جس چیز کا اس پر دعویٰ کیا گیا ہو و ہ وا جب کر دے ۔ البتہ بہتر صورت یہ ہے کہ قاضی اُس سے تین مرتب حلف کیواسطے کیجے ۔ اگر وہ تینوں مرتب حلف سے انکار کرے اور کسی طرح حلف پر آبادہ نہو تو بھر قاضی دعویٰ کیمطابق فیصلہ کرڈ الے۔ وَإِنَّ كَانْ إِلَى عَامَالًا كُولُسِتُمُ لَفِ المُنكَرُ عِنْ أَوْحِنْفَةً رُحِمُ اللَّهُ وَلا يُستحلَفُ ا در دعویٰ نکاح سے متعلق ہونے پر ۱م ابوصیغه رحمه التر کے نز دیک انکار کرنے دالے سے حلف منہیں لیاجائیگا ۔ ا در نکاح ورجوت فىالنكاج وَالرَّحِعَةِ وَالغَيَّ فِى الايُلاءِ وَالرِّقِّ وَالْإِسْتيلَادِ وَالنسَبِ وَالولاءِ وَالحُكُ وَدِوَ رجوع عن الایلاء اور فلای اورام ولد مبنانے اور نسب اور ولاء اور حدود اور لعان کے اندر حلف نہیں لیا جاتا -اللِّعَانِ وَقَالَا يُسْعَلَفُ فِي ذَلِك كُلَّهِ إِلَّا فِي الْحُدُّ ودِ وَاللَّعَانِ. اورا ام ابولوست وا مام محر کے نزد کے بجر حدود ولعان کے ماتی سب میں صلف لیا جائے گا۔ لخت كى وفحت إد الفّع ارجوع عن الايلاء - استيلاد ام دلد بنانا - الحدّادد - حدى جمع اسزا. مدعي عليبي حلف ندلئة جانبوالياموركابيان ولايستعلف فى النكايج والرتبعي الدوه وامورجن مي حضرت الم م ابوصنيفره فرمات بي كدرع عليه سه صلعت منب لي مانيكا ومديهي ١١٠ نكاح . مثال كي طور برخالد نكاح كادعو مدار بروا ورعورت انكاركرتي بورياعورت نكاح كا معيه برو اور خالد منکر ہو دی رجعت ۔ مثال کے طور پر مرور عدت کے بعدرا شداس کا مری ہوکہ اس نے دوران عدت رجعت كرتى تى اورعورت منكر مود ياعورت مرعيه موكدراشريك دوران عدت رجعت كرلى تى اور داشداس كا انكار كريدرس في - جي صامداس كامدى بوكرده ايلاء كى مدت كے امرايلاء سے رجوع كرچكا مقاا ورعورت اس بات كا انكاركرتى بوياعورت معيد مواورها مرانكاركرے دمى غلامى - جيے ساجر ايك جمول النب شخص كے باركس دعوىٰ كرے كروه اس كا غلام ہے اور وہ اس کا اُسکار کرتا ہو دہ ، استیلار مثال کے طور پر کوئی باندی اپنے آ قاکے بارے میں معیہ ہوکہ وہ اس کی ام ولدہے اور پر بجیراً قاہی کے نطعہ سے ہے اوراً قااس بات کا انکار کرنا ہو۔ ۱۹) نسب مثال کے طور مرطلحہ سی خص کے متعلق مرعی ہو کہ وہ اس کالو کا ہے اور وہ مخص اس کا انکار کرتا ہو۔ ۷۰ مثال کے طور پر زبسر مرعی ہوکہ فلاستخص برمير واسط ولابرموالات باوروه اس كانكاركرا بهود ٨٠ مثال كيطور برسالم ستخص كمتعان ایسے امرکا مدعی موکد اس کی بنار برحدوا جب ہوتی ہوا وروہ شخص منکر ہو۔ د۹) لعان ۔ مثال کے طور برکوئی عورت یہ دعویٰ کرے کہ اسے اس کے خاو ندھنے اسے موجب لعال متمت سے متم کیاہیے اور خا و نداس کا اٹنکا رکر تا ہو۔

marfal..com

ازدو سروری الله الدوری عد الشرفُ النوري شرح 🔚 توان ذكر كرده سارى شكلول يس حضرت امم الوحنيفة فرمات بين كمانكار كرنيواك يعني مدى عليه سے حلف منبي ليا جائيگا اور حضرت امام ابویوسعت اور حضرت اما محرور کے نزد مکی حدودا ورلعان کوت تنی کرتے ہوئے باقی تما میں مرعاعلیہ سے صلف لياجائيكا واس الي كرحلف لين كافائره أكار يرفيصلي اورانكار كرامى ايك طرح كاقرارب واس ليع يدانكار خود است كاذب وجهونا بونيكي نسف ندى كرناسيه اور ذكركره وامورمي اقرارنا فذسه تواسى طرئ صلعت لينابهي با فذمو كا علادہ ازیں ذکر کردہ اموران حقوق کے زمرے میں آتے ہیں جن کا شوت با و جود مشبہ کے ہوجا یا کر تاہے ہو الوں کی ماندان میں مجی حلف لینے کانفاذ ہوگا اور صدود کامعاملہ اس کے برعکس سے کو و ذراسے سنبہ کی بنار پر معبی ختم ہو جاتی ہیں اس واسط ان ميں حلف لين كانفاذ مذ بهو گا- ريالعان تو وه بعني حديب بيد - لين اس بين بعي حلف منهي ليا جائے گا-حضرت الم الوصنيفة في تزديك اس جكه أنكاركوا قرار منها جليع كا ورند اس مي مجلس قضار كي شرط كي مي احتياج ىدرىكى بلكه اسى الكيب طرح كى اباحت كما جاسكتا ہے . ذكر كرده المورمين اباحت كانفاذ سنبين بهو ماليس أن مين مع الانكار نصلهٔ بن بروگا مرگر صاحب فتا وی قاصی خال و غیره فراتے بین کدمفتیٰ بدا مام ابولوسف و امام محرث کا قول ہے . وَإِذَا ادَّعِ إِنْنَانِ عَيْنًا فِي لِلْحَرَوَكُ لَ وَكُلُّ وَاحِدِ مِنْهُمَا يُزْعُهُمُ انْهَالَ هَوَا قَامَا البيّنةُ قَضِم ا درجبدد وی کریں دو تعفی کسی مین شے کاجس پرتمبرا قابض ہوا دران دو نوں یں سے ہرامکے کا کہنا یہ ہوکہ د واس کا الکتے ادردونوں ہی بتیز بیش کردیں بهَا بينهُ مَا وَإِنَّ ادَّ عَي كُلُّ وَاحْدِمِنُهُمَا نَكَاحَ امْرَأَةٌ وَأَقَامَا البيِّناةَ لَمُ يقض بواحِدَ ؟ توبد چرد و نون کی قراردی جائیگی اوردونون میں سے ہرایک ایک عورت سے نیان کا عظی ہواوردونوں بتریمبٹ کریں تو و ونوں میں سے کسی کے مجابتینہ ويُرجع إلى تصديق المرُزائة إلا حدوما برفيدك بجائ برائ تقديق عورت كجاب دج راكرينك كده النيس كالك كى تقديق كرد ... واذاادی اثنان عیث الدیسی اگرکسی شقی کی مطلقاً ملکیت کے معی اس طرح کے دواشخاص بول کمان میں سے ایک اس شئ برقبصند کے ہوئے ہو اور دومرے كا قبصنه موتوعدالاحناف حسكا قبضه نهواس كيتينكوترجح حاصل موكى حضرت المَا احرَرُ نجی بین فراتے ہیں۔ حضرت امام مالکٹ او رحضرت امام شافعی قبضہ کے بہوئے شخص کے ببینکو مقدم قرار دیتے ہیں۔ پھران دو نوں میں سے اگر بندر کیئر بتینہ وقت مجی ذکر کردے تو اس صورت میں مجی حضرت امام الوحیففر اور حضرت الم محرُّ كُ نزد كي غِرقالص كابتينه قابل اعتبار قرار ديا جلئ كاا ورحفرت امام ابويوسف و قت مابت كرنيوالے بنتينه كو تابلِ اعتبار قرار دينة بي - اس ضابط كے علم كے بعد اب اگردو اشخاص الك ايسى <u>تند كے ب</u>اريميں مرعى ہوں جب بر

(Beci)

وآن ادعی سے داحیہ منعانکائے امرائی آلاد اگردواشخاص ایک عورت نکاح کرنیکے دعوے کے ساتھ شا برہمی پیش کردیں تو دونوں کو قابل عتبار قرار دیا جائے گا۔ اس لئے کہ اس جگہ استراک نامکن ہے۔ اس کے برعکس الماک میل شتراک ہوسکتا ہے۔ اب پہاں فیصلہ کی شکل برہوگی کہ اگر دونوں اشخاص کے شاہدوں ہے کئی تا در تاریخ کا ذکر نہ کیا ہوتو اسس صورت میں عورت ان میں سے جس کی تصدیق کر بھی وہ اسی کی منکوصہ قرار دی جائے گی۔ اور تاریخ ذکر کرلے کی صورت میں جس کی تاریخ ان میں مقدم ہوگی وہ اسی کی شار ہوگی۔

وان ادعی انتان کی انتان کی واحد منها آنگه اشادی مِنه ها العبد و اقاما البینة فکلگ و اجها اوراد و نون او انجان البین کی و اور دو نون اورا و نون اوران اوران اوران اوران اوران المحد اوران و نون اوران المحد اوران المحد المحد

الشرفُ النوري شرح المستال الدد وتسروري الم سَوَ اعْ وَانْ ادِّعَى احَدُ هُمَا رِهِنَا وَقِيضًا وَالْأَخُرُهِبُ وَقَبِضًا فَالرَّهِنُ أَوْلَے. دونون ميسان زاردسية جاكينك اوراگران دونون ميس وايك رمن وقابض مؤيكا اوردوسرامبرد قابض مونيكا مرى مونورس كا مرى زياده حقدادم كا وان ادعیٰ انتاب کل واحدِ صفیماً الز ـ اگر کسی غلا کے بار میں دواشخاص مرعی موں کے کہوہ اسے فلاں سے خرمد یکے ہیں اوران میں سے ہرایک اپنے دعوے کے گواہ بیش کرے تواس صورت میں ان میں سے ہرا کی کو بیچ*ق حاصل ہوگا کہ خو*اہ نصف قیمت کے بدلہ نصف غلام لیے اورخواہ جمیوڑ دے اور اگر قاضى كے فيصله كرير كيك كے بعد دويوں ميں سے كوئى ايك اپنے حصہ سے دست بردار موتو دوسرے كو يورا غلام لينے كاحق زموگا. اس ئے کہ قاضی کے فیصلہ کے بعد میر سع ضنح ہوچکی ۔اوراگر دولؤں مرعی تاریخ بھی ذکر کریں تو پھر بید دیکھاجائے گا کہس کی ماریخ مقدم ہے۔ان میں سے جس کی تا ریخ مقدم ہوگی غلام اس کا قرار دیا جائے گا۔ادراگرد دیوں تاریخ ذکر ہز کریں اوران میں سے اك اس يرقالض موتو دى زياده حقدار سوكال اس داسط كه قائض مون ساس كريسل خريد نے كى نشاندى مورى سے ا دراگر ایک به دعویٰ کرے که اس نے اس چیز کو فلال سے خریداہے اور دوسرا مرعی ہوکہ بہ چیز فلاں نے اس کو مبہ کی تقی اوردولؤں میں سے کوئی ماریخ ذکر ف کرے و فر مداری کے دعوے کو مبد کے دعوے پر ترجع ہوگی ۔اس اے کہ فرمداری سے بذات خود ملکیت فابت ہو جاتی ہے۔اس کے برعکس مبر، کداس کا انحصار قابض ہونے برہے۔ وان ادبي إحدهما الشراء وارعب المرأة الإر اكردون مرعوب من سداي اس كارعي بوكم اس فاسفال كو فلات خص سے خريدا ، اورعورت مدعيه موكه فلال يه غلام ميرام رقرارد ميرميرے ساتھ نكاح كر كياہے - لواس صورت یں دونوں کے دعودی اورگواہوں کو پیکسال قرار دیاجائے گا اور ایک کو دومرے پر ترجے نہ ہوگی ۔اس لے کافریداری اورنكاح كاجهان ككتعلق ب دولؤ ل كاشمار عقد معا وصندي بهوتاب اوردولؤل سے بذاته ملكيت أماب بهوتى م تو با عتبار توت دونوں یکساں ہوئے - حضرت ام محر خریداری کے دعوے کواو لی قرار دیتے ہیں -دان ادعی ا حک هما رهنا الز- اگر دولؤل مرعیول میں سے ایک رسن اور قابض بونے کا مرعی بوا در دوسرا بهادر قابض ببونيكا تؤرمن كادعوى كرنيوالاا ولى قرار دياجائي المركاب اس صورت ميس ب كرمبه مي بشرط عوض كى قيد مجوورة استحسانًا دعوى ببهكوا والى قرار وياجلي كاكربه سد مكيت أابت بوق بدا وربن سة أب منيس بوق -وَانْ أَقَامَ الْخَارِجَا فِ البيِّنَةَ عَلِي الملكِ وَالسَّارِيخِ الأَقْلَمِ أَوْلَى وَإِن اوْعَيَا الشِّراءُون ا وراگر دو فيرقالبن ائتخاص ملكيت اور تاريخ كركواه يش كرين تومقدم تاريخ والا او لى قرار ديا مائ كا اور اگر دولون كسى مخف صفريدارى وَاحدٍ وَأَقَامَا البِيِّكَ مَا عَلِى تَا يِم يَحَيِّنَ فَالْاوِّلُ أَوْلَى وَانْ أَقَالُمُ كُلُّوا حِدٍ منفُمَا البيِّكَ مَا کے مرقی ہوں اور دونوں دو تاریخوں کے اوبر کواہیش کریں تو تقدم تاریخ والااون قرار دیاجا بٹکا۔ اور اگر دونوں میں سے دومرے سے خریداری پر على الشركاء مِنَ الرَّخُو وَ وَ كَرَاتًا مِن يَخًا فَهُمَا سَواءً وَا نَ اَقَامَ الْحَارِجُ البَيْنَ عَلَى الْك لواه بيش كرين اور دونون اريخ بيان كرين تو دونون كيسان شار بون كيد اور ارفز قابن اربخ كيسامة عليت تركواه بيش كر

(5) D

کری یا دونون سے اسانہ کا دونون المائے کے اسانہ اللہ کے اللہ کا اللہ کا اسانہ اللہ کے اللہ کا اس کے گواہ بیش کریں کہ ان دونوں سے اسے ایک ہی کے فردخت کنندہ سے خریدا ہے تو اس صورت ہیں جس کی ارائ مقدم ہوگی اس کی گواہی کو مقدم قرار دیا جائے گا ، اس لئے کہ اس سے بذرلید گواہان یہ بات اب کردی کہ اس پر اول ملکیت اسے حاصل ہے اوراگر دونوں میں سے ہوا کی اس کے گواہ بیش کرے کہ اس نے اسے دومورت میں اس نے اس و دومورا شرایت اس کے موروز ایک دونوں میں سے ہوا کی اور خرید کو امن ہوگی ہوں اور دومورا شرایت اس کے موروز ایک دونوں میں سے ہوا کی اس کے کہ اس کے موروز میں دونوں میں اور دیا جائے گا ، اور خرید کردہ نے دونوں میں اور دیا جائے گا کہ دونوں دونوں میں اور کی کہ دونوں میں تاریخ بیان کریں۔ اسواسطے میاس طرح کی صورت ہوں اور کھر مرعی ہوکر ایک ہی تاریخ بیان کریں۔ وان اقام الخان ہم البیت می تاریخ کہ دونوں جائے گی موروز میں اور تبیش کریں ادان دونوں میں قبضہ کندہ و کردہ میں امام البو مینی و اورا مام البولوسی تو اس صورت میں امام البوصنی تو اورا مام البولوسی کی اورا میں قبضہ کندہ و کردہ کو ایس مورت میں امام البولوسی کی دونوں نہوگی ۔ اس سے رہوئ فرمالیا اوراب بور رجون و و یہ فرماتے ہیں کہ قبضہ کندہ و کو ایک کو اہم کی تو ادرا کی مقدم قرار دی جائے گی ۔ ورزت الم کو بور کی کے مرکز کو ایس مقدم و ایس میں کو ایس کو ایس کو ایس کو کہ ہو کہ کو ایس کو کہ نہوں کو ایس کو کہ نہوں کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کہ نہوں کو کہ کو نہوں کی گواہم کو کہ کو کو کہ کو کو کو کہ کو کہ کو کہ کو کر کو کہ کو کہ ک

الشراك النوري شريح معنى عيرقابض كركوابى كادفاع بوربلب-ی بیره بی من رو به منظم المین کا واحد منهماً بدین بالنتاج النه اگر بیرقابض اورقبضه کننده دونو سالمیت مان قام النام جوری مناب المین کی اس طرح کے سبب پرگواه بیش کریں جو محض ایک بار ہوتا ہے اور سکر رسنیں ہواکر تیا مثال کے طور پر نساح لین کسی جانور کے بچ کی بیدائش یاروئی دار کپڑے کا بننا وغیرہ ۔ اور غیر قالبض اور قبضہ کننہ و دونوں گوا ہوں ہے اس کا نبوت بیش کریں کہ یہ بچپاس کے جالور کا ہے اوراس کی بیدائش اس کی یا اس کے فروخت کنندہ یامورٹ کی ملکیت میں رہتے ہو ہے رہ ہوئی ہے تو اس صورت میں قبضہ کرنیوائے کے گوا ہوں کی گواہی قابلِ اعتبار قرار دی جائیگی۔ دار قطن کی روایت سے بھی اس کی تقدیق ہوتی ہے۔ وأن اقام الحارج ببينة عل الملك المطلق الإراكر غيرقا بض شخص طلق ملكيت كروه بيش كرير، ورقبض كننده اس کے گواہ بیش کرے کراس نے غیرقالص سے خریدا ہے تو اس صورت میں قبضہ کرنیوالے گوا ہوں کی گوا ہی قابل اعتبا ہوگی اس لئے کہ غیر قابض تو ملک کی اولیت کا ثبوت میش کرر ماہے اور قبضہ کر نیوالااس سے حصول ملکیت کا ثبوت میش كرر باب اوران دوكؤل كے درميان كسى طرح كى منا فات بھي سنبس ـ وَلَا تَاسِيخ معهما الإ - الرغر قابض اورقبفه كرنيوالا دونول الكب دوسر مص خرمداري كركواه بيش كرس اورغرقا بص قبض كننده سے اس كے خريد نيكا مرعى موا ورد و مرى جانب قبضه كننده يه دعوي كرتا موكداس نے اسے غير قابض سى خريدا ہے تواس صورت ہیں حضرت امام الوحنیفیرج اور حضرت امام الولوسف مجدود و کی گوا ہیوں کو نا قابل اعتبار قرار دیتے ہیں. ا وروه چيز قابض کې بوگى - مفرت امام محرم د ولال کی گوامپول کومتر قراد دين اين ادريد که يه چيز غرقابف کوديك كی اس لينك دوان كى كواميول پرعل كى يصورت موسكى سى كرقبض كننده غرقابض سى فريد اور فريد يائى بعد بھر غزقابض کو بچدے مگر قبضہ ند کرائے۔ حضرت امام ابوصیفہ اور صنب امام ابویوسف فرمات میں کہ اقدام خرمداری سے کو یا دوسرے کی ملکیت کا قرار کرلیناہے تو اس طرح دولوں میں سے ہرا کیدے بنینہ کا قیام دوسرے کے اقرار ہی بد بهواا وراس شكل مي جمع دشوار بهونے كى بناء برد ولؤل بيتنے نا قابل اعتبار قرار دينے جاتے ہيں تواسى طريق سے وإن اقام احد المك عيكي شاهد من الخ- اكردونون دعوبدارون من سامك مرعى تو دوكواه بيش كرك اوردوم ا مدعى بجلك دوكے جارگواه مبين كرے تواس كى وجدے حكميں كوئى فرق تہيں برايگا اور شاہروں كى امك طرف زمادتى دوسرے برا ترا مداز مد بوگ ملکه دونوں برا بر قرار دیئے جا مین کے سبب اسکایہ ہے کہ جہانتک دوشام وں کی شہادت کا تعلِق بِهِ يَسْبِها دَتِ ابْنَ حَكِيَّ مَامِهِ وَمَكِمَل بِهِ ا وَرَزُرَجِي كَي مِنْيا وَعَلَل كَي كُرْتِ مَنِين بِواكْرِق بلِكِهِ ترجيح كا ماار علل كي قوت بر برواكرتاب مثال كے طور پرامک طرف صریث متواتر مہوا وردومری جانب احادیو متواتر احاد کے مقابلہ میں رانج قرار دیائے گی اورانک طرف کیسان درجه کی دوهدیتین مول اور دوسری طرف ایک تو حرف عدد کی زیادی کیوجه سے ترجیح نه پیوگی -

marfa@com

ابروجب فقاص بوگا ادرتن نغنى مى افكار برتاا قراريا تامليت قيديس والدياجا ينكا امام إديوست ادرام ورك نزديك اس دونون كلول فيهما وراداقال المدعى لي بتينة حاضرة على لخصم أعُطِ كُفِي لَابنفسِكَ تلت أيامٍ فاررُ یں دیے کا وجوب ہوگا۔ اوراگر دئوئ کرینوالا کہ کرمیے گواہ حامزیاں تواسے مرمقابل سے تین روزے اندر ضامن دینے کید کہا حائے گا۔ اگردہ فَعَلَ وَإِلَّا أَمُوزَ بَمُلابِهِمتِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَرِيبًاعِلِ الطربيِّ فيلابِهمُ مَقِل ارْمِجلْسِ الْقَاضِي َ

صامن دیدے توفیها در داسے بیچے تکلنے کا کل کیا جابٹگا الآ یک دعوی کیا گیا تخص راہ گیرمسا فریو تو اسے قامنی مجلس قضارتک روے گا

قصاصًا الزيكوني تنخص كسى برقصاص كامرعي بهوا وردو سرانتحض منكر وقصاص ك انكار كرمنوا كي حلف ليا جلي كابيس اكر وه حلف يرآ ما ده نه موتوبه د كفس ك <u> صطرح کا ہے۔ دعوے ٔ قبلِ نفس کا بہونیکی صورت میں دعو نے کر کئے شخص کواس وقت تک قیامی کھا</u> جأييًا جب مك وه اقرار ما علف مذكرك - اوردعوى قطع اطراف كيمون كى صورت ميں محض أنكار كرنے پر اس سح قصاص

لين كاحكم بوكا - حضرت الم م الوحينيفريري فرات بين اورحضرت أمام الوليسف اورحضرت المام محراك نزد يك دولون صورتول مِن ديت كا وجوب بوكا - اسك كم انكارك باعث منه بيدا بوكيا ا درمنه بدك بنا ديرقصاص نبي آيكا حصرت الما الإصفيفة ك نزديك اطراف كا حكم اموال كى الندمواكر تاب اس لي كرجي البرائ تحفظ وى بوتاب مى حال برائ وفاطب نعنس بامتر پاؤں کاسے ۔ ا مام مالک ، امام شافعی اورامام احزر دونون شکلوں یں دعویٰ کرنیوا نے سے بیرحلف لینے کا حکم

فرات بال كراس كا دعوى ورست ب اورلبده لف دوانون شكلون بن قصاص كاحم فرات بن -قاداقال المهدّعي لي بيت قال - الرمري كسي شيرك باري من دعوى كريدا در كي كرميرة ياس اس كركاه موتود میں اوروہ دعویٰ کئے گئے شخص سے حلف کیلائے کیے تو حضرت امام ابوصنیفار دعویٰ کئے گئے شخص سے حلف مذلینے کا حکم

فر لمة مين بحضرت الم م الولوسفي اورحضرت الم ممير فرمائي بين كرحلف ليا جائيكا اس من كرحلف كاجهانتك تعلق م وہ دعویٰ کرنیواکے کاحق ہے حضرت امام الوصنيف حے نز ديك حلف دعویٰ كرنیوالے كاحق اس صورت ميں مركاحی وہ بتینہ پیش نظر سکے اوراس جگرسے بتینہ میش کرنے کے مکان کے باعث اس سے حلف لینے کے جائے تین د ن کیواسطے

حاصر ضامن بیش کرنے کے واسطے کہا جائے گا تاکہ وہ فرار مذہو۔ اگروہ اس سے منکر بواور دعویٰ کیا گیا شخص اسی ما کا رہے والا ہوئوضا نت کے عرصہ یعنی تین دن نگ خو د دعویٰ کر منوالا مرعیٰ علیہ کاتعا قب کرے تاکہ وہ فرار نہ ہو سکے . اور مرعا علیہ کے مسافر ہونے برمحض مجلس قاضی برخاست ہوئے تک برائے ضمانت روکے بھراگردعویٰ کر نوالا مقررہ مرت کے اندر گو اہ

بیش کردے تو فبہا ورنہ قاصی دعویٰ کئے شخص سے طف لے یا اسے جھوڑ دے۔

الشرف النوري شريط المستم وَانْ قَالَ المُدَّعِي عَلَيْهِ هِذَا الشَّي أَوْ وَعَنِيْهِ فَلانَّ الغَامُّ وَوَهِنَهُ عِنْدِي أَوْ عَصِيتُم ادراردوی کیاگیا شخص کے کہ یہ شے جم کو ف ال غائب خص ف امانةً الطور رسن رکھی یا میں ف اس شخص سے چیسی ہے۔ مِنْهُ وَاقَامَ بِيِّنَةً عَلَى ذاك فلاخصُومَتُ بيتَمَ وَبِينَ المُدعى وَأَنْ قَالَ ابتَعْتُهُ مِنْ فُلان ا دراس برگواہ بنیٹ کرے بہتا اس کے اور دعویٰ کنندہ کے بیج کوئی خصومت مہیں رہے گی اور اگر کیے کہیں اسے فلال فائر شخص الغائب فهُوَخُصُمٌ وإنْ قالَ المُدّعِي مُتَوِقَ مِنْ وَأَقَامَ الْبِيّنَةُ وَقَالَ صَاحِبُ الْهُوادُدَعَلِيهِ ے خریدائے تودعویٰ کسندہ مرمقابل باقی رس کا اوراگردعویٰ کرنیوالا کے کدمیری چیزسرقدی گئی ہے اور وہ اس پرگوا، بیش کراے اور قبضہ کر نیوالا فلان وأقام البيئةُ لمُرتند فع الخصومة و أن قال المدرى ابتعت من فلان وقال صاب كبتا بوك في كوفلات خص في المانة دى اوراس بركواه بيش كروت توخصت ختم نه بوكى اؤراگر دعوى كرنيوالا كچ كريس است فلات خريد يكام بون او قبضه الكباوة عنيج وفعت الخصومة بغيربتكتر كرنوالا كجه كم محكوفلا ل شخص في بطورا مانت دى توبلا بتينه كخ خصومت حمّ موجّائيكي دعووں کے برقرار نہ رہنے کا ذکر عليد هذا الشي عليد هذا الشي الخراك المري علي المري ال من دعویٰ کیا گیا شخص کیے که تمهارا دعوی ملکیت میری قبضه کرده شے پر درست تنہیں یہ توفال سنے میرے پاس امانہ کھری یابدومیرے پاس رسن کے طریقہ سے رکھی ہو ڈکسے یابدمیری اس سے عصب کروہ ہے اسواسط كدرعا عليه د وجيزي أبت كررباب، ايك تويدكه وه غائب كى ملكيت ب، دوسرك اب سيخصومت كونم كردماي

اوروه ان امور میں سے کسی امرکو گواہوں کے ذریعہ تا بت کردے درانحالیکہ دہشے جس کے بارے میں نزاع ہو برستور موجود و برقرار بوتواس صورت مين حضرت امام الوصيفير فرات بين كدوي كي الكي التخف ميضورت مدع ختم موجادي كي -بهلی چیز تومدِ مقابل منهوی کی بنار پر نابت ہی منهو گی ،البته دوسری دعویٰ کے مگے شخص کے مدِ مقابل ہونے کی بنامیر

وان قال ابتعت من فلان الغامب النه الروع ي كياكيا شخص كيه كمين يه چيز فلان غائب شخص سے خريد ح كام بون، يا دعویٰ کر منوالا یه دعویٰ کرے کدمیری اس چیز کو می ایا گیاہے اورگو اہ بیش کرے اور اس کے جواب میں دعویٰ کی اگیا شخف کے كەنلال شخص غائبىدىخ اسىمىرىك باس اما نىز رىكھاسىي اور وە اس پرگوا دېش كردى يۆان دولۇن ئىكلوب مىس حضرت الم الوصنيفي اور صرت امام الولوسف مرعا عليه سير خصومت خترية مهونيكا حكم فرات مين وحفرت امام محرات كم نزديك بشكل مرقه دعوى كئي كئي شخص سے خصومت ختم موجل كاكى اس لئ كه اس شكل ميں دعوى كر منوالا دعوى كئے گئے شخص پر كسی

ازدو مشروري 🚜 الشرف النورى شرح وان قال المدعى ابتعت من فلاب الز اكروي كرنوالايدوى كرب كددوى كما كما شخص جزرة ابض بيس اے فلاں شخص سے خریدا تھا ، اور دعویٰ کیا گیاشخص کتبا ہو کہ بیرچیز فلاں شخص نے میرے پاس ا مانڈ رکھی ہے تو اس صورت پی مرعا علیہ سے خصومت ختم قرار دیجائیگی ۔خواہ دعویٰ کیا گیا شخص اپنے بیان پر گواہ بھی نہیش کرے . وجہ ہے کہ اس صوت میں مرعی اس کا اعراف کرد مائے که دعویٰ کے گئے شخص کے پاس مہ چیز فلاں کی جانب سے پہنی تواس شکل میں معاعلیہ کے قبصنہ

لوقبضة خصومت قرارتهبي ديا جائے كا اوراس خصومت كے ختم ہوئيكا حكم ہوگا۔ وَالِمِينُ مِاللّٰهِ تَعَالَىٰ دُونَ غَيْرٍ وَيُؤْكُ لُهُ بِذِكْرِ أَوْصَا فَهِ وَلَا يُسْتَعَلَّفُ بِالطّلاقِ وَلا بالعتاق وَ ا در صلف النوك مام كابرواكر الب من كم اسك علاوه كا دراست النوك اوصاف بيان كرك مؤكد كميا ما مكا اور طلاق ا در عما ق كا صلف بنس ليا ما كا يُستعلَفُ اليعودي بالله الَّذي انزلَ التوماتَ على مُوسِيٌّ وَالنصواني بالله الذي انزل الدنجيلَ ا در سودی سوطف لیاجائیگا الله کا جس حضرت موسی پر تورات کا نزول فرایا او نفرانی سے الله کا حبستی انجیل کا نزول حضرت عیسی پر عَلَى عَينًا وَالمَجوسَى بالله الذي خلق الناس وَلا يُستعلفُون في بيوت عِبَادتهم وَلا يجبُ تغليظ فرایا اورآتش برست سے اللہ کا جس آگ بیلافرائ اورحلف میں دیاجائیگا انفس ابنی عبادت کا ہوں میں اورسلمان مجد لازم نیں اليمين علا المُسَلم بزمًا بِ وَلَا بِمَكَابٍ وَمَنِ الْأَعَى أَنَّهُ إِبِنَاعَ مِنْ هٰذاعبِدهُ بالعِبِ فِحدَّدُ ٱسْحَلِفَ له وه حلف کو زمان اورمکان کے ساتھ بختہ کرے اور جوشخص مدعی ہوکہ اس نے اس کا غلام ہزار میں خریدا اور وہ منکر ہوتة بيعملف کيا بَا مِتْهِمَا بِينَكَمَا بِيعٌ قَا رَجُمٌ فِي الحَالِ وَلاَ يُسْتَعِلَفُ بِاللّٰهِمَا بِعِثُ وَيُسِتَعِلَفُ فَي الغَصِبِ باللّٰهِ ما يستحقُّ جليح كه والشربهمارسية بيح اس وقدت بك كوني بيع مهن اورطف اسطرح نرليا جائي كدوالشوس فروخت بين كيا اورفصيك اررطف كياجائ كروالتر عليك رَدُّ هُ إِنَّهُ العينِ ولاسرة قيمتها وَلايستعلَتُ بِإِنتُهِ مَا عَصِبتُ وَفِي النكام باللهِ مَا بينكما اسے اس چیزکے اوراسکی قمیت کے لوٹانیکا استحقاق نہیں اورطف اسطرح مہیں لیا جائیگا کروالندویے اس چیزکوغصب میں کیا اور نکاح کے اندر داسلی، نكاحٌ قاَسُمٌ فِي الحالِ وَفِي دَعوى الطلاتِ باللَّهِ مَا هِي بَارْضِ مِنكُ السَّاعةُ بَمَا ذَكرتُ وَلا يُستَحلُو والشرسمارے درمیان اس وقت بک نکاح قائم سنیں ہوا اور دعوی طلاق کے اندر والندیہ اسوقت مک است مائن سنیں جسے کہ اس ذکر کیا اور حلف بالله مَاطَلَقها وَان كَانْ وَالرُّفِي يُلِى جَلِ ادْعَاهَا النَّانِ إحدهُمَا جميعَها وَالرَّخورُ نصفَها اسطرح سنیں لیا جائے گاکہ والٹرمینے اس پیطلاق واقع سنیں کی اوراگر گھر پرکوئی قابض ہوا در دو یخض برعی موں انمیں سے ایک سارے گھرکا اور دومرا وَأَقَامَنَا الْبِيِّنَةَ فَلَصَاحِبِ الْجَمِيعِ ثُلَّتُهَا مُنْ بَاعِهَا ولِصَاحِبِ النصفِ دبِعُها عندكَ ابي حنيف تأثِّ آ دھ کا وردون گواہیش کردیں توسارے مکائن کے معی کے تین رہے فرار دیئے جائیں گے اور آ دھے کے معی کا مک رہے ۔ انا ابوصندیم میں فرآ وَقَالا فِي بِينْ هِمَا أَثَلا تَا وَ لَوْكَ انت الدائر فِي أَيْدِي هُمَا سلم لِصَاحب الجميع نصفَها عل وَج میں اور صاحبین کے نزدیک یہ گروونوں کے درمیان تین تہائی ہوگا اوراگر گھر بردونوں قابض موں توسار معک دھو بدار کے واسطے سارا گھر بڑا۔ القضاء ونصفها لاعط وجبرالقضاء وإذاتنا مزعافي دابج وأقامم كال واحدمنه نصعت قضارً ، اورنصعت بغیر قضاء اوراگردوآ دمیون کا ، یک جانور کے باریمین نزاع ہوا درائنیں سے برایک اس کے گواہ ،

الدد وسروري الشرث النوري شريط يَتَّنَهُ أَنَّهَا نَتِيتُ عِنْدُ لا وَذَكُرَا تَا بِرِيغَا وَسنَّ الدَّاحِةِ يُوافِقُ إِحْدى التَّارِيخَين فَهُوَادُ لل که اس کی بیدائش اس کے بیماں بوئی ہے اور دونوں تاریخ بیان کریں اور جانور کی عمر دونوں میں کوکسی ایک کی ذکر کردہ تاریخ کے مطابق بروتو وہ اولی قرار وَانَ اشْكِلُ ذَلِكَ كَانَتُ بِينِهِ مَا وَاذَا تَنَائَمُ عَا فِي دَا تَبِ احَلُ هُمَا رَاكِبُهَا وَالْحَوْمَ تَعَلَّوْ دما جائيگا اوراسط مجى دشوار مويت مردونون كے درميان اسے مشترك قرار ديا جائيگا۔ اوراگردوا شخاص ايك جانورك باريس نزاع بوادران دونون ميں سے بلجامِهَا فالرّ احِبُ أَوْلَى وَكُولِكِ إِذَا مِنَا مَ عَا بِعِيرٌ الرَّ عليهِ حَمْلُ لاحَدهِا فَهَا حِبُ ايك اس جانور يرسواد مواور ووسرا فكام بحروهم بوتوسوأدغف كواولى قرارد ما جائيكا اسى طريقها الكرد وانتحاص كالك ونشا كمتعلق نزاع مودرا كالليد الْحِلِ أَوْلَىٰ وَكُلْ وَكُلْ الْكَا إِذَا تِنَا مَا عَلَى مِلْ الْحُرُومُ وَالْاَحُرُمُ عَلَى بِكُمْ وَاللَّاسِ اَوْلَى -ان دونوں میں سحالیک کا بوجھ اس کے اوپر مرد توص کا بوجھ مودہ اولی شمار موگا اورا لیے ہی اگر دواشخا مک قبیص کے باریس نزاع ہوا دران میں سحا کی ك ده نميص بين ركمي بوا وردوس ساس كاسين بكوركمي بوتو بين واليكو أول قرار ديا جائ كا-وَ الْيِمِينِ بِاللَّهِ لَعِلَى اللَّهِ وَنَ غَالِرٌ } الم . قسم كاجهال مك تعلق به وه مِرِثِ اللَّهِ تَعَا ي ك نام ك كهان جانت باس كے علاوہ كينيں كھان جانى بخارى وصلىم حضرت ابن عرضى الشرعندس روايت برسول الشرصل الشرعليه وألدوسلم ف اراد فرا ياكدالسُّرتعا لي خيمتمين اس سه منع فرماً ياكمتم البيئة اباء كي قسين كماؤ توجيشخص قسم كمعائد وه السَّري كلائ يا چپ رہے. لم شراف مي حضرت عبد الرحل بن سمره رضى الشرعة سے روايت سے رسول الشرصل الشرطلية وسلم في ارشاد فرايا كه نمانوران داصنام ، كي قسم كهاؤ أورية ابين آباء كي - توية طلاق كاحلف لياجائ كا اورية عباق كا ،اس كي كه اس طرح كاحلف حرام ہے۔ البتہ اوصابِ باری تعلیے مثلاً رحمٰن رحیم وغیرہ کا حلیت درست اور قابل اعتبار مروگا۔ ولا یجب تعلیظ الیمین بنومانِ ولا بمکانِ الدِ- حلعت میں تختگی کی خاطر زمان مثلاً بعد ظر ما بعد عشا، یا مکان مین مستحجد وغيره مي مسلمان سے علف لينا نه لازم ہے اور نه بہتر اس واسط كه طف سے مقصود محص حلف بالنزم وربيا اضافه وقيد گویاا مَنا فه علیالنص ہے بیمی وجہ ہے کہ علامہ زبلعی وغیرہ اسے عزمشروع قرار دیتے ہیں ،اور علامہ شامی نجالز محیط اس کا ناجائز ہو انقل فرائے ہیں امام الکے عمام شافع اورام احراج وازی سبی بلکہ استجاب کے قائل ہیں مگر شرط بہ کہ طف قسامت یا وا فرال یا لعال کے بارے میں ہو۔ ومن ادعی انهٔ ابتاع من هذا عبدهٔ بالعب الز اگر کوئی شخص به دعویٰ کرے کدوہ اسسے به غلام ہزار میں خرید کیا ہے۔ تواس صورت میں قاصی اس سے اس طرایقہ سے حلف لے گاکہ والشرسمارے بیج اسوقت بیع قائم نہیں ہوئی۔ اور غضب كاندراس طربقة سے حلف كے كاك والشّراسے اس چيزادراس كى قيمت كے لوّ ٹانيكا استحقاق نہيں اورنكار كے سلسلہ ميں اس طرح طف المرسم والشرم الدرميان اس وقت نكأح قائم نهيں بهوا اورطلاق كا دعوى بولة اس ي اكس

COM COM

ووق الشرف النوري شرع المالة الدو وسيروري الم طريقه سے صلف لے گاکدواللر يعورت اسوقت مك بيرسے سے بائن نہيں ہوئي . حضرت الم البوصنية اور حضرت الم محمد اس تغصیل کے مطابق حکم فراتے ہیں اور حضرت الم ابولوسف فراتے ہیں کہ مبرشکل سیب برحلف لیا جائے گا۔ سارے مکان سے متعلق ہو،ا در دوسرا آ دھے کا دعو مدار ہوا ور دولؤں مدعی گو اہبش کردیں توا ما ابوصنیفی فرماتے ہوگ منازفت کے اعتبارے سارے کے دعویدارکیوا سطے مکا ن کے تین رابع قرار دینے جائیں گے اور آ دھے کے دعویدار کے واُسط ایک رابع قراردیا جائیگا - باعتبار منازعت کے معنے یہ ہیں کہ معی کے آ دھے مکا ن کے دعوے کی صورت میں مکان کا نصف ٹانی سارے مکان کے دعویدارکیواسطے برقرارد ہا۔ اور اس کے آدھ میں دونوں کے درمیان نزاع رہا تو اس آ دھے کو دونوں کے درمیان آ دھا آ دھا کردیں گے . حضرت اہام ابولوسعنے و حضرت اہام محمد فر لمتے ہیں کہ سارے مکا ن کے دعویدار کیواسطے دوٹلٹ ہوں مجے اور آ دمے مکان کے دعویدار کو اسط ایک تلث کا دراگرانسا ہوکہ مکان بردولوں مرعی قابض ہوں تو اس صورت میں سارامكان يورس كي دعويدار كا قرار ديا جائع كا وها توقضا تر ، اور آ دها قضاء كي بغير- اسك يم مكان بردونو سكي قابض ہونیکی صورت میں ہرا کی کا آ دکھے آ دھے پر قبضہ ہوتو جو آ دھامکان سارے کے دعویدار کے یاس ہے اس پر توکسی کا دعوى بي منهن يس اس كا ده بلافيصل وا ما في حدارس اورباقي آدها جو آده عكدي مدارك اسب وه اسسار نصف كا دعويدارس اوردوك راشخص خارج . اوريه بات يسليه واضح بهويكي كم خارج تنخص كربتينه كا عتبار كياما ماس تبض كرنيواك كاسبس للنزاوه باتى آ دها بمي قاصى اسى شخص كوازروك قاعده دلوا دس كا-<u> دا ذا تنا بن عافی داید آلز د اثر دو اتنجاص پیکی جانور کے بارے میں نزاع اور دونوں گوا ہوں سے مع تاریخ اس کا اپنے</u> يهاں بيدا ہونا تا بت كريں تو جا بزر كى عركے اعتبار سے جس كى ذكر كرده تا ريخ جسياں ہوتى ہو اسى كوا س كاحقدار قرارديا جائے گا. وَإِذَا احْتَلَفَ الْمُتَبَانِعًا بِ فِي الْبِيعِ فَا دَعِ الْمُشْتَرِى ثَمْنًا وَا دَّعَى الْبَائِعُ ٱكْتُرَمن ۗ اَوَاعْتَرْ ادراكرين كيافر فروخت كنذه اورخر مدارك درميان اخلان مواورخر مداراكي قيمت كامرعى اورفروخت كنذه اس زياده كادعو مدارمو بافروخت البارِّعُ بِقِدَى مِنَ المبيع وَادَّعَى المشارَى اكْتُرْمنهُ وَ أَقَامَ أَحُدُهُمُ السِنَةَ قَضُولُهُ ﴿ كنذه فروخت كوي جزئي ايك مقدار كامغي واورخريداواس زياده كامعي موادران دونون بسس ايك كواه بيش كرك تواسي كحتى بس فيصله فَانُ أَقَامُ كُلُّ واحدِ منهُما بيّنة كَانتِ البينةُ المتبتة ُ الزيّادةِ أَوْلَى فَانَ لَمُوكِن لِكِ ہوگا۔اوردونوں کے گوا ویش کرنے پراضافہ نابت کر نیوالے گوا ہوں کی گواہی قابلِ اعتبار ہوگی ۔اوراگران دونوں میں ہے کسی ایک سنے وَاحِدِمنَهُمَا بِيِّنَةٌ قَدِلَ للسَّارَى امَّا أَن سَّرضي بِالثِّن الَّذِي ادَّعَاءُ البَارُّحُ وَالْأَفْسَخْنَأ باس بمي گواه موجود نهروں توخريدارسے كہيں گے كه ياتو اس قيمت بروه ضامند موجائے جس كا فرو فت كننده مدعى مو درمة بم اس بين كوفسخ البيعَ وَقِيلَ لِلبِائِعِ إِمَّا إِنَّ تَسَكِّمَ مَاادِّعًا ﴾ المشاوى مِنَ المبيع وَإِلا فِسَخينا البيعَ فأِن كَـمُ کرتے ہیں اور فروخت کندہ ہے کہ بس کے کہ یاتو استعداد میع میرو کرجس کا فرمدار مدعی ہے ور شام اس مین کو فسیخ کرتے ہیں ایس اگردہ دونوں

متراضيًا استعلت الخاكم مكات واحد منها على دَعْوى الأخريستدى بيمن المُشترى اس برامنی منہوں بوحاکم ان دونوں میں سے دوسرت مل کے دعوے کے ادیر حلف کے ابتدار خریرار کے حلف سے کرے ۔ اور الله المُلفا فَسِمُ القاضى البيع بينهُ مَا فإن نِكُل أَحُدُ هُمَا عَرِ الْمِينِ لَزِمَ وَعُوى الْاَخْرِو إن طف کر لینے پر قاصی انکے درمیان ہوئی کی فتیج کر ڈالے . بھراگران دونوں میں سے کوئی ایک طف سے انکار کرے تو دوسر مرگ کے دئوے کا اختلفًا فِي الا جَبِل أَوْفى شوط الحياب أوفي استيفاء بعض النمر. فِلا يَحَالف بينه مُهَا وَالقولُ قُولُ اس پر لزدم بوگاادراگردوبؤل كا مرت كے اندراخىلاف واقع بويا خيار كى شرط كے اندرياقيمت كے كچه حصد كى دصويا تى بين بو ان كے درميان تمالان مُن يُنكر الخياس والاجل مَع يمينه وإن هلك المبيع عنم اختلفا في المن المُ يتحالفا عِن لُهُ كاحكم نبهو گااورا فتياريا مرت كے انكاركرنيكا قول مع الحلف قابل اعتبار بولا ، اگرخر مدكرده تلف بوجك اسك بعد تعيت كے اندر اخلات بوتو ا با أبي حنيفة وَأَبِي يوسُفَ رَحِمُهُمَا اللهُ وَالقولُ قُولُ المُشاتِرِي فِي التَّمْنِ وَقَالَ هُعَيَّدا وحمه الله ابوصیفی اورامام ابویوسف ای نزد کی دونول طف منین کریں گے اور قیمت کے بارسے میں خریدار کا قول قابل اعتبار بوگا اورام مرد کے زدیک يتمالفان ويفسخ البيع على قيمة الهاالم وان هلك أحدًا لعند من احتلفا في المناف دون طف كريد كاد رَمَا ف شده ميع كي قبت برسيف قرار كيائيكي ادراكردو خلامون مين المك مي الكربونيك بعددون مي اخلاف في القيمة لَمُ يُعَالِفا عندا بي حَنِيفَة رحمهُ اللهُ وَاللهُ أَنْ يُرضَى البَائِعُ أَنْ يُتَرِكَ حِقَّةَ المَا الْهِوَقال موتواً ام الوصنفرد ك نزديك برطف منس كرس ك الايدكه فروخت كرنوالا بلاك شده ظام ك حصدك ترك بررضا مند موكما بوادرا ام أبويؤسن رحمى الله يتحالفان ومنفسخ البيع في الحق وقيمتر الهاالووهو قول في وحدالله الويوسف كخرنز دمك دونون حلف كريب كادربقيرحيات غلاك ادربلاك بونيواك غلاكى قيت بس سح كوفسخ قرارديا جائيكا الماجز كالجي مي قول مجة

وَادَ الْمَتَلَفَ المَتِبَاتِعُانِ فِي الْبِيمِ الْهِ- الرَّفِرُوخَت كُنْدُه اورخ مِيار كاقيت كى مقدار كے الرے ميں باہم اختلات ہو۔ مثال كے طور پر فروخت كننده قيمت دو هرار بنا ہواورخ ميرار اس كى قيمت ہزار قرار ديتا ہو۔ ياخر ميركرده جيزكى مقدار كے سلسله ميں اختلات واقع ہو۔ مثال

کے طور پر فروخت کنندہ پا ہنے من بتائے اور فریدار دس من . تو اس صورت میں دونوں میں سے جس کے پاس گواہ موجو د ہوں اس کے واسطے فیصلہ ہوجائے گا اور اگر ایسا ہو کہ ان میں سے ہراکیک گواہ بیش کر دے تو ان میں سے جس کی گواہ ی سے اصافہ تا بت ہونا ہواسے قابل اعتبار قرار دیا جائے گا اور اگر دونوں میں سے کسی کے پاس بھی گواہ نہوں تو اس موت میں خریدارسے کہا جائے گا کہ یاتو فروخت کنندہ کی دعویٰ کردہ قیمت پر رضا ممذ ہوجائے ور نہ بصورت عدم رضا من دی میر ہی قسے جردی جائے گی اور فرد خت کر نبوالے سے بھی کہا جائے گا کہ یا تو بیعے خریدار کے دعوے کے مطابق سپرد کرور نہ

الرف النوري شرح المراي الدو وسروري المراي ال بصورت دیگر میر سے فسے کر دیجائے گی۔ اوروولوں کی عدم رضامندی کی صورت میں حاکم وولوں مرعیوں میں سے ہراکیہ ہے دوسرے کے دعوے کے سلسلے میں طف لے گا۔ اوراس کا آغاز فریدارے کر سکا محرت امام محرق اورایک تول کیمطابق تصرت ا ما ابویوسعیج یہی فراتے ہیں۔ حضرت امام ابو صنیفی^ہ کی روایات میں سے بھی ایک روایت اِس طرح کیہے ، براین جگہ درست نجی ہے۔اس لئے کہ قیمت کی طلب اول خرد ارسے ہوتی ہے تو خرد اربی انکا دکر نوالا قرار بایا۔لیکن بر حکم بمی بوض دیں عین کی بیع کی صورت میں ہو گا ور نہ قاصٰی کو بیرحق حاصل ہو گاکہ ان دولؤ ں میں سے حب سے مرضی ہو صلعت کی ابتداء کرے بھران دولوں میں ہے جس نے بھی طعن سے انکار کیا تو بغیصلہ واصلی دوسرے کے دعوے کے اس برلزدم کا حکم ہو گا۔ اس لئے کہ اس کا انكارعن الحلف كويا دومرك كم دعوكا اقرار موكيا-وإن اختلف في الاحبل الز واوراكر دولول كالما ختلات مرت كم بارك بين بو بجيسان مين سي ايك يدكها بوكه مرت كي تعيين ہوئى بتى، اور دوسرا كہتا ہوكوئى مرت متعين منہيں ہوئى تتى ياان كے درميان شرط خيارك اندرا خلاب واقع ہو۔ جیسے خریدار یہ کہتا ہوکہ میں کے شرط خیار کے ساتھ یہ چیز خریدی اور فروخت کنندہ منکر ہو، یا اسی طرح قیمت کے حصتہ ک وصوليا بي مين اخلات واقع بو - ايك تويد كها بوك بوك اس قدرقيت وصول كرلى اور دوسرامنكر بويوع والاحنا وي تینوں شکلوں میں بجائے تحالف اور دونوں کے قسم کھانے کے انکار کرنیوالے کے قول کو بحلف قابلِ اعتبار قرار دیاجائے گا۔ حضرت امام احداد بمى ميى فراتي مصرت امام زفرة مصرت امام مالك اور حضرت امام شافعي فرات بي كدت كبارك یں دوان کے درمیان اخلاف کی صورت میں تحالف ہو گا۔ اس لئے کہدت کے مقربونے اور مقرر نہونے کی دج قیمت میں کمی اور زیادتی ہواکرتی ہے۔ تو کو یااس اختلاف کا تعلق وصفِ تمن سے ہو گیا۔ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ اجل دمت كا جبال تك تعلق ب اسے وصعب شن قرار دينا درست منبي أكسكة كم قيمت تو فروخت كرنيوا كے احت بهوگی . اور اجل حق خراراس واخل ہے۔ اجل کے وصعبہ تمن ہوسکی صورت میں با عتبار استحقاق مجی اسے تابع اصل قرار دیاجا گا۔ <u> وَان هَلَاكَ الْمَبِيعُ شَمِرا حَتَلِفا ٓ الْإِ- أَكُر بِين كَي ملت بوصل كَ لِعِد دونوں كے درميان قيمت كے بارے بس اختلات دائع</u> بهو تو حضرت امام ابو صفيفة ا ورحضرت امام ابولوسعة عدم تحالف كاحكم فرملتة بين و اور فرماتة بين كه اس صورت مين أسكاد كرسة والے كے قول كا مع الحلف اعتباركيا جاسے وكا حضرت امام زفرو، حضرت امام الكے ، حضرت امام محروم اور حضرت امام شافعي دوان سے حلف لینے اور عقد کے فیج ہونے اور تلف شدہ بیع کی قیمت کے وجوب کا حکم فرائے ہیں۔ وان علا احد العبدين تنم اختلف في المتن الد الرزريركرده بيزكا كوصد تلف موس كبداخلات واقع مورشال کے طور بریہ خرمد کر وہ چیز دو غلام ہوں اور ان دواؤں میں سے ایک موت سے میکنار ہوجائے اس کے بعد فرد خت کنندہ اور خريدار كإ قبيت كے بارے ميں اختلاف واقع بويو حضرت امام ابو صنيفة عدم تحالف كا حكم فرمات بي .البته أكر فروحت كنت، خریدار کے کہنے کے مطابق مرخوالے غلام کے حصد کے ترک اور بقید حیات غلام خریدار کے لیکنے پر دضا مند ہوجائے اور پھر قيمت كے متعلق اختلاف بهو تو دونؤں سے حلف ليا جلئے گا . امام ابو پوسف مام ممرزٌ ، امام الك اورامام شافعي مخالف كا حكم فرات بي اوريد كربقيد حيات غلام اور تلف شده غلام كي قيمت ميس بيع كو ضع قرار ديا جائي كل بعن بقيد حيات غلام

الشرفُ النوري شرط المراك الدد فروخت كرنيوا كولوماديا جلك كاورتلف شده كى قيمت خريدار كركين كيطابق دلوادي جائيگي وَإِذَا اخْتَلَفَ الزُوجَابِ فِحِ الْمُهْمِ فَادِّعِي الزَّوجُ أَنَّهُ تَنُوَّ جَهَاباً لَفُ وَقَالَتُ تَزُوَّجَتَى مَالَعَهُن ادراً کشو بردبوی کا مبرکی بازمین اختلاف مو شو برایک بزار پر نکاح بونیکا مدی بو اوربیوی دو مزار پرنکاح کی مدعیه مربو تو فَأَيْهُمْ إِنَّاهُمْ البِيِّنَةُ قُبِلَتُ بِينَتُ وَأَنْ أَقَامًا مَعًا الْبِينَةُ فَالبِيِّنَةُ بِينَةً المُرْأَةِ وَإِنْ لَم يَكُنُ ان دونون میں سے جو می گوا میش کردے اس کی گواہی مقبول ہوگی اور اگردونون می گواہی میش کردیں تو عورت کے گواہوں کی گواہ مقبول ہوگا . لَهُمَا بِيِّنَةٌ تُحَالِفًا عِنْدَ أَبِي حِنْفَةٌ رَجِمُ اللَّهُ وَلَكُمْ يِفْسِ النَّكَامُ وَلَكِنْ يُحْكُمُ مُهُو المِثْلُ فَإِنْ

اور دولون كياس كواه نهون ير دولون اما الوصيفة وكز دمك طف كري كادرتكان توفيح منهن بوكا سرَّ على مهرمثل كالهوكا اورمبر مثل شوير كان مثل ما اعْترت به الزوج أو أقل قضى بما قال الزوج ولان كان مثل ما ا دَّعَتْ الْمُوْاءَةُ ك اقرارك بقدريااس يمى كم بون برفيله خا وندك قول ك مطابق كياجات كا . ادر ببرمثل مورت كد موت ك بقدر بوت يا زياده أَوْ أَكُ ثُرْتَضَى بِمَا ادَّعت المَرُ أَلَّا كُوان كان مَهْرُ المِثْلِ أَكُثْرِما اعترف بمالزِّج و ہونے پر دعوی عورت کے مطابق فیصلہ کیا جلئے گا ۔ اورمبرمثل کی مقدار خاوند کی اقرار کی ہوئی مقدارے بڑمی ہوئی ہواور دعوی عورت

اقلُّ مَا دَّعتُ المَزُأَةُ تُضِى لَهَا بِمَعْ الْمِثْلِ. کی مقدارے کم بی ہوتو عورت کے واسط میرمثل کا فیصلہ ہو گا۔

شويروبيوى لين مهرسيم ميعكن اختلاف كاذكر

مروي وأومي مقادك الزوجان فى المعبر الزيد الرشو بروبوى كابرى مقدارك بارسين بابم اخلاف دا قع برو جيم فاد نركا دعوى تويه بوكه نكان بن جرك رقم بزار مع ادربوى يدوعوى كرتى بوكر بزارمنيس دوبزار على قراس صورت من دوان مس عربي ايندوعوس كالواهبي كرد دووقابل اعتبارہوگا دراسی کے مطابق فیصلہ موجائے گا۔ اور اگر بجائے ایک کے دونوں ہی اپنے اپنے دعوے کے وال پیش کودیں او عورت کے گوا ہوں کی گواہی قابل اعتبار ہوگی ۔ اور اگر شو ہرو بوی میں سے گوا کسی ایک نے یا س بھی نہوں تواس موت مي حضرت امام الوصيفية فرمات مين كدوون سے علف ليا جائے گا مگر اس كى وجرسے نكاح في موسے كا حكم ند بوگا-كيونكراس جكد دوان كملف كي باعث دوان كي دعوب باطل بوكيٌّ و نكاح باتى توربا مركم بلاتعين مرد لهذااس صورت من مبرشل مقرر موكا - اب يه ديكها جائيكاكه الرمبرشل كى مقداراسى قدر موجس كاخا وندا قرار كريكا مويا قرار كرده سے کم ہوتو خا وند کے تول کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ اور اگر مہر شل کی مقدار بوی کے دعوے کے مطابق ہو یا اس کے دعوب سے بھی برطمی ہوئی ہو تواس صورت میں عورت کے دعوے کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ اورا گرم برمثل کی مقدار

الرف النوري شرط المراي الدو وت روري الم اس سے بڑھی ہوئی ہوجتنی مقدار کا شوھرا قرار واعترات کر حکاہے اور عورت جتنی مقدار کی مرعبہ ہے اس کے اعتبارے مہرش كى مقداركم ہو تو اس صورت ميں عورت كيواسط مېرم على كا فيصد ہوگا - اس كے كم عقد كاسب مېرمتل ب جي بضع كى قیمت قرارد یا گیاا ورمېرمتل تعیین کے باعث سا قط موجا یا کرتا ہے اور تعین کرده واجب موجا آ ہے لیکن ایسی صورت می کے مہرکے بارے میں شوھرومبوی کے درمیان اختلات واقع ہوا درِ دولوں میں کوئی بھی اپنے دعوے کے گواہ نہ رکھتا ہوتوعقد كىسببكى مىنى مېرشل كى جانب لامحاله رجوع كرىپ كے ادراسى كے مطابق حكم ہوگا۔ وَإِذَا اخْتَلْفَا فِي الْاَجَاكَ وَقِبِلَ إِسْتِيفَاءِ المَعْقُودِ عَلَيْهِ تَحَا لَفًا وَتُرَادًّا وَإِنِ اخْتَلْفَا بَعِدَ الاسْتَفَاءِ ادراً گرمتود علیہ کے حصول سے قبل ا جارہ کے اندرا ختات واقع ہوتو طعت کرکے اجارہ کوخم کردالیں ا درحصول کے بعد اختلات ہونے برددانوں لَمُ بِتِحَالِفا وَكَانَ القولُ قولُ المُشَا جِرِوَا نِ اختلفًا بَعَدُ استيفاً وَبَعْضِ المَعْقُودِ عَلَيهِ تحالفاً مليت بنيس كريس كر اور قول مُستا جرقابل متبار قرارد ياجائيكا ادر كيم معقود عليه كصول كربعد اخلات بوف بردونول ملع كريس كرا وراني وَضَغَ العقلُ فِيمَا بِقِي وَكِ إِن العولُ فِو المَاضِ قولُ المُسْتَاجِرِمُعَ يمين وَاذَا اختلف المَولى وَالمكانَّبُ ما خده مح اندر عقد نسخ قراره يا جليه كا ادرما من كرسكساس تول مُستاجرت الحلف قابل اعتبار قراره ياجائيكا ادراكم ال كمابت كاندر كانت في الكتابة لم يتمالها عند الحرصنيفة رَحمهُ الله وقالا رَحمهُ الله الكتابة له النه المان وتفسيرُ الكتائمة . آ قلك درميان اخلات بولة الم الومنيفة ك نزديك طعن نبيس كريس كا ادرا لم م الوبوسعة والم محرة ك نزديك طعن كرف ادرنسج كتاب كاحكم بكا اجاره اورمعًا مله كتابت وَرَمْ بَانَ اخْلا كاذكر م وَاذا اختلفا في الاجاً مُكا الله اوراكرايسا بوكم منتاجراور موجرك درميان اجرت ك ا بارمین بابم اختلات بوجائے یا ا جارہ کی مرت کمیتعلق باہمی اختلات بوجائے تراخیں جائے ولو ك كردونون حلف كري اوريدا جاره باقى ندركيس -كان اختلفايعيد الاستيفاء الور أرموجر ومحستا جركے درميان باہمي اختلات بعد حصولِ منفعت ہوا ہوتواس صورت مي دوبوز صلعت منبیں *کریں محے* بلکہ اس صورت میں قولِ م^مستا جربحلعت قا بلِ اعتبار قرار دیا جلئے گا۔حضرت امام ابوصنیف^{رح} او*رخات* الم ابولوسع بي ك نزويك تووولون كا حلف مذكر ناعياب كم ان ك نزديك تومعقود عليه كا تلف بونا تحالف بين ركا د طب اور حضرت اام محمد کے نزدمک ودنوں کے حلف ندکرنیکا سبب یہ سے کہ برجو بینج کے تلف ہونے کو تحالف سے انع قرار منہیں دیتے وواس بناربر كم خريدى تئ جيزى قيمت خريد كرده ف كى جگر ليتى اوراس كے قائم مقام بن جاتى ہے اور دونوں قيمت برطف كركيت بين . اور رماا جاره إس بس بصبورت تحالف لا زمى طور برعقدا جاره صح قرار ديا جائه كا دراس جَكْر كي تيم يشين جيه قائم مقام قرار ديا جاسك اس لية كوتيب منافع بواسطة عقد مواكرتي ب اورفسيز كم باعث عقد ما في مدر بالوقيت

الرف النورى شرح الربي الدو ت رورى ﴿ عِنْ الْوَرِي اللهِ عِنْ الْحُدُو الْمُعْ الْحُدُورِي ﴿ عُنْ الْمُورِي اللهِ عُنْ الْمُورِي اللهِ عُنْ اللهِ عُنْ اللهِ اللهِ عَنْ اللّهِ عَنْ عَلْمِ عَلْمَ عَلَا مِنْ عَلْمِ عَلْمِ عَلْمِ عَلْمِ عَلَيْ عَلْ مهى بر قرار مذرى لېزا بيع براعتبار سے تلف بوگئ ا درتحالف كاامكان منيں رہا . بس اس صورت ميں تو لِ مستاجر قابلِ اعتبار بوگا . ادركي میں بر اسام کے بعد اختلات ہونے پر دونوں حلف کریں گے۔ باقی ماندہ اجارہ کے نسخ کاحکم ہو گا اورگذرے ہوئے دیوں کے بارے میں قول محت تاجز محلف قابل اعتبار بروگا . وَاذاً اختلف المولى والمكاتب في مال الكتابة الإ الكتابة الرايسام وكم مال كتابت كاندرا قاا ورمكاتب ك درميان بالعم اختلات ہوجائے تو حضرت امام ابو حنیفہ و خراتے ہیں کہ دونوں حلف منہیں کریں گے ملکہ غلام کے قول کو مع الحلف قابلِ اعتبار قرار دیاجائے گا۔ ا م ابوبوسف المحت رام م الكي الم الكي اورام م التي اورام احت ركتا بت كے عقدِ معاوضہ ہونىكى بنار پر جو كم فسخ كے لائن ہرودنوں سے حلف لینے کا حکم فراتے ہیں اس لئے کہ عقد کتا بت بیع سے مشا بہت رکھتا ہے۔ حضرت امام ابوصیفہ کے نزدیک معادصوں میں تحاف اس صورت میں ہو تاہیے جبکہ حقوق لازمہ کا انگار ہور ہا ہو ۔ رہا بدل کتابت تو مکاتب پراس کا لزدم نہیں اکسلے کہ وہ اپنے آ عاہر: ظاہر کرکے اسے ختم کرنا چاہے تو کر دے ۔ لہٰذا کتابت کے ممعنی بیع یہ ہونیکی بنار پر دویوں صلف نہیں کریں گے۔ وَإِذَا احْتَلَفَ الِزُّوجَانِ فِي مَتَاحَ البَيْتِ فَمَا يَصُلُّحِ للرَجَالِ فَهُوَ لِلرَّجِلِ وَمَا يَصُلُّحُ لِلنِّهَاءِ فَهُولْلُمُوْأَيَّة ا دراگر شو ہر د بوی کا گھر کے اسباب میں اخلاف ہو تو جوسامان مُردوں کے لائق ہو تاہے دہ مرد کا قرار دیاجائیگا۔ ادرجوسامان ورتو کے لائق ہوتا ہے دہ موت کا وَ مَا يَصُوحُ لَهُمَا فَهُو لِلرَّجُلِ فَانْ مَاتَ أَحَدُهُمُ مَا وَاخْتِلْفَ وَمِثْتُمْ مَعَ الْأَخْرِفْمَا يصلح للرّجَالِ وَ شمار ہوگا۔ اورانساسامان جو دونوں کے لائق ہووہ مردی کا قرار دیا جائے گا اوراگران دونوں میں سے کسی ایک انتقال ہوجائے اور ایک ورثا ردوم النسَاء فَهُوَ للباقِي مَنْهَا وَقَالَ ابولوسُ عَنُ رَحِمُ اللَّهُ يُل فَعُ إلى المَرْ أَوْ مَا يَجَهَّزُ مِب متلَهَا والباقي للزّوج مَعَ يمينه سے اخلات کریں تومردوں وعور توں کے لائن سامان ان دونوں میں سے بعید صامت کے داسط ہو گا اورامام ابویوسف کے نز دیک جوبطور جمیز دیا جایا رتاب ده عورت كوديكر باقى الده شوبرك واسط بوكا-کھرکے اسبامین میان ہوئ کے باہم اختلا کاذکر ف واذا اختلف الزوجاب في متاع البيب الد ، اگرزومين كا كفرك سامان كے بارے ميں بالم اختلات بهوتواس صورت مين إس طرح كاسامان جوم دول كے داسطے اوران كے الى البوتليه وه شو برك حواله كيا جائ كا دراسُ باركين اسى كا تول قابل اعتبار موكا -مثال كےطور بروٹو بى اور متھيار وغيرہ -اوراس طرح كاسامان جوعور لون بى كے لائق ہواكر تاہے اس ميں عورت كے قول كو تابل اعتبار قرار ديا جائے گا- مثال كے طور ير دو يم ، برقع اورانكو على وغيره . اور جوسامان اس طرح كا بهوكدوه ملاامياز مردوعورت دو كون ككام آسكا بوتواس كاندر شوم كتول كو قابل اعتبار قرارديا جك كا. مثال كالوربرنقدرديي زمین وبرتن وغیره . وجه بیرے که بیوی ا ورجس پر بیوی قابض ہواس پر خاوندمتصرف ہو تلہے اوراز روئے قاعدہ مقرف

الرف النوري شرح المراي الرد وت روري 🛪 عود كاقول قابل اعتسار قرار ديا جا ماسيه فان مات احد هما الز- اگرایسا بوکشو سرد بوی میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے اور اس کے قائم مقام مرنو الے كاوارث مدعى بولواس سلسلمين فقها مركم مختلف اتوال بين - حضرت الم والوصيفة وخراق بين كرايسي اشيار جوشو مردبوي دونوں کے لائق ہوں وہ ان دونوں ئیں سے جو بقیدحیات ہو اس کو لیس گی مرنے والے کوئیں . حفزت امام ابو لورھنے و ك نزديك ايسى استيارجو بطورجميز ديجايا كرتى مول ان كىمستى عورت موگ اورخاوندكو مع الحلف دى جائيس كى اوراس بارسيس موت وحيات كا حكم كيسال بهاس التي كه بطاهري سجعا جائيكا كه عورت كاسامان جهزاس كرهردالول كي جان سے آیا ہوگا حضرت امام محر فرمائے ہیں کہ اس طرح کی چیز جو کم مرد کے لائق ہو وہ شوہر کے حوالہ کی جائے تی ا درجوعورت کے لائق ہودہ بیوی کے سپر دکر دی جائے گی اور اس بارے میں موت اور ملاق بیکسال ہیں اسلے کر دارٹ کی حیثیت عورت کے جانت بن کی ہوت ہے .حضرت امام شافعی کے زدیک سارا سامان بلا امتیاز شو سروبیوی کومت دی طور پریاے کا حضرت ابن ابی لیا فرائے ہیں کہ ساراا سباب خاوند کو دیا جائے گا۔ حضرت شرح فراتے ہیں کہ مکان عورت کو دیا جائے گا۔ اور حضرت صن بصری فرائے ہیں کرسارا ال عورت کو دیا جائے گا ورم دفحروم ہوگا۔اس طرح اسباب شوم و بوی کے سپر دکرنے اور یہ کرنے اور دے كى مقداد كے سلسلديس نقباء كے يہاں وكركرده اتوال كى تعداد سات بوككى سات فقباركى سات رائس الگ الگ ہيں۔ وَإِذَا كِمَاعَ الرَّجُلُ جَامِرِيمٌ فِجَاءَتُ بِوَلْدِ فَا دِّعاهُ الْبَارُمُعُ فَانْ جَاءَتُ مِ لِإِفْلَ مِنُ ستَّةِ اللَّهُ و ا در اگر کوئی سخص باندی فروخت کرے اور دہ بچر کوجم دے اور فروخت کر نیوالا بچر کے ابنا ہونیکا من بوجر اگر دہ فرد کی کے دنے جم بسینے کہ کے امر مِنْ يومٍ بَاعَهَا فَهُو ابنُ البَائِعُ وَأُصُّما أُمُّ ولدل الذا ويفسُخُ البيعُ وَيُرِدَ النُّنُ وَإ بِ إِدِّعا لا المنترى بچه کوجنم دے تو وہ اوا کا فروفت کننده کا قرار دیا جائیگا اوراسکی مال اسکی ام ولد قرار با کربیے نسخ شمار ہو گی اور قیت واپس کردیجائیگی ا وراگرذرفت کنده مَعَ دَعُوتَة البَّاتُعِ ٱ وُبِعِدَ هَا فَكَ عُوبَةُ البِّيامُعِ ٱ وُسِلِّهِ وَانْ جَاءَتْ بِهِ لا كُثْرِمِنُ ستةِ التَّهُو وَلاقَلَّ كساخسانة فرير يوالا مع يو اوه اس كربعد دعوى كرس و فروفت كرنوا ك دوى كواد ل قرار ديا جائياً ادراكره ميم مسين عداره ادردرس مِنُ سنتينِ لَحُرَنَقَبَلُ دَعْوَةً ٱلبَارَمُع فِيهُ إِلاَّ إَنْ يَصَدَّقَهُ الْمُشْتَرِي وَانْ مَاتَ الوِل كُ فا دِّعَاهُ البا رَمْعُ مع کم المد بچکو جند دع او فردفت کنده کا روی تا بل قبول مرجوا الا به کور ماری باقع کے قول کی تقدیق کرتا ہوا دراگر بچد کے مرتبے بعد فردفت کندہ وقَدْ جَاءَتُ بِهِ لاقلَّ مِنْ سِنةِ أَشْهُ لِكُمْ يَثْبُتِ النسِبُ فِي الولدِ وَلا الاستيلادُ فِي الا مِ وَانْ مَا تَب على بواور چيمينے سے كم ميں است جم ديا بولو بجدك نابت النسب بون اوراك مال كے ام دلد بون ميں وعوى قابل قبول زموكا اوراكر مال ك الام فادَّعا لهُ البَّا يُمُ وقَل جَاءَتُ بِمِ لاقَلَّ مِنْ سِتَّة ٱشْهُرِيتُبُكُ النسبُ منه في الولدِ واحك لا انتقال کے بند فروخت کندہ بچرکا مرحی ہوا در د لبدفروختگی) اس جدا ہ سے کم کے اندر اسے جنم دیا ہوتو بچرا سے گابت السب ہو کا اور فروخت کندڑ البَّائِعُ وَيرة كِلَّ النَّهِ عِنْ الْي حَنِيغة رحمهُ اللَّهُ وَقَالًا يرة حقبةُ الولْي وَ لايره حصة الأُوَّر اسے *کے کو گل* قیمت والبس کردیگا حفرت امام ابوصیفی میں فرماتے ہیں اورحفرت امام ابوبوسفٹ اورحفرت امام نور کرنے کردیک بجے کے حصہ کوواہس کرسگا

و من الاعلى نسب احدِ التّو أَ مُكِن يتنبُ نسبهما مِنها ومنها ومنها . ادر ال ك حد كوابس نبي كريمًا اورج تخص حرفوال كجوي مي الك كجو ك نسب كا معى بوتودونول ك نسكرات أبت قرارويا جائيًا. واذا باع الرحل جادية إلى الركوني شخص ابنى باندى فروفت كرك اور كيروه بع ك دن سے چھ مہینے کی مرت ہے کم میں بچر کوجنم دے اور فروخت کنندہ بچرکے بارے میں آپن بونيكا منى بُوتو استحسانًا س لرائع كو فروخت كننده كا قرار ديا جائے كا دريہ باندى اسى كى ام ولد شمار مو كى اوراس كے نتيجہ ميں بيع ضنع بوكر قيمت كى والسبى مو جائے گى . حضرت امام زفر اور حضرت الم الك ت حضرت الم شافعي اور صرت الم احرُ فروخت كننده ك دعوت كو باطل و كالعدم قراردية بين از روئ قياس توميي كلم درست معلوم بوتاب اس لي كدفرو فت كنزه كاباندى كوبيدينا كوياباندى كي ام ولدند بونيكا اعترا نب المذاسان اعترات وربعدك دعوب كردميان تناقض نظرا تاب اوراسخسانا اس حكم كاسب به بي كرجهان بك استعرارها كاتعكن سنه وه الك يوشيده مات سنه واسط اس تناقض سه ميلوتهي كي جائ كي اور فروخت كنزه كي كمكيت میں رہتے ہوئے استقرار حمل کی علامت بچے کا بعد فروحتگی چید ماہ کی مرت سے کمیں ہوناہے اور بانغ کے دعوے کو درست قرار دينے كى صورت ميں كما جائے كاكم فروفت كنندوية دراصل ام ولدكى سيح كردى اور مدرست نہيں . بس اس سيع كو فضع قرارديا جائے كا ورقيمت كى والبكى لا زم بوكى اوراس سلسليمين خرمداركا دعوى قابل اعتبار ند بوكا چلساس كادعوى فروخت كننده كے دعوے كے ساتھ ساتھ ہويااس كے دعوے كے بعد كه فروخت كننده كا دعوى برمورت مقدم ہےلیس اسی کو ترجیح ہوگی۔ وان جاءت بدلا الصار من ستة الواورا كرايسا بوكه بالذى فروختكى كه دن سے جم مينينے سے زياد واوردوبرس سے كم كے افرر بچکوجنم دے اور فرو خت کنندہ مدعی ہو ہو اس کا دعویٰ قابل قبول مذہو گا۔ البتہ اگر فرمداراس کے دعوے کی تقدیق کرے و قبول موكا اسواسط كريهال اس كا حمّال حرورب كه استقرار حمل فرو فت كننده كي ملكيت كرام بين مهوامو. للذااس كى جانب سے عدم وجود جت كے باعث خريد نيوالے كا تصديق كر بالازم سے و درخريدار كے تقديق كرنے برجي بانع سے نابت النسب اور آزاد قرار دیا جائے گا ور بچہ کی ماں ام ولد شمار ہوگی اور یہ بع باطل و کالعدم ہوجائے گی۔ وان مات الولى فأ دعا البائع ألا - الربيك انقال كه بعد فروخت كننده مدعى بوية بجراس سے ثابت السنة بو كا اسك كم موت کے باعث اب اسے اس کی صرورت منہیں رہی ۔ نیز ال مجی ام ولد ثابت منہو گی ۔ اسلة مكروه بچرك تا بع ہے ۔ اوراگر مال مرجائے اور مجر فروخت كنزه كچ كا مرعى بواورير كي بعد فروختاكى چھ مبينے سے كم ميں بيدا بوابو يو تا بت السب موجائے كا. كرآ زادى ميں بچه كى حیثیت اصل كى ہے اور مال كى چیٹیت تا بع كى ۔ اسى واسطے مال كا انتساب بجه كى جانب ہوتاہے۔ ومن ا دعیٰ نسب احل البتو أمین الز اگر کوئی باندی حراد ان بحول کوجنم دے ادر بھروہ ایک بچیکا مرعی ہو تو دویوں ایک نطعه سی ہونے کی بنار پر دونؤں اس ہے نابت النسب ہوجائیں گے ۔

αποραστορομος συστορομος συστορομομος συστορομος συστορομομος συστορομομος συστορομομος συστορομομοι συστορομομο συστορομομο συστορομομο συστορομομο συστορομομο συστορομομο συστορομο συστορο



ووو من الغرف النوري شرح الله ١٥٠ الدد وسروري من النِّسَاء ومِنهَا الشَّهَا وَ قُرِيهِ عَيِّبِ الْحُكُ وْ وِوَالْعَصَّا صِ لَفَيِّبِ كُنِيهَا شِهَا وَ قُرُ رَجُلَيْنِ وَلِاتَّفَّيْكُ فِيهَا نابل قبول سبس ادران مس سے باقی شہا دت حدود و قصاص ہے کہ اس کے اندر دو مردوں کی شہادت قابل قبول ہوگی ادراس میں شَهَا < لَا النسَاءَ وَمَاسِوي ذ لك مِن الحقوقِ تَقْبَلُ فِهَا شَهَا < لاُّ سَرَجُلْيُنِ ٱ وْسَرَجُل وَامْرأتكن عور لآل کی شهادت قبول منبس کی جائیگی ۱۰ دراس کے سوا مرحقوق میں رو مگرود ں کی شہادیت یا ایک مرد اور دوعور ہوت کی شہات سَواء كَانَ الْحُتُ مَالاً أَوْ غَير مَا لِ مثلُ النكام و الطلاق والعثاق و الوصيّع في تبول کی جائے گی جاہے وہ ال حق ہو یا غیر مال مثلاً نکاح ، طلاق اور قباق اور و کالت اور وصیت ۔ و و و مع الاان يجب ال يشهد بالمال الانسرة مال براازم دخرورى م كشهادت دى ا جائد اوراس مي الريز عمر المراكام ماليا جلك وجديد عيد كم ال العلق وي عقوق کے زمرے سے اوراس میں کتمان اس کی گویاحق تلفی ہے۔ اس واسطے شرغا اس میں سنباد ت مذوسے کی گنجائش سنبیں دى كى شابرشها دت ين ال لياب - كي . يه دكها جاسة كه اس ين سرقدكيا - اس اي كه لفظ اخَدَ " يصفان الاوجوب بوتاب. اورلفظ سرق " قطع كاسبب، ودايسام كاندرجو قطع كاسبب بوكتمان كو باعث استماب قرار دياليا. والشهادة على مواتب اله مراتب كوابي جار قرار دين كئه داء شها دت في الزنا واس بي به لازم ب كد كوابي دين والے جارم د ہوں ۔ اس میں سی عورت کی گوائی قابل قبول مذہو گی ۔ ایت کریمیہ فاستشہدوا علیہن اربعة منکم --رسوئم لوگ ان عورتوں بر جارا دی اپنوں میں ہے گواہ کرلوی میں چار کی تقداد کی هراحت موجود ہے ۔اوران گواہوں كم د بوك كاس سے نشان دى ہوئى كه ارتبعة مع الماء آيات اور عدد يراسى وقت تاآيا كرتى ہے جيكم عدود ىددمۇنٹ نەببو ملكەندكرىبو بە ومنها الشهادة ببقية الحدود و العصاص الورا ورحدودو قصاص كاجبال تك تعلق ان من ماركوابول كي صرورت سنبي ملكتر توت كے لئے دومردوں كى شمادت الكررہے ان بي مي غوروں كى كواي قبول سي كيائے كى -ارشاد ربان واستشهر واشهد بين من رجالكم من مردو ل كى صراحت . وما سوى ذ لك مِن الحقوق الإ - فربات بي كدان كرسوارا ورجو دوسر حقوق بين ان مين كواي كيلة مردون ك تخصيص مبيل بلكه مردون كے سائمة الريعين عورتين موں او ان كى گوائى قبول كى جائے گى . مثال كے طور ير الى حق ق كه ان مين اكب مرد اور دوعور لو آل كواي قابل قبول قرار دى كئي اسى طريقة سے سبت عير الى حقوق . مثال ك لورېرنکا چ[،] طلاق عِمّا ق، د کالت، وصيت وغيره که ان مين اگرگواه د د مرد نهمون ادرايک مرد اورد دعور تمين مو^ن تب يمي قابل قبول بوكى - ارشا دب به واستشهد واشهيدين من رجالكم فان لم يكونا رجلين فرحل و امرا أنين "

داور دو شخصول کو اپنے مردوں میں سے گواہ دمجی، کرلیا کرو بچراگروہ دوگواہ (میسر) نہوں توامک مرداور دوعورتیں دگواہ بنا **کی جائیں** ہے۔ حضرت امام الکیے اورحضرت امام شافعی چے نزدیک عوراتوں کی شہا دیت مع الرجال محض اموال اورتو آنج اموال میں معتبر ہو تی ۔ حضرت امام احمد کی اس میں دوروایتیں ہیں۔ ایک اصاف سے کے موافق ہے اور دوسری شوافع کے ۔ احبا ویق فراتے ہیں کہ امرالکومنین حضرت عمر اورامرالکومنین حضرت علی کرم الشروجہدنے نکاح اورجدائی دو کؤں میں عور لوّ س کی شہار مع الرجال درست قراردی ہے۔

وتَقَبِلُ فِي الولادَةِ وَالبِهَاسَ ةِ وَالْعَيُوبِ بالنسَاءِ فِي مَوْضِعِ لا يَطْلع عَليهِ الرحَالُ شَهَاءةً إمُوامَّةً اور ورت کی شہادت قبول کی جائے گی والادت اور بہارت اور عورتوں کے ان میسوں میں جن سے مرد آگا و منیں ہوتے محض ایک عورت کی وَاحِدُ إِهُ وَلا بُدَ فِو لَكِ صَلَّم مِنَ الْعَدَ الَّةِ وَلَفْظِ الشَّهَا < وْ فَانَ لَمُ بِذَكْ وِالسَّاهِدُ لَفُظَّةً شبادت ـ ان تما مين عدالت اورلفوشهادت ناكريرب - للندا اكر كواه لفوشهادت كے بغر كي كوس واقت مو ل يا الشهاوة وقال أعُلَمُ أوْ التَيْقَنُ لَهُم تُقَبَلُ شَهَا وَسُمَّا وَقَالَ ٱبْوُحَنِيفَنَا رَحَمُ اللَّهُ يقتصِ والحاكِد مجے متن ہے تو اس کی شہادت قابل تبول نہ ہوگی ۔ اور حصرت الما الوصيفية کے نز دیک حاکم سلمان کے ظاہرا عَلَى ظاهِرِعَلَ الْسَهُ المُسْلَمِ إِلَّا فِي الْحُكُ ودِ وَالْقَصَاصِ فَانَتِكَ يَسُأُ لُ عَنِ الشَّهُودِ وَإِنْ طَعُ الْخِصْمُ عادل موسة كوكا في قراروس البة صدود وتصاص مين شابدون كے متعلق مسلوم كرك اور مدعا عليه شابدول مين طعدزني فيهم يتدأل عنهم وقال أبويوست وعيم من رحمه مكا الله الأبكا أن يسأل عنهم في السرة والعلانية مرے توان کے مالات مضعلق پوجھے اورامام ابویوسوچ وا مام محمد کے نزد مک شاہرد کئے ہاریس خفیہ اور علی الاعلان دریا فٹ کرنا لازم ہے۔

ا ورامام احده است مبتر قرار دیتے ہیں ، اور دوعور میں نہ موں تو اس میں ایک آزاد مسلم عورت کی شہا دت بھی کا فی قرار دی جائے کی ۔ صدیف شریف میں مجی ان جزوں کے اندر صرف عور توں کی گواہی درست قراردی گئے جن کی جانب مرد بنے ويجد سكة وحضرت المم شافعي فرمات بين كه دوعور لون كوامك مردك برابر قرارد يالكياا ورجحت ايك مردى شهادت كوقرار منہیں دیاجا ما بلکہ دوم دوں کی شہادت جمت ہوتی ہے بس عور یوں کی تعداد چار ہُونی چاہیے ۔ حضرت امام الکٹ کے نز دیک جب مرد ہونے کی قیدنہ رہی تو عدد کا عتبار رہا ۔ بس بجائے ایک کے دوعور تیں ہوں۔

ولابدى ولابدى ولابدى العدالة الإ الواس كسابق جارون وكركرده مرات من متفقه طور برسك زديك يه شرط و فردى **ہے کہ لفظ انتہد مضارع کے صینہ کے سائد کہا جائے ۔ اس کے بجائے لفظ آعلَم یا انتِقَان کینے کو کا فی قرار نہیں دیا جائیگا۔** علاوه ازيس است بمى شرط قرار ديا كياكه شابد عا دل بو-

الرد و الرف النورى شرط المورى الرد و الرد و المردى المرد و النورى وقال الوحنيفة يقتص الحاكم على ظاهِم عَدَالة المُسْلَم الح - حض الم الوصنيف كزديك حدود وقعاص علاوہ میں قاصی کو چاہئے کہ اگر مدعا علیہ شا برکے بارے میں نکتہ چینی مذکرے نوّاس کے متعلق زیادہ چھان بین میں مذیرے ا در محض ظا حرًّا عا دلّ ہوئے کو کا فی قرار دیے ۔ دارقطنی و عیرہ کی روایا ت سے اسی طرح تبابت ہے ۔ حصرت امام شا فعی ا ورحصرت امام اُحدٌ فرماتے ہیں کہ شاہدے عادل ہونیکے بارے میں خفیہ بھی لوگوں سے نعتیش کرے اور علا نیر کھی کرے ۔ اِس سے قطع نُظر کہ مدعا علیہ گواہ برگونی نکتہ چینی کرے یا نہ کرہے مہرصورت تفتیش کرے اور لوگو بہے اس کے بارے میں دریا كرك بمفتى به تول مبى سبر - حصرت امام البويوسف اور حضرت امام محرة بمي مبى فيرمات من كرمرا اورعلانية ورياف كرزا ضروری ہے فضیدریا فت کی صورت یہ سے کہ قاصی جمان بین کرنیوائے کے پاس گریر تصبح اوراس میں گواہوں کے نام ونسب اور طبیه تحریر میوا و را س مسیحد کا تذکره حب میں یہ نمازیر هاکرتے ہوں۔ اور چھان بین کر نوالا گواہ کاعادل یوں لکھے کہ یہ شامدعا دل ہے اوراس کی گواہی درست ہے اوراس کو عاول یا فاسق ہوئے کا علم نہ ہوتے میستورالحال تحريركردك اورفشق كاعلم بوتو صاحت كردے ورمذ سكوت كرے تاكدم سلمان كى يرد ہ يوشى رہے۔ وَمَا يَعْمَدُ الشَّاهِ لُ عَلَى ضَرَبِينِ أحدُ هُمَا ما يَثْبُتُ حُكم لا بنفسه مثلُ البِّيع وَالا قرَابِ الْغَصِب ا ورشا برحس کی شها دیتر کا متحل ہوتا ہے اس کی دوتسیں ہیں .ایک تو وہ جس کا فی نف جکم ٹابت ہوجا پاکرتا ہے مثلاً بیع اورا قرار اور فضب وَالْقَتْلِ وَتُحْكُمُ الْحَاكَمِ فَا ذَا سِمَعَ ذَ لِكَ الشَّا هِنْكُ أَوْسِ الْهُ وَسِعَةُ أَنْ يَشْهِدُ بِهِ وَان لَمُ يُشْهِدُ اورتس أور حاكم كا حكم للنزاكواه الخيس في يا ديكه كرانكي شبادت ديسكما يتواه اس كاشابر ند مجي بنايا جا يم. عَلَيهِ وَيقولُ الله مان ماع وَلا يقولُ الله مَكُ في وَ من مَالا يتنب حكم من بنفسه مثل التهادة ا در شاہر کے گامیں شہا دت دیتا ہوں کہ اس فروخت کیلہے اور پیمنیں کے گا کہ مجھے شامر بنایاہے۔ دوسری قسم وہ جرکل فی نفسہ حکم آبت ؟ عَلَى الشَّهَا وَ وَفَا ذَا سَمِعَ شَاهِدًا يَشْهَدُ بِشُوءً لِمُ يَجُزُّ لَهُ أَن يَتْهِدُ عَلَى شَهادُ تَهِ إِلَّا ان يَتْهِدُ نهیں ہواکر ما مثلاً شہادت علی استہاد ہ لہذاکسی چیز کے گو اہ کوشہادت دیتے ہوئے سنکراس کی شہادت برستہادت دینا درست مہیں الآپیکر وَكُذُلِكُ لُوسَمِعَمُ يِشْهَدُ شَاهِدُ اعْلَاشْهَا وَتِم لَمُريسِع للسَّا مِع أَنْ يِشْهَدَعُكُ وْلِكَ وَلَا يَكُلُ الشَّا وه است شابد بنالے اورا يسے بى اگرشا بدكوكسى شہادت برشهادت ديتے ہوئے سنكرسننے والےكيك شهادت كالمجائش بنيس اورشا بد إذَا رَأَى خَطَّمُ أَنْ يَشْهُدُ إِلَّا أَنْ يِدْكُرُ الشَّهَادَةُ. كيك إبنا خطاد يحوكر شها وت ديناو رست نهين الآيه كه اسے شها دت اچھي طرح يا دمود . و ما يحمد له الشاهد على ضريكين الإنه فرلمة بين كد كواه جس شرك باريمين كوائي و فروسي من الميك تواليسي شريب كم كاجهان تك تعاق من كالم كاجهان تك تعاق من الميك تواليسي شريب كالم كاجهان تك تعاق من الميك الميك تواليسي شريب الميك تواليسي شريب الميك تواليسي من الميك تواليسي تواليسي من الميك تواليسي تواليسي من الميك تواليسي تواليسي من الميك تواليسي تواليسي تواليسي تواليسي تواليسي تواليس ہے وہ صاحب حق کی شہادت کے بغیر فی نفسہ تا بت ہوجا آ ہو۔ مثال کے طور پر بعے بے ا قرار ہے۔ اسی طرح ماکم کا مکم

الرف النورى شرط الموت الدو ت رورى الله اورقتل وخصب وغیرہ ۔ دوئیری قسم وہ جس کے اندر کلم فی نفسہ نا بت منہیں ہو تاہے ملکہ اس میں اشہا دکی نہی احتیاج ہوتی ہو۔ مِثال کے طور ریسی کی گواہی برگواہی۔ تو میہلی قسم کا نو حکم یہ ہے کہ شا بر کا محض س کر بھی گواہی ڈینا درست ہے۔ بشرطيكه محض سننے سے ان كا علم ہو جائے مثال كے طور پرا قراريا ہي وغيرہ .ادر بذريعہ ديكھنے كے علم ہو جائے تو محض ديجي کر می گوابی دینا درست ہے۔ کمٹال کے طور پر قبل اور غصب وغیرہ ۔ البئد دوسری قسم میں بہلی کے اعتبار سے یہ فر ت سے کہ اس میں اس وقت تک گواہی دینا درست نہیں جب یک کہ اسے شا مرہی ند بنالیا جائے۔ م المرابع المرابع المرابع الموسيفية فرمات مبي كد كواه محض ابنى تخرير ديجه كركوابي در والم الويد درست سنیں اس نے کہ آیت کریم الاکس شہر بالی و میم تعلمون میں علم کو شرط قرار دیا گیا۔ اور وا تعدب یک پوری طرح یا داور دین میں محفوظ ندہو صحح معنی میں علم ہی نہ ہوگا - حصرت امام الویوسون اور حصرت امام محرر اس شرط کے ساتھ اسے درست قرار دیتے ہیں کہ تحریراسی کے باس حفاظت سے ہو اور دعویٰ مرسمیا اے کے باعظمیں ند بہونی ہو درندان ك نزديك بمى عرم جوازكا حكم بو كالدبعض معتبركتب فقيمي اسى كومعتبر قرارديا كياب. وَلَا تَقْبَلُ شَهَاءَةُ الأَعْلَى وَلَا المَمَلُوكِ وَلَا الْمَحْدُ وْدِ فِي الْقَذَا فِ وَإِنْ تَاب وَلاسْهادةُ الوالد

كُلاتْقبَلُ شَهَاءَ ةُ الاَعْمَى وَ لَا المَهَلُوكِ وَ لَا الْمَهُولُ فِح فَى الْقَدَنُ فِ وَرَائَ قَابُ وَلاَ شَهَاءَةُ الوالِدِ ادر ابنا ادر عليك اور عدود في القذت في شهادت تبول بنبي بجائي الرجيد وقد بركو جابو والرفقيل شهاءَة أكوالله وكلاشهاء وَ أكول الله والمحتاج الربيط في المنظمة والمنها والمنهاء والمنهاء والمنها والمنهاء والمنها

إِلَّا الخطابِيِّةِ وَتُقْبِلُ شِهَاءَةٌ ٱهْلِ النِّرِيِّةِ بعضِهم عَلَى بعضٍ وَإِنِ اختلِفَ مِلَاهُمُ وَلَا تُقْبَلُ سوائے خطا بیہ کے قابلِ تبول ہوگی ۔ اوراہلِ د مرس سے بعض کی شہادت بعض پر قابل تبول ہوگی اگر جدان کے ذہب الگ الگ ہوں ، اور شْهَادَةُ الْحَرْبِي عَلِوالْ فِي وَانْ كِانْ الْحَسَنَا تِ الْحَلْمَ الْمَارِينَ السَّيِّئَاتِ وَالرَّجُلُ مُنَّن يَجِتَنَكُ حربی کی شمادت دی کے میں میں قابل قبول منہو گی ۔ اگر کسی کے دستا سیئات سے زیادہ ہوں اور وہ کیائز سے اجتناب کرتا ہو تو اس الكَبَامِرُ قُبِلَتُ شِهَا دَتُمُ وَإِنَ ٱلْحَرِّ بِمعصِيّةٍ وَتُقْبَلُ شَهَا دَةٌ الاَ تَلْفِ وَالْحَمِيِّ وَوَلَكِ ك شبادت قبول كى جائيگى اگرچه اس سے كنا وصغيره سرزد بوت بوس - ا ورغير مختون كى شبادت قبول كيجائيگى اور خصى اورولدُ السّرِنا كه شدكا كه تُو الحكُنتي حجاً شِزَرَةً أَ الرّ نا اور خنیٰ کی شہادت ورست ہے۔ قابل قبول شهرادت اعظ ناقابل قبول شهاد كاذكر لغت كى وضحت : - شهادة : كوابى - اعمى : نابينا - المحدود فى القذوت : كسى تهم كرنيكى بناربر جے حدلگ جي بوء آخ : معانى عقر: چيا - نزة : بؤسر الك قسم كاكھيل جے اردشير سنبابك شاوا يران في ايجا د كياتها - مقامر : حرّا كهيلغ والا - الأقلف : بضنه ،عضوتناسل كي بري كمال والا فَ لا تقبِل مشعاد لا الاعلى الد - حضرت الم ابوصفية اور صرت الم محر مشرك نزديك البيناكي كو ابى مطلق طور پر اور طالك قيدك نا قابل قبول قرار دي من حضرت الم الك مطلقاً قابل قبول قرار دية بين اس الح كركوابي كاجائز بهونا عادل بون اورة كات کے اعتبار سے ہے اور نابینا ہونیکا جہاں تک تعلق ہے وہ عدالتِ میں مانع منہیں جھزت امام ابویوسعی اور حضرت ا مام شا فعی کے نز دیک اس کی گواہی کے تحل کے وقت بینا ہونیکی صورت میں اس کی گوا ہی قابلِ قبول قرار دی آگا گى - حضرت امام ابوصنيفية اور حضرت امام محدة اس كى كوابى مقبول مد بيونيكى وجديد قرار دية بين كرجس كيليدى جارى ہوا ورهب کیردی جاری ہوان کے نیح مع الاشارہ المیازی احتیاج ہوتی ہے اور نا بینلسے مع الا شارہ یہ امتیاز تمکن ہنیں اس كے محص آواز كے ذريعه التياز كرنامكن ہے تو اس كا امكان ہے كہ خصم و مدمقابل اپنے فائدہ كى خاطرات كسى بات كى تلقين كرك در آوازوں ميں باہم من بہت ہواكرتى ہے اس واسطے اس كا گواہى قابل قبول نہ ہو گی۔ ولاالمعدود في القذف الدعوان محدود في القذف كي كوابي قابل من بوكي خواه وه لوب بري كيون مركيكا بو-امام مالك ،امام شافعي اورامام احديد كنزومك ما سببونيك بعداس كي وابي قابل قبول بوگ. يدائم ارشاد ربان والقبلوا لِمُحْ شَهِ إِدةُ ابدا وَاولُكُ هم الفاسِقونَ الاالذينَ تابُوا " بين موجود استِشَاء " لا تُقبلوا " اور" اولئك هم الفاسقون " وولوں کی جانب لوٹاتے ہیں۔ اوراحناف محض اولئات صم الفاسقون کی جانب لوٹاتے ہیں۔ اس مطلب یہ ہو گاکہ نائب

كركے اس كى كوابى نا قابل قبول قبرار دى كئى ۔ حدیث شریف میں ایسے مردوب اور عورتوں پر لعنت كى كئى سے ۔ اُسى طرح اس بین وبو حد کرنیوالی تورت کی گو آہی قیا بلِ قبول مذہو کی جومیت پر رونے کی اجرت لے کراس پر آنسومبائے اور مین کرے اورالیے ہے گانے بچانیوالی عوِرت کی شہا دت قبول منہیں کی جائے گی۔ تر مذی دعیرہ کی ردایت میں ہے کہ رسول اللّہ صلے السرعليه وسلم في ان دوآ وازوں كى مانعت فرائى علادہ اربى ائ شراب بوش اور بهيشه نشه ميں رہے والے كى گواى بھی قابلِ قبول نہ ہوگی ۔ اسی طرح وہ تنخص جو پر ندوں کے دربعہ با زیاں لگائے مثال کے طور پر کبو تر باز و عیرہ اور اسے کھیل وا جرت کا ِذریعہ بنائے۔اس کی گوا ہی بھی قابلِ قبول نہ ہوگی اورالیسے ہی لوگوں کی خاطر گانے بجابے والے کی شہار قِابلِ قبول نہ ہوگی۔ اِس سے قطع نظر کہ وہ اس پر اجرت لے یا نہ لے۔ اسی طرح السے شخص کی گواہی قابلِ قبول نہ ہوگئ جوكبيره اورواجب الحدكيا بول كاارتكاب كرتابو واوراسى طرح حاكمين بغير كيرو و عدافل بونيو الماكي كوابي قابل قبول سنين ما بن جائے گ. وتقبَلُ منه عَامَةٌ أَهِلِ الآهواءِ الزَّاعواءِ الزَّاعوانِ اللَّه إِن يعني مرجمُهُ ، قدريه وخوارج وغث كي كوابي مطلقًا قابل قبول ہے مگر شرط یہ ہے کہ ان کے عقائد کفر کی حد تک منہو نے ہوں اور عقائد کے اعتبارے وائر ہ کفریس واض نہ ہو گئے ہوں ا امشا فعي مي نزديك ان ك شديد فسق كى بنار بران كى گوا بى قابل قبول منهوكى البته روافض كى جماعت خطابيه كى كواې قابل قبول مذموكى كريه كذب ميمهم مين. وتقبل شهادة اهراك متر الم عندالا حادي الم ومي بعض كي واي بعض يرقابل قبول بوكى الرج المال ك دينيس اخلات مي كيول نهو الكفر لمة واحدة "كى روسي مكيد مصرت المم بالك اور صرب الم شافون وي كان اس ہونیکی بنا رپرشہادت قابلِ قبول قرار نہیں دیتے ۔ احنا ہے اس کے جواب میں فرلتے ہیں کہ ذمی کا جہاں تک تعلق ہے وہ ایا ادراية تحديث نابالغ بحول كاولى بوتاب اوراس كى يدولابت درست بواس اعتباري اس مريركوابى كى الميت بعى سوگ رو گیا فست کامعا لمدتواس کانعلق اعتقاد سے ہے اور یہ گواہی میں رکا و ط منہیں ۔ البتداگر دارالحرب کا عیر سلم باشذہ رحربى دى بركواى دى تووه قابل قبول ناموكى . وَلَقَبِل سِسْهَا وَ لاَ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ عَرِمُحَتو نَ اورولدالزنا اورضَتى ميس الركوني كوابيدكوا إلى ورست اورقابل قبول ہوگی۔احنات میں فراتے ہیں۔ وَإِذَا وَافْقَتِ السَّهَا وَلَا الدّعوىٰ تُبِلَتُ وَإِنْ خَالفَتْهَا لَكُم تُقْبُلُ وَيُعْتَبُرُ الفاقُ الشاهد ين في ا در شها دت دعویٰ کے موافق ہونے بر قابل قبول ہوگی اور مخالف ہونے پر قبول منہیں کی جائیگی۔ ۱ ما ابوصنی فی محرز دیک لفظا اور معنی

الرف النورى شرح المرد و من رورى

ہونیکے بعداس کا شمارالٹرکے نافر انوں کے زمرے میں ندرہے اگرچہ سابق قدف کی سزاکے طور پراس کی گواہی بھر بھنا قابل

ولاتقتبا بينها وقي عنتن الخوتول اورفعلا عورتون مشابهت اختيار كرنيواك ولمعون فاست كزمر مين افل



ازده سروری 🙀 😋 ه الشرفُ النوري شريع مہویذان کے درمیان تفظی اعتبارہے کو پی اختلاف اور فرق ہوا ور منطے کے اعتبار سے کوئی فرق آربا ہو۔ اگر فرق ہو کا توان مے نزدیک پدگواہی نا قابل اعتبار ہوگی-امام ابویوسفیج ، امام محت شد، امام مالک ع، امام شاُ فعی ' اور امام احرم خرمات ہں کہ اگر صرف نفظی اعتبار سے انکی گوا ہیوں کے درمیان موافقت ہومعنوی اعتبارے موافقت مذہو ترجی کا فی قرار دىي گے اوران كى گواہى قابل اعتبار سوگى ان اير كے اس فرانے كامطلب يہ ہوگا كہ اگر ايك شاہدنے تعليك دى لفظ استعمال منبيل كيا جودوس بين كيا تحا بكه اس كم مراد ف كوئ دوسرالفط استعمال كرليا مكراس كي وجرس مغيرم اور افادة مطفي كوئ فرق منين آياتو اسمعتر قراردي كل مثال كے طور يراك شامد كوابى مي لفظ عطيه استعمال كرے اور دوسرا بجائے اس كے لفظ " بب" استعال كرے تواسے قابل قبول قرار دس كے -فان شهداحدهما بالعي الزء اگردوگوا بول ميس سامك كواه مزارى شهادت دس اوردوسرا بجائ مزارك دو ہزار کی شہا دتِ دے رہا ہو تو دونوں گوامپوں میں الفاظ کے اختلات کے باعث حضرت امام ابو صنیفہ م کے نزد کے یقبول شہر کی جلیج گئی کیونکہ اس لفظی احملات سے معنوی اختلات کی نشان دہی ہوری سے اور اس کا مشاہدہ ہے کہ كوتى بحي اكب ببزاركود وهزار منهي بوليا - امام ابويوسف اورامام محرا اورائر ملانه اسير قابل قبول قرار ديتي بين اسس واسط كدوونون كوا بمور كاايك ہزار برا تفاق ہے كيونكد دوہزارك ذيل ميں ہزار بجي آگئے ۔ اور رمااضا فہ تواس كا كواه الك ہے ۔ بیں جب دوبوں گواہ متنفق ہیں بین ہزاریر اس کے نابت ہونیکا حکم ہوگا ۔ ا دراگران شاہدوں میں سے ایک تو ہزار کی شهادت دے رمام و وردوسرا دیرہ مزار کی اور دعوی کر سیوالا دیرہ مزار کا مدعی موتو متعقد طور برشها دت مزار برقابل قبول ہوگی ۔اس واسطے کہ دولوں گوا ہوں کا ہزار ریفظی اعتبارے بھی آنفا ت ہے اور مضا کے اعتبارے بھی کیونکر الق اورخسما ودوالك الكيمل بي ادران من عطف جمله على الجملي الدرعطف سيهلا تابت بوجابات. وإذاشهد بالب وقال احدهما قضاء منها خمسما في الداكر دوشا برمزار كي شهادت دين اوران من اك اسكسائة يم كيكركديد يانجوى وصوليا بي كريكالة مزاريردولول كى شهادت قابل قبول موكى كداس بردولول شامرمتفق مين اور ا کمپ شامه کے اس کینے کو کم بیایخیہ کی وصولیا بی کر حکا ناقابل سماعت اور ناقابل اعتبار قرار دیا جائے کا اس واسط کراس میں اس کی چینیت مستقل شام کی ہے ۔ اور شہادت محض ایک سے اور ایک کی شہادت قابل اعتبار نہیں ۔ البتة اگردوس نے مجی اس کے مطابق شما دت دیری تو قابل قبول ہوگی . وإذا منهد شأهد إن ان من يدًا الإ - اكردوشا مراة زيدك قل كمتعلى يشرادت ديس كدوه مثلاً مكمكرمين قل كياكيا اوراس كيرعكس مقام قتل سے اخلاف كرت موسئ دوگواه يشهادت ديں كدوه مكر مكرم ميں منبس كوفيي قتل كياكيا اوربقرعيدكي دن ِقتل يرجاره ن منفق بول حرف دبگري اخلاف بوا وريدسب شا برحاكم كے سامنے شہادت ديں تواس صورت مين حاكم ان كواميون كونا قابل قبول قراردك كا اس واسط كد الكي شخص دوباردومقامات برقتل منين كيا ماسكتا ا دراس صورت میں اكي شهادت كا غلط ادر جموت ہو نالقيني ہے مگران دولوں میں وجہ ترجیح موجود مہیں بیس دونوں کے نا قابلِ اعتبار ہونے کا حکم کیاجائے گا۔ اوراگرایسے ہوکہ ان دونوں میں ایک کی گو اہی اول پیش ہو چکی ہو

الرد و من النورى شرح المرد و من دورى الله و و و المرد و ا دراسي كى بنيا دېرحاكم نے فيصله كرديا بهواوربعد فيصله دوسرى شهادت سامنے آئے تو يه دوسرى شهادت ناقابل قبول بوگى كم سيلى شهادت كابوج فيصله حاكم راج بونا واضح بوكيا و اوراس مع القاضي الشهاد كا الزو فرمات مي كراليي شهادت قابل قبول نه بوگ جس كامقصود محض كسي يرجرح بواوراس جرح سے الله تقالے کا حق یا بندہ کا کت تا بت کرنا مشار مذہور ولا بجوئ اللشاهد ان يشهد بشي الخ - ايسي چيزك بارسيس شهادت دينا برگز درست منهي جس كابدات نودمشا بره ندکیا ہوا دراسے خود دیکھا نہ ہو۔متفقہ طور برسب کے نز دیکھ بہے کہ ہے۔البتہ دس چیزیں ایسی ہیں کہ ان پرشہا دت معائنہ کے بغیر صرف قا بلِ اعمّاد شخص اور بعبروسه دارتخص کی اطلاع و بیان پر درست فرار دی گئی. مَثلاً نسب اور مو ت اور نیاح اور بهبستری اورولايت قاصى كى شها دت قابل و توق شخص كى اطلاح برضيح قراردي جائے گى اس كا سبب دراصل يہ ہے كه ان مثال داده امورمین موجود محض خواص می ہوتے ہیں لہٰذااگرمٹ مدہ اورخود دیکھنے کےمقررہ قاعدہ کیمطابق ان میں قابل اعتماد کی کھلاع پر شهادت قابلِ قبول مز بهوتوا حکام میں تعطّل واقع بهوگا اور سخت حرج و دشواری کا سامنا بهوگا- شرغااس طرح تعطل اور حرج عظميم عنجايا كيا جوسشرعًا مطلوث ب ـ وَالشَّهَادَةُ تُعَوِّ الشَّهَادُةِ جَائِزةٌ فِي صُولِ حَتَّى لَا يسقط بالشَّهَة وَلَا تَقْبُلُ فِي الحُدُودِ وَالقَصَاصِ براس حق مي شهادت على الشهادة درست ب جوبوج بستبه ساقطة بوتا بور ا در شهادت على الشهادة حدود وقصام مي قابل قبول منوگي . وَ يَجُونُ مُ شَهَا دَةً شَا هِدَيْنِ عَلَى شَهَا دَ وَ شَا هِدَيْنِ وَلا تَقْتِلُ شَهَا دَةً وَ احِدِ عَلا شَهَا دَوْ وَاحِدٍ اوردوشامرون ادوشامرون كي شمادت برشهادت دينادرستديد واوراكيك كي شهادت براك كي شها دت قبول منهي كي جائي كا-وَصَفَة الإِشْهَادِ أَنْ يَقُولُ شَاهِدُ الأَصْلِ لَشَاهِدِ الفَرَحَ إِشْهَدُ عَلَى شَهَا وَقِي إِنَّ اشْهَدُ الْ فلان ادرطريقيمشهادت اسطرح سے كماصل كاشابر فرع كے شاہد سے كچے كم توميرى شهادت برشابدىن جايركمي شهادت ديتا ہوں كفلان بُن فلاب أقرَّع عندِي كَ يَكُ أَو المُهل في على نفسه وَإِنْ لَهُ يقُلُ المُهدى عَلى نفسه جَائَ ابن فلال ميرك سائن اسقدركا اقراد كريكيك اور في كوابية آب پرشا بد بناياس، اوراگر في اين آب پرشا بد بناياس ، مي كي ترب كي در ي وَيَقِولُ شَاهِدُ الْفَرِحَ عَنِدَ الادَاءِ الشَّهُ فُلْ أَنَّ فُلانًا أَقَرُّ عِنْدَةُ بِكِذَا وَقَالَ لِي إِنْهُ ذُعُلِا اور فرع كالواه كوائي كى ادائيكى كے وقت كے كايس شہادت ديتا ہوں كدفلال اس كے پاس اس قدر كا اقراد كرچكا ہے اور مرسے كماكم توميرى شْهَا دَيْ بِذَ لِكَ فَانَا اللَّهُ مُكْبِذَ لِكَ وَلَا تُقْبِلُ شَهادَةً شُهودِ الفَرَى إِلَّا أَنْ يموت شهودُ الإصلِ شهادت برشها دت دمے لنزایں اس بات کی شہا دت دیا ہوں ۔ اور فرع کے شاہدوں کی شہاد قابل قبول نہو گی الا بر کو اصل شاہرم کے بہوں أو يغيبُوا مسِيُوةَ تُلْتُهَ أَيّا فِم فَصَاعِلُ ا أَوْ يمرضوا مرضًا لا يستطيعُونَ معَهَ حضومَ عِلْس یا تین روزیاتین روزسے زیادہ کی دوری برغائب ہوجائیں یااس قدر ہمار پڑجائیں کداس کے باعث مجلس عاکم میں صاحری ممکن مذہو۔ الْحَاكِمِ مِنَا نَ عَدَّلَ شَهُودَ الأَصْلِ شَهُودُ الفَرَّعَ جَمَا نُهُ دَانَ سَكَتُوا عَنِي تَعَدِيلِهِمْ جَانَ وَيَنْظُرُ فرع کے شاہروں کا صل کے شاہروں کو عادل بتا نا درست ہے اور وہ انھیں عادل بتانے سے سکوت کریں تو بھی درست ہے اور وہ





ارُدو وسروري عد الشرك النورى شري نسْرُة فَرَجَة شَمَانُ نِسْوَةٍ منفُنَّ فلأضمأن عَليهِنَّ فإنُ رِجِعِتُ ٱلْخُرِيٰ كَانَ عَلَى النِّسُوَّةِ رُكْحَ ے رہاں ہے۔ اس کے بعدان میں سے آمٹر عورمیں رجوع کرلیں توان پر کو دی صمان لازم نہوگا اوراگرایک اور رجوع کرلے تو ان عورتوں پر حق کے جو تھا ای کا دجوب الحق فان مَرْجَعَ الرجُلُ والنسَاءُ فعَلِ الرجُلِ سُدُ سُ الحقِ وَعَلَى النسَاءِ حَسَدَ أَسُدُ اسِهِ عِسْدُ ہوگا ۔ اوراگرم داورساری عورتیں رجوع کرلیں تومردیرا مام البوصنفادہ کے نزدیکے حت کے تبییغ حصرکا اورعوراتوں پرپانخ حصوں کا دجوب مبوگا الحِ كنيفة وحِمَكُ اللهُ وَقَالِاعَلَى الرَّجُلِ النصف وَعَلَى النِّسُوَّةِ النصْفُ وَانْ شِهِ لَا شَا هذا نعظ اورامام ابولوسے اورامام محد كنزوك مرديرا دے حق كا اور عورلوں برا دے حق كا وجوب بوكا اوراكر دو شامر ايك عورت كم مزش إمرَايِّةِ بَالْنِكَاجِ بِمِقْدُا إِبِهِ مَهْرِمِتْلِهَا أُو اكْتُرتْتِم رِجِعًا فَلَاضَمَانَ عَلِيها وَانْ شِهِدَا ابَّا قُلْتَ مِنَ مَهِ المُثْلُ یا مېرمنگ سے زیاد و برموجانے کی شہادت دیں ادر مجرو و رجوع کرلیں توان دویوں برصمان لازم مہن برگا دراگر دویوں کاح مہرشل سے کم بر خَمْ مَن جَعَا لَهُ يَضِمنا النقصَاتِ وَكُنْ الِكَ إِذَا شَهِلُ اعْلَى مُ جُلِ بِالْرُومِجُ إِمْرَأُ يَ بِمقدامِ مُهُومِتُلْهَا ہونیکی شہادت دیں بعروہ رتور کولیں توان بری کا صمان لازم نہ ہوگا اوراسی طریقہ سے اگردوشا مرکسے کسی مورت کے ساتہ مہرشل یا مہرشل سے آوُاقَكَّ وَإِنْ شِهِدَا بِأَكْثِرِمِنُ مَهُرِ المِثْلِ شَمّ رَجَعَا ضِمَنَا الزَمَا دَةَ وَإِنْ شَهِدَا بِبَيع شَيَّ بَمْتُلِ کم برنکاح کر لینے کی شہارت دیں توصفان نہ آنگا دراگرمېرشل سے زیادہ کی شہارت کے بعد رجوع کریں تو ان براصافہ کا ضمان لازم ہوگا اوراگردوشا کر القيمَةِ أَوُ أَكُثُر شُمَّرًى جَعَاكُمُ يضمنًا وَإِنْ كَانَ إِنْ قُلَّ مِنَ القيمَةِ ضِمِنًا النقصَانَ وَإِن شَهِلًا کسی چیز کے اس کی قبرے مثل یا زیادہ برمینوکی شہادت دیں ادر معروجوع کرلیں تو آن برصما ن واجبت ہوگا اور گرقیمت مثل سے کمی شہرادت دیں تونعقسان عَلَى مُجِلِ أَنَّهُ طُلَّقَ إِمْرَأُتُهُ قَبُلُ الدّخولِ مِهَا شمّ مُرجعًا ضَمِنًا نصفَ المَهُم وَإِنْ كَا كَ مه صمان ان برواجب بوگا. اوراً کرمتی عفرے باریمیں دو شامراین زدجر کو بمبستری سے قبل طلاق دینے کی شہادت دیں اور کھر رجوع کرلیں توان برآ دھے مہرکا بعد الدّخولِ لَهُ يضمنًا وَإِنْ شَهدا أَنهُ أَعتى عبدَ لأَثْمَ رَجَعًا ضَمِنا قيمتَ مُ وَانْ شَهد مُا صنان واجب بوگا . اوراگر بعد سمبستری رجوع بو توضمان ازم نه اینگا دراگردو شا بهشهادت دین کده و این غلام کو آزادی سے بمکار کرکیا اور معرشهادت سے روح بقصاص فتم مجعًا بعبدَ القتلِ ضمنًا الدّيةُ وَلَهُ يُقتصُّ مِنْهُمَا . کریس تواسک قیمت کامنمان لازم بوگاا دراگردد شابرقصاص کی شهادت کے بعد بعد قبل اس سے رجوع کریس توان پر دیک ضمادا در کرد تا اور تصابه ایس کی وَإِذَا شَهِدَ شَاهِدانِ الح - اوراكر ووكواه الكياريين شهادت دين اورقاضي أنكى ا و الراس كالمارة كالموانق شهادت ويراك شخص بر ال واحب كردك اوراس كابعد والمتهاد سے رجوع کرلیں تواس صورت میں شہود علیہ کے اداکر دہ مال کا ضما ن ان شاید وں پروا جب ہو گا۔اوراگرایسا ہوکر دونوں شا بربورجوع نه كرين بمكران مين سے بحض امك شا مرجوع كرتے تواس صورت ميں آ دھے ہال كا ضمان واجب ہو گا اور اگرال کے شام دونہوں بلکتین ہوں اور عمران میں سے ایک شام رجوع کرلے تواس رجوع کنندہ برکوئی ضمان واجب نہوگا۔ اسواسط که باتی انده دوشها دلو س کی بنا مربرسارا حق برقرار سبه سیمراگر باقی مانده دو شا بدو س بین سیمی ایک رجوع کرک

الدد وسروري ووي الشرك النوري شرح تواس صورت میں ان دونوں رجوع کرنیوالے شاہروں پر آدھے مال کاضمان واجب ہوگا۔ اسواسطے کہ ایک گواہ کے برقرار سے برآ دها ال برقرار ره گیا بیس شهاد ت سے رجوع کرنیوالے شاہروں پرآ دھے ال کا ضمان واجب ہو گا۔ وان متهد ٧٠ حبل وعشيرة نسوة الإ - اگراليسا بهوكه ايك مرداوردس عورتين شها دت دين اور كبران مين سه آخمه عورتين شهار ے رجوع کرلیں توان کے رجوع سے ان برکوئی ضمان لازم نہ ہوگا ۔اس واسطے کرانگ اور دوعورتیں شاہر باتی ہی اور پہ شہادت ا بني جلكم مكل بالبته اكران دوعورلو بي سامك اور رجوع كراتون تما عورتون يرحق كي وتقالي كاضمان واحب بوگا-اس لئے کہ ایک مرداورایک عورت کے شاہر برقرار رہے پر داجہ حق کے کل تین چوتھان برقرار رہے اور سادے ہی شاہر شہادت سے رجوع كرلىي تواس صورت مي حصرت امام ابوصنيفة فرمات مين كدم دكا ويركل مال ك تصفيح عصد كاصمان لازم بو كا اوربا تي مانده بايخ مُرِين كا وجوب ان عوراتو ل بربوكا مصرت امام الولوسوق اور صفرت امام محد فرلت مبين كما دست مال كا ضمان مردبر واجب بوكا. ادرا دے کا دجوب ورتوں پر ہوگا اسطے کہ دوعورتوں کی گواھی ایک مرد کے برابرقرارد کیا تی ہے ادرایک مرد کی گواہی سے آدر صال كاثبورة بهوانوبا في آده كا ثبوت ان عورتول كي كواهي سي يوكا - بس ضمان بعي آدها و اجب بوكا - حضرت امام البضيفة م نزديك ووعورية ك ايكم دكيرار بروني يردس عوريق كويائ مردو ك برابر قرارديا جائكا. وان شهد شا هدان على امراكة بالنكام الزراكري شخص اس كامدى بوكراس في فلان عورت كسائه نكاح كيلهد. ا وراس پرگواہ بیش کردے اور عورت انکار کرنی ہو اورقا منی گوا ہوں کی گوا ہی کے باعث فیصلہ نکاح کردے۔ اس کے بعدشا ہد شها دت ہے رجوع کرلیں تواس صورت میں ان پرصمان واحب مذہو کا چلہے مقرر کردہ مہرمبرمثل کی مقدار تک مہنچیا ہو یانہ پنجیا ہویاس کی مقدار مہرمٹل سے کم ہویازیادہ ۔وجہ یہ کہ شاہدوں نے سکاح کی گو اعی کے ذریعہ منافع بضع کا آلمان کیا۔اورمنافغ بضع كاجهال تك تعلق سب النويس عندالإيضاع متقوم قرار تهين دياجاما اورضمان كاتعاصنه يرسيح كم مأثلت بهوا وربضع ومال كاجهال تک معالمه بهان کے درمیان کسی طرح کی مانلت تہیں۔ اوراگر کوئی مؤرمت کسی مرد پر دعوی نکارج کرسے اور پھر ذکر کردہ شکل دافع ہولواس صورت میں اگر مقرر کردہ مہربقدرمبرشل ہو یا مہر کی مقدار مہرشل سے کم رہی ہوتر بھی گوا ہوں بر صمان واجب نہ ہوگا۔ اسليَّ كمعوض كم مقابليس اس اللات كا وقوع مو ا- اورمقردكرده مهرمبرمثل سن زياده مونيك كل من جمعد داضافه مو. اس كاصمان الزم بو كااكية كوابورن خاوندير جوزائد مقداروا جب كى عنى استومن كربغيرضائع كرديا. وَان شهر ابقصاص من مَ جَعَا الح . الرشابدية شهادت دين كمثلًا راشدن ساجد كوتصدًا مارو الا اوراكي كواي كي بناريرداشدكو بطورقصاص اروالن كاحكم كردك يجرواشد كقل بوجان كي بعدشا بمشمادت بربوع كرلي وان يركائ تصاص كے ديت كا وجوب بوكا. حضرت الم شافعي اس صورت ميں ان سے قصاص لينے كا حكم فرماتے ہيں اسك كر وہ بلاك كئے جلنے كاميت بن كيء توسيك كياظ ان على ما قبل كا صدور بوا- اس كا جوآب ديا گياكه ان گواموں بے قبل كا يرسبباً صدور بوا اور مذ مباشرة اسك كرسبباس قرار ديا جا ماب جو غالب وأكثرك لحاظ ستقل مك بنجانيوالا بهوا وراس جله اس طرح منهي كيونكم معا*ت کر*دینا *مشتحیہ ہے*۔

الشرفُ النوري شرط المستعالية الدُد وت روري وَاذَا مَا جَعَ شَهُوهُ الفَرْجَ ضَهِنُوا وَإِنْ مَا جَعَ شَهُوهُ الأصُلِ وَقَالُوا لَمُرْنُشُهِ لَ شَهُو دَ الفرع علاشها ديّنا ادر اگرفرع کے گواہ رجوع کرلیں توضان لازم ہوگا ادراگر اصل کے گواہ شہادت سے رجوع کرتے ہوئے کے برل م بہذا پن گاہی برفرع کے شاعد فَلاَحْمان عَلَيْهِم وَان قَالُوا أَشْهَدُ نَا هُمُ وَعَلَطْنَا حَمِنُوا وَانْ قَالَ شَهُودُ الفَرِح كذب شهودُ الدَّصُلِ سنیں بنائے توان کے اور صفان بنیل میگا اور گرکتے ہوں کرہم نے انفیں شاہر بنایا اور ہم سے بیغلط ہوا توضیان آئیگا اور اگر فرز کے گواہ کہتے ہوں کہ اصل کے ارْعَلُوا في شَهُا دَ رَهُمُ لَمُرِيلَتَفَتُ إِلَى ذَ لِكَ وَإِذَا شَهِ كَالِمِعَيُّ وَالزنا وَشَاهِ كَانِ بالاحْمَانِ شام من كذب بيان كى يان سے شمادت منطقى بولى تواس طرت توجئين كيا أيكى واورجب جارشخص زناكى شبادت ديں اور دوا حسان كى شهادت ديں فرجع شهود الاحصاب لكريضمنوا وإذارجع المركون عن التركية ضمنوا وإذا شهد شاهل ف بعراصان کے شاعرج ح کولیں توان پرصان منیں آیکا ادراگر تزکیر کرنیوائے رجوع عن التزکیہ کریں توان پرصان آئے گا دراگر د شاہر طعن کی شہرات بِالمِينِ وَشَاهِ بِنَانِ بوجُودِ الشَّرُ طِ شَمَّ مَ جَعُوا فالضَّانُ عَلَى شَهُو دِ المِينِ خَاصَّةً. دیں اور دو وجود کے سرط کی مجرسارے رجوع کرلیں تو خاص طورے طلب کے شاہروں بر صمان آ یے کا وَإِذَا مَرْجَعَ شَهُوهُ الفَرْعِ الإ- الراليها بوكه فرع كر كوابول نے اپن كوابى سے رجوع كرايا بوتوان **و و کا ک** اسواسط کر کبلس قضارین گوامی کا صدوران سے بی ہواہے، اصول سے نہیں بوا ا درقاصی کے حکم کا مدار انھیں گوا ہوں کی گوا ہی پر ہے ۔ پس آلما ن کی اضافت بھی انکی جانب ہوگی ۔^{*} قان مرجع شهود الاصل وقالوا ك فرنته من الإدا وراكرايسا بوكداصل شا بدشهادت س رجوع كرة بوك يدكية بول كهم **نے ابن گواہی پر فرنا کے گواہ منہیں بنائے تواس صورت میں اصل گواہوں پرضمان منہیں آئے گا اسلئے کہ املات ان گواہوں کیجائے** سنبيهوا علاده ازمي فرع كركوابول برعمي ضمان منبي آئے كاس ليے كه ده رجوع عن الشهادة كم م يحب منبي بوتے . اوراگر اصل شا مدفرظ کے شاحدوں کے بارمیں اس اعترات کے ساتھ کہ انھوں نے ان کوشا بدبنا یا بیرکہتے ہوں کہ ہم لوگوں سے غلطی ہوگئ توان برصمان لازم آئيگا- امام محير اورام ماحري فواقع بي كواس صورت بين شهود عليكويري بر كاكنواه صمان اصل شابدون ر وصول كرے يا فرع سے -كاذاشهدام بعت بالزنا الإ . اكرزناكم بارشا برون ميس دوشبادت زنادين اوردوس دوشا بداس كي شبادت ديك زان محصن ہے۔ اس کے بعداحصان کی گواہی دینے والے اس سے رجوع کرلیں تو ان پرصمان لازم نہ ہوگا۔ اس لیے کہ محصن ہونا رجم وسنكسارى كاسببنى بلكدرجم كاسبب ارتكاب زنلب-واذا مجع المؤكون عن التزكية إنوا وراكركوا بول وعادل قرار دين والرجوع عن التعديل كرلس تو مصرت الم الوصيفة فراتے ہیں کہ ان برصنما ن لازم ہو گا اور امام ابولیوسوئے وامام محمد صنانِ لازم ننہونیکا حکم فرماتے ہیں۔ اِس لئے کہ وہ کو محص گو اہول ك خوبي ذكر كررس ميں امام الوصنيفة ك نزد كي حكم كي اضافت بجائب گواهه اور بغير عا دل بوئے گوا ہى جت تنهيں بواگر تى -ا ورعدالت كانبوت تزكيه عبر منبي مواتو يزكي كرنواك تزكيه كوبرائ حكم علة العلة قرارديا جائيًا بس مزكى برصما ن آئ الا



اعماد ہوکہ انصاف کے نقاضے حتی الا مکان پورے کر کیا تو یہ منصب قبول کرنا درست ہے۔

ولاین بنی ان پطلب الولائ کا لا۔ یہ کسی طرح موزوں نہیں کہ خود اس عظیم منصب یعنی منصب قضا رکا طابگار ہو بخود طلب کرنے اوراس کی خواہش سے صدیث شریف میں منع فرایا گیا ہے کہ از خود طلب کرنے پر الشریف الے کیطرف سے اسے خرکی توفیق منہیں ہوتی اور اسے اس کے درائی اس کے درائی اور اگر بغیر منصب کی نحوست ظاہر ہوتی ہے اور اگر بغیر طلب احرار کے ساتھ منصب قضار پر دکیا جا تا ہے تومنجا نب السّراس کی مدر ہوئی ہے اور توفیق خیر کا ظہوراس طرح ہوتا ہے کہ اس کے در اورائی صراط سے تقدیم سے بینے نہیں کہ اس کے ایک فرست نقیم سے بینے نہیں باتے۔ یہ بغیر مانگے ملئے کا انر خیر سوتا ہے۔

ومَنُ قَلَّ مَا العَضَاءَ سُلِّمَ دِيُوانُ الْقَاضِي إِلَّــٰ إِي كَانَ قَبِلَكَ وَيَنْظُرُ فِي كَالِ المَهُ عُبُوسِينَ فُهَن اود مصب تضار قبول كرنيوا كوسابق قاضى كارجب شربيردكيا جلية ادر وه قيديون كم حالات كاجا كزه له يحران مين سے اقرار اعُترفْ مَنعُمُ بحتَّى الزَمَ مُ ايّا ﴾ ومنُ الكُرُ لكرُيقبلُ قولَ المَعُزُولِ عَليهِ إلاَّ ببيّنَةٍ فإنُ لكرُنَّقُ مُ حق كرنيواك يراس واجب قراردك اور جومنكر بولو معزول شده قاضي كو بغير بينه تسليم ذكرك و ادر بتينه موجو د مذ بوسن ير بَيّنةٌ لَمُ يُعَجِّلُ بَعَليتِهِ حَتّى يُنَا دِى عَلَيْهِ وَيسنَظُهِ وَفِي أَمْرِ ﴿ وَيَنظُم فِي الودائِع وَإِن تفاع الوقوب رما فی میں طبدی نذکرے حق کر اس کے بارے میں منا دی کرواکرا سے بار میں طہورامر کا منتظرے اورا انتوں اورآ مدنی اوتا دنا کا جا کڑو یا فيعَمَلُ على حسبِ مَا تقومُ بِمِ البِيِّئَةُ أَوُ يَعُتَرِثُ بِمِ مَنْ هُوَ فِي يَدِهِ وَ لا يُقبَلُ قولَ المَعْزُولِ إلاّ بمرجومينهسة تابت بوما بواس يمل بيرابويا يركم قابض شخص خوداس شفى كاا قراد كرسه واورمعز ول شده قاصى كے قول كو فنول مُركب إلّا أَنُ يَعِتَرِبُ الَّذِي هُوَ فِي يَدِهِ أَنَّ المُعُرُولَ سَلَّهُ فَإِلَيْ فِيقِيلٌ قُولَ مِنْ فِيهَا وَيَجلِسُ الحِيكِ حُلُوسًا یک قابض شخص خودمعترت ہوکہ معزول شدہ قاصلی نے بیر جیزاس کے سپردک ہے تواس بارے ہیں اسکے قول کوت لیم کرے اور فیصلہ کیواسطے ظاهِرُافىالمَسْجِهِ وَلَايقبَلُ هديتُ إِلَّامِنْ ذِي م حَيم عَوْمٍ منْ أُوْمِنْ جُرَتُ عَادِتُهُ قُبُلَ مسجد میں اجلاس عام کرے اورسوائے ذی رحم محم یاس تخص کے جواسے قاضی ہونے سے قبل ہدیے کا عادی کیسی کے بدیر کوقبول شکرے القَضَاءِ بِمُهَا ذَاتِبِ وَلا عِضُودُ دُعُومٌ إلا أَنْ تكونَ عَا مُّنَّ وَيشِهَدُ الجَنامُزُ وَمِعودُ المَرْضَى وَلا اور دعوت عامد کے علاوہ کسی کی دعوت بر مذجلے ، اور جنازہ میں حاصر ہو اور مربیفوں کی عیادت کرے اور خصمین میں سے يضيفُ إحدُ الخَصُمَيُنِ دُونَ خَصْمِهِ وَإِذَا حضَراسةً ى بينَهُمَا فِي الجُلُوسِ وَ الإِقبالِ وَلِأيسَاحُ أَحدُهُمَّا محض ایک کی ضیافت نرک اوران کے آنے پران کے بیٹے اورالتفات میں مساوات کرے اور دونوں میں سے کسی ایک کیساتھ وَلَا يُشِيرِ الْكِيدِ وَلَا يُلقَّن حَبَّةً فَإِذَا تَبتَ الْحَقُّ عندٌ ﴾ وَ كلك صَاحِبُ الْحِقِّ حبُسَ غَرِيمِ هالَمْ يَعجبُ نے سرگوشی سے کام لے اور نہ اسکی جانب اشارہ کرے اور ن^{کر} یا دلیل کی ملقین ک*رے بھر*اس کے باس ثبوت میں ہوجانے اور صاحب حق کے اس طالبہ ، عَنْبُسِه وَ أَمَرُ لا بِلَ فَعَ مَا عَلَكِمِ فان المُشَعَ حبسَهُ في مُعَنَّ دَيْنِ لُزِمَنَ بِدِلاَ عَنْ مَا لَ حَصَلَ فِي بركمة وض تيدين الدياجات اس تيدين عبت شرك بلداس كواس برماجب كي الأنگل كالمركب بعرده ادار كرے وَ اس طرح كة وض الم

marfat.com

الرف النوري شرح المراب الرد وت روري بِ إِكْثَرِ المَبِيعِ وَبُدلِ القَرْضِ أَوْ إِلْتُرْمَنُ بِعَقُدٍ كَالْمَهْمِ وَالْكَفَالُةِ وَلا يحبسُهُ فيماسِوى ولا إِلْكَواذَا قيدس دال درجس كالزدم اس طرح كم ال كعوض موجوات ماصل موتكاموشة قيت بنيع ادربدل قرض ياس كالزدم بواسط، عقد موا موشام بربراد كفات قَالَ إِنْ فَقِيْرٌ إِلاَّ أَنُ يُثْبِتَ غَرِيمُ مُانَّ لَمُ كَالْأُوعِيسِةُ شَهْرَيْنِ أَوُ ثُلْتَةٌ شَمّ يَسأُ لُ عنهُ فَأَنْ لَم اوداس کے سوایس اسے فیرسنیں کیا جائے گا جبکہ وہ یہ کمنا ہرک میں مفلس ہوں الا یہ کہ قرض نو اہ مقروض کے پاکس ال ہونیکا شوت بیش کردے اور ایسے دویا میں مسینے يظه وُكَ مَا لُ خَلَّى سَبِيلَةُ وَلا يَحُول بِينَ مُ وَبِينَ عُرٌ مَا مَهُ وَيُحِبِّسُ الرِّحُلُ فِي نفقة زُوجَتِهِ وَ لَا تبدس دالے رکھے بھراس کے باس ال کا جبحو کرے ۔ اسکے باس ال زہونا عیال ہونے براسے جبوڑ دے اوراسکے اوراس کے قرض فواہو ل کے بعے رکا وٹ ز عُبِسُ وَالِدُ فِي وَلِيهِ إِلاّ إِذَا الْمُتَنعَ مِنَ الإِنفاقِ عليهِ ويجونُ قضاءُ المَرْأَةِ فِي كَالّ شُوسُ ہے۔ اور آ دی کو نفقہ روج کی خاط قید میں ڈالا جائے اوروالد کو اور کے کرض کی خاط قید میں نہ کا اور کا اور کی خاط قید میں نہ کرے اور بجز صدود وقعماص إلَّا في الحدود وَ القَصَاصِ. كم برجزي عورت كا قامنى بن جانا درستدم. وصن قلد القفاء سُرِّعَ اليه الانو وتخص جيه منصب قضاء كعظيم مبده برفائز كيا جلاة اورا ولو حج المساحد المساحد المساحة المساحة المسابق قاصى كارجه شرح الركزنا جلية اكدوه الحكام اوردستاريًّا كاجائزه ك اورجائز هلينے كے بعد مختلف جرائم ميں ماخوذ قيديوں كے بارے ميں پورى تحقيق كرے ، ان كے حالات ميں محابي حاصل كرك بهر توقيدي السابوكه وهكسي كابي اوبرواجب تى كاعترات كرابواس اس برواجب كردك اورانكار كي صورت مين معزول قاصی کے تول کو دہمی ، بغیر بتینہ و تبوت کے تسلیم نکرے ۔ اگروہ بتینہ و تبوت بیش کرنے سے عاج بولو پھراس کے رہارنے میں جلدبازی سے ہرگز کام نے بلکہ برمنادی کرادے کہ اس قیدی کے اوپرکسی کا واجب حق ہونو قاصی کے بیمال درخواست گذارے ناکہ اسے بعد شبوت حق دلوا یا جاسکے اوراس طرح اس کے معاملہ میں پوری احتیاط سے کا ملے۔ وينظرنى الودائع واس تفاع الوقوب الإحقاضى كوچلس كامانت كم المانت كم الون اوروقف كم محصولات يس بوري احتياط سي كاكلية بهيئة اس وقت عمل بيزا بو حبكه معترشها دت مل جليم يا قابعن خود اعترات كرك ا درمعزول شده سابق قاصى كركينه يرعمل بيرانهو

اس الع كداب اس كى حيثيت بمى رعاياك الك فردك مى بوكى البته الرقابض يراعران كرك كدمعزول شده قاضى ين اس ا مانتين اور محصولات وقات حواله كي من توالك بات ب اوراس سلسله من معزول شده قاضى كا قول قا بل قبول موكا-ا سلة كم قبضكنده كا قرار صعرول شده قاصى كاقابض مونا أابت بوكياء

و يجلِسُ للحكمِر حِلُوسًا ظاهِرًا الإ- قامني كوجائية كرفيصله كي خاطر مبيرين بينها كرب ياد و اپنے مكان ميں بينم كركوكو ب كا حامز ہونيكا ا و ب عام دے - حصرت امام شافعی فیصلہ کی خاطر مسجد میں بیٹھنے کو باعث کرامت قراردیتے ہیں۔ اس لئے کہ طلب فیصلہ کی خاطر مشرک مجى ما صرير كاجية قرآن كريم مي بنب فراياكيا اوراسي طرح حالصَد عورت بعي حاصر موكى جس كاستويس آنا درست سنبي.

ا حناف في طبائة بس كرسول اكرم صلى الشرعليد وسلم ابنى جائة اعتكان بين ا دراسي طرح خلفاء داش دين رصوان عليهم اجمعيين

الشرفُ النوري شرح المرابع الدُد و تشروري المد وغيره مقدمات كے فیصله كی خاطر سجد میں بیٹھا كرتے ہے ۔ اور رہا آیټ كريمية اتماالمشركونٌ نجسٌ سے استدلال تو وہ یوں دست سْبِين كمدوبان بخاست سے بخاسب اعتقادى مقصود سبى اظا ہرى منبي - رسى حائفستو و كه است اس عذر سے مطلح كرد يكى . اور قاصى اس ك واسط باب سجد تك آئے گا-وَلَوْلِقَبِلِ مَوْرِينَ وَلَوْمِنَ وَى رَحِي مِنْ إِلا - الركوني تَحْص قاصى كوبدية كجيميش كريدة واس جائي كرتبول مريدا ورصا د طورسے انکارکردے ۔ البتہ اگریددینے والااس کاکوئی ذی رحم محرم اورابسا قریب رسنتہ دارمہوکہ جس کے متعلق ہریہ سے کسی حصول نفت امررشوت كالكان بنين كياجا سكتا تواس سي لييني مرج منهي اسى طرح الرايسا شخص بدية قاصى منف كيويش كردك جواس کے قاصی بننے سے قبل میں ہریة دیتارہا تھا تواس کا بریہ میں قبول کرنے میں حرج منہیں اور مفوص دعوت میں بھی شرکت سے احتراز کرے مخصوص دعوت کا مطلب بیر ہے کہ اس کا قاضی کی ذات سے خاص تعلق ہو اوراس کی علامت یہ ہے کہ اگر دعوت کرنیولائو قا صنی کے نہ آنیکا پترچل جلنے تو وہ سرے سے دعوت سے جی احتراز کرے ۔ البسّمام دعولا ں میں قاضی کا شریک ہونا درست ب اسى طريقه سه وه جنازه يس مجى حا صربهوا ورمريفنوں كى عيادت مجى كري -وتويضيف وحدر في فعمين ووق خصمه الخ - قاضى كيواسط اس كابعى خيال صرورى بركد و نزاع كرنوالو ل من سوحرت ا **کے کی ضیافت نہ کرے ک**واس سے ایک کا دوسرے پراخیانہ فل ہر ہوگا - نیزان کے اِجلاس میں آنے پرانکی نشِست میں بھی مساو^{ات} ہو۔ اس طرح دونوں کی جانب التفات میں میں مساوات رکھے ، اور دونوں میں سے کسی ایک کے سائقہ نرسر و شی سے کام اور ن كسى طرح كانشاره كريد اور دكسي حجت ودليل كى تلقين ي كري - حديث شريف سد دولون كردريان مساوات كالحكم معلوم ہو لہے۔ ایک تول کے مطابق حضرت امام ابو اوسعت اور حضرت امام شافعی کے نزدیک اگرانیسا ہو کہ گواہ برہیب کا غلبہ ہوگیا ہوا وراس کے باعث وہ گواہی کی شرطوں کی بخوبی اوائیگی ندگررہا ہوا وریہ مہیت حارج بن رسی ہوات محل تہمت ند بننے کی شرط اوراس كى رعايت كرسائة اسكى مدويس حرج شبي - اسلة كد اليه وقت تلقين فاكرنسكي صورت يس حق كاضياع لازمآك كا ورحق ضائع ببونے سے بجانا جاہيئے ۔ صاحب قنية وغيرہ فرملتے ہيں كەمعا ملاتِ قضار ميں حضرت امام ابويوسف كا قول مفتى به قرارد يا جا لهي اسط كر تضاري حضرت الم الولوسف م كا تجرب وسيع ب-فأذا ثبت الحق عدن أ الز-اورا كري ثابت بوجلة يواس صورت مين قاصى معاعليكو قيد مين والني مين عجلت سي كام سر لے بلکاول وہ اسے یہ حکم کرے کہ صاحب حق مدعی کے حق کی ادائیگی کردے۔ اگروہ اس کی پرواہ سے کرتے ہوئے ادائیگ سے انگار ارے درانجا لیکہ دعوی کر بوالے کا حق اس طرح کا دین ہوجو کہ عوض ال ہو یا اس کالزدم کسی عقد کے واسطہ سے ہوا ہومتاً الميع كى قىمت اوربدل قرض د مېردكفالت تو قاصى مرعى علىكوموس كردس-ولا يعب فيماسوى فالك الا- ادراكر وعوى كرنبوا له كاحق ان وكركرده جارجرون كيسوابو مثلًا ناوان جنايت اور ب**یوی کا نفقه دغیره اور دعویٰ کیا گیاشخ**ص په کهها هو که وه محتاج ومفلس سپه اور**ده اس کی ادائیگی برقا در منهی** نو اس صورت میں قاصی اسے قید میں و النے سے احتراز کرے۔ اسلے کہ ہراکی سکے حق میں مفلسی کی حیثیت اصل کی ہے کہ ہرا کی ابوقت بدائل مال لیکر منہیں آتا اور دعویٰ کر نبوالے کا وعویٰ امر عارض الداری سے متعلق ہے تو اس کے اس دعوے کو گواہی کے بغیر تعالم

الشراك النورى شرح المراك شرح الردد وسرورى ﴿ وَوَيَ الْمُونُ النورى شرح المراك الله و و المراك المرا قبول، قرار ند دیا جلئے گا۔البتہ اگر دعویٰ کرنیوالااس کے مالیار ہونیکا ثبوت بیش کر دیے تواس صورت میں دویا تین مبینے جتنی مدت تکھ اس کی نظر میں مجبوس رکھنا مناسب ہوقب دمیں والے رکھے اوراس ورمیان ان لوگوں سے اس کے بارہے میں معلومات کرے کہ واقعی په اپنے یا س کچه ال رکھتاہے یا نہیں۔ بیں اگر مدعی کا دعویٰ درست نابت نہ ہوا دراس کا مالدار ہوناکسی طرح نہ عیاں ہو تو اسے رہائی عطاء کرے اسلئے کہ اب افلاس و در بہونے اور صاحب ال ہونے تک اس کا استحقاق ہوگیا کہ مہلت وی جائے۔ وَلا يَحِولْ بَدِينَ عَرِماً مَهُمَا الم و الرَقرص خواه مقروص كابيجيانه جيوري اوراس كالعاقب كرني رمبنا چاستة بوي توحفزت الما ابوصنفة فراتے ہں كہ قاصى انھيں اس سے مذروكے اسواسطے كه اس مغلس كوا فلاس دور ہونے اور حق كى ادائيگى يرق ادر ہوئے تک مہلت دی گئی اور ہروقت اس کا امکان ہے کہ وہ اس پر قادر ہوجائے اس واسطے تعاقب میں میں ناکہ وہ ال تو کسے جگہ پوستسيده مذكردك والم الويوسط اورا مام محريه اس متعنق نهيل. ويُحبس الرجل في نفيقة زوجتِه الد الرّخاوندزوج كنفقرك ادائيكي نهرك واسه اس كي خاطر قيدس وال دياجائ كالجيونكم وه عدم المائيكي نفقة كي سنار برجوكه شرغااس برواجب سے طالم قراريا آسيدا و رطام كالحوض يدسير كه قيدين وال دياجائے البة اكرا ولاد كا قرص والدير بوتواسة قيد من منبي والاجلية كاء اس الع كد قيدا مك طرح كي سزاب اور قرآن كريم كي مراحت ك مطابق ما ل باب كو أن تجين اون درجه كي ايزاء رساني كي جي اجازت منس توانفيل اس كي وحب قيد كي سزا كي وي جا سکتی ہے۔ البتہ اگر والدانفاق علی الاولا د نہ کرے جبکہ اولاد نا با لغ ا ورمفلٹ ہوتو اس کی و جہسے اسے تید میں ڈال ^میا جائے گا اس واسطے کہ اس صورت میں ان کے ہلاک و تلف ہموجانے کا خطرصہ اور اس سے ان کو بچا ما حزوری ہے۔ ویجو نا قضا عُ السَداُ وَ الح: فرماتے ہیں کہ صدو داورقصا ص کومستنیٰ کرکے کہ ان میں توعورت قاصی مہنیں ہوسکتی یاقی دوسر حقوق میں اس کا قاضی بننا درست ہے۔ اسواسطے کہ اس میں بہر حال گواہی کی المیت موجود ہے اور اس سے قبل یہ بات ذکر کی جا جکی کرجس میں گواہی کی اہلیت ہو و و قاضی بننے کا بھی اہل ہو تاہے ۔ البتہ عدمیت شریف کی روسے عورت کو قاصی بنا اپسندیٹر منين ادراس منصب قضاء سيرد كرنيوالا كنهكار شمار موكا. وُلَقِبَكْ حِتَا بِ القَاضِي إلى القاضى فِي الحقوقِ اذا شهد كربه عندًا لا فان شهد لوا على خوم ما ضي اورسارے حقوق میں کتاب القاضی الی القاصی قابل قبول ہے جبکہ اس کے سامنے خط کی شہادت دے ۔ لہٰذا اگر ما علیہ کی موجود کی میں شہادت عُكِمَ بالشهادة وكتب عكمه دان شهد ابغير حضوة خصمه لمُريعكم وكتب بالثها وي لعكم بها دي توقاصى شهادت برفيصد كرب . اورايا حكم تحريركوب اوراگر مفاعليكى عدم موجودگي من شهادت دي توفيصل كي بغيرشهادت تحرير كردك تاكم المَكتوبُ اليَّرِ وَلايِقِبِلُ الكَتَابُ إِلابِشْهَا وَقِيْ مُرْجُلِينَ أَوْمُ جُبِلِ وَإِمْوَأَ مَيْنِ وَجِب إِنْ يَقْرَبُ قاض كموب اليهاس بيضيل كرك اورخفاد ومردول يامك اوردوعورلول كي شمرادت كے بينر قابل قبول نهو كا ورخط شا بدول كے سلم برحنا الكتاب عليهم ليعترفوا مافيرشم يختم ماؤيسكما اليهم وباذاؤهل إلى القاضي لتريقبك إلابخضرة وا جب ہے تاکہ وہ اس کے مصنون سے آگا و موجا میں ۔ اسکے تم رلگائے اور انھیں دیدے اور قاصی کے پاس یہ خاہینے پر بدعا علیہ کے سامنے ہی

مد الشرف النوري شرط الخصم فاداسكم الشهود الكي نظر الى خمم فاذاشه دوا أناعتات فلاب القاضى سكم إلك ہی اے قبول کیے۔ اور شا بدین اقاصی کے سپرد کرویں تو وہ اس کی مہر رو نظر ڈ الے پھر شا ہروں کی اس شہادت کے بعد کہ فلال قاصی نے اس خطاکو في عبلس حكم، وقضائم، وقرأ ﴾ علينا وُخمَّمَ، فعَّم القاضى وقوأً ﴾ على الخصم وَالزمَّهُ مَا فيهِ ہمارے مبرد مجلس قضامیں کیلہے اور ہماری موجودگ میں بڑھ کراس برا بن مبرلگائی قاصی اسے کھو ل کر مدعا علیہ کی موجودگ میں بڑھے اوراس میں ج وَلا يَعْبِلُ عِبَالُ القاضى الى القاضى في الحك و و القصاص وَلِيسَ لِلقاضِ اَنُ يستغلِفَ عَلاَ کهام وه مدعا عليه پرواجب كردى و دودا درتصاص بي كياب القاصي الى القاصي قابل قبول نبيس ، اور قاصي كوابنا نا كيب قاصي نبا يا درست منهيس العَضَاءِ إِلَّا أَنْ يَفَوَّضَ إِلَيْهِ وَ إِذَا مُمْ فِعَ إِلَى القَاضِي حَكَمْ حَاكِم أَمْضَاهُ إِلَّا أَنْ يُحَالِفَ الكَتَاب الآيكماس كويا خيارديد بالكيابواوركون كم عاكم برائ فيصله قاصى ك ضرمت بس ميض بودة است ما فذكرد سه الآي كد دوهم كتاب ياسنت أَوِالسِّنَّةَ أَوِالاجِمَاعَ أَوْ بَكُون تولَّا لا دَليل عَلَيْر وَلا يقضى القاضى عَلى الغائب إلَّا ان يحضر من ۱ در قاضی کسی غیرموجود کے لئے کوئی فیصلہ مذکرے الّا یہ کم فا میں کا یا جماع کے خلات ہو یا بلا دلیل قول ہو ئة مُر مِعًا مُن ﴿ ـ ـ ـ کوئی نائب موجود ہو لغت كى وضت المنقم ، معاعليه وصل بهنجا وحفرة ، موجود كا وختم ، مهر كغاب الفاضي الى الفاضي كا ذكر آخین القاضی الے القاضی فی الحقوق الاحقوق میں سے برالیے تن میں ا کے قاضی کو دوسرے قاصی کے باس سکھنے کا حق سے جن کا سقوط کسی شبہ کے باعث نہ موتا ہو۔ شال کے طور پر نکاح ، طلاق ، وصیت اور قرض وغیرہ تصرت ام محرات اسی *طرح منقول ہے۔ متأخزینِ فقہا دیمی اس پرعمل ہیرا ہیں ۔*اما م الک امام شافعی ا درایام احدرجہم الٹرسیِ فرملتے ہیں اومِغتیٰ ہ تول ہی ہے۔ شبہ کے باعث ساقط ہونیکی قید کی بناویراس سے صدود دقصاص نکل گئے کہ صدود دقصاص میں خط پرعمل بیرا موفا درست نہیں اسلے کم حدود دقصاص کا تعلق ان تقوق سے ہوشبہ کے باعث نتم ہو جایا کرتے ہیں۔ فان شهد واعلى خصم كاخم اله - اكركواه موجود مدعا عليه برشهادت دين توقاضي شهادت كى بنياد برفيصله كرك اس تحریرکرلے ماکہ زیا دہ بدت گذرجانے کے باعث یہ واقعہ فراموش نہ ہوا در مدعا علیہ کے موجود نہ ہونیکی شکل ہیں قا ضی اس کے ا *ویر کوئی حکم ن*ہ لگائے کہ یہ صورت قضار علیالغائب کی ہو گی جودرست بنہیں ۔ ملکہ قاضی *کو چاہیے کہ یہ*شہا دت اس قا حنی *کو* ككم كرميجدك جس كى دلايت بس مرعى عليه موجود بو تاكه جس قاصى كوتحر سركيا كيا وه شهادت ك موانق حكم كردا وقاضى کی یہ تحریر اصطلاح ہیں * کتا ب حکمی * کہلا تیہے ۔ پھر تحریر کرنیوالا قاصی یہ خطان شاہدوں کے سلمنے پڑھ دے جواسکے

ب دوسرے قاضی کے یہاں لیجارہ ہوں اوراس کے بعد سربمبر کرے ان کے میرد کرے بعفرت الما ابوضیف اور حضرت الم محرة ان اشيار كولازم قرار دية بين اورا ما الويوسعة كاس قول كرمطابق جس كي جانب المفول في رجوع فرمايا يهب كه النيس محض اسكاشا بدبناليناكا في بو كاكه يدمكوب فلان قاصى كالخرريكرده ب يجريه فط اس قاصى كياس بيويخ جے دوسرے قاضی نے تکھا تھا تووہ اسے مرعا علیہ اور شاہروں کی موجود گی میں ہی پڑھے اس لئے کہ یہ بمنزلہ ا دائیگی شہاد کے ہے اس واسط ان لوگوں کا موجود ہونا ناگز برہے ۔ بھرشا ہدوں کی اس شہادت کے بعد کر فلاں فاصی کا محوب ہے اور وہ اسے مہیں قضاء کی مجلس میں دے چکا اور مہیں پڑھ کرسنا چکاہے اور اسے سربم کرکیاہے۔ تو محرجی قاضی کو تحریر کیا گیا وہ یہ مکتوب کھولے اوراسے مدعا علیہ کے روبرو پڑھے اوراس میں جو کھ تحریر ہواس کے مطابق مدعا علیہ پرواجب قرار دے۔ وَلاَ يُعْبَلِ كِتَا بِالْقَاضَى الْحَالَقَاضَى فِي الْحِدُودُ وَالْفَصَاصُ الْإِ- يَعِنْ مِدُودُ اورتصاص كاجِهال يُك تعلق بِ اس یں ایک قاصی کا خط دوسرے کے نام قابل قبول منہو گاکہ یہ اُن حقوق کے زمرے میں ہیں جوسشبہ کی بنار پرساقط ہو جایا ل للفاضي أنُ بستخلف على القضاَو الإ- قاضي كيواسط به درست منهي كدوه كسي ا درشخص كو ابنا قائمُ مقام مقرركر البته اگرحاکم کی جانب سے اسے اسکاا ختیار دیاگیا ہو چاہے یہ اجازت صرت کے طور پر اور وضاحت کے ساتھ ہو۔ مثال کے طور یروه به کچه که آپ کواس کاحق ہے کہ جے مناسب مجھیں اپنا نائب مقرر کریں یا باعتبار دلالت اس کی اجازت ہو۔مثلاً حاکم کیچ کرمیں نے آپ کو قاصی القضا ہ بنایا۔ تواس شکل میں ہیر درست ہو گا کہ وہ جسے مناسب سبھے اینا قائم مقام ادرائب بناکے وآذا رفع على القاصى حكم حاكم الز- اگرقاضى كے پاس كسى ادر قاضى كا نيصله بيش ہوا وربيب قا منى كافيصا يفيك كتاب اللر سنب رسول اللراورا جماع كمطابق بوتودومراقاصى اس كانفاذ كردي مكر مشرط يبس كدوه مكم اليسابو جس میں اجتہاد کیا گیا ہو- نیز ہر قول کی دلیل بیان کی گئی ہوا دراگرالیسا نہ ہوتواس کا نفاذ ن*ذکرے*۔ ولا يقضى القاضي على الغائب الز- احنا ويمك نزدمك قضاء على الغائب درست منس اس مع قطع نظر كدوه غائب کے حق میں فائدہ مندم ویا تفقیان وہ ۔ البتہ اگر کوئی غائب کا دہاں قائم مقام اور نائب موجود ہوتواس کے ہوتے ہوئے قضار علی الغائب درست ہوگی ۔ چاہے وہ قائم مقام حقیقی اعتبارے ہو۔ مثال کے طور پر وہ اس شخص کا دصی یا دکھیل ہو یا باعتبار حکم قائم مقام ہو۔ امام مالکھ ، امام شافعی ، اور امام احمرہ کے نزد مک قضا معلی الغائب درست ہے۔ الکم سندل بْ سْرِيعْتْ كَ الفاظ البينة على المدعى واليمين على من الكر" بين كراس بين رسول اكرم صل الشرعليه وسلم في كسي طرح کی کوئی تیرسنیس لگائی تواب اس میں مدعا علیہ کی حا هری کی شرط بدبخیر کسی دلیل کے اصافہ ہو گا۔ اصاف کا کاستدل تر مذى شريف وغرو مي مروى رسول الترصل الترعليه وهم كاحفرت على كوقاضى مين بناكر بصيحة بهوت يه ارشادهم كم تمخصمين میں سے ایک کیواسط دوسرے کے کلا) کوسنے فیصلہ مت کرنا۔ اس سے بیتہ چلاکہ اگر دوسرے کے کلام کا پتہ نہوتو برحكمين ركاوت بنے گا ، اورخصم ياس كے قائم مقام كے حاضرة بهونے كى صورت ميں اس كے كلام كابت سنيان چل سکتا - پس اس کے موجو در ہونے کی شکل میں فیصلہ مکن منہیں ۔

وَإِذَا حَكَمَ مَرْجُلًا بِنِهُمُ أُوسَ ضَيًا عَكْمِهِ جَا فَإِذَا كَانَ بِصَفِدَ الْحَاكِمِ وَلَا يجونُ تَعْكَيمُ ادرجب وتنحص كسي شخص كوابن درميان كم مقرركرلس اوراسك فيصد بررضامند مون ودرست يحبكه برمكم بصغب حاكم مواور كافرادر غلام الكافيرة العنبر والذجي والمكحك ودفي القذب والغاسبق والعيبي وليكل واحدمن المعكمين ادرذى ادر محدود فى القذف اورفاسق اور بح كو تكم مقرر كرنا درست سنين ١٠ ورحكم مقرر كرنيو الول بين براكم كبواسط أَنْ يُرْجِعُ مَالِم عِكُم عليهما فإذَا حكم عِليهما لزِمَهُما وَاذَا مُ فِعَ حُكُمه الى القاضي فوافق مذهب رجوع كرنااس كاحكم مذكر في مع قبل درست بيد اكرده ال كيلة حكم كرجكا بموقوده ان دونون براون شمار موكا ادراس كا كو تاص كيميال لاسفر أمَضًا ﴾ وَإِنْ خَالفَ مُا الطِّلَهُ وَلَا يَجُونُ الْعَتَكِيمُ فِي الْحُمْلُ وَوِوَ الْعَصَاصِ وَإِنْ حَكَمَا ﴾ في وقم اگراس کے خرب کیطابی ہوتواسکانفاذ کردے اورا سکے خلاف ہوتو کالعدم قراردے اور صدود وقصاص میں حکم تقرر کرنا ورست نہوگا اوراگردم خطا الخطاء فقضى الحاكم علا العَاقلَة بالدّية لَمُ ينفُلُ مُكما وَعِومًا أَنُ يسمعَ البّيَّةَ وَنقضَى یس کسی کوم مقرر کرلیں اور وہ باوان ملی العاقلہ کا فیصلہ کرے تواس کے فیصلہ کا نفاذ نہ ہوگا اور یہ درست ہے کومکم بیٹینر کی سماعت کرے اور انگار بِالنَّكُولُ وَحُكْمُ الحَاكِمِ لا مِوَيْهِ وَوَلَى إِلَا وَمَا وَجِبْهِ بَاطِلٌ . ك صورت بي فيصل كرد سد اور مكم ماكم كانفاذ اب ال باب اوراولاد اورز وج كيوا سط باطل شمار بوكما فكرمق كرنے كا ذكر وَا ذَا خَكُمْ رَبُحِيلانِ الز- مرى و مرعا عليريت خص كواس كاحكم بنائيس كه ده ان ميس كوني فيصله كردك اوروه حكم شهادت يا قرار كرفيا انكارى بنياد پران كدرميان كوئ فيصل كردك تو اس درست قرارد یا مانیگا دروایت بس آ تاب كرحفرت ابوشر تح رضی السّرعد رسول السّرص الته طلي والمك فدمت مين عرض گذار موسے كه اسالتر كرسول ميرى قوم كسى بات مين نزاع كيونت ميرے باس كاتى اورس ان كروميان فيصلكريا بهوسا وردونون فرنتي ميرع فيصد بررضا مندئ كااظهاركرت بي أتخضورك ارشاد فرايا بركس قدراجي باستجر اذاكان بصفة الماكسوالا فكم ايسا شخص مقرركما جائ جس بن قضاءك الميت بورى طرح موجود بويعي كم عاقل الغ مسلم محر، بنیا اور کابن سے سننے والا اورصاحب عدالت بر۔ ان اوصات سے اس کا متصف ہو اً حزوری ہے۔ لہذا حکم مذکافرکو مقررا كرنا درست ب نظام، ذى ، فاسق ، محدود في القذف فاسق ا در بجركو -وكلا يجيئ التحكيم فى الحداود والعصاص الإ . كسى كوصرو و قصاص مين حكم مقر كرنا درست بنبي اس بين ضابط وكليه دراصل يهد كم منانا براليسى جيزين درست ب حس ك انجام دين كاخصمين كوحق حاصل بوا در بواسط وصلى يه درست بوجائ. اورجوبواسط صلح درست نہوسے اس میں حکم مقرر کرنا ہمی درست نہ ہوگا۔ لہذامثال کے طور برنکاح ، طلاق ، شغفہ ا دراموال وغیره میں حکم مقرر کرنا درست ہے اوراس کے برعکس زناکی حد، جو ری کی حد، ستمت تی حدا دراسی طسرح

marfat.com

تا دان على العاقله اورقصاص ميسكسي كو حكم مقسر ركرنا ورست منيس ـ

وان حكما لا في درم الخطاء الز. اگر دعوى كننده اور مرعى عليه دولون كسي خص كودم خطارك اندر حكم مقرر كرلس اوروه حكم تا وان على العاقله كا فيصله كرد ب تواس كا يدفيصله قابل نعا دُنه بوگا . اسكة كه عاقله كي جانب يه حكم مقرم نهي كيا گيا يواس كايد فيصله ان

پراٹرانداز بمی نہ ہوگا۔

صورت میں بھی ان کے درمیان بانٹ دے ۔

تنفسيتم كريخ كابيان

ينبغي للا كا هم أن يُنْصِب قاسمًا يُرْسَمُ فُكَ مِنْ بيتِ المَالِ ليقَيِّمَ بينَ الناسِ بغيراً جُرِفان لَمُ يفعَلُ الكوايك تقسيم كننه وكالقرر كرنا جاسبة جوبيت الماليسة تنواه ياب بو اكده ولوكون من كسي معادص كبفرنقيم كرك وادراكرده ايساند نصب قاسِمًا يُقتِيمُ بالأُجرَةِ وَيجِبُ أَنْ يكونَ عدالًا مامونًا عَالِمُ المُلسَمَةِ وَلا يُجُبَرُ القاضي الناس كرس تومعا وصدليكرتف يم كرنيواك كالقرركرس واورتق يمكنده كا عاول امون اورتقسيم سه واتعت بمونا لازم ب- اور في ايك بى تقسيم كمنزه على قاسم واحد ولا يترك القسّام يشتركون و أحجرة القسمة على عدد م وسم عندا بيينية ك لئ وكول برجرة كرك وادتق يم كرنيوالول كوشركت مين من جمورك و امام الوصيفة مك نزديك تقسيم كامعاد صد تعدا وحد داران كم اعتبار رحمة الله وقالا رحمها الله على قدى الانصباء واداحض الشركاء عن القاصى فى أيك يهم ہے ہو گا اور ایام ابولوسف والم محمد کے نزدیک معا وصف مصوب کے اعتبارے ہوگا ،اورجب شرکار قاصی کے روبرو ہوں اور برمکان یازمین وَاسُ أَوْضَيْعَتُ وَادَّ عُوااً تَهْمُمُ وَسُ تُوهَاعَنُ فلانِ لَمُ يقسِّمُهَا القاضي عند البحليفة وحماالله برقابض بول ادراس كم مرى بول كم المغيل فلا سخص سے درانة بائے ہوئے ہيں توامام ابوصنفة فرماتے ہيں كدقا صى اسے اسوقت رك حتى يقيموا البيئة على مَوتِه وَعَدَ دِ وَسَ تُرْتِه وَقَا لَا رَحْمَهُمَا اللَّهُ يَقْتَمُهَا بِاعْرَ افِهِم وَيَلْكُمُ تقسيم نركوائ جب مك كراسك انتقال اورلقداد ورثاء كركواه بيش زبول المام اوبوسعة اورا كالحريث زديك ان كاعران بربان و في المال القسِمةِ اللهِ مسمَعا بقولِهم جميعًا وَانْ كان المالُ المشتركُ ماسوى العقارى اور جسٹر تقسیم س یا لکھ کے کہ تیقسیم کراناان کے قول کے مطابق ہے۔ اور اگر بجز زمین کے ال مشترک طور برہو اور وہ اس کے وَادْ عُواانِهُ مِيرانُ قَتْمَهُ اللَّهِ وَلِهِم جميعًا وَإِنْ ادْ عُوافِ العقايرانهُمُ اللَّودةُ قتمه مرات ہو نیکے معی ہوں تو تمام کے قول کے مطابق اسے تعتبیم کرائے اور اگردہ زمین کے متعلق مرعی ہوں کروہ اسمنوں فرخدی بينهُمُ وَانُ ادِّعُوا المِلكَ وَكُرُونِ فَكُرُوا كَيْفُ أَنْقَلَ إِلَيْهِمُ تَسْبَهُ بَيْنِهُمْ -تمی توان کے درمیان باس وے اور اگر ملکیت کے مدمی ہوں اور یہ نہ بیان کرتے ہوں کوکس طرح ابھی طرت منتقل ہو فی تواسس

الرف النوري شوع الموس الدو وسيروري ن موج و من من المنظم الخ - فرات بن كر حاكم برائ تقتيم باقا عده الكي شخص كالقرر كرنا جلب ادراس المنظم المنطق المنطق المنطق المنظم المنطق المنطق المنطق المنظم المنطق المنط تقبیم کاکام انجام دے سکے اس سے کرتقسیم کا شما را مورِ فضاۃ ہی کی جنس سے اس مصفے کے اعتبارے ہو لہے کہ محل کھور ر منازعت کا ارتفاع بورتقسیم ہی ہوتاہے۔ لہٰذا تقسیم کرنے کا معا وضہ وظیفر قاصی سے مشابہت رکھتا ہے کہٰذا جس طریقہ سے وظیفۂ قاصٰی بیت المال سے مغرر کرتا ہے مٹھیک اسی طرح اس کا تقرِر مجی بیت المال سے ہوگا۔ وَاجْوِة القسمة عُلا عَد دوَّسهم الز- مصرت الم الوصيفة فرات بي كتف يمكننده كامعا وصدتن الإورثاء وحدداران ك لحاظ سيهوگا حضرت امام ابويوسف اورحضرت اماً م محرِّرٌ، حضرت امام شافعی اورحضرت امام احمرٌ فرلمتے ہیں کرتقسیم کمن کامخار صوں کے اعتبارے ہوگا کہ جس کا جس تدر حصد ہوگا اسی کے اعتبارے اسی قدر معا وصد لیا جلتے گا۔ واذا مضوالشرك او في الديهة واسم الرو بعض الكرين كباس مي معى بول كريا تفيل فلا سفى كا جانب سے وراثة مل ہے اوروہ برجا ہیں که زمین باسط دی جلئے توحضرت الم ابوصنیفی فرملتے ہیں کرجس وقت مک وہ بذر لید کو اہا نلا*ں تخص کے انتقال اور تعدادِ ورٹاء کا ش*وت میش نہ کردیں محض ان کے دعوے کی بنیاد ہر زمین با نٹی نہیں ملئے گی مض**رت** ا ام ابویوسعت محصرت اما م محتری ا در حصرت ا ما م شافعی کے نزدمک ورثا دیکے اقراد سی پر ما منٹ دیجائے گی ۔ حصرت الم التي مي المي تول كي مطابق مي كيت بي وحفرت الم الوصيفة فرات بي كتفي م كاجمال ك تعلق ب اسكى حيثيت قضاء على الميت كى ب اورمحض اعترات يدايسى حجت ب كجس كا حجت بهونا محض ا قرار كرنيوال تك بى ب يرسي كوابان مے ہونے کو ناگزیر قراردیا جائے گا تاکران کے اقرار کومیت کے خلاف حجت بنایا جاسکے۔ علاوہ ازیں زمین تواپن ذات سے مغوظ ہے اسواسطے اسے بانٹنے کی احتیاج منہیں ۔ اس کے برعکس منتقل ہونیوالی اشیار کہ ان کے آملات کا زریشہ ب توانحیں باٹ کرانھیں بحفا لمت حقدار تک مبنجادیا ہے۔ وَإِذِاكَا نَكُلُّ وَ احِدٍ مِنَ الشِّرَكِ]ءِ يَنْتَفَعُ بنصِيبٍ قَيْرَمَ بِطِلبٍ أَحَدِهِمُ وَانْ كَأَنَ أَحَدُهُم ا دراگرشر کاریں سے ہرشر کی کا اپنے حصدے انتفاع مکن ہو تو ان میں کسی ایک کی انگ پرتقسیم ہوجائیگی ا دراگر ان میں سے ایک ينتغ والأخر يستضر لِقِلَةِ نصيب فإن طلب صَاحِب الكِثيرِ قُسِمَ وإن يطلب صَاحِب کا فائدہ اوردوسرے کاحرراس کا صدکم ہونیکے باعث ہو بھراگر زائد صدوالاتقسیم کی مانگ کرنے وَتَعْسِیم ہوجائیگی اور کم صدوالے کی انگ القَلِيُلِ لَهُ يُقَسَّمُ وَإِن كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ منهُمَا يستَضِرُ لَهُ يقبِّمُفًا إِلَّا بِتَرَاضَيْهِماً-برتقسيم المين اورا ارتقسيم كے باعث ال بس سے سراك كا حزر مولة بغيرتمام كى رضاك تقسيم فكى جاسك لغتاكي وختتا نصيب صه يستفتى انقهان اخرر - قلة اكى - كم يكتير ازياده -تواضى ، رنسامندى ـ خوشى ـ

نقيهم بونيوالي نتكلوث الخراقية مهرنيوان سكلوكا بيان مرح و و منه المراح كي موكر الشوكاء الاندوه جيز جس كے اندر متعدد لوگ شركي بول اگر الشوكاء الاندوه جيز جس كے اندر متعدد لوگ شركي بول اگر السي المراح كي بوكر بعبر الشيري كيا اپنے حصد كے دريد انتفاع مكن بو اور مجران شركوں میں سے کوئی شرکھے تقسیم کی مانگ کرے تواسے تقسیم کردیں گے ۔ اوراگر استقسیم کے دراید بیض کو تو فائدہ بہنچا ہوادر بعض کا اس میں ضرر ہوتو اس صورت میں زائد حصہ والداگر تقسیم کی مانگ کر بگا تو تقسیم ہوجائے گی ۔ کفایہ ، درایہ وغیرہ معتبر کتب پل سی طرح به صاحب بدایدا درصاحب کافی اسی قول کو زیادہ صبیح اور صاحب ذخیرہ مفتیٰ به فربلتے ہیں . جصاص اس کے برعکس يه فرمات بين كم مصدوالا اگرتقت مى مانگ كرم توتقت مردىجائيكى و دراس بارك مين ماگر شهيئة فرمات بين كرتسيمكى مانگ چاہے زیادہ صدوالے کیطرف سے ہو یا کم حصدوالے کی جانب سے بہرصورت و بھی ان یں سے تعلیم کی انگ کرے تعلیم ہوجائے كى عاحب خانيه فرمات من كم مغتى بداورخوا برزاده كا اختيار كرده اورترجيح داده تول يب اوراكربيصورت بوكرتسيم كم عن ساريدي شركون كانقصان بوتابواوركسي كومي استكسى طرح كافائده من بنجا بو مثال كطوريركنوان وغيره تو تا وقتيكه سارك بى شركي تقسيم مررضامند في بول تقسيم سي احتراز كياجك كا. وجريب كتقسيم كاصل فشاء يبوتك يمركارين سي برشرك ابن خاص ملكيت انتفاع كرسط ادراس مكر بدرية تعتبيم ياصل نشاريخ موداي بس اس تقسیم سے احراز کرتے ہوئے اسے جوں کا توں رہنے دیا جائیگا تاکہ اسی اشتراک کے ساتھ سب شرکارمنتفع ہوتے دہیں۔ ا در ہر شرکی تعشیم کے ہونیوالے نقصان سے بچ سکے ۔ البتہ اگر سارے شرکی دیکھتی آنکھوں اپنے ہونیوالے نقصان کے بادجو تقسيم س جا إي توليمرسب كى رضا مندى اورتقسيم براهرارك باعث تقسيم كردى جائے گا۔ وَلَيْتَسِّمُ العُروضَ إِذَ اكَانَتُ مِنْ صِنْفِ وَاحِي وَلَا يُقَسِّمُ الْجِنسُيْنِ بِعضَهَا مِنْ بعضِ إِلَّا بِرَاضِهِمَا ا درسامان ايك بي طرح كا بولة تقسيم كرد با جلي كا و اوردوطرح كاسامان بعض كالبعض من ان كى رضا كربني تقسيم منين كيا جاسة الا وَقَالَ ٱبُوحِنْيَفَةُ رَحِمُ اللَّهُ لَا يُقِتَمُ الرَّقيقُ وَلَا الْجُوَاهِمُ وَقَالَ ٱبويوسُفَ وَعِمَّ لَأَرْجِعِمَ اللَّهُ اورامام ابوصنیفید کے نزدیک غلام اور جوابر تقسیم سنیں کئے مائیں گے ۔ اورامام ابو یوسعند والم محد کے نز دیکھ غلام يقتيمُ الرَّقيقُ وَلَا يقتمُ عَما مُ وَلا بِرُ ولا سَحى إلا أَنْ يَتراضى الشركاء وإذ احضو والأان یم کئے مائیں گے اور تمام شرکار کی رضامندی کے بغیر جمام اور کنوال اور بن جگی تقسیم نبیں ہوں گے۔ اور جب ورثاء قاضی کے حندُ القَاضِى وَاقَامًا البِيتَنَةُ عَلَى الوِفَاقِ وَعَلَ دِ الوَيَ ثُرَّةِ وَالدَامُ فِي آيُدِ يَهِمْ وَمَعَهُمُ وَابِرثُ پاس آئیں اور انتقال تعداد ورثا وہر شابر بیش کریں اور مکان پریہ قابض ہوں اور ان کے سابھ کوئی عیر موجو د دارت غَامْتُ تَسَمَعَ القاضِي بطلبِ الحَاضِينَ وَنصَبَ للغائبِ وَكُنِيلًا يَعْبِضُ نصيبِهُ وَإِنْ كُانُوا مبى بوتو قاصى موجودين كى مانك يرتقب كرب اور غائب كرصه برقابض بهوية كى خاطراس كواسط كوئ وكول مقردكر،



وووی میر اخرت النوری شریح 🚾 ۳۲۷ خوائش كيمطابق الخير لقسيم كرديا جائے كار وا ذاحض الواس ما ن عندالقا ضى الإ - اكرمورث كانتقال كبيدورتا مرقاضى كياس عاض بون اورده مورث كا انتقال اور ورثا رکی تعداد بزریعه گوا بان ثابت کرین درآنجا لیکه ایک زمین پریه دو قابض بوں اور ان کے علاوہ اس مورث کا ور دارث ہوجواس وقت موجود پنہ ہوا ورموجود ورثا رتعت یم کی مانگ کریں تو اس صورت میں قاضی ایکے درمیان زمایت ہم كردس ا در بغيرموجود وارث كا ايك وكيل منتخب كردم جوكه غائب كے حصة برقابض بوجائے تاكه اس كاحق ضائع نذہور وان كابوامنستَريين له يقسم مع غيبة احلهم الز- ا*گرايسا بوك*ريتقسيم كي انگ كرنيوا له مشتري بور بعني ان توگون كي ايم شركت بواسطة خريدارى مروى مور بطور وراشت نبي اوران لوگول ميں سے الميشخص اسوقت حا هرم بروتو موجودين كيفسيم كي مانگ پرتف بمنہیں کی جائے گئی۔ اسوا سطے کہ بوا سطرہ خریداری حاصل ہونیوالی ملکیت کی حبثیت ملکیت جدید کہانا موجود شرك فيرموجود شرك كيطرن سے خصم قرار منهي ديا جاسكتا - اس كے برمكس وراثت كا معاملہ بے كراس بي ازجاب مور ن ملکیت کی قائم مقامی ہوتی ہے۔ وان كان العقام في بدالوام ت الح - اگراليسا بهوكه زمين برغيرموجود دارت قابض بويا ايسا بهو كه درثار بين ميد مخفل يك ہی دارت حاضر ہوا ہو تو اس صورت میں تقسیم نہیں کی جائے گئی ۔ صورتِ اولیٰ میں تو اسوا سطے کہ اس میں قضار علی الغام کالزوم ہوتاہے ۔ جواپن حکد رست نہیں ۔اورصورت نا نیدمیں اس بنا ربر کہ یہ ممکن نہیں کہ ایک ہی ا دی مخا جسم ہی قرار دیا جائے اور مخاصم بھی (مدعی بھی اور مدها علیہ بھی) تواسی طرح ایک شخص کا مقاہم اور مقاسم ہونا بھی ممکن بنیں۔ وافرا کا نت دوئ مشاتوک الد اگرا یک ہی شہر کے اندر بعض لوگو سے مشترک گھر ہوں توصّرت امام الوصّنيذ وارت مِن كه انكى تعتسيم الك الك بهو كى - اس سے قطع نظر كه ان گھروں ميں انصال بهويا الك الگ دومولوں ميں ان كا وقوع بو ا م ابو بوسعت إورا ما م ورج ك نزد مك انكي الك الك تعتب ما زم نبي ملك بيشكل بعي ممكن بي كدا يك مكران بي سع ايك شركك العدادردوسرا كمردوسرك شرمك كابواس واسط كه نام ادرشكل كما عتبارس ان كاشمارجنس واحدس بوماسيا ور ا ختلات بلجا ظِ مقاصدت توان سے متعلق معاملہ کا انحصار قاضی کی دائے پر کرد یا جائے گا۔ اوراس کے نز دیک بحق شرکارج شكل بهتر بهوكى ادران كي داسط مفيد خيال كري كا و واسى برعمل بيرا بهوكا. حضرت ١١ م ابومنيف ويك نزويك بيسايول كرميل ادربرے بونے اورسجدویا ن وغیرہ کے قرب و بعد کے لحاظ سے گھروں کے مقاصد و نوائد الگ الگ بواکرتے ہیں اوران یں مساوات ممکن مہیں۔ اس واسطے ایک تھر میں حرف ایک شرکے کا حصد ہونا یہ باہمی رضار کے بغیر ممکن منہیں۔ ایک تھر و زمین یا تھرو د و کا ن میں است تراک ہو تو ان میں سے ہرایک کو الگ الگ تقسیم کیا جائے گا۔ وينبغوللقاسِمِ اَنُ يُصَوِّمَ مَا يُعَتِّمِمَ وَيُعَرِّ لَهُ وَ يَنُ مَ عَهُ وَيُفَوِّ مَ البِناءَ وَيُغْمِ وَكُلَّ بِضِيبِعَنِ اورتقىيم كرنوا كيكيك مناست كتقسيم كننوكان كانقشه تيار كرسه ا دربمائش برابرى كينتا كرب ا ورقيب تعرر لكك ا درم إيك حفرى ع اكْبَاقَى بطولقِہ وَشُرْبِہِ حتّی لاَ مَكُونَ لنصيبِ بعضِهم بنصيبِ الاُخوتعلقُ ومَكِتبُ اَسَامِيهِمُ ويجعلهاً نا لی وَ بطِن کے داست کے الگ کردے منی کہی کے صرف العلق دورہے کے صدایساً تعباقی زمیجا درانکانام مخرپر کرنے اور قرع نیاد

20000000

はならならならならならないないならならない

ملا الشرف النوري شريع ارُدو مشروري الم قُرِعَةً فيم يلقب نصيبًا بالْآولِ وَالَّذِي يَلِيهِ بِالثَّانِي وَالَّذِي يليدِ بالنَّالِثِ وَعَلَى هٰذَا ثمّ يختج القاعةَ لے بھران میں ایک مصد کوادل کا فام دے اوراس سے منصل کو دوم کا اوراس سے منصل کوسوم کا اوراسی ترتیسے (باتی) اسکے بعد فرعدا خازی فَهُنْ خُرَجَ إِلْهُمُ مُا أَوْلُا فِلِهُ السَّهُمُ الأوّلُ وَمَنْ خَرَبَهُ مَّا نَيًّا فِلَمُ السَّعِمُ النّابِي وَلاَ يَكُ حُلُ فِي رے پران میں اول نکلنے دالے نام کا حصد اول ہو مل ۔ اور دو سرے مغربر نکلنے والے کا حدوم ۔ اور ان کی رضاء کے سفی القِتْ مَةِ الديمَا عِمْ وَالدُّنَا نِيرُ إِلَّا بِتَرَاضِيمِ فَإِنْ تُكْتِمُ بِينَهُمْ وَلِأَحَدِهِمْ مَسَيلً فِي مِلْك ہدد نا نیر شا مل منبس کے جائیں گے . النذا اگران کے درمیان مگر کا تعسیم ردی گی اور ان میں سے کسی کی نالی دوس الأخراَ وُكُارِنُونَ كُمُ لُسْتَرُطُ فِي القِسْمَةِ فَإِنْ أَمُّكُنَ حَمُّونُ الطريق وَالمُسيلَ عَنهُ فَلَيسَ ک مکیت پایاستہ میں آئی جبکراندرونِ تقسیم اسکی شروا مہیں لگا ان گئی تھی بس اگراس کے حسسورات یا مالی شاق جاکستے توہس کے واسطے دوسے اَنُ يِستَطُوقُ وَيَسِيلُ فِي نَصِيبِ الْأَخْرِوَ إِن لَهُم يَكُنْ فَيَعَتَ السِّمَةُ وَإِذَا كَانَ سِفُلُ لَأ کے صدی اندرنالی پاراسته کا نکالنا درست نہ ہوگا۔ اوراگر میراستہ یا نالی مٹائ جاسکے توبیقٹ بمومائیگی اوراگر گھرنیچے کا ہوا دراس پر علولها أوعلو لاسغل له أوسفك له علو تُوِّم كُلُ وَاحِدٍ علو حدته وَقُسِمَ بالقيمَ بالا خانه زبهو پایکه بالاخانه بهوا درنیم گفرنه بهویا نیج کا گھر بھی ہوا دربالاخانہ بی تو با عقبار قبیت برایک کوالگیفت یم کیاجاً محا ادراس کے سوا کا اعتبار وَلَا يُعْتَبِرُ ذَٰ لِكَ وَإِذَا احْتَلَفَ المُتَقَاسِمُونَ فِنَهِدَ القَاسِمَانِ تُيلَتُ شَهَاد تَهُمَا وَإِنَ ادُّعَى سنیں کمیا جائے ہم اوراگرتقت پر کرنوالوں کے درمیان اخلات ہو اورقت پر کشندگان شیادت دیں توانکی شیادت قابل قبول ہوگی ادراگر أَحَلُ مُمَا الغلظ وَمَا عُمَمُ أَنَّهُ أَصَا بَهُ شَوعُ عِنْ فِي صَاحِبِهِ وَقِدَ اللَّهِ عَلَى نَفْسِهِ بالاستيفاء ان میں ہے ایک غلی کا دعویٰ کرتے ہوئے کے کمبرے کچے حصر پردوسرا قابض ہے درا کا ایک وہ اپنے می کی دصولیا ل کا عرا ان کریکا جود لَمُ يُصَدُّ فَ عَلَى ولا إلا ببيئةٍ وَإِنْ قَالَ استوفيتُ حَقِّى ثُمَّ قَالَ أَحْدَثُ بعضَ مَ كوائ كينيراس كاقول قابل تصديق بنوكا - اوراكر كي كري في إناحق وصول رايا - اس كينعد كي كريس في تقوارا وصول كيالة قول فالقولُ قُولُ حُصُمهِ مَعَ يَمْدِهِ وَإِنْ قَالَ أَحَهَا بَنِي إِلَى مُؤْضِعٍ كَذَا فَلَمْ يُسَرِّكُمُ إِلَى وَلَهِ يَشْهِدُ مع الحلف اس كر بمقابل قابل المتبار بوكا . اور الركي كرج التك ميراحق ب اس مكتك مع منب ديا ا ورمكل حق سر لين كا قرار على نفيه بالاستيفاء وكلَّابَهُ شي ميكم تحالفا وفسفت القِسْمُةُ وَإنِ استَحِقَ بَعُضُ رَضِيبُ ذكر ادر شرك اس معوثا زادد وون شرك علف كريس ارتسيف بوجائيكى ادراكر بعينه الك كم صديس بكرددس اَحَدِهِمَا بِعَينِهِ لَمُ تَعْسَجُ العَسَمَةُ عِنْدَ أَجِ حِنْيَعَةَ رُحْمَهُ اللَّهُ وَمُ جَعَ بِحَصَّةٍ وْ إِلَى مِنْ ا كل آئے اوالم ابوصند رحم الله ك نزىكي تعسيم نن بوكى بكدوه مصد شرك يوس الله نصِيُب شربكه وَقَالَ أبويُ سُعتَ سَجِمَهُ اللهُ تفسخُ القِسْمَةُ -ا ين اور الم الويوست رحمدالله كان ديك تعسيم في بو جائك.

الم و و المارية المارية المراج المرا كي جا يوالي جيز كانقت كسي كاغيذ بربناكرسها كاقسمت مسا وي طور ربعت مكرك بمعران لين جو مصرسي كم بواسي يرمعسوم كانفاذ كردك علاوه ازين بزريع كز اس ناب اسواسط كدمقدار مساحت كايته كزيت بي جل سكتاب ا در سر مرشر كيك كا حصد حاس کے راستہ اور یانی کی الی کے الگ کردیے تاکہ اس طرح برحصد دوسرے سے بالکل الگ بوجائے اور ایک کا تعلق دوسرے سے مذریب -اس نے بعد ہرامک مصل اول ، دوم ، سوم نام رکھ کران ناموں کی گولیا بنانے ادر مجرقرع امذازی ارے اور جس کا نام جس کولی برنگا ہواس کے حوالہ وہ حصر کردے۔ ولابداخل فى القسمة الز كم اورزمين كي تقسيم كے امذر دراہم و دنا نيركواسوقت مك شامل منہيں كيا جا ما جب تك سار شرك اس پر رضائدی کا اطہار نہ کریں مثال کے طور کرنٹی شترک مھر میں ایک طرف تعمیر بڑھی ہو تی ہوا در ایک شریک ان ہیں ہے یہ چاہتا ہو کہ تعمیر کے بدلہ دراہم دیدے اورد وسرے کی خواہش ہو کہ وہ زمین ہی دے . تو اس صورت میں جس کے حصد میں یہ تعمراً رى بواس سے كائے دراہم كے زمين بى دلوائيس كے اس كاسب يہ سے كرتق محقوق ملك كے زمرے ميں داخل ب اور شرکار کا جهال مک تعلق ہے وہ محرمی شرکت ہیں، دراہم ایکی شرکت میں نہیں بس در مہوں کو داخر تعلیم قرار نہیں دیا جائےگا۔ فان قسم بينهم والحداهم مسيل الد أركسي تترك مركى تقسيم بهواورايك شريك يان كى الى اورآ مدورفت كاراب ته وسرت شريك كے حصيب واقع ہو جائے جيكه اندرون شرطاشتراك نه ركھي مئي ہوتو يه ديجھاجائے كاكم اگرداسته اور نال كارخ بدلنا ممكن بهوكة رخ بدل ديا جائيكا اوراس اشتراك كودور كرديا جلئة كالدوراكرية تبديلي مكن مزبهوتواس صورت مين تقسيماز سراؤ ہوگی اورسابق تعتبین حتم کردی جائے گی تاکہ برطرح کی الجس وپرایشان سے حفاظت رہے۔ واذا اے ان سفل لاعلول؟ الإدار الساہوكم كھركے نيے كے صدين دوشرك ہوں ادر كھركا بالائ صدكى دوسرے كا يو، يا بالائي حصدين دوشريك بهول ا دريني كا حدكسي دوسر كا بهو، ياايسا بهوكه كمريني ا ورا ديركا حصد د ك درميان مشترك بوتو الم محدة ولمت بين كراس طرح مشترك كمرون كوالك إلك قيمت لكات بوسة با نظام لي الم الوصنيفية اورامام الويوسية فرماتے ہیں کدان کی تقسیم سمیائش کے اعتبار سے کی جائیگی کہ تقسیم میں بنیادی چیز پیمانٹ ہیں ہے۔ علاوہ ازیں کہ تشرکام مذرُ وع مين شريك إين قيمت كم الدرزين مركم فق بمصرت الم مرد كا قول ب اسواسط كم كمني كا صدة فالذبناني ا دراصطبل وغيره بنالينے كى المبيت ركھتاہے اورا دير كے حديث بدا لمبيت نہيں ہوتى - لېذا د و گھر د وجنسوں كے درج ميں ہوگے م بس شركون ك مصص مين مساوات بلحاظ قيمت بي مكن ہے۔ واداا ختلف المتفاسمون إلى الرتقسيم كي يميل كالبدكوئ شركك يد كي كم فيكوم المكلون مذ مل سكااوراسك خلات دونقسيم كرنيواك محل مل حيك كي شهادت دين تو امام ابوضيفه و امام ابويوسف فرمات بين كدير شهادت قابل تبول ووون الرف النوري شرط المراي شرط الرود وت روري المرف النوري شرط المربي الرود وت روري المربي الرود وت المربي **جوگی اورالم محدٌ ،اام مالک می ،ام شاععیُ ،اورام احت رک نزدیک قابلِ قبول نه بوگی - اِسواسط**کرانکی پیشها دت ایفعل ہے متعلق ہے جس میں متبر ہونیکا امکان ہے ۔ امام ابوصیف جے اورامام ابوبوسف بھے نزدیک کیونکہ این کے فعل کا تعلق تعت سے سے اور شہا دت کا تعلق حق پورا لمنے سے سے جود درسرے شخص کا نعل ہے اس سے قابل تبول ہوگ۔ وان ادعیٰ احد هما الغلط الد و اگر شریکو بیس سے ایک شریک ید کیے کہ تقسیم سیسی مولی اور میرے کرود در ا حصد دار قابض ہے جبکہ وہ اس سے قبل اس کا اقرار کر حکا ہو کہ اس سے اپنا حصد وصول کرلیا ہے۔ توشہادت کے بغر اس كا قول قابل قبول منهو كا-اسواسط كهاس كا دعوى تقسيم كمل مونيك بعدي-وان قال احكابني اليموضيم الإيكوني مصددادابين مكل صدكي وصوليا ببركم اعرّ ان سي قبل كير كذلال مقام تك سرا حصہ بیٹھتا ہے اورا س جگہ تک مجھے مصنبہیںِ ملااور دوسراحصہ داراس کے قول کو غلط فرار دے تو اس صورت میں یہ دونوں صلف ترین کے اور تعصیم فسخ قرار دی کیائے گی ۔ اسواسطے کہ حاصل شدہ کی مقدار کے اندر اخلاف کے باعث عقد کی وان استحق بعض نصیب احد هماً الإ-اگرایسا بوکرتف پیموچکنے کے بعد ایک شرکے کی مصدس کسی اور خص استحقا نكل آئ والم ابوطيفة اوراام محرات نزديك اس كوبدح ماصل بوككار خواه وه استحقاق كى مقدار شرك سلك اورخواه باتی ربا ہوالو الکراز سرنواس کی تقسیم کرائے۔ امام ابوبوسع فرماتے ہیں کہ تیسرے شرکی کے کل آنے اواس کے رضامند نہوسکی بنار برتقسیم ازسرو ہی ہوگی۔ عتابالإكراع ٱلآكراكُ يِثْبُتُ هُكُنُ مِنْ يَقُدِمُ عَلَى إِيقاعَ مَا يُوعَدُ بِمِ سُلُطانًا كَانَ أَوْلِصُّا -مكر اكراه اس دقت نابت بوجائيكا جب كراس كاظهور اس سع بوجها بن دهمكي ير قدرت ماصل بو و وسلطان بويا بور لغات كى وضاحت . أكراً لا . مجبور كرنا - ناك نديده امر براكسانا بشقت جس ريس كو مجبور كيا جاكي و من المساده الا الماد و ازروك لفت اكراه كامين كسي كونالسنديده كام يرجود كرف و کے اسے ہیں ۔ اور فقہا رکی اصطلاح میں اکراہ ایسافعل کمہلا ماہے جوکسی دوسرتے بھی کے باعث اس طریقہ سے انجام دے کہ اس کی رضا مرکو اس میں دخل نہ ہو یا برکہ اسکے ماصل واختیاریں فسا دوخرا بی واقع ہوجائے اور محل اختیار اس کے ہائھ سے سکل جائے۔ اس طرح اکرا ہ دوطسر ح كابهوكيا دايك يووه اكراه جسے لمجئ كها جا لكہ كه اس ميں محبور كئے گئے شخص كو بين حطره مو اسپے كه اسكى جان مذجاتى

marfatt.com

ورى الشرك النورى شرح المراي الدو وسروري المراي الم رہے یااس کا کوئی عضو تلف نہ ہو جائے۔اس شکل میں مکرَہ وزبردستی کئے گئے شخص کی رضابا قی سنبیں رہتی اوراس کا اختیار ہی فاسد قراریا تلہے۔ دوسری غیر ملجی کماس کے اندراس کا تواندلیٹ منہیں ہونا کہ جان جاتی رہے گی یاکوئی عضو تلف ہوجائیگابلکہ اس میں محض رضا باقی منہیں رہتی تو رضا کا باقی منہ رسنا اس میں اختیار کے فاسد ہونیکے مقابلہ میں تعمیم ہے۔ اسواسط كررضاركوكرام ت كمقابل شماركيا جا ماسيه اوراختيار كم مقابله مين جبراً تاب اورقيديين والنا ورمارسيط میں کسی مشبہ کے بغیر کوامت یائی جارہی ہے تورضا باقی نہیں رہے گی مگرا ختیار فوت نہیں ہوا۔اس داسطے کہ اختیار میں فسادا سوقت آیاکر تاسی جب کرجان جانے یاکسی عضرے اللاف کا خطرہ ہو۔ لہٰذا اکراہ عنیر لمجئ کا جہاں کے تعلق ہے وہ ان تقرفات میں انزانداز ہو کا جہاں کر رضا کی صرورت ہواکرتی ہے . مثال کے طور پرا جارہ وعیرہ اوراکراہ لمجی سارے تقرفات میں اٹرانداز ہوگا۔ اذاحصل من يقدى الإنتبوت اكراه كيواسط دوشرطين قرار دى كمين الكيشرط يدكه اكراه كرنيوالاجس بات مدرار ما بهو اوردهمكي دے رما ہووه اس يرعمل بيرامي بوسكتا ہواوراس پر قادر هي بو-اس سے قطع نظر كدوه سلطان بويا وه چوريا اس کے علاوہ کوئی دوسرا ہو ۔ حضرت امام ابوصنیفروسے منقول یہ روایت کداکراہ فقط سلطان کاحق ہے توامام صاحب کے دور ك اعتبارس ب جوخرالقرون مين داخل ب مكر لعبرك دورس وه طالات نبين رسي اوراكراه كا صدور مفسدين سي بون لكا الم الويوسون اورام محير كامفته برقول مي ب كداكراه كاصدور غرسلطان سے معى بوتا ہے ۔ دوسرى شرط اكرا ه كى يہ ہے كداكراه كرنيوالاجس بات سے درار با بروغالب كمان اس كے عمل بيرا برونيكا بروا ور ميحض اس كى دھمكى بى نه برو ملك دھمكى كوعملى جامه بسناك كاتقريبًا يقين مبوء أن دولؤن شرطون كے پائے جآنے براكراه كا كتف موجائے كا -وَإِذَا أَكْرِوَ الرَّجُلُ عَلِى بَهُ مَالَم أَوْ عَلَى شِرَاء سِلْعَةِ أَوْ عَلَى أَنْ يُقِرَّ لِرَجُبِ بِٱلْفِ دِرُهُم أُديُواجِرَ ا درجب کسی خفس کو اینا مال فروفت کرنے یاکسی سامان کی خریداری پاکسی کے واسطے ہزار درہم کے اقرادیا استے گھر کو اجارہ پر دسینے دَاسَ ﴾ وَ أُحْثِرِهَ عَلَى ذُ لِكَ بِالْقَتْلِ أَوْ بِالْضَوْبِ الشِّيدِيْدِ أَوْ بِالْحَبْشِ فِبَاعَ أَوُ إِلْقَارِي كيك اكراه كياماً اورتس كروالي ياحرب شديد يا قيدس والينى وهمى دى جائ بعروه فروفت كردك يا فريد واس يد من إِنْ شَاءً أَمْضِي البيعَ وَإِنْ شَاءً فَسَخَهُ وَ مَ جَعَ بِالْمَبِيعِ فَإِنْ كَانَ قَبِضَ المِّن كُلُوعًا فَقُ لُ مامل ہوگا کہ خوا ہ بی بر قراد رکھے اورخوا ، ضح کرکے بیج لوٹالے ۔ بھر اگر د ، بخشی قبت بر قابض ہوجائے تواس نے گویا یہ بیج درت أَجَائُ البيعَ وَإِنْ كَانَ قبضَهُ مُكرَمًا كليسَ بِإِجَائَ تِهِ وَعَليهِ رَدُّ إِذِ إِن كَانَ قَائِمًا فِ قراروي اور باكراه قالبن بون كو اجازت قرار شديس كا- اوراس برقيت لوال نبو كى بشرطيكه وه اس كاباس باقى بو -يدُ ﴾ وَإِنْ هَلَكَ المَبِيعُ فِي بِالمُشْتَرَى وَهُوَ غَيْرُمُكُوعٍ ضِينَ قيمتَ مَا للبارَّجِ وَلِلمُكَرَ ﴿ أَنُ يَضِيِّنَ ا دراگرخرد کرده شخر خداد کے باس تلف بوگئ درآ کالیک اس پراکراه منہو تو اس پر فردفت کرنیو الے کیواسطے تیمت کا ضمان لازم آئے گا اور الْهُكُولَا إِنَّ شَاءَ۔ جس براكرا وكياليا موده والرعابية مودة اس اكراه كرمواك سه ضمان لين كا من موكا.

اخرفُ النوري شرح المرابي الدو وتسروري المرفي المرفي المرفي المربي المرفي المربي الخاكى وفحت إد شراء وزينا وسلعة واساب واصفى والى ركهنا وطوعا وبرسامندي اكراه متعلق كجيرا وراحكا ت و فر من ادا اُک و قالو مجل الزيم من الزيم من الزيم من الزيم النا التي التن الدوكوب کبا جائیگا یا ییکه اسے قیدمیں والدیا جائیگا اس پرفجبور کیا جائے کہ وہ فلاں چیز ببیدے ، یا پر کر ہلاں نے خریدے، یا بیکد وہ ہزارد رام کا قرار واعر اف کرے، یا بیکد وہ اپنے گھر کو کرا یہ پردیدے تواس محیفیت اکرا ہ کے زائل ہوجانے ا دراس کا ختیار بحال ہو نیکے بعد اسے بیتی حاصل ہو گاکہ وہ اکراہ کی حالت میں کئے گئے عقود کو برقرار رکھے اور خوا ہ انفیس باقی ندر کھتے ہوئے فسے مردے عدالاحناف کلی ضابطہ یہ ہے کہ جسے مجبور کیا گیا ہواس کے سارے تصرفات کا انحقاد باعتبار تول ہواکر تاہے تو محتل نب معاملات مثال کے طور پر بیج وشراء واجارہ اتھیں تو نسج کرنے کا اسے حق حاصَل ہو گا۔اور عزمختل نسخ عقود مثال کے طور رطلاق ونکاح و عیروانفین نسخ کرنیکا حق اسے حاصل نہو گا ملکہ یہ بحالت اکراہ بھی نا فذہو جا میں گئے ۔ البة امام الك، امام شافعي اورامام احمد رحمهم الشرك نزديك بافذ ولازم نه بول محر وان علا المسبع الد اگرفروفت كرنيوالا بحالت اكراه كسى جيزكو بيح وس ا ورخريداراس بفيراكراه خريدك اس كيدخريكرد فے خرروارکے پاس تلف ہوجائے تو خریدار برا زم ہو گاکدو ، فرونت کنندہ کواس کے اوال کی اوائی کی کرے اسلے کہ اکرا ہ کئے گئے شخص کی بیچ فاسد قرار دی جات ہے اور فاسد بیچ کے اندریمی مبیج تلف ہونیکی صورت میں خریدار پرضا ك لازم آلب البته إكراه كي المحد من الم من يم حق حاصل ب كجس تخص في السيراس معامليين زبردستى كي على السي العند شده كى قيمت كاضمان وصول كريا وراكراه كرنيوالا يهضان خريدارس ليل وَانْ أُكْرِهَ عَلَا أَنْ يَاكُلُ الْمَيْتَةَ أَوْ يَشْمَ بَ الْحَمْرَوَ أُكْرِهَ عَلَىٰ ذَلِكَ عَبْسٍ أَوْ بضرب أَوْ قَيْدٍ اوراگر اكراه كيالكياكد مرداد كها يا جائ ، يا شراب بي جائ ورن قيديس وال ديا يا مارا جائ كالومكره كيلي يكها اجما مال الهن لَمْ غِيلَ لَهُ إِلَّا أَنْ يَكِرُهُ بِمَا يِخَاتُ مِنْ عَلِيْفِ أَوْ عَلِ عَضِومِن اَعْضَاتُهِ فَأَ ذاخاتَ وْ الْكَ تُعْتُ ہوگا الآیک دھمکی کے باعث جان جانے یا عضاریں سے کسی عضوے تلف ہونے کا خطرہ ہو ۔ اس طرح کے خطرہ پر مجبور کردہ بر أنُ يُقِيدِمُ عَلِي مَا أَكِيرٍ وَ علكِ فَإِنْ صَبَرَحَى اوقعوابِ وَلَم وَاصَّلُ فَهُوا تُمُّ وَإِذَ الصَّرِعَ اقدام كى كنجائش ہے . اور اگر صبرے كام لے حتى كدوه وحملى برعمل كرمے اوروه مذكھ التي توكنب كار قرارو باصل كا اور اكر كفر بالشريا عَلِالكَفْ بِاللَّهِ تَعَالَىٰ ٱ وُبِسَبِّ النبي عَلَي السّلام بقيدٍ أَوْحَبُسٍ ٱ وُ ضوب لَهُ يكن والك إكراها بنی صلے انٹرطیہ وسلم پر سب وشتم کے بے اکرا ہ کیا جائے اور قیدمی ٹوالنے یا ز دوکو ب کی دھمکی دی جائے تو اُسے اکراہ قرار مذہ میننگے حتى يكرة بأمريخات منهُ علانفسم أوُ عُلاعضو من أعضا تُم فإذا خاتُ و إلَّ وَسِعُمُ أَرِثُ حق کہ اس دھمک کے باعث مان جانے یا عضاریس سے کسی عضو کے تلف ہونے کا خطرہ ہواگر اسطرح کا خطرہ ہوئو اسل گنجا کش ہے کہ تو رہ

الدو سروري الله عقق عد انشرت النوري شريح تَطْهِرَ مَا ٱ مَرُوهُ بِهِ وَيُوَدِّى فَإِذَا أَطْهَرَهُ لِكَ وَقلبُ مُطْمَئِنُّ بِالْإِيمَانِ فَلَا ٱخْمَ عَلَيْهِ وَإِن حَهَرَ ے کام بنتے ہوئے حکر کرده کا فلم ارکرے وال کا فلم ارکرے در آنحالیک اس کا قلب طبئ الا بمان ہوتو و وگنہ گارنہ ہوگا ۔ ادر اگر صبر سے کام ل حَتَى قُتِلَ وَلَمْ يُظِهِرِ الكَفْرَكَ أَنْ مَاجُورًا وَإِنّ أَكْرِهُ عَلَى إِتَلَافِ مَالِ مُسلِم بِأَمْرِ مُخَانُ منه يبانتك كم قبل كرديا جلك اوروه اظهار كفرنه كرك تووه ما جور بهو كا اوراكر مال مسلم كر اثلات براكراه كيا كياا سطرح كي دهم كي كروريو جس جان عُلى نفسه أوُ عَلى عضومن أعضاتُه وَسِعَة أَنْ يَفْعَلَ ذَ لِكَ وَلِصَاحِبِ المَالِ أَنْ يَضَمِّر بَ جانے یا اعضار میں سے کسی عضو کے تلعت ہو سے کا خطرہ ہوتواس کے واسطے الیساکرنی گنجاکش ہوگی ادر مال والا اگراہ کرنیو الے سے ضمان وصول المُكرِة وَرَانُ أُكرِهُ بِقَتْلِ عَلَى قَتْلِ عَلِي عَلِي الإيسعة قتلَدُ بَل يصبرُ عِنى يُقتلُ فَأَن قتل كَان كرك . اوراكر قبل كرنے كى د مكى كے دريد كسى دوسرے كو بلك كرنے براكرا ، كياكيا تو اسے بلك كرنىك كنجائش نربوكى بلك و ، صبرے كالے حتى كوقل كروا أَتْمًا وَالْقَصَاصُ عَلَى اللَّهُ ى أَكِرُ هُمَا وَإِنَّ كَانَ القَتْلُ عَمَدًا وَإِنَّ أُكْرِهَ عَلِ طلاق مائے اوراگروہ قتل کروا لے توگنہ کا رقرار دیا جائیگا اور قصاص اکراہ کرنیوا لے پر ایکا بشرطیک عمدا قتل کیا جائے ،او راگراس پراکراہ کیا گیاکہ دہ اپن بیوی إِمْرُ أَتِهِا أُوعِتِق عَبِدٍ الفَعَلَ وَقَعَ مَا أُكُورًا عَلَيْهِ وَ مَرجع عَلَى الذي أكرهم بقيمة العبد پر طلاق واقع کرے یا غلام صلقه غلامی سے آزاد کرے اور وہ اسی طرح کرلے توجس پر اکراہ کیا گیا اس کا وقوع بروائیگا اوروہ اکراہ کر نوالے مع قبت وَيُرجِعُ بنصفِ مَهُوالمَوْأَوْ إن كان قبل الدخولِ وَإِنْ أُكُورَة عَلَى الزناوَجَبَ عَلَيْهِ غلام اورزوج کا دصا مېروصول كرے كا بشرطيك طلاق مېسترى سے قبل بو - اوراگر اكراه كياگياكدوه ز ناكرے لو ١١م ابوصيف وك نزديك الحَدُّ عندَ الْحِصْفِةَ وَحِمْمُ اللَّهُ وَلَّا أَنْ يُكِرِهُمُ السُّلطَانُ وَقَالَا وَحِمْهُمُ اللهُ لايلزمُهُ اس برمد كا وجوب بوكا الآيدك اكراه سلطان كرك ادرامام ابولوسف وامام محدد ك نزديك مدكا وجوب منهوكا الحَدُّ وَإِذَا أَكُورَ عَلَى الرِّدِةِ لَهُرَّ تَبْنِ إِمْرَأَتُ مُ مِنْهُ-اوراگر ارتداد پراکراه کیا گیا تواس کی زوج اسسے باشنه سبیس بوگ -لغت كى وفحت ، الميتة ، مردار الخمر ، شراب وسع ، كَجَائَش مست ، براكبنا ما بجوى الجوافة -الله خول: بمسترى - الردة : ارتداد - دين ب معرمانا-وان اكولا على ان يأكل الإ- الركسي تخص كواس بات يرميوركما جائ كدوه مردار كملة یاس برجبورگیا جلئ که وه شراب نوشی کرے اورالیساند کرنے کی صورت میں یہ دھمکی دی جائے کہ قیدمیں ڈال دیاجائے اکا یا مارا بیٹا جائے گا تو اس دھمکی کے باعث موار كهانا ياشراب بينا حلال نه بو كا البته أكر مابت صرف قيد مين الدالنه يا مارسيك تك محدود منه بوملكه اس بير مرا مي ممل خطوه ہو کہ نہ ماننے اور انکا رکرنے کی صورت میں یا تو جائے ہے مار دیا جائے گا یا اعضا رمیں سے کوئی عضو اس کی با داش میں ملعت كرويا جائيكا تو بعربدرج بجوري اس برعل كى گنجائش موگى ملكه ايسى شكل مين اگر نه كھائے بينے ا درصبرسے كام ليمے

<u>pl</u>

مر الرفُ النوري شرح المحمد الردد وت مروري الم ہوتے مرجائے تو گفت گار قرار دیا جلئے گا کہ اسے جان کا بھانا ضروری تھا ۔ حضرت امام ابوبوسفٹ ، حضرت امام شافعی اورا ک روابيت كم مطابق حضرت اماً م احرام به فرمات مين كدوه كنه كار قرار مزديا جلك كا أسيك كدايسي صورت حال مي كعان كخصت ہے اور نرکھا نا داخل عزیمت ہے۔اس کا جواب یہ دیاگیا کہ حام ہونیکے حکم سے اضطاری حالت کا استشار کیا گیا۔ارشادِر بانی ج ه وْقدْفِصْل لَكُم مَا حرِّم عَلِيكُم الا مااصْطرْمُمّ اليهٌ (الآية) حرام چېزىيى جش كاأسىتىنا دكياگيا ُوه طلاب اورطلال چېز نەكھاتے بُوسے ' واذاا ك الكفت الإ- الرئسي يراكراه كيالكياكوه كفر بالشركرك يابني عليات لام كي شانِ مبارك مين كستاخي كريد ورمنواس قديس دالديا جلي كما يا زووكوب كيا جلي كا تواس اكراً قرار ندي كا وراكراه كم مطابق كهذا حائز ندبهو كا - اوراكراس يراكراه كياكياا دراس دمكى كے باعث جان جانے يا عضاريس سے سى عضوكے تلف بہونيكا خطرہ بوتو بھرزبان سے اكراہ برعمل كى گناكش ہوگی اس شرط کے سابتہ کہ اس کے دل کو ایمان پراطمینان ہوتواس پر کوئی گنا ہنہیں ہو گا۔ اور اِگر دہ ایسے حال ہیں بمی صبر سے کام لے اور اظہار کفریہ کرے حتی کہ اس کے باعث اسے قتل کردیا جائے تو وہ ما جور موگا - اور اگر اسے کسی سلم کے مال کے اللات پر مجور کیا جائے اور اسے اسکے خلاف کرنے پر اپنے اور دالے جانے یااعضار میں سے کسی عضو کے ملعت ہونیکا اندلیٹ ہو تو اس کے واسط اس کی مجی گمجائش ہوگی اور اس صورت میں صاحب ال اکراہ کر نبوالے سے ضا ن کے گا۔ <u> وان ا روی بقتل علے تتل غیر آ</u> الخ-اگر اکراہ کیا گیا کہ یا تو وہ فلا *کو قتل کر دے ور نداسے خلاف ورزی کی بناء مرقتل کرد*یا جلة م التاس دملي كرباعث دومرے كوقتل كردينا درست نهو كا اسے جاہے كداس رصبرے كام كے اور خود تعل موا تول كرے ليكن اگراس كے باوجود وه اكراه برغمل كرت بوئ قىل بى كرد الے توكن محار قرار ديا جلية كا ور حضرت الم ابو صنيف اور حفرت الم محتصدك نزديك تصاص اكراه كريواك برآئيكا حضرت الم زفر وك نزديك اكراه كيوكي برآكة محااسك كقل كاصدور مكرة سے بهوا حقیقی اعتبار سے بھی اور حسی اعتبار سے بھی ۔ اور حضرت امام ابویوست کے نزدمک دونو ل میں سے کسی بھی قصاص بين آيگاس واسطے كه ايك كركذر شوالا سے اور دور راسبب بناسے - حفرت امام الوحنيفة م اور حضرت امام محدٌ ك نزد كي اكراه كرنيوالاسبب قتل بنااسي سے قصاص ليس مح . رباكراه كميا كيا شخص تواس كى حيثيت محض ايك آله اور داسطه کی ہے اس سے تعماص نہلیںگے۔ مان اكري عظ طلاق امراً ته الإ - الركوئ تخص اكراه كريك كم فلا بشخص ابنى زوجد برطلاق واقع كردك ياوه ابنه غلا كوغلاى کے ملقہ سے آزاد کر دے اوروہ ا سکے مطابق ملاق واقع کردے یا غلام کو آزادی عطاکردے لوّعندالا حیات ان کانفاذ ہوما^ک گا ، میوی پر طلاق برُجائے گی اور غلام آزا دیوجائے گا اس لئے کہ یہ دونوں اموران میں سے ہیں جوبصورت اکراہ بھی واقع ہو جاتے ہیں ۔حضرت امام شافعی کا اس میں اختلات ہے۔ اب غلام آزاد ہو جانے کی صورت میں اکراہ کیا گیا شخص اكراه كر منوا في سي فيمت فيمت فلام وصول كريكا اس سي قطع نظر كه صاحب السهو يامغلس اس لي كديداً الات اسى ك وجرس ہوا اور وقوع طلاق کی شکل میں اگر شکو حدے ابھی تبستری مدہوئ ہو تو اگراہ کرنے الے سے اس کا آ دھا مہر وصول کر میگا اس لية كه خا وندبروا جب شرع مهرك ساقط هو ميكا حمّال اس عنوان سے تعاكم مكن ب عليحدگ عورت كيطرف سے مهو-

marfat.com



اردد وسروري الله يد اشرك النورى شريع وَيِعْصِدُونَ بِالرَحِى الكَفَاسَ وُونَ المُسْلِمِينَ وَلَا بَاسَ بِإِخْوَاجِ النَسَاءِ وَالمَهَهَاحفِ مَعَ المُسُلِيرُ بَ نہ تی اور تیراندازی ہے کافروں کا را وہ کرلیں سلمانوں کا میں اور سلمانوں کا نشکر مراہو اور وگوں کے باریس دگرند نرسینے کا اطبیان ہو إِذَا كَانَ عَسُكُ وعظيم مُوْمَن عَلَيْها وَ يَكُرُهُ إِخْرَاجُ وْلِكَ فِي سَرِيَّةٍ لَا يُؤْمَنُ عَلَيْها ولاتُّعَاتِّلُ تى يورتول درقرآن كوبهراه ركھنے مں مضائعة منہيں، درايساچھ فالشكرجسيں ايھے باديس الحينان نهوتا ہوتة بمراه دكھنا با حثِ كرامت سے۔ ١ درعورت بلا المَدُوا وَ اللهُ إِلَّ إِلَّهُ إِنَّ وَجِهَا وَلَا العب لُ إِلَّا بَا ذُنِ سَيِّدٍ } إِلَّا أَنْ يَعجم العَدُ قُومِينغي المُسُلِمِينَ أَنْ ا جازتِ خاوند قبال منیں کرے گی اور نہ غلام بلاا جازتِ آ قا قبال کرے گا الآیہ کہ ان پر ایکدم وشمن حملہ ورجوجائے اور سلان کو لَا يَغُدِيمُ وَاوَ لَا يَغُلُوا وَلَا يَمُنْلُوا وَلَا يَقِنْلُوا إِمْرَأَ لَا ۚ وَلا صَبِيّا وَلَا شِعْنًا فا نيّا وَلَا اعَىٰ وَلا مُقعَدّا عبر شکنی وخیانت و مُثله ایکرنا پیاہئے ۔ اور کسی عورت اور بچہ اور شیخ فانی اور نابینا اور ایا بہج کے قبل کے مرکب نہ ہوں . إِلَّا إِنَّ مَكُونَ اَحَدُ هُوُلَاءِ مِسْ يَكُونُ لَمَ مَا أَيُّ فِي الْحُوبِ ٱوتَكُونِ الْمِرْآةُ مَبَكَةً وَلاَنَقِتْلُوا مَجْنُونًا -الّاید کم ان میں بے جنگ کے امور میں ذی رائے ہو یا یہ کہ وہ عورت حکم ان بو اورسلمان کسی باکل کو بھی قبل مذکر میں۔ لغرت كي وصت المنه النّاس الوك م مجم الماك العدد المنان العدد المن الماك العدد المن الآن المارت. ا تجابوا : ت دركس بهذال ، دينا و استعانوا : مدولله كرنا و عجانيق منجنيق كى جمع و منجنيق : جنگ مين فلدك ديوار پر تغریمینک کات بنا داد و ع : زرع کی مع بکیسی - رحمی : تیراندازی - شیخ فانی : بهت زیاده بوژها الحدب : جنگ -الجهاد فوص على الكفاية ألخ - جها وحق الشرب مشرعًا اس كا استعال دين حق ك طرت بلاك اوردين حق قبول كرف والصي قبال كيلي بوتاب جهاد كي تفيلت 🖳 كمثركة احاديث مين موجود ب- رسول اكرم صله الله عليه دسلم كواد لأنبليغ اور اعسران عن المشكين كيلية مامور فراياكيا ورشاد ربان ب - * فاصدع بمالة مرداع صعن المشركين " بهرمجادله كاحكم بوا-ارشاد ر بان ب ما درع الى سبيل ركب بالحكة والموغلة الحسنة وجاداتهم بالتي بي احسن " معرقبال كي اجازت عطا فران حمي ارشاد معلوندى ب أون للذين بقاتلون " شمس الائم سرختى كى شرح السيالكبير" مين اسى طرح ب م سقط سے اس طرب اشارْ ہے کہ فرض کفایہ ہر ایک برفرض ہوتاہے ۔ لیکن اگر لعبض اسے انجام دیریں تو حصوب مقصد کے باعث باتی کے دمہ سے سا قطاہو ماآ ولا يجب الجهاد عل صبى الإ- بجد غلام اورعورت برجها دفرض نبيس عورتين بعض عزوات مين جاتى بمي تقيل الوال كاكام جامين كى خدمت كرنا بهونا مخاخود شركيب جهاد منهوتى تقيس بخارى شرايف وغرويس بهدرسول الترصل الشيطلية وسلم غزوه ميس تشریف لیجاتے تو آٹ کے سائھ تبض عورتیں ہوتی تھیں اور وہ بیاروں کی خدمت کرتیں اور زخمیوں کی مرہم بٹی کیا کرتی تھیں۔ اسى طرح بيمارون اورمعندورون برجها وفرض نبين - ارشاد بارى تعسالى سيد كيس على الأعلى حرج ولا على الأعرج حرج ولا على الريف حرج يه فان هجم العدوعلى بلر الز . أكرايسا بوككسى شهر رياجانك وشمن حملة وربوجائ يوط الميازسار سلمانون يرجهاد

اردد ت دوري ووقع 🙀 الشرف النوري شرح 🚾 🔫 ۳۸۲ فرض ہو گا۔الیے موقد پر ملا اجازتِ خاوند عورت شرکی جہاد ہو جائے گی اور آقاکی اجازت کے بغیر ہی ملام شرکی جہاد ہوجائیگا۔ واذا دخل المسلون داوالحوب الز . اگرايس البوكم الون في داوالحرب من بهنجار كفار كاشبريا قلد كهركيا بهو وناك بيل انفين است لام كيطرف بلائين اس واسط كه رسول الترصل الترعلية ولم كالمعمول من تقا الروه نوك اسلام قبول كرلين توفيب ا اوراگردائرہ استعام میں داخل نوہوں تودوسرے بمبرمران سے جزید کی ادائیگی کے داسطے کہا جائے .اگروہ جزید دینے واسلے کرلیں توان کے ساتھ وہی معاملہ ہوگا جوم کما نوک سے ہو تاہید ۔ لین ان کے مطلوم ہونیکی شکل میں ان کے ساتھ تھیک اسی طرح انصات کیا جائے گاجس طرح مسلمانوں سے کیا جا تاہے۔ا در ظالم ہونے پر ان سے بالکل اسی طریقہ سے انتقام لیں گے جس طرح کی مسلمانوں سے لیتے ہیں۔ اگر وہ جزید کی میش کش قبول مذکرتے ہوئے انکارکریں بھرانٹرتعیا کی سے مدوطلب کرتے ہوئے ان کے ساتھ جنگ کریں منجنیق نصب کرکے ان پرسنگ باری کریں، ان کے قلعوں اور دیواروں برتھ سے کھینگیں ۔ان کے مالوں اور جانوں کو ندر آکشش کر کے ان کی شوکت اوراجتماعی قوت کو بارہ بارہ کریں۔ اصل اس بارے میں یہ ارشا در بان ہے * ما تطعيم من لينبر أو تركيمو با قائمة على اصولها فبا ذن التروينحزي الفاسقين " (الآبتر) ابودادُ دمراسيل مين اورابن سعدي طبقات مل روایت کی ہے کہ بنی صیلے الشرعل میں الف کے محاصر کیوقت منجنیق نصب فرمائے اور صحاح سة بیں ہے كەرسول اكرم صلے الشرعليە تىلم نے بنو نفبىر جو يېپو د كاقبىلە تھا ان كے كھچورگے درخت ان كومدينە سے جلا وطن كرتے ہوئے قطع فرہا اوروه درخت كا ط كر جلادية كي تاكه وه لوك تطفير محبور بوجائس. ان لايفلماوا الخ غدرسة مرادعم رشكى ب يين وه عبد ومسلمانون اوركفارك درميان بو- ابوداؤ دوتر بذي ون ال یس روایت ہے کہ حضرت معا ویرصی الشرعنہ ا ورابل روم کے درمیان عبد تھا حضرت معاویّان کے بلا د کیطرے جے کہ مِرتِ عہد يورى بوجائ توابلُ روم سے جادكريں بس الك شخص كورك برسوار التراكبر التراكبر عبديوراكر الب عبد كني بنين كِتَا بُوااً يا لوكوں نے ديکھاتو وہ حضرت عمرو بن عنب رضى الشرعة تقے حضرت معاوية ك ان كے باس آدى بيبج كردية كيانوا مفول نے كہا ميں سے رسول الشر صلے الله عليه وسلم كويدار سف د فرمات سناكم ابل الشلام كا جس توم سے عبد مولي نگرہ باندے نکھولے حتی کہ مرت بوری ہوجائے اور ندانکی طرف نعقب مصالحت کرے بوسے - حزت معاویہ یہ سنكرح لشكركاوط كير. الا إن يكون احد هو لاء من يكون له وأى الإ- يعني الران مين كوني اليا بوجو حبلك كمسلسلين ذى رائح مواور اس كى وجه سے صرر سبنے سكتا ہو تو اسے قتل كر ديا جائے گا۔ جيسے كه غزو كا حنين ميں در مدبن صمر جو بہت بوڑ معاشخص تفااسة قتل كما كما تها . وَإِنْ رَأْ كُوالِاهِامُ أَنُ يُصِمَا لِحُ أَهُلُ الْحَرِبِ أَوْ فَرِيقًا مِنْهُمُ وَكَانٍ فِي ذُلِكَ مَصْلِعة للمُسْلِينَ فَإِلَّا اوراً الم السلين كوابل حرب ياكسي فريق ابل حرب مصالحت مين مسلما لأن كے لئے مخر نفسر آئے تو اس مصالحت ميں مضائقة بأُسَ بِهِ فَأَنُّ صَالِحَهُمُ مُ مُكَاةً شَمِرًا أَى أَنَّ نقض الصَّلِ أَنفعُ مَنِكَ الْكِيمِ وَقَا تَلْهُمْ فَإِنْ بَلُولًا نبي الرانك سائة الك عرصه كيك مصالحة كرك اس عبد الرناانغ معلوم بوية مصالحة في كان قال كرك اوراره وفيانة

الشرف النورى شرح اردد فت موري عِنانةِ قاتلَهُمُ وَلَمُريَشِنُ إِلَيُهِم اذَاكانَ ذَٰلِكَ بِإِنَّفا قِهِمْ وَإِذَا خَرَجَ عَبِيلٌ مُم إلى عَسكوالمُسلمُن ک ابتدار کری توجدتوانیکی فرکے بغیرانکے ساتھ قال کرے بشر**ط**یکہ خیانت ان تمام کے آلفا ق سے بہوئی ہو. اور ان کے فلام اسلام لٹکرمیں آگئے ہو ۔ و ہ فهُمُ أَخُرُامً وَلَا ما سَ أَن يَعلِفَ العَسُكُوفِي وَ إيم الْحُرُبِ وَكَا مُصَلِّوا مَا وَجَدُوهُ مِنَ الطعال ويستعلوا آزاد شمار بول کے اوراس میں مفنا گفتہ سنیں کواسلامی شکر وارالحرب میں اپنے جانوروں کوجارہ کھلائے اورانکی کو انکا جو کھا لملے وہ کھا لے اورانکی کولوں الحطب وَيَدَّ هِنُوا بِاللَّهُ مُنِ حَرُيقا تِلُوا بِمَا يَجِلُ ونَهُ مِنَ السّلاجِ كُلُّ ذَٰ إِكَ بغيرِقِسمَةٍ، وَلَا يُحِوزُ أَنَّ اور الله المال میں لائے ، اوران کے جو ہمیار لمیں ان سے قبال کرے ، یہ تمام بانعت ہم کے کی ادران میں سے کسی جز کو فردنت يَبِعُوا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا وَلَا يَمْوَ لُونَ مَ وَمَن أَسُلَم مِنْهُمُ أَحُرِسَ بِإِسُلًا مِم نفسَهُ وَأَوُلادَ مُ الصِّعَامَ كرنا درست نهيس اور مذابيخه واسلع زفيروكرنا درست ہے۔ اوران ميں ہے مسلمان ہونيوالا بچالے حکا خو دکوا ور ابن نا بالغ اولاد اور وَكُلَّ مَالِ هُو فِيكِ إِ أَوْ وَدِيعَتْ فِويكِ مسلِم أَوْ ذِ فِي فَإِنْ ظَهَرُ مَا عَلَى الدَابِ فَعِقَامُ أَ فَكُنْ كَ اپنے پاس موجود ہر مال یااس مال کو حوکسی ملم یازی کے پاس اما نیز مہو۔ اور اگر بہما را خلیہ ہوجائے اس کے گھر رتو اسکی زمین ، اس کا حَمْلُهَا فَيْ وَأُولًا وُكُ وَ الْكِبَامُ فَيُ وَلا ينبغِي أَنْ يُباحَ السّلامُ مِنْ أَهُلِ الْحَرْبِ وَلَا يُحَمِّزالِهِم عمل اوراسكي بالغ اولا دتمام مالِ فينمت شمار مول كر - اورابل حرب كوستهيار فروخت كرنا موزوں سبس - اور شاسباب أنكى جانب كے وَلَا يُغَادِٰى بِالأَسَا بِهِي عِنِدَ أَ وِحِنْ غَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَالَا رُحِمَهُمَا اللَّهُ يُغَا دَىٰ بهم ٱسَادِياللسَلِين جليح اورنة قيديول كے بدلسي النفين رہا كرس امام ابوھنيفروسيي فرماتے ہيں ورامام ابويوسية وامام محد و كم منوسلان قيديوں كے مدلہ وَلا يَجِونُ المَنُّ عَلَيْهِمْ وَإِذَا فَتَمْ الإمامُ ملِدةٌ عَنوَةٌ فَهُوَ بِالْحَيَارِ إِنْ شَاءَ قَسَّمَهَ مَا الْعَالَمِينَ ر با ف علاكريد اور به درست سنس كدان را صان كما ما درا مام السلين كوكونى شريقوت فتح كريسين كم لعد سوى به كرفواه اسع مجار من كدرمان وَإِنْ شَاءَ أَقُرًّا هُلُهَا عِلِيهَا وَوَضِعَ عَلِيهِ الْجِزْبَةَ وَعَلِي أَسَ اصْبِهِ الْخَزَاجَ وَهُوَ فَ الأُسَأَ لَـى بانٹ دے اور خوا والے باشندو کے باس باتی رکھے ہوئے ان توگوں پر جزیر اور انکی اراضی پر خراج گا دے اور ان کے قید بورے بارس می بالخيابِ إِنْ شَاءَ فَلَهُمُ مَانُ شَاءَ اسْتَرَقَّهُمْ وَإِنْ شَاءَ تَرْكُهُمْ احوامُ ا دَمَّ للمُسْلِينَ پیچ<u>ت ہے کہ خواہ اکفی</u>ں موت کے گھاٹ آبار دے اورخواہ انھیں مسلان کواسط غلام بنائے ۔ اورخواہ انھیں ڈی بناتے ہوے 'آزاد رہنے دے ۔ وَلاَعِجُونُ أَنْ يِرُدِّهُ مُهُمِّ إِلَىٰ ءَامِرالحرب وَاذَا أَمَّاهُ الْامَامُ الْعَودَ إِلَىٰ دَا برالاسْلامِ وَمَعَهُ مَوَاشّ اوريد درست منبي كدامفين دارالحرب لوشف دے . اورامام المسلين جب دارالاسلام كى جانب لوشن كاقصد كرے اوراس كے بمراہ موليتى بول فَلم يقدِئ عَلَى نَقلَهَا إلى دَابِ الاسْلَا مِ وَيَحْهَا وَحَرَّقَهَا وَلاَيَعْمَ عَا وَلاَيَارُ كُهُا وَلا بقبِّم عَنِيةً كمان كا دارالاسلام من لانا مكن منهو لو الغيس و رئح كرك ندراً تش كرد ، منائكي كونس كافي اور خائض اس طرح تعول اورغنيت في دايرالحرب مي يخرجَهَا إلى دَايرالاسلام وَالرِّدْ عُ وَالمِقاتِلُ سُواءٌ وَإِذَا لَحقهم المدَدُ وُ والاسلام مين لانف يقبل والالحربين مربائة اوراس من معاون اورقال كرنبوا في مساوى بونكا اور جويد ودار الحرب مين فى دَاسِ الْحَرُّبُ قَبِلَ أَنُ يُخُوجُوا الْعَنْدَمَةَ إِلَىٰ دَاسِ الْاسْلاقِ شَا مَ كُوُهُمْ فِيهَا فَهُ لاحقَّ لِأَهْلِ والاسلام كاندرغنيت لا ينصيبله بهويخ گاية به مدكوميني واله بمع غنيت مِن شرك شمار بون مَّا اورك كما الل إذار

marfat.com

سُوُ قِ العَسُكِرِ فِي العَنيمَةِ إِلَّا أَنُ يُقَاتِلُوا _ كاعنيت مين كوني حق زبوگا الآبيركم المخون نے بھی قبال كما ہو . اروب سے مصالحت کو لى وفحت إلى الآبائس: مفائقة مهين عسكر: الشكر الصغام: نا بالغ بج ودبيت : ا مان -ذ في: دارالاسلام كاغير الم باشنده - الكباكم : برك ، بالغ - ملكة : شهر عنوة : برور بازد له لينا - الردء : معاون -المقاتل، تمال كرف وال - اعد العام المسلمين كومسلان أسلمين كومسلان أسمين نظرائ كرابل حرب سے جنگ کے بجائے مصالحت کرا اورمصالحت کا با تھ سلمانوں کی فلاح کی فاط بڑھائے تو اس كے لئے ایساكر نا درست ہے۔اس سے قطع نظر كم اہم مصالحت كا طرابقة كيا ہو۔ان سے وكھ مال وصول كرك انعقاد صلح بويا كيد ديكر مصالحت بود مال لينغ اور دسينه دونون ميس سيكسي مجي صورت يول كرت بورة صلح كرلينا درست رسيكا ـ غان صالحهه مه مدة شهر سماني الز- اگراول مصالحت امام كيليز قرينِ مصلحت بوا درمسلما يؤركا اس بين فائده نفسر آئے اس کے بعد مختلف اسباب کے بخت کی رائے بدیا اور باہم صلح تم کرنے میں زیادہ فائکرہ معلوم ہو تو ایساہی کرے۔ اوراً سُده مت صلح نه برط صل البية اكرسابق معابد موصلى من باقى بوتوصلي حتم كرنيكا علان بوكا تاكر عبداور السيار ارتكاب نبهوجوكم شرعًا حرام سے عرصة صلى بورا بوجانے كى صورت ميں كسى طرح كے اعلان كى احتياج سبي - إوراگران كا حكمران خيانت كاارتكاب كرية تو پورسر عب اعلان كى احتياج بى منہيں بمنى اعلان كے بغیران كے ساتھ جنگ كى جائيگى. جيساك رسول الشرصا الشرعليه وسلم فيصكح صيبيك معابره كى كفار مكرى جانب سے خلاف ورزى كرفيران سے قبال فرايا تفا اس كا دافعه اختصار كسالته يدسي كرصل حديبيس جب رسول الشرصل الشرعليه وسلم اور قريش كردرميان صلح ہوئی تو اس میں دو سرے قبائل کواحتیار دیا گیا کھیں کے عہد میں چاہیں شامل ہوجائیں۔ چنا بخہ بنوخزاعہ صور کے عہدی ا در سونج وريش عبي شاك بورك ان دولون قبيلول مين زماند جالميت سيران بن جلي آتى تمي - حديد مين ايك ميعادي صلح بوجك كى وجه سے فرلقين ايك دوس مامون اورب نوف بوگ بنو بكرے ابنى دشمن نكالے كاموقت عنیت سمهاا در بنو بکریں نے یو فل بن معاویہ دیلی نے مع اپنے ہمراسیوں کے خزامہ پیٹب خون بارا خز امرے لوگ مكرمين بريل بن ورقاء كے مكان ميں كھس كئے مكر بنو بجراور رؤسائے قريش نے گھرو ن ميں كھس كران كو ماراا ور لوثا - رسول الشّر <u>صلح</u> الشّر عليه دسلم نه عمرو بن سالم خرز اعي كى طلب مدد پير فرمايا " نه مدد كيا جا دُك ميں اگر تيري مدد نه كرد ل" ا وراس كے متيحہ ميں عزوهُ فتح مكم مكرمہ مين آيا۔

الرف النوري شرح المراي الأدد وسروري المراي ا ولا بأس اب يعلعت العسكوالخ . يعن اس مين كونئ ميضائعة شين كراسلامي لشكر دادالحرب مين قيام كے دوران بطور الباغيت ان کے جارہ سے فائدہ انتھاتے ہوئے اپنے جانؤروں کو کھلائے اور ان کے کھانے بینے اور استعال کی جیزیں مال غنیت کقتیم ہے قبل استعال کرے ۔ روایات ہے اس کا درست ہو نا تا بت ہے البتہ بیقطعًا درست منہیں کدان است یا رکو فرو خت کیا جائے یاکو نی اپنے واسطے ذخیرہ کرے . علامہ قدوری منے تو ان چیزوںسے انتفاع مطلقاً ا ور بلا قیدر کھتے ہوئے ملے الاطلاق اجازت دی مگرصاحب و قاآیہ نے متعبار وں سے مفع استمانے میں احتیاج کی تیدلگان کے کر آگر واقعی ان کی خرور ہوتواستعال کرے در نہ احتراز کرے ۔ادرصا حب ظہیرتیے فرماتے ہیں کہ ساری جیزوں سے باجا زتِ ایام المسلین نفع اٹھا نا درست ہے ۔ بھرجب بداست ار دادا کربسے نکل جائیں تو تقسیم سے قبل ان سے انتفای جائز نہوگا۔ ولايغا دئ بالاسارى الد وحفرت المام ابوضيغة فرماتے ہيں كرجن كا فرتميديوں برمسلمان قابعن بوجائيں انغير سلما امرد کے معا دصہ میں چھوڑ دینا درست نہوگا خواہ ایساً اختیام جنگ سے قبل ہو یا اختیام جنگ کے بعد اسلے کہ ان سے کغیار کو توت ِ حاصلِ ہوگی ۔ امامِ ابویوسعتُ اورامام محسنہ فرماتے ہیں یہ درست سے کممسلمان اسپروں کے معاوصہ میں کا نسبر اسيرراكي جائيس امام مالك ، امام شافعي اورامام احراه مين فرمات بين - حضرت امام ابوصيفي كي ظا هرالروايت كيمطابق دلاعبوم المترعليم الي. يددرست نهي كجن كا فرو ل كوقيدى بناكرمسان قابض بوئ انميس ا صان سے كام ليتے ہوئے بغيركسى عوض كرائ عطاكردى جائ وحضرت امام شافع الصورست قرارديته بس ان كاستدل آبت كرمية فامات و آنا نداز " ہے ۔ اس کا جواب دیا گیا کہ ہیآ ہے کر نمہ دوسری آ ہے کر نمیہ " اقتلواا لمشر کین حیث وجد متوسم " کے ذریعیہ ماذاف ترا الامام بلدة عنوة الا- اگرام السلين المرب كسى شهررعوة اوربزوروتوت فتعياب بوتوا يعن عال بولاك خواه با بخوال حصر كالنے كربد باقيمانده مجابرين ميں بائ دے اس شكل مين تقسيم كرده زمين كے مجابرين مالك ہو جائیں گے اوراس زمین میں عشر کا وجوب ہو گا اور خواہ مجاہرین میں سے کمرنے کے بجائے اسمیں وہاں کے باشدوں كى پاس برقرارد كران كاد برجزيه وفراج ازم كردى -وهونی الاسادی بالخیای الح- امام المسلین کواسیرکرده کا فروں کے بارے میں بیحق حاصل ہے کہ خواہ ایمیس موت کے گھٹا آبارد مع صلاح كرسول أكرم صلا الشرعليه وسلم في عزوه منو قريط من النفين موت كم كلما ف آبارا مقاكه بدلوك انتها في سركش اور فسادى تقے اور يہ بمي حق بير كد موت كے گھاٹ ا تارىئے بجائے غلام بنالے تواس صورت ميں جہاں شرونسا د کا د فاع ہے اس کے ساتھ مسلانوں کو تکمل فائرہ مجی ہے۔ اوراما مالمسلین کو بیمی حق ہے کہ انتقیل ذى بناك اورا زادرى دى البته العين دارالحرب لوما ديناكسي طرح درست منبي-داذااس ادالامام العود الى و اس الاسلام ومعه على مواس الحز - اكراك اسوكه مال غنيمت مين موتشي معي المحيد بهون ا ورائعیں دارالاسلام لا ناممکن نہ ہوتو نہ اتھیں ایسے ہی جیوٹرا حاسے اور نہ اُن کی کونجیں قطع کی جائیں ملکہ اُن

ور الشراك النورى شرح المراك شرح الرد و المراك المر سبكوذ كارك ندراتش كرديا جليم ما بل حرب كام شاسكين. ذرى سة قبل جلانا درست نبين كه جا مَاركوندرا تش كرين كى شرعًا ممانعت سب حضرت امام شافعي كي نزويك أنفين دارا كحرب بين بن رسينه ديا جلي اس الي كربعض روايا يں ہے كہ بن كريم صلے اللہ عليه وسلم بحر كھانے كسى دوسرے مقصد سے بحرى ذرج كرنے كى ممانعت فرائى - اجناف اسكے جواب میں فرلتے ہیں کمسی درست مقصدسے جانور کا ذرئ کرنا درست سے ادراس سے بڑھ کر اچھا مقصد اور کیا ہوسکتا نے کراس کے دولید وشمنوں کی شان فاک میں ملتی ہے۔ ولايقسم غنيمة في داس الحرب الخ- فرمات مين كم مال غينمت كاجبال مك تعلق ب وه دارالحرب مين بانتنا درست منهان بكهاس كالمقت يم دارالاسلام مين آنے كے بعد مون چاہئے . حضرت الم شا فعی كے نزد كي جب شركين كو كھل كست بوجاً اورانكي توت باال موجائ لودارالحرب مي أكرت من موتومضا كقد منين . حضرت امام الكي كنزديك تقسيم من عجلت س كام ليت بوسة والاحرب بي مين اس كي تقسيم بوجاني جاسية البية اسيروا والإسلام من تقسيم كي جائي م - اس اختلات كى بنياد دراصل يدب كم عندالاحناث مال غنيمت كا ندرحق مجابدين اس ك دارالاسلام مين المعا بو يطف كر بعدس بوالب اوردوسرك حضرات كزديك محض غالب أجلف كع بعد حي مجابين مال غنيمت بربو جا تلب. دَ ا ذالحقهم السهدد الو- دارالحرب ميں مجاہرين كے ماس جولوگ بطور كمك ومعادن سبجيں ان كاحت بمبي مال غنيمت ميں دوسر مجا ہرین کے مساوی ہو گا۔اوروہ مجی دیگر مجاہرین کے سائمۃ اس میں شرکی تسلیم کے جائیں تھے لیکن اہل اشکر میں جواہل بازا ر موں کدان کا مقصد تمال منہیں وہ اس میں شرک قرار منہیں دیئے جائیں گے البتہ ان میں سے جولوگ کا فرد سے قبال کرنے میں شركب ہوں كے وہ مجى شركا ركے زورے ميں وا خل كئے جائيں گے اور الفين مجى ال غنيت سے حصہ ما كا. وَإِذَا أَمِنَ مَ جُلُّ حُرٌّ أُوا مُوَا فَي حُرٌّ فَ حُرَّةً كَا فِيهُ أَوْ جَمَا عَلَا أَوْ أَهِلَ حِصْنِ أَوْ مَدِينَةٍ صَحْ أَمَا نَهُمُ اً گرکوئ آزاد مردیا عورت ایک کا فسر یا گروه کغار یا قلعبه دالوں یا شهر دالوں کو امان دے تو اس کا امان دینا درست پوگا تر وليم يجزُ لِاحْدُدِ مِنَ المُسْلِمِينَ تَعَلَّمُهم إلَّا أَنْ مَكُونَ فِي ذُ لِكَ مَفْسِكَ ةَ فَينبِ ذ اليعم الا مام وَلَا يجزم أَمِّا اور مسلمانوں میں سے کسی کے واسلے یہ درست نہ ہو گاکہ امنین قتل کرے الآیہ کہ اس میں کسی مفسدہ کے باعث الما المسلین اسکی المان ابق نہ کھے ذِجِّجٌ وَلااسيرِوَلاتَاجِرِيَدِ خُلُ عَليهم وَلا يجوئُ أَمَانُ العبدِ المَهْحُجُومِ علَيه عندَ أبي حنيغة رحمهُ الملهُ اوردی کا اوراسیر کا اورا سے تا جرکاجس کی ان کے بہاں آ مورفت ہوا مان دینا درست نہ ہوگا اورامام ابوصنیف وکے نزدیک تجارت دھرہ سے روکے عجا إِلَّا أَنْ يَا ذِنَ لَـٰ مُولاءً فِى القَتَالِ وَقَالَ ابويوشَفَ وَعِيمًن وَحِيمًا لِللَّهُ بَصِعِ أَحَاثُ وَ غلام کا امان دینا درست نرمو گالآیر که اسط آقل نے اسے قبال کی اجازت دیدی ہو اور صاحبین کے نزدیک اس کا امان دینا درست ہو گا۔ مشتركين كوامان عطاكرنيكا ذك

الشرف النورى شرح المعالم الدو وتسروري الم ملان آزاد نے پر دانژامن عطا کردیا اس سے قطع نظر کہ وہ مرد ہویا عورت نواس کی امان کو قابل قبول ورست قرارد یا جائے گا درامان دینے کے بدر کسی مجی سلمان کیلئے یہ درست منہو گاکدان میں ہے کسی وقتل کروالے رسول الشرصيط الشرعلية وسلم كاارشا ومباركت سب كدتم ميست امكيث شخص يمي المان ومعسكتاس، حضرت زينب رصى الترعنب ك ابواما ص كوامان عطاكرت بررسول صلے السّرعلية ولم في درست قرارديا - ان كاوا تعداس طرح بركر اسيراب بدرس ابواما مُن حضرت زينب ك شوهر بمى ستح ورسول الشرصي الشرعلية سلم نے ابوالعاص سے يہ وعدہ لے لياكه مكم بينج كرزينب كورين بمبيدس. الوالعاً ص نے مکہ سنخ کر زیز سے کو مرینہ جانے کی اجازت دیدی اور صاحبزادی آپ کے پاس رسینے لگیں ۔ الوالعاص مکتر میں مقیم رہے ۔ فتح مکے سے قبل آبوالعاص بغرض تجارت شامی روانہ ہوئے ۔ شام سے واکسی میں مسلمانوں کا ایک دستہ مل گیا ا وراس نے تمام ال دمتاج ضبط كرليا الوالعاص حبب كرمدينه حضرت زينب كے پائس آبيوني وسول الشرصلے الشرعليه وسلم حب صبحى نماز كے لئ تشريف لائ تو حضرت زينب نے عور توں كے جو ترب سے وازى كما ب لوگو بيس نے ابوالعاص كوينا و دى ہے - رسول الشرصيط السُّرْعَلِيه وسلم في نمازت فارع بوكر فرايا - فوب مجدلوكرم الون من كاونى سدادنى اور كمترس كمتر بمى بناه در سكاب. وَلا يَجِيهُ اما الله وَ عِي الم الركوي ذي كسى حربي كا فركو امان دي تو اس كا امان دينا درست مذبهو كاكيونك مسلانوس كا دلى ذى سنیں ہوسکتا البتہ اگر لٹ کر اسلام کے سردار سے اس امان دینے کا حکم کیا ہوتو درست ہے ا در میگویا ا س کا امان دینائیں بلكه ايمرك كالمان دينا بهوا واسى طريقه سے و م محت لم جوا بل حرب كى قيد ميں ہو اس كالمان دينا درست نه ہو كا اوراس تا جركے أمان وسينے كونجى درست قرار مذ ديں گےجس كى آمدورفت دارالحرب ميں رمتى ہو- ايسے ہى اس غلام كا إمان عطاركرفا درست نهوگا جیے اس کے آتانے جہاد وقبال کی اجازت مذدے رکھی ہو۔ امام ابویوسویے اور امام محسینگر اور امام مالکتے ، امام شافعی اورا ام احسنتد ورست قراردیتے ہیں ۔ ان کام صندل برارشا ومبارک ہے کم سکانن میں سے اونی سے اونی مجی امان دے سكتاب وحفرت الم الوضيفية فرملت بي كمعنوى اعتبارت المان دين كونجى جهادك زمرك مين شماركيا جا آب اوراس غلام كواً قاك جانب سے جها و وقبال كى ا جا زت منهن تواسے بسلسلة امان بمي مجور قرار ديا جائے گا۔ وَإِذَا عَلْبِ الرَّافِ عَلِ الرَّومِ فَسَبُو مُمَ وَإَخْنُ وَا إِمْوَالَهُمُ مَلَكُوهَا وَإِنَّ عَلَبنا عَلِ الرَّفِ حَلَّ لَمِنا ا دراگرابل ترک ابل روم پر غلبه ما صل کرکے انغین اسپرکرلیں اورانیکے اموال حاصل کرلیں تو وہ مالک قرار دسینے جا بی سکے اوراگر ہم اہل ترک مَا خِلُهُ ۚ مِنْ وَلِكَ وَإِذَا عَلَبُوا عَلِ أَمْوِالْنَا وَٱحْرَمُ وُهَا بِلَا ارْجِم مَلَكُوهَا فإنْ ظهَرَ عَلَيْهُ سُكَا پرغلبه ما صل کرلیز خصیں جو کچے ملے وہ ہمارے واسطے ملال ہوگا وراگروہ ہمارے اموال پرغلبہ حاصل کرکے دارالحرب لے گئے تو وہی الک شمار ہوں گے المُسْلُونَ نُوَحَبُهُ وِمَا قبلَ الفِسُمَتِ فَهِيَ لَهُمْ بغيرِشَى وَإِنْ وَجَدُ وْهَابِعِدُ الْقَسْمَةِ إَخْذِا وُهَا بمراگران پرسلمان غلبرماصل کرلس ا درائنس وه مال تعسیم سے قبل ل جلنے تو وه بلا سعاد صند انفین کا بروگا اوربعدتعتیم بلنے بروه اگرلسپند کرمیں تق بالقيمتة إنُ إَحَبُّوا وَإِنْ وَخِلَ وَامِمَ الْحِربِ مَا حِرٌّ فَاشْتَرَىٰ وَ لِكَ فَأَخُرُجَ ۚ إِلَى وَالْاسْلامِ قبت كيدار لي سكة بين الرواد لحرب بين كسي تاجرت بيهو فيكروه مال خريدا اور مجراس وارالا مسلام لا يا الواس السك

اردو سروري فَمَالِكُمُ الْاوِّلُ بِالْحَيَارِدِانُ شَاءَ أَخَذَهُ وَالثَّرِ الَّذِي إِشْتُواهُ بِمَالِتَاجِرُوانُ شَاءَ تَرُكُهُ وَلَا سابق مالک کو میحق ہوگا کہ خواہ اس قیمت کے بدلہ لیلے حتی قیمت میں کہ تا جسہ خرید حکاہے اور خواہ رہنے دے يَملِكُ عَلَينا أَهُلُ الْحَرِبِ بِالغَلْبَرِمُ لَ بَرَيْنَا وَأَمَّهُمَا تِ أَوْ لَادٍ نَا وَمُكَا تَبِينَا وَأَخْرَا مَا فَا وَنُهُلِكُ ا در مکاتب واحسدار پرملیت طاصل نه بوگی ا در مم ان لوگوں کے ابل حرب غلبه حاصل كرس توسمارت مدير، ام ولد عَلَيْهِمْ جَمِيعٌ ذَ لِكَ وَرَا ذَا أَبِقَ عَبْدُ الْمُسْلِمِ فَلَ خُلِّ الْمِهُ فَأَخُلُ وَكُو لُكُمْ يَمَلكُوكُ عَنْدُ الْبِي حنيفةً وقالاً ان تمام كي الكبن جائين كا در الرّم مل علام فرار بوكر دا دلوب بهونج ادر ده اس كوكير لين او امام ابوضيفة كنزديد ده اس غلام كالله ملكوة وَانْ نَدُّ اليهِمْ بعيرٌ فَاخِذُ وَا مُلكوا -شمار نبهوں کے اورصاحبین کے نزومک مالک شمار موں کے اوراگراوٹ بدکردارا کرب بھاک کا اور پہکو کر التی الک شمار ہوئے۔ ورا ذا غلب واعلا أمو النا الز- اكرايسا بهوكر بي كفارا موال سلين يرغلبه ما صل ك والالحرب لے گئے ہوں تواس صورت میں دہی ان اموال کے مالک قرار مائیگے - حضرت ا ما مالک کے نزدیک فقط حصو ل غلبہ می سے مالک شمار موسکے اور حضرت امام احریث میدو وقتم کی روایات ہیں۔ حضرت الم شافعي ك نزديك النيس ملكيت بي حاصل من بوكى اسك كمسلم ك مال كامعامله يه به كده و برطريقة معصوم بوتا ہے۔ ا حاف می کا محتبدل آیت کریمیر للفقراء المہاجرین ہے کہ اس میں مہاجرین کے لیے فقراء ارشاد فرمایا گیا۔ اور فقرات کہا جا تاہے کہ جے کسی چیز سرملکیت حاصل نہ ہو۔ آگر کا فرغلبہ کے باوجودان کے مالو سکے مالک قرار نہ پائٹیں تو بهمرانمين فقرارك بجاع " اغنيار" كمنا عله المي كموه ورحقيقت نقير منهي غن بي . فا ت ظهر عليها المسلون آلى - أكرحرى كفار الموالى الين دارالحرب في جائين اس كابدمسلان ان يرغلبه حاصل كرلس اورتف يم سے قبل كسى سلمان كوائن كوئى شے الا وائى كوئى شے الله وائى اس كا مستى بوكا - اور بعد تق يم طنے كى صورت ميں استى موكا وراكوك كى اور دادالا سلام كا يا لو تا جركى اداكرده قيمت است قيمتاً لينے كا حق بوگا اور اگر كسى تا جرف يہ جيز دادالحرب بمويخ كر خريدى اور دادالا سلام ك آيا لو تا جركى اداكرده قيمت وتملك عليه يجميع ذلك الإراصل سلانون اوركفارس اس فرق كاسبب يدمي كم غالب أفي تبوت ملكيت مال مباح بربهوا كرتائ أورآ زادشخص كاشمار مال مباح بسنيس موتا اور كفارك مدبرو مكاتب سالؤل كواسط مباح بوك بين اورمان برفال أفي جوك مكيت كاسب بيدسلان الكشماريون ك. واذاابق عبدالمسلم الخ-اكركسي مسلمان كاغلام فراربوكر دارالحرب جلاحات اور كفارات بكرا ليالواماً ابوصيفه کے نزدیک انسیس اس پر ملکیت حاصل نہ ہوگی ۔امام ابو پوسع اورامام میروئے نزدیک اس صورت میں کفارکواس الثرث النورى شرح المعتاب الدو وسرورى المعتاب المدوري المعتاب المدود وسروري پر ملیت حاصل ہوگی اور اگر مسلمان کاکوئی اونٹ بدک کر دارالحرب مبویخ گیا اورانھوںنے اسے پچڑا لیا بؤوہ ماکٹٹار ہوگے۔ وَاذَا لَمُ يَكُنُ لِلامَامِ حَمُولَةٌ يَحُملُ عَليها الغنائِم قَسَّمَهَا بَيْنَ الغانمِينَ قسمةَ إيداع العداها ا دراگرا ما مالسلین کے پاس مالِ غنیت لادنیکی خاطرحابورموجود نہوں تو وہ انتفیں مجاہدین کے درمیان امات کے طریقے سوبابٹ دے اگ إلى كابراالاسُلام تبه يُرجعها مِنهُم فيُقسِّم فا يَولا يجُونُ بيعُ الغنائمِرقبلَ القِسمَة في دَابِرالحرب با ہرین اس کو دارالاسلام لاکس اور بعروہ انکو کیکر بابن دے اور قسیم سے قبل غنیمت کے مال کو دارالحرب میں فروفت کرنا درست نہ ہوگا۔ -وَمَنْ مَاتَ مِنَ الغَانِمِ يَنَ فِي وَ ابِ الحَرْبِ فَلاَ حَقَّ لِهَ فِي القَسْمَةِ وَمَنْ مَاتَ منهُم بعدَ إخراجهُما اورمجامرين ميں سے جس كا داركرب ميں انتقال ہو وائے تو اس كا مال غنيت كي تقسيم بي كوك حقيقہ ہو گا۔ اور حس كا وال فنصيتُ لور ثبت ولا باس بأن يُنفِل الامام في حال العتال ويُحرّض بالنَّفُل على القتال کے بعد انتقال ہوتو اسکے صدیواسکے ورثا کمکواسطے قرار دینگے اوراس مضائعہ منہیں کد دوران قبال امام دعدہ انعا کا کرتے ہوئے قبال کی ترطیب فيقولُ مَنْ قتلَ قبِيْلًا فلَ؛ سَلَبُ مُا وُيقولُ لِسَهِ يَةٍ قد جعلتُ لكُمُ الرُّبعَ بعدَ الخُمُس وَلا يُنفّلُ دے ادریہ کے کرمینے جے موت کے گھاٹ ا مارا تو قسل کے گئے شخص کاسا مان کا وی الک ہوگا اوہ دستہ لشکرے کے کرمین تمہارے واسط بَعِدَ إِحْرَانِ الغنيمة الأمِرَ الخِمْسِ وَإِذَا لَمُ يَجِعُلِ السَّلَبَ للقاتِلِ فَهُوَمِر. جُمِلَة الغنيمة وَ یا پؤیں صد کا چوتھا وی کردیا ہے اور مال غینت اکٹھا کئے جانیک موخص معلی بلورانعام دے اور قبل کئے گئے شخص کا سامان قبل کر نوالے ک الْعَاتِلَ وَعَيْرُةَ مَسِهِ سَوَاءٌ وَالسلَبُ مَاعِكَ المقتولِ مِنْ ثِيَابِهِ وَسَلاحِهُ وَمَزْكُبُهِ وَاذَاخِجَ واسط نذكرنے برده دوسرے غینت كيلر ح ہو كاچيے افدر بيقل كرنبوالاا درغير قاتل يكسال ہونگا اورسايت مراد مقتول كے كيلرے بہتھيار اوراكی المُسْلِهُ وَرُورٌ وَابِهِ الْحُرِبِ لَهُمْ يُحُزُّ أَنْ يَعِلْفُوا مِنَ الْغَنِيمَةِ وَلَا يَاكُو أَمِنْ هَا شَيِئاً وَمُن فَضِل سواری میں اور سلانوں کے دالحرہ بمل کئے کے بعد انھیں مال غلیت میں سے جارہ کھلانا اور غنیت میں فود کچے کھانا درست نہیں اور جشخص کے پاک

مُعَمَّ عَلَقُ أُو طُعًامٌ كُرٌّ مَا الْمِالْغَنِيمِ الْمُر

چاره پاکھانے سے کچر بچا ہوا ہو وہ اسے مالِ غنیت میں ملا دے ۔

ال عنيمت كي حدا وراحكا المختبيمت كي حدا وراحكا المختبين المختبين المختبين المختبين المختبين المختبين الفسكمة الفكت الفكت المختبين الفسكمة المختبية المختبية

marfat.com

كاذالمه مكن للامام محمولة الوييني أكرابسا موكرامام السلين كياس بوجم المحانيوال جا نورموجود مذبهول كدوه مال غنيمت لا دكر دارالا سلام لاسكيس تو بيمراس كي صورت يك كرسارامال غيمت المانية مجامرين كوديد كدوه اس دارالاتسلام له أكيب اوروبال لاس ك بعد مجامرين اس لوثا ديل. اس کے بعد امام اس کی نفشیم مجامرین کے درمیان کردے لیکن عنیمت کی نفسیم سے قبل یہ ہر گز درست منہیں کددارالحرب میں فروخت کردیا جائے۔ ويحيرض بالنغل على الفتال الز- امام المسلين كيلي حسب موقعه به درست سيح كه و و لوگول كوقيال كى ترغيب اورمزيد المهار شجاعت اورجذ برُج ادب بلاکرنے کی خاطرانعیا م کا وعدہ واعلان کرتے ہوئے یہ جمے کہ جس نے جس کا فرکوموت کے گھاٹ آبار دیا تو اس کا سا راسامان اسی کا بهوگا، پاکسی دسته در ششکر کو قبال کی ترغیب دیتے ہوئے کچے کہ لبذخس مال غنیت کا چوتھائی تمہارا ہوگا۔اس طرح کی ترغیب باعثِ استحباہے ۔لیکن اگرامام کی جانے اس طرح کاکوئی وعدہ اور اعلان نه بوتو بچر مفتول کا به سامان بمبعی ال غنیمت میں شامل کر لیا جائے گا اور مفتول کا الگ سے سامان مقتول میں کو ہی حقت بنهوگا-وَيُقِيِّمُ الامامُ الغنيمَةَ فِي فَي حُمْسَها وَيُقَرِّمُ الأَسْ بِعَدَ الاَحْمَاسَ بَينَ الْغَا فِي الفارسِ معاب ا درامام السلین بال غنیت کی تعییم مین فنیت کا خس کال کرباتی جارخس مجابرین کے درمیان باث دے گا سوار کیواسط و وصح موں وَلِلرَّا حِلِ سَهُ مَا مَا كُلِ حَنْفِةً رَحْمُ اللهُ وَقَالَا رَحْمُ اللهُ لِلْفَائِ سِ ثَلْثُهُ أَسْهُم وَلايسُهُمُ ادربيدل كيواسط إمك والم الوهنيفة عيى فرمات بين واورامام الويوسف وامام محرات نزديك برائ سوارتين تصيرون اورصد من اِلَّا لِفَهِ سِ وَاحِدٍ وَ الْبَرَا ذِينَ وَالعَتَا وُسَحَاءٌ وَلَا يَسْعُ مِ لِرَاحِلَةٍ وَلابِغُلِ وَمَنْ وَخُلُ دَاءً ا کیا گھوڑے کا لگائے گا اوراس کے اندر عربی دغیر عربی مھوڑو کا حکم کیساں ہے اور مار بردارسوادی ونجر کاکوئی تصدین ہوگا اور جو آدی بحالت الْحَربِ فَابِرسًا فَنُفْقَ فِيمُ سُمَّا السَّعَنَى سَهُمَ فَابِراسٍ وَمَنْ دَخُلَ رَاجِلًا فَأَشْارَى فرسًا استحقَّ سواری دارالحرب میں پہنچ اور میر گھوٹرام جلئے تو وہ حصة سوار كامستى ہوگا ادر توشخص بغير سوارى كے دارالحرب پہنچ اس كے بدوہ كھوٹرافريك سَهِمَ رَاجَلِ وَلايَهُمُ مُ لِمَمْ لُوكِ وَلا إِمْرَأَيَّ وَلا ذِهِ" وَلاَ صَبَّى وَلكِن يُرْضَعُ لهم عَلِيف توه وميدل كي حديث ستى بوكا ورال غنيت مين عورت اورزى اوزنجه كاكون صدينين لكاياجائ كاالبته امام الخين صب منشاء كمجه عطاروب مَا يَرْيِ الإِمَامُ وَأَمَّا الْحَمْسُ فَيُقَسَّمُ عَلِي للنَّةِ ٱسْهُومِ سَهُ مَرَّ لِليَسَامَى وَسَهُم للمسكاكين وسَهم ہم کرے - ایک حصہ برائے بتا ی ، اور ایک حصہ برائے مساکین اور ایک حصہ لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ وَيَدُخُلُ فَعَمَاءُ ذَوْ وَالقُرُ فِي فِيهِم وَيقَلِّ مُوْنَ وَلايَد فَعُ إلى أغنياءهم شيئًا برائ مسافرين - اور فقرائ و وى العربي المغين مين شامل قراردية جائين اورائيس مقدم ركعاجا يكادرانك اغياء كوكي سطالا فأمًّا ما ذكوا دللمُ تعالى لنفسه في حتابه من الخيمين فاستما هو لافتتاج الكلام تأرَّكُ ا اورفس كم صلالترتباك في ترآن شريف من وكرفرايا و والترتباك كام كرساتة واذكيك برائ برك ب



كية بي كرقبال كيوبحة الك بي كوور برمكن بي ليس بجلية وكمورون كح مصول كم معن إلك بي كمورك كمص

ومن دخل دارالحرب فارسًا فنفق فارسًا اله - فرات بي كربيل اورسوار حصص كحق كا مارد ادالاسلام س

ديي مائيس ك جس طرح مشلاكوني تين جا رگھوڑے لا يا ہولو ان كاكسى طرح كا حصر سبي بواكر تا۔

marfal..com

الشراك النورى شرح المراك الرد و وسرورى الله المرد و المرد النورى النورى المرك المرد دارالحرب أنءك اعتبارت ب- اگردارالحرب بنج والا مجابردارالاسلام سي آتے دقت سوار موا در كير بورس كھوڑا مركميا توات اب می گھوڑ سوار ہی شمار کیا جائے گا اور اسی کے اعتباریا اس کو دو حصے ملیں گے۔ اور اگر دارالا شلام سے دارالحرب ات دفت توبيدل ہوا وربعديس سواراس طرح ہو جائے كه داداكحرب منے كر كھوڑا خرىدے تواس كى دجسے وہ سواروں كے زمرے يس شابل بوكر دوصول كاستحق نهو كابكه اس الكصبي حفيت مل كا -والمالخيمس فيقسم على ثلث اسهم الخ- ال غنيمت كخمس مين بالخوين كالقسيم ك شكل يه بهو گاكداس كة مين سهرام ك جائيس كا - ايك سبم برائ يت في اورايك سبم برائ مساكين ببوكا - اوردوى القربي ك فقراء و حاجتمند افراد اسى بس شامل فراردىي ما ميك كا درائفيل دينا بين مقدم ركعا جائے گامگر قرابت دارد س كے مالدارا فراد كواس ين سے کچھ مَن لے گا۔ رہا کلام کا آغاز " فات ملائے فرمانا تو یہ اللہ بقائے کا نام فقط برائے برگت ہے ۔ اللہ تعالے کو کسی صد ی احتیاج منہیں۔ جمہورائمیہ کے نزدیکھے رسول الترصیکے الترعلیہ سلم کے وصال فرمانے کے بعد آپ کا حصریمی باقی منہیں رہا ا وراب خس کے محض نین مصرف رہ گئے بعثی بتیم ،مسکین اورمسافر اس زمرے میں رسول الٹرصلے اسٹرعلیہ وسلم کے قرابت دارتمبی ہیں اور غیر قرابت دار تمبّی ۔ ويقد مون الز - تفكيم ك وقت اس كاخيال ركها جائ الأكر بوناتم كي ينائ اورمساكين ووسرك يتامى اورمساكين بريقهم كئ جائيس ك اوراس طرح ال كالمبياز قرابت باقى ركها جائ كا كما سقط الصفى الخ - صفى سے معقود مراسى چېز جے رسول الشر صلى الشرعلية ولم عنيمت بس سے اپنے واسط فتخب فرماليا كرتے تھے-وَاذا دخل الواحد اوالا شنان الإ-اكر الك يا دومسلمان لوث اركرت بوئ وادالحرب من منع جائي ادر ده ومان وكولي چیز لے آئیں اور انعیں اس کی امام السلین کی جانب اجازت نه دی می ہو ملکہ انعوں نے از فور ایسا کرلیا ہوتو اس صورت ين أن سے خس منه الله الله الله الكوب منتخذه الله الكه يا دو منهول بلكه صاحب توت جماعت بواورده والركرب ے کچھ ائیں تواس صورت میں امام المسلین ان سے تمس وصول کرنگا۔ دونو ب کے درمیان فرق کا سبب یہ ہے کہ مال غنیت در اصل وہ کہلا آسے جوبا توت وشوکت كالغلبہ الم تم آئے اورالك يا دوكا سنح كركچه ال لے لينا ال غنيت كے بجائے اسے جين جميت كمنادرست بومكا اسى بناراس مين عدم خمس كاحكم بوكا -وَإِذَا دَخِلَ المُسْلِمُ وَالرَاكِوبِ مَاجِوا فَلا يَجِلُ لَهَ أَنْ يَتَعَرَّضَ بِشَي مِنْ أَمُو الْإِسْمُ وَدَمَا رَجِهِمْ فَإِنْ اوراگرسلم دارالحرب میں بحیثیت تا جر سننج تو اس کے واسط جائز نہو گاک ان کے اموال اور جانوں کے ساتھ تقرمن کرے اور اگر غزر غُذُ ثَرَبِهِمْ وَأَخَذَ شَيِئًا مُلَكَذُ مِلْكًا مَحظومًا وَيُؤْمَرُا نُ بِيَصَلَّ قَ بِهِ وَإِذَا دخَلَ الحري إليُنَا ے کا ملیتے ہوئے کوئی نے لیلے تواہے منوع طریقے ہے اس برملکیت ماصل ہوجائیگی اوراسے امرکیا ملے گاک دہ اے صدقہ کردے اوراگر مُسُتًّا مِنَا لَمُ لِكُنَّ لَمُ أَنْ يُعِيْمَ فِي وَ ابِر نَاسَنَةً وَلِيولُ لَهُ الا كَامْ إِنْ أَفَهُت تَمَامَ السَّنَةِ حربی برواندا من ما صل کرکے وارالا مسلم میں آئے تو وہ وارااسلام میں سال بھرے زیادہ قیام نرکرے گا۔ اورائ الم السلین کے گاک اگر توسے

عدد و مسرون النوري شرح الموري المرد و مسروري المردي وَصْعُتُ عَلِيكَ الْجِزْيَةَ فَإِنْ ٱ قَامَ سِنَةً ٱحْذِذَتْ مِنْ الْجِزُيَّةَ وَصَاءَ ذِ مِيًّا وَلَا يُوكُ ٱ نُ پورے سال قیام کیا تو تیرے ادر جزیہ ازم کرد دل کا مجراگرہ و ورے سال قیام کرے تو اس جزیہ دصول کیا جائیگا ادر و چنس ذی بن جائیگا ادرا ہے يُرجعَ إلى دَا بِمالِحُربِ فإنُ عَادَ إلى دَايِ الحربِ وَتُوكَ وَدِيعَةٌ عندُ مُسُلِم أَوْذِ فِيَّ أَوْ دَيْنَ دارالحرب اوت ندیں کے مجراکر وہ دارالحرب اوٹ گیا ا دراس کی کوئ ا بانت کسی سلم یا ذی کے باس رہ گئ یا ان کے ذر اس کا کچ دین فِي ذِمَّتِهِمْ فَقَدُ حَمَامٌ دَ مُن مُسَاحًا بالعَودِ وَمَا فِي وَابِرالاسْلَامِ مِنْ مالِ عَلَى خطم وَإن أُسِرًا أَوُ ره گیاتو لوٹ جلنے کے باعث اس کا خون طال ہو گا۔ اور وارالا سلام میں اس کا رہا ہوا ال خطرہ میں بڑا گیا ۔اس کے لبد اگراسے اسر كُلِهِ عَلَىٰ الدابِ فَقُبُلَ سَغَطَتُ هُ يُونُهُۥ وَصَا مَ إِبِ الْوَدِيْعَةِ مَيْثُنَّا وَكَا ٱوجَفَ عَليه المُسُلُونَ بناكياً كيا والحرب برسلمان فاب آسك اورات موت كماط آمارة يأكيا تواس ترضون كوساقط فرارديا جائيكا اورا مانت مال عنيت بن مِنُ أَمُوَالٍ ٱخْلِ الْحَرْبِ بغيرِقتًا لِ يُصوبُ في مَصَالِج المُسْلِينَ كَمَا يُحَوَّفُ الْحَرَاجُ ر جائيگ اورسلان البحرب كے جن اموال كو علد آور بروكر بلا تعال حاصل كرلين النين خراج كى طرح مصالح مسلين مين خرج كيا حالي الا امن عاصِل كرك دارالاسلام بيل بواجري كاحكم

ا واذا دخل الحدبي البنامستامناً الإ-ضابط به به كركسي حربي كافر كازياده مرت مك المنظم من من المراكب المنظم وإرالاسلام میں قیام حامرِ منہیں اور اس کے قیام کی محض دو شرطوں کے ساتھ كنجائش ب- يا تويه كا فرغلام بن كررس اوريا جزيه منظور كرك ولبلزا أكركوني حربي كافر بروانه امن حاصل كرك

دارالاسلامين آئے تووہ سال بھرقيام ندكر سے كا اس سے امام المسلين كھر كھلاكورت كاكريا تو دہ جلاجائ اوراكر وه سال معرمه گیا تواس پرجزیه لا زم كر ديا جائے كا - اس كے بعد عبى اگرده سال بھر دباتو اس سے جزيه ليكرا سے دمى

بنالیا جائے گا - اوراب اسے دارالحرب والیسی کی اجازت مذرہے گی ۔ اس ممانعت کا سبب یہ ہے کہ اس کا زیادہ قیام خ**رہ سے خالی نہیں**۔ وہ زیا دہ قیام کر کے مسلمانوں کے را زوں سے واقعت ہو کرا ن کے لئے باعث حزر

بن سكتاب اورجاسوسي كاكام انجام دے سكتاہے اورسال بھرسے كم كى عدم مانعت ميں مصلحت يہ ہے كتجارت آمدورفت برقراررب اورتجارت أورغله وغيره كى أمدورفت س فاكره المعايا جاسك

فان عاد الى دارالحوب الا- يعنى اگرده سال كهر قيام كے بعد دارالحرب لوسط اوراس حال ميں لوسے كرمسلم یا ذمی کے باس اس کی اما نبت ہویا ان پر اس کا دین ہو تو دارالحرب لوٹنے کے باعث اس کا دم صلال ہوجا کیگا ۔ اوردا رالاسلامين اس كاباق ربام جوامال خطره مين يرجائ كائم بعراكروه شخص اسير وكيا ياسلمانون كردار الحرب پرغلبرکے باعث وہ ہلاک کردیاگیا تواس کے قرص کے ختم ہوَجائے اوراس کے اما نہ ٹر کھے ہوئے

الشراث النوري شرح المرادي الدوري المرادي المردد و المردي المردي المردد المردي المردد المرددي المردد المرددي الم

بال سے ملیت بی جائے ہے ہم ہوہ ۔ وما آوجت علیہ المسلون الإ- اگرالیسا ہوکہ مسلمان اہل حرب کے اموال پر تملہ ور روکراس طرح لے لیں کر قال کی نوبت ندائے تو بھر ہے مال خراج کیطرح مسلمانوں کی فلاح وبہبود اور مصالح مسلمین میں صرف کیا جائے گا۔

وَا رَضُ العَرَبِ كُلُهُما اَ رَضُ عُشِيرِ وَهِى كَا بِين العُن يَبِ إلى اقصلى حِي باليمن ويمهم إلى حدّ اوركل زمين عرب عندى شمارى جاتى بيداس كى حد عذ يب جرين كے اضام تک اور مقام مہرى سے شارةِ مُشام قِ الشّام وَ السّوادُ كُلُها اَ مَ صَ خواج وَهِى كَا بِينَ العُن يب إلى عقبةِ محلوان وَمِر َ شام كى صَك قرار دياتى به ورسارى زمين سواد خراجى قراد دى كى يه مقام عُذيب سے عقبه موان تک اور ازعلت العَلْتُ إلى عبّادان وَ اَ مُن صَ السّواد هلوك وَ لاهلها يجرسُ بيعهم لها وتصرّفهم فيها ____ تا عبادان بيد اور زمين سواد عراق كے مالك اسكى باشند سے بين انكے لئے درست سے كماسے فردفت كرين اور اسكا افرائم ميں

اراضي عشرى وخراجي كاذكر

بالائی زمین کو کہا جاتا ہے اور ججاز کے نام ہے وہ زمین تغییر کی جاتی ہے جس کا وقوع بخدو تہا مہ کے رہے ہیں ہے۔ والسواد ہے لہا ارض خواج الد سواد عراق ساری ہی زمین خراجی شمار ہوتی ہے ۔ عُذیب دراصل عرب کے ایک قبیلہ بنوئتیم کا ایک چشمہ کم لاتا ہے ۔ یہ کو فہ سے ایک مرحلہ کی مسافت پرہے ۔ صوعرب کا اختیام اسی پر ہوتا ہے ادر مہیں سے سواد عراق کا آغاز ہوتا ہے ۔ ارض عرب دزمین عرب وہ ہے جوعذب کے درمیان اقصائے مجر اکس اور مہرسے صوفر تام کک سے مردان عات ہوت کی کھو و علاقہ سے جو عذب سے معترم حلمان نکر حالگ اس میان خالوں

نک ا ورمېرے موشام نگ ہے۔ اورع اق عرب کا وہ علاقہ ہے جو عذیب سے عقبۂ مکوان نک جلاگیا ہے۔ ارض آلوب سے مقصودیہ ہے کہ ان چیزوں کا دکر کیا جائے جن پرعشر اور جن برخواج واجب ہے۔ زمین عرب برحرف عشری وہا، ہو گا خواج نہیں اس لیے کہ زمین عرب سے خواج لینا رسول اکرم صلے الشرعلیہ وسلم اور ضلفائے راشدین رضی الشونم سے نابت نہیں کہ اہلِ عرب سے اسلام یا جنگ کے علاوہ کچے قبول نہیں کیا جا آیا اور ان کے لیے جزیہ نہیں تو ان کی

سے ماہت ہیں کہ اہنِ عرب سے اس زمین پرخسہ اج بھی نہ ہو گا۔

میں پر حسون کی ہو ہ ہو۔ وارض السواد صلوک تر لا هلها النو فرماتے ہیں کہ عواق کی زمین کا جہال تک تعلق ہے دہ عواق کے باشندوں ہی کی مملوکہ قرار دی گئی اوران کیواسط ہرطرت کا تقرف جائز رہا ۔ انھیں اس کے فروخت کرنے وعزہ کاحق باقی رہا۔ امیرالمؤمنین حضرت عرفاروق رضی الشرعذنے بعد فتح زمین سوا دِعراق وہیں کے رہنے والے کفار کو دے کران

ازُد و مشروری 🚜 👸 وو الشرف النوري شريط 🚾 👣 لوگوں پر جزیہ اور زملینوں پرخسراج مقرر فرایا اور یہ سا رہے صحا ہرضی انٹرعنہم کے اتفاقب رائے سے ہوا۔ تاریخ ابن خلدون میں ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی التّرعیذ نے سرز مین سواد میں حلوا اُن و قادسیہ کے درمیا ن زمین کی تعسیم کی ممانعت فرماً دی تھی ۔ مُحضرت جریررضی التّرعیدُ نے فرات کے کنارے سرکھیے زمین خرید لی تو حضرت فاروق اعظم رضى الشرعندي واليس كرنے كا حكم صا در فروايا -وَ اللَّهُ أَسُ ضِ أَسُلُمُ اهلُها عَليها أَوْ فَتَعَتُ عَنوةً وَقَسَّمَتُ بَايِنَ الغا نمينَ فعي أرضُ عشو وَ اور سروہ زمین جس کے باشندے دائرہ اسلام میں داخل ہوجائیں یااسکوبقوت فتح کرکے مجامین میں بانٹے دیجائے تو وہ زمین عشری ہوگی اور كُلُّ أَنُّ صِي فَعَيْتُ عَنوةً فَأُقِرَّ أَهِلُهَا عَليهَا فَهِي أَرضُ خراجٍ وَمَنْ أَخْيَا أَرْضًا مو أَنَّا فهي جن زمین کوبقوت فتح کرنے کے بعد دیل کے باشندوں کو وہیں برقرار رکھا گیا وہ خراجی شمار ہوگی اور جو نا قابل پیدا وار زمین کو فابل پیداوار عنداً بي يوسُفُ مُعتبرة بعيزِ مَا فان كانتُ مِن حِيِّز ارضِ الخراج فهي خرَاجية ورأنُ سلتے توالم ابوبوست فراتے ہیں كہ اردائين كے لحاظت وہ زمین سمى جائے گی سرابروالى زمین كے فراجى ہونے برو مى فراجى قرار ديائيگى كَانَتُ مِنْ حَتَزِا بَهُو الْعَشْرُهُ هِي عَشُومِيةً وَالبصوةُ عَنْدُنَا عَشُومِيٌّ بَاجَاعِ الصَّعَابَةُ وقالِ محملًا اور برابروالی زمین عشری ہونے پراسے بھی عشری قرار دیاجائے گا۔ اور باجماع صحابیہ ہمارے نزدیک زمین بھرہ عشری قرار دی گئ اوراگا يَحِمُهُ اللَّهُ إِنَّ احِياهَا بِبِئْرِ حِفْرَهَا أَوْبِعَيْرِ اسْتَخْرِجَهَا أَوْبِمَاءِ «جلَّةُ اوالفراتِ أوالانهارالعظا ٱ موص كنزديك اگراسة قابل مداواركمنوال كھودتے ہوئے يا چشمہ نكالتے ہوئے يا آب وجلہ و فرات يا وہ بڑى منبر ميں جو كسى كى ملكيت الَّتِي لا عِلْكُها أَحَدُّ فَهِي عشريةٌ وَإِنَّ أَحِيّا هَا بِهَا ءِالأَنْهَا رِالْتِي إِنْحَتْفِي ها الأعاج مُكنفي الملكِ منہں ہوتیں ان کے بان سے سراب کرکے بنایا ہوتو اسے عشری قرار دینگے ۔ اور اگر اسے قابل سیداوار ایسی منروں کے بانی کے ذریعہ بنایا ہوجنیں كنهويز ذجرد فهئ خِرَاجيكٌ وُالخراجُ الَّـذِي وَضعينَ عَرُ رَضِي اللَّهُ عَنْدَعَكِياً هِلِ السوادِمِين كمو د نيوال ابل عمر مون شلاً منر ملك اورمنر مز دجر د توانعين خراجي قراديا جائيكا اور حضرت عرض كاابل سوا د برمقر د فروره خراج مرايسے جريب كلِّ جَرِيبُ بِبِلغِمُ المَاءُ وَيَصِلِ الزمعِ قفيزُ هاشَمُ وَهُوَ الصّاع وَدِمْ هَمُ وَمِنْ جَرِيبٍ جس تک یا نی شیخ مها بوادر کاشت کے لائق بہوا یک باشی قفیز اوروہ ایک صارع سے اور در هسم ۔اور سبزلوں میں فی جریب الوطبة خمسَةُ دمَ اجِمَ وَمِن جَريب الكُوم المتصلِ وَالنَّفِ المتصلِ عَشْرةٌ وَ زَاهِمَ وَمَاسُوى یا بخ درا ہم خران ہے۔ اور انگور و مجور میں فی جرب دس در احسم ہیں ﴿ لِكَ مِنَ الاصنَابِ يُوضَعُ عَلِيها عَسَبِ الطاقِحَ فإنْ لَمُ تَطِقُ مَا وُضِعَ عَلَيْهَا نَقَصَهَا الاما مُ دیچراراصی میں ان کے تحل کے مطابق مقرر کیاجائے گا ۔ اور اگر مقرر کردہ کامخل نہ کرسکیں تو اماً المسلین معرد کردہ میں کی کرد دَانِ غَلَبَ عَلَى أَرْضِ الخراج الماء أو انقطَعَ عنها أواصْطَلَمَ الزرَّعَ أَفَادُ فَلَاخْواجَ عَلَيهِمْ ا وراگرارمن خراجی بربان کا علبه به وجائے یا بانی منقطع بوجائے یاکسی آفت کے باعث کھیتی برباد بوگی توان کاشت بریوالولیار

marfat.com

أشرف النوري شرق وَ انْ عَطَّلُهَا صَاحِبُهَا فعليهِ الخواجُ وَمَنْ أَسُلَمُ مِنْ أَهْلِ الْخِزَاجِ أُخِذُ مِنْكُ الْخراجُ عَلى حَالِم، کوئی خراج داجبت ہو گا۔ اورصاحب ارض اسے میکار چھوڑیگا تواس برخراج کا دجوب ہوگا اورا بل خراج میں سے جو دا کر ہ اسلام میں داخل ہو وَيَجُونُ اَنْ يَشْتَرَى المُسْلِم مِن الله بِي أَرض الخراج ويؤخذن منه الخراج ولاعشرَف الخارِج اس حسب سابق خراج ہی وصول کیا جائیگا۔ کمنی لمان کا ذمی سے ارض خراجی خرید نا درست ہے ادراس سے خراج ہی وصول کیا جائیگا مِنْ أِنْ ضِ الخراج -ادرارص خراجی کی میدا دار میں عشر و اجب نه ہو گا۔ ك لى وفصت الم عنوة : بزور وقوت حاصل كرنا - ارتض : زمين - موآلا : نا قابل كاشت زمين -بتر : كنوال - عين : چشمه - العظام : برى - الاعاجم - عمى جع : غرعرب - الرطبة : ركارى ،سزى -و كا ارجن اسلم اهلها الا - فراق بين كروه زمين جهاب كرسين وال والرُّؤُاسلاً عن واخل بو سي واخل بوت و طاقت ملايون في كيا بهو اورفتیاب ہونیے بعد مجامرین کے درمیان زمین بانٹ دی گئ ہوتو بیساری ہی عشرى قراردى جليح كى . دائرة احتلام ين داخل بونوا في عبيون كارمينون پراتفين كى ملكيت جون كى یوں برقرار رہتی تھی ۔ اوراسی طرح مجاہرین کے درمیان بانٹی جانبوالی مفتوحہ زمینوں پر جو مجاہرین کی ملکیت ہوتی تقیں ان میں سے کسی زمین رکسی طرح کا خراج مقرر نہ متما البتہ ان سے ہونیوالی بیدا دار کاعشر ما نصف عشر المحیس ديناير تاسماء زمينين برطسرة كخراج سيستشى مفين فَا قراهِلها عليها الز- إلى رمين جفيس لشكر اسلام نے قوت وشوكت كے ساتھ فتح توكيا مگر فتحياب بوكران رمينوں کوامام السلین مجامرین کے درمیان تقسیم شہر کیا ملکہ وہیں کے سابق باشندوں کو ان پربر قرار رکھاا ورزمین آتیں ى تحويل ميں رسب اس طرح كى سارى زمينوں كو خراجى قرار ديا گيا-وَمن إحياً ارضاً موآتاً الإ- بنجراورنا قابل كاشت زمين كوحب في مغيدا ورقابل كاشت بنا ياس كعشرى افراجى ہونیکا حکم برابرکی زمین کے لحاظ سے ہوگا۔ اور اگراس سے متصل زمین خراجی ہوتو اسے بھی خراجی قرار دیا جائے گا اور سے متصل زمین عشری ہوتو وہ مجی عشری شمار ہوگی ۔ اسی طرح امام محرر فرماتے ہیں کہ اس بنجرز مین کوعشری قراردیا جائے گا جے کنواں کھودے یا چشمہ نکالنے یا دریائے دجلہ وفرات وغیرہ بڑی منروں کے درایو سراب کرمے والخواج الذى وضعة عمر الزار إمرالمؤمنين حفرت عرف ورفلاف مين ابلع اق كيراليي قابل كاشت زين پرجیے بانی بہونچاہا تا ہونی جریب ایک ہاشی تغیز اس سے مراد غلاکا ایک صاح ہے۔ اور ایک درہم خواج مقرفهایا اور سبنریاں اگا نیوالی اچھی زمینوں پر نی جریب پاپخ درجم خواج مقرر فرمایا۔ اور انگور و کھجورے متصل و کنجا ان

الرف النوري شرح النا الدد وسروري الله ١٥٥٠ درختوں پر فی جریب دس درہم خراج مقرر فرمایا ا دران کے علاوہ دیگر زمینوں پرخراج انکی صلاحیت وطاقتِ زرا کے اعتبارے مقسر رفرایا ۔ فان لعرتطق ما وضع عليها الزيين اگرانفا فا خراج زمين كى طاقت ا دراكانے كى قوت كے اعتبارے كيزيا ده لگ گیاکه اتن مقدار مین خسراج کی ادائیگی اس زمین سے دشوار ہو تو اما م المسلمین اس پرنظر کرتے ہوئے مقرر کردہ ، خراح میں کمی کرسکتاا ورحسب طاقت خراج لگا سکتا ہے۔ وَان غِلْبِ عَلَى ارض الخواج الز - اگرايسا بروكنزاج زمين باني من دو رزاعت بالكل تباه بروجائي يا يا ني كي انتهائ كى اوريانى مذيلنے كى بنار پر كھيتى تلف ہوجائے اور كسى آفت كيوجەسے كھيتى برباد ہوگئى ہولو ان سصورتوں میں کا شت کر نیوالوں سے کوئی خسراج نہیں لیا جائے گا لیکن اگر کوئی این کا بلی وغفلت کے باعث زمین سوفا مکرہ ندا طهائے اور اسے بیکار چھوڑے رکھے تواس سے خراج کیا جائے گا کہ اس میں اس کا قصور سے۔ ومَن اسْتَلَمِين العَلِ الْحُوابِ إلى حراج مِين سے اگر كوئى دائرة اسلام مِين داخل ہوجائے تواس كى دحر سے اس کی خراجی زمین عشری منہیں بنے گی ملکہ اس سے حسب سابق خراج ہی لیا جائے گا۔ ولاعشير في العام بين ارض الخراج الحد اليي زمين جوكه خراجي بوتواس كى بيدا دارس عشر منس ليا حل كالعني السامنيي موتاكه امك زمين سے عشر بھى لياجا ما ہوا ورخواج بھى - حصرت امام شافعي كنز دمك دويو س كالكھا ہونا اور عشر وخراج لینا درست ہے کیوں کہ ان دولوں کے وجوب کا سبب الگ الگسے ۔ احمات خرات میں کرخید ایج کا وجوب بر در و توت فتح کردہ زمین میں ہواکر ناہے ا درعشر کا وجوب الیسی زمین میں ہو تاہے جَمَاں کے لوگ برضا ورغبت دائر کہ اسلام میں داخل ہو گئے اوران پر حملہ اوران الم ارتوت و شوکت کی خرد ہے۔ یہ ہوئی ہو۔ ان دوا وصاف کا ایک ہی زمین میں اکتھا ہونا مکن نہیں ۔ وَالْجِزِيَّةُ عَلَىٰ حُوبِينِ جِزِيَةٌ تُوضَعُ بِالنَّرْاضِي وَ الصَّلِجِ فَتُقَكُّ مُ بِحسبِ مَا يقع عليه الاتفاق اور جزيه دوقتمون برست تمل بع. ايك تووه جوطرفين كى رضاً وربزريد صلى مقرر موتوجتى مقدار برباجي الفا قريحوجي ليا جائيكا-وَجزِيَةٌ بِبتَدِئُ الامَامُ بوضعهَا إِذَ اغلبَ الامَامُ عَلَى الكَفَارِ وَاقِرُّهُم عَلَى ٱمُلاكِمِهُم فيضُعُ ا ورجزیی ایک تسم پر کدام کا فرو ں پرغلبہ ماصل کرنے کے بعد اپن جانب شروع کرے اور مالکوں کے پانس ہی انگی الماک چوڑ عَلَى الغنى الظاهر الغناء فح لسنة تهانية و اربعان و مُهماً ياخُكُ مِنهُ في كل أمر دے اور عنی پر ہرسال میں اڑتالیش درام واجب کرے اور ہر مہید اس سے چار درا سے کی وصولیانی اربعت کی در است کی وصولیانی اربعت کی در احد کی المحد اللہ ایک معلق فرعشونی و شما کے میں اللہ ایک ایک میں بد كرك - اور ستوسط درجه كم بالدارير جوبست دراهسم واجب ترك يعني بريسي دو درهس و شهر مَه مَان وَ عَلَىٰ الفق الرالمعتملِ اشْغَ عَشَى دُوهِمًا فِي كُلّ شَهْرٍ دُرَهُمَّا وَ مَوْ ضَعُ ووركما سكن والع مغلس برباره درامسم يعنى هرمهينه اكيب در مسم

المجزيرة كالمكاب ألكتاب والمتنجوس وعبكة الآوثاب مزالع الأُونْنَا بِ مِنَ العِبِ وَ لَا عِلْمَالمُرْتِدُ يُنَ وَلَا جِزُيَّةً عَلَى إِمُرَأَيَّةً وَلَا حَبِي وَلَا سَبِ وَ اور عورت اور بچه اور اپایج او لَا عَلَى فَقَيْرِغُيْرِمُعَمِّلِ وَلَا عَلِي السَّرُّغُمَّانِ اللهُ مِنْ لَا يَعَالِطُونَ النَّاسُ وَمَنْ اَسْرَوْعَلَى حِزُيةً سَقطَتْ عَنَكُ وَإِنِ أَجْمَعُ عَلَيْ الْحُولَانِ تَكَ اخْلْتِ الْجَزِيتَانِ وَلا بَجُونُ إِحْدَاتُ بِيعَةٍ وَلِا درانحالیکه اس برجز یه با فی موقوده اسکه دمه در سبکا اور اگر کسی پر دوبرس کا جزیه چراه گیا بو تو جزیون می تداخل مو گاادرید درست منهی که كنيسَةٍ فِي دَارِالاسْلَامِ وَإِذَا إِنْهَا مِهَا البِيعُ وَالْكَنَاشُ الْقَدِيمَةُ أَعَادُ وْهَا وَيُؤَخَذُ أَهَلُ دارالاسلام میں بہو دونصاری نی عباریگاہ بنائیں اور قدیم عبادت گائیں گرنے براز سربو کو بنالیں۔ اور اہل ذمہ ہے الدمَّة بِالمَيْرَعِنِ المُسْلِينَ فِي نِيِّهِمْ وَمَرَاكِيمِ وَسُرُوحِهِ وَقُلاَ نُبُهِمْ وَلاَ يَرُكُونَ الخيل وَلَا يَحِملُونَ السَّلاحَ وَمَن امتنعَ مِنَ الْجِزيَةِ أَوْقَتَلَ مُسلمًا أَوْسَبَّ المنبيَّ عَلَيْ السَّلامَ أَوْسَ ک سواری ند کریں اور نہ وہ متھیارا تھا میں اور جوزمی جزیہ نہ وسے پاکسی سلمان کو ہلاک کردے یا بنی کو براکہرے یا بمسلمة لمُرْسَنِقِضُ عَهِدُ لا وَلاينتقِضُ العهدُ إلا بان يلحق بِدَ إمر الحِربِ أَ وُيغلبُ إِعْلا ے زناکاری کے تواس کاعبر حمد نہو کا اور عبد اس و درت میں وسط کا کدوہ دارا تحرب جلا گیا ہو یاکسی مقام پرغالب آگر مَوْضِعِ فِيْعُا بِرِبُونِكَا ـ ہم سے دسلانوں سے آباد ہُ جنگ ہو گئے ہوں۔ ك - احداث : نا - ذي : لحت اس كى مقدارمتعين ومقرر بو جائے تو اس ال ك خلاف ورزى كاشمار عبد شكى مين بوكا جس کی شرعااجازت منیں اوراس سے مہرصورت احتراز کا حکم ہے۔ اور جزیب کی دوسری قسم یہ ہے کہ امام

\$0000000000000000

مد الشراك النورى شرح المراق الدو وسر مورى الم السلين كفارك مغلوب بون اورسلمانون كان يرغالب آنك بعدائكي الملك برستوران كياس باقي ر کھی کران پر جزیہ مقرد کردے ۔اس میں کفار کے الدار اور متوسط درجہ کے مال اور مفلس ہونیکے اعتبار سے فرق ہے۔ بینی جن کا شمار الداردن میں ہو تاہیے ان سے پورے سال میں او تالیش دراہم وصول کئے مائیں گے ر درجی مال کے اعتبارے اوسط درجہ کے شمار موتے ہوں ان سے چوبئیس دراھم وصول کئے جا کیں گے۔ یعنی ہر اور جی مال کے اعتبارے اوسط درجہ کے شمار موتے ہوں ان سے چوبئیس دراھم وصول کئے جا کیں گے۔ یعنی ہر مہینہ دو در هم ۔اور ان میں جومفلس سکر کما نے کے لائتی ہواس سے سال بھر کمیں بارہ دراہم وصول کئے ماکن ے۔ یعنی ہر دہیبنہ صرف ایک در هم حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ ان میں سے ہرا کیسسے نواہ وہ مال کے ا عتبار ہے کسی درجہ کا ہوا کیے دینا روصول کیا جائیگا کیو کئے تر مذی وغیرہ کی روایات سے رسول التّرصلے اللّر علیہ دسلم کا حضرت معاذرصی الشرعیٰ سے میدار شا و فرما نا نا بت ہو ماہیے کہ ہر بالغ مردسے ایک دینار کو ۔ احناميع فرماتي بهي كداميرالمؤمنين حضرت عمرضي الشرعية ، أميرالمؤمنين حضرت عثمان ا وراميرالمومنين حضرت على رضی الترعنهما جمعین سے جزئیر کی زرکورہ بالاً مقدار ہی منقول ہے ۔ رہی حضرت معا ذرصنی الترعیہ کی روایت تو اُسے بطربق مصالحت لين برمحمول كياجائ كا-وتوضع الجزيدة على اهل الكتاب اله و فرات بين كه ابل كتاب اوراسى طرح أتش برستون اورعم كيبت يرستون سيجزيد ليا جائے گا رسول اكرم صلح الترعليه وسلم كانجران كے نصاري سے جزير كاليزاصيح روايات تے تا بت ہے سوق میں بخوان کے نصاری کا ایک وفد آت کی خدمت میں آیا آ نحضرت صلے الشرعلیہ وسلم نے ان کے عقائد کی غلطی ان پر واضح فرما ئی اور ان پر اسلام بیش کیا تو و مرکبنے لگے کہ ہم سبلے ہی سے مسلمان ہیں۔ ان کے عقائد کی غلطی ان پر واضح فرما ئی اور ان پر اسلام بیش کیا تو و مرکبنے لگے کہ ہم سبلے ہی سے مسلمان ہیں۔ آت نے فرایا تہارااسلام کیے صبح ہوسکتاہے جبکہ تم ضرا کیلئے بٹیا بخویز کرتے ہوا ورصلیب کی پرستش کرتے ہوا ورخز ریکھاتے ہو۔ بخران کے نصاری نے کہاآ پ حضرت مسیح کو النٹر کا بندہ بتاتے ہیں ِ کیا آ پ نے حصرت کے جیسانحی کو دیکھایا سنابھی ہے۔ اِس پر اُل عمران کی آیات ان مَثل عیسیٰ عندُ التَّر کمثل اُدم "سے م ثم نبتہل فنجِعل لعنة التُدعَلَى الكُذبين م تك نازل ہوئين - ان آيات كے ِنازل ہونے كَے بعد آپ مقابلہ کیلئے تیار ہوگئے مگر نصاری مبارک اور بورانی چروں کو دیکھ کرمرعوب ہو گئے اور بالاِ خرمبا ہد*سے گزیز کرتے* بهوية سالا مذجزيه دينا منظوركيا جوعهرنامه آيك أن كيلة تيادكرايا أس مين يربعي تقاكرابل بخران كوسالام د دہزار صلے ا داکرنے ہو ل مے - ایک ہزار ما ہ رحب میں اور ایک ہزار ماہ صفر میں اور سرحلہ کی قیمتِ ایک ادتیہ يعنى جاكيس دريم بهو گ - حصرت امام ابو حنيفهُ ﴿ ، حصرت إمام مالك اور حصرت امام احر ﴿ فرياتَ مَبْنِ كَه بَتُونِ كَيْ پرستش كرنىوالوں سے بھى جزيدً كيا جائے -حضرت امام شافعيُّ ان سے مد لينے كيكئے فرماتے ہيں َ اس واسطے كر قرآن كريم ميں جزيہ ابل كِمّاب كے ساتھ مقيدہ اورُرسول التُرصِط التُرعليه وَ الْمُحرِيِّة فقط أبل كمّا ب سے ليا- اس كا جواب دیاگیاکہ آگ کی برستش کر نیوالوں اور ستوں کی برستش کرنے والوں کے درمیان کسی طرح کا فرق نہیں نگر بغض اعتبارے تو آنش پرست بتو *س کی پرستش کر نی*والوں سے بھی زیادہ برے ہیں۔مثلاً آتش *پرس*ت

اشرت النوري شرح المراج الرُد و وت روري خیرا درشر کا الگ الگ خال تسلیم کرتے ہیں۔ نیزاین دختر و مہشیرہ سے نکا ح صبحے قرار دیتے ہیں۔ بتو ں کی پرستش کرنیوالیں فرادر رشر كاالگ الگ فال آل يكر آن الم الله فال الله فال الله فال الله فال الله فال الله فال الله فالله في من الله في اله في الله کے کیال ایسانہیں اوران باتوں کے با جود آئتش پرست کو جزیہ دیجر اپنے مذہب پر برقراد رہنے کی اجازت دیگئ ربابتون كى پرستش كرنىوالو سے رسول التر صلے التر عليه وسلم كابيزية ناينا . تواس كاسبب در اصل بير بير كه نزول مكم جزیے قبلِ قریب قریب بتوں کی پرستش کرنے واکے سارے بی قبیلوں میں مذہب اسلام پھیل گیا تھا اور ولا يوضع على عبدة الروفان من العرب الخ - احنات اوراس طرح مالكيد كنزديك بتول كى يرتش كرني والے عربوں سے جزیبہ لیں گے۔ اس لیے کہ رسول اکرم صلے الشرعلیہ وسلم کی ولادت انھیں میں اور عربی میں سی زول قرآن كيعدسب نياده آنخفور ك صداقت اور فرآن كريم كے اعجازے ابل عرب آگاه ميں بيران كا مكار كرناً كفرشد مدين داخل ہے اوراس اعتبارے ان كے واسطے حكم ميں بھي شدت ہوگى كہ يابو وہ دائرہ اسلام میں داخلَ ہوں ورنہ قبل کئے جائیں۔ علاوہ ازیں جزیر ہُعرب میں دودین اکٹھے نہ ہورسکنے کی رسول الٹیصلے الشعلیہ وسلم کی وصیت بھی ہے۔ بس عرب میں جزیہ وصول کرکے بت پرستی برقرار رکھنے کی کوئی گخا اکٹ منہ ۔ وان اجتمع عليك الحولان الز- الركسي كے ياس دوبرس كا جزيه اكتفاً بوكيا بوا درايك سال كاجزيهاس سے ندلیا ہوتو آس صورت میں گذرے ہوئے سال کا جزیہ اس سے ساقط قرار دیکر محض سال روال کے جزید کی وصول يا بي ك جائے كى - امام ابوليوسف وا مام محمد اورائمهٔ ثلاثه منه ساقط ہونيكا حكم فرماتے ہيں۔ وَإِذَا الْمُتَلِمُ الْمُسْلِمُ عَبِنِ الْاسْلَامِ عُرِضَ عَلِيهِ الْاسْلِامُ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ شَبِعَةٌ كُتِنْفَتُ وَيُحْبَسُ اوردائرة اسلام سے نكل جانے والے ير اسلام بيش كري - اوراسے كسى طرح كا شبر بوتو اسے دوركري اوراسے تين تُلْتَةَ ايَامِ فَإِنْ اَسُلَمَ وإلَّا قُتِلَ فَإِنْ قَتَلَهُ قَاتِلٌ قِبِلَ عَرضِ الاسْدَلامِ عَليه كُرِكَا لَهُ ذَالِكَ وَلا روز محبوس رکھیں بھروہ سلمان بوجلے تو نبہا ورند اے موت کے گھاٹ اماردیں - اوراسلام بیش کے جانے سے قبل قتل کردینا شَيَّ عَلَى العَاتِلِ وَأَمَّا الْمُرُبَّدُ مُ فَلَا تُعْتَلُ وَلَكِنْ تَحْبُسُ حَتَّى تُسُلِ وَيَزُولُ ملك المُرْتَكِدٌ عَنْ باعبُ كرابت بيدادرتسل كريواك بركم واجن بوكا وردائرهٔ اسلاك ينك جايزالى عورت بلك مذك جائ بكداسلام قبول كرن تك أَمُوَ الِهِ بِرِدِّ بِهِ دَوَالْا مُرَاعًا فِإِنْ اسَلَمَ عَادَتْ إِلَى حَالِمَا وَإِنْ مَاتَ اوَقَبِلَ عِلْ ودّبِهِ قیدیں ڈالے رکھیں ادراسلام سے معروانیوالے کی ملکیت اموال سے بطور زوالِ موقوت ختم ہوجاتی ہے اگروہ ددبارہ اسلام قول کرنے تومکیت انتقَلَ كَالكَسْبَهُ فِي حَالِ الْاسْكَامِ إِلَى وَسَ ثُبْ المُسْلِينَ وَكَالكَسْبُ فِي حَالِ وَ وَبِهِ فَيُ فإنَ البية حال بروابس آ جائيگي اوراگره و محالت ارتدار مركيا يا قبل كرديا كيا تو اسكا حالت اسلام كاكمايا بهوا مال ايك سلمان در تا دكيلون منقل بوماً يكا. لَحِقَ بِدُ ابِهِ الْحَرْبِ مُوتَكُنَّ ا وَحَكَمَ الْحَاكِمُ الْحَاتِمِ عَنَى مُدَ بَرُوهُ وَأُمَّهَاتُ أَوُ لَادِهِ ا درصالتِ أرتداد كاكما يا ہوا ال عنیت بنجا ميكا اوراگر بحالتِ ارتداد دارالحرب جلا جلت و رصاكم اسكے د ادالحرب جلے جائيكا عكم كردے تواسكے مربرا درام ولد

الشراث النورى شرح وَحَكَتِ الدِّدِينُ الَّتِي عَلَيْهِ وَانتقلَ مَا اكتسبهُ فِي كَالِ الاسْكِلامِ إلى وَرَاثَتِ المُسُلِينَ وَتُعْضَى صلقر غلامی ہے آزاد قرار دیے جائیں گے۔ اور اس کے ذمہ واجب ومیعادی دیون فوری بن جائیں گے اور اسکا حالتِ اسلام کا کمایا ہوا اسکے سلم وٹا او الدّيونُ الَّتِيَ لِزِمَتُ مِي حَالِ الاستلامِ مِمَا اكتسَبَهُ فِي حَالِ الاسْلَامُ وَمَا كُوْمُ ذُمِرَ اللَّهِ کی جانب منتقل ہوجائیگا اور بحالتِ اسلام اس پرواجب منزہ اسکے حالتِ اسلام کے کمائے ہوئےے ا داکئے جا کھنگے اوراد تراد کے زما ذکے نِي م ذَ تِبه يقطى مِنَا فِو حَالِ رِوَّ تِبه وَمَا مِا عَهُ أُواشِيَّرًا لَهُ أَوْتَصِرِّف نَيهُ مِنُ أَمُوالِ بسفِ د کون کی ادائیگی زمانژ ارتداد کے کسب کردہ سے کی جائے گئی ادر زمانئ^ر ارتدا دکے فروخت کردہ ادر نیزکردہ اوراپنے اموال میں کے ^بہوئے حَالِ ردّ تِهِ مُوْقُومِتُ فَإِنِّ أَسُلَمْ صَعَّتُ عَقُوهُ لا وَإِنْ مَا يِتَ أَوْ قَتِلْ أَوْ لِحِقَ بِلَا إِلْكُرُبَ تصرت كومونوت قراردياجا يُكا ـ بس آگرده اسلام قبول كرساتو برعقود درست بورك - اوراگرم جلن يا الماك كرديا حك يا وه دارالحرب جلا بَطَلَتُ وَإِذَا عَادَ السُرُرَتُدُ ۚ إِلَى ٤ ابِرالاسُلامِ مُسُلِمًا فَهَا وَجَدَهُ ﴿ فِي يَلِ وَمَ تُسْبِهِ مِرْ كَالْمِ جائے توبیعقو دباطل ہو لگے ادرم تد قبول اسلام کے بعد دارالاسلام والیس ہوتو اسے جو کھ اپنے در تاء کے باس جوں کا تول مط اسے بِعَيْنِ إِخَذَ ﴾ وَالهُوُ تَكُ ﴾ إذا تُصِوُّفَتْ فِي مَالِهُمَا فِي حَالِ رِقْبِهَا جَا نَ تَصَوُّفُهَا وَنصَادَى لے اور مرتدہ عورت کے اپنے مال کے اندر بحالتِ ارتداد کئے ہوئے تھرف کو درست قرار دیاجا کیگا -اور نصاری سزتعل بَنِي تَعْلَبِ يُوْخَلُهُ مِنْ أَمُو الْهِسَمُ ضِعْفَ مَا يُؤخِذُ مِنَ الْمُسْلِينَ مِنَ الزَكُوةِ و يُؤخذُ مِرْ كرا موال اس اس كا دوكمنا ليا جلك توكم سلانون سي بطورزكوة ليا جائات ، ادر بوتغلب كى عور لوس يمي نسكائِهِ فِي وَلَا يَوْخُذُ مِنْ صِهْيًا مَهُمُ وَمَاجَبًا ﴾ الامامُ مِنَ الخواجِ وَمِنْ أَمُوَ الْ بَني تغلب و لیں گے ادران کے پوسے خلیں گے۔ اورامام السلین کے پاس جو کو خراج اور بو تعلب کے اموال سے اور اہل مَا اَ حَدَالًا اَحُلُ الْحَرِبِ إِلَى الْإِمَامِ وَالْجِزْبِيَّةُ يُصْرُفُ فِي مَصَالِحُ الْمُسُلِيْنَ نيسَدُّ منْ النَّعِيُّ حرب کی جانب سے اہام کودیتے ہوئے ہرایا اور جزیہ سے اکٹھا ہوگا اورمصالے مسلمین میں خرج کیا جائے اواس سے مرحودان وَتُبِنَ القِنَا ظِمْ وَالْجِسُوسُ وَيُعِطَىٰ مِنْ مُ قَضَا لَا المُسْلِمِينَ وَعُمَّا لَهُمْ مَ عُلْمَا مُهُمْ مَا يَكْفِيهِمْ ک بندش کی جائے گی اوراس ال سے بل تعمیر کے جا میں مجے اوراس سیان ان کے قضاۃ اور عمال و علما د کوبقد رکھایت دیا جائے وُكِدُ فَعُ مِنْ ثُمَّ أَنُ زَاقُ المُقَاتَكَةِ وَ ذُكَمَ ارِيهِ مُ -الا اوراس سے محابرین اورائی اولاد کے روزیے ویے جائی گے۔ دائرة اشلام سنتكل بنيوالوت ميعلق احكا لغت كى وفحت ، إربَ بهزا - دائرة اسلام سي كل جانا - عربَ بين كياجانا - القناطي قظو ك جمع بعض مُل القَسَطَة : وه بل كهلامًا ب جوارها يا خواسكما بور الجسسور، حسر ك جمع : وه بل جرا معما يا وربوقت صرورت ركما جاسك مثلاً مشتبول كابل بنا يا جائة . اس ذات : وظالف .

marfat..com

وورى الرف النورى شرح الربي اردو ت رورى ﴿ وَمُنْ النورى شَرِح الرَّدِ وَ تُسْرُورِي ﴿ وَمُنْ النَّورِي اللَّهِ تشريح و توضيح المُعَنَّمِ المُسْتِمِ اللهِ الرَّكُ المُسْتِمِ اللهِ الرَّكُونُ مسلمان خلائخواسة دائرةُ اسلام سي نسكل المستريح و توضيح المنطق المنظم المنطق کیا جائے اور آزاد نہ چھوٹریں ملکہ تین روز تک قید میں رکھ کر اس کے دو بارہ قبولِ استلام کا انتظار کیاجائے اس درمیان میں اگروہ دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جائے تو طعیک ہے ۔لیکن اگروہ ارتداد پر قائم رہے اوراس انتظارے کوئی فائدہ نہ ہوا ورتین روز کی مہلت کوغیمت نہ جانے تو پھراسے موت سے ہمکنار کردیا جائے ۔ مرتدیر اسلام بیش کرنے سے پہلے اسے مار ڈوالنا نالب ندیدہ ہے۔ ويزول ملك الموتدعن اموالد الح ورمات بي كرم تدكى ملكيت ارتدادك بإداش بين اس ك اموال سے تتم ہو کر برز دال موقوف ہوجات ہے۔ یعنی اگر اس نے دوبارہ اسلام قبول کرلیا تو اس کی ملکیت بھی اس کے اسلام کے ساتھ واپس آجائے گی اوروہ حسب سابق ابنے اموال کا مالک ہو جائے گا۔ امام ابویوسف وامام مورد کہتے ہیں که اموال سے اس کی ملکیت ختم منه بهوگی اس لے که وه مکلف شمار بهو تاہے اور جب تک مال نه بهواس کا کوئی معالمه كرنا مكن تنهي بس نا و قتيكه اسے قتل نه كرديا جائے اس كى ملكيت برقرار رہے گی۔ وإن مات ادفتل الإ - اگراس كاار تداديم كي حالت مين انتقال بهوجائي يا اسي حالت مين إس كوقتل كرديا جائے تواس صورت میں اس کے مسلمان ور نامر کواس پر ملکیت حاصل ہو گی جواس نے مسلمان ہونیکی حالت میں کما یا ہو اوراسى سے اس قرص كى اوائيكى كيجائے كى جواس ير بحالت اشلام واجب بوابو - إور حالت ارتداد كاكما يا بواغنيت ك زمر عين أجائي كا وربحالت ارتداد اس يرجوق واجب بوابواس كى ادائي اسى سے كى مائ كى امام ابولوسف اورامام محر فرمات بي كه حالب اسلام اور حالب إرتداد دولون حالون كاكما يا بوااس كورتاءك واسطے ہو گا۔ امام مالکتے ، امام شافعی اور امام احدہ فرماتے ہیں کرسب کو مال غیمت قرار دیں گے۔ اس لیے کہ کسی كافركادارت مرتد قرار منهي دياجاتا . اورمال حربي بوك كى بناء براس مال غيمت قرار دياجائ كا- امام الويوسك ا درا اً م محرات كرويك ارتدا د كے بعد معى أس كى ملكيت دونوں حالتوں كے كسب كردة ميں برقرار رہے كى اور اس کے انتقال براس کے ورثاء واریث قرار دیے جا میں گے۔ اوراگراسی حالت میں انتقال ہوگیا یا موت کے كهاا الردياكيا ياوه وارالحرب بين كيا تويه عقود باطل وكالعدم شمار يهو سكم و حضرت الم م الوصيفاره مين فرملة بير - امام ابوليوسف وامام محرة نفاذ كا حكم فرمات بي -واذاعاد الموت الم الرايسام وكرم تدارتدا دس ما تبهم وكر دوباره وائرة اسلام بي داخل بواور كيروارالاسلا میں آجائے۔ اقد اب اگر اسے اپنے ورثار کے پاس جوں کی توں کوئی چیز مل جائے کو اسے لے لینا درست ہوگا۔ ونضادى بنى تغلب يوسف من اموالهم اله - بنو تغلب سرزيرى دو كني مقدار لى جائے كى ليمن روايات میں ہے کہ امیر المؤمنین حصرت عرائے بولغلب مطالبہ جزیہ فرائے پرامخوں نے انکار کرتے ہوئے کہاکہ حس طریقہ سے تم ابل اسلام سے صدقہ لیا کرتے ہو ہم لوگوں سے بھی اسی طرمقہ سے لو۔ حضرت عرم اگر جاول اس پر آ ما دہ ہیں

ووود الشرفُ النوري شرح المراي شرح المراي الدو وت مروري المرود والمرود تے مگر بچرمبشور ٔ نعمان بن زرعہ وعیٰرہ بیرمعا مد ہ کرلیا گیاکہ ان لوگوں سے ڈبل رکوٰۃ بعبوٰ اب صدقہ لےلیں۔اورکیونکر ز کوٰۃ صرف مردوں سے ہی نہیں عور تو ں سے بھی لیتے ہیں اس واسطے انتکی عور توں پر روگئی زکوٰۃ سطے کر دی گئی۔ وَإِذَا تَغَلَّبَ قِوَمٌ مِنَ الْمُسُلِمِينَ عَلَا بَلَدٍ وَخُورُهُوا مِنْ إِكَاعَةِ الْامَامِ وَعَامُمُ إِلَى الْعَودِ إِلَّ اورجب سلمانوں کی کوئی جا عت کسی تهر سرغلبه حاصل کرف اوراطاعت اماً السلین سے خرد رج کرے تو اسمیں معرطاعت کی جات بلایا الجاعة وَكُشُفَءَنُ شبعتِهِمُ وَ لا يَبُهُ أَهُمُ بِالقَتِالِ حَتْمِ يَبُهِ وَكُوْ فَإِنَّ مِدُونًا قا تلنا هُمُحَةً تفتَّ ق جليح ادران کاستب دورکياجليځ اوران پيواس وقت نک جنگ ندکجايځ جب تک وه څودې آغاز نزکر ديں اگروه آغاز کرس گ جَمُعُهُمْ وَإِنْ كَانَتُ لِهُمْ فَكُمْ أَجُهُ زَعُكَ جِرِيجِهِمُ وَاتَّبَعَ مُوَ لِّيهُم وَانْ مَكِنْ لَهُم فَتُرُّلُم توہم ان کیتا جنگ کریں گے حتی کہ ای جدیت بجمرحائے اگرانکا کوئی اورگردہ بھی ہوتو ان کے مجرومین کو گرفتارا ور فرار مونوالو کا بچراکیا جا اور يُجُهِزُ عَلَى جَرِيحِهُمْ وَلَهُ مِبْعُ مُولِيهِمُ وَلَا تُسُبِّي لَهُمْ وَمَ يِهِ وَلَا يُقْسَمُ إليهم مالٌ وَلا بأسَ بِأَنْ انكاكوني اور كرده منهوف بران كم جروص ندكر قارك ما مين مذفرار بونوالو كاتعا قب كياجاً مذائعي ذرب قيد كي جائح مال كو بقاً مَلُوا بِسَلاحِهِمْ إِنِ احتاجَ المُسْلَمُونَ الْمَيْحِ وَيُحْبِسُ الْامَامُ أَمْوَالَهُمْ وَلَا يَرُدّ هَاعَكُيمِ وَ باً ثا جائے ۔ اورسلماً نو ںکواگرامتیاج ہوتو ایغیں کے متھیا روں کے ساتھ جنگ کرنے میں مضائقہ نہیں ۔ اورا کم السلین ان کے اموال روکے لايقسمهاحت يتونوا فيردها عليهم وماجبا لأأهل البغى من البلا دالتي غلبواعكيها من الراجزاج ر کھے ناکفیں دے اور نہ بائے حیٰ کریتا کئیب ہوما میں توا نکے حوالہ کردے اور حن شہروسے بحالتِ غلبہ باغیوں نے خراج اور عشر لے لیا ہو وَالعَشْرِلَمُ بِإَخْذَهُ الأَمَامُ تَا سُأَفًا نُ كَانُو اصرُفُوهُ فِي حقه أَجُزَأُ مَنُ أَخِذَ مِنهُ وَإِنَ لَم الم السلين ان ب دوسرى مرتب نسل - اكران لوكون ف اس درست حكرفري كيابوتوبال ال كي سخس ك جانب س كافي بوجائكا. يكونوا صرفوة فِي حَقَّهِ فَعِلاً أَهُلِهِ مُ فِيها بِينَهم وَبِلر ؟ اللَّهِ تَعالَىٰ أَن يَعِيدُ و ا ذ إلك -اوران اوگوں کے اسے درست مگرخرچ شرف پر ان لو کو س کو دیا نہ از سسر او اواکرنا لازم ہو گا۔ اما المسلين كے خلاف بغاوت كزيوالوں كے احكا لغت اکی وحت به تغلب جبری تسلط بلد : شهر طاّعة ، فرانبرداری - العود ؛ لوشنا کشف و دور کرا-تَفَدَّق : بَهُمْ الْمَجْزَعُ : رَخْ خورده - مَوَ كَلّ ؛ فرار بونبواك - فئة: جماعت، جمّا - اجزا ؛ كافي - آخذ : لياكيا -ا واد الغلب توم المراسلين كالون كاكون كرده ام السلين كى اطاعت سے انخران کرتے ہوئے بغاوت براتر آئے اور اظمار بغادت کے طور مرومکسی ر و و و و و الحرائ رئے ہوئے بعارت بر و الم المسلین کو ضبط و تحل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اوّل میں



میں رہیں زیب تن کرتا ہے جسکے واسطے آخرت کے اندرکوئی حصیہ ہو۔ نیز بخاری مسلم میں حضرت حذیفہ رضی النہوز ے روایت ہے کہ ہمیں رسول الٹر <u>صلے</u> الٹر علیہ وسلم نے سونے چاندی کے برتنو ں میں کھانے پینے کی ا درراہیم د دیبا<u> پہننے</u> کی مانغت فرمانی بخاری وسلم میں حضرت علی جنی الشرعة سے روایت سے کر رسول الشرصلے التر علیہ وسلم کو براتہ ایک 🚅 ر تنمی جادر مبین گ گئی۔ انخضور نے وہ میرے پاس بھیجدی۔ میں نے اسے اور مدلیا تو میں نے روئے مبارک پر زاراضکی كَ آثار مائي اور كيرارشا دېواكه ميں ئے تمہارے استعال كيليم منہيں بھيجى تقى بلكه اس لئے بھيجى تقى كه اسے بھا ال مرغورلوَّن كى اوڑھنياں بنا كى جائيں - يِحورُلو لكيوا سط رئتم كے استعال ہيں شرعًا مضالكة نہيں اور روايات میں ان کیلے ملال ہونے کی صراحت کردی گئ ولا بأكس بتوسّ الإ- حضرت امام الوصنيفة في نزد مك اس مين كوبي مضائقة منين كدر سني كبرك كا تكيه بناليا جلئ - حضرت الم الوليوسف مصرت المام محرة اورا مام الك ، المام شأفي اور المام احية ورست قرار من وسية -ولا بأس بلس العرب الا ويتمنوب قال اوركافرون سي نبردا زام ونيك وقت الرريشم و ديا كاات تمال کیا جائے اور رکتنبی کیرے بہنے جائیں تاکہ تلوار کی کا ٹ سے تحفظ رہے اور دشمن پر رعب طاری ہویو امام اوپوسے میں ا مام محدُ أورامام مالك أورا مام شافع اس حلال قرار ديت بين و حضرت امام الوصيفة فرمات بين كم جنگ ك وقت مجى يدحوام بى رسي كا اس ك كرحوام بون سے متعلق جونصوص بي ايني قبال ديزه كي تفسيل منهى كى كى ي البتہ اليے كبر كرے استعال ميں مضائقہ نہيں جس كا آنا تو رہتم كائى ہو مگر بانے ميں بجائے رہتم كے روئي يااون وغيرہ بعنى ركيت مے علاوہ كا استعال ہوا ہو۔ سبت سے صحابة كرام شے يہ ثابت ہوتا ہے كہ امغول اسكااستعال فرايا۔ وَلَا يَجُونُ للرَّجُلِ التَّكِي بالذَهُبِ وَالفَصَّةِ وَلَا باسَ بِالْخَاتُورِ وَالمِنطقةِ وَحِلية السَّيف مِن ادرمردكيواسط يه ناجائزيك وهسوف جانرى كزيوريين ادراس بن مضائعة منين كدانكوي جانرى كى بد، يتكاچاندى كابو الغضَّةِ ويجونُ للنسَاءِ التحكُّ بالذهب وَالفضَّةِ وَمَكِرَةُ أَنُ يُلبُس الصِّبيُّ الذهب وَالحريرَ ا ور الواد کا زاد در دمی ، جاندی کا مو - اور به درست بے کہ عورتیں سوئے جاندی کا زیوراستعال کریں ، بچکیا کے رستے وسونا بہنا نا باعث وَلَا يَجُونُ الأَكُ وَالسَّرِبُ وَالدَّهُ مَا نُ وَالسَّطيُّ فِي أَنْيَةِ الدَّهَبِ وَالفضة لِلرِّجَالِ وَ مرامبت ہے۔ ا درسوٹ و جاندی کے برتنوں میں کھانا پینا اوران برتنوں میں نتیل و خوشبو کا استعمال نه مردو ل کیواسطے جا کزنے اور نہ عورتو^ں النسأء ولاباس بإستعال أنيته الزجاج والرضاص والبلوس والعقيق ويجؤن الشرب کیواسط اوراس میں مضالقہ منہں کر کا بخ اور سیسہ اور بلورا در عقیق کے برتن استعال کے جائیں۔ اورا ام ابو صفاح فِي الذناء المُفضَّضِ عندا أبى حنيفة رحمُ اللهُ وَالركوبُ على السَّرج المفضَّضِ وَالجلوسُ کے نزدیکِ اس برتن میں بینا درست ہے جس برجا ندی چڑھی ہوئی ہو۔ اورانسی زین برسواری جس کے اوپر چامذی چڑھی عَلِ السَّهِ رِالمغضض وَ مَكِرَةُ التعشارُف المصحَف وَالنقطُ وَلَا باسَ بِتَعلِيد المصحَفِ مونی ہو۔ اورالیے تخت کے اوپر مبطنا جس پر کم چاندی چڑھی ہو تی ہو۔ اور با عب کراہت ہے کہ قرآن شریف کی ہر دسویں آیت پر نے ان

marfat.com

ازدو سروري ﴿ ١٤٥٥ اشرف النورى شرح 😸 📆 وَنْقَتْ الْمُسْجِدِ وَنَ خُرُفْتِهِما ءِالْذَهُ فِي وَلَكُولُ إِسْتَغَدُامُ الْخَصِيَانِ وَلَا بِاسَ عَنْصَاءِ ككا باجائة اور نقط ككائع جائين . ا ورقرآن تركيف كوآب زرس مزين كرن ا ورنقش ونگارئ مسجدي مضالعة سَهي . ا در با عث كرابت بمرفضي الْبَهَائِمِ وَانْزَاءِ الْحَمِيْرِعَلَى الْحَيلِ وَيَجُونُ أَنْ يُقْبَلَ فِي الْهَدِيرَ وَالْآدْنِ قُولُ الْعُنْدِ سے خدمت کے ملنے میں اوراس میں مصالحة منہیں کہ جانور خصی کے جانیں۔ اور گدسے کو گھوڑے سے ملانے میں مضالحة منہی اور مدم واذ ن جی وَالصِّبِيِّ وَيُقبُلُ فِي المُعَامِلاتِ قولُ الفاسِقِ وَلَا يُقبَلُ فِي أَخُبَارِ الدّيانَاتِ إِلَّا قول العر ملام وبچرك تول كوقبول كرلينا درست ب اورامذرونِ معالمًا قولِ فاسق قابلِ قبول بو كا اورا مدرونٍ ديا نات فقط قولِ عادل قابل قبول بركا كغت كى وفحت إلى تعلق مربن مونا- الذهب وسونا- الفضَّة وياندى - أنية الذهب وي كابرتن-النَرَجاج، سنيشه كالكوا، سيسه كابرتن-الرَحماص؛ سيسه، الانآء المفضف: عاندى براها بوارتن - المضعف : قرآن شريف - زخرت : آراسة كرنا - مزين كرنا - چيزى خونصورت - جع - زخادف -الاذن : اجازت - العكال - عادل أدى -ر و و و الماندي كاستعال كري نو دكو آراسة كرا در وراة ل كيطرة ده بمي سواندي کے زیور سے - البتر اگرچاندی کی انگویٹی اس کے مقررہ وزن کے ساتھ ، اوراسی طرح چاندی کے پیلے اورانسی مزین الوارکے استعمال کی گنجانت ہے جس بر چاندی براهم کہوئی ہو مگر اس میں ہی یہ شرطب كه بطورا طهار عزورومرا لأبهو - صرورة چاندى كى انگونمى كااستعمال رسول اكرم صلے الشرعليه وسلم سے ام ست بخارى وسلم مين حضرت ابن عمرضي الشرعة سے روايت بي كم بني صل الشرعليه وسلم ي سوك كي أنگو على بنواني مجمرات تچه بنکدیا ۱ در پهر جاید کې کې انگو تملی بنو انځ ا دراس میں محد رسول انٹر نقش کیا گیا ۱ درادشا د بهواکه میری انگو تملی جیسی کوئی مربوائے۔ اس کی وجہ میں تھی کہ رسول الشرصيا الشرطيد وسلم بادشا ہوں کے پاس جو مكاتيب ارسال فرمات تحے ان پراس کی مہر ہوتی تھی اور اسی جیسی دوسری انگو تھی میں مفسدہ کا اندیشہ تھا۔ حضرت انسُ عظم کے سے مسلم شرلیت میں روایت ہے کہ بی صلے السّرعلیہ وسلم نے کسری اور قیصر اور نجاشی کو مکتوبات (گرامی) لکھنے کا ادادہ فرمایاتو عرض كيالياك يدلوك مكو ببغير مبرك قبول منهي كرك تورسول الشرصا الشرعليه وسلم الك إلى معى بنوائى جس كا حلقه چاندى كا تقا اوراس مين محمدرسول الشركنده تها . اور بخارى كى روايت مين بي كه أنكو تملي كنقش کی تین سطری تقیں ایک سطرمی محمد ، اور ایک سطر میں رسول ، اور ایک میں الشریحیا - بجز جا مذی کے لوہ تان ادرسوك وغيره كى أنكو تملى استعال كرنا جا كز منهير. ولا يجون الأكل والشرب الا- فرمات بي كرسوك جائدى كر برتنوں كے استعمال كا جہانتك تعلق ہے ان كا استعمال مذمردوں کے لئے جا کرنے اور مذعور توں کے لئے۔ ان میں کھانے بینے ، تبیل و خوشبور کد کران سوفائدہ

الرف النورى شرح النام الدد وسرى المرق النام الدد وسرى المرق النام الدو وسيروري المراد المردد ا مھانے کی دولؤں میں سے کسی کیلئے بھی اجازت نہیں ۔ سونے جاندی کے برتروں میں کھانے بینے والوں کے واسط اپنے شکمیں آگ بھرنے کی وعیدا حادیث میں آئی ہے۔اسواسطے ان میں کھانے بینے اور خوشبو دعیرہ رکھنے ہے ا حتراز لازم ہے۔ البتہ اگر کا بخ ،سیسہ اور ملبور وعقیق کے برتن استعال کئے جائیں بوّ جا ٹزنے اور شرعًا ان کے استعال میں کسی طرح کا حرج تنہیں۔ ويحوين الشهب فى الا ناء المفضض الزب السابرين جس كے نقش و نكار جا مدى كے ہوں اس ميں اس شرط کے ساتھ بینا درست ہے کہ مند لکانے کی جگر پر جاندی مذہو۔ امام ابو حنیفہ دمیمی فرماتے ہیں۔ اوراسی طرح اسی زمین پربیطینا جس پرجا ندی کے نقش و نگار میوں بنیھنا ورست ہے اورجا ندی چرط مے ہوئے تخت پر بنیما درست بے اس شرط کے ساتھ کہ بیٹھے کے مقام برجا ندی نہ ہو۔ حصرت امام ابوصنیفر جم بنی فرماتے ہیں اور حضرت امام محرُّ سے جواز اُ ورعدم جواز دولوں قسم کی روایاتِ منقول ہیں ۔ حضرت اہام الویوسف ُ اسے مکردہ قرار دیتے ہیں۔ حضرت امام ابویوسف یے نز دیک برتن کے کسی ایک جز و کو استعال کرنیکا حکم ایسا ہی ہوگا جیسے اس کے ساراً ہی استعال کیا ہو۔ توجس طرح پورے برتن کے استعال کی اجازت نہیں تھیک اسی طرح اس کے جزرکے ہتمال کی بھی اجازت نہ ہوگی۔ حضرت امام ابوصنفر حکے نز دیک برتن پر جڑھی ہوئی جاندی کا حکم تا بع کاہے اور تو ابع کو وبکره البعشا<u>ر نے المصحف</u> الح -اس بارے میں اصل حکم تو یمی ہے جوصا حب کتاہے ذکر فرمایا کر قرآن کرم کی دس آیات پر علامت ونشان لگانے اور نقطوں و اعراب کو کتا بٹ کے اندرعیا س کرنا مکروہ قرار دیا گیا۔ اسوآسط كرحضرت ابن مسعودرضى الشرعيدس اسى طرح أببت سي مكر متأخرين فقباءت سهولت كے مقصدت اعراب وعنرہ فاکبر کرنے کوستحن قرار دیاہے کہ اہل عجمے واسط یہ ناکز برہے۔ ولا بأس بتحلية المصحوب الواس مين مضائقة منين كرقرآن كريم كوسوف وجانري سيمزين كما حاري كه اس سے خشا قرآن کریم کی عظیت و تکریم کا اظہار ہوتا ہے ۔ اسی طرح آب زرسے مبیوس نقش و نتجار بھی درست ہیں اگر جداس سے احترازا ولی ہے۔ فقہا رفرائے ہیں کہ اگر آمدنی مسجد کے علاوہ سے اس میں خرج کیا گیا ہوتو درست ہے ورنہ درست ہیں ا درمتولی ایسا کرے گا تو اس برضمان لازم آئیگا۔ وليتبل ف المهما ملات قول الفاسق الا- معاملات كاجبان مك تعلق ب أن مين الك تخص ك قول كومي بالاجماع قابل قبول قرار دياكيا اس سے قطع نظر كه وه فاستى بهو ما عنسلام وغيره بهو- مكر مترط يه سے كه غالب مگسان کے اعتبارے وہ سجا ہو۔ البت دیا نات کا معاملہ اس سے الگے۔ اُس میں یہ اگزیرہے کہ خردیے والا عا دل ہو۔ معاملات سے مقصود ایسے امور ہیں جن کا نفا ذلوگوں کے درمیان ہوتا ہے۔ مثال کے طور ریز میر وِ فروخت دیخرہ ۱۰ ور دیا نات سے مقصود الیسے آمور ہیں جن کا تعلق السر تعالیٰ اور مبند وں سے ہو تاہے ۔ مثال کے طور پرعبا دات اور حرام و حلال ہونا و عیرہ ۔

معد الشرفُ النوري شريح وَلا يجونُ أَنُ ينظُرُ الرجلُ مِنَ الاجْنَبَيَّةِ إِلَّا إِلَى وَجُهِ هَا وَكُفَّيْهَا فَا نُ كَانَ لا مِأْمَنُ مِنَ النَّهِ اورم دکو اجنبہ کے چرے اور کفین کے علاوہ کا دیکھنا نا جائزہے۔ اور مامون عن الشہوت نہ ہوتے ہر بلا صُرورت لَمُرِينظُورْ إِلَىٰ وَجُهُ مِهَا إِلَّا لِحَاجَهِ وَجِهِ بِنُ لِلقَاضِي إِذَا أَرَادُ أَنْ يَحَكُمُ عَلَيْهَا وَ لِلشَاهِ لِإِذَا أَمَادُ س کے چہرہ پر بھی نظرینہ ڈاالے ۔ اور قاصی کے واسطے حکم لگاتے وقت اور شا ہدکیوا سطے عورت پر سنہا دت کے اَنُ يِسْمُ لَا عَلِيهَا النظمُ إلى وَجْهِ هَا وَرانُ خَابَ اَنْ يَسْتِهِي وَيَجُونُ لِلطِّبِيرَ اَنْ ينظم إلى دقت اس کے چرے کو دیکھنا درست ہے خوا ہشہوت کا خطرہ ہی کیوں مذہو ۔ ادرطبیب کے واسطے غورت کے مقال ضع المَرض مِنهَا وَينظم الرَّحُلُ مِنَ الرَّحُبِلِ إلى جَمع بَدُنِهِ إلَّا مَا بِنَ سُرَّ بِبِ إلَّا رض کوریجفنا درست ہے ۔ اورم د کیلے مناف سے گھٹنہ تک کے علاوہ مرد کے برن کو دیجفنا درست ہے ۔ وُكبتكِ ويَجُونُ لِلمَوْا وَ أَنْ تَنظمَ مِنَ التَّحَبُلِ إلى مَا ينظمُ إلكُ والرَّحُبُلُ وَتنظمُ المَوْاتُهُ ا ورعورت کمیلے مر دیکے اتنے برن کو دیکھنا درست ہے جتنام دیکے لئے درست ہے ۔ اورعورت کے واسطے مِنَ المَوْرَا يَهِ إِلَى مَا يَجُونُ للرَّجُلِ أَنْ يَنظَمُ إِلْكَيْهِ مِنَ الرَّجُلِ وَيَنظمُ الرَّجُلُ مِنْ أَمَتِيهِ دوسری عورت کے اتنے معد برن کو دیکھنا درست ہے جتنا کہ مرد کے واسطے مدکے معد بدن کو دیکھنا۔ ادرم دکمواسط دہ ماندی التِي تَحِلُّ لَكُ وَمَا وُجِيتِهِ إِلَىٰ فَهِجِهَا وَينظمُ الرَّجُلُ مِنْ ذُواتِ مَحَارِمِهُ إِلَى الوِجْرِ وَالراس جواس کے واسطے حلال ہوا درامنی روجہ کی شرمگاہ کی جانب دیجھنا درست ہے۔ا درمرد کیلئے ڈی رجم محرم عوراق سکے چبرے اورمسر وَالصَّدِي وَالسَّا قَيْنِ وَإِلْعَصْمُ كَيْنِ وَ لَا يَنظِمُ إِلَىٰ ظَهْرِهَا وَبَطِنِهَا وَنَحَنُوهَا وَلَاباسَ بِأَنَّ ادرسیندا وربنالیون ا در بازی س کو دیکھنا درست ہے۔ ان کی بیٹت اور ٹنگم اور را بن کو دیکھنا درست منہیں۔ ا درجس محضوکو يمسَّ مَاجَانَ لَكُ أَنْ يَنظُمُ البَيهِ مِنهَا وَينظم الرِّجُلُ مِن مَلُوكَةِ غَيرٍ إلى مَا يَجُونُ لدَانُ د کیمنا درست ہے اس کے جیونے میں بھی مضا لکہ منہیں ۔ اور مرد کو دوسرے کی با ندی کے اس قدر محفظ بدن کو در کھنا درست ہے ينظمُ إلكُيْ مِنْ وَجَابِ عَمَا رَمِهِ وَلَا كَاسَ مِأْنَ يُمِسَّ وَلِكَ إِذَا الرَادَ الشِّمِي وَانْ خَاتَ بتناكه ابن ذي رحم محرم مورلتوں كے مدن كو-ا ورخر بداري كے ارا دہ كے وقت اسے چھونے ميں حرج منبي خوا وشہوت كا خطو اكُيشتهى وَالْخَصِيُّ فِي النظر إلى الاجنبية كالغيل وَلا عِينُ لِلمَمْلُوك أَنْ ينظرُ مِن سُيّدتم ہی کیوں نہ ہو۔ اور خصی کا حکم اجند کو ویکھنے کے متعلق مرد کا ساہے۔ اور غلام کے واسط ناجا کرنے کدو اپن بالکہ کے بدن الدَّ إلى مَا يجونُ الإجنبي النظم إلك يومنها ويعزل عن أمَتِه بغيرا ذُ نِهَا وَلا يَعُمِ لَ کو دیکھے مگراسی قدر جتنا کہ اجنبی کواسے دیکھنا درست ہے ۔اوراین با ندی کے مسائۃ بلااس کی احازے کے عزل کرنا درست عَرِ'. زُوْجَتِهِ إِلَّا مَا ذَخِهَا. ہے اوراین زوجہ سے بلااس کی امازت کے عن ل درست مہیں۔

مع الشرفُ النوري شريع الله الدو وت روري المد **لغت کی وضحت** : مَوْ خَمْع : مَلَّهُ ، مقامِ . مِعاْدَمَ مِحْرُم کی جمع : وه عورتیں جن سے زیمار کسی مجبی وقت مبائز نربو - سأقين : بناليال - العضدين - عضري جع : بازو - ظهر : بشت - بطن : شكم - يمس : جوزا -يعزل ـ عزل : يعني بوقت انزال ما د هُ منويه با هرگرانا ـ • في الا يجون ان ينظوالوجل مِن الاجنبية إلا - فرمات بي كيزمرم عورت ك ولوج اسط الماري مي بدن كوشرعًا قابل ستربيشي قرار ديا گيا اور مردك واسط اك و يحمن الماري كيا اور مردك واسط اك ويحمن الماري المار دیجینے کی اجازت ہے۔ آگرشہوت ہے پوری طرح امن ہوا ورکسی قسم کا اندلیشۂ شہوت نہ ہو تو بلا عزورت بھی دیجگئے ک گنجا کشش ہے درنہ بغیراحتیاج کے دیکھنے سے احتراز لازم ہے تعبض روایا ت میں اجنبیہ عورت کے دیکھنے کے وعجون للقاصى الا عين قاصى كيواسط يرورست سي ككسى عورت كم بارس يس كوئى حكم لكاف كااراده ہوتواس کاچہرہ دیکھے ۔ نیحا ہ اندلیٹ ۂ شہوت ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طریقہ سے وہ شا مہر جوکسی عورات کے متعسلی شہادت دے رہا ہوا س کیواسط بدد رست ہے کہ اس کا چرہ دیکھے اگرج شہوت کا خطرہ ہو۔اسی طسرح طبئب كيواسط درست سے كه عورت كے مرض كى حكم و يچھ كه طبيب كايد و كي خدا بھى حزورت ميں واخل ہے اور مالغت کے عام حکم سے مستنتی ہے۔ و منظوالو حبل مِن الرجلِ الخ- الكيم دكا دومر مردك مرادك مراب بدن كو ديكهنا درست ب. البته مرد كامجي ناف س كمنية تك كا حصيتهي داخل ب اوراس كاويحنا ووسر مردكيك بحى ما تزمني ويجوم البهرائة الإ. فرات بي كرعورت كيك دومرى عورت كا اسقدر حصة بدن ديكهنا درست ب جتاحه بدن م د کام د کے واسطے درست ہے۔ وَينظراً رَجِلُ مِنْ وَوات عِمَارِمِهِ اللهِ آدى ابنى ذى رحم محرم عودتوں كے چرب، مر، سينه، بنڈليا بِ اور بازو ویکھم کرا ہے مگر یہ درست مہیں کہ بشت، شکم اور رائیں دیکھے، اس سے احر از لازم ہے۔ اس طرح کا عکم اس باندی کا ہوگا ہوگئے۔ کا ہوگا جوکسی دوسرے کی ملوکہ ہوکہ ذی رحم محرم عورت کی طرح اس کی بشت اور شکم اور را لؤں کو بھی دیکھنا درست نہوگا ۔ ذی رجم محرم السی عورت کو کہا جا آ ہے کہ جس کے ساتھ ابدی طور برنکاح حرام ہو چاہے یہ حرمت نسبے باعث ہویااس کا سبب رضاعت یا مصا ہرت ہو۔ وَلا بجون المِسَمْ الواحة الواء يعن كمس غلام كيلة به درست منه ي كدوه ابني الكدك جيم كوديكه والبته وه مجى حرف اسى قدر حدد بدن ديكيدسكتاب جتن حدد برن ترويكي كالكا اجنى شخص كرك كالخاص بعدى جره ادرم تعيليان -وَيعِزَلَ عن امته الهِ- عزل اسے کہا جا ماہے کہ کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ ہمبستر ہوا درا نزال کے وقت آن تناسل نکال کرما د وُمنو به منزرگا و سے با ہرخارج کرے تا که استقرارِ حمل نه ہو۔ بعض اصحاب حفزت امام اتحدُّ

الرف النورى شرح المراع الدد وسروري الم عزل كو مطلقًا ممنوع قرار ديتے ميں اس لئے كەلىبض روايات ميں اس كى تعبير واُ دخفى "سے كى گئى كەرىمجى ايك طرح زمزه قرئي دفن كردينام و حناك ، حضرت الم مالك ، حضرت الم شانعي اوراصحاب حضرت الم احدَّ مين علي البعن ال مطلَّقا درست قرار دیتے ہیں اس لئے کہ صحابۂ کرام میں حضرت علی کرم الشروجیہ، حضرت ابن مسعود ، حضرت سعّلہ، حضرت جائرٌ ، حضرت ابوالوَبُ اور حضرت ابنِ عباس اس سلسله مَين خصت منقول ہے ۔ بعض فقهاء نے آزا وعورت اور با ندی میں فرق کیا ہے ۔ احمات ، الکیہ ادر شوا فع کے نز دیک عورت کے آزاد ہونے کی صورت میں تا وقتیکہ دوع ل ئی ا جازت من دے عز ل کرنا جائز منہیں . اور ہاندی کے متعلق یہ ہے کہ اس سے عز ل کے سلسلہ میں ا جازتِ کی ا حتیاج بنیں ، بغیرا جازت میں اس کے ساتھ عن ل کرنا درست ہے . صریت سٹرلیت میں آزاد عورت سے اس کی ا جا زت کے بغیر عزل کی مالغت موجود ہے ۔ مجمر سوی آگردوسرے شخص کی با ندی ہوتو اس میں مالکیہ کہتے ہیں کہ اس کے آتاکو بیختی ہوگا کہ وہ عزل کی اجازت دیے یا مذدہے ۔ حضرت امام الوصنیفة می ظاہرالروایۃ اور حضرت اما احدُيْ منقول راج ردايت إسى طرح كى ہے۔ حضرت امام ابولوسون اور حضرت امام محدُر فرمات ہيں كداس كانحق با ندی کوحاصل ہوگا اس لئے کہ مہستری با ندی کا حق ہے ا درعزل کرنا اس کے حق کے اندر کی کرناہے بس اس کی رضامندی اس میں شرط قراردی جائے گی ۔ اور رسی ظاہرالروایت او اس کا سبب یہ سے کہ بچہ درا صل آقا کے حق کے زمرے میں آتا ہے اورعزل اس مقصد میں حارج ہے ۔ بس اس بناء پراس سلسلمیں آقاک رضامندی ىعتېرېوڭى كەوەاس حارج معصدىرآ مادەپ ياسېي ـ وَيَكُورُ اللَّحْتِكَا مُ فِي أَقُواتِ الْإِدْمِيِّينَ وَالبِهَا بِثِمِرا ذَاكَانَ ذَٰ لِكَ فِي بَلَيدِ بِخُتُّ الْاحْتَكَارُ اور با عبْ كرامت ب كرا وميوں اور بها م كى دوزى اس شبر ميں دوكى لى جائے جہاں اس كے روكے ميں اس شبروالوں كو بأهلم وَمَنِ إِحْتَكُرُ غَلَّمَ صَيعتِم أَوْمًا جِلَبِم مِن بَلْدِ أَخَرُ فليس بَعِتَكْرِوَ لَا يَسْبَعِي المُسلطانِ أَنْ اذیت ہو۔ اور جو تحص اپنے غلم زمین یا کسی دوسرے شہرے آوردہ روک لے تواسے محکر قرار نہیں دیا جائے اور بادشاہ کیوا سط يُسَعِّرًا عُوالنَاسِ وَمَكِرَةُ بِيعُ السّلاجِ فِي آيامِ الفتنة وَلاباسَ ببيع العصارِمة نِ يعلم ان ا موروں نہیں کروہ لوگوں کے واسط سماؤ مقرر کرے اور فقت کے ایا میں ہتھیار فرو فت کر نامکروہ ہے۔ اورشر کا انگورشراب بنایوالے کو بیجے بی حریثا ہمیں غلہ روکے رکھنے اور ذخیرہ اندوزی کاذکر لغت كى **وَضَتْ :** الاَحْتَكابِ، رَّان فروخت *رَن*ْ كَيْفاط مُلاد عِيْرِه روكنا ـ البَّهَامِيَّر ـ بهجمة كَاجِع: جِوباك - صنيعة : جائداد - الحلب : مالجوامك شهرت دورب شهرس كے جائيں - جع أجلاب - متعو : مرخ بع أسعار - العَصِيرِ رس - بخورُ ابوا - خورُ ، شاب. T. COM ووو الرف النورى شرط المراد و مسرورى المرود على المرود على المرود النورى المرود كَنْ رَبِّحُ وَلُوتِ مِنْ خَالِمَ الْاحْتَكَامُ فَى أَقْوَاتِ اللهِ ـ رُّال فرونت كُرْسَكِي خاطرا درلوگوں كى برينا بن كى مالت ميں خود زيادہ سے زيادہ فائدہ اٹھانے كے ليے گران كانتظار كرتے ہوئے غله وعیره کی دخیره اندوزی اور فروخت کرنے ہے اِحتراز حضرت امام ابوصینفیر اسے محردہ مخرمی فرماتے ہیں مگر اِس ہیں شرط په سې که اس وخیره اندوزي کے باعیف اہلِ شهر کو صُرر مېنځیا ېو۔ اور صرر نه بېنچین اوراس کا ایر کنفسان ده زېو کے کی صُورت میں اسے احتکار نہیں کہا جائے گا اور میرممنوع کہ 'توگا ۔ مغتیٰ بہُ تو ل بنی ہے ۔ صدیث شریف میں محتکر پرلعنت کی گئی ہے . ملاوہ ازیں احتکار کی تعرفیف اسوقت صاد ق آئ ہے جب کمہ چالیس دن یا چالیس سے زیادہ ا یام تک رو کے ۔ حدیث شریعت میں جالیس روز تک رو کے رکھنے والے کیلئے و عید آئی ہے ۔ البتہ یہ صورت ہوکہ وہ غلہ وغیرہ کسی دوسرے شہرے لائے یا یہ غلہ وغیرہ اسی کی مملو کہ زمین کا ہوتو دو لوں صورلوں میں اس رد کے کواٹ کار کے زمرے میں داخل نہ کریں گے۔ امام محریر کے نز دیک اگر غلہ ایسے مقام سے لائے جس سے کہ شہر دالے لایا کرتے ہیں تو یہ باعثِ کرام ت ہے ۔ کہ یہ اہلِ شہرے نقصان کا سبب بنا۔ اوراگر اس مقام کے بجائے کسی و دسسری جگہ لائے تو ہاعثِ کراست نہیں۔ وَلاَ ينبغي السلطانِ أن يسعم الإ- فرات إلى كرسلطان كيواسط يرموزون منهي كه وه كعاد مقرر ومتعين كرب -اس لئے كديمض روايات ہے تا بت ہے كر نرخ كى كرانى كے باعث لوگوںنے رسول الله صلے الله عليه وسلم ي بعادُ مقرد فرادين كى درخواست كى يورسول الشرصاء الشرعليه وسلمك ارشا دفرايا كونرخ مقرر كينده اورزاق ادرباسط و قابض وات باری ہے البتہ اگر ایسا ہو کہ غله فروخت کرنے والے حدمے برا حد کم قبیت لینے لکیں اور گرانی کوحدہ برهادين تواس صورت مي سلطان كوبمشورة اصحاب الرائ عما ومقرر كردينا جاسي . حصرت امام مالك السي شكل ميں بھاؤ مقرر كرنے ميں وجوب كے قائل ہيں۔ وَيكره بيع السلاج ألو- دوران فتنه ونسادكسي السي تخص كوم تعيار بيخا مكروه ا در شرعًا بذروم بيح جرك بارب میں یہ بہتہ بوکد وہ فساویوں اور فیند بر پاکر نیوالوں میں سے ہے ۔ اسوا مسطے کریہ وانستہ نو کہ کو نقصان بہنیا نا اور سامان المكت فرائم كرنك اوراكر بيته موكه شيرة انكور خريد نيوالااس سے شراب تيار كريكا مثلاً خريدار دارالإسلام كاغيرسلم باشنده يآ أتش برست مهو يااوركو كأاسطره كاآ دي موتواس مين كوني حرج منبي كه اس كوشيره انتكار بيجا جأئ اس لي كمعصيت كالعلق اصل مبع يعنى سننيرة انگورسي نهي ملك بعد تنغير و تبدل ب-عتاب الوصايا ٱلوَصِيّةُ غَيْرُ وَاجِبِةٍ وَهِي مستحبّه وَلا يَجُونُ الوصيةُ للوارِثِ إِلّاِ أَنْ يُجِيزُ كِالْلُوبَانَةُ وَ وصیت کرنا غیرواجب اورمستحب کے زمرے میں ہے اور سد درست منہیں کہ دارت کیلئے وصیت کی جائے الا یہ کہ ورثالے در

marfat@om

الشرف النوري شرط لَا تجونُ بِمَازادَ عَلِالنَّلُثِ وَلَا تَجُونُ الْوَصِيَّةُ لِلقا تِلِ وَحِجُ سُ أَنْ يُوْصِي المُشِيرُ لِلكاف وَالكَافِرُ قرار دیں اور تہائی سے بڑھ کر وصیت کرنا درست نہیں اور قائل کیلئے وصیت درست نہیں اور سلمان کا کا فر<u>کیلئے وصیت کرنا در</u>ست_{ی او}رکاڈ لِلمُسَلِم وَقَبُولُ الوَصِيَّةِ بَعُنَ المَوُتِ فَإِنْ قَبِلَهَا السُّوْصِي كَرَابِ الْحَدْةِ أَوْرَدُكُمُ ئے سکم درست ہے ۔ اور دُصیّت بغدالموت قبول ہو گی۔ اور وصیت کر سوانے کی حیات میں مومنی لاکا وصیّت کر ایا اور کرنا باطل مج فَلْ لِكَ بَأَطِلٌ وَيُسْتَغِبُ إَنْ يُوصِي الانستانُ بِلُ وُبِ الشُّلُبُ وَإِذَا إِوْصِي إِلَى رَجُلِ فَقَبِلَ ا در آ دنی کو تبای مال سے کم کی وصیت کرنا با عثِ استحباب سے ۔ اورجب کوئی شخص کسی کو وصیت کرے اوردہ الوَصِيَّةَ فِي وَجْهِ المُوْمِي وَسَرَةً هَافِي غَيروَجِهِ اللَّهِ اللَّهِ وَ انْ رَدُّ هَا فِي وجه الهورَدُّ. وصیت کرنیوا لے کے روبرواسے قبول کرے اوراسی بیٹھ سیمے ردکردے تو یہ رو قرارسنی دیجائیگی او راسکے روبروکرنے برروشما رموگی۔ ت الثلث ، تهائى - موصى له : جس كيك رصيت كى كى موتى ، كم - موتى ، ر نبوالا - في وجهه : روبرو - رد : والبس مونا - لوثنا -و لا بخوسُ الوحسية للوادتِ الد . بخارى وسلم مين حضرت ابن عمرض الشرون موج کے است دوایت ہے رسول الشرکھیا الشرعلیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی سمان کیلئے يدمناسبنېي كداس كے ياس قابل وصيت كوئى چيز مواوروه ووراتين اس حال میں گذارے کہ وصیت لکھی ہوئی نہ ہو۔ اس ارشا دسے مقصود دراصل وصیت کی ترغیب ہے اور جمبور کا بت کے مندوب وستحب ہونیکاہے ۔ حصرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ حزم واحتیاط مشلم صنہ یہ ہے کہ وصیت اس کے پاس کھی ہوئی ہو۔ واؤ وظا ہرئ وغیرہ اصحاب طوا ہراس حدیث کی مبنیا د پروصیت کو واجب قرار دیتے ہیں۔ علام طبیح فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف سے وجوب تابت مہیں ہوتا اور فرات ہیں کہ اگر کوئ شخص مقروص مو یاکسی کی ا مانت اس کے پاس ہوتو اُس کی وصیت اس پراازم مو کی۔ ا وراس می*ں عجلت اوراسے قلمیز گر*لینا اوراس پر گوا ہینالینا مصنحب ہیے ۔ میعروصیت ہیں اس *کاخیال خرود* کی ہے کہ تہائی سے بڑھ کر مذہو کہ تہائی سے بڑھ کر وصیت درست نہیں ۔ البتہ اگر سارے ورثا راس پر رضا مند بوجائيس بشرطيكسب عاقل بالغيون ودرست بي - ترمزي شريف مين حضرت سعدابن ابي وقاص سي روایت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ دسلم نے میری عیادت فرمانی اور میں مرتف تفوا ۔ آنخضور صلے اللہ علیہ وسلم یا فت فرمایا۔ تم نے وصیت کی ؟ میں نے عرض کیا۔ ہاں آئیے نے دریافت فرمایا ۔ کتنی ؟ میں نے عرض کیا۔ يل الشرسارك الرك وارشاد مواكه من إين اولاد كيك كيا جورا ؟ مين عرض كيا وه الدارين حفرت سعن کے کہا دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں تو آنحضرت برابراس میں کی فرماتے رہے بہاں تک کدارشا دہواً كهتها بيكي وصيت كردوا ورتمبي كث

الرفُ النوري شرح المالي الدُود فت روري الله ولا تجون الوصدية للقاتل الا عندالا حناورج يه درست بنين كركسى قاتل كيواسط وصيبت كى جائ وحفرت امام شافع رج است ورست ورست ورست ورست و من العام شافع وست ورست قرار ورست و وجن واليقر سے درست اجنبيوں كيواسط وصيت درست ہوگى ۔ و و سرے اجنبيوں كيواسط وصيت درست ہے تھيك اسى طريقہ سے اس كے داسط بعى درست ہوگى ۔ وَالمُوصِىٰ بِهِ يَملكُ بِالقِبولِ إِلَّافِي مُسْتَلَةٍ وَإِجِدَةٍ وَهِي أَنْ يَمُوتِ المُوْحِي ثُم يموتُ المُوحِيٰ ا ورص چیزی وصیت کی ما اسکو قبول کرنے سے الک بنجا اے لیکن ایک سکار کے اندر وہ صور یہ بچکہ موصی کا اتفال برطائے اسکے بعد قرال وصل لُ قَبْلَ ٱلقبولِ في لُ خلُ المُوطى بِم فِي ملكِ وَمَا تُتِهِ وَمَنْ أَوْصِي إلى عَبِدٍ أَوْ كَا فِي أَوْ فَاسِق موصيٰ لهُ كا انتقال بوجائے تو وصيت كرده جيز ملكيت و زُنار ميں شا ل قرار و كائنگى و اور جوشخص غلام يا كا فريا فاسق كو و صّيت كرے و " أخُرَجَهُ مُهُ العَاضِي مِنَ الوصيةِ وَنَصَبُ غِلاَهُمْ وَمَنْ أَوْصِي إِلَى عِيدٍ نَفْسِهِ وَفِي الومُ نُبَدّ تاصی اتھیں وصیت سے نکال کر کسی دوسرے کومتعین کردے ۔ اور و شخص عاقل بالغ ور ٹام کی موجود گی میں اپنے ملام کوھیت كِباحٌ لَمُرْتِحِيِّ الوَصِيِّكُ وَمَنُ اَوْ طِي إلىٰ مَنْ يَعِجُمُ عَنِ القيَامِ بِالوصِيَّةِ حَمَّ اليهِ العَاضِي غَيرة كرية وصيت درست منهوگ اور وخفص كسي اليستخص كو وصيت كرے جو وصيت پورى كرنے سے عجو ربوتو قاصى اسكے ماتے كمس وَمَنُ أوصى إلى إننين لَمْ يُجُزُ لِاحْدِهِمَا أَنْ يَتَصَرُّونَ عِنْدُ أَفِي حنيفَة وَعِمِّد رَحَهُما اللهُ دوسر کو لگادے ۔ اور جودوا شخاص کو دصیت کرے تو امام ابوصیفیر و ا مام محرج فراتے ہیں کہ دوسے موصیٰ لاکے بینے ایک کو تصرف کرنا دُونَ صَاحِبِهِ إِلَّافِي شَمَاءَ كَفِنِ المُتَتِّتِ وَيَجِهُ يُوْمُ وَكُلْعَامِ أَوُ لَادِهِ الصِّغَامِ وَكَثَوْ بَهِمُ وَزُرِّ درست ندہوگا۔ البتہ میت کے کعن اوراس کے سامان اور نابا نے بچوں کے کھانے اور کپڑے کی خریداری اور جوں کی بوں ؤديعكة بعينفا وتنفيذ وحبيتة بعينغا وعثق غند بعيب وقضاءالة يؤب والخصومة ا انت لوالما نا اور مخصوص میت کا نفاذ اورمتعین غلام کی آزادی اور قرصوں کی ادائیگی اور حقوق میت کے سلسلیں فِي حُقُوقِ المَيِّتِ وَمَنُ ٱ وُحِي لِرَحُلِ بِثلُثِ مَالِمٍ وَالْأَخَرِيثِكُثِ مَالَمٍ وَلَمُرْتَحِ ِالوَرثَةُ نالش اس سے مستنیٰ ہیں ۔ اور جوشخص ایک کیو اسط نلٹ مال کی وصیت کرے اوردوسرے شخص کیواسط بی نلٹ مال کی وصیت کرے اور كَالثُلُث بينهمًا نصفانٍ وَإِنْ أَوْصِي لِأَحَدهِا بِالثُلْثِ وَللْاخَرِ بِالسُّدُسِ فَالثُلْث بِنهُمَا ورثاء اس نا منظور کردیں تو ملٹ دونو ل کے درمیان آدھا آدھا ہوگا۔ ادراگران میں سے ایک کمو اسطے نلٹ اور دوسر کھواسطے سرس کی دھیت ک^ے أَثْلُاثًا وَإِنْ أَ وُصِي لاحَدها جِمع مَالِ وللأخَر مِثْلَث مَالِ وَالثُّلُث بينِها عَلَى أَس بعَتِ توتہا ن کے اندران دونو کے درمیان مین تبان ہوں گے۔ اوراگر ایک تخف کیواسطے سارے مال کی اور دوسر کوپیکے نکٹ مال کی دھیت کرے تونکٹ کو ٱسُهُمْ عندها وَقالَ ابوحنيفتا النَّلُث بينهُمَا نصفانِ وَلايضوبِ ٱبُوحنيفة رحمنُ اللَّهُ اندین دونوں کے درمیان آدھا آدھا ہوگا ادرا کا ابو صنیفہ ٹنگٹ سے ٹر مد کر موصلی لیا کو ننہیں و لواتے ۔ الموصى لكما بما نادَ على اللَّث الدّ في المُحاباة والسعاية والدواهم المُرسلة . است ما مات اور سالة ما المرسلة السي مستني بن م

قوی اخراث النوری شرط ا لغت كى وضت ا . ـ موضى من ، وصيت كرده چرز ـ موضى لدة ، جس كے لئے وصيت كى جائے -موضى : وصيت كرنوالا - نصب ؛ مقرركرنا ، متعين كرنا - شي آء : خريدارى - السكاس : حمثا . و الموصى به الخ - مح من الما الموصى به الخ - ضابط يهم كجس جزى دصيت كى كى بود وموص له كى كليت من اسوت **و لو رمن ک** آباری ہے اوراسوقت اسے الک قرار دیا جا تاہے جبکہ وہ قبول کرنے . لیکن ایک میلا اس طرح كما سے كماس ميں قبول كرنے سے قبل بھى موضى لا الك بوجا اسے - وہ صورت یہ ہے کہ وصیت کر نیوالے کا و صیت کرنیکے بعد انتقال ہو گیا ہو ادراس کے بعد موصیٰ لہٰ بھی اس سے پہلے که وصیت کرده کو قبول کر ما مرگیا . تو وصیت کرده چیز موصلی له کی مکیت میں استحسانا آئی ہوئی قرار دی جائے گی ۔ قیاس کا تقاضہ تو یہ ہے کہ وصیت باطل قرار دی جائے اس لئے کہ بلک اس وقت نابت ہوا کرتی ہے جبکہ وہ تبول کرنے تو بشکل کھیک ایسی ہوگئ کہ جس طسرہ خریدار بعد عقد خرید کردہ شے کے تبول کرنے سے بہلے انتقال کرگیا ہو۔ استحسانا درست ہونیکا سبب یہ ہے کہ دصیت کر نبوا لے کی جانب سے اس کے انتقال کی بہنا ڈیر وصیت کی تخمیل ہو حکی جس کا اس کی جانب سے نسیح کا امکان شہیں۔ رہا اس میں توقف ہو وہ محض وصیت کیئے گئے شخص کے حق تے با عث تھا۔ اس کے انتہال پر اس کی ملکیت میں تھیک اس بینع کی طرح آگئ جس کے اندرخريداركيواسط خيار شرط رمام مواور معراس كاانتقال بيع كودرست قرار دينے سے قبل موجائد ومن اوصى الى امتنان الخ - الرايسام وكم كو في شخص يروا دميون كود صيت كرك يو اس صورت بين حضرت الم الوصنيفة وحفرت الم محديث كنزومك امكى عدم موجودگى بين دوسرك كاكوئ تصوف درست مد بهوكا . البية بعض منزي السي بين كدان بين برايئ تصرف دو دون كى عدم موجودگى میں بھی درست ہوجا کیگا جیسے گفن میت کا خرید نا اور میت کے نابا لغ بچوں کیواسط کھانے پینے ادر پیننے کی جیزوں كى خرميارى اوراسى طبرح خاص امات كولونانا اور مخصوص وصيت كأنفا ذا ورمتعين غلام كى صفر غلامى سي آزادی اوراسی طرح قرضوں کی اورائیگی اور حقوق میت کے سلسلہ بیں چارہ جوئی۔ ومن اوصی لرجل بتلكبُ مآلم الله- إكراس طرح بهوكم كوني شخص ا كم سفح واسط اين ال ك تلث كى وصیت کرے اس کے بعد دو مرے شخص کیوا سط مجمی ثلیث مال کی وصیت کردے اور ورثار اس وصیت کوتول نذكري بواس صورت ميں ثلث مال ہي ان دولوں كے درميان آد ھا آدھا ہوجائے كا إس دج سے كہ و و نوب کے مستحق ہونیکے سبب میں برابری ہے ۔ اور عمل ایساہے کہ اس میں است تراک ہوسکتاہے ۔ اوراگر ایسا ہو کہ ایک شخص کیوا سطے تو ٹلکٹ کی وصیت کرے اور دو مرے کیواسط مکرس کی تواس صورت میں نگت مال کے تین تہانی کرے دوسہا ملبت والے کوئل جائیں کے اور الک سہم دھری شدس والے کو۔ وان ا وصى لاحدها بجميع مالم الإر الركوني شخص الكيكيو اسط سارك مال في وصيت كردك اوردوس كيواسط للث مال كى - اورور ثار اس قبول مركري الوصفات الم الوصفار فرمات مين كماس صورت بن ثلث

مال کے ب**یا**رسہام کرکے وو دوسہام و دیؤں کو دیدیئے جائیں گے۔ اسواسطے کہ ٹلٹ سے زائد کی وصیت ورٹا رکے اجازت نے دینے کے باعث باطل دالادرم قراریائی تو اس جگہ بسمحا جائیگا کہ وہ دولوں میں سے ہرا کیے کے واسط نلت مال کی وصیت کر چیا۔ حضرت امام الويو سف اور حضرت امام محدثہ کے نزدیک ملیث مال کے چار سہام کے ماکیں گے اوراس میں تین سہام اے دیئے جائیں تح جس کے واسط ُسارے مال کی وصیت کی ممکی اوراکیٹ ہم اُسے دیا جائے كا جس ك واسط ثلث كل وصيت كى متى . نقهام كي اس إختلا من كى بنياد دراص إيك محتلف فيدس كله ب اس اخلان کا سبب یہ ہے کہ تصرت امام ابوصیفہ ہے نز دیک جس کیلئے وصیت کی گئی ہو اس کا نکٹ ہے بڑھ کر حصنہیں ہوا کرتا۔ البتہ محابات اور سعایت اور دراہم مرسلہ اس ضابطہ ہے ستنیٰ ہیں۔ محابات کی شکل یہ ہوگی کہ مثلاکس شخص کے دو غلام ہوں، ان دولوں میں ہے ایک تو موشقے وراحم کی قیمت والا ہو ا دردوسرے کی تمیت سآلی وراہم ہوں ادر اب وہ یہ وصیت کرے کہ سام اور اہم قیمت و الاغلام فلاں کے ماہتے سیس درانعسے ہیں ا در لؤے درا م تیت والا غلام سائلہ درا ہم میں فلا ل کے بائمۃ فروخت کر دیا جائے جب کہ اس کی کل ملکیت صرب پر دوغلام ہوں تو ایک شخص کیلئے تو بیس درا صب کی وصیت ہوگئی اور دوسرے کیواسطے سا بڑوراہم کی جمیونکه ساسطهٔ درا ہم نیمت والے غلام کوبیس میں بینے کی وصیت کرچکاہے اور نوے دراہم قیمت والے کوسالم دراہم میں بیجے کی وصیت کی گئی۔ تو گویا اس کا مقصد ایک کومیس اور دوسرے کوسائٹر دراہم دلوا ماہتے توثلث مال کے دویوں کے درمیان تین تہائی ہوں گے ۔ ساٹھ درہم والے کو اس کے ہاتھ میں دراہم میں ادر بوے دراہم دالے کو دو سرے کے بائد سائلہ دراہم میں فروخت کیاجائے گا۔ اورایک کیواسط بیس دراہم اور درس کے داسطے تیس دراہم وصیت قرار دی جائے گی۔ سعایت کی شکل بیہوگی کرمثلاً وصیت کرنوالا دوغلاموں کوان كيتين سمام كرك ايك سهمتهاني مال كى وصيت و الے كو دياجائيكا اور دوسهام و ومتهائي والے كو ديتے مائي كى درائم مرسله كامطلب يدب كران كاندرآده يا تهائي كى كوئى قيد مدلكان كى كوئ مولواس كالفاذ سَبانُ ال مِن بوگا اور تها نُ ال مِن سے حب وصیت دیدیا جائے تھا۔ وَمَنْ أَدْ صِيٰ وَعَلَيهِ <َ يُنَّ يُحِيُطُ بِهَالِ لَمُرْتَجُزِ الْوَصِيَّةُ ۖ اللَّهِ إِنَّ يَلِمُ ٱللَّهِ إ ا در وجشم وصیت رے در انحالیک و و اس قدر مقروض موکد قرض پورے مال برمادی موتواسکی دهیت نه موگی الله یم قرص خوامول وَمَنُ أَوْصَىٰ بِنَصِيبِ ابْنِهِ فِالْوَصِيَّةِ بِالْمَلَّةُ وَإِنْ أَوْصَىٰ بَعْلِ نَصِيبُ ابْنَهُ كِمَا ثَ ن اے قرض سے بری الدائر کردیا ہو ۔ اور جو تحص اپنے روا کے کے حصہ کی وصیت کوے تو وہ باطل ہوگی اور اگر روا کی حصہ کے بقدر کی فَانُ كَا نَ لَمَ إِبْنَانِ فَللْمُوطُولُهُ التُّلُتُ وَمِنْ أَعْتَقَ عَبِدَةً فِي مُرْضَهُ أَوْ بَاعَ إَوْ كِأَنى وصیت کرے تو درست ہوگی۔ بس اسکے دو اوسکے ہونے ہر دصیت کر دہ کوشہا تی لے گا۔ اور چشخص بحالت موں اپے علام کو آزاد کردسیا

م الشرفُ النوري شريع أَوُوهَ مَن فَلْ اللَّ كَالُّهُ كَا مُزُّ وَهُوَمِعْتَارُ مِنَ النَّلُثُ وَيُضِرَبُ بِهِ مَعَ أَصْعاب الوصَانا فروخت کردے یا محابات کرے یا مبدکردے تو برتما کی درست ہوگا اور تنبائی میں اس کا اعتبار ہوگا اور اسے دوس وصیت کر نبوالوں کیسا تھ فَأَنْ حَمَا فِي صَمِّاعِتِي فَالْمُحَابَا لَا أُولِي عِندًا إِي حَنيفَةً رَحِمُ اللَّهُ وَإِن اعْتَق شَة شرك قراردیں گے۔ اگراول محابات كرے اسكى بعد آزادكردے تو امام ابومينغة فرماتے ہيں كدمحابات مقدم قرارد يجائيكي اوراگر اول آزاد كرے حَانِي فَهُمَا سُواءٌ وَقَالًا العَتِيُّ أَولَى فِي النَّسِيُّلَتَيْنَ وَمَرْ. أَفْصِطْ بِسَهُم مِنْ مَالِم فَ لَهُ اسے بعد محابات کرے تو بدونوں مسادی ہونے اور صاحبین کے نزدیک دونوں صورتوں آزادی مقدم ہوگ اور و تفض ایک صدیمال کی ٱخَسُّ سِهَامِ الوَرَا ثُرِّ إِلَّا أَنْ يِنْعَصَ عَنِ السُّدُوسِ فَيَرْمَ ۖ كُمُ السُّدُسُ وَإِنْ أَوُصَى وصیت کرے تواسط ور تاریح سمام میں سے سب کم ہوگا اور سدس سے کم ہونے برسدس اسکے داسط محل کردینگ اورجزم مال کی بجزء من مَالِم قِيْلَ للوسَاتُةِ اعطولُ مَا شِنتُم ومَن أوْصى بوصايا مِن مُحقوق الله تعالى وصيت كرف بردر فايرميت سي كيس م كو و جو جا بي دے دي - اور حس كى د صايا حقوق الله سعلق بول او دومرى تُكْ مَبَ الْفَرَالِيُمْنُ مِنْهَا عَلَى غَيْرِهَا قَلَّ مُهَا المُؤْجِى أَوْ اَخَّرُهَا مَسْلَ الْج وَالزكوةِ وصیتوں کے مقابلہ میں فرائف مقدم ہوں گئے اس سے قطع نظر کہ وصیت کرنیوالے فرائف مقدم کے ہوں یا مؤخر شلاً ج اور وَالْكُفَارَاتِ وَمَالِيسَ بِوَاجِبِ قُلِ مَ مِنهُ مَا قَدَّ مَهُ الْمُوْصِي وَمَنُ أَوْصِي عِجُجَّةٍ ز کو ۃ اور کفارات اور جو واجب مذہوں اُن کے اندر وصیت کرنیو الے کے وصیت کردہ مقدم ہوں کے اور جوشخص وصیت ج کرے الإسلام أَحَجُوا عَنِيمُ رَجُلًا مِنْ بَلَدِ الْحُجُمُ مِاكِمًا فَأَنْ لَمِتِبِلَغ الوصِيةُ النفقَيَ ية الكي تخص كو برائح ج اس كى جانب سے اس كے شہر سے بعبيں جو ج كيو اسط سوار روانہ ہو اگر و ہاں سے روانہ كرنے كالعدر أَحَجُواعَنْهُ مِنْ حَمْثُ تَبِلُغُ وَمَنْ خَرَجٌ مِنْ بَلْدَة حَاجًا فَمَاتَ فِي الطريق وَ نعقة مريو توجي ملك مكن بوع كرادين - اورجو تعفى برائ في اب شرك تكل بعروه راسة من انتقال كرجائ ادر أوْصَى أَنْ يَحِجُ عِنهُ مِنْ مِلْدِهِ عِنْدَا بِيعِنْيِعَةٌ وَقَالَ ابويُوسُفَ وَعِمْلُ رَحْمُهَا اللَّهُ ع كراك كى و صيت كرمائ توامام الوصيفارة حربات بين كرج اس كے شہرس كرادين اور امام الويوسف وا مام مرتك زدمك يحج عَنهُ مِنْ حيثُ مَا تَ وَلَا تَجِيدٌ وَصيَّهُ الصَّبِيَّ وَالمُكَانَبُ وَإِنْ مَرَ لَكُ اس حكرت عج كرائيس جس حكر اس كا انقال بوا بو- ادر بحد ا در مكاتب كا دهيت كرنا درست منه و كا اگرجه اسقدر مال بوجو وَفَاءٌ وَجِوُنُ لَلْمُوْصِى الرَّجُوعُ عَنِ الوصيَّةِ وَإِذَا صَوَّحَ بِالرَّجُوعِ كَانَ كفايت كرسكنا بوا دروصيت كرنبوال كيلة يه درست سيركه دهيت برجوع كرك . اگراس به حراحة رجوع كرليالوات رجوع رجُوعًا وَمَنْ جِعِد الوصيةُ لَـ مُركِنُ رُجُوعًا. قراردیا جلے کا اور وصیت کا انکار کرنا رجوع شمارینہ ہو گا۔

DOCCO COCCO

الأدو وتشروري 🚜 🔋 مرك و توصیت كرے مگروه اس قدر مقرون الانه اگر كوئی شخص دصیت كرے مگروه اس قدر مقرون الانه الكركوئی شخص دصیت كرے مگروه اس قدر مقرون الله م م بوکه قرض سادے مال پرمحیط ہو تو اس صورت میں اس کی دصیت صرف اس صورت میں درست قراردی جائے تھی جبکہ قرض خواہوں نے اسے اپنے قرمن سے بری الذمہ قرار دیا ہو اور وہ مطالب ہے قرض سے دست بردارہو گئے ہوں۔ وریز به وصیت درست ماہو گی۔ ورات و من بنصيب ابنه الز - اگر كو في شخص كسي كيليم اس طرح و صيت كرے كميں نے حصة بسرى وصيت كى تؤید دوسرے کے مال کی وصیت قرار دی جائے گئ اور با طل ہوگی ۔ اس لئے کہ لڑکے کا حصہ دہ ہوگا جووہ اس کے انتقال کے بعد مائے گا۔اور اگریہ وصیت کرے کہ اس کا حصہ میرے لڑے؛ کے حصہ کے مانند ہے ۔ تو یہ وهيت درست ہومائے گی ۔ اس لئے کہ ما نندشتے اصل شے سے الگ ہوتا ہے ۔اس وصیت کی صورت میں اگر موصی کے دوار کے ہوں تواس صورت میں جس کے داسطے کی گئی اسے ملت کے گا۔ <u> - من اعتق عبد ﴾ الإ - اور حوتحص مرض الموت ميں غلام كو حلِقر، غِلا مي سے آزادى عطا كرے يا فروختِ كرد</u> یااس نے محابات کی یا اِس نے مہد کیا تو یہ تمام درست ہوں گے۔ لیکن ان کے مرض الموت میں ہونسکے باعث بحكم وصيت شمار ہوں كے اور ثلث ال ميں المفين معتبر قرار ديا جائے گا. <u> فان حایی شداعتی الز- فراتے ہیں کہ اگر سمارا ول محامات کرے یعنی مثلاً حارسو قیمت والے غلام کو دو سکتو</u> یں سے دے اس کے بعدالیا فلام جس کی قیمت دوسو ہو، طقہ فلام سے آزاد کردے درانحالیکہ تمائی ال ان دو ون تقرفات كامتحل نه مونواس صورت مين تهائي ال كومحامات كاندر صرب كما حاسع كا-ادر اس کے عکس کی صورت میں شمال کا ال اب دوبؤں کے درمیان آ دھاآ دھاکیا جائے گا اوراً زاد کئے ہوئے نصف کے کسی چیزکے وجوب کے بغیر آزاد ہونیکا حکم ہوگا اوروہ آ دمی قیمت میں سعی کرے گا اور رہا و وسرا غلام بو اسکو محایاً والا كياس درابم من خريد عكاء امام الولوسف إدرامام محرك مزدمك دونون مكون من عتى كومقدم قراردي كيد ومن خرج من بلدة حاجًا فيأت الإ - أركو في شخص اين شهري برائ رج بيت السرشرلين يكل اوريم المحل وه ماستری میں ہوکرمینام اجل آبو یے ادروہ یہ وصیت کرتے موت سے ممکنار ہوجائے کاس کی جانب ع كرادي تواس معورت مي حضرت أمام ابو حيفة م ا در حضرت امام زفره اسي كے شهرے ج كر اپ كا حكم فرماتے ہيں -ا ور حذرت امام البوليسينيُّ ، حضرت امام محيرٌ ، حضرت امام شأ فعيُّ او رحضرت امام احرُرُ خربلتِ مِن كرجس مُلَّدُ أسكل أشقال ہواسی حکرے ج کرائیں گے . وَجِیہ ہے کہ وہ بارا د ہ تج نکا تھا اور چتنا سفر قربت وہ کرچکا اتنی سیا نت ہے وہ برى الذمه بوڭيا -ارشا دِ ربانى بــــــ» دىن بخرج من بيتېر مها جزا الى النگرد رسولېرنم مير د كه الموت نقد وقع ا جره على المتر و کان النَّه غفورًا ترحیمًا » (۱ در حِتْخص این گفرسے اس نِیت سے نکل کھڑا ہوکہ النّہ اور رسول کیطرف ہجرت کروں گا پھر اس كوموت آپرائے تب بھی اس كا تو اُب ٹاكبت ہوگيا الله تعالى كے ذمہ اور الله تعالیٰ مغفرت كرئيوالے ہيں ، بڑے رحمت والے ہیں › حضرت امام ابو صنیفہ ' فرمائے ہیں کہ اس کے عمل کا جہاں مک تعلق ہے وہ تو مرنے کے مات

ازدو سروري 🛪 📆 نتم ہوگیا اوراس آیت مبارکہ کانعلق آخرت کے تو اب سے ہے۔ و لانقهر وصية الصبي والمكاتب الزو فرماتي إلى كم بجيرا ورمكاتب أكروصيت كري توانكي وصيت درست قرارمهي دی جائے گی۔ مکاتب کے وصیت کرنے کی تین شکلیں ہیں۔ ان مین میں سے ایک تو بالاِتفاق نا جائز و کالعدم ہے ۔ اور ا کم متفقه طور پر درست ہے ا درا کیک بارے میں نقبار کا اخلا نہے ۔ اگر ایسا ہوکہ مکا تب جو د صیت من المال ی ہووہ عین شے ہوتو اسے باطل قرار دیا جائے گا ۔ اس داسطے کہ فی الحقیقت دہ اس کی ملکیت ہے ہی سہیں ۔ اور اگر وہ مین شے سے متعلق نہ ہو ملکہ آزادی گی جانب اضافت کرتے ہوئے اس نے اس طرح کیا ہوکہ مجب مجھے آزادی مل جلئے موسی اسانی مال فلاں کے واصطبے" وصیت کی یشکل درست ہے۔ اس واسط کہ جا کرنہ ہونیکا سبب آقایکا بنا تقاا در سکان وصیت نعیت زادی ملغ برمعلق کی گئ بواس میں حق آ فا منہیں رہا کہ عدم جواز کا سبب سے ١٠ دراگر اس نے اس طرح وصیت کی کہ میں تہائی مال کی فلا سے واسطے وصیت کر تا ہوں اوراس کے بعدوہ حلقہ غلامی س آزاد هوگياتو حضرت امام الوصيفه است باطل اور تصرت امام الويوسيمي و حصرت امام محرج درستِ قرار دسيتے ہيں۔ واذاصر بالرجوع الم الروصيت كرنوالا صراحت كم سائة يدمج كمين في وصيت سدروع كرلياتو اس مراحتك ذرابيد رجوع درست ہوگا۔ اور اگروہ مراحة مرجوع كرنے كے بجائے سرے سے وصيت كابى انكاركرتا ہوتواہے رجوع قرار مذدیں گے . حضرت امام محدومین فرماتے ہیں ۔اس کا سبب ظاہرہے اس لئے کہ کسی شے سے رجوع کا جہانتک تعلق ہے وہ اسوقت تو ہوگا جبکہ اس شے کا و جود می ہوا دراس کے انکارسے اس کا نہونا ابت ہورہاہے اورانکار كورجون تسيم كرنے يراس كاتعا صديد موكاكه وصيت بي بعي اورب مبي ننبيل اوريد محال بے كه ايك جيز بيك وقت موجود بھی ہوا ور موجود تعبی نہ ہو۔ مفتے بدیسی حضرت امام محرد کا تول ہے۔ وَمَنْ أَوْصِي لِجِيرَانِهِ فَهُمُ المُلاصِقُونَ عِنْ أَبِي حِنْيَفَةً رِحِمَاللهُ وَمَنْ أَوْصِي لِإِصْهَارِة ا در جواب بمسالوں كبواسط وصيت كرے تواس وصيت سے مصل بمسائے مصرت امام ابوصيفه كنزديك مراد بوسك. اور جوتف إلى فالوصِيةُ لِكُلِّ فِي رَجِم عَوم مِن إمر أَبِه وَمَن أَوْصِي لاَختانه فالختن وج كُل دَار مسرال كواسط وصيت كرس تويد وصيت زوج كم برذى رج محرم كواسط قرار ديجائيكي ا در جينحص ابنے داباد در كيواسط وصيت كرس تو رحم عوم منه وَمَنُ أَوْصَى لاقا م به فالوصيّة للاقهب فالاقراب مِن كُلّ ذِي دحب د ابا د سے ہر ذکی رہم محرم محدت کا حادثہ مرادم و گاا در چرشخص برائے اقارب وصیت کرنے تو اسوقت میں ذی رم محرم سے الاقرب فالاقرب عرم منه ولإيد خُلُ فيهم الوالب ان والولي ويكون للا تنين فصاعدًا وَإِذَا أُوصِي شابل قرارديئ مائينكا ادراس مين مان باب واولاد كوشامل قرار فرينكا اوريه دويا دوس زائد كمولسط قرار دىجائيكى ادرجو تخص اسطرح بذاك وَلَمْ عَمَانِ وَحَالانِ فَالوصيةُ لَعَمَّيةِ عَنْدا بِي حَنِيفةِ رَحِمُ اللَّهُ وَإِن كَانَ لَمْ کی وصیت کرے درانحالیکہ اس کے دویچیا ہوں اور و و ما موں تو یہ وصیت اسکے دولؤں تھیاؤں کیو انسطے قرار دیجائیگی ام ابوصیفاد میں نرمآ

۲۷۳ ازد و ستروری اید عَمُّ وَخَا لَانِ فلِلعَهُم النصِفُ وَللخا لَينِ النصِفُ وَقا لَارَحِهِمُ مَا اللَّهُ الوصيةُ لكُلّ میں اوراگر وصیت کنندہ کے دوماموں ادرایک چا ہونے پر تجا کھوا سطے ادھا ہو گاا درد دلوں مامور کیواسطے ادھا. صاحبی کے نزدیک مُنَّ يُنسَبُ إِلَىٰ اقصى آبِ لَمَ فِي الْأَسْكِ لِمِ وَمَنِ ۖ أَوْصِىٰ لِرَجُّلِ سَلَّكَ وَمَا أَهُم اَذُ وصيت براس شخص كيواسط قرار ديجائي كل جس كانساب اسلام اسكة أخرى باب كيجانب بوربا بهو اور ويتنمس كسي خص كيواسط للت دراجم يا بِتُكُثِ عَمْمِهِ فَهَلَاكَ ثَلَثًا ذُلِكَ وَلَقِي تُلْتُمَا وَهُوَ عِنْ جُونُ ثَلْتُمَا لِقَى مِنْ مَا لِمُ نلٹ کمریوں کی دصیت کرے اوراس کے دونلٹ ملف مہو کرا مک ہی نلٹ کیا ہموجس کا اس کے باتیمانرہ مال کے نکٹ سے نسکنا ممکن فلهَ جَمِيعُ مَا بِقِي وَمَنُ أَوْصِي بِثُلِث سَيابِ فِهَ لَلْكُ ثِلْثًا هَا وَبَقَّى تُلُنْهَا وَهُو يُخرُجُ ہورت وصیت کردہ کیواسط باتی رہی ہوئی ساری کمریاں قراردی مائی گیا درج خص ملت تیاب کی وصیت کرے درانحالیکہ دونلٹ مِن تلكَ ما بِقِي مِنَ مأل المُركِ يَعَقَى إلاّ ثَلَث ما بِقي مِنَ الشَّابِ وَمَنَ أَوْضَ لرجلُّ تلف ہو گئے ہوں اوراس کا ایک تلف کیا ہوجس کا باتیماندہ کے تہا ای سے نکلنا مکن ہو تو وصیت کردہ کو عض باتی ہے ہوئے کیڑوں بالعب دِنْ هِمُ ولَمْ مَالٌ عَيْنٌ وَدُيْنٌ فَانْ خَرْجَ الْالْعُنُ مِنْ تَلُثُ الْعِينَ دُفِعَتُ ك ثلث كاستعقاق بروكا ورجوتنص سرار دريم كي وصيت كرب درانحاليكه اس كالتحورا مال نقد بهوا ورتقورا قرض للزانقر بال ك ثلث مي إلى الهُوصىٰ لَمَ وَإِنَّ لَحُرِيَحُمُّ مُ وُرِفِعَ إلَيهُ تَلَثُ العينِ وَكُلَّمَا خُرِجَ شَقٌّ مِن برانكل كية بي تو وه وصيت كرده كرح الكردية جائي ع اورية كل سكة يرنقصان كاللث ديد باجائ كا اورجية قرض كى الدين اخذ تلت كم حتى يستوفى الالف وتجوَّرُ الوصية للعمل وَبالحمل اذَا وُضِعَ وصولیا بی موتی رہے اس کانلث وصول کرتا رہے گا حتی کہ وہ مکل ایک بزار وصول کرلے اور برائے حمل وصیت درست ہے لاقل مِن سَتْتِهِ الشُهرِمِنُ يَوْمِ الوصيةِ ادر حمل کی نشرطیکی جس روز وصیت کی گئی بمواس سے تھ مستفسے کمیٹ میں وضع حمل ہوا ہو-لغت الى وصف المجاران : مسك ملاصقون : سلوس عيهوك اختان : وهرت جوكم عورت كي جانب يرس مثلاً داماد ، سالم - اقتصى : انتهاء - الله لف : بزار - النهو شهرك مع : مهية -م ومن اوصلى لجيدان الز الركوي شخص الين بمسايون كوا سُع وصيت كرك تو حضرت الم الوصنيفة اور حضرت الم زفري فرات بي كداس وصيت ك زم <u>|</u>| میں دہ کوگ آئیں گے جو اس کے مکان سے ہاکل لے ہوئے ہوں حضرت ا ما ابولیوسف اور حصرت امام محرُ فراتے ہیں کراس وصیت کے زمرے میں وہ لوگ آئیں گے جن کی رما رکش ک اس كے عمامين ہوا دراس معجد محلد كے نمازى موں و حضرت الم الوضيفة وكا قول تو قياس كے موافق في -ا ورحفرت الم ابوبوسف اورحفرت المام محتركا قول استحسان بير محضرت الم الوحنيفة ويحض مزديك جارمت تق

الردو تسروري النوري شرح الردو تسروري الله الردو تسروري الله المرك النوري الله المرك الردو تسروري الله المركة ين المجاورة ہے ا دراپنے حقیقی معنٰ کے اعتیارہ مجا درت دراصل ملاصقتِ داتصال ، کو کہا جا آہہے۔اسی بنار ہر شفعه کا دل سختی سی سمسایه به و ما ادر ما استحسان تواس کاسب یه سے که با عتبار عرف یه سا رے لوگ بهنایه بى كېلاتے ہيں۔ حضرت امام شافعي حك سرديك برجانب ياليس مكانون تك بمسايه كااطلاق برواسيد. ومن اوصى لاصمام لا فالوصية الد الرسي تخص في اين اصبار كواسط وصيت كي بولواس ك زمر ين زوج كا قارب آئيس كے مثلاً زوج كے والد، دا دا وغيرہ حصرت امام محترة اصهار كي يہي تفسير فرماتے ہيں۔ صاحب برمان اسی کویقینی قراردیتے ہیں۔ لغت کے بارے میں بی ب فقہ ارحصرت امام محد کے قول کو حجت قرار دیتے میں۔ ومن اوصى لإِقام به الإ الركوني شخص الية رشته دارون كيواسط وصيت كر يواس وصيت ك زمر مين وه لوگ آئیں گے جودصیت کرنے والے کے ذی رحم محرم میں با عتبار قرابت سبسے بڑھ کرنز دیک ہوں ۔ البت وصیت کرنیوالے کے ماس باپ اوربیج اس وصیت کے زمرے میں مہیں آئیں گے ۔اس لئے اوارب کا اطلاق در اصل ان پر بروتلہ جن کی قربت کسی دوسرے واسطر سے بور والدین کی حیثیت تو اول قرابت کی ہے۔ لبازا وہ اس میں وا من بول بچ الیے ہی اولاد کا معاملہ ہے کہ وہ کسی واسطہ کے بغیر ہی قرابت رکھتی ہے بس اسے بھی اس میں داخل قرار نہ دیں گے۔ واذاارصى بذا لله وليعمان وخالان الخ الركوني الساشخص وصيت كرع جس كے دو جا ہوں اور دوامو تواس صورت مين حضرت امام الوصيفية فرمات بين كديه وصيت دو يحيادس كحت مين جمي جائع كا ور مامون اس وصیت میں داخل نہوں گے ۔ اوراگرالیک امو کہ مجا صرف امک ہوا در ماموں دوہوں تو اس صورت میں نصف كاحق تحاكا بوكا اورنضف يس برابر دويون مامودك كاستحقاق بوكار ومن أحصى بشلت ثيابه الد الركوني شخص كيرو و كي ثلث كي وصيت كرك درا خاليك دو تلت تلون مو يكم ا در صرف ایک نملت بچا ہوا دراس کا بچے ہوئے کے متمانی سے سکانا ممکن ہوتو اس صورت میں وصیت کردہ تحض محض بيح بوس كيطرول كے تبانى كا حقدار بوكا -ومن اوصیٰ لرجل بالف اله: اگر کوئ شخص بزار دراسم کی وصیت کرے جبکه صورت مال یہ بوکداس کے ال کا کچھ صدیقہ لوگوں کے اوپر قرض ہوا ور کچ جھد نقد ہوئو اس صورت میں اگر بیر ممکن ہوکہ ہزار دراہم نقد مال کے نلٹ سے نکل جائیں تو وصیت کردہ شخص کے حوالہ وہی کردینگا ۔ میٹلا وصیت کر نیوالے کا متر کہ تین ہزار نقد کی فكليس بولة بزار دراہم وصيت كرد و خص كے سيردكرديں كے اوراكر اس ميں سے بزاردراہم بكلنے مكن نہوں و مجر کل موجود نقد کا تلث تو حوالہ کر دیا جائے گا اور محمر جسقدر قرض کی وصولیا بی ہوتی رہے گی اس كانكت است اسوقت مك ملتارب كا جب مك كه وصيت كم مطابق اسكم بزار درايم يورك ندم وجائي -وتجون الوحدية للحمل الحزيد يه جائز بي كربائ عمل وصيت كى جائ - مثال ك فوريراً قان اسطرت كما موكديس اس باندى كے جوجل ب اس كے واسط اسقدر دراہم يا اسقدر ديناروں و عزه كى وصيت

الرف النوري شرح المراي الرد و مسروري المرودي کردی ۔ اس کے درست ہونیکا سبب یہ ہے کہ وصیت کا جہاں تک تعلق ہے اس میں ایک اعتبار سے اپنا قائم مقام بنانا ہوتاہے اور جنمیں وراثت کے اندر قائم مقام بن سکتاہے تو اس کا وصیت کے اندر بھی قائم مقام بناورست ہوگا۔ اس طریقہ سے اگر کوئی شخص حمل کے واسطے وصیت کرے تو اسے بھی جائز قرار دیا جائیگا۔ اس کے درست ہر ہا۔ ہرونیکا سبب میا ہے کہ جس طریقہ سے حمل میں نفا فر وراثت ہوتا ہے طعیک اسی طرح دصیت کے اندر بھی نفاذ ہوگا کہ پہمبی دراصل اسی کے زمرے میں شامل اوراسی کی جنس ہے۔ اس لئے وولوں کے درمیان فرق کی کوئی وجنهیں کہ ایک میں جائز قرآر دیں اور دوسری میں نا جائز۔ واذااَ وصىٰ لرَجُلِ عِبَاسِيِّهِ اللَّحَمْلَهَا صَعَّتِ الوَّصيَّةُ وَالاستشَاءُ وَمَنَ اَ وُصِي لِرَحُل ا دراگر کوئی شخص کیہ کمیواسط با مری کی وصیت کرتے ہوئے اسکے حمل کومستشی کرلے تو وصیت واستسا رکوم^{ین} قرار دیننگے اور توخص کی ک<mark>ی</mark> عارية فول لكت بعد مَوتِ السوحِي قَبُل أَنْ يقِبلِ المُوصى له وَلدَّا تَم قبِلَ الموى باندی کی وصیت کرے اور وہ وصیت کرنیوالے کے انتقال کے بعداور وصیت کے گئے شخص کے قبول سے قبل بجیر کوخم دے اسکے بعد موصی اروپ لَهُ وَهُمَا يَخْرِجانِ مِنَ الثَّلْثِ فَهُمَا للمُّوْصَىٰ لَهُ وَإِنْ لَحُرِيخُ إِجَا مِنَ الثَّلْثِ ضَرَبَ قبول كرے درانحاليكه وه دونوں تلت سے مكل رہے ہوں تو دولوں موصى لدكيواسطے قرار دستے جائينىگا. اور ثلث سے مذبي كا بالثكث وأخذ بالحصة منفكما جميعًا في قول ابي يُوسُف وَ عمد رحمها اللهُ وَقَالَ انسین ملت میں مالیا جائے اور اہا اور بیست والم محروث کے قول کے مطابق موصی لهٔ ان تمام سے حصبہ لے لیگا۔ اور اما ابوصیفرج إَبُوجِنْيفِتُ رَحْمُ اللَّهُ يَأْخِذُ إِذَ لِكِ مِنَ إِلامٌ فَأَنِّ فَضُلَ شَيٌّ اخِذَ مِنَ الْوَلْ ك نزديك موصى لداين صدكو ال سے وصول كرے كا - (بھر اگر كچه حصد روگيا بهو تو و و بچه سے ليكا - اور يه و صيت درت وَ جُونُ الوصِيُّ أَ بَحْدَم مِ عَدُم وسُكَنى وَ أَي لا سَنَانَ مَعلومَةٌ وَجُونُ و لِكَ أَبِدًا ہے کہ اس کا غلام فدمیت کرے اور گھر میں متعین برسوں تک رہنے کی وصیت کی ۔ اور دائمی طور برکھی درست مہوگی فأن خَرَحَتُ رَقَتُ العَبْدِمِن الثُلُثِ سُرِيم الكيب الخدِمة وَإِنْ كَانَ لا مالَ المُذِاكر ثلث تركم سے غلام كانكلنا عمكن بولة برائے خدمت موصى لدك سيردكرديں كے . اور بحرغلام كوئى دوسرامال نہوك لَمَا غيرة خدم الوردة يُومَين وَللمُوصى لَمَا يُومًا فَأَنْ مَا تَ المُوصى لَهُ عَا ذَ پر ده دوروز ورثا برکی خدمت بحالائے گا اورایک روز موصیٰ لہ کی خدمت کر مگا اوراگر موصیٰ لهٔ کا انتقال ہوجائے کو إلى الوراشة وران مَات المُوصى لَم في حيادة المُوصِى بَطلتِ الوصيةُ وَإ ذَ ا غلام مجائب ورثاریک ایکا ۱۰ ورموصیٰ لا کا انتقال وصیت کرنیوا لے کی حیات میں ہونے پر وصیت باطل قرار دیجائیگی اوراگر أَوْصَىٰ لِولْهِ فَلَا بِ فَالْوَصِيَّةُ بِينَهُمُ لَلَّهُ كَوْرَالُأُنْثُى سَوَاءً وَإِنْ أُوصَى لُونَةً اولادِ فلا را كيواسط وصيت كرك لوانك ندكر والمؤنث كے بيج وصيت ما وي بوكى اور اكر مراك ورثام فلان

الشرف النوري شريح الدو تشروري فلان فالوصيةُ بينَهُ ثُمُ للـ فكرمتْكُ حَبِّطِ الْأَنْتَكِينُ وَمَنُ ٱ وُصِي لِـزَـُــ وَعَهُرو صیت کرے تو وصیت ان کے درمیان للذکرمنل حظ الانتلین کے اعتبارے ہوگی اور جوشخص زیر و عمر دکے ڈ اسطے ثلث بِثُلُثِ مَالِم فَإِذَا عَمُ رُومَيّت فَالشَلْثُ كُعَلَّهُ لِيزَتِهِ وَإِنْ قَالَ ثَلَثُ مَالِي بِنَ مال کی وصبت کرے ا درعموکا اس وقت انتقال ہو چکا ہوتو سا راٹلٹ زید کیوا سطے ہوگا اور اگر کے کہ میراثلث مال زیر بٍ وعمر و وَزَينٌ ميتُ كان لَعَمر و نصفُ الثَّلَثِ وَمَنَ ٱوُصَىٰ بِثُلُثِ مَالَهِ وَلَأَ و کے درمیان ہے اور زید کا نتقال ہو چکا ہور عمروکے واسط تلث کا دھا ہوگا اور چشخص ثلث ال کی دھست کے مَاكَ لِكَ شَمْ اكتسب ما لاً اسِتحقُّ الْبِمُوصَى لَكَ ثلثَ ما يملكُ عند المَوُّرِبِ. درانحاليكه اس كے ياس مال مذہوا وراسكے بعدوہ مال كمائے تو وصيت كرنيواك كوبوقتِ انتقال جس مال بروكيت ماصل بهؤو صىٰلە اس کے لٹ کامستی ہوگا لغت كى وضت ، كِأَدِيةً : باندى من فضل باق بايموا و سُكَّنَى و سكونت، ربائش معلومة بمتعين ومقرر - أبدأ إوائل - سنتكم بسيرد كرنا احوالد كرنا حطا حصه وَإِذِ ا أَوْصِي لرحِل بِجَارِيةِ الاحْمَلِيِّ الإ الرَّكُونُ شَخْصِ ماندي كي دهديت کرے کہ باندی اس کے بعداسے دی جائے اوراس باندی کے جمل کو وصیت سے تشیٰ قراردے تواس صوِرت ہیں یہ مصیت بھی درست ہوگی اوراستشا مرزا مجمی درست ہوگا۔ لہذا باندی اس شخص کی قراردی جائے گی جس کے داسطے موصی نے وصیت کی ہوا در رہائی کا حمل اس کے مالک وصیت کرنے والے کے ورثار ہوں گے ۔اوراگر کو بی شخص کسی کے بیج ماندی کی وصیت ارب ا مرموصی کا انتقال ہوجائے اورموصی لہ ابھی تبول نہ کئے ہوکہ باندی بجی کو حمٰ دے تو اس صورت يس اكر با ندى اوراس كے بحيكا ثلث مال سے مكانامكن بولوان دولؤ بكومو صى لوكا قرار ديا جائے گا۔ اورا كرثلث ال انكا تكلنا مكن منه بولة امام الولوسف وأمام محرة فرمات بين كه اس صورت مين ان كي قيت لكاكرائفين شابل مال كما حائے كا - اس كے بعد ولاں كى قيت سے مساوى طور ير لينے ہو يو وہ موصى لا کے حالہ کریں گے۔ اور حضرت امام ابو صنیفر حکے نزویک اول ثلث مال با ندی کی قیت سے ممکل کریں گے اوراک كمل منهو سكة بربي كى تتيت ميس سيليس مح و مصرت الم الوصيفية اور صرت الم الولوسفة وحضرت الم محدیے درمیان اختلاب رائے عموما اندرون متون اُسی طریقہ سے نقل کیا گیاہے ويجون الوصيد بجنل مة عبد الزاس كي وصيت كرنا ورست بي كدموصي كي غلام اتن مرت مك كابن ومت انجام دیے گا اوراسی طرح یہ بھی درست ہے کہ گھرمیں ربائش متعین ومقرر برسوں تک رہنے گی ۔اسواسط كه زندگى ميں منا فع كا مالك بنا نے كو درست قرار د يا گيا ہے ۔اس سے قطع نظر كه يه با لمعاوصنه ہويا بلامعاوض

الدو تشروري المد عد اشراك النوري شريع توجس طریقےسے زیدگی میں درست ہے اسی طریقہ سے اسے مرنیکے مبعد بھی درست قرار دیں گے ۔اےاگر یہ صورت ہوگہ غلام نیزگھروصیت کرنیوانے کا تہائی ماّل بیٹھا ہوتب توجس کے لیج وصیت کی ٹیم اسے یہ دووس دیڈسینے مجائیں گئے۔اور تبائی آل یہ ہونے کی صورت میں گھرکو تین حصوب پرتعتیم کیا جائے اگا اوراس میں سے ایک ہمائی وصیت مُئے گئے تنخص کے حوالہ کیا جائے گا اور دوتہائی ورْنار کیواسطے ہوگا.اسلے کہ موصىٰ لهُ كَاتِق جَبانتك بيه و واكب متها في ك إندرب اورحق ورثام و ومها في ك اندرب واور ماغلام توكيونك اسے بانڈنا مکن نہئں تواس کے واسط باری کا تعین ہوگا وہ اس طرح کہ وہ ایک روز و صیت رکئ^و گئ^ے شخص ک فدمت انجام دے گا اور دوروز ورٹا مرکی خدمت کرے گا-ا وراگرائیدا ہوکہ جس کیلئے وصیت کی گئ وہ وصیت كننده كي زندگي مين انتقال كرجائ تو وصيت كو با طل و كالعدم قرار ديا جائي گا- اس ليح كه اس وصيت كاده سرے سے حقدار ہی نزرا - اور کیونکہ اندرون منافع وصیت کرنمیا کے کی ملکیت برقرار رہتی ہے اسواسط موطی لہُ کے انتقال کرجانے پر گھرا در غلام دویوں کے مالک وصیت کر نبیوالے کے در نام ہوںگئے ومن اوصى لزيد وغرو شلت ماله الخنه الركوني شخص زيد اور عروكيواسط وصيت كرس جبكه عمرو موت کی آغوش میں سو حکا ہوتو اس صورت میں سارے نلٹ مال کے لئے استحقاق زید کا ہوگا۔ اس واسطے کہ جس کا نتقال ہو چیکا اس کا موصیٰ لۂ بنیا مکن پنہیں اوروہ باحیات شخص کے مقابل ننہیں پرسکتا حصرت امام ابو بوسف السي مروني م كماكر وصيت كرنيوالا عروك انتقال سے آگاه نه بهواتو اس تقورت میں ٹلٹ مال میں آ دھے کامستی زید ہو گااس و آسطے کہ وصیت کرنبوالے نے عمر کوزندہ سجی روصیت ک اور اس کے خیال کے مطابق عمر و کیواسطے وصیت کرناصیح تھا۔ اس سے واضع ہوا کہ موصی زیر کو ثلث ال كا آ دھاتى دينا چا ہتا تھا۔ اس كے برعكس جكمه اسے عمروك انتقال كاعلم ہوا دريد كم مرده ك واسطے وصیت بیکاریے نواس سے ظاهر سواک اس کی مرضی بقید حیات کو ہی تلف ال دینے کی تھی۔ وَمُنْ اوصِلَى مثلث مألبه ولا مآل لَهُ الز- كونيُ شخص كسى كيواسطَ ابينے مال كى سَبا نُ كيواسطے دصيت كرے جبكه وه اپنے پاس بوقرت وصيت كوئ مال نه ركھتا ہوا ور مجروه بعد وصيت محقور اسامال كمالے تواس صورت میں وصیت كرنيوالے كے انتقال كے وقت جو مال موجود مواس كے لمث كا حقداريد موصیٰ لؤمد گا وراس کواس ال کا تہائی دیا جائیگا سبب یہ ہے کہ وصیت کا جرانتک معاملہ ہے وہ دراصل قام ممقام بنانے کا عقد ہے جس کا تعلق انتقال کے بعد سے اور حکم وصیت موصی کے انتقال کے بعد ہی نابت ہوا کر مائے بس بوقتِ انتقال موسی نے پاس مال کا ہو ماشرط قرار دیا جائیگا۔



الرفُ النوري شرح الربي الدد وت روري فصَاعِدُا رَيُفِرَصُ لَهَا فِي مَسْلَتَينِ ثلثُ مَا بِقِي وَ هُمَا زَوْجٌ وَابِوانِ اَوْسَ وَحَدَّ ز ماد ہ مہوں - اور دوصورتوں میں مال کے واسطے باقی ماندہ کا تلت مقرر مہتاہے وہ دوصورتیں یہ ہی کہ ہوں خاوندا ور ماں بایب مارچ وَأَبُوانِ فَلَهَا تُلِثُ مَا بَقَى بِعِي فَهِنِ الزوجِ اوالزوجَةِ وَهُوَ لَكُلِّ اشْنِنِ فَصَاعَلُ آ ا ورمان باپ و توحصهٔ خاوندیا حصهٔ زوجه کے بعد باقی ماندہ میں ماں کیواسطے تہائی ہوگا اور تہائی ہرد ویا دوسے زیادہ کیواسطے ہوتاہے مِنُ وَلَٰ إِلاَمِ ذُكِو مُهُمَ وَأُنَا تُهُمَّ فِيهِ سَوَاعٌ وَالسُّكُ مَنْ فُرَوْنُ سَبُعُتَ لِكُلُّ مان شرک بہنوں میں سے اس میں مردوں اور عور توں کا حکم میساں ہے ۔ اور سدس سات اشخاص کا مصد مقرر کیا گیا ۔ اور کے یا گوتے وَاحْدُواْمِنَ الأَبُونُينِ مَعَ الوَلِهِ ٱ وَأَوْلِهِ الْابِنِ وَهُوَلِلاُّمْ مَعَ الاخُو َ فَإِذْ لَلِيتُ اسْ ک موجودگی میں ماں باپ کے واسط وری معما تیوں کی موجودگی میں مال کے واسط وس رو کے باید تے کی موجود گی میں دادی اور وَالْجَكِّ مُعَ الْوَلْدِا وُوَلِدِ الْابِنِ وَلِبِنَاتِ الابنِ مَعَ البنتِ وَللاخُواتِ لِلاَ بُ ماداکے واسطے رہم، لڑکی کی موجودگی میں یوتیوں کے واسطے (۵) حقیقی ہمشیرہ کی موجود گی میں علاقی سبنوں کے واسطے مَعُ الأُخُبِ للابِ وَالامِ وَالواحدِ مِنْ وَلدِ الأَمِّرِ (4) ایک ال شرکی ممشیرہ کے واسلے۔ الى وضعت إلى وضعت الله وارث مونا - تركه كاحقدار مونا - الذكوم : مرد - عشموة ، وس- ابن الدين : يوتا- ابن الاخ ، بعتيم - ابن العسم : يحاكالم كا - مول النصمة ، آقا - الأنات عورس - المحدودة : مقره-شعين - الرَمَع : جِوتِمَا لَيُ - المُنْ : أَكُمُوال ـ فصاعدًا : زياده - ولد الدين : يدتا - بنات الابن : يدتيال. اخوآت ببني ولله آلام مال شركيبن الفرائض الح و وعلم جس من وارتين كي مصمى بيان كم عالين ا ورجس ك ذريد يفصيل سائنے آئے کیکس وارث کا شرعی اعتبارسے کس قدر رصد ہے۔اس کا نام علم الفرائض ہے۔ بجمع علا توس يتھم الخ - فرماتے ميں كمردوں ميں دس ميت كے ايسے قراب دار ميں كروه بالاتفاق سب كے نزديك وارث قرارديے محمد اوران كے وارث مو نے براجا ع ب يعنى بديا بوتا باب دادا ، حجا ، بھتبى ، چازاد مجانی ، خاوندا در آقا - اور عورتون میں سات قراب داراسی طسرح کے ہیں بعنی بیٹی ، پوتی ، مال ، دادی ، مَبْنِ، زوجه، اور غلام یا با ندی آزاده کرده عورت بعیسنی ان کی مالکه به ولا بیرٹ اس بعت الخ: فراتے ہیں کہ چارا شخاص اس طسرح کے ہیں کہ وہ وارث قرار نہیں دیئے جاتے اور انھیں تت کا کوئی صصینیں ملیا ۔ ان میں سے ایک تو غلام ہے ، میراث کی حیثیت کیو نکھ ایک طرح سے تملیک کی ہے اور غلام کو کسی جیزیر ملكيت حاصل منبين بهوتي للبذا وه وارث بعي نه بهو گا . دوسرا ورانت سے محروم شخص قاتل بهو تاہيے كه اسے مقتول كي ترتظ سے کچے منہیں ملتا اور وہ قتل کے جرم کی یا داش میں وراثت نے محروم رہتا ہے ۔ تعبسرا محروم وراثت تنحص وہ ہے جو مرتد پر گیا

وه الشراك النورى شرح المراك الدو وسروري الله ا در دائرٌهٔ اسلاً) سے بکل گیا ہوکہ اس میں و ارت بننے کی اہلیت نہیں رہتی نہ وہ کسی مسلمان ہی کا دارت بن سکتاہے اور مذ کسی دی و کا فرکا - اسلے کہ بہ توار تدا د کے باعث ان لوگوں میںسے ہمو جا آبہے جن کا قبل کرنا واجب ہمو ۔ چو تھا وراثت سے محروم شخص وہ سے جس کا دین مرنبوالے کے دین سے الگ ہو بیسنی ندمسلمان کسی کا فرکا وارث بن سکتاہے اور ند كافركسي مسلمان كا- مديث شريف بين اس كى صراحت ہے۔ فالنضعت فيض خسسة الخ - پايخ افراد السيه ميں شرقا جن كا مصد بضعت مقرر مبوا - ان ميں سے ايك وہ لاكى ہے جو تنبا ہو ا دراسی طرح بوتی جبکه وه اکیلی موا و رمیت کی حقیقی مبلی موجود نه بهو- ا و رحقیقی بهشیره ا و رعلاتی به شیره بشرطیکه موجود نه منہوا دراسی طریقہ سے خا وند جبکہ مرسوالے کے مدار کا ہوا ور منہی پوٹا ہو۔ اور ربع تو وہ وصنفوں کا ہواکر تاہے۔ یا توخاوند کے ساتھ میت کالط کا یا اس کا پوتاموجود ہوا وردوسرے زوج بشرطیکہ مرنبوالے کا لوگا یا پوتا موجود نہو۔ والنمن الح - فرماتے ہیں کہ بویوں کے واسطے اس صورت میں تن یعن ترکہ کا اس مطواب حصد ہوگا جکہ میت کے اور کا یا یو اموجود ہو۔ والشلة ان الح ميت كي اگر دويا دوسے زيادہ بيٹياں ہوں يا بيٹيوں كى عدم موجود كي ميں دويو تياں ہوں يا دوسے زيادہ ہوں يا دوحقيقى بمشيره بول يادوس زياده بول تواخيس دونلت مل كا مشوسراس سي ستشى قراردياليا. والنلف للام الد فرات بي كم الرميت ك فراكا مواورنه بوتا اور نداس كے دو محال يا دو يمشيره ياس سے زيادہ نبون تواس صورت میں مان کے واسطے میت کے ترکہ کا تہائی ہو گا۔ اور دوصورتیں ایسی ہیں کہ اس میں ماں ماندہ ترکہ کا نگٹ لمناب وہ پر کہ خاونداور ماں باپ ہوں یا زوجہ اور ماں باپ ہوں تو ماں کے واسلے اس کا تنہا فی ہوگا جو بعد حصرُخا فند وهو لکل انتئیں فصاعلًا الح - اگرمیت کے دویا دوسے زیادہ اخیا فی بھائی ہوں یاد دیاد دسے زیادہ اخیا فی مہنیں ہوں تو وولؤل صورتون مين بيبن بمائي تركمين تلت كيمستى بور ك. والسلاس الز- ميت ك تركميس برس لين مع صد كمستى حب ديل سات افراد بوت بي ميت كم مال یاباب سے کوئی ہوا ورمیت کا کوئ لڑکایا ہو تا میں ان کے علاوہ ہوتو ماں یاباپ کوسدس کا استحقاق ہو گا ۔ اگرمیت کی ماں بوا وراس کے علاوہ میت کے بھائی بنی موجود ہوں تو وہ سدس کی مستحق ہوگی میت کی دادی یا دادا بواوراس کے ساتھ لڑکایا پوتا ہم موجود بولو دادی یا داداسدس کے مستی ہوں مح میت کی پوتیاں ہوں ادران کے ساتھ لڑکی مجی موجود ہوتے ہوتیاں سدس کی ستی ہوں گی میت کی علاق بہنوں کے ساتھ ایک حقیقی مبن مجی موجود ہوتے علاقی بہنیں سرس کی ستی ہوں گی۔ وتسقُط الجيدَ إنُّ بالأِمْ وَالْجَدِّ وَالْاحْوَةُ وَالْاخُواتُ بالابِ وَيَسْقُطُ وَلَهُ الْإِمْ باربَحْةٍ اورساقط ہوجائیں گی دادیاں مال کے دربعہ اور دادا اور سبن بھائی باب کے ذربعہ اور ساقط ہوجائیں گی مال شریک ببن بھائی بالول وولم الابن والاب والجبة وإذا استكلت البنات المثكثين سعطت بنات چاروزناریین لاکے اور پوتے اور باپ اور داوا مے واسط سے اور لاکیوں کے مکن و نناٹ لینے پر پوتیاں سافط قرار دنجائیں گی۔

الشرف النورى شرح الاببإلَّا أَن يكونَ بأَنَمَا بِكُنَّ أَوُ اسفلَ منهنَّ ابنُ ابنِ فيتُحصِّبُهُنَّ وَإِذُ ١١ستُكَهَا ﴾ الا یک ان کے مقابلہ میں یا پوپٹوں سے نیچے پو تا ہو کہ وہ اس کی وجہ سے عصبہ بن جائیں اور حقیقی مینوں کے محل و ذلاف لینے ہے الأخواتُ لاب وَأَيِّمَ التَّلْتينِ سَقَطْتِ الأَخِواتُ لابِ إلَّا أَن يُحُونَ مَعَهُم بُّنَّ علاق بہنوں کو سانط قرارد یا جائے گا اللہ یہ کہ ان کے همداه کھائی بھی ہوکہ وہ اس کی وجہ سے علاق بہنوں کو سان کا وجہ سے اس کی وجہ سے عصبہ بن جائیں۔ وتسقط الجدات بألام الز فرات بي كرجدات خواه والدي جانب سي مول یا والده کی طرف سے بعنی نامیاں انھیں میت کی والدہ کی موجود گی میں اسس کی وراثت سے کچے نہ ملے گا اور وہ اس کے ترکہ سے محروم رہیں گی-والحيد والتخفية الا مرنيوالے كو والدا كر بقيد حيات ہوں تو دا دا اور دالد كے ہمائى ميت كے تركہ سے محسوم ر ہیں گے اور انھیں ازروئے وراثت کچھ نہ لے گا۔ ایسے ہی اگر مرنبوالے کا باپ یا دا دِا یا لڑکا یا ہوئے ہوئے ۔ حضرت الم الوصنيفة ك نزديك ميت كى بهنو ب كو كيونه الحكاا وروه كلية ميت ك تركري محروم ربي كى - حفرت امام الوبوسف ا در حضرت امام محروث نزد مك اكردا داموجود بهوتو سبني محروم منهول كى ليكن سبال مفتى بهرات وليسقط ولله الام الز- الرميت كالوكاموجو وبهويا لؤكا مذبومكرية نابهويا مرف والحكاباب يا داداموتودبو توان میں سے کسی ایک کے ہوتے ہوئے اخیانی سبن بھائی میت کے ترکہ سے محروم رہاں گے <u> ما ذا استکلت الدنات الز-اگرایسا ہوکہ مرسوالے کی تاکیوں کوبطور ورا نت مکی دونلٹ ترکہ مل جلئے</u> مثلًا لوکساں و وہا تین یا اس سے زیا دہ ہوں گہ اس صورت ہیں انھیں دوثلث ترکہ ملے کا تو بوتیوں کو ترکہ میں ہے کی مذیا گا۔ البتہ اگران پوتیوں ساتھ یاان پوتیوں سے پیچے کوئی پوتا ہموتو اس کی وجہ نسے یہ پوتیاں مجی عصبہ بن جائیں گی اور بحیثیت عصبہ بر کمیں سے یا نیں گی۔ واذااستكل الدخوات لاب وام الخ- اكرايسا بوكه مزنيوال ك حقيقي مبنؤ كل تعداد د وما دوس زياده بمواور اس وجہ ہے مکمل و ذلت ترکہ پالیں تواس صورت میں علاتی بہنوں کو تر کہ سے کچھ نہ ملے گااوروہ بالکل محسروم موجا أيس كى - البته أكر علاتى مبنول كے ساتھ علاتى بھائى مجى موتو اس كى وج سے وہ عصب بن جائيں كى اورائفيں تركميں سے محصد فلے كامينى مرد كے محصد كے مقابلميں انفين نصف ملے كا بہرجال اس صورت میں وہ ترکہ میت سے حصہ پانے کی حقد ار بوجاً تیگی اور ترکہ سے کلیة محروم منرسے گی -

باب العصات وَاقْرِبُ العَصَبارِ البنونُ شَم بنُوهُم شَم الابُ شِم الجِمَّا شَم بنوالاب وهم الاخوة عصبات بس سبسے بڑھ کر قریب لڑ کے ہوتے ہی اس کے بعد اوت اس کے بعد دادا اس کے بعد باب کے لڑکے اور دہ بھالی ہر تُم بنوالجية وهم الأعمام تم بنواب الجية وَإذا استوى بنواب في دَرحب يَا س کے بعد دا دا کے لڑے اور وہ چاہیں اس کے بعد دا داکے والد کے لڑکے ۔ اور درجے کا عتبارے باب کے لڑکے ساوی ہونے فاولهم من كان من أب و أمّ والابن وابن الابن والاخوة يقاسمون الحواتهم رده استحقاق اسے ہوگا جو دالدین کی جانب ہے ہو۔ اور کا اور پوتا اور برا دریہ مقاسمہ کرلیا کرتے ہیں ہنوں ہے للذكرمثل كظ الانتيكن ومن علاهمان العصبات ينفره بالميراث ذكورهم للذكرمتل حظ الأنتيين كے مطابق إدران كے علاوہ دوسرے عصبات ميں سے سہامرد ورائت كے مستحق ہوتے ہيں عورتين دون أناتِهم وَإذ المريكر. للميت عَصِيتُ من النسب فالعصبة هوالمولي المعتِقُ نبي - اورمرنيواك كاكوئي عصبة تبي منهوني برآزادي عطاكرنيوالا أقاس كاعصبهوكاس كبعدعصبات قا تمالاقرب فألاقرب مرج عصبة المولى ك اندر وسب براهكراس س قرابت ركها بو . باب العصبات الخ عصبة بيلها ، قوم كريده لوك ، باب كي جانب يرتبة دار-ا شری اصطلاح میں عصبہ یت کا وہ رشتہ دار کہلا الب جواس کی رگ وہ میں کے عیب ونقص کے باعث خاندان برسٹر لگتا ہو۔ان عصبات میں درجہ کے اعتبار سے سب سی قرى درجالا كے كا ہوتا ہے، اس كے بعد يوتا ، اس كے بعد والد، اس كے بعد دا دا ، اس كے بعد مرتوالے كے بھائی ، اس كے بعد دا دا كے لڑكے بومزنىوالے كے جا ہوئے ، اس كے بعد دا د كے والد كے لڑكے -اب اگر بھائی درجہ کے اعتبارے مساوی ہوں تو ان تھائیوں میں سب سے بڑھ کر حقدار وہ ہو گا جو والدین کیے طرف سے میت کا بھائی قرار پا یا ہو بعنی حقیقی سمبان باپ شریک سمبا ٹی کے مقابلہ سنحی ترکہ قرار دیا جائے اور عَلاقی بھالا اس كى بوتى بوئ ورى وركا. شمرالحب الخ - حضرت امام البوصنيفة فرات بي كه داداحقيقى مجا يكون كے مقابله ميں مقدم قرار ديا جائے كا وروہ میت کے ترکہ کا مستحق ہوگا حضرت امام ابولوسف مصنت امام محتری حضرت امام مالک ، حضرت امام شافق م فرماتے ہیں کہ دا داکے مقابلہ میں میت کے حقیقی بھائی مقدم قرار دیئے جائیں گے اور دا دا کے مقابلہ میں وہ ترک کے الرف النوري شرط المراي الدو وت روري الم مستی ہوں گے مفتی ہصرت امام ابوصنیفہ کا قول قرار دیا گیا۔ بعض لوگوں نے اگرچہ حضرت امام ابولوسف اور حضرت امام محمد کے تول کے بارے میں کہا کہ میسمفٹی ہے لیکن امام طحا وی وغیرہ نے فرمایا کہ اس بارے میں حضرت امام ابو حنیفہ كاقول بى لائق اعتمادىي. بقاسمون اخواتهم الدفرات بي كه اگر منواك كالوكاميت كى الركى كسيائه بهوميسى ميت كے الوكا بھى ہوا ور رائل کی بھی ۔اسی طب رح میت کا پوتا بھی ہوا ور پوتی بھی اور بھائی کے ساتھ سہن بھی تواس صورت میں ترکہ کی تقتیم آیت کریمیہ للذکر مثل حظالانتیین سے مطابق کی جائے گئی کدمرد عورت کے مقابلہ میں دوگئے غالعصية هوالعولي الز- اگرمِرنيوالاايسا بهوجس كاكونئ عصبة نسبي بنه بهوتواس كاعصبه وه قرار ديا جائے گاجس ے اسے حلقہ غلامی سے آزاد کیا ہو، جمہوراسے دوی الا رصام سے مقدم وار دیتے ہیں ، صحابۂ کرام ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہم اور حضرت زیدا بن ثابت رصی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنى رائے البنة جمهورے الگ وه آزاد كرنيوالے بردوئ الارحام كومقدم اوراس كا درج ان كے لب ميراث مين قرار دينة بي-باع الحجل ويحجب الالقمَ مَنِ التَّلِث الي السَّدس بالول والوالابن اواخوين والفاضلُ ادر اللے یا ہوتے یا دو بھائیوں کی موجودگی میں مان نکٹ سے سدس کی جانب مجوب موجائے گی ۔ اور اللہ کیوں کے عن فرض البنات لبني الابن وإخواتهم للذكرمثل حظ الانت يس والفاضل مقرره حصد سے بیخے والا ترک للذکرمٹل حظ الانتین کے مطابق پوتوں اور مہنوں کا ہوگا۔ اور حقیقی بہنوں کے مقررہ عن فض الإخوات للاب والالم للاخوة و الاخوات من الاب للذكرمثل حبِّط حصہ سے بچنے والا ترکہ للذ کرمثل حظ الانتین علے مطابق میت کے علاقی بہائی بہنوں کو لے گا الانشيين وَاذَا ترك بنتًا وَبناتِ ابنٍ وبني ابنٍ فللبنتِ النصفُ وَالبَارِقِ ا درمیت نے ایک لڑکی اور کچھ پوتے پوتیاں جھوٹری ہوں تو لڑکی کے واسطے ترکہ کا آدھا ہو گا۔ اور ماتی لبنى الابن واخواتهم للذكر مثل حظ الانتيين وَعن لك الفاضل عن للنركرمتل حظ الاستين كے مطابق بولوں اور يوتيوں كے مطابق مبيت كے باب شركك بھائى مبنول كيواسط بوركا اوراسطان فه الاحت للاب والام لبني الاب وبنات الاب للذع مثل حفظ حقیقی بہن سے بینے والاحصّہ علاتی تھا ای جہا ہی جہنوں کا ہو گا للذ کر مثل حنظ الانٹیس کے مطابق -

الثرث النورى شرح المراس الدو ت رورى الله عدد الشرك النورى الله عدد المرك المرك الله عدد المرك ال الانتيىن ومَن تَدكَ ابنَى عَيِّم أَجُدُكُ هُمُما أَخُ لاقٍمْ فللاجْ السّدرسُ وإلباقى بينهُمَرَا ا درجومیت و رِثّار پی سے ایک ماں شریک مجاتی اور پچازاد مجانی بچوڑ جائے تو ماں شریک مجانی کوسیوں کے گا ورماتی انکے نصفان وَالْمَشْتَرَكَةُ أَنُ تَتَرِكُ الْمَرْأَةُ مُ وَجَاوَ أَمَّا أَوْجِلَّةٌ وَاخُوةٌ مِنْ أَيِّمْ وَ درمیان آدها و ها ہوگا دراگرعورت کے ورزامیں خاوندا وروالدہ یا دا دی اور کچھ ماں شرکب بھائی اور کچے حقیقی بھائی ہوب احُوةً مِن أب وَأُرِيمٌ فللزوج النصعبُ وَللامِّ السدسُ وَلا وَلا د الام الثلثُ ولاشئ تو شومر کے ماسط ترک کا آد ھا ہوگا۔ اور والدہ کے واسط سدس ہوگا اور ماں شریک بھائیوں کے واسط ثلث ہوگا للاخوة للاب وَالامِّم. ا ورحقیقی بھائی محروم رہی گئے۔ وهيجب الام آلم: ازروئ لغت مجب كے معنى مالع ہونے، حائل ہونے كے آتے ہي و حجب السائل و و المحب السائل و المحب المائل و المائل الما ررمعنیاس کی وجه سے ملنے والے ترک میں کمی واقع ہوجائے ۔ اگرجزوی محرومی ہوتواس کی تعبیر جب ان سے کی جاتی ہے ۔ اور مکن محرومی ہوتو اسے مجب حرمان کہا جاتا ہے ۔ بیہاں فرماتے ہیں کہ اگر میت کے ورثار یں اب کے ملاوہ لا کا یابتا ہویا دو تجائی ہوں تو اب کو ملنے والا حصہ جوان کے نہ ہونے بر ثلیث ہوتااب ان کی وجہ ہے کم ہوکرسدس رہ جائے گا اور بجائے کل ترکہ کے تہائی کے وہ چھٹے مصد کی ستی ہوگی ۔ یہ صورت جب نقصان کی ہے۔ اور میر حیفاحصہ دینے کے بعد سوتر کہ باقی منے گاوہ ان نے درمیان آیت کریم الذكر مثل حظ الاسيس مين ذكركرده قا عده كے مطابق مقسيم موجائے كا۔ ان تقرف الموائة زويجا الز . اگرايسا يوكه مرك والى عورت اينه ورثارين خاوندا ورمال يا جرّه اورحيقى بهاتي اور بعض مال شريك بهائى مجورُ جائے يواب تركه كي تعتيم اس طرح بوكى كه كل تركه كا د جا يو خا و ندكو يل كا اورال یا جدہ عصہ کی مستحق ہوگی اور ماں شریک مھائی ٹرکہ کے تلث کے ستحق ہوں کے اور حقیقی معالی محروم ہیں مع حضرت امام شافعي ك نزديك مال شرك بمائى اور حقيقى بمائى كيسال قراردية جامي ك اوريه وسع آدمے کے ستی ہوں گے۔ ا حناف کا سترلال یہ ہے کہ اللہ تعالی نے بحیثیت ذوی الفروض خاوند، ماں اور ماں شرک بھا یوں کے مصفے مقرر فرما دسینے بیعنی خاوند کا کل برکہ میں سے آدھا اور ماں کو کل برکہ میں سے جھتے مقرر فرما دسینے بیعنی خاوند کا کل برکہ میں سے آدھا اور ماں کو کل برکہ میں سے جھٹا اور ماں شرک بھاریوں کو تلت اورسارک مال کی تعتیم اِن ذکر کروه و مصص میں ہو جاتی ہے اور ترکہ کونی مصد برائے عصبات نہیں بچنا - لہٰ زادہ محسردم ہوں گے۔



الشرك النورى شرط انتظام قابلِ اطمینان وقا بلِ اعتما دینہ ہو تو اس صورت میں شو سرو ہوی کو بھی ان کے حصہ کے مطابق دیا جائے گا مگر شرط یہ ہو گی کہ ان کے علاوہ دوسرے حقد ارموجود منہوں ۔ علامہ شا می رحمۃ الله علیے نے بعض معتبر کتے کے حالہ ونقل فرایا کے دورِ حاضر میں فن برقول ان پرلوٹوانے کے درست ہونے کا ہے۔ واذا غرق جماعة الخ - اگراسيا بهوكم بيك وقت كه لوگ عزق بهوجائين ياان كے اوپركوئي ديوار آبري درانحاليكه بيرمانم قرابت دار بون اور بریته نه حل سلے که ان میں سے کس کا نتقال سلے ہوانو اس صورت میں ان میں سے ہراکی کے مال كوبقيد حيات ورثاء برحب بحصص شرعي بانث دياجائے كا خضرت الم الك ، حضرت الم شافعي ، احزات ا ورعومًا صحابة كرام رضى التدعيم سي فرمات وي - خلفاء راشدين من حضرت الوسج صدلي ، حضرت عرفاروق ، حضرت على يضى الشّعنهم كاعمل اسى طرح فنأ بتسبع - حضرت عبدالشّرا بن مسعو د رضى التّرعنه كي ايك روايت ان ميں سے ايك دوسرے کاوار کے ہونا بھی ناسب ہے مگراس میں رائع وہی ہے جوخلفاء راشدین رصی اللہ عنہ کا عل ہے ادرجب كمطابق صاحب كتاب فراياب. وَإِذَا اجْمَعَ للمجوسِي قدابتا نِ لوتغيَّ قتا فِي شَخْصُيْنِ وبن احدُها مُعُ الأخر وبن ا وراگر کسی آتش پرست کی اس طرح کی دو قرابتیس اکتھی ہوں کہ وہ دو اشخاص میں الگ ہونے ہے ایک دوسرے کا وارث قرار اے تو برك واحدة منها ولايرث المجوسي بالانكعة الفاسدة التي يستعلونها في دينهم آنش برست ان دونوں میں سے ہراکیکے واسطہ سے وارث شمار موگا اوپراتش برست ان فاسد نکاح کے ذریعہ وارث تماریز ہونگے جنوں اپنے وعضيةً وله الزناوول الملاعنة مولى أمها وَمَنْ مات وَترك حملًا وقف مالهًا ندبيك اعتباري علال قرارديت مهي اورعصبة ولدالزنا اورعصبة ولدالملاعية ان دويون كي مال كاآ قام وكال اورجس شخص كاحمل جو وركر حقَّ تضع امرأتُهُ حَملُها في قول ابي حنيفلاً رحمه الله وَالحِبّ أولى بالميرات مِن انتقال ہوا ہواسکے مال کو اس کی بیوی کے وضع حل تک امام الوصنيفي کے قول کے مطابق موقوت رکھیں گے اور دادا الما الوصنيفي کے الاخوة عندابى حنيفة رحمه الله وقال ابولوسف وعيل رجها الله كيقاسمه الاان نزدیک بقابلہ میت کے بھایٹوں کے میراث کازیا دہ ستی ہے اور اما ابو یوسف واما محدث کے نزدیک اسے بھایٹوں کے بقدر تنقص المقاسمة من النلك وإذااجتمع الجدّات فالشُّدس لا قربهن ويجب لے کاالا یہ کو اسے ازروئے تقسیم المت سے کم ملاہوا ورجدات کے ایسے ہونے کی صورت میں سدس کااستحقاق اسے ہوگا ہو الجدُّ اصَّمُ وَلا تُرثُ أَمَّ آبِ الامِّ وَكُلُّ جِديٌّ تِحجبُ امُّها ـ ميت سے تمام سے بره مروب بوا ور محوب رديكا دادا اپن والده كو اور نان دارت ند بوكى اور برجة داين والده كو محوب كردياكر ق ب . واذااجتمع للمجوسي الخ. فرماتے ہیں کہ اگر کسی آنش پرست میں دو قرابتیں اسطرن

الرف النوري شرح المربي الدو مسروري الم کی اکٹھی ہوجائیں کہ اگروہ بالفرض دواشخاص میں الگ الگ یا ٹی جائیں تواس قرابت کیوجہ سے ان میں سے ایک د *وسرے کا دار*ت قراریا ناتو اس صورت میں ان دو قرابتوں نے جمع ہونے کی بنا مریران دونوں کے باعث آتش ولارديث المعبوسى اكزريني يه آتش پرسيت ال نكاحوں كى بنا دير جوحرام ہيں مگريہ اسے ندم ہے مطابق طال سم<u>عة</u> میں ایک دوسرے کے دارت مذہوں گے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی آتش پرست اپنی ماں سے سکاح کر لے اور وہ ایک آط کی کوجنم دے اس کے بعد آتش برست ان دونوں کو چھوٹر کر انتقال کرجائے تو یہ مال کو اس کی سوی ہونیکی حشت سے اس کے ترکہ میں سے کھیلے گا اور مذلا کی کو اس کی ہمشیرہ ہونے کے باعث کھیلے گا۔ الیتہ ماں میت کی ماں ہونے کے اعتبارسے سٹرس کی ستحق ہوگی اور لڑکی آ دھے ترکہ کی ستحق ہوگی اور ماتی کے متى اس كے عصبہوں گے۔ ومن مآت وترك حملا الز- اگر كونى شخص اين زوج كوصالم تعيوثر كرانتقال كرجائح تواس صورت بين اس كے مترو كه كى تقسيم فورى طور رينهي كى جلئے گى بلكه اسے وضع تحل تك موقوف ركھنے كا حكم بهو كالديمن حصرت امام الوصنيفةٌ فربكتے میں کہ یہ حکم اس شکل میں ہو گا جبکہ بجر بھل کے میت کی کوئی دوسری او لا دموجود نہ ہوا در دوسری او لا دہو نے کی صوت میں ند کر کو ترکہ کا پانچواں حصہ اور مؤنث کیلئے نویں حصہ کے دینے کا حکم کیا جائیگا اور باقی حصص موقو ن رکھے جائیں گے . حضرت امام ابولیوسے فرماتے ہیں کہ اولے کو آ دھا ترکہ دیں گے . حضرت امام محد شہائی دینے کا حکم فرماتے ہیں۔ وجربيب كمعورت عادت كا عتبارس الك بطن سے دوسے برهكر بحوں كوجنم نهيں ديتى بس اس دفت موجود المك كوسمائ كاستحقاق بوكا -حصرت الم ابويوسف كيح بين كداكي بطن سے عادت كے مطابق عورت الك بى بحركوهم دي ہے۔ للمذاموحود لرك كو أوها ديا جائے كا . حصرت الم ابو صنيفر كے نزدىك زياده سے زياده چار بحوں تو من المان من المنااس احمال كى بنياد نين كر عمل مين جار الوك موسكة بين موجود الوك كو تركم كيا بخوس حصه کااستحقاق ہوگاا درام کی کو بوس کااستحقاق ہوگا مگر سیاں مفتیٰ بہ قول حضرت امام ابوپوسف کا کہنے ۔ و وي الارجاً كابيان وَاذِ الحريكِينِ للمَيّتِ عصبَةٌ ولاذ وسَهرِم وَمرنَهُ ذووالام حَام وهم عشوةٌ ولْتُ ا در اگرمیت کے دوی الفرون اورعصبین سے کوئی بھی نہ سہوتو میت کے دوی الارصا کو دارت قرار دیا جائے گا ور وی الارحام البنتِ وَولَكُ الاحْتِ وبنتُ الاخِ وَبنتُ الْعَرِّم وَالْحَالُ والْحَالَ مُ الْحَالَمُ والْعَمِّ والْعَمِّ ک تعدا دوس ہے دارا ولا و دختر ۲۰) او لا دیم شیر ۳۰ بھیتی رس حجا کی لوگی د۵) ماموں اور ۲۰ خاله اور ۷۰ مال کے والد دانا کا

عيد الشرف النورى شوط 🚜 👯 لامِّ وَالعسَّةُ وولْدُ الاخ مِرِ؛ الامِّ ومَن إدلى بهم فاولْهُمُ مِن عِيانَ مِن وُلْ بِ دمادرمان شركي جيا د٩>ميت كي ميومي دون مان شركي يما في كي اولاد-ان مين مقدم مرسواك كي اولاد موكى -اس كي بعدا ولاد والدين المست ثم وُلْد الأبوس اوا حَدِه مُمَاوهم بنات الاخوة و اولاد الاخوات تم ولدا أبوى یا والدین میں سے کسی امکی اولا واوروہ مھائیوں کی اولا و اور مھا بخیاں ہیں۔ اس سے بعد ماں باب سے والدین کی ابوب باواحل هماوهم الاخوال والخالات والعمات واذااستوى وارثا بفرد مجة اولا دیاان و ونوس میں سے کسی بھی ایک کی اولا داور یہ مبیں ماموں اور خالا کیں و بھو بھیاں ۔ اور دووار تنوں کے باعتبار مرتب مساوی ہوئے واحدة فأولهم مراحك بواس فِ وَاصْبِهُمْ أُولَى من ابعدهم وابوالامِ اولى مر. پرمقدم وه بهو گاجومن والے سے بواسط وارت سب سے بڑھكر قريب ہو اورا قرب ابعدسے مقدم ہو گا اور نا نا بقاباء اولاد برادر ولدالاخ والاختب والمعتبي أحق بالفاضل من سهم دوى السهام ادالم تكرعصبة و د خرمقدم ہو گا اور آزاد کرنیوالا باقی ما ندہ مال کاذوی الفرون کے مقابلین زیادہ سخی ہوگا بشرطیکہ اس کے علاوہ کوئی دوموا سُوا لا وَمُولِى المُوالاتِ يَرِث وَاذَا تركَ المُعتَى ابَمولا لا وابنَ مولا ومماليا عصبه موجود ند بهوا درمو لی الموالات وارث قرار دیا جا ماہے ا وراگر آزاد کیا بهوا مرنے پر آزاد کرنیو الے کے والدا وراس کے بولے کو ہوگ للأبن عند هما وقال ابويوسف رحمة الله للاب السدس والباقى للابن فان توامام ابوصيفة والم ممرو كم مرديك اسك مال كاستى الركام بوكااورامام ابوبوسوج كي نزديك بايكيواسط بيط الصديوكا اورباكي كاستى الأكا ترك جد مولاه واخامولاه فالمال الحبة عندا وحنيفة رحم الله وقال أبو ہوگا اوراگرا زاد کیا ہوا آزاد کر نیوالے کے دادااوراس کے بھائی کوچھوڑے تو امام ابو مینفد حرکے نزد کیے مال کاستی دادا قرار دیا جائیگا اورا مام بوسف ومحملُ رحماً اللهُ هوبينها ولايساع الولاء ولا يوهب -ابويوسف والم محراك زديك ال كودون كاقرارديا جائيكا ادرولادة فروخت كياجك اورزاس مبدكرين ذ وى الاس كام الز. ذورم صاحب قراب كوكها جامات اس عقط نظركه وه ذوى الفرق بوں یا عصبہ یاان دو اوں کے علاوہ - اور شرعی اعتبار سے ذور ہم کا اطلاق ایسے قرابت دار پر بوتا سے جونہ و وی الفروض میں سے اور نہ وہ عصبات میں سے بہو۔ ذوی الفروض اور عصبات میں سے کوئی منہد نے کی صورت میں صحابہ کرا مرم میں سے حضرت عمر ، حضرت علی اور حضرت عبداللّذ ابن مسعود رضی اللّذ عنم وغیرہ کے نز دیک اور مبليل القدر ما بعين كے نزد مك ذوى الارجام وارت بول كے حضرت امام الوصيفة محضرت أمام الويوسف و حضرت الم محديد اورحضرت الم فرفر اس ك قائل بي - البته حضرت زيدين نابت فريات بي كدوى الارها وارت نہوں گے بلکہ اگرمیت کے ذوی الفروض ادر عصبات میں سے کوئی مذہبوتو اس کا مال بیت المال میں داخل کر دیا جائيگا. بعض البعين كا قول بعي اسى طرح كا ب . حضرت امام مالك او رحضرت امام شافعي كا اختيار كرده قول ميي ب .

ود الرف النورى شرح المراد و من دورى المرد و و المرد و و اذال دیکن للسکیت عصبهٔ الزبیعنی اگرایسا ہوکہ مرنبوالے کے مذتو ذوی الفروض میں سے کو ٹی موجود ہو ادر نہی عصبات میں سے کوئی ہوتو مجھ ترسیس درج میں میت کے دومی الارحام آتے ہیں۔ان دولوں کے نہ ہونے کی صورت میں یہ دارت قرار ديئ جائي گے۔ ذوى الارحام كى كل مجوعى تعداد دس سے ١١ اولا و دختر ١٧) اولا دمشيره رسى بعيني بهي جياكى الكى ره، مبت کا اموں دا،میت کی خالہ د، میت کا با نادم،میت کا ماں شرکے بچا دو،میت کی پھوکھی دو، میت کے ماں شرك معائيون كى اولاد - يه دس زوى الارحام شمار سوتے ہيں ـ فاولمهم من عاى الزان ذوى الارحام ميں سبسے يہلے ميت کے ترکہ کا حقدار ومي ہو گا جو باعتبار قرابت مزمو ال كاسب كے قریمي عزيز ہو۔ اب يہاں اقرب كون ہے اس بارے ہيں فقہار كا كچھ اختلات ہے۔ حضرت اما م ابوصنيفهُ حمل ظا هر الروايت كے مطابق ميت ہے باعتبار قرابت سب سے بطر حكر قريب نا نا بہو كا -اس كے بعدا ولادِ دختر وارت بهو كى اوراس کے بعدا والوہ ہے شیرہ اور مھراولا در اس کے بعد مھومھیوں کوحق ورا تت ملے گا ، اس کے بعد خالا میں میت کے ترکہ كى شتى ہوں كى اوراس كے بيدانى اولادكواستحقاق ہو گا اوراس روايت كے علاوہ دوسرى روايت كى رُوس مزمو الے ے اقرب اولا و دختر قرار دیجائیگی - اس کے بعد ما ناکا درجہو گا - مصرت امام ابولیسف اور حصرت امام محمد رحممال الترکے نزدیک مرنىواكے سے اقرب اوالدِ و ختر قرار ديجاتى ہے - اس كے بعد رسے زياد ہ قريب او لادِ مهتره اوراس كے بعد اولادِ برادر اوراس کے بعد نا نا ،اس کے بعد تھو تھی شمار ہو تی ہے اور تھو تھی کے بعد خالہ کا درجہ سے اور خالہ کے بعد انتحی اولاد کا۔ علامة قدوري كى روايت كے مطابق ورانت ميں مقدم مرسوالے كى اولاد قرار ديجائے فى مثلاً ميت كى راكى كى اولا د-اس کے بعداس کا درجہ سیے جومز سوالے کے ماں باپ کی اولا د ہویا ان دونوں میں سے کسی ایک یعنی باپ یا ماں کی اولاد میو بھی مجھائی کی او کیاں اوراوا و مہشیرہ اس کے بعدان کا درجہ سے جو مرنبو الے کے ماں بایے والدین یا والدین کے والدین میں سے کسی می ایک کی اولاد مومثلاً میت کے ماموں، میت کی خالہ اورمیت کی مجو می ۔ وإذااستوى والهافان في دم اجته وأحلاية الز-اوراكرايسا بوكد درجركه اعتبارت وووارث مساوى بول تواس صورت میں وہ وارت مقیم قرار دیاجائے گا جوبواسطہ وارت مرسوالے کے باعتبار قرابت دوسرے کے مقابلہ میں اقرب ہو۔ مثال کے طور پر کوئی شخص حجازا دہن اور معیو تھی زا دیجائی محیوٹیت تواس صورت ہیں سارے ہال کی ستی مجازاد بہن ہوگ کیونکہ بچاکی لاکی بواسط وارت میں بواسط سے البومی کے لاکے کے مقابلہ میں میت سے زیادہ قریب ہے۔ فان تواف جد مولاة الم الركوني آزادسده عن آزاد كرف والى كدوا دا ادرايك برا دركو يهور كرمرك تواس موت میں آزادشدہ میت کے ترکہ کا مستحق آزاد کنندہ معنی اس کے آقا کا دادا ہو گا۔ حضرت امام الوصنيفر ميں فرماتے ہیں۔ حضرت الم م ابولوسف الورصفرت الم م محر ك نز د مك دولون مساوى طور مرتركه كمستحق مون مح اوريه دولون برابربرابربا میں گے -اس کاسبب دراصل یہ ہے کہ حضرت امام الوصیفہ کے نز دمک دادا کے بوت ہو سے معانی محروم رہتے ہیں - اور حضرت امام ابولیوسف اور حضرت امام محریح کے نزد میک انھیں میت کے د ادا کے ساتھ ترکہ میں سی حصہ ملتلها وروه بمبی شرکی ترکه قرار دینے جاتے ہیں۔



الرف النورى شوع المام الدو وسرورى المام المرود تنقیہم المجھسے ہوگی۔اور نصف وثلث ہونے برمثال کے طور پر ورثا رمیں والدہ ا درخفیقی یا علاتی بھائی ہویا نصف وسدس ہونے پرمثال کے طور پر ور مارمیں والدہ اور اول کی ہوتو اس صورت میں اصل سئلہ کی تقسیم بھے سے ہوگی۔ وتعول الى سبعة الزيد باعتبار لغت عول كرحب ديل معن بي دا، بجانب ظلم راغب بهو نا دم، غلبه دس ارتفاع. اصطلاحی طور برعول سے میں میسرے معنے مراد لئے جاتے ہیں عول کی تعریف کسمہام کے اصل مخرج سے بڑھ جانیکی صورت میں مخرج پر کچے زیا دی کرلی جاتی ہے۔ تو شال کے طور پیرے کلہ اگر تھے سے ہو تو اس کا عول سات ہے دس على الموسكة الم خواه سات مك عول سے كام جل جائے ياآ على يا نو يا دس كك عول كے ذريعه ، بعض مثالين ذيل بين المسلسل بين الم المستسلم منا زدج اخت دو اخت لام ام ردج الحت مين دو الحت الحيافي دو وان ان مع المهم تلك أوسدس فاصلها مر وان عشورتعول الى تلت عشر وخسة اورع الربع لمن ياسيس مون براصل سئله كي تقسيم باره سيموكي اوريه تيره اور عشووسبعتًا عشووا ذاكات مع التن سدسان اوتليّان فاصلها من الهوبة وعشوس و سترہ مک عول کرسکتا ہے اور مع التمن دوسدس یا دوئلٹ ہونے براصل ملک کی تقسیم چوہیں سے ہوگی ادریہ ستا میس تعول الى سبعتم وعشرى واذاانقسمت المسئلة على الوريقة فقد صقت وان لم تنقسم سهام تك عول كرسكماي - اورور أم ريرتقسيم مساوى بوكري تووه درست بوكري - اورور تاميس ي كسي ايك وري حصص فريق منهم عليهم فاضوب عدةهم في اصل المسئلة وعولمها ان انت عائلة فم أحرج تقسيم ندبوك براس فرق كوطف والعصد كي عددكواصل مسلم سا وراس مع وب صرب ديس ك بشرطيكه اس مسلك كا صعّت مند المسئلة عامراً لا واخوين للمرأة الربعسمة وللاخوين ما بقي المنت اسهم تعلى عول سے مواوراس میں حاصل صرب سے مسئلہ ورست ہوجائے گا - مثلاً زوجہ اور دوبرادر کدان میں زوجہ کا ایک مہم ہو اب ولاتنقسم عليها فاضح ب اثنين في اصل المسئلة تكون تمانية ومنهاتص المسئلة المسئلة امد باتيماندة مين سها دونون بحاكيون كيلي وريدان برطا كرنقس يمني بوسكة للذا ووكواصل سكدس ضرب دين بآط منها بوك اورا توس سكرد مخ وان ان الم مع الربع ثلث اوسدس الخ - الرايسا بوكه اصل ملك المدرم ر و الموت المان ا ا ره سے کی جائے گی اوراس کا تیرہ مک بھی عول کرنا درست ہو گا اور سپندرہ اور ^ا منترو مک مجی اس کی بعض مثالین حب دیل ہیں۔ المب<u>سلام ملات</u>

marfalcom

الدو وسروري الله عقق ا درا گرمع الثمن و وسدس ما دونلت مبول تواس صورت میں اصل مسئلہ کی تقسیم چوبسی سے ہوگی اوراس کاعول محض سائيس تك بوسكتاب يعن محض الك عول - جيس كيمستله منبرية سے طام رسے - اسے منبريد كينے كى وجديد ہے كه الك مرتب حضرت على كرم التروجهت دوران خطبه الكي تخص في يدم تعله وريا فت كيا تو حضرت على كرم التروجه ف فوري طورير اس کا جواب یہ دیا۔ مثال یہ ہے۔ وإذا انقسمت المستكة على الوي فتة الز- اكراليسا بهوكدسب وزنا ركوان كي مصص بغير كسي كسرك مل جأكيس تواس صور میں احتیاج صرب ہی باقی سنیں رستی ۔ البتہ مساوی طور پر تنقیم نہ ہونے کی صورت میں صرب کی احتیاج بیش اسکیں۔ اب دیکھا جلئے گا کہ کسر کا تعلق ایک فرنق سے یااس سے زیادہ سے ایک ہی سے ہونیکی صورت میں کسروالے فرنق كے مدد كواصل مسئلہ سے ضرب دى جلئے كى اورك ئلاعول سے متعلق بوسے يرعول سے دى جائے كى اور كيم ماصل صرب ك وراديش مله كى تقيم كروى حلية حى ممال كے طور بركوئى تنحص استے انتقال كے وقت ورثار ميں الك بوي ا در دوبرادر حمور جائے تواس صورت میں ربع سوی کا ہو گا اور باقی ما ندہ کے مستحق دولوں بھائی ہوں گے۔ مگر باتی مانده مین سهام برونیکی بنار پر انهی تعقیم دولون بربرا برمنهی بروسکتی بین دواصل که بعنی چار میں صرب دی جائے گی ا در بذرالیہ آٹے ہونے پرمسکلہ کی تقییم اسٹوسے ہوگی ادراس میں سے دوجھے بیوی کو مل جائیں گے اور نین بین حصے دویوں مھائیوں کو ۔ فأن وافق سهكا مهم عددهم فأضرب وفق عدّ دهم في أصل المسئلة كأمرأيّ وستتر اخوة المرأيّ ا دران کے سہام وعدومیں توانق کی صورت میں اصل سند کے اندرعدد وفق کو صرب دیاجائے کا مثلاً زوجہ اور معاتی چھ ہوں تو زوجہ الرمع والاخوة تلغته اسهم لاتنقهم عليهم فاضوب تلك عددهم فراصل المسئلة ومنفسا ك واسط جورتمان بوكا ورمعائيون ك واسط بين سيم ول كاجن كى تقبيمها يُون برمنين موسكى توان كم ثلب عدد كواصل علاك اندومزب ويا تصع فأن لم ينتسم سهام فريقين أو اكثر فاضرب احد الفريقين ف الاخرام ما اجتمع جائے گا درسکد کا میں مرح کی جلئے گی اوروہ یا دوسے زیا دہ فریقوں کے سہا اتقیم نہوسکنے براکی فریق کا عدد دو سرے فریق کے عدد میں هزب في العرايق التالث شم اجتمع في اصل المسئلة. ديا جأيكا اس كم بعدها صل صرب فري بالت كعدوس حرب دينك اوربيم اصل سنل كاندرهاصل خرب كورب دياجا يكا . فَانْ وافق سهامهُم الدور كركرده مسائل مين اول اس سي الاه بونا ناكزير بي كدوومر

وه الشرف النوري شرح المراي الأدد وسر مورى الله کے درمیان جوچارنسبتیں بیان کی جاتی ہیں ان می*ں سے کو ٹی ایک نسدبت صرور ہوگی ۔ و*ہ چارنسبتیں یہ ہیں دا، تو افق _۔ رہ، تباین _{دسی} تراثل دیمی تداخل ۔ ووعدوں کے مسا<u>وی ہونیکا</u> نام ترائل ہے اور اب دولوں برابر عد دوں _{کو ا}س صورت میں متماثلین کیاجاتاہے مثلاً ۲ - ۲ - اور توانق چھوٹے اور بڑے مدووں کے درمیان ایسی نسبت کو کہا جالب كهان ميں جوٹا عدد بڑے كوفنانكر سكے بلككوني تيسرا عدد الفين فناكرسكتا مو لعين حيوثا عدد برك عدد ركب کے بغیر تقسیم نہ ہوئے ملکہ عیسرے عدد پر دولوں کسی کسر کے بغیر تقسیم موجا تیں • مثلاً ۸ - ۷۰ کہ یہ دولوں چارکے عدّ دیر بلا *کستِّنقَس*م ہوجاتے ہیں۔ تو بیمتوافقان ِالربع ہو **گئ**ے۔ تباتینِ ، دو مب<u>ٹ</u>ے اور چیوٹے عدد و س کے درمیان ایسی نست کا نام ہے کہ ان میں مذہبوٹا عدد بڑے ہر ملا کسترقت یم ہوا ور مذید تھی میسرے عدد ملا کستقسیم ہوسکیں مثال کے طور پر نؤاوردس - تداخل : محموط برك عدوون كورميان ايسى نسبت كانام يكداس مين برا عدد حمو في عدد رير بلاً كتقسيم وجائ - ان دولون عددون كومترا خلين كيت بير. مسريم المبرية المبرية المرابية المرابية المرابية المرابية المربية الم صورت میں ایک فربق کا عدد فرنق دوم کے عدد میں صرب دیا جائیگا۔اس کے بعد موج ماصل صرب ہو کا اسے فرنق سرم کے مدومیں صرب دیں گئے۔ اس کے بعد جو حاصلِ صرب ہوگا اسے اصل مستلہ میں صرب دیا جائے گا. ادل مقرى لا خما بطل كردويادوس زياده فرنقون مين واقع برون يرا كربعض عدد رؤس مين توافق كي نسبت ہواتا ایک کے وقت کو دوسرے کے کل میں ضرب دیں مجمر حاصل صرب اور میسرے کے درمیان اگر تو افق ہو لو برستورا مک کے وفق کو دوسرے کے کل میں ضرب دیں۔اور اگر تباین ہوتو امکیہ کے کل کو دومرے کے کل میں حزب دیں على نظالقياس حاصل ضرب اورجو سقے كے درميان نسبت ديھي جلئے مجھرتوانق اور تباين كے دستورك مطابق على كيا ماع بعرافيرماصل كواصل كداس كلدس صرب دى جلع بصيديد كلد بجر مابنات اوران کے سمام کے تمام اعداد روس اوران کے سہام میں تباین ہے ۔ لہذا ۱۸ کی جگہ اس کے وفق و كو تحفوظ ركهااورو يجمأكه و ماور ۱۵ مين توافق بالتكت بيدين مه كي ليؤ وفق بروا ١٠ - اوراس كو ٩ مين فر وسيفس حاصل صرب بوا نوے - ٩٠ اور م ميں توافق بالنصف ہے تواس كے وفق ٨٥ كوم ميں حرب دسيفس طامل صرب ١٨٠ آيا اوراس اصل مستلد ٢٢ مين صرب دين برحاصل صرب بروا - ٢٠ ٣١٠ -فأن تساوت الاعدادُ اجزأ احدُ هاعن الاخركامراً مين واخوس فاضرب إتسين ا دراعلاد برابر بونے پرایک دوسرے کو کھایت کرنگا۔ مثلاً دوشر کی جیات (بیوی) اور دو مجعالی مبوس تو دو کے مدد کو اصل مسئلہ کے اندر فراصل السمكة وان احدالعد دين جزء مر الإخراعني الأكثرعن الاقلّ مزب دسی جائے اوران میں سے ایک کے عدد کے دوسرے عددِ فراتی کے جز رہونے براکٹر اقل کیلئے کا فی ہو گا۔

الشرفُ النوري شرح المهم الدُود فت روري كآمابع نسوة واخوس افاضربت الامابعة اجزأك عرواللخوفان وافق احكالعددك شلاً ازواج چارہوں اوردو بھائی ہوں تو جارکو ضرب دینا دو سرے کیلئے کا فی ہوگا اور دولوں عددِ فربق میں بصورت تو افق ان میں سے الأخرض يت وفق احدما فح جميع الأخر ترما اجتمع فواصل المسئلتركام بع نسوة و ایک کے وفق کی دوسرے فریق کے کل کے اندر میزب دی جائے اس کے بعد جو حاصل ضرب ہو اسے اصل مسئلہ میں صرب دیدیں مثلاً اخت وسترا على فالستم توافق الام بعد بالنصف فأضرب نصف احدها وجميع چارازداج ادرایک ہمسیرہ اور چیچا ہوں تو چاراور جو کے درمیان توافق بالسف ہونے کی بنامیران دو بوں میں سے ایک عدد کے نفست کو درس الاخروثم فراصب المسئلة تكون ثما نية واس بعين ومنها تصر المسئلة فاذاصحت عدد کے کل میں حزب دیجلئے اس کے بعد حاصل حزب کی اصل سئلر میں صرب دیجائے تو مہم عدد کیلے گا اوراس سے سئلہ کی تصحیح ہوجائے گی مجرسے تک المسئلة فأضُوب سهام كل والرث في التركة بم افسم ما اجتمع على ما صحت من الفريضة ك تصيح مون برم وادت كے صول كى ترك ميں صرب دى جائے -اس كے بعد حاصل صرب است تعسيم كيا جائے جس سے مسئله كي تصيح موقى يخرج حق الواس ب ہے تو ہردارت کا حق معلوم ہو جائيگا۔ فان تساوت الاعداد الخ فرات بي كفريقين كي مدد برابر بونيكي صورت مي محص اس ولو ح ک ان ساوت الاعداد من مروب می سام الم می صورت من مولی مثال کے طور میں اس اور اس مولی مثال کے طور میں اس اور اس میں اس میں اس میں اس اور اس میں را گرمیت کے ورثارمی دوازواج اور دو بھائی ہوں تو اس صورت میں مسئلہ جارے ہوگا اور دو اصل مسئلمیں جار میں صرب دیجائے توسیم ای تدراد آ ٹر بوجائیگی ان میں دوسیام میں سے ایک ایک سیم دونوں بیویوں کو لے گا باتی چیسیم سمائوں کے بعنی میں میں سہام دولوں کومل جائیں گے اوراگر مصورت ہوکہ فرلفین میں سے ایک کا عدد فرنق دوم کے عدد كابرز رواقع بور مابهوتويه كافى بوكاكه حرب برك عددكو ديد يجائ مثال كطور يراز واج چارا در معائ دوبول تو محض يكاني موگاكە چاركوھرب دىدىجائے۔ فان وافق احد العدوي الخوفين ك عدو ك ورميان توافق كى صورت مين ان ميد الكيد وفق كى دومر فراق ك كل يس حزب ديجائيكى اوريع حوج حاصل حزب بهو كااس كى اصل سئله بي حزب ديجائيكى -مثال کے طور پر جارا زواج ایک بمشیرہ اور چر بچا در نامیں ہوں تو جارا ورجھ کے درمیا ب تو انتی بالنصف ہوسکی بنار بران دولؤں میں ہے ایک کے نصف کی دوسرے عدد کے کل میں صرب دی جائے گی اور تھر جوحاصل صرب ہو گا سے اصل مسئلہ میں صرب دیں گے اوراس طرح صرب دینے بر میم عدد تھے کااور مہم سے تلک گھیج ہو جا گی فاذاصعت المسئلة الاستالة الاست كرك كووراً ارك درميان تقيم كرسكي شكل من مندك تصيح سالك دارت جسقدر باربابوات سارے ترک میں عزب دیکرجوعا صل عزب نکلے گااسے اس پرتقسیم کریں گے جس سے سئلہ کی تقیمی ہوئی ہے لہٰذاجو خا رہ تعمت ہوگا وى د كركرده وارث كاحدة ميراث قرار يلسيه كا

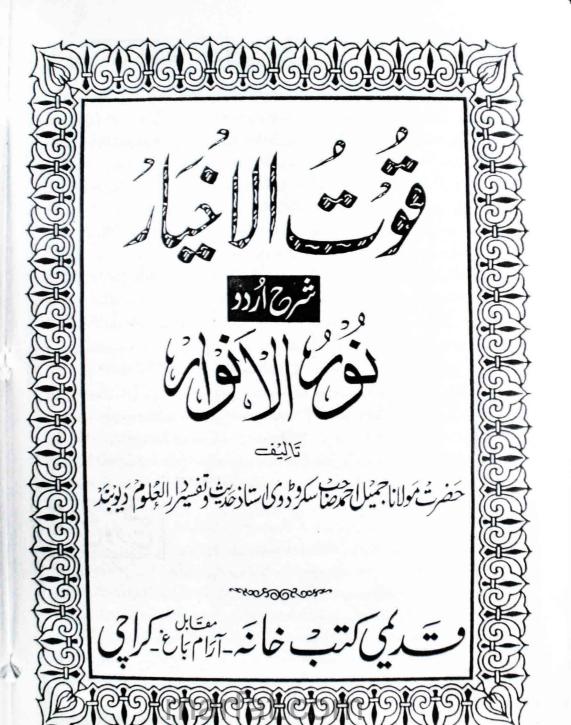
واذاله تِقْسَمِ التَّرَكُ مُّحوُّ كَاتُ الْحَكُ الْحِيرِيْتِ وَانْ كِإِنْ مَانْصِيبُهُ مِنْ المبيت الأول ينقسمُ ادراگرا بھی ترک کی مقسیم مذہو تی ہو ککسی دادث کا انتقال ہو جائے تو اگراس کومیت سے طنے دالے ترک کی تقیم اس کے درثا می علاعك وواثنته فقد صتحت المسئلتان ماصتحت الاولى وان لمرتنقسِمُ صتّحت فريضة المهت

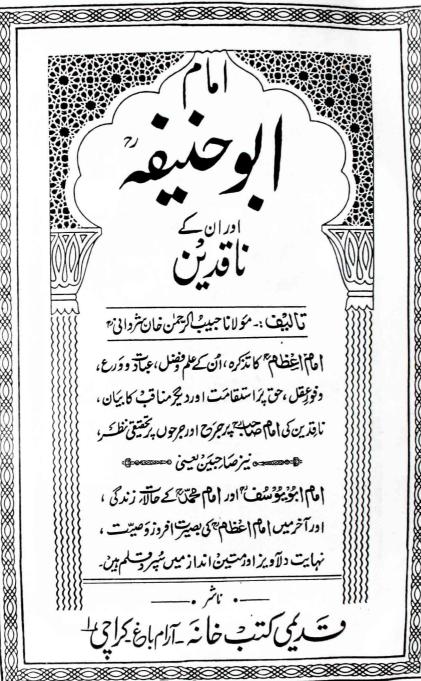
بعداد بر بوسکتی ہوتو دولوں مسیکے اس کے درلعہ درست ہو جائیں گے جس سے کیمسئلہ اولی درست ہوا اورتقسیم نہ ہو سکنے کی صوت النافى بالطهيقة التي ذكرنا هاتم ضريب احدى المسئلتين في الأخرى ان المركن بين سهام یں درست ہو گا دوسرے مرخوالے کافرلینداس شکل سے حبکو ہم بیان کر چکے ہیں اس کے بعد ایک سٹلہ کا سٹلہ دوم میں ضرب دیائے گابشر طیکہ المست الناني وَماضحت من في يضةٌ موافقةٌ فأن كانت سهامهُم موافقةٌ فا ضوف وفق دومرے مرغوالے کے حصوں ادراس کے اندر حس سے فریصنہ درست ہوا تو افتی نہ ہو اگر اندرد ن سمبا کو انتی ہو تو مسئلہ ددم کو مسئلہ ادل المسئلة الثانبُ بِهِ فِي الأولى فيما اجتمعُ صعَّتُ منهُ المسئلة أنِ وكلُّ مُنُ لِهَا شَيٌّ مِر ﴿ رَ میں ضرب دیا جائے گا اور حاصل صرب کے ذریعہ دونوں مسئلے ورست ہوجا کیں مجے اور جے مسئلہ ادلی کی روسے جو ملاہو اس کو اس سے المستَّلةِ الاولى مضووبٌ فيما حعّت من المستئلة الشانية ومَنْ كانُ لمَا شَيُّ من المستُلة عرب دیں م جب سے کرس ملا ووم کی مصبح ہو ان ہے ۔ اور جسے کچر مسئلا ووم سے ملا ہواسے دورری میت کے دننی ترکہ الثانبة مضوب فرفق تولة الميت الثاني واذا صحت مسئلة المناسخة والردك میں حزب دیں گے ۔ ۔۔۔۔۔۔۔ اورس ملا مناسخ درست ہو جانے پر اگر ہراک کے لیے دالے حصری معرفة ما يصيب كل واحدٍ من حساب الديما هم قسمت ماصحَّت من المسئلة على باعتبار دراہم واتفیت مطلوب ہو تو جس عدد کے ذریعہ سسئلہ کی تصیع ہوئی ہو ، مم پر تقسیم کر کے بھر ہر دارے واجب

تمانية واس بعين فماخرج اخذت له من سهام حل واس واجب والله اعلم بالصواد، یں سے جو خارج قسمت ہو وہ لے لے ۔ والشراعلم بالصواب

واذ المرتقسم النوكة حتى مات الخ - اكريه صورت بيش آئيك تركه كي تقيم المحى ربوياني بوكه ورثار ولورج کے افراد العرب ملاق مال میں مات اور سرے سورے بیات کے درتار کی جانب سنچے تو اس شکل میں اول میں میں اول میں میں اور اس میں اس میں اور اس میں اس میں اور اس میں اس میں اور اس میں اس میں اور اس میں اس میں اور اس میں اس میں اور اس میں اور اس میں اس تقیم سیلے مزموالے شخص کے سئلے کی ہوگی اور حسب حصص شرعی اسکے ہروارٹ کے صدوینگے . اسکے بعددوسرے مرموالے کے مسئلہ کی تصیمے ہوگا -

اورمیردونوں تصیحوں کا جو افی البدر و کااے دیکھا جلیے کہ ان کے درمیان باحم کونسی نسبت ہے۔ نسبت تباین ہے یا توافق یا استقارت -اگر بہلق صیم کے افی الید کی تقسیم کی حثیت دوسری تصیم مرسقیم کی ہواوریہ اس کے ورثما ریکسی کسرے بغریقسیم ہوجاتی ہوتواس صورت اِس حرب وغیروگی سرے سے احتیاج ہی نہ ہو گی اور بلا کسترت میں نہ ہو سکنے اور دوسری میت سے سہام و سکا کے اندر بجائے توانق کے تباین مو نے بر محمل دوسری تصبیح کو محمل سہلی تصبیح میں ضرب دینے کے بعد حاصل صرب دولوں مسئلوں کے مخرج کی حیثیت قرار دیں گے ادران محسبهام ك درميان توافق كي صورت مي مسُلة دوم كو وفق كومسئلة اولي مي صرب وسيرها صلي صربح ذريعيه و ويون مسلون كي تصبح كي حاكيكي.





marfat.com

سىيى مولىناچا فط محرعبار رحمن بقاغاز يپۇرى رحمة الله عليم

marfat.com